الجامع المسند الصحيح المختصر

من امور رسول الله ﷺ وسننه وایامه

صحیح بخاری

مصنف

امیر المؤمنین فی الحدیث

ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

علامہ ابوالتراب

محمد ناصر الدین ناصر المدنی العطاری

صحیح بخاری شریف

تصنیف

امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل الجعفی بخاری

متوفی ۲۵۶ھ

سقی اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ

مترجم

علامہ ابو التراب

محمد ناصر الدین ناصر المدنی عطاری

جلد اول

بار اول	نومبر 2016
پرنٹرز	آر۔ آر پرنٹرز
سرورق	النافع گرافکس
تعداد	-/1100
ناشر	چوہدری غلام رسول۔ میاں جواد رسول میاں شہزاد رسول
قیمت	=/ روپے

ملنے کے پتے

ملت پبلی کیشنز
فیصل مسجد اسلام آباد Ph: 051-2254111
E-mail: millat_publication@yahoo.com

اسلام بک ڈپو
۱۲۔ گنج بخش روڈ لاہور فون 042-37112941 0323-[illegible]

شوروم ملت پبلی کیشنز دوکان نمبر 5- مکہ سنٹر نیو اردو بازار لاہور 0321-4146464
Ph: 042-37239201 Fax: 042-37239200

پروگریسو بکس
یوسف مارکیٹ ○ غزنی سٹریٹ
اردو بازار ○ لاہور
فون 042-37124354 فیکس 042-37352795

فہرست

عرضِ ناشر	49
ابتدائیہ	51
حالات امام بخاری رحمہ اللہ	53

1۔ كِتَابُ بَدْءِ الوَحْيِ

رسول اللہ ﷺ پر وحی کا آغاز کیسے ہوا؟	59
باب	59
باب	60
باب	63
باب	64
باب	64

2۔ كِتَابُ الإِيمَانِ

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ اسلام کی بنیاد پانچ باتوں پر ہے اور تمہارا دعا کرنا بھی تمہارے ایمان سے ہے	71
اُمورِ ایمان	71
مسلمان وہ ہے جس نے اپنی زبان اور اپنے ہاتھ سے دوسرے مسلمانوں کو سلامت رکھا	72
افضل اسلام کیا ہے؟	73
کھانا کھلانا بھی اسلام ہے	73
یہ بھی ایمان میں سے ہے کہ اپنے بھائی کے لیے وہی پسند کرے جو اپنے پسند کرتا ہے	73
رسول اللہ ﷺ کی محبت ایمان ہے	74
ایمان کی لذّت	74
انصار سے محبت رکھنا	75
ایمان کی علامت ہے	75
باب	75
فتنوں سے بھاگنا	76
دین میں سے ہے	76
نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ مجھے تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا کے بارے میں علم ہے اور معرفتِ دل کا فعل ہے	76
جو کفر میں لوٹنے کو ایسا ناپسند کرے جیسے کہ آگ میں ڈالے جانے کو ناپسند کرتا ہے یہ ایمان سے ہے	77
اعمال کے لحاظ سے اہلِ ایمان کی ایک دوسرے پر فضیلت	77
حیا ایمان کا حصّہ ہے	78
اگر وہ توبہ کریں، نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں تو اُن کا راستہ چھوڑ دو	78
جس نے کہا کہ ایمان عمل ہے۔	79
جب حقیقی طور پر اسلام نہ لایا ہو بلکہ قتل ہونے کے خوف سے اسلام کا دعویٰ کیا ہو	80

سلام کو عام کرنا اسلام سے ہے 81
خاوند کی ناشکری اور یہ کہ ایک کفر درجے میں دوسرے سے کم تر ہے 81
گناہ جاہلیت کے کام ہیں اور سوا شرک کے سوا اُن کے کرنے والے کو کافر نہ کہا جائے 82
اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑیں تو ان میں صلح کراؤ (پارہ ۲۶، الحجرات ۹) 82
ایک ظلم دوسرے سے کم ہے 83
منافق کی نشانی 83
شب قدر کا قیام ایمان سے ہے 84
جہاد ایمان سے ہے 84
رمضان کا نفلی قیام ایمان سے ہے 85
بہ نیت ثواب رمضان کے روزے رکھنا ایمان سے ہے 85
دین سہل ہے 86
نماز ایمان سے ہے 86
آدمی کا بہترین اسلام 87
اللہ کے نزدیک دین میں وہ عمل پیارا ہے جس پر ہمیشگی کی جائے 88
ایمان کا زیادہ اور کم ہونا 88
زکوۃ اسلام سے ہے 89
جنازے کے پیچھے جانا ایمان سے ہے 90
مومن کا خوف کہ کہیں اُس کے اعمال ضائع ہو جائیں اور اُسے معلوم بھی نہ ہو 91
حضرت جبرئیل کا حضور پرنور ﷺ سے ایمان، اسلام،
احسان اور علم قیامت کے بارے میں پوچھنا 92
باب 93
دین کو قائم رکھنے کی خاطر گناہوں سے اجتناب کی فضیلت 94
خمس ادا کرنا ایمان سے ہے 94
اس کا بیان کہ اعمال کا انحصار نیت اور خلوص ہے اور ہر ایک کے لیے اسکی نیت کے مطابق ہے 95
حضور پرنور ﷺ ارشاد فرمایا کہ دین نصیحت ہے اللہ، اُس کے رسول، آئمہ مسلمین اور عوام کے لیے 97

3 - كِتَابُ الْعِلْمِ

علم کا بیان 99
جس سے کوئی علمی سوال کیا جائے اور وہ گفتگو میں مصروف ہو تو اپنی بات مکمل کر کے سائل کو جواب دے 99
جو علم کے لیے آواز بلند کرے 100
محدث کا حَدَّثَنَا، اَخْبَرَنَا، اور اَنْبَانَا کہنا 100
علمی امتحان کی غرض سے امام کا اپنے ساتھیوں سے کوئی بات پوچھنا 101
علم کا بیان 101
اہل علم کا علم کے لیے اپنی کتاب شہروں میں بھیجنا 104
جو مجلس کے آخری سرے پر بیٹھے اور جو مجلس میں خالی جگہ پائے وہاں بیٹھ جائے 105
حضور پرنور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بعض اوقات جس تک بات پہنچے وہ سُننے والے سے زیادہ یاد رکھنے والا ہوتا ہے 106
قول و فعل سے پہلے علم درکار ہے 106

عنوان	صفحہ
حضور پرنور ﷺ کا وعظ ونصیحت کرنا حسبِ موقع ہوتا تاکہ وہ اکتاہٹ کا شکار نہ ہوں	107
جو اہلِ علم دینے کے لیے دن مقرر کرے	108
اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرمائے تو اُسے دین کی فقہ (سمجھ) عطا فرمادیتا ہے	108
علم کی سمجھ بوجھ	109
علم وحکمت میں رشک	109
حضرت موسیٰ علیہ السلام کا حضرت خضر کے پاس جانے کے لیے سمندر کی جانب جانے کا واقعہ	110
حضور پرنور ﷺ کا دعا فرمانا کہ اے اللہ! اسے کتاب کا علم عطا فرما	111
نوعمر کا سننا کب درست ہوتا ہے؟	112
طلبِ علم میں نکلنا	112
علم سیکھنے اور سکھانے کی فضیلت	113
علم کا اُٹھنا اور جہالت کا پھیلنا	114
علم کی فضیلت	115
کسی کا جانور وغیرہ کی پیٹھ پر سوار ہوکر فتویٰ دینا	115
استفتاء کا ہاتھ یا سر کے اشارے سے جواب دینا	116
حضور پرنور ﷺ کا عبدالقیس کی جماعت کو ترغیب دینا کہ اپنے ایمان اور علم کی حفاظت کریں اور پیچھے والوں کو بتا دیں جو مسئلہ درپیش ہو اس کے لیے سفر کرنا	119
علم کے لیے باری مقرر کرنا	119
نصیحت کرنے اور تعلیم دینے میں ناپسندیدہ بات دیکھ کر ناراض ہونا	120
جو امام یا محدث کے حضور دوزانو بیٹھے	122
جو سمجھانے کے لیے بات کی تین بار تکرار کرنا	122
اپنی لونڈی اور گھر والوں کو تعلیم دینا	123
امام کا عورتوں کو نصیحت اور تعلیم دینا	124
علم حدیث کا ذوق وشوق	124
علم کیسے اُٹھالیا جائے گا؟	125
کیا عورتوں کی تعلیم کے لیے کوئی دن مخصوص کیا جائے؟	126
جو کوئی بات سُنے اور نہ سمجھے لہٰذا پھر سُنے حتیٰ کہ سمجھ جائے	127
حاضر کو چاہیے کہ علمی بات غائب تک پہنچادے	127
نبی کریم ﷺ پر جھوٹ بولنے والے کا گناہ	128
علمی باتیں لکھنا	129
رات کے وقت تعلیم وتذکیر	132
رات کو علمی مذاکرہ کرنا	132
علم کو حفظ کرنا	133
علماء کے سامنے خاموش رہنا	134
مستحب ہے کہ جب عالم سے پوچھا جائے کہ لوگوں میں زیادہ علم کس کا ہے تو علم کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کردے	134
بیٹھے ہوئے عالم سے کھڑے کھڑے سوال کرے	137
رمی کے وقت	138
مسئلہ پوچھنا	138
ارشادِ باری تعالیٰ کہ (ترجمہ کنز الایمان:) "اور تمہیں علم نہ ملا مگر تھوڑا" (پارہ ۱۵، بنی اسرآئیل: ۸۵)	138
جس نے کچھ جائز امور کو اس خوف سے ترک کردیا کہ کچھ کم فہم لوگ اس سے شدید بات میں مبتلا نہ ہوجائیں	139

جو تعلیم دینے کے لیے بعض کو مخصوص کرے کہ دوسرے سمجھ نہیں سکیں گے	139
علم میں شرمانا	140
جو حیا کے سبب اور دوسرے سے مسئلہ پوچھنے کے لیے کہے	142
مسجد میں علمی مذاکرہ کرنا اور فتویٰ دینا	142
جو سائل کو اُس کے سوال سے زیادہ جوابات دے	142

4- کِتَابُ الوُضُوءِ

وضو کا بیان	144
وضو کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی	144
وضو کی فضیلت اور اعضائے وضو کے چمکنے سے پنج کلیان ہونا	144
شک کے سبب دوبارہ وضو نہ کرے جب تک یقین نہ ہو	145
ہلکا وضو کرنا	145
پوری طرح وضو کرنا	146
دونوں ہاتھوں کے ساتھ ایک چلّو پانی سے چہرے کو دھونا	147
ہر حالت میں بسم اللہ پڑھنا اور صحبت سے پہلے بھی	147
بیت الخلاء میں جاتے وقت کیا کہے؟	148
رفع حاجت کے وقت پانی رکھنا	148
قضائے حاجت یا پیشاب کرتے وقت قبلے کی طرف منہ نہ کرے مگر جب کہ عمارت یا دیوار وغیرہ کی آڑ ہو	148
دو اینٹوں پر بیٹھ کر حاجت رفع کرے	149
قضائے حاجت کے لیے عورتوں کا باہر نکلنا	149
گھروں میں حاجت رفع کرنا	150
باب	151
پانی سے استنجا کرنا	151
جو شخص طہارت کے وقت اُس کے لیے پانی لے جائے	151
استنجا کے وقت پانی کے ساتھ نیزہ بھی رکھنا	152
دائیں ہاتھ سے استنجا کرنے کی ممانعت	152
پیشاب کرتے وقت عضوِ مخصوص کو دائیں ہاتھ سے نہ پکڑے	152
ڈھیلوں سے استنجا کرنا	153
گوبر سے استنجا نہ کرے	153
اعضائے وضو ایک ایک بار دھونا	154
اعضائے وضو کو دو دو مرتبہ دھونا	154
اعضائے وضو تین تین بار دھونا	154
وضو میں ناک صاف کرنا	155
استنجا کے لیے طاق عدد میں ڈھیلے لینا	156
دونوں پیروں کو دھونا اور اُن پر مسح نہ کرنا	156
وضو میں کلّی کرنا	156
ایڑیاں دھونا	157
جوتے پہنا ہوا دونوں پیروں کو دھوئے اور جوتوں پر مسح نہ کرے	157
وضو اور غسل داہنی طرف سے شروع کرنا	158
نماز کا وقت ہو جانے پر پانی تلاش کرنا	159
وہ پانی جس سے کسی آدمی کے بال دھوئے جائیں	160
جب کتا برتن میں منہ ڈال کر پی لے	160

جو صرف پیشاب اور پاخانہ کے بعد وضو کرنا ضروری سمجھے 162
جو اپنے ساتھی کو وضو کروائے 164
بغیر وضو قرآنِ پاک پڑھنا 165
جو وضو نہ کرے مگر غشی کے شدید دورے سے 166
تمام سر کا مسح کرنا 167
دونوں پیروں کو ٹخنوں تک دھونا 168
لوگوں کے وضو سے بچے ہوئے پانی کو استعمال کرنا 168
حضور ﷺ کے وضو کا پانی متبرک تھا 169
جو ایک ہی چلو سے کلی کرے اور ناک میں پانی لے 170
سر کا مسح ایک بار ہے 170
مرد کا اپنی بیوی کے ساتھ وضو کرنا اور عورت کے وضو کا بچا ہوا پانی 171
نبی کریم ﷺ کا اپنے وضو سے بچا ہوا 171
پانی بے ہوش آدمی پر چھڑکنا 171
لگن، پیالے، لکڑی اور پتھر کے برتنوں سے غسل اور وضو کرنا 172
طشت سے وضو کرنا 173
ایک مد پانی سے وضو کرنا 174
موزوں پر مسح کرنا جب کہ پاک پیروں کو موزوں میں داخل کیا ہو 176
جو گوشت کھانے اور ستو پینے کے بعد وضو نہ کرے 176
جو ستو پی کر کلی کرے اور وضو نہ کرے 177
کیا دودھ پینے کے بعد کلی کرے؟ 177
نیند سے وضو کا لازم آنا اور جو ایک دو دفعہ اونگھنے اور جھونکا لینے سے وضو کو لازم نہ سمجھے 178
حدث کے بغیر وضو 178
پیشاب کی چھینٹوں سے نہ بچنا کبائر سے ہے 179
پیشاب کو دھونے کا بیان 180
عذابِ قبر میں ذکرِ الٰہی کے سبب عذابِ قبر میں کمی ہونا 180
حضور ﷺ نے اور لوگوں نے اعرابی کو چھوڑ دیا حتیٰ کہ وہ مسجد میں پیشاب کر کے فارغ ہو گیا 181
مسجد میں پیشاب پر پانی بہانا 181
پیشاب پر پانی بہانا 182
شیر خوار بچوں کا پیشاب 182
کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر پیشاب کرنا 182
اپنے ساتھی کے پاس پیشاب کرنا اور دیوار کی آڑ لینا 183
کسی قوم کی کوڑی پر پیشاب کرنا 183
خون دھونا 184
منی کا دھونا اور کھرچنا، نیز اُس چیز کا دھونا جو عورت سے لگ جاتی ہے 184
جب کوئی منی وغیرہ کو دھوئے اور اُس کا اثر نہ جائے 185
اونٹ، چوپایوں اور بکری کا پیشاب اور اُن کے متعلق 186
گھی اور پانی میں نجاستوں کا گرنا 187
ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا 188
اگر نمازی کی پیٹھ پر نجاست کو مردار ڈال دیا جائے تو نماز فاسد نہ ہوگی 188
تھوک اور رینٹ وغیرہ کو کپڑے میں لینا 190
نبیذ اور نشہ لانے والی چیز سے وضو جائز نہیں 190

عورت کا اپنے باپ کے چہرے سے خون دھونا 191
مسواک کا بیان 191
حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ میں نے ایک رات نبی کریم ﷺ کے پاس گزاری 191
مسواک بڑے کو دینا 192
باوضو سونے کی فضیلت 193

5- كِتَابُ الْغُسْلِ

غسل سے پہلے وضو کرنا 194
مرد کا اپنی بیوی کے ساتھ غسل کرنا 195
ایک صاع تقریباً پانی سے غسل کرنا 195
جو اپنے سر پر تین مرتبہ پانی بہائے 196
غسل ایک ہی بار ہے 197
جو غسل کرتے وقت حلاب یا خوشبو سے ابتدا کرے 198
غسل جنابت میں کلی کرنا اور ناک میں پانی لینا 198
صاف کرنے کے لیے ہاتھ کو مٹی سے ملنا 199
کیا دھونے سے پہلے جنابت والا اپنا ہاتھ برتن میں ڈال سکتا ہے جب کہ جنابت کے سوا اس کے ہاتھ میں کوئی اور نجاست نہ لگی ہو 199
دھونے اور وضو کے درمیان وقفہ 200
غسل میں اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالنا 201
جب کہ جماع کرے اور جماع کے بعد جماع کرے اور جو ایک ہی غسل سے اپنی تمام بیویوں کے پاس جائے 201
مذی کو دھونا اور اُس سے غسل لازم آنا 202
جو خوشبو لگا کر غسل کرے اور خوشبو کا اثر باقی رہے 202
بالوں میں خلال کرنا اور جلد گیلی ہونے کا یقین ہو جانے پر پانی بہا دینا 203
جو حالت جنابت میں وضو کرے، پھر تمام جسم کو دھوئے لیکن اعضائے وضو کو دوبارہ نہ دھوئے 204
جب مسجد میں جنبی ہونا یاد آ جائے تو اُسی طرح نکل جائے اور تیمم نہ کرے 204
غسلِ جنابت کے بعد دونوں ہاتھوں کو جھاڑنا 205
جو سر کے دائیں سے غسل شروع کرے 205
جو تنہائی میں برہنہ نہائے اور دوسرے نے پردہ کیا تو پردہ کرنا افضل ہے 205
نہاتے وقت لوگوں کے سامنے پردہ کرنا 207
جب عورت کو احتلام ہو جائے 208
جنبی کا پسینہ اور یہ کہ مسلمان ناپاک نہیں ہوتا 208
جنبی کا بازار وغیرہ میں جانا 208
جنبی کا غسل سے پہلے وضو کر کے گھر میں رہنا 209
جنبی کا سو جانا 209
جنبی وضو کر لے پھر سو جائے 210
جب دونوں ختنے مل جائیں؟ 210
عورت کی شرمگاہ سے لگی ہوئی تری کو دھونا 211

6- كِتَابُ الْحَيْضِ

حیض کی شروعات کیسے ہوئی؟ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: یہ امر اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں کے لیے لکھ دیا ہے 213
حائضہ کا اپنے شوہر کے سر کو دھونا اور اس میں کنگھا کرنا 214
مرد کا اپنی حائضہ بیوی کی گود میں تلاوت کرنا 214

جو حیض کو نفاس کہے 215
حائضہ سے مباشرت کرنا 215
حائضہ کا روزے چھوڑنا 216
حائضہ طواف بیت اللہ کے علاوہ تمام مناسک حج ادا کرے 217
استحاضہ 218
حیض کے خون کو دھونا 219
مستحاضہ کا اعتکاف کرنا 219
کیا عورت اُس کپڑے میں نماز پڑھے جس میں حیض آیا تھا؟ 220
غسل حیض کے وقت عورت کا خوشبو لگانا 220
عورت جب حیض سے پاک ہونے لگے تو اپنا جسم کیسے ملے اور کیسے غسل کرے اور مشک لگا پھایا لے کر خون کی جگہ پر پھیرنا 221
غسل حیض 221
غسل حیض کے وقت 222
عورت کا کنگھا کرنا 222
غسل حیض کے وقت عورت کا اپنے سر کے بال کھولنا 222
ارشادِ ربانی: مخلّقہ اور غیر مخلّقہ کا مطلب؟ 223
حائضہ حج اور عمرہ کا احرام کس طرح باندھے؟ 224
حیض آنا اور بند ہونا 224
حائضہ نمازوں کی قضا نہ کرے 225
حائضہ کے ساتھ سونا جب کہ وہ لباسِ حیض میں ہو 225
جو پاک کپڑوں کے علاوہ حیض کے کپڑے رکھے 226
حائضہ کا عیدین کے وقت مسلمانوں کی دعا میں شامل ہونا اور عیدگاہ سے الگ رہنا اور حیض اور حمل کے بارے میں جو عورتوں کا اعتبار کیا جاتا ہے جب کہ حیض ممکن ہو 227
ایام حیض کے علاوہ زرد اور مٹیالے رنگ دیکھنا 228
استحاضہ کی رگ 228
طوافِ زیارت کے بعد اگر عورت حائضہ ہو جائے 229
جب مستحاضہ پاکی دیکھے 230
حائضہ کی نمازِ جنازہ اور اُس کا طریقہ 230
حائضہ کے بارے میں احکام 230

7- كِتَابُ التَّيَمُّمِ

تیمم کا بیان 232
جب پانی اور مٹی نہ پائے 233
حالت اقامت میں پانی نہ ملے تو نماز فوت ہونے کے ڈر سے تیمم کرنا 234
تیمم کے لیے مٹی پر ہاتھ مارنے کے بعد کیا اُن پر پھونک مارے؟ 235
تیمم منہ اور ہتھیلیوں کا ہے 235
پاک مٹی مسلمان کو وضو کے لیے پانی کی جگہ کفایت کرتی ہے 237
جب جنبی بیماری یا موت یا پیاس کے خوف سے تیمم کرے 240
تیمم کی ایک ضرب سے جنابت کے لیے تیمم کی اجازت 242

8- كِتَابُ الصَّلٰوةِ

معراج میں نماز کیسے فرض کی گئی؟ 243
کپڑے پہن کر نماز پڑھنا ضروری ہے 246

نماز میں ازار کو گدی سے باندھ لینا 247
ایک ہی کپڑے میں لپٹ کر نماز پڑھنا 248
جب ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو اُسے اپنے شانوں پر ڈال لے 249
جب کپڑا تنگ ہو 250
شامی جُبّے میں نماز پڑھنا 251
نماز میں اور علاوہ ازیں ننگے ہونے کی کراہت 251
قمیض، شلوار، پاجامہ اور قبا سے نماز پڑھنا 252
سترِ عورت سے کیا چھپائے 253
چادر کے بغیر نماز پڑھنا 254
ران کے متعلق روایات 254
عورت کتنے کپڑوں میں نماز پڑھے؟ 256
جب کشیدہ کاری والے کپڑے میں نماز پڑھے اور اُس کے نقوش دیکھے 257
اگر کپڑے پر صلیب یا تصویر ہو تو کیا نماز فاسد ہو جائے گی اور اس کی ممانعت 257
جو ریشمی جُبّے میں نماز پڑھے، پھر اُسے اُتار دے 258
سرخ کپڑے میں نماز پڑھنا 258
چھتوں، منبر اور لکڑی پر نماز پڑھنا 259
جب سجدے میں آدمی کا کپڑا اس کی عورت سے لگ جائے تو کیا حکم ہے؟ 260
چٹائی پر نماز پڑھنا 261
چھوٹی چٹائی پر نماز پڑھنا 261
فراش پر نماز پڑھنا 262
گرمی کی حدت کے باعث کپڑے پر سجدہ کرنا 263
جوتوں کے ساتھ نماز پڑھنا 263
موزے پہن کر نماز پڑھنا 263
جب کوئی پورا سجدہ نہ کرے 264
سجدوں میں بازوؤں کو کھلا رکھے اور پہلوؤں کو علیحدہ رکھے 264
قبلہ رخ ہونے کی فضیلت 265
اہلِ مدینہ اور اہلِ شام و مشرق کا قبلہ 266
ارشادِ ربانی ہے کہ مقامِ ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ 266
قبلہ کی طرف متوجہ ہونا خواہ کہیں ہو 268
قبلہ کا بیان، جس کے نزدیک غلطی سے غیر قبلہ کی جانب پڑھی ہوئی نماز کا اعادہ نہیں 270
مسجد سے تھوک کو ہاتھ سے صاف کرنا 271
مسجد سے رینٹ کو کنکریوں کے ذریعے صاف کرنا 272
دورانِ نماز دائیں جانب نہ تھوکے بائیں جانب یا بائیں پیر کے نیچے تھوکے 273
مسجد میں تھوکنے کا کفارہ 274
مسجد میں بلغم کو دفن کرنا 274
جب تھوکنا پڑے تو کپڑے کے پلو میں لے 275
امام کا لوگوں کو نماز مکمل کرنے کی نصیحت کرنا اور قبلہ کا ذکر 275
کیا بنی فلاں کی مسجد کہا جائے؟ 276
مسجد میں تقسیم کرنا اور خوشے لٹکانا 276
جس کو مسجد میں دعوتِ طعام دی جائے اور جو اُسے قبول کرے 277
مسجد میں مردوں اور عورتوں کے درمیان فیصلے کرنا اور لعان

کرانا 278

جب گھر میں داخل ہو تو جہاں چاہے نماز پڑھ لے یا جہاں کا حکم دیا جائے اور کھوج نہ لگائے 278

گھروں میں مسجدیں بنانا 278

مسجد وغیرہ میں داخل ہونے کی داہنی طرف سے شروع کرنا 280

کیا جاہلیت کے مشرکوں کی قبریں کھود کر اُن جگہوں پر مسجدیں بنالی جائیں 280

بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھنا 282

اُونٹوں کے تھانوں میں نماز پڑھنا 282

جو تنور، آگ یا ایسی چیز کی جانب رخ کر کے نماز پڑھے جس کی پوجا کی جاتی ہو اور اُس کا مقصد رضائے الٰہی ہو 283

قبروں میں نماز پڑھنے کی کراہت 283

خسف یا عذاب کی جگہ پر نماز پڑھنا 283

گرجے میں نماز پڑھنا 284

انبیاء کی قبروں پر مسجدیں بنانا 284

نبی کریم ﷺ کا ارشاد کہ زمین میرے لیے مسجد اور پاک کرنے والی بنادی گئی ہے 285

عورت کا مسجد میں سونا 286

مردوں کا مسجد میں سونا 287

سفر سے واپسی پر نماز پڑھنا 288

جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو اس سے پہلے کہ بیٹھے، دو رکعتیں پڑھ لے 288

مسجد میں حدث ہو جانا 289

مسجد نبوی کی تعمیر 289

مسجد کی تعمیر میں تعاون کرنا 290

بڑھئی اور صنعت کار سے منبر اور مسجد کی تیاری میں مدد لینا 291

جو مسجد بنائے 291

جب مسجد سے گزرے تو تیر کا پھل تھامے رکھے 292

مسجد سے گزرنا 292

مسجد میں شعر پڑھنا 292

نیزہ بازوں کا مسجد میں جانا 293

مسجد میں منبر پر خرید و فروخت کا ذکر کرنا 293

مسجد میں تقاضا اور تعاقب کرنا 294

مسجد کو صاف کرنا اور چیتھڑے، کوڑا کرکٹ اور تنکے چن لینا 295

مسجد میں شراب کی تجارت کا حرام ہونا 295

مسجد کے لیے خادم رکھنا 295

قیدی یا قرض دار مسجد میں باندھ دیا جائے 296

اسلام لاتے وقت غسل کرنا اور قیدی کو مسجد میں باندھنا 296

مریض وغیرہ کے لیے مسجد میں خیمہ لگانا 297

ضرورت کے تحت اُونٹ کو مسجد میں لے جانا 297

حضور پر نور ﷺ کا نورانی معجزہ 298

مسجد میں کھڑکی اور گزرگاہ رکھنا 298

کعبہ اور مسجدوں میں دروازے رکھنا اور اُنہیں بند کرنا 300

مشرک کا مسجد میں داخلہ 300

مسجد میں آواز اونچی کرنا 300

مسجد میں حلقہ بنانا اور بیٹھنا 302

مسجد میں چت لیٹنا 303
راستے میں مسجد بنانا جب کہ لوگوں کو ضرر نہ پہنچے 303
بازار کی مسجد میں نماز پڑھنا 304
مسجد وغیرہ میں اُنگلیوں کی تشبیک 305
مدینہ منورہ کے راستوں پر موجود مساجد اور وہ مقامات جن میں نبی کریم ﷺ نے نماز ادا فرمائی 306
نمازی کے سترہ کے متعلق ابواب 310
امام کا سترہ پیچھے والوں کا بھی سترہ ہے 310
نمازی اور سترہ کے درمیان کتنا فاصلہ ہونا چاہیے 311
نیزے کی جانب نماز پڑھنا 311
برچھی کی جانب نماز پڑھنا 312
مکہ وغیرہ میں سترہ کرنا 312
ستون کی جانب نماز پڑھنا 313
جماعت کے علاوہ ستونوں کے درمیان نماز پڑھنا 313
حضور ﷺ کے نماز پڑھنے کی جگہ پر نماز پڑھنا 314
سواری اُونٹ، درخت اور پالان کی جانب رخ کر کے نماز پڑھنا 315
چار پائی کی طرف نماز پڑھنا 315
نمازی سامنے سے گزرنے والے کو روک دے 315
نمازی کے سامنے سے گزرنے کا گناہ 316
دورانِ نماز ایک شخص کا دوسرے کی جانب رخ کرنا 317
سوئے ہوئے کے پیچھے نماز پڑھنا 318
عورت کے سامنے ہوتے ہوئے نفل پڑھنا 318
جس نے کہا کہ نماز کو کوئی چیز فاسد نہیں کرتی 318
جب چھوٹی بچی کو دورانِ نماز اپنی گردن پر اُٹھائے رکھے 319
جب اُس بستر کی طرف نماز پڑھے جس میں حائضہ ہو 319
کیا آدمی سجدے کے وقت اپنی بیوی کو دبا دے تا کہ سجدہ کر سکے 320
عورت کا نمازی سے گندگی کو دُور کرنا 320

9- كِتَابُ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ

نماز کے اوقات اور اُن کی فضیلت 322
ارشادِ خداوندی ہے: ''ترجمہ کنزالایمان: اس کی طرف رجوع لاتے ہوئے اور اس سے ڈرو اور نماز قائم رکھو اور مشرکوں سے نہ ہو'' 323
نماز قائم کرنے پر بیعت ہونا 323
نماز کفارہ ہے 324
وقت پر نماز پڑھنے کی فضیلت 325
پانچوں نمازیں گناہوں کا کفارہ ہیں 325
نماز کو بے وقت پڑھنا 326
نمازی اپنے پروردگار سے مناجات کرتا ہے 326
سخت گرمی میں ظہر کو ٹھنڈا کرنا 327
سفر میں ظہر کو ٹھنڈی کرنا 328
ظہر کا وقت زوال کے بعد ہے 329
ظہر کو عصر تک مؤخر کر دینا 330
عصر کا وقت 331
عصر کا وقت 333
نمازِ عصر قضا ہو جانے کا گناہ 333
نمازِ عصر ترک کرنے کا گناہ 333

نمازِ عصر کی فضیلت 334
جس نے سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی ایک رکعت پائی 335
نمازِ مغرب کا وقت 336
جو مغرب کو عشاء کہنا ناپسند کرے 337
عشاء اور عتمہ کا بیان اور جس کے نزدیک وسعت ہے 338
عشاء کا وقت وہی ہے جب لوگ اکٹھا ہو جائیں خواہ دیر سے 339
نمازِ عشاء کی فضیلت 339
عشاء سے پہلے سونا ناپسندیدہ ہے 340
غلبہ کی صورت میں عشاء سے پہلے سونا 341
عشاء کا وقت نصف رات تک ہے 342
نمازِ فجر کی فضیلت 343
نمازِ فجر کا وقت 344
جس نے نمازِ فجر کی ایک رکعت پائی 345
جس نے نماز کی ایک رکعت پائی 345
فجر کے بعد نماز حتیٰ کہ آفتاب بلند ہو جائے 346
سورج غروب ہونے سے پہلے نماز پڑھنے کا قصد نہ کرے 347
جو نماز پڑھنے میں کراہت نہ جانے مگر عصر اور فجر کے بعد 348
عصر کے بعد قضا وغیرہ نماز پڑھنا 349
ابر آلود دن میں نماز کی جلدی کرنا 350
وقت گزرنے کے بعد اذان کہنا 350
جس نے وقت گزرنے کے بعد لوگوں کو باجماعت نماز پڑھائی 351
جو نماز پڑھنا بھول جائے تو جب یاد آئے پڑھ لے اور اُسی نماز کو پڑھے 351
قضا نمازوں کو ترتیب سے پڑھنا 352
عشاء کے بعد باتیں کرنا ناپسندیدہ ہے 352
عشاء کے بعد فقہ اور بھلائی کی باتیں کرنا 353
اہل خانہ اور مہمانوں کے ساتھ عشاء کے بعد بات چیت کرنا 354

10 - كِتَابُ الأَذَانِ

اذان کی ابتدا 356
اذان دو دو دفعہ ہے 357
کلماتِ اقامت ایک ایک دفعہ سوائے قد قامت الصلاۃ کے 357
اذان کہنے کی فضیلت 358
بلند آواز سے اذان کہنا 358
اذان کی وجہ سے خون کا ممنوع ہونا 359
جب اذان سُنے تو کیا کہے؟ 359
اذان کے بعد کی دعا 360
اذان کے لیے قرعہ اندازی 360
دورانِ اذان باتیں کرنا 361
نابینا کا اذان دینا جب کہ اُسے وقت بتانے والا ہو 361
صبح صادق کے بعد اذان کہنا 362
فجر طلوع ہونے سے پہلے اذان کہنا 362
اذان اور اقامت کے درمیان کتنا وقفہ ہو 363
جو اقامت کا انتظار کرے 364

اذان واقامت کے درمیان جو چاہے نماز پڑھے 364
جس نے کہا کہ سفر میں ایک ہی مؤذن اذان کہے 365
مسافر کے لیے اذان واقامت جب کہ وہ کئی ہوں اور یونہی عرفہ ومزدلفہ میں اور مؤذن کا اَلصَّلٰوۃُ فِی الرِّحَالِ کہنا سرد اور بارش والی رات ہوتا ہے 365
کیا مؤذن اذان میں اپنا منہ اِدھر اُدھر پھیرے اور کیا اذان میں کسی جانب دیکھے 367
آدمی کا یہ کہنا کہ ہم نے نماز فوت کردی 368
ابن سیرین یوں کہنے کو ناپسند کرتے کہ ہم نے نماز فوت کردی بلکہ یوں کہے کہ ہم نماز نہ پڑھ سکے اور نبی کریم ﷺ کا ارشاد درست ترین ہے 368
نماز کے لیے سرعت نہ کرو بلکہ اطمینان اور وقار سے آؤ 368
اقامت کے وقت امام کو دیکھ کر لوگ کب کھڑے ہوں؟ 369
نماز کے لیے سرعت سے نہ اٹھے بلکہ اطمینان اور وقار سے اُٹھے 369
کیا حاجت کے سبب مسجد سے نکل سکتا ہے؟ 369
جب امام کہے کہ اپنی جگہوں پر رہ کر انتظار کرنا حتیٰ کہ وہ واپس لوٹے 370
کسی کا یہ کہنا کہ ہم نے نماز نہیں پڑھی 370
جب امام کو اقامت کے بعد کوئی ضرورت درپیش ہو 371
اقامت کے وقت باتیں کرنا 371
جماعت سے نماز پڑھنے کا وجوب 371
باجماعت نماز کی فضیلت 372
نمازِ فجر کو جماعت کے ساتھ پڑھنے کی فضیلت 373
ظہر کو اوّل وقت پڑھنے کی فضیلت 374
قدموں پر ثواب ملنا 375
نماز عشاء باجماعت پڑھنے کی فضیلت 375
دو یا اِس سے زیادہ جماعت کے حکم میں ہیں 376
جو نماز کے انتظار میں مسجد میں بیٹھے اور مساجد کی فضیلت 376
اُس کی فضیلت جو صبح وشام مسجد میں جائے 377
جب اقامت ہو جائے تو فرض نماز کے سوا کوئی نماز نہیں پڑھی جائے 378
جماعت میں شامل ہونے کے لیے مریض کی حد 378
بارش اور کسی عذر کی وجہ سے گھر میں نماز پڑھ لینے کی اجازت کا بیان 380
کیا جو حاضر ہو جائیں امام انہیں نماز پڑھائے اور کیا جمعہ کے روز بارش میں بھی خطبہ دے؟ 381
جب کھانا آجائے اور اقامت کہہ دی جائے 382
جب امام کو نماز کے لیے بلایا جائے اور کچھ کھا رہا ہو 383
جو اپنے گھر والوں کے کام کاج میں مشغول ہو، پس نماز کی اقامت ہونے پر چلا جائے 384
جو لوگوں کو نماز پڑھائے اور اُس کا ارادہ نبی کریم ﷺ کی نماز اور آپ کی سنت سکھانے کا ہو 384
صاحب علم وفضل امامت کا زیادہ مستحق ہے 385
جو کسی وجہ سے امام کے برابر میں کھڑا ہو 387
جو لوگوں کی امامت کرنے لگے کہ پہلا امام آجائے تو یہ ہٹے یا نہ ہٹے، کیا اُس کی نماز ہو جائے گی 388
جب لوگ علمِ قرآن میں برابر ہوں تو بڑا امامت کرائے 389

جب امام لوگوں کے پاس جائے تو اُن کی امامت کر سکتا ہے 390
امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اُس کی پیروی کی جائے 390
امام کے پیچھے کب سجدہ کرے؟ 393
اپنے امام سے پہلے سر اٹھانے کا گناہ 394
غلام اور آزاد کردہ غلام کی امامت 394
جب امام نے نماز پوری نہ کی اور مقتدیوں نے کر لی 395
مفتون اور بدعتی کی امامت 395
جب دو نمازی ہوں تو مقتدی امام کے برابر داہنی طرف کھڑا ہو 396
جب کوئی شخص امام کے بائیں طرف کھڑا ہو اور امام اُسے داہنی طرف کر لے تو دونوں میں سے کسی کی نماز نہیں ٹوٹے گی 396
جب امام کی نیت امامت کی نہ ہو لیکن لوگ آ جائیں تو اُن کی امامت کرے 397
جب امام نماز پڑھائے اور کسی کو ضرورت ہو تو نماز پڑھ کر نکل جائے 397
امام کا قیام میں کمی کرنا اور رکوع سجدے پورے کرنا 398
جب تنہا نماز پڑھے تو جتنا چاہے طویل کرے 398
جس نے نماز طویل کرنے پر اپنے امام کی شکایت کی 399
نماز مختصر اور پوری پڑھنا 400
جو بچے کے رونے کی وجہ سے نماز تخفیف کر دے 400
نماز پڑھ کر پھر اپنی قوم کی امامت کرنا 402
جو لوگوں کو امام کی تکبیر سنائے 402
جو امام کی اقتدا کرے اور لوگ اُس کی اقتدا کریں 403
جب امام کو شک لاحق ہو تو کیا مقتدیوں کے کہنے پر عمل کرے 404
جب امام نماز میں روئے 405
اِقامت کے وقت اور اس کے بعد صفوں کو درست کرنا 405
صفیں درست کرتے وقت امام کا لوگوں کی طرف متوجہ ہونا 406
پہلی صف 406
صف درست کرنا نماز کی تکمیل سے ہے 407
اُس کا گناہ جو صفیں پوری نہ کرے 407
صف میں کندھے سے کندھا اور قدم سے قدم ملانا 408
جب آدمی امام کے بائیں طرف کھڑا ہو اور امام پیچھے سے اُسے داہنی طرف کرے تو اس کی نماز صحیح ہے 408
عورت تنہا بھی صف ہے 409
مسجد اور امام کے دائیں جانب جب کہ امام اور لوگوں کے درمیان دیوار یا سترہ ہو 409
رات کی نماز 410
تکبیر تحریمہ کا وجوب اور نماز کا آغاز 411
تکبیر اولیٰ میں آغاز کرتے ہوئے ہاتھوں کو اٹھانا 412
تکبیر کہتے وقت، رکوع میں جاتے ہوئے اور رکوع سے سر اُٹھا کر رفع یدین کرنا 412
ہاتھوں کو کہاں تک اُٹھائے؟ 413
رفع یدین کرنا جب کہ دو رکعتوں کے بعد کھڑا ہو 414
نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنا 414
نماز میں خشوع 414

تکبیر تحریمہ کے بعد کیا پڑھے؟ 415
حضور ﷺ کی نماز کا حال 416
نماز میں امام کی طرف نظر اُٹھانا 417
نماز میں آسمان کی جانب نگاہ اُٹھانا 418
نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنا 418
جب کوئی امر واقع ہو یا قبلہ کی جانب تھوک وغیرہ کوئی چیز دیکھے
تو کیا اُس کی طرف توجہ کرے 419
امام اور مقتدی کے لیے تمام نمازوں میں قرأت کا وجوب خواہ
نماز حضری ہو یا سفری اور جہری ہو یا سرّی 420
ظہر کی نماز میں قرأت 423
عصر کی نماز میں قرأت 423
مغرب کی نماز میں قرأت 424
مغرب کی نماز میں جہر 424
عشاء کی نماز میں جہر 425
عشاء میں سجدے والی سورت پڑھنا 425
عشاء کی نماز میں قرأت 426
پہلی دو رکعتوں کو طویل اور آخری دو میں اختصار کرے 426
فجر کی نماز کی قرأت 426
فجر کی نماز میں جہر سے قرأت کرنا 427
ایک رکعت میں دو سورتوں کو اکٹھا کرنا اور آخری آیات پڑھنا
اور سورت سے پہلی سورت اور سورت کی پہلی آیتیں 429
آخری دو رکعتوں میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھی جائے 430
جس نے ظہر و عصر میں آہستہ قرأت کی 431
جب امام کوئی آیت سنائے 431
پہلی رکعت کو طول دینا 432
امام کا جہری آمین کہنا 432
آمین کہنے کی فضیلت 432
مقتدی کا جہری آمین کہنا 433
جب کوئی صف میں ملنے سے پہلے رکوع کر لے 433
رکوع میں تکبیر مکمل کرنا 433
سجدوں میں تکبیر مکمل کرنا 434
سجدے سے اُٹھتے وقت تکبیر کہنا 435
رکوع میں گھٹنوں پر ہتھیلیاں رکھنا 436
جب کوئی مکمل رکوع نہ کرے 436
رکوع میں پیٹھ برابر کرنا 437
پورا رکوع کرنے کی حد اور اس میں اعتدال و اطمینان کا
ہونا 437
جو رکوع پورا نہ کرے نبی کریم ﷺ نے اُسے نماز کے اعادہ
کا حکم فرمایا 437
رکوع میں دعا کرنا 438
امام اور مقتدی جب رکوع سے سر اُٹھائیں تو کیا کہیں؟ 438
اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہنے کی فضیلت 439
قنوت پڑھنا 439
جب رکوع سے سر اُٹھائے تو اطمینان سے کھڑا ہو 440
سجدے میں جاتے وقت تکبیر کہتا ہوا جھکے 441
سجدے کی فضیلت 443
سجدے میں پہلو کھلے ہوئے اور پیٹ رانوں سے جدا ہو 446
پیروں کی اُنگلیاں قبلہ رُو رکھنا 446

جب کوئی سجدہ پورا نہ کرے 446
سات ہڈیوں پر سجدہ کرنا 446
ناک پر سجدہ کرنا 447
کیچڑ میں ناک پر سجدہ کرنا 448
کپڑوں میں گرہ لگانا اور باندھنا 449
جو ستر کھلنے کے خوف سے کپڑے کو لپیٹ لے 449
بالوں کو درست نہ کرنا 449
نماز میں اپنے کپڑے کو نہ سمیٹے 449
سجدوں میں تسبیح اور دعا کرنا 450
دونوں سجدوں کے درمیان رُکنا 450
سجدوں میں کلائیوں کو نہ بچھائے 451
جو نماز کے اندر طاق رکعت میں سیدھا بیٹھے پھر کھڑا ہو 452
جب رکعت پڑھ کر کھڑا ہو تو زمین سے کس طرح ٹیک لگائے 452
دونوں سجدوں سے اُٹھے تو تکبیر کہے 453
تشہد میں بیٹھنے کا طریقہ 453
جس کے نزدیک پہلا تشہد واجب نہیں ہے 455
پہلے قعدہ میں تشہد 456
آخری رکعت میں تشہد 456
سلام سے پہلے دعا کرنا 456
تشہد کے بعد چاہے جس دعا کو اختیار کرے کوئی ایک واجب نہیں 458
جو اپنی پیشانی اور ناک کو نماز پوری ہونے سے پہلے نہ پونچھے 458
سلام پھیرنا 459
سلام اُس وقت پھیرے 459
جب امام سلام پھیرے 459
جو امام کے سلام کا جواب نہ دے اور نماز میں سلام کرنے کو کافی سمجھے 459
نماز کے بعد ذکر کرنا 460
سلام پھیر کر امام لوگوں کی طرف منہ کر لے 462
سلام کے بعد امام کا اپنے مصلّے پر ٹھہرنا 463
جو لوگوں کو نماز پڑھائے، پھر حاجت یاد آنے پر لوگوں کے درمیان سے جائے 465
نماز کے بعد دائیں یا بائیں طرف رخ کرنا 465
لہسن، پیاز اور گندنا کے بارے میں احکام 466
بچوں کا وضو اور اُن پر غسل، طہارت، جماعت میں حاضر ہونا، عیدین اور جنازے کی نماز کب واجب ہوتی ہے اور اُن کی صفیں 467
عورتوں کا رات اور تاریکی میں مسجدوں کی طرف جانا 470
عالم امام کا قیام نماز کے لئے لوگوں کا انتظار کرنا 471
عورتوں کا مردوں کے پیچھے نماز پڑھنا 472
صبح کی نماز سے عورتوں کا جلد واپس لوٹنا اور اُن کا مسجد میں کم ٹھہرنا 473
عورت کا اپنے شوہر سے مسجد میں جانے کی اجازت مانگنا 473
مردوں کے پیچھے عورتوں کی نماز کا بیان 474

11 - كِتَابُ الْجُمُعَةِ

جمعہ کا فرض ہونا 475

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ترجمہ کنزالایمان: جب نماز کی اذان ہو جمعہ کے دن تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانو (پارہ ۲۸، الجمعۃ: ۹) 475

جمعہ کے دن غسل کرنے کی فضیلت اور کیا بچے بھی جمعہ میں حاضر ہوں اور عورتیں بھی؟ 475

جمعہ کے لیے خوشبو لگانا 476

جمعہ کی فضیلت 477

جمعہ کے دن غسل کرنا 477

جمعہ کے لیے تیل لگانا 478

عمدہ لباس پہنے جو میسر آئے 479

جمعہ کے دن مسواک کرنا 480

جو دوسرے کی مسواک استعمال کرے 480

جمعہ کے دن فجر کی نماز میں کیا پڑھا جائے؟ 481

گاؤں اور شہروں میں جمعہ پڑھنا 481

کیا جو عورتیں اور بچے وغیرہ جمعہ نہ پڑھیں اُن پر غسل ہے؟ 482

باب 483

بارش کے سبب جمعہ میں حاضر نہ ہونے کی اجازت 484

جمعہ کے لیے کہاں سے آئے اور کن پر واجب ہے؟ 485

جب سورج ڈھل جائے تو جمعہ کا وقت ہو گیا 485

جب جمعہ کے دن سخت گرمی ہو 486

جمعہ کی نماز کے لیے چلنا 487

جمعہ کے دن دو آدمیوں کے درمیان حائل نہ ہو 488

کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کو اُٹھا کر اُس کی جگہ پر نہ بیٹھے 488

جمعہ کے دن کی اذان 489

جمعہ کے دن ایک ہی مؤذن ہو 489

امام جب منبر پر اذان سُنے تو جواب دے 490

اذان کے وقت منبر پر بیٹھنا 490

خطبہ کے وقت اذان کہنا 490

منبر پر خطبہ دینا 491

کھڑے ہو کر خطبہ دینا 492

خطبہ کے وقت 493

لوگوں کا امام کی طرف منہ کرنا 493

جس نے خطبہ میں ثنا کے بعد اما بعد کہا 493

جمعہ کے دن دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھنا 497

خطبہ غور سے سُننا 497

جب امام کسی کو خطبہ کے دوران آتا دیکھے تو اُسے دو رکعتیں پڑھنے کا حکم دے 498

جو آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو تو خفیف سی دو رکعتیں پڑھ لے 498

خطبہ میں رفع یدین کرنا 498

جمعہ کے دن خطبہ میں بارش کے لیے دعا کرنا 499

جمعہ کے دن جب امام خطبہ دے تو خاموش رہنا 500

وہ ساعت جو صرف جمعہ کے دن میں ہے 500

اگر جمعہ کی نماز میں کچھ لوگ امام سے الگ ہو جائیں تو امام اور باقی لوگوں کی نماز جائز ہے 500

جمعہ کی نماز کے بعد اور اُس سے پہلے نماز پڑھنا 501

ارشادِ خداوندی: ترجمہ کنز الایمان: پھر جب نماز ہو چکے تو

زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو (پارہ ۲۸، الجمعۃ: ۱۰) 501
نماز جمعہ کے بعد قیلولہ کرنا 502

12 - كِتَابُ صَلَاةِ الْخَوْفِ

نمازِ خوف کا بیان 503
پیدل یا سوار ہو کر نمازِ خوف پڑھنا 504
نماز میں ایک دوسرے کی محافظت کرنا 504
قلعوں پر حملہ اور دشمن سے مقابلہ کرتے ہوئے نماز پڑھنا 505
پیچھا کرنے یا ہونے کی صورت میں سواری پر یا اشارے سے نماز پڑھنا 506
باب 506
شب خون اور جنگ کے وقت تکبیر، اندھیرا، صبح اور نماز 506

13 - أَبْوَابُ الْعِيدَيْنِ

عیدین اور اُن میں خوشی کے اظہار کا حکم 508
عید کے روز برچھیاں اور ڈھالیں 508
مسلمانوں کے لیے عید کی سُنتیں 509
عید الفطر کو جانے سے پہلے کھانا 511
قربانی کے دن کھانا 511
بغیر منبر کے عید گاہ کی طرف جانا 512
عید کے لیے پیدل اور سوار ہو کر جانا اور وہ بغیر اذان و اقامت کے ہے 513
خطبہ نمازِ عید کے بعد ہے 515
عید گاہ اور حرم میں ہتھیار لے جانا مکروہ ہے 516
نمازِ عید کے لیے جلدی کرنا 517
ایام تشریق کے عمل کی فضیلت 517
منیٰ کے دنوں میں تکبیر کہنا اور جب اگلے دن عرفات کو جائے 518
عید کی نماز برچھی کی آڑ میں پڑھنا 519
عید کے دن امام کے سامنے نیزہ اور برچھی لے جانا 519
عورتوں اور حیض والیوں کا عید گاہ کی جانب جانا 520
بچوں کا عید گاہ کی جانب جانا 520
عید کے خطبے میں امام کا لوگوں کی طرف رخ کرنا 520
عید گاہ میں جھنڈا نصب کرنا 521
عید کے دن امام کا عورتوں کو وعظ و نصیحت کرنا 522
جب عورت کے پاس نمازِ عید کے لیے چادر نہ ہو 523
حائضہ کا عید گاہ سے جدا رہنا 524
قربانی کے دن عید گاہ میں نحر اور ذبح کرنا 524
خطبۂ عید میں امام اور لوگوں کا کلام کرنا اور جب امام سے خطبے کے دوران کسی چیز کے بارے میں پوچھا جائے 524
جو عید کے دن دوسرے راستے سے واپس لوٹے 526
جب نمازِ عید فوت ہو جائے تو دو رکعتیں پڑھ لے اسی طرح عورتیں جو اپنے گھروں اور گاؤں میں ہوں 526
نمازِ عید سے پہلے اور بعد میں نماز پڑھنا 527

14 - أَبْوَابُ الْوِتْرِ

وتر کے بارے میں روایات 529
وتر کے اوقات 531
نبی کریم ﷺ کا وتر کے لیے گھر والوں کو جگانا 532
آخری نماز کو وتر بنانا 532

سواری پر وتر ادا کرنا 532

سفر میں وتر ادا کرنا 533

رکوع سے پہلے اور بعد قنوت پڑھنا 533

15-أَبْوَابُ الْاِسْتِسْقَاءِ

استسقاء اور نبی کریم ﷺ کا نمازِ استسقاء کے لیے نکلنا 535

نبی کریم ﷺ کا دعا کرنا کہ اِن پر حضرت یوسف کے زمانے جیسا قحط مسلّط فرما 535

قحط میں لوگوں کا امام سے استسقاء کے لیے کہنا 537

استسقاء میں چادر کو اُلٹ دینا 538

جب حرام کاموں کی حد ہو جائے تو اللہ تعالیٰ قحط کے ذریعے اپنی مخلوق سے انتقام لیتا ہے 538

جامع مسجد میں نمازِ استسقاء کی ادائیگی 538

جمعہ کے خطبہ میں قبلہ کی جانب رُخ کیے بغیر بارش کی دعا کرنا 539

منبر پر بارش کی دعا 541

جس نے جمعہ کی نماز میں بارش کی دعا کرنے پر اکتفا کیا 541

جب زیادہ بارش کے سبب راستے بند ہو جائیں تو دعا کرنا 542

جمعہ کے دن بارش کی دعا کرتے ہوئے نبی کریم ﷺ کے چادر پلٹنے کے بارے میں جو کہا گیا ہے 542

جب بارش کی دعا کے لیے لوگ امام کو سفارشی بنائیں تو وہ اُن کی خواہش کو منع نہ کرے 543

جب مشرک قحط کے وقت مسلمانوں سے دعا کرنے کی درخواست کریں 543

زیادہ بارش ہو تو دعا کرنا کہ ہمارے اطراف برسا اور ہم پر نہ برسا 544

کھڑے ہو کر بارش کے لیے دعا کرنا 545

نمازِ استسقاء میں جہر سے قرأت کرنا 545

نبی کریم ﷺ نے اپنی پشت مبارک لوگوں کی جانب کس طرح پھیری؟ 546

نمازِ استسقاء کی دو رکعتیں 546

عیدگاہ میں نمازِ استسقاء کی ادائیگی 546

نمازِ استسقاء میں قبلہ رُو ہونا 547

نمازِ استسقاء میں لوگوں کا امام کے ساتھ ہاتھ اٹھانا 547

نمازِ استسقاء میں امام کا ہاتھ اٹھانا 548

بارش کے وقت کیا کہے؟ 548

جو بارش رکا رہے حتیٰ کہ داڑھی سے قطرے ٹپکنے لگیں 549

جب آندھی آئے 550

نبی کریم ﷺ کا ارشاد کہ میری بادِ صبا سے مدد فرمائی گئی ہے 550

زلزلوں اور فتنوں کے بارے میں جو کہا گیا ہے 550

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور اپنا حصہ یہ رکھتے ہو کہ جھٹلاتے ہو (پارہ ۲۷، الواقعہ: ۸۲) 551

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ بارش کب برسائی جائے گی 552

16-أَبْوَابُ الْكُسُوفِ

سورج گرہن میں نماز پڑھنا 553

سورج گرہن میں صدقہ دینا 554

سورج گرہن میں اَلصَّلٰوةُ جَامِعَةٌ کہہ کر ندا کرنا 555

نمازِ کسوف میں امام کا خطبہ پڑھنا 556
سورج گرہن کو کسوف کہا جائے یا خسوف 557
نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ سورج گرہن کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے 557
سورج گرہن میں عذابِ قبر سے پناہ مانگنا 558
نمازِ کسوف میں طویل سجدے کرنا 559
نمازِ کسوف باجماعت پڑھنا 559
مردوں کے ساتھ عورتوں کا نمازِ کسوف کا پڑھنا 561
جو سورج گرہن کے وقت غلام آزاد کرنا پسند کرے 562
مسجد میں نمازِ کسوف پڑھنا 562
کسی کی موت یا زندگی کے سبب سورج گرہن نہیں ہوتا 563
سورج گرہن میں ذکر کرنا 564
سورج گرہن میں دعا کرنا 565
امام کا خطبۂ کسوف میں اما بعد کہنا 565
چاند گرہن کے وقت نماز پڑھنا 565
نمازِ کسوف میں پہلی رکعت زیادہ طویل ہو 566
نمازِ کسوف میں جہری قراءت 566

17- أَبْوَابُ سُجُودِ الْقُرْآنِ

قرآن کریم میں سجدۂ تلاوت اور اُن کا سنت ہونا 568
سورۂ تنزیل میں سجدہ 568
سورۂ ص میں سجدہ 568
سورۂ النجم میں سجدہ 569
مسلمانوں کا مشرکوں کے ساتھ سجدہ کرنا اور مشرک ناپاک ہے اُس کا کوئی وضو نہیں 569
جس نے آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ نہ کیا 570
سورۂ انشقاق میں سجدہ 570
جس نے قاری کے سجدے کے سبب سجدہ کیا 570
جب امام آیت سجدہ پڑھے تو لوگوں کا اژدہام ہو جانا 571
جس کے نزدیک اللہ تعالیٰ نے سجدہ تلاوت کو واجب قرار نہیں دیا 571
جس نے نماز میں آیت سجدہ تلاوت کی اور سجدہ کیا 572
اژدہام کے سبب سجدہ کرنے کے لیے جگہ نہ پائے 573

18- أَبْوَابُ تَقْصِيرِ الصَّلَاةِ

قصر کے بارے میں حکم اور کتنے قیام پر بھی قصر کرے 574
منیٰ میں نماز 574
نبی کریم ﷺ نے حج کے موقعہ پر کتنے دن قیام فرمایا 575
کتنی نماز کب قصر کرے 576
جب اپنی بستی سے نکل جائے تو قصر کرے 577
سفر میں مغرب کی نماز کی تین رکعتیں پڑھے 577
سواری پر نوافل پڑھنا خواہ اُس کا رُخ کسی جانب ہو 578
سواری پر اشارے سے نماز 579
فرض نماز کے لیے سواری سے نیچے آنا 579
گدھے پر نفل نماز 580
جو دورانِ سفر نماز سے قبل اور بعد نوافل نہ پڑھے 581
جس نے سفر میں نماز قبل اور بعد کے نوافل پڑھے 581
دورانِ سفر مغرب اور عشاء جمع کر لینا 582
جب مغرب و عشاء کو جمع کیا جائے تو کیا اذان و اقامت بھی

کہی جائے؟ 583

سورج ڈھلنے سے پہلے روانہ ہونا ہو تو ظہر کو عصر تک مؤخر کرے 584

جب سورج ڈھلنے کے بعد روانہ ہو تو نمازِ ظہر پڑھ کر سوار ہو 584

بیٹھ کر نماز ادا کرنا 585

بیٹھ کر اشارے سے نماز پڑھنا 586

جب بیٹھ کر نہ پڑھ سکے تو لیٹ کر پڑھ لے 586

جب بیٹھ کر نماز پڑھے، پھر شدت یا مرض میں کمی پائے تو باقی نماز کو مکمل کرلے 587

19- کِتَابُ التَّهَجُّدِ

رات کو تہجد کی ادائیگی، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: (ترجمہ کنز الایمان:) اور رات کے کچھ حصہ میں تہجد کرو یہ خاص تمہارے لئے زیادہ ہے 589

رات کے قیام کی فضیلت 590

رات کے قیام میں لمبے سجدے کرنا 591

مریض کا رات کا قیام چھوڑ دینا 591

نبی کریم ﷺ کا قیامِ لیل اور نوافل کی ترغیب دِلانا اور بغیر واجب قرار دیئے 592

نبی کریم ﷺ کا قیام کہ قدم مبارک سوج جاتے 594

جو صبح کے وقت سوئے 594

جس نے سحری کھائی اور نہ سویا حتیٰ کہ صبح کی نماز پڑھی 595

رات کی نماز میں لمبا قیام کرنا 595

نبی کریم ﷺ کی نماز کی کیا کیفیت تھی اور نبی کریم ﷺ رات میں کتنی نماز پڑھا کرتے تھے؟ 596

نبی کریم ﷺ کا قیامِ لیل اور سونا اور جو رات کے قیام سے منسوخ ہوا 597

جب رات کی نماز نہ پڑھے تو شیطان کا گُدی پر گرہ لگانا 599

جو بغیر نماز پڑھے سو جائے تو شیطان اُس کے کان میں پیشاب کر دیتا ہے 599

رات کے آخری حصے میں دعا کرنا اور نماز پڑھنا 600

جو رات کے ابتدائی حصے میں سو جائے اور آخری میں بیدار ہو 600

نبی کریم ﷺ کا رمضان وغیرہ میں قیامِ لیل 601

شب و روز میں باوضو رہنے کی فضیلت اور شب و روز میں وضو کرنے کے بعد نماز پڑھنے کی فضیلت 602

عبادت میں جو شدت مکروہ ہے 602

ہمیشہ قیامِ لیل کرنے والے کو اُسے ترک کر دینا مکروہ ہے 603

عبادت میں میانہ روی اختیار کرنا 604

رات کو بیدار ہو کر نماز پڑھنے کی فضیلت 604

فجر کی دو رکعتوں کی پابندی 606

فجر کی دو رکعتوں کے بعد دائیں کروٹ پر لیٹنا 606

جو دو رکعتوں کے بعد گفتگو کرے اور نہ لیٹے 607

نوافل کی دو دو رکعتیں پڑھنے کا بیان 607

فجر کی دو رکعتوں کے بعد گفتگو کرنا 610

فجر کی دو رکعتوں کی پابندی اور جس نے انہیں نوافل کہا 610

فجر کی دو رکعتوں میں کیا پڑھے؟ 610

فرض نمازوں کے بعد نوافل 611

جو فرض نمازوں کے بعد نوافل نہ پڑھے 612

سفر میں نمازِ چاشت پڑھنا 612
جو نمازِ چاشت نہ پڑھے اور اس میں وسعت جانے 613
حالتِ حضر میں نمازِ چاشت پڑھنا 613
نمازِ ظہر سے پہلے دو رکعتیں 614
نمازِ مغرب سے پہلے نماز پڑھنا 615
جماعت سے نوافل پڑھنا 616
گھر میں نوافل پڑھنا 618

20- كِتَابُ فَضْلِ الصَّلَاةِ فِي مَسْجِدِ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ

مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی مسجد میں نماز پڑھنے کی فضیلت 619
مسجدِ قباء کی فضیلت 620
جو ہر ہفتے کو مسجد قباء میں آئے 620
مسجدِ قباء میں پیدل اور سوار ہو کر آنا 621
قبرِ انور اور منبرِ رسول کے درمیانی حصے کی فضیلت 621
بیت المقدس کی مسجد 621

21- كِتَابُ الْعَمَلِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں نماز کے کسی کام کی خاطر ہاتھ سے مدد لینا 623
جو کلام نماز میں کرنا منع ہے 624
نماز میں مردوں کے لیے سبحان اللہ اور الحمد للہ کہنے کا جواز 625
جس نے کسی قوم کا نام لیا یا نماز میں کسی کو مخاطب کیے بغیر سلام کیا اور وہ جانتا نہ ہو 626
تالی بجانا عورتوں کے لیے ہے 626
جو نماز میں پیچھے کی جانب ہٹے یا کسی کام کے لیے آگے کی طرف بڑھے 627
جب نماز میں ماں اپنے بیٹے کو بلائے 627
نماز میں کنکریاں ہٹانا 628
نماز میں سجدے کے لیے کپڑا بچھانا 628
نماز میں کتنا عمل جائز ہے؟ 629
جب نماز کے دوران کسی کا جانور بھاگ جائے 629
نماز میں تھوکنا اور پھونک مارنا جائز ہے 631
جس نے بے خبری میں نماز میں تالی بجائی تو اُس کی نماز فاسد نہیں ہوگی 632
جب نمازی سے کہا جائے کہ آگے بڑھ یا انتظار کر اور اُس نے انتظار کیا تو کوئی حرج نہیں 632
نماز میں سلام کا جواب نہ دے 632
نماز میں کوئی حاجت درپیش ہو تو اپنے ہاتھوں کو اُٹھانا 633
دورانِ نماز کمر پر ہاتھ رکھنا 634
دورانِ نماز آدمی کا کسی چیز کے بارے میں سوچنا 635

22- كِتَابُ السَّهْوِ

جب فرض کی دو رکعتوں کے بعد کھڑا ہو جائے تو سجدہ سہو کس طرح کرے؟ 637
جب پانچ رکعتیں پڑھ لی جائیں 637
جب دو یا تین رکعتوں پر سلام پھیر دے تو سہو کے دو سجدے نماز کے سجدوں جیسے کرے یا اُن سے طویل 638
جو سہو کے دو سجدوں کے بعد تشہد نہ پڑھے اور سلام پھیر دے 638
جو سجدہ سہو کے لیے تکبیر کہے 639
جب بھول جائے کہ تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار تو بیٹھ کر دو

سجدے کرے 640
فرائض ونوافل میں سجدۂ سہو 641
جب نماز کے دوران کلام کرے اور ہاتھ سے اشارہ کرے اور اُسے سُنے 641
نماز میں اشارہ کرنا 642

23- کِتَابُ الجَنَائِز

جنازے کے احکام اور جس کا آخری کلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ ہو 645
جنازوں کے پیچھے چلنے کا حکم 645
میت کے پاس جانا جب کہ بعد وفات اُسے کفن پہنا دیا گیا ہو 646
کسی کی فوتگی کی اُس کے ورثاء کی جانب سے خبر دینا 649
جنازے کی خبر دینا 650
اس کی فضیلت جس کا بچہ فوت ہو جائے اور وہ صبر کرے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: (ترجمہ کنزالایمان:) اور خوشخبری سنا ان صبر والوں کو (پارہ ۲، البقرۃ:۱۵۵) 650
قبر کے پاس بیٹھی ہوئی عورت سے کسی مرد کا کہنا کہ صبر کرو 651
میت کو بیری کے پتوں والے پانی سے غسل دینا اور وضو کرانا 651
طاق مرتبہ غسل دینا مستحب ہے 652
میت کے دائیں طرف سے آغاز کرنا 653
میت کے اعضائے وضو سے شروع کرنا 653
کیا عورت کو مرد کی ازار کا کفن دیا جا سکتا ہے؟ 653
آخر میں کافور ملانا 654
عورت کے سر کے بال کھولنا 654
میت کو کیسے لپیٹا جائے؟ 655
کیا عورت کے بالوں کی تین لٹیں بنائی جائیں؟ 656
عورت کے بال اُس کی پشت کی جانب ڈال دیئے جائیں 656
کفن کے لیے سفید کپڑا 656
دو کپڑوں کا کفن 657
میت کو خوشبو لگانا 657
احرام والے کو کیسے کفن دیا جائے؟ 657
قمیص کا کفن دینا جو سلی ہو یا نہ سلی ہو اور بغیر قمیص کے کفن دینا 658
قمیص کے بغیر کفن دینا 659
عمامہ کے بغیر کفن دینا 660
میت کے مال سے کفن دینا 660
جب ایک کپڑے کے سوا کچھ نہ ملے 661
جب کفن نہ ملے مگر جو سر کو چھپائے یا قدموں کو تو سر کو چھپایا جائے 661
جس نے نبی کریم ﷺ کے دورِ مبارک میں کفن تیار رکھا اور آپ نے اُس پر ممانعت نہ فرمائی 662
عورتوں کا جنازے کے پیچھے چلنا 662
عورت کے لیے اپنے خاوند کے علاوہ دوسرے کا سوگ منانا 663
زیارتِ قبور 664
نبی کریم ﷺ کا ارشاد کہ میت کو اُس کے گھر والوں کے رونے کے سبب عذاب دیا جاتا ہے جب کہ اُن میں نوحہ خوانی رائج ہو 664

میت پر نوحہ کرنے کی کراہت 668
میت پر فرشتوں کا سایہ فگن ہونا 669
وہ ہم سے نہیں جس نے گریبان چیرا 670
نبی کریم ﷺ نے حضرت سعد بن خولہ کا افسوس کیا 670
مصیبت کے وقت بال نوچنے سے منع فرمایا گیا ہے 671
جو رخساروں کو پیٹے وہ ہم میں سے نہیں 671
مصیبت کے وقت چیخنے چلانے اور زمانہ جاہلیت کی طرح شور مچانے سے منع فرمایا گیا ہے 672
جو مصیبت کے وقت اس طرح بیٹھے کہ غم ظاہر ہو 672
جو مصیبت پر اپنے غم کا اظہار نہ کرے 673
صبر وہ ہے جو مصیبت پیش آتے وقت ہو 674
نبی کریم ﷺ کا فرمان کہ بے شک ہم تیرے غم میں رنجیدہ ہیں 674
بیمار کے پاس رونا 675
نوحہ کرنے اور چلانے کی ممانعت اور اُس پر زجر و توبیخ کرنا 676
جنازے کے لیے کھڑا ہونا 677
جب جنازے کے لیے کھڑا ہو تو کب بیٹھے! 677
جو جنازے کے ساتھ جائے وہ نہ بیٹھے حتیٰ کہ اُسے لوگوں کے کندھوں سے اُتار کر رکھ دیا جائے، اگر بیٹھ گیا تو کھڑے ہونے کو کہا جائے 678
جو یہودی کے جنازے کے لیے کھڑا ہو 678
عورتوں کے بجائے جنازہ مرد اُٹھائیں 679
جنازہ جلدی لے جانا 679
چار پائی پر میت کا کہنا کہ مجھے جلدی لے چلو 680
جس نے امام کے پیچھے جنازے پر دو یا تین صفیں بنائیں 680
نمازِ جنازہ کے لیے صفیں بنانا 681
جنازے پر مردوں کے ساتھ لڑکوں کی صفیں 682
نمازِ جنازہ کا طریقہ 682
جنازے کے ساتھ چلنے کی فضیلت 683
جو تدفین تک رُکا رہے 684
لوگوں کے ساتھ لڑکوں کا نمازِ جنازہ پڑھنا 684
نمازِ جنازہ، عیدگاہ یا مسجد میں پڑھنا 685
قبروں پر مسجدیں بنانے کی کراہت 685
نفاس والی کی نمازِ جنازہ جب کہ وہ حالتِ نفاس میں مرے 686
عورت اور مرد کے لیے کہاں کھڑا ہو؟ 686
نمازِ جنازہ کی چار تکبیریں ہیں 687
نمازِ جنازہ میں سورہ فاتحہ پڑھنا 687
تدفین کے بعد قبر پر نماز پڑھنا 688
مُردہ جوتوں کی آہٹ سنتا ہے 689
جو کسی مبارک جگہ یا اُس کے قریب دفن ہونا پسند کرے 689
رات کے وقت دفن کرنا 690
قبر پر مسجد کی تعمیر 690
عورت کی قبر میں کون اترے؟ 691
شہید کی نمازِ جنازہ 691
دو یا تین آدمیوں کی ایک ہی قبر میں تدفین 692
جس کے نزدیک شہید کو غسل نہیں دیا جاتا 692
لحد میں کون پہلے رکھا جائے 693

قبر میں اذخر اور گھاس استعمال کرنا 694
کسی سبب سے میّت قبر یا لحد سے نکالی جائے 694
قبر میں لحد اور شق بنانا 696
جب بچہ اسلام قبول کرے اور فوت ہو جائے تو کیا اُس پر نماز پڑھی جائے گی اور بچے پر اسلام پیش کیا جائے؟ 696
جب مشرک نے بوقتِ موت لا الٰہ الا اللہ کہا 700
قبر پر ٹہنی گاڑنا 700
عالِم کا قبر کے پاس وعظ کرنا اور اُس کے ساتھیوں کا اُس کے اطراف بیٹھ جانا 701
خودکشی کرنے والے کا حکم 702
منافقوں کی نماز جنازہ پڑھنے اور مشرکوں کے لیے دعائے مغفرت کرنے کی کراہت 703
لوگوں کا میّت کی تعریف کرنا 704
عذابِ قبر کے بارے میں 705
قبر کے عذاب سے پناہ مانگنا 708
غیبت اور پیشاب کے سبب قبر کا عذاب ہونا 709
میّت کو صبح و شام اُس کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے 709
میّت کا چارپائی پر کلام کرنا 710
مسلمانوں کی اولاد کا حکم 710
مشرکوں کی اولاد کا حکم 711
کچھ گناہوں کی سزا 712
پیر کے دن کی موت 714
اچانک موت کا بیان 715
نبی کریم ﷺ کی قبر مبارک اور حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی مُردوں کو بُرا کہنے کی ممانعت 718
شریر مُردوں کا ذکر 718

24- کِتَابُ الزَّکَاۃِ

زکوٰۃ کا وجوب 719
زکوٰۃ دینے پر بیعت کرنا 722
زکوٰۃ نہ دینے کا گناہ 722
جس مال کی زکوٰۃ دی جائے وہ کنز نہیں ہے 724
مال کو راہِ حق میں خرچ کرنا 726
خیرات میں دکھاوا کرنا 727
اللہ عزوجل حرام (چوری، خیانت وغیرہ) مال سے صدقہ قبول نہیں فرماتا اور پاک کمائی سے قبول فرماتا ہے 727
حلال کمائی سے خیرات کرنا 727
رد ہونے سے پہلے صدقہ دینا 728
آگ سے بچو خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا دے کر، یعنی تھوڑا صدقہ 730
ضرورت اور صحت میں صدقہ دینے کی فضیلت 732
سخاوت کا بیان 732
علانیہ صدقہ دینا 733
پوشیدہ صدقہ دینا 733
جب بے علمی میں کسی مالدار کو صدقہ دے دیا 733
جب بیٹے کو صدقہ دے دیا اور اُسے علم نہ تھا 734
داہنے ہاتھ سے خیرات کرنا 735
جو خادم کو صدقہ دینے کا حکم دے اور خود اپنے ہاتھ سے نہ دے 735
صدقہ وہی ہے کہ مالداری قائم رہے 736

دے کر احسان جتانا 738
جو صدقہ میں جلدی کرنا پسند کرے 738
صدقہ کی ترغیب اور اس کی سفارش کرنا 738
حسبِ استطاعت صدقہ دینا 739
صدقہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے 739
جس نے حالتِ شرک میں صدقہ دیا پھر مسلمان ہو گیا 740
خادم کا بغیر جھگڑا کیے اپنے مالک کی اجازت سے صدقہ دینے کا اجر 741
عورت کا فساد کے بغیر اپنے خاوند کے گھر سے صدقہ دینے یا کھانا کھلانے کا اجر 741
اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: (ترجمہ کنز الایمان:) تو وہ جس نے دیا اور پرہیز گاری کی اور سب سے اچھی کو سچ مانا تو بہت جلد ہم اسے آسانی مہیا کر دیں گے اور وہ جس نے بُخل کیا اور بے پرواہ بنا اور وہ جس نے بُخل کیا اور بے پرواہ بنا اور سب سے اچھی کو جھٹلایا تو بہت جلد ہم اسے دشواری مہیا کر دیں گے (پارہ ۳۰، اللیل: ۵۔۱۰) 742
صدقہ دینے والے اور بخیل کی مثال 743
کمائی اور تجارت سے صدقہ دینا 744
صدقہ ہر مسلمان پر ہے، جو نہ کر سکے تو نیکی کرے 744
زکوٰۃ اور صدقہ سے کس قدر دیا جائے اور جس نے ایک بکری صدقہ کی 745
چاندی کی زکوٰۃ 745
زکوٰۃ میں سامان لینا 745
دو متفرق مال جمع نہ کیے جائیں اور دو اکٹھے مال متفرق نہ کیے جائیں 747
جب مال دو حصے داروں کا ہو تو دونوں سے برابر زکوٰۃ لی جائے گی 747
اونٹ کی زکوٰۃ کا بیان 747
جس پر ایک سالہ اُونٹنی لازم آتی ہو لیکن اُس کے پاس نہ ہو 748
بکریوں کی زکوٰۃ 749
زکوٰۃ میں بوڑھی اور نقص والی بکری نہیں لی جائے گی اور نہ نر مگر جب کہ زکوٰۃ وصول کرنے والا چاہے 750
زکوٰۃ میں بکری کا بچہ لینا 750
زکوٰۃ میں لوگوں کے مال سے اعلیٰ مال نہ لیا جائے 751
پانچ اُونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے 752
گائے کی زکوٰۃ 752
رشتہ داروں کو زکوٰۃ دینا 753
مسلمان پر اُس کے گھوڑے کی زکوٰۃ نہیں ہے 755
مسلمان پر اُس کے غلام کی زکوٰۃ نہیں ہے 755
یتیموں کو زکوٰۃ دینا 756
شوہر اور زیرِ کفالت بچوں کو زکوٰۃ دینا 756
ارشادِ خداوندی ہے: (ترجمہ کنز الایمان:) اور گردنیں چھوڑانے میں اور قرضداروں کو اور اللہ کی راہ میں سوال کرنے سے بچنا 759
جس کو اللہ تعالیٰ سوال اور بغیر لالچ دلائے اور ان کے مالوں میں سوال کرنے والے اور محروموں کا حق ہے 761
جو مال میں اضافہ کے لیے لوگوں سے مانگے 761
ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: لوگوں سے سوال نہیں

کرتے کہ گڑگڑانا پڑے (پارہ ۳، البقرۃ: ۲۷۳) غنی کب شمار ہوتا ہے 762
کھجوروں کا تخمینہ لگانا 765
بارانی اور نہری فصل میں عُشر ہے 766
پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں 767
کھجوریں اتارتے وقت اُن کی زکوٰۃ لینا اور کیا زکوٰۃ کی کھجوروں میں سے بچہ لے سکتا ہے؟ 767
جس نے اپنے پھل، درخت، زمین یا فصل فروخت کی اور اُس پر عُشر یا زکوٰۃ واجب تھی تو کیا دوسرے مال سے زکوٰۃ ادا کرے یا اُس کے پھل فروخت کرے اور اُن پر زکوٰۃ نہیں تھی 768
کیا اپنا صدقہ خرید سکتا ہے؟ 769
نبی کریم ﷺ اور آپ کی آل کے لیے صدقہ کا حکم؟ 770
ازواجِ مطہرات کے آزاد کردہ غلاموں کو صدقہ دینا 770
جب صدقہ کی ملکیت بدل جائے 771
امیروں سے صدقہ لے کر غریبوں کو دیا جائے خواہ وہ کہیں ہوں 772
امام کا صدقہ دینے والوں کو دعائے خیر دینا 772
جو مال سمندر سے نکالا جائے 773
رکاز میں سے خمس دینا 773
ارشادِ خداوندی ہے: ترجمہ کنز الایمان: محتاج اور نرے نادار اور جو اسے تحصیل کر کے لائیں (پارہ ۱۰، التوبۃ: ۶۰) اور مصدقوں سے امام کے ساتھ حساب لینا 774
زکوٰۃ کے اُونٹوں اور اُن کے دودھ کو مسافروں کے استعمال میں لانا 775
حاکم کا اپنے ہاتھ سے زکوٰۃ کے اُونٹوں کو داغنا 775
صدقۂ فطر کا فرض ہونا 776
صدقۂ فطر غلام وغیرہ ہر مسلمان پر ہے 776
صدقۂ فطر ایک صاع جو ہیں 776
صدقۂ فطر میں ایک صاع کھانا ہے 777
صدقۂ فطر کی ایک صاع کھجوریں ہیں 777
ایک صاع کشمش 778
صدقۂ فطر نمازِ عید سے قبل دینا 778
صدقۂ فطر آزاد اور غلام سب پر ہے 779
صدقۂ فطر ہر بچے بڑے پر ہے 780

25- كِتَابُ الْحَجِّ

حج کا وجوب اور اُس کی فضیلت 781
ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: وہ تیرے پاس حاضر ہوں گے پیادہ اور ہر دبلی اونٹنی پر کہ ہر دور کی راہ سے آتی ہیں 781
کجاوے میں بیٹھ کر حج کرنا 782
حج مبرور کی فضیلت 783
فرض حج اور عمرہ کے اوقات 784
ارشادِ خداوندی ہے کہ ترجمہ کنز الایمان: اور توشہ ساتھ لو کہ سب سے بہتر توشہ پرہیزگاری ہے 784
اہلِ مکہ کے لیے حج اور عمرہ کا احرام باندھنے کی جگہ 784
اہلِ مدینہ کا میقات اور وہ ذوالحلیفہ پہنچنے سے پہلے احرام نہ باندھیں 785

اہلِ شام کے احرام باندھنے کی جگہ 785
اہلِ نجد کے احرام باندھنے کی جگہ 786
مواقیت کے علاوہ دوسرے ممالک کے لوگ کہاں سے احرام باندھیں 786
اہلِ یمن کے احرام باندھنے کی جگہ 787
اہلِ عراق کا میقات ذاتِ عرق ہے 787
ذوالحلیفہ میں نماز پڑھنا 787
نبی کریم ﷺ کا شجرہ کے راستے سے نکلنا 788
نبی کریم ﷺ کا ارشاد کہ عقیق مبارک وادی ہے 788
کپڑے میں خوشبو لگی ہو تو تین مرتبہ دھونا 789
احرام کے وقت خوشبو لگانا اور احرام باندھتے وقت کیسے کپڑے پہنے نیز کنگھی کرنا اور تیل لگانا 790
جو بالوں کو جما کر احرام باندھے 791
مسجدِ ذوالحلیفہ کے قریب تلبیہ کہنا 791
احرام والا کیا کپڑے پہنے؟ 791
حج میں سوار ہونا اور کسی کو پیچھے بٹھانا 792
احرام والا چادر اور ازار وغیرہ کیسے کپڑے پہن سکتا ہے؟ 792
جو صبح تک ذوالحلیفہ میں رات گزارے 794
لبیک کہتے وقت آواز بلند کرنا 794
لبیک کہنا 795
احرام باندھنے اور سوار ہونے سے پہلے تحمید، تسبیح اور تکبیر کہنا 795
جو اُس وقت تلبیہ کہے جب سواری سیدھی کھڑی ہو جائے 796
قبلہ رخ ہو کر تلبیہ پڑھنے کا باب 796
وادی میں اُترتے وقت تلبیہ کہنا 797
حیض اور نفاس والی عورتیں کس طرح احرام باندھیں 797
جس نے نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں نبی کریم ﷺ کی طرح احرام باندھا 798
ارشادِ خداوندی ہے کہ حج کے معروف مہینے ہیں جو ان میں حج کرے تو حج میں بیہودہ بات، نافرمانی اور جھگڑا نہ کرے 800
حج میں تمتع، قران اور افراد اور جس کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو اُس کا حج فسخ کرنا 801
جو حج کا نام لے کر تلبیہ کہے 806
نبی کریم ﷺ کے دورِ مبارک میں تمتع کرنا 806
ارشادِ خداوندی ہے: ترجمہ کنزالایمان: یہ حکم اس کے لئے ہے جو مکہ کا رہنے والا نہ ہو 806
مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے وقت غسل کرنا 807
مکہ مکرمہ کے اندر دن اور رات میں داخل ہونا 808
مکہ مکرمہ میں کس جانب سے داخل ہو 808
مکہ مکرمہ کی کس جانب سے نکلے؟ 808
مکہ مکرمہ کی فضیلت اور اُس کی تعمیر 810
حرم کی فضیلت 813
مکہ مکرمہ کے گھروں کی میراث اور خرید و فروخت نیز خاص طور پر مسجدِ حرام میں سب لوگ برابر ہیں 814
نبی کریم ﷺ کا مکہ مکرمہ میں نزولِ اجلال 815
ارشادِ باری تعالیٰ ہے: 816
ارشادِ باری تعالیٰ ہے: 816
کعبہ کو غلاف پہنانا 817

عنوان	صفحہ
کعبہ کو ڈھانا	818
حجرِ اسود کے بارے میں	818
خانۂ کعبہ کو بند کرکے بیت اللہ کی جس جانب چاہے رخ کر کے نماز پڑھے	819
کعبہ میں نماز پڑھنا	819
جو کعبہ میں داخل نہ ہو	820
جو اطراف کعبہ میں تکبیر کہے	820
رمل کا آغاز کیسے ہوا؟	821
جب مکہ مکرمہ میں آئے تو پہلے طواف کے وقت حجرِ اسود کو بوسہ دے اور تین بار رمل کرے	821
حج اور عمرہ میں رمل کرنا	821
لکڑی کے ساتھ حجرِ اسود کو بوسہ دینا	822
جس نے دونوں رکن یمانی کے علاوہ استلام نہیں کیا	823
حجرِ اسود کو بوسہ دینا	823
جو حجرِ اسود کی جانب اشارہ کرے جب کہ اُس کے نزدیک آئے	824
حجرِ اسود کے نزدیک تکبیر کہنا	824
جو مکہ مکرمہ آئے تو اپنے گھر لوٹنے سے پہلے بیت اللہ کا طواف کرے، پھر دو رکعتیں پڑھے، پھر صفا کی طرف جائے	825
عورتوں کا مردوں کے ساتھ طواف کرنا	826
طواف کے دوران کلام کرنا	827
جب کوئی طواف کے دوران تسمہ یا ناپسندیدہ چیز دیکھے اور اُسے کاٹ دے	827
برہنہ بیت اللہ کا طواف نہ کرے اور نہ مشرک حج کرے	828
طواف میں وقفہ کرنا	828
نبی کریم ﷺ نے طواف کیا اور سات پھیروں کے بعد دو رکعتیں پڑھیں	828
جو کعبہ کے نزدیک نہ آئے اور نہ طواف کرے بلکہ عرفات چلا جائے اور طواف اول کے بعد واپس ہو	829
جس نے طواف کی دو رکعتیں مسجد سے باہر پڑھیں	830
جو طواف کی دو رکعتیں مقامِ ابراہیم کے پیچھے پڑھے	830
فجر اور عصر کے بعد طواف کرنا	831
مریض سوار ہو کر طواف کرے	832
حاجیوں کو پانی پلانا	832
زمزم کا بیان	833
قِران کرنے والے کا طواف	834
باوضو طواف کرنا	836
صفا و مروہ کی سعی کا وجوب اور یہ اللہ کی نشانیاں ہیں	837
صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنے کا بیان	838
حائضہ سارے مناسک پورے کرے علاوہ بیت اللہ کے طواف کے اور جب کوئی وضو کے بغیر صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے	840
مکہ مکرمہ میں رہنے والے کا بطحاء وغیرہ دوسری جگہوں سے احرام باندھنا اور حاجی کے لیے جب وہ منیٰ کی طرف نکلے	842
آٹھویں ذوالحجہ کو نمازِ ظہر کہاں پڑھے؟	843
منیٰ میں نماز پڑھنا	844
عرفہ کے دن کا روزہ	845

منیٰ سے عرفات کو واپس لوٹے تو تلبیہ اور تکبیر کہنا 845
عرفہ کے دن دوپہر کو روانگی 845
عرفات میں سواری پر وقوف کرنا 846
عرفات میں دو نمازوں کو جمع کرنا 846
عرفات میں خطبہ مختصر رکھنا 847
وقوف میں جلدی کرنا 847
عرفات میں وقوف کرنا 847
عرفات سے لوٹتے ہوئے کس طرح چلے؟ 848
عرفات اور مزدلفہ میں اُترنا 849
نبی کریم ﷺ کا واپس نے لوٹتے وقت سکون کا حکم اور آپ کا لوگوں کی جانب کوڑے سے اشارہ فرمانا 850
مزدلفہ میں دو نمازیں مِلانا 850
جو دونوں نمازوں کو جمع کرے اور نوافل پڑھے 851
جو اِن میں سے ہر ایک نماز کے لیے اذان و اقامت کہے 851
جو اپنے ضعیف اہلِ خانہ کو رات ہی میں مزدلفہ کے اندر ٹھہرنے کے لیے بھیج دے کہ دعا کریں اور چاند ڈوبتے ہی بھیجے 852
جو نمازِ فجر مزدلفہ میں پڑھے 854
مزدلفہ سے کب واپس ہو 855
یوم النحر کی صبح کو جمرہ پر کنکریاں مارتے ہوئے تلبیہ اور تکبیر کہنا اور راستے میں کسی کو اپنے پیچھے بٹھانا 855
جو حج کے ساتھ عمرہ ملا کر تمتع کرے پس میسر آئے تو قربانی دے اور جس کو میسر نہ ہو تو دورانِ حج تین دن کے روزے اور سات روزے واپس لوٹنے پر، یہ پورے دس ہوئے، یہ اُس کے لیے ہے جو مسجدِ حرام نزدیک نہ رہتا ہو 856
قربانی کے جانور پر سوار ہونا 857
جو قربانی کے جانور کو اپنے ساتھ لے جائے 858
جو راستے میں قربانی کا جانور خریدے 859
جس نے ذوالحلیفہ میں اشعار کیا اور قلادہ ڈالا پھر احرام باندھا 860
اُونٹ اور گائے کے لئے قلادہ بٹنا 861
قربانی کے جانور کا اشعار کرنا 861
جو قلادہ اپنے ہاتھ سے بٹے 862
بکریوں کو قلادے پہنانا 862
روئی کے قلادے بنانا 863
جوتے کا ہار بنانا 863
قربانی کے جانور پر جھول ڈالنا 864
جس نے قبانی کا جانور راستے میں خریدا اور اُسے ہار پہنایا 864
کسی شخص کا اپنی بیویوں کی جانب سے اُن کی اجازت کے بغیر گائے ذبح کرنا 865
منیٰ میں جہاں نبی کریم ﷺ نے قربانی کی وہاں قربانی کرنا 866
جو اپنے ہاتھ سے نحر کرے 866
اُونٹ کو باندھ کر نحر کرنا 867
اُونٹ کو کھڑا کر کے نحر کرنا 867
قصاب کو قربانی کے گوشت سے کچھ نہ دیا جائے 868
قربانی کی کھالیں صدقہ کی جائیں 868
قربانی کے جانوروں کی جھولیں 869
صدقہ کی جائیں 869

باب	869
قربانی کے جانور میں سے کیا کھایا جائے اور کیا صدقہ دیا جائے	870
سر منڈانے سے پہلے قربانی کرنا	871
جو احرام باندھتے وقت بالوں کو جمائے اور سر منڈانا	872
احرام کھولتے وقت سر منڈانا اور بال کترانا	873
عمرہ کا تمتع کرنے والوں کا بال کتروانا	874
قربانی کے دن زیارت کرنا	874
جب شام کے بعد رمی کی یا قربانی کرنے سے قبل سر منڈا لیا، بھول کر یا بے علمی میں	875
جمرہ کے نزدیک سواری پر مسائل بتانا	876
ایامِ منیٰ میں خطبہ دینا	877
کیا پانی پلانے والے اور دوسرے لوگ منیٰ کی راتیں مکّہ مکرمہ میں گزاریں؟	880
کنکریاں مارنا	880
وادی کی ڈھلان سے کنکریاں مارنا	881
جمرہ پر سات کنکریاں مارنا	881
جو جمرۂ عقبہ پر کنکریاں مارتے تو بیت اللہ کو بائیں طرف رکھے	882
ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہے	882
جو جمرۂ عقبہ پر رمی کرے اور وہاں نہ رکے	883
جب دونوں جمروں پر رمی کرے تو نرم زمین پر قبلہ رُو کھڑا ہو	883
قریبی اور درمیانی جمرہ کے پاس ہاتھوں کو اُٹھانا	883
دونوں جمروں کے پاس دعا کرنا	884
بعد رمی جمار خوشبو لگانا اور طواف زیارت سے قبل سر کے بال اتروانا	885
طواف وداع	885
جب طواف زیارت کے بعد عورت کو حیض شروع ہو جائے	886
جو روانگی کے دن عصر کی نماز ابطح میں پڑھے	888
محصب	888
مکّہ مکرمہ میں داخل ہونے سے قبل ذی طویٰ میں اُترنا اور مکہ معظمہ سے واپس لوٹتے وقت بطحا میں اُترنا جو ذوالحلیفہ میں ہے	889
مکہ سے لوٹتے وقت وادی طویٰ میں اترنے کا بیان	890
ایامِ حج کے دنوں میں تجارت اور جاہلیت کے بازاروں میں خرید و فروخت کرنا	890
مُحصب سے رات کے آخری حصے میں روانہ ہونا	890

26- أَبْوَابُ الْعُمْرَةِ

عمرہ کا وجوب اور فضیلت	892
جس نے حج سے پہلے عمرہ کیا	892
نبی کریم ﷺ نے کتنے عمرے کیے؟	893
رمضان میں عمرہ	895
محصب کی شب وغیرہ میں عمرہ کرنا	895
تنعیم سے عمرہ	896
حج کے بعد ہدی کے بغیر عمرہ کرنا	897
عمرہ کا ثواب مشقت کے لحاظ سے ہے	898
معتمر جب عمرہ کا طواف کر کے چلا جائے تو کیا وہ طواف وداع	

کی طرف سے کفایت کرے گا 898
عمرہ میں وہی کرے جو حج میں کرتے ہیں 899
عمرہ کرنے والا کب احرام کھولے 900
جب حج، عمرہ یا جہاد سے لوٹے تو کیا کہے؟ 903
حاجیوں کا استقبال کرنا اور تین شخصوں کا ایک جانور پر سوار ہونا 903
صبح کے وقت گھر آنا 903
شام کے وقت گھر آنا 904
مدینہ منورہ پہنچ کر رات کے وقت گھر والوں کے پاس نہ جائے 904
جو مدینہ منورہ کے قریب پہنچ کر اپنی اُونٹنی کو تیز کرے 904
ارشادِ ربانی ہے کہ اپنے گھروں میں دروازوں سے آیا کرو 905
سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے 905
مسافر کو جب سفر میں جلدی ہو اور جلد گھر پہنچنا چاہے 906

27- كِتَابُ الْمُحْصَرِ

محرم کے روکے جانے کا بیان 907
محرم کے روکے جانے اور شکار کا بدلہ دینے کے بیان میں 907
جب عمرہ کرنے والا روک دیا جائے 907
حج سے روکا جانا 908
روکے جانے کی صورت پر سر منڈانے سے پہلے قربانی کرنا 909
جس نے کہا کہ روکے جانے والے پر کوئی بدلہ نہیں 909
ارشادِ ربانی ہے: ترجمہ کنز الایمان: پھر جو تم میں بیمار ہو یا اس کے سر میں کچھ تکلیف ہے تو بدلے دے روزے یا خیرات یا قربانی 911
ارشادِ ربانی: أَوْ صَدَقَةٍ سے مراد ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے 911
فدیہ میں نصف صاع کھانا کھلانا 912
بکری کی قربانی 912
ارشادِ ربانی کہ رَفَثَ نہ ہو 913
باب: اللہ تعالیٰ کا فرمان (سورة البقرہ میں) ترجمہ کنز الایمان: حج میں گناہ کا کام اور جھگڑا نہ ہو 913

28- كِتَابُ جَزَاءِ الصَّيْدِ

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: 914
جب بغیر احرام والا شکار کر کے احرام والے کو ہدیہ دے تو وہ اُسے کھالے 914
جب احرام والے شکار کو دیکھ کر ہنسیں اور بغیر احرام والا سمجھ جائے 915
احرام والا شکار کی طرف اشارہ نہ کرے کہ غیر احرام والا اُسے شکار کرلے 916
احرام والا شکار کی طرف اشارہ نہ کرے تا کہ غیر احرام والا اُسے شکار کرلے 917
اگر احرام والے کے زندہ گورخر بھیجا جائے تو نہ لے 918
احرام والا کن جانوروں کو مار سکتا ہے؟ 918
حرم کا درخت نہ کاٹا جائے 920
حرم کا شکار نہ بھڑکایا جائے 921
مکہ مکرمہ میں قتال حلال نہیں 922
احرام والے کا پچھنے لگوانا 923

احرام والے کا نکاح 923

احرام والے مرد و عورت کے لیے جو خوشبو ممنوع ہے 923

احرام والے کا غسل کرنا 924

جوتے نہ ہونے کے سبب احرام والے کا موزے پہننا 925

اگر اِزار میسر نہ ہو تو پاجامہ پہن لے 926

احرام والے کا ہتھیار بند ہونا 926

حرم اور مکّہ مکرمہ میں احرام باندھے بغیر داخل ہونا 927

جب بے علمی احرام باندھ لے اور اُس نے قمیض پہن رکھی ہو 928

احرام والا عرفات میں عوفات پا جائے تو نبی کریم ﷺ نے اُس کی طرف سے حج کے باقی ارکان ادا کرنے کا حکم نہیں فرمایا 928

احرام والا فوت ہو جائے تو اُس کے بارے میں سنت 929

میّت کی طرف سے حج اور منت پوری کرنا اور خاوند کا بیوی کی طرف سے حج کرنا 930

اس کی طرف سے حج کرنا جو سواری پر جم نہ سکے 930

عورت کا مرد کی طرف سے حج کرنا 931

بچوں کا حج 931

عورتوں کا حج 932

جس نے پیدل کعبہ جانے کی نذر مانی 934

29- کِتَابُ فَضَائِلِ الْمَدِينَةِ

مدینہ منورہ کا حرم ہونا 936

مدینہ منورہ کی فضیلت اور یہ لوگوں کی چھانٹی کر دیتا ہے 937

مدینہ منورہ طابہ ہے 938

مدینہ منورہ کے دونوں پتھریلے مقام 938

جو مدینہ منورہ سے نفرت کرے 938

ایمان مدینہ منورہ کی طرف سمٹ جائے گا 939

اہلِ مدینہ کو دھوکہ دینے کا گناہ 939

مدینہ منورہ کے مکانات 940

دجال مدینہ منورہ میں داخل نہیں ہوگا 940

مدینہ خبیث کو دُور کر دیتا ہے 941

حضور ﷺ کا مدینہ منورہ کے لیے دعا کرنا 942

نبی کریم ﷺ نے مدینہ 943

چھوڑنے کو ناپسند فرمایا 943

مدینہ منورہ میں جنت کا ایک باغ 943

30- كِتَابُ الصَّوْمِ

رمضان کے روزوں کا ضروری ہونا 946

روزے کی فضیلت 947

روزہ کفّارہ ہے 947

روزہ داروں کے لیے بابِ ریان 948

صرف رمضان کہا جائے یا ماہِ رمضان؟ 949

جس کے نزدیک دونوں درست ہیں 949

جو ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے 950

نبی کریم ﷺ رمضان میں بہت زیادہ سخاوت کیا کرتے تھے 951

جو روزے میں جھوٹ بولنے اور اُس کے مطابق عمل کو نہ چھوڑے 951

جب گالی دی جائے تو کیا یہ کہے کہ میں روزے سے ہوں 952
جنسی خواہش بڑھنے پر روزہ رکھنا 952
نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب چاند دیکھو تو روزے رکھو اور جب اُسے دیکھ لو تو ترک کر دو 953
عیدین کے دونوں مہینے کم نہیں ہوتے 954
نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ہم حساب کتاب نہیں کرتے 955
رمضان سے ایک دو دِن پہلے روزے رکھنے شروع نہ کیے جائیں 955
ارشادِ باری تعالیٰ ہے: 956
ارشادِ ربانی ہے: 957
نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ بلال کی اذان تمہیں سحری کھانے سے نہ روکے 958
سحری میں تاخیر کرنا 958
سحری اور نمازِ فجر کے درمیان کتنا وقفہ ہو 958
سحری کی برکت جبکہ وہ واجب نہیں 959
جب دِن چڑھے روزے کی نیت کی 959
روزہ دار کا حالتِ جنابت میں صبح کرنا 960
روزہ دار کا مباشرت کرنا 961
روزہ دار کا بوسہ دینا 961
روزہ دار کا غسل کرنا 962
روزہ دار جب بھول کر کھا پی لے 963
روزہ دار کا تر اور خشک مسواک کرنا 964
نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب وضو کرو تو ناک کے نتھنوں میں پانی لو اور اس میں روزہ دار اور غیر روزہ دار کا فرق نہیں کیا 965
جو رمضان میں جماع کر بیٹھے 965
جب رمضان میں جماع کر بیٹھے اور اُس کے پاس کچھ نہ ہو پس اُسے صدقہ دیا گیا تو وہ کفارہ میں دیدے 966
رمضان میں جماع کرنے والا کیا کفارے میں سے اپنے گھر والوں کو کھلا سکتا ہے جب کہ وہ ضرورت مند ہوں؟ 967
روزے دار کا پچھنے لگوانا اور قے کرنا 968
سفر میں روزہ رکھنا اور چھوڑنا 969
جب رمضان کے کچھ روزے رکھنے کے بعد سفر کرے 970
باب 971
جس پر گرمی کی شدت کے باعث سایہ کیا گیا تھا اُس سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ سفر میں روزہ رکھنے میں بھلائی نہیں 971
نبی کریم ﷺ کے صحابہ ایک دوسرے کو روزہ رکھنے اور نہ رکھنے پر ملامت نہیں کرتے تھے 971
جو لوگوں کو دکھانے کے لیے سفر میں روزہ نہ رکھے 972
طاقت رکھنے والوں پر فدیہ ہے 972
رمضان کے روزوں کی قضا کب رکھے؟ 973
حائضہ روزے اور نماز چھوڑ دے 974
جو وفات پا جائے اور اُس کے اُوپر روزے باقی ہوں 974
کس وقت افطار کرنا جائز ہے؟ 976
پانی وغیرہ جو میسر آئے اُسی سے افطار کر لے 977
افطار میں جلدی کرنا 977
جب کوئی روزہ افطار کر لے اور پھر سورج نظر آ جائے 978

بچوں کا روزے رکھنا 978
وصال کے روزے جس نے کہا کہ رات میں روزہ نہیں ہے 979
زیادہ روزے رکھنے سے روکنا 980
سحری تک مسلسل روزہ رکھنا 981
جو اپنے بھائی کو نفلی روزہ توڑنے کی قسم دے اور اُس پر قضاء نہیں جب کہ یہی اُس کے موافق ہو 981
شعبان کے روزے 982
نبی کریم کے روزے اور افطار کرنے کا بیان 983
روزے کے بارے میں مہمان کا حق 984
روزے کے بارے میں جسم کا حق 984
ہمیشہ روزے رکھنا 985
روزے کے بارے میں بیوی کا حق 986
ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن چھوڑنا 987
حضرت داؤد علیہ السلام والے روزے 987
ایام بیض یعنی تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں تاریخ کے روزے 988
جو کسی کے پاس جائے اور نفلی روزہ نہ توڑے 989
مہینے کے آخری ایام میں روزہ رکھنا 989
جمعہ کے دن روزہ رکھنا 990
کیا روزے کے لیے دن مخصوص ہیں؟ 991
عرفہ کے روز کا روزہ 991
عید الفطر کے روز کا بیان 992
عید الاضحیٰ کے دن کا روزہ 993
ایام تشریق کے روزے 994
عاشورہ کا روزہ 995

نماز تراویح کا بیان 998

رمضان میں قیام کرنے فضیلت 998

32۔ كِتَابُ فَضْلِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

لیلۃ القدر کی فضیلت کا بیان 1001
شب قدر کو آخری سات راتوں میں تلاش کرنا 1001
شب قدر کو آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرنا 1003
شب قدر کی معرفت کا لوگوں کی بھلائی کے لئے اٹھ جانا 1005
رمضان کے آخری عشرے میں عمل کرنا 1005

33۔ كِتَابُ الِاعْتِكَافِ

آخری عشرے کا اعتکاف کرنا اور اعتکاف تمام مساجد میں ہوتا ہے 1007
حائضہ کا معتکف کے سر میں کنگھی کرنا 1008
معتکف گھر میں داخل نہ ہو مگر ضرورت سے 1009
معتکف کا سر دھونا 1009
ایک رات کا اعتکاف 1009
عورتوں کا اعتکاف کرنا 1010
مسجد میں خیمہ نصب کرنا 1010
کیا معتکف اپنی حاجت کے لیے مسجد کے دروازے سے نکل سکتا ہے؟ 1011

اعتکاف اور نبی کریم ﷺ کا بیسویں کی صبح کو نکلنا 1011
مستحاضہ کا اعتکاف کرنا 1012
بیوی کا اپنے معتکف شوہر کی زیارت کرنا 1012
کیا معتکف اپنے متعلق غلط فہمی دُور کر سکتا ہے؟ 1013
جو صبح کے وقت اپنے اعتکاف سے نکلے 1014
شوال میں اعتکاف کرنا 1014
جس کے نزدیک معتکف پر روزہ نہیں ہے 1015
جس نے زمانہ جاہلیت میں اعتکاف کی نذر مانی اور پھر مسلمان ہو گیا 1016
رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کرنا 1016
جو اعتکاف کا ارادہ کرے اور پھر باہر نکل آئے 1016
معتکف کا سر دھلوانے کے لیے گھر میں داخل کر دینا 1017

34- كِتَابُ البُيُوع

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: 1018
حلال اور حرام واضح ہیں اور اِن دونوں کے درمیان مشتبہ چیزیں ہیں 1021
مشتبہات کی تفسیر 1021
مشتبہ چیزوں سے بچنا 1023
بعض وسوسوں والی اور مشتبہ چیزوں کی پرواہ نہ کرنا 1023
ارشادِ ربانی کہ ترجمہ کنز الایمان: اور جب انہوں نے کوئی تجارت یا کھیل دیکھا اس کی طرف چل دیئے 1024
جو اس باعث کی پرواہ نہ کرے کہ مال کہاں سے کمایا ہے؟ 1024
خشکی میں تجارت کرنا 1025
تجارت کے لیے نکلنا 1026
تجارت کی غرض سے بحری سفر کرنا 1027
"جب تجارت یا کوئی کھیل دیکھتے ہیں تو اُس کی طرف دوڑتے ہیں،، 1027
ارشادِ خداوندی ہے کہ ترجمہ کنز الایمان: اپنی پاک کمائیوں میں سے کچھ دو 1028
جو رزق میں کشادگی چاہے 1028
نبی کریم ﷺ کا لین دین میں ادھار کرنا 1029
آدمی کا اپنے ہاتھ سے کمانا 1029
خرید و فروخت میں سہولت اور احسان کو پیش نظر رکھنا اور نرمی کے ساتھ اپنا حق طلب کرنا 1031
جو مال دار کو مہلت دے 1031
جو تنگ دست کو ڈھیل دے 1032
جب خرید و فروخت کرنے والے صاف بات کریں، کوئی بات مخفی نہ رکھیں اور خیر خواہی کریں 1032
ملی جلی کھجوریں بیچنا 1033
گوشت فروش اور قصاب کے بارے میں حکم 1033
جو جھوٹ ملائے اور فروخت کے وقت عیب کو چھپائے 1034
اے ایمان والو! بڑھ چڑھ کر سود نہ کھاؤ اور اللہ سے ڈرو تا کہ فلاح پاؤ 1035
سود خور اور اس کا گواہ اور لکھنے والا 1035
ارشادِ خداوندی ہے: 1035
سُود کھانے والا جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: 1036
اللہ سود کو مٹاتا اور صدقات کو بڑھاتا ہے اور اللہ ناشکرے

گنہگار کو پسند نہیں کرتا 1037
تجارت میں قسم کھانا مکروہ ہے 1037
سنار کے بارے میں روایتیں 1038
لوہار کا ذکر 1039
درزی کا ذکر 1039
جولاہے کا بیان 1040
بڑھئی کا ذکر 1041
حاجت کی چیزیں خود خریدنا 1041
مویشی اور گدھے کی خریداری اور جب کوئی مویشی یا اونٹ کو بیچے اور اس پر سوار ہو تو کیا اترنے سے پہلے قبضہ ہو جائیگا؟ 1042
جاہلیت کے وہ بازار جن میں زمانہ اسلام کے اندر بھی خرید و فروخت ہوتی تھی 1043
اَلْهَائِم ہر چیز میں میانہ روی کے خلاف ارادہ کرنے کو کہتے ہیں، استقاء اور خارش والے اونٹ کی خریداری 1044
فتنہ کے دوران اسلحہ کی خرید و فروخت 1044
عطار اور مشک کی تجارت کا بیان 1045
پچھنے لگانے والے کا بیان 1045
اُن کپڑوں کی تجارت جن کا پہننا مردوں اور عورتوں کے لیے مکروہ ہے 1046
مال والا قیمت بتانے کا زیادہ حق دار ہے 1047
اختیار کب تک ہے؟ 1047
جب اختیار کی وضاحت نہ ہو تو کیا بیع جائز ہے 1048
فروخت کرنے والے اور خریدنے والے کو جدا ہونے سے پہلے اختیار ہے 1048
بیع کے بعد جب ایک اپنے ساتھی کو اختیار دے تو بیع واجب ہوگئی 1049
جب بائع کو اختیار ہو تو کیا بیع جائز ہوگی 1049
جب کوئی چیز خریدے تو اسی وقت ہبہ کر دے اس سے پہلے کہ وہ دونوں متفرق ہوں اور بائع مشتری کو انکار نہ کرے یا غلام خریدے تو اسے آزاد کر دے 1050
تجارت میں دھوکا دینا مکروہ ہے 1051
بازاروں کا ذکر 1051
بازاروں میں شور کرنے کی کراہت 1054
ناپ تول کی اُجرت بائع اور دینے والے پر ہے 1055
تول کر لینا مستحب ہے 1056
نبی کریم ﷺ کے صاع اور مُد کی برکت 1056
غلّے کی تجارت اور ذخیرہ اندوزی کا بیان 1057
قبضہ کرنے سے پہلے غلّے کی فروخت اور وہ چیز بیچنا جو اپنے پاس نہ ہو 1058
جو دیکھے کہ غلّہ اندازاً بیچا جا رہا ہے اور اُسے فروخت نہ کرے جب تک اپنے ٹھکانے پر نہ آئے اور اِس کا ادب 1059
جب کوئی چیز یا مویشی خریدا اور بائع کے پاس رکھا یا قبضہ کرنے سے پہلے مر گیا 1059
اپنے مسلمان بھائی کی بیع پر بیع اور اپنے بھائی کے مول پر مول نہ کرے مگر جب کہ اجازت دے یا چھوڑ دے 1060
نیلام کے ذریعے بیچنا 1061
بولی دینا اور جس کے نزدیک یہ بیع جائز نہیں ہے 1061
بیع غرر اور بیع حبل الحبلہ 1062

بیع ملامسہ	1062
بیع منابذہ	1063
بائع کو اونٹنی گائے اور بکری کا دودھ روکنے سے منع کیا گیا ہے ہر محفلۃ	1063
اگر خریدار چاہے تو دودھ روکے ہوئے جانور کو واپس کر دے اور دودھ کے بدلے ایک صاع کھجوریں بھی ادا کرے	1064
زانی غلام کی بیع	1065
عورتوں کے ساتھ خرید و فروخت کرنا	1066
کیا شہری دیہاتی کا مال بغیر اُجرت کے فروخت کر سکتا ہے اور اس کی مدد اور خیر خواہی کر سکتا ہے؟	1067
جس کے نزدیک مکروہ ہے کہ شہری کی دیہاتی کی بیع اُجرت پر کرے	1067
شہری دیہاتی کا مال دلالی پر نہ بیچے	1068
آگے جا کر قافلے والوں سے ملنے کی ممانعت	1068
آگے جا کر ملنے کی انتہا	1069
بیع میں جن شرطوں کا عائد کرنا جائز نہیں ہے	1070
کھجوروں کے عوض کھجوروں کی فروخت	1071
کشمش کے عوض کشمش اور اناج کے عوض اناج فروخت کرنا	1071
جَو کے عوض جَو کا سودا	1072
سونے کے عوض سونے کی سود	1073
چاندی کے عوض چاندی کا سودا	1073
دینار کے بدلے دینار کا اُدھار سودا	1074
چاندی کا سونے کے عوض اُدھار سودا	1074
سونے کا چاندی کے عوض نقد سودا	1075
بیع مزابنہ یہ کھجور کے عوض کھجور اور کشمش کے عوض انگور کا سودا ہے اور بیع عرایہ سے	1075
درخت پر لگی ہوئی کھجوریں سونے اور چاندی کے عوض فروخت کرنا	1076
عرایا کی تفسیر	1078
پکنے سے پہلے پھلوں کی فروخت	1079
پکنے سے پہلے کھجوروں کی فروخت	1080
جب پکنے سے پہلے کھجوریں فروخت کر دی جائیں اور کوئی مصیبت آ جائے تو نقصان بائع پر پڑے گا	1080
مدت طے کر کے غلہ خریدنا	1081
جب کوئی عمدہ کھجوروں کے عوض کھجوریں فروخت کرنا چاہے	1081
جس نے پیوند لگی کھجوریں یا زراعت والی زمین بیچی یا ٹھیکے پر دی	1082
فصل کو ناپ والے غلّے کے عوض فروخت کرنا	1083
درخت سمیت کھجوروں کی فروخت	1083
بیع مخاضرہ	1083
گابھے کا سودا اور اُسے کھانا	1084
جو شہر میں تجارت، ٹھیکے اور ناپ تول میں وہی اصطلاحات اور عُرفِ عام نافذ کرے جو اُن کے درمیان معروف ہوں	1084
ایک شریک کا دوسرے شریک سے سودا کرنا	1086
غیر منقسم زمین، گھر اور سامان کا سودا	1086

عنوان	صفحہ
جب کسی کی چیز اس کی اجازت کے بغیر خرید لی جائے اور پھر وہ راضی ہو جائے	1087
مشرکوں اور حربیوں سے خرید وفروخت	1088
کافر حربی سے غلام خرید کر اُسے ہبہ یا آزاد کرنا	1089
مردار جانوروں کی کھالوں کا حکم دباغت سے قبل	1091
خنزیر کو قتل کرنا	1091
مُردار کی چربی نہ پگھلائی جائے اور نہ فروخت کی جائے	1092
بے جان چیزوں کی تصویریں فروخت کرنا اور اِس کا مکروہ ہونا	1093
شراب کی تجارت کا حرام ہونا	1093
آزاد آدمی کو فروخت کرنے کا گناہ	1094
جب آقا ﷺ نے یہود کو جلا وطن فرمایا تو انہیں انکی زمینیں بیع کرنے کا حکم فرمایا جن میں انکی قبریں تھیں	1094
غلام کی بیع اور حیوان کی حیوان کے بدلے ادھار بیع کا بیان	1094
لونڈی غلام کی بیع	1095
مدبّر غلام کا سودا	1095
کیا استبراء سے پہلے لونڈی کے ساتھ سفر کر سکتا ہے	1096
مردار اور بتوں کی خرید وفروخت	1097
کُتے کی قیمت	1098

35- کِتَابُ السَّلَمِ

عنوان	صفحہ
معیّن ناپ تول میں سلم کرنا	1100
معیّن وزن میں سلم کرنا	1100
اس سے سلم کرنا جس کے پاس راس المال نہ ہو	1101
کھجوروں میں سلم کرنا	1103
سلم میں ضمانت دینا	1103
سلم میں رہن رکھنا	1104
معیّن مدت تک سلم کرنا	1104
اُونٹنی کے بچہ جننے تک سلم کرنا	1105

36- کِتَابُ الشُّفْعَةِ

عنوان	صفحہ
غیر منقسم میں شفعہ ہے، جب حد بندی ہو گئی تو شفعہ کا حق نہ رہا	1106
بیع سے پہلے شفیع پر شفعہ کو پیش کرنا	1106
کون سا ہمسایہ زیادہ حق دار ہے؟	1107

37- کِتَابُ الإِجَارَةِ

عنوان	صفحہ
مزدوری کا بیان اور نیک آدمی کو مزدوری پر لگانا	1108
چند قیراط پر بکریاں چرانا	1108
جب کسی مشرک کو بوقت ضرورت مزدوری پر رکھا جائے اور کوئی مسلمان میسر نہ ہو	1109
جب کوئی کسی کو مزدوری پر رکھے کہ تین روز یا ایک مہینہ یا ایک سال کے بعد اُس کا کام کرے گا تو جائز ہے اور جب معیّنہ مدت آجائے تو دونوں اپنی شرطوں پر قائم رہیں	1109
غزوہ میں اجیر رکھنا	1110
جب کسی کو اُجرت پر رکھے اور اُسے مدت بتا دے لیکن کام نہ بتائے	1111
کسی کو یوں اجرت پر رکھے کہ جب یہ دیوار گرنے لگے تو سیدھی کھڑی کر دے، یہ جائز ہے	1111
دو پہر تک اجرت پر رکھنا	1112

نمازِ عصر تک کام پر رکھنا 1112
مزدور کی مزدوری نہ دینے کا گناہ 1113
عصر سے شام تک کے لیے اجیر رکھنا 1113
جو اجیر رکھے اور پھر وہ اپنی اجرت چھوڑ کر چلا جائے 1114
متاجر اُس پر محنت کر کے اُسے بڑھائے 1114
جس نے اپنی پیٹھ پر بوجھ اُٹھانے کے لیے مزدوری کی، پھر اُسے خیرات کر دیا اور بوجھ اُٹھانے والے کی اُجرت 1116
دلالی کی اُجرت 1116
دارالحرب میں اجرت پر کسی مشرک کا کام کرنا 1117
سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کرنے پر عرب کے کسی قبیلے کی طرف سے کچھ بدلہ دیا جاتا 1117
غلام اور لونڈی کو اُس کی معیّن اجرت دینا 1119
پچھنے لگانے کی اُجرت 1119
جو غلام کے آقاؤں سے بات کرے کہ اُس کی اجرت کم دیں 1120
بدکار عورت اور لونڈی کی کمائی 1120
نر سے جُفتی کروانے کی اُجرت 1121
جو ٹھیکے پر زمین لے لیکن دونوں میں سے کوئی ایک فوت ہوجائے 1121

38- کِتَابُ الْحَوَالَاتِ

قرض سپرد کرنے کا بیان اور کیا سپرد کرنے میں رجوع ہوسکتا ہے؟ 1123
جب قرض کسی مال دار کے حوالے کیا جائے تو رد کرنا اس کے لیے مناسب نہیں ہے 1123
جب میّت کا قرض کسی کی طرف منتقل کر دیا جائے تو جائز ہے 1123

39- کِتَابُ الْکَفَالَةِ

قرض اور دین میں کفالت کا بیان 1125
ارشادِ ربانی: ترجمہ کنز الایمان: "اور وہ جن سے تمہارا حلف بندھ چکا انہیں اُن کا حصّہ دو،" 1127
جو کسی میّت کے قرض کی ذمہ داری لے تو اُسے پھرنے کا حق نہیں ہے 1128
نبی کریم ﷺ کے عہدِ مبارک میں حضرت ابوبکر کا پناہ دینا اور عہد کرنا 1128
قرض کا بیان 1131

40- کِتَابُ الْوَکَالَةِ

تقسیم وغیرہ میں شریک کی وکالت 1133
جب مسلمان کسی حربی کو دارالحرب یا دارالاسلام میں وکیل بنالے تو جائز ہے 1133
صرافی اور تول میں کسی کو وکیل بنانا 1134
جب چرواہا یا وکیل کسی بکری کو مرتی ہوئی یا کسی چیز کو خراب ہوتی دیکھے تو بگڑنے کے خوف سے ذبح یا درست کر دے 1135
حاضر یا غائب کی وکالت جائز ہے 1135
قرض کی ادائیگی میں وکیل بنانا 1136
جب کسی قوم کے وکیل یا شفیع کے لیے کوئی چیز ہبہ کی جائے تو جائز ہے 1136
جب کسی کو کچھ دینے کے لیے وکیل بنایا جائے اور بتایا نہ جائے کہ کتنا دے تو لوگوں کے عرف کے مطابق دے 1138

نکاح میں عورت کا حاکم کو وکیل بنانا	1139
جب کسی کو وکیل بنایا جائے اور وکیل کوئی چیز چھوڑ دے لیکن مؤکل اُسے اجازت دے تو جائز ہے	1139
جب وکیل کوئی فاسد چیز فروخت کرے تو اُس کی بیع مردود ہے	1141
وقف میں وکالت اور نفقہ میں اور یہ کہ کوئی اپنے دوست کو کھلائے تو عرف کے مطابق کھائے	1142
حدود میں وکالت کرنا	1142
قربانی کے جانوروں کی وکالت اور اُن کی نگرانی کرنا	1143
جب آدمی اپنے وکیل سے کہے کہ جہاں سمجھو اِسے خرچ کرو اور وکیل کہے کہ میں نے آپ کی بات سُن لی ہے	1143
خزانے وغیرہ کی امانت کا کسی کو وکیل بنانا	1144

41- كِتَابُ الْمُزَارَعَةِ

کاشتکاری کرنا اور پھل دار درخت لگانے کی فضیلت جب کہ اُس سے لوگ کھائیں	1145
آلاتِ زراعت اور کاشتکاری میں حد سے زیادہ مشغول ہو جانا بُرا ہے	1145
کھیت کی نگرانی کے لیے کُتا رکھنا	1146
بیل کو کاشتکاری میں استعمال کرنا	1146
جب کوئی کہے کہ تم میرے کھجور کے درختوں میں محنت کرو اور پھلوں میں تم میرے شریک ہو	1147
درختوں اور کھجوروں کو کاٹنا	1147
ٹھیکے پر زمین دینا	1148
نصف یا کم وبیش بٹائی پر کاشتکاری کرنا	1148
جب مزارعت میں سالوں کی شرط نہ ہو	1149
بٹائی پر زمین دینا	1150
یہود کے ساتھ مزارعت	1150
مزارعت میں جو شرطیں مکروہ ہیں	1150
لوگوں کی اجازت کے بغیر اُن کی زمین میں کاشت کرنا اور اس سے اُن کے ساتھ بھلائی مقصود ہو	1151
نبی کریم ﷺ کے صحابہ کے اوقاف، خراجی زمین اور مزارعت وغیرہ	1153
جس نے بنجر زمین کو آباد کیا	1153
ذوالحلیفہ میں مبارک ترین جگہ	1153
جب زمین والا کہے کہ ہم تمہیں اُس وقت تک برقرار رکھیں گے جب تک اللہ چاہے گا اور کوئی مدت معیّن نہ کی تو وہ دونوں کی مرضی تک ہے	1154
نبی کریم ﷺ کے صحابہ ایک دوسرے کی کاشتکاری اور پھلوں میں مدد کیا کرتے تھے	1155
زمین کو سونے چاندی کے عوض ٹھیکے پر دینا	1157
ایک جنتی کی خواہش کہ وہ کاشتکاری کرے	1158
درخت لگانے کا بیان	1158

42- كِتَابُ الْمُسَاقَاةِ

پانی پلانے کا بیان	1161
پانی پلانا اور جس کے نزدیک پانی کا صدقہ، ہبہ اور وصیت جائز ہے خواہ وہ تقسیم شدہ ہو یا غیر تقسیم شدہ	1161
جس نے کہا کہ پانی والے کا اُس پر زیادہ حق ہے حتیٰ کہ وہ سیراب کرلے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ اضافی	

پانی کو نہ روکا جائے 1162
جو اپنی زمین میں کنواں کھودے تو وہ کسی کے گرنے کا ذمہ دار نہیں ہے 1163
کنوئیں کے بارے میں 1163
تنازعہ اور اُس کا فیصلہ 1163
مسافروں کو پانی سے روکنے کا گناہ 1164
نہر کا پانی روکنا 1164
بلند زمین کو نشیب سے پہلے سیراب کرنا 1165
بلند زمین والے کا ٹخنوں تک سیراب کرنا 1165
پانی پلانے کی فضیلت 1166
جس کے نزدیک حوض اور مشک والا اپنے پانی کا زیادہ حقدار ہے 1167
نہیں ہے کوئی چراگاہ مگر اللہ اور اُس کے رسول کی 1169
آدمیوں اور جانوروں کا نہروں سے پانی پینا 1169
ایندھن اور سوکھی گھاس کی خرید و فروخت 1170
جاگیریں لکھنا 1172
جاگیریں لکھ کر دینا 1172
اُونٹنیوں کو پانی کے قریب دُوہنا 1173
وہ آدمی جس کے باغ میں سے گزرگاہ یا پانی پینے کی چیز ہو 1173

43- کِتَابٌ فِي الاِسْتِقْرَاضِ وَأَدَاءِ الدُّيُونِ وَالحَجْرِ وَالتَّفْلِيسِ

جو کوئی چیز اُدھار خریدے خواہ اُس کے پاس قیمت ہو یا اُس وقت موجود نہ ہو 1175
جو لوگوں کا مال لے اور نیت ادا کرنا یا ہڑپ کرنا ہو 1176
قرض ادا کرنا 1176
اُونٹ قرض لینا 1177
اچھے طریقے سے مطالبہ کرنا 1177
کیا بدلے میں زیادہ عمر کا جانور دیا جاسکتا ہے 1178
احسن طریقے سے قرض ادا کرنا 1178
جو اُس کے حق سے کم ادا کرے یا قرض خواہ معاف کر دے تو جائز ہے 1179
جب بات کرے اور قرض کی کھجوروں کے عوض کھجوریں وغیرہ اُسے دے 1179
جو قرض سے پناہ مانگے 1180
مقروض کی نمازِ جنازہ 1181
مال دار کا ٹال مٹول سے کام لینا ظلم ہے 1181
صاحبِ حق کو تقاضا کرنے کا حق ہے 1181
اگر کوئی کسی مفلس کے پاس اپنا مال بیع، قرض یا امانت کی صورت میں پائے تو وہ اُس کا زیادہ حقدار ہے 1182
جو قرض خواہوں سے کل پرسوں کی مہلت لے اور اُس کا مقصد ٹال مٹول نہ ہو 1183
جو مفلس یا دیوالیے کا مال فروخت کر کے قرض خواہوں میں تقسیم کر دے یا اُسی کو عطا کر دے کہ اپنے اُوپر خرچ کر لے 1183
مقررہ مدت کے وعدے پر قرض دینا یا بیع کرنا 1184
قرض میں کمی کرنے کی سفارش کرنا 1184
مال ضائع کرنے کی ممانعت 1185
غلام اپنے آقا کے مال کا نگران ہے اور تصرف نہ

کی اجازت سے 1186

44- کِتَابُ الخُصُومَاتِ

مقروض کو گرفتار کر کے لے جانے کا بیان اور مسلمانوں اور یہودیوں کے درمیان دشمنی 1188
جس نے پاگل اور کم عقل کے معاملے کو رد کیا ہو اگرچہ حاکم نے اُسے منع نہ کیا ہو 1190
جو کمزور وغیرہ کی کوئی چیز فروخت کر کے قیمت ادا کر دے اور اُسے سنبھالنے اور حفاظت کرنے کا حکم دے، اگر وہ منع کرنے کے بعد بھی خراب کر دے جب کہ نبی کریم ﷺ نے مال کو تلف کرنے سے منع فرمایا ہے اور اُس شخص سے فرمایا جس کو تجارت میں دھوکا دیا جاتا تھا کہ کہہ دیا کرنا: دھوکا نہ دینا اور نبی کریم ﷺ نے اُس کا مال نہیں لیا 1190
فریقین کا ایک دوسرے کے بارے میں گفتگو کرنا 1191
مجرموں اور جھگڑنے والوں کو گھروں سے نکال دینا 1193
میت کے وصی کا دعوئی کرنا 1193
جس سے نقصان کا اندیشہ ہو اُسے باندھ کر رکھنا 1193
حرم میں کسی کو باندھنا یا قید کرنا 1194
مقروض کا پیچھا کرتے رہنا 1194
قرض کا مطالبہ کرنا 1195

45- کِتَابٌ فِي اللُّقَطَةِ

جب مالک صحیح نشانیاں بتادے تو مال اُسے دے دیا جائے 1196
گم شدہ اُونٹ 1196
گم شدہ بکری 1197
جب گرے ہوئے مال والا سال تک نہ ملے تو یہ پانے والے کا ہے 1197
جب دریا میں لکڑی یا کوزا یا اسکی مثل پایا جائے 1198
جب کوئی راستے میں کھجور پائے 1198
اہل مکہ کی گری پڑی چیز کی کس طرح تشہیر کیا جائے؟ 1199
کسی کا مویشی بغیر اجازت کے نہ دوہا جائے 1200
جب سال کے بعد گرے پڑے مال کا مالک آئے تو اُسے واپس لوٹائے کیونکہ یہ اُس کے پاس امانت ہے 1201
کیا گری پڑی چیز اِس لئے اُٹھائی جائے کہ تلف نہ ہو اور کسی نااہل کے ہاتھ نہ آجائے 1202
جس نے گری پڑی چیز کی خوب تشہیر کی اور وہ حاکم کے سپرد نہ کی 1202
چرواہے سے دودھ مانگنا 1203

46- کِتَابُ المَظَالِمِ وَالغَصَبِ

مظالم کا بدلہ 1205
ارشادِ خداوندی ہے کہ ترجمہ کنز الایمان: "ارے ظالموں پر خدا کی لعنت،، 1206
کوئی مسلمان نہ کسی پر ظلم کرے اور نہ اُسے ظالم کے حوالے کرے 1207
اپنے مسلمان بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم 1207
مظلوم کی مدد 1208
ظالم سے بدلہ لینا 1208
مظلوم کا معاف کر دینا 1208
ظلم قیامت میں تاریکیوں کی شکل میں ہوگا 1209
مظلوم کی بددعا سے ڈرنا اور بچنا 1209

جس نے کسی پر ظلم کیا اور مظلوم نے اُسے معاف کر دیا تو کیا اُس ظلم کو بیان کرے؟ 1210
جب کوئی کسی کے ظلم کو معاف کردے تو اب رجوع نہیں کرسکتا 1210
جب کوئی کسی کو اجازت یا معافی دے اور واضح نہ کرے کہ وہ کتنی؟ 1211
ظلماً زمین دبا لینے کا گناہ 1211
جب کوئی شخص دوسرے کو کسی بات کی اجازت دے تو جائز ہے 1212
ارشادِ خداوندی ہے کہ ترجمہ کنز الایمان: اور وہ سب سے بڑا جھگڑالو ہے 1213
جانتے بوجھتے ناجائز بات پر جھگڑنے کا گناہ 1213
جب جھگڑے تو بدکلامی کرے 1214
مظلوم جب ظالم کا مال پائے تو کیا قصاص کے طور پر لے سکتا ہے؟ 1214
سائبانوں کا بیان 1215
ایک پڑوسی دوسرے کو اپنی دیوار میں کھونٹی گاڑنے سے منع نہ کرے 1215
راستے میں شراب بہانا 1216
گھروں کے صحنوں اور راستوں میں بیٹھنا 1216
راستے میں کنواں کھودنا جب کہ کسی کو اُس سے تکلیف نہ ہو 1217
تکلیف دہ چیز کو راستے سے ہٹانا 1218
بالاخانوں میں اونچے اور نیچے جھروکے اور روشن دان وغیرہ رکھنا 1218
جو اپنے اونٹ کو بلاط یا مسجد کے دروازے پر باندھ دے 1223
کسی قوم کی کوڑی کے پاس ٹھہرنا اور پیشاب کرنا 1223
جو لوگوں کو ازیت دینے والی شاخ کو لے کر راستے سے دُور پھینک دے 1223
جب راستہ عام میں اختلاف رائے پیدا ہو جائے اور وہ جگہ راستے میں پڑتی ہو، مالک وہاں عمارت بنانا چاہیں تو سات گز زمین اُس میں سے راستے کے لیے چھوڑ دیں 1224
مالک کی اجازت کے بغیر لوٹنا 1224
صلیب کو توڑنا اور خنزیر کو قتل کرنا 1225
کیا شراب کے گھڑے توڑ دیئے جائیں اور مشک پھاڑ دی جائے؟ اگر کوئی بت صلیب یا طنبور کو توڑ دے یا غیر مفید مال کو لکڑی سے 1225
جو اپنے مال کی حفاظت میں لڑے 1227
جب کوئی کسی کا پیالہ یا اور چیز توڑ دے 1227
جب کوئی دیوار گرا دے تو اُسی جیسی بنا کر دے 1227

47- كِتَابُ الشَّرِكَةِ

کھانے، توشہ اور سامان میں شرکت 1229
جو مال دو حصے داروں کا ہو تو دونوں زکوٰۃ میں برابر برابر شمار کرلیں 1231
بکریاں تقسیم کرنا 1231
مشترکہ کھجوروں میں سے دو ملا کر نہ کھائے جب تک اُس کا ساتھی اجازت نہ دے 1232

چیزوں کو ساجھیوں میں مناسب قیمت کے ساتھ تقسیم کرنا 1233
کیا تقسیم کرنے اور حصہ لینے میں قرعہ اندازی کی جائے 1233
یتیم اور اہلِ میراث کی شرکت 1234
زمین وغیرہ میں شرکت 1235
جب شرکاء گھر کو تقسیم کرلیں تو واپس لوٹانے اور شفعہ کرنے کا حق نہیں 1236
سونے چاندی میں شرکت اور جو چیز مصرف میں آئے 1236
زراعت میں ذمیوں اور مشرکوں کی مشارکت 1237
بکریوں کو تقسیم کرنا اور ان میں انصاف 1237
کھانے وغیرہ میں شرکت 1237
لونڈی غلام میں شرکت 1238
قربانی کے جانوروں اور اونٹوں میں شریک ہونا اور جب ایک شخص دوسرے کا اس وقت شریک ہو جبکہ قربانی کا جانور روانہ کردیا ہو 1239
جس نے تقسیم کے وقت دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر قرار دیا 1240

48- كِتَابُ الرَّهْنِ

حالتِ اقامت میں رہن رکھنا 1241
جس نے اپنی زرہ گروی رکھی 1241
ہتھیار گروی رکھنا 1241
سواری کا جانور اور دودھ کا جانور گروی رکھنا 1242
یہود وغیرہ کے پاس رہن رکھنا 1243
جب راہن اور مرتہن میں اختلاف ہو تو مدعیٰ علیہ کی پوزیشن 1243

49- كِتَابُ الْعِتْقِ

غلام آزاد کرنے کی فضیلت 1245
کس غلام کا آزاد کرنا افضل ہے 1245
غلام آزاد کرنا سورج گرہن اور دوسری علامتوں کے وقت مستحب ہے 1246
جب دو آدمیوں کے مشترک غلام یا مشترک لونڈی کو آزاد کیا جائے 1246
جب کسی نے غلام کو اپنے حصے کا آزاد کیا اور اس کے پاس مال نہ ہو تو غلام سے کام لیتے وقت مشقت میں نہ ڈالا جائے بلکہ مکاتبت کی طرح ہو 1248
آزاد کرنے اور طلاق دینے میں غلطی اور بھول کر آزاد کرنا صرف رضاالٰہی کے لیے ہے 1249
جب کوئی اپنے غلام سے کہے کہ وہ اللہ کے لیے ہے اور آزاد کرنے میں نیت اور گواہوں کا ہونا 1250
اُمِ ولد کا بیان 1251
مدبر کی بیع 1252
ولاء کی فروخت اور اس کا ہبہ کرنا 1252
جب کسی کا بھائی یا چچا قید ہو جائے، اگر وہ مشرک ہو تو کیا اس کا فدیہ دیا جاسکتا ہے؟ 1253
مشرک غلام کو آزاد کرنا 1254
جو کسی عربی کا مالک ہو جائے تو اس کو ہبہ کرنے، فروخت کرنے، جماع کرنے، فدیہ دینے اور اس کے بچوں کو قید کرنے کا بیان 1254
اپنی لونڈی کو ادب سکھانے اور تعلیم دینے کی فضیلت 1257

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غلام تمہارے بھائی ہیں انہیں وہی کھلاؤ جو تم خود کھاتے ہو 1257

جو غلام اپنے رب کی عمدہ عبادت کرے اور اپنے آقا کی بھلائی چاہے 1258

غلام پر ہاتھ اٹھانا ناپسندیدہ ہے، نیز عبدی یا امتی کہنے کا بیان 1259

جب کسی کا خادم کھانا لے کر آئے 1262

غلام اپنے آقا کے مال کا نگران ہے 1262

جب غلام کو مارے تو چہرے پر مارنے سے بچے 1263

50۔ کِتَابُ الْمُکَاتَب

اپنے مکاتب غلام پر تہمت لگانے کا گناہ مکاتب کی قسطوں کا بیان اور سالانہ ایک قسط ہے 1264

مکاتب سے کیا شرط کرنا جائز ہے اور جو ایسی شرط رکھے کہ اللہ کی کتاب میں نہ ہو تو وہ باطل ہے 1265

مکاتب کا تعاون چاہنا اور لوگوں سے سوال کرنا 1266

مکاتب کی بیع جبکہ وہ راضی ہو 1267

جب مکاتب کسی سے کہے کہ مجھے خرید کر آزاد کردو اور وہ اسی لیے خریدے 1268

51۔ کِتَابُ الْهِبَةِ وَفَضْلِهَا وَالتَّحْرِيضِ عَلَيْهَا

ہبہ کرنے کی فضیلت اور اس کی رغبت دلانا 1269

تھوڑی چیز ہبہ کرنا 1270

جو اپنے دوستوں سے کوئی چیز مانگے 1270

جس نے پانی مانگا 1271

شکار کا ہدیہ قبول کرنا 1272

ہدیہ قبول کرنا 1273

ہدیہ قبول کرنا 1273

جو اپنے صاحب کے لیے تحفہ بھیجے اور تحفہ بھیجتے وقت اس کی خاص بیوی کی باری کا لحاظ رکھے 1275

جو ہدیہ واپس نہ کیا جائے 1278

جو غائب چیز کے ہبہ کرنے کو جائز سمجھے 1278

ہبہ کا بدلہ لینا 1278

بیٹے کے لیے ہبہ کرنا جب کوئی اپنے بیٹے کو کوئی چیز دے تو جائز نہیں حتیٰ کہ بیٹوں میں انصاف کرے اور دوسروں کو بھی اتنا ہی دے اور اس پر کوئی گواہی نہ دے 1279

ہبہ میں گواہ بنانا 1279

خاوند کا بیوی کو اور بیوی کا خاوند کو ہبہ کرنا 1280

عورت کا شوہر کے ہوتے ہوئے دوسرے کو ہبہ کرنا اور آزاد کرنا یہ جائز ہے جبکہ عورت احمق نہ ہو اگر عورت احمق ہو تو جائز نہیں ہے 1282

کس سے ہدیہ کا آغاز کیا جائے؟ 1283

جو کسی وجہ سے ہدیہ قبول نہ کرے 1283

جب کوئی ہبہ یا وعدہ کرے اور چیز دینے سے پہلے فوت ہو جائے 1285

غلام اور سامان پر کس طرح قبضہ کیا جائے 1285

کسی نے کوئی چیز ہبہ کی، دوسرے نے قبضہ کرلیا اور یہ نہ کہا کہ میں نے قبول کی 1286

جب کوئی اپنا قرضہ کسی کو ہبہ کرے 1287

ایک چیز چند آدمیوں کو ہبہ کرنا 1288

مقبوضہ غیر مقبوضہ، تقسیم شدہ اور غیر تقسیم شدہ چیز کا ہبہ کرنا 1289

جب چند آدمی کوئی چیز کسی قوم کو ہبہ کریں 1290

جس کو ہدیہ دیا جائے اور اس کے پاس لوگ بیٹھے ہوں تو حقدار وہی ہے 1291

جب کسی آدمی کو اونٹ ہبہ کیا اور وہ اس پر سوار ہو، تو جائز ہے 1292

وہ ہدیہ جس کا پہننا پسند نہ ہو 1292

مشرکوں کا ہدیہ قبول کرنا 1294

مشرکوں کے لیے ہدیہ 1295

کسی کے لیے جائز نہیں کہ اپنی ہبہ کی ہوئی چیز اور صدقہ کو واپس لے 1296

ہبہ کی گواہی ایک بھی کافی ہے 1297

عمریٰ اور رقبیٰ کے بارے میں اقوال 1298

جس نے لوگوں سے عاریتاً گھوڑا لیا 1299

دلہن کے لیے زفاف کے موقع پر کوئی چیز عاریتاً لینا 1299

دودھ دینے والے جانور کی فضیلت 1299

اگر کوئی کہے کہ میں نے رواج کے مطابق خدمت کرنے کیلئے تجھے یہ لونڈی دی تو جائز ہے 1302

جب کوئی سواری کے لئے گھوڑا دے تو وہ عمریٰ اور صدقہ کی طرح ہے 1302

☆☆☆☆☆

عرضِ ناشر

الحمد للہ کہ ادارہ پروگریسو بکس کے قیام سے لے کر اب تک ہم کار پردازان ادارہ ہمت وقت اور ہر آن اسی کوشش میں مصروف رہتے ہیں کہ اس ادارے سے مذہبیات اور ادبیات پر بہترین کتب اپنے کرم فرما حضرات کی خدمت میں پیش کی جائیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور نبی رحمت ﷺ کی نگاہِ رحمت اور قارئین کرام کے تعاون سے ہم آج تک اسی نصب العین کی تکمیل میں مشغول و مصروف رہے ہیں اور اب تک ہم نے اپنی جو مطبوعات آپ کی خدمت میں پیش کی ہیں' ان کی پسندیدگی اور قبولیت نے اس راہ میں ہمیں اور زیادہ سرگرم عمل بنا دیا ہے اور اب تک دینی کتب کے اصل متون یا ان کے تراجم کو موجودہ نسل کی رہنمائی کے لیے پیش کرنا ہی ہمارا مقصود اور نصب العین بن گیا ہے۔ انشاء اللہ! ہم اس راہ میں اور زیادہ سرگرمی سے اپنے قدم اُٹھائیں گے۔

آفتابِ رسالت سے اقتباس شدہ ہدایت کا ذریعہ آیاتِ قرآنی اور احادیث رسول ﷺ ہیں۔

پھر فکرِ آخرت کا یہ تقاضا ہے کہ انسان ایسے عقائد و خیالات اور اعمال کو اپنائے جن پر اللہ تعالیٰ ناراض نہ ہو بلکہ راضی ہو اور یہ ان بارگاہِ رسالت کی رہنمائی کے بغیر ممکن نہیں۔

اسی بات کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے آپ کا ادارہ پروگریسو بکس نے انسانیت کی فلاح و بہبود کے لیے بہت سی نادر کتابیں شائع کی ہیں' جیسے صحیح ابن حبان' صحیح ابن خزیمہ' مسند حمیدی' سنن ابوداؤد شریف' مؤطا امام مالک' مؤطا امام محمد' شرح مسند امام اعظم' شرح المعجم الصغیر للطبرانی' ریاض الصالحین (ترجمہ)' شرح آثار السنن، مختصر صحیح بخاری، مختصر صحیح مسلم، احیاء العلوم' تاریخ الخلفاء اور دیگر ادارہ خریدار حضرات کی ڈیمانڈ پوری کرنے میں مصروف عمل ہے۔

اسی حوصلہ افزائی کا نتیجہ ہے کہ ہم نے حدیث شریف کی عظیم اور مستند کتاب ''صحیح بخاری'' کا عام فہم اور سلیس ترجمہ اپنے کرم فرماؤں کی خدمت میں پیش کیا ہے۔

اس عظیم کتاب کا آسان اور سلیس ترجمہ کرنے والے علامہ ابوتراب محمد ناصر الدین ناصر المدنی عطاری ہیں، ادارہ اس سے پہلے مولانا کی شرح ریاض الصالحین، شرح شمائل ترمذی، شرح درودِ تاج، شرح کشف المحجوب، شرح آثار السنن وغیرہ بھی شائع کر چکا ہے اور انشاء اللہ یہ سلسلہ آگے جاری رہے گا۔

ہم نے اپنی مطبوعات کو حسن صوری سے آراستہ پیراستہ کرنے میں کبھی کوتاہی سے کام نہیں لیا ہے' جس قدر بھی ممکن ہوسکا اور جماعتی حسن سے اپنے کرم فرماؤں کی خدمت میں پیش کیا ہے اور آپ نے ہماری اس کوشش کو سراہا ہے۔

اسی نصب العین کے تحت پیش نظر کتاب ''صحیح بخاری'' کو بھی بھرپور طریقے سے حسن معنوی کی طرح حسن ظاہری سے آراستہ کرنے میں بے اعتنائی نہیں برتی ہے۔

اُمید ہے کہ یہ گراں مایہ کتاب ہماری دیگر مطبوعات کی طرح آپ سے شرفِ قبول حاصل کرے گی۔

آخر میں گزارش ہے کہ جب آپ اس عظیم کتاب سے استفادہ کریں تو اپنے لیے دعا کرتے ہوئے ہمارے ادارہ کے تمام لوگوں کے لیے بھی ضرور دعا مانگیں۔

والسلام!
میاں غلام رسول
میاں شہباز رسول
میاں جواد رسول
میاں شہزاد رسول

ابتدائیہ

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ ایک مسلمان اپنے ربِ عزوجل کی رضا و خوشنودی اپنے ربِ عزوجل کی عبادت اور اس کے محبوب دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سنت و تعلیمات پر عمل کے ذریعہ ہی حاصل کرسکتا ہے جو اپنے رب عزوجل کی رضا پانے میں کامیاب ہوگیا درحقیقت وہی دنیا و آخرت کی بھلائیاں و کامیابیاں پانے میں کامیاب ہوگیا۔

بلاشبہ ہمارے نبی کریم و رحیم آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم انسانوں کی رشد و ہدایت کے لیے اس دنیا میں جلوہ افروز ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مبارک اقوال و افعال، سیرت و کردار، اخلاق و معاملات، طلبِ حق کے متلاشیوں کے لیے نورِ ہدایت ہیں۔

ہمارے اسلاف و بزرگانِ دین کی زندگی کے انمول لمحات نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حیاتِ طیبہ کے مختلف پہلوؤں کو اُجاگر کرنے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فرمان و ارشادات کو پھیلانے میں صرف ہوئے اور اس طرح انہوں نے زندگی کے ان لمحات کو بیش قیمت بنا کر اپنے لیے سرمایۂ آخرت بنالیا، یقیناً انہوں نے یہ عظیم دینی کام محض رضائے الٰہی پانے اور جذبۂ اصلاحِ اُمت کی خاطر کیا، اسی لیے بارگاہِ الٰہی میں ان کی یہ عظیم دینی خدمت ایسی مقبول ہوئی کہ قیامت تک کے لیے لوگوں کے دلوں میں ان کی عظمت وعقیدت نقش ہوگئی۔

ان ہی بزرگوں میں سے ایک عظیم بزرگ امام محمد بن اسمٰعیل بخاری علیہ رحمۃ اللہ القوی ہیں جنہوں نے نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مبارک اقوال و افعال کو اپنی گرانقدر و مایہ ناز تصنیف لطیف بنام "صحیح بخاری" میں انتہائی عمدہ و احسن انداز میں جمع فرمایا ہے اور راہِ حق کے سالکین کے لیے مشعلِ راہ کا انتظام فرمایا ہے۔

بزرگ موصوف کی اس عظیم دینی خدمت اور اس کے صلہ میں انہیں ملنے والی عزتیں، کرامتیں اور آخرت کے لیے جمع ہونے والے اجر و ثواب کے خزانے اس قدر قابلِ رشک ہیں کہ حقیر پُرتقصیر کو ان رحمتوں اور برکتوں میں کچھ حصہ پانے کا جذبہ و شوق بیدار ہوا اور ذہن بنایا کہ اس مایہ ناز تصنیف کی شرح لکھی جائے، مگر فوراً اپنے بے وقعتی و کم علمی کا احساس ہوا اور قلم اُٹھانے کی جراٴت نہ ہوئی، مگر روز بروز یہ خیال جڑ پکڑتا گیا کہ اس مایہ ناز تصنیف کی شرح کے ذریعے مسلمانوں کو نہایت قیمتی علمی خزانے سے مالا مال کیا جاسکتا ہے۔ چنانچہ ربِ عزوجل کی رحمت پر بھروسہ اور نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نظرِ کرم کی اُمید رکھتے ہوئے قلم اُٹھانے کی جراٴت کی اور توجہ مرشد سے آسانیاں

پیدا ہوتی چلی گئیں اور یوں الحمدللہ عزوجل یہ شرح پایۂ تکمیل کو پہنچی؛ اور اس طرح حقیر پُرتقصیر سے ربِ عزوجل نے اپنے محبوب کے مبارک اقوال وافعال کو سہل انداز میں مسلمانوں تک پہنچانے کا کام لے لیا۔ اے کاش! وہ اس خدمت کو اپنی بارگاہ میں قبول ومنظور فرمالے ورنہ دین کا کام تو وہ اپنے فاسق بندوں سے بھی لے لیتا ہے۔

اس تالیف میں کوشش کی گئی ہے کہ ہر حدیث کا ترجمہ سہل اور عام فہم انداز میں کی جائے۔ ساتھ ہی یہ خیال بھی رکھا گیا ہے کہ انداز اصلاحی ہو؛ اس کے علاوہ چند اور خصوصیات بھی اس شرح میں شامل ہیں۔

آیاتِ مبارکہ واحادیثِ کریمہ اور دیگر عبارات وجزئیات کی تخریج کی گئی ہے۔

کئی مقامات پر حسبِ ضرورت فوائد کو شامل کیا گیا ہے۔

الحمدللہ احسانہ! اپنی خصوصیات کے سبب صحیح بخاری کا یہ ترجمہ نہ صرف طلباء بلکہ اساتذ وعلماء کے لیے بھی بے حد مفید ثابت ہوگی۔

اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے اور اپنے پیاروں کے وسیلے سے فقیر کی اس کاوش کو قبول فرما کر آخرت میں ذریعۂ نجات بنائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!

علامہ ابوتراب محمد ناصر الدین ناصر المدنی عطاری

حالات امام بخاری رحمہ اللہ

امام بخاری رحمہ اللہ کی کنیت ابوعبداللہ ہے اور نام ونسب یہ ہے: محمد بن اسمٰعیل بن ابراہیم بن مغیرہ بن بَرْدِزْبَہ۔ اس لفظ کو باء موحدہ کے فتح اور رائے مہملہ کے سکون اور دال مہملہ کے کسرہ اور زاء معجمہ کے سکون اور اُس کے بعد کی باء موحدہ کو فتح اور تاء تانیث موقوفہ سے پڑھنا چاہیے۔ بردزبہ دہقانِ بخارا کی لغت میں کاشتکار یا کارندہ کو کہتے ہیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ کو ولاء کی طرف نسبت کر کے جعفی کہتے ہیں' چونکہ اُس زمانہ کا یہ دستور تھا کہ جو شخص کسی کے ہاتھ پر مسلمان ہوتا تھا اُس کو اُسی کے قبیلہ کی طرف منسوب کرتے تھے۔ امام بخاری رحمہ اللہ کے جد ثانی مغیرہ حاکم بخارا یمان (بخاری) کے ہاتھ پر اسلام لائے تھے' اس وجہ سے امام بخاری کو بھی جعفی کہنے لگے۔

امام بخاری رحمہ اللہ ۱۳ شوال ۱۹۴ھ کو جمعہ کے دن نمازِ جمعہ پیدا ہوئے۔ آپ کمزور جسم کے تھے' نہ دراز قامت نہ کوتاہ قد بلکہ درمیانہ قد رکھتے تھے۔ امام بخاری بچپن میں ہی نابینا ہو گئے تھے' اس وجہ سے اُن کی والدہ کو اس کا سخت قلق رہتا تھا (اور وہ نہایت گریہ وزاری سے خدا تعالیٰ کی جناب میں اُن کی بصارت کے لیے دعا کیا کرتی تھیں) ایک شب کو اُن کی والدہ نے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خواب میں دیکھا' آپ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تیری گریہ وزاری اور دعا کے سبب سے تیرے فرزند کو بصارت عنایت فرمائی۔ جب وہ صبح کو اُٹھیں تو اپنے لختِ جگر کی آنکھوں کو روشن و بینا پایا۔

(امام بخاری رحمہ اللہ کو احادیث یاد کرنے کا شغف وشوق بچپن ہی سے تھا) چنانچہ دس سال کی عمر میں یہ حالت تھی کہ مکتب میں جس جگہ پر حدیث کا نام سنتے فوراً اُسکو یاد کر لیتے۔ مکتب سے فراغت پائی اور یہ معلوم ہوا کہ بخارا میں داخلی علماء حدیث میں سے ہیں' تو اُن کی خدمت میں آمد ورفت شروع کی۔ ایک روز کا واقعہ ہے کہ داخلی اپنے نسخہ میں سے لوگوں کو احادیث سنا رہے تھے۔ اثنا درس میں اُن کی زبان سے نکلا: ''سفیان عن ابی الزبیر عن ابراھیم''۔ امام بخاری رحمہ اللہ فوراً بول پڑے کہ حضرت ابوالزبیر رضی اللہ عنہ تو ابراہیم سے روایت نہیں کرتے۔ مگر جب داخلی نے اُن کی بات کو تسلیم نہ کیا تو امام بخاری رحمہ اللہ نے کہا کہ اس کو اصل نسخہ میں تو دیکھنا چاہیے' چنانچہ داخلی اپنے مکان میں تشریف لے گئے اور اصل نسخہ پر نظر ڈالی' باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ اُس لڑکے کو بُلاؤ۔ جب امام بخاری حاضر ہوئے تو داخلی نے فرمایا کہ میں نے اُس وقت جو پڑھا تھا بے شک وہ غلط نکلا۔ اب آپ بتلائیں کہ صحیح کس طرح ہے۔ اس پر امام بخاری رحمہ اللہ نے عرض کیا کہ صحیح ''سفیان عن الزبیر بن عدی عن ابراھیم'' ہے۔ داخلی حیران ہو گئے اور کہا کہ واقعی ایسا ہی ہے۔ پھر قلم اُٹھا کر

قرأة نے نسخہ کی تصحیح کی۔

یہ واقعہ اُن کی عمر کے گیارھویں سال کا ہے۔ جب امام بخاری سولہ سال کے ہوئے تو آپ نے (عبداللہ) ابن المبارک کی تمام کتابیں یاد کرلیں۔ اور وکیع کے نسخے بھی ازبر کر لئے۔ پھر اپنی والدہ اور بھائی احمد کے ہمراہ برائے حج مکہ معظمہ تشریف لے گئے۔ حج سے فراغت پائی تو اُن کی والدہ اور بھائی وطن واپس چلے آئے اور وہ خود بلادِ حجاز میں طلب حدیث کے لیے رُک گئے۔ جب اٹھارہ سال کے ہوئے تو سلسلۂ تصنیف شروع کیا اور فضائل صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین رحمۃ اللہ علیہم اور اُن کے اقوال کا ذخیرہ فراہم کرنے لگے یہاں تک کہ اس کو ایک مجموعہ کی شکل دے کر اور مرتب کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مبارک پر کتاب التاریخ کا مسودہ شروع کر دیا۔ آپ راتوں کو چاند کی روشنی میں لکھا کرتے تھے۔ امام بخاری رحمہ اللہ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ اس تاریخ میں کوئی ایسا نام نہیں ہے جس کے بارے میں ایک طویل قصہ مجھے یاد نہ ہو۔ اگر کتاب کی طوالت اور شاگردوں کے ملال اور اُکتا جانے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں ان تمام قصوں کو اس تاریخ میں لکھ دیتا۔

حاشد بن اسمٰعیل (جو امام بخاری کے زمانہ کے محدث ہیں) کہتے ہیں کہ امام بخاری طلب حدیث کے لئے میرے ہمراہ شیوخِ وقت کی خدمت میں آمد و رفت رکھتے تھے لیکن اُن کے پاس قلم، دوات یعنی لکھنے کا سامان کچھ نہ ہوتا تھا اور نہ وہاں کچھ لکھتے تھے۔ میں نے اُن سے کہا کہ جب تم حدیث کو سن کر لکھتے نہیں تو تمہارے آنے جانے سے کیا فائدہ۔ اس طرح کا سننا تو ہوا کی طرح ہے کہ ایک کان سے گھس کے دوسرے کان سے نکل جاتی ہے۔ سولہ دن کے بعد امام بخاری رحمہ اللہ عنہ نے مجھ سے کہا کہ تم لوگوں نے مجھ کو بہت تنگ کر دیا۔ آؤ اب میری یاد کا اپنے نوشتوں سے مقابلہ کرو۔ اس مدت میں ہم نے پندرہ ہزار حدیثیں لکھی تھیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے از بر صحت کے ساتھ سب کو اس طرح سنایا کہ میں خود اپنی لکھی ہوئی کو اُن سے صحیح کرتا تھا۔ اس کے بعد امام بخاری رحمہ اللہ نے کہا کہ تم یہ خیال کرتے ہو کہ میں عبث اور بے فائدہ سرگردانی کرتا ہوں۔

حاشد بن اسمٰعیل کہتے ہیں کہ میں اُسی روز سمجھ گیا کہ یہ ہونہار ہیں اور (آگے چل کر) کوئی اُن سے مقابلہ نہ کر سکے گا۔

اس جامع (صحیح بخاری) کی تصنیف کا سبب یہ ہوا کہ وہ ایک دن اسحاق بن راہویہ کی مجلس میں حاضر تھے۔ اسحاق بن راہویہ کے احباب نے کہا کہ کیا اچھا ہو اگر اللہ تعالیٰ کسی شخص کو اس کی توفیق دے کر سنن میں کوئی ایسا مختصر تیار کرے جس میں صرف وہ صحیح حدیثیں ہوں جو صحت میں اعلیٰ مرتبہ رکھتی ہیں۔ تاکہ عمل کرنے والے بلاخوف و تردّد مجتہدین کی طرف مراجعت کئے بغیر اس پر عمل پیرا ہوں۔ امام بخاری رحمہ اللہ کے دل میں یہ بات جاگزیں ہوگئی اور اُسی وقت سے

اس جامع کی تصنیف کا خیال پیدا ہوا۔ چنانچہ چھ لاکھ حدیثوں کے اس ذخیرہ میں سے جو اُن کے پاس موجود تھا' انتخاب شروع کیا جو اُن میں صحیح ترین تھیں' اُن پر اکتفا کیا۔ اور بعض وہ احادیث جو اسی درجہ پر صحیح تھیں' ان کو طوالت کے خوف یا کسی دوسرے سبب سے چھوڑ بھی گئے۔

امام بخاری رحمہ اللہ جب کسی حدیث کو لکھنے کا ارادہ کرتے تھے تو اوّل غسل کر کے دو رکعت نفل ادا کرتے اور پھر اس کو لکھتے۔ چنانچہ سولہ سال کے عرصہ میں اس انتخاب سے فراغت پائی۔ جب اس کا قصد کیا کہ اُن حدیثوں کی اُن کے مضمون کے مطابق ترتیب دی جائے (اس کو اصطلاحِ محدثین میں ترجمۃ الباب کہتے ہیں) تو مدینہ منورہ میں قبر مبارک اور منبر رسول اللہ ﷺ کے درمیانی مقام میں اس اہم کام کو انجام دیا۔ ہر ترجمہ پر دو رکعت نفل ادا کرتے تھے۔

الغرض امام بخاری رحمہ اللہ کی حُسنِ نیت کا نتیجہ تھا کہ یہ جامع اس قدر مقبول ہوئی کہ اُن کی زندگی میں ہی اُس کو نوے ہزار آدمیوں نے آپ سے بلاواسطہ سنا جن میں سب سے آخری فربری ہیں اور آج کل اُن کی روایت میں علو اسناد کی وجہ سے شائع و مشہور ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ کی نادر باتوں میں سے ایک یہ ہے کہ وہ فرمایا کرتے تھے: مجھ کو اُمید ہے کہ قیامت کے دن مجھ سے کسی شخص کی غیبت کا سوال نہ کیا جائے گا کیونکہ میں نے بفضل کسی کی غیبت نہیں کی۔ سبحان اللہ کس قدر تعفف اور تورّع تھا۔ (خدا تعالیٰ ہر مسلمان کو اس کی توفیق عنایت فرمائے۔ آمین)

طریقہ صالحین کے مطابق امام بخاری رحمہ اللہ کو بھی محنت و ابتلاء یہ پیش آیا کہ خالد بن احمد ذُہلی امیرِ بخارا نے اُن کو اس امر کی تکلیف دینی چاہی کہ اس کے مکان پر آ کر اس کے بیٹوں کو جامع و تاریخ اور دوسری کتابوں کا درس دیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے جواب دیا کہ یہ حدیث کا علم ہے' میں اس کو ذلیل کرنا نہیں چاہتا۔ اگر تم کو غرض ہے تو اپنے بیٹوں کو میری مجلس میں بھیج دیا کرو تاکہ دوسرے طلبہ کی طرح وہ بھی علم حاصل کریں۔ امیر نے کہا کہ اگر ایسا ہے تو جس وقت میرے بیٹے آپ کے پاس آئیں' آپ دوسرے طلبہ کو اپنی خدمت میں نہ آنے دیں۔ میرے دربان اور چوبدار دروازہ پر تعینات رہیں گے' میری نخوت اس کی اجازت نہیں دیتی کہ جس مجلس میں میرے بیٹے موجود ہوں وہاں جولاہے' دُھنئے بھی اُن کے ہمنشین ہوں۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اس کو بھی قبول نہ کیا اور فرمایا کہ یہ علم' پیغمبر کی میراث ہے' اس میں ساری اُمت شریک ہے' کسی کو کوئی خصوصیت نہیں۔ اس گفت و شنید سے امیر مذکور امام بخاری رحمہ اللہ سے رنجیدہ ہو گئے۔ طرفین میں کدورت بڑھتی رہی۔ نوبت بایں جا رسید کہ امیر مذکور نے ابن ابی الورقا' اور اُس وقت کے دوسرے علماءِ ظاہری کو اپنے ساتھ ملا لیا اور امام بخاری رحمہ اللہ کے مسلک پر طعن کرنے لگے اور ان کے اجتہاد میں غلطیاں نکال کر ایک محضر تیار کرایا اور اس حیلہ و بہانہ سے بخارا سے ان کو نکال دیا۔ امام بخاری رحمہ اللہ وہاں سے روانہ ہوئے تو اُنہوں نے جنابِ الٰہی میں دعا کی کہ اے

اللہ! ان لوگوں کو اُس بلا میں مبتلا کر جس میں وہ مجھ کو کرنا چاہتے ہیں۔ ابھی ایک ماہ بھی پورا گزرنے نہ پایا تھا کہ خالد بن احمد معزول ہوئے، خلیفہ کا حکم پہنچا کہ اُن کو گدھے پر سوار کر کے شہر میں گھمائیں۔ انجام کار اُن کو کامل تباہی کا سامنا ہوا جیسا کہ کتب تاریخ میں لکھا ہوا ہے اور مشہور ہے۔ حریث بن ابی الورقا کو بھی بیحد رسوائی اور فضیحت کا منہ دیکھنا پڑا، ان کا وقار خاک میں مل گیا۔ نیز اس وقت کے اُن علماء کو بھی جو امام بخاری رحمہ اللہ کے درپے تذلیل اور (خالد بن احمد ذہلی کے) مشورہ میں شریک تھے، پوری پوری آفت پہنچی۔

امام بخاری رحمہ اللہ اس بیکسی کی حالت میں پہلے نیشاپور گئے جب وہاں کے امیر سے بھی نہ بنی تو وہاں سے مراجعت کر کے خرتنگ تشریف لائے (یہ ایک گاؤں کا نام ہے جو سمرقند سے تین فرسخ (دس میل کے فاصلہ) پر واقع ہے) ۲۵۶ھ میں شب شنبہ کو جو لیلۃ الفطر تھی عشاء کی نماز کے وقت اُسی جگہ امام بخاری رحمہ اللہ کا انتقال ہوا۔ عید کے دن نمازِ ظہر کے بعد دفن کر دیئے گئے۔

امام بخاری کی عمر ۶۲ سال کی ہوئی۔ چنانچہ کہا گیا:

"ولد فی صدق وعاش حمیدًا ومات فی نور"

اس جملہ میں صدق کے اعداد ۱۹۴، ان کی پیدائش، حمید کے اعداد ۶۲، ان کی عمر اور نور کے اعداد ۲۵۶ ان کی وفات کا سال ظاہر کرتے ہیں۔

عبدالواحد طوسی رحمہ اللہ نے جو اس زمانہ کے صلحاء اور اکابر اولیاء میں سے تھے، خواب میں دیکھا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معہ اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم کے بر سر راہ منتظر کھڑے ہیں، انہوں نے سلام کر کے عرض کیا: یا رسول اللہ! کس کا انتظار ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: محمد بن اسمٰعیل بخاری کا انتظار کر رہا ہوں۔

وہ فرماتے ہیں کہ اس خواب کے چند روز بعد ہی میں نے امام بخاری رحمہ اللہ کی وفات کی خبر سنی۔ جب میں نے لوگوں سے وقتِ وفات کی تحقیق کی تو وہی ساعت معلوم ہوئی جس میں، میں نے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں منتظر دیکھا تھا۔

وقتِ شدت، خوفِ دشمن، سختیٔ مرض، قحط سالی اور دیگر بلاؤں میں اس جامع صحیح کا پڑھنا تریاق کا کام دیتا ہے۔ چنانچہ اکثر اس کا تجربہ ہو چکا ہے۔ بہت سے خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کتاب کو اپنی طرف منسوب فرمایا ہے۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ ایک دفعہ محمد بن مروزی مکہ معظمہ میں مقامِ ابراہیم اور حجر اسود کے مابین سوئے ہوئے تھے، تو یہ خواب دیکھا کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اے ابوزید! کتاب شافعی کا درس کب تک دو گے، ہماری کتاب کا درس کیوں نہیں دیتے؟ محمد بن احمد نے سراسیمہ ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! میری جان آپ پر قربان ہو! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی

کتاب کون سی ہے؟ فرمایا: جامع محمد بن اسمٰعیل۔ امام الحرمین سے بھی اسی طرح کا خواب منقول ہے۔

ایک شخص نے امام بخاری رحمہ اللہ کی وفات' وفات اور سنینِ عمر کو اس طرح نظم کیا ہے:

کان البخاری حافظا و محدثا — جمع الصحیح مکمل التحریر

امام بخاری رحمہ اللہ حافظِ حدیث اور محدث تھے — انہوں نے ایسی صحیح کو جمع کیا جو کامل اور منقح ہے

میلادہ صدق ومدۃ عمرہ — فیہا حمید وانقضی فی نور

اُن کا سالِ ولادت صدق (۱۹۴) ہے' مدتِ عمر — حمید (۶۲) ہے اور سالِ وفات نور (۲۵۶) ہے

امام بخاری رحمہ اللہ کبھی کبھی نظم کا شوق فرماتے تھے۔ چنانچہ طبقات (شافعیہ) کبریٰ میں سبکی نے یہ قطعہ اُن کی طرف منسوب کیا ہے:

اغتنم فی الفراغ فضل رکوع — فعسی ان یکونَ مَوْتُكَ بغتۃ

فرصت کے وقت ایک رکعت نماز کی فضیلت کو غنیمت جان — کیونکہ شاید تیری موت اچانک آ جائے

کم صحیح رأیت من غیر سقم — ذھبت نفسہ الصحیحۃ فلتۃ

میں نے بہت سے تندرستوں کو دیکھا ہے کہ بلا کسی مرض کے — اُن کا تندرست نفس اچانک چل بسا

☆☆☆☆☆

1 - كِتَابُ بَدْءِ الْوَحْيِ

کتاب وحی کے بیان میں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ الْحَافِظُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُغِيرَةِ الْبُخَارِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى آمِينَ:

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الشیخ امام حافظ ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا:

1 - كَيْفَ كَانَ بَدْءُ الْوَحْيِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی کا آغاز کیسے ہوا؟

وَقَوْلُ اللَّهِ جَلَّ ذِكْرُهُ: {إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَى نُوحٍ وَالنَّبِيِّينَ مِنْ بَعْدِهِ} (النساء : 163)

اللہ عزوجل کا فرمان کہ ہم نے تمہاری طرف وحی کی جیسے ہم نے نوح اور اُس کے بعد والے نبیوں کی طرف وحی کی۔

1 - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيَّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا، أَوْ إِلَى امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا، فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ

حُمیدی، سفیان، یحییٰ بن سعید انصاری، محمد بن ابراہیم تیمی، علقمہ بن وقاص لیثی نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو منبر پر فرماتے ہوئے سُنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: بے شک اعمال کا مدار نیتوں پر ہے اور ہر ایک کے لیے وہی ہے جس کی اُس نے نیت کی۔ جس کی ہجرت دنیا کے لیے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کے لیے ہے تو اُس کی ہجرت اُسی چیز کی طرف ہے جس کی جانب ہجرت کی ہے۔

000 - باب

باب

2 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا

اُمّ المومنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

1- انظر الحدیث: 6953,6689,5070,3898,54 صحیح مسلم: 4904 سنن ابوداؤد: 2201 سنن ترمذی: 1647 سنن نسائی: 3803,3437,75 سنن ابن ماجہ: 4227

2- انظر الحدیث: 3215 سنن ترمذی: 3634 سنن نسائی: 933,148

مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ الحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَيْفَ يَأْتِيكَ الوَحْيُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَحْيَانًا يَأْتِينِي مِثْلَ صَلْصَلَةِ الجَرَسِ، وَهُوَ أَشَدُّهُ عَلَيَّ، فَيُفْصَمُ عَنِّي وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْهُ مَا قَالَ، وَأَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِيَ المَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِي فَأَعِي مَا يَقُولُ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الوَحْيُ فِي اليَوْمِ الشَّدِيدِ البَرْدِ، فَيَفْصِمُ عَنْهُ وَإِنَّ جَبِينَهُ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا

سے مروی ہے کہ حضرت حارث بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! ﷺ آپ کی طرف وحی کسطرح آتی ہے! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کبھی تو گھنٹی کی آواز کی طرح آتی ہے اور وہ مجھ پر سب سے شدید ہوتی ہے۔ جب وہ مکمل ہوتی ہے تو جو کہا میں اُسے یاد کرلیتا ہوں اور کبھی میرے پاس فرشتہ آدمی کی شکل میں آکر کلام کرتا ہے جو وہ کہے میں یاد کرلیتا ہوں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ سخت سردی کے دن میں آپ پر وحی نازل ہوتی اور وہ مکمل ہوتی تو آپ کی مقدس پیشانی سے پسینہ مبارک بہہ رہا ہوتا۔

000- باب

3 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ المُؤْمِنِينَ أَنَّهَا قَالَتْ: أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ فِي النَّوْمِ، فَكَانَ لاَ يَرَى رُؤْيَا إِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ، ثُمَّ حُبِّبَ إِلَيْهِ الخَلاَءُ، وَكَانَ يَخْلُو بِغَارِ حِرَاءٍ فَيَتَحَنَّثُ فِيهِ - وَهُوَ التَّعَبُّدُ - اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ العَدَدِ قَبْلَ أَنْ يَنْزِعَ إِلَى أَهْلِهِ، وَيَتَزَوَّدُ لِذَلِكَ، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى خَدِيجَةَ فَيَتَزَوَّدُ لِمِثْلِهَا، حَتَّى جَاءَهُ الحَقُّ وَهُوَ فِي غَارِ حِرَاءٍ، فَجَاءَهُ المَلَكُ فَقَالَ: اقْرَأْ، قَالَ: مَا أَنَا بِقَارِئٍ، قَالَ: " فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي، فَقَالَ: اقْرَأْ، قُلْتُ: مَا أَنَا بِقَارِئٍ، فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي، فَقَالَ:

باب

ام المومنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ پر وحی کا آغاز اچھے خوابوں سے ہوا۔ آپ ﷺ جو خواب ملاحظہ فرماتے وہ صبح کی روشنی کی طرح ظاہر ہو جاتا۔ پھر آپ ﷺ تنہائی پسند فرمانے لگے اور غارِ حرا میں تشریف لے جانے لگے۔ وہاں کئی کئی راتیں ٹھہر کر عبادت فرماتے، کاشانہ نبوت کی طرف واپس لوٹنے سے پہلے اور کھانے پینے کی چیزیں لے جاتے۔ پھر حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف لوٹتے اور وہ اُسی طرح کھانے پینے کا بندوبست کر دیا کرتیں حتیٰ کہ آپ ﷺ کے پاس حق آ گیا جب کہ آپ ﷺ غارِ حرا میں تشریف فرما تھے یعنی فرشتے نے آپ ﷺ کی بارگاہ اورس میں حاضر ہو کر عرض کی: پڑھیے، ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مروی کرتی ہیں: میں نے کہا: میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ اُس

3- انظر الحدیث: 6982,4957,4956,4955,4953,3392 صحیح مسلم: 403

اقْرَأْ. فَقُلْتُ: مَا أَنَا بِقَارِئٍ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي، فَقَالَ: (اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ. خَلَقَ الإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ. اقْرَأْ وَرَبُّكَ الأَكْرَمُ) (العلق: 2) " فَرَجَعَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجُفُ فُؤَادُهُ، فَدَخَلَ عَلَى خَدِيجَةَ بِنْتِ خُوَيْلِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فَقَالَ: زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي فَزَمَّلُوهُ حَتَّى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ، فَقَالَ لِخَدِيجَةَ وَأَخْبَرَهَا الخَبَرَ: لَقَدْ خَشِيتُ عَلَى نَفْسِي فَقَالَتْ خَدِيجَةُ: كَلَّا وَاللَّهِ مَا يُخْزِيكَ اللَّهُ أَبَدًا، إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ، وَتَحْمِلُ الكَلَّ، وَتَكْسِبُ المَعْدُومَ، وَتَقْرِي الضَّيْفَ، وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الحَقِّ، فَانْطَلَقَتْ بِهِ خَدِيجَةُ حَتَّى أَتَتْ بِهِ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلِ بْنِ أَسَدِ بْنِ عَبْدِ العُزَّى ابْنَ عَمِّ خَدِيجَةَ وَكَانَ امْرَأً تَنَصَّرَ فِي الجَاهِلِيَّةِ، وَكَانَ يَكْتُبُ الكِتَابَ العِبْرَانِيَّ، فَيَكْتُبُ مِنَ الإِنْجِيلِ بِالعِبْرَانِيَّةِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَكْتُبَ، وَكَانَ شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ عَمِيَ، فَقَالَتْ لَهُ خَدِيجَةُ: يَا ابْنَ عَمِّ، اسْمَعْ مِنَ ابْنِ أَخِيكَ، فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ: يَا ابْنَ أَخِي مَاذَا تَرَى؟ فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرَ مَا رَأَى، فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ: هَذَا النَّامُوسُ الَّذِي نَزَّلَ اللَّهُ عَلَى مُوسَى، يَا لَيْتَنِي فِيهَا جَذَعًا، لَيْتَنِي أَكُونُ حَيًّا إِذْ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوَ مُخْرِجِيَّ هُمْ، قَالَ: نَعَمْ، لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمِثْلِ مَا جِئْتَ بِهِ إِلَّا عُودِيَ، وَإِنْ يُدْرِكْنِي يَوْمُكَ أَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا. ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ أَنْ تُوُفِّيَ، وَفَتَرَ الوَحْيُ

نے مجھے پکڑ کر بڑے زور سے دبایا۔ پھر چھوڑتے ہوئے کہا: پڑھیے میں نے کہا: میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ اُس نے مجھے پکڑ کر دوبارہ بڑے زور سے بھینچا۔ پھر چھوڑ دیا اور کہا: پڑھیے۔ میں نے کہا: میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ اُس نے مجھے پکڑا اور سہ بارہ بھینچا۔ پھر مجھے چھوڑ کر کہا: ''پڑھیئے اپنے رب کے نام سے، جس نے پیدا کیا۔ آدمی کو خون کی پھٹک سے بنایا۔ پڑھیئے اور آپ کا رب ہی سب سے بڑا کریم ہے۔ (۹۶:۱ تا ۳)۔ رسول اللہ ﷺ اس طرح واپس لوٹے کہ آپ ﷺ کا قلب مبارک لرزیدہ تھا۔ پس حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: مجھے کمبل اُڑھا دو، مجھے کمبل اُڑھا دو۔ انہوں نے کمبل اُڑھا دیا، حتیٰ کہ خوف دُور ہو گیا۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سارا ماجرا بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ مجھے اپنی جان کا خوف ہے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ خدا کی قسم، ہرگز نہیں، اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو کبھی رُسوا نہ کرے گا کیونکہ آپ ﷺ صلہ رحمی کرتے، کمزوروں کا بوجھ اُٹھاتے، محتاجوں کے لیے کماتے مہمان کی مہمان نوازی کرتے اور راہِ حق کی صعوبتیں برداشت کرتے ہیں۔ پس حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ ﷺ کو ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبدالعزیٰ کے پاس لے گئیں جو حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چچا زاد تھے۔ وہ زمانہ جاہلیت میں نصرانی ہو گئے تھے اور عبرانی میں کتابت کیا کرتے تھے۔ پس جو اللہ چاہتا وہ انجیل سے عبرانی میں لکھا کرتے۔ وہ بوڑھے اور بینائی سے محروم تھے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن سے کہا: اے چچا کے بیٹے! اپنے بھتیجے کی بات سُنیے۔ ورقہ نے

4 - قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَأَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الأَنْصَارِيَّ، قَالَ: وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الوَحْيِ فَقَالَ فِي حَدِيثِهِ: " بَيْنَا أَنَا أَمْشِي إِذْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ، فَرَفَعْتُ بَصَرِي، فَإِذَا المَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِرَاءٍ جَالِسٌ عَلَى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ، فَرُعِبْتُ مِنْهُ، فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ: زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي " فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: {يَا أَيُّهَا المُدَّثِّرُ. قُمْ فَأَنْذِرْ} (المدثر: 2) إِلَى قَوْلِهِ {وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ} (المدثر: 5). فَحَمِيَ الوَحْيُ وَتَتَابَعَ تَابَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، وَأَبُو صَالِحٍ، وَتَابَعَهُ هِلاَلُ بْنُ رَدَّادٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَالَ يُونُسُ، وَمَعْمَرٌ بَوَادِرُهُ

آپ ﷺ سے کہا: اے بھتیجے! تم کیا دیکھتے ہو؟ رسول اللہ ﷺ نے جو دیکھا تھا بیان فرما دیا۔ پس ورقہ نے آپ ﷺ سے کہا کہ یہی تو وہ ناموس ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ پر اُتارا تھا۔ اے کاش! میں جوان ہوتا۔ اے کاش! میں جب تک زندہ رہتا جب کہ آپ ﷺ کی قوم آپ ﷺ کو نکالے گی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا وہ مجھے نکالیں گے؟ کہا ہاں، کیونکہ جب بھی کوئی شخص یہ چیز لے کر آیا جیسی آپ ﷺ لائے ہیں تو اُس کے ساتھ دشمنی کی گئی۔ اگر میں اُس وقت تک زندہ رہا تو آپ ﷺ کی بھرپور مدد کروں گا۔ چند دنوں کے بعد ورقہ کی وفات ہوگئی اور وحی آنے کا سلسلہ موقوف ہوگیا

ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ مجھے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے بتایا کہ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا انہوں وحی کا موقوف ہونا بیان کرتے ہوئے اپنی حدیث میں کہا میں (حضور ﷺ) چلا جارہا تھا کہ میں نے آسمان سے ایک آواز سنی۔ نگاہ اُٹھا کر دیکھا تو وہی فرشتہ زمین و آسمان کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہوا تھا جو میرے پاس حرا میں آیا تھا۔ میں خوف زدہ گیا، واپس لوٹا اور کہا: مجھے کمبل اُڑھاؤ، مجھے کمبل اُڑھاؤ۔ پس اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی۔ ”اے بالا پوش اوڑھنے والے! کھڑے ہو جاؤ، پھر ڈر سناؤ اور اپنے رب کی ہی بڑائی بولو اور اپنے کپڑے پاک رکھو اور بتوں سے دُور رہو ۲۹ (المدثر، ۱ تا ۵) پس وحی کا سلسلہ شروع ہوگیا متواتر آنے لگی۔ متابعت کی ہے اس کی عبداللہ بن

4۔ اطراف الحدیث: 6214,4954,4926,4925,4924,4923,4922,3238، صحیح مسلم: 408,407,406,405,404، سنن ترمذی: 3325

یوسف اور ابو صالح نے ہلال بن رداد نے زہری سے جب کہ یونس اور معمر نے بَوَادِرُهُ کہا ہے۔

000-باب

5- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: (لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ) (القيامة: 16) قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَالِجُ مِنَ التَّنْزِيلِ شِدَّةً، وَكَانَ مِمَّا يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ- فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَأَنَا أُحَرِّكُهُمَا لَكُمْ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَرِّكُهُمَا، وَقَالَ سَعِيدٌ: أَنَا أُحَرِّكُهُمَا كَمَا رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يُحَرِّكُهُمَا، فَحَرَّكَ شَفَتَيْهِ - فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: (لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ) (القيامة: 17) قَالَ: جَمْعُهُ لَكَ فِي صَدْرِكَ وَتَقْرَأَهُ: (فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ) (القيامة: 18) قَالَ: فَاسْتَمِعْ لَهُ وَأَنْصِتْ: (ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ) (القيامة: 19) ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا أَنْ تَقْرَأَهُ، فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ إِذَا أَتَاهُ جِبْرِيلُ اسْتَمَعَ فَإِذَا انْطَلَقَ جِبْرِيلُ قَرَأَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا قَرَأَهُ

باب

سعید بن جُبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس فرمانِ الٰہی: تم یاد کرنے کی جلدی میں قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دو (۲۹، القیامۃ ۱۶) کے تحت فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نزولِ قرآن کے ساتھ بہت جلدی فرمایا کرتے اور اپنے مبارک ہونٹوں کو جلدی جلدی حرکت دیتے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں تمہیں اپنے ہونٹ حرکت دے کر دکھاتا ہوں جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنہیں حرکت دی تھی اور سعید نے فرمایا کہ میں تمہیں حرکت دے کر دکھاتا ہوں جیسے میں نے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا۔ پس آپ حرکت دیتے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی: ''تم یاد کرنے کی جلدی میں قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دو۔ بے شک اس کا محفوظ کرنا اور پڑھنا ہمارے ذمہ ہے۔'' (۲۹ القیامۃ ۱۶ تا ۱۷) یعنی تمہارے سینے میں قرآن جمع کر دینا اور اسے پڑھوا دینا، لہٰذا: ''جب ہم اسے پڑھ چکیں تو اُس وقت پڑھے ہوئے کی اتباع کرو۔'' (۲۹ القیامۃ ۱۸) یعنی اُسے غور سے سنو اور خاموش رہو۔ ''پھر بے شک اُس کی باریکیوں کا تم پر ظاہر فرمانا ہمارے ذمہ ہے (۲۹ القیامۃ ۱۹) یعنی پھر ہمارے ذمہ کرم پر ہے تم سے اس کا پڑھوانا پس اس کے بعد جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حضرت جبرائیل آمین حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بغور سے سنتے اور جب

5- انظر الحديث: 7524,5044,4929,4928,4927 'صحیح مسلم: 1003' سنن ترمذی: 3328

جبرائیل امین چلے جاتے تو نبی کریم ﷺ اُسی طرح پڑھتے جیسے آپ کو پڑھایا گیا ہوتا۔

000 - باب

6 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وحَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ، وَمَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، نَحْوَهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ، وَكَانَ أَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ، وَكَانَ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ فَلَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ

باب

عبدان، عبداللہ، یونس، زہری بشر بن محمد، عبداللہ یونس اور معمر، زہری، عبیداللہ بن عبداللہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ تمام لوگوں میں سے سب سے بڑھ کر سخی تھے اور رمضان میں جب حضرت جبرئیل سے ملاقات ہوتی تو آپ ﷺ کی سخاوت مزید بڑھ جاتی۔ جبرائیل امین رمضان کی ہر رات آپ ﷺ سے ملتے اور آپ ﷺ کے ساتھ قرآنِ مجید کا دور کرتے۔ پس رسول اللہ ﷺ احسان کرنے میں تیز ہوا سے بھی بڑھ کر سخی تھی۔

000 - باب

7 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فِي رَكْبٍ مِنْ قُرَيْشٍ، وَكَانُوا تُجَّارًا بِالشَّامِ فِي الْمُدَّةِ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَادَّ فِيهَا أَبَا سُفْيَانَ وَكُفَّارَ قُرَيْشٍ، فَأَتَوْهُ وَهُمْ بِإِيلِيَاءَ، فَدَعَاهُمْ فِي مَجْلِسِهِ، وَحَوْلَهُ عُظَمَاءُ الرُّومِ، ثُمَّ دَعَاهُمْ وَدَعَا بِتَرْجُمَانِهِ، فَقَالَ: أَيُّكُمْ أَقْرَبُ نَسَبًا بِهَذَا الرَّجُلِ الَّذِي

باب

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ اُنہیں حضرت ابوسفیان بن حرب نے بتایا کہ انہیں ہرقل نے قریش کی ایک جماعت کے ساتھ اپنے پاس بُلایا جب کہ وہ شام میں تجارت کی غرض سے گئے ہوئے تھے، ان ایام مدّت کے دوران جب کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوسفیان اور قریش سے معاہدہ کیا ہوا تھا۔ وہ لوگ ہرقل کے پاس گئے جب کہ وہ سب ایلیا میں تھے۔ ہرقل نے انہیں اپنے دربار میں طلب کیا اور ہرقل کے گرد رُومی سردار تھے۔ رجماعت قریش کو بلا کر اس نے اپنے ترجمان کو بلایا اور کہا: جس شخص نے نبوت کا

6- انظر الحدیث: 4997,3554,3220,1902 'صحیح مسلم: 5964 'سنن نسائی: 2094

7- انظر الحدیث: 7541,7196,6260,5980,4553,3174,2978,2941,2804,2681,51 'صحیح مسلم: 4583 'سنن ابو داؤد: 5136 'سنن ترمذی: 2718

يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ؟ فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ: فَقُلْتُ أَنَا أَقْرَبُهُمْ نَسَبًا. فَقَالَ: أَدْنُوهُ مِنِّي، وَقَرِّبُوا أَصْحَابَهُ فَاجْعَلُوهُمْ عِنْدَ ظَهْرِهِ. ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ: قُلْ لَهُمْ إِنِّي سَائِلٌ هَذَا عَنْ هَذَا الرَّجُلِ، فَإِنْ كَذَبَنِي فَكَذِّبُوهُ. فَوَاللَّهِ لَوْلَا الْحَيَاءُ مِنْ أَنْ يَأْثِرُوا عَلَيَّ كَذِبًا لَكَذَبْتُ عَنْهُ. ثُمَّ كَانَ أَوَّلَ مَا سَأَلَنِي عَنْهُ أَنْ قَالَ: كَيْفَ نَسَبُهُ فِيكُمْ؟ قُلْتُ: هُوَ فِينَا ذُو نَسَبٍ، قَالَ: فَهَلْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ مِنْكُمْ أَحَدٌ قَطُّ قَبْلَهُ؟ قُلْتُ: لَا. قَالَ: فَهَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ؟ قُلْتُ: لَا قَالَ: فَأَشْرَافُ النَّاسِ يَتَّبِعُونَهُ أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ؟ فَقُلْتُ بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ. قَالَ: أَيَزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ؟ قُلْتُ: بَلْ يَزِيدُونَ. قَالَ: فَهَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ سَخْطَةً لِدِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ؟ قُلْتُ: لَا. قَالَ: فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ؟ قُلْتُ: لَا. قَالَ: فَهَلْ يَغْدِرُ؟ قُلْتُ: لَا، وَنَحْنُ مِنْهُ فِي مُدَّةٍ لَا نَدْرِي مَا هُوَ فَاعِلٌ فِيهَا. قَالَ: وَلَمْ تُمْكِنِّي كَلِمَةٌ أُدْخِلُ فِيهَا شَيْئًا غَيْرُ هَذِهِ الْكَلِمَةِ. قَالَ: فَهَلْ قَاتَلْتُمُوهُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: فَكَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ إِيَّاهُ؟ قُلْتُ: الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ سِجَالٌ، يَنَالُ مِنَّا وَنَنَالُ مِنْهُ. قَالَ: مَاذَا يَأْمُرُكُمْ؟ قُلْتُ: يَقُولُ: اعْبُدُوا اللَّهَ وَحْدَهُ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَاتْرُكُوا مَا يَقُولُ آبَاؤُكُمْ، وَيَأْمُرُنَا بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالصِّدْقِ وَالْعَفَافِ وَالصِّلَةِ. فَقَالَ لِلتَّرْجُمَانِ: قُلْ لَهُ: سَأَلْتُكَ عَنْ نَسَبِهِ فَذَكَرْتَ أَنَّهُ فِيكُمْ ذُو نَسَبٍ، فَكَذَلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِي نَسَبِ قَوْمِهَا. وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَالَ أَحَدٌ مِنْكُمْ هَذَا الْقَوْلَ،

دعویٰ کیا ہے تم میں بلحاظ نسب اُس کا سب سے زیادہ قریبی کون ہے؟ ابوسفیان نے کہا کہ میں نسب کے لحاظ سے اُس کے زیادہ قریب ہوں۔ ہرقل نے کہا کہ اسے میرے نزدیک کردو اور باقی لوگوں کو اس کے نزدیک کردو۔ پس درباریوں نے ان لوگوں کو اُس کے پیچھے کردیا۔ پھر ہرقل نے اپنے ترجمان سے کہا: میں اب اس (ابوسفیان) سے اُس شخص کے متعلق پوچھنے لگا ہوں (خبر نبوت کا دعویٰ کیا ہے)۔ اگر یہ (ابوسفیان) غلط بیانی کرے تو اس کی تکذیب کردینا۔ (ابوسفیان کا بیان ہے کہ) خدا کی قسم اگر مجھے جھوٹا کہلانے سے حیا نہ آتی تو میں ضرور جھوٹ بولتا۔ پھر ہرقل نے مجھ سے سب سے پہلے حضور ﷺ کے متعلق پوچھتے ہوئے کہا: تم میں اُس کا نسب کیسا ہے؟ میں نے کہا کہ وہ ہم میں سے اعلیٰ نسب والے ہیں ہے۔ اُس نے کہا: کیا تم میں سے پہلے بھی (نبوت سے متعلق) یہ بات کسی نے کہی تھی؟ میں نے کہا: نہیں۔ اس نے کہا کہ اُس کی پیروی کرنے والے مالدار لوگ ہیں یا غریب؟ میں نے کہا: غریب لوگ۔ اُس نے کہا: وہ تعداد میں بڑھ رہے ہیں یا گھٹ رہے ہیں: میں نے کہا: بلکہ بڑھ رہے ہیں۔ اس نے کہا: اُس کے دین میں داخل ہونے کے بعد کیا کوئی ناراض ہوکر دین سے پھرا ہے؟ میں نے کہا: نہیں۔ اُس نے کہا: کیا یہ بات کہنے سے پہلے تم اُس پر جھوٹ کی تہمت لگاتے تھے؟ میں نے کہا: نہیں اُس نے کہا: کیا وہ وعدہ کی خلاف ورزی کرتا ہے؟ میں نے کہا: نہیں اور یہ ہمارے معاہدے کی موت ہے نہیں معلوم وہ اس میں کیا کرنے والا ہے ایفاء عہد یا وعدہ خلافی۔ اس لفظ کے سوا اور کوئی غلط لفظ ملانا میرے لیے ممکن نہیں رہا تھا۔ اُس نے کہا: کیا کبھی تم نے

فَذَكَرْتَ أَنْ لَا، فَقُلْتُ: لَوْ كَانَ أَحَدٌ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ قَبْلَهُ، لَقُلْتُ رَجُلٌ يَأْتَسِي بِقَوْلٍ قِيلَ قَبْلَهُ. وَسَأَلْتُكَ هَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ، فَذَكَرْتَ أَنْ لَا، قُلْتُ فَلَوْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ، قُلْتُ رَجُلٌ يَطْلُبُ مُلْكَ أَبِيهِ، وَسَأَلْتُكَ، هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ، فَذَكَرْتَ أَنْ لَا، فَقَدْ أَعْرِفُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَذَرَ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ وَيَكْذِبَ عَلَى اللَّهِ. وَسَأَلْتُكَ أَشْرَافُ النَّاسِ اتَّبَعُوهُ أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ، فَذَكَرْتَ أَنَّ ضُعَفَاءَهُمُ اتَّبَعُوهُ، وَهُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ. وَسَأَلْتُكَ أَيَزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ، فَذَكَرْتَ أَنَّهُمْ يَزِيدُونَ، وَكَذَلِكَ أَمْرُ الْإِيمَانِ حَتَّى يَتِمَّ. وَسَأَلْتُكَ أَيَرْتَدُّ أَحَدٌ سَخْطَةً لِدِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ، فَذَكَرْتَ أَنْ لَا، وَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ حِينَ تُخَالِطُ بَشَاشَتُهُ الْقُلُوبَ. وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ، فَذَكَرْتَ أَنْ لَا، وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ لَا تَغْدِرُ. وَسَأَلْتُكَ بِمَا يَأْمُرُكُمْ، فَذَكَرْتَ أَنَّهُ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَيَنْهَاكُمْ عَنْ عِبَادَةِ الْأَوْثَانِ، وَيَأْمُرُكُمْ بِالصَّلَاةِ وَالصِّدْقِ وَالْعَفَافِ، فَإِنْ كَانَ مَا تَقُولُ حَقًّا فَسَيَمْلِكُ مَوْضِعَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ، وَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ خَارِجٌ، لَمْ أَكُنْ أَظُنُّ أَنَّهُ مِنْكُمْ، فَلَوْ أَنِّي أَعْلَمُ أَنِّي أَخْلُصُ إِلَيْهِ لَتَجَشَّمْتُ لِقَاءَهُ، وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمِهِ. ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي بَعَثَ بِهِ دِحْيَةُ إِلَى عَظِيمِ بُصْرَى، فَدَفَعَهُ إِلَى هِرَقْلَ، فَقَرَأَهُ فَإِذَا فِيهِ " بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ: سَلَامٌ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ

اُس سے جنگ کی ہے؟ میں نے کہا: ہاں۔ کہا: تمہاری جنگ کا انجام کیا ہوا؟ میں نے کہا کہ جنگ کی کیفیت ہمارے درمیان ڈول کی طرح رہی، کبھی وہ بھر لیتے اور کبھی ہم۔ کہا: وہ تمہیں کن باتوں کا حکم دیتا ہے میں نے کہا: وہ کہتا ہے کہ صرف ایک خدا کی عبادت کرو اور اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور اُن (شرکیہ) باتوں کو چھوڑ دو جو تمہارے آباؤ اجداد کرتے تھے اور وہ ہمیں نماز، سچائی، پاکبازی اور صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں۔ ہرقل نے ترجمان سے کہا کہ ان لوگوں سے کہو کہ میں نے تم سے اُس کے نسب کے متعلق پوچھا تو تم نے بتایا کہ وہ تم میں اعلیٰ نسب ہے اور رسول اپنی قوم کے اعلیٰ نسب میں مبعوث فرمائے جاتے تھے اور میں نے تم سے پوچھا کہ کیا تم میں سے کسی نے نبوت سے متعلق یہ بات پہلے بھی کہی تھی تو تم نے بیان کیا کہ نہیں۔ میں نے سوچا کہ اگر یہ بات پہلے کسی نے کہی ہوتی تو ممکن ہے یہ شخص پہلے کہی ہوئی بات کی نقل کر رہا ہے اور میں نے تم سے پوچھا کہ اُس کے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ ہوا ہے تو تم نے کہا کہ نہیں میں نے سوچا کہ اگر اُس کے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ ہوا ہوتا تو یہ اپنے بڑے کی بادشاہی حاصل کرنا چاہتا ہے اور میں نے تم سے پوچھا کہ یہ بات کہنے سے پہلے کیا اس پر جھوٹ کی تہمت لگاتے تھے تو تم نے جواب دیا۔ نہیں تو میں جان گیا کہ یہ نہیں ہوسکتا کہ ایک آدمی لوگوں کے متعلق جھوٹ بولنے سے تو بچے لیکن خدا کے متعلق جھوٹ بولے۔ اور میں نے تم سے پوچھا کہ اس کی پیروی کرنے والے تمہارے مالدار ہیں یا غریب لوگ تو تم نے بیان کیا کہ غریبوں نے اُس کی پیروی کی ہے جب کہ رسولوں کے پیروکار غریب لوگ ہی ہوتے

الْهُدَى، أَمَّا بَعْدُ، فَإِنِّي أَدْعُوكَ بِدِعَايَةِ الإِسْلاَمِ، أَسْلِمْ تَسْلَمْ، يُؤْتِكَ اللَّهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ، فَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَإِنَّ عَلَيْكَ إِثْمَ الأَرِيسِيِّينَ " وَ (يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَنْ لاَ نَعْبُدَ إِلاَّ اللَّهَ وَلاَ نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلاَ يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ) قَالَ أَبُو سُفْيَانَ: فَلَمَّا قَالَ مَا قَالَ، وَفَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ الْكِتَابِ، كَثُرَ عِنْدَهُ الصَّخَبُ وَارْتَفَعَتِ الأَصْوَاتُ وَأُخْرِجْنَا، فَقُلْتُ لأَصْحَابِي حِينَ أُخْرِجْنَا: لَقَدْ أَمِرَ أَمْرُ ابْنِ أَبِي كَبْشَةَ، إِنَّهُ يَخَافُهُ مَلِكُ بَنِي الأَصْفَرِ. فَمَا زِلْتُ مُوقِنًا أَنَّهُ سَيَظْهَرُ حَتَّى أَدْخَلَ اللَّهُ عَلَيَّ الإِسْلاَمَ. وَكَانَ ابْنُ النَّاظُورِ، صَاحِبُ إِيلِيَاءَ وَهِرَقْلَ، سُقُفًّا عَلَى نَصَارَى الشَّأْمِ يُحَدِّثُ أَنَّ هِرَقْلَ حِينَ قَدِمَ إِيلِيَاءَ، أَصْبَحَ يَوْمًا خَبِيثَ النَّفْسِ، فَقَالَ بَعْضُ بَطَارِقَتِهِ: قَدِ اسْتَنْكَرْنَا هَيْئَتَكَ. قَالَ ابْنُ النَّاظُورِ: وَكَانَ هِرَقْلُ حَزَّاءً يَنْظُرُ فِي النُّجُومِ، فَقَالَ لَهُمْ حِينَ سَأَلُوهُ: إِنِّي رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ حِينَ نَظَرْتُ فِي النُّجُومِ مَلِكَ الْخِتَانِ قَدْ ظَهَرَ، فَمَنْ يَخْتَتِنُ مِنْ هَذِهِ الأُمَّةِ؟ قَالُوا: لَيْسَ يَخْتَتِنُ إِلاَّ الْيَهُودُ، فَلاَ يُهِمَّنَّكَ شَأْنُهُمْ، وَاكْتُبْ إِلَى مَدَايِنِ مُلْكِكَ، فَيَقْتُلُوا مَنْ فِيهِمْ مِنَ الْيَهُودِ. فَبَيْنَمَا هُمْ عَلَى أَمْرِهِمْ، أُتِيَ هِرَقْلُ بِرَجُلٍ أَرْسَلَ بِهِ مَلِكُ غَسَّانَ يُخْبِرُ عَنْ خَبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا اسْتَخْبَرَهُ هِرَقْلُ قَالَ: اذْهَبُوا فَانْظُرُوا أَمُخْتَتِنٌ هُوَ أَمْ لاَ. فَنَظَرُوا إِلَيْهِ، فَحَدَّثُوهُ أَنَّهُ مُخْتَتِنٌ، وَسَأَلَهُ عَنِ الْعَرَبِ، فَقَالَ: هُمْ

ہیں اور میں نے تم سے پوچھا کہ پیروکار تعداد میں بڑھ رہے ہیں یا گھٹ رہے ہیں تو تم نے بتایا کہ بڑھ رہے ہیں جب کہ ایمان کا معاملہ یہی ہے حتیٰ کہ مکمل ہو جاتا ہے اور میں نے تم سے پوچھا کہ کیا کوئی ناراض ہو کر دین قبول کرنے کے بعد (دین سے) پھرتا بھی ہے تو تم نے نفی میں جواب دیا اور ایمان کا یہی معاملہ ہے جب کہ اُس کی بشاشت دلوں میں سما جائے اور میں نے تم سے پوچھا کہ کیا وہ وعدہ خلافی کرتا ہے تو تم نے کہا نہیں اور رسول وعدہ خلافی نہیں کیا کرتے اور میں نے تم سے پوچھا کہ وہ تمہیں کن باتوں کا حکم دیتا ہے تو تم نے بتایا کہ وہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ ایک اللہ کی عبادت کرو اور اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور تمہیں بتوں کی پوجا کرنے سے منع کرتا ہے اور تمہیں نماز، سچائی اور پاکبازی کا حکم دیتا ہے۔ اگر تمہاری یہ باتیں صحیح ہیں تو جلد ہی وہ میرے اِن قدموں کی جگہ کے بھی مالک ہو جائیں گے۔ مجھے اچھی طرح معلوم تھا کہ وہ ظاہر ہونے والے ہیں لیکن یہ نہیں سوچا تھا کہ وہ تم میں سے ہوں گے۔ اگر میں جانتا کہ اُن تک پہنچ پاؤں گا تو ضرور شرفِ زیارت حاصل کرتا اور اگر میں اُن کی بارگاہ میں حاضر ہوتا تو اُن کے قدموں کو دھونے کی سعادت حاصل کرتا۔ پھر اُس نے رسول اللہ ﷺ کے نامۂ مبارک کو منگوایا جو آپ ﷺ نے حضرت دحیہ کلبی کے ہاتھ گورنر بصریٰ کے پاس بھیجا تھا اور گورنر بصریٰ نے ہرقل تک پھر ہرقل نے اُسے پڑھا تو اُس میں تھا: اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ محمد کی طرف سے جو اللہ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں، رُوم کے بادشاہ ہرقل کے لیے سلام اُس پر جو ہدایت کی پیروی کرے۔ امابعد: میں تمہیں اسلام کی

يَخْتَتِنُونَ. فَقَالَ هِرَقْلُ: هَذَا مُلْكُ هَذِهِ الأُمَّةِ قَدْ ظَهَرَ. ثُمَّ كَتَبَ هِرَقْلُ إِلَى صَاحِبٍ لَهُ بِرُومِيَةَ، وَكَانَ نَظِيرَهُ فِي العِلْمِ، وَسَارَ هِرَقْلُ إِلَى حِمْصَ، فَلَمْ يَرِمْ حِمْصَ حَتَّى أَتَاهُ كِتَابٌ مِنْ صَاحِبِهِ يُوَافِقُ رَأْيَ هِرَقْلَ عَلَى خُرُوجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنَّهُ نَبِيٌّ، فَأَذِنَ هِرَقْلُ لِعُظَمَاءِ الرُّومِ فِي دَسْكَرَةٍ لَهُ بِحِمْصَ، ثُمَّ أَمَرَ بِأَبْوَابِهَا فَغُلِّقَتْ، ثُمَّ اطَّلَعَ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الرُّومِ، هَلْ لَكُمْ فِي الفَلاَحِ وَالرُّشْدِ، وَأَنْ يَثْبُتَ مُلْكُكُمْ، فَتُبَايِعُوا هَذَا النَّبِيَّ؟ فَحَاصُوا حَيْصَةَ حُمُرِ الوَحْشِ إِلَى الأَبْوَابِ، فَوَجَدُوهَا قَدْ غُلِّقَتْ، فَلَمَّا رَأَى هِرَقْلُ نَفْرَتَهُمْ، وَأَيِسَ مِنَ الإِيمَانِ، قَالَ: رُدُّوهُمْ عَلَيَّ، وَقَالَ: إِنِّي قُلْتُ مَقَالَتِي آنِفًا أَخْتَبِرُ بِهَا شِدَّتَكُمْ عَلَى دِينِكُمْ، فَقَدْ رَأَيْتُ، فَسَجَدُوا لَهُ وَرَضُوا عَنْهُ، فَكَانَ ذَلِكَ آخِرَ شَأْنِ هِرَقْلَ

دعوت دیتا ہوں اور اسلام قبول کرلو گے تو سلامت رہو گے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں دُوگنا اجر دے گا اور اگر منہ پھیرو گے تو تمھاری رعیّت کا گناہ بھی تم پر ہوگا۔ اے اہل کتاب! اس بات کی طرف آجاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں ہے کہ اللہ کے سوا کسی کہ عبادت نہ کریں اور اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں اور آپس میں ایک دوسرے کو خدا نہ بنائیں اللہ کو چھوڑ کر۔ اگر اس سے پھر دتو کہہ دو کہ گواہ رہنا کیونکہ ہم مسلمان ہیں (۳:۶۴)۔ ابوسفیان کا بیان ہے کہ جب ہرقل نے اپنی بات مکمل کی اور نامۂ مبارک پڑھ کر فارغ ہوا تو اُس کے آس پاس شور ہونے لگا اور آوازیں بلند ہوگئیں اور ہمیں وہاں سے نکال دیا گیا۔ تو نکلتے وقت میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا ابنِ ابی کبشہ محمد ﷺ کا معاملہ حتیٰ بڑھ گیا کہ بنی اصفر (روم) کا بادشاہ اُس سے ڈرتا ہے۔ اُس وقت سے مجھے یقین ہوگیا کہ بہت جلد اس کا غلبہ ہوگا محمد ﷺ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے دائرہ اسلام میں داخل فرما دیا۔ ابنِ ناطور جو ہرقل کی طرف سے حاکمِ ایلیا اور شام کے نصرانیوں کا سردار تھا، اس کا بیان ہے کہ ہرقل جب ایلیا میں آیا تو ایک صبح کو افسردہ تھا۔ اُس کے کسی مصاحب نے کہا کہ ہم آپ کو افسردہ دیکھتے ہیں۔ ابنِ ناطور کا بیان ہے کہ ہرقل علم نجوم کا ماہر تھا لہٰذا اُس نے سوال کے جواب میں کہا کہ آج رات جب میں نے تاروں کو دیکھا تو نظر آیا کہ ختنہ والوں کا بادشاہ ظاہر ہوچکا ہے اِس زمانہ میں ختنہ کون لوگ کرواتے ہیں! لوگوں نے کہا کہ یہود کے سوا کوئی بھی ختنہ نہیں کرواتا۔ اور اُن کی طرف سے آپ کو کوئی اندیشہ نہیں۔ اپنے ملک کے شہروں کو لکھ بھیج دیجیے کہ اُن میں جتنے یہودی ہوں قتل کردیے جائیں۔ ابھی

اِسی غور و فکر جاری تھا کہ ہرقل کے سامنے میں ایک شخص کو پیش کیا گیا جس کو غسّان کے بادشاہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر دینے کے لیے بھیجا تھا جب اُس نے ہرقل کو خبر دی تو اُس نے کہا: جا کر دیکھو کہ وہ لوگ ختنہ کرواتے ہیں یا نہیں؟ انہوں نے دیکھا اور بتایا کہ وہ ختنہ کرواتے ہیں اور عرب کے متعلق پوچھا تو اُسے بتایا گیا کہ وہ بھی ختنہ کرواتے ہیں۔ پس ہرقل نے کہا کہ اُس ظاہر ہونے والی اُمت کا بادشاہ یہی ہے۔ پھر ہرقل نے اپنے ایک رومی مصاحب کو یہ بات لکھی جو علمِ نجوم میں مہارت میں اُس کا ہم پلّہ تھا اور خود ہرقل حمص کی جانب نکل گیا۔ ابھی حمص سے باہر نہیں گیا تھا کہ اُس مصاحب کا خط آ گیا جو ہرقل کی تائید میں تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر ہو چکے اور وہ برحق نبی ہیں۔ پھر ہرقل نے حمص کے بڑے بڑے آدمیوں کو رہے محل میں طلب کیا اور حکم دیا کہ محل کے دروازے بند کر دیئے جائیں۔ وہ بند کر دیئے گئے۔ وہ سامنے آیا اور کہا: اے رومی سردارو! اگر تمہیں نجات اور ہدایت چاہیے اور تم یہ چاہتے ہو کہ تمہاری حکومت قائم رہے تو اُس نبی کی بیعت کر لو۔ پس وہ رومی سردار جنگلی گدھوں کی طرح دروازوں کی طرف بھاگے جو بند پائے۔ جب ہرقل نے اُن لوگوں کی اسلام سے کی نفرت دیکھی تو اُن کے ایمان لانے سے مایوس ہو گیا اور کہا۔ میں نے تو یہ بات اس لیے کہی تھی کہ دین میں تمہاری مضبوطی کو جانچوں اور میں نے دیکھ لیا۔ پس ان سرداروں نے ہرقل کے لیے سجدہ کیا اور اُس سے خوش ہو گئے۔ ہرقل کا آخری حال یہ ہے۔

7م - رَوَاهُ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ، وَيُونُسُ، وَمَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ

امام بخاری نے فرمایا کہ مروی کیا ہے اسے صالح بن کیسان اور یونس اور معمر نے زہری سے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

2- كِتَابُ الإِيمَانِ

ایمان کے بیان

ایمان کے لغوی معنی ہیں: امن دینا۔ شریعت میں ایمان اُن اسلامی عقائد کا نام ہے جنہیں مان کر انسان عذابِ الٰہی سے امن میں آجاتا ہے، یعنی تمام ان چیزوں کو ماننا جو حضور رب کی طرف سے لائے، چونکہ ایمان محض ماننے اور تصدیق کا نام ہے اس لیئے اس میں مقدار ناممکن ہے، ہاں کیفیت کی زیادتی و کمی ممکن ہے، چونکہ ایمان عبادت کی اصل ہے اس لیئے پہلے اسے بیان فرمایا۔ (مراۃ المناجیح ج ا ص ا)

1- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بُنِيَ الإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ

وَهُوَ قَوْلٌ وَفِعْلٌ، وَيَزِيدُ وَيَنْقُصُ، قَالَ اللهُ تَعَالَى {لِيَزْدَادُوا إِيمَانًا مَعَ إِيمَانِهِمْ} (الفتح: 4) {وَزِدْنَاهُمْ هُدًى} (الكهف: 13) {وَيَزِيدُ اللهُ الَّذِينَ اهْتَدَوْا هُدًى} (مريم: 76) {وَالَّذِينَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَآتَاهُمْ تَقْوَاهُمْ} (محمد: 17) وَقَوْلُهُ: {وَيَزْدَادَ الَّذِينَ آمَنُوا إِيمَانًا} (المدثر: 31) وَقَوْلُهُ: {أَيُّكُمْ زَادَتْهُ هَذِهِ إِيمَانًا فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا فَزَادَتْهُمْ إِيمَانًا} (التوبة: 124) وَقَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ: {فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَانًا} (آل عمران: 173) وَقَوْلُهُ تَعَالَى: {وَمَا زَادَهُمْ إِلَّا إِيمَانًا وَتَسْلِيمًا} (الأحزاب: 22) وَالحُبُّ فِي اللهِ وَالبُغْضُ فِي اللهِ مِنَ الإِيمَانِ" وَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ العَزِيزِ إِلَى عَدِيِّ بْنِ عَدِيٍّ: إِنَّ لِلْإِيمَانِ فَرَائِضَ، وَشَرَائِعَ، وَحُدُودًا، وَسُنَنًا، فَمَنِ اسْتَكْمَلَهَا اسْتَكْمَلَ الإِيمَانَ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَكْمِلْهَا لَمْ يَسْتَكْمِلِ الإِيمَانَ، فَإِنْ أَعِشْ فَسَأُبَيِّنُهَا لَكُمْ حَتَّى تَعْمَلُوا بِهَا، وَإِنْ أَمُتْ فَمَا أَنَا عَلَى صُحْبَتِكُمْ بِحَرِيصٍ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ صَلَّى اللهُ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اسلام کی بنیاد پانچ باتوں پر ہے

اور وہ قول ہے اور فعل ہے اس میں زیادتی ہوئی ہے اور کمی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے تاکہ انہیں یقین پر یقین بڑھے (۲۶ الفتح ۴) اور ہم نے اُن کے لیے ہدایت کو بڑھا (۱۵ الکھف ۱۳) اور جنہوں نے ہدایت پائی اللہ انہیں اور ہدایت بڑھائے گا (۱۶ المریم ۷۶) اور جنہوں نے راہ پائی اللہ نے انکی ہدایت اور زیادہ فرمائی اور ان کی پرہیز گاری انہیں عطا فرمائی (۲۹ مدثر ۳۱) پس جو ایمان والے تھے اُن کے ایمان کو بڑھایا (التوبہ، ۱۲۴) اور ارشادِ ربانی ہے: پس وہ ڈرے تو ان کے ایمان کو بڑھا دیا (پ آل عمران ۱۷۳) اور ارشادِ ربانی ہے: اور نہیں زیادہ کیا مگر اُن کے ایمان اور اسلام کو قواعد (پ الاحزاب ۲۲) نیز اللہ کے لیے محبت رکھنا اور اللہ کے لیے عداوت رکھنا ایمان سے ہے اور عمر بن عبدالعزیز نے عدی بن عدی کے لیے لکھا کہ ایمان کے کچھ فرائض، ضابطے قواعد، حدود اور طریقے ہیں، جس نے اُن کو پورا کیا اُس نے ایمان کی تکمیل کردی اور جس نے ان پورا نہ کیا اُس نے ایمان کی تکمیل نہ کی۔ اگر میں زندہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَلَكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِي وَقَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ: اجْلِسْ بِنَا نُؤْمِنْ سَاعَةً وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: الْيَقِينُ الإِيمَانُ كُلُّهُ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: لاَ يَبْلُغُ الْعَبْدُ حَقِيقَةَ التَّقْوَى حَتَّى يَدَعَ مَا حَاكَ فِي الصَّدْرِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ: شَرَعَ لَكُمْ مِنَ الدِّينِ أَوْصَيْنَاكَ يَا مُحَمَّدُ وَإِيَّاهُ دِينًا وَاحِدًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: شِرْعَةً وَمِنْهَاجًا سَبِيلاً وَسُنَّةً

رہا تو تمہیں انکی تفصیل بیان کرونگا تا کہ تم انہیں جان لو اور اگر فوت ہو گیا تو مجھے تمہارے پاس زندہ رہنے کا حریص بھی نہیں ہے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا: تا کہ میرے دل کو عین الیقین ہو جائے (پ البقرہ ۲۶۰) اور حضرت معاذ نے کہا: ہمارے پاس بیٹھو تا کہ ہم ایک ساعت مطمئن رہیں حضرت ابنِ مسعود نے فرمایا کہ یقین ہی سارا ایمان ہے اور حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ بندہ تقویٰ کی حقیقت تک نہیں پہنچ پاتا حتیٰ کہ اُن چیزوں کو چھوڑ دے جو دل میں تک ڈالتی ہیں اور مجاہد نے شَرَعَ لَكُمْ مِنَ الدِّينِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوحًا کی تفسیر میں کہا: ''اے محمد! ہم نے تمہیں اور اُسے ایک ہی دین کی وصیت فرمائی۔'' حضرت ابن عباس نے شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا کی تفسیر میں فرمایا: ''راستہ اور طریقہ''۔

2- بَابُ دُعَاؤُكُمْ إِيمَانُكُمْ

اور تمہارا دعا کرنا بھی تمہارے ایمان سے ہے

8- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، قَالَ: أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "بُنِيَ الإِسْلاَمُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، وَإِقَامِ الصَّلاَةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالْحَجِّ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ"

عکرمہ بن خالد حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ باتوں پر ہے۔ گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا اور حج اور رمضان کے روزے۔

3- بَابُ أُمُورِ الإِيمَانِ

اُمورِ ایمان

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى: (لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، وَلَكِنَّ الْبِرَّ

اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: دیکھ اصلی نیکی یہ نہیں کہ منہ مشرق یا مغرب کی طرف کرو ہاں اصل نیکی یہ کہ ایمان

8- انظر الحدیث: 4515، صحیح مسلم: 114، سنن ترمذی: 2609م

مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ وَآتَى الْمَالَ عَلَى حُبِّهِ ذَوِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَالسَّائِلِينَ وَفِي الرِّقَابِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَالْمُوفُونَ بِعَهْدِهِمْ إِذَا عَاهَدُوا وَالصَّابِرِينَ فِي الْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ وَحِينَ الْبَأْسِ أُولَئِكَ الَّذِينَ صَدَقُوا وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ) (البقرة: 177) وَقَوْلِهِ: (قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ) (المؤمنون: 1) الْآيَةَ

لائے اللہ پر اور قیامت پر اَلْمُتَّقُوْنَ تک (پ ۲ البقرہ ۱۷۷) نیز فرمایا: بے شک مراد کو پہنچے ایمان والے (پ۱۸ المومنون ۱)

9 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسِتُّونَ شُعْبَةً، وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ

عبداللہ بن محمد جعفی، ابو عامر عقدی، سلیمان بن بلال، عبداللہ بن دینار، ابوصالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایمان کی ساٹھ سے اوپر کچھ شاخیں ہیں اور حیا بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔

5-بَابٌ: الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ

مسلمان وہ ہے جس نے اپنی زبان اور اپنے ہاتھ سے دوسرے مسلمانوں کو سلامت رکھا

10 - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ، وَإِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ، وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ

شعبی حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مسلمان وہ ہے جس نے اپنی زبان اور اپنے ہاتھ سے دوسرے مسلمانوں کو سلامت رکھا اور مہاجر وہ ہے جو اُن کاموں کو چھوڑ دے جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔

10م - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ: وَقَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ،

امام بخاری ابومعاویہ، داؤد بن ابوہند، عامر کا بیان

9- صحیح مسلم: 152,151 'سنن ترمذی: 2614 'سنن نسائی: 5021,5020,5019 'سنن ابن ماجہ: 54

10م- انظر الحدیث: 6484 'سنن ابو داؤد: 2481 'سنن نسائی: 5011

حَدَّثَنَا دَاوُدُ هُوَ ابْنُ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ عَامِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَبْدُ الأَعْلَى، عَنْ دَاوُدَ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو کو نبی کریم ﷺ کے حوالے سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا۔ عبدالاعلیٰ، داؤد عامر، حضرت عبداللہ نے نبی کریم ﷺ سے مروی کی۔

5- بَابٌ: أَيُّ الإِسْلاَمِ أَفْضَلُ؟

افضل اسلام کیا ہے؟

11 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ القُرَشِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَيُّ الإِسْلاَمِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: مَنْ سَلِمَ المُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ، وَيَدِهِ

سعید بن یحییٰ بن سعید اُموی قرشی، اُن کے والد ماجد، ابو بُردہ بن عبداللہ بن ابی بُردہ، ابی بُردہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! افضل اسلام کیا ہے؟ فرمایا کہ جس نے اپنی زبان اور اپنے ہاتھ سے دوسرے مسلمانوں کو سلامت رکھا۔

6- بَابٌ: إِطْعَامُ الطَّعَامِ مِنَ الإِسْلاَمِ

کھانا کھلانا بھی اسلام ہے

12 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي الخَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ الإِسْلاَمِ خَيْرٌ؟ قَالَ: تُطْعِمُ الطَّعَامَ، وَتَقْرَأُ السَّلاَمَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ بہتر اسلام کیا ہے؟ فرمایا کہ تم کھانا کھلاؤ اور سلام کرو جسے تم جانتے ہو اسے بھی جسے نہ جانتے ہو۔

7- بَابٌ: مِنَ الإِيمَانِ أَنْ يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ

یہ بھی ایمان میں سے ہے کہ اپنے بھائی کے لیے وہی پسند کرے جو اپنے پسند کرتا ہے

13 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ

مسدّد، یحییٰ، شعبہ، قتادہ، حضرت انس نے مرفوعاً

11- صحیح مسلم: 162، سنن ترمذی: 2504، سنن نسائی: 5014۔

12- انظر الحدیث: 6236,28، صحیح مسلم: 159، سنن نسائی: 5015، سنن ابن ماجہ: 3253

13- صحیح مسلم: 169,168، سنن ترمذی: 2515، سنن نسائی: 5054,5032,5031، سنن ابن ماجہ: 66

شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ، حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ

حسین معلم، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی اس وقت تک کامل مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ اپنے بھائی کے لیے بھی وہی پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

8- بَابٌ: حُبُّ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الإِيمَانِ

رسول اللہ ﷺ کی محبت ایمان ہے

14 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ

اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اُس کے والد اور اُس کی اولاد سے زیادہ محبوب تر نہ ہوجاؤں۔

15 - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ح وحَدَّثَنَا آدَمُ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ، حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ

یعقوب بن ابراہیم، ابنِ علیہ، عبدالعزیز بن صہیب، حضرت انس، نبی کریم ﷺ آدم بن ابوایاس، شعبہ، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی مومن نہیں ہوسکتا حتیٰ کہ میں اُسے اُس کے والد، اُس کی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب تر نہ ہوجاؤں۔

9- بَابُ حَلَاوَةِ الإِيمَانِ

ایمان کی لذت

16 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس میں تین باتیں موجود ہوں گی اُس نے ایمان کی لذت پالی۔ وہ یہ کہ اللہ اور اُس

14- سنن نسائی: 5030

15- صحیح مسلم: 167,166، سنن نسائی: 5029,5028، سنن ابن ماجہ: 67

16- صحیح مسلم: 163، سنن ترمذی: 2624

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ: أَنْ يَكُونَ اللهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ، وَأَنْ يَكْرَهَ أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ

کا رسول اُسے دوسروں سے زیادہ محبوب تر ہو جائیں اور یہ کہ آدمی کسی سے محبت رکھے تو صرف اللہ کے لیے رکھے اور کفر میں واپس جانے کو ایسا ناپسند کرے جیسے آگ میں ڈالا جانے کو ناپسند کرتا ہے۔

10- بَابٌ: عَلَامَةُ الْإِيمَانِ حُبُّ الْأَنْصَارِ

انصار سے محبت رکھنا ایمان کی علامت ہے

17- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَبْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: آيَةُ الْإِيمَانِ حُبُّ الْأَنْصَارِ، وَآيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْأَنْصَارِ

عبداللہ بن جُبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: انصار سے محبت رکھنا ایمان کی علامت ہے اور انصار سے عداوت نفاق کی نشانی ہے۔

11- باب

باب

18- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ عَائِذُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ، أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا وَهُوَ أَحَدُ النُّقَبَاءِ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ، وَحَوْلَهُ عِصَابَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ: بَايِعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللهِ شَيْئًا، وَلَا تَسْرِقُوا، وَلَا تَزْنُوا، وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ، وَلَا تَأْتُوا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ، وَلَا تَعْصُوا فِي مَعْرُوفٍ، فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللهِ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے جو غزوۂ بدر میں شریک تھے اور بیعتِ عقبہ والوں میں ایک نقیب تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صحابہ کرام کے جھرمٹ میں جلوہ افروز تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن سے فرمایا: مجھ سے اِس بات پر بیعت کرو کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرو گے، چوری نہیں کرو گے، زنا سے باز رہو گے، اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گے، دانستہ کسی پر بہتان نہیں باندھو گے اور نیکی کے کاموں میں نافرمانی نہیں کرو گے۔ تم میں سے جو یہ عہد پورا کرے تو اُس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر اور جو ان میں سے کسی کا

17- صحیح مسلم: 233,232 سنن نسائی: 5034

18- انظر الحدیث: 3892, 3893, 3999, 4894, 6784, 6801, 6873, 7055, 7199, 7213, 7468 صحیح مسلم: 4436, 4437 سنن ترمذی: 1439 سنن نسائی: 4172, 4173, 4189, 4221, 5017

فَعُوقِبَ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَتَرَهُ اللَّهُ فَهُوَ إِلَى اللَّهِ، إِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ وَإِنْ شَاءَ عَاقَبَهُ فَبَايَعْنَاهُ عَلَى ذَلِكَ

مرتکب ہو جائے اور دنیا میں اُس کی سزا پائے تو وہ اُس کا کفارہ ہوگا اور جو اِن میں سے کسی بات میں مبتلا ہوا، پھر اللہ نے اُس کی برائی پر پردہ ڈالے رکھا تو وہ اللہ کے سپرد ہے کہ چاہے معاف فرمائے اور چاہے اُسے سزا دے۔ پس ہم نے اس بات پر آپ ﷺ سے بیعت کی۔

12 - بَابٌ: مِنَ الدِّينِ الفِرَارُ مِنَ الفِتَنِ

فتنوں سے بھاگنا دین میں سے ہے

19 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرَ مَالِ المُسْلِمِ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الجِبَالِ وَمَوَاقِعَ القَطْرِ، يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الفِتَنِ

عبداللہ بن مسلمہ، مالک، عبدالرحمن بن عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابوصعصعہ، ان کے والد ماجد نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریب ہے کہ مسلمان کا بہترین مال اُس کی بکریاں ہوں گی جن کے پیچھے وہ پہاڑوں کی چوٹیوں اور چٹیل میدانوں میں تاکہ اپنے دین کو فتنوں سے بچالے۔

13 - بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِاللَّهِ. وَأَنَّ المَعْرِفَةَ فِعْلُ القَلْبِ

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ مجھے تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا کے بارے میں علم ہے اور معرفتِ دل کا فعل ہے

لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {وَلَكِنْ يُؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوبُكُمْ} (البقرة:225)

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بلکہ تمہیں اُن چیزوں پر پکڑے گا جو تمہارے دلوں نے کمائیں۔

20 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمَرَهُمْ، أَمَرَهُمْ مِنَ الأَعْمَالِ بِمَا يُطِيقُونَ، قَالُوا: إِنَّا لَسْنَا كَهَيْئَتِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ اللَّهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ، فَيَغْضَبُ حَتَّى يُعْرَفَ

ام المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کو ہمیشہ اُن کاموں کا حکم فرماتے جو اُن کی استطاعت کے اندر ہوتے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ! ہم آپ کی مثل تو نہیں کیونکہ آپ کی خاطر تو اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ، معاف فرما دیئے ہیں۔ آپ ﷺ ناراض

19- انظر الحدیث: 7088,6495,3600,3300 سنن ابو داؤد: 4267 سنن نسائی: 7088 سنن ابن ماجہ: 3980

الغَضَبُ فِي وَجْهِهِ، ثُمَّ يَقُولُ: إِنَّ أَتْقَاكُمْ وَأَعْلَمَكُمْ بِاللَّهِ أَنَا

ہوئے حتیٰ کہ پُرنور چہرے پر ناراضگی کے آثار نمایاں ہوئے، پھر فرمایا کہ میں تم میں زیادہ خدا ترس اور اللہ کا زیادہ علم رکھنے والا ہوں۔

14 - بَابٌ: مَنْ كَرِهَ أَنْ يَعُودَ فِي الكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُلْقَى فِي النَّارِ مِنَ الإِيمَانِ

جو کفر میں لوٹنے کو ایسا ناپسند کرے جیسے کہ آگ میں ڈالے جانے کو ناپسند کرتا ہے یہ ایمان سے ہے

21 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " ثَلاَثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ حَلاَوَةَ الإِيمَانِ: مَنْ كَانَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَمَنْ أَحَبَّ عَبْدًا لاَ يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَمَنْ يَكْرَهُ أَنْ يَعُودَ فِي الكُفْرِ، بَعْدَ إِذْ أَنْقَذَهُ اللَّهُ، مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُلْقَى فِي النَّارِ"

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس میں تین باتیں موجود ہوں اُس نے ایمان کی لذّت پالی وہ یہ کہ جس کو اللہ اور اُس کا رسول تمام لوگوں دوسروں سے زیادہ محبوب ہوں اور جو کسی بندے سے محبت رکھے تو صرف اللہ کے لیے محبت رکھے اور کفر میں لوٹنے کو جب کہ اللہ نے اُس سے بچالیا ہے ایسے ناپسند کرے جیسے یہ ناپسند کرتا ہے کہ اُسے آگ میں ڈالا جائے۔

15 - بَابٌ: تَفَاضُلِ أَهْلِ الإِيمَانِ فِي الأَعْمَالِ

اعمال کے لحاظ سے اہلِ ایمان کی ایک دوسرے پر فضیلت

22 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى المَازِنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَدْخُلُ أَهْلُ الجَنَّةِ الجَنَّةَ، وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ، ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: أَخْرِجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ. فَيُخْرَجُونَ مِنْهَا قَدِ اسْوَدُّوا، فَيُلْقَوْنَ فِي نَهَرِ الحَيَا، أَوِ الحَيَاةِ - شَكَّ مَالِكٌ - فَيَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبُتُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں چلے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ جس کے دل میں رائی کے دانے برابر بھی ایمان ہے اُسے (دوزخ سے) باہر نکال لو۔ پس اُس سے نکال لیے جائیں گے جو سیاہ ہوگئے ہوں گے پس وہ نہر حیا یا نہر حیات میں ڈالے جائیں گے۔ امام مالک کو شک ہے۔ پس وہ یوں اُگیں گے جیسے رواں پانی کے کنارے دانہ

21- انظر الحدیث: 16، صحیح مسلم: 164، سنن نسائی: 5003

22- انظر الحدیث: 4581، 4919، 6560، 6574، 7438، 7439، صحیح مسلم: 456، 457

الحِبَّةُ فِي جَانِبِ السَّيْلِ، أَلَمْ تَرَ أَنَّهَا تَخْرُجُ صَفْرَاءَ مُلْتَوِيَةً

اگ جاتا ہے۔کیا تم نے نہیں دیکھا کہ وہ زردی مائل سبز کونپل ہو کر نکلتا ہے

22م - قَالَ وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو: الحَيَاةِ، وَقَالَ: خَرْدَلٍ مِنْ خَيْرٍ

وہیب نے کہا کہ ہم سے حدیث مروی کرتے ہوئے عمرو نے نہرحیات کہا نیز رائی کے برابر بھلائی کیا۔

23 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الخُدْرِيَّ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ، رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُونَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ، مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ، وَمِنْهَا مَا دُونَ ذَلِكَ، وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ يَجُرُّهُ. قَالُوا: فَمَا أَوَّلْتَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: الدِّينَ

ابو امامہ بن سہل بن حُنیف نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا تو میں نے دیکھا کہ مجھ پر لوگ پیش کیے جا رہے ہیں۔جن پر قمیص ہیں۔کچھ کی قمیص سینے تک اور کچھ کی کچھ نیچے تک ہے اور مجھ پر عمر بن خطاب کو پیش کیا گیا جن پر قمیص تھی جسے گھسیٹ رہے تھے۔لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے اس سے کیا تعبیر لی؟ فرمایا کہ دین۔

16 - بَابٌ: الحَيَاءُ مِنَ الإِيمَانِ

حیا ایمان کا حصّہ ہے

24 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ، وَهُوَ يَعِظُ أَخَاهُ فِي الحَيَاءِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعْهُ فَإِنَّ الحَيَاءَ مِنَ الإِيمَانِ

عبداللہ بن یوسف، مالک بن انس، ابنِ شہاب، سالم بن عبداللہ اپنے والدِ ماجد سے مروی کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا گزر ایک شخص کے پاس سے ہوا جو انصار میں سے تھا اور اپنے بھائی کو حیا کے متعلق نصیحت کر رہا تھا۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جانے دو کیونکہ حیا تو ایمان سے ہے۔

17 - بَابٌ: (فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلاَةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَخَلُّوا سَبِيلَهُمْ) (التوبة:5)

اگر وہ توبہ کریں، نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں تو اُن کا راستہ چھوڑ دو

25 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ المُسْنَدِيُّ،

عبداللہ بن محمد مسندی، ابوروح حرمی بن عمارہ،

23- صحیح مسلم:6139' سنن ترمذی:2286,2285' سنن نسائی:5026

24- انظر الحدیث:6118' سنن ابو داؤد:4795' سنن نسائی:5048

25- صحیح مسلم:128

قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو رَوْحٍ الْحَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ، وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ، فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّ الإِسْلَامِ، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ

شعبہ، واقد بن محمد سے مروی ہے کہ میرے والدِ ماجد نے حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو حدیث بیان کرتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے لوگوں سے جہاد کرنے کا حکم دیا گیا ہے حتیٰ کہ وہ گواہی دیں کہ سے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ محمد ﷺ کے رسول ہیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں جب ایسا کریں تو انہوں نے مجھ سے اپنے خون اور مال کو محفوظ کرلیا مگر جو اسلام کا حق ہو اور اللہ ان کا حساب لینے والا ہے۔

18- بَابُ مَنْ قَالَ إِنَّ الإِيمَانَ هُوَ الْعَمَلُ

جس نے کہا کہ ایمان عمل ہے

لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ﴾ (الزخرف: 72) وَقَالَ عِدَّةٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿فَوَرَبِّكَ لَنَسْأَلَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ (الحجر: 93) عَنْ قَوْلِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَقَالَ: ﴿لِمِثْلِ هَذَا فَلْيَعْمَلِ الْعَامِلُونَ﴾ (الصافات: 61)

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”یہ جنت ہے جس کے تم وارث بنائے گئے، اُن اعمال کے عوض جو تم نہ کیئے کئی اہلِ علم نے کہا کہ ارشادِ ربانی: تمہارے رب کی قسم، ہم اُن سب سے ضرور پوچھیں گے جو وہ کرتے تھے۔“ اس سے مراد لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنا ہے اور فرمایا: ”اسی کی طرح عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہیے۔“

26 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، وَمُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَا: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ: أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ فَقَالَ: إِيمَانٌ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ. قِيلَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قِيلَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: حَجٌّ مَبْرُورٌ

احمد بن یونس اور موسیٰ بن اسماعیل، ابراہیم بن سعد، ابنِ شہاب سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کی گئی کہ کون سا عمل سب سے زیادہ فضیلت والا عمل کون سا ہے؟ فرمایا کہ اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان لانا۔ عرض کی گئی کہ پھر کون سا ہے؟ فرمایا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ عرض کی گئی کہ پھر کون سا ہے؟ فرمایا کہ حج مقبول جو گناہوں سے پاک ہو۔

19- بَابُ إِذَا لَمْ يَكُنِ الإِسْلَامُ عَلَى

جب حقیقی طور پر اسلام نہ لایا ہو بلکہ قتل

26- انظر الحدیث: 1519، صحیح مسلم: 244، سنن نسائی: 5000

الحَقِيقَةِ، وَكَانَ عَلَى الِاسْتِسْلَامِ أَوِ الخَوْفِ مِنَ القَتْلِ

لِقَوْلِهِ تَعَالَى: (قَالَتِ الأَعْرَابُ آمَنَّا قُلْ لَمْ تُؤْمِنُوا وَلَكِنْ قُولُوا أَسْلَمْنَا) (الحجرات:14) فَإِذَا كَانَ عَلَى الحَقِيقَةِ، فَهُوَ عَلَى قَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ: (إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الإِسْلَامُ) (آل عمران: 19) (وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ)

27 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَى رَهْطًا وَسَعْدٌ جَالِسٌ، فَتَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا هُوَ أَعْجَبُهُمْ إِلَيَّ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَكَ عَنْ فُلاَنٍ فَوَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا، فَقَالَ: أَوْ مُسْلِمًا فَسَكَتُّ قَلِيلًا، ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَعْلَمُ مِنْهُ، فَعُدْتُ لِمَقَالَتِي، فَقُلْتُ: مَا لَكَ عَنْ فُلاَنٍ؟ فَوَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا، فَقَالَ: أَوْ مُسْلِمًا. ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَعْلَمُ مِنْهُ فَعُدْتُ لِمَقَالَتِي، وَعَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: يَا سَعْدُ إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ، وَغَيْرُهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ، خَشْيَةَ أَنْ يَكُبَّهُ اللَّهُ فِي النَّارِ

ہونے کے خوف سے اسلام کا دعویٰ کیا ہو

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اعرابیوں نے کہا کہ ہم ایمان لے آئے۔ فرمادو کہ تم ایمان نہیں لائے بلکہ یوں کہو کہ ہم مسلمان ہوگئے ہیں اور جب حقیقتاً اسلام لایا ہو جیسے ارشادِ ربانی ہے: بے شک دین اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہی ہے (۱۹:۳)

عامر بن سعد بن ابی وقاص نے حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ لوگوں کو مال عطا فرمایا اور حضرت سعد وہیں بیٹھے ہوئے تھے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو چھوڑ دیا جو مجھے اُن سب میں پسند تھا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! فلاں کو آپ نے چھوڑ دیا حالانکہ خدا کی قسم، میری نظر میں تو وہ مومن ہے۔ فرمایا یا مسلمان کچھ دیر کے لیے میں خاموش ہوگیا۔ پھر جو میں اُس شخص کے بارے میں جانتا تھا اُس بات نے مجھے ابھارا لہٰذا اپنی بات کو دُہراتے ہوئے عرض کی کیا وجہ ہے کہ فلاں کو آپ نے چھوڑ دیا حالانکہ خدا کی قسم، میری نظر میں وہ مومن ہے۔ فرمایا یا مسلمان۔ پس میں کچھ دیر خاموش رہا۔ پھر جو میں اُس شخص کے متعلق جانتا تھا اُس بات نے مجھے ابھارا تو میں نے پھر اپنی بات دُہرائی اور رسول اللہ ﷺ نے بھی وہی ارشاد فرمایا۔ پھر فرمایا کہ اے سعد میں ایک آدمی کو مال دیتا ہوں اس خوف سے کہ کہیں اُسے اللہ تعالیٰ دوزخ میں نہ جھونک دے۔ حالانکہ دوسرا شخص بھی اس سے زیادہ محبوب ہوتا ہے۔

27- انظر الحدیث: 1478، صحیح مسلم: 2431,2430,377,376، سنن ابو داؤد: 4685,4683، سنن نسائی: 5008,5006

27م - وَرَوَاهُ يُونُسُ، وَصَالِحٌ، وَمَعْمَرٌ، وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ

مروی کیا اسے یونس اور صالح اور معمر اور زہری کے بھتیجے نے زہری سے۔

20 - بَابٌ: إِفْشَاءُ السَّلاَمِ مِنَ الإِسْلاَمِ

سلام کو عام کرنا اسلام سے ہے

وَقَالَ عَمَّارٌ: "ثَلاَثٌ مَنْ جَمَعَهُنَّ فَقَدْ جَمَعَ الإِيمَانَ: الإِنْصَافُ مِنْ نَفْسِكَ، وَبَذْلُ السَّلاَمِ لِلْعَالَمِ، وَالإِنْفَاقُ مِنَ الإِقْتَارِ"

اور حضرت عمار نے فرمایا کہ جس نے تین چیزوں کو یکجا کرلیا اُس نے ایمان کو جمع کرلیا۔ اپنی جان کے مقابلے میں انصاف کرنا۔ سلام کو دنیا میں عام اور غربت میں خرچ کرنا۔

28 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الخَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ الإِسْلاَمِ خَيْرٌ؟ قَالَ: تُطْعِمُ الطَّعَامَ، وَتَقْرَأُ السَّلاَمَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ

ابو الخیر حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ کون سا اسلام بہتر ہے؟ فرمایا کہ تم کھانا کھلاؤ اور سلام کرو جسے جانتے ہو اسے ابھی جسے نہ جانتے ہو اسے بھی۔

21 - بَابُ كُفْرَانِ العَشِيرِ، وَكُفْرٍ دُونَ كُفْرٍ

خاوند کی ناشکری اور یہ کہ ایک کفر درجے میں دوسرے سے کم تر ہے

فِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس کے متعلق حضرت ابو سعید کی مرفوع حدیث ہے۔

29 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُرِيتُ النَّارَ فَإِذَا أَكْثَرُ أَهْلِهَا النِّسَاءُ، يَكْفُرْنَ قِيلَ: أَيَكْفُرْنَ بِاللَّهِ؟ قَالَ: " يَكْفُرْنَ العَشِيرَ، وَيَكْفُرْنَ الإِحْسَانَ، لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَى إِحْدَاهُنَّ

عطاء بن یسار حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے جہنم دکھائی گئی تو اُس میں اکثر عورتیں تھیں کیونکہ وہ کفر کرتی ہیں۔ عرض کی گئی کہ کیا اللہ کے ساتھ کفر کرتی ہیں؟ فرمایا کہ یہ خاوند کی ناشکری کرتی ہیں اور احسان کا انکار کردیتی ہیں۔ اگر تم اس کے ساتھ عمر بھر بھی احسان کرو،

28- راجع الحديث:12

29- انظر الحديث:5197,3202,1052,748,431 صحيح مسلم:2106 سنن ابو داؤد:1189 سنن نسائي:1492

الدَّهْرَ، ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا، قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ"

22- بَابٌ: المَعَاصِي مِنْ أَمْرِ الجَاهِلِيَّةِ، وَلاَ يُكَفَّرُ صَاحِبُهَا بِارْتِكَابِهَا إِلَّا بِالشِّرْكِ

لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: {إِنَّ اللَّهَ لاَ يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ} (النساء:48)

30- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ وَاصِلٍ الأَحْدَبِ، عَنِ المَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ، قَالَ: لَقِيتُ أَبَا ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ، وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ، وَعَلَى غُلاَمِهِ حُلَّةٌ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ: إِنِّي سَابَبْتُ رَجُلًا فَعَيَّرْتُهُ بِأُمِّهِ، فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَبَا ذَرٍّ أَعَيَّرْتَهُ بِأُمِّهِ؟ إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ، إِخْوَانُكُمْ خَوَلُكُمْ، جَعَلَهُمُ اللَّهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ، فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدِهِ، فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ، وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ، وَلاَ تُكَلِّفُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ، فَإِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ فَأَعِينُوهُمْ

000- بَابٌ {وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ المُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا}

پھر تم سے ایک تکلیف پہنچے تو کہہ دے گی کہ میں نے تم سے کبھی کوئی بھلائی نہ پائی۔

گناہ جاہلیت کے کام ہیں اور سوا شرک کے سوا اُن کے کرنے والے کو کافر نہ کہا جائے

جیسے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم ایسے آدمی ہو جس میں جاہلیت موجود ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "ترجمہ کنز الایمان: بے شک اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ کفر کیا جائے اور کفر سے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرما دیتا ہے۔ (پارہ ۵، النسآء ۴۸)

معرور سے مروی ہے کہ ربذہ کے مقام پر میری ملاقات حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی اور انہوں نے اور اُن کے غلام نے ایک جیسے لباس پہنے ہوئے تھے میں نے اس کا سبب پوچھا تو فرمایا: میں نے ایک آدمی کو گالی دی اور اس کی ماں کا طعنہ دیا۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے ابوذر! تم نے اُس کی ماں کو طعنہ دیا ہو، تمہارے اندر جاہلیت کا اثر موجود ہے تمہارے غلام بھی تمہارے بھائی ہیں جن پر اللہ نے تمہیں اختیار دیا، پس جو تم کھاتے ہو انہیں بھی وہی کھلاؤ اور جو تم پہنتے ہو انہیں بھی وہی پہناؤ اور ان پر ایسے کام کا بوجھ نہ ڈالو جو اُن پر گراں ہو اور اگر بوجھ ڈالو تو خود بھی اُن کا ساتھ دو۔

اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑیں تو ان میں صلح کراؤ

30- انظر الحدیث: 6050,2545 صحیح مسلم: 4289 سنن ابو داؤد: 5158,5157 سنن ترمذی: 1945 سنن ابن ماجہ: 3690

(الحجرات:9)

فَسَمَّاهُمُ الْمُؤْمِنِينَ

31 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، وَيُونُسُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ الأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: ذَهَبْتُ لِأَنْصُرَ هَذَا الرَّجُلَ، فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرَةَ فَقَالَ أَيْنَ تُرِيدُ؟ قُلْتُ: أَنْصُرُ هَذَا الرَّجُلَ، قَالَ: ارْجِعْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ . فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ قَالَ: إِنَّهُ كَانَ حَرِيصًا عَلَى قَتْلِ صَاحِبِهِ

(پارہ ۲۶، الحجرات ۹)

اور دونوں کو مومنین کہا۔

احنف بن قیس فرماتے ہیں کہ میں اُس شخص (حضرت علی) کی مدد کی نیت سے چلا تو راہ میں مجھے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات ہوگئی۔ فرمایا: کہاں جانے کا ارادہ ہے؟ میں نے کہا کہ اُس شخص کی مدد کا۔ فرمایا واپس لوٹ جاؤ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ جب دو مسلمان اپنی تلواروں کے ساتھ سامنے آئیں تو قاتل اور مقتول دونوں جہنم میں ہیں۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! قاتل کے متعلق تو صحیح ہے لیکن مقتول کیوں؟ فرمایا کہ وہ کہ وہ بھی اپنے حریف کو قتل کرنے کی خواہش رکھتا تھا۔

23- بَابٌ: ظُلْمٌ دُونَ ظُلْمٍ

ایک ظلم دوسرے سے کم ہے

32 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، ح قَالَ: وحَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ أَبُو مُحَمَّدٍ العَسْكَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: (الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا) (الأنعام: 82) إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ قَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّنَا لَمْ يَظْلِمْ؟ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: (إِنَّ الشِّرْكَ (لقمان:13) لَظُلْمٌ عَظِيمٌ

ابوالولید، شعبہ، بشر، محمد، شعبہ، سلیمان، ابراہیم، علقمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب وحی ترجمہ کنز الایمان: وہ جو ایمان لائے اور اپنے ایمان میں کسی ناحق کی آمیزش نہ کی۔ (پارہ ۷، الانعام ۸۲) آئی تو رسول اللہ ﷺ کے اصحاب نے کہا: ہم میں سے کون ایسا ہے جو ظلم نہیں کرتا۔ پس اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی: "ترجمہ کنز الایمان: بیشک شرک بڑا ظلم ہے۔ (پارہ ۲۱، لقمان: ۱۳)

24- بَابُ عَلَامَةِ الْمُنَافِقِ

منافق کی نشانی

31- انظر الحدیث: 7083,6875' صحیح مسلم: 7181' سنن ابو داؤد: 4269,4268' سنن نسائی: 4134,4133

32- انظر الحدیث: 6937,6918,4776,4629,3429,3428,3360' صحیح مسلم: 324,323' سنن ترمذی: 3067

33 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ أَبُو الرَّبِيعِ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ مَالِكِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ أَبُو سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلاَثٌ: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ "

نافع بن مالک بن ابو عامر ابوسُہیل کے والد ماجد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: منافق کی تین نشانیاں ہیں۔ جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔ وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے اور جب اسکے پاس امانت رکھوائی جائے تو خیانت کرے۔

34 - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا، وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَدَعَهَا: إِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ، وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ، وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ " تَابَعَهُ شُعْبَةُ، عَنِ الأَعْمَشِ

مسروق نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص میں چار باتیں جس میں ہوں وہ خالص منافق ہے اور جس کے اندر اُن میں سے کوئی ایک ہو تو اُس میں نفاق کا ایک حصہ ہے، جب تک کہ اسے چھوڑ نہ دے۔ جب امانت رکھوائی جائے تو خیانت کرے اور جب بات کرے تو جھوٹ بولے اور جب وعدہ کرے تو پورا نہ کرے اور جب جھگڑے تو بیہودہ بولے۔ متابعت کی ہے اس کی شعبہ نے اعمش سے۔

25 - بَابٌ: قِيَامُ لَيْلَةِ القَدْرِ مِنَ الإِيمَانِ

شبِ قدر کا قیام ایمان سے ہے

35 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يَقُمْ لَيْلَةَ القَدْرِ، إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کیا کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو حالت ایمان میں بہ نیت ثواب شب قدر میں قیام کرے اُس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

26 - بَابٌ: الجِهَادُ مِنَ الإِيمَانِ

جہاد ایمان سے ہے

33- انظر الحدیث: 6095,2749,2682' صحیح مسلم: 208' سنن ترمذی: 2631م' سنن نسائی: 5036

34- انظر الحدیث: 3178,2459' صحیح مسلم: 207' سنن ترمذی: 2632' سنن نسائی: 5035

35- انظر الحدیث: 2014,2009,2008,1901,38,37

36 - حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ حَفْصٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: انْتَدَبَ اللهُ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِهِ، لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا إِيمَانٌ بِي وَتَصْدِيقٌ بِرُسُلِي، أَنْ أُرْجِعَهُ بِمَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ، أَوْ أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، وَلَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي مَا قَعَدْتُ خَلْفَ سَرِيَّةٍ، وَلَوَدِدْتُ أَنِّي أُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللهِ ثُمَّ أُحْيَا، ثُمَّ أُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيَا، ثُمَّ أُقْتَلُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ کرم پر لیا ہے کہ جو میری راہ میں نکلے اور اسے نہ نکالے مگر مجھ پر ایمان رکھنا یا میرے رسول کی تصدیق کرنا تو میں اُسے اجر یا بدلے میں مالِ غنیمت کے ساتھ واپس لوٹاؤں یا جنت میں داخل کردوں۔" بعد اگر میری اُمت پر شاق نہ گزرتا تو میں مجاہدوں کے کسی لشکر میں شامل ہونے سے نہ رُکتا کیونکہ مجھے یہ پسند ہے کہ اللہ کی راہ میں شہید کیا جاؤں، پھر مجھے زندہ کیا جائے، پھر شہید کیا جاؤں، پھر مجھے زندہ کیا جائے، پھر شہید کیا جاؤں۔

27- بَابٌ: تَطَوُّعُ قِيَامِ رَمَضَانَ مِنَ الْإِيمَانِ

رمضان کا نفلی قیام ایمان سے ہے

37 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

حُمید بن عبدالرحمن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ثواب کی نیت سے رمضان میں قیام کیا اُس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

28- بَابٌ: صَوْمُ رَمَضَانَ احْتِسَابًا مِنَ الْإِيمَانِ

بہ نیت ثواب رمضان کے روزے رکھنا ایمان سے ہے

38 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى

ابوسلمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کرتے ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے حالتِ ایمان میں بہ ثواب نیت رمضان کے روزے

-36 انظر الحدیث: 2787,2797,2972,3123,7226,7227,7457,7463) صحیح مسلم: 4836، سنن نسائی: 5045، سنن ابن ماجہ: 2753

-37 راجع الحدیث: 35، صحیح مسلم: 1776، سنن نسائی: 1601,2198,2199,2200,5040,5041

-38 راجع الحدیث: 35، سنن نسائی: 2204، سنن ابن ماجہ: 1641

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

رکھے تو اُس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائینگے۔

29- بَابٌ: الدِّينُ يُسْرٌ

وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَحَبُّ الدِّينِ إِلَى اللهِ الحَنِيفِيَّةُ السَّمْحَةُ

39 - حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُطَهَّرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ مَعْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الغِفَارِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ المَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الدِّينَ يُسْرٌ، وَلَنْ يُشَادَّ الدِّينَ أَحَدٌ إِلَّا غَلَبَهُ، فَسَدِّدُوا وَقَارِبُوا، وَأَبْشِرُوا، وَاسْتَعِينُوا بِالْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ وَشَيْءٍ مِنَ الدُّلْجَةِ

دین سہل ہے

حضور نور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو سیدھا اور معتدل دین زیادہ محبوب ہے۔

سعید بن ابو سعید مقبری حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں حضور پرنور ﷺ نے فرمایا: بے شک دین سہل ہے اور جو اِسے سخت بنائے گا تو یہ اُس پر غالب آجائے گا پس تم سیدھے رہو اعتدال رکھو، اور خوشی حاصل کرو نیز صبح و شام کی عبادت اور صدقہ خیرات سے مدد حاصل کرو۔

30- بَابٌ: الصَّلَاةُ مِنَ الإِيمَانِ

وَقَوْلُ اللهِ تَعَالَى: {وَمَا كَانَ اللهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ} (البقرة: 143) يَعْنِي صَلَاتَكُمْ عِنْدَ البَيْتِ

40 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنِ البَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَوَّلَ مَا قَدِمَ المَدِينَةَ نَزَلَ عَلَى أَجْدَادِهِ، أَوْ قَالَ أَخْوَالِهِ مِنَ الأَنْصَارِ، وَأَنَّهُ صَلَّى قِبَلَ بَيْتِ المَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا، أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا، وَكَانَ يُعْجِبُهُ أَنْ تَكُونَ قِبْلَتُهُ قِبَلَ البَيْتِ، وَأَنَّهُ صَلَّى أَوَّلَ صَلَاةٍ

نماز ایمان سے ہے

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہے: "ترجمہ کنز الایمان: اور اللہ کی شان نہیں کہ تمہارا ایمان اکارت کرے۔ (پارہ ۲، البقرۃ: ۱۴۳)" یعنی تمہاری نمازوں کو بیت اللہ کی طرف ضائع کردے۔

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور ﷺ جب مدینہ منورہ میں رونق افروز ہوئے تو اپنی ننھیال میں اُترے یا بیان کیا کہ اپنے انصاری ماموں کے پاس اور آپ ﷺ سولہ یا سترہ ماہ تک بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے رہے تھے اور یہ خواہش کرتے تھے کہ نماز کے لیے قبلہ بیت اللہ کی مقرر فرما دیا جائے۔ آپ ﷺ نے پہلی نماز

39- انظر الحدیث: 7235,6463,5673، سنن نسائی: 5049

صَلَّاهَا صَلَاةَ الْعَصْرِ، وَصَلَّى مَعَهُ قَوْمٌ فَخَرَجَ رَجُلٌ مِمَّنْ صَلَّى مَعَهُ، فَمَرَّ عَلَى أَهْلِ مَسْجِدٍ وَهُمْ رَاكِعُونَ، فَقَالَ: أَشْهَدُ بِاللَّهِ لَقَدْ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ مَكَّةَ، فَدَارُوا كَمَا هُمْ قِبَلَ الْبَيْتِ، وَكَانَتِ الْيَهُودُ قَدْ أَعْجَبَهُمْ إِذْ كَانَ يُصَلِّي قِبَلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، وَأَهْلُ الْكِتَابِ، فَلَمَّا وَلَّى وَجْهَهُ قِبَلَ الْبَيْتِ، أَنْكَرُوا ذَلِكَ. قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ فِي حَدِيثِهِ هَذَا: أَنَّهُ مَاتَ عَلَى الْقِبْلَةِ قَبْلَ أَنْ تُحَوَّلَ رِجَالٌ وَقُتِلُوا، فَلَمْ نَدْرِ مَا نَقُولُ فِيهِمْ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: (وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ) (البقرة:143)

جو اس کی طرف رہا کر کے پڑھی وہ نماز عصر تھی اور لوگوں نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھنے والوں میں سے ایک کا گزر ایک مسجد کے پاس سے ہوا جہاں نماز پڑھی جا رہی تھی اُس شخص نے کہا کہ میں اللہ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مکّہ مکرمہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی ہے۔ پس وہ لوگ اُسی حالت میں بیت اللہ کی طرف پھر گئے جب کہ بیت المقدس کی جانب رخ کر کے نماز پڑھا جانا یہود اور دوسرے اہل کتاب پسند کرتے تھے۔ جب لوگوں نے بیت اللہ کی طرف منہ کر لیے تو یہ بات اُن کو ناگوار گزری۔ زہیر، ابو اسحاق، حضرت براء نے اپنی حدیث میں فرمایا کہ جو لوگ تحویلِ قبلہ سے قبل ہی فوت ہو گئے یا شہید کر دیئے گئے تو ان کے متعلق ہم نہیں جانتے تھے کہ کیا کہا جائے۔ پس اللہ نے یہ وحی نازل فرمائی۔ اللہ کا یہ کام نہیں کہ تمہارے ایمانوں کو ضائع کر دے۔

31- بَابُ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ

آدمی کا بہترین اسلام

41- قَالَ مَالِكٌ: أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " إِذَا أَسْلَمَ الْعَبْدُ فَحَسُنَ إِسْلَامُهُ، يُكَفِّرُ اللَّهُ عَنْهُ كُلَّ سَيِّئَةٍ كَانَ زَلَفَهَا، وَكَانَ بَعْدَ ذَلِكَ الْقِصَاصُ: الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ، وَالسَّيِّئَةُ بِمِثْلِهَا إِلَّا أَنْ يَتَجَاوَزَ اللَّهُ عَنْهَا "

مالک، زید بن اسلم، عطاء بن یسار سے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ انہوں نے حضور پرنور ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سُنا کہ جب کوئی اسلام قبول کر لے اور وہ اسلام کا حُسن اپنا لے تو اللہ تعالیٰ اُس کی تمام خطاؤں کو معاف فرما دیتا ہے اور اِس اس کے بعد اس کے لیے ہر نیکی کا بدلہ دس گنا سے ستر گنا تک ہے اور بُرائی کا ایک کے برابر ہے اور اللہ تعالیٰ چاہے تو اُس سے بھی معاف فرمائے۔

41- سنن نسائی:5013

42 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا أَحْسَنَ أَحَدُكُمْ إِسْلاَمَهُ: فَكُلُّ حَسَنَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ لَهُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ، وَكُلُّ سَيِّئَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ لَهُ بِمِثْلِهَا"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے اندر اسلام کا حُسن پیدا کر لیتا ہے تو جو نیکی بھی وہ کرتا ہے اُس کا ثواب دس گنا سے ستر گنا تک لکھا جاتا ہے اور جو بُرائی بھی کرے تو اُس کی ایک ہی بُرائی لکھی جاتی ہے۔

32 - بَابٌ: أَحَبُّ الدِّينِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَدْوَمُهُ

اللہ کے نزدیک دین میں وہ عمل پیارا ہے جس پر ہمیشگی کی جائے

43 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا امْرَأَةٌ، قَالَ: مَنْ هَذِهِ؟ قَالَتْ: فُلاَنَةُ، تَذْكُرُ مِنْ صَلاَتِهَا، قَالَ: مَهْ، عَلَيْكُمْ بِمَا تُطِيقُونَ، فَوَاللَّهِ لاَ يَمَلُّ اللَّهُ حَتَّى تَمَلُّوا وَكَانَ أَحَبَّ الدِّينِ إِلَيْهِ مَادَامَ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور ﷺ اُن کے پاس تشریف لائے اور اُن کے پاس ایک عورت موجود تھی۔ فرمایا کہ یہ کون ہے؟ عرض کی کہ فلاں عورت ہے اور اُس کی نمازوں کا ذکر کرنے لگیں۔ فرمایا کہ ٹھہرو۔ اعمال طاقت کے مطابق ہیں۔ خدا کی قسم اللہ تعالیٰ نہیں تھکتا بلکہ تم تھک جاتے ہو اور اللہ تعالیٰ کو وہ عمل بہت محبوب ہے جس کو کرنے والا اُسے ہمیشہ کرتا رہے۔

33 - بَابُ زِيَادَةِ الإِيمَانِ وَنُقْصَانِهِ

ایمان کا زیادہ اور کم ہونا

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَزِدْنَاهُمْ هُدًى) (الكهف: 13) (وَيَزْدَادَ الَّذِينَ آمَنُوا إِيمَانًا) (المدثر: 31) وَقَالَ: اليَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ فَإِذَا تَرَكَ شَيْئًا مِنَ الكَمَالِ فَهُوَ نَاقِصٌ

اور اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ترجمہ کنز الایمان: اور ایمان والوں کا ایمان بڑھے (پارہ ۲، البقرۃ: ۱۴۳) اور فرمایا ترجمہ کنز الایمان: آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا (پارہ ۶، المائدہ: ۳) جب کمال میں سے کچھ چھوڑ دیا جائے تو وہ چیز ناقص رہ جاتی ہے۔

42- صحیح مسلم: 334

43- انظر الحدیث: 1151' صحیح مسلم: 1831' سنن نسائی: 5050,1641

44 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَفِي قَلْبِهِ وَزْنُ شَعِيرَةٍ مِنْ خَيْرٍ، وَيَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَفِي قَلْبِهِ وَزْنُ بُرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ، وَيَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَفِي قَلْبِهِ وَزْنُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دوزخ سے اُسے بھی نکال لیا جائے گا جس نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا اور اُس کے دل میں جَو کے برابر بھی بھلائی ہوگی اور دوزخ سے اُسے بھی نکال لیا جائے گا جس نے اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا اور اُس کے دل میں دانہ گندم کے برابر بھی بھلائی ہوگی اور دوزخ سے اُسے بھی نکال لیا جائے گا جس نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور اُس کے دل میں ذرّہ برابر بھلائی ہوگی۔

44م - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: قَالَ أَبَانُ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، حَدَّثَنَا أَنَسٌ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مِنْ إِيمَانٍ مَكَانَ مِنْ خَيْرٍ

امام بخاری ابان، قتادہ، حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خیر کی جگہ ایمان روایت کیا۔

45 - حَدَّثَنَا الحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ، سَمِعَ جَعْفَرَ بْنَ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا أَبُو العُمَيْسِ، أَخْبَرَنَا قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ، أَنَّ رَجُلًا، مِنَ اليَهُودِ قَالَ لَهُ: يَا أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ، آيَةٌ فِي كِتَابِكُمْ تَقْرَءُونَهَا، لَوْ عَلَيْنَا مَعْشَرَ اليَهُودِ نَزَلَتْ، لَاتَّخَذْنَا ذَلِكَ اليَوْمَ عِيدًا. قَالَ: أَيُّ آيَةٍ؟ قَالَ: (اليَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الإِسْلَامَ دِينًا) (المائدة: 3) قَالَ عُمَرُ: قَدْ عَرَفْنَا ذَلِكَ اليَوْمَ، وَالمَكَانَ الَّذِي نَزَلَتْ فِيهِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ قَائِمٌ بِعَرَفَةَ يَوْمَ جُمُعَةٍ

طارق بن شہاب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک یہودی نے اُن سے کہا: اے امیر المومنین! آپ لوگ ایک آیت اپنی کتاب میں پڑھتے ہیں، اگر وہ آیت ہم یہودیوں پر نازل ہوتی تو ہم اُس دن کو عید بنا لیتے۔ فرمایا کہ وہ کون سی آیت ہے؟ کہا: ''آج میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی اور اسلام کو تمہارے لیے بطور دین پسند کیا۔'' (۵:۳) حضرت عمر نے فرمایا: ہم اُس دن کو جانتے ہیں اور اُس جگہ کو جانتے ہیں جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی وہ جمعہ کا روز تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرفات میں قیام فرما تھے۔

34 - بَابٌ: الزَّكَاةُ مِنَ الإِسْلَامِ

زکوٰۃ اسلام سے ہے

44م- انظر الحديث: 7516,7510,7509,7440,7410,6565,4476' صحيح مسلم: 447' سنن ترمذی: 2593' سنن ابن ماجہ: 4312

45- انظر الحديث: 7268,4606,4407' صحيح مسلم: 7442,7441' سنن ترمذی: 3043' سنن نسائی: 5027,3002

وَقَوْلُهُ: (وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَذَٰلِكَ دِينُ الْقَيِّمَةِ) (البينة:5)

اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور ان لوگوں کو تو یہی حکم ہوا کہ اللہ کی بندگی کریں نرے اسی پر عقیدہ لاتے ایک طرف کے ہو کر اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں اور یہ سیدھا دین ہے (پارہ ۳۰، البینہ:۵)

46 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ عَمِّهِ أَبِي سُهَيْلِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ سَمِعَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ يَقُولُ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرَ الرَّأْسِ، يُسْمَعُ دَوِيُّ صَوْتِهِ وَلَا يُفْقَهُ مَا يَقُولُ، حَتَّى دَنَا، فَإِذَا هُوَ يَسْأَلُ عَنِ الإِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ. فَقَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا؟ قَالَ: لَا، إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَصِيَامُ رَمَضَانَ. قَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ؟ قَالَ: لَا، إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ. قَالَ: وَذَكَرَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّكَاةَ، قَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا؟ قَالَ: لَا، إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ. قَالَ: فَأَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُولُ: وَاللَّهِ لَا أَزِيدُ عَلَى هَذَا وَلَا أَنْقُصُ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اہل نجد میں سے ایک شخص حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا جس کے بال پراگندہ تھے۔ ہم اس کی گنگناہٹ تو سنتے تھے لیکن معلوم نہیں چلتا تھا کہ یہ کیا کہتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ نزدیک آیا اور اسلام کے بارے میں پوچھ رہا تھا۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دن اور رات میں پانچ نمازیں۔ عرض کی کہ کیا ان کے علاوہ بھی مجھ پر کچھ ہیں! فرمایا نہیں مگر جو تم بہ خوشی پڑھو۔ رسول پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان کے روزے۔ عرض گزار ہوا کیا مجھ پر ان کے علاوہ بھی کچھ ہیں؟ فرمایا نہیں مگر جو تم بہ خوشی رکھو اور حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس سے زکوٰۃ کا ذکر فرمایا۔ عرض کی کہ: کیا مجھ پر اس کے علاوہ بھی کچھ لازم ہے؟ فرمایا نہیں مگر جو بہ خوشی خیرات کرو۔ وہ مڑا اور یہ کہتا ہوا چلا گیا: خدا کی قسم، نہ میں اس میں اضافہ کروں گا اور نہ کچھ کمی کروں گا۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر یہ اپنی بات میں سچا ہے تو نجات پا گیا۔

35-بَابٌ: اتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ مِنَ الإِيمَانِ

جنازے کے پیچھے جانا ایمان سے ہے

47 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ الْمَنْجُوفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو کسی مسلمان کے

46- انظر الحدیث: 6956,2678,1891' صحیح مسلم: 100' سنن ابوداؤد: 3252,392,391' سنن نسائی: 5043,2089,457

عَنِ الْحَسَنِ، وَمُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ، إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، وَكَانَ مَعَهُ حَتَّى يُصَلَّى عَلَيْهَا وَيَفْرُغَ مِنْ دَفْنِهَا، فَإِنَّهُ يَرْجِعُ مِنَ الأَجْرِ بِقِيرَاطَيْنِ، كُلُّ قِيرَاطٍ مِثْلُ أُحُدٍ، وَمَنْ صَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ أَنْ تُدْفَنَ، فَإِنَّهُ يَرْجِعُ بِقِيرَاطٍ

جنازے کے ساتھ گیا، حالتِ ایمان میں بہ نیت ثواب اور اُس کے ساتھ رہا، حتیٰ کہ اُس پر نماز پڑھی اور اُس کے دفن سے فارغ ہوا تو وہ دو قیراط ثواب لے کر واپس لوٹتا ہے جب کہ ہر قیراط اُحد پہاڑ کے برابر ہوگا اور جس نے اُس پر نماز پڑھی اور اسکے دفن سے پہلے واپس لوٹ آیا تو وہ ایک قیراط ثواب لے کر واپس لوٹے گا۔

47م - تَابَعَهُ عُثْمَانُ الْمُؤَذِّنُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

عثمان مؤذن، عوف، محمد حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم ﷺ سے اسی کے مطابق مروی کی ہے۔

36 - بَابُ خَوْفِ الْمُؤْمِنِ مِنْ أَنْ يَحْبَطَ عَمَلُهُ وَهُوَ لَا يَشْعُرُ

مومن کا خوف کہ کہیں اُس کے اعمال ضائع ہو جائیں اور اُسے معلوم بھی نہ ہو

وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ: مَا عَرَضْتُ قَوْلِي عَلَى عَمَلِي إِلَّا خَشِيتُ أَنْ أَكُونَ مُكَذِّبًا وَقَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: "أَدْرَكْتُ ثَلاَثِينَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كُلُّهُمْ يَخَافُ النِّفَاقَ عَلَى نَفْسِهِ، مَا مِنْهُمْ أَحَدٌ يَقُولُ: إِنَّهُ عَلَى إِيمَانِ جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ" وَيُذْكَرُ عَنِ الحَسَنِ: "مَا خَافَهُ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلاَ أَمِنَهُ إِلَّا مُنَافِقٌ. وَمَا يُحْذَرُ مِنَ الإِصْرَارِ عَلَى النِّفَاقِ وَالعِصْيَانِ مِنْ غَيْرِ تَوْبَةٍ، لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَلَمْ يُصِرُّوا عَلَى مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ) (آل عمران:135)

ابراہیم تیمی فرماتے ہیں: جب میں اپنے قول اور عمل کا موازنہ کرتا ہوں تو خوف زدہ ہو جاتا ہوں کہ جھٹلانے والوں میں شامل نہ ہو جاؤں۔ ابنِ ابی مُلیکہ فرماتے ہیں: میں نے حضور پرنور ﷺ کے تیس صحابہ کو اس حال میں پایا کہ سارے ہی اپنے بارے میں نفاق سے خوف زدہ تھے اور اُن میں سے کوئی ایک بھی یہ نہیں کہتا تھا کہ وہ جبرئیل اور میکائیل کے ایمان پر ہے۔ حسن بصری سے منقول ہے کہ مومن خدا سے ڈرتا ہے مگر منافق اُس سے بے خوف رہتا ہے جو ڈرایا گیا ہے جنگ وجدل اور گناہوں پر اصرار سے بغیر توبہ کے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور اپنے کیے پر جان بوجھ کر اَڑ نہ جائیں (پارہ ۴، آل عمران: ۱۳۵)

48 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا

زُبید کا بیان ہے کہ میں نے ابووائل سے مرجیہ

47م- انظر الحدیث: 1325,1323، سنن نسائی: 5047,1995

48- انظر الحدیث: 7076,6044، صحیح مسلم: 218، سنن ترمذی: 2635,1983، سنن نسائی: 4121,4122,4123,4124

شُعْبَةُ، عَنْ زُبَيْدٍ، قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا وَائِلٍ عَنِ الْمُرْجِئَةِ، فَقَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ، وَقِتَالُهُ كُفْرٌ

فرقے کے بارے میں پوچھا۔ فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیث بیان کی نے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اُسے قتل کرنا کفر۔

49 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يُخْبِرُ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ، فَتَلاَحَى رَجُلاَنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ: إِنِّي خَرَجْتُ لِأُخْبِرَكُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ، وَإِنَّهُ تَلاَحَى فُلاَنٌ وَفُلاَنٌ، فَرُفِعَتْ، وَعَسَى أَنْ يَكُونَ خَيْرًا لَكُمْ، الْتَمِسُوهَا فِي السَّبْعِ وَالتِّسْعِ وَالْخَمْسِ

حضرت انس سے مروی ہے کہ مجھ سے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شب قدر کی خبر دینے کے لیے باہر تشریف لائے۔ دیکھا تو دو مسلمان آپس میں لڑ رہے تھے۔ فرمایا کہ میں تمہیں شب قدر کی خبر دینے آیا تھا لیکن فلاں اور فلاں آپس میں لڑ رہے تھے تو وہ اُٹھالی گئی اور شاید یہ تمہارے حق میں بہتر ہو، پس اُسے رمضان کی آخری دس راتوں کی ساتویں، نویں اور پانچویں روز تلاش کرو۔

37 - بَابُ سُؤَالِ جِبْرِيلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الإِيمَانِ، وَالإِسْلاَمِ، وَالإِحْسَانِ، وَعِلْمِ السَّاعَةِ

حضرت جبرئیل کا حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایمان، اسلام، احسان، اور علم قیامت کے بارے میں پوچھنا

وَبَيَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ، ثُمَّ قَالَ: جَاءَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يُعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ فَجَعَلَ ذَلِكَ كُلَّهُ دِينًا، وَمَا بَيَّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِوَفْدِ عَبْدِ القَيْسِ مِنَ الإِيمَانِ، وَقَوْلِهِ تَعَالَى: (وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الإِسْلاَمِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ) (آل عمران:85)

اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اُن سے بیان فرمانا۔ پھر فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔ پس یہ سب کچھ دین ہے اور جو نبی کریم نے وفد عبدالقیس سے بیان فرمایا نیز ارشادِ ربانی: ترجمہ کنز الایمان: اور جو اسلام کے سوا کوئی دین چاہے گا وہ ہرگز اس سے قبول نہ کیا جائے گا (پارہ ۳، آل عمران: ۸۵)

50 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا أَبُو حَيَّانَ التَّيْمِيُّ، عَنْ أَبِي

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک روز حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کے درمیان رونق

49- انظر الحديث: 6049,2023

50- انظر الحديث: 4777، سنن ابن ماجه: 4044,640

زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَارِزًا يَوْمًا لِلنَّاسِ، فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ: مَا الإِيمَانُ؟ قَالَ: الإِيمَانُ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَمَلاَئِكَتِهِ، وَكُتُبِهِ، وَبِلِقَائِهِ، وَرُسُلِهِ وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ . قَالَ: مَا الإِسْلاَمُ؟ قَالَ: " الإِسْلاَمُ: أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ، وَلاَ تُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمَ الصَّلاَةَ، وَتُؤَدِّيَ الزَّكَاةَ المَفْرُوضَةَ، وَتَصُومَ رَمَضَانَ ". قَالَ: مَا الإِحْسَانُ؟ قَالَ: أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ . قَالَ: مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: " مَا المَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ، وَسَأُخْبِرُكَ عَنْ أَشْرَاطِهَا: إِذَا وَلَدَتِ الأَمَةُ رَبَّهَا، وَإِذَا تَطَاوَلَ رُعَاةُ الإِبِلِ البُهْمُ فِي البُنْيَانِ، فِي خَمْسٍ لاَ يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللَّهُ " ثُمَّ تَلاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ) (لقمان: 34) الآيَةَ، ثُمَّ أَدْبَرَ فَقَالَ: رُدُّوهُ فَلَمْ يَرَوْا شَيْئًا، فَقَالَ: هَذَا جِبْرِيلُ جَاءَ يُعَلِّمُ النَّاسَ دِينَهُمْ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: جَعَلَ ذَلِكَ كُلَّهُ مِنَ الإِيمَانِ

افروز تھے کہ ایک شخص بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ ایمان کیا ہے؟ فرمایا ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پر ایمان لاؤ اور اُس کے فرشتوں پر اور اُس سے ملنے پر اور اُس کے رسولوں پر اور تمہارا دوبارہ زندہ ہونے پر ایمان ہو۔ عرض گزار ہوا کہ اسلام کیا ہے؟ فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تم اللہ کی عبادت کرو اور اُس کے ساتھ کسی کو شرک نہ کرو اور نماز قائم کرو اور فرض زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔ عرض گزار ہوا کہ احسان کیا ہے؟ فرمایا کہ تم اللہ کی اس طرح عبادت کرو کہ جیسے تم اُسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اُسے نہیں دیکھتے تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ عرض گزار ہوا کہ قیامت کب آئیگی؟ فرمایا کہ مسؤل سائل سے زیادہ نہیں جانتا اور میں تمہیں اُس کی علامات بتاتا ہوں کہ جب لونڈی اپنے آقا کو جنے اور جب سیاہ اونٹوں کے چرواہے عالی شان مکانوں میں رہنے لگیں اور پانچ چیزیں ہیں جنہیں کوئی نہیں جانتا مگر اللہ، پھر حضور پرنور ﷺ نے إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ ترجمہ کنزالایمان: بے شک اللہ کے پاس ہے قیامت کا علم (۲۱ لقمان ۳۴) والی آیت پڑھی۔ پھر جب وہ چلا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اُسے واپس بلاؤ، لیکن کسی کو نہ پایا فرمایا وہ جبرئیل تھے جو لوگوں کو اُن کا دین سکھانے آئے تھے۔ امام بخاری نے فرمایا کہ ان سب کو ایمان کا حصہ قرار دیا۔

38-باب

باب

51 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ،

عُبید اللہ بن عبداللہ کو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے خبر دی کہ مجھ سے حضرت ابوسفیان بن حرب نے بیان کیا کہ ہرقل نے اُن سے کہا: میں نے تم

51- انظر الحدیث: 4553,3174,2978,2941,2804,2681

أَخْبَرَهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ، " أَنَّ هِرَقْلَ، قَالَ لَهُ: سَأَلْتُكَ هَلْ يَزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ؟ فَزَعَمْتَ أَنَّهُمْ يَزِيدُونَ، وَكَذَلِكَ الإِيمَانُ حَتَّى يَتِمَّ، وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ سَخْطَةً لِدِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ؟ فَزَعَمْتَ أَنْ لاَ، وَكَذَلِكَ الإِيمَانُ، حِينَ تُخَالِطُ بَشَاشَتُهُ القُلُوبَ لاَ يَسْخَطُهُ أَحَدٌ"

سے پوچھا کہ وہ تعداد میں بڑھتے ہیں یا گھٹ رہے ہیں تو تم نے بتایا کہ وہ بڑھ رہے ہیں۔ ایمان کا یہی حال ہے حتیٰ کہ وہ مکمل ہو جاتا ہے اور میں نے تم سے پوچھا کہ کیا اُس کے دین سے نہ خوش ہو کر اُس میں داخل ہونے کے بعد کوئی پھرا بھی ہے تو تم نے کہا نہیں۔ ایمان کا یہی حال ہے کہ جب وہ دلوں کو اس سے تازگی ملتی ہے تو اُس سے کوئی بھی ناخوش نہیں ہوتا۔

39- بَابُ فَضْلِ مَنِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ

دین کو قائم رکھنے کی خاطر گناہوں سے اجتناب کی فضیلت

52 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ، عَنْ عَامِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " الحَلاَلُ بَيِّنٌ، وَالحَرَامُ بَيِّنٌ، وَبَيْنَهُمَا مُشَبَّهَاتٌ لاَ يَعْلَمُهَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ، فَمَنِ اتَّقَى المُشَبَّهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعِرْضِهِ، وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ: كَرَاعٍ يَرْعَى حَوْلَ الحِمَى، يُوشِكُ أَنْ يُوَاقِعَهُ، أَلاَ وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى، أَلاَ إِنَّ حِمَى اللَّهِ فِي أَرْضِهِ مَحَارِمُهُ، أَلاَ وَإِنَّ فِي الجَسَدِ مُضْغَةً: إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الجَسَدُ كُلُّهُ، وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الجَسَدُ كُلُّهُ، أَلاَ وَهِيَ القَلْبُ"

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور پرنور ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا: حلال ظاہر ہے اور حرام ظاہر ہے اور دونوں کے درمیان شبہ والی چیزیں ہیں جن کا بہت سے لوگوں کو علم نہیں۔ پس جو ان مشتبہ چیزوں سے بچ گیا تو اُس نے اپنے دین اور اپنی عزت کو بچا لیا اور جو اُن میں مبتلا ہوا جیسے وہ چرواہا جو چراگاہ کے قریب چراتا ہے اندیشہ ہے کہ اُس میں داخل ہو جائے۔ جان لو کہ ہر بادشاہ کی چراگاہ ہوتی ہے۔ خبردار رہو کہ زمین میں اللہ کی چراگاہ اُس کی حرام قرار دی ہوئی چیزیں ہیں۔ جان لو کہ جسم میں گوشت کا ایک لوتھڑا ہے۔ اگر وہ درست ہو تو پورا جسم درست رہتا ہے اور اگر وہ خراب ہو جائے تو سارا جسم خراب ہو جاتا ہے خبردار رہو کہ وہ دل ہے۔

40- بَابٌ: أَدَاءُ الخُمُسِ مِنَ الإِيمَانِ

خمس ادا کرنا ایمان سے ہے

53 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الجَعْدِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا

ابو جمرہ کا بیان ہے کہ میں حضرت ابن عباس رضی

-52 انظر الحدیث: 2051' صحیح مسلم: 4070' سنن ابوداؤد: 3330,3329' سنن ترمذی: 4073,4072, 4071,1205' سنن نسائی: 5726,4465' سنن ابن ماجہ: 3984

-53 انظر الحدیث: 7556,7266,6176,4369,4368,3510,3095,1398,523,87'

شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ، قَالَ: كُنْتُ أَقْعُدُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ يُجْلِسُنِي عَلَى سَرِيرِهِ فَقَالَ: أَقِمْ عِنْدِي حَتَّى أَجْعَلَ لَكَ سَهْمًا مِنْ مَالِي فَأَقَمْتُ مَعَهُ شَهْرَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ وَفْدَ عَبْدِ القَيْسِ لَمَّا أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنِ القَوْمُ؟ - أَوْ مَنِ الوَفْدُ؟ - قَالُوا: رَبِيعَةُ. قَالَ: مَرْحَبًا بِالقَوْمِ، أَوْ بِالوَفْدِ، غَيْرَ خَزَايَا وَلاَ نَدَامَى، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لاَ نَسْتَطِيعُ أَنْ نَأْتِيكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الحَرَامِ، وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هَذَا الحَيُّ مِنْ كُفَّارِ مُضَرَ، فَمُرْنَا بِأَمْرٍ فَصْلٍ، نُخْبِرْ بِهِ مَنْ وَرَاءَنَا، وَنَدْخُلْ بِهِ الجَنَّةَ، وَسَأَلُوهُ عَنِ الأَشْرِبَةِ: فَأَمَرَهُمْ بِأَرْبَعٍ، وَنَهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ، أَمَرَهُمْ: بِالإِيمَانِ بِاللَّهِ وَحْدَهُ، قَالَ: أَتَدْرُونَ مَا الإِيمَانُ بِاللَّهِ وَحْدَهُ قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: شَهَادَةُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، وَإِقَامُ الصَّلاَةِ، وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ، وَصِيَامُ رَمَضَانَ، وَأَنْ تُعْطُوا مِنَ المَغْنَمِ الخُمُسَ وَنَهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ: عَنِ الحَنْتَمِ وَالدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ وَالمُزَفَّتِ "، وَرُبَّمَا قَالَ: المُقَيَّرِ وَقَالَ: احْفَظُوهُنَّ وَأَخْبِرُوا بِهِنَّ مَنْ وَرَاءَكُمْ

اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر تھا تو مجھے انہوں نے اپنے تخت پر بٹھالیا اور فرمایا کہ میرے پاس رہو تا کہ میں تمہیں اپنے مال سے کچھ دوں۔ پس میں دو ماہ اُن کی خدمت میں حاضر رہا۔ پھر فرمایا کہ قبیلہ عبدالقیس کی ایک جماعت جب حضور پرنور ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئی تو فرمایا: تم کس قوم یا قبیلے سے ہو؟ عرض کی، ربیعہ سے، فرمایا کہ خوش آمدید رُسوائی وندامت کے بغیر۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ ہم آپ کی بارگاہ میں حاضر نہیں ہو سکتے سوائے حُرمت والے مہینوں میں کیونکہ ہمارے اور آپ کے درمیان کفار مُضر کے قبیلے ہیں۔ پس ہمیں ایسی بنیادی باتیں ارشاد فرمائیں جو ہم اپنے پیچھے والوں کو بتا دیں اور اُس کے سبب جنت میں داخل ہو جائیں اور پینے کی چیزوں کے بارے میں پوچھا۔ پس آپ ﷺ نے انہیں چار باتوں کا حکم دیا اور چار سے منع فرمایا۔ اُنہیں ایک اللہ پر ایمان لانے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا: تم جانتے ہو کہ پر ایمان لانا کیا ہے؟ عرض کی کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا یہ گواہی دینا کہ نہیں ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا اور رمضان کے روزے اور یہ کہ مالِ غنیمت سے پانچواں حصہ ادا کرو اور چار چیزوں کے استعمال سے منع فرمایا یعنی سبز لاکھی برتن، کدو کے تونبے، لکڑی کے روغنی برتن اور رال کئے ہوئے مرتبان سے۔ فرمایا کہ انہیں یاد کرلو اور اپنے پیچھے والوں کو بھی بتا دینا۔

41- بَابُ: مَا جَاءَ إِنَّ الأَعْمَالَ بِالنِّيَّةِ وَالحِسْبَةِ، وَلِكُلِّ

اس کا بیان کہ اعمال کا انحصار نیت اور خلوص ہے اور ہر ایک کے لیے اسکی نیت کے

صحیح مسلم: 5147 'سنن ابو داؤد: 3692 ,4677 'سنن ترمذی: 1599, 2611 'سنن نسائی: 5708,5046

امْرِءٍ مَا نَوَى

فَدَخَلَ فِيهِ الإِيمَانُ، وَالوُضُوءُ، وَالصَّلاَةُ، وَالزَّكَاةُ، وَالحَجُّ، وَالصَّوْمُ، وَالأَحْكَامُ، وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: (قُلْ كُلٌّ يَعْمَلُ عَلَى شَاكِلَتِهِ) (الإسراء: 84) عَلَى نِيَّتِهِ. نَفَقَةُ الرَّجُلِ عَلَى أَهْلِهِ يَحْتَسِبُهَا صَدَقَةٌ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ

مطابق ہے

پس اس میں ایمان، وضو، نماز، زکوٰۃ، حج، روزے اور سب احکام داخل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: فرما دو کہ ہر ایک اپنے خیال یعنی نیت کے مطابق عمل کرتا ہے۔ کسی شخص کا ثواب کی نیت سے اپنے گھر والوں پر خرچ کرنا صدقہ ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لیکن جہاد اور نیت۔

54 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ، عَنْ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ، وَلِكُلِّ امْرِءٍ مَا نَوَى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيبُهَا، أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا، فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ

علقمہ بن وقاص نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ حضور پرنور ﷺ نے فرمایا: اعمال کا انحصار نیت پر ہے اور ہر ایک کے لیے اسکی نیت کے مطابق ہے۔ پس جس کی ہجرت اللہ اور اُس کے رسول کے لیے ہے تو اُس کی ہجرت اللہ اور اُس کے رسول کے لیے شمار ہوگی اور جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت سے شادی کرنے کے لیے ہے تو اُس کی ہجرت اُسی کے لیے ہے جس کی طرف ہجرت کی۔

55 - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا أَنْفَقَ الرَّجُلُ عَلَى أَهْلِهِ يَحْتَسِبُهَا فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ

حجاج ابن منہال، شعبہ، عدی بن ثابت، عبداللہ بن یزید حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور ﷺ نے فرمایا: جب آدمی اپنے گھر والوں پر بہ نیت ثواب خرچ کرے تو وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔

56 - حَدَّثَنَا الحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

عامر بن سعد سے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ حضور پرنور ﷺ نے فرمایا کہ تم جو کچھ کرتے ہو اگر تمہارا مقصود رضائے الٰہی ہو تو

54- راجع الحدیث: 1

55- صحیح مسلم: 2320,2319 'سنن ترمذی: 1965 'سنن نسائی: 2544

56- انظر الحدیث: 6733,6373,5668,5659,5354,4409,3936,2744,2742,1295 'صحیح مسلم: 4186,4185 'سنن ابو داؤد: 2864 'سنن نسائی: 3628 'سنن ابن ماجہ: 2708

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللهِ إِلَّا أُجِرْتَ عَلَيْهَا، حَتَّى مَا تَجْعَلُ فِي فَمِ امْرَأَتِكَ

اُس پر تمہیں اجر دیا جاتا ہے حتیٰ کہ جو لقمہ تم اپنی بیوی کے منہ میں ڈالتے ہو (اُس پر بھی ثواب پاتے ہو۔)

42- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الدِّينُ النَّصِيحَةُ: لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِأَئِمَّةِ المُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ"

حضور پرنور ﷺ ارشاد فرمایا کہ دین نصیحت ہے اللہ، اُس کے رسول، آئمہ مسلمین اور عوام کے لیے

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿إِذَا نَصَحُوا لِلَّهِ وَرَسُولِهِ﴾ (التوبة:91)

ارشادِ ربانی ہے: جب کہ وہ اللہ اور کے رسول کے خیر خواہ رہیں (پ ۱۰۔ التوبہ ۹۱)

57 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: بَايَعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى إِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ

قیس بن ابوحازم سے مروی ہے کہ حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے حضور پرنور ﷺ سے نماز پڑھنے، زکوٰۃ دینے اور ہر مسلمان کا خیر خواہ رہنے پر بیعت کی۔

58 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ، يَقُولُ يَوْمَ مَاتَ المُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ، قَامَ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، وَقَالَ: عَلَيْكُمْ بِاتِّقَاءِ اللهِ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَالوَقَارِ، وَالسَّكِينَةِ، حَتَّى يَأْتِيَكُمْ أَمِيرٌ، فَإِنَّمَا يَأْتِيكُمُ الآنَ. ثُمَّ قَالَ: اسْتَعْفُوا لِأَمِيرِكُمْ، فَإِنَّهُ كَانَ يُحِبُّ العَفْوَ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنِّي أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ: أُبَايِعُكَ عَلَى الإِسْلَامِ فَشَرَطَ عَلَيَّ: وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ فَبَايَعْتُهُ عَلَى هَذَا، وَرَبِّ

زیادہ بن علاقہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا جس روز کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ کی وفات ہوئی ہوئے تو وہ کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی اور فرمایا۔ تم پر اللہ کا خوف جو اکیلا ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں اور وقار و اطمینان سے رہنا لازم ہے، حتیٰ کہ دوسرا امیر آجائے جو تمہارے پاس آنے والا ہے۔ پھر فرمایا کہ اپنے امیر کی لغزشوں سے درگزر کرو کیونکہ وہ خود بھی درگزر کرنے کو پسند فرماتے تھے۔ پھر فرمایا اما بعد: میں نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہوکر عرض کی کہ مجھے اسلام پر

57- انظر الحدیث: 7204,2715,2714,2157,1401,524,58 'صحیح مسلم: 197 'سنن ترمذی: 1925

58- راجع الحدیث: 57 'صحیح مسلم: 198 'سنن نسائی: 4167

هَذَا الْمَسْجِدِ إِنِّي لَنَاصِحٌ لَكُمْ، ثُمَّ اسْتَغْفَرَ وَنَزَلَ.

بیعت فرما لیجئے۔ آپ ﷺ نے مجھ سے ہر مسلمان کا خیر خواہ رہنے کی شرط بھی فرمائی پس میں نے اس بات پر آپ ﷺ سے بیعت کر لی۔ لہٰذا اس مسجد کے رب کی قسم میں تمہارا خیر خواہ ہوں۔ پھر دعائے استغفار کی اور اُتر آئے۔

☆☆☆☆☆

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

3- كِتَابُ الْعِلْمِ

1- بَابُ فَضْلِ الْعِلْمِ

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى: ﴿يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ﴾ (المجادلة: 11) وَقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَقُلْ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا﴾ (طه: 114)

2- بَابُ مَنْ سُئِلَ عِلْمًا وَهُوَ مُشْتَغِلٌ فِي حَدِيثِهِ، فَأَتَمَّ الْحَدِيثَ ثُمَّ أَجَابَ السَّائِلَ

59 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ، ح وحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنِي هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجْلِسٍ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ، جَاءَهُ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: مَتَى السَّاعَةُ؟ فَمَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: سَمِعَ مَا قَالَ فَكَرِهَ مَا قَالَ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: بَلْ لَمْ يَسْمَعْ، حَتَّى إِذَا قَضَى حَدِيثَهُ قَالَ: أَيْنَ - أُرَاهُ - السَّائِلُ عَنِ السَّاعَةِ قَالَ: هَا أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: فَإِذَا ضُيِّعَتِ الْأَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ. قَالَ: كَيْفَ إِضَاعَتُهَا؟ قَالَ: إِذَا وُسِّدَ الْأَمْرُ إِلَى غَيْرِ أَهْلِهِ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

کتاب علم کے بیان میں

علم کا بیان

ارشاد ربانی ہے: اللہ تم میں سے ایمان والوں اور اہل علم کے درجے بلند کرتا ہے اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے (۵۸:۱۱) نیز فرمایا: اے رب میرے علم کو زیادہ کر۔ (۲۰:۱۱۴)

جس سے کوئی علمی سوال کیا جائے اور وہ گفتگو میں مصروف ہو تو اپنی بات مکمل کر کے سائل کو جواب دے

محمد بن سنان، فلیح، ابراہیم بن منذر، محمد بن فلیح، اُن کے والدِ ماجد، ہلال بن علی، عطاء بن یسر سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ اپنی مجلس میں لوگوں سے گفتگو فرما رہے تھے کہ ایک اعرابی نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: قیامت کب آئے گی؟ رسول اللہ ﷺ اُسی طرح گفتگو فرماتے رہے تو کچھ لوگ کہنے لگے کہ: حضور ﷺ نے اِس کی بات ناپسند فرمائی ہے جب کہ کچھ نے کہا کہ آپ ﷺ نے اُس کی بات سُنی نہیں ہے۔ جب حضور ﷺ گفتگو فرما چکے تو فرمایا: قیامت کے بارے میں پوچھنے والا کہاں ہے؟ عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں حاضر ہوں۔ فرمایا جب امانت ضائع کی جائے تو قیامت کا انتظار کرنا۔ عرض کی کہ اُسے کیسے ضائع کیا جائے گا؟ فرمایا جب ذمہ داری نا اہلوں کے سپرد کی

جائے تو قیامت کا انتظار کرنا۔

3-بَابُ مَنْ رَفَعَ صَوْتَهُ بِالْعِلْمِ

60- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ عَارِمُ بْنُ الْفَضْلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: تَخَلَّفَ عَنَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفْرَةٍ سَافَرْنَاهَا فَأَدْرَكَنَا - وَقَدْ أَرْهَقَتْنَا الصَّلَاةُ - وَنَحْنُ نَتَوَضَّأُ، فَجَعَلْنَا نَمْسَحُ عَلَى أَرْجُلِنَا، فَنَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ: وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا

جو علم کے لیے آواز بلند کرے

یوسف بن ماہک کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ایک سفر کے دوران حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے پیچھے ہوگئے۔ آپ ہم سے اُس وقت ملے جب نماز کا وقت تنگ ہوگیا ہم وضو کررہے تھے۔ ہم اپنے پیروں پر مسح کررہے تھے تو آپ نے بلند آواز سے دو یا تین دفعہ فرمایا: ایڑیوں کی دوزخ سے خرابی ہے۔

4-بَابُ قَوْلِ الْمُحَدِّثِ: حَدَّثَنَا، وَأَخْبَرَنَا، وَأَنْبَأَنَا

وَقَالَ لَنَا الْحُمَيْدِيُّ: "كَانَ عِنْدَ ابْنِ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا، وَأَخْبَرَنَا، وَأَنْبَأَنَا، وَسَمِعْتُ وَاحِدًا وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ وَقَالَ شَقِيقٌ: عَنْ عَبْدِ اللهِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَةً وَقَالَ حُذَيْفَةُ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَيْنِ وَقَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِيمَا يَرْوِي عَنْ رَبِّهِ وَقَالَ أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِيمَا يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ

محدث کا حَدَّثَنَا، اَخْبَرَنَا، اور اَنْبَاَنَا کہنا

حمیدی کا قول ہے کہ ابن عیینہ کے نزدیک حَدَّثَنَا، اَخْبَرَنَا، اَنْبَاَنَا اور سَمِعْتُ سے ایک ہی مراد ایک ہے۔ حضرت ابن مسعود نے فرمایا کہ ہم سے حدیث بیان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم صادق و مصدوق تھے۔ شقیق نے حضرت عبداللہ سے مروی کی کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے فلاں بات سُنی۔ حضرت حذیفہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے دو حدیثیں بیان فرمائیں۔ ابوالعالیہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی کی جو وہ اپنے رب عزوجل سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت انس نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی جو وہ اپنے رب سے عزوجل کرتے ہیں۔ حضرت ابوہریرہ نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی کی جو وہ اپنے

60- انظر الحدیث: 163,96، صحیح مسلم: 571

61 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لاَ يَسْقُطُ وَرَقُهَا، وَإِنَّهَا مَثَلُ المُسْلِمِ، فَحَدِّثُونِي مَا هِيَ فَوَقَعَ النَّاسُ فِي شَجَرِ البَوَادِي قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: وَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ، فَاسْتَحْيَيْتُ، ثُمَّ قَالُوا: حَدِّثْنَا مَا هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: هِيَ النَّخْلَةُ

رب عزوجل سے روایت کرتے ہیں۔

عبداللہ بن دینار رحمہ اللہ علیہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک درخت ایسا ہے کہ اُس کے پتے نہیں گرتے اور اُس کی مثال مسلمان جیسی ہے، بتاؤ وہ کون سا درخت ہے؟ لوگ جنگلی درختوں کے بارے میں سوچنے لگے۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا: مجھے خیال ہوا کہ وہ کھجور کا درخت ہے لیکن میں جھجکا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ ہی ارشاد فرما دیجئے کہ وہ کون سا درخت ہے؟ فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔

5- بَابُ طَرْحِ الإِمَامِ المَسْأَلَةَ عَلَى أَصْحَابِهِ لِيَخْتَبِرَ مَا عِنْدَهُمْ مِنَ العِلْمِ

علمی امتحان کی غرض سے امام کا اپنے ساتھیوں سے کوئی بات پوچھنا

62 - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لاَ يَسْقُطُ وَرَقُهَا، وَإِنَّهَا مَثَلُ المُسْلِمِ، حَدِّثُونِي مَا هِيَ قَالَ: فَوَقَعَ النَّاسُ فِي شَجَرِ البَوَادِي قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ، فَاسْتَحْيَيْتُ، ثُمَّ قَالُوا: حَدِّثْنَا مَا هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: هِيَ النَّخْلَةُ

عبداللہ بن دینار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: درختوں میں سے ایک ایسا بھی ہے جس کے پتے نہیں جھڑتے اور اُس کی مثال ایک مسلمان جیسی ہے۔ مجھے بتاؤ وہ کون سا درخت ہے؟ لوگ جنگلی درختوں کے بارے میں غور کرنے لگے۔ حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں میرے دل میں کہ وہ کھجور کا درخت ہے لیکن مجھے جھجک ہوئی۔ پھر لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! خود ارشاد فرما دیجئے کہ وہ کون سا درخت ہے؟ فرمایا وہ کھجور کا درخت ہے۔

6- بَابُ مَا جَاءَ فِي العِلْمِ

علم کا بیان

61- انظر الحدیث: 62,72,131,2209,4698,5444,5448,6122,6144، صحیح مسلم: 7029

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: (وَقُلْ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا) (طه: 114) الْقِرَاءَةُ وَالعَرْضُ عَلَى الْمُحَدِّثِ وَرَأَى الحَسَنُ، وَالثَّوْرِيُّ، وَمَالِكٌ: الْقِرَاءَةَ جَائِزَةً وَاحْتَجَّ بَعْضُهُمْ فِي الْقِرَاءَةِ عَلَى العَالِمِ "بِحَدِيثِ ضِمَامِ بْنِ ثَعْلَبَةَ: قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: آللَّهُ أَمَرَكَ أَنْ تُصَلِّيَ الصَّلَوَاتِ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَهَذِهِ قِرَاءَةٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَ ضِمَامٌ قَوْمَهُ بِذَلِكَ فَأَجَازُوهُ وَاحْتَجَّ مَالِكٌ: " بِالصَّكِّ يُقْرَأُ عَلَى القَوْمِ، فَيَقُولُونَ أَشْهَدَنَا فُلاَنٌ وَيُقْرَأُ ذَلِكَ قِرَاءَةً عَلَيْهِمْ وَيُقْرَأُ عَلَى المُقْرِئِ، فَيَقُولُ القَارِئُ: أَقْرَأَنِي فُلاَنٌ"

اور اللہ عزوجل کا ارشاد: اے میرے رب! میرے علم میں اضافہ فرما! محدّث کے سامنے حدیث پڑھنا اور پیش کرنا۔ حسن، ثوری اور مالک نے قرأت کو جائز مانا ہے اور بعض نے عالم کے سامنے قرأت کرنا حضرت ضمام بن ثعلبہ کی حدیث سے ہے کہ وہ حضور پرنور ﷺ کی خدمت میں عرض گزار ہوئے: کیا آپ کو اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ ہم نماز پڑھا کریں؟ فرمایا، ہاں۔ پس یہ حضور پرنور ﷺ کے حضور قرأت کرنا ہے، جس کی حضرت ضمام نے اپنے قوم کو خبر دی تو انہوں نے جائز رکھا اور اس سے استدلال کیا اور امام مالک نے تحریر سے دلیل لی ہے جو لوگوں کے سامنے پڑھی جاتی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم فلاں کی خدمت میں حاضر تھے اور ہمارے سامنے فلاں چیز پڑھی گئی یعنی معلم کے سامنے پڑھی جاتی ہے تو پڑھنے والا کہتا ہے کہ مجھے فلاں نے پڑھایا۔

62م - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلاَمٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الحَسَنِ الوَاسِطِيُّ، عَنْ عَوْفٍ، عَنِ الحَسَنِ، قَالَ: لاَ بَأْسَ بِالقِرَاءَةِ عَلَى العَالِمِ

محمد بن سلام، محمد بن حسن الواسطی، عوف سے مروی ہے کہ حسن بصری نے فرمایا: عالم کے سامنے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں

62م - وَأَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الفَرَبْرِيُّ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ البُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: إِذَا قُرِئَ عَلَى المُحَدِّثِ فَلاَ بَأْسَ أَنْ يَقُولَ: حَدَّثَنِي قَالَ: وَسَمِعْتُ أَبَا عَاصِمٍ يَقُولُ عَنْ مَالِكٍ، وَسُفْيَانَ القِرَاءَةُ عَلَى العَالِمِ وَقِرَاءَتُهُ سَوَاءٌ

اور بیان کی ہم سے عبیداللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی کہ سفیان نے فرمایا: جب محدث کے سامنے پڑھ چکا ہو تو حدّثنی کہنے میں کوئی حرج نہیں۔ فرمایا کہ میں نے ابوعاصم کو مالک اور سفیان کے حوالے سے فرماتے ہوئے سنا: عالم کے سامنے پڑھنا اور عالم کا خود پڑھنا دونوں یکساں ہیں۔

63 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ سَعِيدٍ هُوَ المَقْبُرِيُّ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ

عبداللہ بن ابونمر نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم مسجد کے اندر حضور پرنور ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر تھے کہ ایک شخص

مَالِكٍ، يَقُولُ: بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي المَسْجِدِ، دَخَلَ رَجُلٌ عَلَى جَمَلٍ، فَأَنَاخَهُ فِي المَسْجِدِ ثُمَّ عَقَلَهُ، ثُمَّ قَالَ لَهُمْ: أَيُّكُمْ مُحَمَّدٌ؟ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئٌ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ، فَقُلْنَا: هَذَا الرَّجُلُ الأَبْيَضُ المُتَّكِئُ. فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: يَا ابْنَ عَبْدِ المُطَّلِبِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ أَجَبْتُكَ. فَقَالَ الرَّجُلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي سَائِلُكَ فَمُشَدِّدٌ عَلَيْكَ فِي المَسْأَلَةِ، فَلاَ تَجِدْ عَلَيَّ فِي نَفْسِكَ؟ فَقَالَ: سَلْ عَمَّا بَدَا لَكَ فَقَالَ: أَسْأَلُكَ بِرَبِّكَ وَرَبِّ مَنْ قَبْلَكَ، آللَّهُ أَرْسَلَكَ إِلَى النَّاسِ كُلِّهِمْ؟ فَقَالَ: اللَّهُمَّ نَعَمْ. قَالَ: أَنْشُدُكَ بِاللَّهِ، آللَّهُ أَمَرَكَ أَنْ نُصَلِّيَ الصَّلَوَاتِ الخَمْسَ فِي اليَوْمِ وَاللَّيْلَةِ؟ قَالَ: اللَّهُمَّ نَعَمْ. قَالَ: أَنْشُدُكَ بِاللَّهِ، آللَّهُ أَمَرَكَ أَنْ نَصُومَ هَذَا الشَّهْرَ مِنَ السَّنَةِ؟ قَالَ: اللَّهُمَّ نَعَمْ. قَالَ: أَنْشُدُكَ بِاللَّهِ، آللَّهُ أَمَرَكَ أَنْ تَأْخُذَ هَذِهِ الصَّدَقَةَ مِنْ أَغْنِيَائِنَا فَتَقْسِمَهَا عَلَى فُقَرَائِنَا؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ نَعَمْ. فَقَالَ الرَّجُلُ: آمَنْتُ بِمَا جِئْتَ بِهِ، وَأَنَا رَسُولُ مَنْ وَرَائِي مِنْ قَوْمِي، وَأَنَا ضِمَامُ بْنُ ثَعْلَبَةَ أَخُو بَنِي سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ

اُونٹ پر سوار ہو کر آیا۔ اُسے مسجد میں بٹھایا اور اسکا گھٹنا باندھ دیا۔ پھر عرض کی کہ آپ حضرات میں محمد کون ہیں؟ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم ٹیک لگائے ہوئے تشریف فرما تھے۔ ہم نے کہا: یہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم ٹیک لگانے والے۔ اُس شخص نے کہا اے ابنِ عبدالمطلب! حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا کہو میں تمہیں جواب دوں گا۔ اس نے عرض کی کہ میں آپ سے سختی کے ساتھ کچھ پوچھوں گا لیکن مجھ پر برہم نہ ہونا۔ فرمایا: جیسے چاہو پوچھو۔ عرض کی کہ میں آپ سے آپ کے رب کی اور آپ سے پہلوں کے رب کی قسم دیتا ہوں کہ آپ بتائیں کہ کیا اللہ نے آپ کو تمام انسانوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے؟ فرمایا اللہ گواہ ہے۔ ہاں عرض کی کہ میں آپ کو خدا کی قسم دیتا ہوں کہ کیا اللہ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ ہم دن اور رات میں پانچ نمازیں پڑھا کریں؟ فرمایا: ہاں خدا گواہ ہے ہاں عرض کی کہ میں آپ کو خدا کی قسم دیتا ہوں کہ کیا اللہ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ ہم سال میں اس مہینے کے روزے رکھا کریں؟ فرمایا: خدا گواہ ہے ہاں۔ عرض کی کہ میں آپ کو خدا کی قسم دیتا ہوں، کیا اللہ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ آپ ہمارے امیروں سے زکوٰۃ وصول کر کے ہمارے فقرا میں تقسیم فرمائیں: حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خدا گواہ ہے ہاں۔ اُس شخص نے کہا۔ آپ جو لے کر آئے ہیں میں اُس پر ایمان لایا۔ مجھے میری قوم کی طرف سے بھیجا گیا ہے۔ میں نبی سعد بن بکر کا بھائی ضمام بن ثعلبہ ہوں۔

63م - وَرَوَاهُ مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الحَمِيدِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ المُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ،

مروی کیا اسے موسیٰ اور علی بن عبدالحمید سلیمان، ثابت، حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

63م- صحیح مسلم: 103,102' سنن ترمذی: 6019' سنن نسائی: 2090

عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا

7- بَابُ مَا يُذْكَرُ فِي المُنَاوَلَةِ، وَكِتَابِ أَهْلِ العِلْمِ بِالعِلْمِ إِلَى البُلْدَانِ

اہل علم کا علم کے لیے اپنی کتاب شہروں میں بھیجنا

وَقَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: نَسَخَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ المَصَاحِفَ فَبَعَثَ بِهَا إِلَى الآفَاقِ، وَرَأَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ذَلِكَ جَائِزًا وَاحْتَجَّ بَعْضُ أَهْلِ الحِجَازِ فِي المُنَاوَلَةِ بِحَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ كَتَبَ لِأَمِيرِ السَّرِيَّةِ كِتَابًا وَقَالَ: لاَ تَقْرَأْهُ حَتَّى تَبْلُغَ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا. فَلَمَّا بَلَغَ ذَلِكَ المَكَانَ قَرَأَهُ عَلَى النَّاسِ، وَأَخْبَرَهُمْ بِأَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قرآنِ مجید پاک کے نسخے لکھوائے اور انہیں اطرافِ عالم میں بھیجا۔ حضرت عبداللہ بن عمر، یحییٰ بن سعید اور امام مالک کے نزدیک یہ جائز ہے۔ بعض اہل حجاز نے اس کے متعلق اس حدیثِ نبوی سے دلیل لی ہے کہ آپ ﷺ نے ایک اسلامی لشکر کے امیر کے لیے خط لکھوایا اور قاصد کو تاکید فرمائی کہ وہ فلاں جگہ پہنچنے سے پہلے اِسے نہ پڑھیں۔ جب اُس جگہ پہنچ جائیں تو لوگوں کو پڑھ کر سنائیں کہ حضور پرنور ﷺ نے اُنہیں کیا حکم دیا ہے۔

64 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "بَعَثَ بِكِتَابِهِ رَجُلًا وَأَمَرَهُ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ البَحْرَيْنِ فَدَفَعَهُ عَظِيمُ البَحْرَيْنِ إِلَى كِسْرَى، فَلَمَّا قَرَأَهُ مَزَّقَهُ فَحَسِبْتُ أَنَّ ابْنَ المُسَيِّبِ قَالَ: فَدَعَا عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُمَزَّقُوا كُلَّ مُمَزَّقٍ

عبیداللہ بن عبداللہ بن عقبہ بن مسعود سے مروی ہے کہ مجھے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے خبر دی کہ حضور پرنور ﷺ نے ایک شخص کو خط مبارک دے کر بھیجا اور اُسے حکم فرمایا کہ یہ خط حاکم بحرین کے سپرد کر دیا جائے اور حاکمِ بحرین اِسے کسریٰ تک پہنچا دے۔ جب اُس (کسریٰ) نے اُسے پڑھا تو پھاڑ ڈالا۔ میرا (ابنِ شہاب کا) خیال ہے کہ ابنِ مسیب نے فرمایا کہ حضور پرنور ﷺ نے اُن لوگوں کے خلاف دعا فرمائی کہ وہ مکمل طور پر ٹکڑے ٹکڑے کر دیے جائیں۔

65 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الحَسَنِ

قتادہ سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی

65- انظر الحدیث: 2938، 5870، 5872، 5874، 5875، 5877، 7162، صحیح مسلم: 5447

الْمَرْوَزِيُّ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابًا - أَوْ أَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ - فَقِيلَ لَهُ: إِنَّهُمْ لَا يَقْرَءُونَ كِتَابًا إِلَّا مَخْتُومًا، فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ، نَقْشُهُ: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ، كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِهِ فِي يَدِهِ، فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ مَنْ قَالَ: نَقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ؟ قَالَ أَنَسٌ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حضور پرنور ﷺ نے ایک خط مبارک لکھوایا یا لکھوانے کا ارادہ فرمایا تو عرض کی گئی کہ وہ لوگ اس خط کو نہیں پڑھتے جس پر مُہر نہ ہو۔ پس آپ ﷺ نے چاندی کی مُہر بنوالی اور اُس پر مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ نقش کروادیا۔ گویا میں اب بھی آپ ﷺ کے دستِ مبارک میں اُس کی چمک دیکھ رہا ہوں میں (شعبہ) نے قتادہ سے کہا کہ کس نے کہا کہ محمد رسول اللہ نقش تھا؟ فرمایا کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے۔

8 - بَابُ مَنْ قَعَدَ حَيْثُ يَنْتَهِي بِهِ الْمَجْلِسُ، وَمَنْ رَأَى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيهَا

جو مجلس کے آخری سرے پر بیٹھے اور جو مجلس میں خالی جگہ پائے وہاں بیٹھ جائے

66 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، أَنَّ أَبَا مُرَّةَ، مَوْلَى عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ مَعَهُ إِذْ أَقْبَلَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ، فَأَقْبَلَ اثْنَانِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَ وَاحِدٌ، قَالَ: فَوَقَفَا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمَّا أَحَدُهُمَا: فَرَأَى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيهَا، وَأَمَّا الْآخَرُ: فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ، وَأَمَّا الثَّالِثُ: فَأَدْبَرَ ذَاهِبًا، فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلَاثَةِ؟ أَمَّا أَحَدُهُمْ فَأَوَى إِلَى اللهِ فَآوَاهُ اللهُ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَاسْتَحْيَا فَاسْتَحْيَا

ابومرہ مولیٰ عقیل بن ابوطالب نے حضرت ابوواقد لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کرتے ہیں کہ حضور پرنور ﷺ مسجد میں رونق افروز تھے اور صحابہ کرام آپ ﷺ کے اعتراف میں حاضر تھے کہ تین آدمی آئے۔ دو حضور پرنور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوگئے اور ایک واپس چلا گیا۔ یہ دونوں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کھڑے رہے حتیٰ کہ اُن میں سے ایک نے مجلس میں خالی جگہ پائی اور وہاں بیٹھ گیا۔ جبکہ دوسرا شخص لوگوں کے پیچھے بیٹھ گیا جب کہ تیسرا منہ پھیر کر واپس چلا گیا تھا۔ جب حضور پرنور ﷺ فراغت پائی تو فرمایا: کیا میں تمہیں ان تینوں شخصوں کا حال نہ بتاؤں؟ ان میں سے ایک اللہ کی طرف آیا تو اللہ تعالیٰ نے اُسے جگہ دے دی۔ دوسرے نے حیا کی تو اللہ

سنن نسائی: 5293,5216

66- انظر الحدیث: 474، صحیح مسلم: 5646,5645، سنن ترمذی: 2724

اللهُ مِنْهُ، وَأَمَّا الآخَرُ فَأَعْرَضَ فَأَعْرَضَ اللهُ عَنْهُ

تعالیٰ نے اس سے حیا فرمائی اور تیسرے نے منہ پھیرا تو اللہ تعالیٰ نے اُس سے رخ پھیر لیا۔

9- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعَى مِنْ سَامِعٍ

حضور پرنور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بعض اوقات جس تک بات پہنچے وہ سُننے والے سے زیادہ یاد رکھنے والا ہوتا ہے

67- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، ذَكَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَعَدَ عَلَى بَعِيرِهِ، وَأَمْسَكَ إِنْسَانٌ بِخِطَامِهِ - أَوْ بِزِمَامِهِ - قَالَ: أَيُّ يَوْمٍ هَذَا، فَسَكَتْنَا حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ سِوَى اسْمِهِ، قَالَ: أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ قُلْنَا: بَلَى، قَالَ: فَأَيُّ شَهْرٍ هَذَا فَسَكَتْنَا حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ، فَقَالَ: أَلَيْسَ بِذِي الحِجَّةِ قُلْنَا: بَلَى، قَالَ: فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ، وَأَمْوَالَكُمْ، وَأَعْرَاضَكُمْ، بَيْنَكُمْ حَرَامٌ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا، فِي شَهْرِكُمْ هَذَا، فِي بَلَدِكُمْ هَذَا، لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الغَائِبَ، فَإِنَّ الشَّاهِدَ عَسَى أَنْ يُبَلِّغَ مَنْ هُوَ أَوْعَى لَهُ مِنْهُ

عبدالرحمن بن ابوبکرہ اپنے والدِ ماجد سے راوی ہیں کہ حضور پرنور ﷺ اپنے اُونٹ پر تشریف فرما تھے اور اس کی مہار یا نکیل ایک شخص کے ہاتھ میں تھی۔ فرمایا کہ آج کون سا دن ہے! ہم خاموش رہے اور سوچا کیا کہ شاید آپ ﷺ اس کا کوئی دوسرا نام ارشاد فرمائینگے۔ فرمایا کہ یہ کون سا مہینہ ہے؟ ہم خاموش رہے اور سوچا کہ شاید آپ ﷺ اس کا کوئی دوسرا نام ارشاد فرمائینگے۔ فرمایا کہ کیا یہ ذی الحجہ نہیں ہے؟ ہم نے عرض کی کہ کیوں نہیں۔ فرمایا کہ تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری عزتیں ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہیں جیسے تمہارے اس دن تمہارے اس مہینے اور تمہارے اس شہر کی حرمت جو۔ حاضر ہے اِسے غیر حاضر تک پہنچا دے کیونکہ حاضر کبھی ایسے شخص تک بھی بات پہنچا دیتا ہے جو بات کو اُس سے زیادہ یاد رکھنے والا ہوتا ہے۔

10- بَابٌ: العِلْمُ قَبْلَ القَوْلِ وَالعَمَلِ

قول وفعل سے پہلے علم درکار ہے

لِقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: (فَاعْلَمْ أَنَّهُ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللهُ) (محمد: 19) فَبَدَأَ بِالعِلْمِ وَأَنَّ العُلَمَاءَ هُمْ وَرَثَةُ الأَنْبِيَاءِ، وَرَّثُوا العِلْمَ، مَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ،

جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ: جان لو کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ یہاں علم سے ابتدا فرمائی علماء ہی انبیاء کرام کے وارث ہیں۔ جنہوں نے میراث میں علم پایا اور جس

67- اطراف الحدیث: 105، 1741، 3197، 4406، 4662، 5550، 7078، 7447' صحیح مسلم: 4359، 4360' سنن ترمذی: 1520' سنن نسائی: 4401

وَمَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَطْلُبُ بِهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ: (إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ) (فاطر: 28) وَقَالَ: (وَمَا يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعَالِمُونَ) (العنكبوت: 43) (وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ) (الملك: 10) وَقَالَ: (هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ) (الزمر: 9) وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ وَإِنَّمَا الْعِلْمُ بِالتَّعَلُّمِ " وَقَالَ أَبُو ذَرٍّ: لَوْ وَضَعْتُمُ الصَّمْصَامَةَ عَلَى هَذِهِ - وَأَشَارَ إِلَى قَفَاهُ - ثُمَّ ظَنَنْتُ أَنِّي أُنْفِذُ كَلِمَةً سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ تُجِيزُوا عَلَيَّ لَأَنْفَذْتُهَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: (كُونُوا رَبَّانِيِّينَ) (آل عمران: 79) " حُلَمَاءَ فُقَهَاءَ، وَيُقَالُ: الرَّبَّانِيُّ الَّذِي يُرَبِّي النَّاسَ بِصِغَارِ الْعِلْمِ قَبْلَ كِبَارِهِ"

نے اُسے حاصل کیا اس نے پورا حصّہ پالیا اور جو علم حاصل کرنے کے لیے کسی راستے پر چلا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے اور فرمایا ہے: بے شک اللہ سے اُس کے بندوں میں سے علماء ہی ڈرتے ہیں اور فرمایا کہ اسے نہیں سمجھتے مگر علم والے اور فرمایا: لوگ کہیں گے کہ اگر ہم سُنتے اور سمجھتے تو اہل جہنم سے نہ ہوتے اور فرمایا: کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے برابر ہو جائیں گے۔ حضور پرنور ﷺ نے فرمایا: جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ خیر کا ارادہ فرماتا ہے اُسے دین کی فقہ (سمجھ بوجھ) عطا فرماتا ہے اور علم سیکھنے سے ہی حاصل ہوتا ہے۔ حضرت ابوذر غفاری نے اپنی گردن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر تم اس پر تلوار رکھ دو کیا پھر مجھے گمان ہو کہ ایک بات جو میں نے حضور پرنور ﷺ سے سُنی ہے اُسے تمہارے کام کر گزرنے سے پہلے بیان کر سکتا ہوں تو ضرور بیان کر دوں گا۔ حضور پرنور ﷺ کا ارشاد ہے: جو موجود ہو اسے چاہیے کہ غائب تک پہنچا دے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ كُونُوا رَبَّانِيِّينَ سے مراد حکماء، علماء اور فقہا ہیں۔ کہا گیا ہے کہ ربانی وہ ہے جو لوگوں کو علم کی بڑی باتیں سکھانے سے پہلے چھوٹی چھوٹی باتیں سکھائے۔

11 - بَابُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُهُمْ بِالْمَوْعِظَةِ وَالْعِلْمِ كَيْ لَا يَنْفِرُوا

حضور پرنور ﷺ کا وعظ و نصیحت کرنا حسبِ موقع ہوتا تا کہ وہ اکتاہٹ کا شکار نہ ہوں

68 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنِ ابْنِ

ابووائل سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: حضور پرنور ﷺ نے ہمیں

68- انظر الحديث: 6411,70 صحيح مسلم: 7059,7058

مَسْعُودٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْأَيَّامِ، كَرَاهَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا

نصیحت کرنے کے لیے مخصوص دن مقرر فرما دیئے تھے اور اتنا زیادہ ناپسند فرماتے جس سے ہمارے اُکتا جانے کا اندیشہ ہوتا۔

69 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو التَّيَّاحِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا، وَبَشِّرُوا، وَلَا تُنَفِّرُوا

محمد بن بشار، یحییٰ بن سعد، شعبہ، ابو التیاح، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور ﷺ نے فرمایا: آسانی پیدا کرو، مشکل میں نہ ڈالو۔ خوشخبری دو اور متنفر نہ کرو۔

12 - بَابُ مَنْ جَعَلَ لِأَهْلِ الْعِلْمِ أَيَّامًا مَعْلُومَةً

جو اہلِ علم دینے کے لیے دن مقرر کرے

70 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللهِ يُذَكِّرُ النَّاسَ فِي كُلِّ خَمِيسٍ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَوَدِدْتُ أَنَّكَ ذَكَّرْتَنَا كُلَّ يَوْمٍ؟ قَالَ: أَمَا إِنَّهُ يَمْنَعُنِي مِنْ ذَلِكَ أَنِّي أَكْرَهُ أَنْ أُمِلَّكُمْ، وَإِنِّي أَتَخَوَّلُكُمْ بِالْمَوْعِظَةِ، كَمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُنَا بِهَا، مَخَافَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا"

ابو وائل سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر جمعرات لوگوں میں وعظ ارشاد فرمایا کرتے۔ ایک شخص نے اُن سے کہا اے ابو عبدالرحمن! ہماری خواہش ہے کہ آپ روزانہ ہمیں وعظ فرمایا کریں۔ فرمایا کہ ایسا کرنے سے مجھے یہ بات رکاوٹ ڈالتی ہے کہ مجھ یہ پسند نہیں کہ تم اکتا جوؤ۔ میں نے تم سے وعظ کہنے کے لیے دن مخصوص کیا ہوا ہے جیسے حضور پر نور ﷺ نے ہمارے لیے مقرر فرمایا ہوا تھا، ہمارے اُکتا جانے کے پیشِ نظر۔

13 - بَابٌ: مَنْ يُرِدِ اللهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ

اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھائی کا ارادہ فرمائے تو اُسے دین کی فقہ (سمجھ) عطا فرما دیتا ہے

71 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

حمید بن عبدالرحمن نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ

69- انظر الحدیث:6125' صحیح مسلم:4503

70- راجع الحدیث:68' صحیح مسلم:7060

71- انظر الحدیث:7460,7312,3641,3116' صحیح مسلم:2389

ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: قَالَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ، خَطِيبًا يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ يُرِدِ اللهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ، وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَاللهُ يُعْطِي، وَلَنْ تَزَالَ هَذِهِ الأُمَّةُ قَائِمَةً عَلَى أَمْرِ اللهِ، لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ، حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللهِ

عنہ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا۔ فرمایا کہ میں نے حضور پرنور کو فرماتے سنا ﷺ سنا: اللہ تعالیٰ جس کے لیے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اُسے دین کی فقہ (سمجھ) عطا فرما دیتا ہے بے شک میں تقسیم کرنے والا ہوں جب کہ اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے اور یہ اُمت ہمیشہ اللہ کے دین پر قائم رہے گی اور اِن کے مخالف انہیں نقصان نہیں پہنچا سکیں گے حتیٰ کہ قیامت آ پہنچے۔

14- بَابُ الْفَهْمِ فِي الْعِلْمِ

علم کی سمجھ بوجھ

72- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: قَالَ لِي ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلَمْ أَسْمَعْهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا حَدِيثًا وَاحِدًا، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُتِيَ بِجُمَّارٍ، فَقَالَ: إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً مَثَلُهَا كَمَثَلِ الْمُسْلِمِ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَقُولَ: هِيَ النَّخْلَةُ، فَإِذَا أَنَا أَصْغَرُ الْقَوْمِ، فَسَكَتُّ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هِيَ النَّخْلَةُ

مجاہد سے مروی ہے کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ مدینہ منورہ تک رہا لیکن اس دوران میں نے انہیں حضور پرنور ﷺ کی کوئی حدیث بیان کرتے ہوئے نہیں سنا، سوائے ایک حدیث کے۔ فرمایا کہ ہم حضور پرنور ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ خدمتِ اقدس میں گابھا پیش کیا گیا۔ فرمایا کہ درختوں میں سے ایک درخت ایسا ہے جس کی مثال مسلمان جیسی ہے۔ میں نے بتانا چاہا کہ وہ کھجور کا درخت ہے لیکن میں لوگوں میں سب سے چھوٹا تھا لہٰذا خاموش رہا۔ حضور پرنور ﷺ نے فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔

15- بَابُ الِاغْتِبَاطِ فِي الْعِلْمِ وَالْحِكْمَةِ

علم و حکمت میں رشک

وَقَالَ عُمَرُ: تَفَقَّهُوا قَبْلَ أَنْ تُسَوَّدُوا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: وَبَعْدَ أَنْ تُسَوَّدُوا وَقَدْ تَعَلَّمَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كِبَرِ سِنِّهِمْ

حضرت عمر فرماتے ہیں کہ پیشوا بنائے جانے سے پہلے علم حاصل کر لو۔ امام بخاری نے فرمایا کہ پیشوا بنائے جانے کے بعد بھی کیونکہ حضور پرنور ﷺ کے اصحاب نے عمر رسیدہ ہونے کے باوجود بھی علم حاصل کیا۔

72- انظر الحدیث: 6122,4698,2209,131,62,61 صحیح مسلم: 7032,7031

73 - حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَلَى غَيْرِ مَا حَدَّثَنَاهُ الزُّهْرِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لاَ حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَسُلِّطَ عَلَى هَلَكَتِهِ فِي الحَقِّ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الحِكْمَةَ فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا"

حمیدی، سفیان، اسماعیل بن ابو خالد، زہری، قیس بن ابو حازم، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رشک نہیں ہے مگر دو آدمیوں پر۔ ایک وہ جسے اللہ نے مال عطا فرمایا اور وہ اُسے راہِ حق میں خرچ کرتا ہے۔ دوسرا وہ جس کو اللہ نے حکمت عطا فرمائی تو وہ اُس کے مطابق فیصلے کرتا اور اُس کی تعلیم دیتا ہے۔

16 - بَابُ مَا ذُكِرَ فِي ذَهَابِ مُوسَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي البَحْرِ إِلَى الخَضِرِ

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا حضرت خضر کے پاس جانے کے لیے سمندر کی جانب جانے کا واقعہ

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: (هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلَى أَنْ تُعَلِّمَنِي مِمَّا عُلِّمْتَ رَشَدًا)

اور ارشادِ خداوندی: ترجمہ کنز الایمان: کیا میں تمہارے ساتھ رہوں اس شرط پر کہ تم مجھے سکھا دو گے نیک بات جو تمہیں تعلیم ہوئی (پارہ ۱۵، الکھف: ٦٦)

74 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ غُرَيْرٍ الزُّهْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَهُ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ تَمَارَى هُوَ وَالحُرُّ بْنُ قَيْسِ بْنِ حِصْنٍ الفَزَارِيُّ فِي صَاحِبِ مُوسَى، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: هُوَ خَضِرٌ، فَمَرَّ بِهِمَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، فَدَعَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ: إِنِّي تَمَارَيْتُ أَنَا وَصَاحِبِي هَذَا فِي صَاحِبِ مُوسَى، الَّذِي سَأَلَ مُوسَى السَّبِيلَ إِلَى لُقِيِّهِ، هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ شَأْنَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

عبید اللہ بن عبداللہ نے حضرت ابن عباس سے مروی کی ہے کہ اُن کا اور حضرت حر بن قیس ابن حصن فزاری کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے رفیق کے بارے میں اختلاف رائے ہو گیا۔ حضرت ابنِ عباس کا قول ہے کہ وہ حضرت خضر ہیں۔ اچانک دونوں کے پاس سے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ گزرے تو حضرت ابن عباس نے انہیں بُلایا اور کہا کہ میں اور میرے اس ساتھی میں موسیٰ علیہ السلام کے رفیق کے متعلق اختلاف رائے ہو گیا ہے جن سے ملاقات کے لیے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے راستہ معلوم کیا تھا۔ کیا آپ نے حضور پر

73- انظر الحدیث: 1409، 7141، 7316 صحیح مسلم: 1893 سنن ابن ماجہ: 4208

74- صحیح مسلم: 6118 سنن ترمذی: 3130

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "بَيْنَمَا مُوسَى فِي مَلَإٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: هَلْ تَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْكَ؟" قَالَ مُوسَى: لاَ. فَأَوْحَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى مُوسَى: بَلَى، عَبْدُنَا خَضِرٌ، فَسَأَلَ مُوسَى السَّبِيلَ إِلَيْهِ، فَجَعَلَ اللهُ لَهُ الحُوتَ آيَةً، وَقِيلَ لَهُ: إِذَا فَقَدْتَ الحُوتَ فَارْجِعْ، فَإِنَّكَ سَتَلْقَاهُ، وَكَانَ يَتَّبِعُ أَثَرَ الحُوتِ فِي البَحْرِ، فَقَالَ لِمُوسَى فَتَاهُ: (أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهِ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ). قَالَ: (ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِي فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا)، فَوَجَدَا خَضِرًا، فَكَانَ مِنْ شَأْنِهِمَا الَّذِي قَصَّ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ"

نور صلی اللہ علیہ وسلم سے اُن کے بارے میں کچھ سنا ہے؟ فرمایا: ہاں میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کے امیروں میں بیٹھے تھے کہ ایک شخص نے آ کر کہا: کیا آپ کے علم میں کوئی ایسا آدمی ہے جو آپ سے بڑا عالم ہو؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: نہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی نازل فرمائی: کیوں نہیں، ہمارا بندہ خضر ہے۔ پس حضرت موسیٰ نے اُن کی طرف جانے کا راستہ پوچھا تو اللہ نے اُن کے لیے ایک مچھلی کو نشانی بنا دیا اور اُن سے کہا گیا کہ جب تم سے مچھلی گم ہو جائے تو پلٹ آنا کیونکہ وہ مل جائیں گے۔ پس یہ سمندر میں مچھلی کی نشانی کے منتظر رہے۔ تو پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اُن کے خادم نے کہا: کیا آپ نے دیکھا کہ جب ہم پتھر کے پاس آئے تو مجھے مچھلی یاد نہ رہی اور مجھے یاد رکھنے سے شیطان نے بھلایا۔ فرمایا کہ اسی کے ہم متلاشی تھے۔ پس وہ اپنے قدموں کے نشانوں پر پلٹ۔ تو اُنہیں حضرت خضر مل گئے۔ اُن کے اِس واقعے کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بیان فرمایا ہے۔

17- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ عَلِّمْهُ الكِتَابَ

حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا دعا فرمانا کہ اے اللہ! اسے کتاب کا علم عطا فرما

75 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: ضَمَّنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: اللَّهُمَّ عَلِّمْهُ الكِتَابَ

عکرمہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے ساتھ چمٹا کر اور دعا فرمائی: اے اللہ! اِسے کتاب (قرآن مجید) کا علم عطا فرما۔

75- انظر الحدیث: 7270,3756,143' سنن ترمذی: 3824' سنن ابن ماجہ: 166

18 - بَابٌ: مَتَى يَصِحُّ سَمَاعُ الصَّغِيرِ؟

76 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: أَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلَى حِمَارٍ أَتَانٍ، وَأَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الِاحْتِلاَمَ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِمِنًى إِلَى غَيْرِ جِدَارٍ، فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ، وَأَرْسَلْتُ الأَتَانَ تَرْتَعُ، فَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ، فَلَمْ يُنْكَرْ ذَلِكَ عَلَيَّ

77 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ، قَالَ: عَقَلْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَجَّةً مَجَّهَا فِي وَجْهِي وَأَنَا ابْنُ خَمْسِ سِنِينَ مِنْ دَلْوٍ

نوعمر کا سننا کب درست ہوتا ہے؟

عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں ایک گدھی پر سوار ہو کر آیا اور اُن دنوں میرے بالغ ہونے کا وقت قریب تھا جبکہ حضور پر نور ﷺ منیٰ میں بغیر کسی دیوار کی آڑ کے نماز پڑھا رہے تھے۔ پس میں کسی صف کے سامنے سے گزرا اور اپنی گدھی کو چرنے کے لیے چھوڑ دیا اور خود صف میں شامل ہو گیا اور کسی نے مجھے ایسا کرنے سے منع نہیں کیا۔

محمد بن یوسف، ابومسہر، محمد بن حرب، زُبیدی، زہری سے مروی ہے کہ حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ حضور پر نور ﷺ نے ڈول سے پانی لیا اور میرے منہ میں کلی فرمائی اس وقت میری عمر پانچ برس تھی۔

19 - بَابُ الخُرُوجِ فِي طَلَبِ العِلْمِ

وَرَحَلَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ، إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُنَيْسٍ، فِي حَدِيثٍ وَاحِدٍ

78 - حَدَّثَنَا أَبُو القَاسِمِ خَالِدُ بْنُ خَلِيٍّ قَاضِي حِمْصَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ، أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ

طلبِ علم میں نکلنا

اور حضرت جابر بن عبداللہ نے حضرت عبداللہ بن اُنیس کی طرف ایک حدیث کے لیے ایک ماہ کا سفر کیا۔

عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود حضرت ابن عباس سے مروی کرتے ہیں ہے کہ ان کا حضرت حر بن قیس بن حصن سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے رفیق کے

76- انظر الحدیث: 4412,1857,861,493، صحیح مسلم: 257,256,255,254، سنن ابو داؤد: 715، سنن ترمذی: 337، سنن نسائی: 751، سنن ابن ماجہ: 947

77- انظر الحدیث: 6422,6354,1185,838,189، صحیح مسلم: 1496

78- انظر الحدیث: 74

اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ تَمَارَى هُوَ وَالْحُرُّ بْنُ قَيْسِ بْنِ حِصْنٍ الْفَزَارِيُّ فِي صَاحِبِ مُوسَى، فَمَرَّ بِهِمَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، فَدَعَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ: إِنِّي تَمَارَيْتُ أَنَا وَصَاحِبِي هَذَا فِي صَاحِبِ مُوسَى الَّذِي سَأَلَ السَّبِيلَ إِلَى لُقِيِّهِ، هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ شَأْنَهُ؟ فَقَالَ أُبَيٌّ: نَعَمْ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ شَأْنَهُ يَقُولُ: "بَيْنَمَا مُوسَى فِي مَلَإٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ، إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: أَتَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْكَ؟ قَالَ مُوسَى: لَا، فَأَوْحَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى مُوسَى: بَلَى، عَبْدُنَا خَضِرٌ، فَسَأَلَ السَّبِيلَ إِلَى لُقِيِّهِ، فَجَعَلَ اللّٰهُ لَهُ الْحُوتَ آيَةً، وَقِيلَ لَهُ: إِذَا فَقَدْتَ الْحُوتَ فَارْجِعْ، فَإِنَّكَ سَتَلْقَاهُ، فَكَانَ مُوسَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ يَتْبَعُ أَثَرَ الْحُوتِ فِي الْبَحْرِ، فَقَالَ فَتَى مُوسَى لِمُوسَى: (أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهِ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ)، قَالَ مُوسَى: (ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِي فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا)، فَوَجَدَا خَضِرًا، فَكَانَ مِنْ شَأْنِهِمَا مَا قَصَّ اللّٰهُ فِي كِتَابِهِ"

متعلق اختلاف رائے ہوا۔ پس دونوں کے پاس سے حضرت اُبَی بن کعب کا گزر ہوا تو حضرت ابن عباس نے انہیں بلایا اور کہا: ہم دونوں کا حضرت موسیٰ کے ساتھی کے اختلاف ہوگیا ہے جن سے ملنے کے لیے موسیٰ علیہ اسلام نے راستہ پوچھا تھا کیا آپ نے اسکے متعلق حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے؟ حضرت اُبَی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہاں میں نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو اُن کے بارے میں فرماتے ہوئے سنا: حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کے اسراء میں تشریف فرماتھے کہ ایک شخص آرہا اور کہا: کیا آپ کسی ایسے شخص کو جانتے ہیں جو آپ سے زیادہ علم والا ہو؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کی طرف وحی نازل فرمائی: کیوں نہیں ہمارا بندہ خضر ہے۔ پس انہوں نے اُن سے ملاقات کے لیے راستہ پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے مچھلی کو اُن کے لیے نشانی قرار دیا اور اُن سے فرمایا کہ جب تم مچھلی کو نہ دیکھ پاؤ واپس تو پلٹ آنا وہ تمہیں مل جائے گا۔ موسیٰ علیہ السلام کے خادم نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا: کیا آپ نے دیکھا کہ جب ہم پتھر کے پاس پہنچے تو مجھے مچھلی یاد نہ رہی اور اُسے یاد رکھنا مجھے شیطان نے بھلایا۔ حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ اسی جگہ کے تو ہم متلاشی تھے۔ پس دونوں اپنے قدموں کے نشانات دیکھتے ہوئے واپس پلٹے تو اور حضرت خضر کو پالیا۔ یہ ہے دونوں حضرات کا واقعہ جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بیان فرمایا ہے۔

20- بَابُ فَضْلِ مَنْ عَلِمَ وَعَلَّمَ

علم سیکھنے اور سکھانے کی فضیلت

79 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

79- صحیح مسلم:5912

حَمَّادُ بْنُ أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَثَلُ مَا بَعَثَنِي اللهُ بِهِ مِنَ الْهُدَى وَالْعِلْمِ، كَمَثَلِ الْغَيْثِ الْكَثِيرِ أَصَابَ أَرْضًا، فَكَانَ مِنْهَا نَقِيَّةٌ، قَبِلَتِ الْمَاءَ، فَأَنْبَتَتِ الْكَلَأَ وَالْعُشْبَ الْكَثِيرَ، وَكَانَتْ مِنْهَا أَجَادِبُ، أَمْسَكَتِ الْمَاءَ، فَنَفَعَ اللهُ بِهَا النَّاسَ، فَشَرِبُوا وَسَقَوْا وَزَرَعُوا، وَأَصَابَتْ مِنْهَا طَائِفَةً أُخْرَى، إِنَّمَا هِيَ قِيعَانٌ لَا تُمْسِكُ مَاءً وَلَا تُنْبِتُ كَلَأً، فَذَلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقُهَ فِي دِينِ اللهِ، وَنَفَعَهُ مَا بَعَثَنِي اللهُ بِهِ فَعَلِمَ وَعَلَّمَ، وَمَثَلُ مَنْ لَمْ يَرْفَعْ بِذَلِكَ رَأْسًا، وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللهِ الَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: قَالَ إِسْحَاقُ: وَكَانَ مِنْهَا طَائِفَةٌ قَيَّلَتِ الْمَاءَ، قَاعٌ يَعْلُوهُ الْمَاءُ، وَالصَّفْصَفُ الْمُسْتَوِي مِنَ الْأَرْضِ

مروی ہے کہ حضور پر نور ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جس علم وہدایت کے ساتھ مجھے بھیجا اُس کی مثال اس بارش جیسی ہے جو زوردار طریقے سے عمدہ زمین پر برسی تو وہ اُسے جذب کر کے گھاس اور سبزہ اُگاتی ہے زمین کا بعض حصہ سخت ہوتا ہے وہ پانی کو جذب نہیں کرتا تو لوگ اُس سے فائدہ حاصل کرتے ہیں کہ پیتے ہیں، پلاتے ہیں اور اپنے کھیتوں کو سیراب کرتے ہیں جب کہ زمین کا وہ حصہ جو چٹیل میدان ہے۔ نہ پانی کو روکتا ہے نہ سبزہ اگاتا ہے۔ پس پچھلے کی مثال اُس کی ہے جس نے اللہ کے دین کی سمجھ بوجھ حاصل کی اور نفع حاصل کیا جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا ہے یعنی اُسے سیکھا اور سکھایا۔ جب کہ وہ دوسرے کی مثال ہے جس نے سر اٹھا کر توجہ بھی نہ کی اور اللہ کی عطا کردہ اس ہدایت کو جس کے ساتھ مجھے بھیجا ہے قبول نہ کیا امام بخاری نے فرمایا کہ اسحاق نے ابو اُسامہ سے مروی کی ہے کہ زمین کا ایک حصہ وہ ہے جو پانی کا روک لینا ہے اور جمع کرتا جاتا ہے حتیٰ کہ وہ سطح زمین کے برابر ہوجاتا ہے۔

21- بَابُ رَفْعِ الْعِلْمِ وَظُهُورِ الْجَهْلِ

علم کا اُٹھنا اور جہالت کا پھیلنا

وَقَالَ رَبِيعَةُ: لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ عِنْدَهُ شَيْءٌ مِنَ الْعِلْمِ أَنْ يُضَيِّعَ نَفْسَهُ

ربیعہ کا قول ہے کہ جس کے پاس تھوڑا علم بھی ہے اُس کے لیے مناسب نہیں کہ اپنی جان کو ضائع کرے۔

80- حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ: أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَثْبُتَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روای ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ علم اُٹھ جائے گا، جہالت مسلّط ہوجائے گی، شراب پی جانے لگے گی اور بدکاری عام ہوجائے گی۔

80- اطراف الحدیث: 81، 5231، 5577، 6808 صحیح مسلم: 6726

الْجَهْلُ، وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ، وَيَظْهَرَ الزِّنَا"

81 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: لَأُحَدِّثَنَّكُمْ حَدِيثًا لَا يُحَدِّثُكُمْ أَحَدٌ بَعْدِي، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ: أَنْ يَقِلَّ العِلْمُ، وَيَظْهَرَ الجَهْلُ، وَيَظْهَرَ الزِّنَا، وَتَكْثُرَ النِّسَاءُ، وَيَقِلَّ الرِّجَالُ، حَتَّى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةً القَيِّمُ الوَاحِدُ"

قتادہ سے مروی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں تم سے وہ حدیث بیان کرتا ہوں جو میرے بعد کوئی بیان نہیں کرے گا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا: قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ علم گھٹ جائے گا، جہالت پھیل جائے گی، بدکاری عام ہو جائے گی، عورتیں بڑھ جائیں گی اور مرد کم ہو جائیں گے، حتیٰ کہ پچاس عورتوں کی نگرانی کرنے والا ایک ہی مرد ہوگا۔

22 - بَابُ فَضْلِ العِلْمِ

علم کی فضیلت

82 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ، أُتِيتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ، فَشَرِبْتُ حَتَّى إِنِّي لَأَرَى الرِّيَّ يَخْرُجُ فِي أَظْفَارِي، ثُمَّ أَعْطَيْتُ فَضْلِي عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ قَالُوا: فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: العِلْمَ

حمزہ بن عبداللہ بن عمر حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کرتے ہیں کہ میں نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا: میں سویا ہوا تھا کہ خواب میں مجھے دودھ کا ایک پیالہ پیش کیا گیا۔ میں نے پی لیا حتیٰ کہ اُس کی طراوت اپنے ناخنوں سے نکلتی ہوئی محسوس کی۔ پھر اپنا بچا ہوا عمر بن خطاب کو دے دیا۔ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ نے اس کی کیا تعبیر لی؟ فرمایا کہ علم۔

23 - بَابُ الفُتْيَا وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى الدَّابَّةِ وَغَيْرِهَا

کسی کا جانور وغیرہ کی پیٹھ پر سوار ہو کر فتویٰ دینا

83 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے

81- راجع الحدیث: 80 صحیح مسلم: 6727 سنن ترمذی: 2200 سنن ابن ماجہ: 4051,4050

82- انظر الحدیث: 7032,7027,7007,7006,3681 صحیح مسلم: 6141,6140 سنن ترمذی: 2284

83- انظر الحدیث: 6665,1738,1737,1736,124 صحیح مسلم: 3150,3149,3148,3147, 3146,4145,3144,3143 سنن ترمذی: 916 سنن ابن ماجہ: 3051

اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ العَاصِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ فِي حَجَّةِ الوَدَاعِ بِمِنًى لِلنَّاسِ يَسْأَلُونَهُ، فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: لَمْ أَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ؟ فَقَالَ: اذْبَحْ وَلاَ حَرَجَ فَجَاءَ آخَرُ فَقَالَ: لَمْ أَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ؟ قَالَ: ارْمِ وَلاَ حَرَجَ فَمَا سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلاَ أُخِّرَ إِلَّا قَالَ: افْعَلْ وَلاَ حَرَجَ

موقع پر منیٰ میں تشریف فرما ہوئے تاکہ لوگ آپ سے سوال کرلیں۔ ایک شخص حاضر خدمت ہو کر عرض گزار ہوا: مجھے علم نہ تھا تو میں نے قربانی سے پہلے ہی اپنا سر منڈا لیا؟ فرمایا کوئی حرج نہیں۔ دوسرا نے حاضر ہو کر عرض کی: مجھے علم نہیں تھا تو میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کرلی؟ فرمایا کہ اب کنکریاں مارلو اور کوئی ڈر نہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ حضور پر نور ﷺ سے جس چیز کی بھی مقدم یا مؤخر ہونے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے یہی فرمایا کہ اب کرلو اور کوئی حرج نہیں۔

24- بَابُ مَنْ أَجَابَ الفُتْيَا بِإِشَارَةِ اليَدِ وَالرَّأْسِ

استفتاء کا ہاتھ یا سر کے اشارے سے جواب دینا

84 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ فِي حَجَّتِهِ فَقَالَ: ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ؟ فَأَوْمَأَ بِيَدِهِ، قَالَ: وَلاَ حَرَجَ قَالَ: حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ؟ فَأَوْمَأَ بِيَدِهِ: وَلاَ حَرَجَ

عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کرتے ہیں کہ حضور پر نور ﷺ سے حج کے موقع پر سوالات کیے گئے۔ کسی نے کہا میں نے رمی سے پہلے قربانی کرلی ہے؟ آپ ﷺ نے دستِ مبارک کے اشارے سے فرمایا کہ کوئی حرج نہیں۔ دوسرے نے کہا کہ میں نے قربانی سے پہلے سر منڈا لیا ہے تو آپ ﷺ نے دستِ مبارک کے اشارے سے فرمایا کہ کوئی حرج نہیں۔

85 - حَدَّثَنَا المَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ سَالِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُقْبَضُ العِلْمُ، وَيَظْهَرُ الجَهْلُ وَالفِتَنُ، وَيَكْثُرُ الهَرْجُ، قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَمَا الهَرْجُ؟ فَقَالَ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور ﷺ نے فرمایا: علم اٹھا لیا جائے گا، جہالت اور فتنے ظاہر ہو جائینگے اور ہرج کی کثرت ہو جائے گی۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ ﷺ ہرج کیا ہے؟ تو دستِ مبارک کو اس طرح حرکت دے کر اشارہ

84- انظر الحدیث: 1721,1722,1723,1734,1735,6666 سنن ابن ماجہ: 3049

85- انظر الحدیث: 1412,3608,3609,4635,4636,6037,6506,6935,7061,7115,7121 1036 صحیح مسلم: 6736

هٰكَذَا بِيَدِهِ فَحَرَّفَهَا، كَأَنَّهُ يُرِيدُ القَتْلَ

86 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ فَاطِمَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ، قَالَتْ: أَتَيْتُ عَائِشَةَ وَهِيَ تُصَلِّي فَقُلْتُ: مَا شَأْنُ النَّاسِ؟ فَأَشَارَتْ إِلَى السَّمَاءِ، فَإِذَا النَّاسُ قِيَامٌ، فَقَالَتْ: سُبْحَانَ اللَّهِ، قُلْتُ: آيَةٌ؟ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا: أَيْ نَعَمْ، فَقُمْتُ حَتَّى تَجَلَّانِي الغَشْيُ، فَجَعَلْتُ أَصُبُّ عَلَى رَأْسِي المَاءَ، فَحَمِدَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: " مَا مِنْ شَيْءٍ لَمْ أَكُنْ أُرِيتُهُ إِلَّا رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي، حَتَّى الجَنَّةُ وَالنَّارُ، فَأُوحِيَ إِلَيَّ: أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي قُبُورِكُمْ - مِثْلَ أَوْ - قَرِيبَ - لاَ أَدْرِي أَيَّ ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ - مِنْ فِتْنَةِ المَسِيحِ الدَّجَّالِ، يُقَالُ مَا عِلْمُكَ بِهَذَا الرَّجُلِ؟ فَأَمَّا المُؤْمِنُ أَوِ المُوقِنُ - لاَ أَدْرِي بِأَيِّهِمَا قَالَتْ أَسْمَاءُ - فَيَقُولُ: هُوَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ، جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالهُدَى، فَأَجَبْنَا وَاتَّبَعْنَا، هُوَ مُحَمَّدٌ ثَلاَثًا، فَيُقَالُ: نَمْ صَالِحًا قَدْ عَلِمْنَا إِنْ كُنْتَ لَمُوقِنًا بِهِ. وَأَمَّا المُنَافِقُ أَوِ المُرْتَابُ - لاَ أَدْرِي أَيَّ ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ - فَيَقُولُ: لاَ أَدْرِي، سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا فَقُلْتُهُ"

فرمایا گویا آپ قتل مراد لے رہے تھے۔

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئی آپ نماز پڑھ رہی تھیں۔ میں نے کہا کہ لوگوں کی یہ گھبراہٹ کی حالت کیوں ہے؟ انہوں نے آسمان کی طرف سورج گہن کا اشارہ کیا اور لوگ قیام میں تھے کہا سبحان اللہ میں نے کہا کوئی علامت ہے؟ انہوں نے سر کے اشارے سے ہاں کہا۔ پس میں بھی کھڑی ہوگئی، حتیٰ کہ طویل قیام کے سبب بے ہوش ہو چلی تو اپنے سر پر پانی ڈالنے لگی۔ پس نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی۔ پھر فرمایا: کوئی چیز ایسی نہیں جو مجھے دکھائی نہیں گئی تھی لیکن وہ میں نے اپنی جگہ دیکھ لی حتیٰ کہ جنت اور دوزخ بھی۔ پس مجھ پر وحی فرمائی گئی کہ قبروں میں تم سے سوال ہوگا۔ مجھے یاد نہیں کہ حضرت اسماء نے اسی طرح فرمایا یا فرمایا عنقریب، جیسے فتنہ دجال کے ساتھ۔ کہا جائے گا کہ تُو اس شخص کے بارے میں کیا جانتا ہے؟ مجھے یاد نہیں کہ حضرت اسماء نے ایمان والا فرمایا یا یقین رکھنے والا تو وہ کہے گا کہ یہ اللہ تعالیٰ کے رسول محمد مصطفی ﷺ ہیں جو ہمارے پاس نشانیاں اور ہدایت لے کر آئے تو ہم نے بات مانی اور اطاعت کی۔ یہ بات وہ تین مرتبہ کہے گا کہ یہ محمد مصطفی ﷺ ہیں۔ کہا جائے گا کہ چین سے سو جا، ہم جانتے تھے کہ تُو ان پر یقین رکھنے والا ہے۔ جو منافق یا شک کرنے والا ہوگا، مجھے یاد نہیں کہ حضرت اسماء نے دونوں میں سے کون سا فرمایا، وہ کہے گا کہ نہیں جانتا۔ لوگوں کو جو کچھ کہتے ہوئے سُنتا تو وہی کہہ دیتا۔

25- بَابُ تَحْرِيضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

حضور پرنور ﷺ کا عبد القیس کی جماعت

86- صحیح مسلم: 2102,2100

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفْدَ عَبْدِ القَيْسِ عَلَى أَنْ يَحْفَظُوا الإِيمَانَ وَالعِلْمَ، وَيُخْبِرُوا مَنْ وَرَاءَهُمْ

کو ترغیب دینا کہ اپنے ایمان اور علم کی حفاظت کریں اور پیچھے والوں کو بتادیں

وَقَالَ مَالِكُ بْنُ الحُوَيْرِثِ: قَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ فَعَلِّمُوهُمْ

حضرت مالک بن حویرث سے مروی ہے کہ حضور پر نور ﷺ نے ہم سے فرمایا: اپنے گھر والوں کے پاس واپس جاؤ اور انہیں بھی علم سکھاؤ۔

87 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ، قَالَ: كُنْتُ أُتَرْجِمُ بَيْنَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَبَيْنَ النَّاسِ، فَقَالَ: إِنَّ وَفْدَ عَبْدِ القَيْسِ أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَنِ الوَفْدُ أَوْ مَنِ القَوْمُ قَالُوا: رَبِيعَةُ فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالقَوْمِ أَوْ بِالوَفْدِ، غَيْرَ خَزَايَا وَلاَ نَدَامَى قَالُوا: إِنَّا نَأْتِيكَ مِنْ شُقَّةٍ بَعِيدَةٍ، وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هَذَا الحَيُّ مِنْ كُفَّارِ مُضَرَ، وَلاَ نَسْتَطِيعُ أَنْ نَأْتِيَكَ إِلَّا فِي شَهْرٍ حَرَامٍ، فَمُرْنَا بِأَمْرٍ نُخْبِرُ بِهِ مَنْ وَرَاءَنَا، نَدْخُلُ بِهِ الجَنَّةَ. فَأَمَرَهُمْ بِأَرْبَعٍ وَنَهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ: أَمَرَهُمْ بِالإِيمَانِ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَحْدَهُ قَالَ: هَلْ تَدْرُونَ مَا الإِيمَانُ بِاللَّهِ وَحْدَهُ؟ قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: شَهَادَةُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، وَإِقَامُ الصَّلاَةِ، وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ، وَصَوْمُ رَمَضَانَ، وَتُعْطُوا الخُمُسَ مِنَ المَغْنَمِ وَنَهَاهُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالحَنْتَمِ وَالمُزَفَّتِ" قَالَ شُعْبَةُ: رُبَّمَا قَالَ: النَّقِيرِ وَرُبَّمَا قَالَ: المُقَيَّرِ قَالَ: احْفَظُوهُ وَأَخْبِرُوهُ مَنْ وَرَاءَكُمْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ عبدالقیس کی جماعت حضور پر نور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: کس کی طرف سے بھیجے ہوئے ہو یا کس قوم سے تعلق رکھتے ہو؟ عرض کی کہ ربیعہ سے فرمایا کہ اُس قوم یا اس جماعت کو خوش آمدید بغیر رُسوائی اور ندامت کے۔ عرض کی کہ ہم آپ کی خدمت میں بہت دُور سے حاضر ہوئے ہیں ہمارے اور آپ کے درمیان یہ قبیلہ مضر کفار کا پڑتا ہے اس لیے ہم آپ کی خدمت میں حاضری سے محروم ہیں مگر حُرمت والے مہینوں میں پس ہمیں ان اعمال کا حکم ارشاد فرمایئے جو ہم اپنے پیچھے والوں کو بھی بتا دیں اور اسکے سبب جنت میں داخل ہو جائیں۔ پس آپ ﷺ نے انہیں چار باتوں کا حکم دیا اور چار چیزوں سے منع فرمایا یعنی انہیں اللہ واحد پر ایمان لانے کا حکم دیا۔ اور فرمایا کیا تمہیں علم ہے کہ اللہ واحد پر ایمان لانا کیا ہے عرض کی کہ اللہ اور اُس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا یہ گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک محمد مصطفی ﷺ اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے اور مال غنیمت سے پانچواں

87- صحیح مسلم: 117،116،115، سنن نسائی: 5708،5046

حصہ ادا کرنا نیز انہیں کدو کے تو نبے، سبز لاکھی، برتن اور رال لگے ہوئے مرتبان کے استعمال سے منع فرمایا۔ شعبہ کا بیان ہے کہ انہوں (ابوجمرہ) نے کبھی اَلنَّقِيْرُ کہا اور کبھی اَلْمُقَيَّرُ۔ (روغنی برتن) ارشاد فرمایا کہ انہیں یاد کرلو اور اپنے پیچھے والوں کو بتادینا۔

26- بَابُ الرِّحْلَةِ فِي الْمَسْأَلَةِ النَّازِلَةِ، وَتَعْلِيمِ أَهْلِهِ

جو مسئلہ درپیش ہو اس کے لیے سفر کرنا

88 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ، أَنَّهُ تَزَوَّجَ ابْنَةً لِأَبِي إِهَابِ بْنِ عُزَيْزٍ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ: إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُ عُقْبَةَ وَالَّتِي تَزَوَّجَ. فَقَالَ لَهَا عُقْبَةُ: مَا أَعْلَمُ أَنَّكِ أَرْضَعْتِنِي، وَلاَ أَخْبَرْتِنِي، فَرَكِبَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ فَسَأَلَهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ وَقَدْ قِيلَ فَفَارَقَهَا عُقْبَةُ، وَنَكَحَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ

محمد بن مقاتل ابوالحسن، عبداللہ، عمر بن سعید بن ابوحسین، عبداللہ بن ابوملیکہ نے حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ان کی شادی ابواہاب بن عزیز کی صاحبزادی سے ہوئی ہے تو ایک عورت نے اُن کے پاس آکر کہا: میں نے عقبہ اور جس عورت سے اُس کی شادی ہوئی ہے، دونوں کو اپنا دودھ پلایا ہے۔ حضرت عقبہ نے اُس سے کہا: مجھے تو علم نہیں کہ آپ نے مجھے دودھ پلایا ہے اور نہ آپ نے کبھی بتایا۔ پس وہ سوار ہوکر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوگئے۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ نکاح کس طرح ہوسکتا ہے جب کہ یہ کہا گیا۔ پس حضرت عقبہ نے اپنی اس عورت کو جدا کردیا اور دوسری عورت سے نکاح کرلیا۔

27- بَابُ التَّنَاوُبِ فِي الْعِلْمِ

علم کے لیے باری مقرر کرنا

89 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، ح قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ،

ابوالیمان، شعیب، زہری، ابن وہب، یونس، ابن شہاب عبید اللہ بن ابوثور، حضرت عبداللہ بن عباس سے

88- انظر الحدیث: 5103,2660,2659,2640,2052 'سنن ابوداؤد: 3604,3603 'سنن ترمذی: 1151 'سنن نسائی: 3330

89- صحیح مسلم: 3679 'سنن ترمذی: 2461 'سنن نسائی: 2131,275

أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عُمَرَ، قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَجَارٌ لِي مِنَ الأَنْصَارِ فِي بَنِي أُمَيَّةَ بْنِ زَيْدٍ وَهِيَ مِنْ عَوَالِي المَدِينَةِ وَكُنَّا نَتَنَاوَبُ النُّزُولَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَنْزِلُ يَوْمًا وَأَنْزِلُ يَوْمًا، فَإِذَا نَزَلْتُ جِئْتُهُ بِخَبَرِ ذَلِكَ اليَوْمِ مِنَ الوَحْيِ وَغَيْرِهِ، وَإِذَا نَزَلَ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ، فَنَزَلَ صَاحِبِي الأَنْصَارِيُّ يَوْمَ نَوْبَتِهِ، فَضَرَبَ بَابِي ضَرْبًا شَدِيدًا، فَقَالَ: أَثَمَّ هُوَ؟ فَفَزِعْتُ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ: قَدْ حَدَثَ أَمْرٌ عَظِيمٌ. قَالَ: فَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَإِذَا هِيَ تَبْكِي، فَقُلْتُ: طَلَّقَكُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ: لاَ أَدْرِي، ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ وَأَنَا قَائِمٌ: أَطَلَّقْتَ نِسَاءَكَ؟ قَالَ: لاَ فَقُلْتُ: اللَّهُ أَكْبَرُ

مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں اور میرا انصاری پڑوسی جو بنو اُمیہ بن زید سے تھا، ہم دونوں مدینہ منورہ کے عوالی میں رہتے تھے اور ہم حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگارہ میں باری باری حاضر ہوتے، ایک دن وہ حاضر ہوتا اور ایک دن میں۔ جس روز میں حاضر ہوتا اُس روز کی وحی وغیرہ کی خبریں میں اُسے لاکر دیتا اور جس روز وہ حاضر ہوتا تو اِسی طرح مجھے پہنچایا کرتا۔ میرا انصاری دوست اپنی باری پر حاضر ہوا تو زور سے میرا دروازہ پیٹا اور کہا: وہ یہاں ہے؟ میں پریشان ہو کے پہنچا تو کہا کہ بہت بڑا سانحہ ہوگیا ہے۔ چنانچہ میں حفصہ کے پاس پہنچا تو وہ رو رہی تھیں۔ میں نے کہا: کیا حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں (ازواجِ مطہرات کو) طلاق دے دی ہے؟ کہا کہ مجھے تو علم نہیں۔ پھر میں نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر کھڑے کھڑے عرض کی: کیا آپ نے اپنی ازواجِ مطہرات کو طلاق دے دی ہے؟ فرمایا: نہیں تو میں نے اللہ اکبر کہا۔

28- بَابُ الغَضَبِ فِي المَوْعِظَةِ وَالتَّعْلِيمِ، إِذَا رَأَى مَا يَكْرَهُ

نصیحت کرنے اور تعلیم دینے میں ناپسندیدہ بات دیکھ کر ناراض ہونا

90 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الأَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ، لاَ أَكَادُ أُدْرِكُ الصَّلاَةَ مِمَّا يُطَوِّلُ بِنَا فُلاَنٌ، فَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَوْعِظَةٍ أَشَدَّ غَضَبًا مِنْ يَوْمِئِذٍ، فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّكُمْ مُنَفِّرُونَ، فَمَنْ صَلَّى بِالنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ، فَإِنَّ فِيهِمُ المَرِيضَ، وَالضَّعِيفَ، وَذَا

قیس بن ابوحازم سے مروی ہے کہ حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا: ایک شخص نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ممکن ہے کہ میں نماز میں شامل نہ پاؤں کیونکہ فلاں ہمیں بہت لمبی نماز پڑھاتے ہیں۔ میں نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس روز سے زیادہ ناراض کبھی نہ دیکھا۔ فرمایا: اے لوگو! تم تنفر کرتے ہو، جو تم میں سے لوگوں کو نماز پڑھائے تو تخفیف کر کے پڑھائے کیونکہ اُن نمازوں میں بیمار نحیف میں

90- انظر الحدیث: 7159,6110,704,702 صحیح مسلم: 1044 سنن ابن ماجہ: 984

الْحَاجَةِ

اور حاجت مند بھی ہوتے ہیں۔

91 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو الْعَقَدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ الْمَدِينِيُّ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ اللُّقَطَةِ، فَقَالَ: اعْرِفْ وِكَاءَهَا، أَوْ قَالَ وِعَاءَهَا، وَعِفَاصَهَا، ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً، ثُمَّ اسْتَمْتِعْ بِهَا، فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ قَالَ: فَضَالَّةُ الإِبِلِ؟ فَغَضِبَ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ، أَوْ قَالَ احْمَرَّ وَجْهُهُ فَقَالَ: وَمَا لَكَ وَلَهَا، مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا، تَرِدُ الْمَاءَ وَتَرْعَى الشَّجَرَ، فَذَرْهَا حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا قَالَ: فَضَالَّةُ الْغَنَمِ؟ قَالَ: لَكَ، أَوْ لِأَخِيكَ، أَوْ لِلذِّئْبِ

عبداللہ بن محمد، ابو عامر عقدی، سلیمان بن بلال مدینی، ربیعہ بن ابو عبدالرحمن، یزید مولیٰ منبعث، حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور ﷺ سے ایک شخص نے لُقطہ (گری پڑی چیز) کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اُس کی بندش یا واوئی کو پہچان لو اور اُس کی تھیلی کو ایک سال اُس کی تشہیر کرو اور پھر اُس سے نفع اُٹھا لو۔ اگر اُس کا مالک آجائے تو اُس کے سپرد کر دو۔ عرض کی کہ گم شدہ اونٹ ملے تو؟ آپ ناراض ہوئے حتیٰ کہ رخسار مبارک یا پُرنور چہرہ سرخ ہوگیا۔ فرمایا کہ تمہیں اُس سے کیا تعلق؟ اُس کا مشکیزہ اور پاؤں اُس کے پاس ہیں۔ گھاٹ پر پانی پیے گا اور درختوں کے پتے کھائے گا حتیٰ کہ اُس کا مالک آملے گا۔ عرض کی کہ گم شدہ بکری کا کے؟ فرمایا کہ وہ تمہارے بھائی کی یا بھیڑیئے کی ہے۔

92 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَشْيَاءَ كَرِهَهَا، فَلَمَّا أُكْثِرَ عَلَيْهِ غَضِبَ، ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ: سَلُونِي عَمَّا شِئْتُمْ قَالَ رَجُلٌ: مَنْ أَبِي؟ قَالَ: أَبُوكَ حُذَافَةُ فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ: مَنْ أَبِي يَا رَسُولَ اللهِ؟ فَقَالَ: أَبُوكَ سَالِمٌ مَوْلَى شَيْبَةَ فَلَمَّا رَأَى عُمَرُ مَا فِي وَجْهِهِ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّا نَتُوبُ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

ابو بُردہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا: حضور پرنور ﷺ سے ایسے سوالات کیے گئے جو ناگوار خاطر ہوئے۔ جب کثرت سے کیے گئے تو آپ ﷺ ناراض ہوگئے۔ پھر لوگوں سے فرمایا کہ جو چاہو مجھ سے پوچھ لو۔ ایک شخص نے عرض کی کہ میرا والد کون ہے؟ فرمایا کہ تمہارا والد حذافہ ہے پھر دوسرا شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی یا رسول اللہ! میرا والد کون ہے؟ فرمایا کہ تمہارا والد سالم مولیٰ شیبہ ہے۔ پھر جب حضرت عمر نے آپ ﷺ کے

91- انظر الحدیث: 2372، 2427، 2428، 2429، 2436، 2438، 5292، 6112، صحیح مسلم: 4474، 4473، سنن ابو داؤد: 1704، 1705، 1707، 1708، سنن ترمذی: 1372، سنن ابن ماجہ: 2504

92- انظر الحدیث: 7291، صحیح مسلم: 6078

چہرۂ مبارک دیکھا تو عرض کی: یارسول اللہ! ہم اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ کرتے ہیں۔

29- بَابُ مَنْ بَرَكَ عَلَى رُكْبَتَيْهِ عِنْدَ الْإِمَامِ أَوِ الْمُحَدِّثِ

93- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فَقَامَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُذَافَةَ فَقَالَ: مَنْ أَبِي؟ فَقَالَ: أَبُوكَ حُذَافَةُ ثُمَّ أَكْثَرَ أَنْ يَقُولَ: سَلُونِي فَبَرَكَ عُمَرُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ: رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا فَسَكَتَ

جو امام یا محدث کے حضور دوزانو بیٹھے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور ﷺ باہر تشریف لائے تو حضرت عبداللہ بن حذافہ نے کھڑے ہو کر عرض کی: میرا والد کون ہے؟ فرمایا کہ حذافہ۔ پھر آپ بار بار فرماتے رہے کہ مجھ سے پوچھ لو۔ پس حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دوزانو ہو کر عرض کی ہم اللہ ذوجل کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد مصطفیٰ ﷺ کے نبی ہونے پر راضی ہیں۔ یہ تین بار کہا تو آپ ﷺ نے خاموشی اختیار فرمائی۔

30- بَابُ مَنْ أَعَادَ الْحَدِيثَ ثَلَاثًا لِيُفْهَمَ عَنْهُ

فَقَالَ: أَلَا وَقَوْلُ الزُّورِ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا وَقَالَ: ابْنُ عُمَرَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ بَلَّغْتُ ثَلَاثًا؟

جو سمجھانے کے لیے بات کی تین بار تکرار کرنا

حضور پرنور ﷺ نے فرمایا کہ جھوٹی بات سے بچو اور اس کی تکرار کی۔ حضرت ابن عمر سے مروی ہے کہ حضور پرنور ﷺ نے فرمایا: کیا میں نے پہنچا دیا یہ تین بار فرمایا۔

94- حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا سَلَّمَ سَلَّمَ ثَلَاثًا، وَإِذَا

عبدہ، عبدالصمد، عبداللہ بن المثنیٰ، ثمامہ بن عبداللہ بن انس حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور ﷺ جب کوئی بات ارشاد فرماتے تو اُسے تین بار تکرار فرماتے تا کہ وہ خوب ذہن میں بیٹھ جائے

93- انظر الحدیث: 7295,7294,7091,7090,7089,6486,6468,6362,4621,749,540، صحیح مسلم: 6078

94- انظر الحدیث: 6244,95، سنن ترمذی: 2723

تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَعَادَهَا ثَلاَثًا

ذہن نشین ہوجائے اور جب کسی قوم کے پاس تشریف لے جاتے اور انہیں سلام کرتے تو تین بار سلام کیا کرتے۔

95 - حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَعَادَهَا ثَلاَثًا، حَتَّى تُفْهَمَ عَنْهُ، وَإِذَا أَتَى عَلَى قَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ، سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثَلاَثًا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی بات کہتے تو اس کو تین مرتبہ فرماتے یہاں تک کہ لوگ اسے اچھی طرح سمجھ لیتے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی جماعت کے پاس آتے اور سلام کرنے کا ارادہ فرماتے تو تین مرتبہ سلام کرتے۔

96 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: تَخَلَّفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ سَافَرْنَاهُ، فَأَدْرَكَنَا وَقَدْ أَرْهَقْنَا الصَّلاَةَ، صَلاَةَ العَصْرِ، وَنَحْنُ نَتَوَضَّأُ، فَجَعَلْنَا نَمْسَحُ عَلَى أَرْجُلِنَا فَنَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ وَيْلٌ لِلأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلاَثًا

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ دوران سفر حضور پر نور ﷺ ہم سے پیچھے رہے۔ جب آپ ہم سے آملے تو نمازِ عصر کا وقت تنگ ہو رہا تھا۔ ہم وضو کر رہے تھے تو اپنے پیروں کا مسح لگے آپ نے با آواز بلند فرمایا: ایڑیوں کی آگ سے خرابی ہے۔ دو یا تین بار فرمایا۔

31 - بَابُ تَعْلِيمِ الرَّجُلِ أَمَتَهُ وَأَهْلَهُ

اپنی لونڈی اور گھر والوں کو تعلیم دینا

97 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ سَلاَمٍ، حَدَّثَنَا المُحَارِبِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ حَيَّانَ، قَالَ: قَالَ عَامِرٌ الشَّعْبِيُّ: حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " ثَلاَثَةٌ لَهُمْ أَجْرَانِ: رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الكِتَابِ، آمَنَ بِنَبِيِّهِ

ابو بُردہ اپنے والد ماجد سے مروی کرتے ہیں کہ حضور پر نور ﷺ نے فرمایا: تین آدمیوں کے لیے دو گنا ثواب ہے ایک وہ جو کہ اہل کتاب ہو کہ اپنے نبی پر ایمان لایا اور محمد مصطفیٰ پر ایمان لایا۔ وہ غلام جو اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرے اور اپنے مالکوں کے حقوق ادا کرے۔

95- انظر الحدیث:94

96- انظر الحدیث:60

97- انظر الحدیث: 5083,3446,3011,2551,2547,2544' صحیح مسلم: 386,385' سنن ترمذی: 1116' سنن نسائی: 3344' سنن ابن ماجہ: 1956

وَآمَنَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالعَبْدُ المَمْلُوكُ إِذَا أَدَّى حَقَّ اللهِ وَحَقَّ مَوَالِيهِ، وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهُ أَمَةٌ فَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ تَأْدِيبَهَا، وَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيمَهَا، ثُمَّ أَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ". ثُمَّ قَالَ عَامِرٌ: أَعْطَيْنَاكَهَا بِغَيْرِ شَيْءٍ، قَدْ كَانَ يُرْكَبُ فِيمَا دُونَهَا إِلَى المَدِينَةِ

وہ آدمی جس کے پاس لونڈی ہو تو اُس سے وطی کرے اور اُسے ادب و تعلیم سے خوب آراستہ کر کے اس کے ساتھ نکاح کرے تو اس کے لیے دگنا اجر ہے۔ پھر عامر نے فرمایا کہ ہم نے یہ حدیث بغیر کسی بدل کے نہیں دے دی حالانکہ اس سے مختصر حدیث کے لیے مدینہ منورہ تک کا سفر کیا جاتا تھا۔

32- بَابُ عِظَةِ الإِمَامِ النِّسَاءَ وَتَعْلِيمِهِنَّ

امام کا عورتوں کو نصیحت اور تعلیم دینا

98- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَيُّوبَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، قَالَ: أَشْهَدُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَوْ قَالَ عَطَاءٌ: أَشْهَدُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - خَرَجَ وَمَعَهُ بِلاَلٌ، فَظَنَّ أَنَّهُ لَمْ يُسْمِعْ فَوَعَظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ، فَجَعَلَتِ المَرْأَةُ تُلْقِي القُرْطَ وَالخَاتَمَ، وَبِلاَلٌ يَأْخُذُ فِي طَرَفِ ثَوْبِهِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: وَقَالَ: إِسْمَاعِيلُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَطَاءٍ، وَقَالَ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَشْهَدُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عطاء بن ابی رباح سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سُنا: میں حضور پرنور ﷺ پر گواہی دیتا ہوں۔ یا عطاء نے فرمایا کہ میں حضرت ابن عباس پر گواہی دیتا ہوں کہ حضور پرنور ﷺ باہر جلوہ افروز فرما ہوئے اور آپ ﷺ کے ساتھ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے آپ ﷺ کا خیال ہوا کہ عورتوں نے خطبہ نہیں سُنا ہے لہٰذا انہیں نصیحت فرمائی اور صدقہ کا حکم دیا۔ پس کوئی بالی اور کوئی انگوٹھی ڈالنے لگی جنہیں حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے کپڑے کے پلّو میں لینے لگے اسمٰعیل، ایوب، عطاء سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس نے أَشْهَدُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فرمایا تھا۔

33- بَابُ الحِرْصِ عَلَى الحَدِيثِ

علم حدیث کا ذوق وشوق

99- حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو، عَنْ سَعِيدِ

سعید بن ابو سعید مقبری سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یا رسول

98- انظر الحديث: 962, 964, 975, 977, 979, 989, 1431, 1449, 4895, 5249, 5880, 5881, 863، سنن ابو داؤد: 1142 تا 1144

99- انظر الحديث: 6570

بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ: قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ ظَنَنْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَنْ لَا يَسْأَلُنِي عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ أَحَدٌ أَوَّلُ مِنْكَ لِمَا رَأَيْتُ مِنْ حِرْصِكَ عَلَى الْحَدِيثِ أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ، مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ خَالِصًا مِنْ قَلْبِهِ، أَوْ نَفْسِهِ

اللہ ﷺ! قیامت کے دن آپ کی شفاعت کا سب سے زیادہ حقدار کون ہوگا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے ابوہریرہ! میرا بھی یہی گمان تھا کہ اس چیز کے متعلق تم سے پہلے کوئی مجھ سے نہیں پوچھے گا کیونکہ میں نے حدیث میں تمہارا ذوق و شوق دیکھا ہے۔ قیامت کے دن میری شفاعت کا حقدار وہ ہوگا جس نے دل و جان کی سچائی سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ (نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ) کہا ہوگا۔

34- بَابٌ: كَيْفَ يُقْبَضُ الْعِلْمُ

علم کیسے اُٹھالیا جائے گا؟

وَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ: انْظُرْ مَا كَانَ مِنْ حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاكْتُبْهُ، فَإِنِّي خِفْتُ دُرُوسَ الْعِلْمِ وَذَهَابَ الْعُلَمَاءِ، وَلَا تَقْبَلْ إِلَّا حَدِيثَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم: وَلْتُفْشُوا الْعِلْمَ، وَلْتَجْلِسُوا حَتَّى يُعَلَّمَ مَنْ لَا يَعْلَمُ، فَإِنَّ الْعِلْمَ لَا يَهْلِكُ حَتَّى يَكُونَ سِرًّا

عمر بن العزیز نے ابوبکر بن حزم کے لیے تحریر فرمایا کہ تمہارے پاس رسول اللہ ﷺ کی جتنی احادیث ہیں انہیں لکھ لو کیونکہ مجھے علم کے اُٹھ جانے اور علماء کے چلے جانے کا خدشہ ہے اور کوئی چیز قبول نہ کرنا مگر نبی کریم ﷺ کی حدیث۔ علم کو پھیلاؤ اور اہل علم مجلسوں میں بیٹھا کرو، حتیٰ کہ کہ جن باتوں کا تمہیں علم نہیں اُنہیں جان لو کیونکہ علم مٹتا نہیں جب اُسے راز نہ بنالیا جائے۔

100 - حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ: بِذَلِكَ، يَعْنِي حَدِيثَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، إِلَى قَوْلِهِ: ذَهَابَ الْعُلَمَاءِ

علاء بن عبدالجبار، عبدالعزیز بن مسلم، عبداللہ بن دینار نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کے مذکورہ خط کو ذَھَابَ الْعُلَمَاء تک نقل کیا ہے۔

100م - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ الْعِبَادِ، وَلَكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ، حَتَّى إِذَا لَمْ يُبْقِ عَالِمًا

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا: اللہ تعالیٰ علم کو یکدم نہیں اُٹھائے گا کہ بندوں سے چھین لے بلکہ علماء کو اٹھا کر علم کو اُٹھا لے گا، حتیٰ کہ جب کوئی عالم باقی نہیں رہے گا تو لوگ جہلا کو اپنا پیشوا بنا لیں گے۔ اُن سے مسائل پوچھے جائیں گے تو علم کے بغیر

100م- انظر الحدیث: 7307' صحیح مسلم: 6737' سنن ترمذی: 2652' سنن ابن ماجہ: 52

اتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوسًا جُهَّالًا، فَسُئِلُوا فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ، فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا

فتوے دیں گے۔ خود گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔

100م - قَالَ الفِرَبْرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ هِشَامٍ نَحْوَهُ

فربری، عباس، قتیبہ، جریر، ہشام سے بھی مذکورہ حدیث کی طرح مروی ہے۔

35 - بَابٌ: هَلْ يُجْعَلُ لِلنِّسَاءِ يَوْمٌ عَلَى حِدَةٍ فِي العِلْمِ؟

کیا عورتوں کی تعلیم کے لیے کوئی دن مخصوص کیا جائے؟

101 - حَدَّثَنَا آدَمُ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ الأَصْبَهَانِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ ذَكْوَانَ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ قَالَتِ النِّسَاءُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: غَلَبَنَا عَلَيْكَ الرِّجَالُ، فَاجْعَلْ لَنَا يَوْمًا مِنْ نَفْسِكَ، فَوَعَدَهُنَّ يَوْمًا لَقِيَهُنَّ فِيهِ، فَوَعَظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ، فَكَانَ فِيمَا قَالَ لَهُنَّ: مَا مِنْكُنَّ امْرَأَةٌ تُقَدِّمُ ثَلاَثَةً مِنْ وَلَدِهَا، إِلَّا كَانَ لَهَا حِجَابًا مِنَ النَّارِ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ: وَاثْنَتَيْنِ؟ فَقَالَ: وَاثْنَتَيْنِ

ابوصالح ذکوان نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ عورتوں نے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی یا رسول اللہ ﷺ: آپ کی طرف مرد ہم سے آگے نکل گئے لہٰذا ہمارے استفادہ کے لیے بھی ایک دن مخصوص فرما دیجیے۔ آپ ﷺ نے ایک دن کا وعدہ فرما لیا۔ اُن سے ملے چنانچہ نصیحت فرمائی اور احکام بتائے اِن کے ساتھ ہی اُن سے فرمایا: تم میں سے کوئی عورت ایسی نہیں جو اپنے تین بچے آگے بھیجے مگر وہ اُس کے لیے دوزخ سے آڑ ہو جائیں گے۔ ایک عورت نے عرض کی کہ دو بچے؟ فرمایا کہ دو بچے بھی۔

102 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَصْبَهَانِيِّ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا

محمد بن بشار، غندر، شعبہ، عبدالرحمن بن اصبہانی، ذکوان، حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے یہی فرمایا،

102م - وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَصْبَهَانِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: ثَلاَثَةً لَمْ يَبْلُغُوا الحِنْثَ

عبدالرحمن بن اصبہانی، ابوحازم سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تین بچے جو سنِ بلوغ کو نہ پہنچے ہوں۔

-101 انظر الحديث: 7310,1249' صحيح مسلم: 6642

102م- انظر الحديث: 1250' راجع الحديث: 101

36- بَابُ مَنْ سَمِعَ شَيْئًا فَلَمْ يَفْهَمْهُ فَرَاجَعَ فِيهِ حَتَّى يَعْرِفَهُ

103 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَانَتْ لاَ تَسْمَعُ شَيْئًا لاَ تَعْرِفُهُ، إِلَّا رَاجَعَتْ فِيهِ حَتَّى تَعْرِفَهُ، وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ حُوسِبَ عُذِّبَ قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ أَوَلَيْسَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: (فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا) (الانشقاق: 8) قَالَتْ: فَقَالَ: " إِنَّمَا ذَلِكِ العَرْضُ، وَلَكِنْ: مَنْ نُوقِشَ الحِسَابَ يَهْلِكْ "

جو کوئی بات سُنے اور نہ سمجھے لہٰذا پھر سُنے حتیٰ کہ سمجھ جائے

ابن ابی مُلیکہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی زوجۂ مطہرہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جب کسی بات کو سُننے اور سمجھنے نہ پاتیں تو دوبارہ پوچھیں حتیٰ کہ سمجھ لیتیں اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس کا حساب ہوا وہ عذاب دیا گیا۔ پس حضرت عائشہ نے عرض کی کہ کیا اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرماتا: ''ترجمہ کنز الایمان: (اس سے عنقریب سہل حساب لیا جائے گا) (پارہ ۳۰، الانشقاق: ۸)'' فرمایا کہ یہ تو اعمال کا پیش ہونا ہے اور جس سے حساب ہوا وہ ہلاک ہوا۔

37- بَابٌ: لِيُبَلِّغِ العِلْمَ الشَّاهِدُ الغَائِبَ

قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

104 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدٌ هُوَ ابْنُ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ، أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ: - وَهُوَ يَبْعَثُ البُعُوثَ إِلَى مَكَّةَ - ائْذَنْ لِي أَيُّهَا الأَمِيرُ، أُحَدِّثْكَ قَوْلًا قَامَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الغَدَ مِنْ يَوْمِ الفَتْحِ، سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي، وَأَبْصَرَتْهُ عَيْنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ: حَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: " إِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللَّهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ، فَلاَ يَحِلُّ لِامْرِئٍ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَاليَوْمِ

حاضر کو چاہیے کہ علمی بات غائب تک پہنچادے

اسے حضرت ابن عباس نے نبی کریم ﷺ سے مروی کیا ہے۔

حضرت ابوشریح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے عمرو بن سعید سے فرمایا جب کہ وہ مکہ مکرمہ کی طرف بھیج رہا تھا کہ اے امیر! مجھے اجازت دیجیے کہ آپ کے سامنے رسول اللہ ﷺ کی وہ حدیث بیان کروں جو آپ ﷺ نے فتح مکہ کے اگلے دن فرمائی۔ اسے میرے دونوں کانوں نے سُنا، دل نے محفوظ رکھا اور میری دونوں آنکھوں نے دیکھا جب کہ آپ ﷺ فرما رہے تھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا: مکہ مکرمہ کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا

103- انظر الحدیث: 6537,6536,4939

104- انظر الحدیث: 4295,1832 ' صحیح مسلم: 3291 ' سنن ترمذی: 1406,809 ' سنن نسائی: 2876

الآخِرِ أَنْ يَسْفِكَ بِهَا دَمًا، وَلاَ يَعْضِدَ بِهَا شَجَرَةً، فَإِنْ أَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقِتَالِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا، فَقُولُوا: إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَذِنَ لِرَسُولِهِ وَلَمْ يَأْذَنْ لَكُمْ، وَإِنَّمَا أَذِنَ لِي فِيهَا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ، ثُمَّ عَادَتْ حُرْمَتُهَا اليَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالأَمْسِ، وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الغَائِبَ " فَقِيلَ لِأَبِي شُرَيْحٍ مَا قَالَ عَمْرٌو قَالَ: أَنَا أَعْلَمُ مِنْكَ يَا أَبَا شُرَيْحٍ لاَ يُعِيذُ عَاصِيًا وَلاَ فَارًّا بِدَمٍ وَلاَ فَارًّا بِخَرْبَةٍ

ہے لوگوں نے اُسے حرام نہیں کیا۔ پس کسی شخص کے لیے حلال نہیں ہے جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو کہ اس میں کسی کا خون بہائے اور اس کا کوئی درخت کاٹے۔ اگر کوئی اللہ کے رسول کی اجازت کو دلیل بنائے تو اُس سے کہو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو اجازت دی تھی جب کہ تمہیں تو اجازت نہیں دی اور مجھے بھی دن کی ایک ساعت کے لیے اجازت دی گئی تھی۔ پھر آج اس کی حرمت اُسی طرح لوٹ آئی جیسی کل تھی۔ حاضر کو چاہیے کہ یہ بات غائب تک پہنچا دے۔ حضرت ابوشریح سے کہا گیا کہ عمرو نے کیا کہا؟ اُس نے کہا کہ اے ابوشریح! مجھے آپ سے زیادہ علم ہے۔ نافرمان اور قتل و غارت کر کے بھاگنے والے کو پناہ نہیں دی جاتی۔

105 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الوَهَّابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، ذُكِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ - قَالَ مُحَمَّدٌ وَأَحْسِبُهُ قَالَ - وَأَعْرَاضَكُمْ، عَلَيْكُمْ حَرَامٌ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا، فِي شَهْرِكُمْ هَذَا، أَلاَ لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ مِنْكُمُ الغَائِبَ . وَكَانَ مُحَمَّدٌ يَقُولُ: صَدَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ ذَلِكَ أَلاَ هَلْ بَلَّغْتُ مَرَّتَيْنِ

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہارے خون اور تمہارے مال، محمد راوی کا بیان ہے کہ میرے خیال یہ بھی فرمایا اور تمہاری عزتیں تم پر حرام ہیں جیسے تمہارے اس دن کی حرمت تمہارے اس مہینے میں۔ حاضر کو چاہیے یہ بات تمہارے غائب تک پہنچا دے اور محمد راوی کہا کرتے کہ رسول اللہ ﷺ نے سچ فرمایا اور دو مرتبہ فرمایا کہ کیا میں نے پیغام پہنچا دیا۔

38- بَابُ إِثْمِ مَنْ كَذَبَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم ﷺ پر جھوٹ بولنے والے کا گناہ

106 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الجَعْدِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْصُورٌ، قَالَ: سَمِعْتُ رِبْعِيَّ

علی بن جعد، شعبہ، منصور، ربعی بن حراش نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی

105- راجع الحدیث: 67

106- صحیح مسلم: 2' سنن ترمذی: 3715,2660' سنن ابن ماجہ: 31

بْنِ حِرَاشٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عَلِيًّا، يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ تَكْذِبُوا عَلَيَّ، فَإِنَّهُ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَلْيَلِجِ النَّارَ

کریم ﷺ نے فرمایا: میری طرف جھوٹی بات منسوب نہ کرو کیونکہ جو میرے متعلق جھوٹ بولے وہ دوزخ میں ڈالا جائے گا۔

107 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قُلْتُ لِلزُّبَيْرِ: إِنِّي لاَ أَسْمَعُكَ تُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا يُحَدِّثُ فُلاَنٌ وَفُلاَنٌ؟ قَالَ: أَمَا إِنِّي لَمْ أُفَارِقْهُ، وَلَكِنْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

حضرت عبداللہ بن زبیر سے مروی ہے کہ میں حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض کی میں نے آپ کو رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کرتے ہوئے نہیں سنا جیسے فلاں اور فلاں بیان کرتے ہیں۔ فرمایا کہ میں حضور ﷺ سے کبھی دور نہیں رہا لیکن میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو میری طرف جھوٹی بات منسوب کرے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالے۔

108 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، عَنْ عَبْدِ العَزِيزِ، قَالَ أَنَسٌ: إِنَّهُ لَيَمْنَعُنِي أَنْ أُحَدِّثَكُمْ حَدِيثًا كَثِيرًا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ تَعَمَّدَ عَلَيَّ كَذِبًا، فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

عبدالعزیز سے مروی کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تم سے زیادہ حدیثیں بیان کرنے سے مجھے یہ بات روکتی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو دانستہ میرے متعلق جھوٹی بات کہے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔

109 - حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ يَقُلْ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو میرے بارے میں ایسی بات کہے کہ میں نے نہ کہی ہو تو وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے۔

110 - حَدَّثَنَا مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلاَ تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي، وَمَنْ رَآنِي فِي المَنَامِ فَقَدْ رَآنِي، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لاَ يَتَمَثَّلُ فِي صُورَتِي، وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرے نام پہ نام رکھ لو لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھو اور جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو واقعی اُس نے مجھے دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میں منتقل نہیں ہوسکتا اور جس نے دانستہ مجھ پر جھوٹ باندھا تو وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالے۔

107- سنن ابوداؤد: 3651، سنن ابن ماجہ: 36

110- انظر الحدیث: 6993,6197,6188,3539، صحیح مسلم: 4

39- بَابُ كِتَابَةِ الْعِلْمِ

علمی باتیں لکھنا

111 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلاَمٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ، قَالَ: قُلْتُ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ: هَلْ عِنْدَكُمْ كِتَابٌ؟ قَالَ: " لاَ، إِلَّا كِتَابُ اللَّهِ، أَوْ فَهْمٌ أُعْطِيَهُ رَجُلٌ مُسْلِمٌ، أَوْ مَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ. قَالَ: قُلْتُ: فَمَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ؟ قَالَ: العَقْلُ، وَفَكَاكُ الأَسِيرِ، وَلاَ يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ "

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: کیا آپ کے پاس کوئی کتاب ہے؟ فرمایا نہیں ماسوائے اللہ کی کتاب کے یا وہ سمجھ جو مسلمان شخص کو عطا فرمائی جاتی ہے یا جو کچھ اس کتابچے میں ہے۔ میں نے کہا کہ اس کتابچے میں کیا ہے؟ فرمایا کہ دِیَت اور قیدی کے بارے میں احکام اور یہ کہ کافر کے بدلے مسلمان کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

112 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ الفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ خُزَاعَةَ قَتَلُوا رَجُلًا مِنْ بَنِي لَيْثٍ - عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ - بِقَتِيلٍ مِنْهُمْ قَتَلُوهُ، فَأُخْبِرَ بِذَلِكَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم، فَرَكِبَ رَاحِلَتَهُ فَخَطَبَ، فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ القَتْلَ، أَوِ الفِيلَ - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ كَذَا، قَالَ أَبُو نُعَيْمٍ وَاجْعَلُوهُ عَلَى الشَّكِّ الفِيلَ أَوِ القَتْلَ وَغَيْرُهُ يَقُولُ الفِيلَ - وَسَلَّطَ عَلَيْهِمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالمُؤْمِنِينَ، أَلاَ وَإِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي، وَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ بَعْدِي، أَلاَ وَإِنَّهَا حَلَّتْ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ، أَلاَ وَإِنَّهَا سَاعَتِي هَذِهِ حَرَامٌ، لاَ يُخْتَلَى شَوْكُهَا، وَلاَ يُعْضَدُ شَجَرُهَا، وَلاَ تُلْتَقَطُ سَاقِطَتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ، فَمَنْ قُتِلَ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ: إِمَّا أَنْ يُعْقَلَ، وَإِمَّا أَنْ يُقَادَ أَهْلُ القَتِيلِ ". فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ اليَمَنِ فَقَالَ: اكْتُبْ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ خزاعہ والوں نے بنی لیث کے ایک شخص کو فتح مکہ کے سال اپنے ایک مقتول کے بدلے قتل کر دیا۔ نبی کریم ﷺ کو اس کی اطلاع دی گئی تو آپ ﷺ سوار ہو کر تشریف لے گئے اور خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ سے قتل یا ہاتھی کو روک دیا ہے۔ محمد راوی کا بیان ہے کہ اِسے شک میں رکھو۔ ابو نعیم نے بھی قتل یا ہاتھی کہا ہے جب کہ دوسرے ہاتھی کہتے ہیں اور اللہ کے رسول کو اُن پر مسلط کیا اور ایمان والوں کو۔ خبردار یہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہیں تھا اور میرے بعد کسی کے لیے حلال نہیں ہے۔ جان رکھو کہ میرے لیے بھی دن کی ایک گھڑی کے لیے حلال ہوا تھا اور اس گھڑی کے بعد حرام ہے۔ نہ اس کا کوئی کانٹا توڑا جائے، نہ اس کا کوئی درخت کاٹا جائے اور نہ اس کی گری پڑی چیز اُٹھائی جائے۔ جن کا آدمی قتل ہوا اُنہیں دو میں سے ایک بات کا اختیار ہے۔ چاہے دِیَت لے لیں اور چاہے قصاص۔

-111 انظر الحدیث: 7300,6915,6903,6755,3176,3172,3047,1870، سنن نسائی: 4758

-112 انظر الحدیث: 6880,2434، سنن ابو داؤد: 4505,2017

اكْتُبُوا لِأَبِي فُلَانٍ . فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ: إِلَّا الإِذْخِرَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَإِنَّا نَجْعَلُهُ فِي بُيُوتِنَا وَقُبُورِنَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِلَّا الإِذْخِرَ إِلَّا الإِذْخِرَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: يُقَالُ: يُقَادُ بِالْقَافِ فَقِيلَ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ أَيُّ شَيْءٍ كَتَبَ لَهُ؟ قَالَ: كَتَبَ لَهُ هَذِهِ الخُطْبَةَ

پس اہل یمن کا ایک شخص حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! یہ مجھے لکھ دیجیے۔ فرمایا کہ ابوفلاں کو لکھ دو۔ قریش میں سے ایک آدمی نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! اِذخر کے سوا، کیونکہ اُسے ہم اپنے گھروں اور قبروں کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اِذخر کے سوا، اِذخر کے سوا۔

113 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو، قَالَ: أَخْبَرَنِي وَهْبُ بْنُ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَخِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: مَا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدٌ أَكْثَرَ حَدِيثًا عَنْهُ مِنِّي، إِلَّا مَا كَانَ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، فَإِنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ وَلاَ أَكْتُبُ تَابَعَهُ مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

علی بن عبداللہ، سفیان، عمرو، وہب بن منبہ، اُن کے بھائی سے مروی کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ میں سے کوئی ایک بھی مجھ سے زیادہ حدیثیں مروی کرنے والا نہیں ماسوائے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص کے کیونکہ وہ انہیں لکھ لیا کرتے تھے۔ متابعت کی اس کی معمر، ہمام نے حضرت ابوہریرہ سے۔

114 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَمَّا اشْتَدَّ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ قَالَ: ائْتُونِي بِكِتَابٍ أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لاَ تَضِلُّوا بَعْدَهُ قَالَ عُمَرُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَلَبَهُ الوَجَعُ، وَعِنْدَنَا كِتَابُ اللَّهِ حَسْبُنَا. فَاخْتَلَفُوا وَكَثُرَ اللَّغَطُ، قَالَ: قُومُوا عَنِّي، وَلاَ يَنْبَغِي عِنْدِي التَّنَازُعُ فَخَرَجَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ: إِنَّ الرَّزِيَّةَ كُلَّ الرَّزِيَّةِ، مَا حَالَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ كِتَابِهِ

عبیداللہ بن عبداللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: جب نبی کریم ﷺ کی علالت نے طول پکڑا تو فرمایا: میرے پاس لکھنے کی چیزیں لاؤ تاکہ میں تحریر لکھ دوں تاکہ تم میرے بعد گمراہ نہ ہوسکو۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ پر مرض کا غلبہ ہے اور اللہ کی کتاب ہمارے پاس موجود ہے جو کافی ہے۔ اس پر اختلاف کیا گیا اور بڑا شور ہوا۔ فرمایا کہ میرے پاس سے اُٹھ جاؤ اور میرے پاس جھگڑا مناسب نہیں ہے۔ حضرت ابن عباس یہ کہتے ہوئے باہر نکلے: ہائے مصیبت ایسی مصیبت جو رسول اللہ ﷺ اور آپ کی تحریر کے بیچ میں حائل ہوگئی۔

113- سنن ترمذی: 3841,2668

114- انظر الحدیث: 7366,5669,4432,4431,3168,3053، صحیح مسلم: 4210

40- بَابُ العِلْمِ وَالعِظَةِ بِاللَّيْلِ

رات کے وقت تعلیم و تذکیر

115 - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ هِنْدٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، وَعَمْرٍو، وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ هِنْدٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ: سُبْحَانَ اللهِ، مَاذَا أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الفِتَنِ، وَمَاذَا فُتِحَ مِنَ الخَزَائِنِ، أَيْقِظُوا صَوَاحِبَاتِ الحُجَرِ، فَرُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ فِي الآخِرَةِ

صدقہ، ابن عیینہ، معمر، زہری، ہند، حضرت امِ سلمہ، عمرو یحییٰ بن سعید، زہری ایک عورت سے مروی ہے کہ حضرت امِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم ﷺ ایک رات بیدار ہوئے اور فرمایا: سبحان اللہ آج رات کتنے فتنے اترے ہیں اور کتنے خزانے کھول دیئے گئے ہیں۔ ان حجرے والی عورتوں کو جگا دو۔ دنیا میں لباس پہننے والی کتنی ہی ایسی ہیں جو آخرت میں ننگی ہوں گی۔

41- بَابُ السَّمَرِ فِي العِلْمِ

رات کو علمی مذاکرہ کرنا

116 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، وَأَبِي بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ، قَالَ: صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ العِشَاءَ فِي آخِرِ حَيَاتِهِ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ، فَقَالَ: أَرَأَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هَذِهِ، فَإِنَّ رَأْسَ مِائَةِ سَنَةٍ مِنْهَا، لاَ يَبْقَى مِمَّنْ هُوَ عَلَى ظَهْرِ الأَرْضِ أَحَدٌ

سالم اور ابوبکر بن سلیمان بن ابوحثمہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں اپنی حیات طیبہ کے آخری ایام میں عشاء کی نماز پڑھائی۔ جب سلام پھیر دیا تو کھڑے ہو کر فرمایا: کیا تم نے اس رات کو دیکھا؟ کیونکہ اِس سے ایک صدی بعد کوئی ایک بھی باقی نہ بچے گا جو آج زمین کی پیٹھ پر موجود ہیں۔

117 - حَدَّثَنَا آدَمُ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الحَكَمُ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، عَنِ

سعید بن جبیر سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے اپنی خالہ اور نبی

115- انظر الحدیث: 7069,6218,5844,3599,1126 'سنن ترمذی: 2196

116- انظر الحدیث: 601,564 'صحیح مسلم: 6426 'سنن ابو داؤد: 4348 'سنن ترمذی: 2251

117- انظر الحدیث: ,7452,6316,6215,5919,4572,4571,4570,4569,1198,992,859 728,726,699,698,697,183,138 'سنن ابو داؤد: 1356

ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: بِتُّ فِي بَيْتِ خَالَتِي مَيْمُونَةَ بِنْتِ الحَارِثِ زَوْجِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا فِي لَيْلَتِهَا، فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ العِشَاءَ، ثُمَّ جَاءَ إِلَى مَنْزِلِهِ، فَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، ثُمَّ نَامَ، ثُمَّ قَامَ، ثُمَّ قَالَ: نَامَ الغُلَيِّمُ أَوْ كَلِمَةً تُشْبِهُهَا، ثُمَّ قَامَ، فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ، فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ، فَصَلَّى خَمْسَ رَكَعَاتٍ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ نَامَ، حَتَّى سَمِعْتُ غَطِيطَهُ أَوْ خَطِيطَهُ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلاَةِ

کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں رات گزاری اور اُس رات نبی کریم ﷺ اُن کے پاس ہی تھے۔ پس نبی کریم ﷺ نے عشاء کی نماز پڑھی، پھر اپنی قیام گاہ پر تشریف لے آئے اور چار رکعتیں پڑھ کر سو گئے۔ پھر کھڑے ہوئے اور فرمایا: بچونگڑا سو گیا یا اس جیسا ہی لفظ تھا۔ پھر کھڑے ہو گئے اور میں بھی آپ ﷺ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا۔ آپ نے مجھے اپنی داہنی جانب کر لیا۔ پس پانچ رکعتیں پڑھیں پھر دو رکعتیں پڑھیں اور سو گئے حتیٰ کہ میں نے آپ کے مبارک خراٹوں کی آواز سنی۔ پھر آپ ﷺ نماز کے لیے تشریف لے گئے۔

42- بَابُ حِفْظِ العِلْمِ

علم کو حفظ کرنا

118 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: " إِنَّ النَّاسَ يَقُولُونَ أَكْثَرَ أَبُو هُرَيْرَةَ، وَلَوْلاَ آيَتَانِ فِي كِتَابِ اللهِ مَا حَدَّثْتُ حَدِيثًا، ثُمَّ يَتْلُو {إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ البَيِّنَاتِ وَالهُدَى} (البقرة: 159) إِلَى قَوْلِهِ {الرَّحِيمُ} (البقرة: 160) إِنَّ إِخْوَانَنَا مِنَ المُهَاجِرِينَ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالأَسْوَاقِ، وَإِنَّ إِخْوَانَنَا مِنَ الأَنْصَارِ كَانَ يَشْغَلُهُمُ العَمَلُ فِي أَمْوَالِهِمْ، وَإِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَلْزَمُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِبَعِ بَطْنِهِ، وَيَحْضُرُ مَا لاَ يَحْضُرُونَ، وَيَحْفَظُ مَا لاَ يَحْفَظُونَ"

اعرج سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: لوگ کہتے ہیں کہ ابوہریرہ کثرت سے روایت کرتا ہے۔ اگر اللہ کی کتاب میں دو آیتیں نہ ہوتیں تو میں ایک حدیث بھی روایت نہ کرتا۔ پھر تلاوت کی: بے شک جو لوگ چھپاتے ہیں جو نازل کیں ہم نے نشانیوں سے اور ہدایت (۲:۱۵۹) بے شک ہمارے مہاجر بھائی تو خرید و فروخت میں بازاروں کے اندر مشغول رہتے اور ہمارے انصاری بھائی اپنے کھیتوں اور باغات میں مصروف ہوتے جب کہ ابوہریرہ نے اپنے پیٹ میں کچھ ڈال کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر رہنا لازم کر لیا۔ وہ حاضر رہتا جب دوسرے حاضر نہ ہوتے اور وہ یاد رکھتا جسے دوسرے یاد نہیں رکھ سکتے تھے۔

119 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَبُو مُصْعَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ

سعید مقبری سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے عرض کی ہوا کہ یا رسول

-118 انظر الحدیث: 7354,3648,2350,2047,119 صحیح مسلم: 6347 سنن ابن ماجہ: 262

أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي أَسْمَعُ مِنْكَ حَدِيثًا كَثِيرًا أَنْسَاهُ؟ قَالَ: ابْسُطْ رِدَاءَكَ فَبَسَطْتُهُ، قَالَ: فَغَرَفَ بِيَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ضُمَّهُ فَضَمَمْتُهُ، فَمَا نَسِيتُ شَيْئًا بَعْدَهُ.

اللہ! میں کثرت سے حدیثیں سُنتا ہوں مگر مجھے یاد نہیں رہتیں۔ فرمایا کہ اپنی چادر بچھاؤ۔ پس میں نے اُسے بچھا دیا۔ پس آپ ﷺ نے دونوں مبارک ہاتھوں سے لپ ڈالی اور فرمایا: لپیٹ لو۔ میں نے اُسے لپیٹ لیا تو کسی چیز کو نہ بھولا۔

119م - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ بِهَذَا أَوْ قَالَ: غَرَفَ بِيَدِهِ فِيهِ

ابراہیم بن مُنذر نے ابن ابی فدیک سے بھی اسے روایت کیا اور کہا کہ دونوں مبارک ہاتھوں سے اُس میں لپ ڈالی۔

120 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: " حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وِعَاءَيْنِ: فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَبَثَثْتُهُ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَلَوْ بَثَثْتُهُ قُطِعَ هَذَا الْبُلْعُومُ "

سعید مقبری سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے دو تھیلے علم حاصل کیا ہے۔ ایک کو میں نے لوگوں میں پھیلا دیا ہے جب کہ دوسرے کو اگر میں ظاہر کروں تو یہ گلا کاٹ ڈالا جائے۔ امام بخاری نے فرمایا کہ اَلْبُلْعُوم کھانا اندر جانے کے راستے کو کہتے ہیں۔

43 - بَابُ الْإِنْصَاتِ لِلْعُلَمَاءِ

علماء کے سامنے خاموش رہنا

121 - حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ مُدْرِكٍ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ جَرِيرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ: اسْتَنْصِتِ النَّاسَ فَقَالَ: لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا، يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

ابوزرعہ نے حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر اُن سے فرمایا: لوگوں کو چُپ کراؤ۔ پھر فرمایا کہ میرے بعد کفر کی طرف نہ لوٹ جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو۔

44 - بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْعَالِمِ إِذَا سُئِلَ: أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ؟ فَيَكِلُ الْعِلْمَ إِلَى اللَّهِ

مستحب ہے کہ جب عالم سے پوچھا جائے کہ لوگوں میں زیادہ علم کس کا ہے تو علم کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کردے

119م- راجع الحدیث: 118 سنن ترمذی: 3835

121- انظر الحدیث: 7080,6869,4405 صحیح مسلم: 3942 سنن نسائی: 4142 سنن ابن ماجہ: 3942

122 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: إِنَّ نَوْفًا البَكَالِيَّ يَزْعُمُ أَنَّ مُوسَى لَيْسَ بِمُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ، إِنَّمَا هُوَ مُوسَى آخَرُ؟ فَقَالَ: كَذَبَ عَدُوُّ اللَّهِ حَدَّثَنَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَامَ مُوسَى النَّبِيُّ خَطِيبًا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ فَسُئِلَ أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ؟ فَقَالَ: أَنَا أَعْلَمُ، فَعَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهِ، إِذْ لَمْ يَرُدَّ العِلْمَ إِلَيْهِ، فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ: أَنَّ عَبْدًا مِنْ عِبَادِي بِمَجْمَعِ البَحْرَيْنِ، هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ. قَالَ: يَا رَبِّ، وَكَيْفَ بِهِ؟ فَقِيلَ لَهُ: احْمِلْ حُوتًا فِي مِكْتَلٍ، فَإِذَا فَقَدْتَهُ فَهُوَ ثَمَّ. فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقَ بِفَتَاهُ يُوشَعَ بْنِ نُونٍ، وَحَمَلَا حُوتًا فِي مِكْتَلٍ، حَتَّى كَانَا عِنْدَ الصَّخْرَةِ وَضَعَا رُءُوسَهُمَا وَنَامَا، فَانْسَلَّ الحُوتُ مِنَ المِكْتَلِ فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي البَحْرِ سَرَبًا، وَكَانَ لِمُوسَى وَفَتَاهُ عَجَبًا، فَانْطَلَقَا بَقِيَّةَ لَيْلَتِهِمَا وَيَوْمَهُمَا، فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ مُوسَى لِفَتَاهُ: آتِنَا غَدَاءَنَا، لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا نَصَبًا، وَلَمْ يَجِدْ مُوسَى مَسًّا مِنَ النَّصَبِ حَتَّى جَاوَزَ المَكَانَ الَّذِي أُمِرَ بِهِ، فَقَالَ لَهُ فَتَاهُ: (أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهِ إِلَّا الشَّيْطَانُ) قَالَ مُوسَى: (ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِي فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا) فَلَمَّا انْتَهَيَا إِلَى الصَّخْرَةِ، إِذَا رَجُلٌ مُسَجًّى بِثَوْبٍ، أَوْ قَالَ تَسَجَّى بِثَوْبِهِ، فَسَلَّمَ مُوسَى، فَقَالَ الخَضِرُ: وَأَنَّى بِأَرْضِكَ السَّلَامُ؟ فَقَالَ: أَنَا مُوسَى، فَقَالَ: مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ؟ قَالَ: نَعَمْ،

سعید بن جبیر سے مروی ہے کہ میں حضرت ابن عباس کی خدمت میں عرض کی کہ نوف بکالی کہتا ہے کہ وہ بنی اسرائیل والے حضرت موسیٰ نہیں تھے بلکہ وہ کوئی اور موسیٰ ہے۔ فرمایا کہ اللہ کا دشمن جھوٹ بکتا ہے۔ ہمیں حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل میں خطبہ دینے کھڑے ہوئے تو ان سے پوچھا گیا کہ لوگوں میں سب سے زیادہ علم والا کون ہے؟ فرمایا: میں سب سے زیادہ علم والا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے عتاب فرمایا کیونکہ علم کی نسبت اُس کی طرف نہیں کی تھی۔ پس اللہ نے اُن کی طرف وحی فرمائی کہ مجمع البحرین کے مقام پر میرا ایک بندہ ہے جو تم سے زیادہ علم والا ہے۔ عرض کی کہ اے رب ان سے کیسے ملوں؟ اُن سے کہا گیا کہ زنبیل میں مچھلی رکھ لو، جہاں مچھلی گم ہو جائے وہ وہیں پر ہوگا۔ وہ اپنے خادم یوشع بن نون کے ساتھ چلے اور مچھلی کو زنبیل میں ڈال لیا، یہاں تک کہ جب پتھر کے پاس پہنچے اور دونوں سر رکھ کر سو گئے تو مچھلی زنبیل سے نکلی اور سمندر میں اپنا راستہ لیا جو حضرت موسیٰ علیہ السلام اور اُن کے خادم کے لیے حیران کن بات تھی وہ باقی رات اور دن بھر چلتے رہے۔ جب صبح ہوئی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خادم سے فرمایا: ناشتہ لاؤ ہمیں تو اس سفر میں تھکاوٹ ہوگئی ہے حالانکہ حضرت موسیٰ کو بالکل تھکاوٹ نہیں ہوئی تھی مگر جب کہ وہ اُس مقام سے آگے چلے گئے جس کا حکم فرمایا گیا تھا۔ خادم نے عرض ہوا کہ آپ نے ملاحظہ نہیں فرمایا کہ جب ہم پتھر کے پاس پہنچے تو میں مچھلی کو بھول گیا۔ حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ اسی جگہ کی تو ہمیں تلاش ہے۔

-122 راجع الحدیث: 78,74

قَالَ: هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلَى أَنْ تُعَلِّمَنِي مِمَّا عُلِّمْتَ رَشَدًا قَالَ: إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا، يَا مُوسَى إِنِّي عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللهِ عَلَّمَنِيهِ لَا تَعْلَمُهُ أَنْتَ، وَأَنْتَ عَلَى عِلْمٍ عَلَّمَكَهُ لَا أَعْلَمُهُ. قَالَ: سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللهُ صَابِرًا، وَلَا أَعْصِي لَكَ أَمْرًا. فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ، لَيْسَ لَهُمَا سَفِينَةٌ. فَمَرَّتْ بِهِمَا سَفِينَةٌ. فَكَلَّمُوهُمْ أَنْ يَحْمِلُوهُمَا. فَعُرِفَ الْخَضِرُ فَحَمَلُوهُمَا بِغَيْرِ نَوْلٍ، فَجَاءَ عُصْفُورٌ، فَوَقَعَ عَلَى حَرْفِ السَّفِينَةِ، فَنَقَرَ نَقْرَةً أَوْ نَقْرَتَيْنِ فِي الْبَحْرِ. فَقَالَ الْخَضِرُ: يَا مُوسَى مَا نَقَصَ عِلْمِي وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللهِ إِلَّا كَنَقْرَةِ هَذَا الْعُصْفُورِ فِي الْبَحْرِ. فَعَمَدَ الْخَضِرُ إِلَى لَوْحٍ مِنْ أَلْوَاحِ السَّفِينَةِ، فَنَزَعَهُ. فَقَالَ مُوسَى: قَوْمٌ حَمَلُونَا بِغَيْرِ نَوْلٍ عَمَدْتَ إِلَى سَفِينَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا؟ قَالَ: أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا؟ قَالَ: لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا - فَكَانَتِ الْأُولَى مِنْ مُوسَى نِسْيَانًا - فَانْطَلَقَا، فَإِذَا غُلَامٌ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ، فَأَخَذَ الْخَضِرُ بِرَأْسِهِ مِنْ أَعْلَاهُ فَاقْتَلَعَ رَأْسَهُ بِيَدِهِ. فَقَالَ مُوسَى: أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ؟ قَالَ: أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا؟ - قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: وَهَذَا أَوْكَدُ - فَانْطَلَقَا، حَتَّى إِذَا أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا أَهْلَهَا، فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمَا، فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَّ فَأَقَامَهُ. قَالَ الْخَضِرُ: بِيَدِهِ فَأَقَامَهُ. فَقَالَ لَهُ مُوسَى: لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا. قَالَ: هَذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ " قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَرْحَمُ اللهُ مُوسَى، لَوَدِدْنَا لَوْ صَبَرَ حَتَّى يُقَصَّ

پس دونوں اپنے قدموں کے نشانات پر لوٹے اور جب پتھر کے پاس پہنچے تو وہاں ایک آدمی کپڑے میں لپٹا ہوا تھا یا فرمایا کہ کپڑا لپیٹ رکھا تھا۔ حضرت موسیٰ نے سلام کیا۔ حضرت خضر نے کہا کہ آپ کی زمین میں سلام کہاں سے آیا؟ کہا کہ میں موسیٰ ہوں۔ پوچھا کہ بنی اسرائیل کے موسیٰ؟ کہا، ہاں اور اجازت مانگی کہ کیا میں آپ کے ساتھ رہ سکتا ہوں تاکہ مجھے بھی سکھا دیں جو رُشد آپ کو سکھائی گئی ہے؟ کہا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کرسکتے۔ اے موسیٰ! مجھے اللہ تعالیٰ نے اپنے علموں میں سے ایک ایسا علم دیا ہے جس کو آپ کو علم نہیں اور آپ کو اللہ تعالیٰ نے ایک ایسا علم دیا ہے جس کا مجھے علم نہیں۔ حضرت موسیٰ نے کہا کہ عنقریب آپ مجھے صبر کرنے والا پائیں گے اور میں آپ کے کسی حکم کی نافرمانی نہیں کروں گا۔ پس دونوں ساحلِ سمندر کے ساتھ ساتھ چلنے گے کیونکہ کشتی نہ تھی۔ دونوں کے پاس سے ایک کشتی گزری۔ کشتی والوں سے گفتگو کی کہ سوار کرلیا جائے۔ انہوں نے حضرت خضر علیہ السلام کو پہچان لیا تو کرائے کے بغیر سوار کرلیا۔ ایک چڑیا آئی اور کشتی کے کنارے پر بیٹھ کر ایک یا دو چونچیں سمندر میں ماریں۔ حضرت خضر علیہ اسلام نے کہا: اے موسیٰ! میرا اور آپ کا علم اللہ تعالیٰ کے علم کے سامنے اِسی طرح ہے جیسے چڑیا کا سمندر میں چونچ مارنا۔ اب حضرت خضر علیہ السلام نے کشتی کے تختوں میں سے ایک تختے کو توڑ ڈالا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ ان لوگوں نے ہمیں کرائے کے بغیر اپنی کشتی میں سوار کیا اور آپ نے اُسے توڑ دیا تاکہ سوار ڈوب جائیں۔ کہا کیا میں نے آپ سے نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کرسکیں گے۔ حضرت موسیٰ علیہ

عَلَيْنَا مِنْ أَمْرِهِمَا

السلام نے کہا کہ بھول پر مواخذہ نہ کیجیے اور میرے معاملے کو تنگی میں نہ ڈالیے۔ فرمایا کہ یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پہلی بھول ہوئی۔ پس دونوں چل دیئے تو ایک لڑکا لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا حضرت خضر علیہ السلام نے اُوپر سے اُس کا سر پکڑا اور تن سے جدا کر دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ آپ نے ایک پاک جان کو ناحق قتل کر دیا۔ کہا کیا میں نے نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکیں گے۔ ابن عیینہ نے کہا کہ یہ اُس سے زیادہ تاکید ہے دونوں چل دیئے یہاں تک کہ ایک بستی والوں کے پاس آئے اور اُن سے کھانا مانگا تو انہوں نے ضیافت کرنے سے انکار کر دیا۔ اُس میں ایک گرنے والی دیوار ملی جس کو حضرت خضر علیہ السلام نے ہاتھ سے سیدھا کر دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اُن سے کہا: اگر آپ چاہتے تو اِن سے مزدوری لے لیتے۔ کہا کہ اب میرے اور آپ کے درمیان جدائی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ پر رحم کرے، اگر وہ صبر کرتے تو دونوں کا مزید قصہ ہمیں بتا دیا جاتا محمد بن یوسف، علی بن خشرم سفیان بن عیینہ نے اسے تفصیلاً بیان کیا ہے۔

45- بَابُ مَنْ سَأَلَ، وَهُوَ قَائِمٌ، عَالِمًا جَالِسًا

بیٹھے ہوئے عالم سے کھڑے کھڑے سوال کرے

123 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا الْقِتَالُ فِي سَبِيلِ اللهِ؟ فَإِنَّ أَحَدَنَا يُقَاتِلُ غَضَبًا، وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً، فَرَفَعَ إِلَيْهِ رَأْسَهُ،

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا کیا ہے جب کہ کوئی مخالفت کے باعث لڑتا اور کوئی حمایت میں لڑتا ہے۔ آپ ﷺ نے سر مبارک اُٹھا کر اُس کی

123- صحیح مسلم: 2517,2518، سنن ترمذی: 1646، سنن نسائی: 3136، سنن ابن ماجہ: 2783

قَالَ: وَمَا رَفَعَ إِلَيْهِ رَأْسَهُ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ قَائِمًا، فَقَالَ: مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا، فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

طرف دیکھا۔ سر اس لیے اُٹھایا کہ وہ کھڑا تھا اور فرمایا: جو اس لیے لڑے کہ اللہ کا کلمہ بلند ہو تو وہ اللہ کی راہ میں لڑتا ہے۔

46- بَابُ السُّؤَالِ وَالْفُتْيَا عِنْدَ رَمْيِ الْجِمَارِ

رمی کے وقت مسئلہ پوچھنا

124 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْجَمْرَةِ وَهُوَ يُسْأَلُ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، نَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ؟ قَالَ: ارْمِ وَلَا حَرَجَ . قَالَ آخَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ؟ قَالَ: انْحَرْ وَلَا حَرَجَ . فَمَا سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلَا أُخِّرَ إِلَّا قَالَ: افْعَلْ وَلَا حَرَجَ

عیسیٰ بن طلحہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ کو جمرہ کے پاس دیکھا کہ آپ سے سوال کئے جا رہے تھے۔ ایک آدمی نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کر لی ہے فرمایا کہ کنکریاں مار لو اور کوئی حرج نہیں۔ دوسرے نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ میں نے قربانی سے پہلے سر منڈا لیا ہے۔ فرمایا کہ قربانی کر لو اور کوئی حرج نہیں۔ آپ ﷺ سے جس چیز کی مقدم یا مؤخر ہونے کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ اب کر لو اور کوئی حرج نہیں۔

47- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا) (الإسراء: 85)

ارشادِ باری تعالیٰ کہ (ترجمہ کنز الایمان: "اور تمہیں علم نہ ملا مگر تھوڑا" (پارہ ۱۵، بنی اسرآئیل: ۸۵)

125 - حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ سُلَيْمَانُ بْنُ مِهْرَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: بَيْنَا أَنَا أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَرِبِ الْمَدِينَةِ، وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى عَسِيبٍ

علقمہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں مدینہ منورہ کے کھنڈرات میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ چل رہا تھا اور آپ ایک چھڑی سے ٹیک لگاتے تھے کہ یہودیوں کے ایک گروہ کے پاس سے گزر ہوا۔ کچھ نے کہا کہ اِن سے رُوح کے

124- راجع الحدیث: 83

125- انظر الحدیث: 7462,7456,7297,4721 صحیح مسلم: 6991,6990 سنن ترمذی: 3141

مَعَهُ، فَمَرَّ بِنَفَرٍ مِنَ اليَهُودِ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: سَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ؟ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لاَ تَسْأَلُوهُ، لاَ يَجِيءُ فِيهِ بِشَيْءٍ تَكْرَهُونَهُ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَنَسْأَلَنَّهُ، فَقَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ، فَقَالَ يَا أَبَا القَاسِمِ مَا الرُّوحُ؟ فَسَكَتَ، فَقُلْتُ: إِنَّهُ يُوحَى إِلَيْهِ، فَقُمْتُ، فَلَمَّا انْجَلَى عَنْهُ، قَالَ: (وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتُوا مِنَ العِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا) قَالَ الأَعْمَشُ: هَكَذَا فِي قِرَاءَتِنَا.

متعلق پوچھو جب کہ دکھ کہنے کہ نہ پوچھو کیونکہ ہوسکتا ہے کوئی ایسی بات کہیں جو تمہیں ناپسند ہو۔ بعض نے کہا کہ ہم ضرور پوچھیں گے۔ پس ایک آدمی نے کھڑے ہوکر کہا: اے ابوالقاسم رُوح کیا ہے؟ آپ ﷺ خاموش ہوگئے تو میں نے کہا کہ آپ کی طرف وحی نازل ہورہی ہے۔ میں کھڑا رہا جب وہ کیفیت ختم ہوئی تو فرمایا: اور تم سے رُوح کے متعلق پوچھتے ہیں۔'' ترجمہ کنزالایمان: اور تم سے روح کو پوچھتے ہیں تم فرماؤ روح میرے رب کے حکم سے ایک چیز ہے اور تمہیں علم نہ ملا مگر تھوڑا'' (پارہ ۱۵، بنی اسرآئیل: ۸۵) اعمش نے کہا کہ ہماری قرأت میں یہ وَمَا أُوتُوا ہے۔

48- بَابُ مَنْ تَرَكَ بَعْضَ الِاخْتِيَارِ، مَخَافَةَ أَنْ يَقْصُرَ فَهْمُ بَعْضِ النَّاسِ عَنْهُ، فَيَقَعُوا فِي أَشَدَّ مِنْهُ

جس نے کچھ جائز امور کو اِس خوف سے ترک کردیا کہ کچھ کم فہم لوگ اِس سے شدید بات میں مبتلا نہ ہوجائیں

126 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الأَسْوَدِ، قَالَ: قَالَ لِي ابْنُ الزُّبَيْرِ، كَانَتْ عَائِشَةُ تُسِرُّ إِلَيْكَ كَثِيرًا فَمَا حَدَّثَتْكَ فِي الكَعْبَةِ؟ قُلْتُ: قَالَتْ لِي: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " يَا عَائِشَةُ لَوْلاَ قَوْمُكِ حَدِيثٌ عَهْدُهُمْ - قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ - بِكُفْرٍ، لَنَقَضْتُ الكَعْبَةَ فَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ: بَابٌ يَدْخُلُ النَّاسُ وَبَابٌ يَخْرُجُونَ " فَفَعَلَهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ

اسود کا بیان ہے کہ مجھ سے ابن الزبیر نے کہا کہ اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے تم بڑے رازدار تھے۔ انہوں نے تم سے کعبہ کے بارے میں کیا بات کی؟ میں نے کہا کہ انہوں نے مجھے بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! اگر تمہاری قوم کا زمانہ کفر ابھی چند دنوں کی بات نہ ہوتی تو میں کعبہ کو توڑ کر اس کے دو دروازے بنا دیتا۔ ایک دروازے سے لوگ داخل ہوتے اور دوسرے سے باہر نکلتے۔ پس حضرت ابن الزبیر نے ایسا ہی کیا۔

49- بَابُ مَنْ خَصَّ بِالعِلْمِ قَوْمًا دُونَ قَوْمٍ، كَرَاهِيَةَ أَنْ لاَ يَفْهَمُوا

جو تعلیم دینے کے لیے بعض کو مخصوص کرے کہ دوسرے سمجھ نہیں سکیں گے

-126 انظر الحدیث: 7243,4484,3368,1586,1585,1583

وَقَالَ عَلِيٌّ: حَدِّثُوا النَّاسَ بِمَا يَعْرِفُونَ أَتُحِبُّونَ أَنْ يُكَذَّبَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: لوگوں سے اُن کے علم کے مطابق بات کرو۔ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ اللہ اور اُس کے رسول کو جھٹلایا جائے۔

127 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ مَعْرُوفِ بْنِ خَرَّبُوذٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ عَلِيٍّ بِذَلِكَ

عبید اللہ بن موسیٰ، معروف، ابوالطفیل نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس ارشاد کو روایت کیا ہے۔

128 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمُعَاذٌ رَدِيفُهُ عَلَى الرَّحْلِ، قَالَ: يَا مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ ، قَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ، قَالَ: يَا مُعَاذُ ، قَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ ثَلَاثًا، قَالَ: مَا مِنْ أَحَدٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، صِدْقًا مِنْ قَلْبِهِ، إِلَّا حَرَّمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّارِ ، قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ: أَفَلَا أُخْبِرُ بِهِ النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُوا؟ قَالَ: إِذًا يَتَّكِلُوا وَأَخْبَرَ بِهَا مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِهِ تَأَثُّمًا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سواری پر حضرت معاذ بیٹھے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے معاذ بن جبل! نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں حاضر اور خادم ہوں۔ فرمایا کہ جو کوئی خلوص دل سے گواہی دے کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور محمد مصطفی اللہ کے رسول ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم پر حرام کر دیتا ہے۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں لوگوں کو بتا نہ دُوں تاکہ وہ خوش ہو جائیں۔ فرمایا کہ پھر صرف اسی پر اکتفا کر لیں گے۔ حضرت معاذ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے وصال کے وقت گناہ سے بچنے کی خاطر یہ بات بتائی۔

129 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، قَالَ: ذُكِرَ لِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ: مَنْ لَقِيَ اللَّهَ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ ، قَالَ: أَلَا أُبَشِّرُ النَّاسَ؟ قَالَ: لَا إِنِّي أَخَافُ أَنْ يَتَّكِلُوا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: جسکی اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات ہو کہ کسی کو اُس کا شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ عرض کی کہ کیا میں لوگوں کو اس کی خوش خبری نہ دُوں؟ فرمایا: نہیں کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ وہ اِسی پر تکیہ نہ کر لیں۔

50-بَابُ الحَيَاءِ فِي العِلْمِ

علم میں شرمانا

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: لَا يَتَعَلَّمُ العِلْمَ مُسْتَحْيٍ وَلَا

مجاہد کا قول ہے کہ شرمانے والا اور متکبر علم حاصل

128- انظر الحدیث: 129، صحیح مسلم: 147

129- راجع الحدیث: 128

مُسْتَكْبِرٌ وَقَالَتْ عَائِشَةُ: نِعْمَ النِّسَاءُ نِسَاءُ الْأَنْصَارِ لَمْ يَمْنَعْهُنَّ الْحَيَاءُ أَنْ يَتَفَقَّهْنَ فِي الدِّينِ

نہیں کر سکتا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ انصاری عورتیں بہت اچھی ہیں کہ اُن کے دین کو سمجھنے میں حیا آڑ نہیں بنتی۔

130 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ، فَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ غُسْلٍ إِذَا احْتَلَمَتْ؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ فَغَطَّتْ أُمُّ سَلَمَةَ، تَعْنِي وَجْهَهَا، وَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوَتَحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ؟ قَالَ: نَعَمْ، تَرِبَتْ يَمِينُكِ، فَبِمَ يُشْبِهُهَا وَلَدُهَا

زینب بنت اُم سلمہ سے مروی ہے کہ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حضرت اُم سُلیم حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں: یا رسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ حق بیان کرنے سے حیا نہیں فرماتا۔ کیا عورت پر غسل لازم ہے جب کہ اُسے احتلام ہو جائے؟ فرمایا ہاں جب کہ وہ پانی (منی) دیکھے۔ حضرت اُم سلمہ نے چہرہ چھپا لیا اور عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! کیا عورتوں کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ فرمایا: ہاں تمہارا دایاں ہاتھ خاک آلود ہو، ورنہ بچہ اُس سے مشابہت کیوں رکھتا ہے۔

131 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا، وَهِيَ مَثَلُ الْمُسْلِمِ، حَدِّثُونِي مَا هِيَ؟ فَوَقَعَ النَّاسُ فِي شَجَرِ الْبَادِيَةِ، وَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَاسْتَحْيَيْتُ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَخْبِرْنَا بِهَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هِيَ النَّخْلَةُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَحَدَّثْتُ أَبِي بِمَا وَقَعَ فِي نَفْسِي، فَقَالَ: لَأَنْ تَكُونَ قُلْتَهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ لِي كَذَا وَكَذَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: درختوں میں سے ایک ایسا درخت ہے جس کے پتے نہیں جھڑتے اور اُس کی مثال مسلمان جیسی ہے۔ بتاؤ وہ کون سا ہے؟ پس لوگ جنگل کے درختوں کے متعلق غور کرنے لگے اور میرے دل میں خیال آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔ حضرت عبداللہ کا بیان ہے کہ میں شرمایا۔ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! خود ہی فرمایئے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ میرے دل میں جو خیال آیا تھا میں نے اُس کا والدِ محترم سے ذکر کیا۔ فرمایا کہ اگر تم بتا دیتے

130- انظر الحدیث: 6121,6091,3328,282' صحیح مسلم: 711,710' سنن ترمذی: 122' سنن ابن ماجہ: 600

131- انظر الحدیث: 61' سنن ترمذی: 2867

تو مجھے بے حد خوشی ہوتی۔

51- بَابُ مَنِ اسْتَحْيَا فَأَمَرَ غَيْرَهُ بِالسُّؤَالِ

132- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاوُدَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ مُنْذِرٍ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الحَنَفِيَّةِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ: كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَأَمَرْتُ المِقْدَادَ بْنَ الأَسْوَدِ أَنْ يَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ، فَقَالَ: فِيهِ الوُضُوءُ

جو حیا کے سبب اور دوسرے سے مسئلہ پوچھنے کے لیے کہے

محمد بن حنیفہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میری مذی نکلا کرتی تھی تو میں نے حضرت مقداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے معلوم کریں۔ انہوں نے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی وجہ سے وضو کرنا پڑتا ہے۔

52- بَابُ ذِكْرِ العِلْمِ وَالفُتْيَا فِي المَسْجِدِ

133- حَدَّثَنِي قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَافِعٌ، مَوْلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَجُلًا، قَامَ فِي المَسْجِدِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، مِنْ أَيْنَ تَأْمُرُنَا أَنْ نُهِلَّ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُهِلُّ أَهْلُ المَدِينَةِ مِنْ ذِي الحُلَيْفَةِ، وَيُهِلُّ أَهْلُ الشَّأْمِ مِنَ الجُحْفَةِ، وَيُهِلُّ أَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَيَزْعُمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَيُهِلُّ أَهْلُ اليَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ: لَمْ أَفْقَهْ هَذِهِ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مسجد میں علمی مذاکرہ کرنا اور فتویٰ دینا

نافع مولیٰ عبداللہ بن عمر بن خطاب نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ ایک شخص مسجد میں کھڑے ہو کر عرض کی: یارسول اللہ ﷺ ہمیں کہاں سے احرام باندھنے کا حکم ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اہلِ مدینہ ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں۔ اہلِ شام جحفہ سے احرام باندھیں اور اہلِ نجد قرن سے۔ حضرت ابنِ عمر نے فرمایا: لوگوں کا خیال ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اور اہل یمن یلملم سے احرام باندھیں۔ حضرت ابنِ عمر فرمایا کرتے کہ میں اس بات کو رسول اللہ ﷺ سے پوری طرح سمجھ نہ پایا۔

53- بَابُ مَنْ أَجَابَ السَّائِلَ

جو سائل کو اُس کے سوال سے

-132 انظر الحدیث: 269,178' صحیح مسلم: 694,693' سنن نسائی: 436,157

-133 انظر الحدیث: 7334,1528,1527,1522' سنن نسائی: 2651

بَابُ مَنْ أَجَابَ السَّائِلَ بِأَكْثَرَ مِمَّا سَأَلَهُ

زیادہ جوابات دے

134 - حَدَّثَنَا آدَمُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَهُ: مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ؟ فَقَالَ: لاَ يَلْبَسُ الْقَمِيصَ، وَلاَ الْعِمَامَةَ، وَلاَ السَّرَاوِيلَ، وَلاَ الْبُرْنُسَ، وَلاَ ثَوْبًا مَسَّهُ الْوَرْسُ أَوِ الزَّعْفَرَانُ، فَإِنْ لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ، وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتَّى يَكُونَا تَحْتَ الْكَعْبَيْنِ

آدم، ابن ابی ذئب، نافع، حضرت ابن عمر نے نبی کریم ﷺ سے اور زہری سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ سے ایک آدمی نے عرض کی: احرام باندھنے والا کیا پہنے؟ فرمایا کہ قمیص، عمامہ، شلوار اور ٹوپی نہ پہنے اور نہ ایسا کپڑا پہنے جو زعفران یا ورس سے رنگا ہوا ہو۔ اگر جوتے میسر نہ ہوں تو موزے پہن لے لیکن انہیں کاٹ ڈالے تا کہ ٹخنے کھل جائیں۔

☆☆☆☆☆

134- انظر الحدیث: 366، 1542، 1838، 1842، 5794، 5803، 5805، 5806، 5847، 5852، صحیح مسلم: 2784، سنن نسائی: 2665، سنن ابن ماجہ: 2932

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

4- كِتَابُ الْوُضُوءِ

وضو کا بیان

1- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ) قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَبَيَّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ فَرْضَ الْوُضُوءِ مَرَّةً مَرَّةً، وَتَوَضَّأَ أَيْضًا مَرَّتَيْنِ وَثَلَاثًا، وَلَمْ يَزِدْ عَلَى ثَلَاثٍ، وَكَرِهَ أَهْلُ الْعِلْمِ الْإِسْرَافَ فِيهِ، وَأَنْ يُجَاوِزُوا فِعْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وضو کا بیان

ارشاد باری تعالیٰ: ''ترجمہ کنزالایمان: جب نماز کو کھڑے ہونا چاہو تو اپنا منہ دھوؤ اور کہنیوں تک ہاتھ اور سروں کا مسح کرو اور گٹوں تک پاؤں دھوؤ (پارہ ۶، المائدہ: ۶)'' کے متعلق جو منقول ہے۔ امام بخاری نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے بیان فرمایا کہ وضو میں ایک ایک مرتبہ دھونا فرض ہے۔ جبکہ آپ ﷺ نے دو دو اور تین تین بار بھی دھویا لیکن تین سے زائد نہ کیا۔ اہلِ علم نے ذکر کیا کہ نبی کریم ﷺ کے فعل سے زائد کرنا اسراف ہے۔

2- بَابٌ: لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ بِغَيْرِ طُهُورٍ

135 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُقْبَلُ صَلَاةُ مَنْ أَحْدَثَ حَتَّى يَتَوَضَّأَ قَالَ رَجُلٌ مِنْ حَضْرَمَوْتَ: مَا الْحَدَثُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ؟، قَالَ: فُسَاءٌ أَوْ ضُرَاطٌ

وضو کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی

ہمام بن منبہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اُس کی نماز قبول نہیں جس کا وضو ٹوٹ جائے، حتیٰ کہ کہ دوبارہ وضو کرلے۔ حضرموت کے ایک شخص نے کہا: اے حضرت ابو ہریرہ! الحدث کیا ہے؟ فرمایا کہ ہوا نکلنا۔

3- بَابُ فَضْلِ الْوُضُوءِ، وَالغُرُّ الْمُحَجَّلُونَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوءِ

136 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

وضو کی فضیلت اور اعضائے وضو کے چمکنے سے پنج کلیان ہونا

نعیم مجمر سے مروی ہے کہ میں حضرت ابو ہریرہ

135- انظر الحدیث: 6954، صحیح مسلم: 536، سنن ابو داؤد: 60

136- صحیح مسلم: 579,578

اللَّيْثُ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ نُعَيْمٍ الْمُجْمِرِ، قَالَ: رَقِيتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ عَلَى ظَهْرِ الْمَسْجِدِ، فَتَوَضَّأَ، فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أُمَّتِي يُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوءِ، فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يُطِيلَ غُرَّتَهُ فَلْيَفْعَلْ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مسجد کی چھت پر گیا۔ اُنہوں نے وضو کیا اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا: قیامت کے روز میرے اُمتی اعضائے وضو کی چمک کے باعث پنج کلیان کہہ کر بلائے جائیں گے۔ جو تم میں سے جو اسکی طاقت رکھتا ہے اُسے اپنی چمک بڑھانی چاہیے۔

4-بَابُ مَنْ لَا يَتَوَضَّأُ مِنَ الشَّكِّ حَتَّى يَسْتَيْقِنَ

شک کے سبب دوبارہ وضو نہ کرے جب تک یقین نہ ہو

137 - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، ح وَعَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ، أَنَّهُ شَكَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ الَّذِي يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَجِدُ الشَّيْءَ فِي الصَّلَاةِ؟ فَقَالَ: لَا يَنْفَتِلْ - أَوْ لَا يَنْصَرِفْ - حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا

عباد بن تمیم نے اپنے چچا جان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں شکایت کی کہ جس شخص کو نماز میں خیال پیدا ہو کہ شاید کچھ ہوا ہے؟ فرمایا کہ نماز نہ توڑے یا ختم نہ کرے حتیٰ کہ آواز سُنے یا بدبو پائے۔

5-بَابُ التَّخْفِيفِ فِي الْوُضُوءِ

ہلکا وضو کرنا

138 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، قَالَ: أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ "أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم نَامَ حَتَّى نَفَخَ، ثُمَّ صَلَّى - وَرُبَّمَا قَالَ: اضْطَجَعَ حَتَّى نَفَخَ، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى - " ثُمَّ حَدَّثَنَا بِهِ سُفْيَانُ، مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ لَيْلَةً فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ، فَلَمَّا كَانَ فِي بَعْضِ اللَّيْلِ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأَ مِنْ شَنٍّ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ سو گئے حتیٰ کہ کہ خراٹے لینے لگے۔ پھر نماز پڑھی۔ کبھی فرمایا کہ لیٹ گئے حتیٰ کہ کہ خراٹے لیے، پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔ پھر حدیث بیان کی سفیان نے کئی مرتبہ عمرو، کریب، حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ کے پاس رات گزاری تو نبی کریم ﷺ نے رات کو قیام کیا۔ جب رات کا کچھ حصہ باقی رہ گیا تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور لٹکے ہوئے

137- انظر الحدیث: 2056,177' صحیح مسلم: 98' سنن ابو داؤد: 176' سنن نسائی: 160' سنن ابن ماجہ: 513

138- صحیح مسلم: 1790' سنن نسائی: 441' سنن ابن ماجہ: 423

مُعَلَّقٍ وُضُوءًا خَفِيفًا يُخَفِّفُهُ- عَمْرٌو وَيُقَلِّلُهُ- وَقَامَ يُصَلِّي، فَتَوَضَّأْتُ نَحْوًا مِمَّا تَوَضَّأَ، ثُمَّ جِئْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ- وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ عَنْ شِمَالِهِ- فَحَوَّلَنِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ ثُمَّ صَلَّى مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ، ثُمَّ أَتَاهُ الْمُنَادِي فَآذَنَهُ بِالصَّلَاةِ فَقَامَ مَعَهُ إِلَى الصَّلَاةِ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ قُلْنَا لِعَمْرٍو إِنَّ نَاسًا يَقُولُونَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَامُ عَيْنُهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ: " رُؤْيَا الْأَنْبِيَاءِ وَحْيٌ ثُمَّ قَرَأَ (إِنِّي أَرَى فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ)(الصافات:102)"

مشکیزے سے ہلکا سا وضو کیا اور نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے۔ میں نے بھی آپ ﷺ کی طرح وضو کیا اور پھر آ کر آپ ﷺ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا۔ کبھی سفیان نے شمالہ کہا۔ پس آپ نے مجھے اپنے داہنی طرف کر لیا۔ پھر نماز پڑھی جو اللہ نے چاہی۔ پھر لیٹے اور سو گئے اور مبارک خراٹے لینے لگے۔ پھر منادی نے نماز کے لیے بلایا۔ پس آپ ﷺ اُس کے ساتھ نماز کے لیے چلے گئے تو نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔ ہم نے عمرو سے کہا: لوگوں کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی آنکھیں سوتی تھیں اور دل نہیں سوتا تھا۔ عمرو کا بیان ہے کہ میں نے عُبید بن عُمیر کو فرماتے ہوئے سُنا کہ انبیاء کا خواب وحی ہوتا ہے، پھر یہ آیت پڑھی: ”ترجمہ کنز الایمان: میں نے خواب دیکھا میں تجھے ذبح کرتا ہوں (پارہ ۲۳، الصافات: ۱۰۲)“

6-بَابُ إِسْبَاغِ الْوُضُوءِ

پوری طرح وضو کرنا

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ الْإِنْقَاءُ

حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ سے مراد پوری طرح وضو کرنا ہے۔

139 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: دَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالشِّعْبِ نَزَلَ فَبَالَ، ثُمَّ تَوَضَّأَ وَلَمْ يُسْبِغِ الْوُضُوءَ فَقُلْتُ الصَّلَاةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ: الصَّلَاةُ أَمَامَكَ فَرَكِبَ، فَلَمَّا جَاءَ الْمُزْدَلِفَةَ نَزَلَ فَتَوَضَّأَ، فَأَسْبَغَ الْوُضُوءَ، ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى

کُریب مولیٰ ابن عباس نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہ ﷺ عرفات سے لوٹے حتیٰ کہ کہ جب گھاٹی میں تھے تو اُترے، پیشاب کیا، پھر منہ ہاتھ دھوئے اور پورا وضو نہ کیا۔ میں عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! نماز۔ فرمایا کہ نماز تو آگے ہے۔ پس سوار ہو گئے۔ جب مزدلفہ پہنچے تو اُتر گئے۔ پس وضو کیا اور پورا وضو کیا۔ پھر اقامت کہی گئی تو آپ ﷺ نے مغرب کی نماز پڑھائی۔ پھر

139- انظر الحدیث: 1672,1669,1667,181، صحیح مسلم: 3091,3090,3089,3088,3087، سنن ابو داؤد: 1925، سنن نسائی: 3025,3024

الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَنَاخَ كُلُّ إِنْسَانٍ بَعِيرَهُ فِي مَنْزِلِهِ، ثُمَّ أُقِيمَتِ الْعِشَاءُ فَصَلَّى، وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا

ہر نے اپنے اُونٹ کو اپنی قیام گاہ پر بٹھا دیا۔ پھر نمازِ عشاء کی اقامت ہوئی تو نماز پڑھی اور دونوں کے درمیان کوئی اور نماز نہ پڑھی۔

7- بَابُ غَسْلِ الْوَجْهِ بِالْيَدَيْنِ مِنْ غَرْفَةٍ وَاحِدَةٍ

دونوں ہاتھوں کے ساتھ ایک چُلّو پانی سے چہرے کو دھونا

140 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو سَلَمَةَ الْخُزَاعِيُّ مَنْصُورُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ بِلَالٍ يَعْنِي سُلَيْمَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ أَخَذَ غَرْفَةً مِنْ مَاءٍ، فَمَضْمَضَ بِهَا وَاسْتَنْشَقَ، ثُمَّ أَخَذَ غَرْفَةً مِنْ مَاءٍ، فَجَعَلَ بِهَا هَكَذَا، أَضَافَهَا إِلَى يَدِهِ الأُخْرَى، فَغَسَلَ بِهِمَا وَجْهَهُ، ثُمَّ أَخَذَ غَرْفَةً مِنْ مَاءٍ، فَغَسَلَ بِهَا يَدَهُ الْيُمْنَى، ثُمَّ أَخَذَ غَرْفَةً مِنْ مَاءٍ، فَغَسَلَ بِهَا يَدَهُ الْيُسْرَى، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ، ثُمَّ أَخَذَ غَرْفَةً مِنْ مَاءٍ، فَرَشَّ عَلَى رِجْلِهِ الْيُمْنَى حَتَّى غَسَلَهَا، ثُمَّ أَخَذَ غَرْفَةً أُخْرَى، فَغَسَلَ بِهَا رِجْلَهُ يَعْنِي الْيُسْرَى ثُمَّ قَالَ: هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ

عطا بن یسار سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے وضو کیا تو اپنا منہ دھویا اور ایک چلو پانی لے کر اُس سے کلی کی اور ناک میں پانی لیا۔ پھر ایک چلّو پانی لے کر اُسے اس طرح کیا یعنی دوسرے ہاتھ پر ڈالا اور اس کے ساتھ اپنے چہرے کو دھویا پھر ایک چلو پانی لے کر اُس سے داہنے ہاتھ کو دھویا۔ پھر ایک چلّو پانی لے کر اُس سے دوسرے دستِ مبارک کو دھویا پھر سر کا مسح کیا اور ایک چلّو پانی لے کر داہنے پیر پر ڈالا اور اُسے دھویا۔ پھر دوسرا چلّو لے کر دوسرے پیر مبارک کو دھویا۔ پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا۔

8- بَابُ التَّسْمِيَةِ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَعِنْدَ الْوِقَاعِ

ہر حالت میں بسم اللہ پڑھنا اور صحبت سے پہلے بھی

141 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، يَبْلُغُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس جائے تو کہے: اللہ کے نام کے ساتھ، اے

-140 سنن ابو داؤد: 137، سنن ترمذی: 36، سنن نسائی: 101، سنن ابن ماجہ: 439,403

-141 انظر الحدیث: 7396,6388,5165,3283,3271

وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَتَى أَهْلَهُ قَالَ بِاسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا، فَقُضِيَ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ لَمْ يَضُرُّهُ

9- بَابُ مَا يَقُولُ عِنْدَ الْخَلَاءِ

142- حَدَّثَنَا آدَمُ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا، يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ

142م- تَابَعَهُ ابْنُ عَرْعَرَةَ، عَنْ شُعْبَةَ، وَقَالَ غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ إِذَا أَتَى الْخَلَاءَ وَقَالَ مُوسَى عَنْ حَمَّادٍ إِذَا دَخَلَ وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْخُلَ

10- بَابُ وَضْعِ الْمَاءِ عِنْدَ الْخَلَاءِ

143- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْخَلَاءَ، فَوَضَعْتُ لَهُ وَضُوءًا قَالَ: مَنْ وَضَعَ هَذَا فَأُخْبِرَ فَقَالَ اللَّهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّينِ

11- بَابٌ: لَا تُسْتَقْبَلُ الْقِبْلَةُ بِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ، إِلَّا عِنْدَ الْبِنَاءِ،

اللہ! شیطان سے ہماری حفاظت فرما اور اُس کو بھی شیطان سے حفاظت فرمانا جو تو ہمیں عطا فرمائے۔ پس جو بچہ اُنہیں عطا ہوا اُسے وہ نقصان نہ پہنچا سکے گا۔

بیت الخلاء میں جاتے وقت کیا کہے؟

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت کہتے: اے اللہ! میں ناپاکوں اور ناپاکیوں سے تیری پناہ لیتا ہوں۔

متابعت کی اس کی ابنِ عرعرہ نے شعبہ سے اور غندر نے شعبہ کے حوالے سے کہا جب بیت الخلا جاتے۔ موسیٰ نے حماد کے حوالے سے کہا کہ جب داخل ہوتے۔ سعید بن زید نے کہا کہ ہم سے حدیث بیان عبدالعزیز نے کہ جب داخل ہونے کا ارادہ فرماتے۔

رفع حاجت کے وقت پانی رکھنا

عُبید اللہ بن ابو یزید نے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب بیت الخلا میں داخل ہوئے تو میں نے آپ ﷺ کے لیے استنجاء کے لیے پانی رکھا۔ فرمایا کہ یہ کس نے رکھا ہے؟ آپ کو بتایا گیا۔ دعا فرمائی: اے اللہ! اسے دین کی فقہ (سمجھ بوجھ) عطا فرما۔

قضائے حاجت یا پیشاب کرتے وقت قبلے کی طرف منہ نہ کرے مگر جب کہ عمارت

142م- انظر الحدیث: 6322، سنن ابوداؤد: 5، سنن ترمذی: 5

143- راجع الحدیث: 75، صحیح مسلم: 6318

جِدَارٍ أَوْ نَحْوِهِ

یا دیوار وغیرہ کی آڑ ہو

144 - حَدَّثَنَا آدَمُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الأَنْصَارِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَى أَحَدُكُمُ الغَائِطَ، فَلاَ يَسْتَقْبِلِ القِبْلَةَ وَلاَ يُوَلِّهَا ظَهْرَهُ، شَرِّقُوا أَوْ غَرِّبُوا

آدم، ابن ابی ذئب، زہری، عطا بن یزید لیثی، حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی قضائے حاجت کے لیے جائے تو قبلے کی طرف منہ اور پیٹھ نہ کرے بلکہ مشرق یا مغرب کی جانب کرے۔

12 - بَابُ مَنْ تَبَرَّزَ عَلَى لَبِنَتَيْنِ

دو اینٹوں پر بیٹھ کر حاجت رفع کرے

145 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: إِنَّ نَاسًا يَقُولُونَ إِذَا قَعَدْتَ عَلَى حَاجَتِكَ فَلاَ تَسْتَقْبِلِ القِبْلَةَ وَلاَ بَيْتَ المَقْدِسِ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: لَقَدِ ارْتَقَيْتُ يَوْمًا عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ لَنَا، فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى لَبِنَتَيْنِ، مُسْتَقْبِلًا بَيْتَ المَقْدِسِ لِحَاجَتِهِ. وَقَالَ: لَعَلَّكَ مِنَ الَّذِينَ يُصَلُّونَ عَلَى أَوْرَاكِهِمْ؟ فَقُلْتُ: لاَ أَدْرِي وَاللَّهِ. قَالَ مَالِكٌ: يَعْنِي الَّذِي يُصَلِّي وَلاَ يَرْتَفِعُ عَنِ الأَرْضِ، يَسْجُدُ وَهُوَ لاَصِقٌ بِالأَرْضِ

واسع بن حبان سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے: جب تم رفع حاجت کے لیے بیٹھو تو قبلہ یا بیت المقدس کی جانب منہ نہ کیا کرو۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک روز میں اپنے گھر کی چھت پر گیا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ دو اینٹوں پر بیٹھے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے حاجت رفع فرما رہے تھے اور فرمایا کہ شاید تم اُن میں سے ہو جو اپنی رانوں پر نماز پڑھتے ہیں؟ میں نے کہا: خدا کی قسم، مجھے تو معلوم نہیں۔ امام مالک نے فرمایا کہ مراد وہ نمازی ہے جو سجدہ کے وقت زمین سے اٹھا ہوا نہیں ہوتا بلکہ زمین سے چمٹا رہتا ہے۔

13 - بَابُ خُرُوجِ النِّسَاءِ إِلَى البَرَازِ

قضائے حاجت کے لیے عورتوں کا باہر نکلنا

144- صحیح مسلم: 608' سنن ابو داؤد: 9' سنن ترمذی: 8' سنن نسائی: 22,21' سنن ابن ماجہ: 318

145- انظر الحدیث: 3102,149,148' صحیح مسلم: 611,610' سنن ترمذی: 11' سنن نسائی: 23' سنن ابن ماجہ: 322

146 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ يَخْرُجْنَ بِاللَّيْلِ إِذَا تَبَرَّزْنَ إِلَى الْمَنَاصِعِ وَهُوَ صَعِيدٌ أَفْيَحُ "فَكَانَ عُمَرُ يَقُولُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: احْجُبْ نِسَاءَكَ. فَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ". فَخَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ، زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِي عِشَاءً، وَكَانَتِ امْرَأَةً طَوِيلَةً، فَنَادَاهَا عُمَرُ: أَلاَ قَدْ عَرَفْنَاكِ يَا سَوْدَةُ، حِرْصًا عَلَى أَنْ يَنْزِلَ الحِجَابُ، فَأَنْزَلَ اللهُ آيَةَ الحِجَابِ

عروہ نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات رفع حاجت کے لیے رات کے وقت مناصع کی طرف جایا کرتی تھیں۔ وہ بہت کشادہ ٹیلہ ہے اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارہا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ ازواجِ مطہرات کو پردہ کا حکم دیجئے۔ لیکن رسول اللہ ﷺ ایسا نہیں کرتے تھے۔ پس نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت سودہ بنت زمعہ ایک رات عشاء کے وقت باہر نکلیں جن کا قد لمبا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں آواز دی: اے حضرت سودہ! ہم نے آپ کو پہچان لیا ہے، مقصد یہ تھا کہ پردے کا حکم نازل ہو جائے۔ پس اللہ تعالیٰ نے پردے کا حکم نازل فرما دیا۔

147 - حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَدْ أُذِنَ أَنْ تَخْرُجْنَ فِي حَاجَتِكُنَّ قَالَ هِشَامٌ: يَعْنِي البَرَازَ

ہشام بن عروہ کے والدِ ماجد نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہیں حاجت کے لیے باہر نکلنے کی اجازت مل گئی ہے۔ ہشام نے فرمایا کہ رفع حاجت کے لیے۔

14- بَابُ التَّبَرُّزِ فِي الْبُيُوتِ

گھروں میں حاجت رفع کرنا

148 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: ارْتَقَيْتُ فَوْقَ ظَهْرِ بَيْتِ حَفْصَةَ لِبَعْضِ حَاجَتِي، فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

ابراہیم بن منذر، انس بن عیاض، عبید اللہ بن عمر، محمد بن یحییٰ بن حبان، واسع بن حبان سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں اپنی ایک ضرورت کے تحت ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان کی چھت پر گیا تو میں نے رسول

146- انظر الحدیث: 6240,5237,4795,147 صحیح مسلم: 5635

147- راجع الحدیث: 146 صحیح مسلم: 5633

148- راجع الحدیث: 145

وَسَلَّمَ يَقْضِي حَاجَتَهُ مُسْتَدْبِرَ الْقِبْلَةِ، مُسْتَقْبِلَ الشَّأْمِ

اللہ ﷺ کو حاجت فرماتے ہوئے دیکھا قبلہ کو پیٹھ کیے اور شام کی جانب رخ کر کے۔

000 - باب

باب

149 - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، أَنَّ عَمَّهُ، وَاسِعَ بْنَ حَبَّانَ، أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ قَالَ: لَقَدْ ظَهَرْتُ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى ظَهْرِ بَيْتِنَا، فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا عَلَى لَبِنَتَيْنِ مُسْتَقْبِلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ

یعقوب بن ابراہیم، یزید بن ہارون، یحییٰ، محمد بن یحییٰ بن حبان، ان کے چچا جان واسع بن حبان سے مروی ہے کہ اُنہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ ایک بار میں اپنے مکان کی چھت پر گیا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو بیت المقدس کی طرف رخ کر کے دو اینٹوں پر بیٹھے ہوئے دیکھا۔

15 - بَابُ الِاسْتِنْجَاءِ بِالْمَاءِ

پانی سے استنجا کرنا

150 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي مُعَاذٍ وَاسْمُهُ عَطَاءُ بْنُ أَبِي مَيْمُونَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهِ، أَجِيءُ أَنَا وَغُلَامٌ، مَعَنَا إِدَاوَةٌ مِنْ مَاءٍ، يَعْنِي يَسْتَنْجِي بِهِ

ابو معاذ یعنی عطا بن میمونہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ نبی کریم ﷺ جب قضائے حاجت کے لیے تشریف لے جاتے تو میں اور ایک لڑکا پانی کا ایک ڈول لے کر حاضرِ خدمت ہو جاتے تا کہ آپ ﷺ اُس سے استنجا فرمالیں۔

16 - بَابُ مَنْ حُمِلَ مَعَهُ الْمَاءُ لِطُهُورِهِ

جو شخص طہارت کے وقت اُس کے لیے پانی لے جائے

وَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: أَلَيْسَ فِيكُمْ صَاحِبُ النَّعْلَيْنِ وَالطَّهُورِ وَالوِسَادِ؟

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کیا تم لوگوں میں نعلین، طہارت اور تکیہ والے صاحب نہیں ہیں؟

151 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

عطاء ابن ابومیمونہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ

-149 راجع الحدیث: 145

-150 انظر الحدیث: 500,217,152,151 'صحیح مسلم: 618 'سنن ابو داؤد: 43 'سنن نسائی: 45

-151 راجع الحدیث: 150

شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي مُعَاذٍ هُوَ عَطَاءُ بْنُ أَبِي مَيْمُونَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا، يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهِ، تَبِعْتُهُ أَنَا وَغُلاَمٌ مِنَّا، مَعَنَا إِدَاوَةٌ مِنْ مَاءٍ

عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ نبی کریم ﷺ جب قضائے حاجت کے لیے تشریف لے جاتے تو میں اور ایک لڑکا آپ کے پیچھے جاتے اور ہمارے ساتھ پانی کا ایک ڈول ہوتا۔

17- بَابُ حَمْلِ العَنَزَةِ مَعَ المَاءِ فِي الِاسْتِنْجَاءِ

استنجا کے وقت پانی کے ساتھ نیزہ بھی رکھنا

152- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ، سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الخَلاَءَ، فَأَحْمِلُ أَنَا وَغُلاَمٌ إِدَاوَةً مِنْ مَاءٍ وَعَنَزَةً، يَسْتَنْجِي بِالْمَاءِ تَابَعَهُ النَّضْرُ وَشَاذَانُ، عَنْ شُعْبَةَ العَنَزَةُ: عَصًا عَلَيْهِ زُجٌّ

عطاء بن ابومیمونہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہ ﷺ بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت میں اور ایک لڑکا ڈول میں پانی اور نیزہ لے کر حاضر خدمت ہو جاتے تاکہ آپ ﷺ پانی سے استنجا فرمالیں۔ نضر اور شاذان نے شعبہ سے اِس کی متابعت کی ہے۔ اَلْعَنَزَةُ وہ لاٹھی جس کے ایک سرے پر لوہے کا پھل ہو۔

18- بَابُ النَّهْيِ عَنِ الِاسْتِنْجَاءِ بِاليَمِينِ

دائیں ہاتھ سے استنجا کرنے کی ممانعت

153- حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ هُوَ الدَّسْتُوَائِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلاَ يَتَنَفَّسْ فِي الإِنَاءِ، وَإِذَا أَتَى الخَلاَءَ فَلاَ يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ، وَلاَ يَتَمَسَّحْ بِيَمِينِهِ

عبداللہ بن ابوقتادہ نے اپنے والدِ ماجد سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی پیئے (پانی وغیرہ) تو برتن میں سانس نہ لے اور جب بیت الخلاء میں جائے تو نہ داہنے ہاتھ سے اپنی شرمگاہ کو چھوئے اور نہ دائیں ہاتھ سے استنجا کرے۔

19- بَابٌ: لاَ يُمْسِكُ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ إِذَا بَالَ

پیشاب کرتے وقت عضوِ مخصوص کو دائیں ہاتھ سے نہ پکڑے

152- راجع الحدیث: 150

153- انظر الحدیث: 5630,154

154 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا بَالَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَأْخُذَنَّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ، وَلَا يَسْتَنْجِي بِيَمِينِهِ، وَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ

عبداللہ بن ابوقتادہ نے اپنے والدِ ماجد سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی پیشاب کرے تو اپنے عضوِ خاص کو داہنے ہاتھ سے نہ پکڑے اور نہ دائیں ہاتھ سے استنجا کرے اور نہ برتن میں سانس لے۔

20 - بَابُ الِاسْتِنْجَاءِ بِالْحِجَارَةِ

ڈھیلوں سے استنجا کرنا

155 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَكِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ بْنِ عَمْرٍو الْمَكِّيُّ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: اتَّبَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَخَرَجَ لِحَاجَتِهِ، فَكَانَ لَا يَلْتَفِتُ، فَدَنَوْتُ مِنْهُ، فَقَالَ: ابْغِنِي أَحْجَارًا أَسْتَنْفِضْ بِهَا - أَوْ نَحْوَهُ - وَلَا تَأْتِنِي بِعَظْمٍ، وَلَا رَوْثٍ، فَأَتَيْتُهُ بِأَحْجَارٍ بِطَرَفِ ثِيَابِي، فَوَضَعْتُهَا إِلَى جَنْبِهِ، وَأَعْرَضْتُ عَنْهُ، فَلَمَّا قَضَى أَتْبَعَهُ بِهِنَّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کے پیچھے گیا جب کہ آپ ﷺ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے جا رہے تھے۔ آپ ﷺ نے ملاحظہ فرما لیا کہ میں آپ کے قریب پہنچ گیا ہوں۔ فرمایا کہ میرے لیے پتھر ڈھیلے تلاش کرو۔ تاکہ میں اُن سے استنجا کروں یا ایسا ہی لفظ فرمایا لیکن ہڈی اور گوبر نہ لانا۔ میں اپنے کپڑے کے ایک پلّو میں ڈھیلے لے کر حاضر خدمت ہوا اور وہ آپ ﷺ کے پاس رکھ دیئے اور آپ ﷺ کے پاس سے ہٹ گیا۔ جب آپ ﷺ فارغ ہوئے تو اُنہیں استعمال فرما لیا۔

21 - بَابٌ: لَا يُسْتَنْجَى بِرَوْثٍ

گوبر سے استنجا نہ کرے

156 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: - لَيْسَ أَبُو عُبَيْدَةَ ذَكَرَهُ -

عبدالرحمن بن اسود کے والدِ ماجد نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ

154- راجع الحدیث:153

155- انظر الحدیث:3860

156- سنن نسائی:42، سنن ابن ماجہ:314

وَلٰكِنْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ يَقُولُ: أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَائِطَ فَأَمَرَنِي أَنْ آتِيَهُ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ، فَوَجَدْتُ حَجَرَيْنِ وَالْتَمَسْتُ الثَّالِثَ فَلَمْ أَجِدْهُ فَأَخَذْتُ رَوْثَةً فَأَتَيْتُهُ بِهَا، فَأَخَذَ الْحَجَرَيْنِ وَأَلْقَى الرَّوْثَةَ وَقَالَ: هٰذَا رِكْسٌ

نبی کریم ﷺ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے جانے لگے تو مجھے تین ڈھیلے لانے کا حکم فرمایا۔ مجھے دو ڈھیلے تو مل گئے لیکن تیسرا تلاش باوجود بھی نہ ملا تو میں نے گوبر کا ٹکڑا لے لیا اور حاضرِ خدمت ہوگیا۔ آپ ﷺ نے دونوں ڈھیلے لے لیے اور گوبر پھینک دیا اور فرمایا کہ یہ ناپاک ہے۔

22- بَابُ الْوُضُوءِ مَرَّةً مَرَّةً

اعضائے وضو ایک ایک بار دھونا

157 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: تَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً مَرَّةً

عطاء بن یسار سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے اپنے مبارک اعضائے وضو ایک ایک مرتبہ دھوئے۔

23- بَابٌ: الْوُضُوءُ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ

اعضائے وضو کو دو دو مرتبہ دھونا

158 - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عِيسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ

حسین بن عیسیٰ، یونس بن محمد، فُلیح بن سلیمان، عبداللہ بن ابوبکر ابن محمد بن عمرو بن حزم، عباد بن تمیم نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے مبارک اعضائے وضو دو دو مرتبہ دھوئے۔

24- بَابُ: الْوُضُوءُ ثَلَاثًا ثَلَاثًا

اعضائے وضو تین تین بار دھونا

159 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأُوَيْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَزِيدَ أَخْبَرَهُ أَنَّ حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ دَعَا بِإِنَاءٍ،

حمران مولیٰ عثمان سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے ایک برتن منگوایا تو اپنے ہاتھوں پر تین بار پانی ڈالا اور انہیں دھویا۔ پھر داہنا ہاتھ برتن میں ڈالا تو کلی کی

157- سنن ابوداؤد: 138' سنن ترمذی: 42' سنن نسائی: 80' سنن ابن ماجہ: 411

159- انظر الحدیث: 6433,1934,164,160' صحیح مسلم: 538,537' سنن ابوداؤد: 106' سنن نسائی: 85,84

فَأَفْرَغَ عَلَى كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ، فَغَسَلَهُمَا، ثُمَّ أَدْخَلَ يَمِينَهُ فِي الإِنَاءِ، فَمَضْمَضَ، وَاسْتَنْشَقَ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، وَيَدَيْهِ إِلَى المِرْفَقَيْنِ ثَلَاثَ مِرَارٍ، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ إِلَى الكَعْبَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هَذَا، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ لاَ يُحَدِّثُ فِيهِمَا نَفْسَهُ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ،

اور ناک میں پانی لیا۔ پھر تین بار اپنے چہرے کو دھویا اور دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ کہنیوں تک۔ پھر اپنے سر کا مسح کیا۔ پھر دونوں پیروں کو ٹخنوں تک تین دفعہ دھویا۔ پھر فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: جو میرے وضو جیسا وضو کرے پھر دو رکعتیں پڑھے جن میں خیالات نہ آنے دے تو اُس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

160 - وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: قَالَ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ قَالَ: ابْنُ شِهَابٍ، وَلَكِنْ عُرْوَةُ يُحَدِّثُ عَنْ حُمْرَانَ، فَلَمَّا تَوَضَّأَ عُثْمَانُ قَالَ: أَلاَ أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا لَوْلاَ آيَةٌ مَا حَدَّثْتُكُمُوهُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لاَ يَتَوَضَّأُ رَجُلٌ يُحْسِنُ وُضُوءَهُ، وَيُصَلِّي الصَّلاَةَ، إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الصَّلاَةِ حَتَّى يُصَلِّيَهَا قَالَ عُرْوَةُ: " الآيَةَ (إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ البَيِّنَاتِ) (البقرة: 159) "

ابراہیم، صالح بن کیسان، ابن شہاب، عروہ نے حمران سے روایت کی ہے کہ جب **حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ** نے وضو کرلیا تو فرمایا: **میں تم سے ایک حدیث** بیان کرتا ہوں اور ایک آیت نہ ہوتی تو میں تم سے حدیث بیان نہ کرتا۔ میں نے نبی کریم ﷺ سے سُنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو اچھی طرح وضو کر کے نماز پڑھے تو اُس کے اور اگلی نماز کے بیچ ہونے والے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں جب کہ نماز پڑھ لے۔ عُروہ نے فرمایا کہ آیت یہ ہے: جو لوگ چھپاتے ہیں جو ہم نے نازل کیا۔

25 - بَابُ الِاسْتِنْثَارِ فِي الوُضُوءِ

وضو میں ناک صاف کرنا

ذَكَرَهُ عُثْمَانُ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس کو حضرت عثمان، حضرت عبداللہ بن زید اور حضرت ابن عباس نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے۔

161 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو

ابو ادریس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو وضو

160- راجع الحدیث: 159، صحیح مسلم: 541,540,539، سنن نسائی: 146

161- انظر الحدیث: 162، صحیح مسلم: 562,561، سنن نسائی: 88، سنن ابن ماجہ: 409

إِدْرِيسَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ تَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْثِرْ، وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ

کرے تو اُسے ناک میں پانی بھی لے اور جو استنجا کرے تو وہ طاق عدد میں ڈھیلے لے۔

26-بَابُ الِاسْتِجْمَارِ وِتْرًا

162 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ فِي أَنْفِهِ، ثُمَّ لِيَنْثُرْ، وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ، وَإِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلْيَغْسِلْ يَدَهُ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهَا فِي وَضُوئِهِ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لاَ يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ

استنجا کے لیے طاق عدد میں ڈھیلے لینا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی وضو کرے تو اُسے چاہیے کہ ناک میں بھی پانی لے، پھر اُسے صاف کرے اور جو استنجا کرے تو طاق عدد میں ڈھیلے لے اور جو تم میں سے سو کر اُٹھے تو اپنا ہاتھ دھو لے اس سے پہلے کہ وضو کے پانی میں ڈالے کیونکہ تم سے کوئی کیا جانے کہ اُس کا ہاتھ رات میں کہاں کہاں گیا۔

27-بَابُ غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ، وَلاَ يَمْسَحُ عَلَى القَدَمَيْنِ

163 - حَدَّثَنَا مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: تَخَلَّفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنَّا فِي سَفْرَةٍ سَافَرْنَاهَا، فَأَدْرَكَنَا وَقَدْ أَرْهَقْنَا العَصْرَ، فَجَعَلْنَا نَتَوَضَّأُ وَنَمْسَحُ عَلَى أَرْجُلِنَا، فَنَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ: وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلاَثًا

دونوں پیروں کو دھونا اور اُن پر مسح نہ کرنا

حضرت عبداللہ بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک سفر میں نبی کریم ﷺ ہم سے پیچھے رہے۔ پھر آپ ﷺ ہم سے آ ملے اور ہمیں نمازِ عصر کے لیے کافی دیر ہوگئی تھی۔ پس ہم نے وضو کیا اور اپنے پیروں پر مسح کرنے لگے تو آپ ﷺ نے دو یا تین بار بلند آواز سے فرمایا۔ ایڑیوں کے لیے دوزخ کی آگ کی خرابی ہے۔

28-بَابُ المَضْمَضَةِ فِي الوُضُوءِ

قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وضو میں کُلی کرنا

اسے حضرت ابن عباس اور حضرت عبداللہ بن زید نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے۔

162- انظر الحديث: 161 'صحيح مسلم: 559 'سنن

163- انظر الحديث: 60

164 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ حُمْرَانَ، مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّهُ رَأَى عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ دَعَا بِوَضُوءٍ، فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ مِنْ إِنَائِهِ، فَغَسَلَهُمَا ثَلاَثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ أَدْخَلَ يَمِينَهُ فِي الْوَضُوءِ، ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلاَثًا وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلاَثًا، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ، ثُمَّ غَسَلَ كُلَّ رِجْلٍ ثَلاَثًا، ثُمَّ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ نَحْوَ وُضُوئِي هَذَا، وَقَالَ: مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هَذَا، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ لاَ يُحَدِّثُ فِيهِمَا نَفْسَهُ، غَفَرَ اللهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

حمران مولیٰ عثمان بن عفان سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے وضو کے لیے پانی منگایا۔ پس اپنے دونوں ہاتھوں پہ برتن سے پانی اُنڈیلا اور انہیں تین بار دھویا۔ پھر اپنا داہنا ہاتھ پانی میں ڈال کر کُلّی کی، ناک میں پانی لیا اور ناک صاف کی۔ پھر تین بار اپنے چہرے کو دھویا اور دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک تین بار۔ پھر اپنے سر کا مسح کیا۔ پھر ہر پاؤں کو تین بار دھویا۔ پھر فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو اپنے اِسی وضو کی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا اور ارشاد ہوا کہ جو میرے وضو جیسا وضو کرے اور دو رکعتیں پڑھے جن کے دوران دل میں خیالات نہ آنے دے تو اُس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

29 - بَابُ غَسْلِ الأَعْقَابِ

ایڑیاں دھونا

وَكَانَ ابْنُ سِيرِينَ: يَغْسِلُ مَوْضِعَ الخَاتَمِ إِذَا تَوَضَّأَ

اور ابن سیرین وضو کے وقت انگوٹھی کی جگہ کو بھی دھویا کرتے۔

165 - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، وَكَانَ يَمُرُّ بِنَا وَالنَّاسُ يَتَوَضَّئُونَ مِنَ الْمِطْهَرَةِ، قَالَ: أَسْبِغُوا الْوُضُوءَ، فَإِنَّ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَيْلٌ لِلأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ

محمد بن زیاد کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا جب کہ وہ ہمارے پاس سے گزر رہے تھے اور لوگ ایک برتن سے وضو کر رہے تھے۔ فرمایا کہ اچھی طرح وضو کرو کیونکہ ابو القاسم ﷺ نے فرمایا ہے کہ ایڑیوں کے لیے دوزخ کی آگ کی خرابی ہے۔

30 - بَابُ غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ فِي النَّعْلَيْنِ، وَلاَ يَمْسَحُ عَلَى النَّعْلَيْنِ

جوتے پہنا ہوا دونوں پیروں کو دھوئے اور جوتوں پر مسح نہ کرے

-164 راجع الحدیث:159

-165 صحیح مسلم:573، سنن نسائی:110

166 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ أَنَّهُ قَالَ: لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ رَأَيْتُكَ تَصْنَعُ أَرْبَعًا لَمْ أَرَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِكَ يَصْنَعُهَا، قَالَ: وَمَا هِيَ يَا ابْنَ جُرَيْجٍ قَالَ: رَأَيْتُكَ لاَ تَمَسُّ مِنَ الأَرْكَانِ إِلَّا الْيَمَانِيَّيْنِ، وَرَأَيْتُكَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ، وَرَأَيْتُكَ تَصْبُغُ بِالصُّفْرَةِ، وَرَأَيْتُكَ إِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ أَهَلَّ النَّاسُ إِذَا رَأَوُا الْهِلاَلَ وَلَمْ تُهِلَّ أَنْتَ حَتَّى كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ. قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: أَمَّا الأَرْكَانُ: فَإِنِّي لَمْ أَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمَسُّ إِلَّا الْيَمَانِيَّيْنِ، وَأَمَّا النِّعَالُ السِّبْتِيَّةُ: فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ النَّعْلَ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا شَعَرٌ وَيَتَوَضَّأُ فِيهَا، فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَلْبَسَهَا، وَأَمَّا الصُّفْرَةُ: فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْبُغُ بِهَا، فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَصْبُغَ بِهَا، وَأَمَّا الإِهْلاَلُ: فَإِنِّي لَمْ أَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ حَتَّى تَنْبَعِثَ بِهِ رَاحِلَتُهُ

عُبید بن جُریج کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں عرض کی: اے ابو عبدالرحمن! میں نے چار چیزیں آپ میں ایسی دیکھی ہیں جو آپ کے ساتھیوں میں نہیں دیکھیں۔ فرمایا اے ابن جُریج! وہ کیا ہیں؟ عرض کی کہ آپ رکنوں میں سے دو کے سوا کسی کو ہاتھ نہیں لگاتے اور میں نے آپ کو دیکھا کہ بغیر بالوں والے جوتے پہنتے ہیں اور میں نے آپ کو دیکھا کہ زرد خضاب کرتے ہیں اور میں نے دیکھا جب کہ آپ مکہ مکرمہ میں تھے تو چاند دیکھتے ہی لوگوں نے احرام باندھ لیے تھے اور آپ نے آٹھویں تاریخ کو احرام باندھا تھا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ارکان کی بات یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نہیں دیکھا مگر دو رُکنوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے اور سبتی جوتوں والی بات تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو بغیر بالوں کے جوتے پہنتے دیکھا اور اُن میں وضو کر لیتے تو میں وہی پہننے پسند کرتا ہوں اور زرد خضاب تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ لگاتے ہوئے دیکھا تو میں بھی یہی لگانا پسند کرتا ہوں اور احرام تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو احرام باندھتے ہوئے نہیں دیکھا مگر جب کہ آپ کی اُونٹنی کھڑی ہو جاتی۔

31 - بَابُ التَّيَمُّنِ فِي الْوُضُوءِ وَالْغُسْلِ

وضو اور غسل داہنی طرف سے شروع کرنا

167 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا

حضرت اُمِّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے

166- اطراف الحدیث: 5851,2865,1609,1552,1514 'صحیح مسلم: 2811,2810 'سنن ابوداؤد: 1772 'سنن نسائی: 117,2759,2950, 5258 'سنن ابن ماجہ: 3626

167- اطراف الحدیث: 1253تا1263 'صحیح مسلم: 2172,2171 'سنن ابوداؤد: 3145 'سنن ترمذی: 990 'سنن نسائی: 1884,1883

إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ، قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُنَّ فِي غَسْلِ ابْنَتِهِ: ابْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا

کہ نبی کریم ﷺ نے عورتوں سے فرمایا جب کہ وہ آپ ﷺ کی صاحبزادی کو غسل دینے لگیں کہ داہنی جانب اور اعضائے وضو سے ابتدا کرنا۔

168 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ التَّيَمُّنُ، فِي تَنَعُّلِهِ، وَتَرَجُّلِهِ، وَطُهُورِهِ، وَفِي شَأْنِهِ كُلِّهِ

مسروق سے مروی ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم ﷺ جوتے پہننے، کنگھا کرنے اور وضو وغیرہ کرنے اور تمام کاموں میں داہنی طرف سے ابتدا کرنا پسند فرماتے تھے۔

32 - بَابُ الْتِمَاسِ الْوَضُوءِ إِذَا حَانَتِ الصَّلَاةُ

نماز کا وقت ہو جانے پر پانی تلاش کرنا

وَقَالَتْ عَائِشَةُ: حَضَرَتِ الصُّبْحُ، فَالْتُمِسَ المَاءُ فَلَمْ يُوجَدْ فَنَزَلَ التَّيَمُّمُ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ فجر کا وقت ہو گیا، پانی تلاش کیا تو نہ ملا۔ پس تیمم کا حکم نازل ہوا۔

169 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتْ صَلَاةُ العَصْرِ، فَالْتَمَسَ النَّاسُ الوَضُوءَ فَلَمْ يَجِدُوهُ، فَأُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوءٍ، فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ الإِنَاءِ يَدَهُ، وَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَتَوَضَّئُوا مِنْهُ قَالَ: فَرَأَيْتُ المَاءَ يَنْبُعُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ عصر کی نماز کا وقت ہو گیا۔ لوگوں نے پانی تلاش کیا تو نہ ملا۔ پس رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں وضو کے لیے پانی پیش کیا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے اُس برتن میں اپنا دستِ مبارک ڈالا اور لوگوں کو حکم دیا کہ اُس سے وضو کریں۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے آپ ﷺ کی انگلیوں مبارک کے نیچے سے پانی کو اُبلتے ہوئے دیکھا،

168- انظر الحدیث: 5926,5854,5380,426 'صحیح مسلم: 616,615' سنن ابو داؤد: 4140' سنن ترمذی: 608' سنن نسائی: 419' سنن ابن ماجہ: 401

169- انظر الحدیث: 3575,3574,3573,3572,200,195 'صحیح مسلم: 5901' سنن ترمذی: 3631' سنن نسائی: 76

مِنْ تَحْتِ أَصَابِعِهِ حَتَّى تَوَضَّئُوا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ

حتیٰ کہ آخری شخص نے بھی وضو کر لیا۔

33- بَابُ الْمَاءِ الَّذِي يُغْسَلُ بِهِ شَعَرُ الْإِنْسَانِ

وہ پانی جس سے کسی آدمی کے بال دھوئے جائیں

وَكَانَ عَطَاءٌ: لَا يَرَى بِهِ بَأْسًا أَنْ يُتَّخَذَ مِنْهَا الْخُيُوطُ وَالْحِبَالُ، وَسُؤْرِ الْكِلَابِ وَمَمَرِّهَا فِي الْمَسْجِدِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: إِذَا وَلَغَ فِي إِنَاءٍ لَيْسَ لَهُ وَضُوءٌ غَيْرُهُ يَتَوَضَّأُ بِهِ وَقَالَ سُفْيَانُ: هَذَا الْفِقْهُ بِعَيْنِهِ، يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: (فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا) (النساء : 43) وَهَذَا مَاءٌ، وَفِي النَّفْسِ مِنْهُ شَيْءٌ، يَتَوَضَّأُ بِهِ وَيَتَيَمَّمُ

اور عطاء اُن سے ڈوریاں اور رسیاں بنانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے اور کُتے کے جھوٹے اور اُن کے مسجد سے گزرنے میں۔ زہری نے کہا کہ کُتا جب برتن میں منہ ڈال دے اور اُس کے سوا وضو کے لیے کوئی دوسرا پانی نہ ہو تو اُسی سے وضو کرے۔ سفیان ثوری کا قول ہے کہ یہ فقہ بالکل اللہ کے حکم کے مطابق ہے کہ جب تم پانی نہ پاؤ تو تیمم کر لو اور یہ بھی پانی ہے۔ چونکہ اِس سے دل میں شبہہ سا ہوتا ہے لہٰذا اُس سے وضو کرے اور تیمم بھی کرے۔

170 - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَ: قُلْتُ لِعَبِيدَةَ عِنْدَنَا مِنْ شَعَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَبْنَاهُ مِنْ قِبَلِ أَنَسٍ أَوْ مِنْ قِبَلِ أَهْلِ أَنَسٍ فَقَالَ: لَأَنْ تَكُونَ عِنْدِي شَعَرَةٌ مِنْهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا

ابن سیرین سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عُبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض کی کہ ہمارے پاس نبی کریم ﷺ کے موئے مبارک ہیں جو ہمیں حضرت انس یا حضرت انس کے گھر والوں سے حاصل ہوئے ہیں۔ فرمایا کہ میرے پاس ان میں سے ایک بھی موئے مبارک ہوتا تو مجھے وہ دنیا و مافیہا سے عزیز تر ہوتا۔

171 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّادٌ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا حَلَقَ رَأْسَهُ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَوَّلَ مَنْ أَخَذَ مِنْ شَعَرِهِ

ابنِ سیرین نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے اپنا سرِ مبارک منڈوایا تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب سے پہلے شخص ہیں جنھوں نے آپ ﷺ کے موئے مبارک حاصل کیے۔

000- بَابُ إِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءٍ

جب کُتا برتن میں منہ

170- انظر الحدیث: 171

أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعًا

ڈال کر پی لے

172 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعًا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کُتّا تم میں سے کسی کے برتن میں منہ ڈال کر پی لے تو وہ اُسے سات مرتبہ دھولے۔

173 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، سَمِعْتُ أَبِي، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ رَجُلًا رَأَى كَلْبًا يَأْكُلُ الثَّرَى مِنَ الْعَطَشِ، فَأَخَذَ الرَّجُلُ خُفَّهُ فَجَعَلَ يَغْرِفُ لَهُ بِهِ حَتَّى أَرْوَاهُ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَأَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے کُتّا دیکھا جو پیاس کے مارے مٹی کو چاٹ رہا ہے۔ اس شخص نے اپنا موزہ لیا اور اس کے ذریعے کُتّے کے لیے پانی نکالا، یہاں تک کہ وہ سیر ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ نے اُس کے اس عمل کو قبول فرمایا اور اُسے جنت میں داخل فرمادیا۔

174 - وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ شَبِيبٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَتِ الْكِلَابُ تَبُولُ، وَتُقْبِلُ وَتُدْبِرُ فِي الْمَسْجِدِ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ يَكُونُوا يَرُشُّونَ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ

احمد بن شبیب، ان کے والدِ ماجد، یونس، ابن شہاب، حمزہ بن عبداللہ، اِن کے والدِ ماجد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے عہدِ مبارک میں کُتّے مسجد میں آجاتے تھے لیکن لوگ اس جگہ پر کچھ نہیں چھڑکتے تھے۔

175 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ ابْنِ أَبِي السَّفَرِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ الْمُعَلَّمَ فَقَتَلَ فَكُلْ، وَإِذَا أَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ، فَإِنَّمَا أَمْسَكَهُ عَلَى نَفْسِهِ قُلْتُ: أُرْسِلُ كَلْبِي فَأَجِدُ مَعَهُ كَلْبًا آخَرَ؟ قَالَ: فَلَا

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میرے سوال پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم سدھائے ہوئے کُتّے کو چھوڑو اور وہ شکار مارے تو اُسے کھالو اور اگر وہ اس میں سے کھائے تو نہ کھاؤ کیونکہ اُس نے اسے اپنے لیے روکا ہے۔ میں نے عرض کی کہ مثلاً میں اپنے کُتّے کو چھوڑوں اور اُس کے ساتھ دوسرا کُتّا

172- صحیح مسلم:648 'سنن نسائی:63 'سنن ابن ماجہ:364

173- انظر الحدیث:6009,2466,2363

174- سنن ابو داؤد:382

175- انظر الحدیث:7397,5487,5486,5485,5484,5483,5477,5476,5475,2054'

تَأْكُلْ، فَإِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلَى كَلْبٍ آخَرَ

پاؤں؟ فرمایا کہ نہ کھاؤ کیونکہ تم نے بسم اللہ اپنے کُتّے پر پڑھی ہے اور دوسرے پر نہیں پڑھی۔

34- بَابُ مَنْ لَمْ يَرَ الوُضُوءَ إِلَّا مِنَ المَخْرَجَيْنِ: مِنَ القُبُلِ وَالدُّبُرِ

جو صرف پیشاب اور پاخانہ کے بعد وضو کرنا ضروری سمجھے

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنَ الغَائِطِ)(النساء:43) وَقَالَ عَطَاءٌ: - فِيمَنْ يَخْرُجُ مِنْ دُبُرِهِ الدُّودُ أَوْ مِنْ ذَكَرِهِ نَحْوُ القَمْلَةِ - يُعِيدُ الوُضُوءَ وَقَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: إِذَا ضَحِكَ فِي الصَّلاَةِ أَعَادَ الصَّلاَةَ وَلَمْ يُعِدِ الوُضُوءَ وَقَالَ الحَسَنُ: إِنْ أَخَذَ مِنْ شَعَرِهِ وَأَظْفَارِهِ، أَوْ خَلَعَ خُفَّيْهِ فَلاَ وُضُوءَ عَلَيْهِ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: لاَ وُضُوءَ إِلَّا مِنْ حَدَثٍ وَيُذْكَرُ عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي غَزْوَةِ ذَاتِ الرِّقَاعِ فَرُمِيَ رَجُلٌ بِسَهْمٍ، فَنَزَفَهُ الدَّمُ، فَرَكَعَ، وَسَجَدَ وَمَضَى فِي صَلاَتِهِ وَقَالَ الحَسَنُ: مَا زَالَ المُسْلِمُونَ يُصَلُّونَ فِي جِرَاحَاتِهِمْ وَقَالَ طَاوُسٌ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ، وَعَطَاءٌ، وَأَهْلُ الحِجَازِ لَيْسَ فِي الدَّمِ وُضُوءٌ وَعَصَرَ ابْنُ عُمَرَ بَثْرَةً فَخَرَجَ مِنْهَا الدَّمُ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَبَزَقَ ابْنُ أَبِي أَوْفَى دَمًا فَمَضَى فِي صَلاَتِهِ " وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ، وَالحَسَنُ: " فِيمَنْ يَحْتَجِمُ: لَيْسَ عَلَيْهِ إِلَّا غَسْلُ مَحَاجِمِهِ"

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''یا تم میں سے کوئی جائے ضرورت سے آئے۔'' عطاء نے کہا کہ جس کی دُبر سے کیڑا یا عضوِ مخصوص سے جوں وغیرہ نکلے تو وہ دوبارہ وضو کرے۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب کوئی نماز میں ہنس پڑے تو نماز کو لوٹائے اور دوبارہ وضو کرے۔ حسن نے کہا کہ جس نے بال یا ناخن کاٹے یا موزے اُتار دیئے تو اُس پر وضو نہیں ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ وضو نہیں ہے مگر حدث سے۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ غزوۂ ذات الرقاع میں تھے کہ ایک شخص کو تیر آ لگا۔ اُس نے رکوع سجدہ کیا اور نماز جاری رکھی۔ حسن کا قول ہے کہ مسلمان زخمی ہونے کے باوجود مستقل نماز پڑھتے رہتے تھے۔ طاؤس، محمد بن علی، عطاء اور اہل حجاز کا قول ہے کہ خون نکلنے سے وضو لازم نہیں آتا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی پھنسی کو دبایا جس سے خون نکلا اور وضو نہ کیا۔ حضرت ابن ابی اوفی نے خون تھوکا اور نماز پڑھتے رہے حضرت ابن عمر اور حسن بصری کا قول ہے کہ جو پچھنے لگوائے اُس پر نہیں ہے مگر پچھنوں کی جگہ کو دھونا۔

176 - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ المَقْبُرِيُّ، عَنْ أَبِي

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بندہ مسلسل نماز میں شمار

صحیح مسلم: 4951 سنن ابو داؤد: 2854 سنن نسائی: 4317,4284,4283

176- اطراف الحدیث: 4717,3229,2119,659,648,647,477,445

هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَزَالُ الْعَبْدُ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ مَا لَمْ يُحْدِثْ فَقَالَ رَجُلٌ أَعْجَمِيٌّ: مَا الْحَدَثُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ؟ قَالَ: الصَّوْتُ يَعْنِي الضَّرْطَةَ

ہوتا ہے جب تک مسجد میں نماز کا انتظار کرتا ہے اور اسے حدث نہ ہو۔ ایک عجمی شخص نے عرض کی کہ اے حضرت ابو ہریرہ! حدث کیا چیز ہے۔ فرمایا کہ ہوا خارج ہونے کی آواز۔

177 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَنْصَرِفُ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا

عباد بن تمیم کے چچا جان سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: نماز سے نہ پھرے جب تک ہوا کی آواز یا بدبو محسوس نہ کرے۔

178 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُنْذِرٍ أَبِي يَعْلَى الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَاسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَسْأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمَرْتُ الْمِقْدَادَ بْنَ الْأَسْوَدِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ: فِيهِ الْوُضُوءُ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ، عَنِ الْأَعْمَشِ

محمد بن حنفیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میری مذی بہت نکلتی تھی اور رسول اللہ ﷺ سے پوچھتے ہوئے حیا محسوس کرتا تھا۔ میں نے مقداد بن اسود سے پوچھنے کے لیے کہا تو فرمایا: اس سے وضو لازم آتا ہے۔ شعبہ نے بھی اعمش سے اسے روایت کیا ہے۔

179 - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قُلْتُ أَرَأَيْتَ إِذَا جَامَعَ فَلَمْ يُمْنِ، قَالَ عُثْمَانُ يَتَوَضَّأُ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ وَيَغْسِلُ ذَكَرَهُ قَالَ عُثْمَانُ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ عَلِيًّا، وَالزُّبَيْرَ، وَطَلْحَةَ، وَأُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ فَأَمَرُوهُ بِذَلِكَ

زید بن خالد سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کوئی جماع کرے مگر انزال نہ ہو تو آپ کی کیا رائے ہے؟ فرمایا کہ وضو کرے جیسے نماز کے لیے وضو کرتے ہیں اور اپنی شرمگاہ کو دھوئے۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے سُنی ہے۔ پس میں (راوی) نے حضرت علی، حضرت زبیر، حضرت طلحہ اور حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی پوچھا تو انہوں نے بھی یہی فرمایا۔

-177 راجع الحدیث:137

-178 راجع الحدیث:132

-179 صحیح مسلم:779

180 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الحَكَمِ، عَنْ ذَكْوَانَ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ فَجَاءَ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَعَلَّنَا أَعْجَلْنَاكَ ، فَقَالَ: نَعَمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أُعْجِلْتَ أَوْ قُحِطْتَ فَعَلَيْكَ الوُضُوءُ تَابَعَهُ وَهْبٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَلَمْ يَقُلْ غُنْدَرٌ، وَيَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ الوُضُوءُ

حضرت ابوسعید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انصار کے ایک شخص کو بلوایا۔ وہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور سر سے پانی ٹپک رہا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: شاید ہم نے تمہیں جلدی میں ڈال دیا؟ عرض کی جی ہاں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تمہیں جلدی ہو یا انزال نہ ہوا ہو تو تم پر صرف وضو لازم ہے۔

35 - بَابٌ: الرَّجُلِ يُوَضِّئُ صَاحِبَهُ

جو اپنے ساتھی کو وضو کروائے

181 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلاَمٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ عَدَلَ إِلَى الشِّعْبِ فَقَضَى حَاجَتَهُ قَالَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَجَعَلْتُ أَصُبُّ عَلَيْهِ وَيَتَوَضَّأُ، فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُصَلِّي؟ فَقَالَ: المُصَلَّى أَمَامَكَ

کُریب مولیٰ ابن عباس نے حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب عرفات سے واپس ہوئے تو گھاٹی کی طرف مُڑ گئے۔ پس قضائے حاجت فرمائی۔ حضرت اُسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں پانی ڈالتا رہا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو فرمایا۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا آپ نماز ادا فرمائینگے؟ فرمایا کہ معلّٰی تمہارے سامنے ہے۔

182 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ، قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ، قَالَ:

عمرو بن علی، عبدالوہاب، یحییٰ بن سعید، سعید بن ابراہیم، نافع بن جُبیر بن مُطعم، عروہ بن مغیرہ بن شعبہ نے

-180 صحیح مسلم:776، سنن ابن ماجہ:606

-181 راجع الحدیث:139

-182 انظر الحدیث: 5799,5798,4421,2918,388,363,206,203، صحیح مسلم:951,626,625، سنن ابو داؤد:151,149، سنن نسائی:124,82,79، سنن ابن ماجہ:545

أَخْبَرَنِي سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، يُحَدِّثُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، وَأَنَّهُ ذَهَبَ لِحَاجَةٍ لَهُ، وَأَنَّ مُغِيرَةَ جَعَلَ يَصُبُّ الْمَاءَ عَلَيْهِ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ، فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ، وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک سفر میں وہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے کہ حضور ﷺ رفع حاجت کے لیے تشریف لے گئے اور (واپسی پر) حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پانی ڈالتے رہے اور آپ ﷺ نے وضو فرمایا یعنی مبارک چہرہ اور دونوں دستِ مبارک دھوئے اور سرِ مبارک پر مسح فرمایا اور موزوں پر مسح فرمایا۔

36- بَابُ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ بَعْدَ الْحَدَثِ وَغَيْرِهِ

بغیر وضو قرآنِ پاک پڑھنا

وَقَالَ مَنْصُورٌ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ: لاَ بَأْسَ بِالْقِرَاءَةِ فِي الْحَمَّامِ، وَبِكَتْبِ الرِّسَالَةِ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ وَقَالَ حَمَّادٌ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ: إِنْ كَانَ عَلَيْهِمْ إِزَارٌ فَسَلِّمْ، وَإِلَّا فَلاَ تُسَلِّمْ

منصور نے ابراہیم سے مروی کی کہ حمام میں قرأت کرنے اور بغیر وضو خط لکھنے میں کوئی حرج نہیں۔ حماد نے ابراہیم سے مروی کی کہ اگر اُس (نہانے والے) پر ازار ہو تو سلام کرے ورنہ سلام نہ کرے۔

183- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ كُرَيْبٍ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَاتَ لَيْلَةً عِنْدَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ خَالَتُهُ فَاضْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ الوِسَادَةِ " وَاضْطَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلُهُ فِي طُولِهَا، فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتَّى إِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ، أَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيلٍ أَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيلٍ، اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَلَسَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدِهِ، ثُمَّ قَرَأَ العَشْرَ الآيَاتِ الخَوَاتِمَ مِنْ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ،

کریب مولیٰ ابن عباس سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان کیا کہ ایک رات انہوں نے نبی کریم ﷺ کی زوجۂ مطہرہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گزاری جو اُن کی خالہ تھیں۔ میں چوڑائی میں تکیہ کی طرف لیٹ گیا جب کہ رسول اللہ ﷺ سو گئے یہاں تک کہ آدھی رات ہو گئی یا کسی قدر کم و بیش۔ پھر رسول اللہ ﷺ بیدار ہوئے تو دستِ مبارک سے چہرے کو مل کر نیند کا اثر مٹانے لگے۔ پھر آپ ﷺ نے سورۂ آلِ عمران کی آخری دس آیتیں پڑھیں۔ پھر وضو کرنے کے لیے لٹکے ہوئے مشکیزے کی جانب گئے اور اچھی طرح وضو فرمایا۔ پھر نماز پڑھنے

183- انظر الحدیث: 117، 698، 992، 1198، 4570، 4571، 4572، صحیح مسلم: 1786، 1787، سنن ابو داؤد: 1364، سنن نسائی: 1619، سنن ابن ماجہ: 1363

ثُمَّ قَامَ إِلَى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ، فَتَوَضَّأَ مِنْهَا فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ، ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ، فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رَأْسِي، وَأَخَذَ بِأُذُنِي الْيُمْنَى يَفْتِلُهَا، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ أَوْتَرَ، ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتَّى أَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ، فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ "

کھڑے ہو گئے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں بھی کھڑا ہو گیا اور اُسی طرح کیا جیسے آپ ﷺ نے کیا پھر آ کر آپ ﷺ کے برابر میں کھڑا ہو گیا۔ آپ ﷺ نے داہنا دست مبارک میرے سر پر رکھا اور میرا دایاں کان پکڑ کر دبایا۔ پس دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر وتر، پھر لیٹ گئے، حتیٰ کہ مؤذن حاضر ہوا۔ پس کھڑے ہو کر ہلکی سی دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر تشریف لے گئے اور صبح کی نماز پڑھی۔

37- بَابُ مَنْ لَمْ يَتَوَضَّأْ إِلَّا مِنَ الْغَشْيِ الْمُثْقِلِ

جو وضو نہ کرے مگر غشی کے شدید دورے سے

184- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنِ امْرَأَتِهِ فَاطِمَةَ، عَنْ جَدَّتِهَا أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا قَالَتْ: أَتَيْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَإِذَا النَّاسُ قِيَامٌ يُصَلُّونَ وَإِذَا هِيَ قَائِمَةٌ تُصَلِّي، فَقُلْتُ: مَا لِلنَّاسِ؟ فَأَشَارَتْ بِيَدِهَا نَحْوَ السَّمَاءِ، وَقَالَتْ: سُبْحَانَ اللهِ. فَقُلْتُ: آيَةٌ؟ فَأَشَارَتْ: أَيْ نَعَمْ. فَقُمْتُ حَتَّى تَجَلَّانِي الْغَشْيُ، وَجَعَلْتُ أَصُبُّ فَوْقَ رَأْسِي مَاءً. فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: "مَا مِنْ شَيْءٍ كُنْتُ لَمْ أَرَهُ إِلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي هَذَا، حَتَّى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ، وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ مِثْلَ - أَوْ قَرِيبَ مِنْ - فِتْنَةِ الدَّجَّالِ - لَا أَدْرِي أَيَّ ذَلِكَ، قَالَتْ: أَسْمَاءُ -

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئی جب کہ سورج گرہن تھا اور لوگ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے وہ بھی کھڑی ہو کر نماز پڑھ رہی تھیں۔ میں نے کہا کہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ انہوں نے ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ کیا اور سُبحان اللہ کہا۔ میں نے کہا کہ کوئی نشانی ہے؟ پس اثبات میں اشارہ کیا۔ میں کھڑی رہی حتیٰ کہ مجھ پر غشی طاری ہونے لگی تو میں نے اپنے سر پر پانی ڈالا۔ جب رسول اللہ ﷺ فارغ ہو گئے تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی۔ پھر فرمایا: کوئی چیز ایسی نہیں جو میں نے نہیں دیکھی تھی مگر اس جگہ پر دیکھ لی یہاں تک کہ جنت اور دوزخ بھی اور مجھ پر وحی کی گئی ہے کہ قبروں میں تمہارا امتحان ہو گا، دجّال کے فتنے آزمائش یا اُس کے قریب مجھے علم نہیں کہ

184- سنن ابن ماجہ: 86

يُؤْتَى أَحَدُكُمْ، فَيُقَالُ لَهُ: مَا عِلْمُكَ بِهَذَا الرَّجُلِ؟ فَأَمَّا المُؤْمِنُ أَوِ المُوقِنُ - لاَ أَدْرِي أَيَّ ذَلِكَ قَالَتْ: أَسْمَاءُ - فَيَقُولُ: هُوَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ، جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالهُدَى، فَأَجَبْنَا وَآمَنَّا وَاتَّبَعْنَا، فَيُقَالُ لَهُ: نَمْ صَالِحًا، فَقَدْ عَلِمْنَا إِنْ كُنْتَ لَمُؤْمِنًا، وَأَمَّا المُنَافِقُ أَوِ المُرْتَابُ - لاَ أَدْرِي أَيَّ ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ - فَيَقُولُ: لاَ أَدْرِي، سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا فَقُلْتُهُ"

حضرت اسماء نے ان میں سے کون سی بات فرمائی۔ تم میں سے ہر ایک کے پاس فرشتہ آئے گا۔ اُس سے پوچھا جائے گا کہ اس شخص کے متعلق تو کیا جانتا ہے؟ جو ایمان والا یا یقین والا ہوگا، میں نہیں جانتی کہ حضرت اسماء نے کون سا لفظ فرمایا، وہ کہے گا کہ یہ اللہ کے رسول محمد مصطفی ہیں جو ہمارے پاس نشانیاں اور ہدایت لے کر تشریف لائے۔ ہم نے ان کی بات مانی، ایمان لائے اور اطاعت کی اُس سے کہا جائے گا کہ چین سے سو جا ہم یہ بات جانتے تھے کہ تو ایمان والا ہے۔ اگر وہ منافق یا شک کرنے والا ہوگا، مجھے علم نہیں کہ حضرت اسماء نے کون سا لفظ کہا، تو کہے گا کہ میں نہیں جانتا میں لوگوں کو جو کچھ کہتے ہوئے سُنتا تھا تو وہی کہہ دیتا تھا۔

38- بَابُ مَسْحِ الرَّأْسِ كُلِّهِ

تمام سر کا مسح کرنا

لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ) وَقَالَ ابْنُ المُسَيِّبِ: المَرْأَةُ بِمَنْزِلَةِ الرَّجُلِ تَمْسَحُ عَلَى رَأْسِهَا وَسُئِلَ مَالِكٌ: أَيُجْزِئُ أَنْ يَمْسَحَ بَعْضَ الرَّأْسِ؟ فَاحْتَجَّ بِحَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: "ترجمہ کنز الایمان: اور سروں کا مسح کرو (پارہ ٦، المائدہ: ٦)" پورے سر کا مسح کرنا اور ابن مسنب نے کہا کہ عورت مرد کی طرح سر کا مسح کرے۔ امام مالک سے پوچھا گیا کہ کیا سر کے کچھ حصے کا مسح کرنا کافی ہے! انہوں نے حضرت عبداللہ بن زید کی حدیث کو دلیل بنایا۔

185 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى المَازِنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَجُلًا، قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ، وَهُوَ جَدُّ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى أَتَسْتَطِيعُ أَنْ تُرِيَنِي، كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ: نَعَمْ، فَدَعَا بِمَاءٍ، فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَ

عمرو بن یحییٰ مازنی کے والد ماجد سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا جو عمرو بن یحییٰ کے دادا جان تھے کہ کیا آپ مجھے دکھا سکتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح وضو فرمایا کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن زید نے فرمایا، ہاں پس پانی منگا کر اُسے اپنے ہاتھوں پر ڈال تو ہاتھوں کو دو مرتبہ

-185 انظر الحدیث: 199,197,192,191,186، صحیح مسلم: 557,556,555,554، سنن ابو داؤد: 100، سنن ترمذی: 119,118، سنن نسائی: 98,97، سنن ابن ماجہ: 471,434,405

مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ، ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ، فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ، بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ حَتَّى ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى قَفَاهُ، ثُمَّ رَدَّهُمَا إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ"

دھویا۔ پھر کلی کی اور تین مرتبہ ناک میں پانی لیا۔ پھر تین مرتبہ چہرے کو دھویا پھر دو مرتبہ کہنیوں تک دونوں ہاتھ دھوئے۔ پھر اپنے دونوں ہاتھوں سے سر کا مسح کیا تو اُنہیں آگے سے پیچھے کو لے گئے یعنی سر کی ابتداء سے گدی تک پھر اُسی جگہ کی طرف واپس لائے جہاں سے ابتدا کی تھی۔ پھر دونوں پیر دھوئے۔

39 - بَابُ غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ

186 - حَدَّثَنَا مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَبِيهِ، شَهِدْتُ عَمْرَو بْنَ أَبِي حَسَنٍ، سَأَلَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدٍ عَنْ وُضُوءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِتَوْرٍ مِنْ مَاءٍ، فَتَوَضَّأَ لَهُمْ وُضُوءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَكْفَأَ عَلَى يَدِهِ مِنَ التَّوْرِ، فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي التَّوْرِ، فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ، ثَلَاثَ غَرَفَاتٍ، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَمَسَحَ رَأْسَهُ، فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ مَرَّةً وَاحِدَةً، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ

دونوں پیروں کو ٹخنوں تک دھونا

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم ﷺ کے وضو کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے ایک برتن میں پانی منگوایا اور ان کے سامنے نبی کریم ﷺ کے وضو کی طرح وضو کیا یعنی برتن سے اپنے ہاتھوں پر پانی ڈالا اور ہاتھوں کو تین مرتبہ دھویا پھر اپنا ہاتھ برتن میں ڈال کر کلی کی، ناک میں پانی لیا اور اسے صاف کیا تین چلوؤں میں پھر اپنا ہاتھ برتن میں ڈال کر تین مرتبہ چہرے کو دھویا۔ پھر ہاتھ ڈال کر دونوں ہاتھوں کو دو بار کہنیوں تک دھویا۔ پھر ہاتھ ڈال کر اپنے سر کا مسح فرمایا کہ اُنہیں آگے لائے اور پیچھے لے گئے۔ ایک بار پھر اپنے دونوں پیروں کو ٹخنوں تک دھویا۔

40 - بَابُ اسْتِعْمَالِ فَضْلِ وَضُوءِ النَّاسِ

وَأَمَرَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: أَهْلَهُ أَنْ يَتَوَضَّئُوا بِفَضْلِ سِوَاكِهِ

لوگوں کے وضو سے بچے ہوئے پانی کو استعمال کرنا

حضرت جریر بن عبداللہ نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ اُن کے مسواک سے بچے ہوئے پانی سے وضو کر لیں۔

-186 راجع الحدیث:185

187 - حَدَّثَنَا آدَمُ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الحَكَمُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ، يَقُولُ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالهَاجِرَةِ، فَأُتِيَ بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَأْخُذُونَ مِنْ فَضْلِ وَضُوئِهِ فَيَتَمَسَّحُونَ بِهِ، فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ، وَالعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ، وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے دوپہر کے وقت ہمارے پاس قدم رنجہ فرمایا پانی لایا گیا تو آپ ﷺ نے وضو فرمایا۔ لوگ آپ ﷺ کے وضو کے بچے ہوئے پانی کو لینے لگے اور اُسے اپنے اُوپر ملنے لگے۔ پس نبی کریم ﷺ نے ظہر کی دو رکعتیں اور عصر کی دو رکعتیں پڑھیں اور آپ ﷺ کے سامنے نیزہ تھا۔

188 - وَقَالَ أَبُو مُوسَى: دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ فِيهِ مَاءٌ، فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ فِيهِ، وَمَجَّ فِيهِ، ثُمَّ قَالَ لَهُمَا: اشْرَبَا مِنْهُ، وَأَفْرِغَا عَلَى وُجُوهِكُمَا وَنُحُورِكُمَا

حضرت ابوموسیٰ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پانی کا ایک پیالہ طلب فرمایا۔ پس اپنے مقدس ہاتھوں اور چہرے کو اُسی میں دھویا اور اُسی میں کلّی کی۔ پھر اُن دونوں سے فرمایا کہ اس میں سے پی لو اور اپنے چہروں اور سینوں پر ڈال لو۔

189 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ، قَالَ وَهُوَ الَّذِي مَجَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهِ وَهُوَ غُلاَمٌ مِنْ بِئْرِهِمْ وَقَالَ عُرْوَةُ، عَنِ المِسْوَرِ، وَغَيْرِهِ يُصَدِّقُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ وَإِذَا تَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَادُوا يَقْتَتِلُونَ عَلَى وَضُوئِهِ

علی بن عبداللہ، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، ان کے والدِ ماجد، صالح ابن شہاب، محمود بن ربیع سے مروی ہے جن کے چہرے پر اُن کے کنوئیں کے پانی سے رسول اللہ ﷺ نے کلّی فرمائی تھی اور عروہ نے حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ سے مروی کی جن میں سے ہر ایک اپنے ساتھی کی تصدیق کرتا ہے کہ نبی کریم ﷺ جب وضو فرماتے تو قریب تھا کہ لوگ آپ ﷺ کے وضو کے پانی پر جھگڑ پڑتے۔

000 - بَابٌ

حضور ﷺ کے وضو کا پانی متبرک تھا

190 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يُونُسَ، قَالَ:

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

-187 انظر الحدیث: 5859,5786,3566,3553,634,633,501,499,495,376 صحیح مسلم: 1123,1122 سنن نسائی: 469

-188 انظر الحدیث: 4328,196 صحیح مسلم: 6355

-189 راجع الحدیث: 77

-190 اطرافہ فی: 6352,5670,3541,3540 صحیح مسلم: 6040 سنن ترمذی: 3643

حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْجَعْدِ، قَالَ: سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ: ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَجِعٌ فَمَسَحَ رَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ، ثُمَّ تَوَضَّأَ، فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوئِهِ، ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ

مروی ہے کہ میری خالہ جان مجھے نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں لے گئیں اور عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! میرا بھانجا بیمار ہے آپ ﷺ نے میرے سر پر دست مبارک پھیرا اور میرے لیے برکت کی دعا فرمائی۔ پھر وضو فرمایا تو میں نے آپ ﷺ کے وضو کا پانی پیا۔ پھر آپ ﷺ کے پیچھے کھڑا ہو گیا تو دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت کی زیارت کی جو کبوتروں کے انڈے جیسی تھی۔

41- بَابُ مَنْ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ غَرْفَةٍ وَاحِدَةٍ

جو ایک ہی چلّو سے کلّی کرے اور ناک میں پانی لے

191- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ أَفْرَغَ مِنَ الإِنَاءِ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا، ثُمَّ غَسَلَ - أَوْ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ - مِنْ كَفَّةٍ وَاحِدَةٍ فَفَعَلَ ذَلِكَ ثَلاَثًا، فَغَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ مَا أَقْبَلَ وَمَا أَدْبَرَ، وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: هَكَذَا وُضُوءُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عمرو بن یحییٰ کے والدِ ماجد سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے برتن سے اپنے ہاتھوں پر پانی گرایا اور اُنہیں دھویا، پھر دھویا یا کلّی کی اور ناک میں پانی لیا ایک ہی چلّو سے اور تین مرتبہ ایسا کیا اور دو دو مرتبہ اپنے دونوں ہاتھ کہنیوں تک دھوئے اور سر کا مسح کیا، اگلے اور پچھلے حصّے کا اور دونوں پیروں کو ٹخنوں تک دھویا۔ پھر فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا وضو ایسا تھا۔

42- بَابُ مَسْحِ الرَّأْسِ مَرَّةً

سر کا مسح ایک بار ہے

192- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: شَهِدْتُ عَمْرَو بْنَ أَبِي حَسَنٍ، سَأَلَ عَبْدَ اللهِ بْنَ زَيْدٍ عَنْ وُضُوءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِتَوْرٍ مِنْ مَاءٍ فَتَوَضَّأَ لَهُمْ، فَكَفَأَ عَلَى يَدَيْهِ

عمرو بن ابو حسن نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم ﷺ کے وضو کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے ایک برتن میں پانی منگوایا اور انہیں وضو کر کے دکھایا۔ اپنے ہاتھوں پر پانی ڈالا اور انہوں نے تین مرتبہ دھویا۔ پھر اپنا ہاتھ برتن میں ڈالا تو

-191 راجع الحدیث:185

-192 راجع الحدیث:185

فَغَسَلَهُمَا ثَلَاثًا، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا، بِثَلَاثِ غَرَفَاتٍ مِنْ مَاءٍ، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ، فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ، فَغَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ فَأَقْبَلَ بِيَدَيْهِ وَأَدْبَرَ بِهِمَا، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ

کلی کی، ناک میں پانی لیا اور صاف کی، تین مرتبہ پانی کے تین چلوؤں سے پھر برتن میں ہاتھ ڈال کر تین مرتبہ منہ دھویا۔ پھر برتن میں ہاتھ ڈال کر دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک دو دو مرتبہ دھویا۔ پھر برتن میں ہاتھ ڈال کر سر کا مسح کیا، اپنے ہاتھوں کو آگے لائے اور پیچھے لے گئے۔ پھر اپنا ہاتھ برتن میں ڈالا اور دونوں پیر دھوئے۔

وحَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ: مَسَحَ رَأْسَهُ مَرَّةً

موسیٰ نے وہیب سے مروی کی ہے کہ سر کا مسح ایک مرتبہ کیا۔

43- بَابُ وُضُوءِ الرَّجُلِ مَعَ امْرَأَتِهِ، وَفَضْلِ وَضُوءِ الْمَرْأَةِ

مرد کا اپنی بیوی کے ساتھ وضو کرنا اور عورت کے وضو کا بچا ہوا پانی

وَتَوَضَّأَ عُمَرُ بِالْحَمِيمِ وَمِنْ بَيْتِ نَصْرَانِيَّةٍ

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نصرانیہ کے گھر سے گرم پانی کے ساتھ وضو کیا۔

193 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ قَالَ: كَانَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَتَوَضَّئُونَ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيعًا

نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں مرد اور عورت اکٹھے وضو کرلیا کرتے تھے۔

44- بَابُ صَبِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضُوءَهُ عَلَى الْمُغْمَى عَلَيْهِ

نبی کریم ﷺ کا اپنے وضو سے بچا ہوا پانی بے ہوش آدمی پر چھڑکنا

194 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ جَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي وَأَنَا مَرِيضٌ لَا أَعْقِلُ، فَتَوَضَّأَ وَصَبَّ عَلَيَّ مِنْ وَضُوئِهِ، فَعَقَلْتُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ لِمَنِ

محمد بن منکدر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے جبکہ میں بیمار اور بے ہوش تھا۔ آپ ﷺ نے وضو فرمایا اور بچا ہوا پانی میرے اوپر چھڑکا تو مجھے ہوش آ گیا۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ! میری

193- سنن ابو داؤد: 79، سنن نسائی: 341,71، سنن ابن ماجہ: 381

194- انظر الحدیث: 7309,6743,6723,5676,5664,5651,4577، صحیح مسلم: 4125,4124

الْمِيرَاثُ؟ إِنَّمَا يَرِثُنِي كَلَالَةٌ. فَنَزَلَتْ آيَةُ الْفَرَائِضِ

میراث کس کے لیے ہوگی جب کہ میرا وارث تو صرف ایک کلالہ ہے۔ پس آیتِ میراث نازل ہوئی۔

45- بَابُ الْغُسْلِ وَالْوُضُوءِ فِي الْمِخْضَبِ وَالْقَدَحِ وَالْخَشَبِ وَالْحِجَارَةِ

لگن، پیالے، لکڑی اور پتھر کے برتنوں سے غسل اور وضو کرنا

195- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ، سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ بَكْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: حَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَقَامَ مَنْ كَانَ قَرِيبَ الدَّارِ إِلَى أَهْلِهِ وَبَقِيَ قَوْمٌ، فَأُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِخْضَبٍ مِنْ حِجَارَةٍ فِيهِ مَاءٌ، فَصَغُرَ الْمِخْضَبُ أَنْ يَبْسُطَ فِيهِ كَفَّهُ، فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ قُلْنَا: كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ: ثَمَانِينَ وَزِيَادَةً

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نماز کا وقت ہوگیا تو جسکا گھر قریب تھا وہ اپنے گھر والوں کی طرف گیا اور باقی حضرات وہیں ٹھہرے رہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پتھر کا لگن پیش کیا گیا جس میں پانی تھا۔ منہ چھوٹا ہونے کے باعث سب بیک وقت ہاتھ نہیں ڈال سکتے تھے لیکن سب لوگوں نے وضو کرلیا۔ ہم نے عرض کی کہ آپ کتنے افراد تھے؟ فرمایا کہ اسّی یا زیادہ۔

196- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا بِقَدَحٍ فِيهِ مَاءٌ، فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ فِيهِ وَمَجَّ فِيهِ

ابو بُردہ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیالہ طلب فرمایا جس میں پانی تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں مبارک ہاتھ اور چہرۂ انور اُس میں دھویا اور اُسی میں کُلی فرمائی۔

197- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْرَجْنَا لَهُ مَاءً فِي تَوْرٍ مِنْ صُفْرٍ فَتَوَضَّأَ، فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، وَيَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ، فَأَقْبَلَ بِهِ وَأَدْبَرَ، وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ

عمرو بن یحییٰ کے والدِ ماجد سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو ہم نے پیتل کے طشت میں پانی پیش کیا۔ آپ نے تین مرتبہ پُرنور چہرہ دھویا اور دو دو مرتبہ دونوں ہاتھ دھوئے اور سر کا مسح کیا اُس کے آگے سے اور پیچھے سے اور دونوں پیروں کو دھویا۔

-196 راجع الحدیث:188

-197 راجع الحدیث:185

198 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ، قَالَتْ: لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاشْتَدَّ بِهِ وَجَعُهُ، اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ فِي أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِي، فَأَذِنَّ لَهُ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ، تَخُطُّ رِجْلَاهُ فِي الْأَرْضِ، بَيْنَ عَبَّاسٍ وَرَجُلٍ آخَرَ. قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ: فَأَخْبَرْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ: " أَتَدْرِي مَنِ الرَّجُلُ الْآخَرُ؟ قُلْتُ: لَا. قَالَ: هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ " وَكَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تُحَدِّثُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ، بَعْدَمَا دَخَلَ بَيْتَهُ وَاشْتَدَّ وَجَعُهُ: هَرِيقُوا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ، لَمْ تُحْلَلْ أَوْكِيَتُهُنَّ، لَعَلِّي أَعْهَدُ إِلَى النَّاسِ وَأُجْلِسَ فِي مِخْضَبٍ لِحَفْصَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ طَفِقْنَا نَصُبُّ عَلَيْهِ تِلْكَ، حَتَّى طَفِقَ يُشِيرُ إِلَيْنَا: أَنْ قَدْ فَعَلْتُنَّ. ثُمَّ خَرَجَ إِلَى النَّاسِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ جب نبی کریم ﷺ علیل ہوئے اور آپ ﷺ کی علالت نے شدت پکڑ لی۔ آپ ﷺ نے اپنی ازواجِ مطہرات سے علالت کے دوران میرے گھر میں رہنے کی اجازت طلب فرمائی۔ آپ کو اجازت مل گئی۔ پس نبی کریم ﷺ دو آدمیوں کے درمیان تشریف لائے اور آپ ﷺ کے پیر مبارک زمین پر گھسٹ رہے تھے یعنی حضرت عباس اور دوسرے آدمی کے درمیان۔ عُبید اللہ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ابن عباس نے بتایا اور فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ دوسرا آدمی کون تھا؟ میں نے کہا نہیں۔ فرمایا کہ حضرت علی تھے۔ حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ میرے گھر میں داخل ہونے اور مرض بڑھنے پر آپ ﷺ نے فرمایا: مجھ پر سات مشک پانی بہاؤ جن کے بند کھولے نہ گئے ہوں، شاید میں لوگوں کو وصیت کر سکوں آپ کو نبی کریم ﷺ کی زوجۂ مطہرہ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لگن میں بٹھایا گیا تو ہم آپ ﷺ پر مشکیں بہانے لگے یہاں تک کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم تعمیل کر چکے پھر لوگوں کی طرف تشریف لائے۔

46 - بَابُ الْوُضُوءِ مِنَ التَّوْرِ

طشت سے وضو کرنا

199 - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ عَمِّي يُكْثِرُ مِنَ الْوُضُوءِ، قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ: أَخْبِرْنِي كَيْفَ رَأَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ

عمرو بن یحییٰ کے والدِ ماجد سے مروی ہے کہ میرے چچا جان وضو میں بہت پانی بہاتے۔ پس انہوں نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض کی کہ مجھے بتایئے کہ آپ نے نبی کریم ﷺ

-198 انظر الحدیث: 4442,3384,3099,2588,716,713,712,687,683,679,665,664، صحیح مسلم: 938,937,936، سنن ابن ماجہ: 1618

-199 راجع الحدیث: 185

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ، فَدَعَا بِتَوْرٍ مِنْ مَاءٍ، فَكَفَأَ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا ثَلَاثَ مِرَارٍ، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي التَّوْرِ، فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مِنْ غَرْفَةٍ وَاحِدَةٍ، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاغْتَرَفَ بِهَا، فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِهِ مَاءً فَمَسَحَ رَأْسَهُ فَأَدْبَرَ بِهِ وَأَقْبَلَ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ فَقَالَ: هَكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ

کو کس طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا۔ انہوں نے طشت میں پانی منگایا اور اپنے ہاتھوں پر ڈال کر تین دفعہ انہیں دھویا۔ پھر طشت میں ہاتھ ڈال کر کلی کی اور ناک میں پانی لیا۔ تین دفعہ ایک ہی چلّو سے۔ پھر دونوں ہاتھ ڈالے اور لپ بھر کر منہ دھویا، تین دفعہ۔ پھر دونوں ہاتھ دو دو دفعہ کہنیوں تک دھوئے۔ پھر اپنے دونوں ہاتھوں میں پانی لے کر سر کا مسح کیا کہ ہاتھوں کو پیچھے لے گئے اور آگے لائے۔ پھر اپنے دونوں پیر دھوئے اور فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو ایسے وضو کرتے دیکھا۔

200 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا بِإِنَاءٍ مِنْ مَاءٍ، فَأُتِيَ بِقَدَحٍ رَحْرَاحٍ فِيهِ شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ، فَوَضَعَ أَصَابِعَهُ فِيهِ قَالَ أَنَسٌ: فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى الْمَاءِ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ قَالَ أَنَسٌ: فَحَزَرْتُ مَنْ تَوَضَّأَ، مَا بَيْنَ السَّبْعِينَ إِلَى الثَّمَانِينَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پانی کا برتن طلب فرمایا تو خدمت اقدس میں کھلے منہ کا پیالہ پیش کیا گیا جس میں تھوڑا سا پانی تھا۔ آپ ﷺ نے اس میں مبارک اُنگلیاں ڈالیں۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں پانی کو دیکھ رہا تھا جو آپ ﷺ کی اُنگلیوں سے اُبل کر بہہ رہا تھا۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے وضو کرنے والوں کی تعداد کا اندازہ لگایا تو وہ ستر سے اسی تک تھے۔

47 - بَابُ الْوُضُوءِ بِالْمُدِّ

ایک مد پانی سے وضو کرنا

201 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ جَبْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا، يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ، أَوْ كَانَ يَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ إِلَى خَمْسَةِ أَمْدَادٍ، وَيَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ

ابن جبیر سے مروی ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ نبی کریم ﷺ ایک صاع سے پانچ مد تک پانی کے ساتھ غسل فرماتے اور ایک مد سے وضو فرمایا کرتے۔

48 - بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ

موزوں پر مسح کرنا

-200 صحیح مسلم:5900

-201 صحیح مسلم:735' سنن ابو داؤد:95,950' سنن ترمذی:609 تعلیقاً' سنن نسائی:73

202 - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ الْمِصْرِيُّ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنِي أَبُو النَّضْرِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَأَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ سَأَلَ عُمَرَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ: نَعَمْ، إِذَا حَدَّثَكَ شَيْئًا سَعْدٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَا تَسْأَلْ عَنْهُ غَيْرَهُ وَقَالَ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ: أَخْبَرَنِي أَبُو النَّضْرِ، أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ سَعْدًا حَدَّثَهُ فَقَالَ عُمَرُ لِعَبْدِ اللّٰهِ: نَحْوَهُ

حضرت عبداللہ بن عمر حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے موزوں پر مسح فرمایا اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت عمر سے اس کے متعلق پوچھا تو فرمایا، ہاں اور جب حضرت سعد تمہیں نبی کریم ﷺ کی کوئی حدیث سنائیں تو اُس کے بارے میں کسی دوسرے سے نہ پوچھا کرو۔ ابن موسیٰ بن عقبیٰ، ابوالنضر، ابوسلمہ نے حضرت سعد سے اسی طرح مروی کی اور حضرت عمر نے حضرت عبداللہ سے اسی طرح فرمایا۔

203 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ أَبِيهِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ خَرَجَ لِحَاجَتِهِ فَاتَّبَعَهُ الْمُغِيرَةُ بِإِدَاوَةٍ فِيهَا مَاءٌ، فَصَبَّ عَلَيْهِ حِينَ فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ

عروہ بن مغیرہ نے اپنے والدِ ماجد حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے تو حضرت مغیرہ ڈول میں پانی لے کر آپ ﷺ کے پیچھے گئے۔ جب آپ ﷺ حاجت سے فراغت پائی تو انہوں نے پانی ڈالا۔ لہٰذا حضور ﷺ نے وضو فرمایا اور موزوں پر مسح فرمایا۔

204 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ، أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَتَابَعَهُ حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ وَأَبَانُ عَنْ يَحْيَى

جعفر بن اُمیہ ضمری کو اُن کے والدِ ماجد نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو موزوں پر مسح فرماتے ہوئے دیکھا ہے۔ حرب اور ابان نے یحییٰ سے اِس کی متابعت کی ہے۔

205 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ

جعفر بن عمرو ابن اُمیہ سے مروی ہے کہ اُن کے

-202 راجع الحدیث: 182، صحیح، مسلم: 122,121

-203 راجع الحدیث: 182

-204 انظر الحدیث: 205، سنن نسائی: 119، سنن ابن ماجہ: 562

-205 راجع الحدیث: 204

قَالَ: أَخْبَرَنَا الأَوْزَاعِيُّ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى عِمَامَتِهِ وَخُفَّيْهِ وَتَابَعَهُ مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَمْرٍو قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

والدِ ماجد نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ کو اپنے عمامہ مقدس اور موزوں پر مسح فرماتے ہوئے دیکھا ہے۔ متابعت کی ہے اس کی معمر، یحییٰ، ابوسلمہ، عمرو سے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا۔

49- بَابٌ إِذَا أَدْخَلَ رِجْلَيْهِ وَهُمَا طَاهِرَتَانِ

جب کہ پاک پیروں کو موزوں میں داخل کیا ہو

206- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَأَهْوَيْتُ لِأَنْزِعَ خُفَّيْهِ فَقَالَ: دَعْهُمَا، فَإِنِّي أَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ. فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا

عروہ بن مغیرہ کے والدِ ماجد سے مروی ہے کہ ایک سفر کے دوران میں نبی کریم ﷺ کے ہمراہ تھا۔ میں نے آپ ﷺ کے موزے مبارک اُتارنا چاہے تو فرمایا: چھوڑ دو کیونکہ پہنتے وقت میرے پیر پاک تھے اور اُن پر مسح فرمایا۔

50- بَابُ مَنْ لَمْ يَتَوَضَّأْ مِنْ لَحْمِ الشَّاةِ وَالسَّوِيقِ

جو گوشت کھانے اور ستّو پینے کے بعد وضو نہ کرے

وَأَكَلَ أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، فَلَمْ يَتَوَضَّئُوا

حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے گوشت کھا کر وضو نہ فرمایا۔

207 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ كَتِفَ شَاةٍ، ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

عطاء بن یسار نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بکری کا شانہ تناول فرمایا پھر نماز ادا فرمائی اور وضو نہ فرمایا۔

208 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

جعفر بن عمرو بن اُمیّہ کو ان کے والدِ ماجد نے بتایا

206- انظر الحدیث: 182، راجع الحدیث: 182

207- انظر الحدیث: 5405,5404، صحیح مسلم: 788، سنن ابوداؤد: 187

208- انظر الحدیث: 5462,5422,5408,2923,675، صحیح مسلم: 792,791,790، سنن ترمذی: 1836، سنن ابن ماجہ: 492

اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ، أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ، فَدُعِيَ إِلَى الصَّلَاةِ، فَأَلْقَى السِّكِّينَ، فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو بکری کے شانے کا گوشت کاٹ کاٹ تناول فرماتے دیکھا۔ پس آپ ﷺ کو نماز کے لیے بلایا گیا تو چھری رکھ دی اور نماز ادا فرمائی لیکن وضو نہ فرمایا۔

51- بَابُ مَنْ مَضْمَضَ مِنَ السَّوِيقِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

جو ستو پی کر کُلّی کرے اور وضو نہ کرے

209 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ، مَوْلَى بَنِي حَارِثَةَ أَنَّ سُوَيْدَ بْنَ النُّعْمَانِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ، حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالصَّهْبَاءِ، وَهِيَ أَدْنَى خَيْبَرَ، فَصَلَّى العَصْرَ، ثُمَّ دَعَا بِالأَزْوَادِ، فَلَمْ يُؤْتَ إِلَّا بِالسَّوِيقِ، فَأَمَرَ بِهِ فَثُرِّيَ، فَأَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَكَلْنَا، ثُمَّ قَامَ إِلَى المَغْرِبِ، فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا، ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

بُشیر بن یسار مولیٰ بن حارثہ سے مروی ہے کہ حضرت سُوید بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُنہیں خبر دی کہ خیبر کے سال وہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ میں نکلے۔ جب صہباء کے مقام پر پہنچے جو خیبر کے قریب ہے تو آپ ﷺ نے عصر کی نماز پڑھی، پھر توشہ منگوایا لیکن ستو ہی موجود تھے جو آپ ﷺ کے حکم سے گھولے گئے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے تناول فرمائے اور ہم نے بھی پیے۔ پھر نماز مغرب پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے آپ ﷺ نے کُلّی فرمائی اور ہم نے بھی پھر نماز پڑھی اور وضو نہ کیا۔

210 - وحَدَّثَنَا أَصْبَغُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ عِنْدَهَا كَتِفًا، ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اُن کے پاس بکری کے شانے کا گوشت تناول فرمایا۔ پھر نماز ادا فرمائی اور وضو نہ فرمایا۔

52- بَابٌ: هَلْ يُمَضْمِضُ

کیا دودھ پینے کے بعد

-209 انظر الحديث: 5455,5454,5390,5384,4195,4175,2981,215، سنن نسائی: 186، سنن ابن ماجہ: 492

-210 صحیح مسلم: 794,793

مِنَ اللَّبَنِ؟

211 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، وَقُتَيْبَةُ، قَالاَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "شَرِبَ لَبَنًا فَمَضْمَضَ، وَقَالَ: إِنَّ لَهُ دَسَمًا تَابَعَهُ يُونُسُ، وَصَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ

کلّی کرے؟

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دودھ نوش فرمایا تو کلّی فرمائی اور فرمایا کہ اِس میں چکناہٹ ہوتی ہے۔ متابعت کی اس کی یونس اور صالح بن کیسان نے زہری سے۔

53 - بَابُ الْوُضُوءِ مِنَ النَّوْمِ، وَمَنْ لَمْ يَرَ مِنَ النَّعْسَةِ وَالنَّعْسَتَيْنِ، أَوِ الخَفْقَةِ وُضُوءًا

نیند سے وضو کا لازم آنا اور جو ایک دو دفعہ اونگھنے اور جھونکا لینے سے وضو کو لازم نہ سمجھے

212 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّي فَلْيَرْقُدْ، حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلَّى وَهُوَ نَاعِسٌ، لاَ يَدْرِي لَعَلَّهُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی نماز پڑھتا ہوا اونگھنے لگے تو چاہیے کہ سو جائے، حتیٰ کہ نیند کی شدت چلی جائے کیونکہ جب کوئی نیند کی حالت میں نماز پڑھے تو اُسے کیا معلوم کہ بخشش مانگنے کے بجائے خود کو بُرا بھلا کہہ رہا ہو۔

213 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلاَةِ فَلْيَنَمْ، حَتَّى يَعْلَمَ مَا يَقْرَأُ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب کسی کو نماز میں نیند آئے تو نیند لے لے حتیٰ کہ جو پڑھ رہا ہے اُسے سمجھ آنے لگے۔

54 - بَابُ الوُضُوءِ مِنْ غَيْرِ حَدَثٍ

حدث کے بغیر وضو

211- انظر الحدیث: 5609 'صحیح مسلم: 797,796 'سنن ابو داؤد: 196 'سنن ترمذی: 89 'سنن نسائی: 187 'سنن ابن ماجہ: 498

212- صحیح مسلم: 1832 'سنن ابو داؤد: 1310

214 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، قَالَ: ح وحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَامِرٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ قُلْتُ: كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ؟ قَالَ: يُجْزِءُ أَحَدَنَا الْوُضُوءُ مَا لَمْ يُحْدِثْ

محمد بن یوسف، سفیان، عمرو بن عامر نے حضرت انس سے عنا مسدد، یحییٰ، سفیان، عمرو بن عامر سے مروی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ ہر نماز کے لیے وضو فرمایا کرتے۔ میں عرض کی کہ آپ ﷺ کسطرح کرتے تھے؟ فرمایا کہ ہم اُسی وضو کو کافی سمجھتے جب تک حدث نہ ہو جائے۔

215 - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سُوَيْدُ بْنُ النُّعْمَانِ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ، حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ، صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ، فَلَمَّا صَلَّى دَعَا بِالْأَطْعِمَةِ، فَلَمْ يُؤْتَ إِلَّا بِالسَّوِيقِ، فَأَكَلْنَا وَشَرِبْنَا، ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَغْرِبِ، فَمَضْمَضَ، ثُمَّ صَلَّى لَنَا الْمَغْرِبَ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

بشیر بن یسار سے مروی ہے کہ حضرت سُوید بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: خیبر کے سال ہم رسول اللہ ﷺ کی ہمراہی میں نکلے حتیٰ کہ جب مقام صہبا پر پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نمازِ عصر پڑھائی۔ نماز کے بعد آپ ﷺ نے کھانا منگوایا تو ستو کے سوا کچھ نہ ملا۔ پس ہم نے کھائے پیے۔ پھر نبی کریم ﷺ نمازِ مغرب کے لیے کھڑے ہوئے اور کلّی فرمائی۔ پھر ہمیں نمازِ مغرب پڑھائی اور وضو نہ فرمایا۔

55 - بَابٌ: مِنَ الْكَبَائِرِ أَنْ لَا يَسْتَتِرَ مِنْ بَوْلِهِ

پیشاب کی چھینٹوں سے نہ بچنا کبائر سے ہے

216 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَائِطٍ مِنْ حِيطَانِ الْمَدِينَةِ، أَوْ مَكَّةَ، فَسَمِعَ صَوْتَ إِنْسَانَيْنِ يُعَذَّبَانِ فِي قُبُورِهِمَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ یا مکہ معظمہ کے ایک باغ کے پاس سے تشریف لے گئے تو دو انسانوں کی آوازیں سُنیں جن کو اُن کی قبروں میں عذاب دیا جا رہا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ انہیں عذاب دیا جا رہا

-214 سنن ابوداؤد: 171، سنن ترمذی: 60، سنن نسائی: 131، سنن ابن ماجہ: 509

-215 انظر الحدیث: 209

-216 انظر الحدیث: 218، 1361، 1378، 6052، 6055، سنن ابوداؤد: 21، سنن نسائی: 2067

يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ ثُمَّ قَالَ: بَلَى كَانَ أَحَدُهُمَا لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ وَكَانَ الْآخَرُ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ. ثُمَّ دَعَا بِجَرِيدَةٍ فَكَسَرَهَا كِسْرَتَيْنِ، فَوَضَعَ عَلَى كُلِّ قَبْرٍ مِنْهُمَا كِسْرَةً فَقِيلَ لَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ فَعَلْتَ هَذَا؟ قَالَ: لَعَلَّهُ أَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ تَيْبَسَا أَوْ: إِلَى أَنْ يَيْبَسَا

ہے اور کسی کبیرہ گناہ کے سبب نہیں۔ پھر فرمایا: کیوں نہیں، ان میں سے ایک تو پیشاب کے چھینٹوں سے خود نہیں بچاتا تھا اور دوسرا چغلی کھاتا تھا۔ پھر ایک ٹہنی منگائی اور اُس کے دو حصے کیے ہر قبر پر اُن میں سے ایک حصہ لگا دیا۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے ایسا کیوں کیا؟ فرمایا کہ جب تک یہ خشک نہ ہوں تو شاید ان کے عذاب میں کمی ہوتی رہے۔

56- بَابُ مَا جَاءَ فِي غَسْلِ الْبَوْلِ

پیشاب کو دھونے کا بیان

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَاحِبِ الْقَبْرِ: كَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ. وَلَمْ يَذْكُرْ سِوَى بَوْلِ النَّاسِ

نبی کریم ﷺ نے ایک قبر والے کے بارے میں فرمایا کہ یہ پیشاب کی چھینٹوں سے خود نہیں بچاتا تھا اور آدمی کے سوا کسی کے پیشاب کا ذکر نہ فرمایا۔

217 - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنِي رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي مَيْمُونَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَبَرَّزَ لِحَاجَتِهِ أَتَيْتُهُ بِمَاءٍ فَيَغْسِلُ بِهِ

عطاء بن ابومیمونہ سے مروی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب قضائے حاجت سے فارغ ہوجاتے تو میں آپ کی خدمت میں پانی پیش کردیتا تو آپ اُس سے استنجا فرمالیتے۔

000- بَابٌ

عذاب قبر میں ذکرِ الٰہی کے سبب عذاب قبر میں کمی ہونا

218 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبْرَيْنِ، فَقَالَ: إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ، أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کا دو قبروں کے پاس سے گزر ہوا تو فرمایا کہ انہیں عذاب ہو رہا ہے اور کسی کبیرہ گناہ کے سبب نہیں۔ ان میں سے ایک تو پیشاب کی چھینٹوں سے خود کو نہیں بچاتا تھا اور دوسرا چغلیاں کھاتا تھا۔ پھر ایک سبز

-217 انظر الحديث: 150

-218 راجع الحديث: 216 'صحيح مسلم: 675 'سنن ترمذی: 70 'سنن نسائی: 2068,31 'سنن ابن ماجه: 347

مِنَ الْبَوْلِ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ ثُمَّ أَخَذَ جَرِيدَةً رَطْبَةً، فَشَقَّهَا بِنِصْفَيْنِ، فَغَرَزَ فِي كُلِّ قَبْرٍ وَاحِدَةً، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لِمَ فَعَلْتَ هَذَا؟ قَالَ: لَعَلَّهُ يُخَفِّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَحَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا مِثْلَهُ: يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ

ٹہنی لی اور اُس کے دو حصّے کر کے ہر قبر پر ایک حصّہ گاڑ دیا۔ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ایسا کیوں کیا؟ فرمایا کہ جب تک یہ خشک نہ ہوں تو شاید اِن کے عذاب میں تخفیف ہوتی رہے۔ ابن مثنیٰ، وکیع، اعمش نے مجاہد سے ایسا ہی سنا ہے۔

57- بَابُ تَرْكِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسِ الْأَعْرَابِيَّ حَتَّى فَرَغَ مِنْ بَوْلِهِ فِي الْمَسْجِدِ

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور لوگوں نے اعرابی کو چھوڑ دیا حتیٰ کہ وہ مسجد میں پیشاب کر کے فارغ ہو گیا

219 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى أَعْرَابِيًّا يَبُولُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ: دَعُوهُ حَتَّى إِذَا فَرَغَ دَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک اعرابی کو مسجد میں پیشاب کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: رہنے دو۔ جب وہ فارغ ہو گیا تو پانی منگا کر اُس پر بہا دیا۔

58- بَابُ صَبِّ الْمَاءِ عَلَى الْبَوْلِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں پیشاب پر پانی بہانا

220 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِي الْمَسْجِدِ، فَتَنَاوَلَهُ النَّاسُ، فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعُوهُ وَهَرِيقُوا عَلَى بَوْلِهِ سَجْلًا مِنْ مَاءٍ، أَوْ ذَنُوبًا مِنْ مَاءٍ، فَإِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِينَ، وَلَمْ تُبْعَثُوا مُعَسِّرِينَ

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ایک اعرابی نے مسجد میں پیشاب کر دیا تو لوگ اُسے پکڑنے لگے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ رہنے دو اور اس کے پیشاب پر ایک ڈول پانی بہا دینا کیونکہ تمہیں آسانی کرنے کے لیے پیدا کیا گیا ہے سختی کرنے کے لیے نہیں۔

220م - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ

عبدان، عبد اللہ، یحییٰ بن سعید، حضرت انس بن مالک نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے۔

-220 انظر الحدیث: 6128، سنن نسائی: 329،56

أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم

000 - بَابُ: يُهَرِيقُ الْمَاءَ عَلَى الْبَوْلِ

پیشاب پر پانی بہانا

221 - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، قَالَ: وَحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِي طَائِفَةِ الْمَسْجِدِ، فَزَجَرَهُ النَّاسُ، فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضَى بَوْلَهُ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَنُوبٍ مِنْ مَاءٍ فَأُهْرِيقَ عَلَيْهِ

خالد بن مخلد، سلیمان، یحییٰ بن سعید سے مروی ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ کوئی اعرابی آکر مسجد کے ایک کونے میں پیشاب کرنے لگا تو لوگوں نے اُسے ڈانٹا پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں منع فرمایا۔ جب وہ پیشاب سے فارغ ہو گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈول پانی کا حکم فرمایا جو اُس پر بہا دیا گیا۔

59 - بَابُ بَوْلِ الصِّبْيَانِ

شیر خوار بچوں کا پیشاب

222 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا قَالَتْ: أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِيٍّ، فَبَالَ عَلَى ثَوْبِهِ، فَدَعَا بِمَاءٍ فَأَتْبَعَهُ إِيَّاهُ

اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک شیر خوار بچہ لایا گیا جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے پر پیشاب کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگا کر اُس پر بہا دیا۔

223 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ، أَنَّهَا أَتَتْ بِابْنٍ لَهَا صَغِيرٍ، لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ، إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَجْلَسَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجْرِهِ، فَبَالَ عَلَى ثَوْبِهِ، فَدَعَا بِمَاءٍ، فَنَضَحَهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ

حضرت اُمِ قیس بنت محصن رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ وہ اپنے ایک چھوٹے بچے کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں جو ابھی کھانا نہیں کھاتا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے اپنی گود میں بٹھا لیا تو اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے پر پیشاب کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگا کر اُس پر چھڑک دیا اور اُسے نہ دھویا۔

221- صحیح مسلم: 658' سنن نسائی: 55,54

222- انظر الحدیث: 6355,6002,5468' سنن نسائی: 302

223- انظر الحدیث: 5693' صحیح مسلم: 664,663' سنن ابو داؤد: 374' سنن ترمذی: 71' سنن ابن ماجہ: 524

60-بَابُ الْبَوْلِ قَائِمًا وَقَاعِدًا

224 - حَدَّثَنَا آدَمُ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ أَتَى النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَجِئْتُهُ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ

کھڑے ہوکر یا بیٹھ کر پیشاب کرنا

ابووائل سے مروی ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا نبی کریم ﷺ ایک قوم کی کوڑی پر تشریف لے گئے تو کھڑے ہوکر پیشاب فرمایا پھر پانی منگایا تو آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں پیش کیا گیا اور آپ ﷺ نے وضو فرمایا۔

61-بَابُ الْبَوْلِ عِنْدَ صَاحِبِهِ، وَالتَّسَتُّرِ بِالْحَائِطِ

225 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: رَأَيْتُنِي أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَمَاشَى، فَأَتَى سُبَاطَةَ قَوْمٍ خَلْفَ حَائِطٍ، فَقَامَ كَمَا يَقُومُ أَحَدُكُمْ، فَبَالَ، فَانْتَبَذْتُ مِنْهُ، فَأَشَارَ إِلَيَّ فَجِئْتُهُ، فَقُمْتُ عِنْدَ عَقِبِهِ حَتَّى فَرَغَ

اپنے ساتھی کے پاس پیشاب کرنا اور دیوار کی آڑ لینا

ابووائل سے مروی ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: مجھے یاد ہے کہ میں اور نبی کریم ﷺ جا رہے تھے تو دیوار کے پیچھے ایک قوم کی کوڑی پر آئے اور تمہاری طرح کھڑے ہوئے اور پیشاب فرمایا۔ میں دور ہٹ گیا تو مجھے اشارے سے بُلایا پس میں پیچھے کھڑا رہا حتیٰ کہ آپ ﷺ فارغ ہو گئے۔

62-بَابُ الْبَوْلِ عِنْدَ سُبَاطَةِ قَوْمٍ

226 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، قَالَ: كَانَ أَبُو مُوسَى الأَشْعَرِيُّ يُشَدِّدُ فِي البَوْلِ، وَيَقُولُ: " إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَ إِذَا أَصَابَ ثَوْبَ أَحَدِهِمْ قَرَضَهُ " فَقَالَ: حُذَيْفَةُ لَيْتَهُ أَمْسَكَ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

کسی قوم کی کوڑی پر پیشاب کرنا

ابووائل سے مروی ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیشاب کے بارے میں بہت سخت احتیاط پسند تھے اور فرماتے کہ بنی اسرائیل میں سے کسی کے کپڑے کو پیشاب لگ جاتا تو اُسے کاٹ دیتا۔ حضرت حُذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کاش! وہ اس سے

224- انظر الحدیث: 2471,226,225، صحیح مسلم: 624,623,622، سنن ابو داؤد: 23، سنن ترمذی: 13، سنن نسائی: 28,27، سنن ابن ماجہ: 306,305

225- انظر الحدیث: 224

226- راجع الحدیث: 224

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا

63- بَابُ غَسْلِ الدَّمِ

227- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَتْنِي فَاطِمَةُ، عَنْ أَسْمَاءَ، قَالَتْ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: أَرَأَيْتَ إِحْدَانَا تَحِيضُ فِي الثَّوْبِ، كَيْفَ تَصْنَعُ؟ قَالَ: تَحُتُّهُ، ثُمَّ تَقْرُصُهُ بِالْمَاءِ، وَتَنْضَحُهُ، وَتُصَلِّي فِيهِ

228- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ سَلاَمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلاَ أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلاَةَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ، إِنَّمَا ذَلِكِ عِرْقٌ، وَلَيْسَ بِحَيْضٍ، فَإِذَا أَقْبَلَتْ حَيْضَتُكِ فَدَعِي الصَّلاَةَ، وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّي - قَالَ: وَقَالَ أَبِي: - ثُمَّ تَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلاَةٍ، حَتَّى يَجِيءَ ذَلِكَ الوَقْتُ

64- بَابُ غَسْلِ المَنِيِّ وَفَرْكِهِ، وَغَسْلِ مَا يُصِيبُ مِنَ المَرْأَةِ

229- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ

باز آجائیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ ایک قوم کی کوڑی پر آئے تو کھڑے ہو کر پیشاب فرمایا۔

خون دھونا

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ایک عورت نبی کریم ﷺ کی بخدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی: فرمائیے کہ ہم میں سے کسی کے کپڑے میں خونِ حیض لگ جائے تو وہ کیا کرے؟ فرمایا کہ اُسے ملے۔ پھر اُس پر پانی ڈالے اور پانی سے دھو کر اُس میں نماز پڑھ لے۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ فاطمہ بنت ابو حُبیش نبی کریم ﷺ کی بخدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں: یا رسول اللہ ﷺ! میں مستحاضہ ہوں، پاک نہیں ہوتی تو کیا نماز چھوڑ دوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں، یہ تو رگ کا خون، حیض تو نہیں۔ جب تمہارے حیض کے دن آئیں تو نماز چھوڑ دیا کرو اور جب گزر جائیں تو غسل کر کے خون دھویا کرو اور نماز پڑھا کرو۔ میرے والدِ محترم نے فرمایا کہ پھر ہر نماز کے لیے وضو کر لیا کرو حتیٰ کہ ایامِ حیض آجائیں۔

منی کا دھونا اور کھرچنا، نیز اُس چیز کا دھونا جو عورت سے لگ جاتی ہے

سلیمان بن یسار سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ

-227 صحیح مسلم: 673، سنن ابو داؤد: 362,361، سنن نسائی: 392,292، سنن ابن ماجہ: 629

-228 انظر الحدیث: 331,325,320,306، صحیح مسلم: 751، سنن ترمذی: 125، سنن نسائی: 357، سنن ابن ماجہ: 621

-229 انظر الحدیث: 232,231,230، صحیح مسلم: 670، سنن ابوداؤد: 373، سنن ترمذی: 117،

بْنُ الْمُبَارَكِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ الْجَزَرِيُّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَغْسِلُ الْجَنَابَةَ مِنْ ثَوْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ، وَإِنَّ بُقَعَ الْمَاءِ فِي ثَوْبِهِ

صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نبی کریم ﷺ کے کپڑے سے جنابت کو دھو دیا کرتی۔ آپ ﷺ نماز کے لیے تشریف لے جاتے اور پانی کی تری آپ ﷺ کے کپڑے میں باقی رہتی تھی۔

230 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو يَعْنِي ابْنَ مَيْمُونٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ، ح

قتیبہ، یزید، عمرو، سلیمان بن یسار نے حضرت عائشہ صدیقہ سے سُنا،

230م - وحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْمَنِيِّ يُصِيبُ الثَّوْبَ؟ فَقَالَتْ: كُنْتُ أَغْسِلُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ، وَأَثَرُ الْغَسْلِ فِي ثَوْبِهِ بُقَعُ الْمَاءِ

مسدّد، عبدالواحد، عمرو بن میمون، سلیمان بن یسار سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اُس منی کے بارے پوچھا جو کپڑے کو لگ جائے؟ فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے کپڑے سے منی کو دھو دیا کرتی تو آپ ﷺ نماز کے لیے تشریف لے جاتے اور پانی سے دھونے کا اثر کپڑے پر باقی رہتا۔

65 - بَابُ إِذَا غَسَلَ الْجَنَابَةَ أَوْ غَيْرَهَا فَلَمْ يَذْهَبْ أَثَرُهُ

جب کوئی منی وغیرہ کو دھوئے اور اُس کا اثر نہ جائے

231 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمِنْقَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ، قَالَ: سَأَلْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ فِي الثَّوْبِ تُصِيبُهُ الْجَنَابَةُ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: كُنْتُ أَغْسِلُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ يَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ، وَأَثَرُ الْغَسْلِ فِيهِ بُقَعُ الْمَاءِ

سلیمان بن یسار سے اُس کپڑے کے بارے مروی ہے جس کو منی لگ جائے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں اُسے رسول اللہ ﷺ کے کپڑے سے دھو دیا کرتی آپ ﷺ نماز کے لیے تشریف لے جاتے اور پانی سے دھونے کا اثر باقی رہتا تھا۔

سنن نسائی: 294، سنن ابن ماجہ: 536

230م- راجع الحدیث: 229

231- راجع الحدیث: 229

232 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّهَا كَانَتْ تَغْسِلُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ أَرَاهُ فِيهِ بُقْعَةً أَوْ بُقَعًا"

سلیمان بن یسار نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے کپڑے سے منی کو دھو دیا کرتیں۔ پھر بھی ایک یا کئی دھبے دکھائی دیا کرتے تھے۔

66 - بَابُ أَبْوَالِ الإِبِلِ، وَالدَّوَابِّ، وَالغَنَمِ وَمَرَابِضِهَا

اونٹ، چوپایوں اور بکری کا پیشاب اور اُن کے متعلق

وَصَلَّى أَبُو مُوسَى فِي دَارِ البَرِيدِ وَالسِّرْقِينِ، وَالبَرِّيَّةُ إِلَى جَنْبِهِ، فَقَالَ: هَاهُنَا وَثَمَّ سَوَاءٌ

حضرت ابوموسیٰ نے دارالبرید اور سرقین میں نماز پڑھی جب کہ گوبر اور جنگل اُس کے اطراف میں تھا اور فرمایا کہ یہ اور وہ دونوں ایک جیسے ہیں۔

233 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَدِمَ أُنَاسٌ مِنْ عُكْلٍ أَوْ عُرَيْنَةَ، فَاجْتَوَوْا المَدِينَةَ فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلِقَاحٍ، وَأَنْ يَشْرَبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا فَانْطَلَقُوا، فَلَمَّا صَحُّوا، قَتَلُوا رَاعِيَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاسْتَاقُوا النَّعَمَ، فَجَاءَ الخَبَرُ فِي أَوَّلِ النَّهَارِ، فَبَعَثَ فِي آثَارِهِمْ، فَلَمَّا ارْتَفَعَ النَّهَارُ جِيءَ بِهِمْ، فَأَمَرَ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ، وَسُمِرَتْ أَعْيُنُهُمْ، وَأُلْقُوا فِي الحَرَّةِ، يَسْتَسْقُونَ فَلاَ يُسْقَوْنَ. قَالَ أَبُو قِلاَبَةَ: فَهَؤُلاَءِ سَرَقُوا وَقَتَلُوا، وَكَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ، وَحَارَبُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ قبیلہ عکل یا عُرینہ کے بعض لوگ بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے تو مدینہ منورہ میں بیمار پڑ گئے۔ نبی کریم ﷺ نے انہیں چراگاہیں اُونٹوں کے پاس جانے کا حکم فرمایا کہ اُن کا پیشاب اور دودھ پئیں۔ وہ چلے گئے جب تندرست ہوگئے تو انہوں نے نبی کریم ﷺ کے چرواہے کو قتل کر دیا اور جانوروں کو ہانک کر لے گئے۔ صبح کے وقت یہ خبر پہنچی تو اُن کا پیچھا کرنے آدمی بھیجے گئے۔ دن چڑھے وہ انہیں پکڑ کر لے کر آئے تو آپ ﷺ کے حکم سے اُن کے ہاتھ پیر کاٹ دیئے گئے اور اُن کی آنکھوں میں سلائیاں پھیری گئیں اور وہ دھوپ میں ڈال دیئے گئے۔ پانی مانگتے مگر نہ پلایا گیا۔ ابوقلابہ کا بیان ہے

232- راجع الحدیث: 229

233- انظر الحدیث: 1501، 3018، 4192، 4192، 4610، 5685، 5686، 5727، 6802، 6803، صحیح مسلم: 4330، 4331، 4332، 4333، سنن ابو داؤد: 4364، 4365، 4366، سنن نسائی: 4039، 4036، 4037، 4038

کہ انہوں نے چوری کی، قتل کیا، ایمان لانے کے بعد کافر ہوئے نیز اللہ اور اُس کے رسول سے جنگ کی۔

234- حَدَّثَنَا آدَمُ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو التَّيَّاحِ يَزِيدُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي، قَبْلَ أَنْ يُبْنَى المَسْجِدُ فِي مَرَابِضِ الغَنَمِ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مسجد بننے سے پہلے نبی کریم ﷺ بکریوں کے رکھے جانے کی جگہ پر نماز ادا فرمالیا کرتے تھے۔

67- بَابُ مَا يَقَعُ مِنَ النَّجَاسَاتِ فِي السَّمْنِ وَالمَاءِ

گھی اور پانی میں نجاستوں کا گرنا

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: لاَ بَأْسَ بِالْمَاءِ مَا لَمْ يُغَيِّرْهُ طَعْمٌ أَوْ رِيحٌ أَوْ لَوْنٌ وَقَالَ حَمَّادٌ: لاَ بَأْسَ بِرِيشِ المَيْتَةِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: " فِي عِظَامِ المَوْتَى، نَحْوَ الفِيلِ وَغَيْرِهِ: أَدْرَكْتُ نَاسًا مِنْ سَلَفِ العُلَمَاءِ، يَمْتَشِطُونَ بِهَا، وَيَدَّهِنُونَ فِيهَا، لاَ يَرَوْنَ بِهِ بَأْسًا " وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ وَإِبْرَاهِيمُ: وَلاَ بَأْسَ بِتِجَارَةِ العَاجِ

زہری کا بیان ہے کہ پانی میں کوئی حرج نہیں جب تک ذائقہ، بُو یا رنگ نہ بدلے۔ حماد کا بیان ہے کہ مردار کے بالوں میں کوئی خدشہ نہیں۔ زہری نے ہاتھی وغیرہ مردار کے بارے میں فرمایا کہ میں نے اگلے علماء میں سے کئی حضرات کو اُن سے کنگھی کرتے دیکھا اور اُن میں تیل رکھنے میں کوئی حرج نہ جانتے۔ ابن سیرین اور ابراہیم کا بیان ہے کہ ہاتھی دانت کی تجارت میں کوئی حرج نہیں ہے۔

235- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سُئِلَ عَنْ فَأْرَةٍ سَقَطَتْ فِي سَمْنٍ، فَقَالَ: أَلْقُوهَا وَمَا حَوْلَهَا فَاطْرَحُوهُ، وَكُلُوا سَمْنَكُمْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے چوہے کے بارے میں پوچھا گیا کہ اگر وہ گھی میں گر جائے۔ فرمایا کہ اُسے نکال دو اور اُس کے اطراف سے اور اپنے (باقی) گھی کو کھالو۔

236- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا

علی بن عبداللہ، معن، امام مالک، ابن شہاب، عُبید

234- انظر الحدیث: 428,429,1868,2106,2771,2774,2779,3932، صحیح مسلم: 1174، سنن ترمذی: 350

235- سنن ابو داؤد: 3842، سنن ترمذی: 1798، سنن نسائی: 4269,4270,4271

236- راجع الحدیث: 235

مَعْنٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ فَأْرَةٍ سَقَطَتْ فِي سَمْنٍ، فَقَالَ: خُذُوهَا وَمَا حَوْلَهَا فَاطْرَحُوهُ قَالَ مَعْنٌ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، مَا لاَ أُحْصِيهِ يَقُولُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ

اللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود حضرت ابن عباس، حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ سے چوہے کے بارے میں پوچھا گیا کہ اگر وہ گھی میں گر جائے۔ فرمایا کہ اُس جگہ سے اور اُس کے اطراف سے پھینک دو۔ معن، امام مالک، (زہری) متعدد مرتبہ، حضرت ابنِ عباس نے حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی۔

237 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُلُّ كَلْمٍ يُكْلَمُهُ الْمُسْلِمُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، يَكُونُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَهَيْئَتِهَا، إِذْ طُعِنَتْ، تَفَجَّرُ دَمًا، اللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ، وَالْعَرْفُ عَرْفُ الْمِسْكِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مسلمان کو جو زخم راہِ خدا میں لگے وہ قیامت میں اُسی طرح ہوگا جیسے آج ہی زخم لگا ہو اور خون کے رنگ کا خون بہہ رہا ہوگا، مشک کی طرح خوشبودار۔

68 - بَابُ الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ

ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا

238 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الزِّنَادِ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ هُرْمُزَ الْأَعْرَجَ حَدَّثَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ

ابو الیمان، شعیب، ابو الزناد، عبدالرحمن بن ہرمز الاعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اُنہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا: ہم ہی سب میں آخری اور سب سے پہلے ہیں۔

239 - وَبِإِسْنَادِهِ قَالَ: لاَ يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِي لاَ يَجْرِي، ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيهِ

نیز اپنی دوسری اسناد کے ساتھ فرمایا: تم میں سے کوئی ٹھہرے پانی میں پیشاب نہ کرے، جو بہتا نہ ہو کہ پھر اُسی سے غسل کرے۔

69 - بَابُ إِذَا أُلْقِيَ عَلَى ظَهْرِ الْمُصَلِّي

اگر نمازی کی پیٹھ پر نجاست کو مردار

237- انظر الحدیث: 5533,2803

238- انظر الحدیث: 7495,7036,6887,6624,3486,2956,896,876

قَذَرٌ أَوْ جِيفَةٌ، لَمْ تَفْسُدْ عَلَيْهِ صَلاَتُهُ

ڈال دیا جائے تو نماز فاسد نہ ہوگی

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ: إِذَا رَأَى فِي ثَوْبِهِ دَمًا، وَهُوَ يُصَلِّي، وَضَعَهُ وَمَضَى فِي صَلاَتِهِ وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ وَالشَّعْبِيُّ: إِذَا صَلَّى وَفِي ثَوْبِهِ دَمٌ أَوْ جَنَابَةٌ، أَوْ لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ، أَوْ تَيَمَّمَ صَلَّى، ثُمَّ أَدْرَكَ الْمَاءَ فِي وَقْتِهِ، لاَ يُعِيدُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب نماز پڑھتے ہوئے اپنے کپڑے پر خون دیکھتے تو اُسے اتار پھینکتے اور نماز پڑھتے رہتے۔ ابن مسیب اور شعبی نے کہا کہ جب کوئی نماز پڑھ رہا ہو اور اُس کے کپڑے میں خون یا جنابت لگی ہوئی ہو یا قبلہ کی طرف رُخ نہ ہو یا تیمم کر کے نماز پڑھ رہا ہو اور وقت کے اندر پانی مل جائے تو اعادہ نہ کرے۔

240 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ قَالَ: ح

عبدان، ان کے والد ماجد، شعبہ، ابو اسحاق، عمرو بن میمون، حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے۔

240م - وحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي عِنْدَ الْبَيْتِ، وَأَبُو جَهْلٍ وَأَصْحَابٌ لَهُ جُلُوسٌ، إِذْ قَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: أَيُّكُمْ يَجِيءُ بِسَلَى جَزُورِ بَنِي فُلاَنٍ، فَيَضَعُهُ عَلَى ظَهْرِ مُحَمَّدٍ إِذَا سَجَدَ؟ فَانْبَعَثَ أَشْقَى الْقَوْمِ فَجَاءَ بِهِ، فَنَظَرَ حَتَّى سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَضَعَهُ عَلَى ظَهْرِهِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ، وَأَنَا أَنْظُرُ لاَ أُغْنِي شَيْئًا، لَوْ كَانَ لِي مَنَعَةٌ، قَالَ: فَجَعَلُوا يَضْحَكُونَ وَيُحِيلُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ لاَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ، حَتَّى

احمد بن عثمان، شریح بن مسلمہ، ابراہیم بن یوسف، ان کے والد ماجد، ابو اسحاق، عمرو بن میمون، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ بیت اللہ کے قریب نماز ادا فرما رہے تھے جب کہ ابو جہل اور اُس کے ساتھی بیٹھے ہوئے تھے۔ تو اُن میں سے ایک نے دوسرے سے کہا تم میں سے ایسا کون ہے جو فلاں قبیلے سے اُونٹ کی اوجھڑی لا کر محمد کی پیٹھ پر رکھ دے جب کہ وہ سجدے میں ہو۔ قوم کا ایک بڑا شقی اُٹھا اور جا کر لے آیا۔ انتظار کیا، حتیٰ کہ جب نبی کریم ﷺ سجدے میں تشریف لے گئے تو اس نے مبارک کندھوں کے درمیان پیٹھ اقدس پر رکھ دی۔ میں لاچاری سے دیکھ رہا تھا۔ کاش! میرے ساتھ کوئی ہوتا۔ وہ ہنستے ہوئے ایک دوسرے پر گرنے لگے اور رسول

240م۔ انظر الحدیث: 520,2934,3185,3854,3960، صحیح مسلم: 4625,4627,4626,4628، سنن نسائی: 306

جَاءَتْهُ فَاطِمَةُ، فَطَرَحَتْ عَنْ ظَهْرِهِ، فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ . ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَشَقَّ عَلَيْهِمْ إِذْ دَعَا عَلَيْهِمْ، قَالَ: وَكَانُوا يَرَوْنَ أَنَّ الدَّعْوَةَ فِي ذَلِكَ الْبَلَدِ مُسْتَجَابَةٌ، ثُمَّ سَمَّى: اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِأَبِي جَهْلٍ، وَعَلَيْكَ بِعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، وَالْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ، وَأُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ، وَعُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ - وَعَدَّ السَّابِعَ فَلَمْ يَحْفَظْ - قَالَ: فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَقَدْ رَأَيْتُ الَّذِينَ عَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَرْعَى، فِي الْقَلِيبِ قَلِيبِ بَدْرٍ

اللہ ﷺ سجدے میں رہے اور سر مبارک نہ اُٹھایا۔ حتیٰ کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تشریف لے آئیں اور اُسے آپ کی پیٹھ سے دور کیا تو سر اُٹھایا۔ پھر تین دفعہ فرمایا: اے اللہ قریش کو سنبھال۔ اُن پر آپ ﷺ کا یہ دعا کرنا شاق گزرا کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ اس شہر میں دعا قبول ہوتی ہے۔ پھر نام لیے: اے اللہ! ابوجہل کو سنبھال نیز عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ولید بن عتبہ، اُمیہ بن خلف، اور عقبہ بن ابو معیط کو سات کی تعداد گنی مگر مجھے ساتواں یاد نہیں۔ قسم اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے جن کے رسول اللہ ﷺ نے نام لیے وہ بدر کے گڑھے میں پھینکے ہوئے تھے۔

70 - بَابُ الْبُزَاقِ وَالْمُخَاطِ وَنَحْوِهِ فِي الثَّوْبِ

تھوک اور رینٹ وغیرہ کو کپڑے میں لینا

قَالَ عُرْوَةُ، عَنِ الْمِسْوَرِ، وَمَرْوَانَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ حُدَيْبِيَةَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ: وَمَا تَنَخَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُخَامَةً، إِلَّا وَقَعَتْ فِي كَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ، فَدَلَكَ بِهَا وَجْهَهُ وَجِلْدَهُ

عروہ، مسور اور مروان سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی حدیبیہ سے تشریف آواری ہوئی۔ حدیث بیان کرتے ہوئے نبی کریم ﷺ نے جب بھی مبارک تھوک پھینکا تو وہ اُن میں سے کسی آدمی کی ہتھیلی پر گرتا، جسے وہ اپنے منہ اور جسم پر مل لیتا۔

241 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: بَزَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَوْبِهِ

حُمید سے مروی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے اپنے کپڑے میں تھوکا۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: طَوَّلَهُ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

امام بخاری فرماتے ہیں: ابن ابومریم نے طویل حدیث بیان کی اور فرمایا: مجھے یحییٰ بن ایوب از حمید نے خبر دی، فرمایا: میں نے حضرت انس از نبی ﷺ سنا۔

71 - بَابُ لَا يَجُوزُ الْوُضُوءُ بِالنَّبِيذِ، وَلَا الْمُسْكِرِ

نبیذ اور نشہ لانے والی چیز سے وضو جائز نہیں

وَكَرِهَهُ الْحَسَنُ، وَأَبُو الْعَالِيَةِ وَقَالَ عَطَاءٌ: التَّيَمُّمُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الْوُضُوءِ بِالنَّبِيذِ وَاللَّبَنِ

حسن اور ابو العالیہ نے اسے مکروہ جانا ہے اور عطاء کا قول ہے کہ میرے نزدیک نبیذ اور دودھ سے وضو کرنے کے بجائے تیمم کرنا زیادہ پسند ہے۔

242 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ

ابو سلمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: نشہ لانے والا ہر مشروب حرام ہے۔

72 - بَابُ غَسْلِ الْمَرْأَةِ أَبَاهَا الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ

عورت کا اپنے باپ کے چہرے سے خون دھونا

وَقَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ: امْسَحُوا عَلَى رِجْلِي، فَإِنَّهَا مَرِيضَةٌ

ابو العالیہ نے کہا کہ میرے پیروں پر مالش کرو کیونکہ وہ مریض تھے۔

243 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ سَلاَمٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ، وَسَأَلَهُ النَّاسُ، وَمَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ أَحَدٌ: بِأَيِّ شَيْءٍ دُووِيَ جُرْحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: مَا بَقِيَ أَحَدٌ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، كَانَ عَلِيٌّ يَجِيءُ بِتُرْسِهِ فِيهِ مَاءٌ، وَفَاطِمَةُ تَغْسِلُ عَنْ وَجْهِهِ الدَّمَ، فَأُخِذَ حَصِيرٌ فَأُحْرِقَ، فَحُشِيَ بِهِ جُرْحُهُ

حضرت سہل بن ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لوگوں کے پوچھنے پر سنا کہ میرے اور آپ کے درمیان کوئی چیز آڑ نہ تھی کہ نبی کریم ﷺ کے زخم کا علاج کس چیز سے کیا گیا۔ فرمایا کہ اس چیز کا مجھ سے زیادہ جاننے والا کوئی نہ بچا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی ڈھال میں پانی لاتے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کے چہرِ مبارک سے خون دھو رہی تھیں۔ پس ٹاٹ کا ٹکڑا لے کر جلایا گیا اور وہ آپ ﷺ کے زخم میں بھرا گیا۔

73 - بَابُ السِّوَاكِ

مسواک کا بیان

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: بِتُّ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنَّ

حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ میں نے ایک رات نبی کریم ﷺ کے پاس گزاری۔

242- انظر الحدیث: 5586,5585' صحیح مسلم: 5181,5180,5179' سنن ابو داؤد: 3682' سنن ترمذی: 1863' سنن نسائی: 5610,5609,5608

243- انظر الحدیث: 5722,5248,7,2911,2903' صحیح مسلم: 4620' سنن ترمذی: 2085' سنن ابن ماجہ: 3464

244 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُهُ يَسْتَنُّ بِسِوَاكٍ بِيَدِهِ يَقُولُ أُعْ أُعْ وَالسِّوَاكُ فِي فِيهِ، كَأَنَّهُ يَتَهَوَّعُ

ابوبُردہ سے مروی ہے کہ اُن کے والدِ ماجد نے فرمایا: میں نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ کو اپنے دستِ مبارک سے مسواک کرتے ہوئے پایا۔ اُع اُع فرماتے جب کہ مسواک آپ کے منہ میں تھی گویا تے کررہے ہیں۔

245 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ

ابووائل سے مروی ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ جب رات بیدا ہوتے تو مسواک سے اپنے منہ مبارک کوصاف کرتے۔

فائدہ: مسواک اور سواک سَوْكٌ سے بنا بمعنی مَلنا، مسواک دانتوں کے ملنے کا آلہ۔ شریعت میں مسواک وہ لکڑ ہے جس سے دانت صاف کئے جاتے ہیں۔ سنت یہ ہے کہ یہ کسی پھول یا پھلدار درخت کی نہ ہو، کڑوے درخت ک ہو، موٹائی چھنگلی کے برابر ہو، لمبائی بالشت سے زیادہ نہ ہو، دانتوں کی چوڑائی میں کی جائے نہ کہ لمبائی میں، بے دانت وا انسان اور عورتیں انگلی پھیرلیا کریں۔ مسواک اتنے مقام پر سنت ہے: وضوء میں، قرآن شریف پڑھتے وقت، دانت پ ہونے پر، بھوک، یا دیر تک خاموشی، یا بے خوابی کی وجہ سے منہ سے بو آنے پر۔ احناف کے ہاں مسواک سنتِ وضو ہے، کہ سنت نماز، لہذا باوضو آدمی نماز کے لیے مسواک نہ کرے۔ امام شافعی کے ہاں سنت نماز ہے نہ کہ سنت وضو اور وجہ ظاہر ا ان کے ہاں خون وضو نہیں توڑتا تو اگر مسواک سے دانت میں خون نکل بھی آیا تو نماز درست ہوگی۔ لیکن ہمارے ہاں ب خون وضو توڑ دیتا ہے۔ (مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۲۳۱)

74 - بَابُ دَفْعِ السِّوَاكِ إِلَى الْأَكْبَرِ

مسواک بڑے کو دینا

246 - وَقَالَ عَفَّانُ، حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " أَرَانِي أَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ، فَجَاءَنِي

عفان، صخر بن جُوَیریہ، نافع، حضرت ابن عمر سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ مسواک کررہا ہوں۔ میرے پاس دو شخص

-244 صحیح مسلم: 591' سنن ترمذی: 2085' سنن ابن ماجہ: 3464

-245 انظر الحدیث: 1136,889' صحیح مسلم: 594,593,592' سنن ابوداؤد: 550' سنن نسائی: 1623,1622,1621,1620' سنن ابن ماجہ: 286

-246 صحیح مسلم: 7432,5892

رَجُلَانِ، أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الآخَرِ، فَنَاوَلْتُ السِّوَاكَ الأَصْغَرَ مِنْهُمَا، فَقِيلَ لِي: كَبِّرْ، فَدَفَعْتُهُ إِلَى الأَكْبَرِ مِنْهُمَا " قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: اخْتَصَرَهُ نُعَيْمٌ، عَنِ ابْنِ المُبَارَكِ، عَنْ أُسَامَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ

آئے جن میں ایک دوسرے سے بڑا تھا۔ میں نے مسواک چھوٹے کو پکڑا دی مجھ سے کہا گیا کہ بڑے کو۔ پس میں نے بڑے کے سپرد کردی۔ امام بخاری نے فرمایا کہ نعیم، ابنِ مبارک، اُسامہ، نافع، حضرت ابنِ عمر نے اسے مختصراً بیان کیا ہے۔

75-بَابُ فَضْلِ مَنْ بَاتَ عَلَى الوُضُوءِ

باوضو سونے کی فضیلت

247 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنِ البَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِذَا أَتَيْتَ مَضْجَعَكَ، فَتَوَضَّأْ وُضُوءَكَ لِلصَّلاَةِ، ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الأَيْمَنِ، ثُمَّ قُلْ: اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ، لاَ مَلْجَأَ وَلاَ مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، اللَّهُمَّ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ، فَإِنْ مُتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ، فَأَنْتَ عَلَى الفِطْرَةِ، وَاجْعَلْهُنَّ آخِرَ مَا تَتَكَلَّمُ بِهِ ". قَالَ: فَرَدَّدْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا بَلَغْتُ: اللَّهُمَّ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، قُلْتُ: وَرَسُولِكَ، قَالَ: لاَ، وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم سونے لگو تو نماز جیسا وضو کرلیا کرو۔ پھر دائیں کروٹ لیٹ جایا کرو۔ پھر کہو: "اے اللہ! میں نے اپنا چہرہ تیری جانب کردیا اور اپنا معاملہ تیرے حوالے کردیا اور تجھ سے رغبت اور ڈر رکھتے ہوئے اپنی پیٹھ جھکا دی۔ تیرے سوا کوئی جائے پناہ اور نجات کی جگہ نہیں۔ اے اللہ! میں تیری کتاب پر ایمان لایا جو تو نے اپنے نبی پر نازل فرمائی جنہیں تو نے بھیجا۔" اگر اُس رات موت آگئی تو تم فطرت پر ہوگے اور ان کلمات کو اپنی آخری کلام بنائے۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے یہ کلمات نبی کریم ﷺ کے سامنے دُہرائے۔ جب میں اَللّٰھُمَّ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِیْٓ اَنْزَلْتَ...... پر پہنچا اور وَرَسُوْلِكَ کہا تو فرمایا: نہیں بلکہ وَنَبِيِّكَ الَّذِیْٓ اَرْسَلْتَ کہو۔

☆☆☆☆☆

247- اطراف الحدیث: 6311,6313,6315,7488' صحیح مسلم: 6820,6821,6822' سنن ابو داؤد: 5046,5047,5048' سنن ترمذی: 3394

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

5 - كِتَابُ الْغُسْلِ

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى: ﴿وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضٰى أَوْ عَلٰى سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ مِنْهُ مَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ حَرَجٍ وَلٰكِنْ يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ﴾ (المائدة: 6)

وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارٰى حَتّٰى تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ وَلَا جُنُبًا إِلَّا عَابِرِي سَبِيلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوا وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضٰى أَوْ عَلٰى سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُورًا﴾ (النساء: 43)

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

غسل کا بیان

ارشاد ربانی ہے'' ترجمہ کنز الایمان: اور اگر تمہیں نہانے کی حاجت ہو تو خوب ستھرے ہو لو (پارہ ۶، المائدہ: ۶)'' لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ تک اور فرمایا کہ اے ایمان والو! یہ عَفُوًّا غَفُوْرًا تک۔

1 - بَابُ الْوُضُوءِ قَبْلَ الْغُسْلِ

248 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم "أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَانَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ، بَدَأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ، ثُمَّ يَتَوَضَّأُ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ يُدْخِلُ أَصَابِعَهُ فِي الْمَاءِ، فَيُخَلِّلُ بِهَا أُصُولَ شَعَرِهِ، ثُمَّ يَصُبُّ عَلٰى رَأْسِهِ ثَلَاثَ غُرَفٍ بِيَدَيْهِ، ثُمَّ يُفِيضُ الْمَاءَ عَلٰى جِلْدِهِ كُلِّهِ"

غسل سے پہلے وضو کرنا

نبی کریم ﷺ کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب غسلِ جنابت کی ابتدا فرماتے تو پہلے اپنے مبارک ہاتھوں کو دھوتے۔ پھر نماز جیسا وضو فرماتے پھر اپنی مبارک انگلیوں کو پانی میں ڈالتے اور اُن سے بالوں کی جڑوں میں خلال فرماتے پھر ہاتھوں سے تین لپ پانی لے کر اپنے سر پر ڈالتے۔ پھر پانی کو اپنے سارے جسم پر

248- انظر الحدیث: 272,262 سنن نسائی: 247

بہالیا کرتے تھے۔

فائدہ: اسلام میں غسل چار طرح کے ہیں: فرض، سنت، مستحب اور مباح۔ فرض غسل تین ہیں۔ جنابت سے، حیض سے، نفاس سے۔ جنابت خواہ شہوت سے منی نکلنے کی وجہ سے ہو یا صحبت سے انزال ہو یا نہ ہو۔ غسل سنت پانچ ہیں: جمعہ کا غسل، عیدین کا غسل، احرام کے وقت کا غسل، عرفہ کے دن کا غسل۔ غسل مستحب بہت ہیں: مسلمان ہوتے وقت، مردے کو نہلا کر، قربانی کے دن، طواف زیارت کے لیے، مدینہ منورہ حاضری کے موقعہ پر، وغیرہ۔ غسل مباح جو ٹھنڈک وغیرہ کے لیے کیا جائے۔ اس باب میں بہت سے اقسام کے غسل بیان ہوں گے۔ غسل میں تین فرض ہیں: کلی کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، تمام ظاہری بدن پر پانی بہانا۔ (مراۃ المناجیح ج ا ص ۴۰۹)

249 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الجَعْدِ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: تَوَضَّأَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُضُوءَهُ لِلصَّلاَةِ، غَيْرَ رِجْلَيْهِ، وَغَسَلَ فَرْجَهُ وَمَا أَصَابَهُ مِنَ الأَذَى، ثُمَّ أَفَاضَ عَلَيْهِ المَاءَ، ثُمَّ نَحَّى رِجْلَيْهِ، فَغَسَلَهُمَا، هَذِهِ غُسْلُهُ مِنَ الجَنَابَةِ

حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی زوجۂ مطہرہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا جیسے نماز کے لیے مگر پیر نہیں دھوئے۔ اپنی شرمگاہ اور جو نجاست لگی ہوئی تھی اُسے دھویا پھر اپنے اُوپر پانی بہایا۔ پھر اپنے پیروں پر ڈال کر انہیں دھویا۔ آپ کا غسل جنابت یہ تھا۔

2- بَابُ غُسْلِ الرَّجُلِ مَعَ امْرَأَتِهِ

مرد کا اپنی بیوی کے ساتھ غسل کرنا

250 - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنْ قَدَحٍ يُقَالُ لَهُ الفَرَقُ

عروہ سے مروی ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں اور نبی کریم ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کرلیا کرتے تھے جو قدح تھا اور اسے فرق کہا جاتا تھا۔

3- بَابُ الغُسْلِ بِالصَّاعِ وَنَحْوِهِ

ایک صاع تقریباً پانی سے غسل کرنا

-249 انظر الحدیث: 281,276,274,266,265,260,259,257 صحیح مسلم: 722,721,720 سنن ابو داؤد: 245 سنن ترمذی: 103 سنن نسائی: 417,416,253 سنن ابن ماجہ: 467

-250 انظر الحدیث: 7339,5956,299,273,263,261

251 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ، قَالَ: حَدَّثَنِي شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ حَفْصٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ، يَقُولُ: دَخَلْتُ أَنَا وَأَخُو عَائِشَةَ عَلَى عَائِشَةَ، فَسَأَلَهَا أَخُوهَا عَنْ غُسْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَدَعَتْ بِإِنَاءٍ نَحْوًا مِنْ صَاعٍ، فَاغْتَسَلَتْ، وَأَفَاضَتْ عَلَى رَأْسِهَا، وَبَيْنَنَا وَبَيْنَهَا حِجَابٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: قَالَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، وَبَهْزٌ، وَالجُدِّيُّ، عَنْ شُعْبَةَ، قَدْرِ صَاعٍ

ابوسلمہ سے مروی ہے کہ میں اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بھائی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اُن کے بھائی نے اُن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے ایک برتن منگوایا جس میں تقریباً ایک صاع پانی تھا اور غسل کیا۔ یعنی اپنے سر پر پانی بہایا جب کہ ہمارے اور اُن کے درمیان پردہ حائل تھا۔ امام ابوعبداللہ بخاری نے فرمایا کہ یزید بن ہارون اور بہز اور جدی نے شعبہ سے مروی کی ہے کہ ایک صاع کی مقدار میں۔

252 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ، أَنَّهُ كَانَ عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ هُوَ وَأَبُوهُ وَعِنْدَهُ قَوْمٌ فَسَأَلُوهُ عَنِ الغُسْلِ، فَقَالَ: يَكْفِيكَ صَاعٌ، فَقَالَ رَجُلٌ: مَا يَكْفِينِي، فَقَالَ جَابِرٌ: كَانَ يَكْفِي مَنْ هُوَ أَوْفَى مِنْكَ شَعَرًا، وَخَيْرٌ مِنْكَ ثُمَّ أَمَّنَا فِي ثَوْبٍ

ابوجعفر سے مروی ہے کہ وہ اور اُن کے والد ماجد حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس تھے اور ان کے پاس اور لوگ بھی تھے۔ انہوں نے ان سے غسل کے بارے میں پوچھا۔ فرمایا کہ تمہیں ایک صاع پانی کافی ہے۔ ایک آدمی نے کہا کہ مجھے تو کافی نہیں ہوگا۔ حضرت جابر نے فرمایا کہ اتنا پانی اُن کے لیے کافی ہوتا تھا جن کے تم سے زیادہ بال تھے اور تم سے بہتر تھے، پھر ایک کپڑے میں ہماری امامت کرتے تھے۔

253 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَيْمُونَةَ كَانَا يَغْتَسِلَانِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: كَانَ ابْنُ عُيَيْنَةَ، يَقُولُ أَخِيرًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ، وَالصَّحِيحُ مَا رَوَى أَبُو نُعَيْمٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک ہی برتن سے غسل فرمالیا کرتے تھے ××× امام ابوعبداللہ بخاری نے فرمایا کہ ابن عُیینہ آخر میں ابن عباس عن میمونہ کہا کرتے جب کہ صحیح وہی ہے جو ابونعیم نے مروی کی ہے۔

4 - بَابُ مَنْ أَفَاضَ عَلَى

جو اپنے سر پر تین مرتبہ

-251 صحیح مسلم: 726، سنن نسائی: 227

-252 انظر الحدیث: 256,255، سنن نسائی: 252

-253 صحیح مسلم: 732

رَأْسِهِ ثَلَاثًا

254 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَنَا فَأُفِيضُ عَلَى رَأْسِي ثَلَاثًا، وَأَشَارَ بِيَدَيْهِ كِلْتَيْهِمَا

پانی بہائے

سلیمان بن صرد نے حضرت جبیر بن معطم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اپنے سر پر تین دفعہ پانی بہاتا ہوں اور اپنے دونوں ہاتھوں سے اشارہ فرمایا۔

255 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مِخْوَلِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُفْرِغُ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثًا

محمد بن علی سے مروی ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ اپنے سر اقدس پر تین دفعہ پانی ڈالا کرتے تھے۔

256 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَامٍ، حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ، قَالَ: قَالَ لِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَأَتَانِي ابْنُ عَمِّكَ يُعَرِّضُ بِالحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ابْنِ الحَنَفِيَّةِ. قَالَ: كَيْفَ الغُسْلُ مِنَ الجَنَابَةِ؟ فَقُلْتُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُ ثَلَاثَةَ أَكُفٍّ وَيُفِيضُهَا عَلَى رَأْسِهِ، ثُمَّ يُفِيضُ عَلَى سَائِرِ جَسَدِهِ فَقَالَ لِي الحَسَنُ إِنِّي رَجُلٌ كَثِيرُ الشَّعَرِ، فَقُلْتُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ مِنْكَ شَعَرًا

ابو جعفر سے مروی ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے فرمایا: تمہارے چچازاد بھائی حسن بن محمد بن حنیفہ میرے پاس آئے اور غسل جنابت کے بارے میں پوچھا تو میں نے کہا: نبی کریم ﷺ تین لپ پانی لے کر اپنے سر اقدس پر ڈالا کرتے۔ پھر اپنے تمام جسم پر بہاتے تھے۔ حسن نے مجھ سے کہا کہ میرے جسم پر بال زیادہ ہیں۔ میں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ کے موئے مبارک تم سے زیادہ تھے۔

5-بَابُ الغُسْلِ مَرَّةً وَاحِدَةً

غسل ایک ہی بار ہے

257 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں

254- صحیح مسلم:739,738' سنن ابو داؤد:239' سنن نسائی:423,250' سنن ابن ماجہ:570

255- راجع الحدیث:252' سنن نسائی:425

256- راجع الحدیث:255

257- راجع الحدیث:249

أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَتْ مَيْمُونَةُ: وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاءً لِلْغُسْلِ، فَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، ثُمَّ أَفْرَغَ عَلَى شِمَالِهِ، فَغَسَلَ مَذَاكِيرَهُ، ثُمَّ مَسَحَ يَدَهُ بِالْأَرْضِ، ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ، وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ، ثُمَّ أَفَاضَ عَلَى جَسَدِهِ، ثُمَّ تَحَوَّلَ مِنْ مَكَانِهِ فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ

نے نبی کریم ﷺ کے غسل کے لیے پانی رکھا تو آپ ﷺ نے دو دفعہ اپنے مبارک ہاتھ دھوئے یا تین مرتبہ۔ پھر اپنے بائیں ہاتھ میں پانی لے کر شرمگاہ کو دھویا۔ پھر زمین سے اپنا ہاتھ رگڑا، پھر کلی کی، ناک میں پانی لیا نیز اپنے منہ اور ہاتھوں کو دھویا۔ پھر اپنے جسم پر پانی ڈالا۔ پھر اُس جگہ سے ہٹ کر اپنے پیروں کو دھویا۔

6- بَابُ مَنْ بَدَأَ بِالْحِلَابِ أَوِ الطِّيبِ عِنْدَ الْغُسْلِ

جو غسل کرتے وقت حِلاب یا خوشبو سے ابتدا کرے

258- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ حَنْظَلَةَ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صلّى الله عليه وسلم إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ، دَعَا بِشَيْءٍ نَحْوَ الْحِلَابِ، فَأَخَذَ بِكَفِّهِ، فَبَدَأَ بِشِقِّ رَأْسِهِ الْأَيْمَنِ، ثُمَّ الْأَيْسَرِ، فَقَالَ بِهِمَا عَلَى وَسَطِ رَأْسِهِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب غسلِ جنابت فرماتے تو حِلاب وغیرہ کوئی خوشبودار چیز منگواتے اور اُسے اپنے ہاتھ میں لے کر سر کی داہنی جانب سے شروع فرماتے، پھر بائیں جانب۔ پھر دونوں ہاتھوں سے سر کے درمیان میں لگاتے۔

7- بَابُ الْمَضْمَضَةِ وَالِاسْتِنْشَاقِ فِي الْجَنَابَةِ

غسل جنابت میں کلی کرنا اور ناک میں پانی لینا

259- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمٌ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: حَدَّثَتْنَا مَيْمُونَةُ قَالَتْ: صَبَبْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلًا، فَأَفْرَغَ بِيَمِينِهِ عَلَى يَسَارِهِ فَغَسَلَهُمَا، ثُمَّ غَسَلَ فَرْجَهُ، ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ الْأَرْضَ فَمَسَحَهَا بِالتُّرَابِ، ثُمَّ غَسَلَهَا، ثُمَّ تَمَضْمَضَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ کے غسل کے لیے پانی رکھا۔ آپ ﷺ نے دائیں ہاتھ کے ساتھ بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور دونوں کو دھویا۔ پھر اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مٹی سے رگڑے اور انہیں دھویا۔ پھر کلی کی اور ناک میں پانی لیا۔ پھر چہرے کو دھویا اور اپنے سر پر پانی ڈالا۔ پھر

258- صحیح مسلم:723، سنن ابو داؤد:240، سنن نسائی:422

259- راجع الحدیث:249

وَاسْتَنْشَقَ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ، وَأَفَاضَ عَلَى رَأْسِهِ، ثُمَّ تَنَحَّى، فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ، ثُمَّ أُتِيَ بِمِنْدِيلٍ فَلَمْ يَنْفُضْ بِهَا

وہاں سے ہٹ گئے اور اپنے پیروں کو دھویا۔ پھر رومال پیش کیا گیا لیکن اُسے استعمال نہ فرمایا (یعنی اُس سے جسم نہ پونچھا)۔

8- بَابُ مَسْحِ الْيَدِ بِالتُّرَابِ لِتَكُونَ أَنْقَى

صاف کرنے کے لیے ہاتھ کو مٹی سے مَلنا

260 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ الْحُمَيْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ، فَغَسَلَ فَرْجَهُ بِيَدِهِ، ثُمَّ دَلَكَ بِهَا الْحَائِطَ، ثُمَّ غَسَلَهَا، ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ غَسَلَ رِجْلَيْهِ

عبداللہ بن زبیر حُمیدی، سفیان، اعمش، سالم بن ابو الجعد، کُرَیب حضرت ابن عباس، حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل جنابت فرمایا تو اپنے ہاتھ سے اپنی شرمگاہ کو دھویا۔ پھر ایک دیوار سے مل کر دھویا۔ پھر وضو کیا جیسا نماز کے لیے کرتے ہیں۔ جب غسل سے فارغ ہو گئے، تو اپنے دونوں پیر دھوئے۔

9- بَابٌ: هَلْ يُدْخِلُ الْجُنُبُ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ قَبْلَ أَنْ يَغْسِلَهَا، إِذَا لَمْ يَكُنْ عَلَى يَدِهِ قَذَرٌ غَيْرُ الْجَنَابَةِ

کیا دھونے سے پہلے جنابت والا اپنا ہاتھ برتن میں ڈال سکتا ہے جب کہ جنابت کے سوا اس کے ہاتھ میں کوئی اور نجاست نہ لگی ہو

وَأَدْخَلَ ابْنُ عُمَرَ، وَالْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ يَدَهُ فِي الطَّهُورِ وَلَمْ يَغْسِلْهَا، ثُمَّ تَوَضَّأَ وَلَمْ يَرَ ابْنُ عُمَرَ، وَابْنُ عَبَّاسٍ بَأْسًا بِمَا يَنْتَضِحُ مِنْ غُسْلِ الْجَنَابَةِ

چنانچہ حضرت ابنِ عمر اور حضرت براء عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وضو کے پانی میں اپنے ہاتھ ڈالے اور انہیں دھویا نہیں تھا، پھر وضو کیا۔ حضرت ابنِ عمر اور حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم غسلِ جنابت کی چھینٹوں میں کوئی حرج نہ جانتے تھے۔

261 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، أَخْبَرَنَا أَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ، تَخْتَلِفُ أَيْدِينَا فِيهِ

قاسم سے مروی ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کرلیا کرتے تھے اور اُس میں ہمارے ہاتھ آپس میں ٹکرا بھی جاتے تھے۔

-260 راجع الحدیث: 249

-261 راجع الحدیث: 250، صحیح مسلم: 729

262 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ غَسَلَ يَدَهُ

ہشام کے والدِ ماجد سے، مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب غسلِ جنابت فرماتے تو اپنا ہاتھ دھولیا کرتے تھے۔

263 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنْ جَنَابَةٍ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ القَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے، مروی ہے کہ میں اور نبی کریم ﷺ ایک ہی برتن سے غسلِ جنابت کرلیا کرتے تھے۔ عبدالرحمن بن قاسم، اِن کے والدِ ماجد نے حضرت عائشہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

264 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالمَرْأَةُ مِنْ نِسَائِهِ يَغْتَسِلاَنِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ زَادَ مُسْلِمٌ، وَوَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، عَنْ شُعْبَةَ مِنَ الجَنَابَةِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کی ازواجِ مطہرات میں سے کوئی بھی ایک ہی برتن سے غسل فرمالیا کرتے تھے۔ مسلم اور وہب بن جریر نے شعبہ سے یہ بھی مروی کی کہ غسل جنابت۔

10 - بَابُ تَفْرِيقِ الغُسْلِ وَالوُضُوءِ

دھونے اور وضو کے درمیان وقفہ

وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ غَسَلَ قَدَمَيْهِ بَعْدَ مَا جَفَّ وَضُوءُهُ

حضرت ابن عمر کے متعلق مذکور ہے کہ انہوں نے اعضائے وضو خشک ہونے کے بعد پیر دھوئے۔

265 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الجَعْدِ، عَنْ كُرَيْبٍ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَتْ مَيْمُونَةُ: وَضَعْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے لیے پانی رکھا تاکہ اُس سے غسل فرمالیں۔ آپ ﷺ نے اپنے مبارک ہاتھوں پر

262- سنن ابو داؤد: 242

263- راجع الحدیث: 250' سنن نسائی: 410,233

265- راجع الحدیث: 249

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاءً يَغْتَسِلُ بِهِ، فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ، فَغَسَلَهُمَا مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، ثُمَّ أَفْرَغَ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ، فَغَسَلَ مَذَاكِيرَهُ، ثُمَّ دَلَكَ يَدَهُ بِالْأَرْضِ، ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ، وَغَسَلَ رَأْسَهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ أَفْرَغَ عَلَى جَسَدِهِ، ثُمَّ تَنَحَّى مِنْ مَقَامِهِ، فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ

پانی ڈال کر انہیں دو یا تین دفعہ دھویا۔ پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر اپنی شرمگاہ کو دھویا۔ پھر زمین سے اپنا ہاتھ ملا۔ پھر کلی کی اور ناک میں پانی لیا۔ پھر اپنے چہرہ انور اور ہاتھوں کو دھویا۔ پھر اپنے سرِ اقدس کو تین مرتبہ دھویا۔ پھر اپنے جسم پر پانی ڈالا۔ پھر اس جگہ سے ہٹ کر اپنے دونوں پیر دھوئے۔

11- بَابُ مَنْ أَفْرَغَ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ فِي الْغُسْلِ

غسل میں اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالنا

266 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ كُرَيْبٍ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ، قَالَتْ: وَضَعْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلًا وَسَتَرْتُهُ، فَصَبَّ عَلَى يَدِهِ، فَغَسَلَهَا مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ - قَالَ: سُلَيْمَانُ لَا أَدْرِي، أَذَكَرَ الثَّالِثَةَ أَمْ لَا؟ - ثُمَّ أَفْرَغَ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ، فَغَسَلَ فَرْجَهُ، ثُمَّ دَلَكَ يَدَهُ بِالْأَرْضِ أَوْ بِالْحَائِطِ، ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ، وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ، وَغَسَلَ رَأْسَهُ، ثُمَّ صَبَّ عَلَى جَسَدِهِ، ثُمَّ تَنَحَّى فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ، فَنَاوَلْتُهُ خِرْقَةً، فَقَالَ بِيَدِهِ هَكَذَا، وَلَمْ يُرِدْهَا"

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے غسل کے لیے پانی رکھ دیا اور پردہ کر دیا۔ آپ ﷺ نے اپنے مبارک ہاتھ پر پانی ڈال کر اُسے ایک یا دو مرتبہ دھویا۔ سلیمان راوی کا بیان ہے کہ میں نہیں جانتا کہ تیسری مرتبہ کا ذکر کیا یا نہیں۔ پھر اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر اپنی شرمگاہ کو دھویا۔ پھر اپنا ہاتھ زمین یا دیوار سے ملا۔ پھر کلی کی اور ناک میں پانی لیا اور چہرہ، اقدس دونوں ہاتھوں اور سر کو دھویا۔ پھر سارے جسم پر پانی ڈالا۔ پھر اس جگہ سے ہٹ کر دونوں پیر دھوئے۔ میں نے ایک کپڑا پیش کیا تو ہاتھ سے اس طرح اشارہ کیا اور اُسے واپس نہ کیا۔

12- بَابُ إِذَا جَامَعَ ثُمَّ عَادَ، وَمَنْ دَارَ عَلَى نِسَائِهِ فِي غُسْلٍ وَاحِدٍ

جب کہ جماع کے بعد جماع کرے اور جو ایک ہی غسل سے اپنی تمام بیویوں کے پاس جائے

267 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

ابراہیم بن محمد بن منتشر کے والدِ ماجد سے مروی

266- راجع الحدیث: 249

267- انظر الحدیث: 270' صحیح مسلم: 2836,2835,2834' سنن نسائی: 429,415

ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: ذَكَرْتُهُ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ: يَرْحَمُ اللَّهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ، ثُمَّ يُصْبِحُ مُحْرِمًا يَنْضَخُ طِيبًا

ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابو عبدالرحمن پر رحم فرمائے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگاتی اور وہ اپنی ازواجِ مطہرات کے پاس جاتے۔ پھر صبح کو احرام باندھ لیتے اور خوشبو آ رہی ہوتی۔

268 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُورُ عَلَى نِسَائِهِ فِي السَّاعَةِ الوَاحِدَةِ مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَهُنَّ إِحْدَى عَشْرَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسٍ أَوَكَانَ يُطِيقُهُ؟ قَالَ: كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّهُ أُعْطِيَ قُوَّةَ ثَلاَثِينَ وَقَالَ سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، إِنَّ أَنَسًا، حَدَّثَهُمْ تِسْعُ نِسْوَةٍ

قتادہ سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات اور دن کی ایک ہی گھڑی میں اپنی ازواجِ مطہرات کے پاس دورہ فرماتے تھے جو گیارہ تھیں۔ میں نے حضرت انس سے کہا کہ کیا اتنی قوت تھی؟ فرمایا کہ ہم یہ کہا کرتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تیس مردوں کی قوت عطا فرمائی گئی ہے۔ سعید نے قتادہ سے مروی کی کہ حضرت انس نے اُن سے نَو ازواجِ مطہرات بیان فرمائیں۔

13 - بَابُ غَسْلِ المَذْيِ وَالوُضُوءِ مِنْهُ

مذی کو دھونا اور اُس سے غسل لازم آنا

269 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَأَمَرْتُ رَجُلًا أَنْ يَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لِمَكَانِ ابْنَتِهِ، فَسَأَلَ فَقَالَ: تَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میری مذی بہت نکلتی تھی تو میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کی وجہ سے ایک شخص سے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وضو کرو اور شرمگاہ کو دھو لیا کرو۔

14 - بَابُ مَنْ تَطَيَّبَ ثُمَّ اغْتَسَلَ وَبَقِيَ أَثَرُ الطِّيبِ

جو خوشبو لگا کر غسل کرے اور خوشبو کا اثر باقی رہے

270 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو

محمد بن منتشر کا بیان ہے کہ میں نے ام المومنین

-269 راجع الحدیث: 132 سنن نسائی: 152

-270 راجع الحدیث: 267

عَوَانَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ، فَذَكَرْتُ لَهَا قَوْلَ ابْنِ عُمَرَ: مَا أُحِبُّ أَنْ أُصْبِحَ مُحْرِمًا أَنْضَخُ طِيبًا، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: أَنَا طَيَّبْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ طَافَ فِي نِسَائِهِ، ثُمَّ أَصْبَحَ مُحْرِمًا

حضرت عائشہ سے حضرت ابن عمر کا قول: ''مجھے یہ پسند نہیں کہ صبح کو احرام باندھوں اور مجھ سے خوشبو آئے۔'' بیان کر کے حکم پوچھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کو خوشبو لگاتی۔ پھر اپنی ازواجِ مطہرات کے پاس دورہ فرماتے۔ پھر صبح کو احرام باندھ لیتے۔

271 - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ، فِي مَفْرِقِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم وَهُوَ مُحْرِمٌ

آدم بن ابو ایاس، شعبہ، حکم، ابراہیم، اسود سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: گویا میں نبی کریم ﷺ کی مانگ میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں جب کہ آپ ﷺ حالتِ احرام میں تھے۔

15 - بَابُ تَخْلِيلِ الشَّعَرِ، حَتَّى إِذَا ظَنَّ أَنَّهُ قَدْ أَرْوَى بَشَرَتَهُ أَفَاضَ عَلَيْهِ

بالوں میں خلال کرنا اور جلد گیلی ہونے کا یقین ہوجانے پر پانی بہادینا

272 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ، غَسَلَ يَدَيْهِ، وَتَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ اغْتَسَلَ، ثُمَّ يُخَلِّلُ بِيَدِهِ شَعَرَهُ، حَتَّى إِذَا ظَنَّ أَنَّهُ قَدْ أَرْوَى بَشَرَتَهُ، أَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب غسلِ جنابت فرماتے تو اپنے مبارک ہاتھوں کو دھوتے اور نماز جیسا وضو فرماتے۔ پھر غسل فرماتے یعنی اپنے دستِ مبارک سے بالوں میں خلال کرتے۔ جب یقین ہوجاتا کہ جلد تر ہوگئی ہے تو اُس پر تین مرتبہ پانی ڈالتے، پھر سارے جسم کو دھوتے۔

273 - وَقَالَتْ: كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ، نَغْرِفُ مِنْهُ جَمِيعًا

وہ فرماتی ہیں کہ میں اور رسول اللہ ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کرلیا کرتے، دونوں اس سے چلوؤں سے پانی لیتے۔

-271 انظر الحدیث: 5923,5918,1538 'صحیح مسلم: 2828 'سنن نسائی: 2696

-272 سنن نسائی: 418

-273 راجع الحدیث: 250 'سنن نسائی: 409,232

16 - بَابُ مَنْ تَوَضَّأَ فِي الْجَنَابَةِ، ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهِ، وَلَمْ يُعِدْ غَسْلَ مَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مَرَّةً أُخْرَى

جو حالت جنابت میں وضو کرے، پھر تمام جسم کو دھوئے لیکن اعضائے وضو کو دوبارہ نہ دھوئے

274 - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى، قَالَ: أَخْبَرَنَا الفَضْلُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: أَخْبَرَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ كُرَيْبٍ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ: وَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضُوءَ الجَنَابَةِ، فَأَكْفَأَ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلاَثًا، ثُمَّ غَسَلَ فَرْجَهُ، ثُمَّ ضَرَبَ يَدَهُ بِالأَرْضِ أَوِ الحَائِطِ، مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلاَثًا، ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ، وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ، ثُمَّ أَفَاضَ عَلَى رَأْسِهِ المَاءَ، ثُمَّ غَسَلَ جَسَدَهُ، ثُمَّ تَنَحَّى فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ قَالَتْ: فَأَتَيْتُهُ بِخِرْقَةٍ فَلَمْ يُرِدْهَا، فَجَعَلَ يَنْفُضُ بِيَدِهِ

حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے غسلِ جنابت کے لیے پانی رکھا گیا پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر دو یا تین دفعہ پانی ڈالا۔ پھر اپنی شرمگاہ کو دھویا۔ پھر اپنا ہاتھ زمین یا دیوار پر دو یا تین مرتبہ مارا۔ پھر کلی کی اور ناک میں پانی لیا نیز اپنے مبارک چہرے اور کلائیوں کو دھویا۔ پھر اپنے سر پر پانی بہایا پھر اس جگہ سے ہٹ کر پیر دھوئے۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں نے ایک کپڑا پیش کیا تو قبول نہ فرمایا اور اپنے ہاتھ سے پونچھتے رہے۔

17 - بَابُ إِذَا ذَكَرَ فِي المَسْجِدِ أَنَّهُ جُنُبٌ، يَخْرُجُ كَمَا هُوَ، وَلاَ يَتَيَمَّمُ

جب مسجد میں جنبی ہونا یاد آ جائے تو اُسی طرح نکل جائے اور تیمم نہ کرے

275 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: أُقِيمَتِ الصَّلاَةُ وَعُدِّلَتِ الصُّفُوفُ قِيَامًا، فَخَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا قَامَ فِي مُصَلَّاهُ، ذَكَرَ أَنَّهُ جُنُبٌ، فَقَالَ لَنَا: مَكَانَكُمْ ثُمَّ رَجَعَ فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَيْنَا وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ، فَكَبَّرَ فَصَلَّيْنَا مَعَهُ"

ابوسلمہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نماز کی اقامت کہی گئی اور کھڑے ہو کر صفیں برابر کر لی گئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے۔ جب اپنے مصلّے پر کھڑے ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جنبی ہونا یاد آیا۔ ہم سے فرمایا کہ اپنی جگہ پر رہنا۔ پھر جا کر غسل کیا اور ہمارے پاس تشریف لائے اور سر مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا۔ پس تکبیر کہی اور

-274 راجع الحدیث: 249

-275 انظر الحدیث: 640,639 صحیح مسلم: 1366 سنن ابو داؤد: 235

تَابَعَهُ عَبْدُ الْأَعْلَى، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَرَوَاهُ الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ

ہمارے ساتھ نماز پڑھی۔ متابعت کی اس کی عبدالاعلیٰ معمر نے زہری سے اور مروی کیا اسے اوزاعی نے زہری سے۔

18 - بَابُ نَفْضِ الْيَدَيْنِ مِنَ الْغُسْلِ عَنِ الْجَنَابَةِ

غسلِ جنابت کے بعد دونوں ہاتھوں کو جھاڑنا

276 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو حَمْزَةَ قَالَ: سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَتْ مَيْمُونَةُ: وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلًا، فَسَتَرْتُهُ بِثَوْبٍ، وَصَبَّ عَلَى يَدَيْهِ، فَغَسَلَهُمَا، ثُمَّ صَبَّ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ، فَغَسَلَ فَرْجَهُ، فَضَرَبَ بِيَدِهِ الْأَرْضَ، فَمَسَحَهَا، ثُمَّ غَسَلَهَا، فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ، وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ، ثُمَّ صَبَّ عَلَى رَأْسِهِ وَأَفَاضَ عَلَى جَسَدِهِ، ثُمَّ تَنَحَّى، فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ، فَنَاوَلْتُهُ ثَوْبًا فَلَمْ يَأْخُذْهُ، فَانْطَلَقَ وَهُوَ يَنْفُضُ يَدَيْهِ

حضرت ابنِ عباس سے مروی ہے کہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ کے غسل کے لیے پانی رکھا اور کپڑے سے پردہ کر دیا۔ آپ ﷺ نے ہاتھ پر پانی ڈال کر انہیں دھویا۔ پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور اپنی شرمگاہ کو دھویا۔ پس اپنا ہاتھ زمین پر مار کر رگڑا پھر اُسے دھویا۔ چنانچہ کلی کی اور ناک میں پانی لیا اور مبارک چہرے اور کلائیوں کو دھویا۔ پھر اپنے سر پر پانی بہایا اور اپنے جسم پر پانی ڈالا۔ پھر دور ہٹ کر اپنے پیر دھوئے میں نے ایک کپڑا پیش کیا تو نہ لیا اور اپنے ہاتھوں کو جھاڑتے ہوئے تشریف لے گئے۔

19 - بَابُ مَنْ بَدَأَ بِشِقِّ رَأْسِهِ الْأَيْمَنِ فِي الْغُسْلِ

جو سر کے دائیں سے غسل شروع کرے

277 - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كُنَّا إِذَا أَصَابَتْ إِحْدَانَا جَنَابَةٌ، أَخَذَتْ بِيَدَيْهَا ثَلَاثًا فَوْقَ رَأْسِهَا، ثُمَّ تَأْخُذُ بِيَدِهَا عَلَى شِقِّهَا الْأَيْمَنِ، وَبِيَدِهَا الْأُخْرَى عَلَى شِقِّهَا الْأَيْسَرِ

صفیہ بنت شیبہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: جب ہم میں سے کسی کو جنابت ہوتی تو اپنے ہاتھوں سے تین لپ پانی اپنے سر پر بہاتیں پھر اپنے ایک ہاتھ سے سر کی دائیں جانب کو اور دوسرے ہاتھ سے بائیں جانب کو رگڑا جاتا۔

276- راجع الحدیث: 249

277- سنن ابو داؤد: 253

20- بَابُ مَنِ اغْتَسَلَ عُرْيَانًا وَحْدَهُ فِي الخَلْوَةِ، وَمَنْ تَسَتَّرَ فَالتَّسَتُّرُ أَفْضَلُ

جو تنہائی میں برہنہ نہائے اور دوسرے نے پردہ کیا تو پردہ کرنا افضل ہے

وَقَالَ بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللهُ أَحَقُّ أَنْ يُسْتَحْيَا مِنْهُ مِنَ النَّاسِ

بہز، اِن کے والدِ ماجد، اُن کے جدِّ امجد نے نبی کریم ﷺ سے مروی کی ہے کہ لوگوں سے زیادہ اللہ تعالیٰ مستحق ہے کہ اُس سے حیا کی جائے۔

278 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ يَغْتَسِلُونَ عُرَاةً، يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ، وَكَانَ مُوسَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ وَحْدَهُ، فَقَالُوا: وَاللَّهِ مَا يَمْنَعُ مُوسَى أَنْ يَغْتَسِلَ مَعَنَا إِلَّا أَنَّهُ آدَرُ، فَذَهَبَ مَرَّةً يَغْتَسِلُ، فَوَضَعَ ثَوْبَهُ عَلَى حَجَرٍ، فَفَرَّ الحَجَرُ بِثَوْبِهِ، فَخَرَجَ مُوسَى فِي إِثْرِهِ، يَقُولُ: ثَوْبِي يَا حَجَرُ، حَتَّى نَظَرَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ إِلَى مُوسَى، فَقَالُوا: وَاللَّهِ مَا بِمُوسَى مِنْ بَأْسٍ، وَأَخَذَ ثَوْبَهُ، فَطَفِقَ بِالحَجَرِ ضَرْبًا" فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَاللَّهِ إِنَّهُ لَنَدَبٌ بِالحَجَرِ، سِتَّةٌ أَوْ سَبْعَةٌ، ضَرْبًا بِالحَجَرِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بنی اسرائیل برہنہ غسل کیا کرتے اور ایک دوسرے کو دیکھتے رہتے جب کہ حضرت موسیٰ تنہا غسل کرتے۔ لوگوں نے کہا کہ خدا کی قسم، حضرت موسیٰ ہمارے ساتھ اسی لیے غسل نہیں کرتے کہ اُن کے خصیے پھولے ہوئے ہیں۔ ایک مرتبہ وہ غسل کرنے لگے اور اپنے کپڑے ایک پتھر پر رکھ دیئے۔ پتھر کپڑے لے کر بھاگا اور حضرت موسیٰ نے اس کا پیچھا کیا اور کہتے: اے پتھر! میرے کپڑے، اے پتھر! میرے کپڑے۔ حتیٰ کہ بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ کو دیکھ لیا اور کہا: خدا کی قسم، موسیٰ کو کچھ نہیں۔ انہوں نے کپڑے لے لیے اور پتھر کو ضرب لگائی۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: خدا کی قسم، حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ضرب کے پتھر پر چھ یا سات نشان ہیں۔

279 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "بَيْنَا أَيُّوبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا، فَخَرَّ عَلَيْهِ جَرَادٌ مِنْ ذَهَبٍ، فَجَعَلَ أَيُّوبُ يَحْتَثِي فِي ثَوْبِهِ، فَنَادَاهُ رَبُّهُ: يَا أَيُّوبُ، أَلَمْ أَكُنْ أَغْنَيْتُكَ عَمَّا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی سے مروی ہے کہ حضرت ایوب علیہ السلام برہنہ غسل فرما رہے تھے تو اُن پر سونے کی ٹڈیاں برسنے لگیں۔ حضرت ایوب علیہ السلام انہیں اپنے کپڑے میں اکٹھا کرنے لگے۔ اُن کے

-278 انظر الحدیث: 4799,3404 صحیح مسلم: 6098

-279 انظر الحدیث: 7493,3391

تَرَى؟ قَالَ: بَلَى وَعِزَّتِكَ، وَلَكِنْ لاَ غِنَى بِي عَنْ بَرَكَتِكَ " وَرَوَاهُ إِبْرَاهِيمُ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَا أَيُّوبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا

رب نے ندا فرمائی اے ایوب! جو تو دیکھتا ہے کیا میں نے تجھے اس سے بے نیاز نہیں کر دیا ہے؟ عرض کی کہ تیری عزت کی قسم، کیوں نہیں لیکن میں تیری برکت سے بے نیاز نہیں ہو سکتا اور مروی کیا ہے اسے ابراہیم، موسیٰ بن عقبہ، صفوان، عطاء بن یسار، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے کہ حضرت ایوب علیہ السلام برہنہ غسل کر رہے تھے۔

21- بَابُ التَّسَتُّرِ فِي الغُسْلِ عِنْدَ النَّاسِ

نہاتے وقت لوگوں کے سامنے پردہ کرنا

280- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ، مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، أَنَّ أَبَا مُرَّةَ مَوْلَى أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ، تَقُولُ: ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ تَسْتُرُهُ فَقَالَ: مَنْ هَذِهِ؟ فَقُلْتُ: أَنَا أُمُّ هَانِئٍ

ابومرہ مولیٰ اُمِّ ہانی بنت ابوطالب سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت اُمِّ ہانی بنت ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ فتح مکہ کے سال میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی تو آپ ﷺ کو غسل فرماتے ہوئے پایا اور فاطمہ نے پردا کیا ہوا تھا۔ فرمایا کہ یہ کون ہے؟ عرض کی کہ میں اُمِّ ہانی ہوں۔

281- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الجَعْدِ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ: سَتَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَغْتَسِلُ مِنَ الجَنَابَةِ، فَغَسَلَ يَدَيْهِ، ثُمَّ صَبَّ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ، فَغَسَلَ فَرْجَهُ وَمَا أَصَابَهُ، ثُمَّ مَسَحَ بِيَدِهِ عَلَى الحَائِطِ أَوِ الأَرْضِ، ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلاَةِ غَيْرَ رِجْلَيْهِ، ثُمَّ أَفَاضَ عَلَى جَسَدِهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ کے لیے پردہ کر دیا جب کہ آپ ﷺ غسلِ جنابت فرما رہے تھے، آپ نے اپنے دونوں ہاتھ دھوئے۔ پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور اپنی شرمگاہ کو دھویا اور جو کچھ لگ گیا تھا۔ پھر اپنا ہاتھ دیوار یا زمین پر ملا۔ پھر نماز جیسا وضو کیا سوائے پیروں کے۔ پھر اپنے مبارک جسم پر پانی ڈالا۔

280- انظر الحديث: 6158,3171,357' صحیح مسلم: 1666' سنن ترمذی: 2734,1579' سنن ابن ماجہ: 465

281- راجع الحديث: 349,239

الْمَاءَ، ثُمَّ تَنَحَّى، فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ تَابَعَهُ أَبُو عَوَانَةَ، وَابْنُ فُضَيْلٍ فِي السَّتْرِ

پھر اس جگہ سے ہٹ کر جا کر اپنے پیر دھوئے۔ پردے کے بارے میں ابوعوانہ اور ابن فضیل نے ان کی متابعت کی ہے۔

22-بَابُ إِذَا احْتَلَمَتِ الْمَرْأَةُ

جب عورت کو احتلام ہو جائے

282 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا قَالَتْ: جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ امْرَأَةُ أَبِي طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ: إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ، هَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ غُسْلٍ إِذَا هِيَ احْتَلَمَتْ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ

زینب بنت ابوسلمہ نے اُمّ المومنین حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ حضرت ابوطلحہ کی بیوی حضرت اُمِ سُلیم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ حق بیان کرنے سے حیا نہیں فرماتا تو کیا عورت پر غسل ہے جب کہ اُسے احتلام ہو جائے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں جب کہ وہ پانی دیکھے۔

23-بَابُ عَرَقِ الْجُنُبِ، وَأَنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ

جنبی کا پسینہ اور یہ کہ مسلمان ناپاک نہیں ہوتا

283 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرٌ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَهُ فِي بَعْضِ طَرِيقِ الْمَدِينَةِ وَهُوَ جُنُبٌ، فَانْخَنَسْتُ مِنْهُ، فَذَهَبَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ جَاءَ، فَقَالَ: أَيْنَ كُنْتَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: كُنْتُ جُنُبًا، فَكَرِهْتُ أَنْ أُجَالِسَكَ وَأَنَا عَلَى غَيْرِ طَهَارَةٍ، فَقَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ إِنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اُنہیں مدینہ منورہ کی کسی راہ میں ملے جب کہ یہ جنبی تھے۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک جانب ہو گیا۔ جا کر غسل کیا اور بارگاہ اقدس میں حاضر ہو گیا۔ فرمایا کہ اے ابوہریرہ! تم کہاں تھے عرض کی کہ میں جنبی تھا لہٰذا طہارت کے بغیر آپ کی خدمت میں حاضر ہونا میں نے ناپسند کیا۔ فرمایا کہ سبحان اللہ مومن کبھی ناپاک نہیں ہوتا۔

24-بَابٌ: الْجُنُبُ يَخْرُجُ وَيَمْشِي فِي السُّوقِ وَغَيْرِهِ

جنبی کا بازار وغیرہ میں جانا

282- راجع الحدیث:130

283- صحیح مسلم:822' سنن ابو داؤد:231' سنن نسائی:269' سنن ابن ماجہ:534

وَقَالَ عَطَاءٌ: يَحْتَجِمُ الْجُنُبُ، وَيُقَلِّمُ أَظْفَارَهُ وَيَحْلِقُ رَأْسَهُ، وَإِنْ لَمْ يَتَوَضَّأْ

عطاء کا قول ہے کہ پچھنے لگوا سکتا ہے، ناخن کٹوا سکتا ہے اور سر منڈوا سکتا ہے اگرچہ وضو نہ کیا ہو۔

284 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ، فِي اللَّيْلَةِ الْوَاحِدَةِ، وَلَهُ يَوْمَئِذٍ تِسْعُ نِسْوَةٍ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کو بتایا کہ نبی کریم ﷺ ایک ہی رات میں اپنی ازواجِ مطہرات کے پاس دورہ فرما لیا کرتے تھے اور اُن دنوں آپ ﷺ کی ازواج مطہرات کی تعداد نو تھی۔

285 - حَدَّثَنَا عَيَّاشٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ بَكْرٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَقِيَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا جُنُبٌ، فَأَخَذَ بِيَدِي، فَمَشَيْتُ مَعَهُ حَتَّى قَعَدَ، فَانْسَلَلْتُ، فَأَتَيْتُ الرَّحْلَ، فَاغْتَسَلْتُ ثُمَّ جِئْتُ وَهُوَ قَاعِدٌ، فَقَالَ: أَيْنَ كُنْتَ يَا أَبَا هِرٍّ، فَقُلْتُ لَهُ، فَقَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ يَا أَبَا هِرٍّ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لاَ يَنْجُسُ

ابو رافع سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ مجھے ملے اور میں جنبی تھا آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور میں آپ ﷺ کے ساتھ چلتا رہا۔ حتیٰ کہ آپ تشریف فرما ہوئے تو میں ہٹ گیا اور مکان پر آ کر غسل کیا اور بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا تو آپ تشریف فرما تھے۔ فرمایا کہ اے ابوہریرہ! تم کہاں تھے؟ میں نے عرض کر دی۔ فرمایا: سبحان اللہ، مومن ناپاک نہیں ہوتا۔

25 - بَابُ كَيْنُونَةِ الْجُنُبِ فِي الْبَيْتِ، إِذَا تَوَضَّأَ قَبْلَ أَنْ يَغْتَسِلَ

جنبی کا غسل سے پہلے وضو کر کے گھر میں رہنا

286 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، وَشَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ "أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْقُدُ وَهُوَ جُنُبٌ؟ قَالَتْ: نَعَمْ وَيَتَوَضَّأُ"

ابوسلمہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ کیا نبی کریم ﷺ حالت جنابت میں سو جاتے تھے؟ فرمایا: ہاں اور وضو فرمایا کرتے تھے۔

26 - بَابُ نَوْمِ الْجُنُبِ

جنبی کا سو جانا

284- انظر الحدیث: 288، سنن نسائی: 3198,148

285- راجع الحدیث: 283

286- انظر الحدیث: 288

287 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَرْقُدُ أَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ؟ قَالَ: نَعَمْ إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ، فَلْيَرْقُدْ وَهُوَ جُنُبٌ

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی کہ ہم میں سے کوئی حالتِ جنابت میں سوسکتا ہے؟ فرمایا: ہاں جب کہ تم میں سے کوئی وضو کرلے تو وہ حالتِ جنابت میں سو جائے۔

27- بَابُ الْجُنُبِ يَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَنَامُ

جنبی وضو کرلے پھر سو جائے

288 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ، وَهُوَ جُنُبٌ، غَسَلَ فَرْجَهُ، وَتَوَضَّأَ لِلصَّلَاةِ

عروہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم ﷺ جب حالتِ جنابت میں سونا چاہتے تو اپنی شرمگاہ کو دھوتے اور نماز جیسا وضو کرلیا کرتے۔

289 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: اسْتَفْتَى عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَنَامُ أَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ؟ قَالَ: نَعَمْ إِذَا تَوَضَّأَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے فتویٰ لیا کہ کیا ہم میں سے کوئی حالتِ جنابت میں سوجائے۔ فرمایا: ہاں جب کہ وہ وضو کرلے۔

290 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ قَالَ: ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ تُصِيبُهُ الْجَنَابَةُ مِنَ اللَّيْلِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ، ثُمَّ نَمْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا کہ اُنہیں رات کو جنابت ہوجاتی ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے اُن سے فرمایا: وضو کرو، اپنی شرمگاہ کو دھولیا کرو اور سوجایا کرو۔

287- انظر الحدیث: 290,289

288- راجع الحدیث: 286

289- راجع الحدیث: 287

290- صحیح مسلم: 702' سنن ابو داؤد: 221' سنن نسائی: 260

28- بَابٌ: إِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ

291- حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، ح وحَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا جَلَسَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْأَرْبَعِ، ثُمَّ جَهَدَهَا فَقَدْ وَجَبَ الْغَسْلُ تَابَعَهُ عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ، عَنْ شُعْبَةَ، مِثْلَهُ وَقَالَ مُوسَى: حَدَّثَنَا أَبَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ مِثْلَهُ

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ هَذَا أَجْوَدُ وَأَوْكَدُ وَإِنَّمَا بَيَّنَّا الْحَدِيثَ الْآخَرَ لِاخْتِلَافِهِمْ وَالْغَسْلُ أَحْوَطُ.

جب دونوں ختنے مل جائیں؟

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب آدمی اپنی بیوی کی چار شاخوں کے درمیان بیٹھ جائے اور اُس کے ساتھ عمل زوجیت کرے تو اُس پر غسل واجب ہوگیا۔ متابعت کی اس کی عمرو نے شعبہ سے اور موسیٰ، ابان، قتادہ حسن سے اسی طرح مروی ہے۔

امام ابوعبداللہ بخاری نے فرمایا کہ یہی زیادہ عمدہ اور ٹھوس بات ہے اور ہم نے آخری حدیث کو لوگوں کے اختلاف کے سبب بیان کیا ہے اور زیادہ احتیاط غسل میں ہی ہے۔

29- بَابُ غَسْلِ مَا يُصِيبُ مِنْ فَرْجِ الْمَرْأَةِ

292- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنِ الْحُسَيْنِ، قَالَ: يَحْيَى، وَأَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ، أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَقَالَ: أَرَأَيْتَ إِذَا جَامَعَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ فَلَمْ يُمْنِ؟ قَالَ: عُثْمَانُ: يَتَوَضَّأُ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ وَيَغْسِلُ ذَكَرَهُ قَالَ عُثْمَانُ: سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ، وَطَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ، وَأُبَيَّ بْنَ

عورت کی شرمگاہ سے لگی ہوئی تری کو دھونا

عطاء بن یسار سے مروی ہے کہ حضرت زید بن خالد جہنی نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ آدمی اپنی بیوی سے جماع کرے اور انزال نہ ہو تو کیا کرے! حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نماز جیسا وضو کرے اور اپنی شرمگاہ کو دھولے اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہی سنا ہے۔ میں (حضرت زید) نے حضرت علی، حضرت زُبیر بن العوام، حضرت طلحہ بن عُبید اللہ اور حضرت اُبی بن کعب سے پوچھا تو انہوں نے بھی یہی حکم

291- صحیح مسلم: 781، سنن نسائی: 191، سنن ابن ماجہ: 610

292- راجع الحدیث: 179

كَعْبٍ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ - فَأَمَرُوهُ بِذَلِكَ. قَالَ: يَحْيَى، وَأَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ، أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بتایا۔ مجھے (یحییٰ راوی کو) خبر دی ابو سلمہ، عروہ بن زبیر حضرت ابو ایوب نے رسول اللہ ﷺ سے یہی سنا ہے۔

293 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو أَيُّوبَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ: إِذَا جَامَعَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ فَلَمْ يُنْزِلْ؟ قَالَ: يَغْسِلُ مَا مَسَّ الْمَرْأَةَ مِنْهُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّي قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ: الْغَسْلُ أَحْوَطُ. وَذَاكَ الْآخِرُ، وَإِنَّمَا بَيَّنَّا لِاخْتِلَافِهِمْ

حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت اُبَیّ بن کعب نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! جب مرد عورت سے جماع کرے اور انزال نہ ہو؟ فرمایا کہ عورت سے جو چیز لگی ہو اُسے دھو دے اور وضو کر کے نماز پڑھ لے۔ امام ابوعبداللہ بخاری نے فرمایا کہ زیادہ احتیاط غسل میں ہے اور یہی آخری حکم ہے۔ ہم نے اسے لوگوں کے اختلاف کے سبب بیان کیا ہے اور پانی زیادہ پاک کرنے والا ہے۔

☆☆☆☆☆

بسم الله الرحمن الرحيم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

6- كِتَابُ الحَيْضِ

حیض کا بیان

وَقَوْلُ اللهِ تَعَالَى: (وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ) (البقرة: 222)- إِلَى قَوْلِهِ - (وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ) (البقرة:222)

اور ارشادِ خداوندی ہے: ''ترجمہ کنز الایمان: اور تم سے پوچھتے ہیں حیض کا حکم تم فرماؤ وہ ناپاکی ہے تو عورتوں سے الگ رہو حیض کے دنوں اور ان سے نزدیکی نہ کرو جب تک پاک نہ ہولیں پھر جب پاک ہوجائیں تو ان کے پاس جاؤ جہاں سے تمہیں اللہ نے حکم دیا بیشک اللہ پسند کرتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو اور پسند رکھتا ہے ستھروں کو (پارہ ۲، البقرة: ۲۲۲)''

1- بَابُ كَيْفَ كَانَ بَدْءُ الحَيْضِ وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَذَا شَيْءٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ

حیض کی شروعات کیسے ہوئی؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: یہ امر اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں کے لیے لکھ دیا ہے

وَقَالَ بَعْضُهُمْ: كَانَ أَوَّلُ مَا أُرْسِلَ الحَيْضُ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَحَدِيثُ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم أَكْثَرُ

بعض نے کہا ہے کہ سب سے پہلے حیض بنی اسرائیل میں بھیجا گیا۔ امام ابوعبداللہ بخاری نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث زیادہ قابلِ اعتماد ہے۔

294 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ القَاسِمِ، قَالَ: سَمِعْتُ القَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ: خَرَجْنَا لاَ نَرَى إِلَّا الحَجَّ، فَلَمَّا كُنَّا بِسَرِفَ حِضْتُ، فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي، قَالَ: مَا لَكِ أَنُفِسْتِ؟ .

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ہم حج کے لیے نکلے۔ جب مقام سرف پر تھے مجھے حیض آگیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں رو رہی تھی۔ فرمایا کہ تمہیں کیا ہوا، کیا حیض آگیا؟ میں نے کہا، ہاں۔ فرمایا کہ یہ اللہ کا حکم ہے جو اس نے آدم کی بیٹیوں کے لیے لکھ دیا ہے۔ تم بھی دوسرے

-294 انظر الحدیث: 7229,6157,5559,5548,5329,4408,4401,4395,2984,2952, 1788,1787,1786,1783,1772,771,1762,1757,1733,1720,1709,1650, 1638,1562,1561,1560,1556,1518,1516,328,319,317,316,305' صحیح مسلم:119' سنن نسائی:2740,347,289' سنن ابن ماجہ:2963

قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: إِنَّ هَذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ، فَاقْضِي مَا يَقْضِي الحَاجُّ، غَيْرَ أَنْ لاَ تَطُوفِي بِالْبَيْتِ قَالَتْ: وَضَحَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهِ بِالْبَقَرِ

حاجیوں کی طرح سب کام کرتی رہو صرف بیت اللہ کا طواف نہ کرنا۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواجِ مطہرات کی طرف سے گائے کی قربانی دی۔

2- بَابُ غَسْلِ الحَائِضِ رَأْسَ زَوْجِهَا وَتَرْجِيلِهِ

حائضہ کا اپنے شوہر کے سر کو دھونا اور اس میں کنگھا کرنا

295 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أُرَجِّلُ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا حَائِضٌ

عُروہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے سر اقدس میں کنگھا کر دیا کرتی جبکہ میں حائضہ ہوتی۔

296 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَهُمْ قَالَ: أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، أَنَّهُ سُئِلَ أَتَخْدُمُنِي الحَائِضُ أَوْ تَدْنُو مِنِّي المَرْأَةُ وَهِيَ جُنُبٌ؟ فَقَالَ عُرْوَةُ: كُلُّ ذَلِكَ عَلَيَّ هَيِّنٌ، وَكُلُّ ذَلِكَ تَخْدُمُنِي وَلَيْسَ عَلَى أَحَدٍ فِي ذَلِكَ بَأْسٌ أَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ: أَنَّهَا كَانَتْ تُرَجِّلُ، تَعْنِي رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهِيَ حَائِضٌ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَئِذٍ مُجَاوِرٌ فِي المَسْجِدِ، يُدْنِي لَهَا رَأْسَهُ، وَهِيَ فِي حُجْرَتِهَا، فَتُرَجِّلُهُ وَهِيَ حَائِضٌ

عروہ سے پوچھا گیا کہ حائضہ بیوی میری خدمت کرسکتی ہے یا حالتِ جنابت میں میرے قریب آسکتی ہے؟ عُروہ نے فرمایا کہ میری بیوی تو ہر حالت میں خدمت کرتی ہے اور اس میں کسی کے لیے بھی حرج نہیں ہے کیونکہ مجھے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ وہ حائضہ ہو کر رسول اللہ ﷺ کے سر اقدس میں کنگھا کر دیتیں اور رسول اللہ ﷺ اُس وقت مسجد میں معتکف ہوتے تو اپنا سر اقدس اُن کے قریب کر دیتے اور وہ اپنے حجرے میں ہوتے ہوئے کنگھا کر دیتیں جبکہ حائضہ ہوتیں۔

3- بَابُ قِرَاءَةِ الرَّجُلِ فِي حَجْرِ امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ

مرد کا اپنی حائضہ بیوی کی گود میں تلاوت کرنا

وَكَانَ أَبُو وَائِلٍ: يُرْسِلُ خَادِمَهُ وَهِيَ حَائِضٌ إِلَى أَبِي رَزِينٍ، فَتَأْتِيهِ بِالْمُصْحَفِ، فَتُمْسِكُهُ بِعِلاَقَتِهِ

ابو وائل اپنی خادمہ کو حالتِ حیض میں ابو رزین کے پاس بھیجتے اور وہ قرآن مجید کو فیتے سے پکڑ کر لے آتی۔

295- انظر الحدیث: 2046,2031,2029,2028,301,296 سنن نسائی: 387,276

297 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، سَمِعَ زُهَيْرًا، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ، أَنَّ أُمَّهُ حَدَّثَتْهُ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَانَ يَتَّكِئُ فِي حَجْرِي وَأَنَا حَائِضٌ، ثُمَّ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ

منصور بن صفیہ کی والدہ ماجدہ کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خبر دی کہ نبی کریم ﷺ میری گود سے ٹیک لگا لیتے حالانکہ میں حائضہ ہوتی۔ پھر تلاوتِ قرآن فرماتے۔

فائدہ: غسل مسنون کے بعد فرض غسلوں کا ذکر فرما رہے ہیں۔ حیض اور حوض کے لغوی معنی بہنا ہیں۔ شریعت میں عورتوں کے ماہواری خون کو جو رحم سے آئے حیض کہا جاتا ہے۔ ولادت کے بعد آنے والا خون نفاس کہلاتا ہے۔ بیماری کا خون استحاضہ۔ حیض کی مدت کم از کم تین دن رات اور زیادہ سے زیادہ دس دن و رات۔ نفاس کی کم مدت ایک ساعت اور زیادہ چالیس دن ہے، استحاضہ کی کوئی مدت نہیں۔ حیض و نفاس کے احکام جنابت کی طرح ہیں کہ اس میں نماز روزہ، قرآن شریف پڑھنا، چھونا، مسجد میں جانا سب حرام ہے۔ (مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۵۱۱)

4-بَابُ مَنْ سَمَّى النِّفَاسَ حَيْضًا، وَالحَيْضَ نِفَاسًا

جو حیض کو نفاس کہے

298 - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ، حَدَّثَتْهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهَا قَالَتْ: بَيْنَا أَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مُضْطَجِعَةٌ فِي خَمِيصَةٍ، إِذْ حِضْتُ، فَانْسَلَلْتُ، فَأَخَذْتُ ثِيَابَ حِيضَتِي، قَالَ: أَنُفِسْتِ قُلْتُ: نَعَمْ، فَدَعَانِي، فَاضْطَجَعْتُ مَعَهُ فِي الْخَمِيلَةِ

زینب بنت اُمِّ سلمہ سے مروی ہے کہ حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک چادر میں لیٹی ہوئی تھی کہ مجھے حیض آ گیا میں جا کر حیض کے کپڑے پہن آئی فرمایا کہ کیا تمہیں نفاس آ گیا۔ عرض کی۔ ہاں۔ آپ ﷺ نے مجھے بلایا تو میں آپ ﷺ کے ساتھ چادر میں لیٹ گئی۔

5-بَابُ مُبَاشَرَةِ الحَائِضِ

حائضہ سے مباشرت کرنا

299 - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ كِلَانَا جُنُبٌ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ میں اور نبی کریم ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کر لیا کرتے اور دونوں جنبی ہوتے۔

297- انظر الحدیث: 7549، صحیح مسلم: 691، سنن نسائی: 379,273، سنن ابن ماجہ: 634

298- انظر الحدیث: 1929,323,322، صحیح مسلم: 681، سنن نسائی: 369,282

299- انظر الحدیث: 250، صحیح مسلم: 686، سنن ابو داؤد: 77، سنن نسائی: 411,235,234

300 - وَكَانَ يَأْمُرُنِي، فَأَتَّزِرُ، فَيُبَاشِرُنِي وَأَنَا حَائِضٌ

اور حکم فرمانے پر ازار باندھ لیتی تو مجھ سے مباشرت فرماتے جبکہ حائضہ ہوتی۔

301 - وَكَانَ يُخْرِجُ رَأْسَهُ إِلَيَّ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ

اور حالتِ اعتکاف میں اپنا سر اقدس میری جانب نکال دیتے تو میں حائضہ ہو کر دھو دیا کرتی۔

302 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَاقَ هُوَ الشَّيْبَانِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَتْ إِحْدَانَا إِذَا كَانَتْ حَائِضًا، فَأَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبَاشِرَهَا " أَمَرَهَا أَنْ تَتَّزِرَ فِي فَوْرِ حَيْضَتِهَا، ثُمَّ يُبَاشِرُهَا، قَالَتْ: وَأَيُّكُمْ يَمْلِكُ إِرْبَهُ، كَمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْلِكُ إِرْبَهُ " تَابَعَهُ خَالِدٌ، وَجَرِيرٌ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ

عبدالرحمن بن اسود کے والدِ ماجد سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: جب ہم میں سے کسی کو حیض ہوتا اور رسول اللہ ﷺ اُس کے ساتھ مباشرت کا ارادہ فرماتے تو حالتِ حیض میں اُسے ازار باندھنے کا حکم فرماتے۔ پھر اُس سے مباشرت فرماتے فرمایا کہ تم میں سے نبی کریم ﷺ کی طرح کون اپنی خواہش پر قابو رکھتا ہے۔ خالد اور جریر نے شیبانی سے اس کی متابعت کی ہے۔

303 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَّادٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مَيْمُونَةَ، تَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُبَاشِرَ امْرَأَةً مِنْ نِسَائِهِ أَمَرَهَا، فَاتَّزَرَتْ وَهِيَ حَائِضٌ وَرَوَاهُ سُفْيَانُ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ

عبداللہ بن شدّاد سے مروی ہے کہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ اپنی ازواجِ مطہرات میں سے جب کسی کے ساتھ مباشرت کا ارادہ فرماتے تو اُسے ازار باندھنے کا حکم فرماتے حالانکہ وہ حائضہ ہوتی۔ اسے سفیان نے بھی شیبانی سے مروی کیا ہے۔

6- بَابُ تَرْكِ الحَائِضِ الصَّوْمَ

حائضہ کا روزے چھوڑنا

304 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، قَالَ:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی

300- انظر الحدیث: 2030,302' صحیح مسلم: 132' سنن ابو داؤد: 268' سنن ترمذی: 132' سنن نسائی: 285' سنن ابن ماجہ: 636

301- راجع الحدیث: 295' صحیح مسلم: 686' سنن نسائی: 385,274

302- راجع الحدیث: 300' صحیح مسلم: 678' سنن ابو داؤد: 273' سنن ابن ماجہ: 435

303- صحیح مسلم: 679' سنن ابو داؤد: 2167

304- انظر الحدیث: 2658,1951,1462' صحیح مسلم: 2050,239' سنن ابو داؤد: 1288' سنن نسائی: 1578,1575

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي زَيْدٌ هُوَ ابْنُ أَسْلَمَ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَضْحًى أَوْ فِطْرٍ إِلَى الْمُصَلَّى، فَمَرَّ عَلَى النِّسَاءِ، فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَإِنِّي أُرِيتُكُنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ فَقُلْنَ: وَبِمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ، وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ، مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِينٍ أَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ إِحْدَاكُنَّ . قُلْنَ: وَمَا نُقْصَانُ دِينِنَا وَعَقْلِنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: أَلَيْسَ شَهَادَةُ الْمَرْأَةِ مِثْلَ نِصْفِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ قُلْنَ: بَلَى، قَالَ: فَذَلِكِ مِنْ نُقْصَانِ عَقْلِهَا، أَلَيْسَ إِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ قُلْنَ: بَلَى، قَالَ: فَذَلِكِ مِنْ نُقْصَانِ دِينِهَا

ہے کہ عید الاضحیٰ یا عید الفطر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ کی جانب تشریف لے گئے تو عورتوں کے پاس سے گزرے۔ فرمایا کہ اے عورتو! صدقہ کرو کیونکہ میں نے دوزخ میں تمہاری تعداد زیادہ دیکھی ہے۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کس لیے؟ فرمایا کہ زیادہ لعنت کرنے اور خاوند کی ناشکری کرنے کے سبب۔ میں نے کسی ناقص عقل اور دین والی کو نہیں دیکھا جو تمہاری طرح دانش مند آدمی پر بھی حلبہ پالیتی ہو۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے دین اور ہماری عقل کی کمی کیا ہے؟ فرمایا: کیا تمہاری گواہی مرد کی گواہی سے نصف نہیں ہے؟ ہم نے کہا: کیوں نہیں۔ فرمایا کہ یہ تمہاری عقل کی کمی کے باعث ہے۔ کیا یہ نہیں کہ جب تم حائضہ ہو تو نہ نماز پڑھتی ہو اور نہ روزے رکھتی ہو۔ عرض کی کیوں نہیں۔ فرمایا کہ یہی اُس کے دین کی کمی ہے۔

7- بَابٌ: تَقْضِي الْحَائِضُ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا إِلَّا الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ

حائضہ طواف بیت اللہ کے علاوہ تمام مناسک حج ادا کرے

وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: لَا بَأْسَ أَنْ تَقْرَأَ الْآيَةَ . وَلَمْ يَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِالْقِرَاءَةِ لِلْجُنُبِ بَأْسًا وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ اللَّهَ عَلَى كُلِّ أَحْيَانِهِ " وَقَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ: كُنَّا نُؤْمَرُ أَنْ يَخْرُجَ الْحُيَّضُ فَيُكَبِّرْنَ بِتَكْبِيرِهِمْ وَيَدْعُونَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو سُفْيَانَ، أَنَّ هِرَقْلَ دَعَا بِكِتَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَرَأَ فَإِذَا فِيهِ: " بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَ (يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ) (آل عمران: 64) " الْآيَةَ وَقَالَ عَطَاءٌ: عَنْ جَابِرٍ، حَاضَتْ عَائِشَةُ فَنَسَكَتِ الْمَنَاسِكَ غَيْرَ

ابراہیم نے کہا کہ اُس کے ایک آیت پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔ حضرت ابن عباس جنبی کی قرأت میں کوئی حرج نہ جانتے سمجھتے تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر حالت میں ذکرِ الٰہی کرلیا کرتے تھے۔ حضرت اُمِّ عطیہ فرماتی ہیں کہ ہمیں حکم دیا جاتا کہ حائضہ عورتوں کو عیدگاہ کی جانب لائیں تاکہ وہ تکبیریں کہیں اور دعا کریں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھے حضرت ابو سفیان نے بتایا کہ ہرقل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مکتوب مبارک منگا کر پڑھا تو اُس میں لکھا تھا: اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ اے اہل کتاب

الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ وَلَا تُصَلِّي وَقَالَ الحَكَمُ: "إِنِّي لَأَذْبَحُ وَأَنَا جُنُبٌ وَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: (وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ) (الأنعام: 121)

305 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ القَاسِمِ، عَنِ القَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْكُرُ إِلَّا الحَجَّ، فَلَمَّا جِئْنَا سَرِفَ طَمِثْتُ، فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي، فَقَالَ: مَا يُبْكِيكِ؟ قُلْتُ: لَوَدِدْتُ وَاللَّهِ أَنِّي لَمْ أَحُجَّ العَامَ، قَالَ: لَعَلَّكِ نُفِسْتِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَإِنَّ ذَلِكِ شَيْءٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ، فَافْعَلِي مَا يَفْعَلُ الحَاجُّ، غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ حَتَّى تَطْهُرِي

8- بَابُ الِاسْتِحَاضَةِ

306 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي لَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلَاةَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا ذَلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَ بِالحَيْضَةِ،

ایک بات کی طرف آجاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے کہ ہم عبادت نہ کریں مگر اللہ کی اور اُس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کریں...... مُسلمون تک۔ عطاء نے حضرت جابر سے مروی کی ہے کہ حضرت عائشہ کو حیض آگیا تو انہوں نے طوافِ بیت اللہ کے علاوہ تمام مناسکِ حج ادا کیے اور نماز نہ پڑھی۔ حکم نے کہا کہ میں جنابت کی حالت میں جانور ذبح کر لیتا ہوں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اور اُسے مت کھاؤ جس پر (بوقتِ ذبح) اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو۔

قاسم بن محمد سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ہم حج کے لیے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے۔ جب ہم مقام سرف پر پہنچے تو مجھے حیض آگیا۔ نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں رو رہی تھی۔ فرمایا کہ تم کیوں رو رہی ہو۔ عرض کی کہ خدا کی قسم میں اس سال حج نہ کرتی۔ فرمایا کہ شاید تمہیں حیض آگیا ہے؟ عرض کی ہوئی ہاں۔ فرمایا کہ یہ امر تو وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں کے لیے لکھ دی ہے۔ پس جو دوسرے حاجی کرتے ہیں تم بھی وہی کرتی رہنا اور بیت اللہ کا طواف نہ کرنا حتی کہ پاک ہو جاؤ۔

استحاضہ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں فاطمہ بنت ابو حُبیش نے عرض کی: یارسول اللہ! میں پاک نہیں رہتی تو کیا نماز چھوڑ دوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ ایک خونِ رگ ہے، حیض نہیں ہے۔ جب حیض کے دن آئیں تو نماز چھوڑ دینا اور جب اُتنے دن گزر جائیں تو

305- صحیح مسلم: 2911

306- راجع الحدیث: 228، سنن ابو داؤد: 283، سنن نسائی: 348,218

فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَاتْرُكِي الصَّلَاةَ، فَإِذَا ذَهَبَ قَدْرُهَا، فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي

غسل کر کے، خون دھو کر، نماز پڑھا کرنا۔

9-بَابُ غَسْلِ دَمِ الْمَحِيضِ

حیض کے خون کو دھونا

307 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ أَنَّهَا قَالَتْ: سَأَلَتِ امْرَأَةٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَرَأَيْتَ إِحْدَانَا إِذَا أَصَابَ ثَوْبَهَا الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ كَيْفَ تَصْنَعُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَصَابَ ثَوْبَ إِحْدَاكُنَّ الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ فَلْتَقْرُصْهُ، ثُمَّ لِتَنْضَحْهُ بِمَاءٍ، ثُمَّ لِتُصَلِّي فِيهِ

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئی: یارسول اللہ! جب ہم میں سے کسی عورت کے کپڑے میں خونِ حیض لگ جائے تو وہ کیا کرے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کے کپڑے میں حیض کا خون لگ جائے تو اُسے مل ڈالے اور پھر پانی سے دھو کر اُس میں نماز پڑھ لے۔

308 - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَتْ إِحْدَانَا تَحِيضُ، ثُمَّ تَقْتَرِصُ الدَّمَ مِنْ ثَوْبِهَا عِنْدَ طُهْرِهَا، فَتَغْسِلُهُ وَتَنْضَحُ عَلَى سَائِرِهِ، ثُمَّ تُصَلِّي فِيهِ

عبدالرحمن بن قاسم کے والد ماجد سے مروی ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ہم میں سے کسی کو حیض آتا تو پاک کرتے وقت وہ اپنے کپڑے سے خون کو کھرچ دیتی اور اُسے دھو کر سارے کپڑے پر پانی چھڑک دیتی اور پھر اُس میں نماز پڑھ لیتی۔

10-بَابُ اعْتِكَافِ الْمُسْتَحَاضَةِ

مستحاضہ کا اعتکاف کرنا

309 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَكَفَ مَعَهُ بَعْضُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ اعتکاف میں تھے اور آپ ﷺ کے ساتھ آپ کی ایک زوجۂ مطہرہ بھی جو مستحاضہ تھیں اور

307- راجع الحدیث:227

308- سنن ابن ماجہ:630

309- انظر الحدیث:2037,311,310' سنن ابو داؤد:2476' سنن ابن ماجہ:1780

نِسَائِهِ وَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ تَرَى الدَّمَ، فَرُبَّمَا وَضَعَتِ الطَّسْتَ تَحْتَهَا مِنَ الدَّمِ. وَزَعَمَ أَنَّ عَائِشَةَ رَأَتْ مَاءَ العُصْفُرِ، فَقَالَتْ: كَأَنَّ هَذَا شَيْءٌ كَانَتْ فُلاَنَةُ تَجِدُهُ

خون کی تری دیکھتی تھیں۔ بعض وقت خون کے سبب وہ نیچے طشت رکھ لیتی تھیں۔ حضرت عائشہ نے کسم کا پانی دیکھا تو کہا یہ اُسی طرح کا ہے جیسا کہ ہم نے فلاں (امّ المومنین) کا دیکھا تھا۔

310 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: اعْتَكَفَتْ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةٌ مِنْ أَزْوَاجِهِ فَكَانَتْ تَرَى الدَّمَ وَالصُّفْرَةَ وَالطَّسْتُ تَحْتَهَا وَهِيَ تُصَلِّي

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آپ کی ازواجِ مطہرات میں سے ایک نے اعتکاف کیا۔ اُس نے خون اور زردی دیکھی اور اُس کے نیچے طشت تھا اور وہ نماز پڑھتی تھیں۔

311 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ بَعْضَ أُمَّهَاتِ المُؤْمِنِينَ اعْتَكَفَتْ وَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ

عکرمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ اُمّہات المومنین میں سے ایک نے اعتکاف کیا اور وہ مستحاضہ تھیں۔

11 - بَابٌ: هَلْ تُصَلِّي المَرْأَةُ فِي ثَوْبٍ حَاضَتْ فِيهِ؟

کیا عورت اُس کپڑے میں نماز پڑھے جس میں حیض آیا تھا؟

312 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: مَا كَانَ لِإِحْدَانَا إِلَّا ثَوْبٌ وَاحِدٌ تَحِيضُ فِيهِ، فَإِذَا أَصَابَهُ شَيْءٌ مِنْ دَمٍ قَالَتْ بِرِيقِهَا، فَقَصَعَتْهُ بِظُفْرِهَا

مجاہد سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ہم میں سے کسی کے پاس ایک کپڑے سے زیادہ نہیں ہوتا تھا اور حیض اُسی میں آتا تھا۔ جب اُس میں خون وغیرہ کوئی چیز لگ جاتی تو تھوک سے تر کر کے ناخن سے اُسے کھرچ دیا کرتے۔

12 - بَابٌ: الطِّيبُ لِلْمَرْأَةِ عِنْدَ غُسْلِهَا مِنَ المَحِيضِ

غسل حیض کے وقت عورت کا خوشبو لگانا

313 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الوَهَّابِ،

حضرت اُمِّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے

310- راجع الحدیث:309

311- راجع الحدیث:309

312- سنن ابو داؤد:358

313- انظر الحدیث:5343,5342,5341,5340,1279,1278، صحیح مسلم:3722,3721,3720،

قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ حَفْصَةَ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: أَوْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: كُنَّا نُنْهَى أَنْ نُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلاَثٍ، إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا، وَلاَ نَكْتَحِلَ وَلاَ نَتَطَيَّبَ وَلاَ نَلْبَسَ ثَوْبًا مَصْبُوغًا، إِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ، وَقَدْ رُخِّصَ لَنَا عِنْدَ الطُّهْرِ إِذَا اغْتَسَلَتْ إِحْدَانَا مِنْ مَحِيضِهَا فِي نُبْذَةٍ مِنْ كُسْتِ أَظْفَارٍ، وَكُنَّا نُنْهَى عَنِ اتِّبَاعِ الجَنَائِزِ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: رَوَاهُ هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہ ہمیں میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنے کی ممانعت کردی گئی تھی مگر اپنے خاوند کا چار ماہ دس دن ہے کہ نہ ہم سُرمہ لگائیں اور نہ خوشبو اور نہ عصب کے علاوہ کوئی رنگ دار کپڑا پہنیں اور ہمیں اجازت دی کہ جب کوئی ہم میں سے حیض سے پاک ہو تو قسطِ اظفار استعمال کرسکتی تھی اور ہمیں جنازوں کے ساتھ جانے سے ممانعت کردی گئی تھی۔ اسے ہشام بن حسان، حفصہ، حضرت اُمِّ عطیہ نے نبی کریم ﷺ سے مروی کیا ہے۔

13- بَابُ دَلْكِ المَرْأَةِ نَفْسَهَا إِذَا تَطَهَّرَتْ مِنَ المَحِيضِ، وَكَيْفَ تَغْتَسِلُ، وَتَأْخُذُ فِرْصَةً مُمَسَّكَةً، فَتَتَّبِعُ أَثَرَ الدَّمِ

عورت جب حیض سے پاک ہونے لگے تو اپنا جسم کیسے ملے اور کیسے غسل کرے اور مشک لگا پھایا لے کر خون کی جگہ پر پھیرنا

314- حَدَّثَنَا يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ غُسْلِهَا مِنَ المَحِيضِ، فَأَمَرَهَا كَيْفَ تَغْتَسِلُ، قَالَ: خُذِي فِرْصَةً مِنْ مَسْكٍ، فَتَطَهَّرِي بِهَا قَالَتْ: كَيْفَ أَتَطَهَّرُ؟ قَالَ: تَطَهَّرِي بِهَا. قَالَتْ: كَيْفَ؟، قَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ، تَطَهَّرِي فَاجْتَبَذْتُهَا إِلَيَّ، فَقُلْتُ: تَتَبَّعِي بِهَا أَثَرَ الدَّمِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ایک عورت نے نبی کریم ﷺ سے غسلِ حیض کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے اُسے غسل کا طریقہ ارشاد فرمایا۔ فرمایا کہ مشک لگا پھایا لے کر اُس کے ساتھ جسم کو پاک کرو۔ عرض کی۔ اُس کے ساتھ کیسے پاکی حاصل کروں؟ فرمایا کہ اُس سے پاک کرو۔ عرض کی: کس طرح؟ فرمایا سُبحانَ اللہ پاکی حاصل کرو۔ میں نے اسے اپنی طرف کھینچ لیا اور کہا کہ اس کے ساتھ خون کی جگہ صاف کرو۔

سنن ابو داؤد: 2303,2302 ' سنن نسائی: 3536 ' سنن ابن ماجہ: 2087,1577

314- انظر الحدیث: 7357,315 ' صحیح مسلم: 746 ' سنن نسائی: 425,251

14 - بَابُ غَسْلِ المَحِيضِ

315 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الأَنْصَارِ قَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ أَغْتَسِلُ مِنَ المَحِيضِ؟ قَالَ: خُذِي فِرْصَةً مُمَسَّكَةً، فَتَوَضَّئِي ثَلاَثًا ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَحْيَا، فَأَعْرَضَ بِوَجْهِهِ أَوْ قَالَ: تَوَضَّئِي بِهَا فَأَخَذْتُهَا فَجَذَبْتُهَا، فَأَخْبَرْتُهَا بِمَا يُرِيدُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

غسل حیض

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ انصار کی ایک عورت نے نبی کریم ﷺ سے کہا کہ میں حیض کا غسل کیسے کروں؟ فرمایا کہ مشک لگا پھایا لے کر اُس کے ساتھ تین مرتبہ دھو ڈالو۔ پھر نبی کریم ﷺ نے حیا فرماتے ہوئے اپنا مبارک چہرہ دوسری طرف کر لیا فرمایا کہ اُس کے ساتھ دھو ڈالو۔ میں نے اُسے پکڑ کر اپنی طرف کھینچ لیا اور بات بتائی جو نبی کریم ﷺ بتانا چاہتے تھے۔

15 - بَابُ امْتِشَاطِ المَرْأَةِ عِنْدَ غُسْلِهَا مِنَ المَحِيضِ

316 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ، قَالَتْ: أَهْلَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الوَدَاعِ، فَكُنْتُ مِمَّنْ تَمَتَّعَ وَلَمْ يَسُقِ الهَدْيَ، فَزَعَمَتْ أَنَّهَا حَاضَتْ وَلَمْ تَطْهُرْ حَتَّى دَخَلَتْ لَيْلَةُ عَرَفَةَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، هَذِهِ لَيْلَةُ عَرَفَةَ وَإِنَّمَا كُنْتُ تَمَتَّعْتُ بِعُمْرَةٍ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: انْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي، وَأَمْسِكِي عَنْ عُمْرَتِكِ . فَفَعَلْتُ، فَلَمَّا قَضَيْتُ الحَجَّ أَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ لَيْلَةَ الحَصْبَةِ، فَأَعْمَرَنِي مِنَ التَّنْعِيمِ مَكَانَ عُمْرَتِي الَّتِي نَسَكْتُ

غسل حیض کے وقت عورت کا کنگھا کرنا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے حجتہ الوداع میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ احرام باندھا۔ میں اُن میں تھی جنہوں نے تمتع کیا تھا۔ اور ہدی نہیں لائے۔ اُن کا خیال ہے کہ مجھے حیض آ گیا اور پاک نہیں ہوئی تھی کہ عرفہ کی رات آ گئی۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! یہ نوی ذوالحجہ کی رات ہے اور میں نے عمرہ کے ساتھ تمتع کیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اُن سے فرمایا: اپنا سر کھول دو، اس میں کنگھا کرو اور اپنے عمرہ سے رُکی رہو۔ میں نے یہی کیا۔ جب میں نے حج پورا کر لیا تو آپ نے حضرت عبدالرحمن کو حصبہ والی رات فرمایا تو وہ مجھے تنعیم سے عمرہ کروا لائے میرے اُس عمرہ کی جگہ جس کا میں نے احرام باندھا تھا۔

16 - بَابُ نَقْضِ المَرْأَةِ شَعَرَهَا

غسل حیض کے وقت عورت کا

315- راجع الحديث:314

316- راجع الحديث:294

عِنْدَ غُسْلِ الْمَحِيضِ

317 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: خَرَجْنَا مُوَافِينَ لِهِلاَلِ ذِي الحِجَّةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهْلِلْ، فَإِنِّي لَوْلاَ أَنِّي أَهْدَيْتُ لَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ فَأَهَلَّ بَعْضُهُمْ بِعُمْرَةٍ، وَأَهَلَّ بَعْضُهُمْ بِحَجٍّ، وَكُنْتُ أَنَا مِمَّنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ، فَأَدْرَكَنِي يَوْمُ عَرَفَةَ وَأَنَا حَائِضٌ، فَشَكَوْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: دَعِي عُمْرَتَكِ، وَانْقُضِي رَأْسَكِ، وَامْتَشِطِي وَأَهِلِّي بِحَجٍّ . فَفَعَلْتُ حَتَّى إِذَا كَانَ لَيْلَةُ الحَصْبَةِ، أَرْسَلَ مَعِي أَخِي عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَخَرَجْتُ إِلَى التَّنْعِيمِ، فَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ مَكَانَ عُمْرَتِي قَالَ هِشَامٌ: وَلَمْ يَكُنْ فِي شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ هَدْيٌ، وَلاَ صَوْمٌ وَلاَ صَدَقَةٌ

اپنے سر کے بال کھولنا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ہم ذوالحجہ کا چاند نظر آتے ہی نکل پڑے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو عمرہ کا احرام باندھنا چاہے وہ باندھ لے کیونکہ میں بھی اگر ہدی نہ لاتا تو عمرہ کا احرام باندھتا۔ پس بعض نے عمرہ کا احرام باندھا اور بعض نے حج کا اور میں اُن میں تھی جنہوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا۔ پس یوم عرفہ آگیا اور میں حائضہ تھی۔ میں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں شکایت کی تو فرمایا: اپنا عمرہ چھوڑ دو۔ سر دھو ڈالو۔ اُس میں کنگھا کرو اور حج کا احرام باندھ لو۔ میں نے یہی کیا۔ حتیٰ کہ جب حصبہ کی رات آئی تو میرے ساتھ میرے بھائی حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر کو بھیجا تو میں تنعیم کی طرف گئی اور عمرہ کا احرام باندھ لیا، اپنے عمرہ کی جگہ۔ ہشام نے کہا کہ اس میں قربانی، روزہ اور صدقہ وغیرہ کوئی چیز نہیں ہوتی۔

17 - بَابُ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: (مُخَلَّقَةٍ وَغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ) (الحج:5)

318 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَكَّلَ بِالرَّحِمِ مَلَكًا، يَقُولُ: يَا رَبِّ نُطْفَةٌ، يَا رَبِّ عَلَقَةٌ، يَا رَبِّ مُضْغَةٌ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَقْضِيَ خَلْقَهُ قَالَ: أَذَكَرٌ أَمْ أُنْثَى، شَقِيٌّ أَمْ سَعِيدٌ، فَمَا الرِّزْقُ وَالأَجَلُ، فَيُكْتَبُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ"

ارشادِ ربانی: مخلّقہ اور غیر مخلّقہ کا مطلب؟

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے رحم پر ایک فرشتہ مقرر کیا ہوا ہے جو کہتا ہے: اے نطفہ کے رب! اے جمے ہوئے خون کے رب! اے لوتھڑے کے رب! جب اللہ تعالیٰ اسے پیدا کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو فرما دیتا ہے کہ نر ہے یا مادہ بدبخت ہے یا نیک بخت، رزق کتنا ہے اور عمر کتنی ہے۔ پس وہ اُس کی ماں کے پیٹ

-317 راجع الحدیث: 294

-318 انظر الحدیث: 6595,3333، صحیح مسلم: 6672

18 - بَابٌ: كَيْفَ تُهِلُّ الحَائِضُ بِالحَجِّ وَالعُمْرَةِ

319 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الوَدَاعِ، فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ، وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ، فَقَدِمْنَا مَكَّةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَلَمْ يُهْدِ، فَلْيُحْلِلْ، وَمَنْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَأَهْدَى، فَلاَ يَحِلُّ حَتَّى يَحِلَّ بِنَحْرِ هَدْيِهِ، وَمَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ، فَلْيُتِمَّ حَجَّهُ» قَالَتْ: فَحِضْتُ فَلَمْ أَزَلْ حَائِضًا حَتَّى كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ، وَلَمْ أُهْلِلْ إِلَّا بِعُمْرَةٍ، فَأَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَنْقُضَ رَأْسِي وَأَمْتَشِطَ، وَأُهِلَّ بِحَجٍّ، وَأَتْرُكَ العُمْرَةَ، فَفَعَلْتُ ذَلِكَ حَتَّى قَضَيْتُ حَجِّي، فَبَعَثَ مَعِي عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، وَأَمَرَنِي أَنْ أَعْتَمِرَ مَكَانَ عُمْرَتِي مِنَ التَّنْعِيمِ

19 - بَابُ إِقْبَالِ المَحِيضِ وَإِدْبَارِهِ

وَكُنَّ نِسَاءٌ يَبْعَثْنَ إِلَى عَائِشَةَ بِالدُّرْجَةِ فِيهَا الكُرْسُفُ فِيهِ الصُّفْرَةُ، فَتَقُولُ: لاَ تَعْجَلْنَ حَتَّى تَرَيْنَ القَصَّةَ البَيْضَاءَ تُرِيدُ بِذَلِكَ الطُّهْرَ مِنَ الحَيْضَةِ وَبَلَغَ بِنْتَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ: أَنَّ نِسَاءً يَدْعُونَ بِالمَصَابِيحِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ يَنْظُرْنَ إِلَى الطُّهْرِ، فَقَالَتْ: مَا كَانَ النِّسَاءُ يَصْنَعْنَ هَذَا وَعَابَتْ

میں لکھ دیتا ہے۔

حائضہ حج اور عمرہ کا احرام کس طرح باندھے؟

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ نکلے۔ ہم میں سے بعض نے عمرہ کا اور بعض نے حج کا احرام باندھا۔ ہم مکہ مکرمہ پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے عمرہ کا احرام باندھا اور قربانی نہیں لایا وہ احرام کھول دے اور جس نے عمرہ کا احرام باندھا اور ہدی لایا ہے تو حلال نہ ہو جب تک قربانی ذبح نہ کرلے اور جس نے حج کا احرام باندھا ہے تو وہ اپنا حج پورا کرے۔ وہ فرماتی ہیں کہ مجھے حیض آ گیا اور یوم عرفہ تک حائضہ رہی اور میں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے مجھے حکم فرمایا کہ اپنا سر کھول دُوں، کنگھا کروں اور حج کا احرام باندھ لُوں اور عمرہ چھوڑ دُوں۔ میں نے یہی کیا، حتیٰ کہ حج پورا کرلیا تو آپ ﷺ نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر کو میرے ساتھ بھیجا اور مجھے حکم فرمایا کہ اپنے عمرہ کی جگہ تنعیم سے عمرہ کرلوں۔

حیض آنا اور بند ہونا

عورتیں ڈبیہ میں روئی رکھ کر حضرت عائشہ کے پاس بھیجا کرتیں جس میں زرد رنگ ہوتا۔ یہ فرماتیں کہ جلدی نہ کرو، حتیٰ کہ صاف پانی دیکھ لو۔ اس سے اُن کی مراد حیض سے پاک ہونا تھا۔ حضرت زید بن ثابت کی صاحب زادی کو معلوم ہوا کہ عورتیں آدھی رات کو چراغ منگا کر پاکی دیکھا کرتیں۔ انہوں نے فرمایا کہ عورتیں ایسا نہ

319- راجع الحدیث: 294، صحیح مسلم: 2903

عَلَيْهِنَّ

کریں اور انہیں ملامت کی۔

320 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ، كَانَتْ تُسْتَحَاضُ، فَسَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ذَلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالحَيْضَةِ، فَإِذَا أَقْبَلَتِ الحَيْضَةُ، فَدَعِي الصَّلاَةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْتَسِلِي وَصَلِّي

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ فاطمہ بنت ابو حُبیش مستحاضہ تھیں۔ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے عرض فرمایا: یہ خون رگ ہے، حیض نہیں ہے۔ جب حیض شروع ہو تو نماز چھوڑ دو اور جب بند ہو جائے تو غسل کر کے نماز پڑھا کرو۔

فائدہ: مستحاضہ وہ عورت ہے جسے استحاضہ کا خون آتا ہو۔ استحاضہ بیماری ہے جس میں عورت کی رگ کھل کر خون جاری ہو جاتا ہے۔ یہ خون حیض یا نفاس کا نہیں ہوتا، اس کی کوئی مدت نہیں اور اس میں نماز، روزہ، صحبت، مسجد میں داخلہ کچھ بھی منع نہیں، بلکہ اس کا حکم معذور کا سا ہے کہ ایک وقت وضو کر کے نماز پڑھتی رہے اگرچہ خون آتا رہے وقت نکل جانے پر وضو ٹوٹ جائے گا۔ (مراۃ المناجیح ج ا ص ۵۲۳)

20 - بَابٌ: لاَ تَقْضِي الحَائِضُ الصَّلاَةَ

حائضہ نمازوں کی قضا نہ کرے

وَقَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، وَأَبُو سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَدَعُ الصَّلاَةَ

حضرت جابر بن عبداللہ اور حضرت ابو سعید نے نبی کریم ﷺ سے مروی کی ہے کہ نماز چھوڑ دو۔

321 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، قَالَ: حَدَّثَتْنِي مُعَاذَةُ، أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ لِعَائِشَةَ: أَتَجْزِي إِحْدَانَا صَلاَتَهَا إِذَا طَهُرَتْ؟ فَقَالَتْ: أَحَرُورِيَّةٌ أَنْتِ؟ كُنَّا نَحِيضُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلاَ يَأْمُرُنَا بِهِ أَوْ قَالَتْ: فَلاَ نَفْعَلُهُ

مُعاذہ سے مروی ہے کہ ایک عورت نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں عرض کی: کیا ہم میں سے کوئی پاک ہو کر اپنی نماز کی قضا پڑھے؟ فرمایا: کیا تم حروریہ ہو؟ ہمیں نبی کریم ﷺ کے پاس حیض آتا تھا لیکن آپ ﷺ ہمیں اس کا حکم نہیں فرماتے تھے یا فرمایا کہ ہم ایسا نہیں کرتے تھے۔

21 - بَابُ النَّوْمِ مَعَ الحَائِضِ وَهِيَ فِي ثِيَابِهَا

حائضہ کے ساتھ سونا جب کہ وہ لباسِ حیض میں ہو

322 - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے

-320 انظر الحدیث:228

-321 صحیح مسلم:761,760,759' سنن ابو داؤد:263,262' سنن ترمذی:130' سنن نسائی:317,380

سنن ابن ماجہ:631

-322 انظر الحدیث:298

شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، حَدَّثَتْهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: حِضْتُ وَأَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمِيلَةِ، فَانْسَلَلْتُ فَخَرَجْتُ مِنْهَا، فَأَخَذْتُ ثِيَابَ حِيضَتِي فَلَبِسْتُهَا، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنُفِسْتِ قُلْتُ: نَعَمْ، فَدَعَانِي، فَأَدْخَلَنِي مَعَهُ فِي الْخَمِيلَةِ

کہ مجھے حیض آ گیا اور میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ چادر میں تھی۔ میں کھسک کر اس سے نکل گئی اور اپنا حیض والا لباس پہن لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: کیا تمہیں حیض آ گیا؟ عرض کی، ہاں۔ آپ ﷺ نے چادر میں مجھے اپنا پاس بُلا لیا۔

قَالَتْ: وَحَدَّثَتْنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ

راویہ کا بیان ہے کہ انہوں نے مجھے بتایا کہ نبی کریم ﷺ روزے کی حالت میں مجھے بوسہ دیتے۔

وَكُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنَ الْجَنَابَةِ

اور میں اور نبی کریم ﷺ ایک ہی برتن سے غسلِ جنابت کر لیا کرتے تھے۔

22- بَابُ مَنِ اتَّخَذَ ثِيَابَ الْحَيْضِ سِوَى ثِيَابِ الطُّهْرِ

جو پاک کپڑوں کے علاوہ حیض کے کپڑے رکھے

323- حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ بَيْنَا أَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعَةٌ فِي خَمِيلَةٍ حِضْتُ، فَانْسَلَلْتُ، فَأَخَذْتُ ثِيَابَ حِيضَتِي، فَقَالَ: أَنُفِسْتِ، فَقُلْتُ: نَعَمْ فَدَعَانِي، فَاضْطَجَعْتُ مَعَهُ فِي الْخَمِيلَةِ"

زینب بنت ابوسلمہ سے مروی ہے کہ حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ چادر میں لیٹی ہوئی تھی کہ اس دوران مجھے حیض آ گیا۔ میں نے جا کر اپنے حیض کے کپڑے پہن لیے۔ فرمایا کہ کیا تمہیں حیض آ گیا؟ عرض کی، ہاں۔ آپؐ نے مجھے بُلایا تو میں چادر میں آپ کے ساتھ لیٹ گئی۔

23- بَابُ شُهُودِ الْحَائِضِ الْعِيدَيْنِ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ، وَيَعْتَزِلْنَ الْمُصَلَّى

حائضہ کا عیدین کے وقت مسلمانوں کی دعا میں شامل ہونا اور عیدگاہ سے الگ رہنا

324- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ سَلَامٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ حَفْصَةَ،

حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم اپنی جوان عورتوں کو عیدین سے روکا کرتے تھے۔ ایک

-323 راجع الحدیث:298

-324 انظر الحدیث:1652,981,980,974,971,351

قَالَتْ: كُنَّا نَمْنَعُ عَوَاتِقَنَا أَنْ يَخْرُجْنَ فِي الْعِيدَيْنِ، فَقَدِمَتِ امْرَأَةٌ فَنَزَلَتْ قَصْرَ بَنِي خَلَفٍ، فَحَدَّثَتْ عَنْ أُخْتِهَا، وَكَانَ زَوْجُ أُخْتِهَا غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ غَزْوَةً، وَكَانَتْ أُخْتِي مَعَهُ فِي سِتٍّ، قَالَتْ: كُنَّا نُدَاوِي الْكَلْمَى، وَنَقُومُ عَلَى الْمَرْضَى، فَسَأَلَتْ أُخْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَعَلَى إِحْدَانَا بَأْسٌ إِذَا لَمْ يَكُنْ لَهَا جِلْبَابٌ أَنْ لَا تَخْرُجَ؟ قَالَ: لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا وَلْتَشْهَدِ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ. فَلَمَّا قَدِمَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ، سَأَلْتُهَا أَسَمِعْتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ: بِأَبِي، نَعَمْ، وَكَانَتْ لَا تَذْكُرُهُ إِلَّا قَالَتْ: بِأَبِي، سَمِعْتُهُ يَقُولُ: يَخْرُجُ الْعَوَاتِقُ وَذَوَاتُ الْخُدُورِ، أَوِ الْعَوَاتِقُ ذَوَاتُ الْخُدُورِ، وَالْحُيَّضُ، وَلْيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ، وَدَعْوَةَ الْمُؤْمِنِينَ، وَيَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ الْمُصَلَّى. قَالَتْ حَفْصَةُ: فَقُلْتُ الْحُيَّضُ، فَقَالَتْ: أَلَيْسَ تَشْهَدُ عَرَفَةَ، وَكَذَا وَكَذَا

عورت نے ہمارے پاس آ کر قصرِ بنی خلف میں قیام کیا۔ اُس نے اپنی بہن کی نسبت سے بتایا کہ اُس کے شوہر نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ بارہ غزوات میں حصّہ لیا جب کہ چھ میں میری بہن اُن کے ساتھ تھی۔ اُس نے کہا کہ ہم زخمیوں کی مرہم پٹی کرتے اور بیماروں کی تیمارداری کرتے میری بہن نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ اگر ہم میں سے کسی کے پاس بڑی چادر نہ ہو تو کیا وہ باہر نہ نکلے؟ فرمایا کہ اپنی سہیلی کی چادر کا ایک حصّہ اپنے اُوپر ڈال لے، بھلائی اور اہل ایمان کی دعا میں شامل ہوجائے۔ جب اُمّ عطیہ آئیں تو میں نے اُن سے پوچھا کہ کیا آپ نے نبی کریم ﷺ سے یہ بات سُنی ہے؟ کہا: ہاں میرے باپ کی قسم اور میرے باپ کی قسم اُن کا تکیہ کلام تھا۔ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جوان، پردہ دار اور حائضہ بھی بھلائی اور مسلمانوں کی دعا میں شامل ہوں۔ حائضہ عیدگاہ سے دُور رہیں۔ حضرت حفصہ نے کہا کہ حائضہ بھی؟ کہا: کیا وہ عرفات وغیرہ میں حاضر نہیں ہوتیں۔

24-بَابُ إِذَا حَاضَتْ فِي شَهْرٍ ثَلَاثَ حِيَضٍ، وَمَا يُصَدَّقُ النِّسَاءُ فِي الْحَيْضِ وَالْحَمْلِ، فِيمَا يُمْكِنُ مِنَ الْحَيْضِ

اور حیض اور حمل کے بارے میں جو عورتوں کا اعتبار کیا جاتا ہے جب کہ حیض ممکن ہو

لِقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: (وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ) (البقرة: 228) وَيُذْكَرُ عَنْ عَلِيٍّ وَشُرَيْحٍ: إِنِ امْرَأَةٌ جَاءَتْ بِبَيِّنَةٍ مِنْ بِطَانَةِ أَهْلِهَا مِمَّنْ يُرْضَى دِينُهُ، أَنَّهَا حَاضَتْ ثَلَاثًا فِي شَهْرٍ صُدِّقَتْ وَقَالَ عَطَاءٌ: أَقْرَاؤُهَا مَا كَانَتْ وَبِهِ قَالَ إِبْرَاهِيمُ: وَقَالَ عَطَاءٌ: الْحَيْضُ يَوْمٌ إِلَى خَمْسَ

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''ترجمہ کنز الایمان: اور انہیں حلال نہیں کہ چھپائیں وہ جو اللہ نے ان کے پیٹ میں پیدا کیا (پارہ ۲، البقرۃ: ۲۲۸)'' حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور شریح سے منقول ہے کہ اگر اُس کے رشتہ داروں میں سے ایک اعزاء شخص گواہی دے کہ اُسے ایک مہینے میں تین مرتبہ حیض آیا تو اُس کی تصدیق کی

عَشْرَةً وَقَالَ مُعْتَمِرٌ: عَنْ أَبِيهِ: سَأَلْتُ ابْنَ سِيرِينَ عَنِ الْمَرْأَةِ تَرَى الدَّمَ بَعْدَ قُرْئِهَا بِخَمْسَةِ أَيَّامٍ؟ قَالَ: النِّسَاءُ أَعْلَمُ بِذَلِكَ

جائے گی۔ عطاء کا قول ہے کہ ایامِ حیض وہی رہیں گے جو پہلے تھے۔ ابراہیم اور عطاء کا قول ہے کہ ایامِ حیض ایک دن سے پندرہ دن تک ہیں۔ معمر، اُن کے والدِ ماجد نے ابنِ سیرین سے ایک عورت کے متعلق پوچھا جس نے ایامِ حیض کے پانچ دن بعد خون دیکھا۔ فرمایا کہ عورتیں اپنا معاملہ زیادہ جانتی ہیں۔

325 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ ابْنُ أَبِي رَجَاءٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ، سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: إِنِّي أُسْتَحَاضُ فَلاَ أَطْهُرُ، أَفَأَدَعُ الصَّلاَةَ، فَقَالَ: لاَ إِنَّ ذَلِكِ عِرْقٌ، وَلَكِنْ دَعِي الصَّلاَةَ قَدْرَ الأَيَّامِ الَّتِي كُنْتِ تَحِيضِينَ فِيهَا، ثُمَّ اغْتَسِلِي وَصَلِّي

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں فاطمہ بنت ابو حُبیش نے عرض کی کہ مجھے استحاضہ کی شکایت ہے لہٰذا پاک نہیں رہتی تو کیا نماز چھوڑ دوں؟ فرمایا: نہیں یہ تو خونِ رگ ہے، ہاں تم اُن دنوں میں نماز چھوڑ دیا کرو جب تمہیں حیض آئے۔ پھر غسل کر کے نماز پڑھنا۔

25- بَابُ الصُّفْرَةِ وَالكُدْرَةِ فِي غَيْرِ أَيَّامِ الحَيْضِ

ایامِ حیض کے علاوہ زرد اور مٹیالے رنگ دیکھنا

326 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ، قَالَتْ: كُنَّا لاَ نَعُدُّ الكُدْرَةَ وَالصُّفْرَةَ شَيْئًا

محمد سے مروی ہے کہ حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ہم مٹیالے اور زرد رنگ کے خون کو اہمیت نہیں دیا کرتے تھے۔

26- بَابُ عِرْقِ الِاسْتِحَاضَةِ

استحاضہ کی رگ

327 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ المُنْذِرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْنٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، وَعَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ

نبی کریم ﷺ کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت اُمِ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سات سال مستحاضہ رہیں۔ انہوں

-325 راجع الحدیث:228

-326 سنن ابو داؤد:308، سنن نسائی:366، سنن ابن ماجہ:647

-327 صحیح مسلم:754، سنن ابو داؤد:288، سنن نسائی:355,210,205,204,203، سنن ابن ماجہ:626

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ اسْتُحِيضَتْ سَبْعَ سِنِينَ، فَسَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ، فَأَمَرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ، فَقَالَ: هَذَا عِرْقٌ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ

نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں غسل کا حکم دیتے ہوئے فرمایا کہ یہ خونِ رگ ہے۔ پس وہ ہر نماز کے لیے غسل کیا کرتی تھیں۔

27- بَابُ الْمَرْأَةِ تَحِيضُ بَعْدَ الْإِفَاضَةِ

طوافِ زیارت کے بعد اگر عورت حائضہ ہو جائے

328 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ قَدْ حَاضَتْ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَعَلَّهَا تَحْبِسُنَا أَلَمْ تَكُنْ طَافَتْ مَعَكُنَّ. فَقَالُوا: بَلَى، قَالَ: فَاخْرُجِي

عمرة بنت عبدالرحمن سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! حضرت صفیہ بنت حُیَی کو حیض آ گیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شاید وہ ہمیں روکے گی۔ کیا اُس نے تمہارے ساتھ طوافِ زیارت کیا ہے؟ لوگوں نے اثبات میں جواب دیا۔ فرمایا تو چلی چلے۔

329 - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: رُخِّصَ لِلْحَائِضِ أَنْ تَنْفِرَ إِذَا حَاضَتْ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حائضہ کو واپس جانے کی اجازت عطا فرما دی ہے جبکہ اُسے حیض آ جائے۔

330 - وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ: "فِي أَوَّلِ أَمْرِهِ إِنَّهَا لَا تَنْفِرُ، ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: تَنْفِرُ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لَهُنَّ

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شروع میں فرمایا کرتے تھے کہ واپس نہ ہو لیکن پھر میں (طاؤس) نے انہیں فرماتے ہوئے سنا کہ واپس لوٹ جائے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت عطا فرما دی ہے۔

-328 راجع الحدیث: 294 صحیح مسلم: 3213 سنن نسائی: 389

-329 انظر الحدیث: 1760,1755 صحیح مسلم: 3207

-330 انظر الحدیث: 1761

28-بَابُ إِذَا رَأَتِ الْمُسْتَحَاضَةُ الطُّهْرَ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي وَلَوْ سَاعَةً، وَيَأْتِيهَا زَوْجُهَا إِذَا صَلَّتْ، الصَّلاَةُ أَعْظَمُ

331 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، عَنْ زُهَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَقْبَلَتِ الحَيْضَةُ، فَدَعِي الصَّلاَةَ، وَإِذَا أَدْبَرَتْ، فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي

جب مستحاضہ پاکی دیکھے

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ غسل کر کے نماز پڑھے خواہ وہ دن کی ایک گھڑی ہو اور شوہر اُس کے پاس آئے جب کہ وہ نماز پڑھ لے کیونکہ نماز اہم ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب حیض شروع ہو جائے تو نماز چھوڑ دو اور جب بند ہو جائے تو اپنے بدن سے خون دھوڈالو اور نماز پڑھو۔

29-بَابُ الصَّلاَةِ عَلَى النُّفَسَاءِ وَسُنَّتِهَا

332 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شَبَابَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حُسَيْنٍ المُعَلِّمِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ: أَنَّ امْرَأَةً مَاتَتْ فِي بَطْنٍ، فَصَلَّى عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ وَسَطَهَا

حائضہ کی نمازِ جنازہ اور اُس کا طریقہ

عبداللہ ابنِ بُریدہ نے حضرت سمرہ بن جُندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ ایک عورت حالت زچگی میں وفات پا گئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس پر نماز جنازہ پڑھی اور اُس کے درمیان میں کھڑے ہوئے۔

30-بَابٌ

333 - حَدَّثَنَا الحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ اسْمُهُ

حائضہ کے بارے میں احکام

عبداللہ بن شدآد سے مروی ہے کہ میں نے اپنی خالہ یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت میمونہ

-331 انظر الحدیث: 228' سنن ابو داؤد: 331

-332 انظر الحدیث: 1332,1331' صحیح مسلم: 2234,2232' سنن ابو داؤد: 3195' سنن ترمذی: 1035' سنن نسائی: 1978, 1975' سنن ابن ماجہ: 1493

-333 انظر الحدیث: 518,517,381,379' صحیح مسلم: 1146' سنن ابو داؤد: 656' سنن ابن ماجہ: 1028

الوَضَّاحُ، مِنْ كِتَابِهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ، قَالَ: سَمِعْتُ خَالَتِي مَيْمُونَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهَا كَانَتْ تَكُونُ حَائِضًا، لَا تُصَلِّي وَهِيَ مُفْتَرِشَةٌ بِحِذَاءِ مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ يُصَلِّي عَلَى خُمْرَتِهِ إِذَا سَجَدَ أَصَابَنِي بَعْضُ ثَوْبِهِ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سُنا کہ وہ حائضہ تھیں اور نماز نہیں پڑھتی تھیں۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جانماز کے سامنے لیٹی ہوتی تھیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چادر اوڑھے نماز پڑھ رہے تھے۔ جب سجدے میں جاتے تو آپ کا کپڑا مجھ سے چھو جاتا تھا۔

☆☆☆☆☆

بسم الله الرحمن الرحيم

7- كِتَابُ التَّيَمُّمِ

1- بَابُ التَّيَمُّمِ

وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: (فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا، فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ مِنْهُ) (المائدة:6)

334 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ، حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ أَوْ بِذَاتِ الْجَيْشِ انْقَطَعَ عِقْدٌ لِي، فَأَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْتِمَاسِهِ، وَأَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ، فَأَتَى النَّاسُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، فَقَالُوا: أَلاَ تَرَى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ؟ أَقَامَتْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسِ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ، وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعٌ رَأْسَهُ عَلَى فَخِذِي قَدْ نَامَ، فَقَالَ: حَبَسْتِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسَ، وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ، وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَعَاتَبَنِي أَبُو بَكْرٍ، وَقَالَ: مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ وَجَعَلَ يَطْعُنُنِي بِيَدِهِ فِي خَاصِرَتِي، فَلاَ يَمْنَعُنِي مِنَ التَّحَرُّكِ إِلَّا مَكَانُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

تیمم کا بیان

تیمم کا بیان

ارشادِ ربانی ہے: ”ترجمہ کنز الایمان: اور پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمم کرو تو اپنے منہ اور ہاتھوں کا مسح کرو (پارہ ۲، البقرۃ: ۲۲۸)“

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ایک سفر میں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے۔ حتیٰ کہ جب بیداء یا ذات الجیش کے مقام پر تھے تو میرا ہار ٹوٹ گیا۔ پس اُس کی تلاش میں رسول اللہ ﷺ رک گئے اور آپ ﷺ کے ساتھ لوگ بھی رک گئے اور وہ پانی کی جگہ نہ تھی۔ لوگ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے اور کہا: دیکھتے نہیں کہ عائشہ نے یہ کیا کیا کہ رسول اللہ ﷺ کو رکوا دیا اور لوگوں کو بھی جب کہ وہ پانی کی جگہ پر نہیں ہیں اور نہ اُن کے پاس پانی ہے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور رسول اللہ ﷺ میرے زانو پر سر اقدس رکھ کر آرام فرما رہے تھے۔ فرمایا کہ تم نے رسول اللہ ﷺ اور لوگوں کو روک لیا جب کہ وہ پانی کی جگہ پر نہیں ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے ڈانٹا اور جو اللہ نے چاہا میرے لیے کہتے رہے بلکہ میری کوکھ میں گھونسا مارا۔ میں حرکت کرنے سے رُکی رہی کیونکہ رسول اللہ ﷺ میرے زانو پر آرام فرما تھے۔ جب صبح کے وقت رسول

-334 انظر الحديث: 3672، 3773، 4583، 4607، 4608، 5164، 5250، 5882، 6844، 6845

336، صحیح مسلم: 814، سنن نسائی: 309

فَخِذِي. فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَصْبَحَ عَلَى غَيْرِ مَاءٍ، فَأَنْزَلَ اللهُ آيَةَ التَّيَمُّمِ فَتَيَمَّمُوا. فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ الحُضَيْرِ: مَا هِيَ بِأَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا آلَ أَبِي بَكْرٍ. قَالَتْ: فَبَعَثْنَا البَعِيرَ الَّذِي كُنْتُ عَلَيْهِ، فَأَصَبْنَا العِقْدَ تَحْتَهُ

اللہ ﷺ بیدار ہوئے اور پانی نہ تھا تو اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت نازل فرمادی۔ حضرت اُسید بن حُضیر نے کہا: یہ تمہاری پہلی بار حرکت نہیں ہے۔ حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتی ہیں کہ ہم نے اُونٹ کو کھڑا کیا جس پر میں تھی تو ہم نے ہار کو اس کے نیچے موجود پایا۔

فائدہ: تیمم لغت میں قصد اور ارادے کو کہتے ہیں۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے: **وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ**۔ شریعت میں پاکی کی نیت سے زمین پر دوبار ہاتھ مار کر چہرے اور ہاتھوں پر پھیرنے کو تیمم کہتے ہیں۔ تیمم جنابت سے بھی ہوتا ہے اور بے وضو سے بھی، دونوں کا طریقہ ایک ہی ہے صرف نیت میں فرق ہے، تیمم صرف جنس زمین سے ہوسکتا ہے۔ جنس زمین وہ ہے جو زمین سے پیدا ہو اور آگ میں نہ گلے، نہ راکھ بنے، اس کے مسائل فقہ میں دیکھو۔ (مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۲۹۴)

335 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ هُوَ العَوَقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: ح وَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ النَّضْرِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ هُوَ ابْنُ صُهَيْبٍ الفَقِيرُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِي: نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ، وَجُعِلَتْ لِي الأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا، فَأَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَدْرَكَتْهُ الصَّلاَةُ فَلْيُصَلِّ، وَأُحِلَّتْ لِي المَغَانِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي، وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ، وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ عَامَّةً "

محمد بن سنان عوقی ہُشیم، سعید بن النضر، ہشیم، سیار، یزید الفقیر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے پانچ چیزیں عطا فرمائی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو عطا نہیں کی گئیں۔ ایک ماہ کی مسافت تک میری رُعب کے ساتھ مدد کی گئی ہے، میرے لیے زمین کو مسجد اور پاک کرنے والی بنا دیا ہے کہ میری اُمت کا کوئی شخص جہاں بھی نماز کا وقت پائے تو نماز پڑھ لے اور میرے لیے مال غنیمت کو حلال کر دیا گیا جب کہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے بھی حلال نہیں کیا گیا اور مجھے شفاعت عطا فرمائی گئی اور ہر نبی کو خاص اس کی قوم کے لیے مبعوث کیا جاتا تھا جب کہ مجھے تمام انسانوں کی طرف مبعوث فرمایا گیا ہے۔

2- بَابُ إِذَا لَمْ يَجِدْ مَاءً وَلاَ تُرَابًا

جب پانی اور مٹی نہ پائے

336 - حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا اسْتَعَارَتْ مِنْ أَسْمَاءَ

عُروہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت اسماء سے ہار عاریتاً لیا جو ٹوٹ گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص بھیجا تو وہ مل گیا۔

335- انظر الحدیث: 3122,438' صحیح مسلم: 1163' سنن نسائی: 735,430

336- راجع الحدیث: 334

قِلَادَةً فَهَلَكَتْ، فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَوَجَدَهَا، فَأَدْرَكَتْهُمُ الصَّلَاةُ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ، فَصَلَّوْا، فَشَكَوْا ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ آيَةَ التَّيَمُّمِ فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ لِعَائِشَةَ: جَزَاكِ اللَّهُ خَيْرًا، فَوَاللَّهِ مَا نَزَلَ بِكِ أَمْرٌ تَكْرَهِينَهُ، إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ ذَلِكِ لَكِ وَلِلْمُسْلِمِينَ فِيهِ خَيْرًا

نماز کا وقت ہو گیا اور لوگوں کے پاس پانی نہیں تھا۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کی شکایت کی تو اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت نازل فرما دی۔ حضرت اُسید بن حُضیر نے حضرت عائشہ سے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو بہتر جزا عطا فرمائے خدا کی قسم، آپ پر کوئی بات نہیں اُتری جس کو آپ نے ناپسند کیا ہو مگر اللہ تعالیٰ نے اُسے آپ کے اور مسلمانوں کے لیے بھلائی بنا دیا۔

3- بَابُ التَّيَمُّمِ فِي الحَضَرِ، إِذَا لَمْ يَجِدِ المَاءَ، وَخَافَ فَوْتَ الصَّلَاةِ

حالت اقامت میں پانی نہ ملے تو نماز فوت ہونے کے ڈر سے تیمم کرنا

وَبِهِ قَالَ عَطَاءٌ: وَقَالَ الحَسَنُ: فِي المَرِيضِ عِنْدَهُ المَاءُ، وَلاَ يَجِدُ مَنْ يُنَاوِلُهُ يَتَيَمَّمُ وَأَقْبَلَ ابْنُ عُمَرَ: مِنْ أَرْضِهِ بِالْجُرُفِ فَحَضَرَتِ العَصْرُ بِمَرْبَدِ النَّعَمِ فَصَلَّى، ثُمَّ دَخَلَ المَدِينَةَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ فَلَمْ يُعِدْ

عطاء اور حسن کا اُس بیمار کے بارے میں کہنا ہے جس کے پاس پانی ہو لیکن دینے والا نہ ہو تو تیمم کر لے۔ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی جرف کی زمین سے واپس لوٹے تو نمازِ عصر کا وقت مربد النعم میں ہو گیا، لہٰذا نماز پڑھ لی۔ پھر مدینہ منورہ میں داخل ہوئے تو سورج بلند تھا لیکن اعادہ نہیں کیا۔

337 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنِ الأَعْرَجِ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَيْرًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: أَقْبَلْتُ أَنَا وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَسَارٍ، مَوْلَى مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى أَبِي جُهَيْمِ بْنِ الحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ الأَنْصَارِيِّ، فَقَالَ أَبُو الجُهَيْمِ الأَنْصَارِيُّ أَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَحْوِ بِئْرِ جَمَلٍ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَقْبَلَ عَلَى

عُمیر مولیٰ ابن عباس سے مروی ہے کہ میں اور نبی کریم ﷺ کی زوجۂ مطہرہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مولیٰ عبداللہ بن یسار دونوں حضرت ابوجہم بن حارث بن صمہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت ابوجہم نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ بئر جمل کی جانب سے تشریف لا رہے تھے تو ایک شخص ملا جس نے آپ کو سلام کیا۔ نبی کریم ﷺ نے اُسے جواب نہ دیا۔ حتیٰ کہ ایک دیوار کے پاس گئے۔ چہرے مبارک اور ہاتھوں پر مسح فرمایا، پھر اُسے سلام کا جواب

337- صحیح مسلم:820' سنن ابوداؤد:329' سنن نسائی:310

الْجِدَارِ، فَمَسَحَ بِوَجْهِهِ وَيَدَيْهِ، ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ

دیا۔

4- بَابٌ: الْمُتَيَمِّمُ هَلْ يَنْفُخُ فِيهِمَا؟

تیمم کے لیے مٹی پر ہاتھ مارنے کے بعد کیا اُن پر پھونک مارے؟

338 - حَدَّثَنَا آدَمُ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا الحَكَمُ، عَنْ ذَرٍّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ، فَقَالَ: إِنِّي أَجْنَبْتُ فَلَمْ أُصِبِ المَاءَ، فَقَالَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ لِعُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ: أَمَا تَذْكُرُ أَنَّا كُنَّا فِي سَفَرٍ أَنَا وَأَنْتَ، فَأَمَّا أَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ، وَأَمَّا أَنَا فَتَمَعَّكْتُ فَصَلَّيْتُ، فَذَكَرْتُ لِلنَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ هَكَذَا فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَفَّيْهِ الأَرْضَ، وَنَفَخَ فِيهِمَا، ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ

عبدالرحمن بن ابزیٰ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ مجھے جنابت لاحق ہو گئی اور پانی نہیں ملا؟ حضرت عمار نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: کیا آپ کو یاد نہیں کہ ہم ایک سفر میں تھے تو ہمیں جنابت ہو گئی۔ آپ نے تو نماز نہ پڑھی اور میں نے زمین میں لوٹ پوٹ ہو کر نماز پڑھ لی۔ میں نے نبی کریم ﷺ سے اِس بات کا ذکر کیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہیں ایسا کرنا کافی ہوتا پس نبی کریم ﷺ نے اپنی دونوں مبارک ہتھیلیاں زمین پر ماریں، اُن پر پھونکا، پھر اُن کے ساتھ اپنے چہرے اور ہتھیلیوں پر مسح فرمالیا۔

5- بَابُ التَّيَمُّمِ لِلْوَجْهِ وَالكَفَّيْنِ

تیمم منہ اور ہتھیلیوں کا ہے

339 - حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، أَخْبَرَنِي الحَكَمُ، عَنْ ذَرٍّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ عَمَّارٌ: بِهَذَا وَضَرَبَ - شُعْبَةُ - بِيَدَيْهِ الأَرْضَ، ثُمَّ أَدْنَاهُمَا مِنْ فِيهِ، ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ وَقَالَ النَّضْرُ: أَخْبَرَنَا

حجاج، شعبہ، حکم، ذرّ، سعید بن عبدالرحمن بن ابزیٰ ان کے والد ماجد سے مروی ہے کہ حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُسی طرح فرمایا۔ شعبہ راوی نے اپنے ہاتھ زمین پر مارے، پھر اُنہیں منہ کے قریب کیا، پھر اُن کے ساتھ اپنے چہرے اور ہتھیلیوں پر مسح کیا۔ نضر، شعبہ، حکم،

-338 انظر الحدیث: 347,346,345,343,342,341,340,339' صحیح مسلم: 819,818' سنن ابوداؤد: 328,324,323' سنن ترمذی: 144' سنن نسائی: 318,317,316,315,311' سنن ابن ماجہ: 569

-339 راجع الحدیث: 338

شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، قَالَ: سَمِعْتُ ذَرًّا، يَقُولُ: عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى، قَالَ الْحَكَمُ: وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ عَمَّارٌ

فد، ابن عبدالرحمن بن ابزیٰ ××× حکم، ابن عبدالرحمن بن ابزیٰ، اِن کے والد ماجد نے حضرت عمار سے مروی کی۔

340 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ ذَرٍّ، عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ شَهِدَ عُمَرَ وَقَالَ لَهُ عَمَّارٌ: كُنَّا فِي سَرِيَّةٍ فَأَجْنَبْنَا، وَقَالَ: تَفَلَ فِيهِمَا

سلیمان بن حرب، شعبہ، حکم، ذرّ، ابنِ عبدالرحمن بن ابزیٰ، اِن کے والد ماجد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھے کہ حضرت عمار نے اُن سے کہا۔ ہم ایک سریہ میں تھے کہ ہمیں جنابت ہوگئی اور **تفل فیھما** کہا۔

341 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ ذَرٍّ، عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى، قَالَ: قَالَ عَمَّارٌ لِعُمَرَ: تَمَعَّكْتُ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَكْفِيكَ الْوَجْهَ وَالْكَفَّيْنِ

محمد بن کثیر، شعبہ، حکم، ذرّ، ابنِ عبدالرحمن بن ابزیٰ، ان کے والد عبدالرحمن سے مروی ہے کہ حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: میں مٹی میں لیٹا اور بارگاہ نبوی میں حاضر ہوکر عرض کردیا۔ فرمایا کہ تمہارے لیے چہرہ اور ہتھیلیاں کفایت کرجاتیں۔

342 - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ ذَرٍّ، عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى، قَالَ: شَهِدْتُ عُمَرَ، فَقَالَ لَهُ عَمَّارٌ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ

مسلم بن ابراہیم، شعبہ، حکم، ذر، ابنِ عبدالرحمن بن ابزیٰ، عبدالرحمن سے مروی ہے کہ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن سے کہا اور سابقہ حدیث بیان کی۔

343 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ ذَرٍّ، عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ عَمَّارٌ: فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ الْأَرْضَ،

محمد بن بشار، غندر، شعبہ، حکم، ذرّ، ابنِ عبدالرحمن بن ابزیٰ، ان کے والد ماجد سے مروی ہے کہ حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے اپنے مبارک ہاتھ زمین پر مارے اور اپنے چہرے اور ہتھیلیوں

340- راجع الحدیث:338

341- راجع الحدیث:338

342- راجع الحدیث:338

343- راجع الحدیث:338

فَمَسَحَ وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ

پر مسح فرمایا۔

6-بَابٌ: الصَّعِيدُ الطَّيِّبُ وَضُوءُ الْمُسْلِمِ، يَكْفِيهِ مِنَ الْمَاءِ

پاک مٹی مسلمان کو وضو کے لیے پانی کی جگہ کفایت کرتی ہے

وَقَالَ الْحَسَنُ: يُجْزِئُهُ التَّيَمُّمُ مَا لَمْ يُحْدِثْ وَأَمَّ ابْنُ عَبَّاسٍ وَهُوَ مُتَيَمِّمٌ " وَقَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: لاَ بَأْسَ بِالصَّلاَةِ عَلَى السَّبَخَةِ وَالتَّيَمُّمِ بِهَا

حسن کا قول ہے کہ تیمم کفایت کرتا ہے جب تک حدث نہ ہو۔ حضرت ابن عباس نے تیمم سے امامت کرائی۔ یحیٰی بن سعید کا قول ہے کہ شور زمین پر نماز پڑھنے اور اُس کے ساتھ تیمم کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

344 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ، عَنْ عِمْرَانَ، قَالَ: كُنَّا فِي سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِنَّا أَسْرَيْنَا حَتَّى كُنَّا فِي آخِرِ اللَّيْلِ، وَقَعْنَا وَقْعَةً، وَلاَ وَقْعَةَ أَحْلَى عِنْدَ الْمُسَافِرِ مِنْهَا، فَمَا أَيْقَظَنَا إِلَّا حَرُّ الشَّمْسِ، وَكَانَ أَوَّلَ مَنِ اسْتَيْقَظَ فُلاَنٌ، ثُمَّ فُلاَنٌ، ثُمَّ فُلاَنٌ - يُسَمِّيهِمْ أَبُو رَجَاءٍ فَنَسِيَ عَوْفٌ ثُمَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الرَّابِعُ - وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَامَ لَمْ يُوقَظْ حَتَّى يَكُونَ هُوَ يَسْتَيْقِظُ، لِأَنَّا لاَ نَدْرِي مَا يَحْدُثُ لَهُ فِي نَوْمِهِ، فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ عُمَرُ وَرَأَى مَا أَصَابَ النَّاسَ وَكَانَ رَجُلًا جَلِيدًا، فَكَبَّرَ وَرَفَعَ صَوْتَهُ بِالتَّكْبِيرِ، فَمَا زَالَ يُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالتَّكْبِيرِ حَتَّى اسْتَيْقَظَ بِصَوْتِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ شَكَوْا إِلَيْهِ الَّذِي أَصَابَهُمْ، قَالَ: لاَ ضَيْرَ - أَوْ لاَ يَضِيرُ - ارْتَحِلُوا، فَارْتَحَلَ، فَسَارَ غَيْرَ بَعِيدٍ، ثُمَّ نَزَلَ فَدَعَا بِالوَضُوءِ، فَتَوَضَّأَ، وَنُودِيَ بِالصَّلاَةِ، فَصَلَّى بِالنَّاسِ، فَلَمَّا انْفَتَلَ مِنْ صَلاَتِهِ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ مُعْتَزِلٍ لَمْ يُصَلِّ مَعَ الْقَوْمِ، قَالَ: مَا

حضرت عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں تھے اور چل رہے تھے کہ رات کا آخری پہر آ گیا تو ہم نے پڑاؤ کیا۔ مسافر کو اُس وقت نیند سب سے محبوب ہوتی ہے۔ ہمیں نہ جگایا مگر سورج کی تپش سے پہلے فلاں بیدار ہوئے، پھر فلاں، ابو رجاء نے اُن کے نام لیے لیکن عوف کو یاد نہ رہا۔ چوتھے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے اور نبی کریم ﷺ جب سوجاتے تو ہم آپ ﷺ کو جگاتے نہیں تھے حتیٰ کہ خود بیدار ہو جاتے کیونکہ ہم نہیں جانتے کہ خواب میں آپ سے کیا گفتگو کی جا رہی ہو۔ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیدار ہوئے اور انہوں نے لوگوں کی پریشانی دیکھی تو وہ جلالی آدمی تھے لہٰذا انہوں نے بلند آواز سے تکبیر کہی۔ وہ برابر بلند آواز سے تکبیر کہتے رہے حتیٰ اُن کی آواز سے نبی کریم ﷺ بیدار ہو گئے۔ بیدار ہونے پر لوگوں کی پریشانی عرض کی گئی۔ فرمایا کہ کوئی نقصان نہیں ہوا مگر کوچ کرو۔ پس کوچ کیا اور تھوڑی دُور جا کر اُتر گئے۔ وضو کے لیے پانی منگایا اور وضو فرمایا۔ پھر نماز کے لیے اذان کہی گئی اور لوگوں کے ساتھ نماز پڑھی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو ایک شخص

مَنَعَكَ يَا فُلَانُ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَ الْقَوْمِ؟ قَالَ: أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ وَلَا مَاءَ، قَالَ: عَلَيْكَ بِالصَّعِيدِ، فَإِنَّهُ يَكْفِيكَ . ثُمَّ سَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاشْتَكَى إِلَيْهِ النَّاسُ مِنَ الْعَطَشِ، فَنَزَلَ فَدَعَا فُلَانًا - كَانَ يُسَمِّيهِ أَبُو رَجَاءٍ نَسِيَهُ عَوْفٌ - وَدَعَا عَلِيًّا فَقَالَ: اذْهَبَا، فَابْتَغِيَا الْمَاءَ فَانْطَلَقَا، فَتَلَقَّيَا امْرَأَةً بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ - أَوْ سَطِيحَتَيْنِ - مِنْ مَاءٍ عَلَى بَعِيرٍ لَهَا، فَقَالَا لَهَا: أَيْنَ الْمَاءُ؟ قَالَتْ: عَهْدِي بِالْمَاءِ أَمْسِ هَذِهِ السَّاعَةَ وَنَفَرُنَا خُلُوفٌ، قَالَا لَهَا: انْطَلِقِي، إِذًا قَالَتْ: إِلَى أَيْنَ؟ قَالَا: إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: الَّذِي يُقَالُ لَهُ الصَّابِئُ، قَالَا: هُوَ الَّذِي تَعْنِينَ، فَانْطَلِقِي، فَجَاءَا بِهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَحَدَّثَاهُ الْحَدِيثَ، قَالَ: فَاسْتَنْزَلُوهَا عَنْ بَعِيرِهَا، وَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِنَاءٍ، فَفَرَّغَ فِيهِ مِنْ أَفْوَاهِ الْمَزَادَتَيْنِ - أَوْ سَطِيحَتَيْنِ - وَأَوْكَأَ أَفْوَاهَهُمَا وَأَطْلَقَ الْعَزَالِيَ، وَنُودِيَ فِي النَّاسِ اسْقُوا وَاسْتَقُوا، فَسَقَى مَنْ شَاءَ وَاسْتَقَى مَنْ شَاءَ وَكَانَ آخِرُ ذَاكَ أَنْ أَعْطَى الَّذِي أَصَابَتْهُ الْجَنَابَةُ إِنَاءً مِنْ مَاءٍ، قَالَ: اذْهَبْ فَأَفْرِغْهُ عَلَيْكَ، وَهِيَ قَائِمَةٌ تَنْظُرُ إِلَى مَا يُفْعَلُ بِمَائِهَا، وَايْمُ اللَّهِ لَقَدْ أُقْلِعَ عَنْهَا، وَإِنَّهُ لَيُخَيَّلُ إِلَيْنَا أَنَّهَا أَشَدُّ مِلْأَةً مِنْهَا حِينَ ابْتَدَأَ فِيهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اجْمَعُوا لَهَا فَجَمَعُوا لَهَا مِنْ بَيْنِ عَجْوَةٍ وَدَقِيقَةٍ وَسَوِيقَةٍ حَتَّى جَمَعُوا لَهَا طَعَامًا، فَجَعَلُوهَا فِي ثَوْبٍ وَحَمَلُوهَا عَلَى بَعِيرِهَا وَوَضَعُوا الثَّوْبَ بَيْنَ يَدَيْهَا، قَالَ لَهَا: تَعْلَمِينَ، مَا رَزِئْنَا مِنْ مَائِكِ شَيْئًا، وَلَكِنَّ اللَّهَ هُوَ

کو علیحدہ بیٹھے ہوئے دیکھا جس نے لوگوں کے ساتھ نماز نہیں پڑھی تھی۔ فرمایا کہ اے فلاں! تمہیں لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنے سے کیا چیز نے مانع ہوئی؟ عرض کی کہ مجھے جنابت ہے اور پانی نہیں ہے۔ فرمایا کہ تمہارے لیے مٹی کافی تھی۔ پھر نبی کریم ﷺ تشریف لے گئے تو لوگوں نے آپ سے پیاس کی عرض کی۔ آپ ﷺ اُترے اور فلاں شخص کو بلایا۔ ابورجاء نے اس کا نام لیا لیکن عوف کو یاد نہ رہا۔ اور حضرت علی کو بُلایا۔ فرمایا کہ دونوں جاؤ اور پانی تلاش کرو۔ دونوں گئے تو انہیں ایک عورت ملی جس کے اپنے اونٹ پر دو تھیلے یا مشکیزے لٹکے ہوئے تھے۔ دونوں نے اُس سے کہا کہ پانی کہاں ہے؟ اُس نے کہا کہ کل اِسی وقت مجھے پانی مِلا تھا اور ہمارے مرد پیچھے رہ گئے ہیں۔ دونوں نے اُس سے کہا کہ چلو تو اُس نے کہا: کدھر دونوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس۔ کہا اُس کے پاس جو نئے دین والا پہچانا جاتا ہے؟ دونوں نے کہا کہ ہاں وہی۔ وہ اُسے لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو گئے اور سارا واقعہ عرض کر دیا۔ فرمایا کہ اِسے اونٹ سے اُتار لو اور نبی کریم ﷺ نے ایک برتن منگا کر اُس میں دونوں تھیلوں یا مشکیزوں کے منہ کھول دیئے اور پانی نکالا اور لوگوں میں اعلان کر دیا گیا کہ پانی پیو اور پلاؤ۔ پس پینے والے نے پیا اور جس نے چاہا پلایا اور اِس کے آخر میں اُس شخص کو بھی پانی کا برتن دیا گیا جس کو جنابت تھی۔ فرمایا کہ جاؤ اور اسے اپنے اُوپر ڈالو اور وہ عورت کھڑی دیکھ رہی تھی کہ اُس کے پانی کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ خدا کی قسم، پانی لینا بند کیا تو محسوس ہوتا تھا کہ وہ پہلے سے بھی زیادہ بھرے ہوئے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ

الَّذِي أَسْقَانَا. فَأَتَتْ أَهْلَهَا وَقَدِ احْتَبَسَتْ عَنْهُمْ، قَالُوا: مَا حَبَسَكِ يَا فُلاَنَةُ. قَالَتْ: الْعَجَبُ لَقِيَنِي رَجُلاَنِ، فَذَهَبَا بِي إِلَى هَذَا الَّذِي يُقَالُ لَهُ الصَّابِئُ فَفَعَلَ كَذَا وَكَذَا. فَوَاللَّهِ إِنَّهُ لَأَسْحَرُ النَّاسِ مِنْ بَيْنِ هَذِهِ وَهَذِهِ، وَقَالَتْ: بِإِصْبَعَيْهَا الْوُسْطَى وَالسَّبَّابَةِ، فَرَفَعَتْهُمَا إِلَى السَّمَاءِ - تَعْنِي السَّمَاءَ وَالأَرْضَ - أَوْ إِنَّهُ لَرَسُولُ اللَّهِ حَقًّا. فَكَانَ الْمُسْلِمُونَ بَعْدَ ذَلِكَ يُغِيرُونَ عَلَى مَنْ حَوْلَهَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ، وَلاَ يُصِيبُونَ الصِّرْمَ الَّذِي هِيَ مِنْهُ، فَقَالَتْ: يَوْمًا لِقَوْمِهَا مَا أُرَى أَنَّ هَؤُلاَءِ الْقَوْمَ يَدْعُونَكُمْ عَمْدًا. فَهَلْ لَكُمْ فِي الإِسْلاَمِ؟ فَأَطَاعُوهَا. فَدَخَلُوا فِي الإِسْلاَمِ.

اس کے لیے کچھ اکٹھا کردو۔ لوگوں نے اُس کے لیے عجوہ کھجوریں، آٹا اور ستو اکٹھے کیئے جو وافر مقدار میں تھے۔ اُسے ایک کپڑے میں باندھ کر اُس کے اُونٹ پر لاد دیا اور کپڑا اُس کے سامنے رکھ دیا گیا۔ آپ ﷺ نے اُس سے فرمایا تم جانتی ہو کہ ہم نے تمہارے پانی میں سے ذرا بھی کم نہ کیا بلکہ ہمیں تو اللہ تعالیٰ نے پانی پلایا ہے۔ وہ اپنے گھر والوں میں پہنچی جن سے اُسے روک لیا گیا تھا۔ انہوں نے کہا: اے عورت! تجھے کس نے روکا تھا؟ کہا کہ عجیب بات ہے کہ مجھے دو شخص ملے جو مجھے اُس شخص کے پاس لے گئے جس کو نئے دین والا کہا جاتا ہے۔ تو اُس نے ایسا اور ایسا کیا۔ خدا کی قسم وہ اِس کے اور اُس کے درمیان سب سے بڑا جادوگر ہے اور اُس نے اپنی درمیانی اور شہادت کی اُنگلی آسمان اور زمین کی طرف اُٹھائی اور یا وہ اللہ کا برحق رسول ہے۔ پس اس کے بعد مسلمان اُس کے اطراف مشرکوں پر حملے کرتے لیکن جس قبیلے میں وہ تھی اُسے چھوڑ دیتے۔ ایک دن اُس نے اپنی قوم سے کہا کہ میں یہی سمجھتی ہوں کہ یہ لوگ تمہیں دانستہ کر چھوڑ دیتے ہیں تو کیا تمہیں اسلام کی طرف رغبت نہیں؟ انہوں نے اس کی بات مان لی اور اسلام قبول کرلیا۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: "صَبَأَ: خَرَجَ مِنْ دِينٍ إِلَى غَيْرِهِ" وَقَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ: الصَّابِئِينَ فِرْقَةٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ يَقْرَءُونَ الزَّبُورَ

امام ابوعبداللہ بخاری نے فرمایا کہ صَبَا ایک دین سے دوسرے کی طرف نکلنے کو کہتے ہیں اور ابوالعالیٰ نے کہا کہ صائبین اہل کتاب کا ایک فرقہ ہے جو زبور پڑھتے ہیں اصبُ کا مطلب ہے کہ میں مائل ہوا۔

7- بَابٌ: إِذَا خَافَ الْجُنُبُ عَلَى نَفْسِهِ الْمَرَضَ أَوِ الْمَوْتَ، أَوْ خَافَ الْعَطَشَ،

جب جنبی بیماری یا موت یا پیاس کے خوف سے

تَيَمَّمَ

وَيُذْكَرُ أَنَّ عَمْرَو بْنَ العَاصِ: " أَجْنَبَ فِي لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ، فَتَيَمَّمَ وَتَلاَ: (وَلاَ تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا) (النساء: 29) فَذَكَرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُعَنِّفْ "

تیمم کرے

بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سردیوں کی ایک رات جنبی ہوگئے تو انہوں نے تیمم کیا اور یہ آیت پڑھی: "ترجمہ کنز الایمان: اور اپنی جانیں قتل نہ کرو بے شک اللہ تم پر مہربان ہے (پارہ ۵، النسآء: ۲۹)" اس کا نبی کریم ﷺ سے ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے کچھ نہیں کہا۔

345 - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ غُنْدَرٌ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، قَالَ: قَالَ أَبُو مُوسَى لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ: إِذَا لَمْ يَجِدِ المَاءَ لاَ يُصَلِّي؟ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: لَوْ رَخَّصْتُ لَهُمْ فِي هَذَا كَانَ إِذَا وَجَدَ أَحَدُهُمُ البَرْدَ قَالَ: هَكَذَا - يَعْنِي تَيَمَّمَ - وَصَلَّى، قَالَ: قُلْتُ: فَأَيْنَ قَوْلُ عَمَّارٍ لِعُمَرَ؟ قَالَ: إِنِّي لَمْ أَرَ عُمَرَ قَنِعَ بِقَوْلِ عَمَّارٍ

ابووائل سے مروی ہے کہ حضرت ابوموسیٰ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ جب کوئی پانی نہ پائے تو نماز نہ پڑھے۔ حضرت عبداللہ نے کہا: ہاں اگر میں ایک مہینہ پانی نہ پاؤں تو نماز نہیں پڑھوں گا۔ اگر میں لوگوں کو اس کی اجازت دے دُوں تو جب اُن میں سے کسی کو سردی کا خوف ہوگا تو تیمم کر کے نماز پڑھ لے گا۔ میں نے کہا کہ حضرت عمار کا حضرت عمر سے کہنا کیا سمجھا جائے گا؟ کہا کہ میں نے نہیں دیکھا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عمار کے قول پر اکتفا کیا ہو۔

346 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، قَالَ: سَمِعْتُ شَقِيقَ بْنَ سَلَمَةَ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ، وَأَبِي مُوسَى، فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى: أَرَأَيْتَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِذَا أَجْنَبَ فَلَمْ يَجِدْ مَاءً، كَيْفَ يَصْنَعُ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: لاَ يُصَلِّي حَتَّى يَجِدَ المَاءَ، فَقَالَ أَبُو مُوسَى: فَكَيْفَ تَصْنَعُ بِقَوْلِ عَمَّارٍ حِينَ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَانَ يَكْفِيكَ قَالَ: أَلَمْ تَرَ عُمَرَ لَمْ يَقْنَعْ بِذَلِكَ، فَقَالَ أَبُو مُوسَى: فَدَعْنَا مِنْ قَوْلِ

شقیق بن سلمہ سے مروی ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھا تو حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن سے کہا: اے ابوعبدالرحمن! آپ کی رائے میں جب کوئی جنبی ہوجائے اور پانی نہ ملے تو کیا کرے؟ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ جب تک پانی نہ پائے تو نماز نہ پڑھے۔ پس حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ آپ حضرت عمار کے اُس معاملے کو کیا کہیں گے جب کہ نبی کریم ﷺ نے اُن سے فرمایا کہ

345- راجع الحدیث: 338، صحیح مسلم: 817،816، سنن ابو داؤد: 321، سنن نسائی: 319

346- راجع الحدیث: 345،338

عَمَّارٍ كَيْفَ تَصْنَعُ بِهَذِهِ الآيَةِ؛ فَمَا دَرَى عَبْدُ اللهِ مَا يَقُولُ، فَقَالَ: إِنَّا لَوْ رَخَّصْنَا لَهُمْ فِي هَذَا لَأَوْشَكَ إِذَا بَرَدَ عَلَى أَحَدِهِمُ الْمَاءُ أَنْ يَدَعَهُ وَيَتَيَمَّمَ فَقُلْتُ لِشَقِيقٍ فَإِنَّمَا كَرِهَ عَبْدُ اللهِ لِهَذَا؟ قَالَ: نَعَمْ

تمہارے لیے یہ کافی تھا۔ انہوں نے کہا: کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ حضرت عمر نے اُن کی اِس بات پر اکتفا نہیں کیا۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ہم قولِ عمار کو چھوڑ دیتے ہیں لیکن آپ اس آیت کے بارے میں کیا کہیں گے؟ حضرت عبداللہ سے جواب نہ بنا جو دیتے اور کہنے لگے کہ اگر ہم لوگوں کو اِس کی اجازت دے دیں تو خدشہ ہے کہ جب اُن میں سے کسی کو پانی سرد محسوس ہوگا تو وہ اُسے چھوڑ کر تیمم کرے گا۔ میں (اعمش) نے شقیق سے کہا کہ حضرت عبداللہ نے اسے مکروہ جانا؟ فرمایا: ہاں۔

8- بَابٌ: التَّيَمُّمُ ضَرْبَةٌ

تیمم کی ایک ضرب سے

347- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللهِ وَأَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ، فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى: لَوْ أَنَّ رَجُلًا أَجْنَبَ فَلَمْ يَجِدِ الْمَاءَ شَهْرًا، أَمَا كَانَ يَتَيَمَّمُ وَيُصَلِّي، فَكَيْفَ تَصْنَعُونَ بِهَذِهِ الآيَةِ فِي سُورَةِ الْمَائِدَةِ: (فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا) (النساء: 43) فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: لَوْ رُخِّصَ لَهُمْ فِي هَذَا لَأَوْشَكُوا إِذَا بَرَدَ عَلَيْهِمُ الْمَاءُ أَنْ يَتَيَمَّمُوا الصَّعِيدَ. قُلْتُ: وَإِنَّمَا كَرِهْتُمْ هَذَا لِذَا؟ قَالَ: نَعَمْ. فَقَالَ أَبُو مُوسَى: أَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَ عَمَّارٍ لِعُمَرَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ، فَأَجْنَبْتُ فَلَمْ أَجِدِ الْمَاءَ، فَتَمَرَّغْتُ فِي الصَّعِيدِ كَمَا تَمَرَّغُ الدَّابَّةُ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَصْنَعَ هَكَذَا، فَضَرَبَ بِكَفِّهِ ضَرْبَةً عَلَى الأَرْضِ، ثُمَّ نَفَضَهَا، ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا

شقیق سے مروی ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابوموسیٰ شعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو حضرت ابوموسیٰ نے اُن سے کہا: اگر ایک شخص جنبی ہو جائے اور ایک مہینے تک پانی نہ پائے تو تیمم کر کے نماز پڑھتا رہے، حضرت عبداللہ نے کہا کہ تیمم نہ کرے خواہ مہینہ بھر پانی نہ پائے۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن سے کہا کہ آپ سورۂ المائدہ کی اِس آیت کا کیا کریں گے کہ اگر پانی نہ ملے پاک مٹی سے تیمم کرلو (۴:۴۳)۔ حضرت عبداللہ نے کہا کہ اگر اس صورت میں اُنہیں رعایت دی گئی تو خدشہ ہے کہ اُنہیں پانی سرد لگا تو پاک مٹی سے تیمم کرلیں گے۔ میں نے کہا کہ آپ نے اس لیے اسے ناپسند کیا ہے؟ کہا، ہاں۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ آپ نے حضرت عمار کی بات نہیں سُنی کہ انہوں نے حضرت عمر سے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک کام بھیجا تو میں جنبی ہو گیا اور پانی نہ پایا پس میں پاک مٹی میں

347- راجع الحدیث: 338، 345

ظَهْرَ كَفِّهِ بِشِمَالِهِ أَوْ ظَهْرَ شِمَالِهِ بِكَفِّهِ، ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: أَفَلَمْ تَرَ عُمَرَ لَمْ يَقْنَعْ بِقَوْلِ عَمَّارٍ؟ وَزَادَ يَعْلَى، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ: كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللهِ وَأَبِي مُوسَى، فَقَالَ أَبُو مُوسَى: أَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَ عَمَّارٍ لِعُمَرَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنِي أَنَا وَأَنْتَ، فَأَجْنَبْتُ فَتَمَعَّكْتُ بِالصَّعِيدِ، فَأَتَيْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْنَاهُ فَقَالَ: إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ هَكَذَا. وَمَسَحَ وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ وَاحِدَةً

مویشیوں کی طرح لوٹ پوٹ ہوا۔ جب رسول اللہ ﷺ کو بتایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے لیے کافی تھا کہ ایسا کر لیتے اور زمین پر اپنی مبارک ہتھیلی ماری، پھر اُسے جھاڑا، پھر اُس کے ساتھ بائیں ہاتھ کی پشت پر مسح فرمایا یا بائیں میں ہاتھ کی پشت سے ہتھیلی پر، پھر دونوں سے اپنے مبارک چہرے کا مسح فرمایا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمار کے قول پر اکتفا نہیں کی۔ یعلیٰ، اعمش، شقیق نے یہ بھی کہا: میں حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھا تو حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: کیا آپ نے نہیں سنا جو حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اور آپ کو ایک کام بھیجا تو میں جنبی ہو گیا اور پاک مٹی پر لیٹا۔ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ کو بتایا۔ فرمایا کہ تمہارے لیے یہی کافی تھا اور آپ ﷺ نے اپنے مبارک چہرے اور ہتھیلیوں پر ایک مرتبہ مسح فرمایا۔

9- بَابٌ

جنابت کے لیے تیمم کی اجازت

348 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَوْفٌ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ الخُزَاعِيُّ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا مُعْتَزِلًا لَمْ يُصَلِّ فِي القَوْمِ، فَقَالَ: يَا فُلَانُ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ فِي القَوْمِ؟ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ: أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ وَلَا مَاءَ، قَالَ: عَلَيْكَ بِالصَّعِيدِ فَإِنَّهُ يَكْفِيكَ

حضرت عمران ابن حصین خزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ علیحدہ بیٹھا ہے اور لوگوں کے ساتھ نماز نہیں پڑھی۔ فرمایا کہ اے فلاں! تمہیں لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنے سے کیا چیز نے رکاوٹ بنی؟ عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں جنبی ہو گیا ہوں اور پانی نہیں ہے۔ فرمایا کہ تم پر پاک مٹی لازم ہے اور وہی تمہارے لیے کافی ہے۔

348- سنن نسائی: 348

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

8- كِتَابُ الصَّلَاةِ

1- بَابٌ: كَيْفَ فُرِضَتِ الصَّلَاةُ فِي الإِسْرَاءِ؟

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ، حَدَّثَنِي أَبُو سُفْيَانَ، فِي حَدِيثِ هِرَقْلَ، فَقَالَ: يَأْمُرُنَا يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِالصَّلَاةِ وَالصِّدْقِ وَالعَفَافِ

349 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ أَبُو ذَرٍّ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "فُرِجَ عَنْ سَقْفِ بَيْتِي وَأَنَا بِمَكَّةَ، فَنَزَلَ جِبْرِيلُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَفَرَجَ صَدْرِي، ثُمَّ غَسَلَهُ بِمَاءِ زَمْزَمَ، ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُمْتَلِئٍ حِكْمَةً وَإِيمَانًا، فَأَفْرَغَهُ فِي صَدْرِي، ثُمَّ أَطْبَقَهُ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي، فَعَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَلَمَّا جِئْتُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، قَالَ جِبْرِيلُ لِخَازِنِ السَّمَاءِ افْتَحْ، قَالَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ هَذَا جِبْرِيلُ، قَالَ: هَلْ مَعَكَ أَحَدٌ؟ قَالَ: نَعَمْ مَعِي مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَلَمَّا فَتَحَ عَلَوْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا، فَإِذَا رَجُلٌ قَاعِدٌ عَلَى يَمِينِهِ أَسْوِدَةٌ، وَعَلَى يَسَارِهِ أَسْوِدَةٌ، إِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِينِهِ ضَحِكَ، وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَسَارِهِ بَكَى، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالِابْنِ الصَّالِحِ، قُلْتُ لِجِبْرِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: هَذَا آدَمُ، وَهَذِهِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

نماز کا بیان

معراج میں نماز کیسے فرض کی گئی؟

حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ مجھ سے حضرت ابوسفیان نے حدیث ہرقل میں بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں نماز سچائی اور پاک دامنی کا حکم دیا ہے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں مکہ مکرمہ میں تھا کہ میرے مکان کی چھت کھولی گئی اور جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے۔ میرا سینہ کھولا گیا، پھر اُسے آبِ زم زم سے دھویا گیا، پھر سونے کا ایک طشت لایا گیا جو حکمت و ایمان سے بھرا ہوا تھا اور وہ میرے سینے میں اُنڈیل دیا گیا، پھر اُسے بند کر دیا، پھر میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے آسمان کی جانب لے کر چڑھے۔ جب میں آسمانِ دنیا پر پہنچا تو جبرئیل علیہ السلام نے آسمان کے خازن سے کھولنے کے لیے کہا۔ اُس نے کہا: کون ہو؟ کہا: میں جبرئیل ہوں۔ اُس نے کہا: کیا تمہارے ساتھ کوئی اور ہے؟ کہا ہاں میرے ساتھ محمد ﷺ ہیں۔ کہا: کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ کہا، ہاں جب کھولا تو ہم آسمانِ دنیا کے اُوپر گئے۔ وہاں ایک شخص بیٹھا ہوا تھا، جس کے دائیں اور بائیں بہت سارے لوگ تھے۔ جب وہ اپنی داہنی طرف دیکھتا تو ہنستا اور جب بائیں طرف دیکھتا تو روتا۔ اُس نے کہا: صالح نبی اور صالح بیٹے مرحبہ خوش آمدید میں نے جبرئیل

349- انظر الحدیث: 3342,1636، صحیح مسلم: 414,413، سنن نسائی: 1399,448

الأَسْوِدَةُ عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ نَسَمُ بَنِيهِ، فَأَهْلُ الْيَمِينِ مِنْهُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ، وَالأَسْوِدَةُ الَّتِي عَنْ شِمَالِهِ أَهْلُ النَّارِ، فَإِذَا نَظَرَ عَنْ يَمِينِهِ ضَحِكَ، وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكَى حَتَّى عَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ، فَقَالَ لِخَازِنِهَا: افْتَحْ، فَقَالَ لَهُ خَازِنُهَا مِثْلَ مَا قَالَ الأَوَّلُ: فَفَتَحَ- قَالَ أَنَسٌ: فَذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ فِي السَّمَوَاتِ آدَمَ، وَإِدْرِيسَ، وَمُوسَى، وَعِيسَى، وَإِبْرَاهِيمَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ، وَلَمْ يُثْبِتْ كَيْفَ مَنَازِلُهُمْ غَيْرَ أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ آدَمَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا وَإِبْرَاهِيمَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ، قَالَ أَنَسٌ- فَلَمَّا مَرَّ جِبْرِيلُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِدْرِيسَ قَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالأَخِ الصَّالِحِ، فَقُلْتُ مَنْ هَذَا؟ قَالَ: هَذَا إِدْرِيسُ، ثُمَّ مَرَرْتُ بِمُوسَى فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالأَخِ الصَّالِحِ، قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: هَذَا مُوسَى، ثُمَّ مَرَرْتُ بِعِيسَى فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: هَذَا عِيسَى، ثُمَّ مَرَرْتُ بِإِبْرَاهِيمَ، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالابْنِ الصَّالِحِ، قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: هَذَا إِبْرَاهِيمُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ". قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَأَخْبَرَنِي ابْنُ حَزْمٍ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، وَأَبَا حَبَّةَ الأَنْصَارِيَّ، كَانَا يَقُولاَنِ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثُمَّ عُرِجَ بِي حَتَّى ظَهَرْتُ لِمُسْتَوَى أَسْمَعُ فِيهِ صَرِيفَ الأَقْلاَمِ، قَالَ ابْنُ حَزْمٍ، وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " فَفَرَضَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى أُمَّتِي خَمْسِينَ صَلاَةً، فَرَجَعْتُ بِذَلِكَ، حَتَّى مَرَرْتُ عَلَى مُوسَى،

سے کہا کہ یہ کون ہیں؟ کہا کہ یہ حضرت آدم ہیں اور دائیں بائیں جو یہ صورتیں ہیں یہ ان کی اولاد ہے۔ داہنی طرف والے جنتی ہیں اور بائیں طرف والے دوزخی ہیں۔ جب یہ داہنی طرف دیکھتے ہیں تو ہنستے ہیں اور بائیں جانب دیکھتے ہیں تو روتے ہیں۔ حتیٰ کہ کہ مجھے دوسرے آسمان تک لے گئے اور اُس کے خازن سے کھولنے کے لیے کہا اور اُس کی خازن سے وہی بات ہوئی جو پہلے ہوئی تھی۔ اُس نے کھول دیا۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ انہوں نے بیان کیا کہ حضور ﷺ نے آسمانوں میں حضرت آدم، حضرت ادریس، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات کی اور اُن کے مقامات یاد نہیں رہے ہاں حضرت آدم آسمانِ دنیا پر ملے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام چھٹے آسمان پر۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب نبی کریم ﷺ کو لے کر حضرت جبرئیل علیہ السلام حضرت ادریس علیہ السلام کے پاس سے گزرے تو انہوں نے کہا: صالح نبی اور صالح بھائی خوش آمدید مرحبا۔ میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ کہا کہ یہ حضرت ادریس علیہ السلام ہیں۔ پھر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو انہوں نے کہا: صالح نبی اور صالح بھائی مرحبا خوش آمدید۔ میں نے کہا کہ یہ کون ہیں؟ کہا کہ یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں۔ پھر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا انہوں نے کہا: صالح نبی اور صالح بھائی مرحبا خوش آمدید۔ میں نے کہا کہ یہ کون ہیں؟ کہا کہ یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ پھر میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس سے گزرا۔ انہوں نے کہا کہ صالح نبی اور صالح بیٹے خوش آمدید۔ میں نے

فَقَالَ: مَا فَرَضَ اللهُ لَكَ عَلَى أُمَّتِكَ؟ قُلْتُ: فَرَضَ خَمْسِينَ صَلَاةً، قَالَ: فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ، فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذَلِكَ، فَرَاجَعْتُ، فَوَضَعَ شَطْرَهَا، فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى، قُلْتُ: وَضَعَ شَطْرَهَا، فَقَالَ: رَاجِعْ رَبَّكَ، فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ، فَرَاجَعْتُ فَوَضَعَ شَطْرَهَا، فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ، فَقَالَ: ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ، فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذَلِكَ، فَرَاجَعْتُهُ، فَقَالَ: هِيَ خَمْسٌ، وَهِيَ خَمْسُونَ، لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ، فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى، فَقَالَ: رَاجِعْ رَبَّكَ، فَقُلْتُ: اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي، ثُمَّ انْطَلَقَ بِي، حَتَّى انْتَهَى بِي إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى، وَغَشِيَهَا أَلْوَانٌ لَا أَدْرِي مَا هِيَ؟ ثُمَّ أُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ، فَإِذَا فِيهَا حَبَايِلُ اللُّؤْلُؤِ وَإِذَا تُرَابُهَا الْمِسْكُ"

کہا کہ یہ کون ہیں؟ کہا کہ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔ ابنِ شہاب کا بیان ہے کہ مجھے ابن حزم نے بتایا کہ حضرت ابن عباس اور حضرت ابو حبہ انصاری دونوں کہا کرتے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پھر مجھے لے کر چڑھے حتیٰ کہ میں بہت بلند مقام پر پہنچ گیا جس میں قلموں سے چلنے کی آواز سنتا تھا۔ ابنِ حزم اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پس اللہ تعالیٰ نے میری اُمّت پر پچاس نمازیں فرض کیں۔ میں اس کے ساتھ واپس ہوا لوٹا اور حضرت موسیٰ کے پاس سے گزرا۔ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر آپ کی اُمت کے لیے کیا فرض کیا ہے؟ میں نے کہا کہ پچاس نمازیں۔ انہوں نے کہا کہ اپنے رب کی طرف واپس لوٹ جایئے کیونکہ آپ کی اُمت میں یہ طاقت نہیں ہے۔ میں واپس لوٹا تو اُن کا ایک حصّہ کم کر دیا گیا میں حضرت موسیٰ کی طرف واپس لوٹا اور کہا کہ ایک حصّہ کم کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اپنے رب کی طرف واپس جایئے کیونکہ آپ کی اُمت میں اِن کی طاقت نہیں ہے پس میں واپس لوٹ گیا تو ایک حصّہ مزید کم کر دیا گیا۔ میں ان کی طرف آیا تو انہوں نے پھر کہا کہ اپنے رب کی طرف واپس جایئے کیونکہ آپ کی اُمت میں ان کی طاقت بھی نہیں ہے میں واپس لوٹا تو فرمایا کہ یہ پانچ ہیں اور یہی پچاس ہیں میرے نزدیک بات تبدیل نہیں ہوا کرتی۔ میں حضرت موسیٰ کے پاس آیا تو انہوں نے کہا: اپنے رب کی طرف واپس جایئے۔ میں نے کہا کہ مجھے اب اپنے رب سے حیا آتی ہے۔ پھر مجھے لے کر چلے حتیٰ کہ سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچے جس پر رنگ چھائے ہوئے تھے، نہیں جانتا کہ وہ کیا ہیں۔ پھر مجھے جنت میں داخل کیا گیا

جس میں موتیوں کے ہار میں اور اُس کی مٹی مشک ہے۔

فائدہ: صَلٰوۃ صَلّیٌ سے بنا بمعنی گوشت بھونا، آگ پر پکانا، رب فرماتا ہے: "سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ"۔ نیز آگ سے لکڑی سیدھی کرنے کو تصلیہ کہا جاتا ہے، چونکہ نماز اپنے نمازی کے نفس کو مجاہدہ و مشقت کی آگ پر جلاتی ہے، نیز اسے سیدھا کرتی ہے اس لئے اسے صلوٰۃ کہتے ہیں۔ اب صلوٰۃ کے معنی دعا، رحمت، انزال، رحمت، استغفار، سرین ہلانا ہیں۔ چونکہ یہ سب چیزیں نماز میں ہوتی ہیں اس لئے نماز کو صلوٰۃ کہتے ہیں۔ اسلام میں سب اعمال سے پہلے نماز فرض ہوئی، یعنی نبوت کے گیارہویں سال ہجرت سے دو سال کچھ ماہ پہلے، نیز ساری عبادتیں اللہ تعالیٰ نے فرش پر بھیجیں مگر نماز اپنے محبوب کو عرش پر بلا کر دی اس لئے کلمہ شہادت کے بعد سب سے بڑی عبادت نماز ہے۔ جو نماز سیدھی کر کے پڑھے تو نماز اسے بھی سیدھا کر دیتی ہے۔ نماز کے اسرار اور نکات ہماری کتاب "اسرار الاحکام" اور "تفسیر نعیمی" پارہ اول میں دیکھو۔ نمازیں چار قسم کی ہیں: فرض، واجب، سنت مؤکدہ، نفل۔ (مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۵۲۹)

350 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَتْ: فَرَضَ اللَّهُ الصَّلَاةَ حِينَ فَرَضَهَا، رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ، فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ، فَأُقِرَّتْ صَلَاةُ السَّفَرِ، وَزِيدَ فِي صَلَاةِ الْحَضَرِ

عروہ بن زبیر سے مروی ہے کہ اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جب نماز فرض کی تو حضر اور سفر کے لیے دو دو رکعتیں فرض فرمائیں۔ سفر کی نماز تو یوں ہی رکھی گئی اور حضر کی نماز میں زیادتی کر دی گئی۔

2- بَابُ وُجُوبِ الصَّلَاةِ فِي الثِّيَابِ

کپڑے پہن کر نماز پڑھنا ضروری ہے

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ) (الأعراف: 31) وَمَنْ صَلَّى مُلْتَحِفًا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ " وَيُذْكَرُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَزُرُّهُ وَلَوْ بِشَوْكَةٍ فِي إِسْنَادِهِ نَظَرٌ وَمَنْ صَلَّى فِي الثَّوْبِ الَّذِي يُجَامِعُ فِيهِ مَا لَمْ يَرَ أَذًى وَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا يَطُوفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: " ترجمہ کنز الایمان: اپنی زینت لو جب مسجد میں جاؤ (پارہ ۸، الاعراف: ۳۱)" جو ایک ہی کپڑے میں لپٹ کر نماز پڑھے۔ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی گئی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اُسے سی لو خواہ کانٹوں سے ہو۔ اِس کی اسناد میں کلام ہے اور جو اُسی کپڑے سے نماز پڑھے جس میں صحبت کی جب تک اُس میں نجاست نہ دیکھے اور نبی کریم ﷺ نے حکم فرمایا کہ کوئی برہنہ ہو کر بیت اللہ کا طواف نہ کرے۔

351 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ،

محمد بن سیرین سے مروی ہے کہ حضرت اُمِّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ہمیں حکم فرمایا گیا ہے کہ

-350 انظر الحدیث: 3935,1090، صحیح مسلم: 1568، سنن ابو داؤد: 1198، سنن نسائی: 454

-351 راجع الحدیث: 324

قَالَتْ: أُمِرْنَا أَنْ نُخْرِجَ الْحُيَّضَ يَوْمَ الْعِيدَيْنِ، وَذَوَاتِ الْخُدُورِ فَيَشْهَدْنَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ، وَدَعْوَتَهُمْ وَيَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ عَنْ مُصَلَّاهُنَّ. قَالَتِ امْرَأَةٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِحْدَانَا لَيْسَ لَهَا جِلْبَابٌ؟ قَالَ: لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا. وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ، حَدَّثَتْنَا أُمُّ عَطِيَّةَ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا

عیدین کے روز حیض والی اور پردہ نشین خواتین بھی نکلیں اور مسلمانوں کی جماعت اور اُن کی دعا میں شامل ہوں۔ حیض والی نماز کی جگہ سے علیحدہ رہیں۔ ایک عورت نے عرض کی کہ یارسول اللہ ﷺ! اگر ہم میں سے کسی کے پاس دوپٹہ نہ ہو؟ فرمایا کہ اُس کے ساتھ والی اپنے دوپٹے کا ایک حصّہ اُس پر ڈالے رکھے۔ عبداللہ بن رجاء، عمران، محمد بن سیرین حضرت اُمّ عطیہ نے نبی کریم ﷺ سے اسی طرح سنا ہے۔

3-بَابُ عَقْدِ الْإِزَارِ عَلَى الْقَفَا فِي الصَّلَاةِ

نماز میں ازار کو گدّی سے باندھ لینا

وَقَالَ أَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ: صَلَّوْا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَاقِدِي أُزْرِهِمْ عَلَى عَوَاتِقِهِمْ

ابوحازم نے حضرت سہل بن سعد سے مروی کی ہے کہ لوگوں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی اپنی ازاروں کو اپنے کندھوں سے لپیٹے ہوئے۔

352 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي وَاقِدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، قَالَ: صَلَّى جَابِرٌ فِي إِزَارٍ قَدْ عَقَدَهُ مِنْ قِبَلِ قَفَاهُ وَثِيَابُهُ مَوْضُوعَةٌ عَلَى الْمِشْجَبِ، قَالَ لَهُ قَائِلٌ: تُصَلِّي فِي إِزَارٍ وَاحِدٍ؟ فَقَالَ: إِنَّمَا صَنَعْتُ ذَلِكَ لِيَرَانِي أَحْمَقُ مِثْلُكَ وَأَيُّنَا كَانَ لَهُ ثَوْبَانِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

محمد بن المنکدر سے مروی ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک ازار کے ساتھ نماز پڑھی جس کو اپنی گردن کے سامنے باندھا ہوا تھا حالانکہ دوسرا کپڑا کھونٹی پر لٹک رہا تھا۔ اُن سے کسی کہنے والے نے کہا کہ آپ ایک اِزار میں نماز پڑھتے ہیں؟ فرمایا کہ میں نے یہ اس لیے کیا ہے کہ تمہارے جیسا کوئی احمق مجھے دیکھ لے کیونکہ ہم میں سے کون سا تھا جس کے پاس رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں دو کپڑے تھے۔

353 - حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ أَبُو مُصْعَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الْمَوَالِي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، قَالَ: رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، وَقَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ

محمد بن منکدر سے مروی ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

352- انظر الحديث: 370,361,353

353- راجع الحديث: 352

4- بَابُ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الوَاحِدِ مُلْتَحِفًا بِهِ

قَالَ الزُّهْرِيُّ: " فِي حَدِيثِهِ المُلْتَحِفُ المُتَوَشِّحُ: وَهُوَ المُخَالِفُ بَيْنَ طَرَفَيْهِ عَلَى عَاتِقَيْهِ، وَهُوَ الِاشْتِمَالُ عَلَى مَنْكِبَيْهِ " قَالَ: قَالَتْ أُمُّ هَانِئٍ: التَحَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَوْبٍ وَخَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ عَلَى عَاتِقَيْهِ

354 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ قَدْ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ

355 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ قَدْ أَلْقَى طَرَفَيْهِ عَلَى عَاتِقَيْهِ

356 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَهُ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُشْتَمِلًا بِهِ فِي

ایک ہی کپڑے میں لپٹ کر نماز پڑھنا

زہری نے اپنی حدیث میں کہا کہ اَلْمُلْتَحِفُ سے مراد اَلْمُتَوَشِّحُ ہے یعنی کپڑے کے دونوں کناروں کو مخالف کندھوں پر ڈال لینا اور یہی کندھوں پر لٹکانا ہے اور حضرت اُمِ ہانی نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے ایک کپڑے کو لپیٹا کہ اُس کے دونوں کنارے مخالف شانوں پر ڈال لیے۔

حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک ہی کپڑے میں نماز ادا فرمائی اور اُس کے دونوں کنارے اُلٹ لیے تھے۔

حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم کو حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں ایک ہی کپڑے میں نماز ادا فرماتے ہوئے دیکھا جس کے دونوں کنارے اپنے مبارک شانوں پر ڈالے ہوئے تھے۔

حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر میں دیکھا کہ ایک ہی کپڑے کو لپیٹ کر نماز پڑھ رہے ہیں اور اُس کے دونوں کنارے

354- انظر الحدیث:356,355' صحیح مسلم:1154,1153,1152' سنن ترمذی:339' سنن نسائی:763' سنن ابن ماجہ:1049

355- راجع الحدیث:354

356- راجع الحدیث:354

بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ وَاضِعًا طَرَفَيْهِ عَلَى عَاتِقَيْهِ

اپنے مبارک شانوں پر ڈالے ہوئے تھے۔

357 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ أَنَّ أَبَا مُرَّةَ مَوْلَى أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ، تَقُولُ: ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الفَتْحِ، فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَسْتُرُهُ، قَالَتْ: فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَنْ هَذِهِ، فَقُلْتُ: أَنَا أُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ: مَرْحَبًا بِأُمِّ هَانِئٍ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ، قَامَ فَصَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، فَلَمَّا انْصَرَفَ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، زَعَمَ ابْنُ أُمِّي أَنَّهُ قَاتِلٌ رَجُلًا قَدْ أَجَرْتُهُ، فُلاَنَ ابْنَ هُبَيْرَةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ يَا أُمَّ هَانِئٍ قَالَتْ أُمُّ هَانِئٍ: وَذَاكَ ضُحًى

مُرّہ مولی اُم ہانی نے حضرت اُمِ ہانی بنت ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سُنا کہ فتح مکہ کے سال میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی تو آپ ﷺ غسل فرما رہے تھے اور فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ کا پردہ کیا ہوا تھا۔ میں نے سلام عرض کیا تو فرمایا: یہ کون ہے؟ میں نے عرض کی کہ اُمِ ہانی بنت ابوطالب ہوں۔ فرمایا کہ اُمِ ہانی خوش آمدید۔ جب آپ ﷺ غسل سے فارغ ہوئے تو کھڑے ہوکر آٹھ رکعت نماز پڑھی ایک ہی کپڑے کو لپیٹ کر۔ جب فارغ ہوئے تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! میرا ماں جایا بھائی کہتا ہے کہ میں اُس شخص کو قتل کروں گا حالانکہ فلاں بن ہبیرہ کو میں نے پناہ دی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اُمِ ہانی! جس کو تم نے امان دی اُس کو ہم نے امان دی۔ حضرت اُمِ ہانی نے فرمایا کہ وہ نمازِ چاشت تھی۔

358 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ سَائِلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلاَةِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوَلِكُلِّكُمْ ثَوْبَانِ

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے بارے میں پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم سب کو دو دو کپڑے میسر ہیں؟

5- بَابٌ: إِذَا صَلَّى فِي الثَّوْبِ الوَاحِدِ فَلْيَجْعَلْ عَلَى عَاتِقَيْهِ

جب ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو اُسے اپنے شانوں پر ڈال لے

359 - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے

358- انظر الحدیث:365، صحیح مسلم:1148، سنن ابو داؤد:625، سنن نسائی:762

359- انظر الحدیث:360

الزِّنَادِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُصَلِّي أَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى عَاتِقَيْهِ شَيْءٌ

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایک ہی کپڑے میں اس طرح نماز نہ پڑھے کہ وہ اُس کے شانوں پر نہ ہو۔

360 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: سَمِعْتُهُ - أَوْ كُنْتُ سَأَلْتُهُ - قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ صَلَّى فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَلْيُخَالِفْ بَيْنَ طَرَفَيْهِ

عکرمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو اُس کے دونوں کناروں کو کندھوں پر ڈال لے۔

6- بَابٌ: إِذَا كَانَ الثَّوْبُ ضَيِّقًا

جب کپڑا تنگ ہو

361 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ: سَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ، فَقَالَ: خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ، فَجِئْتُ لَيْلَةً لِبَعْضِ أَمْرِي، فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي، وَعَلَيَّ ثَوْبٌ وَاحِدٌ، فَاشْتَمَلْتُ بِهِ وَصَلَّيْتُ إِلَى جَانِبِهِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: مَا السُّرَى يَا جَابِرُ فَأَخْبَرْتُهُ بِحَاجَتِي، فَلَمَّا فَرَغْتُ قَالَ: مَا هَذَا الِاشْتِمَالُ الَّذِي رَأَيْتُ، قُلْتُ: كَانَ ثَوْبٌ - يَعْنِي ضَاقَ - قَالَ: فَإِنْ كَانَ وَاسِعًا فَالْتَحِفْ بِهِ، وَإِنْ كَانَ ضَيِّقًا فَاتَّزِرْ بِهِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے بارے پوچھا گیا تو فرمایا کہ میں کسی سفر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نکلا۔ رات کے وقت ایک حاجت کے تحت میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے پایا اور میرے اُوپر ایک ہی کپڑا تھا۔ میں نے اُس کا اشتمال کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برابر میں نماز پڑھنے لگا۔ جب میں فارغ ہوا تو فرمایا: اے جابر! رات کے وقت کیسے آئے؟ میں نے حاجت عرض کی۔ جب فارغ ہوا تو فرمایا یہ اشتمال کیسا تھا جو میں نے دیکھا۔ عرض کی کہ ایک ہی کپڑا ہے۔ فرمایا کہ وسیع ہو تو التحاف کیا کرو اور تنگ ہو تو ازار بنالو۔

362 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ

حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے اور اپنی

360- راجع الحدیث: 359، سنن ابو داؤد: 627

361- انظر الحدیث: 352

362- انظر الحدیث: 1215،814، صحیح مسلم: 986، سنن ابو داؤد: 631، سنن نسائی: 765

سَعْدٍ قَالَ: كَانَ رِجَالٌ يُصَلُّونَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَاقِدِي أُزْرِهِمْ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ، كَهَيْئَةِ الصِّبْيَانِ، وَيُقَالُ لِلنِّسَاءِ: لَا تَرْفَعْنَ رُءُوسَكُنَّ حَتَّى يَسْتَوِيَ الرِّجَالُ جُلُوسًا

ازاروں کو بچوں کی طرح اپنی گردنوں میں باندھ لیا کرتے اور عورتوں سے کہہ دیا جاتا تھا کہ اپنے سروں کو نہ اُٹھائیں حتیٰ کہ مرد سیدھے ہو کر بیٹھ جائیں۔

7-بَابُ الصَّلَاةِ فِي الجُبَّةِ الشَّامِيَّةِ

شامی جُبّے میں نماز پڑھنا

وَقَالَ الحَسَنُ: فِي الثِّيَابِ يَنْسُجُهَا المَجُوسِيُّ لَمْ يَرَ بِهَا بَأْسًا وَقَالَ مَعْمَرٌ: رَأَيْتُ الزُّهْرِيَّ يَلْبَسُ مِنْ ثِيَابِ اليَمَنِ مَا صُبِغَ بِالْبَوْلِ وَصَلَّى عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ: فِي ثَوْبٍ غَيْرِ مَقْصُورٍ"

حسن بصری کا قول ہے کہ مجوس کے بُنے ہوئے کپڑے میں کوئی حرج نہیں۔ معمر کا بیان ہے کہ میں نے زہری کو یمن کا کپڑا پہنے ہوئے دیکھا جو پیشاب سے رنگا جاتا تھا اور حضرت علی نے کورے کپڑے میں نماز پڑھی۔

363 - حَدَّثَنَا يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَقَالَ: يَا مُغِيرَةُ خُذِ الإِدَاوَةَ، فَأَخَذْتُهَا، فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تَوَارَى عَنِّي، فَقَضَى حَاجَتَهُ، وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَأْمِيَّةٌ، فَذَهَبَ لِيُخْرِجَ يَدَهُ مِنْ كُمِّهَا فَضَاقَتْ، فَأَخْرَجَ يَدَهُ مِنْ أَسْفَلِهَا، فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ، فَتَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ، وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ، ثُمَّ صَلَّى

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں ایک سفر میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھا۔ فرمایا: اے مغیرہ! پانی کا برتن دو۔ میں نے پیش کر دیا تو رسول اللہ ﷺ لے کر چلے گئے حتیٰ کہ میری نظروں سے غائب ہو گئے۔ آپ ﷺ نے حاجت رفع کی اور آپ کے اُوپر شامی جُبہ تھا تو اس کی آستین سے ہاتھ نکالنے لگے جو تنگ تھی۔ پس آپ ﷺ نے نیچے سے ہاتھ نکالے۔ میں نے پانی ڈالا اور آپ نے نماز کے لیے وضو فرمایا اور اپنے موزوں پر مسح فرمایا، پھر نماز پڑھی۔

8-بَابُ كَرَاهِيَةِ التَّعَرِّي فِي الصَّلَاةِ وَغَيْرِهَا

نماز میں اور علاوہ ازیں ننگے ہونے کی کراہت

364 - حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الفَضْلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو

عمرو بن دینار سے مروی ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بیان کرتے ہوئے سُنا

363- راجع الحدیث: 182، صحیح مسلم: 629,628، سنن نسائی: 123، سنن ابن ماجہ: 389

364- صحیح مسلم: 770

بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْقُلُ مَعَهُمُ الحِجَارَةَ لِلْكَعْبَةِ وَعَلَيْهِ إِزَارُهُ، فَقَالَ لَهُ العَبَّاسُ عَمُّهُ: يَا ابْنَ أَخِي، لَوْ حَلَلْتَ إِزَارَكَ فَجَعَلْتَ عَلَى مَنْكِبَيْكَ دُونَ الحِجَارَةِ، قَالَ: فَحَلَّهُ فَجَعَلَهُ عَلَى مَنْكِبَيْهِ، فَسَقَطَ مَغْشِيًّا عَلَيْهِ، فَمَا رُئِيَ بَعْدَ ذَلِكَ عُرْيَانًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہ رسول اللہ ﷺ کعبہ کے لیے پتھر اُٹھا اُٹھا کر لا رہے تھے اور آپ ﷺ کے اُوپر ازار تھی۔ آپ ﷺ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ سے کہا: کاش! تم اپنی ازار کو پتھر کے نیچے اپنے شانوں پر رکھ لو۔ راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے اُسے کھول کر آپ کے شانوں پر رکھ دیا تو آپ بیہوش ہو کر گر پڑے اس کے بعد آپ کو برہنہ نہیں دیکھا گیا۔

9- بَابُ الصَّلَاةِ فِي القَمِيصِ وَالسَّرَاوِيلِ وَالتُّبَّانِ وَالقَبَاءِ

قمیض، شلوار، پاجامہ اور قبا سے نماز پڑھنا

365- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَامَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الوَاحِدِ، فَقَالَ: أَوَكُلُّكُمْ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ ثُمَّ سَأَلَ رَجُلٌ عُمَرَ، فَقَالَ: إِذَا وَسَّعَ اللَّهُ فَأَوْسِعُوا، جَمَعَ رَجُلٌ عَلَيْهِ ثِيَابَهُ، صَلَّى رَجُلٌ فِي إِزَارٍ وَرِدَاءٍ، فِي إِزَارٍ وَقَمِيصٍ، فِي إِزَارٍ وَقَبَاءٍ، فِي سَرَاوِيلَ وَرِدَاءٍ، فِي سَرَاوِيلَ وَقَمِيصٍ، فِي سَرَاوِيلَ وَقَبَاءٍ، فِي تُبَّانٍ وَقَبَاءٍ، فِي تُبَّانٍ وَقَمِيصٍ، قَالَ: وَأَحْسِبُهُ قَالَ: فِي تُبَّانٍ وَرِدَاءٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں کھڑے ہو کر ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے بارے میں پوچھا۔ فرمایا: کیا تم میں سے سب کو دو کپڑے میسر ہیں؟ پھر ایک شخص نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا تو فرمایا: جب اللہ کشادگی دے تو تم بھی کشادگی سے کام لو۔ آدمی اپنے اُوپر کپڑے رکھے کہ نماز پڑھے تو ازار اور چادر میں یا ازار اور قمیض میں یا ازار اور قبا میں یا شلوار اور چادر میں یا شلوار اور قمیص میں یا شلوار اور قباء میں یا پاجامہ اور قباء میں یا پاجامہ اور قمیض میں۔ راوی کہتے ہیں کہ میرے خیال میں انہوں نے پاجامہ اور چادر بھی کہا۔

366- حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَا يَلْبَسُ المُحْرِمُ؟ فَقَالَ: لَا يَلْبَسُ

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: محرم کیا پہنے؟ فرمایا کہ قمیض شلوار اور بڑا کوٹ نہ پہنے اور نہ وہ کپڑا جس کو زعفران یا ورس لگایا گیا ہو اور جو جوتے نہ پائے وہ

365- راجع الحدیث: 358

366- راجع الحدیث: 134

الْقَمِيصَ وَلَا السَّرَاوِيلَ، وَلَا الْبُرْنُسَ، وَلَا ثَوْبًا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ، وَلَا وَرْسٌ، فَمَنْ لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ، وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتَّى يَكُونَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ. وَعَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

موزے پہن لے لیکن انہیں کاٹ کر ٹخنوں سے نیچے کر لے۔ نافع نے حضرت ابن عمر سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ذکر کردہ حدیث کے مطابق فرمایا ہے۔

10 - بَابُ مَا يَسْتُرُ مِنَ الْعَوْرَةِ

سترِ عورت سے کیا چھپائے

367 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ، وَأَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اشتمالِ صماء سے منع فرمایا ہے یعنی ایک ہی کپڑا ہو اور آدمی اُسے اس طرح لپیٹے کہ اُس کا کچھ حصہ اسکی شرمگاہ پر ہو۔

368 - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ عَنِ اللِّمَاسِ وَالنِّبَاذِ، وَأَنْ يَشْتَمِلَ الصَّمَّاءَ، وَأَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے چھونے اور پھینکنے والی دونوں قسم کی تجارت کی ممانعت فرمائی ہے اور اشتمالِ صماء سے کہ آدمی ایک ہی کپڑے میں لپٹ جائے۔

369 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَمِّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

حمید بن عبدالرحمن بن عوف سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: مجھے اُس حج میں حضرت ابوبکر نے اعلان کرنے والوں کی طرف

367- انظر الحدیث: 1991,2144,2147,5820,5822,6284، سنن نسائی: 5355

368- انظر الحدیث: 584,588,1992,2145,2146,5819,5821، صحیح مسلم: 3781، سنن ترمذی: 1310

369- انظر الحدیث: 1622,3177,4363,4655,4656,4657، صحیح مسلم: 3275، سنن نسائی: 2957

عَوْفٍ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: بَعَثَنِي أَبُو بَكْرٍ فِي تِلْكَ الحَجَّةِ فِي مُؤَذِّنِينَ يَوْمَ النَّحْرِ، نُؤَذِّنُ بِمِنًى: أَنْ لاَ يَحُجَّ بَعْدَ العَامِ مُشْرِكٌ وَلاَ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ " قَالَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: ثُمَّ أَرْدَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا، فَأَمَرَهُ أَنْ يُؤَذِّنَ بِبَرَاءَةٌ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَأَذَّنَ مَعَنَا عَلِيٌّ فِي أَهْلِ مِنًى يَوْمَ النَّحْرِ: لاَ يَحُجُّ بَعْدَ العَامِ مُشْرِكٌ وَلاَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ

بھیجا کہ ہم قربانی کے روز منیٰ میں اعلان کریں کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور نہ برہنہ ہوکر بیت اللہ کا طواف کیا جائے۔ حُمید بن عبدالرحمن کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی کو اپنے پیچھے سوار کرلیا اور انہیں برأت کا اعلان کرنے کا حکم دیا۔ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ یوم النحر کو منیٰ والوں میں حضرت علی نے بھی ہمارے ساتھ اعلان کیا کہ اِس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور کوئی برہنہ ہوکر بیت اللہ کا طواف نہ کرے۔

11- بَابُ الصَّلَاةِ بِغَيْرِ رِدَاءٍ

چادر کے بغیر نماز پڑھنا

370- حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي المَوَالِي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ المُنْكَدِرِ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ: وَهُوَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ مُلْتَحِفًا بِهِ، وَرِدَاؤُهُ مَوْضُوعٌ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْنَا: يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ تُصَلِّي وَرِدَاؤُكَ مَوْضُوعٌ، قَالَ: نَعَمْ، أَحْبَبْتُ أَنْ يَرَانِي الجُهَّالُ مِثْلُكُمْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي هَكَذَا

محمد بن المنکدر رسے مروی ہے کہ میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو وہ ایک کپڑے کو لپیٹ کر نماز پڑھ رہے تھے اور اُن کی چادر رکھی ہوئی تھی جب وہ فارغ ہوئے تو میں نے عرض۔ اے ابوعبداللہ! آپ نماز پڑھ رہے تھے اور آپ کی چادر رکھی ہوئی تھی؟ فرمایا: ہاں میں نے چاہا کہ تمہارے جیسے لاعلموں کو دکھاؤں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو اسی طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

12- بَابُ مَا يُذْكَرُ فِي الفَخِذِ

ران کے متعلق روایات

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَيُرْوَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَجَرْهَدٍ، وَمُحَمَّدِ بْنِ جَحْشٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الفَخِذُ عَوْرَةٌ وَقَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: حَسَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَخِذِهِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَحَدِيثُ أَنَسٍ أَسْنَدُ، وَحَدِيثُ جَرْهَدٍ أَحْوَطُ

امام ابوعبداللہ بخاری نے فرمایا کہ حضرت ابنِ عباس، حضرت جرہد اور حضرت محمد بن جحش نے نبی کریم ﷺ سے مروی کی ہے کہ ران چھپانے کی چیز ہے۔ حضرت انس نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی ران ظاہر فرمائی۔ امام ابوعبداللہ بخاری نے فرمایا کہ

حَتَّى يُخْرَجَ مِنَ اخْتِلَافِهِمْ وَقَالَ أَبُو مُوسَى: غَطَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُكْبَتَيْهِ حِينَ دَخَلَ عُثْمَانُ وَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَخِذُهُ عَلَى فَخِذِي، فَثَقُلَتْ عَلَيَّ حَتَّى خِفْتُ أَنْ تَرُضَّ فَخِذِي

حدیثِ انس کی سند زیادہ مضبوط ہے اور حدیث جرہد میں احتیاط زیادہ ہے، یُوں ہم اُن کے اختلاف سے نکل جاتے ہیں حضرت ابوموسیٰ نے فرمایا کہ حضرت عثمان کے حاضر خدمت ہونے پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھٹنے ڈھانپ لیے۔ حضرت زید بن ثابت نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر وحی فرمائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ران میری ران پر تھی۔ مجھے اتنا بوجھ لگا کہ اپنی ران ٹوٹ جانے کا خدشہ لاحق ہوا۔

371 - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا خَيْبَرَ، فَصَلَّيْنَا عِنْدَهَا صَلَاةَ الْغَدَاةِ بِغَلَسٍ، فَرَكِبَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكِبَ أَبُو طَلْحَةَ، وَأَنَا رَدِيفُ أَبِي طَلْحَةَ، فَأَجْرَى نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي زُقَاقِ خَيْبَرَ، وَإِنَّ رُكْبَتِي لَتَمَسُّ فَخِذَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ حَسَرَ الْإِزَارَ عَنْ فَخِذِهِ حَتَّى إِنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِ فَخِذِ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا دَخَلَ الْقَرْيَةَ قَالَ: " اللَّهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ (فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ) (الصافات: 177) " قَالَهَا ثَلَاثًا، قَالَ: وَخَرَجَ الْقَوْمُ إِلَى أَعْمَالِهِمْ، فَقَالُوا: مُحَمَّدٌ، قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ: وَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا: وَالْخَمِيسُ - يَعْنِي

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر پر چڑھائی کی۔ ہم نے صبح کی نماز اُس کے قریب اندھیرے میں پڑھی پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی سوار ہوگئے اور میں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے بیٹھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کی گلیوں میں تشریف لے جارہے تھے اور میرا گھٹنا۔ آپ کی ران سے مس ہو جاتا تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ران سے اِزار ہٹا دی اور میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ران کی سفیدی کو دیکھ رہا تھا۔ جب بستی میں پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی اور فرمایا کہ خیبر تباہ ہوگیا کیونکہ جب ہم کسی قوم کے صحن میں اُترتے ہیں تو ڈرائے گئے ہوؤں کی صبح اچھی نہیں ہوتی۔ یہ تین مرتبہ فرمایا۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ لوگ اپنے کام کاج کے لیے نکلے تو کہا: "محمد" پہنچ گئے عبدالعزیز راوی نے کہا کہ ہمارے بعض ساتھیوں نے

-371 انظر الحديث: 7333,6369,6363,6185,5968,5528,5425,5387,5169,5159, 5085,4213,4212,4211,4201,4200,4199,4198,4197,4084,4083,3647, 3367,3086,3085,2991,2945,2944,2943,2893,2889,2235,2228, 947,619' صحیح مسلم: 4641,3482' سنن ابو داؤد: 3009,2998' سنن نسائی: 3380

الْخَمِيسُ - قَالَ: فَأَصَبْنَاهَا عَنْوَةً، فَجُمِعَ السَّبْيُ، فَجَاءَ دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، أَعْطِنِي جَارِيَةً مِنَ السَّبْيِ، قَالَ: اذْهَبْ فَخُذْ جَارِيَةً، فَأَخَذَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ، فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، أَعْطَيْتَ دِحْيَةَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ، سَيِّدَةَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرِ، لَا تَصْلُحُ إِلَّا لَكَ، قَالَ: ادْعُوهُ بِهَا فَجَاءَ بِهَا، فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خُذْ جَارِيَةً مِنَ السَّبْيِ غَيْرَهَا، قَالَ: فَأَعْتَقَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَزَوَّجَهَا، فَقَالَ لَهُ ثَابِتٌ: يَا أَبَا حَمْزَةَ، مَا أَصْدَقَهَا؟ قَالَ: نَفْسَهَا، أَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا، حَتَّى إِذَا كَانَ بِالطَّرِيقِ، جَهَّزَتْهَا لَهُ أُمُّ سُلَيْمٍ، فَأَهْدَتْهَا لَهُ مِنَ اللَّيْلِ، فَأَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرُوسًا، فَقَالَ: مَنْ كَانَ عِنْدَهُ شَيْءٌ فَلْيَجِئْ بِهِ وَبَسَطَ نِطَعًا، فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِالتَّمْرِ، وَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِالسَّمْنِ، قَالَ: وَأَحْسِبُهُ قَدْ ذَكَرَ السَّوِيقَ، قَالَ: فَحَاسُوا حَيْسًا، فَكَانَتْ وَلِيمَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہا: اور فوج آ گئی۔ پس ہم نے خیبر حاصل کر لیا اور قیدی اکٹھے کیے گئے۔ حضرت دحیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور عرض کی: یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے قیدیوں میں سے ایک لونڈی عطا فرمائیے۔ فرمایا جاؤ اور ایک لونڈی لے لو۔ پس انہوں نے صفیہ بنت حی کو لے لیا۔ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی: یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے دحیہ کو صفیہ بنت حی عطا فرما دی جو قریظہ اور نظیر کی سردار ہے۔ وہ صرف آپ کے لیے ہی مناسب ہے۔ فرمایا کہ انہیں بلاؤ۔ وہ لے کر آئے۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کی طرف دیکھا تو فرمایا: قیدیوں میں سے کوئی اور لونڈی لے لو۔ راوی کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں آزاد کر کے اُن سے نکاح فرما لیا۔ ثابت نے اُن سے پوچھا: اے ابوحمزہ! اُن کا مہر کیا تھا؟ فرمایا کہ ان کی آزادی اور اُن سے نکاح کر لیا۔ حتیٰ کہ جب راستے ہی میں تھے تو حضرت اُم سلیم نے آپ کے لیے انہیں آراستہ کیا اور رات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کی گئیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شب عروسی کے ساتھ صبح فرمائی اور فرمایا کہ جس کے پاس کھانے کی کوئی چیز ہو وہ لے آئے اور دستر خوان بچھا دیا گیا۔ پس کوئی کھجوریں لایا اور کوئی گھی لایا۔ راوی (ثابت) کا بیان ہے کہ شائد انہوں نے ستّو کا ذکر بھی کیا۔ اُن کا حیس بنایا گیا اور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت ولیمہ تھی۔

13- بَابٌ: فِي كَمْ تُصَلِّي الْمَرْأَةُ فِي الثِّيَابِ

عورت کتنے کپڑوں میں نماز پڑھے؟

وَقَالَ عِكْرِمَةُ: لَوْ وَارَتْ جَسَدَهَا فِي ثَوْبٍ

عکرمہ کا قول ہے کہ اگر ایک کپڑے سے بدن کو

لَأَجْزَأْتُهُ

چھپا لے تو جائز ہے۔

372 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ، أَنَّ عَائِشَةَ، قَالَتْ: لَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الفَجْرَ، فَيَشْهَدُ مَعَهُ نِسَاءٌ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ مُتَلَفِّعَاتٍ فِي مُرُوطِهِنَّ، ثُمَّ يَرْجِعْنَ إِلَى بُيُوتِهِنَّ مَا يَعْرِفُهُنَّ أَحَدٌ

عُروہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ فجر کی نماز پڑھاتے تو آپ کے ساتھ مسلمان عورتیں بھی چادریں لپیٹ کر حاضر ہوتیں۔ پھر اپنے گھروں کو لوٹتیں تو انہیں کوئی پہچان نہ پاتا۔

14 - بَابُ إِذَا صَلَّى فِي ثَوْبٍ لَهُ أَعْلاَمٌ وَنَظَرَ إِلَى عَلَمِهَا

جب کشیدہ کاری والے کپڑے میں نماز پڑھے اور اُس کے نقوش دیکھے

373 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي خَمِيصَةٍ لَهَا أَعْلاَمٌ، فَنَظَرَ إِلَى أَعْلاَمِهَا نَظْرَةً، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: اذْهَبُوا بِخَمِيصَتِي هَذِهِ إِلَى أَبِي جَهْمٍ وَأْتُونِي بِأَنْبِجَانِيَّةِ أَبِي جَهْمٍ، فَإِنَّهَا أَلْهَتْنِي آنِفًا عَنْ صَلاَتِي وَقَالَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُنْتُ أَنْظُرُ إِلَى عَلَمِهَا، وَأَنَا فِي الصَّلاَةِ فَأَخَافُ أَنْ تَفْتِنَنِي

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک بیل بوٹے والی چادر میں نماز پڑھی اور اُس کے نقوش دیکھے۔ جب فارغ ہوئے تو فرمایا: میری یہ چادر ابوجہم کے پاس لے جاؤ اور ابوجہم سے میرے لیے سادہ چادر لے آؤ کیونکہ ابھی اس نے میری نماز سے توجہ ہٹائی تھی۔ ہشام بن عروہ، اُن کے والد ماجد، حضرت عائشہ صدیقہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے نماز میں اِس کے نقوش دیکھے تو آزمائش کا اندیشہ ہوا۔

15 - بَابُ إِنْ صَلَّى فِي ثَوْبٍ مُصَلَّبٍ أَوْ تَصَاوِيرَ، هَلْ تَفْسُدُ صَلاَتُهُ؟ وَمَا يُنْهَى عَنْ ذَلِكَ؟

اگر کپڑے پر صلیب یا تصویر ہو تو کیا نماز فاسد ہو جائے گی اور اس کی ممانعت

374 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو،

عبدالعزیز صہیب سے مروی ہے کہ حضرت انس

372- انظر الحدیث: 872,867,578

373- انظر الحدیث: 5817,752، سنن ابو داؤد: 373

374- انظر الحدیث: 5959

قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، كَانَ قِرَامٌ لِعَائِشَةَ سَتَرَتْ بِهِ جَانِبَ بَيْتِهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمِيطِي عَنَّا قِرَامَكِ هَذَا، فَإِنَّهُ لَا تَزَالُ تَصَاوِيرُهُ تَعْرِضُ فِي صَلَاتِي

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: حضرت عائشہ کے پاس ایک پردہ تھا جو انہوں نے گھر کے ایک جانب لٹکایا ہوا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اپنے اس پردے کو ہٹا دو کیونکہ نماز میں اس کے نقوش میرے سامنے آتے رہتے ہیں۔

16- بَابُ مَنْ صَلَّى فِي فَرُّوجِ حَرِيرٍ ثُمَّ نَزَعَهُ

جو ریشمی جُبّے میں نماز پڑھے، پھر اُسے اُتار دے

375 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: أُهْدِيَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُّوجُ حَرِيرٍ، فَلَبِسَهُ فَصَلَّى فِيهِ، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَنَزَعَهُ نَزْعًا شَدِيدًا كَالْكَارِهِ لَهُ، وَقَالَ: لَا يَنْبَغِي هَذَا لِلْمُتَّقِينَ

ابوالخیر سے مروی ہے کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں ایک ریشمی جُبہ تحفۃً پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے وہ پہن لیا اور نماز پڑھی۔ پھر فراغت کے بعد اسے زور سے کھینچ کر اتار پھینکا گویا ناپسند ہوا اور فرمایا: یہ پرہیزگاروں کے لیے مناسب نہیں ہے۔

17- بَابُ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْأَحْمَرِ

سرخ کپڑے میں نماز پڑھنا

376 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قُبَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ أَدَمٍ، وَرَأَيْتُ بِلَالًا أَخَذَ وَضُوءَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرَأَيْتُ النَّاسَ يَبْتَدِرُونَ ذَاكَ الْوَضُوءَ، فَمَنْ أَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا تَمَسَّحَ بِهِ، وَمَنْ لَمْ يُصِبْ مِنْهُ شَيْئًا أَخَذَ مِنْ بَلَلِ يَدِ صَاحِبِهِ، ثُمَّ رَأَيْتُ بِلَالًا أَخَذَ عَنَزَةً، فَرَكَزَهَا وَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ، مُشَمِّرًا صَلَّى إِلَى الْعَنَزَةِ بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ، وَرَأَيْتُ

عون بن ابوجُحیفہ سے اُن کے والدِ ماجد نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو چمڑے کے ایک سرخ خیمے میں دیکھا اور حضرت بلال کو رسول اللہ ﷺ کے حضور وضو کے لیے پانی پیش کرتے دیکھا اور میں نے لوگوں کو آپ ﷺ کے وضو کے پانی کی طرف جھپٹتے دیکھا۔ جس کو مل گیا اُس نے اپنے اُوپر مل لیا اور جس کو اُس میں سے کچھ بھی نہ مِلا اُس نے اپنے ساتھی کے ہاتھ سے تری حاصل کی۔ پھر میں نے دیکھا کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نیزہ گاڑ دیا تو نبی کریم ﷺ سرخ جوڑے کو سمیٹتے ہوئے باہر تشریف لائے اور نیزے

375- صحیح مسلم: 5395,5394، سنن نسائی: 769

376- راجع الحدیث: 187، صحیح مسلم: 1120

النَّاسَ وَالدَّوَابَّ يَمُرُّونَ مِنْ بَيْنِ يَدَيِ العَنَزَةِ

کی جانب رخ کر کے لوگوں کو دو رکعتیں پڑھائیں اور میں نے دیکھا کہ نیزے کے دوسری طرف لوگ اور جانور گزر رہے تھے۔

18- بَابُ الصَّلَاةِ فِي السُّطُوحِ وَالمِنْبَرِ وَالخَشَبِ

چھتوں، منبر اور لکڑی پر نماز پڑھنا

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَلَمْ يَرَ الحَسَنُ بَأْسًا أَنْ يُصَلَّى عَلَى الجُمْدِ وَالقَنَاطِرِ، وَإِنْ جَرَى تَحْتَهَا بَوْلٌ أَوْ فَوْقَهَا أَوْ أَمَامَهَا إِذَا كَانَ بَيْنَهُمَا سُتْرَةٌ وَصَلَّى أَبُو هُرَيْرَةَ: عَلَى سَقْفِ المَسْجِدِ بِصَلَاةِ الإِمَامِ وَصَلَّى ابْنُ عُمَرَ: عَلَى الثَّلْجِ

امام ابوعبداللہ بخاری نے فرمایا کہ حسن بصری برف اور پلوں میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں جانتے تھے۔خواہ اُس کے نیچے یا اُوپر یا سامنے پیشاب بہتا ہو جب کہ دونوں کے درمیان کوئی آڑ ہو۔حضرت ابو ہریرہ نے مسجد کی چھت پر امام کے پیچھے نماز ادا فرمائی اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے برف پر نماز پڑھی۔

377 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ، قَالَ: سَأَلُوا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ: مِنْ أَيِّ شَيْءٍ المِنْبَرُ؟ فَقَالَ: مَا بَقِيَ بِالنَّاسِ أَعْلَمُ مِنِّي، هُوَ مِنْ أَثْلِ الغَابَةِ عَمِلَهُ فُلَانٌ مَوْلَى فُلَانَةَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَامَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ عُمِلَ وَوُضِعَ، فَاسْتَقْبَلَ القِبْلَةَ، كَبَّرَ وَقَامَ النَّاسُ خَلْفَهُ فَقَرَأَ وَرَكَعَ وَرَكَعَ النَّاسُ خَلْفَهُ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ رَجَعَ القَهْقَرَى، فَسَجَدَ عَلَى الأَرْضِ، ثُمَّ عَادَ إِلَى المِنْبَرِ، ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ، ثُمَّ رَجَعَ القَهْقَرَى حَتَّى سَجَدَ بِالأَرْضِ، فَهَذَا شَأْنُهُ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ المَدِينِيِّ: "سَأَلَنِي أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ رَحِمَهُ اللَّهُ عَنْ هَذَا الحَدِيثِ، قَالَ: فَإِنَّمَا أَرَدْتُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَعْلَى

ابوحازم نے لوگوں سے کہا کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھو کہ منبر کس چیز کا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے زیادہ جاننے والا اب کوئی موجود نہیں۔ وہ غابہ کے جھاڑ کا تھا جس کو فلاں عورت کے فلاں مولیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بنایا تھا۔ جب وہ تیار کر رکھ دیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُس پر کھڑے ہوئے اور قبلہ رُخ ہو کر تکبیر کہی۔ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ آپ نے قرأت کی اور رکوع کیا لوگوں نے بھی آپ کے پیچھے رکوع کیا۔ پھر سر اُٹھایا اور کچھ پیچھے ہٹ کر زمین پر سجدہ کیا۔ پھر منبر پر دوبارہ جلوہ افروز ہوئے۔ پھر قرأت کی، رکوع کیا۔ پھر سر اٹھایا تو کچھ ہٹ کر زمین پر سجدہ کیا امام ابوعبداللہ بخاری سے علی بن عبداللہ نے کہا کہ مجھ سے امام احمد بن حنبل نے اس حدیث کے بارے میں پوچھا اور فرمایا: میرا مقصد یہ ہے

377- انظر الحدیث: 2569,2094,917,448 'صحیح مسلم: 1217' سنن ترمذی: 1416

مِنَ النَّاسِ فَلَا بَأْسَ أَنْ يَكُونَ الْإِمَامُ أَعْلَى مِنَ النَّاسِ بِهَذَا الْحَدِيثِ، قَالَ: فَقُلْتُ: إِنَّ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ كَانَ يُسْأَلُ عَنْ هَذَا كَثِيرًا فَلَمْ تَسْمَعْهُ مِنْهُ قَالَ: لَا"

کہ نبی کریم ﷺ لوگوں سے بلند جگہ پر تھے لہٰذا اس حدیث کی رُو سے امام اگر لوگوں سے بلند جگہ پر ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔ میں نے کہا کہ امام سفیان بن عُیَینہ سے اس بارے میں بارہا پوچھا گیا تو آپ نے اُن سے نہیں سُنا؟ فرمایا: نہیں۔

378 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَقَطَ عَنْ فَرَسِهِ فَجُحِشَتْ سَاقُهُ - أَوْ كَتِفُهُ - وَآلَى مِنْ نِسَائِهِ شَهْرًا، فَجَلَسَ فِي مَشْرُبَةٍ لَهُ دَرَجَتُهَا مِنْ جُذُوعٍ، فَأَتَاهُ أَصْحَابُهُ يَعُودُونَهُ، فَصَلَّى بِهِمْ جَالِسًا وَهُمْ قِيَامٌ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ: إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا، وَإِنْ صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا وَنَزَلَ لِتِسْعٍ وَعِشْرِينَ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّكَ آلَيْتَ شَهْرًا، فَقَالَ: إِنَّ الشَّهْرَ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ گھوڑے سے نیچے تشریف لے آئے تو آپ کی پنڈلی یا کندھا چھل گیا اور آپ نے اپنی ازواجِ مطہرات کے پاس ایک مہینہ تک نہ جانے کی قسم کھالی۔ آپ ﷺ اپنی اوپری منزل میں تشریف فرما رہے جس کا زینہ کھجور کی شاخوں کا تھا۔ آپ ﷺ کے صحابہ عیادت کے لیے حاضر ہوتے۔ آپ اُنہیں بیٹھ کر نماز پڑھاتے اور وہ کھڑے رہتے۔ جب سلام پھیر دیا تو فرمایا: امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اُس کی اقتدا کی جائے۔ جب وہ تکبیر کہے تو تکبیر کہو، جب رکوع کرے تو رکوع کرو۔ جب سجدہ کرے تو سجدہ کرو اور اگر وہ کھڑا ہوکر پڑھائے تو کھڑے ہوکر پڑھو اور آپ ﷺ اُنتیس دِن کے بعد نیچے تشریف لے آئے لوگوں نے عرض کی کہ یارسول اللہ ﷺ آپ نے تو ایک مہینہ کی قسم کھائی تھی؟ فرمایا کہ یہ مہینہ اُنتیس دنوں کا ہے۔

19 - بَابُ إِذَا أَصَابَ ثَوْبُ الْمُصَلِّي امْرَأَتَهُ إِذَا سَجَدَ

جب سجدے میں آدمی کا کپڑا اس کی عورت سے لگ جائے تو کیا حکم ہے؟

379 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

عبداللہ بن شداد سے مروی ہے کہ حضرت میمونہ

-378 انظر الحدیث: 6684,5289,5201,2469,1911,1114,805,733,732,689

-379 راجع الحدیث: 333

سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "يُصَلِّي وَأَنَا حِذَاءَهُ، وَأَنَا حَائِضٌ، وَرُبَّمَا أَصَابَنِي ثَوْبُهُ إِذَا سَجَدَ، قَالَتْ: وَكَانَ يُصَلِّي عَلَى الخُمْرَةِ"

رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نماز پڑھتے تو میں آپ کے سامنے ہوتی اور حائضہ ہوتی اور کبھی جب آپ سجدے میں جاتے تو آپ کا کپڑا مجھ سے مس ہو جاتا۔ وہ فرماتی ہیں کہ آپ چھوٹی چٹائی پر نماز پڑھا کرتے۔

20- بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الحَصِيرِ

چٹائی پر نماز پڑھنا

وَصَلَّى جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، وَأَبُو سَعِيدٍ: فِي السَّفِينَةِ قَائِمًا وَقَالَ الحَسَنُ: قَائِمًا مَا لَمْ تَشُقَّ عَلَى أَصْحَابِكَ تَدُورُ مَعَهَا وَإِلَّا فَقَاعِدًا

اور حضرت جابر بن عبداللہ اور حضرت ابوسعید نے کشتی میں کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔ حسن بصری کا قول ہے کہ کھڑا ہو کر پڑھے جب تک تمہارے ساتھیوں کو دشوار نہ ہو اور اُس کے ساتھ گھومتے جاؤ ورنہ بیٹھ کر۔

380 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ جَدَّتَهُ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَتْهُ لَهُ، فَأَكَلَ مِنْهُ، ثُمَّ قَالَ: قُومُوا فَلِأُصَلِّ لَكُمْ قَالَ أَنَسٌ: فَقُمْتُ إِلَى حَصِيرٍ لَنَا، قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُولِ مَا لُبِسَ، فَنَضَحْتُهُ بِمَاءٍ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَصَفَفْتُ وَاليَتِيمَ وَرَاءَهُ، وَالعَجُوزُ مِنْ وَرَائِنَا، فَصَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ انْصَرَفَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اُن کی دادی حضرت ملیکہ نے رسول اللہ ﷺ کو دعوت پر بلایا آپ کے لیے کھانا تیار کیا۔ آپ نے تناول فرمایا۔ پھر ارشاد ہوا کہ کھڑے ہو جاؤ تاکہ میں تمہیں نماز پڑھاؤں۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں اپنی ایک چٹائی کی طرف اُٹھا جو زیادہ عرصہ گزر جانے کے سبب سیاہ پڑ گئے۔ میں نے اُس پر پانی چھڑکا۔ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو گئے تو میں نے اور ایک یتیم نے آپ کے پیچھے صف بنالی اور بڑی اماں ہمارے پیچھے تھیں۔ پس رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں پھر تشریف لے گئے۔

21- بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الخُمْرَةِ

چھوٹی چٹائی پر نماز پڑھنا

381 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ، عَنْ عَبْدِ

عبداللہ بن شداد سے مروی ہے کہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم ﷺ چھوٹی چٹائی

380- اطراف الحدیث: 1164,874,871,860,727، صحیح مسلم: 1497، سنن ترمذی: 234، سنن نسائی: 800

381- راجع الحدیث: 333، سنن نسائی: 737، سنن ابن ماجہ: 1028

اللّٰہِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ مَیْمُوْنَۃَ، قَالَتْ: کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ عَلَی الْخُمْرَۃِ

پر نماز ادا فرمایا کرتے تھے۔

22- بَابُ الصَّلَاۃِ عَلَی الْفِرَاشِ

فراش پر نماز پڑھنا

وَصَلَّی أَنَسٌ عَلٰی فِرَاشِہٖ وَقَالَ أَنَسٌ: کُنَّا نُصَلِّیْ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیَسْجُدُ أَحَدُنَا عَلٰی ثَوْبِہٖ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بستر پر نماز پڑھی اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے تو ہم میں سے کوئی اپنے کپڑے پر سجدہ کرتا۔

382- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِیْلُ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ، عَنْ أَبِی النَّضْرِ مَوْلٰی عُمَرَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ، عَنْ أَبِیْ سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، أَنَّہَا قَالَتْ: کُنْتُ أَنَامُ بَیْنَ یَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَایَ فِیْ قِبْلَتِہٖ فَإِذَا سَجَدَ غَمَزَنِیْ، فَقَبَضْتُ رِجْلَیَّ، فَإِذَا قَامَ بَسَطْتُہُمَا، قَالَتْ: وَالْبُیُوْتُ یَوْمَئِذٍ لَیْسَ فِیْہَا مَصَابِیْحُ

ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے سویا کرتی اور میرے پیر آپ کے قبلہ کی جانب ہوتے۔ جب آپ سجدے میں جاتے تو مجھے دبا دیتے اور میں پیروں کو سمیٹ لیتی اور جب قیام فرماتے تو واپس پھیلا لیتی۔ وہ فرماتی ہیں کہ ان دنوں گھروں میں چراغ نہیں ہوا کرتے ہوتے تھے۔

383- حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّیْثُ، حَدَّثَنِیْ عُقَیْلٌ، عَنِ ابْنِ شِہَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِیْ عُرْوَۃُ، أَنَّ عَائِشَۃَ أَخْبَرَتْہُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ وَہِیَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْقِبْلَۃِ عَلٰی فِرَاشِ أَہْلِہٖ اعْتِرَاضَ الْجَنَازَۃِ

عُروہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھتے اور وہ آپ کے اور قبلے کے درمیان زمین پر جنازے کی مانند لیٹی رہتی تھیں۔

384- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّیْثُ، عَنْ یَزِیْدَ، عَنْ عِرَاكٍ، عَنْ عُرْوَۃَ، أَنَّ

عراک نے عروہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نماز پڑھا کرتے اور حضرت عائشہ صدیقہ

382- انظر الحدیث: 383,384,508,511,512,513,514,515,519,997,1209,6276

383- راجع الحدیث: 382

384- انظر الحدیث: 382

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي وَعَائِشَةُ مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ عَلَى الْفِرَاشِ الَّذِي يَنَامَانِ عَلَيْهِ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کے اور قبلے کے درمیان اُس فراش پر لیٹی ہوتیں جس پر آپ دونوں سویا کرتے تھے۔

23- بَابُ السُّجُودِ عَلَى الثَّوْبِ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ

گرمی کی حدت کے باعث کپڑے پر سجدہ کرنا

وَقَالَ الْحَسَنُ: كَانَ الْقَوْمُ يَسْجُدُونَ عَلَى الْعِمَامَةِ وَالْقَلَنْسُوَةِ وَيَدَاهُ فِي كُمِّهِ

حسن بصری کا قول ہے کہ لوگ اپنے عمامہ اور ٹوپی پر سجدہ کرتے اور اُن کے ہاتھ آستینوں میں ہوتے۔

385 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، قَالَ: حَدَّثَنِي غَالِبٌ الْقَطَّانُ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَضَعُ أَحَدُنَا طَرَفَ الثَّوْبِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ فِي مَكَانِ السُّجُودِ

ابوالولید ہشام بن عبدالملک، بشر بن مفضل، غالب قطان، بکر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھا کرتے تو گرمی کی حدت کے سبب ہم میں سے کوئی اپنے کپڑے کے کنارے کو سجدے کی جگہ رکھ لیتا۔

24- بَابُ الصَّلَاةِ فِي النِّعَالِ

جوتوں کے ساتھ نماز پڑھنا

386 - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مَسْلَمَةَ سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ: أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي نَعْلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ

سعید بن یزید ازدی سے مروی ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کیا نبی کریم ﷺ جوتوں کے ساتھ نماز پڑھ لیا کرتے تھے؟ فرمایا: ہاں۔

25- بَابُ الصَّلَاةِ فِي الْخِفَافِ

موزے پہن کر نماز پڑھنا

387 - حَدَّثَنَا آدَمُ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، قَالَ: سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ، يُحَدِّثُ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ: رَأَيْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ

ہمام بن حارث کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پیشاب کرتے ہوئے دیکھا۔ پھر انہوں نے وضو اور موزوں پر مسح فرمایا۔ پھر

385- انظر الحدیث: 1208,542' صحیح مسلم: 1406' سنن ابوداؤد: 660' سنن ترمذی: 584' سنن نسائی: 1115' سنن ابن ماجہ: 1033

386- انظر الحدیث: 5850' صحیح مسلم: 1237,1236' سنن ترمذی: 400' سنن نسائی: 774

387- صحیح مسلم: 622,621' سنن ترمذی: 93' سنن نسائی: 773,118' سنن ابن ماجہ: 543

بَالَ، ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى فَسُئِلَ، فَقَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ هَذَا قَالَ إِبْرَاهِيمُ: فَكَانَ يُعْجِبُهُمْ لِأَنَّ جَرِيرًا كَانَ مِنْ آخِرِ مَنْ أَسْلَمَ

کھڑے ہوگئے اور نماز پڑھی۔ اُن سے پوچھا گیا تو فرمایا میں نے نبی کریم ﷺ کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا۔ ابراہیم نخعی کا قول ہے کہ لوگ اِسے پسند کرتے کیونکہ حضرت جریر نے آخر میں اسلام قبول کیا تھا۔

388 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: وَضَّأْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ وَصَلَّى

مسروق سے مروی کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ کو وضو کروایا تو آپ ﷺ نے موزوں پر مسح فرمایا اور نماز ادا فرمائی۔

26 - بَابُ إِذَا لَمْ يُتِمَّ السُّجُودَ

جب کوئی پورا سجدہ نہ کرے

389 - أَخْبَرَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا مَهْدِيٌّ، عَنْ وَاصِلٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، رَأَى رَجُلًا لَا يُتِمُّ رُكُوعَهُ وَلَا سُجُودَهُ، فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ: مَا صَلَّيْتَ؟ قَالَ: وَأَحْسِبُهُ قَالَ: لَوْ مُتَّ مُتَّ عَلَى غَيْرِ سُنَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابووائل سے مروی ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا جو رکوع سجدے پوری طرح ادا نہیں کر رہا تھا۔ جب وہ نماز پڑھ چکا تو حضرت حذیفہ نے اُس سے فرمایا: تم نے نماز نہیں پڑھی ہے۔ ابووائل کے خیال میں یہ بھی فرمایا: اگر تم مر گئے تو محمد مصطفی ﷺ کی سنت پر تمہارا خاتمہ نہیں ہوگا۔

27 - بَابُ يُبْدِي ضَبْعَيْهِ وَيُجَافِي فِي السُّجُودِ

سجدوں میں بازوؤں کو کھلا رکھے اور پہلوؤں کو علیحدہ رکھے

390 - أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنِ ابْنِ هُرْمُزَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى يَبْدُوَ بَيَاضُ إِبْطَيْهِ وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ

ابن ہرمز نے حضرت عبداللہ بن مالک بن بُحینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب نماز پڑھتے تو دونوں بازوں کو اتنا کھلا رکھتے کہ بغلوں کی سپیدی ظاہر ہو جاتی تھی۔

388- راجع الحدیث: 363

389- انظر الحدیث: 808,791 راجع الحدیث: 328

390- انظر الحدیث: 3564,807 صحیح مسلم: 1106,1105 سنن نسائی: 1105

رَبِيعَةَ نَحْوَهُ

28 - بَابُ فَضْلِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ

يَسْتَقْبِلُ بِأَطْرَافِ رِجْلَيْهِ قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

391 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمَهْدِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ سِيَاهٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلَّى صَلَاتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا، وَأَكَلَ ذَبِيحَتَنَا فَذَلِكَ الْمُسْلِمُ الَّذِي لَهُ ذِمَّةُ اللَّهِ وَذِمَّةُ رَسُولِهِ، فَلاَ تُخْفِرُوا اللَّهَ فِي ذِمَّتِهِ

392 - حَدَّثَنَا نُعَيْمٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَإِذَا قَالُوهَا، وَصَلَّوْا صَلاَتَنَا، وَاسْتَقْبَلُوا قِبْلَتَنَا، وَذَبَحُوا ذَبِيحَتَنَا، فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْنَا دِمَاؤُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ، إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ

393 - قَالَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، حَدَّثَنَا أَنَسٌ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، قَالَ: سَأَلَ مَيْمُونُ بْنُ سِيَاهٍ، أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، قَالَ: يَا أَبَا حَمْزَةَ، مَا يُحَرِّمُ دَمَ الْعَبْدِ وَمَالَهُ؟ فَقَالَ: مَنْ شَهِدَ أَنْ لاَ

قبلہ رخ ہونے کی فضیلت

پیروں کی اُنگلیاں بھی قبلہ رخ رکھی جائیں۔ یہ حضرت ابوحمید نے نبی کریم ﷺ سے مروی کی ہے۔

عمرو بن عباس، ابنِ مہدی، منصور بن سعد، میمون بن سیاہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ہماری طرح نماز پڑھی ہمارے قبلے کی طرف رخ کیا اور ہمارا ذبیحہ کھایا تو وہ مسلمان ہے، جس کے لیے اللہ کی ضمان ہے اور اللہ کے رسول کی ضمان ہے۔ پس اللہ کی ضمانت کو ضائع نہ ہونے دینا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے لوگوں سے لڑنے کا حکم دیا گیا ہے جب تک وہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ نہ کہیں۔ اگر یہ کہہ لیا، ہمارے جیسی نماز پڑھی، ہمارے قبلے کی جانب رخ کیا اور ہمارا ذبیحہ کھایا تو ہم پر اُن کا خون اور مال حرام ہوگیا مگر حق کے ساتھ اور اُن کا حساب اللہ لے گا۔

علی بن عبداللہ، خالد بن حارث، حُمید، میمون بن سیاہ نے حضرت انس بن مالک کی خدمت میں عرض کی: اے ابوحمزہ! بندے کے خون اور مال کی حرمت کس سبب سے ہوتی ہے؟ فرمایا کہ جس نے گواہی دی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور ہمارے قبلے کی جانب رخ کیا اور ہماری طرح نماز پڑھی اور ہمارا ذبیحہ کھایا تو وہ مسلمان

-391 انظر الحدیث: 393,392 سنن نسائی: 5012

-392 راجع الحدیث: 391 سنن ابو داؤد: 2641 سنن ترمذی: 2608 سنن نسائی: 5018,3977

-393 راجع الحدیث: 391

إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا، وَصَلَّى صَلاتَنَا، وَأَكَلَ ذَبِيحَتَنَا، فَهُوَ الْمُسْلِمُ، لَهُ مَا لِلْمُسْلِمِ، وَعَلَيْهِ مَا عَلَى الْمُسْلِمِ

ہے۔ اُس کا وہی حق ہے جو ایک مسلمان کا ہے اور اُس کے وہی ذمہ ہے جو ایک مسلمان کے ہے ابن ابی مریم، یحییٰ بن ایوب، حُمید، حضرت انس نے نبی کریم ﷺ سے مروی کی۔

29- بَابُ قِبْلَةِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَأَهْلِ الشَّأْمِ وَالْمَشْرِقِ

اہلِ مدینہ اور اہل شام و مشرق کا قبلہ

لَيْسَ فِي الْمَشْرِقِ وَلَا فِي الْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ، وَلَكِنْ شَرِّقُوا أَوْ غَرِّبُوا

مشرق اور مغرب کی طرف قبلہ نہیں ہے جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ پاخانہ اور پیشاب کے وقت قبلے کی جانب رخ نہ کیا کرو بلکہ مشرق اور مغرب کی طرف کیا کرو۔

394 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا أَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ، وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا وَلَكِنْ شَرِّقُوا أَوْ غَرِّبُوا قَالَ أَبُو أَيُّوبَ: فَقَدِمْنَا الشَّأْمَ فَوَجَدْنَا مَرَاحِيضَ بُنِيَتْ قِبَلَ الْقِبْلَةِ فَنَنْحَرِفُ، وَنَسْتَغْفِرُ اللَّهَ تَعَالَى، وَعَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أَيُّوبَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم رفع حاجت کے لیے جاؤ تو قبلے کی جانب رخ نہ کرو اور نہ پشت کرو بلکہ مشرق یا مغرب کو رخ رکھو۔ حضرت ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم شام گئے تو وہاں بیت الخلاء قبلہ رو بنے ہوئے تھے۔ پس ہم قدرے رخ پھیر لیتے تھے اور اللہ تعالیٰ سے معافی طلب کرتے۔

30- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى)

(البقرة:125)

ارشادِ ربانی ہے کہ مقامِ ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ

395 - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا

عمرو بن دینار سے مروی ہے کہ ہم نے حضرت ابن

394- راجع الحديث:144

395- صحیح مسلم:2989،2990' سنن نسائی:2930،2960،2966' سنن ابن ماجہ:2959

سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ طَافَ بِالْبَيْتِ الْعُمْرَةَ، وَلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، أَيَأْتِي امْرَأَتَهُ؟ فَقَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا، وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ، وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اُس آدمی کے بارے میں پوچھا جو عمرہ کی غرض بیت اللہ کا طواف کرے اور صفا و مروہ کے درمیان سعی نہ کرے تو کیا وہ اپنی بیوی کے پاس جاسکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو بیت اللہ کا سات مرتبہ طواف فرمایا اور مقامِ ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں ادا فرمائیں اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کی چنانچہ رسول ﷺ کی ذات بابرکت میں تمہارے لیے بہترین نمونہ ہے۔

396 - وَسَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ، فَقَالَ: لاَ يَقْرَبَنَّهَا حَتَّى يَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

اور ہم نے حضرت جابر بن عبداللہ سے پوچھا تو فرمایا کہ اُس کے پاس نہ جائے جب تک صفا و مروہ کے درمیان سعی نہ کرلے۔

397 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سَيْفٍ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا، قَالَ: أُتِيَ ابْنُ عُمَرَ فَقِيلَ لَهُ: هَذَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَأَقْبَلْتُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَرَجَ وَأَجِدُ بِلاَلًا قَائِمًا بَيْنَ الْبَابَيْنِ، فَسَأَلْتُ بِلاَلًا، فَقُلْتُ: أَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَعْبَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ، رَكْعَتَيْنِ، بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ اللَّتَيْنِ عَلَى يَسَارِهِ إِذَا دَخَلْتَ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى فِي وَجْهِ الْكَعْبَةِ رَكْعَتَيْنِ

مجاہد سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما تشریف لائے تو اُن سے کہا گیا کہ رسول اللہ ﷺ کعبہ میں داخل ہو گئے ہیں۔ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں آگے بڑھا تو نبی کریم ﷺ باہر تشریف لے آئے تھے۔ مجھے دو دروازوں کے درمیان کھڑے ہوئے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملے میں نے پوچھا کہ کیا نبی کریم ﷺ نے کعبہ میں نماز ادا فرمائی؟ کہا ہاں دو رکعتیں اُن ستونوں کے درمیان ادا فرمائیں جو آپ کے داخل ہوتے وقت بائیں طرف تھے۔ پھر باہر تشریف لائے اور کعبہ کے سامنے دو رکعتیں ادا فرمائیں۔

396- انظر الحدیث: 1794,1646,1624، راجع الحدیث: 395

397- انظر الحدیث: 4400,4289,2988,1599,1598,1167,506,505,504,468، صحیح مسلم: 3219,3218,3217، سنن نسائی: 2908,2907,2906,2905,748,691، سنن ابن ماجه: 3063

398- انظر الحدیث: 4288,3352,3351,1601

398 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَمَّا دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ البَيْتَ، دَعَا فِي نَوَاحِيهِ كُلِّهَا، وَلَمْ يُصَلِّ حَتَّى خَرَجَ مِنْهُ، فَلَمَّا خَرَجَ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِي قُبُلِ الكَعْبَةِ، وَقَالَ: هَذِهِ القِبْلَةُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جب نبی کریم ﷺ بیت اللہ میں داخل ہوئے تو اُس کے تمام گوشوں میں دعا فرمائی اور نماز ادا فرمائی حتیٰ کہ باہر تشریف لے آئے تو کعبہ کی جانب دو رکعتیں ادا فرمائیں اور فرمایا کہ قبلہ یہی ہے۔

31 - بَابُ التَّوَجُّهِ نَحْوَ القِبْلَةِ حَيْثُ كَانَ

قبلہ کی طرف متوجہ ہونا خواہ کہیں ہو

وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْتَقْبِلِ القِبْلَةَ وَكَبِّرْ

حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ قبلہ کی جانب متوجہ ہوئے اور تکبیر کہی۔

399 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ البَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: " كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى نَحْوَ بَيْتِ المَقْدِسِ، سِتَّةَ عَشَرَ أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ أَنْ يُوَجَّهَ إِلَى الكَعْبَةِ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ: (قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ) (البقرة: 144)، فَتَوَجَّهَ نَحْوَ الكَعْبَةِ ". وَقَالَ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ، وَهُمُ اليَهُودُ: (مَا وَلَّاهُمْ) (البقرة:142) عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِي كَانُوا عَلَيْهَا، قُلْ لِلَّهِ المَشْرِقُ وَالمَغْرِبُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ فَصَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ، ثُمَّ خَرَجَ بَعْدَ مَا صَلَّى، فَمَرَّ عَلَى قَوْمٍ مِنَ الأَنْصَارِ فِي صَلَاةِ العَصْرِ نَحْوَ بَيْتِ المَقْدِسِ، فَقَالَ: هُوَ يَشْهَدُ: أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنَّهُ

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سولہ یا سترہ مہینے بیت المقدس کی جانب نماز ادا فرمائی اور رسول اللہ ﷺ کعبہ کی جانب متوجہ ہونا چاہتے تھے لہٰذا اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی: ''ترجمہ کنزالایمان: ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمہارا آسمان کی طرف منہ کرنا (پارہ ۲، البقرۃ: ۱۴۴)'' پس آپ ﷺ قبلہ کی جانب متوجہ ہو گئے اور لوگوں میں سے یہودی بے وقوف کہنے لگے: ''انہیں اُس قبلہ سے کس نے پھیر دیا جس پر تھے۔'' ترجمہ کنزالایمان: تم فرمادو کہ پورب پچھم سب اللہ ہی کا ہے جسے چاہے سیدھی راہ چلاتا ہے (پارہ ۲، البقرۃ: ۱۴۲)'' پس ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ پڑھنے کے بعد کچھ انصاریوں کے پاس سے گزر ہوا جو بیت المقدس کی جانب نمازِ عصر پڑھ رہے تھے۔ کہا کہ یہ شخص گواہی دیتا ہے کہ اِس نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ قبلہ کی جانب

399- راجع الحديث:40، سنن ترمذی:2962,340

تَوَجَّهَ نَحْوَ الْكَعْبَةِ، فَتَحَرَّفَ الْقَوْمُ، حَتَّى تَوَجَّهُوا نَحْوَ الْكَعْبَةِ

رخ کر کے نماز پڑھی ہے۔ پس وہ پھر گئے اور کعبہ کی طرف متوجہ ہو گئے۔

400 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ، حَيْثُ تَوَجَّهَتْ فَإِذَا أَرَادَ الْفَرِيضَةَ نَزَلَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ

محمد بن عبدالرحمن نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنی سواری پر نماز پڑھ لیا کرتے خواہ اُس کا رخ کسی جانب ہوتا اور جب فرض نماز کا ارادہ فرماتے تو نیچے تشریف لاتے اور قبلہ رو ہو جاتے۔

401 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ إِبْرَاهِيمُ: لاَ أَدْرِي زَادَ أَوْ نَقَصَ - فَلَمَّا سَلَّمَ قِيلَ لَهُ: يَا رَسُولَ اللهِ أَحَدَثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ؟ قَالَ: وَمَا ذَاكَ. قَالُوا: صَلَّيْتَ كَذَا وَكَذَا، فَثَنَى رِجْلَيْهِ، وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، فَلَمَّا أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ، قَالَ: إِنَّهُ لَوْ حَدَثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ لَنَبَّأْتُكُمْ بِهِ، وَلَكِنْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ، أَنْسَى كَمَا تَنْسَوْنَ، فَإِذَا نَسِيتُ فَذَكِّرُونِي، وَإِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ، فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ، ثُمَّ لِيُسَلِّمْ، ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نماز ادا فرمائی۔ ابراہیم نے کہا: میں نہیں جانتا کہ اُس میں زیادتی کردی یا کمی۔ جب سلام پھیرا تو عرض کی گئی: یا رسول اللہ ﷺ کیا نماز کے بارے میں کوئی نیا حکم آیا ہے؟ فرمایا: بات کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کی کہ آپ نے اتنی نماز پڑھی ہے۔ آپ نے پیروں کو پھیرا اور قبلہ رو ہو کر دو سجدے کیے۔ پھر سلام پھیر دیا۔ جب ہماری طرف توجہ فرمائی تو فرمایا: اگر نماز کے بارے میں کوئی نیا حکم آتا تو میں تمہیں بتاتا مگر میں بھی تمہاری مثل بشر ہوں اور تمہاری مثل بھول جاتا ہوں۔ جب میں بھول جاؤں تو مجھے یاد کروا دیا کرو اور جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز میں شبہہ ہو جائے تو ٹھیک اندازے پر نماز پوری کر کے سلام پھیرے اور دو سجدے کرے۔

32 - بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِبْلَةِ، وَمَنْ

قبلہ کا بیان، جس کے نزدیک غلطی سے

400- انظر الحدیث: 4140,1099,1094

401- انظر الحدیث: 7249,6671,1226,404' صحیح مسلم: 1274 تا 1280' سنن ابو داؤد: 1020' سنن نسائی: 1240 تا 1243' سنن ابن ماجہ: 1212,1211

لَمْ يَرَ الإِعَادَةَ عَلَى مَنْ سَهَا، فَصَلَّى إِلَى غَيْرِ القِبْلَةِ

غیر قبلہ کی جانب پڑھی ہوئی نماز کا اعادہ نہیں

وَقَدْ سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَكْعَتَيِ الظُّهْرِ، وَأَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ بِوَجْهِهِ ثُمَّ أَتَمَّ مَا بَقِيَ

اور نبی کریم ﷺ نے ظہر کی دو رکعتوں پر سلام پھیر دیا اور لوگوں کی جانب رُخ پھیر لیا۔ پھر باقی مکمل کی۔

402 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، " وَافَقْتُ رَبِّي فِي ثَلاَثٍ: فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَوِ اتَّخَذْنَا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى، فَنَزَلَتْ: (وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى) (البقرة: 125) وَآيَةُ الحِجَابِ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَوْ أَمَرْتَ نِسَاءَكَ أَنْ يَحْتَجِبْنَ، فَإِنَّهُ يُكَلِّمُهُنَّ البَرُّ وَالفَاجِرُ، فَنَزَلَتْ آيَةُ الحِجَابِ، وَاجْتَمَعَ نِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الغَيْرَةِ عَلَيْهِ، فَقُلْتُ لَهُنَّ: (عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبَدِّلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ)، فَنَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میرے رب نے تین باتوں میں میری موافقت فرمائی۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! کاش! ہم مقامِ ابراہیم کو نماز کی جگہ بنائیں تو حکم نازل فرمایا: ''اور مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ۔'' اور پردے کی آیت بھی میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! کاش آپ ازواجِ مطہرات کو پردے کا حکم فرمائیں کیونکہ اُن سے بھلے اور بُرے بات کرتے ہیں تو پردے کی آیت نازل ہوئی اور نبی کریم ﷺ نے رشک کے باعث ان پر دباؤ ڈالا تو میں نے اُن سے کہا: ''اگر وہ آپ کو طلاق دے دیں تو قریب ہے کہ اُن کا رب اُنہیں اور بیویاں عطا فرما دے جو اسلام میں آپ سے بہتر ہوں۔'' تو یہی آیت نازل ہوگئی۔

402م - وحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، قَالَ: حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا بِهَذَا

ابنِ ابی مریم، یحییٰ بن ایوب، حُمید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس سے اِسے سُنا۔

403 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی

402- سنن ترمذی: 2959، سنن ابن ماجہ: 1009

403- انظر الحدیث: 4488، 4490، 4491، 4493، 4494، 7251، صحیح مسلم: 1178، سنن نسائی: 492، 744

أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: بَيْنَا النَّاسُ بِقُبَاءٍ فِي صَلاَةِ الصُّبْحِ، إِذْ جَاءَهُمْ آتٍ، فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْآنٌ، وَقَدْ أُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الكَعْبَةَ، فَاسْتَقْبِلُوهَا، وَكَانَتْ وُجُوهُهُمْ إِلَى الشَّأْمِ، فَاسْتَدَارُوا إِلَى الكَعْبَةِ

ہے کہ لوگ قباء میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک شخص نے اُن کے پاس آ کر کہا: آج شب رسول اللہ ﷺ پر قرآن مجید کا نزول ہوا اور کعبہ کی جانب رخ کرنے کا حکم دیا گیا کہ اُس کی طرف رخ کیا کریں۔ اُن کے رخ شام کی جانب تھے، چنانچہ وہ کعبہ کی جانب پھر گئے۔

404 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الظُّهْرَ خَمْسًا، فَقَالُوا: أَزِيدَ فِي الصَّلاَةِ؟ قَالَ: وَمَا ذَاكَ قَالُوا: صَلَّيْتَ خَمْسًا، فَثَنَى رِجْلَيْهِ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی پانچ رکعتیں ادا فرمائی۔ لوگوں نے عرض کی کہ کیا نماز میں اضافہ ہو گیا ہے؟ فرمایا کہ کیا بات ہے؟ عرض کی کہ آپ نے پانچ رکعتیں ادا فرمائی ہیں ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے پیر مبارک پھیرے اور دو سجدے کیے۔

33 - بَابُ حَكِّ البُزَاقِ بِاليَدِ مِنَ المَسْجِدِ

مسجد سے تھوک کو ہاتھ سے صاف کرنا

405 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نُخَامَةً فِي القِبْلَةِ، فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَيْهِ حَتَّى رُئِيَ فِي وَجْهِهِ، فَقَامَ فَحَكَّهُ بِيَدِهِ فَقَالَ: إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ فِي صَلاَتِهِ فَإِنَّهُ يُنَاجِي رَبَّهُ، أَوْ إِنَّ رَبَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ القِبْلَةِ، فَلاَ يَبْزُقَنَّ أَحَدُكُمْ قِبَلَ قِبْلَتِهِ، وَلَكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمَيْهِ ثُمَّ أَخَذَ طَرَفَ رِدَائِهِ، فَبَصَقَ فِيهِ ثُمَّ رَدَّ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے قبلہ کی طرف بلغم دیکھا۔ یہ بات آپ ﷺ کو ناگوار خاطر ہوئی اور چہرہ انور آثار سے ظاہر ہوئے۔ آپ کھڑے ہوئے اور دست مبارک سے اُسے صاف کر دیا اور فرمایا: تم میں سے جب کوئی نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے مناجات کرتا ہے یا اُس کے اور قبلہ کے درمیان اُس کا رب ہوتا ہے پس تم قبلہ کی طرف نہ تھوکا کرو بلکہ بائیں طرف یا پیروں کے

404- راجع الحديث: 401' صحیح مسلم: 1281' سنن ابوداؤد: 1019' سنن ترمذی: 392' سنن نسائی: 1253،1254' سنن ابن ماجه: 1205

405- راجع الحديث: 241

بَعْضَهُ عَلَى بَعْضٍ، فَقَالَ: أَوْ يَفْعَلُ هَكَذَا

نیچے۔ پھر اپنی چادر کا ایک کونہ لے کر اُس میں تھوکا۔ پھر دوسرے حصّے پر ملا اور فرمایا کہ یا ایسا کرے۔

406 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى بُصَاقًا فِي جِدَارِ القِبْلَةِ، فَحَكَّهُ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، فَقَالَ: إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي، فَلاَ يَبْصُقُ قِبَلَ وَجْهِهِ، فَإِنَّ اللَّهَ قِبَلَ وَجْهِهِ إِذَا صَلَّى

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبلہ کی جانب دیوار پر تھوک دیکھا تو اُسے صاف فرما دیا۔ پھر لوگوں کی طرف توجہ فرمائی اور فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھتا ہے تو اپنے سامنے نہ تھوکے کیونکہ جب وہ نماز پڑھے تو اللہ تعالیٰ اُس کے سامنے ہوتا ہے۔

407 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ المُؤْمِنِينَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى فِي جِدَارِ القِبْلَةِ مُخَاطًا أَوْ بُصَاقًا أَوْ نُخَامَةً، فَحَكَّهُ

ہشام بن عُروہ کے والدِ ماجد نے اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبلہ کی جانب دیوار میں رینٹ، تھوک یا بلغم دیکھا تو اُسے صاف فرما دیا۔

34 - بَابُ حَكِّ المُخَاطِ بِالحَصَى مِنَ المَسْجِدِ

مسجد سے رینٹ کو کنکریوں کے ذریعے صاف کرنا

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِنْ وَطِئْتَ عَلَى قَذَرٍ رَطْبٍ، فَاغْسِلْهُ وَإِنْ كَانَ يَابِسًا فَلاَ

حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ اگر تر نجاست پر چلو تو اُسے دھو ڈالو اور اگر خشک ہو تو نہ دھو۔

408و409 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، وَأَبَا سَعِيدٍ حَدَّثَاهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نُخَامَةً فِي جِدَارِ المَسْجِدِ، فَتَنَاوَلَ حَصَاةً فَحَكَّهَا، فَقَالَ: إِذَا تَنَخَّمَ أَحَدُكُمْ فَلاَ

حُمید بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد کی دیوار پر بلغم دیکھا تو آپ ﷺ نے کنکریاں لے کر اُسے کھرچ دیا اور فرمایا: جب تم میں سے کوئی بلغم پھینکے تو اپنے سامنے نہ تھوکے اور نہ داہنی طرف بلکہ بائیں طرف تھوکے یا اپنے بائیں پیر کے

406- انظر الحدیث: 753,1213,6111 'صحیح مسلم: 1223 'سنن نسائی: 723

407- صحیح مسلم: 1227

408,409- انظر الحدیث: 410,411,414,416 'صحیح مسلم: 1225,1226 'سنن ابن ماجہ: 761

يَتَنَخَّمَنَّ قِبَلَ وَجْهِهِ، وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى

نیچے۔

35- بَابُ لَا يَبْصُقْ عَنْ يَمِينِهِ فِي الصَّلَاةِ

دورانِ نماز دائیں جانب نہ تھوکے

410و411 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، وَأَبَا سَعِيدٍ أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نُخَامَةً فِي حَائِطِ الْمَسْجِدِ، فَتَنَاوَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَصَاةً فَحَتَّهَا، ثُمَّ قَالَ: إِذَا تَنَخَّمَ أَحَدُكُمْ، فَلَا يَتَنَخَّمْ قِبَلَ وَجْهِهِ، وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ، أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى

حُمید بن عبدالرحمن نے حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد کی دیوار پر بلغم دیکھا تو رسول اللہ ﷺ نے کنکریاں کے ذریعے اُسے کھرچ دیا۔ پھر فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی بلغم پھینکے تو سامنے نہ ڈالے اور نہ داہنی طرف بلکہ بائیں طرف ڈالے یا بائیں قدم کے نیچے۔

412 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي قَتَادَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَتْفِلَنَّ أَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَلَا عَنْ يَمِينِهِ، وَلَكِنْ عَنْ يَسَارِهِ، أَوْ تَحْتَ رِجْلِهِ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے سامنے نہ تھوکے اور نہ داہنی طرف تھوکے بلکہ بائیں طرف یا اپنے بائیں قدم کے نیچے تھوکے۔

36- بَابٌ: لِيَبْزُقْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى

بائیں جانب یا بائیں پیر کے نیچے تھوکے

413- حَدَّثَنَا آدَمُ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا كَانَ فِي الصَّلَاةِ، فَإِنَّمَا يُنَاجِي رَبَّهُ، فَلَا يَبْزُقَنَّ بَيْنَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مومن جب نماز میں ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے مناجات کرتا ہے پس وہ اپنے سامنے نہ تھوکے اور نہ داہنی طرف بلکہ بائیں جانب

410,411- راجع الحديث: 409,408

412- صحيح مسلم: 1230

413- راجع الحديث: 412,241

يَدَيْهِ، وَلاَ عَنْ يَمِينِهِ، وَلَكِنْ عَنْ يَسَارِهِ، أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ

یا قدم کے نیچے تھوکے۔

414 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم أَبْصَرَ نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ، فَحَكَّهَا بِحَصَاةٍ ثُمَّ نَهَى أَنْ يَبْزُقَ الرَّجُلُ بَيْنَ يَدَيْهِ، أَوْ عَنْ يَمِينِهِ وَلَكِنْ عَنْ يَسَارِهِ، أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى وَعَنِ الزُّهْرِيِّ، سَمِعَ حُمَيْدًا، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ نَحْوَهُ

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مسجد میں قبلہ کی طرف بلغم دیکھا تو اُسے کنکری کے ذریعے کھرچ دیا۔ پھر منع فرمایا کہ کوئی شخص اپنے سامنے یا داہنی طرف نہ تھوکے بلکہ بائیں طرف یا بائیں قدم کے نیچے تھوکے۔ زہری، حمید، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اِسی طرح مروی ہے۔

37- بَابُ كَفَّارَةِ الْبُزَاقِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں تھوکنے کا کفارہ

415 - حَدَّثَنَا آدَمُ، قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْبُزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مسجد میں تھوکنے کی خطاء کا کفارہ یہ ہے کہ اُسے دفن کر دیا جائے۔

38- بَابُ دَفْنِ النُّخَامَةِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں بلغم کو دفن کرنا

416 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلاَةِ، فَلاَ يَبْصُقْ أَمَامَهُ، فَإِنَّمَا يُنَاجِي اللَّهَ مَا دَامَ فِي مُصَلاَّهُ، وَلاَ عَنْ يَمِينِهِ، فَإِنَّ عَنْ يَمِينِهِ مَلَكًا، وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ، أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ، فَيَدْفِنُهَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز کے لیے کھڑا ہو تو اپنے سامنے نہ تھوکے کیونکہ جب تک وہ جائے نماز پر ہے اپنے رب سے مناجات کرتا ہے اور نہ داہنی طرف تھوکے کیونکہ اُس کے داہنی طرف فرشتہ ہوتا ہے بلکہ بائیں طرف تھوکے یا اپنے قدم کے نیچے اور اُسے دفن کر دے۔

414- راجع الحدیث: 409، انظر الحدیث: 418

415- صحیح مسلم: 1232، سنن ابوداؤد: 474

416- راجع الحدیث: 408

39- بَابُ إِذَا بَدَرَهُ الْبُزَاقُ فَلْيَأْخُذْ بِطَرَفِ ثَوْبِهِ

417 - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نُخَامَةً فِي الْقِبْلَةِ، فَحَكَّهَا بِيَدِهِ وَرُئِيَ مِنْهُ كَرَاهِيَةٌ، أَوْ رُئِيَ كَرَاهِيَتُهُ لِذَلِكَ وَشِدَّتُهُ عَلَيْهِ، وَقَالَ: إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ فِي صَلاتِهِ، فَإِنَّمَا يُنَاجِي رَبَّهُ أَوْ رَبُّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قِبْلَتِهِ، فَلاَ يَبْزُقَنَّ فِي قِبْلَتِهِ، وَلَكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ، ثُمَّ أَخَذَ طَرَفَ رِدَائِهِ، فَبَزَقَ فِيهِ وَرَدَّ بَعْضَهُ عَلَى بَعْضٍ، قَالَ: أَوْ يَفْعَلُ هَكَذَا

جب تھوکنا پڑے تو کپڑے کے پلّو میں لے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے قبلہ کی طرف بلغم دیکھا تو اُسے اپنے ہاتھ سے صاف فرما دیا اور اسے مکروہ جانا یا اِسے ناپسند فرمانے کے آثار ظاہر ہوئے اور یہ آپ پر شاق گزرا اور فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز کے لیے کھڑا ہوتو وہ اپنے رب سے مناجات کرتا ہے یا اُس کے اور قبلے کے درمیان اُس کا رب ہوتا ہے لہٰذا قبلہ کی طرف نہ تھوکے بلکہ بائیں طرف یا قدم کے نیچے تھوکے۔ پھر اپنی چادر کا ایک کونہ لے کر اُس میں تھوکا اور ایک حصّہ دوسرے پر رگڑ کر فرمایا: یا اس طرح کر لیا کرو۔

40- بَابُ عِظَةِ الإِمَامِ النَّاسَ فِي إِتْمَامِ الصَّلاةِ، وَذِكْرِ القِبْلَةِ

418 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِي هَا هُنَا، فَوَاللهِ مَا يَخْفَى عَلَيَّ خُشُوعُكُمْ وَلاَ رُكُوعُكُمْ، إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي

امام کا لوگوں کو نماز مکمل کرنے کی نصیحت کرنا اور قبلہ کا ذکر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم کیا یہی دیکھتے ہو کہ میرا رخ اِدھر ہے؟ خدا کی قسم، مجھ پر نہ تمہارا خشوع وخضوع پوشیدہ ہے اور نہ تمہارے رکوع۔ میں تمہیں پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

419 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بلال بن علی سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی۔ پھر منبر پر رونق افروز ہو کر نماز اور

417- انظر الحدیث: 241

418- انظر الحدیث: 741' صحیح مسلم: 957

419- انظر الحدیث: 6644,742

صَلَاةً ثُمَّ رَقِيَ الْمِنْبَرَ، فَقَالَ فِي الصَّلَاةِ وَفِي الرُّكُوعِ: إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ وَرَائِي كَمَا أَرَاكُمْ

رکوع کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: میں تمہیں پیچھے سے بھی اُسی طرح دیکھتا ہوں جیسے سامنے سے تمہیں دیکھتا ہوں۔

41- بَابٌ: هَلْ يُقَالُ مَسْجِدُ بَنِي فُلَانٍ؟

کیا بنی فلاں کی مسجد کہا جائے؟

420 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي أُضْمِرَتْ مِنَ الْحَفْيَاءِ، وَأَمَدُهَا ثَنِيَّةُ الْوَدَاعِ، وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضْمَرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ، وَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ فِيمَنْ سَابَقَ بِهَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سدھائے ہوئے گھوڑوں کی مقام حفیاء سے ثنیۃ الوداع تک دوڑ لگوائی اور بغیر سدھائے ہوئے گھوڑوں کی ثنیہ سے مسجد بنی زریق تک اور حضرت عبداللہ بن عمر بھی اُن حضرات میں شامل تھے جنہوں نے اِس دوڑ میں حصہ لیا تھا۔

42- بَابُ الْقِسْمَةِ، وَتَعْلِيقِ الْقِنْوِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں تقسیم کرنا اور خوشے لٹکانا

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: الْقِنْوُ الْعِذْقُ وَالِاثْنَانِ قِنْوَانِ وَالْجَمَاعَةُ أَيْضًا قِنْوَانٌ مِثْلَ صِنْوٍ وَصِنْوَانٍ

امام ابوعبداللہ بخاری نے فرمایا کہ اَلْقِنْوُ سے مراد خوشہ ہے اور اس کی تثنیہ و جمع قِنْوَانٌ ہے جیسے صِنْوٌ کی صِنْوَانٌ ہے۔

421 - وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ طَهْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ، فَقَالَ: انْثُرُوهُ فِي الْمَسْجِدِ وَكَانَ أَكْثَرَ مَالٍ أُتِيَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم، فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَلْتَفِتْ إِلَيْهِ، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ جَاءَ فَجَلَسَ إِلَيْهِ، فَمَا كَانَ يَرَى أَحَدًا إِلَّا أَعْطَاهُ، إِذْ جَاءَهُ

ابراہیم بن طہمان، عبدالعزیز بن صُہیب، حضرت انس نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں بحرین سے مال لاکر پیش کیا گیا۔ آپ نے فرمایا کہ اُسے مسجد میں پھیلا دو اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جو مال لایا جاتا وہ اُس سے بہت زیادہ تھا۔ پس رسول اللہ ﷺ نماز کے لیے تشریف لے گئے اور اُس کی جانب توجہ نہ فرمائی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو اُس کے پاس تشریف فرما ہو گئے اور جس کو دیکھتے اُسے عطا فرما

420- انظر الحدیث: 7336,2870,2869,2868، صحیح مسلم: 4820، سنن ابو داؤد: 2575، سنن نسائی: 3586

421- انظر الحدیث: 4165,3049

الْعَبَّاسُ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ: أَعْطِنِي، فَإِنِّي فَادَيْتُ نَفْسِي وَفَادَيْتُ عَقِيلًا. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُذْ فَحَثَا فِي ثَوْبِهِ، ثُمَّ ذَهَبَ يُقِلُّهُ فَلَمْ يَسْتَطِعْ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، اؤْمُرْ بَعْضَهُمْ يَرْفَعْهُ إِلَيَّ، قَالَ: لَا قَالَ: فَارْفَعْهُ أَنْتَ عَلَيَّ، قَالَ: لَا فَنَثَرَ مِنْهُ ثُمَّ ذَهَبَ يُقِلُّهُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، اؤْمُرْ بَعْضَهُمْ يَرْفَعْهُ عَلَيَّ، قَالَ: لَا قَالَ: فَارْفَعْهُ أَنْتَ عَلَيَّ، قَالَ: لَا فَنَثَرَ مِنْهُ ثُمَّ احْتَمَلَهُ، فَأَلْقَاهُ عَلَى كَاهِلِهِ، ثُمَّ انْطَلَقَ، فَمَا زَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُتْبِعُهُ بَصَرَهُ حَتَّى خَفِيَ عَلَيْنَا - عَجَبًا مِنْ حِرْصِهِ - فَمَا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَمَّ مِنْهَا دِرْهَمٌ

دیتے۔ جب حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے تو کہا: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے عطا فرمایئے کیونکہ میں نے اپنا اور عقیل کا فدیہ دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اُن سے فرمایا: لے لو۔ انہوں نے اپنے کپڑے میں خوب بھر لیا۔ جب اٹھانے لگے تو اُٹھایا نہ گیا عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! کسی کو حکم فرمایئے کہ میرے ساتھ اُٹھوا لے۔ فرمایا نہیں۔ عرض گزار ہوئے کہ آپ ہی اٹھا کر مجھ پر رکھ دیں فرمایا نہیں۔ پس کچھ کم کر لیا پھر بھی اٹھایا نہ گیا۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! کسی کو حکم فرمایئے کہ مجھے اُٹھوا دے۔ فرمایا نہیں۔ عرض گزار ہوئے کہ آپ اُٹھوا دیں۔ فرمایا نہیں۔ پھر کچھ کم کر لیا تو اُسے اُٹھا لیا اور اُسے اپنے کندھے پر رکھا اور چلے گئے۔ رسول اللہ ﷺ اُن کی حرص پر تعجب فرماتے ہوئے انہیں مسلسل دیکھتے رہے حتیٰ کہ ہماری آنکھوں سے اوجھل ہو گئے اور رسول اللہ ﷺ اُس وقت کھڑے ہوئے جب ایک درہم بھی باقی نہ بچا۔

43- بَابُ مَنْ دَعَا لِطَعَامٍ فِي الْمَسْجِدِ وَمَنْ أَجَابَ فِيهِ

جس کو مسجد میں دعوتِ طعام دی جائے اور جو اُسے قبول کرے

422 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، سَمِعَ أَنَسًا، قَالَ: وَجَدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ مَعَهُ نَاسٌ، فَقُمْتُ فَقَالَ لِي: آرْسَلَكَ أَبُو طَلْحَةَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. فَقَالَ: لِطَعَامٍ. قُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: لِمَنْ مَعَهُ قُومُوا. فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو مسجد میں تشریف فرما پایا اور آپ کے پاس لوگ حاضر تھے تو میں کھڑا ہو گیا۔ مجھ سے فرمایا کہ تمہیں ابوطلحہ نے بھیجا ہے؟ عرض کی جی: ہاں۔ فرمایا: کھانے کے لیے؟ عرض کی جی: ہاں۔ آپ نے اپنے اطراف ہوئے حضرات سے فرمایا: کھڑے ہو جاؤ۔ آپ ﷺ چل پڑے اور میں آپ ﷺ کے آگے

-422 اطراف الحدیث: 6688,5450,5381,3578 صحیح مسلم: 5284 سنن ترمذی: 363

چلتا رہا۔

44- بَابُ القَضَاءِ وَاللِّعَانِ فِي المَسْجِدِ بَيْنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ

مسجد میں مردوں اور عورتوں کے درمیان فیصلے کرنا اور لعان کرانا

423 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ؟ فَتَلَاعَنَا فِي المَسْجِدِ، وَأَنَا شَاهِدٌ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! اگر کوئی اپنی بیوی کے پاس کسی شخص کو پائے تو کیا اُسے قتل کر دے؟ آپ ﷺ نے مسجد کے اندر اُن دونوں سے لعان کروایا اور میں موجود تھا۔

45- بَابُ إِذَا دَخَلَ بَيْتًا يُصَلِّي حَيْثُ شَاءَ أَوْ حَيْثُ أُمِرَ وَلَا يَتَجَسَّسُ

جب گھر میں داخل ہو تو جہاں چاہے نماز پڑھ لے یا جہاں کا حکم دیا جائے اور کھوج نہ لگائے

424 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ فِي مَنْزِلِهِ فَقَالَ: أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ لَكَ مِنْ بَيْتِكَ؟ قَالَ: فَأَشَرْتُ لَهُ إِلَى مَكَانٍ، فَكَبَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَصَفَفْنَا خَلْفَهُ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ

محمود بن ربیع نے حضرت عقبان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ اُن کے گھر پر تشریف لائے ہوئے تو فرمایا: تم اپنے گھر میں کس جگہ پسند کرتے ہو کہ میں تمہاری لیے نماز پڑھوں۔ اُن کا بیان ہے کہ میں نے ایک جگہ کی طرف اشارہ کر دیا نبی کریم ﷺ نے تکبیر کہی اور ہم نے آپ کے پیچھے صف بنالی۔ آپ ﷺ نے دو رکعتیں پڑھیں۔

46- بَابُ المَسَاجِدِ فِي البُيُوتِ

گھروں میں مسجدیں بنانا

وَصَلَّى البَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ: فِي مَسْجِدِهِ فِي دَارِهِ جَمَاعَةً

حضرت براء بن عازب نے اپنے گھر کی مسجد میں باجماعت نماز پڑھی۔

423- انظر الحدیث: 7304,7166,7165,6854,5309,5308,5259,4746,4745 صحیح مسلم: 3725,3724,3723 سنن نسائی: 4302 سنن ابن ماجہ: 2066

424- انظر الحدیث: 6938,6423,5401,4010,4009,1186,840,838,686,667,425 صحیح مسلم: 148 سنن نسائی: 1326,787 سنن ابن ماجہ: 754

425- راجع الحدیث: 424

425 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ الأَنْصَارِيُّ، أَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ وَهُوَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الأَنْصَارِ أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ أَنْكَرْتُ بَصَرِي، وَأَنَا أُصَلِّي لِقَوْمِي فَإِذَا كَانَتِ الأَمْطَارُ سَالَ الوَادِي الَّذِي بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ، لَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ آتِيَ مَسْجِدَهُمْ فَأُصَلِّيَ بِهِمْ، وَوَدِدْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَنَّكَ تَأْتِينِي فَتُصَلِّيَ فِي بَيْتِي، فَأَتَّخِذَهُ مُصَلًّى، قَالَ: فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَأَفْعَلُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ عِتْبَانُ: فَغَدَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ حِينَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ، فَاسْتَأْذَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنْتُ لَهُ، فَلَمْ يَجْلِسْ حَتَّى دَخَلَ البَيْتَ، ثُمَّ قَالَ: أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ قَالَ: فَأَشَرْتُ لَهُ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ البَيْتِ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ، فَقُمْنَا فَصَفَّنَا فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ، قَالَ وَحَبَسْنَاهُ عَلَى خَزِيرَةٍ صَنَعْنَاهَا لَهُ، قَالَ: فَآبَ فِي البَيْتِ، رِجَالٌ مِنْ أَهْلِ الدَّارِ ذَوُو عَدَدٍ، فَاجْتَمَعُوا، فَقَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ: أَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخَيْشِنِ أَوِ ابْنُ الدُّخْشُنِ؟ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: ذَلِكَ مُنَافِقٌ لاَ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لاَ تَقُلْ ذَلِكَ، أَلاَ تَرَاهُ قَدْ قَالَ: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، يُرِيدُ بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ" قَالَ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: فَإِنَّا نَرَى وَجْهَهُ وَنَصِيحَتَهُ

محمود بن ربیع انصاری سے مروی ہے کہ حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ کے اُن انصاری اصحاب میں ہیں جو انصار سے غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکر عرض کی: یا رسول اللہ! میری نظر میں ضعف آ گیا ہے اور میں اپنی قوم کو نماز پڑھاتا ہوں۔ جب بارش ہوتی ہے تو وہ نالہ بہنے لگتا ہے جو میرے اور اُن کے درمیان ہے لہٰذا میں مسجد میں حاضر ہوکر انہیں نماز پڑھانے سے قاصر ہوں۔ یا رسول اللہ ﷺ! میری خواہش ہے کہ آپ میرے غریب خانے میں تشریف لاکر نماز پڑھیں تاکہ میں اسے نماز کی جگہ بنالوں۔ رسول اللہ ﷺ نے اُن سے فرمایا کہ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰی۔ میں یونہی کروں گا۔ حضرت عتبان کا بیان ہے کہ دوسرے روز دن چڑھے رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر میرے پاس تشریف لائے۔ رسول اللہ ﷺ نے اجازت طلب فرمائی تو میں نے اجازت دے دی۔ داخل ہونے پر آپ تشریف فرما نہیں ہوئے۔ پھر فرمایا: تم گھر میں کس جگہ چاہتے ہو کہ میں نماز پڑھوں۔ پس میں نے گھر کے ایک گوشے کی طرف اشارہ کیا۔ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی۔ پس کھڑے ہوئے اور صف بنالی۔ آپ ﷺ نے دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر سلام پھیر دیا۔ اُن کا بیان ہے کہ آپ کو کپڑے کے لیے روک رکھا جو ہم نے آپ کے لیے تیار کیا تھا۔ پس گھر میں اطراف کے گھروں سے کتنے ہی لوگ جمع ہوگئے۔ کسی نے کہا کہ مالک بن دُخیش یا ابنِ دُخشن کہاں ہے؟ کسی نے کہا کہ وہ منافق ہے کیونکہ اللہ اور اس کے رسول کو دوست نہیں رکھتا۔ رسول اللہ ﷺ

إِلَى الْمُنَافِقِينَ. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَبْتَغِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ " قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: ثُمَّ سَأَلْتُ الْحُصَيْنَ بْنَ مُحَمَّدٍ الأَنْصَارِيَّ- وَهُوَ أَحَدُ بَنِي سَالِمٍ - وَهُوَ مِنْ سَرَاتِهِمْ، عَنْ حَدِيثِ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ الأَنْصَارِيِّ: فَصَدَّقَهُ بِذَلِكَ

ے فرمایا کہ ایسا نہ کہو کیونکہ اُس نے رضائے الٰہی کے لیے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ کہا ہے۔ اُس نے کہا کہ اللہ اور اُس کا رسول بہتر جانتے ہیں مگر ہم تو اُس کا میلان اور خیر خواہی منافقوں کے ساتھ دیکھتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رضائے الٰہی کے لیے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنے والے کو اللہ تعالیٰ نے جہنم پر حرام کیا ہے۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ پھر میں نے حصین بن محمد انصاری سے محمود بن ربیع کی حدیث کے بارے میں پوچھا جو بنی سالم کے ایک فرد اور اُن کے سرداروں سے تھے تو انہوں نے اِس کی تصدیق کی۔

47- بَابُ التَّيَمُّنِ فِي دُخُولِ الْمَسْجِدِ وَغَيْرِهِ

مسجد وغیرہ میں داخل ہونے کی داہنی طرف سے شروع کرنا

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ: يَبْدَأُ بِرِجْلِهِ الْيُمْنَى فَإِذَا خَرَجَ بَدَأَ بِرِجْلِهِ الْيُسْرَى

حضرت ابنِ عمر دایاں قدم پہلے رکھتے اور نکلتے وقت بایاں قدم باہر رکھتے۔

426- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ فِي طُهُورِهِ وَتَرَجُّلِهِ وَتَنَعُّلِهِ

مسروق سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم ﷺ جہاں تک ممکن ہوتا اپنے تمام کاموں میں داہنی طرف سے شروع کرنا پسند فرماتے مثلاً طہارت، کنگھی، کرتہ اور جوتے پہننے میں۔

48- بَابٌ: هَلْ تُنْبَشُ قُبُورُ مُشْرِكِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَيُتَّخَذُ مَكَانُهَا مَسَاجِدَ

کیا جاہلیت کے مشرکوں کی قبریں کھود کر اُن جگہوں پر مسجدیں بنالی جائیں

لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ

جیسا کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ یہود پر لعنت کرے جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنالیا۔

وَمَا يُكْرَهُ مِنَ الصَّلاَةِ فِي الْقُبُورِ وَرَأَى عُمَرُ

اور قبروں میں نماز پڑھنا مکروہ ہے اور حضرت عمر

426- راجع الحدیث: 168

بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُصَلِّي عِنْدَ قَبْرٍ، فَقَالَ: الْقَبْرَ الْقَبْرَ، وَلَمْ يَأْمُرْهُ بِالْإِعَادَةِ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قبر کے پاس نماز پڑھتے دیکھ کر کہا: قبر قبر اور انہیں اعادہ کا حکم نہیں دیا۔

427 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ، وَأُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرَتَا كَنِيسَةً رَأَيْنَهَا بِالْحَبَشَةِ فِيهَا تَصَاوِيرُ، فَذَكَرَتَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّ أُولَئِكَ إِذَا كَانَ فِيهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ، بَنَوْا عَلَى قَبْرِهِ مَسْجِدًا، وَصَوَّرُوا فِيهِ تِلْكَ الصُّوَرَ، فَأُولَئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت اُمِّ حبیبہ اور حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حبشہ میں ایک گرجا دیکھا جس میں تصویریں تھیں تو نبی کریم ﷺ سے اُس کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان لوگوں میں جب کوئی نیک شخص مرجاتا تو اُس کی قبر پر مسجد تعمیر کر لیتے اور اُس میں اس کی تصویر بنا لیتے۔ وہ لوگ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین مخلوق ہوں گے۔

428 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَنَزَلَ أَعْلَى الْمَدِينَةِ فِي حَيٍّ يُقَالُ لَهُمْ بَنُو عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، فَأَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ أَرْبَعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً، ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى بَنِي النَّجَّارِ، فَجَاءُوا مُتَقَلِّدِي السُّيُوفِ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ، وَأَبُو بَكْرٍ رِدْفُهُ وَمَلَأُ بَنِي النَّجَّارِ حَوْلَهُ حَتَّى أَلْقَى بِفِنَاءِ أَبِي أَيُّوبَ، وَكَانَ يُحِبُّ أَنْ يُصَلِّيَ حَيْثُ أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ، وَيُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ، وَأَنَّهُ أَمَرَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَأَرْسَلَ إِلَى مَلَإٍ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ فَقَالَ: يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُونِي بِحَائِطِكُمْ هَذَا . قَالُوا: لَا وَاللّٰهِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللّٰهِ، فَقَالَ أَنَسٌ: فَكَانَ فِيهِ مَا أَقُولُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب مدینہ منورہ میں رونق افروز ہوئے تو اس قبیلے میں اُترے جس کو بنی عمرو بن عوف کہا جاتا ہے۔ پس نبی کریم ﷺ نے اُن میں چودہ دن قیام فرمایا ٹھہرے۔ پھر آپ نے بنی نجار کے لیے پیغام بھیجا تو وہ تلواریں لٹکائے ہوئے حاضر خدمت ہو گئے۔ گویا میں نبی کریم ﷺ کو اب بھی سواری پر تشریف فرما دیکھ رہا ہوں اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے پیچھے بیٹھے ہیں اور بنی نجار والے اِردگرد ہیں، حتیٰ کہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صحن میں قدم رنجہ ہوئے۔ آپ کو پسند تھا کہ جہاں نماز کا وقت ہوجائے وہیں پڑھ لی جائے۔ اور آپ بکریوں کے باڑے میں نماز ادا فرما لیا کرتے۔ آپ نے مسجد کی تعمیر کا حکم دیا اور بنی نجار والوں کو بلایا اور فرمایا:

427۔ انظر الحدیث: 3873,1341,434 صحیح مسلم: 1181 سنن نسائی: 703

428۔ راجع الحدیث: 234 صحیح مسلم: 1173 سنن ابو داؤد: 454,453 سنن نسائی: 701 سنن ابن ماجہ: 742

لَكُمْ قُبُورُ الْمُشْرِكِينَ، وَفِيهِ خَرِبٌ وَفِيهِ نَخْلٌ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُورِ الْمُشْرِكِينَ، فَنُبِشَتْ، ثُمَّ بِالْخَرِبِ فَسُوِّيَتْ، وَبِالنَّخْلِ فَقُطِعَ، فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ وَجَعَلُوا عِضَادَتَيْهِ الْحِجَارَةَ، وَجَعَلُوا يَنْقُلُونَ الصَّخْرَ وَهُمْ يَرْتَجِزُونَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ، وَهُوَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَةْ فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةْ

اے بنی نجار! تم اپنے اس باغ کی قیمت مجھ سے لے لو۔ انہوں نے عرض کی کہ خدا کی قسم نہیں۔ ہم اس کی قیمت صرف اللہ تعالیٰ سے لیں گے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں بتاتا ہوں کہ اُس میں مشرکین کی قبریں، کھنڈرات اور کھجور کے کچھ درخت تھے۔ نبی کریم ﷺ نے مشرکین کی قبروں کے بارے میں حکم فرمایا تو وہ کھود دی گئیں۔ پھر کھنڈرات مسمار کیے گئے اور کھجور کے درخت کاٹ ڈالے گئے اور مسجد سے قبلہ کی طرف اُن کی دیوار بنا دی اور پتھروں سے اُنہیں سہارا دیا۔ اور پتھر اُٹھا کر لاتے اور رجز پڑھتے تھے اور نبی کریم ﷺ اُن کے ساتھ کہہ رہے تھے: اے اللہ! نہیں ہے بھلائی مگر آخرت کی بھلائی لہٰذا انصار و مہاجرین کی مغفرت فرما۔

49- بَابُ الصَّلَاةِ فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ

بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھنا

429- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ، ثُمَّ سَمِعْتُهُ بَعْدُ يَقُولُ: كَانَ يُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ قَبْلَ أَنْ يُبْنَى الْمَسْجِدُ

ابو التیاح سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لیا کرتے پھر اس کے بعد میں نے اُنہیں فرماتے ہوئے سُنا کہ مسجد کی تعمیر سے پہلے بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھا کرتے تھے۔

50- بَابُ الصَّلَاةِ فِي مَوَاضِعِ الْإِبِلِ

اُونٹوں کے تھانوں میں نماز پڑھنا

430- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ،

عُبید اللہ سے مروی ہے کہ نافع نے فرمایا: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو اپنے اُونٹ کی

429- راجع الحديث: 234

430- انظر الحديث: 507

عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يُصَلِّي إِلَى بَعِيرِهِ، وَقَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ

جانب رخ کر کے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا۔

51- بَابُ مَنْ صَلَّى وَقُدَّامَهُ تَنُّورٌ أَوْ نَارٌ، أَوْ شَيْءٌ مِمَّا يُعْبَدُ، فَأَرَادَ بِهِ اللَّهَ

جو تنور، آگ یا ایسی چیز کی جانب رخ کر کے نماز پڑھے جس کی پوجا کی جاتی ہو اور اُس کا مقصد رضائے الٰہی ہو

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ، أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ وَأَنَا أُصَلِّي

زہری کو حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھ پر دوزخ پیش کی گئی اور میں نماز پڑھ رہا تھا۔

431- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: انْخَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: أُرِيتُ النَّارَ فَلَمْ أَرَ مَنْظَرًا كَالْيَوْمِ قَطُّ أَفْظَعَ

عطاء بن یسار سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: سورج گرہن ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی اور فرمایا: مجھے دوزخ دکھائی گئی اور میں نے آج جیسا ہیبت ناک منظر کبھی نہیں دیکھا۔

52- بَابُ كَرَاهِيَةِ الصَّلَاةِ فِي المَقَابِرِ

قبروں میں نماز پڑھنے کی کراہت

432- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اجْعَلُوا فِي بُيُوتِكُمْ مِنْ صَلَاتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوهَا قُبُورًا

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اپنی نمازوں میں سے کچھ اپنے گھروں میں بھی پڑھا کرو اور انہیں (اپنے گھروں کو) قبریں نہ بناؤ۔

53- بَابُ الصَّلَاةِ فِي مَوَاضِعِ الخَسْفِ وَالعَذَابِ

خسف یا عذاب کی جگہ پر نماز پڑھنا

وَيُذْكَرُ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: كَرِهَ الصَّلَاةَ

بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

431- راجع الحدیث:29

432- انظر الحدیث:1187' صحیح مسلم:1817' سنن ابو داؤد:1448,1043' سنن ابن ماجہ:1377

433- انظر الحدیث:4702,4420,4419,3381,3380

بِخَسْفِ بَابِلَ

نے بابل میں خسف کی جگہ نماز پڑھنا مکروہ جانا۔

433 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَدْخُلُوا عَلَى هَؤُلَاءِ الْمُعَذَّبِينَ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ، فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا بَاكِينَ فَلَا تَدْخُلُوا عَلَيْهِمْ، لَا يُصِيبُكُمْ مَا أَصَابَهُمْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اِن عذاب دیے گئے لوگوں کے مقامات پر نہ جاؤ مگر روتے ہوئے۔ اگر تم روئے نہیں تو اندیشہ ہے کہ تمہیں بھی وہی عذاب پہنچ جائے جو انہیں پہنچا تھا۔

54 - بَابُ الصَّلَاةِ فِي الْبِيعَةِ

گرجے میں نماز پڑھنا

وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِنَّا لَا نَدْخُلُ كَنَائِسَكُمْ مِنْ أَجْلِ التَّمَاثِيلِ الَّتِي فِيهَا الصُّوَرُ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ: يُصَلِّي فِي الْبِيعَةِ إِلَّا بِيعَةً فِيهَا تَمَاثِيلُ

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم تمہارے گرجاؤں میں اُن نقوش کی وجہ سے نہیں جاتے جن میں تصویریں ہوتی ہیں اور حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُس گرجے میں نماز پڑھ لیتے جس میں تصویریں نہ ہوتیں۔

434 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ، ذَكَرَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَنِيسَةً رَأَتْهَا بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ يُقَالُ لَهَا مَارِيَةُ، فَذَكَرَتْ لَهُ مَا رَأَتْ فِيهَا مِنَ الصُّوَرِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُولَئِكَ قَوْمٌ إِذَا مَاتَ فِيهِمُ الْعَبْدُ الصَّالِحُ، أَوِ الرَّجُلُ الصَّالِحُ، بَنَوْا عَلَى قَبْرِهِ مَسْجِدًا، وَصَوَّرُوا فِيهِ تِلْكَ الصُّوَرَ، أُولَئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللَّهِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت اُمِّ سلمہ نے رسول اللہ ﷺ سے اُس گرجے کا ذکر کیا جو انہوں نے سرزمین حبشہ میں دیکھا، جس کو ماریہ کہا جاتا تھا اور اُن تصویروں کا ذکر کیا جو اُس میں دیکھی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ ایسے لوگ ہیں کہ جب اُن میں سے نیک بندہ یا نیک شخص مرجاتا تو اُس کی قبر پر مسجد بنا لیتے اور اُس میں یہ تصویریں بنا دیتے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین مخلوق ہیں۔

434- انظر الحدیث:427

435,436- انظر الحدیث:1330,1390,3453,3454,4441,4443,4444,5815,5816' صحیح مسلم:1187' سنن نسائی:702

55- بَابٌ

435و436 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ، وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ، قَالَا: لَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيصَةً لَهُ عَلَى وَجْهِهِ، فَإِذَا اغْتَمَّ بِهَا كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ، فَقَالَ وَهُوَ كَذَلِكَ: لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى، اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ يُحَذِّرُ مَا صَنَعُوا

انبیاء کی قبروں پر مسجدیں بنانا

عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا جب رسول اللہ ﷺ کا آخری وقت وصال قریب آیا تو چہرۂ مبارک پر اپنا کمبل ڈال لیتے اور گھبراہٹ محسوس ہوتی تو چہرِ مبارک سے اُسے ہٹا دیتے اور اس حالت میں فرمایا: اللہ کی لعنت یہود و نصاریٰ پر جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنالیا اور جو کچھ انہوں نے کیا اُس سے بچنے کے لیے فرماتے۔

437 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَاتَلَ اللَّهُ الْيَهُودَ اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یہود کو غارت کرے کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنالیا۔

56- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: جُعِلَتْ لِي الأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا

438 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَيَّارٌ هُوَ أَبُو الحَكَمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ الفَقِيرُ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ مِنَ الأَنْبِيَاءِ قَبْلِي: نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ، وَجُعِلَتْ لِي الأَرْضُ

نبی کریم ﷺ کا ارشاد کہ زمین میرے لیے مسجد اور پاک کرنے والی بنادی گئی ہے

یزید الفقیر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے پانچ ایسی چیزیں عطا فرمائی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں۔ ایک مہینے کی مسافت تک کے رُعب سے میری مدد فرمائی گئی اور زمین کو میرے لیے مسجد اور پاک کرنے والی بنادیا گیا تاکہ میرا اُمتی جہاں

437- انظر الحدیث: 5816,4444,3454' صحیح مسلم: 1185' سنن ابوداؤد: 3227

438- راجع الحدیث: 335

مَسْجِدًا وَطَهُورًا، وَأَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ فَلْيُصَلِّ، وَأُحِلَّتْ لِي الْغَنَائِمُ، وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً، وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً، وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ"

بھی نماز کا وقت پائے وہاں پڑھ لے اور میرے لیے مالِ غنیمت حلال کر دیا گیا اور ہر نبی خاص اپنی قوم کی طرف مبعوث کیا جاتا تھا جب کہ مجھے تمام انسانوں کی طرف مبعوث فرمایا گیا ہے اور مجھے شفاعت عطا فرمائی گئی ہے۔

57- بَابُ نَوْمِ الْمَرْأَةِ فِي الْمَسْجِدِ

عورت کا مسجد میں سونا

439 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ وَلِيدَةً كَانَتْ سَوْدَاءَ لِحَيٍّ مِنَ العَرَبِ، فَأَعْتَقُوهَا، فَكَانَتْ مَعَهُمْ، قَالَتْ: فَخَرَجَتْ صَبِيَّةٌ لَهُمْ عَلَيْهَا وِشَاحٌ أَحْمَرُ مِنْ سُيُورٍ، قَالَتْ: فَوَضَعَتْهُ - أَوْ وَقَعَ مِنْهَا - فَمَرَّتْ بِهِ حُدَيَّاةٌ وَهُوَ مُلْقًى، فَحَسِبَتْهُ لَحْمًا فَخَطِفَتْهُ، قَالَتْ: فَالْتَمَسُوهُ، فَلَمْ يَجِدُوهُ، قَالَتْ: فَاتَّهَمُونِي بِهِ، قَالَتْ: فَطَفِقُوا يُفَتِّشُونَ حَتَّى فَتَّشُوا قُبُلَهَا، قَالَتْ: وَاللَّهِ إِنِّي لَقَائِمَةٌ مَعَهُمْ، إِذْ مَرَّتِ الحُدَيَّاةُ فَأَلْقَتْهُ، قَالَتْ: فَوَقَعَ بَيْنَهُمْ، قَالَتْ: فَقُلْتُ هَذَا الَّذِي اتَّهَمْتُمُونِي بِهِ، زَعَمْتُمْ وَأَنَا مِنْهُ بَرِيئَةٌ، وَهُوَ ذَا هُوَ، قَالَتْ: فَجَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمَتْ . قَالَتْ عَائِشَةُ: فَكَانَ لَهَا خِبَاءٌ فِي المَسْجِدِ - أَوْ حِفْشٌ - قَالَتْ: فَكَانَتْ تَأْتِينِي فَتَحَدَّثُ عِنْدِي، قَالَتْ: فَلاَ تَجْلِسُ عِنْدِي مَجْلِسًا، إِلَّا قَالَتْ:

(البحر الطويل)

وَيَوْمَ الوِشَاحِ مِنْ أَعَاجِيبِ رَبِّنَا ... أَلَا إِنَّهُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ عرب کے ایک قبیلے کی ایک سیاہ فام لونڈی تھی جس کو انہوں نے آزاد کر دیا اور وہ اُن کے ساتھ تھی۔ اس قبیلے کی ایک دوشیزہ باہر نکلی۔ اُس نے سرخ چمڑے کا ہار پہنا ہوا تھا جس میں موتی جڑے ہوئے تھے۔ وہ اُس نے اُتار کر رکھ دیا یا گر گیا۔ اُس پڑے ہوئے ہار کے پاس سے چیل گزری اور گوشت سمجھ کر اُس پر جھپٹی۔ اُسے تلاش کیا گیا لیکن نہ ملا۔ انہوں نے مجھ پر الزام لگایا اور میری تلاشی لی۔ حتیٰ کہ شرمگاہ بھی دیکھی۔ خدا کی قسم میں اُن کے پاس کھڑی تھی جب کہ چیل گزری اور اُسے گرا دیا۔ وہ اُن کے درمیان میں گرا۔ میں نے کہا: وہ یہی تو ہے جس کا تم اپنے خیال سے مجھ پر الزام لگاتے ہو حالانکہ میں اس سے بری ہوں۔ یہ بالکل وہی ہے۔ پس اُس نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ اُس کے لیے مسجد میں خیمہ یا جھونپڑی بنا دی گئی۔ حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتی ہیں کہ وہ میرے پاس آتی اور باتیں کرتی اور میرے پاس جب بھی بیٹھی تو یہ ضروری کہتی۔ ہار کا دن ہمارے رب کے

439- اطراف الحدیث: 3835

مِنْ بَلْدَةِ الْكُفْرِ أَنْجَانِي
قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ لَهَا مَا شَأْنُكِ، لَا تَقْعُدِينَ مَعِي مَقْعَدًا إِلَّا قُلْتِ هَذَا؟ قَالَتْ: فَحَدَّثَتْنِي بِهَذَا الْحَدِيثِ

عجائبات میں سے ہے، جس نے مجھے کفر کے شہر سے نجات دلائی۔ حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ میں نے اُس سے کہا: تمہارا قصہ کیا ہے کہ جب بھی تم میرے پاس بیٹھتی ہوتو یہی کہتی ہو؟ پس اُس نے مجھ سے یہ قصہ بیان کیا۔

58- بَابُ نَوْمِ الرِّجَالِ فِي الْمَسْجِدِ

مردوں کا مسجد میں سونا

وَقَالَ أَبُو قِلَابَةَ: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: قَدِمَ رَهْطٌ مِنْ عُكْلٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانُوا فِي الصُّفَّةِ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ: كَانَ أَصْحَابُ الصُّفَّةِ الْفُقَرَاءَ

ابو قلابہ نے حضرت انس بن مالک سے مروی کی ہے کہ قبیلہ عکل کے کچھ لوگ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور اصحاب صفہ میں شامل ہوگئے۔ حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اصحابِ صفہ فقراء تھے۔

440- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، أَنَّهُ كَانَ يَنَامُ وَهُوَ شَابٌّ أَعْزَبُ لَا أَهْلَ لَهُ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نافع سے مروی ہے کہ انہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ وہ نبی کریم ﷺ کی مسجد میں سویا کرتے تھے جب کہ وہ نوجوان تھے اور ابھی شادی نہیں ہوئی تھی۔

441- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: جَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ فَاطِمَةَ فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِي الْبَيْتِ، فَقَالَ: أَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ؟ قَالَتْ: كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ شَيْءٌ، فَغَاضَبَنِي، فَخَرَجَ فَلَمْ يَقِلْ عِنْدِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِإِنْسَانٍ: انْظُرْ أَيْنَ هُوَ؟ فَجَاءَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، هُوَ فِي الْمَسْجِدِ رَاقِدٌ فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ، قَدْ سَقَطَ رِدَاؤُهُ عَنْ شِقِّهِ، وَأَصَابَهُ تُرَابٌ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر تشریف لے گئے تو گھر میں حضرت علی کو نہ پایا فرمایا کہ تمہارے چچا کا بیٹا کہاں ہے؟ عرض کی کہ میرے اور اُن کے درمیان کچھ شکر رنجی ہوگئی ہے، تو مجھ سے ناراض ہوکر چلے گئے اور میرے پاس قیلولہ نہیں فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص سے فرمایا کہ دیکھو وہ کہاں ہیں۔ وہ گیا اور حاضر ہوکر عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! وہ مسجد میں سو رہے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو وہ لیٹے ہوئے تھے اور ایک طرف سے چادر ڈھلک گئی تھی اور مٹی لگ گئی تھی۔ رسول اللہ ﷺ اُن

440- انظر الحدیث: 7030,7028,7015,3740,3738,1156,1121، سنن نسائی: 721

441- انظر الحدیث: 6280,6204,3703، صحیح مسلم: 6179

يَمْسَحُهُ عَنْهُ وَيَقُولُ: قُمْ أَبَا تُرَابٍ، قُمْ أَبَا تُرَابٍ

سے مٹی جھاڑتے اور فرماتے جاتے: ابوتراب! کھڑے ہو جاؤ۔ ابوتراب! کھڑے ہو جاؤ۔

442 - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ سَبْعِينَ مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ عَلَيْهِ رِدَاءٌ، إِمَّا إِزَارٌ وَإِمَّا كِسَاءٌ، قَدْ رَبَطُوا فِي أَعْنَاقِهِمْ، فَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ نِصْفَ السَّاقَيْنِ، وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الْكَعْبَيْنِ، فَيَجْمَعُهُ بِيَدِهِ كَرَاهِيَةَ أَنْ تُرَى عَوْرَتُهُ

ابوحازم سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے ستر اصحابِ صفہ کو دیکھا جن میں سے ایک شخص کے اُوپر بھی چادر نہ تھی۔ تہبند ہوتا یا کمبل ہوتا جس کو اپنی گردن سے باندھ لیتے جب کہ بعض کا کپڑا نصف پنڈلیوں تک ہوتا اور بعض کا ٹخنوں تک۔ چنانچہ وہ اُسے اپنے ہاتھ سے پکڑے رہتا، یہ مکروہ جانتے ہوئے کہ کہیں اُس کا ستر کھل جائے۔

59-بَابُ الصَّلَاةِ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ

سفر سے واپسی پر نماز پڑھنا

وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلَّى فِيهِ

حضرت کعب بن مالک سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب سفر سے لوٹتے تو پہلے مسجد میں جاتے اور اُس میں نماز پڑھتے۔

443 - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ - قَالَ مِسْعَرٌ: أُرَاهُ قَالَ: ضُحًى - فَقَالَ: صَلِّ رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ لِي عَلَيْهِ دَيْنٌ فَقَضَانِي وَزَادَنِي

محارب بن دثار سے مروی ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا جبکہ آپ ﷺ مسجد میں تھے۔ مسعر کا بیان ہے کہ چاشت کے وقت فرمایا کہ دو رکعتیں پڑھو اور میرا آپ پر کچھ قرض تھا جو آپ ﷺ نے ادا فرما دیا اور اُس کے علاوہ مزید کرم فرمایا۔

60-بَابُ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ

جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو اس سے پہلے کہ بیٹھے، دو رکعتیں پڑھ لے

443- انظر الحدیث: 4082,4081,1654,1653' سنن ابوداؤد: 3347' سنن نسائی: 4605,4604

444- صحیح مسلم: 1652,1651' سنن ابوداؤد: 468,467' سنن ترمذی: 316' سنن نسائی: 729' سنن ابن ماجہ: 1013

444 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ السَّلَمِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ

عبداللہ بن یوسف، مالک، عامر بن عبداللہ بن زبیر، عمرو بن سُلیم زرقی، حضرت ابوقتادہ سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو اس سے پہلے کہ بیٹھے دو رکعتیں پڑھ لیا کرے۔

61- بَابُ الْحَدَثِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں حدث ہو جانا

445 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّي عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ الَّذِي صَلَّى فِيهِ، مَا لَمْ يُحْدِثْ، تَقُولُ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک فرشتے نمازی کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں جب تک وہ اُسی جائے نماز پر رہے اور حدث واقع نہ ہو۔ وہ کہتا ہے: اے اللہ! اس کی مغفرت فرما۔ اے اللہ! اس پر رحم فرما۔

62- بَابُ بُنْيَانِ الْمَسْجِدِ

مسجد نبوی کی تعمیر

وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: كَانَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ مِنْ جَرِيدِ النَّخْلِ وَأَمَرَ عُمَرُ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ وَقَالَ: أَكِنَّ النَّاسَ مِنَ الْمَطَرِ، وَإِيَّاكَ أَنْ تُحَمِّرَ أَوْ تُصَفِّرَ فَتَفْتِنَ النَّاسَ وَقَالَ أَنَسٌ: يَتَبَاهَوْنَ بِهَا ثُمَّ لَا يَعْمُرُونَهَا إِلَّا قَلِيلًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَتُزَخْرِفُنَّهَا كَمَا زَخْرَفَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى

حضرت ابوسعید نے فرمایا کہ مسجد کی چھت کھجور کی شاخوں کی تھی اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد نبوی تعمیر کرنے کا حکم فرمایا تو فرمایا کہ میں لوگوں کو بارش سے بچانا چاہتا ہوں اور سرخ یا زرد کرنے سے بچنا ورنہ لوگ فتنے میں پڑ جائیں گے۔ حضرت انس نے فرمایا کہ لوگ ان پر فخر زیادہ کریں گے پھر انہیں آباد کم کریں گے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تم یہود و نصاریٰ کی طرح ان کی تزئین کرو گے۔

446 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَافِعٌ، أَنَّ عَبْدَ

نافع سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ کے دور مبارک میں مسجد نبوی کچی اینٹوں سے تعمیر کی گئی تھی اور

445- راجع الحدیث: 176، سنن ابو داؤد: 469، سنن نسائی: 732

446- سنن ابو داؤد: 451

اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ، أَخْبَرَهُ " أَنَّ الْمَسْجِدَ كَانَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَبْنِيًّا بِاللَّبِنِ، وَسَقْفُهُ الْجَرِيدُ وَعُمُدُهُ خَشَبُ النَّخْلِ، فَلَمْ يَزِدْ فِيهِ أَبُو بَكْرٍ شَيْئًا، وَزَادَ فِيهِ عُمَرُ: وَبَنَاهُ عَلَى بُنْيَانِهِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّبِنِ وَالْجَرِيدِ وَأَعَادَ عُمُدَهُ خَشَبًا، ثُمَّ غَيَّرَهُ عُثْمَانُ فَزَادَ فِيهِ زِيَادَةً كَثِيرَةً: وَبَنَى جِدَارَهُ بِالْحِجَارَةِ الْمَنْقُوشَةِ، وَالْقَصَّةِ وَجَعَلَ عُمُدَهُ مِنْ حِجَارَةٍ مَنْقُوشَةٍ وَسَقَفَهُ بِالسَّاجِ"

اس کی چھت شاخوں کی تھی اور ستون کھجور کی لکڑی کے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس میں کوئی اضافہ نہیں کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس میں اضافہ کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے دورِ مبارک کی بنیادوں پر کچی اینٹوں، شاخوں اور کھجور کی لکڑی کے ستونوں سے تعمیر کیا۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُس میں ردو بدل اور اس میں بہت سا اضافہ کیا اور اُس کی دیواریں منقش پتھروں اور چونے سے تعمیر کیں اور اس کے ستون منقش پتھروں کے بنائے اور چھت ساگوان کی لکڑی سے بنوائی۔

63- بَابُ التَّعَاوُنِ فِي بِنَاءِ الْمَسْجِدِ

مسجد کی تعمیر میں تعاون کرنا

وَقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: (مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِينَ أَنْ يَعْمُرُوا مَسَاجِدَ اللّٰهِ شَاهِدِينَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ، أُولَئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ وَفِي النَّارِ هُمْ خَالِدُونَ، إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَلَمْ يَخْشَ إِلَّا اللّٰهَ فَعَسَى أُولَئِكَ أَنْ يَكُونُوا مِنَ الْمُهْتَدِينَ)

ارشادِ ربانی ہے: ”ترجمہ کنز الایمان: مشرکوں کو نہیں پہنچتا کہ اللہ کی مسجدیں آباد کریں خود اپنے کفر کی گواہی دے کر ان کا تو سب کیا دھرا اکارت ہے اور وہ ہمیشہ آگ میں رہیں گے اللہ کی مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان لاتے اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تو قریب ہے کہ یہ لوگ ہدایت والوں میں ہوں (پارہ ۱۰، التوبۃ: ۱۷۔۱۸)“

447 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُخْتَارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ وَلِابْنِهِ عَلِيٍّ: انْطَلِقَا إِلَى أَبِي سَعِيدٍ فَاسْمَعَا مِنْ حَدِيثِهِ، فَانْطَلَقْنَا فَإِذَا هُوَ فِي حَائِطٍ يُصْلِحُهُ، فَأَخَذَ رِدَاءَهُ فَاحْتَبَى، ثُمَّ أَنْشَأَ يُحَدِّثُنَا حَتَّى أَتَى ذِكْرُ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: كُنَّا نَحْمِلُ لَبِنَةً لَبِنَةً وَعَمَّارٌ لَبِنَتَيْنِ لَبِنَتَيْنِ، فَرَآهُ

عکرمہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مجھ سے اور اپنے صاحبزادے علی سے فرمایا کہ دونوں حضرت ابوسعید کے پاس جاؤ اور اُن سے حدیث سنو۔ ہم گئے تو وہ اپنے باغ کی درستی کر رہے تھے۔ انہوں نے اپنی چادر لے کر لپیٹی اور ہم سے باتیں کرنے لگے حتیٰ کہ مسجد نبوی کی تعمیر کا ذکر آ گیا۔ فرمایا کہ ہم ایک ایک اینٹ اُٹھا کر لاتے تھے لیکن حضرت عمار دو

447- انظر الحدیث: 2812

النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْفُضُ التُّرَابَ عَنْهُ، وَيَقُولُ: وَيْحَ عَمَّارٍ، تَقْتُلُهُ الفِئَةُ البَاغِيَةُ، يَدْعُوهُمْ إِلَى الجَنَّةِ، وَيَدْعُونَهُ إِلَى النَّارِ قَالَ: يَقُولُ عَمَّارٌ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الفِتَنِ"

دوا بیٹھیں۔ نبی کریم ﷺ نے انہیں دیکھا تو اُن سے مٹی جھاڑنے لگے اور فرمایا: وائے عمار! اِن کو ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔ یہ انہیں جنت کی طرف بلائیں گے اور وہ انہیں دوزخ کی طرف بلائیں گے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمار کہا کرتے: میں فتنوں سے اللہ کی پناہ لیتا ہوں۔

64-بَابُ الِاسْتِعَانَةِ بِالنَّجَّارِ وَالصُّنَّاعِ فِي أَعْوَادِ المِنْبَرِ وَالمَسْجِدِ

بڑھئی اور صنعت کار سے منبر اور مسجد کی تیاری میں مدد لینا

448 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ، حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلٍ، قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى امْرَأَةٍ: مُرِي غُلاَمَكِ النَّجَّارَ، يَعْمَلْ لِي أَعْوَادًا، أَجْلِسُ عَلَيْهِنَّ

ابو حازم سے مروی ہے کہ حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ایک عورت کے لیے پیغام بھیجا کہ اپنے بڑھئی غلام سے کہو کہ میرے لیے لکڑیوں کا منبر تیار کرے جس پر میں بیٹھا کروں۔

449 - حَدَّثَنَا خَلَّادٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلاَ أَجْعَلُ لَكَ شَيْئًا تَقْعُدُ عَلَيْهِ، فَإِنَّ لِي غُلاَمًا نَجَّارًا؟ قَالَ: إِنْ شِئْتِ فَعَمِلَتِ المِنْبَرَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ایک عورت نے عرض کی۔ یا رسول اللہ ﷺ! کیا میں آپ کے لیے ایسی چیز تیار نہ کراؤں جس پر آپ تشریف فرما ہوا کریں کیونکہ میرا ایک غلام بڑھئی ہے۔ فرمایا کہ اگر تم چاہو تو میرے لیے منبر بنوادو۔

65-بَابُ مَنْ بَنَى مَسْجِدًا

جو مسجد بنائے

450 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرٌو، أَنَّ بُكَيْرًا، حَدَّثَهُ أَنَّ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ حَدَّثَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللَّهِ الخَوْلاَنِيَّ، أَنَّهُ سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، يَقُولُ عِنْدَ قَوْلِ النَّاسِ فِيهِ حِينَ بَنَى مَسْجِدَ الرَّسُولِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

یحییٰ بن سلیمان، ابن وہب، عمرو، بکیر، عاصم بن عمر بن قتادہ، عبید اللہ خولانی نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا جب کہ لوگ اُن کے بارے میں باتیں کر رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کی مسجد کو بنانے کے لیے سلسلے میں کہ تم میرے بارے میں

448- راجع الحدیث: 377 صحیح مسلم: 1216

450- صحیح مسلم: 7395,1189

وَسَلَّمَ: إِنَّكُمْ أَكْثَرْتُمْ، وَإِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "مَنْ بَنَى مَسْجِدًا - قَالَ بُكَيْرٌ: حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ: يَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللهِ - بَنَى اللهُ لَهُ مِثْلَهُ فِي الجَنَّةِ"

باتیں کر رہے ہو حالانکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو مسجد بنائے۔ بکیر کا قول ہے کہ شاید انہوں نے فرمایا: رضائے الٰہی چاہتے ہوئے، تو اللہ تعالیٰ اُس کے لیے ایسا ہی مکان جنت میں بنا دیتا ہے۔

66- بَابُ يَأْخُذُ بِنُصُولِ النَّبْلِ إِذَا مَرَّ فِي المَسْجِدِ

جب مسجد سے گزرے تو تیر کا پھل تھامے رکھے

451- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: قُلْتُ لِعَمْرٍو: أَسَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: مَرَّ رَجُلٌ فِي المَسْجِدِ وَمَعَهُ سِهَامٌ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمْسِكْ بِنِصَالِهَا؟

عمرو سے مروی ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا: ایک آدمی کا مسجد کے پاس سے گزر ہوا اور اُس کے پاس تیر تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے اُس سے فرمایا: ان کے پھلوں کو تھام لو۔

67- بَابُ المُرُورِ فِي المَسْجِدِ

مسجد سے گزرنا

452- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ مَرَّ فِي شَيْءٍ مِنْ مَسَاجِدِنَا أَوْ أَسْوَاقِنَا بِنَبْلٍ، فَلْيَأْخُذْ عَلَى نِصَالِهَا، لاَ يَعْقِرْ بِكَفِّهِ مُسْلِمًا

موسیٰ بن اسماعیل، عبدالواحد، ابوبردہ بن عبداللہ، ابوبُردہ، ان کے والد ماجد سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو ہماری مسجدوں یا ہمارے بازاروں سے تیر لے کر گزرے تو اُن کے پھل پکڑے رکھے تاکہ اپنے ہاتھ سے کسی مسلمان کو زخمی نہ کردے۔

68- بَابُ الشِّعْرِ فِي المَسْجِدِ

مسجد میں شعر پڑھنا

453- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ الحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، أَنَّهُ سَمِعَ حَسَّانَ

ابوسلمہ بن عبدالرحمن بن عوف نے بلبل روضہ رسول ﷺ حضرت حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا کہ وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

451- انظر الحدیث: 7074,7073' صحیح مسلم: 6604' سنن نسائی: 717' سنن ابن ماجہ: 3777

452- انظر الحدیث: 7075' صحیح مسلم: 6608' سنن ابو داؤد: 2587' سنن ابن ماجہ: 3778

453- انظر الحدیث: 6152,3212' صحیح مسلم: 6334' سنن ابو داؤد: 5014,5013' سنن نسائی: 715

بْنَ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ، يَسْتَشْهِدُ أَبَا هُرَيْرَةَ: أَنْشُدُكَ اللَّهَ، هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يَا حَسَّانُ، أَجِبْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اللَّهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: نَعَمْ

گواہی مانگ کر رہے تھے کہ اے ابوہریرہ! میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں۔ کیا آپ نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اے حسان! اللہ کے رسول کی جانب سے جواب دو۔ اے اللہ! اس کی رُوح القدس سے مدد فرما۔ حضرت ابوہریرہ نے کہا: ہاں۔

69- بَابُ أَصْحَابِ الْحِرَابِ فِي الْمَسْجِدِ

نیزہ بازوں کا مسجد میں جانا

454- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ، قَالَتْ: لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا عَلَى بَابِ حُجْرَتِي وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِي بِرِدَائِهِ، أَنْظُرُ إِلَى لَعِبِهِمْ

عُروہ بن زُبیر سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ایک روز میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے حجرے کے دروازے پر دیکھا اور حبشی مسجد میں کھیل رہے تھے اور رسول اللہ ﷺ نے اپنی چادر میں چُھپا کر مجھے اُن کا کھیل دکھایا۔

455- زَادَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ بِحِرَابِهِمْ

دوسری مروی میں یہ بھی ہے: ابراہیم ابن المنذر، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عُروہ سے مروی ہے کہ اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا اور حبشی اپنے نیزوں سے کھیل رہے تھے۔

70- بَابُ ذِكْرِ الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ عَلَى الْمِنْبَرِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں منبر پر خرید و فروخت کا ذکر کرنا

456- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: أَتَتْهَا بَرِيرَةُ تَسْأَلُهَا فِي كِتَابَتِهَا، فَقَالَتْ: إِنْ شِئْتِ

عمرہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میرے پاس بریرہ اپنی کتابت کا سوال کرنے آئیں۔ میں نے کہا: اگر تم چاہو تو میں

454- انظر الحدیث: 5236,5190,3931,3529,2906,988,950,4551

455- راجع الحدیث: 454 'صحیح مسلم: 2061

أَعْطَيْتُ أَهْلَكِ وَيَكُونُ الوَلَاءُ لِي، وَقَالَ أَهْلُهَا: إِنْ شِئْتِ أَعْطَيْتِهَا مَا بَقِيَ - وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً: إِنْ شِئْتِ أَعْتَقْتِهَا، وَيَكُونُ الوَلَاءُ لَنَا - فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَّرَتْهُ ذَلِكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ابْتَاعِيهَا فَأَعْتِقِيهَا، فَإِنَّ الوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى المِنْبَرِ - وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً: فَصَعِدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى المِنْبَرِ - فَقَالَ: مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا، لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَلَيْسَ لَهُ، وَإِنِ اشْتَرَطَ مِائَةَ مَرَّةٍ . قَالَ عَلِيٌّ: قَالَ يَحْيَى، وَعَبْدُ الوَهَّابِ: عَنْ يَحْيَى، عَنْ عَمْرَةَ نَحْوَهُ، وَقَالَ جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، عَنْ يَحْيَى، قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ، وَرَوَاهُ مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ عَمْرَةَ: أَنَّ بَرِيرَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ صَعِدَ المِنْبَرَ

تمہارے مالکوں کو دے دُوں مگر ولاء میری ہو گی۔ اُس کے مالکوں نے کہا کہ آپ چاہیں تو باقی ادا کریں۔ سفیان نے ایک بار کہا کہ اگر آپ چاہیں تو اسے آزاد کر دیں اور ولاء ہماری ہو گی۔ جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو میں نے اس کا آپ سے ذکر کیا۔ فرمایا کہ اُسے خرید کر آزاد کر دو کیونکہ ولاء تو اُسی کی ہے جو آزاد کرے۔ پھر رسول اللہ ﷺ منبر پر جلوہ افروز ہوئے۔ سفیان نے ایک دفعہ کہا: پس رسول اللہ ﷺ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا: لوگوں کا کو کیا ہوا کہ وہ ایسی شرطیں لگاتے ہیں جو اللہ کی کتاب میں نہیں ہیں اور جو کوئی ایسی شرط لگائے کہ وہ اللہ کی کتاب میں نہ ہو تو اُس کے لیے کچھ نہیں ہے چاہے سو شرطیں لگائے۔ امام مالک کی مروی میں صَعِدَ عَلَى المنبر کا ذکر نہیں ہے۔

71 - بَابُ التَّقَاضِي وَالمُلَازَمَةِ فِي المَسْجِدِ

مسجد میں تقاضا اور تعاقب کرنا

457 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ كَعْبٍ، أَنَّهُ تَقَاضَى ابْنَ أَبِي حَدْرَدٍ دَيْنًا كَانَ لَهُ عَلَيْهِ فِي المَسْجِدِ، فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا حَتَّى سَمِعَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ، فَخَرَجَ

عبداللہ بن کعب بن مالک سے مروی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوحدرد سے مسجد نبوی شریف میں اپنے اُس قرض کا مطالبہ کیا جو اُن پر تھا۔ پس آوازیں بلند ہوئیں حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ نے سُن لیں جو دولت کدہ میں تھے چنانچہ اُن کی جانب تشریف لے گئے اور حجرے کا پردہ ہٹا کر آواز دی۔ اے

457- انظر الحدیث: 471، 2418، 2424، 2706، 2710، صحیح مسلم: 3961، سنن نسائی: 5423، 5429، سنن ابن ماجہ: 2429، 3962

إِلَيْهِمَا حَتَّى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهِ فَنَادَى: يَا كَعْبُ قَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: ضَعْ مِنْ دَيْنِكَ هَذَا وَأَوْمَأَ إِلَيْهِ: أَيِ الشَّطْرَ. قَالَ: لَقَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: قُمْ فَاقْضِهِ

کعب! عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں حاضر ہوں۔ فرمایا کہ اپنے قرض سے اتنا کم کردو اور اُن کی جانب نصف کم کرنے کا اشارہ کیا۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں نے کردیا۔ فرمایا: اُٹھو اور باقی ادا کرو۔

72- بَابُ كَنْسِ الْمَسْجِدِ وَالتِقَاطِ الْخِرَقِ وَالْقَذَى وَالْعِيدَانِ

مسجد کو صاف کرنا اور چیتھڑے، کوڑا کرکٹ اور تنکے چن لینا

458- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَجُلًا أَسْوَدَ أَوِ امْرَأَةً سَوْدَاءَ كَانَ يَقُمُّ الْمَسْجِدَ فَمَاتَ، فَسَأَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ فَقَالُوا: مَاتَ، قَالَ: أَفَلَا كُنْتُمْ آذَنْتُمُونِي بِهِ دُلُّونِي عَلَى قَبْرِهِ - أَوْ قَالَ قَبْرِهَا - فَأَتَى قَبْرَهَا فَصَلَّى عَلَيْهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک سیاہ فام شخص یا سیاہ فام عورت مسجد نبوی شریف میں جھاڑو لگایا کرتا تھا۔ وہ انتقال کر گیا۔ نبی کریم ﷺ نے اُس کے بارے میں پوچھا۔ لوگوں نے عرض کی کہ وہ انتقال کر گیا۔ فرمایا کہ تم نے مجھے کیوں خبر نہیں دی اب مجھے اُس مرد یا عورت کی قبر بتاؤ۔ پس آپ ﷺ اُس کی قبر پر تشریف لے گئے اور اُس پر نماز پڑھی۔

73- بَابُ تَحْرِيمِ تِجَارَةِ الْخَمْرِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں شراب کی تجارت کا حرام ہونا

459 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا أُنْزِلَتِ الْآيَاتُ مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي الرِّبَا، خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَقَرَأَهُنَّ عَلَى النَّاسِ، ثُمَّ حَرَّمَ تِجَارَةَ الْخَمْرِ

مسروق سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: جب سود سے متعلقہ سورۂ البقرہ کی آیات نازل ہوئیں تو نبی کریم ﷺ نکل کر مسجد میں تشریف لے گئے اور انہیں لوگوں کے سامنے تلاوت فرمایا۔ پھر آپ ﷺ نے شراب کی تجارت کو حرام فرمادیا۔

74- بَابُ الْخَدَمِ لِلْمَسْجِدِ

مسجد کے لیے خادم رکھنا

-458 انظر الحدیث: 1337,460 صحیح مسلم: 2212 سنن ابو داؤد: 3203 سنن ابن ماجہ: 1527

-459 انظر الحدیث: 4543,4542,4541,4540,2226,2084 صحیح مسلم: 4023 سنن ابو داؤد: 3491,3490 سنن نسائی: 4679 سنن ابن ماجہ: 3382

-460 انظر الحدیث: 458

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: نَذَرْتُ لَكَ مَا فِي بَطْنِي مُحَرَّرًا لِلْمَسْجِدِ يَخْدُمُهَا

حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِي بَطْنِي مُحَرَّرًا سے مراد ہے مسجد کی خدمت کے لیے۔

460 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ وَاقِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ امْرَأَةً - أَوْ رَجُلًا - كَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ - وَلَا أُرَاهُ إِلَّا امْرَأَةً - فَذَكَرَ حَدِيثَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى عَلَى قَبْرِهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت یا مرد مسجد میں جھاڑو لگایا کرتی تھی۔ میرا خیال ہے کہ میں وہ عورت تھی۔ پھر نبی کریم ﷺ کی مذکورہ حدیث بیان کی کہ آپ ﷺ نے اُس کی قبر پر نماز پڑھی۔

75- بَابُ الْأَسِيرِ - أَوِ الْغَرِيمِ - يُرْبَطُ فِي الْمَسْجِدِ

قیدی یا قرض دار مسجد میں باندھ دیا جائے

461 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا رَوْحٌ، وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ عِفْرِيتًا مِنَ الْجِنِّ تَفَلَّتَ عَلَيَّ الْبَارِحَةَ - أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا - لِيَقْطَعَ عَلَيَّ الصَّلَاةَ، فَأَمْكَنَنِي اللهُ مِنْهُ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَرْبِطَهُ إِلَى سَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ حَتَّى تُصْبِحُوا وَتَنْظُرُوا إِلَيْهِ كُلُّكُمْ، فَذَكَرْتُ قَوْلَ أَخِي سُلَيْمَانَ: رَبِّ هَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي". قَالَ رَوْحٌ: فَرَدَّهُ خَاسِئًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کل رات ایک سرکش جن اچانک میرے سامنے آ گیا یا ایسا ہی لفظ فرمایا تا کہ میری نماز توڑ دے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اُس پر غلبہ دیا تو میں نے چاہا کہ اُسے مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون کے ساتھ باندھ دُوں تا کہ صبح تم سارے اُسے دیکھتے لیکن پھر مجھے اپنے بھائی سلیمان کی دعا یاد آ گئی کہ اے اللہ! مجھے ایسی بادشاہی عطا فرما جو میرے بعد کسی کو نہ دی جائے۔ روح کا بیان ہے کہ اُسے ذلیل کر کے بھگا دیا۔

76- بَابُ الِاغْتِسَالِ إِذَا أَسْلَمَ، وَرَبْطِ الْأَسِيرِ أَيْضًا فِي الْمَسْجِدِ

اسلام لاتے وقت غسل کرنا اور قیدی کو مسجد میں باندھنا

وَكَانَ شُرَيْحٌ: يَأْمُرُ الْغَرِيمَ أَنْ يُحْبَسَ إِلَى سَارِيَةِ الْمَسْجِدِ

اور شریح حکم دیا کرتے کہ قرض دار کو مسجد کے ستون کے ساتھ باندھ دیا جائے۔

462 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے

-461 انظر الحدیث: 4808,3423,3284,1210 'صحیح مسلم: 1209

-462 انظر الحدیث: 4372,2423,2422,469 'صحیح مسلم: 4564 'سنن ابو داؤد: 2679 'سنن نسائی: 189

حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ: ثُمَامَةُ بْنُ أُثَالٍ، فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَطْلِقُوا ثُمَامَةَ . فَانْطَلَقَ إِلَى نَخْلٍ قَرِيبٍ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ

کہ نبی کریم ﷺ نے کچھ سوار نجد کی طرف روانہ فرمائے تو وہ بنی حنیفہ کے ایک آدمی کو قیدی بنا کر لائے جس کو ثمامہ بن اثال کہا جاتا تو اُسے مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون کے ساتھ باندھ دیا گیا۔ جب نبی کریم ﷺ اُس کے پاس تشریف لائے تو فرمایا کہ ثمامہ کو چھوڑ دو۔ وہ مسجد کے قریب ایک کھجوروں کے باغ میں گیا اور غسل کیا پھر مسجد میں داخل ہوا اور کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

77- بَابُ الْخَيْمَةِ فِي الْمَسْجِدِ لِلْمَرْضَى وَغَيْرِهِمْ

مریض وغیرہ کے لیے مسجد میں خیمہ لگانا

463- حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: أُصِيبَ سَعْدٌ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فِي الْأَكْحَلِ فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْمَةً فِي الْمَسْجِدِ لِيَعُودَهُ مِنْ قَرِيبٍ فَلَمْ يَرُعْهُمْ وَفِي الْمَسْجِدِ خَيْمَةٌ مِنْ بَنِي غِفَارٍ، إِلَّا الدَّمُ يَسِيلُ إِلَيْهِمْ، فَقَالُوا: يَا أَهْلَ الْخَيْمَةِ، مَا هَذَا الَّذِي يَأْتِينَا مِنْ قِبَلِكُمْ؟ فَإِذَا سَعْدٌ يَغْذُو جُرْحُهُ دَمًا، فَمَاتَ فِيهَا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ غزوۂ خندق کے موقعہ پر حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رگِ میں زخم لگ گیا تو نبی کریم ﷺ نے اُن کے لیے مسجد نبوی شریف میں خیمہ لگوا دیا تا کہ با آسانی عیادت کر سکیں۔ مسجد میں بنی غفار کا خیمہ بھی لگا ہوا تھا۔ جب خون اُن کی جانب بہتا ہوا آیا تو سنبھل گئے اور کہا: اے خیمہ والو! یہ تمہاری طرف سے ہماری جانب کیا بہتا آرہا ہے؟ دیکھا تو حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زخم سے خون بہہ رہا تھا جس کے باعث وہ وصال فرما گئے۔

78- بَابُ إِدْخَالِ الْبَعِيرِ فِي الْمَسْجِدِ لِلْعِلَّةِ

ضرورت کے تحت اُونٹ کو مسجد میں لے جانا

463- صحیح مسلم: 4573، سنن ابو داؤد: 3101، سنن نسائی: 709

464- انظر الحدیث: 1619، 1626، 1633، 4853، صحیح مسلم: 3067، سنن نسائی: 2925، 2927، سنن ابن ماجہ: 2954

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَعِيرٍ

حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے اُونٹ پر طواف فرمایا۔

464 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: شَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَشْتَكِي قَالَ: طُوفِي مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ فَطُفْتُ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ يَقْرَأُ بِالطُّورِ وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ

زینب بنت ابوسلمہ سے مروی ہے کہ حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نے اپنے مرض کا رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم لوگوں کے پیچھے سوار ہو کر طواف کرلو۔ پس میں نے طواف کیا اور رسول اللہ ﷺ بیت اللہ کی جانب رخ کر کے نماز ادا فرما رہے تھے اور آپ ﷺ نے سورۃ الطور کی تلاوت فرمائی۔

79 - بَابٌ

حضور پرنور ﷺ کا نورانی معجزہ

465 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ، وَمَعَهُمَا مِثْلُ الْمِصْبَاحَيْنِ يُضِيئَانِ بَيْنَ أَيْدِيهِمَا، فَلَمَّا افْتَرَقَا صَارَ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا وَاحِدٌ حَتَّى أَتَى أَهْلَهُ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ میں سے دو صحابی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضری کے بعد باہر نکلے ان میں ایک حضرت عبّاد بن بشیر تھے اور میرے خیال میں دوسرے اُسید بن حُضیر تھے۔ رات تاریک تھی اور اُن کے پاس چراغ جیسی چیزیں تھیں جو اُن کے ہاتھوں میں چمک رہی تھیں۔ جب وہ الگ ہوئے تو ہر ایک کے ساتھ ایک علیحدہ شمع تھی، حتیٰ کہ وہ اپنے گھر والوں تک جا پہنچے۔

80 - بَابُ الْخَوْخَةِ وَالْمَمَرِّ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں کھڑکی اور گزرگاہ رکھنا

466 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ،

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کو دنیا اور جو کچھ اُس کے پاس ہے

465- انظر الحدیث: 3805,3639

466- انظر الحدیث: 3904,3654، صحیح مسلم: 6121,6120، سنن ترمذی: 3660

قَالَ: خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّ اللهَ خَيَّرَ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَ اللهِ. فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي مَا يُبْكِي هَذَا الشَّيْخَ؟ إِنْ يَكُنِ اللهُ خَيَّرَ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ. فَاخْتَارَ مَا عِنْدَ اللهِ. فَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ العَبْدَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ أَعْلَمَنَا. قَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ لَا تَبْكِ، إِنَّ أَمَنَّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبُو بَكْرٍ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا مِنْ أُمَّتِي لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ، وَلَكِنْ أُخُوَّةُ الإِسْلَامِ وَمَوَدَّتُهُ لَا يَبْقَيَنَّ فِي المَسْجِدِ بَابٌ إِلَّا سُدَّ، إِلَّا بَابُ أَبِي بَكْرٍ

اُس میں سے جو چاہے، اسے پسند کرنے کا اختیار دیا تو اُس نے وہ پسند کیا جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ پس حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ رو پڑے۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ یہ حضرت کیوں رو رہے ہیں جب کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کسی بندے کو دنیا اور جو کچھ اُس کے پاس ہے، اِن میں سے ایک کو پسند کرنے کا اختیار دیا اور اُس بندے نے وہ پسند کیا جو اللہ کے پاس ہے حالانکہ رسول اللہ ﷺ ہی وہ شخص ہیں اور حضرت ابوبکر ہم میں سب سے زیادہ علم والے ہیں۔ چنانچہ فرمایا۔ ابوبکر! نہ رو، ساتھ نبھانے اور مال لٹانے میں سب سے زیادہ مجھ پر ابوبکر کا احسان ہے اگر میں اپنی اُمت میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا لیکن اسلامی اخوت و محبت ہے۔ مسجد میں ابوبکر کے دروازے کے سوا کوئی دروازہ باقی نہ رکھا جائے۔

467 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الجُعْفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ يَعْلَى بْنَ حَكِيمٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، عَاصِبٌ رَأْسَهُ بِخِرْقَةٍ، فَقَعَدَ عَلَى المِنْبَرِ، فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّهُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ أَمَنَّ عَلَيَّ فِي نَفْسِهِ وَمَالِهِ مِنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي قُحَافَةَ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنَ النَّاسِ خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا، وَلَكِنْ خُلَّةُ الإِسْلَامِ أَفْضَلُ، سُدُّوا عَنِّي كُلَّ خَوْخَةٍ فِي هَذَا المَسْجِدِ، غَيْرَ خَوْخَةِ أَبِي بَكْرٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے مرض وصال میں باہر تشریف لائے۔ سر مبارک سے پٹی باندھی ہوئی تھی اور منبر پر رونق افروز ہوکر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی۔ پھر فرمایا: ایسا کوئی انسان نہیں جس کا جانی و مالی احسان مجھ پر ابوبکر بن ابوقحافہ سے بڑھ کر ہو اور اگر میں لوگوں میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا لیکن اسلامی خُلت اچھی ہے۔ میری جانب مسجد سے ہر کھڑکی کو بند کردو سوائے ابوبکر کی کھڑکی کے۔

467- اطراف الحدیث: 6738،3657،3656

81- بَابُ الأَبْوَابِ وَالغَلَقِ لِلْكَعْبَةِ وَالمَسَاجِدِ

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَقَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: يَا عَبْدَ المَلِكِ، لَوْ رَأَيْتَ مَسَاجِدَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبْوَابَهَا

468 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالاَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ مَكَّةَ فَدَعَا عُثْمَانَ بْنَ طَلْحَةَ فَفَتَحَ البَابَ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِلاَلٌ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ، ثُمَّ أَغْلَقَ البَابَ، فَلَبِثَ فِيهِ سَاعَةً، ثُمَّ خَرَجُوا قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَبَدَرْتُ فَسَأَلْتُ بِلاَلًا فَقَالَ: صَلَّى فِيهِ فَقُلْتُ: فِي أَيٍّ؟ قَالَ: بَيْنَ الأُسْطُوَانَتَيْنِ، قَالَ: ابْنُ عُمَرَ: فَذَهَبَ عَلَيَّ أَنْ أَسْأَلَهُ كَمْ صَلَّى

کعبہ اور مسجدوں میں دروازے رکھنا اور اُنہیں بند کرنا

امام ابوعبداللہ بخاری نے فرمایا کہ مجھ سے کہا: عبداللہ بن محمد، سفیان، ابن جُریج کا بیان ہے کہ مجھ سے ابن ابی مُلیکہ نے فرمایا: کاش! تم حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مسجدوں اور اُن کے دروازوں کو دیکھتے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جب نبی کریم ﷺ مکہ مکرمہ میں رونق افروز ہوئے تو حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بُلایا تو انہوں نے دروازہ کھولا اور نبی کریم ﷺ، حضرت بلال، حضرت اسامہ بن زید اور حضرت عثمان بن طلحہ اندر داخل ہوئے۔ پھر دروازہ بند کرلیا گیا اور ایک گھڑی اندر رہ کر باہر تشریف لے آئے۔ حضرت ابن عمر کا بیان ہے کہ میں نے جلدی سے آگے بڑھ کر حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا۔ اُنہوں نے کہا کہ اس میں نماز پڑھی ہے۔ میں نے کہا کہ کس جگہ؟ فرمایا کہ دونوں ستونوں کے مابین۔ یہ پوچھنا میں بھول گیا کہ کتنی نماز پڑھی۔

82- بَابُ دُخُولِ المُشْرِكِ المَسْجِدَ

469 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: " بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ، فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ: ثُمَامَةُ بْنُ أُثَالٍ، فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي المَسْجِدِ"

مشرک کا مسجد میں داخلہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ سوار نجد کی جانب روانہ فرمائے۔ وہ بنی حنیفہ کے ایک شخص کو قید کر کے لائے جس کو ثمامہ بن اُثال کہا جاتا تھا۔ پس اُس کو مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون سے باندھ دیا گیا۔

468- راجع الحدیث:397

469- راجع الحدیث:462

83 - بَابُ رَفْعِ الصَّوْتِ فِي الْمَسَاجِدِ

مسجد میں آواز اونچی کرنا

470 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْجُعَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: كُنْتُ قَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ فَحَصَبَنِي رَجُلٌ، فَنَظَرْتُ فَإِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَقَالَ: اذْهَبْ فَأْتِنِي بِهَذَيْنِ، فَجِئْتُهُ بِهِمَا، قَالَ: مَنْ أَنْتُمَا - أَوْ مِنْ أَيْنَ أَنْتُمَا؟ - قَالَا: مِنْ أَهْلِ الطَّائِفِ، قَالَ: لَوْ كُنْتُمَا مِنْ أَهْلِ الْبَلَدِ لَأَوْجَعْتُكُمَا، تَرْفَعَانِ أَصْوَاتَكُمَا فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

علی بن عبداللہ بن جعفر بن نجیح مدینی، یحییٰ بن سعید القطان، جعید بن عبدالرحمن یزید بن خصیفہ، سائب بن یزید سے مروی ہے کہ میں مسجد میں کھڑا تھا کہ کسی نے مجھے کنکر مارا میں نے نگاہ اُٹھا کر دیکھا تو وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ فرمایا کہ جاؤ اور اِن دونوں آدمیوں کو میرے پاس لے آؤ۔ میں دونوں کو لے آیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تم کن لوگوں میں سے ہو یا کہاں رہتے ہو؟ دونوں نے عرض کی: اہل طائف سے۔ فرمایا کہ اگر تم اِس شہر کے باسی ہوتے میں تم دونوں کو سزا دیتا۔ تم رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں آواز اونچی کرتے ہو۔

471 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ تَقَاضَى ابْنَ أَبِي حَدْرَدٍ دَيْنًا لَهُ عَلَيْهِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ، فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا حَتَّى سَمِعَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهِ، وَنَادَى كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: يَا كَعْبُ قَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَأَشَارَ بِيَدِهِ أَنْ ضَعِ الشَّطْرَ مِنْ دَيْنِكَ، قَالَ كَعْبٌ: قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُمْ فَاقْضِهِ

عبداللہ بن کعب بن مالک سے مروی ہے کہ انہیں حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے دور مبارک میں مسجد کے اندر اپنے اُس قرض کا حضرت ابن ابی حدرد سے مطالبہ کیا جو اُن پر تھا۔ دونوں کی آوازیں اونچی ہوگئیں حتیٰ کہ کہ رسول اللہ ﷺ نے سُن لیں جو دولت خانہ میں تھے۔ پس رسول اللہ ﷺ اُن کی جانب تشریف لائے حتیٰ کہ آپ کے حجرے کا پردہ ہٹ گیا اور حضرت کعب بن مالک کو آواز دیتے ہوئے فرمایا: اے کعب! یہ انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں حاضر ہوں۔ آپ نے اپنے دستِ مبارک سے اشارہ فرمایا کہ اپنا نصف قرضہ چھوڑ دو۔ حضرت کعب نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! میں نے ایسا کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے

471- انظر الحدیث: 457

472- انظر الحدیث: 1137,995,993,990,473

فرمایا: اُٹھو اور یہ ادا کر دو۔

84- بَابُ الْحِلَقِ وَالْجُلُوسِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں حلقہ بنانا اور بیٹھنا

472 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ، مَا تَرَى فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ، قَالَ: مَثْنَى مَثْنَى، فَإِذَا خَشِيَ الصُّبْحَ صَلَّى وَاحِدَةً، فَأَوْتَرَتْ لَهُ مَا صَلَّى وَإِنَّهُ كَانَ يَقُولُ: اجْعَلُوا آخِرَ صَلَاتِكُمْ وِتْرًا، فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی جب کہ آپ منبر پر جلوہ افروز تھے کہ رات کی نماز کے بارے میں کیا حکم ارشاد فرمائیے؟ فرمایا کہ دو دو رکعتیں اور جب تمہیں صبح ہو جانے کا خوف ہو تو ایک رکعت پڑھ کر ساری نماز کو وتر بنالو اور وہ فرمایا کرتے کہ اپنی رات کی آخری نماز کو وتر بنا لیا کرو کیونکہ نبی کریم ﷺ نے ایسا کرنے کا حکم فرمایا ہے۔

473 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَجُلًا، جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ، فَقَالَ: كَيْفَ صَلَاةُ اللَّيْلِ؟ فَقَالَ: مَثْنَى مَثْنَى، فَإِذَا خَشِيتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ، تُوتِرُ لَكَ مَا قَدْ صَلَّيْتَ قَالَ الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُمْ: أَنَّ رَجُلًا نَادَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا جب کہ آپ ﷺ خطبہ دے رہے تھے اور عرض کی: رات کی نماز کس طرح ہے؟ فرمایا کہ دو دو رکعتیں اور جب تمہیں صبح ہو جانے کا خوف ہو تو ایک رکعت۔ یہ تمہاری پڑھی ہوئی ساری نماز کو وتر بنا دے گی۔ ولید بن کثیر عبید اللہ بن عبداللہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کو آواز دی جب کہ آپ ﷺ مسجد میں رونق افروز تھے۔

474 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، أَنَّ أَبَا مُرَّةَ مَوْلَى عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ، قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَأَقْبَلَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ، فَأَقْبَلَ

ابو مرہ مولیٰ عقیل بن ابو طالب سے مروی ہے کہ حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جس وقت رسول اللہ ﷺ مسجد میں رونق افروز تھے تو تین شخص آئے۔ دو رسول اللہ ﷺ کی جانب بڑھے اور ایک واپس چلا گیا۔ باقی دونوں میں سے ایک نے حلقے

473- انظر الحديث:472

474- انظر الحديث:66، راجع الحديث:66

اثْنَانِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَ وَاحِدٌ، فَأَمَّا أَحَدُهُمَا، فَرَأَى فُرْجَةً فِي الحَلْقَةِ، فَجَلَسَ وَأَمَّا الآخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ، فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " أَلاَ أُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلاَثَةِ، أَمَّا أَحَدُهُمْ: فَأَوَى إِلَى اللَّهِ، فَآوَاهُ اللَّهُ وَأَمَّا الآخَرُ: فَاسْتَحْيَا فَاسْتَحْيَا اللَّهُ مِنْهُ، وَأَمَّا الآخَرُ: فَأَعْرَضَ فَأَعْرَضَ اللَّهُ عَنْهُ"

میں جگہ دیکھی تو بیٹھ گیا اور دوسرا سب لوگوں کے پیچھے بیٹھ گیا جب کہ تیسرا تو پیٹھ پھیر کر واپس چلا گیا تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ فارغ ہوئے تو فرمایا: کیا میں تمہیں ان تینوں آدمیوں کا حال نہ بتاؤں۔ ایک اللہ کی طرف آیا تو اللہ نے اُسے جگہ دے دی اور دوسرا شرمایا تو اللہ نے حیا فرمائی اور تیسرے نے منہ پھیرا تو اللہ تعالیٰ نے اُس سے رخ پھیرلیا۔

85 - بَابُ الِاسْتِلْقَاءِ فِي المَسْجِدِ وَمَدِّ الرِّجْلِ

مسجد میں چت لیٹنا

475 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ، أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيًا فِي المَسْجِدِ، وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الأُخْرَى وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ، قَالَ: كَانَ عُمَرُ، وَعُثْمَانُ يَفْعَلاَنِ ذَلِكَ

عباد بن تمیم نے اپنے چچا جان سے مروی کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ مسجد میں چت لیٹے ہوئے ہیں اور اپنا ایک مبارک قدم دوسرے پر رکھا ہوا ہے۔ ابن شہاب نے سعید بن مسیب سے مروی کی ہے کہ حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

86 - بَابُ المَسْجِدِ يَكُونُ فِي الطَّرِيقِ مِنْ غَيْرِ ضَرَرٍ بِالنَّاسِ

راستے میں مسجد بنانا جب کہ لوگوں کو ضرر نہ پہنچے

وَبِهِ قَالَ: الحَسَنُ، وَأَيُّوبُ، وَمَالِكٌ

476 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: " لَمْ أَعْقِلْ أَبَوَيَّ إِلَّا وَهُمَا يَدِينَانِ الدِّينَ، وَلَمْ يَمُرَّ عَلَيْنَا يَوْمٌ إِلَّا يَأْتِينَا فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، طَرَفَيِ النَّهَارِ:

حسن بصری، ایوب اور امام مالک کا یہی قول ہے۔

عُروہ بن زُبیر سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: جب میں شعور کی عمر کو پہنچی تو میں نے اپنے والدین کو دین پر کاربند ہی دیکھا اور ہم پر کوئی دن ایسا نہیں گزرا جس میں رسول اللہ ﷺ صبح اور شام کو ہمارے پاس تشریف نہ لایا کرتے پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

-475 صحیح مسلم: 5472,5471 'سنن ابو داؤد: 4866 'سنن ترمذی: 2765 'سنن نسائی: 720

-476 انظر الحدیث: 6079,5807,4093,3905,2297,2263,2138

بُكْرَةً وَعَشِيَّةً. ثُمَّ بَدَا لِأَبِي بَكْرٍ، فَابْتَنَى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهِ فَكَانَ يُصَلِّي فِيهِ وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ، فَيَقِفُ عَلَيْهِ نِسَاءُ الْمُشْرِكِينَ وَأَبْنَاؤُهُمْ، يَعْجَبُونَ مِنْهُ وَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَجُلًا بَكَّاءً، لَا يَمْلِكُ عَيْنَيْهِ إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ ، فَأَفْزَعَ ذَلِكَ أَشْرَافَ قُرَيْشٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ"

کے دل میں خیال آیا تو انہوں نے اپنے گھر کے صحن میں مسجد بنالی۔ وہ اُسی میں نماز پڑھا کرتے اور اُسی میں تلاوت کیا کرتے۔ مشرکوں کی عورتیں اور بیٹے کھڑے ہوتے اور متعجب ہو کر ان کی جانب دیکھتے رہتے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت رونے والے شخص تھے جنہیں اپنی آنکھوں پر اختیار نہ تھا۔ جب قرآن پاس کی تلاوت کرتے تو قریش کے مشرک مضطرب ہو جاتے۔

87- بَابُ الصَّلَاةِ فِي مَسْجِدِ السُّوقِ

بازار کی مسجد میں نماز پڑھنا

وَصَلَّى ابْنُ عَوْنٍ: فِي مَسْجِدٍ فِي دَارٍ يُغْلَقُ عَلَيْهِمُ الْبَابُ

ابنِ عون نے ایسی مسجد میں نماز پڑھی جس کا دروازہ لوگوں کے لیے بند کر دیا جاتا تھا۔

477 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " صَلَاةُ الْجَمِيعِ تَزِيدُ عَلَى صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ، وَصَلَاتِهِ فِي سُوقِهِ، خَمْسًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ، وَأَتَى الْمَسْجِدَ لَا يُرِيدُ إِلَّا الصَّلَاةَ، لَمْ يَخْطُ خَطْوَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً، وَحَطَّ عَنْهُ خَطِيئَةً، حَتَّى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ، وَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ، كَانَ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَتْ تَحْبِسُهُ، وَتُصَلِّي - يَعْنِي عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ - مَا دَامَ فِي مَجْلِسِهِ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ، مَا لَمْ يُحْدِثْ فِيهِ"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: باجماعت نماز گھر اور بازار کی نماز سے پچیس گنا زیادہ فضیلت رکھتی ہے کیونکہ جب تم میں سے کوئی وضو کرے اور اچھی طرح وضو کر کے مسجد میں آئے اور نماز کے علاوہ اس کی کوئی اور غرض نہ ہو تو جو قدم وہ اٹھاتا ہے اُس کے عوض اللہ تعالیٰ ایک درجہ بلند فرما دیتا ہے اور اُس کے سبب اُس کا ایک گناہ معاف کر دیا جاتا ہے، حتیٰ کہ مسجد میں داخل ہو۔ جب مسجد میں داخل ہو جائے تو وہ نماز میں شمار ہوتا ہے جب تک نماز اُسے روکے رہے اور فرشتے اُس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں جب تک اُسی جگہ بیٹھا رہے جہاں نماز پڑھی تھی کہ اے اللہ! اسے بخش دے۔ اے اللہ اس پر رحم فرما۔ جب تک وہاں بے وضو نہ ہو جائے۔

477- راجع الحدیث: 176' صحیح مسلم: 1504' سنن ابو داؤد: 559' سنن ابن ماجہ: 786

478,479- انظر الحدیث: 480

88- بَابُ تَشْبِيكِ الْأَصَابِعِ فِي الْمَسْجِدِ وَغَيْرِهِ

مسجد وغیرہ میں انگلیوں کی تشبیک

478و479- حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ بِشْرٍ، حَدَّثَنَا عَاصِمٌ، حَدَّثَنَا وَاقِدٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَوِ ابْنِ عَمْرٍو: شَبَّكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَابِعَهُ

حضرت ابن عمر یا حضرت ابن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی انگشت مبارک کی تشبیک فرمائی۔

480- وَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، سَمِعْتُ هَذَا الحَدِيثَ مِنْ أَبِي، فَلَمْ أَحْفَظْهُ، فَقَوَّمَهُ لِي وَاقِدٌ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي وَهُوَ يَقُولُ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو كَيْفَ بِكَ إِذَا بَقِيتَ فِي حُثَالَةٍ مِنَ النَّاسِ بِهَذَا

عاصم بن علی، عاصم بن محمد کا بیان ہے کہ یہ حدیث میں نے اپنے والدِ ماجد سے سُنی لیکن مجھے یاد نہ رہی۔ پس یہ مجھے واقد نے اپنے والدِ محترم کے واسطے سے یاد کروائی۔ انہوں نے فرمایا کہ میرے والدِ ماجد فرمایا کرتے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عبداللہ بن عمرو! اُس وقت تمہاری کیا حالت ہوگی جب تم نکمے لوگوں میں رہ جاؤ گے۔

481- حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ المُؤْمِنَ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا وَشَبَّكَ أَصَابِعَهُ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بے شک ایک مسلمان دوسرے کے لیے عمارت کی مانند ہے جس کا ایک حصہ دوسرے کو قوت دیتا ہے اور آپ ﷺ نے انگشت مبارک کی تشبیک فرمائی۔

482- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، قَالَ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى صَلَاتَيِ العَشِيِّ - قَالَ ابْنُ سِيرِينَ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں زوال کے بعد کی دونوں نمازوں میں سے ایک پڑھائی۔ ابن سیرین کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا لیکن مجھے

480- راجع الحدیث: 479

481- انظر الحدیث: 6026,2446، صحیح مسلم: 6528، سنن ترمذی: 1928، سنن نسائی: 2559

482- سنن ابو داؤد: 1011، سنن نسائی: 1234,1223، سنن ابن ماجہ: 1214

سَمَّاهَا أَبُو هُرَيْرَةَ وَلَكِنْ نَسِيتُ أَنَا - قَالَ: فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، فَقَامَ إِلَى خَشَبَةٍ مَعْرُوضَةٍ فِي الْمَسْجِدِ، فَاتَّكَأَ عَلَيْهَا كَأَنَّهُ غَضْبَانُ، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى، وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ، وَوَضَعَ خَدَّهُ الأَيْمَنَ عَلَى ظَهْرِ كَفِّهِ الْيُسْرَى، وَخَرَجَتِ السَّرَعَانُ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ، فَقَالُوا: قَصُرَتِ الصَّلاَةُ؟ وَفِي الْقَوْمِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، فَهَابَا أَنْ يُكَلِّمَاهُ، وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ فِي يَدَيْهِ طُولٌ، يُقَالُ لَهُ: ذُو الْيَدَيْنِ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَنَسِيتَ أَمْ قَصُرَتِ الصَّلاَةُ؟ قَالَ: لَمْ أَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرْ فَقَالَ: أَكَمَا يَقُولُ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالُوا: نَعَمْ، فَتَقَدَّمَ فَصَلَّى مَا تَرَكَ، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ، ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ، فَرُبَّمَا سَأَلُوهُ: ثُمَّ سَلَّمَ؟ فَيَقُولُ: نُبِّئْتُ أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ، قَالَ: ثُمَّ سَلَّمَ

یاد نہ رہا۔ چنانچہ ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں اور سلام پھیر دیا۔ پس مسجد میں گڑی ہوئی ایک لکڑی کے پاس جا کھڑے ہوئے اور اُس سے ٹیک لگا لی گویا جلال میں تھے۔ داہنا ہاتھ بائیں پر رکھ لیا اور انگلیوں میں اُنگلیاں ڈال لیں اور دایاں رخسار مبارک اپنے بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھ لیا اور جلدی جانے والے لوگ مسجد کے دروازوں سے نکل گئے لوگوں نے عرض کی کہ نماز کم ہوگئی ہے اور لوگوں میں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے مگر انہیں بات کرنے کی ہمت نہ پڑی۔ لوگوں میں ایک صاحب لمبے ہاتھوں والے بھی تھے جنہیں ذوالیدین کہتے تھے انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ کو یاد نہ رہا یا نماز کم ہوگئی ہے؟ فرمایا کہ نہ میں بھولا اور نہ نماز کم ہوئی۔ پھر فرمایا: کیا یہی بات ہے جو ذوالیدین کہتے ہیں؟ لوگوں نے عرض کی جی ہاں۔ آپ ﷺ آگے بڑھے اور باقی چھوڑی ہوئی نماز ادا فرمائی پھر سلام پھیرا، پھر تکبیر کہی اور اپنے سجدوں جیسا سجدہ کیا یا اُن سے بھی لمبا۔ پھر سر اُٹھا کر تکبیر کہی ابن سیرین سے بعض اوقات لوگوں نے پوچھا کیا، پھر سلام پھیرا تو کہا: مجھے بتایا گیا ہے کہ حضرت عمران بن حصین نے فرمایا: پھر سلام پھیرا۔

89 - بَابٌ: الْمَسَاجِدُ الَّتِي عَلَى طُرُقِ الْمَدِينَةِ، وَالْمَوَاضِعِ الَّتِي صَلَّى فِيهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مدینہ منورہ کے راستوں پر موجود مساجد اور وہ مقامات جن میں نبی کریم ﷺ نے نماز ادا فرمائی

483 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا

موسیٰ بن عقبہ سے مروی ہے کہ سالم بن عبداللہ کو میں نے دیکھا کہ راستے میں جو مقامات تھے اُنہیں تلاش

483- انظر الحدیث: 7345,2336,1535

مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، قَالَ: رَأَيْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَتَحَرَّى أَمَاكِنَ مِنَ الطَّرِيقِ فَيُصَلِّي فِيهَا، وَيُحَدِّثُ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يُصَلِّي فِيهَا وَأَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي تِلْكَ الأَمْكِنَةِ . وَحَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي فِي تِلْكَ الأَمْكِنَةِ، وَسَأَلْتُ سَالِمًا، فَلاَ أَعْلَمُهُ إِلَّا وَافَقَ نَافِعًا فِي الأَمْكِنَةِ كُلِّهَا إِلَّا أَنَّهُمَا اخْتَلَفَا فِي مَسْجِدٍ بِشَرَفِ الرَّوْحَاءِ

کر کے اُن میں نماز پڑھا کرتے اور بتایا کرتے کہ اُن کے والدِ ماجد اِن میں نماز پڑھا کرتے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ کو اِن مقامات میں نماز ادا فرماتے ہوئے دیکھا۔ موسیٰ بن عقبہ نے کہا کہ مجھ سے نافع نے حدیث بیان کی کہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان مقامات میں نماز پڑھا کرتے تھے اور میں نے سالم سے پوچھا تو انہوں نے تمام مقامات کے بارے میں نافع سے موافقت کی سوائے اُس مسجد کے جو روحاء کی بلندی پر ہے۔

484 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْزِلُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ حِينَ يَعْتَمِرُ، وَفِي حَجَّتِهِ حِينَ حَجَّ تَحْتَ سَمُرَةٍ فِي مَوْضِعِ الْمَسْجِدِ الَّذِي بِذِي الْحُلَيْفَةِ، وَكَانَ إِذَا رَجَعَ مِنْ غَزْوٍ كَانَ فِي تِلْكَ الطَّرِيقِ أَوْ حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ هَبَطَ مِنْ بَطْنِ وَادٍ، فَإِذَا ظَهَرَ مِنْ بَطْنِ وَادٍ أَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي عَلَى شَفِيرِ الْوَادِي الشَّرْقِيَّةِ، فَعَرَّسَ ثَمَّ حَتَّى يُصْبِحَ لَيْسَ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الَّذِي بِحِجَارَةٍ وَلاَ عَلَى الأَكَمَةِ الَّتِي عَلَيْهَا الْمَسْجِدُ ، كَانَ ثَمَّ خَلِيجٌ يُصَلِّي عَبْدُ اللّٰهِ عِنْدَهُ فِي بَطْنِهِ كُثُبٌ، كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَّ يُصَلِّي، فَدَحَا السَّيْلُ فِيهِ بِالْبَطْحَاءِ، حَتَّى دَفَنَ ذَلِكَ الْمَكَانَ، الَّذِي كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُصَلِّي فِيهِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ عمرہ یا حج کرتے تو ذی الحلیفہ میں قیام فرماتے اور حجۃ الوداع میں ببول کے درخت کے نیچے پڑاؤ فرماتے جہاں ذی الحلیفہ کی مسجد ہے۔ جب اس راستے غزوہ یا حج یا عمرہ سے واپس ہو تشریف لاتے تو وادی کے نشیب میں پڑاؤ فرماتے۔ جب وادی کی گہرائی سے اُوپر تشریف لے جاتے تو اپنی اُونٹنی کو بطحاء میں بٹھاتے جو وادی کے مشرقی کنارے پر ہے اور نہ اُس ٹیلے پر جہاں مسجد بنی ہوئی ہے کیونکہ اُس جگہ نالہ تھا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کے پاس نماز پڑھا کرتے اور اُس کے اندر کچھ تودے تھے۔ رسول اللہ ﷺ وہاں نماز ادا فرمایا کرتے تھے۔ پھر اس میں بطحاء سے سیلاب کا ریلہ آیا اور وہ جگہ مٹ گئی جہاں حضرت عبداللہ نماز پڑھا کرتے تھے۔

485 - وَأَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ، "أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى حَيْثُ الْمَسْجِدُ الصَّغِيرُ

حضرت عبداللہ بن عمر نے اُن (نافع) سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اُس جگہ بھی نماز ادا فرمائی جہاں

484- انظر الحدیث: 1532، 1533، 1799 صحیح مسلم: 3035 سنن نسائی: 2862

الَّذِي دُونَ الْمَسْجِدِ الَّذِي بِشَرَفِ الرَّوْحَاءِ، وَقَدْ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَعْلَمُ الْمَكَانَ الَّذِي كَانَ صَلَّى فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ثَمَّ عَنْ يَمِينِكَ حِينَ تَقُومُ فِي الْمَسْجِدِ تُصَلِّي، وَذَلِكَ الْمَسْجِدُ عَلَى حَافَةِ الطَّرِيقِ الْيُمْنَى، وَأَنْتَ ذَاهِبٌ إِلَى مَكَّةَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْمَسْجِدِ الأَكْبَرِ رَمْيَةٌ بِحَجَرٍ أَوْ نَحْوُ ذَلِكَ"

486 - وَأَنَّ ابْنَ عُمَرَ: كَانَ يُصَلِّي إِلَى الْعِرْقِ الَّذِي عِنْدَ مُنْصَرَفِ الرَّوْحَاءِ، وَذَلِكَ الْعِرْقُ انْتِهَاءُ طَرَفِهِ عَلَى حَافَةِ الطَّرِيقِ دُونَ الْمَسْجِدِ الَّذِي بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْمُنْصَرَفِ، وَأَنْتَ ذَاهِبٌ إِلَى مَكَّةَ وَقَدِ ابْتُنِيَ ثَمَّ مَسْجِدٌ، فَلَمْ يَكُنْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يُصَلِّي فِي ذَلِكَ الْمَسْجِدِ كَانَ يَتْرُكُهُ عَنْ يَسَارِهِ وَوَرَاءَهُ، وَيُصَلِّي أَمَامَهُ إِلَى الْعِرْقِ نَفْسِهِ، وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَرُوحُ مِنَ الرَّوْحَاءِ فَلاَ يُصَلِّي الظُّهْرَ حَتَّى يَأْتِيَ ذَلِكَ الْمَكَانَ، فَيُصَلِّي فِيهِ الظُّهْرَ، وَإِذَا أَقْبَلَ مِنْ مَكَّةَ، فَإِنْ مَرَّ بِهِ قَبْلَ الصُّبْحِ بِسَاعَةٍ أَوْ مِنْ آخِرِ السَّحَرِ عَرَّسَ حَتَّى يُصَلِّيَ بِهَا الصُّبْحَ

487 - وَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ حَدَّثَهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْزِلُ تَحْتَ سَرْحَةٍ ضَخْمَةٍ دُونَ الرُّوَيْثَةِ، عَنْ يَمِينِ الطَّرِيقِ، وَوِجَاهَ الطَّرِيقِ فِي مَكَانٍ بَطْحٍ سَهْلٍ، حَتَّى يُفْضِيَ مِنْ أَكَمَةٍ دُوَيْنَ بَرِيدِ الرُّوَيْثَةِ بِمِيلَيْنِ، وَقَدِ انْكَسَرَ أَعْلاَهَا، فَانْثَنَى فِي جَوْفِهَا وَهِيَ قَائِمَةٌ عَلَى سَاقٍ، وَفِي سَاقِهَا كُثُبٌ كَثِيرَةٌ

488 - وَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، حَدَّثَهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي طَرَفِ تَلْعَةٍ مِنْ وَرَاءِ

ایک چھوٹی مسجد ہے جو روحاء کی بلندی پر واقع مسجد کے نزدیک ہے۔ حضرت عبداللہ اُس مقام کو جانتے تھے جہاں رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی تھی۔ وہ فرماتے کہ جب تم مسجد میں نماز پڑھنے کھڑے ہو تو وہ جگہ تمہارے داہنی طرف ہے اور جب تم مکہ مکرمہ کی جانب جا رہے ہو تو مسجد راستے کے داہنی جانب کنارے پر ہے۔ اُس جگہ اور مسجد کے درمیان یا نزدیک ایک پتھر کی علامت ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُس پہاڑی کے قریب بھی نماز پڑھا کرتے جو روحاء کے آخری سرے پر ہے اور اُس پہاڑی کا ایک کنارا مسجد کے نزدیک ہے۔ وہ مسجد جو مکہ مکرمہ کی طرف جاتے ہوئے اس پہاڑی اور روحا کے آخری حصے کے درمیان میں تھی اب وہاں ایک اور مسجد بنادی گئی ہے جب کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اِس مسجد میں نماز نہیں پڑھا کرتے تھے بلکہ اسے بائیں جانب چھوڑ دیتے اور سامنے پہاڑی کے پاس نماز پڑھا کرتے۔ حضرت عبداللہ روحاء سے صبح کے وقت روانہ ہوتے۔ پھر ظہر نہ پڑھتے مگر اِس جگہ پہنچتے تو صبح تک ٹھہر کر نمازِ فجر یہاں ادا کرتے۔

حضرت عبداللہ نے اُن سے یہ بھی بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ روثیہ کے نزدیک راستے کے داہنی طرف آگے کسی سایہ دار درخت اور کشادہ اور نرم جگہ پر پڑاؤ ڈالتے حتیٰ کہ آپ اُس ٹیلے سے دُور آجاتے جو روثیہ سے تقریباً دو میل ہے۔ اُس درخت کا اُوپر والا حصہ ٹوٹ کر درمیان سے دُوہرا ہو گیا ہے۔ اب صرف اپنی جڑ پر قائم ہے اور اُس کے نزدیک کئی ٹیلے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے اس ٹیلے پر نماز ادا فرمائی جو

الْعَرْجِ، وَأَنْتَ ذَاهِبٌ إِلَى هَضْبَةٍ عِنْدَ ذَلِكَ الْمَسْجِدِ قَبْرَانِ أَوْ ثَلَاثَةٌ، عَلَى الْقُبُورِ رَضْمٌ مِنْ حِجَارَةٍ، عَنْ يَمِينِ الطَّرِيقِ عِنْدَ سَلَمَاتِ الطَّرِيقِ بَيْنَ أُولَئِكَ السَّلَمَاتِ

كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَرُوحُ مِنَ الْعَرْجِ بَعْدَ أَنْ تَمِيلَ الشَّمْسُ بِالْهَاجِرَةِ، فَيُصَلِّي الظُّهْرَ فِي ذَلِكَ الْمَسْجِدِ

عرج کے عقب میں واقع ہے جب کہ تم ھضبہ کی جانب جا رہے ہو۔ اِس مسجد کے نزدیک دو یا تین قبریں ہیں۔ اِن قبروں کے اُوپر نیچے پتھر ہیں۔ راستے کی داہنی جانب درختوں کے قریب جو راستے میں ہیں۔

تو حضرت عبداللہ اِن درختوں کے درمیان سورج ڈھلنے کے بعد دوپہر کو عرج سے روانہ ہوتے اور اِس مسجد میں نمازِ ظہر پڑھتے۔

489 - وَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، حَدَّثَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عِنْدَ سَرَحَاتٍ عَنْ يَسَارِ الطَّرِيقِ فِي مَسِيلٍ دُونَ هَرْشَى، ذَلِكَ الْمَسِيلُ لَاصِقٌ بِكُرَاعِ هَرْشَى، بَيْنَهُ وَبَيْنَ الطَّرِيقِ قَرِيبٌ مِنْ غَلْوَةٍ

وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يُصَلِّي إِلَى سَرْحَةٍ هِيَ أَقْرَبُ السَّرَحَاتِ إِلَى الطَّرِيقِ، وَهِيَ أَطْوَلُهُنَّ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ اُن بڑے درختوں کے پاس پڑاؤ فرماتے جو ہرشیٰ سے قریب والی گھاٹی سے متصل ہیں اور راستے سے یہ فاصلہ تیر کی مار کے برابر ہے۔

اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُس درخت کی جانب نماز پڑھا کرتے جو راستے کے نزدیک ترین اور سب سے بلند ہے۔

490 - وَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، حَدَّثَهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْزِلُ فِي الْمَسِيلِ الَّذِي فِي أَدْنَى مَرِّ الظَّهْرَانِ، قِبَلَ الْمَدِينَةِ حِينَ يَهْبِطُ مِنَ الصَّفْرَاوَاتِ يَنْزِلُ فِي بَطْنِ ذَلِكَ الْمَسِيلِ عَنْ يَسَارِ الطَّرِيقِ، وَأَنْتَ ذَاهِبٌ إِلَى مَكَّةَ، لَيْسَ بَيْنَ مَنْزِلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الطَّرِيقِ إِلَّا رَمْيَةٌ بِحَجَرٍ

اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُنہیں بتایا کہ نبی کریم ﷺ اس گھاٹی میں پڑاؤ فرمایا کرتے تھے جو مرالظہران کے نزدیک مدینہ منورہ کی طرف ہے۔ جب صفراوات سے اُترتے تو اِس گھاٹی کے نشیبی جانب میں راستے کی بائیں طرف اُترتے اور تم مکہ مکرمہ کو جا رہے ہو۔ رسول اللہ ﷺ اور راستے کے درمیان پتھر کی مار کا فاصلہ ہے۔

491 - وَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، حَدَّثَهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْزِلُ بِذِي طُوًى، وَيَبِيتُ حَتَّى يُصْبِحَ، يُصَلِّي الصُّبْحَ حِينَ يَقْدَمُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا کہ نبی کریم ﷺ ذی طویٰ میں پڑاؤ فرماتے تو وہاں رات گزارتے اور نمازِ فجر پڑھ کر مکہ مکرمہ کی طرف

491- انظر الحدیث: 1769,1767 صحیح مسلم: 3035 سنن نسائی: 2862

492- صحیح مسلم: 1115 سنن ابوداؤد: 687

مَكَّةَ، وَمُصَلَّى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ عَلَى أَكَمَةٍ غَلِيظَةٍ، لَيْسَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي بُنِيَ ثَمَّ، وَلَكِنْ أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ عَلَى أَكَمَةٍ غَلِيظَةٍ

روانہ ہوتے۔ رسول اللہ ﷺ کے نماز پڑھنے کی جگہ سخت ٹیلے پر تھی اور اُس مسجد میں نہیں جو وہاں بنائی گئی ہے بلکہ اُس سے نیچے سخت ٹیلے پر تھی۔

492 - وَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، حَدَّثَهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقْبَلَ فُرْضَتَيِ الْجَبَلِ الَّذِي بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَبَلِ الطَّوِيلِ، نَحْوَ الْكَعْبَةِ، فَجَعَلَ الْمَسْجِدَ الَّذِي بُنِيَ ثَمَّ يَسَارَ الْمَسْجِدِ بِطَرَفِ الْأَكَمَةِ، وَمُصَلَّى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْفَلَ مِنْهُ عَلَى الْأَكَمَةِ السَّوْدَاءِ، تَدَعُ مِنَ الْأَكَمَةِ عَشَرَةَ أَذْرُعٍ أَوْ نَحْوَهَا، ثُمَّ تُصَلِّي مُسْتَقْبِلَ الْفُرْضَتَيْنِ مِنَ الْجَبَلِ الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْكَعْبَةِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا کہ نبی کریم ﷺ اُس پہاڑ کے دونوں سروں کی طرف متوجہ ہوتے جو کعبہ کی جانب اس کے اور اُونچے پہاڑ کے درمیان ہے۔ پھر انہوں نے اُس مسجد کو وہاں بنائی گئی ہے بائیں طرف رکھا جو ٹیلے کے سرے پر ہے اور نبی کریم ﷺ کے نماز پڑھنے کی جگہ اس سے نیچے سیاہ ٹیلے پر ہے جب کہ تم ٹیلے سے تقریباً دس گز جگہ پیچھے چھوڑ دو۔ پھر اُس پہاڑ کے دونوں سروں کے سامنے نماز پڑھو جو تمہارے اور کعبہ کے درمیان ہے۔

أَبْوَابُ سُتْرَةِ الْمُصَلِّي

نمازی کے سترہ کے متعلق ابواب

90 - بَابُ سُتْرَةُ الْإِمَامِ سُتْرَةُ مَنْ خَلْفَهُ

امام کا سترہ پیچھے والوں کا بھی سترہ ہے

493 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ قَالَ: أَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلَى حِمَارٍ أَتَانٍ، وَأَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الِاحْتِلَامَ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ بِمِنًى إِلَى غَيْرِ جِدَارٍ، فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ فَنَزَلْتُ، وَأَرْسَلْتُ الْأَتَانَ

عبید اللہ بن عبداللہ بن عُتبہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں اپنی گدھی پر سوار ہو کر آیا اور اُن دنوں میں بالغ ہونے کے قریب تھا اور رسول اللہ ﷺ منیٰ میں دیوار کی آڑ کے بغیر لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے۔ میں کچھ صفوں کے سامنے سے گزرا اور گدھی کو چرنے کے لیے چھوڑ دیا۔ خود ایک صف میں شامل ہو گیا اور کسی نے مجھے

493- راجع الحدیث: 76

494- انظر الحدیث: 973,972,498 صحیح مسلم: 1115 سنن ابو داؤد: 687

تَرْتَعُ، وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ، فَلَمْ يُنْكِرْ ذَلِكَ عَلَيَّ أَحَدٌ

منع نہیں کیا۔

494 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ يَعْنِي ابْنَ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ يَوْمَ العِيدِ أَمَرَ بِالحَرْبَةِ، فَتُوضَعُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَيُصَلِّي إِلَيْهَا وَالنَّاسُ وَرَاءَهُ، وَكَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي السَّفَرِ، فَمِنْ ثَمَّ اتَّخَذَهَا الأُمَرَاءُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب عید کے دن باہر تشریف لاتے تو نیزے کا حکم فرماتے جو آپ ﷺ کے سامنے گاڑ دیا جاتا۔ پس اُس کی جانب نماز ادا فرماتے اور لوگ آپ ﷺ کے پیچھے ہوتے اور سفر میں بھی یونہی کیا کرتے تھے۔ پھر اُمراء نے اس طریقے کو اختیار کرلیا۔

495 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ بِالْبَطْحَاءِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ، الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ، وَالعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ، تَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ المَرْأَةُ وَالحِمَارُ

عون بن ابی جحیفہ نے اپنے والدِ ماجد کو فرماتے ہوئے سُنا کہ نبی کریم ﷺ نے اُنہیں بطحاء میں نماز پڑھائی۔ آپ ﷺ کے آگے نیزہ تھا۔ ظہر کی دو رکعتیں اور عصر کی دو رکعتیں سامنے سے عورتیں اور گدھے گزر رہے تھے۔

91 - بَابُ قَدْرِ كَمْ يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ بَيْنَ المُصَلِّي وَالسُّتْرَةِ؟

نمازی اور سُترہ کے درمیان کتنا فاصلہ ہونا چاہیے

496 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: كَانَ بَيْنَ مُصَلَّى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الجِدَارِ مَمَرُّ الشَّاةِ

ابوحازم سے مروی ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی جائے نماز اور دیوار کے درمیان اتنا فاصلہ ہوتا تھا کہ بکری گزر جائے۔

497 - حَدَّثَنَا المَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ، قَالَ: كَانَ جِدَارُ المَسْجِدِ عِنْدَ المِنْبَرِ مَا كَادَتِ الشَّاةُ تَجُوزُهَا

یزید بن ابوعُبید سے مروی ہے کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: مسجد کی دیوار منبر کے اتنے نزدیک تھی جس میں سے صرف بکری گزر سکے۔

-495 سنن ابوداؤد:688

-496 انظر الحدیث:7334' صحیح مسلم:1134' سنن ابوداؤد:696

-497 صحیح مسلم:1135' سنن ابوداؤد:1082

-498 سنن نسائی:746

92- بَابُ الصَّلَاةِ إِلَى الْحَرْبَةِ

498- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُرْكَزُ لَهُ الْحَرْبَةُ فَيُصَلِّي إِلَيْهَا

نیزے کی جانب نماز پڑھنا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے لیے نیزہ گاڑا جاتا اور آپ ﷺ اُس کی جانب رخ کر کے نماز ادا فرماتے۔

93- بَابُ الصَّلَاةِ إِلَى الْعَنَزَةِ

499- حَدَّثَنَا آدَمُ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْهَاجِرَةِ، فَأُتِيَ بِوَضُوءٍ، فَتَوَضَّأَ، فَصَلَّى بِنَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ، وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ وَالْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ يَمُرُّونَ مِنْ وَرَائِهَا

برچھی کی جانب نماز پڑھنا

حضرت ابوجُحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ دوپہر کے وقت ہمارے پاس تشریف لائے۔ آپ ﷺ کے خدمت میں وضو کے لیے پانی پیش کیا گیا تو وضو کر کے آپ ﷺ نے ہمیں نمازِ ظہر وعصر پڑھائیں اور آپ کے آگے برچھی تھی جس کے آگے سے عورتیں اور گدھے گزر رہے تھے۔

500- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِيعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَاذَانُ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهِ، تَبِعْتُهُ أَنَا وَغُلَامٌ وَمَعَنَا عُكَّازَةٌ أَوْ عَصًا أَوْ عَنَزَةٌ وَمَعَنَا إِدَاوَةٌ، فَإِذَا فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ نَاوَلْنَاهُ الْإِدَاوَةَ

عطاء بن ابومیمونہ سے مروی ہے کہ میں نے سُنا کہ حضرت اَنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ جب قضائے حاجت کے لیے باہر تشریف لے جاتے تو میں اور ایک لڑکا پیچھے جاتے۔ ہمارے ساتھ چھڑی یا لاٹھی یا برچھی اور پانی کی چھاگل ہوتی۔ جب ﷺ آپ حاجت رفع فرما کر سے فارغ ہوجاتے تو ہم وہ چھاگل آپ کی خدمت میں پیش کر دیتے۔

94- بَابُ السُّتْرَةِ بِمَكَّةَ وَغَيْرِهَا

501- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْهَاجِرَةِ، فَصَلَّى

مکّہ وغیرہ میں سُترہ کرنا

حضرت ابوجُحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ دوپہر کے وقت ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ ﷺ نے بطحاء میں ظہر وعصر کی دو دو رکعتیں

499- راجع الحدیث: 495,187

500- راجع الحدیث: 150

501- راجع الحدیث: 187

بِالْبَطْحَاءِ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ، وَنَصَبَ بَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةً وَتَوَضَّأَ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَتَمَسَّحُونَ بِوَضُوئِهِ

پڑھیں اور آپ کے آگے برچھی گاڑ دی گئی۔ آپ نے وضو فرمایا تو لوگ آپ کے وضو کا پانی اپنے اُوپر ملنے لگے۔

95- بَابُ الصَّلَاةِ إِلَى الأُسْطُوَانَةِ

ستون کی جانب نماز پڑھنا

وَقَالَ عُمَرُ: الْمُصَلُّونَ أَحَقُّ بِالسَّوَارِي مِنَ الْمُتَحَدِّثِينَ إِلَيْهَا وَرَأَى عُمَرُ: "رَجُلًا يُصَلِّي بَيْنَ أُسْطُوَانَتَيْنِ، فَأَدْنَاهُ إِلَى سَارِيَةٍ، فَقَالَ: صَلِّ إِلَيْهَا"

حضرت عمر نے فرمایا کہ باتیں کرنے والوں کی نسبت ستون کی آڑ میں نماز پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو دو ستونوں کے درمیان نماز پڑھتے دیکھا تو اُسے ایک کے قریب کر کے فرمایا کہ اس کی طرف پڑھو۔

502 - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ، قَالَ: كُنْتُ آتِي مَعَ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ فَيُصَلِّي عِنْدَ الأُسْطُوَانَةِ الَّتِي عِنْدَ الْمُصْحَفِ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا مُسْلِمٍ، أَرَاكَ تَتَحَرَّى الصَّلَاةَ عِنْدَ هَذِهِ الأُسْطُوَانَةِ، قَالَ: فَإِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى الصَّلَاةَ عِنْدَهَا

یزید بن ابو عبید سے مروی ہے کہ میں حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ آ کر پاک ستون کے اس نماز پڑھتا جو مصحف کے پاس ہے۔ میں نے عرض کی۔ اے ابومسلم میں دیکھتا ہوں کہ آپ اِس ستون کے پاس نماز پڑھنے کی کوشش کرتے ہیں؟ فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو اس کے پاس خاص طور پر نماز ادا فرماتے ہوئے دیکھا ہے۔

503 - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ كِبَارَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْتَدِرُونَ السَّوَارِيَ عِنْدَ الْمَغْرِبِ ، وَزَادَ شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَنَسٍ، حَتَّى يَخْرُجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے جلیل القدر صحابہ کو مغرب کے وقت ستونوں کی جانب لپکتے ہوئے دیکھا۔ شعبہ، عمرو، حضرت انس سے یہ مزید مروی ہے: حتیٰ کہ نبی کریم ﷺ تشریف لے آتے۔

96- بَابُ الصَّلَاةِ بَيْنَ السَّوَارِي فِي غَيْرِ جَمَاعَةٍ

جماعت کے علاوہ ستونوں کے درمیان نماز پڑھنا

504 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ:

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ

-502 صحیح مسلم: 1136، سنن ابن ماجہ: 1430

-503 انظر الحدیث: 625، سنن نسائی: 681

-504 راجع الحدیث: 397

حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: " دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ البَيْتَ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ، وَبِلَالٌ فَأَطَالَ، ثُمَّ خَرَجَ وَكُنْتُ أَوَّلَ النَّاسِ دَخَلَ عَلَى أَثَرِهِ، فَسَأَلْتُ بِلَالًا: أَيْنَ صَلَّى؟ قَالَ: بَيْنَ العَمُودَيْنِ المُقَدَّمَيْنِ"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیت اللہ شریف میں داخل ہوئے اور حضرت اُسامہ بن زید، حضرت عثمان بن طلحہ اور حضرت بلال بھی۔ کافی دیر اندر رہے پھر باہر نکل آئے اور میں اندر داخل ہونے والا پہلا آدمی تھا۔ میں نے حضرت بلال سے پوچھا کہ کہاں نماز پڑھی؟ فرمایا کہ اگلے دوستونوں کے درمیان۔

505 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ: "أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الكَعْبَةَ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، وَبِلَالٌ، وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الحَجَبِيُّ فَأَغْلَقَهَا عَلَيْهِ، وَمَكَثَ فِيهَا، فَسَأَلْتُ بِلَالًا حِينَ خَرَجَ: مَا صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: جَعَلَ عَمُودًا عَنْ يَسَارِهِ، وَعَمُودًا عَنْ يَمِينِهِ، وَثَلَاثَةَ أَعْمِدَةٍ وَرَاءَهُ، وَكَانَ البَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلَى سِتَّةِ أَعْمِدَةٍ، ثُمَّ صَلَّى "، وَقَالَ لَنَا: إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي مَالِكٌ، وَقَالَ: عَمُودَيْنِ عَنْ يَمِينِهِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کعبہ شریف میں داخل ہوئے اور حضرت اُسامہ بن زید، حضرت بلال اور حضرت عثمان بن طلحہ حجبی بھی۔ دروازہ بند کر کے کچھ دیر اُس میں رہے۔ باہر نکلنے پر میں نے حضرت بلال سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا کیا؟ فرمایا کہ ایک ستون کو بائیں طرف، ایک کو داہنی طرف رکھا اور تین ستون آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے تھے اور اُن دنوں بیت اللہ کے چھ ستون تھے پھر نماز ادا فرما۔ اور ہم سے اسماعیل نے فرمایا کہ امام مالک نے مجھ سے حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا: داہنی طرف دوستون رکھے۔

97 - بَابٌ

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نماز پڑھنے کی جگہ پر نماز پڑھنا

506 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ المُنْذِرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ، كَانَ إِذَا دَخَلَ الكَعْبَةَ مَشَى قِبَلَ وَجْهِهِ حِينَ يَدْخُلُ، وَجَعَلَ البَابَ قِبَلَ ظَهْرِهِ، فَمَشَى حَتَّى يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الجِدَارِ الَّذِي قِبَلَ وَجْهِهِ قَرِيبًا مِنْ ثَلَاثَةِ أَذْرُعٍ، صَلَّى يَتَوَخَّى المَكَانَ الَّذِي أَخْبَرَهُ بِهِ بِلَالٌ، أَنَّ النَّبِيَّ

نافع سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب کعبہ مشرفہ میں داخل ہوتے تو داخل ہوتے وقت سامنے کی طرف چلتے جاتے اور دروازے کو اپنے پیچھے رکھتے اور چلتے رہتے حتیٰ کہ اُن کے اور سامنے والی دیوار کے درمیان تقریباً تین گز فاصلہ رہ جاتا، اُس جگہ نماز پڑھنے کی کوشش کرتے ہوئے جو انہیں حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتائی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

505- راجع الحدیث: 397

506- راجع الحدیث: 397

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِيهِ . قَالَ: وَلَيْسَ عَلَى أَحَدِنَا بَأْسٌ إِنْ صَلَّى فِي أَيِّ نَوَاحِي الْبَيْتِ شَاءَ

اِس جگہ نماز پڑھی۔ انہوں نے فرمایا کہ ہم میں سے کسی کے لیے کوئی حرج نہیں ہے کہ وہ بیت اللہ شریف کے جس گوشے میں چاہے نماز پڑھ لے۔

98-بَابُ الصَّلَاةِ إِلَى الرَّاحِلَةِ، وَالْبَعِيرِ وَالشَّجَرِ وَالرَّحْلِ

سواری اُونٹ، درخت اور پالان کی جانب رخ کر کے نماز پڑھنا

507 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُعَرِّضُ رَاحِلَتَهُ، فَيُصَلِّي إِلَيْهَا . قُلْتُ: أَفَرَأَيْتَ إِذَا هَبَّتِ الرِّكَابُ؟ قَالَ: كَانَ يَأْخُذُ هَذَا الرَّحْلَ فَيُعَدِّلُهُ فَيُصَلِّي إِلَى آخِرَتِهِ - أَوْ قَالَ مُؤَخَّرِهِ - وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَفْعَلُهُ"

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنی سواری کو ترچھا بٹھاتے اور اُس کی جانب رخ کر کے نماز پڑھ لیا کرتے۔ میں (عبید اللہ) نے کہا کہ جب سواریاں چل پڑتیں؟ فرمایا کہ آپ ﷺ کجاوے کو لے کر برابر کر لیتے اور اُس کی لکڑی کی جانب رخ کر کے نماز ادا فرما لیتے اور حضرت ابنِ عمر بھی یونہی کیا کرتے۔

99-بَابُ الصَّلَاةِ إِلَى السَّرِيرِ

چار پائی کی طرف نماز پڑھنا

508 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: أَعَدَلْتُمُونَا بِالْكَلْبِ وَالْحِمَارِ لَقَدْ رَأَيْتُنِي مُضْطَجِعَةً عَلَى السَّرِيرِ، فَيَجِيءُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَتَوَسَّطُ السَّرِيرَ، فَيُصَلِّي، فَأَكْرَهُ أَنْ أُسَنِّحَهُ، فَأَنْسَلُّ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيِ السَّرِيرِ حَتَّى أَنْسَلَّ مِنْ لِحَافِي

اسود سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: تم نے ہمیں کتے اور گدھے کے برابر کر دیا حالانکہ میں نے اپنے آپ کو چار پائی پر لیٹی ہوئی دیکھا اور نبی کریم ﷺ آ کر چار پائی کے درمیانی حصے کے سامنے نماز پڑھتے۔ میں اس کو ناپسند کرتی لہٰذا پائنتی کی طرف سے کھسک کر اپنے لحاف سے نکل جاتی۔

100-بَابٌ: يَرُدُّ الْمُصَلِّي مَنْ مَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ

نمازی سامنے سے گزرنے والے کو روک دے

وَرَدَّ ابْنُ عُمَرَ: فِي التَّشَهُّدِ وَفِي الْكَعْبَةِ، وَقَالَ: إِنْ أَبَى إِلَّا أَنْ تُقَاتِلَهُ فَقَاتِلْهُ

اور حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کعبہ میں حالت تشہد کے اندر روکا اور فرمایا کہ اگر کوئی انکار کرے

507- صحیح مسلم:1117

508- راجع الحدیث:382، صحیح مسلم:1144، سنن نسائی:754

اور بغیر لڑے باز نہ آئے تو اُس سے لڑے۔

509 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ح

ابو معمر، عبدالوارث، یونس، حمید بن ہلال، ابوصالح، حضرت ابوسعید نبی کریم ﷺ،

509م - وَحَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ المُغِيرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ العَدَوِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ السَّمَّانُ، قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الخُدْرِيَّ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ يُصَلِّي إِلَى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ، فَأَرَادَ شَابٌّ مِنْ بَنِي أَبِي مُعَيْطٍ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَدَفَعَ أَبُو سَعِيدٍ فِي صَدْرِهِ، فَنَظَرَ الشَّابُّ فَلَمْ يَجِدْ مَسَاغًا إِلَّا بَيْنَ يَدَيْهِ، فَعَادَ لِيَجْتَازَ، فَدَفَعَهُ أَبُو سَعِيدٍ أَشَدَّ مِنَ الأُولَى، فَنَالَ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ، ثُمَّ دَخَلَ عَلَى مَرْوَانَ، فَشَكَا إِلَيْهِ مَا لَقِيَ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ، وَدَخَلَ أَبُو سَعِيدٍ خَلْفَهُ عَلَى مَرْوَانَ، فَقَالَ: مَا لَكَ وَلِابْنِ أَخِيكَ يَا أَبَا سَعِيدٍ؟ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ فَأَرَادَ أَحَدٌ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدْفَعْهُ فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ

آدم بن ابوایاس، سلیمان بن مغیرہ، حمید بن ہلال عدوی، ابوصالح السمان سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جمعہ کے روز نماز پڑھتے ہوئے دیکھا کہ کسی چیز کو لوگوں سے سترہ بنایا ہوا ہے۔ پس بنی ابومُعیط کے ایک نوجوان نے آپ کے آگے سے گزرنا چاہا۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُس کے سینے میں ٹھوکا لگایا۔ جب نوجوان نے گزرنے کا کوئی اور جگہ نہ پائی تو پھر گزرنے لگا۔ حضرت ابوسعید نے پہلے سے زیادہ سخت دھکا دیا۔ وہ حضرت ابوسعید سے ناراض ہوکر مروان کے پاس چلا گیا اور حضرت ابوسعید نے جو کچھ کیا تھا اُس کی شکایت کی اور حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اُس کے پیچھے مروان کے پاس پہنچ گئے۔ اُس نے کہا اے ابوسعید! آپ کا اور آپ کے بھتیجے کا کیا معاملہ ہے؟ فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے اور لوگوں سے سُترہ کرلے۔ پھر کوئی سامنے سے گزرنا چاہے تو اُسے روکے۔ اگر نہ مانے تو اُس سے لڑے کیونکہ وہ شیطان ہے۔

101 - بَابُ إِثْمِ المَارِّ بَيْنَ يَدَيِ المُصَلِّي

نمازی کے سامنے سے گزرنے کا گناہ

510 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ:

بُسر بن سعید سے مروی ہے کہ حضرت زید بن خالد

509م- انظر الحدیث: 3274 ‘صحیح مسلم: 1129 ‘سنن ابو داؤد: 700

510- صحیح مسلم: 1133,1132 ‘سنن ابو داؤد: 701 ‘سنن ترمذی: 336 ‘سنن نسائی: 755 ‘سنن ابن ماجہ: 945

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ أَرْسَلَهُ إِلَى أَبِي جُهَيْمٍ يَسْأَلُهُ: مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي المَارِّ بَيْنَ يَدَيِ المُصَلِّي؟ فَقَالَ أَبُو جُهَيْمٍ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ يَعْلَمُ المَارُّ بَيْنَ يَدَيِ المُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِينَ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ أَبُو النَّضْرِ: لاَ أَدْرِي، أَقَالَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا، أَوْ شَهْرًا، أَوْ سَنَةً

نے انہیں حضرت ابوجُہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بھیجا کہ ان سے پوچھیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے نمازی کے سامنے سے گزرنے والے کے بارے میں کیا سنا ہے؟ حضرت ابوجُہیم نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اگر نمازی کے سامنے سے گزرنے والا جانتا کہ اُس پر کس قدر گناہ ہے تو وہ سامنے سے گزرنے سے بجائے چالیس سال کھڑے رہنے کو بہتر شمار کرے۔ ابوالنضر نے کہا: میں نہیں جانتا کہ انہوں (بُسر) نے چالیس دن کہا یا مہینے یا سال۔

102 - بَابُ اسْتِقْبَالِ الرَّجُلِ صَاحِبَهُ أَوْ غَيْرَهُ فِي صَلاَتِهِ وَهُوَ يُصَلِّي

دورانِ نماز ایک شخص کا دوسرے کی جانب رخ کرنا

وَكَرِهَ عُثْمَانُ: أَنْ يُسْتَقْبَلَ الرَّجُلُ وَهُوَ يُصَلِّي وَإِنَّمَا هَذَا إِذَا اشْتَغَلَ بِهِ فَأَمَّا إِذَا لَمْ يَشْتَغِلْ فَقَدْ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: مَا بَالَيْتُ إِنَّ الرَّجُلَ لاَ يَقْطَعُ صَلاَةَ الرَّجُلِ

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک یہ مکروہ ہے کہ دورانِ نماز ایک شخص دوسرے کی جانب دیکھے اور یہ جب ہے کہ وہ اُدھر مشغول ہو جائے اور اگر مشغول نہ ہو تو حضرت زید بن ثابت نے فرمایا کہ مجھے اس کی کوئی پروا نہیں ہے کیونکہ کوئی کسی کی نماز نہیں توڑ دیتا۔

511 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ يَعْنِي ابْنَ صُبَيْحٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهُ ذُكِرَ عِنْدَهَا مَا يَقْطَعُ الصَّلاَةَ فَقَالُوا: يَقْطَعُهَا الكَلْبُ وَالحِمَارُ وَالمَرْأَةُ، قَالَتْ: لَقَدْ جَعَلْتُمُونَا كِلاَبًا، لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي، وَإِنِّي لَبَيْنَهُ وَبَيْنَ القِبْلَةِ، وَأَنَا مُضْطَجِعَةٌ عَلَى السَّرِيرِ، فَتَكُونُ لِي الحَاجَةُ، فَأَكْرَهُ أَنْ أَسْتَقْبِلَهُ، فَأَنْسَلُّ انْسِلاَلًا وَعَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهُ

مسروق سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سامنے ذکر ہوا کہ کیا چیزیں نماز کو فاسد کرتی ہیں۔ لوگوں نے کہا کہ اُسے کتا گدھا اور عورت توڑتی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ تم نے ہمیں کتے بنا دیا۔ میں نے نبی کریم ﷺ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان چارپائی پر لیٹی رہتی۔ مجھے کوئی حاجت پیش آتی تو سامنے سے گزرنا ناپسند جانتی اور آہستگی سے نکل جاتی۔ اَعمش ابراہیم، اسود نے بھی حضرت عائشہ صدیقہ سے اسی طرح مروی کی ہے۔

511- انظر الحديث: 382، صحيح مسلم: 1143

103 - بَابُ الصَّلَاةِ خَلْفَ النَّائِمِ

512 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَأَنَا رَاقِدَةٌ مُعْتَرِضَةٌ عَلَى فِرَاشِهِ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُوتِرَ أَيْقَظَنِي فَأَوْتَرْتُ

سوئے ہوئے کے پیچھے نماز پڑھنا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نماز پڑھتے اور میں فرش پر آپ کے آگے ترچھی سوئی رہتی۔ جب آپ ﷺ وتر پڑھنے کا ارادہ فرماتے تو مجھے جگا دیتے تو میں بھی وتر پڑھ لیتی۔

104 - بَابُ التَّطَوُّعِ خَلْفَ الْمَرْأَةِ

513 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهَا قَالَتْ: كُنْتُ أَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَايَ فِي قِبْلَتِهِ، فَإِذَا سَجَدَ غَمَزَنِي، فَقَبَضْتُ رِجْلَيَّ، فَإِذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا، قَالَتْ: وَالْبُيُوتُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيهَا مَصَابِيحُ

عورت کے سامنے ہوتے ہوئے نفل پڑھنا

ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے مروی ہے کہ نبی کریم کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے سوئی رہتی اور میرے دونوں پاؤں آپ کے قبلے کی جانب ہوتے۔ جب آپ سجدہ کرتے تو مجھے دبا دیتے پس میں اپنے پاؤں سمیٹ لیتی اور جب کھڑے ہوئے تو پھیلا لیتی۔ انہوں نے فرمایا کہ اُن دنوں گھروں میں چراغ نہیں ہوتے تھے۔

105 - بَابُ مَنْ قَالَ: لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ شَيْءٌ

514 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ، ح قَالَ: الْأَعْمَشُ، وَحَدَّثَنِي مُسْلِمٌ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، ذُكِرَ عِنْدَهَا مَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ، فَقَالَتْ: شَبَّهْتُمُونَا بِالْحُمُرِ

جس نے کہا کہ نماز کو کوئی چیز فاسد نہیں کرتی

عمرو بن حفص بن غیاث، اِن کے والدِ ماجد، اعمش، ابراہیم، اسود نے حضرت عائشہ صدیقہ، اعمش، مسلم، مسروق سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سامنے ذکر ہوا کہ کتا، گدھا اور عورت وہ چیزیں ہیں جو نماز کو توڑ دیتی ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ تم نے ہمیں گدھوں اور کتوں سے تشبیہ دے دی جب کہ خدا

512- راجع الحدیث:382، سنن نسائی:997

513- راجع الحدیث:382

514- راجع الحدیث:511

وَالْكِلَابِ، وَاللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَإِنِّي عَلَى السَّرِيرِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ مُضْطَجِعَةً، فَتَبْدُو لِي الحَاجَةُ، فَأَكْرَهُ أَنْ أَجْلِسَ، فَأُوذِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَنْسَلُّ مِنْ عِنْدِ رِجْلَيْهِ

کی قسم، میں نے نبی کریم ﷺ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور میں چارپائی پر آپ کے اور قبلہ کے درمیان لیٹی رہتی۔ جب مجھے کوئی حاجت پیش آتی تو بیٹھے رہ کر کر نبی کریم ﷺ کو تکلیف دینا ناپسند کرتی لہٰذا میں آپ کے قدموں کے پاس سے نکل جاتی۔

515 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّهُ سَأَلَ عَمَّهُ عَنِ الصَّلَاةِ، يَقْطَعُهَا شَيْءٌ فَقَالَ لَا يَقْطَعُهَا شَيْءٌ، أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: لَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ فَيُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ، وَإِنِّي لَمُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ عَلَى فِرَاشِ أَهْلِهِ

ابن شہاب کے بھتیجے نے اُن یعنی اپنے چچا جان سے دریافت کیا کہ کیا کوئی چیز نماز کو فاسد کرتی ہے؟ فرمایا کہ کوئی چیز نہیں فاسد نہیں کیونکہ مجھے عُروہ بن زُبیر نے خبر دی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ رات کو کھڑے ہوکر نماز ادا فرمایا کرتے اور میں آپ ﷺ کے اور قبلہ کے درمیان گھر کے فرش پر ترچھی لیٹی ہوئی ہوتی۔

106 - بَابُ إِذَا حَمَلَ جَارِيَةً صَغِيرَةً عَلَى عُنُقِهِ فِي الصَّلَاةِ

جب چھوٹی بچی کو دورانِ نماز اپنی گردن پر اُٹھائے رکھے

516 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الأَنْصَارِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ حَامِلٌ أُمَامَةَ بِنْتَ زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلِأَبِي العَاصِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا، وَإِذَا قَامَ حَمَلَهَا

عمرو بن زرقی نے حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھتے تو امامہ بنت زینب بنت رسول اللہ ﷺ کو اُٹھا لیا کرتے جو حضرت ابوالعاص بن ربیعہ بن عبد شمس سے تھیں۔ جب آپ ﷺ سجدے میں جاتے تو اُسے بٹھا دیتے اور جب قیام فرماتے تو اُسے اُٹھا لیتے۔

107 - بَابُ إِذَا صَلَّى إِلَى فِرَاشٍ فِيهِ حَائِضٌ

جب اُس بستر کی طرف نماز پڑھے جس میں حائضہ ہو

516- اطراف الحديث: 5996 'صحیح مسلم: 1215,1214,1213,1212 'سنن ابوداؤد: 917

517 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الهَادِ قَالَ: أَخْبَرَتْنِي خَالَتِي مَيْمُونَةُ بِنْتُ الحَارِثِ، قَالَتْ: كَانَ فِرَاشِي حِيَالَ مُصَلَّى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرُبَّمَا وَقَعَ ثَوْبُهُ عَلَيَّ وَأَنَا عَلَى فِرَاشِي

عبداللہ بن شداد بن الہاد سے مروی ہے کہ مجھ سے میری خالہ جان حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خبر دیتے ہوئے فرمایا: میرا بستر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مصلے کے سامنے ہوتا اور بسا اوقات آپ کا کپڑا مجھ سے مس ہو جاتا حالانکہ میں اپنے بستر میں ہی ہوتی تھی۔

518 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ سُلَيْمَانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَّادٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مَيْمُونَةَ، تَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَأَنَا إِلَى جَنْبِهِ نَائِمَةٌ، فَإِذَا سَجَدَ أَصَابَنِي ثَوْبُهُ وَأَنَا حَائِضٌ وَزَادَ مُسَدَّدٌ، عَنْ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ وَأَنَا حَائِضٌ

عبداللہ بن شداد بن الہاد سے مروی ہے کہ میں نے حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا کرتے اور میں آپ کے برابر میں سوئی رہتی۔ جب آپ سجدے میں جاتے تو آپ کا کپڑا مجھ سے مس ہو جاتا حالانکہ میں حائضہ ہوتی۔

108 - بَابٌ: هَلْ يَغْمِزُ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ عِنْدَ السُّجُودِ لِكَيْ يَسْجُدَ؟

کیا آدمی سجدے کے وقت اپنی بیوی کو دبا دے تاکہ سجدہ کر سکے

519 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا القَاسِمُ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: بِئْسَمَا عَدَلْتُمُونَا بِالكَلْبِ وَالحِمَارِ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَأَنَا مُضْطَجِعَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ القِبْلَةِ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ غَمَزَ رِجْلَيَّ، فَقَبَضْتُهُمَا

قاسم سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: تم نے بُرا کیا کہ ہمیں کتے اور گدھے کی مثل کر دیا حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا جب کہ میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان لیٹی رہتی۔ جب سجدے کا ارادہ فرماتے تو میرے پیر کو دبا دیتے لہٰذا میں انہیں سمیٹ لیتی۔

109 - بَابُ المَرْأَةِ تَطْرَحُ عَنِ المُصَلِّي شَيْئًا مِنَ الأَذَى

عورت کا نمازی سے گندگی کو دُور کرنا

-517 راجع الحدیث:333

-518 راجع الحدیث:333

-519 انظر الحدیث:382' سنن ابوداؤد:712' سنن نسائی:1167

520 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ السُّورَمَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يُصَلِّي عِنْدَ الكَعْبَةِ وَجَمْعُ قُرَيْشٍ فِي مَجَالِسِهِمْ، إِذْ قَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ: أَلاَ تَنْظُرُونَ إِلَى هَذَا المُرَائِي أَيُّكُمْ يَقُومُ إِلَى جَزُورِ آلِ فُلاَنٍ، فَيَعْمِدُ إِلَى فَرْثِهَا وَدَمِهَا وَسَلاَهَا، فَيَجِيءُ بِهِ، ثُمَّ يُمْهِلُهُ حَتَّى إِذَا سَجَدَ وَضَعَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ، فَانْبَعَثَ أَشْقَاهُمْ، فَلَمَّا سَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ، وَثَبَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا، فَضَحِكُوا حَتَّى مَالَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ مِنَ الضَّحِكِ، فَانْطَلَقَ مُنْطَلِقٌ إِلَى فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلاَمُ - وَهِيَ جُوَيْرِيَةٌ - فَأَقْبَلَتْ تَسْعَى وَثَبَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا حَتَّى أَلْقَتْهُ عَنْهُ، وَأَقْبَلَتْ عَلَيْهِمْ تَسُبُّهُمْ، فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلاَةَ، قَالَ: اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ، اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ، اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ، ثُمَّ سَمَّى: اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِعَمْرِو بْنِ هِشَامٍ، وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، وَالوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ، وَأُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ، وَعُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ وَعُمَارَةَ بْنِ الوَلِيدِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَوَاللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُهُمْ صَرْعَى يَوْمَ بَدْرٍ، ثُمَّ سُحِبُوا إِلَى القَلِيبِ، قَلِيبِ بَدْرٍ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَأُتْبِعَ أَصْحَابُ القَلِيبِ لَعْنَةً

عمرو بن میمون سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اُس دوران کہ رسول اللہ ﷺ کعبہ شریف کے سامنے کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے اور قریش کی ایک جماعت بیٹھی ہوئی تھی کہ اُن میں سے ایک کہنے والے نے کہا: کیا تم اِس دکھاوا کرنے والے کو نہیں دیکھتے، کون ہے تم میں سے جو فلاں قبیلے کے مذبح کو جائے اور وہاں سے گوبر، خون اور اوجھری لائے، پھر کچھ دیر رکا رہے، حتیٰ کہ جب وہ سجدہ میں جائے تو اس کے کندھوں کے بیچ رکھ دے۔ مگر نبی کریم ﷺ سجدے میں ہی رہے اور وہ ہنسے حتیٰ کہ ہنسی کے سبب ایک دوسرے پر گرنے لگے۔ کسی نے جا کر حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بتایا جو لڑکی تھیں۔ پس وہ بھاگتی ہوئی آئیں اور نبی کریم ﷺ سجدے میں ہی رہے حتیٰ کہ وہ انہوں نے آپ ﷺ سے دور کر دیا اور اُن کی طرف متوجہ ہو کر بُرا بھلا کہنے لگیں۔ جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو کہا: اے اللہ! قریش کو سنبھال، اے اللہ! قریش کو سنبھال۔ اے اللہ! قریش کو سنبھال۔ پھر نام لیے: اے اللہ! عمرو بن ہشام، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ولید بن عتبہ، اُمیّہ بن خلف، عُقبہ بن ابو معیط اور عمارہ بن ولید کو سنبھال۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم، میں نے انہیں غزوۂ بدر کے روز پچھاڑ کھائے ہوئے مُردے دیکھا۔ پھر وہ گھسیٹ کر بدر کے ایک کنوئیں میں ڈال دیئے گئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کنوئیں والوں پر لعنت کی گئی ہے۔

☆☆☆☆☆

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

9- كِتَابُ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ

نماز کے اوقات کے متعلق ابواب

1- بَابُ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ وَفَضْلِهَا

وَقَوْلِهِ: (إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَوْقُوتًا) (النساء : 103) مُوَقَّتًا وَقَّتَهُ عَلَيْهِمْ"

521 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخَّرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا فَدَخَلَ عَلَيْهِ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، فَأَخْبَرَهُ أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ أَخَّرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا وَهُوَ بِالْعِرَاقِ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ أَبُو مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيُّ، فَقَالَ: مَا هَذَا يَا مُغِيرَةُ أَلَيْسَ قَدْ عَلِمْتَ أَنَّ جِبْرِيلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ فَصَلَّى، فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ صَلَّى، فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ صَلَّى. فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ صَلَّى، فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ صَلَّى، فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: بِهَذَا أُمِرْتُ . فَقَالَ عُمَرُ لِعُرْوَةَ: اعْلَمْ مَا تُحَدِّثُ، أَوَ أَنَّ جِبْرِيلَ هُوَ أَقَامَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقْتَ الصَّلَاةِ؟ قَالَ عُرْوَةُ: كَذَلِكَ كَانَ بَشِيرُ بْنُ أَبِي مَسْعُودٍ يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِيهِ.

نماز کے اوقات اور اُن کی فضیلت

ارشادِ ربانی ہے: ''ترجمہ کنزالایمان: بے شک نماز مسلمانوں پر وقت باندھا ہوا فرض ہے (پارہ ۵، النسآء: ۱۰۳)''یعنی اُن کے وقت مقرر کر دیئے ہیں۔

ابن شہاب سے مروی ہے کہ ایک روز عمر بن عبدالعزیز نے نماز میں دیر کی تو اُن کے پاس عُروہ بن زُبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے اور انہیں بتایا کہ عراق میں ایک روز حضرت مغیرہ بن شعبہ نے نماز میں دیر کر دی تو اُن کے پاس حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے اور فرمایا: اے مغیرہ! یہ کیا ہے؟ کیا آپ نہیں جانتے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور انہوں نے نماز پڑھی۔ پھر نماز پڑھی تو رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی، پھر نماز پڑھی تو رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی تو رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی۔ پھر نماز پڑھی تو رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی۔ پھر کہا کہ مجھے اسی طرح حکم دیا گیا ہے۔ عمر بن عبدالعزیز نے عُروہ سے کہا: غور فرمائیں کہ آپ کیا فرما رہے ہیں۔ کیا حضرت جبرئیل نے رسول اللہ ﷺ کے لیے نماز کے اوقات مقرر کیے؟ عُروہ نے فرمایا کہ بشیر بن ابومسعود اپنے والد ماجد کے واسطے سے اس طرح حدیث بیان کرتے ہیں۔

521- انظر الحدیث: 3221، 4007 صحیح مسلم: 1378، 1379 سنن ابو داؤد: 394 سنن نسائی: 493 سنن ابن ماجہ: 668

فائدہ: مواقیت وقتوں کی جمع ہے۔ میقات بمعنی وقت ہے، جیسے معیاد بمعنی وعدہ، میلاد بمعنی ولادت، معراج بمعنی عروج، یہاں نماز کے اوقات مراد ہیں۔ نماز کے اوقات تین قسم کے ہیں: وقت مباح، وقت مستحب اور وقت مکروہ۔ نماز کے اوقات تشریعی چیزیں ہیں جن میں عقل کو دخل نہیں مگر ان میں حکمتیں ضرور ہیں۔ یہ حکمتیں ہماری کتاب "اسرار الاحکام" میں دیکھو۔ چونکہ نماز کے لئے وقت شرط اوّل ہے اس لئے صاحب مشکوۃ نے نماز کے بیان میں پہلے اس کا ذکر کیا۔ (مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۳۴۵)

522 - قَالَ عُرْوَةُ: وَلَقَدْ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي العَصْرَ، وَالشَّمْسُ فِي حُجْرَتِهَا قَبْلَ أَنْ تَظْهَرَ

عُروہ نے کہا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھ سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نمازِ عصر کی نماز پڑھتے اور دھوپ اُن کے حجرے میں ہوتی، اِس سے پہلے کہ وہ بلند ہو جائے۔

2 - بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (مُنِيبِينَ إِلَيْهِ وَاتَّقُوهُ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ المُشْرِكِينَ) (الروم: 31)

ارشادِ خداوندی ہے: "ترجمہ کنز الایمان: اس کی طرف رجوع لاتے ہوئے اور اس سے ڈرو اور نماز قائم رکھو اور مشرکوں سے نہ ہو"

523 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّادٌ هُوَ ابْنُ عَبَّادٍ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ القَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: إِنَّا مِنْ هَذَا الحَيِّ مِنْ رَبِيعَةَ وَلَسْنَا نَصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الحَرَامِ، فَمُرْنَا بِشَيْءٍ نَأْخُذْهُ عَنْكَ وَنَدْعُو إِلَيْهِ مَنْ وَرَاءَنَا، فَقَالَ: "آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ الإِيمَانِ بِاللَّهِ، ثُمَّ فَسَّرَهَا لَهُمْ: شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ، وَإِقَامُ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ، وَأَنْ تُؤَدُّوا إِلَيَّ خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ، وَأَنْهَى عَنْ: الدُّبَّاءِ وَالحَنْتَمِ وَالمُقَيَّرِ وَالنَّقِيرِ"

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ عبدالقیس کا ایک وفد رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہو گئے اور عرض کی: ہم قبیلہ ربیعہ سے ہیں اور آپ کی خدمت میں حاضر نہیں ہو سکتے مگر حرمت والے مہینوں میں۔ ہمیں ایسی چیزوں کا حکم فرمائیے جنہیں ہم آپ سے سن کر اپنے پیچھے والے لوگوں کی طرف دعوت دیں۔ فرمایا کہ میں تمہیں چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں اور چار چیزوں سے تمہیں روکتا ہوں۔ اللہ پر ایمان رکھنا۔ پھر اُس کی تفسیر فرمائی کہ یہ گواہی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک میں اُس کا رسول ہوں اور نماز قائم کرنا اور زکوۃ دینا اور غنیمت سے پانچواں حصہ مجھے ادا کرنا۔ اور تمہیں کدو کے تونبے، سبز لاکھی برتن، روغنی گھڑے اور چوبی برتن کے استعمال سے منع کرتا ہوں۔

522- انظر الحدیث: 3103,546,545,544' صحیح مسلم: 1380

523- راجع الحدیث: 53

3- بَابُ البَيْعَةِ عَلَى إِقَامِ الصَّلَاةِ

524 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنَا قَيْسٌ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى إِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ

نماز قائم کرنے پر بیعت ہونا

قیس سے مروی ہے کہ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ سے نماز قائم کرنے، زکوٰۃ دینے اور ہر ایک مسلمان کی خیر خواہی پر بیعت کی۔

4- بَابٌ: الصَّلَاةُ كَفَّارَةٌ

525 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنِ الأَعْمَشِ، قَالَ: حَدَّثَنِي شَقِيقٌ، قَالَ: سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ، قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ: أَيُّكُمْ يَحْفَظُ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الفِتْنَةِ، قُلْتُ أَنَا كَمَا قَالَهُ: قَالَ: إِنَّكَ عَلَيْهِ أَوْ عَلَيْهَا لَجَرِيءٌ، قُلْتُ: فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ، تُكَفِّرُهَا الصَّلَاةُ وَالصَّوْمُ وَالصَّدَقَةُ، وَالأَمْرُ وَالنَّهْيُ، قَالَ: لَيْسَ هَذَا أُرِيدُ، وَلَكِنِ الفِتْنَةُ الَّتِي تَمُوجُ كَمَا يَمُوجُ البَحْرُ، قَالَ: لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْهَا بَأْسٌ يَا أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ، إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا، قَالَ: أَيُكْسَرُ أَمْ يُفْتَحُ؟ قَالَ: يُكْسَرُ، قَالَ: إِذًا لاَ يُغْلَقَ أَبَدًا، قُلْنَا: أَكَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ البَابَ؟ قَالَ: نَعَمْ، كَمَا أَنَّ دُونَ الغَدِ اللَّيْلَةَ، إِنِّي حَدَّثْتُهُ بِحَدِيثٍ لَيْسَ بِالأَغَالِيطِ فَهِبْنَا أَنْ نَسْأَلَ حُذَيْفَةَ، فَأَمَرْنَا مَسْرُوقًا فَسَأَلَهُ، فَقَالَ: البَابُ عُمَرُ

نماز کفّارہ ہے

حضرت حذیفہ سے مروی ہے کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ فرمایا کہ تم میں سے فتنہ کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد کس کو یاد ہے؟ میں نے کہا کہ مجھے جیسا کہ آپ نے فرمایا۔ حضرت عمر نے کہا کہ آپ اِس بارے میں جرات مند ہیں۔ میں نے کہا کہ انسان کا وہ فتنہ جو اس کی بیوی، مال، اولاد اور ہمسائے میں ہوتا ہے اُس کو نماز، روزہ، صدقہ اور امر و نہی روک دیتے ہیں۔ فرمایا کہ کیا میری مراد یہ ہے؟ بلکہ وہ فتنہ جو دریا کی موجوں کی مانند اٹھے گا۔ میں نے کہا: اے امیر المومنین! آپ کو اُس سے کیا خوف جب کہ آپ کے اور اُس کے درمیان بند دروازہ ہے۔ فرمایا کہ وہ توڑا جائے گا یا کھولا جائے گا؟ میں نے کہا کہ توڑا جائے گا اور پھر کبھی بند نہیں ہوگا۔ ہم نے کہا: کیا حضرت عمر دروازے کو جانتے تھے؟ کہا، ہاں جیسے تم رات کے بعد والی کل کو۔ میں نے تم سے وہ حدیث بیان کی جس میں غلطیاں نہیں ہیں۔ ہم حضرت حذیفہ سے اس بارے میں پوچھتے ہوئے ڈرے تو ہم نے مسروق سے پوچھنے کے

524- راجع الحدیث: 57

525- صحیح مسلم: 7197' سنن ترمذی: 2258' سنن ابن ماجہ: 3955

526 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّ رَجُلًا أَصَابَ مِنَ امْرَأَةٍ قُبْلَةً، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْبَرَهُ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: (أَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ، إِنَّ الحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ) (هود: 114) فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا رَسُولَ اللهِ أَلِي هَذَا؟ قَالَ: لِجَمِيعِ أُمَّتِي كُلِّهِمْ

لیے کہا۔ فرمایا کہ دروازہ حضرت عمر تھے۔

ابوعثمان نہدی نے حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ کسی شخص نے ایک عورت کو بوسہ دیا۔ پس نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہو کر آپ کو بتا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی: نماز قائم کرو دِن کے دونوں کناروں پر اور کچھ رات گئے۔ بے شک نیکیاں برائیوں کو دُور کر دیتی ہیں۔ اس شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا یہ میرے ہی لیے ہے؟ فرمایا کہ میری ساری اُمت کے لیے۔

5- بَابُ فَضْلِ الصَّلَاةِ لِوَقْتِهَا

وقت پر نماز پڑھنے کی فضیلت

527 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ المَلِكِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ الوَلِيدُ بْنُ العَيْزَارِ: أَخْبَرَنِي قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ، يَقُولُ: حَدَّثَنَا صَاحِبُ-هَذِهِ الدَّارِ وَأَشَارَ إِلَى دَارِ- عَبْدِ اللهِ، قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ العَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللهِ؟ قَالَ: الصَّلَاةُ عَلَى وَقْتِهَا، قَالَ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: ثُمَّ بِرُّ الوَالِدَيْنِ قَالَ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: الجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي بِهِنَّ، وَلَوِ اسْتَزَدْتُهُ لَزَادَنِي

ابوعمرو شیبانی سے مروی ہے کہ مجھ سے اِس گھر والے نے حدیث بیان کی اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر کی طرف اشارہ کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی کہ اللہ تعالیٰ کو کون سا عمل زیادہ پسند ہے؟ فرمایا کہ نماز کو اُس کے وقت پر پڑھنا میں نے کہا کہ پھر کون سا؟ فرمایا کہ پھر والدین کے ساتھ نیکی کرنا۔ میں نے عرض کی کہ پھر کون سا ہے؟ فرمایا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ فرمایا کہ میں نے یہی باتیں پوچھیں اور پوچھتا تو اور بتا دیتے۔

6- بَابٌ: الصَّلَوَاتُ الخَمْسُ كَفَّارَةٌ

پانچوں نمازیں گناہوں کا کفارہ ہیں

528 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، وَالدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ يَزِيدَ

ابراہیم بن حمزہ، ابنِ ابو حازم اور دراوردی، یزید بن عبداللہ، محمد بن ابراہیم، ابوسلمہ بن عبدالرحمن، حضرت

-526 صحیح مسلم: 6934,6933,6932 'سنن ابن ماجہ: 4254,1398

-527 انظر الحدیث: 7534,5970,2782 'صحیح مسلم: 252,251,250,249,248 'سنن ترمذی: 173'
سنن نسائی: 610,609

-528 صحیح مسلم: 1520 'سنن ترمذی: 2868 'سنن نسائی: 461

يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهَرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا، مَا تَقُولُ: ذَلِكَ يُبْقِي مِنْ دَرَنِهِ " قَالُوا: لاَ يُبْقِي مِنْ دَرَنِهِ شَيْئًا، قَالَ: فَذَلِكَ مِثْلُ الصَّلَوَاتِ الخَمْسِ، يَمْحُو اللَّهُ بِهِ الخَطَايَا

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا: زرا دیکھو اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر نہر ہو اور وہ روزانہ اُس میں پانچ بار نہائے تو کیا کہتے ہو کہ اُس کے جسم پر کچھ میل باقی رہے گا؟ لوگوں نے عرض کی کہ ذرا بھی میل باقی نہیں رہے گا۔ فرمایا کہ یہی مثال پانچوں نمازوں کی ہے کہ ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

7- بَابُ تَضْيِيعِ الصَّلاَةِ عَنْ وَقْتِهَا

نماز کو بے وقت پڑھنا

529 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ، عَنْ غَيْلاَنَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: " مَا أَعْرِفُ شَيْئًا مِمَّا كَانَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قِيلَ: الصَّلاَةُ؟ قَالَ: أَلَيْسَ ضَيَّعْتُمْ مَا ضَيَّعْتُمْ فِيهَا "

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں کسی اسی چیز کو بھی نہیں جانتا جو آج نبی کریم ﷺ کے دور مبارک کی طرح ہو۔ عرض کی گئی کہ نماز بھی؟ فرمایا کیا وہ تم نے اسمیں وہ ضائع کیا تھا جو اُس میں ضائع کیا ہے۔

530 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ بْنُ وَاصِلٍ أَبُو عُبَيْدَةَ الحَدَّادُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ، أَخِي عَبْدِ العَزِيزِ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، يَقُولُ: دَخَلْتُ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بِدِمَشْقَ وَهُوَ يَبْكِي، فَقُلْتُ: مَا يُبْكِيكَ؟ فَقَالَ: لاَ أَعْرِفُ شَيْئًا مِمَّا أَدْرَكْتُ إِلَّا هَذِهِ الصَّلاَةَ وَهَذِهِ الصَّلاَةُ قَدْ ضُيِّعَتْ وَقَالَ بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ البُرْسَانِيُّ، أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي رَوَّادٍ نَحْوَهُ

زہری سے مروی ہے کہ میں دمشق میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہ رو رہے تھے۔ میں نے عرض کی کہ آپ کیوں رو رہے ہیں؟ فرمایا کہ میں اب کوئی چیز ایسی نہیں پاتا جو اُسی طرح ہو جیسی میں نے پائی تھی سوائے نماز کے اور یہ نماز بھی ضائع کردی گئی ہے۔ بکر بن خلف، محمد بن بکر برسانی نے عثمان بن ابورواد سے اسی کے مطابق مروی کی ہے۔

8- بَابٌ: المُصَلِّي يُنَاجِي رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

نمازی اپنے پروردگار سے مناجات کرتا ہے

531 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھتا ہے تو وہ اپنے رب سے مناجات کرتا ہے۔ پس

-531 انظر الحديث: 241

أَحَدَكُمْ إِذَا صَلَّى يُنَاجِي رَبَّهُ، فَلَا يَتْفِلَنَّ عَنْ يَمِينِهِ، وَلَكِنْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى وَقَالَ سَعِيدٌ: عَنْ قَتَادَةَ: لَا يَتْفِلُ قُدَّامَهُ أَوْ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَلَكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمَيْهِ وَقَالَ شُعْبَةُ: لَا يَبْزُقُ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلَكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ وَقَالَ حُمَيْدٌ: عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَبْزُقُ فِي الْقِبْلَةِ، وَلَا عَنْ يَمِينِهِ، وَلَكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ

دائیں جانب نہ تھوکے بلکہ اپنے بائیں پیر کے نیچے تھوکے۔ سعید نے قتادہ سے مروی کی ہے کہ اپنے آگے اور سامنے نہ تھوکے بلکہ بائیں طرف یا قدم کے نیچے تھوکے ۔۔۔ حُمید نے حضرت انس سے مروی کی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کوئی قبلہ کی طرف اور اور دائیں جانب نہ تھوکے بلکہ بائیں جانب یا پیر کے نیچے تھوکے۔

532 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: اعْتَدِلُوا فِي السُّجُودِ، وَلَا يَبْسُطْ ذِرَاعَيْهِ كَالْكَلْبِ، وَإِذَا بَزَقَ فَلَا يَبْزُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَلَا عَنْ يَمِينِهِ، فَإِنَّهُ يُنَاجِي رَبَّهُ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سجدوں میں اعتدال کیا کرو اور تم میں سے کوئی اپنی کلائیوں کو کتے کی طرح نہ بچھائے اور جب تھوکے تو اپنے سامنے اور داہنی طرف نہ تھوکے کیونکہ وہ اپنے رب سے مناجات کرتا ہے۔

9- بَابُ الْإِبْرَادِ بِالظُّهْرِ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ

سخت گرمی میں ظہر کو ٹھنڈا کرنا

533و534 - حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ، قَالَ: صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ، حَدَّثَنَا الْأَعْرَجُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ، وَغَيْرُهُ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَنَافِعٌ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا عَنِ الصَّلَاةِ، فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ

ایوب بن سلیمان، ابوبکر، سلیمان، صالح بن کیسان، عرج عبدالرحمن وغیرہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی اور نافع مولیٰ عبداللہ بن عمر نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب گرمی شدید ہو تو نماز کو ٹھنڈا کر لیا کرو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کے جوش کے سبب سے ہے۔

535 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْمُهَاجِرِ أَبِي

زید بن وہب سے مروی ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کا موذن اذان

533,534- انظر الحدیث: 536

535- انظر الحدیث: 3258,629,539' صحیح مسلم: 1399' سنن ابوداؤد: 401' سنن ترمذی: 158

الحَسَنِ، سَمِعَ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: أَذَّنَ مُؤَذِّنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ، فَقَالَ: أَبْرِدْ أَبْرِدْ أَوْ قَالَ: انْتَظِرِ انْتَظِرْ وَقَالَ: شِدَّةُ الحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ، فَإِذَا اشْتَدَّ الحَرُّ فَأَبْرِدُوا عَنِ الصَّلاَةِ حَتَّى رَأَيْنَا فَيْءَ التُّلُولِ

کہنے لگا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ٹھنڈ کرو، ٹھنڈ کرو یا فرمایا کہ انتظار کرو، انتظار کرو اور فرمایا کہ گرمی کی شدت جہنم کے جوش کے سبب ہوتی ہے۔ جب گرمی کی شدت ہو تو نماز کو ٹھنڈا کر لیا کرو۔ حتیٰ کہ ہم نے ٹیلوں کا سایہ دیکھ لیا۔

536 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ المَدِينِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَفِظْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا اشْتَدَّ الحَرُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلاَةِ، فَإِنَّ شِدَّةَ الحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب گرمی کی شدت ہو تو نماز کو ٹھنڈا کر لیا کرو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کے جوش کے سبب ہوتی ہے۔

537 - وَاشْتَكَتِ النَّارُ إِلَى رَبِّهَا، فَقَالَتْ: يَا رَبِّ أَكَلَ بَعْضِي بَعْضًا، فَأَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ، نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِي الصَّيْفِ، فَهُوَ أَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الحَرِّ، وَأَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الزَّمْهَرِيرِ"

جہنم نے اپنے رب سے شکایت کرتے ہوئے کہا: اے رب! میرا ایک حصہ دوسرے کو کھا رہا ہے۔ پس اُسے دو سانسیں لینے کی اجازت دی گئی، ایک سانس سردی میں اور ایک گرمی میں اور وہ اُس سے زیادہ سخت گرم ہے جو تم محسوس کرتے ہو اور وہ اُس سے زیادہ سخت سرد ہے جو تم محسوس کرتے ہو۔

538 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَبْرِدُوا بِالظُّهْرِ، فَإِنَّ شِدَّةَ الحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ تَابَعَهُ سُفْيَانُ، وَيَحْيَى، وَأَبُو عَوَانَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نمازِ ظہر کو ٹھنڈا کر لیا کرو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کے جوش کے سبب ہوتی ہے۔ سفیان اور یحییٰ اور ابوعوانہ نے اعمش سے اس کی متابعت کی ہے۔

10 - بَابُ الإِبْرَادِ بِالظُّهْرِ فِي السَّفَرِ

سفر میں ظہر کو ٹھنڈی کرنا

536- راجع الحدیث:533

537- انظر الحدیث:3260

538- انظر الحدیث:3259، سنن ابن ماجہ:679

539 - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُهَاجِرٌ أَبُو الحَسَنِ مَوْلًى لِبَنِي تَيْمِ اللَّهِ، قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ الغِفَارِيِّ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَأَرَادَ المُؤَذِّنُ أَنْ يُؤَذِّنَ لِلظُّهْرِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَبْرِدْ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُؤَذِّنَ، فَقَالَ لَهُ: أَبْرِدْ حَتَّى رَأَيْنَا فَيْءَ التُّلُولِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ شِدَّةَ الحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ، فَإِذَا اشْتَدَّ الحَرُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: (تَتَفَيَّأُ) تَتَمَيَّلُ

زید بن وہب سے مروی ہے کہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ پس مؤذن نے ظہر کی اذان کہنا چاہی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ٹھنڈا کرو پھر اذان کہنے کا ارادہ کیا تو اُن سے فرمایا: ٹھنڈا کرو۔ حتیٰ کہ ہم نے ٹیلوں کا سایہ دیکھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: گرمی کی شدت جہنم کے جوش کے سبب ہوتی ہے۔ جب گرمی شدید ہو تو نماز کو ٹھنڈا کرلیا کرو۔ اور حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ یَتَفَیَّؤُ سے مراد مائل ہونا ہے۔

11 - بَابٌ: وَقْتُ الظُّهْرِ عِنْدَ الزَّوَالِ

ظہر کا وقت زوال کے بعد ہے

وَقَالَ جَابِرٌ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالهَاجِرَةِ

اور حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ دوپہر کے وقت پڑھا کرتے تھے۔

540 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ حِينَ زَاغَتِ الشَّمْسُ، فَصَلَّى الظُّهْرَ، فَقَامَ عَلَى المِنْبَرِ، فَذَكَرَ السَّاعَةَ، فَذَكَرَ أَنَّ فِيهَا أُمُورًا عِظَامًا، ثُمَّ قَالَ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْأَلَ عَنْ شَيْءٍ فَلْيَسْأَلْ، فَلَا تَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَخْبَرْتُكُمْ، مَا دُمْتُ فِي مَقَامِي هَذَا فَأَكْثَرَ النَّاسُ فِي البُكَاءِ، وَأَكْثَرَ أَنْ يَقُولَ: سَلُونِي . فَقَامَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُذَافَةَ السَّهْمِيُّ، فَقَالَ: مَنْ أَبِي؟ قَالَ: أَبُوكَ حُذَافَةُ ثُمَّ أَكْثَرَ أَنْ يَقُولَ: سَلُونِي فَبَرَكَ عُمَرُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ، فَقَالَ: رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا، وَبِالإِسْلَامِ دِينًا،

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سورج ڈھلنے پر رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور نمازِ ظہر پڑھی۔ پھر منبر پر جلوہ افروز ہوکر قیامت کا ذکر کیا اور بتایا کہ اُس میں بڑے بڑے اُمور ہیں۔ پھر فرمایا کہ جو کسی بات کے بارے میں مجھ سے پوچھنا چاہتا ہو تو پوچھ لے اور تم مجھ سے کسی چیز کے بارے نہیں پوچھو گے مگر میں تمہیں اسی جگہ پر بتادوں گا۔ پس لوگ بہت زیادہ روئے اور آپ ﷺ بار بار فرماتے رہے کہ مجھ سے پوچھ لو۔ پس حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمی نے کھڑے ہوکر عرض کی۔ میرا باپ کون ہے؟ فرمایا: تمہارا باپ حذافہ ہے۔ پھر آپ ﷺ بار بار فرماتے رہے کہ مجھ سے پوچھ لو۔ پس حضرت عمر رضی اللہ

539- راجع الحدیث:535

540- راجع الحدیث:93

وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا، فَسَكَتَ، ثُمَّ قَالَ: عُرِضَتْ عَلَيَّ الجَنَّةُ وَالنَّارُ آنِفًا فِي عُرْضِ هَذَا الحَائِطِ، فَلَمْ أَرَ كَالخَيْرِ وَالشَّرِّ

تعالیٰ عنہ نے گھٹنوں کے بل ہو کر کی: ہم اللہ کے رب ہونے اسلام کے دین ہونے اور محمد ﷺ کے نبی ہونے پر راضی ہیں تو آپ ﷺ خاموش ہو گئے پھر فرمایا کہ ابھی مجھ پر جنت و دوزخ اس دیوار کے کونے میں پیش کی گئیں میں نے ایسی بھلی اور بُری چیز نہ دیکھی۔

541 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو المِنْهَالِ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ، " كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الصُّبْحَ وَأَحَدُنَا يَعْرِفُ جَلِيسَهُ، وَيَقْرَأُ فِيهَا مَا بَيْنَ السِّتِّينَ إِلَى المِائَةِ، وَيُصَلِّي الظُّهْرَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ، وَالعَصْرَ وَأَحَدُنَا يَذْهَبُ إِلَى أَقْصَى المَدِينَةِ، رَجَعَ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ - وَنَسِيتُ مَا قَالَ فِي المَغْرِبِ - وَلاَ يُبَالِي بِتَأْخِيرِ العِشَاءِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ، ثُمَّ قَالَ: إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ " وَقَالَ مُعَاذٌ: قَالَ شُعْبَةُ: لَقِيتُهُ مَرَّةً، فَقَالَ: أَوْ ثُلُثِ اللَّيْلِ

حضرت ابو برزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نماز پڑھتے تو ہم میں سے ہر کوئی اپنے پاس والے کو پہچان لیتا اور آپ اُس میں ساٹھ سے سو آیتوں تک پڑھتے اور سورج ڈھلنے پر ظہر پڑھتے اور عصر تب کہ ہم سے کوئی مدینہ منورہ کے آخر تک جا کر لوٹے تو سورج روشن ہوتا اور مغرب کے بارے میں جو فرمایا وہ مجھے یاد نہیں اور عشاء میں تہائی رات تک تاخیر کرنے میں آپ حرج نہ جانتے۔ پھر فرمایا کہ آدھی رات تک۔ معاذ کا بیان ہے کہ شعبہ نے فرمایا: پھر ایک بار میں اُن سے ملا تو فرمایا: یا تہائی رات تک۔

542 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ مُقَاتِلٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنِي غَالِبٌ القَطَّانُ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ المُزَنِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالظَّهَائِرِ، فَسَجَدْنَا عَلَى ثِيَابِنَا اتِّقَاءَ الحَرِّ

محمد بن مقاتل، عبداللہ، خالد بن عبدالرحمن، غالب قطان، بکر بن عبداللہ مزنی سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے ظہر کی نماز پڑھتے تو گرمی سے بچنے کے لیے اپنے کپڑوں پر سجدہ کرتے۔

12 - بَابُ تَأْخِيرِ الظُّهْرِ إِلَى العَصْرِ

ظہر کو عصر تک مؤخر کر دینا

543 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، قَالَ: حَدَّثَنَا

جابر بن زید نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ

-541 صحیح مسلم:1462,1461,1460' سنن ابو داؤد:4849,398' سنن نسائی:529,524,494' سنن ابن ماجہ:674

-542 راجع الحدیث:385

-543 انظر الحدیث:1174,562' صحیح مسلم:1633,1632' سنن ابو داؤد:1214' سنن نسائی:602,588

حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: " أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِالْمَدِينَةِ سَبْعًا وَثَمَانِيًا: الظُّهْرَ وَالعَصْرَ وَالمَغْرِبَ وَالعِشَاءَ ". فَقَالَ أَيُّوبُ: لَعَلَّهُ فِي لَيْلَةٍ مَطِيرَةٍ، قَالَ: عَسَى

عنہما سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مدینہ منورہ میں نماز پڑھائی تو سات اور آٹھ رکعتیں ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی۔ ایوب نے کہا کہ شاید بارش والی رات ہوگی؟ فرمایا (جابر بن زید نے) کہ شاید۔

13-بَابُ وَقْتِ العَصْرِ

عصر کا وقت

544 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ المُنْذِرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي العَصْرَ، وَالشَّمْسُ لَمْ تَخْرُجْ مِنْ حُجْرَتِهَا وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ: مِنْ قَعْرِ حُجْرَتِهَا

ہشام کے والدِ ماجد سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم ﷺ عصر کی نماز پڑھتے اور دھوپ اُن کے حجرے سے باہر نہ نکلی ہوتی تھی۔

545 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى العَصْرَ، وَالشَّمْسُ فِي حُجْرَتِهَا لَمْ يَظْهَرِ الفَيْءُ مِنْ حُجْرَتِهَا

عُروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نمازِ عصر پڑھی اور دھوپ اُن کے حجرے میں تھی۔ اُن کے حجرے سے سایہ ظاہر نہیں ہوتا تھا۔

546 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلَاةَ العَصْرِ وَالشَّمْسُ طَالِعَةٌ فِي حُجْرَتِي لَمْ يَظْهَرِ الفَيْءُ بَعْدُ ، وَقَالَ مَالِكٌ، وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، وَشُعَيْبٌ، وَابْنُ أَبِي حَفْصَةَ: وَالشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ تَظْهَرَ

عُروہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نمازِ عصر پڑھتے اور دھوپ میرے حجرے میں ہوتی اور سایہ ابھی بلند نہ ہوا ہوتا۔ امام ابوعبداللہ بخاری نے فرمایا کہ امام مالک اور یحییٰ بن سعید اور شعیب اور ابن ابی حفصہ نے وَالشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ تَظْهَرَ کہا ہے۔

544- انظر الحدیث: 522

545- سنن ترمذی: 159' سنن نسائی: 504

546- راجع الحدیث: 522' صحیح مسلم: 1381' سنن ابن ماجہ: 683

547 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَوْفٌ، عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ، قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَأَبِي عَلَى أَبِي بَرْزَةَ الأَسْلَمِيِّ، فَقَالَ لَهُ أَبِي: كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي المَكْتُوبَةَ؟ فَقَالَ: كَانَ يُصَلِّي الهَجِيرَ، الَّتِي تَدْعُونَهَا الأُولَى، حِينَ تَدْحَضُ الشَّمْسُ، وَيُصَلِّي العَصْرَ، ثُمَّ يَرْجِعُ أَحَدُنَا إِلَى رَحْلِهِ فِي أَقْصَى المَدِينَةِ، وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ - وَنَسِيتُ مَا قَالَ فِي المَغْرِبِ - وَكَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يُؤَخِّرَ العِشَاءَ، الَّتِي تَدْعُونَهَا العَتَمَةَ، وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا، وَالحَدِيثَ بَعْدَهَا، وَكَانَ يَنْفَتِلُ مِنْ صَلَاةِ الغَدَاةِ حِينَ يَعْرِفُ الرَّجُلُ جَلِيسَهُ، وَيَقْرَأُ بِالسِّتِّينَ إِلَى المِائَةِ

سیار بن سلامہ سے مروی ہے کہ میں اور میرے والدِ دونوں حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ والدِ ماجد نے عرض کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز کس طرح پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا کہ دوپہر کی نماز جس کو تم پہلی کہتے ہو، اُس وقت پڑھتے جب سورج ڈھل جاتا اور نمازِ عصر پڑھتے تو ہم میں سے کوئی اپنے گھر مدینہ منورہ کے آخری کونے تک جاکر واپس لوٹ آتا اور سورج میں روشنی ہوتی اور مجھے یاد نہیں جو مغرب کے بارے میں فرمایا اور عشاء کی نماز میں دیر کرنا کو آپ پسند فرماتے جس کو تم عتمہ کہتے ہو اور اس سے پہلے سونے اور اس کے بعد باتیں کرنے کو ناپسند فرماتے اور صبح کی نماز سے اُس وقت فارغ ہوتے جب آدمی اپنے پاس بیٹھنے والے کو پہچان لیتا اور اِس میں ساٹھ سے سو آیتیں تک پڑھتے۔

548 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي العَصْرَ، ثُمَّ يَخْرُجُ الإِنْسَانُ إِلَى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، فَنَجِدُهُمْ يُصَلُّونَ العَصْرَ

اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحہ سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نمازِ عصر پڑھ لیتے۔ پھر کوئی شخص بنی عمرو بن عوف کی جانب نکلتا تو انہیں نمازِ عصر پڑھتے ہوئے پاتا۔

549 - حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ بْنَ سَهْلٍ، يَقُولُ: صَلَّيْنَا مَعَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ العَزِيزِ الظُّهْرَ، ثُمَّ خَرَجْنَا حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَوَجَدْنَاهُ يُصَلِّي العَصْرَ، فَقُلْتُ: يَا عَمِّ مَا هَذِهِ الصَّلَاةُ الَّتِي

عثمان بن سہل بن حُنیف سے مروی ہے کہ میں نے ابو امامہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم نے عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی، پھر ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو انہیں نمازِ عصر پڑھتے ہوئے پایا۔ میں میں عرض کی کہ چچا جان! یہ آپ نے کون سی نماز

547- راجع الحدیث: 541

548- انظر الحدیث: 7329,551,550 صحیح مسلم: 1409 سنن نسائی: 505

549- صحیح مسلم: 1412 سنن نسائی: 508

صَلَّيْتَ؟ قَالَ: العَصْرُ، وَهَذِهِ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي كُنَّا نُصَلِّي مَعَهُ

پڑھی ہے؟ فرمایا کہ عصر کی نماز اور یہی رسول اللہ ﷺ کی نماز (کا وقت) ہے جو ہم آپ کے ساتھ پڑھا کرتے تھے۔

000 - بَابُ وَقْتِ العَصْرِ

عصر کا وقت

550 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي العَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ، فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى العَوَالِي، فَيَأْتِيهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ وَبَعْضُ العَوَالِي مِنَ المَدِينَةِ عَلَى أَرْبَعَةِ أَمْيَالٍ أَوْ نَحْوِهِ

ابن شہاب سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم عصر کی نماز پڑھ لیتے اور پھر کوئی جانے والا قباء جاتا تو اُن کے پاس ایسے وقت پہنچتا کہ سورج ابھی بلند ہوتا تھا۔

551 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي العَصْرَ، ثُمَّ يَذْهَبُ الذَّاهِبُ مِنَّا إِلَى قُبَاءٍ، فَيَأْتِيهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ

زہری سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ عصر کی نماز پڑھ لیا کرتے اور سورج بلند و روشن ہوتا۔ اگر کوئی جانے والا عوالی کی طرف جاتا تب بھی سورج بلند ہوتا اور مدینہ منورہ سے بعض عوالی تقریباً چار میل سے فاصلے پر تھے۔

14 - بَابُ إِثْمِ مَنْ فَاتَتْهُ العَصْرُ

نمازِ عصر قضا ہو جانے کا گناہ

552 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الَّذِي تَفُوتُهُ صَلَاةُ العَصْرِ، كَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: (يَتِرَكُمْ) (محمد: 35) وَتَرْتُ الرَّجُلَ إِذَا قَتَلْتَ لَهُ قَتِيلًا أَوْ أَخَذْتَ لَهُ مَالًا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کی نمازِ عصر نکل گئی گویا اُس کے گھر والے اور مال ہلاک ہو گیا۔ امام ابو عبداللہ بخاری نے فرمایا کہ یَتِرَكُمْ یہ وَتَرْتُ الرَّجُلَ سے ہے کہ جب تم اُسے قتل کر دو یا اُس کا مال چھین لو۔

15 - بَابُ مَنْ تَرَكَ العَصْرَ

نمازِ عصر ترک کرنے کا گناہ

-551 راجع الحدیث: 548,202

-552 صحیح مسلم: 1416، سنن ابو داؤد: 414

553 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، عَنْ أَبِي المَلِيحِ، قَالَ: كُنَّا مَعَ بُرَيْدَةَ فِي غَزْوَةٍ فِي يَوْمٍ ذِي غَيْمٍ، فَقَالَ: بَكِّرُوا بِصَلاَةِ العَصْرِ، فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ تَرَكَ صَلاَةَ العَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ

ابوقلابہ سے مروی ہے کہ ابوالملیح نے فرمایا: ہم ایک غزوہ میں حضرت بُریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھے، اس روز بادل چھائے ہوئے تھے تو انہوں نے فرمایا: عصر کی نماز جلدی پڑھ لو کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس نے عصر کی نماز چھوڑ دی اُس کے سارے اعمال برباد ہو گئے۔

16 - بَابُ فَضْلِ صَلاَةِ العَصْرِ

نمازِ عصر کی فضیلت

554 - حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَظَرَ إِلَى القَمَرِ لَيْلَةً - يَعْنِي البَدْرَ - فَقَالَ: إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ، كَمَا تَرَوْنَ هَذَا القَمَرَ، لاَ تُضَامُّونَ فِي رُؤْيَتِهِ، فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لاَ تُغْلَبُوا عَلَى صَلاَةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا فَافْعَلُوا ثُمَّ قَرَأَ: (وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الغُرُوبِ) (ق: 39)، قَالَ إِسْمَاعِيلُ: افْعَلُوا لاَ تَفُوتَنَّكُمْ

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر تھے کہ رات کے وقت آپ ﷺ نے چاند کی جانب دیکھ کر فرمایا: جلد تم اپنے رب کو دیکھو گے جیسے اس چاند کو دیکھتے ہو اور اُسے دیکھنے میں کوئی دشواری محسوس نہ کرو گے اگر تم سے ہو سکے کہ سورج طلوع ہونے سے پہلے کی نماز اور غروب ہونے سے پہلی کی نماز میں (شیطان سے) سے مغلوب نہ ہو گے تو ایسا کرو۔ پھر یہ پڑھا۔ پاکی بیان کر اپنے رب کی تعریف کے ساتھ سورج طلوع ہونے سے پہلے اور غروب ہونے سے پہلے (۵۰:۳۹) اسماعیل نے فرمایا کہ ایسا کرو اور انہیں فوت نہ ہونے دو۔

555 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ مَلاَئِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلاَئِكَةٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رات اور دن کے فرشتے تم میں باری باری آتے رہتے ہیں اور نمازِ فجر و نمازِ عصر کے وقت جمع ہوتے ہیں۔ پھر جو تمہارے پاس آئے تھے

553- انظر الحدیث: 594' سنن نسائی: 473

554- انظر الحدیث: 7436,7435,7434,4851,573' صحیح مسلم: 1432' سنن ابو داؤد: 4729' سنن ترمذی: 2551

555- انظر الحدیث: 7486,7429,3223' صحیح مسلم: 1430' سنن نسائی: 484

بِالنَّهَارِ، وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ الفَجْرِ وَصَلَاةِ العَصْرِ، ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ، فَيَسْأَلُهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ: كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي؟ فَيَقُولُونَ: تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ، وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ"

وہ اُوپر چلے جاتے ہیں تو اُن کا رب اُن سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ انہیں خوب جانتا ہے کہ تم میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑ آئے ہو؟ عرض کرتے ہیں کہ ہم نے انہیں چھوڑا تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور ہم اُن کے پاس گئے تب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔

17 - بَابُ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ العَصْرِ قَبْلَ الغُرُوبِ

جس نے سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی ایک رکعت پائی

556 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَدْرَكَ أَحَدُكُمْ سَجْدَةً مِنْ صَلَاةِ العَصْرِ، قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ، فَلْيُتِمَّ صَلَاتَهُ، وَإِذَا أَدْرَكَ سَجْدَةً مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ، قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ، فَلْيُتِمَّ صَلَاتَهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو سورج غروب ہونے سے پہلے نمازِ عصر کی ایک رکعت مل جائے تو اپنی باقی نماز کو مکمل کرلے اور جب اُسے نمازِ فجر کی سورج طلوع ہونے سے پہلے ایک رکعت مل جائے تو وہ اپنی باقی نماز کو مکمل کرلے۔

557 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الأُوَيْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: " إِنَّمَا بَقَاؤُكُمْ فِيمَا سَلَفَ قَبْلَكُمْ مِنَ الأُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلَاةِ العَصْرِ إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ، أُوتِيَ أَهْلُ التَّوْرَاةِ التَّوْرَاةَ، فَعَمِلُوا حَتَّى إِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ عَجَزُوا، فَأُعْطُوا قِيرَاطًا قِيرَاطًا، ثُمَّ أُوتِيَ أَهْلُ الإِنْجِيلِ الإِنْجِيلَ، فَعَمِلُوا إِلَى صَلَاةِ العَصْرِ، ثُمَّ عَجَزُوا، فَأُعْطُوا قِيرَاطًا قِيرَاطًا، ثُمَّ

سالم بن عبداللہ کو اُن کے والدِ ماجد نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا: پہلی اُمتوں کے نسبت تمہاری عمر ایسی ہے جیسے نمازِ عصر سے غروب آفتاب تک کا وقت۔ توریت والوں کو توریت دی گئی تو انہوں نے آدھا دن کام کیا اور تھک گئے۔ انہیں ایک ایک قیراط عطا کیا گیا۔ پھر اہل انجیل والوں کو انجیل دی گئی تو انہوں نے نمازِ عصر تک کام کیا اور تھک گئے انہیں بھی ایک ایک قیراط عطا فرمائے گئے۔ پھر قرآن مجید دیا گیا تو ہم نے غروب آفتاب تک کام کیا اور ہمیں دو دو قیراط عطا فرمائے گئے۔ دونوں کتابوں والوں نے کہا

556- انظر الحدیث: 580,579' سنن نسائی: 515

557- انظر الحدیث: 7533,7467,5021,3459,2269,2268

أُوتِينَا القُرْآنَ، فَعَمِلْنَا إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ، فَأُعْطِينَا قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ، فَقَالَ: أَهْلُ الكِتَابَيْنِ: أَيْ رَبَّنَا، أَعْطَيْتَ هَؤُلاَءِ قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ، وَأَعْطَيْتَنَا قِيرَاطًا قِيرَاطًا، وَنَحْنُ كُنَّا أَكْثَرَ عَمَلًا؟ قَالَ: قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ أَجْرِكُمْ مِنْ شَيْءٍ؟ قَالُوا: لاَ، قَالَ: فَهُوَ فَضْلِي أُوتِيهِ مَنْ أَشَاءُ"

کہ اے ہمارے رب! تو نے انہیں دو دو قیراط دیئے ہیں اور ہمیں ایک ایک قیراط جب کہ کام ہم نے زیادہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کیا میں نے تمہاری مزدوری میں سے کچھ کم دیا ہے؟ عرض کی کہ نہیں۔ فرمایا تو یہ میرا فضل ہے، میں جس کو جتنا چاہوں دیتا ہوں۔

558 - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَثَلُ المُسْلِمِينَ وَاليَهُودِ وَالنَّصَارَى، كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَأْجَرَ قَوْمًا، يَعْمَلُونَ لَهُ عَمَلًا إِلَى اللَّيْلِ، فَعَمِلُوا إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ فَقَالُوا: لاَ حَاجَةَ لَنَا إِلَى أَجْرِكَ، فَاسْتَأْجَرَ آخَرِينَ، فَقَالَ: أَكْمِلُوا بَقِيَّةَ يَوْمِكُمْ وَلَكُمُ الَّذِي شَرَطْتُ، فَعَمِلُوا حَتَّى إِذَا كَانَ حِينَ صَلاَةِ العَصْرِ، قَالُوا: لَكَ مَا عَمِلْنَا، فَاسْتَأْجَرَ قَوْمًا، فَعَمِلُوا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ، وَاسْتَكْمَلُوا أَجْرَ الفَرِيقَيْنِ"

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں اور یہود و نصاریٰ کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے کچھ لوگوں کو مزدوری پر لگایا کہ شام تک اُس کا کام کریں۔ پس انہوں نے آدھا دن کام کیا اور کہا کہ ہمیں آپ کی مزدوری کی حاجت نہیں ہے۔ اُس نے دوسرے لوگ لگائے اور کہا کہ باقی دن کا پورا کرو اور جو معاوضہ مقرر کیا ہے وہ تمہیں ملے گا۔ حتیٰ کہ جب عصر کی نماز کا وقت ہوا تو انہوں نے کہا: ہم نے باقی کام آپ کے لیے چھوڑا۔ پھر اور آدمی رکھے جنہوں نے باقی وقت کام کیا، حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا۔ انہوں نے دونوں جماعتوں کی مزدوری حاصل کر لی۔

18 - بَابُ وَقْتِ المَغْرِبِ

نمازِ مغرب کا وقت

وَقَالَ عَطَاءٌ: يَجْمَعُ المَرِيضُ بَيْنَ المَغْرِبِ وَالعِشَاءِ

عطاء کا قول ہے کہ بیمار مغرب اور عشاء کو جمع کر لے۔

559 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الوَلِيدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو النَّجَاشِيِّ صُهَيْبٌ مَوْلَى رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ، يَقُولُ: كُنَّا نُصَلِّي المَغْرِبَ

ابو النجاشی یعنی عطاء بن صہیب مولیٰ رافع بن خدیج سے مروی ہے کہ میں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھ لیتے۔ پس ہم میں سے ہر ایک

مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَنْصَرِفُ أَحَدُنَا وَإِنَّهُ لَيُبْصِرُ مَوَاقِعَ نَبْلِهِ

ایسے وقت واپس لوٹتا کہ وہ اپنے تیر پھینکنے کی جگہ کو دیکھ لیتا۔

560 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، قَالَ: قَدِمَ الْحَجَّاجُ فَسَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، فَقَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ، وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ نَقِيَّةٌ، وَالْمَغْرِبَ إِذَا وَجَبَتْ، وَالْعِشَاءَ أَحْيَانًا وَأَحْيَانًا، إِذَا رَآهُمْ اجْتَمَعُوا عَجَّلَ، وَإِذَا رَآهُمْ أَبْطَوْا أَخَّرَ، وَالصُّبْحَ كَانُوا - أَوْ كَانَ - النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيهَا بِغَلَسٍ

محمد بن عمرو بن حسن بن علی سے مروی ہے کہ حجاج آیا تو ہم نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: نبی کریم ﷺ ظہر کی نماز دوپہر کے وقت پڑھتے اور عصر کی نماز جبکہ سورج خوب روشن ہوتا اور مغرب کی نماز جب واجب ہوجاتی اور عشاء کی نماز کبھی کسی وقت اور کبھی کسی وقت جب دیکھتے کہ لوگ اکٹھا ہوگئے ہیں تو جلدی پڑھ لیتے اور دیکھتے کہ آہستہ آہستہ آرہے ہیں تو مؤخر کردیتے اور صبح کی نماز کو لوگ یا نبی کریم ﷺ اندھیرے میں پڑھتے۔

561 - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ، قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ إِذَا تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ

یزید بن ابو عبید سے مروی ہے کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھا کرتے جب کہ سورج پردے میں ہوجاتا۔

562 - حَدَّثَنَا آدَمُ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعًا جَمِيعًا وَثَمَانِيًا جَمِيعًا

عمرو بن دینار نے جابر بن زید سے سنا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے سات رکعتیں اور آٹھ رکعتیں اکٹھا کر کے پڑھیں۔

19 - بَابُ مَنْ كَرِهَ أَنْ يُقَالَ لِلْمَغْرِبِ: الْعِشَاءُ

جو مغرب کو عشاء کہنا ناپسند کرے

563 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنِ الْحُسَيْنِ، قَالَ:

عبداللہ بن بُریدہ نے حضرت عبداللہ مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

560- انظر الحدیث: 565 ' صحیح مسلم: 1459,1458 ' سنن ابو داؤد: 397 ' سنن نسائی: 526

561- صحیح مسلم: 1438 ' سنن ابو داؤد: 417 ' سنن ترمذی: 164 ' سنن ابن ماجه: 688

562- انظر الحدیث: 543 ' راجع الحدیث: 562

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيُّ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَغْلِبَنَّكُمُ الْأَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلَاتِكُمُ الْمَغْرِبِ قَالَ الْأَعْرَابُ: وَتَقُولُ: هِيَ الْعِشَاءُ

بدّو لوگ نمازِ مغرب کے نام کے معاملے میں تم پر غلبہ نہ پالیں۔ (حضرت عبداللہ مزنی نے) فرمایا کہ بدّو لوگ کہتے کہ یہی عشاء ہے۔

20- بَابُ ذِكْرِ الْعِشَاءِ وَالْعَتَمَةِ، وَمَنْ رَآهُ وَاسِعًا

عشاء اور عتمہ کا بیان اور جس کے نزدیک وسعت ہے

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَثْقَلُ الصَّلَاةِ عَلَى الْمُنَافِقِينَ الْعِشَاءُ وَالْفَجْرُ وَقَالَ: لَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالْفَجْرِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: "وَالِاخْتِيَارُ: أَنْ يَقُولَ الْعِشَاءُ، لِقَوْلِهِ تَعَالَى: (وَمِنْ بَعْدِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ) (النور: 58) " وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: كُنَّا نَتَنَاوَبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ فَأَعْتَمَ بِهَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ، وَعَائِشَةُ: أَعْتَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعِشَاءِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ، عَنْ عَائِشَةَ: أَعْتَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَتَمَةِ وَقَالَ جَابِرٌ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعِشَاءَ وَقَالَ أَبُو بَرْزَةَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَخِّرُ الْعِشَاءَ وَقَالَ أَنَسٌ: أَخَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ، وَأَبُو أَيُّوبَ، وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ

حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم ﷺ سے مروی کی ہے کہ منافقین پر عشاء اور فجر کی نماز سب سے بوجھ والی ہیں اور فرمایا: کاش! وہ انہیں معلوم ہوتا کہ عتمہ اور فجر میں کیا ہے۔ امام ابوعبداللہ بخاری نے فرمایا کہ عشاء کہنا اختیار کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: نمازِ عشاء کے بعد منقول ہے کہ حضرت ابوموسیٰ نے فرمایا: ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں باری باری عشاء کے قریب حاضر ہوتے تو آپ ﷺ اُس میں تاخیر فرماتے۔ حضرت ابن عباس اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے عتمہ میں تاخیر فرمائی۔ حضرت جابر نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے عشاء میں تاخیر فرمائی اور بعض نے حضرت عائشہ سے مروی کی کہ نبی کریم ﷺ نے عتمہ میں تاخیر فرمائی اور حضرت جابر نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نمازِ عشاء پڑھا کرتے۔ حضرت ابوبرزہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نمازِ عشاء میں تاخیر فرمایا کرتے۔ حضرت انس نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے پچھلی عشاء میں تاخیر فرمائی کی۔ حضرت ابن عمر، حضرت ابوایوب اور حضرت ابنِ عباس نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے مغرب اور عشاء کی نماز پڑھی۔

564 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: سَالِمٌ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ، قَالَ: صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً صَلاَةَ العِشَاءِ، وَهِيَ الَّتِي يَدْعُو النَّاسُ العَتَمَةَ، ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا، فَقَالَ: أَرَأَيْتُمْ لَيْلَتَكُمْ هَذِهِ، فَإِنَّ رَأْسَ مِائَةِ سَنَةٍ مِنْهَا، لاَ يَبْقَى مِمَّنْ هُوَ عَلَى ظَهْرِ الأَرْضِ أَحَدٌ

سالم سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ایک رات ہمیں عشاء کی نماز پڑھائی جس کو لوگ عتمہ کہتے ہیں۔ پھر فارغ ہوئے تو ہماری جانب متوجہ ہوکر فرمایا: تم تو اپنی اِسی رات کو دیکھتے ہو لیکن سو سال گزرنے پر ان میں سے کوئی ایک بھی باقی نہیں ہوگا جو آج زمین کی پشت پر موجود ہیں۔

21-بَابُ وَقْتِ العِشَاءِ إِذَا اجْتَمَعَ النَّاسُ أَوْ تَأَخَّرُوا

عشاء کا وقت وہی ہے جب لوگ اکٹھا ہو جائیں خواہ دیر سے

565 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو هُوَ ابْنُ الحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، قَالَ: سَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ صَلاَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالهَاجِرَةِ، وَالعَصْرَ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ، وَالمَغْرِبَ إِذَا وَجَبَتْ، وَالعِشَاءَ إِذَا كَثُرَ النَّاسُ عَجَّلَ، وَإِذَا قَلُّوا أَخَّرَ، وَالصُّبْحَ بِغَلَسٍ

محمد بن عمرو حسن بن علی بن ابوطالب سے مروی ہے کہ ہم نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نبی کریم ﷺ کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: نبی کریم ﷺ ظہر کی نماز دوپہر کو ادا فرماتے اور عصر جب کہ سورج خوب روشن ہوتا اور مغرب جب سورج غروب ہو جاتا اور عشاء میں زیادہ لوگ آجاتے تو جلدی اور کم آتے تو دیر سے اور صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھا کرتے تھے۔

22-بَابُ فَضْلِ العِشَاءِ

نمازِ عشاء کی فضیلت

566 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ، قَالَتْ: أَعْتَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً بِالعِشَاءِ، وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يَفْشُوَ الإِسْلاَمُ، فَلَمْ يَخْرُجْ حَتَّى قَالَ عُمَرُ: نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ، فَخَرَجَ فَقَالَ لِأَهْلِ المَسْجِدِ: مَا

عُروہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں خبر دی کہ: ایک رات رسول اللہ ﷺ نے نماز میں تاخیر فرمادی اور یہ زمانہ اسلام کے خوب پھیلنے سے پہلی کی بات ہے۔ آپ تشریف نہ لائے حتیٰ کہ حضرت عمر نے عرض کی: عورتیں اور بچے سو گئے ہیں۔ آپ ﷺ تشریف لائے اور مسجد میں موجود

565- راجع الحدیث: 560

566- انظر الحدیث: 864,862,569 'صحیح مسلم: 1442 'سنن نسائی: 481

يَنْتَظِرُهَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ غَيْرُكُمْ

لوگوں سے فرمایا: تمہارے علاوہ زمین پر بسنے والا کوئی اس کے انتظار میں نہیں ہے۔

567 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَأَصْحَابِي الَّذِينَ قَدِمُوا مَعِي فِي السَّفِينَةِ نُزُولًا فِي بَقِيعِ بُطْحَانَ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ، فَكَانَ يَتَنَاوَبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ كُلَّ لَيْلَةٍ نَفَرٌ مِنْهُمْ، فَوَافَقْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَأَصْحَابِي، وَلَهُ بَعْضُ الشُّغْلِ فِي بَعْضِ أَمْرِهِ، فَأَعْتَمَ بِالصَّلَاةِ حَتَّى ابْهَارَّ اللَّيْلُ، ثُمَّ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِهِمْ، فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ، قَالَ لِمَنْ حَضَرَهُ: عَلَى رِسْلِكُمْ، أَبْشِرُوا، إِنَّ مِنْ نِعْمَةِ اللهِ عَلَيْكُمْ، أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ يُصَلِّي هَذِهِ السَّاعَةَ غَيْرُكُمْ أَوْ قَالَ: مَا صَلَّى هَذِهِ السَّاعَةَ أَحَدٌ غَيْرُكُمْ لَا يَدْرِي أَيَّ الْكَلِمَتَيْنِ قَالَ، قَالَ أَبُو مُوسَى فَرَجَعْنَا، فَفَرِحْنَا بِمَا سَمِعْنَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو بردہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں اور کشتی میں میرے ساتھ آنے والوں نے بقیع بطحان میں پڑاؤ ڈالا ہوا تھا اور نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ میں رونق افروز تھے۔ پس ہم میں سے ہر ایک شخص باری باری روز رات کو نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں عشاء کے وقت حاضر ہوتا۔ ایک روز میں اور میرے ساتھی نے نبی کریم ﷺ کو اس حال میں پایا کہ آپ اپنے کسی کام میں مشغول تھے اور نماز میں تاخیر فرما دی حتیٰ کہ آدھی رات گزر گئی۔ پھر نبی کریم ﷺ باہر تشریف لائے اور انہیں نماز پڑھائی۔ جب نماز سے فارغ ہو گئے تو حاضرین سے فرمایا: اپنی جگہ پر رہنا۔ خوشخبری ہو کہ تم پر اللہ کا انعام ہے، بے شک لوگوں میں سے تمہارے علاوہ کوئی ایک بھی نہیں جو اِس نماز کو اِس وقت پڑھتا ہو یا فرمایا کہ اِس وقت تمہارے علاوہ کسی نے بھی پڑھی۔ علم نہیں کہ دونوں میں سے کون سا کلمہ فرمایا۔ حضرت ابوموسیٰ نے فرمایا کہ ہم واپس لوٹے اور رسول اللہ ﷺ سے یہ سُن کر خوش تھے۔

23- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ النَّوْمِ قَبْلَ الْعِشَاءِ

عشاء سے پہلے سونا ناپسندیدہ ہے

568 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى

محمد بن سلام، عبدالوہاب ثقفی، خالد حذاء ابو المنہال، حضرت ابو برزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نمازِ عشاء سے پہلے سونے اور اس

567- صحیح مسلم: 1449

568- راجع الحدیث: 541 سنن ابو داؤد: 168 سنن ترمذی: 168 سنن ابن ماجہ: 701

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَ العِشَاءِ وَالحَدِيثَ بَعْدَهَا

کے بعد باتیں کرنے کو مکروہ جانتے تھے۔

24- بَابُ النَّوْمِ قَبْلَ العِشَاءِ لِمَنْ غُلِبَ

غلبہ کی صورت میں عشاء سے پہلے سونا

569- حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ هُوَ ابْنُ بِلاَلٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ هُوَ ابْنُ بِلاَلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ، أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ، قَالَتْ: أَعْتَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالعِشَاءِ حَتَّى نَادَاهُ عُمَرُ: الصَّلاَةَ نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ، فَخَرَجَ فَقَالَ: مَا يَنْتَظِرُهَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الأَرْضِ غَيْرُكُمْ، قَالَ: وَلاَ يُصَلَّى يَوْمَئِذٍ إِلَّا بِالْمَدِينَةِ، وَكَانُوا يُصَلُّونَ فِيمَا بَيْنَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ الأَوَّلِ

ایوب بن سلیمان، ابوبکر، سلیمان، صالح بن کیسان، ابن شہاب، عُروہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ عشاء میں تاخیر فرمادی حتیٰ کہ حضرت عمر نے آواز دی: نماز، عورتیں اور بچے سو گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور فرمایا: تمہارے علاوہ اہل زمین میں سے کوئی ایک بھی اس کے انتظار میں نہیں ہے۔ ایک راوی کا بیان ہے کہ اُن دنوں نماز صرف مدینہ منورہ میں پڑھی جاتی تھی اور لوگ اسے شفق کے چھا جانے سے تہائی رات تک پڑھا کرتے تھے۔

570- حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ يَعْنِي ابْنَ غَيْلاَنَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شُغِلَ عَنْهَا لَيْلَةً، فَأَخَّرَهَا حَتَّى رَقَدْنَا فِي المَسْجِدِ، ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا، ثُمَّ رَقَدْنَا، ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا، ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الأَرْضِ يَنْتَظِرُ الصَّلاَةَ غَيْرُكُمْ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ: لاَ يُبَالِي أَقَدَّمَهَا أَمْ أَخَّرَهَا، إِذَا كَانَ لاَ يَخْشَى أَنْ يَغْلِبَهُ النَّوْمُ عَنْ وَقْتِهَا، وَكَانَ يَرْقُدُ قَبْلَهَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات کسی کام میں مشغول رہے اور اِس (نمازِ عشاء) میں تاخیر فرمادی حتیٰ کہ ہم مسجد میں سو گئے۔ پھر جاگے پھر سو گئے۔ پھر جاگے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اہل زمین میں سے کوئی ایک بھی نہیں جو تمہارے علاوہ اس نماز کے انتظار میں ہو۔ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس میں جلدی کرنے یا دیر کرنے میں کوئی حرج نہ جانتے تھے اور غلبہ کی صورت میں اس سے پہلے سونے میں خوف محسوس نہیں کرتے تھے۔

569- انظر الحدیث: 566

570- صحیح مسلم: 1445، سنن ابو داؤد: 199

571 - قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: وَقَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: أَعْتَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً بِالعِشَاءِ، حَتَّى رَقَدَ النَّاسُ وَاسْتَيْقَظُوا، وَرَقَدُوا وَاسْتَيْقَظُوا، فَقَامَ عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ فَقَالَ: الصَّلاَةَ - قَالَ عَطَاءٌ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ -: فَخَرَجَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ الآنَ، يَقْطُرُ رَأْسُهُ مَاءً، وَاضِعًا يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ، فَقَالَ: لَوْلاَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي، لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يُصَلُّوهَا هَكَذَا فَاسْتَثْبَتُّ عَطَاءً كَيْفَ وَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِهِ يَدَهُ، كَمَا أَنْبَأَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَبَدَّدَ لِي عَطَاءٌ بَيْنَ أَصَابِعِهِ شَيْئًا مِنْ تَبْدِيدٍ، ثُمَّ وَضَعَ أَطْرَافَ أَصَابِعِهِ عَلَى قَرْنِ الرَّأْسِ، ثُمَّ ضَمَّهَا يُمِرُّهَا كَذَلِكَ عَلَى الرَّأْسِ، حَتَّى مَسَّتْ إِبْهَامُهُ طَرَفَ الأُذُنِ، مِمَّا يَلِي الوَجْهَ عَلَى الصُّدْغِ، وَنَاحِيَةِ اللِّحْيَةِ، لاَ يُقَصِّرُ وَلاَ يَبْطُشُ إِلَّا كَذَلِكَ، وَقَالَ: لَوْلاَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يُصَلُّوا هَكَذَا

ابن جُریج عطاء سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا: ایک رات رسول اللہ ﷺ نے نمازِ عشاء میں تاخیر فرمادی حتیٰ کہ لوگ سو گئے۔ جاگے اور سو گئے۔ پھر جاگے تو حضرت عمر نے کھڑے ہو کر عرض کی: نماز۔ عطاء سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: پس نبی کریم ﷺ باہر تشریف لائے۔ گویا میں اب بھی دیکھ رہا ہوں کہ سر مبارک سے پانی ٹپک رہا ہے اور دست مبارک سر پر رکھا ہوا ہے۔ فرمایا کہ اگر میں اپنی اُمت کے لیے دشوار نہ جانتے تو انہیں اس وقت نماز پڑھنے کا حکم دیتا۔ پس عطاء نے اُسی طرح ہاتھ رکھا جیسے نبی کریم ﷺ نے اپنے سر اقدس پر ہاتھ رکھا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا تھا۔ عطاء نے اپنی اُنگلیوں کو کچھ الگ الگ کیا۔ پھر اُن انگلیوں کے پورے سر کے ایک جانب رکھے اور انہیں مِلا کر سر پر پھیرا حتیٰ کہ اُن کا انگوٹھا اُن کے کان کی لو سے مل گیا جو کنپٹی اور ریش کے کنارے سے ملتی ہے جب آپ پانی نچوڑتے اور جلدی چاہتے تو اِسی طرح کیا کرتے تھے اور فرمایا کہ اگر میں اپنی اُمت کے لیے دشوار نہ جانتا تو انہیں اسی طرح نماز پڑھنے کا حکم دیتا۔

25 - بَابُ وَقْتِ العِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ

عشاء کا وقت نصف رات تک ہے

وَقَالَ أَبُو بَرْزَةَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَحِبُّ تَأْخِيرَهَا

حضرت ابو برزہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ اس میں دیر کرنا بہتر جانتے تھے۔

572 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ المُحَارِبِيُّ، قَالَ:

حمید الطویل سے مروی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ

-571 صحیح مسلم:1450' سنن نسائی:531,530

-572 انظر الحدیث:5869,847,661,600

حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: أَخَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ العِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ، ثُمَّ صَلَّى، ثُمَّ قَالَ: قَدْ صَلَّى النَّاسُ وَنَامُوا، أَمَا إِنَّكُمْ فِي صَلَاةٍ مَا انْتَظَرْتُمُوهَا. وَزَادَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ، سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، قَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ خَاتَمِهِ لَيْلَتَئِذٍ

تعالیٰ عنہ نے فرمایا ایک بار نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عشاء کی نماز میں نصف رات تک تاخیر فرمائی۔ پھر نماز پڑھ کر فرمایا: لوگ نماز پڑھ کر سو گئے لیکن تم نماز میں تھے جب تک اِس کے انتظار میں رہے۔ ابنِ مریم نے یہ بھی کہا کہ خبر دی ہمیں یحییٰ بن ایوب، حُمید نے حضرت انس سے سُنا: گویا آج رات بھی میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگوٹھی کی چمک کو دیکھ رہا ہوں۔

26- بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ الفَجْرِ

نمازِ فجر کی فضیلت

573- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا قَيْسٌ، قَالَ لِي جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ نَظَرَ إِلَى القَمَرِ لَيْلَةَ البَدْرِ، فَقَالَ: أَمَا إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هَذَا، لَا تُضَامُّونَ- أَوْ لَا تُضَاهُونَ- فِي رُؤْيَتِهِ فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تُغْلَبُوا عَلَى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا، فَافْعَلُوا ثُمَّ قَالَ: وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا

قیس سے مروی ہے کہ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر تھے جب کہ آپ نے چودھویں کے چاند کی طرف دیکھ کر فرمایا: جلد تم اپنے رب کو اسی طرح دیکھو گے جیسے اسے دیکھتے ہو بغیر کسی دشواری کے یا اس کے دیکھنے میں تمہیں کوئی دشواری پیش نہیں آتی۔ اگر تم سے ہوسکے اور مغلوب نہ ہو جاؤ سورج طلوع ہونے سے پہلی نماز اور سورج غروب ہونے سے پہلی نماز سے تو انہیں ضرور پڑھنا۔ پھر آپ نے کہا: پس پاکی بیان کرو اپنی رب کی تعریف کے ساتھ سورج طلوع ہونے سے پہلے اور اُس کے غروب ہونے سے پہلے۔ امام ابوعبداللہ بخاری، ابن شہاب اسمٰعیل، قیس، حضرت جریر، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے رب کو نمایاں طور پر دیکھو گے۔

574- حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنِي أَبُو جَمْرَةَ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوسَى، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ صَلَّى البَرْدَيْنِ دَخَلَ الجَنَّةَ. وَقَالَ ابْنُ

ابوبکر بن ابوموسیٰ نے اپنے والدِ ماجد سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے دو ٹھنڈی نمازیں پڑھیں وہ جنت میں داخل ہوگیا۔ ابن رجاء، ہتام، ابوجمرہ کو ابوبکر بن عبداللہ بن قیس نے اسی طرح خبر

رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ، أَنَّ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ أَخْبَرَهُ بِهَذَا،

دی۔

574م - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا حَبَّانُ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا أَبُو جَمْرَةَ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

اسحاق، حبان، ہمام، ابوجمرہ، ابوبکر بن عبداللہ، ابن کے والدِ ماجد سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مذکورہ حدیث کے مطابق فرمایا۔

27 - بَابُ وَقْتِ الفَجْرِ

نمازِ فجر کا وقت

575 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، حَدَّثَهُ: " أَنَّهُمْ تَسَحَّرُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ، قُلْتُ: كَمْ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ: قَدْرُ خَمْسِينَ أَوْ سِتِّينَ "، يَعْنِي آيَةً

حضرت انس کو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ سحری کھائی۔ پھر نماز کے لیے کھڑے ہو گئے۔ میں (حضرت انس) نے کہا کہ دونوں کے درمیان کتنا وقفہ تھا؟ فرمایا کہ پچاس سے ساٹھ آیتوں کی تلاوت کا فاصلہ۔

576 - حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ، سَمِعَ رَوْحَ بْنَ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ: تَسَحَّرَا فَلَمَّا فَرَغَا مِنْ سَحُورِهِمَا، قَامَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الصَّلَاةِ، فَصَلَّى، قُلْنَا لِأَنَسٍ: كَمْ كَانَ بَيْنَ فَرَاغِهِمَا مِنْ سَحُورِهِمَا وَدُخُولِهِمَا فِي الصَّلَاةِ؟ قَالَ: قَدْرُ مَا يَقْرَأُ الرَّجُلُ خَمْسِينَ آيَةً

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ اور حضرت زید بن ثابت نے سحری کھائی۔ جب سحری سے فارغ ہوئے تو نبی کریم ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہو گئے اور نماز پڑھی۔ ہم نے حضرت انس سے کہا کہ اُن کے سحری سے فارغ ہونے اور نماز میں شامل ہونے میں کتنا وقفہ تھا؟ فرمایا کہ اتنا وقفہ کہ کوئی شخص پچاس آیتیں تلاوت کر لے۔

577 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، عَنْ أَخِيهِ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ

ابوحازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں اپنے گھر والوں کے ساتھ

574م۔صحیح مسلم:1437,1436

575- انظر الحدیث: 1921، صحیح مسلم: 2548,2547، سنن ترمذی: 704,703، سنن نسائی:2155,2154، سنن ابن ماجہ:1694

576- انظر الحدیث:1134، سنن نسائی:2156

577- انظر الحدیث:1920

سَعْدٍ، يَقُولُ: كُنْتُ أَتَسَحَّرُ فِي أَهْلِي، ثُمَّ يَكُونُ سُرْعَةٌ بِي، أَنْ أُدْرِكَ صَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سحری کھایا کرتا۔ پھر جلدی کرتا کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نمازِ فجر پڑھ سکوں۔

578 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ، قَالَتْ: كُنَّ نِسَاءُ الْمُؤْمِنَاتِ يَشْهَدْنَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْفَجْرِ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ، ثُمَّ يَنْقَلِبْنَ إِلَى بُيُوتِهِنَّ حِينَ يَقْضِينَ الصَّلَاةَ، لَا يَعْرِفُهُنَّ أَحَدٌ مِنَ الْغَلَسِ

یحییٰ بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، عُروہ بن زُبیر سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اُنہیں خبر دی کہ: ہم مسلمانوں کی عورتیں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز فجر میں شامل ہونے کے لیے چادروں میں لپٹی ہوئی حاضر ہوا کرتی تھیں۔ جب نماز سے فارغ ہو جاتیں تو اپنے گھروں کو واپس لوٹ آتیں اور اندھیرے کے سبب کوئی اُنہیں پہچان نہ سکتا تھا۔

28 - بَابُ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْفَجْرِ رَكْعَةً

جس نے نمازِ فجر کی ایک رکعت پائی

579 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، وَعَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، وَعَنِ الْأَعْرَجِ يُحَدِّثُونَهُ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصُّبْحِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ، فَقَدْ أَدْرَكَ الصُّبْحَ، وَمَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ، فَقَدْ أَدْرَكَ الْعَصْرَ

عبداللہ بن مسلمہ، امام مالک، زید بن اسلم، عطاء بن یسار اور بُسر بن سعید اور اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے سورج طلوع ہونے سے قبل صبح کی ایک رکعت پالی تو اُس نے صبح کی نماز پالی اور جس نے سورج غروب ہونے سے قبل عصر کی ایک رکعت پالی اُس نے نمازِ عصر پالی۔

29 - بَابُ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصَّلَاةِ رَكْعَةً

جس نے نماز کی ایک رکعت پائی

580 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلَاةِ، فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ

ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے نماز کی ایک رکعت پالی اُس نے وہ نماز پالی۔

579- راجع الحدیث: 556، صحیح مسلم: 1373، سنن ترمذی: 186، سنن نسائی: 516، سنن ابن ماجہ: 699

580- راجع الحدیث: 556، صحیح مسلم: 1372,1370، سنن ابوداؤد: 1121، سنن نسائی: 552

30 - بَابُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الفَجْرِ حَتَّى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ

فجر کے بعد نماز حتیٰ کہ آفتاب بلند ہو جائے

581 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي العَالِيَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: شَهِدَ عِنْدِي رِجَالٌ مَرْضِيُّونَ وَأَرْضَاهُمْ عِنْدِي عُمَرُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَشْرُقَ الشَّمْسُ، وَبَعْدَ العَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ،

ابوالعالیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میرے پاس پسندیدہ حضرات نے گواہی دی اور میرے نزدیک اُن میں سب سے پسندیدہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا حتیٰ کہ سورج چمکنے لگے اور عصر کے بعد حتیٰ کہ غروب ہو جائے

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ أَبَا العَالِيَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي نَاسٌ بِهَذَا

مسدد، یحییٰ، شعبہ، قتادہ، ابوالعالیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: مجھ سے یہ حدیث کتنے ہی حضرات نے مروی کی۔

582 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَحَرَّوْا بِصَلَاتِكُمْ طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سورج طلوع ہوتے وقت اور غروب ہوتے وقت نماز کا ارادہ نہ کیا کرو۔

583 - وَقَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَأَخِّرُوا الصَّلَاةَ حَتَّى تَرْتَفِعَ، وَإِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَأَخِّرُوا الصَّلَاةَ حَتَّى تَغِيبَ تَابَعَهُ عَبْدَةُ

راوی کا بیان ہے کہ حدیث مروی کی مجھ سے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب سورج کا کنارا طلوع ہو جائے تو نماز کو مؤخر کردو، حتیٰ کہ بلند ہو جائے ور جب سورج کا کنارا غروب ہو جائے تو نماز میں تاخیر کردو، حتیٰ کہ چھپ

-581 صحیح مسلم: 1918,1919، سنن ابوداؤد: 1276، سنن ترمذی: 183، سنن نسائی: 561، سنن ابن ماجہ: 1250

-582 انظر الحدیث: 3273,1629,1192,589,585، صحیح مسلم: 1923,1922، سنن نسائی: 570

-583 انظر الحدیث: 3272، راجع الحدیث: 582

ہوجائے۔ عبدہ نے اس کی متابعت کی ہے۔

584 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: "أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعَتَيْنِ، وَعَنْ لِبْسَتَيْنِ وَعَنْ صَلاَتَيْنِ: نَهَى عَنِ الصَّلاَةِ بَعْدَ الفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَبَعْدَ العَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ، وَعَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ، وَعَنِ الاِحْتِبَاءِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ يُفْضِي بِفَرْجِهِ إِلَى السَّمَاءِ، وَعَنِ المُنَابَذَةِ، وَالمُلاَمَسَةِ"

عُبید بن اسماعیل، ابو اسامہ، عبید اللہ، خبیب، عبدالرحمن، حفص بن عاصم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دو تجارتوں، دو لباسوں اور دو نمازوں سے ممانعت فرمائی۔ ایک فجر کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا حتیٰ کہ سورج طلوع ہوجائے اور دوسرے عصر کے بعد حتیٰ کہ سورج غروب ہوجائے۔ اشتمالِ صماء یعنی ایک ہی کندھے پر کپڑا ڈال لینے اور احتباء سے کہ ایک کپڑے میں اس طرح لپٹنا کہ شرمگاہ برہنہ رہے اور منابذہ و ملامسہ کے طریقہ بیع سے ممانعت۔

31-بَابٌ: لاَ تُتَحَرَّى الصَّلاَةُ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ

سورج غروب ہونے سے پہلے نماز پڑھنے کا قصد نہ کرے

585 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لاَ يَتَحَرَّى أَحَدُكُمْ، فَيُصَلِّي عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَلاَ عِنْدَ غُرُوبِهَا

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی سورج طلوع ہوتے وقت اور سورج غروب ہوتے وقت نماز پڑھنے کا ارادہ نہ کرے۔

586 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ الجُنْدَعِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الخُدْرِيَّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لاَ صَلاَةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ، وَلاَ صَلاَةَ بَعْدَ العَصْرِ حَتَّى

عبدالعزیز بن عبداللہ، ابراہیم بن سعد، صالح، ابنِ شہاب، عطاء بن یزید جندعی، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا: صبح کی نماز کے بعد کوئی نماز نہیں حتیٰ کہ سورج بلند ہوجائے اور نمازِ عصر کے بعد کوئی نماز نہیں حتیٰ کہ سورج غروب ہوجائے۔

584- راجع الحدیث: 368' صحیح مسلم: 3782' سنن نسائی: 4529' سنن ابن ماجہ: 3560,2169,1248

585- راجع الحدیث: 582' صحیح مسلم: 1921

586- انظر الحدیث: 1995,1992,1864,1197,1188' صحیح مسلم: 1920' سنن نسائی: 566

تَغِيبَ الشَّمْسُ

587 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، قَالَ: سَمِعْتُ حُمْرَانَ بْنَ أَبَانَ، يُحَدِّثُ عَنْ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: إِنَّكُمْ لَتُصَلُّونَ صَلاَةً لَقَدْ صَحِبْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَأَيْنَاهُ يُصَلِّيهَا، وَلَقَدْ نَهَى عَنْهُمَا ,يَعْنِي: الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ العَصْرِ

حُمران بن ابان سے مروی ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تم یہ نماز پڑھتے ہو حالانکہ ہم رسول اللہ ﷺ کی صحبت با برکت میں رہے لیکن ہم نے آپ کو کبھی یہ نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا بلکہ اس سے ممانعت فرمائی یعنی عصر کے بعد دو رکعتوں سے۔

588 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلاَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ خُبَيْبٍ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: " نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلاَتَيْنِ: بَعْدَ الفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَبَعْدَ العَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ "

حفص بن عاصم سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے دو نمازوں سے ممانعت فرمائی یعنی فجر کے بعد حتیٰ کہ سورج طلوع ہو جائے اور عصر کے بعد حتیٰ کہ سورج غروب ہو جائے۔

32 - بَابُ مَنْ لَمْ يَكْرَهِ الصَّلاَةَ إِلَّا بَعْدَ العَصْرِ وَالفَجْرِ

رَوَاهُ عُمَرُ، وَابْنُ عُمَرَ، وَأَبُو سَعِيدٍ، وَأَبُو هُرَيْرَةَ

جو نماز پڑھنے میں کراہت نہ جانے مگر عصر اور فجر کے بعد

اسے مروی کیا ہے حضرت عمر، حضرت ابن عمر، حضرت ابوسعید اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے۔

589 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: " أُصَلِّي كَمَا رَأَيْتُ أَصْحَابِي يُصَلُّونَ: لاَ أَنْهَى أَحَدًا يُصَلِّي بِلَيْلٍ وَلاَ نَهَارٍ مَا شَاءَ، غَيْرَ أَنْ لاَ تَحَرَّوْا طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلاَ غُرُوبَهَا "

نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں اُسی طرح نماز پڑھتا ہوں جیسے میں نے اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھتے دیکھا۔ میں کسی کو رات یا دن میں نماز پڑھنے سے منع نہیں کرتا، جو جب بھی چاہے جب کہ وہ سورج کے طلوع اور غروب کے وقت نماز کا ارادہ نہ کریں۔

587- انظر الحديث:3766

588- راجع الحديث:584

589- راجع الحديث:582 صحيح مسلم:3375

33- بَابُ: مَا يُصَلَّى بَعْدَ الْعَصْرِ مِنَ الْفَوَائِتِ وَنَحْوِهَا

عصر کے بعد قضا وغیرہ نماز پڑھنا

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَقَالَ كُرَيْبٌ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ، وَقَالَ: شَغَلَنِي نَاسٌ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ

کریب نے حضرت اُمِ سلمہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے عصر کے بعد دو رکعتیں ادا فرمائیں اور فرمایا کہ مجھے عبدالقیس کے لوگوں نے مشغول رکھا اور ظہر کے بعد دو رکعتیں نہ پڑھ سکا۔

590 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ، قَالَتْ: وَالَّذِي ذَهَبَ بِهِ، مَا تَرَكَهُمَا حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ، وَمَا لَقِيَ اللَّهَ تَعَالَى حَتَّى ثَقُلَ عَنِ الصَّلَاةِ، وَكَانَ يُصَلِّي كَثِيرًا مِنْ صَلَاتِهِ قَاعِدًا - تَعْنِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ - وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيهِمَا، وَلاَ يُصَلِّيهِمَا فِي الْمَسْجِدِ، مَخَافَةَ أَنْ يُثَقِّلَ عَلَى أُمَّتِهِ، وَكَانَ يُحِبُّ مَا يُخَفِّفُ عَنْهُمْ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ قسم ہے اُس ذات کی جو اپنے محبوب کو لے گئی، آپ نے انہیں کبھی ترک نہ فرمایا حتیٰ کہ اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے اور جب آپ ﷺ پر نماز دشوار ہوگئی تو آپ اپنی نماز کا بیشتر حصہ بیٹھ کر پڑھنے لگے یعنی عصر کے بعد دو رکعتیں۔ نبی کریم ﷺ انہیں پڑھتے لیکن مسجد میں نہ پڑھتے تاکہ آپ کی اُمت پر شاق نہ ہو جائے اور آپ اُن کے لیے آسانی کو پسند فرماتے تھے۔

591 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، قَالَتْ عَائِشَةُ: ابْنَ أُخْتِي مَا تَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ عِنْدِي قَطُّ

ہشام کے والدِ ماجد سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: اے بھتیجے! نبی کریم ﷺ نے عصر کے بعد دو رکعتوں کو کبھی نہ چھوڑا۔

592 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَسْوَدِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: " رَكْعَتَانِ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَعُهُمَا سِرًّا وَلاَ عَلاَنِيَةً: رَكْعَتَانِ قَبْلَ صَلاَةِ الصُّبْحِ، وَرَكْعَتَانِ بَعْدَ

موسیٰ بن اسماعیل، عبدالواحد شیبانی عبدالرحمن بن اسود، ان کے والد ماجد سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: دو رکعتوں کو رسول اللہ ﷺ نے خلوت اور جلوت میں ترک نہ فرمایا۔ دو رکعتیں صبح کی نماز سے پہلے اور دو رکعتیں عصر کے بعد۔

-590 انظر الحديث: 1631,593,592,591

-591 راجع الحديث: 590، صحيح مسلم: 573

-592 راجع الحديث: 590، صحيح مسلم: 1933، سنن نسائی: 576

الْعَصْرِ"

593 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: رَأَيْتُ الأَسْوَدَ، وَمَسْرُوقًا، شَهِدَا عَلَى عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِينِي فِي يَوْمٍ بَعْدَ العَصْرِ، إِلَّا صَلَّى رَكْعَتَيْنِ

محمد بن عروہ، شعبہ، ابواسحاق، اسود اور مسروق سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم ﷺ جب عصر کے بعد میرے پاس تشریف لاتے تو دو رکعتیں پڑھتے۔

34 - بَابُ التَّبْكِيرِ بِالصَّلَاةِ فِي يَوْمِ غَيْمٍ

ابر آلود دن میں نماز کی جلدی کرنا

594 - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى هُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، أَنَّ أَبَا المَلِيحِ حَدَّثَهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ بُرَيْدَةَ فِي يَوْمٍ ذِي غَيْمٍ، فَقَالَ: بَكِّرُوا بِالصَّلَاةِ، فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ العَصْرِ حَبِطَ عَمَلُهُ

معاذ بن فضالہ، ہشام، یحییٰ بن ابو کثیر، ابوقلابہ، ابو المليح سے مروی ہے کہ ہم ایک ابر آلود دن میں حضرت بُریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ تھے۔ فرمایا کہ نماز میں جلدی کرو کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے: جس نے نمازِ عصر چھوڑی اُس کے عمل رائیگاں ہو گئے۔

35 - بَابُ الأَذَانِ بَعْدَ ذَهَابِ الوَقْتِ

وقت گزرنے کے بعد اذان کہنا

595 - حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سِرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً، فَقَالَ بَعْضُ القَوْمِ: لَوْ عَرَّسْتَ بِنَا يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: أَخَافُ أَنْ تَنَامُوا عَنِ الصَّلَاةِ قَالَ بِلَالٌ: أَنَا أُوقِظُكُمْ، فَاضْطَجَعُوا، وَأَسْنَدَ بِلَالٌ ظَهْرَهُ إِلَى رَاحِلَتِهِ، فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ فَنَامَ، فَاسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ

عبداللہ بن ابوقتادہ سے مروی ہے کہ اُن کے والدِ ماجد نے فرمایا: ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ رات کے وقت سفر کر رہے تھے۔ کچھ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! کاش! آپ بھی ہمارے ساتھ آرام فرما لیتے۔ فرمایا: مجھے خوف ہے کہ کہیں تم نماز سے نہ رہ جاؤ۔ حضرت بلال نے کہا: میں آپ لوگوں کو جگا دوں گا۔ سب لیٹ گئے اور حضرت بلال نے بھی سواری سے اپنی پشت لگا لی۔ اُن کی آنکھیں اُن پر بوجھل اور سو گئے۔ پس نبی

593- راجع الحدیث:590، صحیح مسلم:1934، سنن ابو داؤد:1279، سنن نسائی:575

594- راجع الحدیث:553

595- سنن ابو داؤد:440,439

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ، فَقَالَ: يَا بِلاَلُ، أَيْنَ مَا قُلْتَ؟ قَالَ: مَا أُلْقِيَتْ عَلَيَّ نَوْمَةٌ مِثْلُهَا قَطُّ، قَالَ: إِنَّ اللَّهَ قَبَضَ أَرْوَاحَكُمْ حِينَ شَاءَ، وَرَدَّهَا عَلَيْكُمْ حِينَ شَاءَ، يَا بِلاَلُ، قُمْ فَأَذِّنْ بِالنَّاسِ بِالصَّلاَةِ فَتَوَضَّأَ، فَلَمَّا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ وَابْيَاضَّتْ، قَامَ فَصَلَّى

کریم ﷺ بیدار ہوئے جب کہ سورج کا کنارا طلوع ہو چکا تھا۔ فرمایا کہ اے بلال! تم نے کیا کہا تھا؟ عرض کی کہ ایسی نیند مجھ پر کبھی نہ طاری کی گئی تھی۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جب چاہا تمہاری روحوں کو قبض کر لیا اور جب چاہا تمہاری جانب واپس لوٹا دیا۔ اے بلال! کھڑے ہو جاؤ اور لوگوں کو نماز کے لیے بلاؤ۔ پس وضو کیا اور جب سورج بلند اور سفید ہو گیا تو کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی۔

36- بَابُ مَنْ صَلَّى بِالنَّاسِ جَمَاعَةً بَعْدَ ذَهَابِ الوَقْتِ

جس نے وقت گزرنے کے بعد لوگوں کو باجماعت نماز پڑھائی

596- حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ، جَاءَ يَوْمَ الخَنْدَقِ، بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَجَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا كِدْتُ أُصَلِّي العَصْرَ، حَتَّى كَادَتِ الشَّمْسُ تَغْرُبُ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاللَّهِ مَا صَلَّيْتُهَا فَقُمْنَا إِلَى بُطْحَانَ، فَتَوَضَّأَ لِلصَّلاَةِ وَتَوَضَّأْنَا لَهَا، فَصَلَّى العَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ صَلَّى بَعْدَهَا المَغْرِبَ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ خندق کے دن سورج غروب ہونے کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور کفارِ قریش کو بُرا بھلا کہنے لگے۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ میں نمازِ عصر نہ پڑھ سکا حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ خدا کی قسم، میں نے بھی نہیں پڑھی۔ پس وہ بطحان کی جانب کھڑے ہوئے تو آپ ﷺ نے نماز کے لیے وضو فرمایا اور ہم نے بھی کیا۔ پس سورج غروب ہونے کے بعد نمازِ عصر پڑھی۔ پھر اُس کے بعد نمازِ مغرب پڑھی۔

37- بَابُ مَنْ نَسِيَ صَلاَةً فَلْيُصَلِّ إِذَا ذَكَرَ، وَلاَ يُعِيدُ إِلَّا تِلْكَ الصَّلاَةَ

جو نماز پڑھنا بھول جائے تو جب یاد آئے پڑھ لے اور اُسی نماز کو پڑھے

وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: مَنْ تَرَكَ صَلاَةً وَاحِدَةً عِشْرِينَ سَنَةً، لَمْ يُعِدْ إِلَّا تِلْكَ الصَّلاَةَ الوَاحِدَةَ

ابراہیم نخعی نے فرمایا کہ جس نے ایک ہی نماز کا بیس سال تک اعادہ نہ کیا تو اُسی ایک نماز کو پڑھے۔

597 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، وَمُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالاَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جسے نماز پڑھنا

596- انظر الحديث: 4112،945،641،598

أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّ إِذَا ذَكَرَهَا، لَا كَفَّارَةَ لَهَا إِلَّا ذَلِكَ (وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي) (طه: 14) ". قَالَ مُوسَى: قَالَ هَمَّامٌ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: بَعْدُ: وَأَقِمِ الصَّلَاةَ للذِّكْرَى . قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَقَالَ حَبَّانُ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، حَدَّثَنَا أَنَسٌ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

یاد نہ رہے تو جب یاد آئے پڑھ لے۔ اس کا کفارہ نہیں ہے مگر یہی" ترجمہ کنز الایمان: اور میری یاد کے لئے نماز قائم رکھ (پارہ ۱۶، طٰہٰ: ۱۴)"۔ حبان، ہمام، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے اسی طرح مروی کی ہے۔

38- بَابُ قَضَاءِ الصَّلَاةِ، الأُولَى فَالأُولَى

598 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى القَطَّانُ، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى هُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: " جَعَلَ عُمَرُ يَوْمَ الخَنْدَقِ يَسُبُّ كُفَّارَهُمْ، وَقَالَ: مَا كِدْتُ أُصَلِّي العَصْرَ حَتَّى غَرَبَتْ، قَالَ: فَنَزَلْنَا بُطْحَانَ، فَصَلَّى بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ صَلَّى المَغْرِبَ"

قضا نمازوں کو ترتیب سے پڑھنا

مسدد، یحییٰ، ہشام، یحییٰ بن ابوکثیر، ابوسلمہ سے مروی ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: غزوۂ خندق کے دن حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کفار کو برا بھلا کہنے لگے کہ میں نمازِ عصر نہ پڑھ سکا حتیٰ کہ سورج غروب ہوگیا۔ راوی کا بیان ہے کہ ہم بطحان میں اُترے اور سورج غروب ہونے کے بعد نماز پڑھی پھر نمازِ مغرب پڑھی۔

39- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ السَّمَرِ بَعْدَ العِشَاءِ

599 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو المِنْهَالِ، قَالَ: انْطَلَقْتُ مَعَ أَبِي إِلَى أَبِي بَرْزَةَ الأَسْلَمِيِّ، فَقَالَ لَهُ أَبِي: حَدِّثْنَا كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي المَكْتُوبَةَ؟ قَالَ: " كَانَ يُصَلِّي الهَجِيرَ - وَهِيَ الَّتِي تَدْعُونَهَا الأُولَى - حِينَ تَدْحَضُ الشَّمْسُ، وَيُصَلِّي العَصْرَ، ثُمَّ يَرْجِعُ أَحَدُنَا إِلَى أَهْلِهِ

عشاء کے بعد باتیں کرنا ناپسندیدہ ہے

ابو المنہال سے مروی ہے کہ میں اپنے والدِ ماجد کے ساتھ حضرت ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ والدِ محترم نے عرض کی کہ ہمیں بتایئے کہ رسول اللہ ﷺ فرض نماز کو کیسے پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا کہ جس کو تم پہلی نماز کہتے ہو اُسے زوال کے بعد پڑھا کرتے تھے اور عصر کی نماز اس وقت پڑھتے کہ کوئی اپنے گھر والوں کے پاس مدینہ منورہ کے آخری

598- راجع الحدیث:596

599- راجع الحدیث:541

فِي أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ - وَنَسِيتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ - قَالَ: وَكَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يُؤَخِّرَ الْعِشَاءَ، قَالَ: وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا، وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا. وَكَانَ يَنْفَتِلُ مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ، حِينَ يَعْرِفُ أَحَدُنَا جَلِيسَهُ، وَيَقْرَأُ مِنَ السِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ"

کنارے تک جا کر واپس لوٹ آتا تو سورج ابھی روشن ہوتا اور مغرب کے بارے میں جو فرمایا وہ مجھے یاد نہ رہا اور عشاء میں دیر کرنے کو آپ ﷺ پسند فرماتے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ آپ اس سے پہلے سونے اور اس کے بعد باتیں کرنے کو ناپسند فرماتے اور آپ صبح کی نماز پڑھ کر ایسے وقت فارغ ہوتے کہ ہم میں سے ہر کوئی اپنے ساتھی کو پہچان لیتا اور ساٹھ سے سو آیتیں تک تلاوت فرماتے۔

40- بَابُ السَّمَرِ فِي الْفِقْهِ وَالْخَيْرِ بَعْدَ الْعِشَاءِ

عشاء کے بعد فقہ اور بھلائی کی باتیں کرنا

600 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الصَّبَّاحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ، حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: انْتَظَرْنَا الْحَسَنَ وَرَاثَ عَلَيْنَا حَتَّى قَرُبْنَا مِنْ وَقْتِ قِيَامِهِ فَجَاءَ فَقَالَ: دَعَانَا جِيرَانُنَا هَؤُلَاءِ، ثُمَّ قَالَ: قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: انْتَظَرْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، حَتَّى كَانَ شَطْرُ اللَّيْلِ يَبْلُغُهُ، فَجَاءَ فَصَلَّى لَنَا، ثُمَّ خَطَبَنَا، فَقَالَ: أَلَا إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا ثُمَّ رَقَدُوا، وَإِنَّكُمْ لَمْ تَزَالُوا فِي صَلَاةٍ مَا انْتَظَرْتُمُ الصَّلَاةَ - قَالَ الْحَسَنُ - وَإِنَّ الْقَوْمَ لَا يَزَالُونَ بِخَيْرٍ مَا انْتَظَرُوا الْخَيْرَ قَالَ قُرَّةُ: هُوَ مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قرۃ بن خالد سے مروی ہے کہ ہم نے حسن بصری کا انتظار کیا لیکن انہوں نے تاخیر کردی، حتیٰ کہ اُن کے اُٹھنے کا وقت ہوگیا۔ وہ تشریف لائے اور فرمایا کہ ہمیں ان ہمسایوں نے بلالیا تھا۔ پھر ارشاد ہوا کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ایک رات ہم نبی کریم ﷺ انتظار کرتے رہے حتیٰ کہ آدھی رات ہوگئی۔ آپ ﷺ تشریف لائے اور ہمیں نماز پڑھائی۔ پھر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: لوگ نماز پڑھ کر سو بھی گئے اور تم مسلسل نماز میں ہی رہے جب سے نماز کے انتظار میں ہو۔ حسن بصری کا قول ہے کہ لوگ ہمیشہ خیر کے ساتھ رہیں گے جب تک خیر کے منتظر رہیں گے۔ قرہ نے کہا کہ حضرت انس کی یہ حدیث مرفوع ہے۔

601 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی ظاہری حیات کے آخر

600- راجع الحدیث:572

601- راجع الحدیث:116

اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، وَأَبُو بَكْرِ ابْنُ أَبِي حَثْمَةَ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلاَةَ العِشَاءِ فِي آخِرِ حَيَاتِهِ، فَلَمَّا سَلَّمَ، قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَرَأَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هَذِهِ، فَإِنَّ رَأْسَ مِائَةٍ، لاَ يَبْقَى مِمَّنْ هُوَ اليَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الأَرْضِ أَحَدٌ فَوَهِلَ النَّاسُ فِي مَقَالَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِلَى مَا يَتَحَدَّثُونَ مِنْ هَذِهِ الأَحَادِيثِ، عَنْ مِائَةِ سَنَةٍ، وَإِنَّمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ يَبْقَى مِمَّنْ هُوَ اليَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الأَرْضِ يُرِيدُ بِذَلِكَ أَنَّهَا تَخْرِمُ ذَلِكَ القَرْنَ

میں نمازِ عشاء پڑھی جب سلام پھیرا تو نبی کریم ﷺ نے کھڑے ہو کر فرمایا: اپنی اِس رات کو یاد رکھنا کیونکہ سو سال گزرنے پر آج جو زمین کی پیٹھ پر ہیں اُن میں سے کوئی بھی باقی نہ بچے گا۔ نبی کریم ﷺ کے اس ارشاد کو سمجھنے میں بعض لوگوں سے وہ ہوا جو اس سو سال سے متعلقہ حدیثوں کو آگے بیان کرتے حالانکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ آج جو زمین کی پیٹھ پر ہیں اُن میں سے کوئی بھی باقی نہ رہے گا۔ اس سے آپ کی مراد یہ تھی کہ یہ قرن (صدی یا زمانہ) ختم ہو جائے گا۔

41- بَابُ السَّمَرِ مَعَ الضَّيْفِ وَالأَهْلِ

اہل خانہ اور مہمانوں کے ساتھ عشاء کے بعد بات چیت کرنا

602 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، أَنَّ أَصْحَابَ الصُّفَّةِ، كَانُوا أُنَاسًا فُقَرَاءَ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ اثْنَيْنِ فَلْيَذْهَبْ بِثَالِثٍ، وَإِنْ أَرْبَعٌ فَخَامِسٌ أَوْ سَادِسٌ وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ جَاءَ بِثَلاَثَةٍ، فَانْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشَرَةٍ، قَالَ: فَهُوَ أَنَا وَأَبِي وَأُمِّي - فَلاَ أَدْرِي قَالَ: وَامْرَأَتِي وَخَادِمٌ - بَيْنَنَا وَبَيْنَ بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ تَعَشَّى عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ لَبِثَ حَيْثُ صُلِّيَتِ العِشَاءُ، ثُمَّ رَجَعَ، فَلَبِثَ حَتَّى تَعَشَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَ بَعْدَ مَا مَضَى مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللَّهُ، قَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ: وَمَا حَبَسَكَ عَنْ أَضْيَافِكَ - أَوْ

حضرت عبدالرحمن بن ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ اصحابِ صفہ درویش صفت لوگ تھے، چنانچہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس کے پاس دو شخصوں کا کھانا ہو تو وہ تیسرا لے جائے اور چار کا ہو تو پانچواں یا چھٹا اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تین حضرات کو لے آئے اور نبی کریم ﷺ دس کو۔ فرمایا کہ میں، میرے والدِ ماجد اور والدۂ محترمہ اور میں (ابوعثمان کو) نہیں جانتا کہ میری بیوی اور خادم بھی فرمایا کہ میرے اور حضرت ابوبکر کے گھر میں تھے اور حضرت ابوبکر نے شام کا کھانا نبی کریم ﷺ کے ہمراہ کھایا۔ پھر وہیں ٹھہرے رہے حتیٰ کہ عشاء کی نماز پڑھی گئی۔ پھر واپس لوٹے اور وہیں ٹھہرے رہے حتیٰ کہ نبی کریم ﷺ نے آرام بھی فرما لیا۔ پھر کچھ رات گزرے تشریف لائے۔ اُن کی اہلیہ محترمہ نے عرض کی کہ آپ کو اپنے مہمانوں کے پاس

-602 انظر الحدیث: 6141,6140,3581' صحیح مسلم: 5334,5333' سنن ابو داؤد: 3271,3270

قَالَتْ: ضَيْفِكَ - قَالَ: أَوَمَا عَشَّيْتِهِمْ؟ قَالَتْ: أَبَوْا حَتَّى تَجِيءَ، قَدْ عُرِضُوا فَأَبَوْا. قَالَ: فَذَهَبْتُ أَنَا فَاخْتَبَأْتُ، فَقَالَ يَا غُنْثَرُ فَجَدَّعَ وَسَبَّ، وَقَالَ: كُلُوا لَا هَنِيئًا. فَقَالَ: وَاللَّهِ لَا أَطْعَمُهُ أَبَدًا. وَايْمُ اللَّهِ، مَا كُنَّا نَأْخُذُ مِنْ لُقْمَةٍ إِلَّا رَبَا مِنْ أَسْفَلِهَا أَكْثَرُ مِنْهَا - قَالَ: يَعْنِي حَتَّى شَبِعُوا - وَصَارَتْ أَكْثَرَ مِمَّا كَانَتْ قَبْلَ ذَلِكَ، فَنَظَرَ إِلَيْهَا أَبُو بَكْرٍ فَإِذَا هِيَ كَمَا هِيَ أَوْ أَكْثَرُ مِنْهَا، فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ: يَا أُخْتَ بَنِي فِرَاسٍ مَا هَذَا؟ قَالَتْ: لَا وَقُرَّةِ عَيْنِي، لَهِيَ الْآنَ أَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ ذَلِكَ بِثَلَاثِ مَرَّاتٍ، فَأَكَلَ مِنْهَا أَبُو بَكْرٍ، وَقَالَ: إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ - يَعْنِي يَمِينَهُ - ثُمَّ أَكَلَ مِنْهَا لُقْمَةً، ثُمَّ حَمَلَهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَصْبَحَتْ عِنْدَهُ، وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمٍ عَقْدٌ فَمَضَى الْأَجَلُ، فَفَرَّقَنَا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا، مَعَ كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ أُنَاسٌ، اللَّهُ أَعْلَمُ كَمْ مَعَ كُلِّ رَجُلٍ، فَأَكَلُوا مِنْهَا أَجْمَعُونَ، أَوْ كَمَا قَالَ

آنے سے کس چیز نے روکے رکھا؟ فرمایا کہ کیا انہیں کھانا نہیں کھلایا؟ عرض کی کہ انہوں نے انکار کر دیا حتیٰ کہ آپ آئیں حالانکہ پیش کیا گیا تھا مگر انکار کیا۔ راوی کا بیان ہے کہ میں جا کر چھپ گیا۔ فرمایا: اے نا ہنجار! اور بھی سخت لفظ کہے اور فرمایا: کھاؤ تمہیں خوشی نہ ہو اور کہا کہ میں اِسے کبھی نہیں کھاؤں گا۔ خدا کی قسم ہم جو لقمہ بھی اٹھاتے تو اُس کے نیچے اُس سے بہت زیادہ ہو جاتا۔ پس سب شکم سیر ہو گئے اور جو پہلے تھا اُس سے بھی زیادہ بچ رہ گیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُس کی جانب دیکھا تو وہ اتنا ہی یا اُس سے زیادہ تھا۔ پس اپنی اہلیہ سے فرمایا: اے بنی فراش! کی بہن! یہ کیا ہے؟ عرض کی: میری آنکھوں کی ٹھنڈک کی قسم، اب تو اس سے تین گنا بڑھ کر ہے۔ پس حضرت ابوبکر نے بھی اُس سے کھایا اور فرمایا کہ وہ قسم شیطان کی طرف سے تھی۔ پھر اُس میں سے ایک لقمہ کھا کر اُسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت با برکت میں لے گئے اور وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہا۔ ہمارے اور قوم کے درمیان معاہدہ تھا جس کی میعاد ختم ہو گئی تو بارہ افراد اُن سے علیحدہ ہو گئے اور ہر ایک کے ساتھ کتنے افراد تھے۔ یہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ پس اُس میں سے اُن سب نے کھایا جو کچھ فرمایا۔

☆☆☆☆☆

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

10 - كِتَابُ الأَذَانِ

اذان کا بیان

1 - بَابُ بَدْءِ الأَذَانِ

اذان کی ابتدا

وَقَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: (وَإِذَا نَادَيْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ اتَّخَذُوهَا هُزُوًا وَلَعِبًا ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَعْقِلُونَ)، وَقَوْلُهُ (إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ) (الجمعة:9)

ارشاد ربانی ہے: "ترجمہ کنزالایمان: اور جب تم نماز کے لئے اذان دو تو اسے ہنسی کھیل بناتے ہیں یہ اس لئے کہ وہ نرے بے عقل لوگ ہیں (پارہ۶، المآئدہ:۵۸)" نیز فرمایا" ترجمہ کنزالایمان: جب نماز کی اذان ہو جمعہ کے دن"

603 - حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ الحَذَّاءُ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: ذَكَرُوا النَّارَ وَالنَّاقُوسَ، فَذَكَرُوا اليَهُودَ وَالنَّصَارَى فَأُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الأَذَانَ، وَأَنْ يُوتِرَ الإِقَامَةَ

ابو قلابہ سے مروی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: لوگوں نے آگ اور ناقوس کا ذکر کیا تو یہود ونصاریٰ یاد آ گئے۔ پس حضرت بلال کو حکم دیا گیا کہ اذان دو دو دفعہ اور اقامت ایک ایک دفعہ کہیں۔

فائدہ: اذان کے لغوی معنی اعلان واطلاع عام ہے۔ رب فرماتا ہے: "وَأَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ" اور فرماتا ہے: "فَأَذَّنَ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ"۔ شریعت میں خاص الفاظ سے نماز کی اطلاع کا نام اذان ہے۔ سب سے پہلی اذان ہے جبریل امین نے معراج کی رات بیت المقدس میں دی جب حضور نے سارے نبیوں کو نماز پڑھائی، مگر مسلمانوں میں ہجرت کے بعد ۱ھ میں شروع ہوئی جس کا واقعہ آگے آ رہا ہے۔ (درمختار) خیال رہے کہ اذان نماز پنجگانہ اور جمعہ کے سوا کسی نماز کے لیے سنت نہیں۔ نماز کے علاوہ ۹ جگہ اذان کہنا مستحب ہے: بچے کے کان میں، آگ لگتے وقت، جنگ میں، جنات کے غلبہ کے وقت، غمزدہ اور غصے والے کے کان میں، مسافر جب راستہ بھول جائے، مرگی والے کے پاس، میت کو دفن کرنے کے بعد قبر پر۔ (درمختار، وشامی) مرقات میں ہے کہ حضرت علی مرتضےٰ فرماتے ہیں ایک دن مجھے حضور نے غمگین پایا فرمایا علی! اپنے کان میں کسی سے اذان کہلوالو، اذانِ نماز اسلامی شعار میں سے ہے اگر کوئی قوم اذان چھوڑ دے تو ان پر جہاد کیا جاسکتا ہے۔ خیال رہے کہ امام اعظم کے نزدیک اذان وتکبیر یکساں ہیں، تکبیر میں صرف "قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ" زیادہ ہے۔ (مراۃ المناجیح ج۱ص۵۴۵)

604 - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا

نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ

-603 انظر الحدیث: 3457,607,606,605، صحیح مسلم: 839,838,837,836، سنن ابو داؤد: 509,508، سنن ترمذی: 193، سنن نسائی: 626، سنن ابن ماجہ: 730,729

-604 سنن نسائی: 625، سنن ترمذی: 190

عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ، كَانَ يَقُولُ: كَانَ الْمُسْلِمُونَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ يَجْتَمِعُونَ فَيَتَحَيَّنُونَ الصَّلاَةَ لَيْسَ يُنَادَى لَهَا، فَتَكَلَّمُوا يَوْمًا فِي ذَلِكَ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: اتَّخِذُوا نَاقُوسًا مِثْلَ نَاقُوسِ النَّصَارَى، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: بَلْ بُوقًا مِثْلَ قَرْنِ الْيَهُودِ، فَقَالَ عُمَرُ: أَوَلاَ تَبْعَثُونَ رَجُلًا يُنَادِي بِالصَّلاَةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا بِلاَلُ قُمْ فَنَادِ بِالصَّلاَةِ

عنہما فرمایا کرتے: مسلمان جب مدینہ منورہ میں آئے تو نماز کے لیے اندازے سے اکٹھا ہوجایا کرتے اور اس کے لیے کوئی اعلان نہیں ہوتا تھا۔ ایک دن انہوں نے اس بارے میں بات کی۔ کچھ نے کہا کہ ہم نصاریٰ کی طرح ناقوس بجایا کریں اور کچھ نے کہا کہ یہود کی طرح سنکھ۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ کیا ہم ایک شخص کو مقرر نہ کردیں تو نماز کا اعلان کیا کرے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے بلال! کھڑے ہو کر نماز کا اعلان کرو۔

2 - بَابٌ: الأَذَانُ مَثْنَى مَثْنَى

اذان دو دو دفعہ ہے

605 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: أُمِرَ بِلاَلٌ أَنْ يَشْفَعَ الأَذَانَ، وَأَنْ يُوتِرَ الإِقَامَةَ، إِلَّا الإِقَامَةَ

سلیمان بن حرب، حماد بن زید، سماک بن عطیہ، ایوب، ابوقلابہ سے مروی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: حضرت بلال کو حکم دیا گیا کہ اذان کے کلمات دو دو مرتبہ اور اقامت کے کلمات ایک ایک دفعہ کہیں سوائے قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ کے۔

606 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ سَلاَمٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا خَالِدٌ الحَذَّاءُ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: لَمَّا كَثُرَ النَّاسُ قَالَ: ذَكَرُوا أَنْ يَعْلَمُوا وَقْتَ الصَّلاَةِ بِشَيْءٍ يَعْرِفُونَهُ، فَذَكَرُوا أَنْ يُورُوا نَارًا، أَوْ يَضْرِبُوا نَاقُوسًا فَأُمِرَ بِلاَلٌ أَنْ يَشْفَعَ الأَذَانَ، وَأَنْ يُوتِرَ الإِقَامَةَ

محمد بن سلام، عبدالوہاب ثقفی، خالد الحذاء، ابوقلابہ سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب لوگ زیادہ ہوگئے تو انہوں نے ذکر کیا کہ نماز کے وقت کی ایسی علامت مقرر کی جائے جس سے لوگوں کو علم ہوجائے۔ کچھ نے ذکر کیا کہ آگ جلائی جائے یا ناقوس بجایا جائے پس حضرت بلال کو حکم دیا گیا کہ اذان کے کلمات دو دو دفعہ اور اقامت کے کلمات ایک ایک دفعہ کہیں۔

3 - بَابٌ: الإِقَامَةُ وَاحِدَةٌ، إِلَّا قَوْلَهُ قَدْ قَامَتِ الصَّلاَةُ

کلماتِ اقامت ایک ایک دفعہ سوائے قد قامت الصلاۃ کے

-605 راجع الحدیث: 603

-606 انظر الحدیث: 603، راجع الحدیث: 603

607 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: أُمِرَ بِلاَلٌ أَنْ يَشْفَعَ الأَذَانَ، وَأَنْ يُوتِرَ الإِقَامَةَ قَالَ إِسْمَاعِيلُ: فَذَكَرْتُ لِأَيُّوبَ، فَقَالَ: إِلَّا الإِقَامَةَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت بلال (رضی اللہ عنہ) کو حکم دیا گیا کہ وہ اذان (میں کلمات) دہرائیں اور اقامت میں ایک دفعہ رکھیں۔

4 - بَابُ فَضْلِ التَّأْذِينِ

اذان کہنے کی فضیلت

608 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " إِذَا نُودِيَ لِلصَّلاَةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ، وَلَهُ ضُرَاطٌ، حَتَّى لاَ يَسْمَعَ التَّأْذِينَ، فَإِذَا قَضَى النِّدَاءَ أَقْبَلَ، حَتَّى إِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلاَةِ أَدْبَرَ، حَتَّى إِذَا قَضَى التَّثْوِيبَ أَقْبَلَ، حَتَّى يَخْطِرَ بَيْنَ المَرْءِ وَنَفْسِهِ، يَقُولُ: اذْكُرْ كَذَا، اذْكُرْ كَذَا، لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ حَتَّى يَظَلَّ الرَّجُلُ لاَ يَدْرِي كَمْ صَلَّى "

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب نماز کے لیے اذان کہی جاتی ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے اور اُس کی ریح خارج ہوتی جاتی ہے۔ حتیٰ کہ اذان کی آواز سنائی نہیں دیتی۔ جب اذان مکمل ہوجاتی ہے تو واپس آتا ہے، حتیٰ کہ جب اقامت کہی جائے تو بھاگتا ہے اور مکمل ہوجائے تو واپس لوٹتا ہے اور آدمی کے دل میں وسوسے ڈالتا ہے اور کہتا ہے کہ فلاں فلاں باتیں یاد کرو جو یاد نہیں ہوتیں اور آدمی کو یاد نہیں رہتا کہ کتنی نماز پڑھی ہے۔

5 - بَابُ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالنِّدَاءِ

بلند آواز سے اذان کہنا

وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ العَزِيزِ: أَذِّنْ أَذَانًا سَمْحًا وَإِلَّا فَاعْتَزِلْنَا

حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا کہ اذان واضح ورنہ ایک جانب ہوجاؤ۔

609 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ الأَنْصَارِيِّ ثُمَّ المَازِنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الخُدْرِيَّ، قَالَ لَهُ: إِنِّي أَرَاكَ تُحِبُّ الغَنَمَ وَالبَادِيَةَ، فَإِذَا كُنْتَ فِي غَنَمِكَ، أَوْ بَادِيَتِكَ، فَأَذَّنْتَ بِالصَّلاَةِ

عبدالرحمن بن عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابوصعصہ انصاری مازنی کے والدِ ماجد سے مروی ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن سے فرمایا: میں دیکھتا ہوں کہ تم بکریوں اور جنگل کو محبوب رکھتے ہو جب تم اپنی بکریوں یا جنگل میں ہوا کرو تو نماز کے لیے اذان کہو اور خوب بلند آواز سے کہو کیونکہ مؤذن کی اذان کو جو بھی

607- راجع الحدیث:603

608- انظر الحدیث:3285,1232,1231,1222 سنن ابوداؤد:516 سنن نسائی:669

609- انظر الحدیث:7548,3296 سنن نسائی:643 سنن ابن ماجہ:723

فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالنِّدَاءِ، فَإِنَّهُ: لاَ يَسْمَعُ مَدَى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ، جِنٌّ وَلاَ إِنْسٌ وَلاَ شَيْءٌ، إِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ . قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جن یا انسان یا دوسری مخلوق سُنے گی وہ قیامت کے دن اُس کے لیے گواہی دے گی۔ حضرت ابوسعید نے فرمایا کہ میں نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے سُنی۔

6 - بَابُ مَا يُحْقَنُ بِالأَذَانِ مِنَ الدِّمَاءِ

اذان کی وجہ سے خون کا ممنوع ہونا

610 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا غَزَا بِنَا قَوْمًا، لَمْ يَكُنْ يَغْزُو بِنَا حَتَّى يُصْبِحَ وَيَنْظُرَ، فَإِنْ سَمِعَ أَذَانًا كَفَّ عَنْهُمْ، وَإِنْ لَمْ يَسْمَعْ أَذَانًا أَغَارَ عَلَيْهِمْ، قَالَ: فَخَرَجْنَا إِلَى خَيْبَرَ، فَانْتَهَيْنَا إِلَيْهِمْ لَيْلًا، فَلَمَّا أَصْبَحَ وَلَمْ يَسْمَعْ أَذَانًا رَكِبَ، وَرَكِبْتُ خَلْفَ أَبِي طَلْحَةَ، وَإِنَّ قَدَمِي لَتَمَسُّ قَدَمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَخَرَجُوا إِلَيْنَا بِمَكَاتِلِهِمْ وَمَسَاحِيهِمْ، فَلَمَّا رَأَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالُوا: مُحَمَّدٌ وَاللَّهِ، مُحَمَّدٌ وَالخَمِيسُ، قَالَ: فَلَمَّا رَآهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، خَرِبَتْ خَيْبَرُ، إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ (فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ) (الصافات: 177) "

حضرت انس سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب ہمارے ساتھ کسی قوم سے جنگ کرتے تو صبح تک ٹھہرے رہتے اور انتظار کرتے۔ اگر اذان سُنتے تو اُن سے ہاتھ روک لیتے اور اگر اذان نہ سُنتے تو اُن پر حملہ کرتے ہم خیبر کی جانب نکلے اور ان کے پاس رات کے وقت پہنچے۔ جب صبح ہوئی اور اذان نہ سُنی تو سوار ہو گئے اور میں حضرت ابوطلحہ کے پیچھے سوار ہو گیا اور میرا قدم نبی کریم ﷺ کے قدم مبارک سے چھو ہو جاتا تھا۔ وہ ہماری جانب اپنے تھیلے اور کلہاڑیاں لے کر نکلے۔ جب انہوں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا تو کہا: محمد، خدا کی قسم، محمد اور فوج جب رسول اللہ ﷺ نے انہیں دیکھا تو کہا: اَللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ خیبر برباد ہو گیا۔ ہم جب کسی قوم کے میدان میں اُترتے ہیں تو ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح اچھی نہیں ہوتی۔

7 - بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا سَمِعَ المُنَادِي

جب اذان سُنے تو کیا کہے؟

611 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ، فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ المُؤَذِّنُ

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابن شہاب، عطاء بن یزید لیثی، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اذان سنو تو وہی کہو جو مؤذن کہتا ہے۔

-610 انظر الحدیث: 371

-611 صحیح مسلم: 846، سنن ترمذی: 208، سنن نسائی: 672، سنن ابن ماجہ: 720

612 - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الحَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ طَلْحَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ يَوْمًا، فَقَالَ مِثْلَهُ، إِلَى قَوْلِهِ: وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ

معاذ بن فضالہ، ہشام، یحییٰ، محمد ابن ابراہیم بن حارث، عیسیٰ بن طلحہ سے مروی ہے کہ ایک دن میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ۔ تک وہی کہتے سنا جو مؤذن کہہ رہا تھا۔

613 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى - نَحْوَهُ - قَالَ يَحْيَى: وَحَدَّثَنِي بَعْضُ إِخْوَانِنَا، أَنَّهُ قَالَ: لَمَّا قَالَ: حَيَّ عَلَى الصَّلاَةِ، قَالَ: لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، وَقَالَ: هَكَذَا سَمِعْنَا نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

اسحاق، وہب بن جریر، ہشام نے یحییٰ سے اُسی طرح مروی کی ہے۔ یحییٰ نے فرمایا کہ ہمارے چند بھائیوں نے ہم سے حدیث بیان کی کہ انہوں (حضرت معاویہ) نے مؤذن سے حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ سُن کر لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللهِ۔ کہا اور فرمایا کہ ہم نے نبی کریم ﷺ کو یونہی کہتے ہوئے سُنا۔

8 - بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ النِّدَاءِ

اذان کے بعد کی دعا

614 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ المُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ: اللَّهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ، وَالصَّلاَةِ القَائِمَةِ آتِ مُحَمَّدًا الوَسِيلَةَ وَالفَضِيلَةَ، وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتَهُ، حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ القِيَامَةِ"

علی بن عیاش، شعیب بن ابوحمزہ، محمد بن المنکدر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اذان سُن کر یہ دعا کرے: "اے اللہ! اس دعوت کامل اور قائم ہونے والی نماز کے رب! محمد کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور انہیں مقام محمود پر کھڑا کر۔" تو اُس کے لیے قیامت کے روز میری شفاعت حلال ہوگئی۔

9 - بَابُ الِاسْتِهَامِ فِي الأَذَانِ

اذان کے لیے قرعہ اندازی

وَيُذْكَرُ: أَنَّ أَقْوَامًا اخْتَلَفُوا فِي الأَذَانِ فَأَقْرَعَ بَيْنَهُمْ سَعْدٌ

مذکور ہے کہ بعض لوگوں میں اذان کے بارے میں اختلاف ہوا تو حضرت سعد نے اُن کے درمیان قرعہ ڈالا۔

615 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے

612- انظر الحدیث: 914,613

613- راجع الحدیث: 612

614- انظر الحدیث: 4719' سنن ابوداؤد: 529' سنن ترمذی: 211' سنن نسائی: 679' سنن ابن ماجہ: 722

615- انظر الحدیث: 2689,721,654' صحیح مسلم: 980' سنن ابوداؤد: 225' سنن نسائی: 670,539

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ، ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهِمُوا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوا، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهْجِيرِ لَاسْتَبَقُوا إِلَيْهِ، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ، لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر لوگوں کو علم ہوتا کہ اذان اور پہلی صف میں کیا ہے اور پھر قرعہ ڈالے بغیر حاصل نہ کر سکتے تو قرعہ ڈالتے کرتے اور اگر علم ہوتا کہ ظہر میں جلدی کرنا کیسا ہے تو اُس کی طرف جلدی کرتے اور اگر علم ہوتا کہ عشاء اور فجر کیا ہے تو ان میں حاضر ہوتے خواہ گھٹنوں کے بل آنا پڑتا۔

10 - بَابُ الْكَلَامِ فِي الْأَذَانِ

دورانِ اذان باتیں کرنا

وَتَكَلَّمَ سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ فِي أَذَانِهِ وَقَالَ الْحَسَنُ: لَا بَأْسَ أَنْ يَضْحَكَ وَهُوَ يُؤَذِّنُ أَوْ يُقِيمُ

سلیمان بن صرد نے دورانِ اذان باتیں کیں اور حسن بصری نے فرمایا کہ ہنسنے میں حرج نہیں خواہ وہ اذان یا اقامت کہہ رہا ہو۔

616 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ، وَعَبْدِ الْحَمِيدِ صَاحِبِ الزِّيَادِيِّ، وَعَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ: خَطَبَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ فِي يَوْمٍ رَدْغٍ، فَلَمَّا بَلَغَ الْمُؤَذِّنُ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، فَأَمَرَهُ أَنْ يُنَادِيَ الصَّلَاةُ فِي الرِّحَالِ، فَنَظَرَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ، فَقَالَ: فَعَلَ هَذَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ وَإِنَّهَا عَزْمَةٌ

عبدالحمید صاحب الزیادی اور عاصم احول سے مروی ہے کہ عبداللہ بن حارث نے فرمایا: حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ہمیں ایک بارش والے روز میں خطبہ دیا۔ جب مؤذن حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ پر پہنچا تو آپ نے اُسے اَلصَّلٰوۃُ فِی الرِّجَالِ کہنے کا حکم فرمایا۔ کچھ لوگ آپ کی طرف دیکھنے لگے فرمایا: یہ انہوں نے (حضور ﷺ نے) کیا جو مجھ سے بہتر تھے اور یہ افضل ہے۔

11 - بَابُ أَذَانِ الْأَعْمَى إِذَا كَانَ لَهُ مَنْ يُخْبِرُهُ

نابینا کا اذان دینا جب کہ اُسے وقت بتانے والا ہو

617 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ

سالم بن عبداللہ کے والدِ ماجد سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلال رات میں اذان کہتے ہیں لہٰذا کھاتے پیتے رہا کرو حتیٰ کہ ابن اُمِّ مکتوم اذان

616- انظر الحدیث: 901,668 صحیح مسلم: 1603,1602 سنن ابو داؤد: 1066 سنن ابن ماجہ: 939

617- انظر الحدیث: 7248,2656,1918,623,620

بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ، فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ. ثُمَّ قَالَ: وَكَانَ رَجُلًا أَعْمَى، لَا يُنَادِي حَتَّى يُقَالَ لَهُ: أَصْبَحْتَ أَصْبَحْتَ

کہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ نابینا تھے اور اُس وقت تک اذان نہیں کہتے تھے جب تک یہ نہ کہا جاتا کہ صبح ہوگئی، صبح ہوگئی۔

12- بَابُ الأَذَانِ بَعْدَ الفَجْرِ

صبح صادق کے بعد اذان کہنا

618 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: أَخْبَرَتْنِي حَفْصَةُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اعْتَكَفَ المُؤَذِّنُ لِلصُّبْحِ، وَبَدَا الصُّبْحُ، صَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ تُقَامَ الصَّلَاةُ

نافع سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: مجھے حضرت حفصہ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ کا معمول یہ تھا کہ موذن جب صبح کی اذان کہہ لیتا تو آپ ﷺ نماز کھڑی ہونے سے پہلے ہلکی پھلکی دو رکعتیں پڑھ لیا کرتے تھے۔

619 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ بَيْنَ النِّدَاءِ وَالإِقَامَةِ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ

ابوسلمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ ہلکی سی دو رکعتیں پڑھ لیا کرتے، اذان اور نمازِ فجر کی اقامت کے درمیان میں۔

620 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ بِلَالًا يُنَادِي بِلَيْلٍ، فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ

عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلال رات میں اذان کہتے ہیں لہٰذا کھاتے پیتے رہا کرو حتیٰ کہ ابن اُمّ مکتوم اذان کہیں۔

13- بَابُ الأَذَانِ قَبْلَ الفَجْرِ

فجر طلوع ہونے سے پہلے اذان کہنا

621 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا

ابوعثمان النہدی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی

-618 انظر الحدیث: 1181,1173، صحیح مسلم: 1677,1676,1675,1674,1673، سنن ترمذی: 433، سنن نسائی: 1759,582، سنن ابن ماجہ: 1145

-619 انظر الحدیث: 1159، صحیح مسلم: 1680

-620 سنن نسائی: 636

-621 انظر الحدیث: 7247,5298، صحیح مسلم: 2538,2536، سنن ابوداؤد: 2347، سنن نسائی: 2169,640، سنن ابن ماجہ: 1696

زُهَيْرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَمْنَعَنَّ أَحَدَكُمْ - أَوْ أَحَدًا مِنْكُمْ - أَذَانُ بِلَالٍ مِنْ سَحُورِهِ، فَإِنَّهُ يُؤَذِّنُ - أَوْ يُنَادِي بِلَيْلٍ - لِيَرْجِعَ قَائِمَكُمْ، وَلِيُنَبِّهَ نَائِمَكُمْ، وَلَيْسَ أَنْ يَقُولَ الفَجْرُ - أَوِ الصُّبْحُ - وَقَالَ بِأَصَابِعِهِ وَرَفَعَهَا إِلَى فَوْقُ وَطَأْطَأَ إِلَى أَسْفَلُ حَتَّى يَقُولَ هَكَذَا وَقَالَ زُهَيْرٌ: بِسَبَّابَتَيْهِ إِحْدَاهُمَا فَوْقَ الأُخْرَى، ثُمَّ مَدَّهَا عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ

اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے بلال کی اذان اُسے اپنی سحری سے نہ روکے کیونکہ وہ رات میں اذان کہتے ہیں تاکہ تمہارا قیام کرنے والا فارغ ہوجائے اور تمہارا سونے والا جاگ ہوجائے اور یہ نہیں کہ کوئی اُسے فجر یا صبح کہے اور اپنی انگلیوں سے بتایا کہ انہیں اُوپر اٹھایا، پھر نیچے لے آئے، حتیٰ کہ اس طرح ہوجائے: زہیر نے فرمایا کہ اپنی شہادت کی دونوں انگلیوں ایک دوسری کے اوپر رکھیں۔ پھر اُنہیں دائیں اور بائیں جانب دراز کردیا (یعنی سفیدی پھیلنے کا اشارہ)۔

622و623 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ: عُبَيْدُ اللَّهِ، حَدَّثَنَا عَنِ القَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، وَعَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ح وَحَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ عِيسَى المَرْوَزِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الفَضْلُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنِ القَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ، فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُؤَذِّنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ

اسحاق، ابواُسامہ، عبیداللہ، قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اور نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اور نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یوسف بن عیسیٰ، فضل، عُبید اللہ بن عمر، قاسم بن محمد، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بلال رات میں اذان کہتے ہیں لہٰذا تم کھاتے پیتے رہا کرو حتیٰ کہ ابن اُمِ مکتوم اذان کہیں۔

14 - بَابٌ: كَمْ بَيْنَ الأَذَانِ وَالإِقَامَةِ وَمَنْ يَنْتَظِرُ الإِقَامَةَ

اذان اور اقامت کے درمیان کتنا وقفہ ہو

624 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الوَاسِطِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنِ الجُرَيْرِيِّ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ المُزَنِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

اسحاق واسطی، خالد، جریری، ابن بُریدہ، حضرت عبداللہ بن مغفل مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا: دونوں اذانوں

622,623- راجع الحدیث: 617 'صحیح مسلم: 2534,844 'سنن نسائی: 638

624- انظر الحدیث: 627 'صحیح مسلم: 1937 'سنن ابوداؤد: 1283 'سنن ترمذی: 185 'سنن نسائی: 680 'سنن ابن ماجہ: 1162

وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ ثَلَاثًا لِمَنْ شَاءَ

(اذان و اقامت) کے درمیان ایک نماز کا وقفہ ہے جو پڑھنا چاہے۔

625 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ الأَنْصَارِيَّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ المُؤَذِّنُ إِذَا أَذَّنَ قَامَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْتَدِرُونَ السَّوَارِيَ، حَتَّى يَخْرُجَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم وَهُمْ كَذَلِكَ، يُصَلُّونَ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ المَغْرِبِ، وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَ الأَذَانِ وَالإِقَامَةِ شَيْءٌ، قَالَ عُثْمَانُ بْنُ جَبَلَةَ، وَأَبُو دَاوُدَ: عَنْ شُعْبَةَ، لَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا إِلَّا قَلِيلٌ

عمرو بن عامر انصاری سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: مؤذن جب اذان کہتا تو نبی کریم ﷺ کے صحابہ کھڑے ہوکر ستونوں کے پاس چلے جاتے حتیٰ کہ نبی کریم ﷺ باہر تشریف لے آتے اور وہ اُسی طرح مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھ رہے ہوتے اور اذان و اقامت کے درمیان وقفہ نہ ہوتا تھا۔ عثمان بن جبلہ اور ابوداؤد، شعبہ، سے مروی ہے کہ ان دونوں (اذان و اقامت) کے درمیان وقفہ نہیں ہوتا تھا مگر تھوڑا۔

15 - بَابُ مَنِ انْتَظَرَ الإِقَامَةَ

جو اقامت کا انتظار کرے

626 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَكَتَ المُؤَذِّنُ بِالأُولَى مِنْ صَلَاةِ الفَجْرِ قَامَ، فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الفَجْرِ، بَعْدَ أَنْ يَسْتَبِينَ الفَجْرُ، ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الأَيْمَنِ، حَتَّى يَأْتِيَهُ المُؤَذِّنُ لِلإِقَامَةِ

ابوالیمان، شعیب، زہری، عُروہ بن زُبیر سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: مؤذن جب فجر کی اذان کہہ کر خاموش ہوجاتا تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوتے اور ہلکی سی دو رکعتیں پڑھتے، نمازِ فجر سے پہلے اور صبح صادق ظاہر ہوجانے کے بعد۔ پھر دائیں کروٹ پر لیٹ جاتے حتیٰ کہ مؤذن اقامت کی اطلاع دینے حاضر خدمت ہوجاتا۔

16 - بَابٌ: بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ لِمَنْ شَاءَ

اذان و اقامت کے درمیان جو چاہے نماز پڑھے

627 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا كَهْمَسُ بْنُ الحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ

عبداللہ بن بریدہ نے حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے

-625 راجع الحدیث: 503، سنن نسائی: 681

-626 انظر الحدیث: 6310,1170,1160,1123,994، صحیح مسلم: 1761

-627 راجع الحدیث: 624

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ، بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ، ثُمَّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ: لِمَنْ شَاءَ

فرمایا: دونوں اذانوں (اذان و اقامت) کے درمیان نماز ہے، دونوں اذانوں کے درمیان نماز ہے۔ تیسری مرتبہ فرمایا کہ جو پڑھنا چاہے۔

17 - بَابُ مَنْ قَالَ: لِيُؤَذِّنْ فِي السَّفَرِ مُؤَذِّنٌ وَاحِدٌ

جس نے کہا کہ سفر میں ایک ہی مؤذن اذان کہے

628 - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ مِنْ قَوْمِي، فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ لَيْلَةً، وَكَانَ رَحِيمًا رَفِيقًا، فَلَمَّا رَأَى شَوْقَنَا إِلَى أَهَالِينَا، قَالَ: ارْجِعُوا فَكُونُوا فِيهِمْ، وَعَلِّمُوهُمْ، وَصَلُّوا، فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ، وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ

ابوقلابہ سے مروی ہے کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں اپنی قوم کے بعض لوگوں کے ساتھ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور ہم بیس دن تک آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں ٹھہرے۔ آپ بہت رحیم اور شفیق تھے جب آپ نے اہل و عیال کی طرف ہمارا میلان دیکھا تو فرمایا: واپس جا کر گھر والوں میں رہو۔ انہیں علم دین سکھانا اور نماز پڑھتے رہنا۔ جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے ایک اذان کہہ دے اور جو عمر میں بڑا ہو وہ تمہیں نماز پڑھائے۔

18 - بَابُ الْأَذَانِ لِلْمُسَافِرِ، إِذَا كَانُوا جَمَاعَةً، وَالْإِقَامَةِ، وَكَذَلِكَ بِعَرَفَةَ وَجَمْعٍ، وَقَوْلِ الْمُؤَذِّنِ: الصَّلَاةُ فِي الرِّحَالِ، فِي اللَّيْلَةِ الْبَارِدَةِ أَوِ الْمَطِيرَةِ

مسافر کے لیے اذان و اقامت جب کہ وہ کئی ہوں اور یونہی عرفہ و مزدلفہ میں اور مؤذن کا اَلصَّلٰوةُ فِي الرِّحَالِ کہنا سرد اور بارش والی رات ہوتا ہے

629 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْمُهَاجِرِ أَبِي الْحَسَنِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

زید بن وہب سے مروی ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم ایک سفر میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے۔ مؤذن نے اذان کہنے کا ارادہ کیا تو فرمایا:

628- انظر الحدیث: 630، 631، 658، 685، 819، 2848، 6008، 7246' صحیح مسلم: 1533، 1537' سنن ابوداؤد: 589' سنن ترمذی: 205' سنن نسائی: 633، 634، 668، 780' سنن ابن ماجہ: 979

629- انظر الحدیث: 535

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَأَرَادَ الْمُؤَذِّنُ أَنْ يُؤَذِّنَ، فَقَالَ لَهُ: أَبْرِدْ. ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُؤَذِّنَ، فَقَالَ لَهُ: أَبْرِدْ، ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُؤَذِّنَ، فَقَالَ لَهُ: أَبْرِدْ حَتَّى سَاوَى الظِّلُّ التُّلُولَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ

ٹھنڈی کرو۔ پھر اذان کہنے کا قصد کیا تو فرمایا: ٹھنڈا کرو۔ پھر اذان کہنے کا قصد کیا تو فرمایا: ٹھنڈا کرو، حتیٰ کہ سایہ ٹیلوں کے برابر ہو گیا۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بے شک گرمی کی شدت جہنم کے جوش کے سبب ہوتی ہے۔

630 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ، قَالَ: أَتَى رَجُلَانِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدَانِ السَّفَرَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَنْتُمَا خَرَجْتُمَا، فَأَذِّنَا، ثُمَّ أَقِيمَا، ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمَا أَكْبَرُكُمَا

ابو قلابہ سے مروی ہے کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: دو شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے جو سفر کرنا چاہتے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم سفر پر نکل جاؤ تو اذان کہنا، پھر اقامت کہنا اور تم میں سے بڑا امامت کرائے۔

631 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، أَتَيْنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُونَ، فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ يَوْمًا وَلَيْلَةً، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِيمًا رَفِيقًا، فَلَمَّا ظَنَّ أَنَّا قَدِ اشْتَهَيْنَا أَهْلَنَا - أَوْ قَدِ اشْتَقْنَا - سَأَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا بَعْدَنَا، فَأَخْبَرْنَاهُ، قَالَ: ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ، فَأَقِيمُوا فِيهِمْ وَعَلِّمُوهُمْ وَمُرُوهُمْ - وَذَكَرَ أَشْيَاءَ أَحْفَظُهَا أَوْ لَا أَحْفَظُهَا - وَصَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي، فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ، وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ

ابو قلابہ سے مروی ہے کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم کچھ ہم عمر نوجوان نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور آپ کے پاس بیس رات دن ٹھہرے اور رسول اللہ ﷺ بڑے رحیم و شفیق تھے۔ جب آپ نے گھر والوں کی طرف ہمارا میلان ملاحظہ فرمایا تو جنہیں ہم چھوڑ آئے تھے اُن کا حال پوچھا۔ ہم نے عرض کر دیا۔ فرمایا کہ اپنے گھر والوں میں جاؤ اور اُن میں نماز پڑھنا اور اُنہیں دینی تعلیم دینا اور اُنہیں حکم دینا۔ چند باتیں ارشاد فرمائیں جو مجھے یاد رہیں کچھ یاد نہ رہیں اور نماز پڑھنا جیسے تم مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو۔ جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے ایک اذان کہا کرے اور جو تم میں بڑا ہو وہ امامت کرائے۔

632 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ، قَالَ: أَذَّنَ ابْنُ

نافع سے مروی ہے کہ ایک سرد رات میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ضجنان پہاڑی پر اذان

630- انظر الحدیث: 628

631- راجع الحدیث: 628

عُمَرَ فِي لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ بِضَجْنَانَ، ثُمَّ قَالَ: صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ، فَأَخْبَرَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ مُؤَذِّنًا يُؤَذِّنُ، ثُمَّ يَقُولُ عَلَى إِثْرِهِ: أَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ فِي اللَّيْلَةِ البَارِدَةِ، أَوِ المَطِيرَةِ فِي السَّفَرِ

کہی۔ پھر فرمایا: اپنی قیام گاہوں میں نماز پڑھو اور ہمیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ مؤذن کو حکم دیا کرتے جو اذان کے بعد کہتا: آلا صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ ایسا سفر میں سرد یا بارش والی رات میں کہا جاتا تھا۔

633 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو العُمَيْسِ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالأَبْطَحِ، فَجَاءَهُ بِلاَلٌ فَآذَنَهُ بِالصَّلاَةِ ثُمَّ خَرَجَ بِلاَلٌ بِالعَنَزَةِ حَتَّى رَكَزَهَا بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالأَبْطَحِ، وَأَقَامَ الصَّلاَةَ

عون بن ابو جُحیفہ سے اُن کے والد ماجد نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ابطح میں دیکھا کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حاضر خدمت ہو کر نماز کی اطلاع دی۔ پھر حضرت بلال نیزہ لے کر نکلے اور اُسے ابطح میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے گاڑ دیا۔ اور آپ ﷺ نے نماز پڑھائی۔

فائدہ: سترہ سَتر سے بنا ہے، بمعنی ڈھانپنا۔ سترہ کے لغوی معنی ہیں چھپانے والی چیز یعنی آڑ۔ شریعت میں سترہ وہ چیز ہے جو نمازی اپنے سامنے رکھے تاکہ اس سترہ کے پیچھے سے لوگ گزر سکیں، اس کی لمبائی کم از کم ایک ہاتھ (۲/۱۱ فٹ) اور موٹائی ایک انگل چاہیے۔ بغیر سترہ نمازی کے آگے سے گزرنا حرام مگر حرم شریف کی مسجد میں جائز ہے۔ مرقات نے فرمایا کہ اگر صف اول میں لوگوں نے خالی جگہ چھوڑی ہو تو بعد میں آنے والا صفوں کے سامنے سے گزرتا ہوا وہاں پہنچے اور جگہ پر کرے کیونکہ اس میں قصور جماعت والوں کا ہے نہ کہ اس کا۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۱)

19 - بَابٌ: هَلْ يَتَتَبَّعُ المُؤَذِّنُ فَاهُ هَا هُنَا وَهَا هُنَا، وَهَلْ يَلْتَفِتُ فِي الأَذَانِ

کیا مؤذن اذان میں اپنا منہ اِدھر اُدھر پھیرے اور کیا اذان میں کسی جانب دیکھے

وَيُذْكَرُ عَنْ بِلاَلٍ: أَنَّهُ جَعَلَ إِصْبَعَيْهِ فِي أُذُنَيْهِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ: لاَ يَجْعَلُ إِصْبَعَيْهِ فِي أُذُنَيْهِ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: لاَ بَأْسَ أَنْ يُؤَذِّنَ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ وَقَالَ عَطَاءٌ: الوُضُوءُ حَقٌّ وَسُنَّةٌ وَقَالَتْ عَائِشَةُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ اللَّهَ عَلَى كُلِّ

حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں منقول ہے کہ انہوں نے دو انگلیاں اپنے کانوں میں ڈالیں اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کانوں میں اُنگلیاں نہیں ڈالا کرتے تھے اور ابراہیم نے کہا کہ بغیر وضو اذان کہنے میں حرج نہیں ہے۔ عطاء کا قول ہے کہ وضو حق اور سنت ہے

633- راجع الحدیث: 187، صحیح مسلم: 1121

634- راجع الحدیث: 187، سنن نسائی: 642

أَحْيَانِهِ

اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ ہر حالت میں اللہ کا ذکر کیا کرتے تھے۔

634 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ رَأَى بِلاَلًا يُؤَذِّنُ فَجَعَلْتُ أَتَتَبَّعُ فَاهُ هَا هُنَا وَهَهُنَا بِالأَذَانِ

محمد بن یوسف، سفیان، عون بن ابو جحیفہ نے اپنے والدِ ماجد سے مروی کی ہے کہ انہوں نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اذان کہتے ہوئے دیکھا اور وہ اذان میں اپنا منہ اِدھر اُدھر کر رہے تھے۔

20 - بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ: فَاتَتْنَا الصَّلاَةُ

آدمی کا یہ کہنا کہ ہم نے نماز فوت کر دی

وَكَرِهَ ابْنُ سِيرِينَ أَنْ يَقُولَ: فَاتَتْنَا الصَّلاَةُ، وَلَكِنْ لِيَقُلْ لَمْ نُدْرِكْ وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَحُّ"

ابن سیرین یوں کہنے کو ناپسند کرتے کہ ہم نے نماز فوت کر دی بلکہ یوں کہے کہ ہم نماز نہ پڑھ سکے اور نبی کریم ﷺ کا ارشاد درست ترین ہے۔

635 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ سَمِعَ جَلَبَةَ رِجَالٍ، فَلَمَّا صَلَّى قَالَ: مَا شَأْنُكُمْ؟ قَالُوا: اسْتَعْجَلْنَا إِلَى الصَّلاَةِ؟ قَالَ: فَلاَ تَفْعَلُوا إِذَا أَتَيْتُمُ الصَّلاَةَ فَعَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ، فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا

عبداللہ بن قتادہ سے مروی ہے کہ اُن کے والدِ ماجد نے فرمایا: ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ آپ نے لوگوں کے قدموں کی چاپ سُنی۔ جب نماز پڑھ چکے تو فرمایا: تمہیں کیا ہوا؟ عرض کی کہ ہم نماز کے لیے جلدی کر رہے تھے فرمایا: ایسا نہ کرنا جب نماز کے لیے آؤ تو اطمینان سے خواہ جتنی نماز ملے اور جو رہ جائے تو پوری کر لو۔

21 - بَابُ لاَ يَسْعَى إِلَى الصَّلاَةِ، وَلْيَأْتِ بِالسَّكِينَةِ وَالوَقَارِ

نماز کے لیے سرعت نہ کرو بلکہ اطمینان اور وقار سے آؤ

وَقَالَ: مَا أَدْرَكْتُمْ، فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا قَالَهُ أَبُو قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور فرمایا: جتنی ملے وہ نماز پڑھ لو اور جتنی رہ جائے وہ مکمل کر لو۔ اسے ابو حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے مروی کیا ہے۔

636 - حَدَّثَنَا آدَمُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ

آدم، ابن ابو ذئب، زہری، سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ، نبی کریم ﷺ۔ زہری، ابوسلمہ،

635- صحیح مسلم: 1363,1362

636- انظر الحدیث: 908

الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا سَمِعْتُمُ الْإِقَامَةَ، فَامْشُوا إِلَى الصَّلَاةِ وَعَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ وَالْوَقَارِ، وَلَا تُسْرِعُوا، فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا، وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم اقامت سنو تو نماز کے لیے اطمینان اور وقار سے چلو اور جلدی نہ کرو بلکہ جتنی مل جائے وہ نماز پڑھ لو اور جتنی رہ جائے وہ مکمل کرلو۔

22 - بَابٌ: مَتَى يَقُومُ النَّاسُ، إِذَا رَأَوُا الْإِمَامَ عِنْدَ الْإِقَامَةِ

اقامت کے وقت امام کو دیکھ کر لوگ کب کھڑے ہوں؟

637 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، قَالَ: كَتَبَ إِلَيَّ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلّى الله عليه وسلم: إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي

مسلم بن ابراہیم، ہشام، یحییٰ، عبداللہ بن ابوقتادہ کے والدِ ماجد سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب نماز کے لیے اقامت کہی جائے تو کھڑے نہ ہوا کرو حتیٰ کہ تم مجھے دیکھ لو۔

23 - بَابٌ: لَا يَسْعَى إِلَى الصَّلَاةِ مُسْتَعْجِلًا، وَلْيَقُمْ بِالسَّكِينَةِ وَالْوَقَارِ

نماز کے لیے سرعت سے نہ اٹھے بلکہ اطمینان اور وقار سے اُٹھے

638 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي وَعَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ تَابَعَهُ عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ.

ابونعیم، شیبان، یحییٰ، عبداللہ بن ابوقتادہ کے والدِ ماجد سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب نماز کے لیے اقامت کہی جائے تو کھڑے نہ ہوا کرو، حتیٰ کہ مجھے دیکھ لو اور تم پر اطمینان لازم ہے۔ علی بن مبارک نے اس کی متابعت کی ہے۔

24 - بَابٌ: هَلْ يَخْرُجُ مِنَ الْمَسْجِدِ لِعِلَّةٍ؟

کیا حاجت کے سبب مسجد سے نکل سکتا ہے؟

639 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ:

عبدالعزیز بن عبداللہ، ابراہیم بن سعد، صالح بن

637- انظر الحدیث: 909,638' صحیح مسلم: 1635,1634' سنن ابوداؤد: 540,539' سنن ترمذی: 592' سنن نسائی: 789,686

638- راجع الحدیث: 637

639- صحیح مسلم: 1368,1367' سنن ابوداؤد: 541,235' سنن نسائی: 791

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ وَقَدْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، وَعُدِّلَتِ الصُّفُوفُ، حَتَّى إِذَا قَامَ فِي مُصَلَّاهُ، انْتَظَرْنَا أَنْ يُكَبِّرَ، انْصَرَفَ، قَالَ: عَلَى مَكَانِكُمْ فَمَكَثْنَا عَلَى هَيْئَتِنَا، حَتَّى خَرَجَ إِلَيْنَا يَنْطِفُ رَأْسُهُ مَاءً، وَقَدِ اغْتَسَلَ

کیسان، ابن شہاب ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لے گئے حالانکہ اقامت کہی جا چکی تھی اور صفیں درست کر لی گئی تھیں۔ آپ ﷺ اپنے مصلّے پر کھڑے ہو گئے تھے اور ہم تکبیر تحریمہ کے منتظر میں تھے۔ پلٹ کر فرمایا کہ اپنی اپنی جگہ پر اور یونہی رہنا۔ حتیٰ کہ آپ ہمارے پاس تشریف لائے تو سر مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا یعنی غسل فرمایا تھا۔

25 - بَابٌ: إِذَا قَالَ الْإِمَامُ: مَكَانَكُمْ حَتَّى رَجَعَ انْتَظَرُوهُ

جب امام کہے کہ اپنی جگہوں پر رہ کر انتظار کرنا حتیٰ کہ وہ واپس لوٹے

640 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَسَوَّى النَّاسُ صُفُوفَهُمْ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَقَدَّمَ، وَهُوَ جُنُبٌ، ثُمَّ قَالَ: عَلَى مَكَانِكُمْ فَرَجَعَ فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ خَرَجَ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ مَاءً، فَصَلَّى بِهِمْ

اسحاق، محمد بن یوسف، اوزاعی، زہری، ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نماز کی اقامت کہی گئی اور لوگوں نے صفیں درست کر لی تھیں تو رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور آگے بڑھے اور آپ جنبی تھے۔ پھر فرمایا کہ اپنی جگہوں پر رہنا اور واپس لوٹ گئے۔ غسل کر کے تشریف لائے اور سر مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا پس لوگوں کو نماز پڑھائی۔

26 - بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ: مَا صَلَّيْنَا

کسی کا یہ کہنا کہ ہم نے نماز نہیں پڑھی

641 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ، يَقُولُ: أَخْبَرَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَوْمَ الْخَنْدَقِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ: مَا كِدْتُ أَنْ أُصَلِّيَ، حَتَّى كَادَتِ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں غزوہ خندق کے دن حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! میں نے اب تک نماز نہیں پڑھی، حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا اور یہ اُس کے بعد کی بات ہے جب

-640 صحیح مسلم: 1368,1367,1366 سنن ابو داؤد: 541,235 سنن نسائی: 791

-641 راجع الحدیث: 596

الشَّمْسُ تَغْرُبُ، وَذَلِكَ بَعْدَ مَا أَفْطَرَ الصَّائِمُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاللهِ مَا صَلَّيْتُهَا فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بُطْحَانَ وَأَنَا مَعَهُ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَلَّى - يَعْنِي العَصْرَ - بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ صَلَّى بَعْدَهَا المَغْرِبَ

روزہ دار افطار کر لے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ خدا کی قسم، یہ تو میں نے بھی نہیں پڑھی۔ پس نبی کریم ﷺ بطحان کی طرف اُترے اور میں بھی آپ کے ساتھ تھا۔ آپ ﷺ نے وضو فرمایا۔ پھر سورج غروب ہو جانے کے بعد نمازِ عصر پڑھی اور پھر اُس کے بعد نمازِ مغرب پڑھی۔

27 - بَابُ الإِمَامِ تَعْرِضُ لَهُ الحَاجَةُ بَعْدَ الإِقَامَةِ

جب امام کو اقامت کے بعد کوئی ضرورت درپیش ہو

642 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: أُقِيمَتِ الصَّلاَةُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَاجِي رَجُلًا فِي جَانِبِ المَسْجِدِ فَمَا قَامَ إِلَى الصَّلاَةِ حَتَّى نَامَ القَوْمُ

ابو معمر عبداللہ بن عمر، عبدالوارث، عبدالعزیز بن صُہیب سے مروی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نماز کی اقامت کہی گئی اور نبی کریم ﷺ مسجد کے ایک کونے میں ایک شخص سے سرگوشی فرماتے رہے۔ آپ ﷺ نماز کے لیے کھڑے نہ ہوئے حتیٰ کہ لوگ نیند کے جھونکے لیں لگے۔

28 - بَابُ الكَلاَمِ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلاَةُ

اقامت کے وقت باتیں کرنا

643 - حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ: سَأَلْتُ ثَابِتًا البُنَانِيَّ - عَنِ الرَّجُلِ يَتَكَلَّمُ بَعْدَ مَا تُقَامُ الصَّلاَةُ - فَحَدَّثَنِي عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: أُقِيمَتِ الصَّلاَةُ فَعَرَضَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَحَبَسَهُ بَعْدَ مَا أُقِيمَتِ الصَّلاَةُ

حُمید سے مروی ہے کہ میں نے ثابت بنانی سے اُس آدمی کے بارے میں پوچھا جو اقامت کے بعد باتیں کرے۔ انہوں نے مجھ سے حدیث بیان کی کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نماز کی اقامت کہی گئی۔ اتنے میں نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں ایک آدمی حاضر ہوا اور اُس نے اقامت کے بعد آپ کو روکے رکھا۔

29 - بَابُ وُجُوبِ صَلاَةِ الجَمَاعَةِ

جماعت سے نماز پڑھنے کا وجوب

وَقَالَ الحَسَنُ: إِنْ مَنَعَتْهُ أُمُّهُ عَنِ العِشَاءِ فِي

حسن کا قول ہے کہ اگر شفقت کے سبب کسی کی

642- انظر الحدیث: 6292,643 صحیح مسلم: 831 سنن ابو داؤد: 544 سنن نسائی: 790

643- انظر الحدیث: 642 سنن ابو داؤد: 542

الْجَمَاعَةِ شَفَقَةً لَمْ يُطِعْهَا

644 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِحَطَبٍ، فَيُحْطَبَ، ثُمَّ آمُرَ بِالصَّلاَةِ، فَيُؤَذَّنَ لَهَا، ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَيَؤُمَّ النَّاسَ، ثُمَّ أُخَالِفَ إِلَى رِجَالٍ، فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُهُمْ، أَنَّهُ يَجِدُ عَرْقًا سَمِينًا، أَوْ مِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ، لَشَهِدَ العِشَاءَ

والدہ اُسے عشاء کی جماعت سے روکے تو اُس کیا اطاعت نہ کرے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، میں نے قصد کیا کہ لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں، پھر نماز کا حکم دوں تو اُس کے لیے اذان کہی جائے۔ پھر ایک شخص کو حکم دوں کہ لوگوں کی امامت کرے۔ پھر ایسے لوگوں کی جانب نکلوں اور ان کے گھروں کو آگ لگا دوں۔ قسم اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر اُن میں سے کسی کو علم ہوتا کہ اُسے موٹی ہڈی یا دو عمدہ کھریاں ملیں گی تو ضرور نمازِ عشاء میں شامل ہوتا۔

30 - بَابُ فَضْلِ صَلاَةِ الجَمَاعَةِ

وَكَانَ الأَسْوَدُ: إِذَا فَاتَتْهُ الجَمَاعَةُ ذَهَبَ إِلَى مَسْجِدٍ آخَرَ وَجَاءَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: إِلَى مَسْجِدٍ قَدْ صُلِّيَ فِيهِ، فَأَذَّنَ وَأَقَامَ وَصَلَّى جَمَاعَةً

باجماعت نماز کی فضیلت

اسود سے جب جماعت نکل جاتی تو کسی دوسری مسجد میں چلے جاتے۔ حضرت انس بن مالک ایسی مسجد میں آئے جس میں نماز پڑھی جا چکی تھی تو انہوں نے اذان و اقامت کہی اور باجماعت نماز پڑھی۔

645 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: صَلاَةُ الجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلاَةَ الفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: باجماعت نماز کو تنہا کی نماز پر ستائیس درجے فضیلت حاصل ہے۔

646 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي ابْنُ الهَادِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: صَلاَةُ الجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلاَةَ

عبداللہ بن یوسف، لیث، یزید بن الہاد، عبدالرحمن بن جناب، حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا: باجماعت نماز کو تنہا نماز پر پچیس درجے فضیلت حاصل

644- انظر الحدیث: 657، 2420، 7224، سنن نسائی: 847

645- انظر الحدیث: 649، صحیح مسلم: 1475، سنن نسائی: 836

الفَذِّ بِخَمْسٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً

ہے۔

647 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " صَلاَةُ الرَّجُلِ فِي الجَمَاعَةِ تُضَعَّفُ عَلَى صَلاَتِهِ فِي بَيْتِهِ، وَفِي سُوقِهِ، خَمْسًا وَعِشْرِينَ ضِعْفًا، وَذَلِكَ أَنَّهُ: إِذَا تَوَضَّأَ، فَأَحْسَنَ الوُضُوءَ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى المَسْجِدِ، لاَ يُخْرِجُهُ إِلَّا الصَّلاَةُ، لَمْ يَخْطُ خَطْوَةً، إِلَّا رُفِعَتْ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ، وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ، فَإِذَا صَلَّى، لَمْ تَزَلِ المَلاَئِكَةُ تُصَلِّي عَلَيْهِ، مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ، اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ، وَلاَ يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِي صَلاَةٍ مَا انْتَظَرَ الصَّلاَةَ"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی کی جماعت کے ساتھ پڑھی ہوئی نماز سے اُس کی اپنے گھر یا بازار میں پڑھی ہوئی نماز کا ثواب پچیس درجے کم ہے اور یہ اس سبب سے ہے کہ جب وہ اچھی طرح وضو کرے پھر مسجد کی جانب نکلے اور نہ نکالا ہو اُسے مگر نماز نے تو جو قدم بھی وہ رکھتا ہے اُس کے عوض ایک درجہ بلند کر دیا جاتا ہے اور ایک گناہ معاف کر دیا جاتا ہے۔ جب نماز پڑھ لے تو فرشتے مسلسل اُس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں جب تک جائے نماز پر رہے کہ اے اللہ! اس پر رحم فرما۔ اے اللہ! اس پر مہربانی فرما اور تم میں سے جو نماز کے انتظار میں رہے وہ مسلسل نماز میں شمار ہوتا ہے۔

31 - بَابُ فَضْلِ صَلاَةِ الفَجْرِ فِي جَمَاعَةٍ

نمازِ فجر کو جماعت کے ساتھ پڑھنے کی فضیلت

648 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ المُسَيِّبِ، وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: تَفْضُلُ صَلاَةُ الجَمِيعِ صَلاَةَ أَحَدِكُمْ وَحْدَهُ، بِخَمْسٍ وَعِشْرِينَ جُزْءًا، وَتَجْتَمِعُ مَلاَئِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلاَئِكَةُ النَّهَارِ فِي صَلاَةِ الفَجْرِ ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ: (إِنَّ قُرْآنَ الفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا) (الإسراء: 78)

ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ باجماعت نماز پڑھ کو تمہارے تنہا کی نماز پر پچیس درجے افضل ہے اور نماز فجر میں رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے جمع ہوتے ہیں۔ پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے کہ اگر تم چاہو تو یہ پڑھ لو۔ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا۔ (۱۷:۷۸)

649 - قَالَ شُعَيْبٌ: وَحَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: تَفْضُلُهَا بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً

شعیب نافع سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: اسے ستائیس درجے فضیلت

648- راجع الحديث: 176، صحیح مسلم: 1472

649- راجع الحديث: 645

حاصل ہے۔

650 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، قَالَ: سَمِعْتُ سَالِمًا، قَالَ: سَمِعْتُ أُمَّ الدَّرْدَاءِ، تَقُولُ: دَخَلَ عَلَيَّ أَبُو الدَّرْدَاءِ وَهُوَ مُغْضَبٌ، فَقُلْتُ: مَا أَغْضَبَكَ؟ فَقَالَ: وَاللَّهِ مَا أَعْرِفُ مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا إِلَّا أَنَّهُمْ يُصَلُّونَ جَمِيعًا

عمر بن حفص، اُن کے والدِ ماجد، اعمش، سالم سے مروی ہے کہ میں نے حضرت اُمِ درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سُنا فرماتی تھیں کہ حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ حالت غضب میں میرے پاس تشریف لائے میں نے عرض کی کہ آپ کو کس چیز نے ناراض کیا ہے؟ فرمایا کہ اللہ کی قسم میں محمد ﷺ کے دین میں سے کسی چیز کو نہیں پاتا سوائے اِس کے کہ لوگ جماعت سے نماز پڑھتے ہیں۔

651 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ العَلاَءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَعْظَمُ النَّاسِ أَجْرًا فِي الصَّلاَةِ أَبْعَدُهُمْ، فَأَبْعَدُهُمْ مَمْشًى وَالَّذِي يَنْتَظِرُ الصَّلاَةَ حَتَّى يُصَلِّيَهَا مَعَ الإِمَامِ أَعْظَمُ أَجْرًا مِنَ الَّذِي يُصَلِّي، ثُمَّ يَنَامُ

محمد بن العلاء، ابو اُسامہ، بُریدہ بن عبداللہ، ابوبُردہ، حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا نماز میں سب سے زیادہ ثواب اُن کو ملتا ہے جو بہت دُور سے آتے ہیں، پھر جو اُن کی نسبت دُور سے آتے ہیں۔ جو نماز کا انتظار کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ امام کے ساتھ نماز پڑھتا ہے، اُسے ایسے شخص سے زیادہ ثواب ملتا ہے جو نماز پڑھ کر سوجائے۔

32- بَابُ فَضْلِ التَّهْجِيرِ إِلَى الظُّهْرِ

ظہر کو اوّل وقت پڑھنے کی فضیلت

652 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُمَيٍّ، مَوْلَى أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيقِ فَأَخَّرَهُ، فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک شخص راستے میں جارہا تھا کہ اس نے راستے میں ایک کانٹے دار ٹہنی دیکھی تو اُسے ہٹا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے فعل کو قبول فرمایا اور اس کی مغفرت فرمادی۔

653 - ثُمَّ قَالَ: "الشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ: المَطْعُونُ،

پھر فرمایا کہ شہداء پانچ ہیں: طاعون سے، پیٹ کی

-651 صحیح مسلم:1511

-652 انظر الحدیث:2472' صحیح مسلم:6612' سنن ترمذی:1958

انظر الحدیث:5733،2829،720

وَالمَبْطُونُ، وَالغَرِيقُ، وَصَاحِبُ الهَدْمِ، وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ" وَقَالَ: لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الأَوَّلِ، ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهِمُوا لاَسْتَهَمُوا عَلَيْهِ

بیماری سے، ڈوبنے سے، دب کر مرنے سے اور راہِ خدا میں جہاد کرتے ہوئے مرنے سے۔

فرمایا کہ اگر لوگوں کو علم ہوتا کہ اذان اور پہلی صف میں کیا ہے۔ پھر قرعہ ڈالے بغیر حاصل نہ کر سکتے تو قرعہ ڈالا کرتے۔

654 - وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهْجِيرِ لاَسْتَبَقُوا إِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي العَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا

اور لوگوں کو علم ہوتا کہ اوّل وقت نمازِ ظہر پڑھنے میں کیا ہے تو اُس کی طرف جلدی کرتے اور اگر انکو علم ہوتا کہ عشاء اور فجر کی نماز میں کیا ہے تو اِن میں حاضر ہوتے خواہ گھٹنوں کے بل آنا پڑے۔

33 - بَابُ احْتِسَابِ الآثَارِ

قدموں پر ثواب ملنا

655 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوْشَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا بَنِي سَلِمَةَ أَلاَ تَحْتَسِبُونَ آثَارَكُمْ وَقَالَ مُجَاهِدٌ: فِي قَوْلِهِ: (وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَآثَارَهُمْ) (یس:12)، قَالَ: خُطَاهُمْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے بنی سلمہ! کیا تم اپنے قدموں سے چل کر مسجد آنے کا ثواب نہیں چاہتے ہو۔ مجاہد نے فرمایا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَآثَارَهُمْ

656 - وَقَالَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ، حَدَّثَنِي أَنَسٌ: أَنَّ بَنِي سَلِمَةَ أَرَادُوا أَنْ يَتَحَوَّلُوا عَنْ مَنَازِلِهِمْ فَيَنْزِلُوا قَرِيبًا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَكَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعْرُوا المَدِينَةَ، فَقَالَ: أَلاَ تَحْتَسِبُونَ آثَارَكُمْ قَالَ مُجَاهِدٌ: خُطَاهُمْ آثَارُهُمْ، أَنْ يُمْشَى فِي الأَرْضِ بِأَرْجُلِهِمْ

دوسری مروی میں یہ بھی ہے جو ابن ابو مریم، یحییٰ بن ایوب، حُمید سے مروی ہے کہ مجھ سے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان کی کہ بنی سلمہ نے ارادہ کیا کہ اپنے گھروں سے اٹھ کر نبی کریم ﷺ کے قریب آبسیں۔ نبی کریم ﷺ نے ناپسند فرمایا کہ مدینہ منورہ کو خالی کریں لہٰذا فرمایا کہ کیا تم اپنے قدموں کا ثواب نہیں چاہتے ہو۔ مجاہد نے فرمایا کہ آثَارَكُمْ سے مراد اُن کے زمین پر اپنے قدموں پر چلنے کے نشانات ہیں۔

654- راجع الحدیث: 615

655- انظر الحدیث: 1887,656

34- بَابُ فَضْلِ الْعِشَاءِ فِي الْجَمَاعَةِ

657 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ صَلَاةٌ أَثْقَلَ عَلَى الْمُنَافِقِينَ مِنَ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا، لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ الْمُؤَذِّنَ، فَيُقِيمَ، ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا يَؤُمُّ النَّاسَ، ثُمَّ آخُذَ شُعَلًا مِنْ نَارٍ، فَأُحَرِّقَ عَلَى مَنْ لَا يَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ بَعْدُ

نمازِ عشاء باجماعت پڑھنے کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: منافقوں پر فجر اور عشاء کی نمازوں سے بھاری اور کوئی نماز نہیں ہے اور اگر وہ جانتے کہ اِن میں کیا ہے تو گھٹنوں کے بل بھی آئیں۔ میں نے ارادہ کر لیا تھا کہ اذان کا حکم دُوں اور اقامت کہی جائے۔ پھر کسی شخص کو حکم دُوں کہ لوگوں کی امامت کرے۔ پھر آگ کے شعلے لے کر انہیں جلا دُوں جو نماز کے لیے ابھی تک نہیں نکلے۔

35- بَابٌ: اثْنَانِ فَمَا فَوْقَهُمَا جَمَاعَةٌ

658 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَأَذِّنَا وَأَقِيمَا، ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمَا أَكْبَرُكُمَا

دو یا اِس سے زیادہ جماعت کے حکم میں ہیں

مسدّد، زید بن ذُریع، خالد، ابوقلابہ، حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب نماز کا وقت ہو جائے تو اذان کہنا اور اقامت کہنا اور جو تم دونوں میں سے بڑا ہو وہ امامت کرے۔

36- بَابُ مَنْ جَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ وَفَضْلِ الْمَسَاجِدِ

659 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّي عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ، مَا لَمْ يُحْدِثْ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ، لَا يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاةٍ مَا دَامَتِ الصَّلَاةُ تَحْبِسُهُ،

جو نماز کے انتظار میں مسجد میں بیٹھے اور مساجد کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فرشتے ہر ایک کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں جب تک وہ اپنی نماز کی جگہ میں رہے اور باوضو رہے۔ کہ اے اللہ! اسے بخش دے۔ اے اللہ! اس پر رحم فرما۔ تم میں سے وہ نماز میں ہے جب تک اُسے نماز روکے رکھے اور اُسے گھر والوں کے پاس

657- راجع الحدیث: 644,28

658- انظر الحدیث: 628، راجع الحدیث: 28

659- راجع الحدیث: 176، صحیح مسلم: 1508، سنن ابو داؤد: 470,469، سنن نسائی: 732

لَا يَمْنَعُهُ أَنْ يَنْقَلِبَ إِلَى أَهْلِهِ إِلَّا الصَّلَاةُ"

جانے سے نہ روکتی ہو مگر نماز۔

660 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ، يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ: الإِمَامُ العَادِلُ، وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ رَبِّهِ، وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي المَسَاجِدِ، وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللَّهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ، وَرَجُلٌ طَلَبَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ، فَقَالَ: إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ، أَخْفَى حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سات شخص ہیں جن کو اللہ تعالیٰ اپنے سایۂ میں جگہ دے گا، جس دن کہ اُس کے سایۂ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔ عادل حاکم، وہ نوجوان جو اپنے رب کی عبادت میں بڑا ہوا چڑھا، وہ شخص جس کا دل مسجد میں لگا رہتا ہے، وہ دو شخص جو اللہ سے محبت کے لیے جمع ہوں اور اسی سبب سے جُدا ہوں، وہ شخص جس کو منصب اور جمال والی عورت بُلائے مگر کہہ دے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں، وہ شخص جو پوشیدہ کر خیرات کرے حتیٰ کہ اُس کے بائیں ہاتھ کو معلوم نہ ہو کہ داہنے ہاتھ نے کیا خرچ کیا اور وہ شخص جو تنہائی میں اللہ کا ذکر کرے تو اُس کی آنکھیں (آنسو) سے تر ہو جائے ہیں۔

661 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، قَالَ: سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ هَلِ اتَّخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا؟ فَقَالَ: نَعَمْ أَخَّرَ لَيْلَةً صَلَاةَ العِشَاءِ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ بَعْدَ مَا صَلَّى، فَقَالَ: صَلَّى النَّاسُ وَرَقَدُوا وَلَمْ تَزَالُوا فِي صَلَاةٍ مُنْذُ انْتَظَرْتُمُوهَا قَالَ: فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ خَاتَمِهِ

حمید سے مروی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا: کیا رسول اللہ ﷺ نے انگوٹھی پہنی تھی؟ فرمایا، ہاں۔ ایک مرتبہ آپ نے نصف شب تک نمازِ عشاء میں دیر کردی۔ پھر نماز پڑھنے کے بعد ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: لوگ نماز پڑھ کر سو گئے اور تم اسی وقت سے نماز میں ہو جب سے اِس کا انتظار کر رہے ہو۔ حضرت انس نے فرمایا کہ گویا میں آپ کی انگوٹھی کی چمک کو دیکھ رہا ہوں۔

37 - بَابُ فَضْلِ مَنْ غَدَا إِلَى المَسْجِدِ وَمَنْ رَاحَ

اُس کی فضیلت جو صبح و شام مسجد میں جائے

662 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا

علی بن عبداللہ، یزید بن ہارون، محمد بن مطرّف،

660- انظر الحدیث: 6806,6479,1423' صحیح مسلم: 2378,2377' سنن ترمذی: 2391

661- راجع الحدیث: 572' سنن نسائی: 538' سنن ابن ماجہ: 692

662- صحیح مسلم: 1522

يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ وَرَاحَ، أَعَدَّ اللهُ لَهُ نُزُلَهُ مِنَ الْجَنَّةِ كُلَّمَا غَدَا أَوْ رَاحَ

زید بن اسلم، عطاء بن یسار، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو صبح یا شام کو مسجد میں گیا تو اللہ تعالیٰ جنت میں اُس کے لیے مہمانی کا اہتمام کرے گا جب بھی وہ صبح یا شام کو جائے۔

38 - بَابٌ: إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ

جب اقامت ہوجائے تو فرض نماز کے سوا کوئی نماز نہیں پڑھی جائے

663 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ، قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَالَ: ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ بِشْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: سَمِعْتُ حَفْصَ بْنَ عَاصِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا مِنَ الْأَزْدِ يُقَالُ لَهُ: مَالِكُ ابْنُ بُحَيْنَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا وَقَدْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاثَ بِهِ النَّاسُ، وَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الصُّبْحَ أَرْبَعًا، الصُّبْحَ أَرْبَعًا تَابَعَهُ غُنْدَرٌ، وَمُعَاذٌ عَنْ شُعْبَةَ فِي مَالِكٍ، وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: عَنْ سَعْدٍ، عَنْ حَفْصٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ. وَقَالَ حَمَّادٌ: أَخْبَرَنَا سَعْدٌ، عَنْ حَفْصٍ، عَنْ مَالِكٍ

عبدالعزیز بن عبداللہ، ابراہیم بن سعد، اِن کے والدِ ماجد، حفص بنِ عاصم سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مالک بن بُحَینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے۔ عبدالرحمن، بہز بن اسد، شعبہ، سعد بن ابراہیم، حفص بن عاصم سے مروی ہے کہ میں نے قبیلہ ازد کے ایک شخص سے سُنا جن کو حضرت مالک بن بُحَینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہا جاتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جب کہ اقامت کہی جاچکی تھی کہ دو رکعتیں پڑھ رہا ہے۔ جب رسول اللہ ﷺ فارغ ہوئے تو لوگ اس کے گرد جمع ہوگئے۔ رسول اللہ ﷺ نے اُس سے فرمایا صبح کی چار، صبح کی چار۔ متابعت کی اس کی غُندر اور معاذ نے شعبہ سے حدیث مالک کی اور مروی کی ابنِ اسحاق، سعد نے حضرت عبداللہ بن بُحَینہ سے اور مروی کی حماد، سعد، حفص نے حضرت مالک سے۔

39 - بَابٌ: حَدُّ الْمَرِيضِ أَنْ يَشْهَدَ الْجَمَاعَةَ

جماعت میں شامل ہونے کے لیے مریض کی حد

663- صحیح مسلم: 1647,1646، سنن نسائی: 866، سنن ابن ماجہ: 1153

664 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فَذَكَرْنَا الْمُوَاظَبَةَ عَلَى الصَّلَاةِ وَالتَّعْظِيمَ لَهَا، قَالَتْ: لَمَّا مَرِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَضَهُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَأُذِّنَ فَقَالَ: مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقِيلَ لَهُ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيفٌ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ، وَأَعَادَ فَأَعَادُوا لَهُ، فَأَعَادَ الثَّالِثَةَ، فَقَالَ: إِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، فَخَرَجَ أَبُو بَكْرٍ فَصَلَّى فَوَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَفْسِهِ خِفَّةً، فَخَرَجَ يُهَادَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ، كَأَنِّي أَنْظُرُ رِجْلَيْهِ تَخُطَّانِ مِنَ الْوَجَعِ، فَأَرَادَ أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَتَأَخَّرَ، فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ مَكَانَكَ، ثُمَّ أُتِيَ بِهِ حَتَّى جَلَسَ إِلَى جَنْبِهِ، قِيلَ لِلْأَعْمَشِ: وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَأَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِصَلَاتِهِ، وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ، فَقَالَ: بِرَأْسِهِ نَعَمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ بَعْضَهُ، وَزَادَ أَبُو مُعَاوِيَةَ جَلَسَ عَنْ يَسَارِ أَبِي بَكْرٍ، فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي قَائِمًا

اسود سے مروی ہے کہ ہم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تھے تو ہم نے نماز کی پابندی اور اُس کی عظمت کا ذکر کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ جب نبی کریم ﷺ علیل ہوئے جس میں کہ وصال فرمایا تھا تو نماز کا وقت ہونے پر اذان کہی گئی۔ فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ عرض کی گئی کہ ابوبکر نرم دل شخص ہیں آپ کی جگہ پر کھڑے ہو کر نماز نہ پڑھا سکیں گے۔ آپ نے دوبارہ فرمایا تو دوبارہ عرض کی گئی۔ سہ بارہ فرمانے پر ارشاد ہوا کہ تم حضرت یوسف کو گھیرنے والیوں کی طرح ہو، ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ پس حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نکلے اور نماز پڑھانے لگے۔ نبی کریم ﷺ نے کچھ افاقہ محسوس کیا تو آپ دو آدمیوں کا سہارا لیے ہوئے تشریف لائے۔ گویا میں اب بھی علالت کے سبب آپ کے قدموں کو زمین سے مس ہوتے ہوئے دیکھ رہی ہوں۔ حضرت ابوبکر نے ہٹنے کا قصد کیا تو نبی کریم ﷺ نے اشارہ فرمایا کہ اپنی جگہ پر رہو۔ پھر آپ ﷺ کو لایا گیا تو اُن کے برابر میں بیٹھ گئے۔ اعمش سے پوچھا گیا کہ نبی کریم ﷺ نے نماز پڑھی تو کیا حضرت ابوبکر نے آپ ﷺ کی اقتدار میں نماز پڑھی اور لوگوں نے حضرت ابوبکر کی اقتدا میں؟ تو سر کے اشارے سے فرمایا، ہاں۔ اس کے بعض کو مروی کیا ابوداؤد شعبہ نے اعمش سے۔ ابومعاویہ نے یہ بھی کہا: آپ ﷺ حضرت ابوبکر کے بائیں طرف تشریف فرما ہوئے اور حضرت ابوبکر کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے۔

665 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، قَالَ:

عبید اللہ بن عبداللہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ

664- راجع الحدیث:198، صحیح مسلم:941,940، سنن ابن ماجہ:1232

665- راجع الحدیث:198

أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاشْتَدَّ وَجَعُهُ اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِي، فَأَذِنَّ لَهُ، فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلَاهُ الْأَرْضَ، وَكَانَ بَيْنَ الْعَبَّاسِ وَرَجُلٍ آخَرَ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ: فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا قَالَتْ عَائِشَةُ، فَقَالَ لِي: وَهَلْ تَدْرِي مَنِ الرَّجُلُ الَّذِي لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةُ؟ قُلْتُ: لَا. قَالَ: هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ

صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: جب نبی کریم ﷺ کا مرض شدت اختیار کر گیا تو آپ نے اپنی ازواجِ مطہرات سے میرے گھر میں قیام کی اجازت چاہی۔ آپ کو اجازت دے دی گئی۔ آپ دو آدمیوں کے درمیان تشریف لائے کہ قدم زمین سے مس ہو رہے تھے، جو حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ایک دوسرے شخص تھے۔ عُبید اللہ کا بیان ہے کہ جو حضرت عائشہ نے فرمایا میں نے اُس کا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ذکر کیا۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا: کیا تم اُس شخص کو جانتے ہو جن کا نام نہیں لیا؟ میں نے عرض کی: نہیں۔ فرمایا کہ وہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔

40- بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْمَطَرِ وَالْعِلَّةِ أَنْ يُصَلِّيَ فِي رَحْلِهِ

بارش اور کسی عذر کی وجہ سے گھر میں نماز پڑھ لینے کی اجازت کا بیان

666 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ، أَذَّنَ بِالصَّلَاةِ فِي لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَرِيحٍ، ثُمَّ قَالَ: أَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ الْمُؤَذِّنَ إِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ ذَاتُ بَرْدٍ وَمَطَرٍ، يَقُولُ: أَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ

نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک سرد اور طوفانی رات میں نماز کے لیے اذان کہی اور پھر کہا: ''سنو کہ نماز اپنے گھروں میں پڑھ لو۔'' پھر فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب رات سرد اور بارش والی ہوتی تو مؤذن کو یہ کہنے کا حکم فرماتے: أَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ

667 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ، أَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ، كَانَ يَؤُمُّ قَوْمَهُ وَهُوَ أَعْمَى، وَأَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّهَا تَكُونُ الظُّلْمَةُ وَالسَّيْلُ، وَأَنَا رَجُلٌ

محمود بن ربیع انصاری سے مروی ہے کہ حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی قوم کی امامت کرتے اور وہ نابینا تھے۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! کبھی تاریکی اور پانی بھی ہوتا ہے اور میں نابینا ہوں، پس یا

666- راجع الحدیث: 632، صحیح مسلم: 1598، سنن ابو داؤد: 1063، سنن نسائی: 653

667- راجع الحدیث: 424، صحیح مسلم: 1496,1495,1494,149,148، سنن نسائی: 1326,787، سنن ابن ماجہ: 754

ضَرِيرُ الْبَصَرِ، فَصَلِّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فِي بَيْتِي مَكَانًا أَتَّخِذُهُ مُصَلًّى، فَجَاءَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ؟ فَأَشَارَ إِلَى مَكَانٍ مِنَ الْبَيْتِ، فَصَلَّى فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ ﷺ ! آپ میرے غریب خانے میں نماز پڑھیں تا کہ میں اُس جگہ کو نماز کے لیے مقرر کرلوں۔ پس رسول اللہ اُن کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: کہاں چاہتے ہو کہ میں نماز پڑھوں؟ انہوں نے گھر میں ایک جگہ کی طرف اشارہ کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے وہاں نماز پڑھی۔

41-بَابٌ: هَلْ يُصَلِّي الإِمَامُ بِمَنْ حَضَرَ؟ وَهَلْ يَخْطُبُ يَوْمَ الجُمُعَةِ فِي المَطَرِ؟

کیا جو حاضر ہو جائیں امام انہیں نماز پڑھائے اور کیا جمعہ کے روز بارش میں بھی خطبہ دے؟

668 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ، صَاحِبُ الزِّيَادِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ، قَالَ: خَطَبَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ فِي يَوْمٍ ذِي رَدْغٍ، فَأَمَرَ الْمُؤَذِّنَ لَمَّا بَلَغَ حَيَّ عَلَى الصَّلاَةِ، قَالَ: قُلْ: الصَّلاَةُ فِي الرِّحَالِ، فَنَظَرَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ، فَكَأَنَّهُمْ أَنْكَرُوا، فَقَالَ: كَأَنَّكُمْ أَنْكَرْتُمْ هَذَا، إِنَّ هَذَا فَعَلَهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي - يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - إِنَّهَا عَزْمَةٌ، وَإِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أُحْرِجَكُمْ"

عبداللہ بن حارث سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک کیچڑ والے دن ہمیں خطبہ دیا۔ چنانچہ مؤذن کو حکم دیا جب کہ وہ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوۃِ پر پہنچا کہ اَلصَّلٰوۃُ فِي الرِّحَالِ کہو۔ پس کچھ لوگ ایک دوسرے کو دیکھنے لگے گویا انہیں اعتراض تھا۔ فرمایا کہ شاید تمہیں اس پر اعتراض ہے حالانکہ ایسا اُس نے کیا جو مجھ سے بہتر تھے یعنی نبی کریم ﷺ نے اور یہ ضروری ہے اور میں تمہیں نکالنا پسند نہیں کرتا۔

668م - وَعَنْ حَمَّادٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، نَحْوَهُ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: كَرِهْتُ أَنْ أُؤَثِّمَكُمْ فَتَجِيئُونَ تَدُوسُونَ الطِّينَ إِلَى رُكَبِكُمْ

حماد، عاصم، عبداللہ بن حارث نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح مروی کی ہے اور یہ بھی فرمایا: میں نے ناپسند کیا کہ تمہیں دشواری میں مبتلا کروں اور تم گھٹنوں تک کیچڑ میں آلودہ آؤ۔

669 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ:

ابوسلمہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابوسعید

668م- راجع الحدیث: 616,610

669- صحیح مسلم: 2765,2764,2763,2762,2761، سنن ابو داؤد: 1382,911,895,894، سنن نسائی: 1355,1094، سنن ابن ماجہ: 1775,1766

حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ الخُدْرِيَّ، فَقَالَ: جَاءَتْ سَحَابَةٌ، فَمَطَرَتْ حَتَّى سَالَ السَّقْفُ، وَكَانَ مِنْ جَرِيدِ النَّخْلِ، فَأُقِيمَتِ الصَّلاَةُ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِي المَاءِ وَالطِّينِ، حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ الطِّينِ فِي جَبْهَتِهِ

خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا تو فرمایا: بادل آئے، بارش ہوئی، حتیٰ کہ چھت ٹپکنے لگی اور وہ کھجور کی شاخوں کی بنی ہوئی تھی۔ پس نماز کی اقامت کہی گئی تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو پانی اور مٹی میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا حتیٰ کہ مٹی کا اثر میں نے آپ کی مبارک پیشانی پر دیکھا۔

670- حَدَّثَنَا آدَمُ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ سِيرِينَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: قَالَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ: إِنِّي لاَ أَسْتَطِيعُ الصَّلاَةَ مَعَكَ، وَكَانَ رَجُلاً ضَخْمًا، فَصَنَعَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا، فَدَعَاهُ إِلَى مَنْزِلِهِ، فَبَسَطَ لَهُ حَصِيرًا، وَنَضَحَ طَرَفَ الحَصِيرِ فَصَلَّى عَلَيْهِ رَكْعَتَيْنِ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ آلِ الجَارُودِ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحَى؟ قَالَ: مَا رَأَيْتُهُ صَلاَّهَا إِلَّا يَوْمَئِذٍ

ابن سیرین سے مروی ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا: انصار میں سے ایک شخص نے کہا کہ میں آپ کے ساتھ نماز پڑھنے کی قوت نہیں پاتا اور وہ بھاری بھرکم شخص تھا۔ اُس نے نبی کریم ﷺ کے لیے کھانا تیار کیا اور اپنے گھر تشریف لانے کی آپ ﷺ کو دعوت دی۔ پس آپ ﷺ کے لیے چٹائی بچھائی اور اُس کے ایک حصے پر پانی چھڑک دیا۔ پس آپ ﷺ نے اُس پر دو رکعتیں پڑھیں۔ آلِ جارود میں سے ایک شخص نے حضرت انس سے پوچھا کہ کیا نبی کریم چاشت کی نماز پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا کہ میں نے اس دن کے علاوہ آپ کو یہ نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔

42- بَابٌ: إِذَا حَضَرَ الطَّعَامُ وَأُقِيمَتِ الصَّلاَةُ

جب کھانا آجائے اور اقامت کہہ دی جائے

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ: يَبْدَأُ بِالعَشَاءِ وَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: مِنْ فِقْهِ المَرْءِ إِقْبَالُهُ عَلَى حَاجَتِهِ حَتَّى يُقْبِلَ عَلَى صَلاَتِهِ وَقَلْبُهُ فَارِغٌ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما پہلے کھانا کھاتے۔ حضرت ابودرداء نے فرمایا کہ یہ آدمی کی عقل مندی ہے کہ پہلے ضرورت پوری کرلے اور نماز کی جانب اُس وقت متوجہ ہو جب اُس کا دِل فارغ ہو۔

671- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ

مسدد، یحییٰ، ہشام اِن کے والد ماجد نے حضرت

670- سنن ابوداؤد: 657

671- انظر الحدیث: 5465

هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: إِذَا وُضِعَ العَشَاءُ وَأُقِيمَتِ الصَّلاَةُ، فَابْدَءُوا بِالعَشَاءِ

عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سُنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب رات کا کھانا سامنے آجائے اور نماز کی اقامت ہوجائے تو پہلے کھانا کھالیا کرو۔

672 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا قُدِّمَ العَشَاءُ، فَابْدَءُوا بِهِ قَبْلَ أَنْ تُصَلُّوا صَلاَةَ المَغْرِبِ، وَلاَ تَعْجَلُوا عَنْ عَشَائِكُمْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب رات کا کھانا سامنے آجائے تو نماز مغرب پڑھنے سے پہلے اُسے کھالو اور اپنے کھانے میں جلدی نہ کرو۔

673 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا وُضِعَ عَشَاءُ أَحَدِكُمْ وَأُقِيمَتِ الصَّلاَةُ، فَابْدَءُوا بِالعَشَاءِ وَلاَ يَعْجَلْ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهُ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ: يُوضَعُ لَهُ الطَّعَامُ، وَتُقَامُ الصَّلاَةُ، فَلاَ يَأْتِيهَا حَتَّى يَفْرُغَ، وَإِنَّهُ لَيَسْمَعُ قِرَاءَةَ الإِمَامِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کے سامنے رات کا کھانا آجائے اور نماز کھڑی ہوجائے تو پہلے کھانا کھائے اور جلدی نہ کرے۔ حتیٰ کہ اُس سے فارغ ہوجائے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے سامنے کھانا رکھ دیا جاتا اور نماز کھڑی ہوجاتی تو نماز میں نہ جاتے حتیٰ کہ کھانے سے فارغ ہوجاتے اور وہ امام کی قرأت سُنتے رہتے تھے

674 - وَقَالَ زُهَيْرٌ، وَوَهْبُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ عَلَى الطَّعَامِ، فَلاَ يَعْجَلْ حَتَّى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ مِنْهُ، وَإِنْ أُقِيمَتِ الصَّلاَةُ. رَوَاهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ المُنْذِرِ، عَنْ وَهْبِ بْنِ عُثْمَانَ وَوَهْبٌ مَدِينِيٌّ

✗✗ زہیر اور وہب بن عثمان، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت ابن عمر سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کھانا کھا رہا ہو تو جلدی نہ کرے حتیٰ کہ اپنی حاجت پوری کرلے اگرچہ نماز کھڑی ہوچکی ہو۔ امام ابوعبداللہ بخاری نے فرمایا کہ مجھ سے یہ حدیث بیان کی ابراہیم بن المنذر، وہب بن عثمان نے اور وہب مدینی ہیں۔

43- بَابٌ: إِذَا دُعِيَ الإِمَامُ إِلَى

جب امام کو نماز کے لیے بلایا

672- انظر الحدیث: 5463

673- انظر الحدیث: 5464,674 صحیح مسلم: 1244

674- راجع الحدیث: 673 صحیح مسلم: 1245

الصَّلَاةِ وَبِيَدِهِ مَا يَأْكُلُ

جائے اور کچھ کھا رہا ہو

675 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ، أَنَّ أَبَاهُ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ ذِرَاعًا يَحْتَزُّ مِنْهَا، فَدُعِيَ إِلَى الصَّلَاةِ، فَقَامَ، فَطَرَحَ السِّكِّينَ، فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

جعفر بن عمرو بن اُمیہ سے مروی ہے کہ اُن کے والد ماجد نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو بکری کی دستی سے کاٹ کر تناول فرماتے ہوئے دیکھا۔ پس آپ ﷺ کو نماز کے لیے بلایا گیا تو چھری نیچے رکھ دی۔ پس نماز پڑھی اور (تازہ) وضو نہ فرمایا۔

44 - بَابٌ: مَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَهْلِهِ فَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَخَرَجَ

جو اپنے گھر والوں کے کام کاج میں مشغول ہو، پس نماز کی اقامت ہونے پر چلا جائے

676 - حَدَّثَنَا آدَمُ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الحَكَمُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِي بَيْتِهِ؟ قَالَتْ: كَانَ يَكُونُ فِي مِهْنَةِ أَهْلِهِ - تَعْنِي خِدْمَةَ أَهْلِهِ - فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ

اسود سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ اپنے دولت سرائے میں کیا کیا کرتے تھے؟ فرمایا کہ گھر والوں کے کام کاج میں مشغول رہتے اور جب نماز کا وقت ہو جاتا تو نماز کے لیے تشریف لے جاتے۔

45 - بَابٌ: مَنْ صَلَّى بِالنَّاسِ وَهُوَ لَا يُرِيدُ إِلَّا أَنْ يُعَلِّمَهُمْ صَلَاةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُنَّتَهُ

جو لوگوں کو نماز پڑھائے اور اُس کا ارادہ نبی کریم ﷺ کی نماز اور آپ کی سنت سکھانے کا ہو

677 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، قَالَ: جَاءَنَا مَالِكُ بْنُ الحُوَيْرِثِ - فِي مَسْجِدِنَا هَذَا - فَقَالَ: إِنِّي لَأُصَلِّي بِكُمْ وَمَا أُرِيدُ الصَّلَاةَ، أُصَلِّي

ابوقلابہ سے مروی ہے کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہماری اس مسجد میں تشریف لائے۔ فرمایا کہ تمہیں نماز میں پڑھاؤں گا اور اس نماز سے میرا یہی ارادہ ہے کہ جس طرح میں نے نبی کریم ﷺ کو

675- راجع الحدیث: 208

676- انظر الحدیث: 6039,5363' سنن ترمذی: 2489

677- سنن ابو داؤد: 843,842' سنن نسائی: 1152,1150

كَيْفَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي، فَقُلْتُ لِأَبِي قِلَابَةَ: كَيْفَ كَانَ يُصَلِّي؟ قَالَ: مِثْلَ شَيْخِنَا هَذَا، قَالَ: وَكَانَ شَيْخًا، يَجْلِسُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ، قَبْلَ أَنْ يَنْهَضَ فِي الرَّكْعَةِ الأُولَى

نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اُسی طرح پڑھاؤں۔ میں (ایوب) نے ابوقلابہ سے پوچھا کہ وہ کس طرح نماز پڑھتے تھے؟ فرمایا کہ ہمارے اِن بزرگ کی طرح اور وہ بزرگ جب سجدے سے سر اُٹھاتے تو پہلی رکعت میں اُٹھنے سے پہلے بیٹھتے۔

46 - بَابٌ: أَهْلُ الْعِلْمِ وَالْفَضْلِ أَحَقُّ بِالْإِمَامَةِ

صاحبِ علم و فضل امامت کا زیادہ مستحق ہے

678 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: مَرِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاشْتَدَّ مَرَضُهُ فَقَالَ: مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ: إِنَّهُ رَجُلٌ رَقِيقٌ، إِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ، قَالَ: مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَعَادَتْ، فَقَالَ: مُرِي أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، فَإِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ فَأَتَاهُ الرَّسُولُ، فَصَلَّى بِالنَّاسِ فِي حَيَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابوبُردہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ علیل ہوئے تو مرض شدت اختیار کر گیا۔ فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ ام المومنین حضرت عائشہ نے عرض کی کہ وہ نرم دِل شخص ہیں، جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو نماز نہ پڑھا سکیں گے۔ فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ انہوں نے دوبارہ وہی عرض کی تو فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں تم حضرت یوسف والی عورتوں کی مثل ہو۔ قاصد پیغام لے گیا تو انہوں (حضرت ابوبکر) نے نبی کریم ﷺ کی مبارک زندگی میں نماز پڑھائی۔

679 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي مَرَضِهِ: مُرُوا أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ: قُلْتُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ، فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ،

اُمّ المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرض میں فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ نے عرض کی کہ حضرت ابوبکر جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو رونے کے سبب لوگوں کو آواز نہیں سُنا سکیں گے۔ حضرت عمر کو فرمائیے کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ میں نے حضرت حفصہ سے کہا کہ عرض کیجئے کہ حضرت

678- انظر الحدیث: 3385 صحیح مسلم: 947

679- راجع الحدیث: 198

فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ: قُولِي لَهُ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ، فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ، فَفَعَلَتْ حَفْصَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَهْ إِنَّكُنَّ لَأَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ، مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ: مَا كُنْتُ لِأُصِيبَ مِنْكِ خَيْرًا

ابوبکر جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو رونے کے سبب لوگوں کو آواز نہیں سنا سکیں گے۔ حضرت عمر سے فرمایئے کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہی کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ٹھہرو تم تو حضرت یوسف والی عورتوں کی طرح ہو، ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت حفصہ نے حضرت عائشہ سے کہا: آپ سے مجھے اچھائی نہیں پہنچی۔

680 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيُّ - وَكَانَ تَبِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَدَمَهُ وَصَحِبَهُ - أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يُصَلِّي لَهُمْ فِي وَجَعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ، حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ الِاثْنَيْنِ وَهُمْ صُفُوفٌ فِي الصَّلَاةِ، فَكَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتْرَ الْحُجْرَةِ يَنْظُرُ إِلَيْنَا وَهُوَ قَائِمٌ كَأَنَّ وَجْهَهُ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ، ثُمَّ تَبَسَّمَ يَضْحَكُ، فَهَمَمْنَا أَنْ نَفْتَتِنَ مِنَ الْفَرَحِ بِرُؤْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَكَصَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ الصَّفَّ، وَظَنَّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَارِجٌ إِلَى الصَّلَاةِ فَأَشَارَ إِلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَتِمُّوا صَلَاتَكُمْ وَأَرْخَى السِّتْرَ فَتُوُفِّيَ مِنْ يَوْمِهِ

حضرت انس بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے جو نبی کریم ﷺ کے پیروکار، خادم اور صحابی تھے کہ حضرت ابوبکر انہیں نبی کریم ﷺ مرض وصال میں نماز پڑھایا کرتے۔ حتیٰ کہ جب پیر کا دن ہوا اور وہ نماز میں صف بستہ تھے تو نبی کریم ﷺ نے حجرے کا پردہ ہٹایا اور ہماری جانب دیکھنے لگے۔ آپ کھڑے تھے اور آپ کا چہرۂ انور گویا مصحف کا صفحہ تھا۔ پھر تبسم فرمایا۔ ہم نے پختہ ارادہ کرلیا کہ خوشی کے سبب نبی کریم ﷺ کا دیدار کرتے ہیں بس حضرت ابوبکر سرکنے لگے کہ صف میں شامل جائیں یہ سوچ کر کہ نبی کریم ﷺ شاید نماز کے لیے تشریف لے آئیں۔ آپ ﷺ نے ہماری طرف اشارہ فرمایا کہ اپنی نماز پوری مکمل کرلو اور پردہ گرادیا۔ نبی کریم ﷺ نے اسی روز وصال فرمایا۔

681 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: لَمْ يَخْرُجِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا، فَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَذَهَبَ أَبُو بَكْرٍ يَتَقَدَّمُ،

حضرت انس سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ تین روز تشریف نہ لائے۔ پس نماز کی اقامت کہی گئی تو حضرت ابوبکر آگے بڑھنے لگے۔ نبی کریم ﷺ نے پردے کو اُٹھایا۔ جب نبی کریم ﷺ کا مبارک چہرہ

680- انظر الحدیث: 4448،1205،754،681

681- راجع الحدیث: 680، صحیح مسلم: 946

فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِالْحِجَابِ فَرَفَعَهُ، فَلَمَّا وَضَحَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا نَظَرْنَا مَنْظَرًا كَانَ أَعْجَبَ إِلَيْنَا مِنْ وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ وَضَحَ لَنَا، فَأَوْمَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَنْ يَتَقَدَّمَ، وَأَرْخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحِجَابَ فَلَمْ يُقْدَرْ عَلَيْهِ حَتَّى مَاتَ

انور ظاہر ہوا تو ہم نے ایسا کوئی اور منظر نہیں دیکھا تھا جو ہمیں نبی کریم ﷺ کے چہرۂ انور سے مسرور کن لگا ہو، جو ہم پر ظاہر ہوا۔ پس نبی کریم ﷺ نے ہاتھ سے حضرت ابوبکر کی طرف اشارہ فرمایا کہ آگے بڑھیں اور نبی کریم ﷺ نے پردہ گرادیا۔ پھر آپ ﷺ وصال فرمانے تک ایسا نہ کرسکے۔

682 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: لَمَّا اشْتَدَّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ قِيلَ لَهُ فِي الصَّلاَةِ فَقَالَ: مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ رَقِيقٌ، إِذَا قَرَأَ غَلَبَهُ البُكَاءُ، قَالَ: مُرُوهُ فَيُصَلِّي فَعَاوَدَتْهُ، قَالَ: مُرُوهُ فَيُصَلِّي، إِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ تَابَعَهُ الزُّبَيْدِيُّ، وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ، وَإِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى الكَلْبِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَالَ عُقَيْلٌ، وَمَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حَمْزَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حمزہ بن عبداللہ سے مروی ہے کہ اُن کے والد ماجد نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ کا مرض شدت اختیار کرگیا تو آپ ﷺ سے نماز کے بارے عرض کی گئی۔ فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ ام المومنین حضرت عائشہ نے عرض کی کہ حضرت ابوبکر نرم دل ہیں، قرأت کے وقت رقت طاری ہو جائیگا۔ فرمایا: اُن سے ہی کہو کہ نماز پڑھائیں۔ دوبارہ عرض کی۔ فرمایا کہ اُن سے ہی کہو کہ نماز پڑھائیں اور تم حضرت یوسف کو گھیرنے والی عورتوں کی مثل ہو متابعت کی ہے اِس کی زبیدی اور زہری کے بھتیجے اور اسحاق بن یحییٰ کلبی نے زہری سے اور کہا عُقیل اور معمر، زہری، حمزہ نے نبی کریم ﷺ کے واسطے سے۔

47 - بَابُ مَنْ قَامَ إِلَى جَنْبِ الإِمَامِ لِعِلَّةٍ

جو کسی وجہ سے امام کے برابر میں کھڑا ہو

683 - حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فِي مَرَضِهِ، فَكَانَ

ہشام بن عُروہ کے والدِ ماجد سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: اپنے مرض میں رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر کو حکم فرمایا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں لہٰذا وہ انہیں نمازیں

683- صحیح مسلم: 942، سنن ابن ماجہ: 1233

يُصَلِّي بِهِمْ. قَالَ عُرْوَةُ: فَوَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفْسِهِ خِفَّةً، فَخَرَجَ فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ يَؤُمُّ النَّاسَ، فَلَمَّا رَآهُ أَبُو بَكْرٍ اسْتَأْخَرَ، فَأَشَارَ إِلَيْهِ: أَنْ كَمَا أَنْتَ، فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِذَاءَ أَبِي بَكْرٍ إِلَى جَنْبِهِ فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِصَلاَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلاَةِ أَبِي بَكْرٍ"

پڑھاتے رہے۔ عُروہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ افاقہ محسوس کیا تو باہر تشریف لائے اور حضرت ابوبکر لوگوں کی امامت کر رہے تھے جب حضرت ابوبکر نے آپ کو دیکھا تو پیچھے سرکنے لگے۔ آپ ﷺ نے اشارہ فرمایا کہ اپنی جگہ پر رہو۔ پس رسول اللہ ﷺ حضرت ابوبکر کے پہلو میں بیٹھ گئے۔ پس حضرت ابوبکر تو رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے اور لوگ حضرت ابوبکر کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے۔

48 - بَابُ مَنْ دَخَلَ لِيَؤُمَّ النَّاسَ، فَجَاءَ الإِمَامُ الأَوَّلُ، فَتَأَخَّرَ الأَوَّلُ أَوْ لَمْ يَتَأَخَّرْ، جَازَتْ صَلاَتُهُ

جو لوگوں کی امامت کرنے لگے کہ پہلا امام آجائے تو یہ ہٹے یا نہ ہٹے، کیا اُس کی نماز ہو جائے گی

فِيهِ عَائِشَةُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بارے میں حضرت عائشہ نے نبی کریم ﷺ سے مروی کی ہے۔

684 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي حَازِمِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ إِلَى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ، فَحَانَتِ الصَّلاَةُ، فَجَاءَ المُؤَذِّنُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ، فَقَالَ: أَتُصَلِّي لِلنَّاسِ فَأُقِيمَ؟ قَالَ: نَعَمْ فَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ، فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ فِي الصَّلاَةِ، فَتَخَلَّصَ حَتَّى وَقَفَ فِي الصَّفِّ، فَصَفَّقَ النَّاسُ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لاَ يَلْتَفِتُ فِي صَلاَتِهِ، فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ التَّصْفِيقَ التَفَتَ، فَرَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنِ امْكُثْ مَكَانَكَ، فَرَفَعَ

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اُن میں صلح کرانے کے ارادے سے بنی عمرو بن عوف کے پاس تشریف لے گئے۔ نماز کا وقت ہو گیا تو موذن نے حضرت ابوبکر کے پاس آ کر کہا کہ کیا آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں گے؟ چنانچہ اقامت کہی گئی تو فرمایا ہاں: پس حضرت ابوبکر نماز پڑھانے لگے کہ رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لے آئے اور لوگ نماز میں تھے۔ آپ صف میں داخل ہوئے اور کھڑے ہو گئے لوگوں نے ہاتھ سے آوازیں کیں جب کہ حضرت ابوبکر نماز میں کس طرف توجہ نہیں کرتے تھے۔ جب لوگوں نے زیادہ تالیاں بجائیں تو وہ متوجہ ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کو دیکھا۔ رسول اللہ ﷺ

684- انظر الحدیث: 7190,2693,2690,1234,1218,1204,1201 صحیح مسلم: 948

أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللَّهَ عَلَى مَا أَمَرَهُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذَلِكَ، ثُمَّ اسْتَأْخَرَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى اسْتَوَى فِي الصَّفِّ، وَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلَّى، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَثْبُتَ إِذْ أَمَرْتُكَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: مَا كَانَ لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا لِي رَأَيْتُكُمْ أَكْثَرْتُمُ التَّصْفِيقَ، مَنْ رَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِ فَلْيُسَبِّحْ فَإِنَّهُ إِذَا سَبَّحَ الْتُفِتَ إِلَيْهِ، وَإِنَّمَا التَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ

نے انہیں اشارہ فرمایا کہ اپنی جگہ پر رہو۔ پس حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہاتھ اُٹھا کر اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جو انہیں رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا تھا۔ پھر حضرت ابوبکر پیچھے ہٹے اور صف میں آملے اور رسول اللہ ﷺ آگے بڑھ گئے۔ پس نماز پڑھی اور فارغ ہو کر فرمایا: اے ابوبکر! تمہیں اپنی جگہ پر رہنے سے کس چیز نے روکا جب کہ میں نے حکم دیا تھا! حضرت ابوبکر نے عرض کی کہ ابن ابو قحافہ میں یہ جرأت نہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے آگے کھڑا ہو کر نماز پڑھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تمہیں بہت زیادہ تالیاں بجاتے دیکھا۔ جب نماز میں کوئی بات ہو تو سُبْحَانَ اللّٰہ کہو اور اس پر متوجہ ہوا جائے جب کہ تالی تو عورتوں کے لیے ہے۔

49 - بَابٌ: إِذَا اسْتَوَوْا فِي الْقِرَاءَةِ فَلْيَؤُمَّهُمْ أَكْبَرُهُمْ

جب لوگ علمِ قرآن میں برابر ہوں تو بڑا امامت کرائے

685 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ، قَالَ: قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ، فَلَبِثْنَا عِنْدَهُ نَحْوًا مِنْ عِشْرِينَ لَيْلَةً، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِيمًا فَقَالَ: لَوْ رَجَعْتُمْ إِلَى بِلَادِكُمْ، فَعَلَّمْتُمُوهُمْ مُرُوهُمْ، فَلْيُصَلُّوا صَلَاةَ كَذَا فِي حِينِ كَذَا، وَصَلَاةَ كَذَا فِي حِينِ كَذَا، وَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ

ابوقلابہ سے مروی ہے کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور ہم نوجوان تھے۔ ہم آپ کی خدمت میں تقریباً بیس روز کے حاضر رہے اور نبی کریم ﷺ بڑے کریم تھے۔ فرمایا کہ اگر تم اپنے گھروں کو جاؤ تو انہیں علم دین سکھانا اور فلاں فلاں نمازیں فلاں فلاں وقتوں میں پڑھنے کے لیے کہنا۔ جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے ایک اذان کہے اور جو تم میں سے بڑا ہو وہ امامت کرائے۔

685- راجع الحدیث: 6282،28

50- بَابُ إِذَا زَارَ الْإِمَامُ قَوْمًا فَأَمَّهُمْ

جب امام لوگوں کے پاس جائے تو اُن کی امامت کر سکتا ہے

686- حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ، قَالَ: سَمِعْتُ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيَّ، قَالَ: اسْتَأْذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَذِنْتُ لَهُ فَقَالَ: أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ؟ فَأَشَرْتُ لَهُ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي أُحِبُّ، فَقَامَ وَصَفَفْنَا خَلْفَهُ، ثُمَّ سَلَّمَ وَسَلَّمْنَا

محمود بن ربیع سے مروی ہے کہ میں نے سُنا کہ حضرت عتبان بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے مجھ سے اجازت طلب فرمائی تو میں نے اجازت دے دی۔ فرمایا: تم کہاں چاہتے ہو کہ میں تمہارے گھر میں نماز پڑھوں؟ پس میں نے اُس جگہ کی طرف اشارہ کیا جس کو میں پسند کرتا تھا۔ آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور ہم نے آپ کے پیچھے صف بنالی۔ پھر آپ نے سلام پھیرا اور ہم نے بھی سلام پھیر دیا۔

51- بَابٌ: إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ

امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اُس کی پیروی کی جائے

وَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ بِالنَّاسِ وَهُوَ جَالِسٌ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: إِذَا رَفَعَ قَبْلَ الْإِمَامِ يَعُودُ، فَيَمْكُثُ بِقَدْرِ مَا رَفَعَ، ثُمَّ يَتْبَعُ الْإِمَامَ وَقَالَ الْحَسَنُ: "فِيمَنْ يَرْكَعُ مَعَ الْإِمَامِ رَكْعَتَيْنِ وَلاَ يَقْدِرُ عَلَى السُّجُودِ، يَسْجُدُ لِلرَّكْعَةِ الآخِرَةِ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ يَقْضِي الرَّكْعَةَ الأُولَى بِسُجُودِهَا، وَفِيمَنْ نَسِيَ سَجْدَةً حَتَّى قَامَ: يَسْجُدُ"

نبی کریم ﷺ نے اپنی آخری علالت میں لوگوں کو بیٹھ کر نماز پڑھائی۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب کوئی امام سے پہلے سر اٹھا لے تو واپس لوٹ جائے اور جتنی دیر سر اُٹھائے رکھا اُتنی دیر ٹھہر کر پھر امام کی پیروی کرے۔ حسن بصری نے فرمایا کہ جو امام کے ساتھ دو رکعتیں پڑھے اور سجدے نہ کر سکے تو آخری رکعت میں دو سجدے کر لے اور پہلی رکعت کو اُس کے سجدوں کے ساتھ پڑھ لے اور جو سجدے کو بھول کر کھڑا ہو جائے تو سجدہ کرے۔

687- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا

عُبید اللہ بن عبداللہ بن عُتبہ سے مروی ہے کہ میں

686- راجع الحدیث: 424، صحیح مسلم: 1496,1495,1494,149,148، سنن نسائی: 1326,787، سنن ابن ماجہ: 754

687- صحیح مسلم: 935، سنن نسائی: 833

زَائِدَةُ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ: أَلَا تُحَدِّثِينِي عَنْ مَرَضِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ: بَلَى، ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَصَلَّى النَّاسُ؟ قُلْنَا: لَا، هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ، قَالَ: ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ. قَالَتْ: فَفَعَلْنَا، فَاغْتَسَلَ، فَذَهَبَ لِيَنُوءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَفَاقَ، فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَصَلَّى النَّاسُ؟ قُلْنَا: لَا، هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ قَالَتْ: فَقَعَدَ فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَفَاقَ، فَقَالَ: أَصَلَّى النَّاسُ؟ قُلْنَا: لَا، هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ: ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ، فَقَعَدَ فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ: أَصَلَّى النَّاسُ؟ فَقُلْنَا: لَا، هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَالنَّاسُ عُكُوفٌ فِي الْمَسْجِدِ، يَنْتَظِرُونَ النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِصَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ، فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ بِأَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ، فَأَتَاهُ الرَّسُولُ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ - وَكَانَ رَجُلًا رَقِيقًا -: يَا عُمَرُ صَلِّ بِالنَّاسِ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: أَنْتَ أَحَقُّ بِذَلِكَ، فَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ تِلْكَ الْأَيَّامَ، ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ مِنْ نَفْسِهِ خِفَّةً، فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا الْعَبَّاسُ لِصَلَاةِ الظُّهْرِ وَأَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ، فَلَمَّا رَآهُ أَبُو بَكْرٍ ذَهَبَ لِيَتَأَخَّرَ، فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی۔ کیا آپ مجھے رسول اللہ ﷺ کے مرض کے متعلق نہیں بتائیں گی؟ فرمایا: کیوں نہیں۔ نبی کریم ﷺ کا مرض بڑھ گیا تو فرمایا: کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی؟ ہم نے عرض کی: نہیں بلکہ یا رسول اللہ ﷺ! وہ آپ کے منتظر ہیں۔ فرمایا کہ میرے لیے لگن میں پانی رکھ دو۔ پس اُٹھے اور غسل فرمایا۔ پھر جانا چاہا تو بیہوش ہو گئے، افاقہ ہوا تو فرمایا: کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی؟ ہم نے عرض کی۔ یا رسول اللہ ﷺ! وہ آپ کے منتظر ہیں۔ فرمایا کہ میرے لیے لگن میں پانی رکھ دو۔ پس اُٹھے اور غسل فرمایا۔ پھر جانے لگے تو بیہوش ہو گئے۔ جب افاقہ ہوا تو فرمایا: کیا لوگ نماز پڑھ چکے؟ ہم نے عرض کی: نہیں، یا رسول اللہ ﷺ! وہ آپ کے منتظر ہیں۔ لوگ مسجد میں ٹھہرے ہوئے نبی کریم ﷺ کے نماز عشاء کے لیے منتظر تھے۔ نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوبکر کے لیے پیغام بھیجا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ قاصد نے آ کر بتایا جو رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا تھا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ نرم دل تھے انہوں نے کہا: اے عمر! آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عمر نے اُن سے کہا: آپ اس کا زیادہ حق رکھتے ہیں۔ پس اُن دنوں میں حضرت ابوبکر نے نماز پڑھائی۔ پھر نبی کریم ﷺ نے کچھ افاقہ محسوس کیا تو آپ ﷺ دو آدمیوں کے درمیان نماز ظہر کے لیے تشریف لائے جن میں سے ایک حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے اور حضرت ابوبکر لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے۔ جب حضرت ابوبکر نے آپ ﷺ کو دیکھا تو پیچھے ہٹنے لگے۔ نبی کریم ﷺ نے انہیں اشارہ فرمایا کہ پیچھے نہ ہٹو اور

وَسَلَّمَ بِأَنْ لَا يَتَأَخَّرَ، قَالَ: أَجْلِسَانِي إِلَى جَنْبِهِ، فَأَجْلَسَاهُ إِلَى جَنْبِ أَبِي بَكْرٍ، قَالَ: فَجَعَلَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي وَهُوَ يَأْتَمُّ بِصَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالنَّاسُ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ، قَالَ عُبَيْدُ اللهِ: فَدَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ لَهُ: أَلَا أَعْرِضُ عَلَيْكَ مَا حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ عَنْ مَرَضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: هَاتِ، فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَدِيثَهَا، فَمَا أَنْكَرَ مِنْهُ شَيْئًا غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: أَسَمَّتْ لَكَ الرَّجُلَ الَّذِي كَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ قُلْتُ: لَا، قَالَ: هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

فرمایا کہ مجھے اِن کے پہلو میں بٹھا دو۔ دونوں نے آپ ﷺ کو حضرت ابوبکر کے پہلو میں بٹھا دیا۔ پس حضرت ابوبکر تو نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ رہے اور لوگ حضرت ابوبکر کے پیچھے اور نبی کریم ﷺ بیٹھے ہوئے تھے۔ عُبید اللہ کا بیان ہے کہ میں حضرت ابنِ عباس کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: کیا میں آپ کے حضور بیان نہ کروں جو نبی کریم ﷺ کی علالت کے بارے میں حضرت عائشہ نے مجھ سے بیان کیا ہے؟ فرمایا: بیان کرو میں نے بیان کر دیا۔ تو انہوں نے کسی چیز کا انکار نہیں کیا بلکہ فرمایا: کیا انہوں نے تمہیں دوسرے شخص کا نام بتایا جو حضرت عباس کے ساتھ تھے؟ میں نے کہا: نہیں۔ فرمایا کہ وہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔

688 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، أَنَّهَا قَالَتْ: صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ وَهُوَ شَاكٍ، فَصَلَّى جَالِسًا وَصَلَّى وَرَاءَهُ قَوْمٌ قِيَامًا، فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنِ اجْلِسُوا، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا رَكَعَ، فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ، فَارْفَعُوا، وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا

ہشام بن عُروہ کے والدِ ماجد سے مروی ہے کہ اُمّ المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے علالت کے سبب کاشانۂ نبوت میں بیٹھ کر نماز پڑھی اور لوگوں نے آپ کے پیچھے کھڑے ہوکر پڑھی۔ آپ نے اُن کی طرف اشارہ فرمایا کہ بیٹھ جاؤ۔ جب فارغ ہوئے تو فرمایا: امام اس لیے مقرر کیا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ رکوع کرے تو تم رکوع کرو اور جب وہ سر اُٹھائے تو تم بھی اُٹھاؤ اور جب وہ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہو اور جب وہ بیٹھ کر پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر پڑھو۔

689 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ فَرَسًا،

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ گھوڑے پر سوار ہوئے تو اس سے نیچے تشریف لے آئے اور دائیں پہلو میں خراش

688- انظر الحدیث: 5658,1236,1113 'سنن ابو داؤد: 605

689- راجع الحدیث: 378 'صحیح مسلم: 923 'سنن ابو داؤد: 601 'سنن نسائی: 831

فَصُرِعَ عَنْهُ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ، فَصَلَّى صَلَاةً مِنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ قَاعِدٌ، فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ قُعُودًا، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: "إِنَّمَا جُعِلَ الإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا صَلَّى قَائِمًا، فَصَلُّوا قِيَامًا، فَإِذَا رَكَعَ، فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ، فَارْفَعُوا، وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُولُوا: رَبَّنَا وَلَكَ الحَمْدُ، وَإِذَا صَلَّى قَائِمًا، فَصَلُّوا قِيَامًا، وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا، فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعُونَ" قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: قَالَ الحُمَيْدِيُّ: قَوْلُهُ: إِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا هُوَ فِي مَرَضِهِ القَدِيمِ، ثُمَّ صَلَّى بَعْدَ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا، وَالنَّاسُ خَلْفَهُ قِيَامًا، لَمْ يَأْمُرْهُمْ بِالقُعُودِ، وَإِنَّمَا يُؤْخَذُ بِالْآخِرِ فَالْآخِرِ، مِنْ فِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آ گئی۔ پس ایک نماز آپ ﷺ نے بیٹھ کر پڑھی اور ہم نے آپ کے پیچھے کھڑے ہوکر۔ جب فارغ ہوئے تو فرمایا: امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اُس کی پیروی کی جائے، جب وہ کھڑا ہوکر پڑھے تو تم بھی کھڑے ہوکر پڑھو، جب رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو، جب سر اٹھائے تو تم بھی اُٹھاؤ، جب وہ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو اور جب وہ بیٹھ کر پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر پڑھو۔ امام ابوعبداللہ بخاری نے حُمیدی کے حوالے سے فرمایا کہ یہ ارشادِ گرامی "جب وہ بیٹھ کر پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو" یہ پہلے مرض کے وقت کی بات ہے۔ پھر اس کے بعد نبی کریم ﷺ نے بیٹھ کر نماز ادا فرمائی اور لوگ آپ کے پیچھے کھڑے تھے۔ آپ نے انہیں بیٹھنے کا حکم نہیں فرمایا جب کہ نبی کریم ﷺ کے آخری فعل کو اختیار کیا جاتا ہے۔

52 - بَابٌ: مَتَى يَسْجُدُ مَنْ خَلْفَ الإِمَامِ؟

امام کے پیچھے کب سجدہ کرے؟

قَالَ أَنَسٌ: فَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا

حضرت انس نے فرمایا: جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو۔

690 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ، قَالَ: حَدَّثَنِي البَرَاءُ - وَهُوَ غَيْرُ كَذُوبٍ - قَالَ: "كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، لَمْ يَحْنِ أَحَدٌ مِنَّا ظَهْرَهُ، حَتَّى يَقَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا، ثُمَّ نَقَعُ سُجُودًا بَعْدَهُ"

عبداللہ بن یزید سے مروی ہے کہ مجھ سے حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان کی جو غلط بیانی کرنے والے نہیں تھے کہ جب رسول اللہ ﷺ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتے تو اُس وقت ہم میں سے کوئی بھی اپنی پیٹھ نہ جھکاتا۔ جب نبی کریم ﷺ سجدے میں چلے جاتے تو اس کے بعد ہم سجدے میں جاتے۔

690م - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ

ہم سے حدیث بیان کی ابونعیم نے سفیان سے وہ

690م۔ انظر الحدیث: 811,747، صحیح مسلم: 1603,1062، سنن ابوداؤد: 620، سنن ترمذی: 281،

أَبِي إِسْحَاقَ، نَحْوَهُ بِهَذَا

ابو اسحٰق سے اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

53 - بَابُ إِثْمِ مَنْ رَفَعَ رَأْسَهُ قَبْلَ الإِمَامِ

اپنے امام سے پہلے سر اٹھانے کا گناہ

691 - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " أَمَا يَخْشَى أَحَدُكُمْ - أَوْ: لاَ يَخْشَى أَحَدُكُمْ - إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ قَبْلَ الإِمَامِ، أَنْ يَجْعَلَ اللَّهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ، أَوْ يَجْعَلَ اللَّهُ صُورَتَهُ صُورَةَ حِمَارٍ "

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تم میں سے کسی کو اس بات نہیں خوف نہیں کہ جب کہ وہ امام سے پہلے سر کو اٹھا لیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُس کے سر کو گدھے کے سر کی شکل کر دے یا اللہ تعالیٰ اُس کی صورت کو گدھے کی صورت کی مثل کر دے۔

54 - بَابُ إِمَامَةِ العَبْدِ وَالمَوْلَى

غلام اور آزاد کردہ غلام کی امامت

وَكَانَتْ عَائِشَةُ: يَؤُمُّهَا عَبْدُهَا ذَكْوَانُ مِنَ المُصْحَفِ وَوَلَدِ البَغِيِّ وَالأَعْرَابِيِّ، وَالغُلاَمِ الَّذِي لَمْ يَحْتَلِمْ " لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَؤُمُّهُمْ أَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللَّهِ

حضرت عائشہ کی امامت اُن کا ذکوان نامی غلام قرآنِ مجید سے کرتا تھا اور یونہی ولد الزنا، دیہاتی اور نابالغ لڑکے کی امامت کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اُن کی امامت وہ کرے جو اللہ کی کتاب کو بہتر پڑھنے والا ہے۔

692 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ المُنْذِرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ المُهَاجِرُونَ الأَوَّلُونَ العُصْبَةَ - مَوْضِعٌ بِقُبَاءٍ - قَبْلَ مَقْدَمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَؤُمُّهُمْ سَالِمٌ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ، وَكَانَ أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا

نافع سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: مہاجرین کی پہلی جماعت عصبہ میں آئی جو قباء کی ایک بستی ہے رسول اللہ ﷺ کی تشریف آوری سے پہلے اوران کی امامت سالم مولیٰ حذیفہ کیا کرتے تھے اور وہ قرآن مجید زیادہ جانتے تھے۔

693 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى،

محمد بن بشار، یحییٰ، شعبہ، ابوالتیاح، حضرت انس بن

سنن نسائی:828

691- صحیح مسلم:964' سنن ابو داؤد:623

692- انظر الحدیث:7175' سنن ابو داؤد:588

693- انظر الحدیث:7142,696

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو التَّيَّاحِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا وَإِنِ اسْتُعْمِلَ حَبَشِيٌّ كَأَنَّ رَأْسَهُ زَبِيبَةٌ

مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس کی بات سنو اور اُس کی اطاعت کرو اگرچہ حبشی کو تم پر حاکم مقرر کیا جائے جس کا سر انگور جیسا ہو۔

55 - بَابُ إِذَا لَمْ يُتِمَّ الإِمَامُ وَأَتَمَّ مَنْ خَلْفَهُ

جب امام نے نماز پوری نہ کی اور مقتدیوں نے کر لی

694 - حَدَّثَنَا الفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الحَسَنُ بْنُ مُوسَى الأَشْيَبُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُصَلُّونَ لَكُمْ، فَإِنْ أَصَابُوا فَلَكُمْ، وَإِنْ أَخْطَئُوا فَلَكُمْ وَعَلَيْهِمْ

فضل بن سہل، حسن بن موسیٰ اشیب، عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو تمہیں نماز پڑھاتے ہیں اگر وہ درست پڑھائیں تو تمہیں بھی ثواب ملے گا اور اگر خطاء کریں تو تمہیں ثواب مل جائے گا اور خطاء کا وبال اُن پر ہوگا۔

56 - بَابُ إِمَامَةِ المَفْتُونِ وَالمُبْتَدِعِ

مفتون اور بدعتی کی امامت

وَقَالَ الحَسَنُ: صَلِّ وَعَلَيْهِ بِدْعَتُهُ

حسن بصری کا قول ہے کہ پڑھ لے اور بدعت کا گناہ اُس پر۔

695 - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: وَقَالَ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ خِيَارٍ، أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، -وَهُوَ مَحْصُورٌ- فَقَالَ: إِنَّكَ إِمَامُ عَامَّةٍ، وَنَزَلَ بِكَ مَا نَرَى، وَيُصَلِّي لَنَا إِمَامُ فِتْنَةٍ، وَنَتَحَرَّجُ؟ فَقَالَ: الصَّلاَةُ أَحْسَنُ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ، فَإِذَا أَحْسَنَ النَّاسُ، فَأَحْسِنْ مَعَهُمْ، وَإِذَا أَسَاءُوا فَاجْتَنِبْ إِسَاءَتَهُمْ وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ، قَالَ: الزُّهْرِيُّ: لاَ نَرَى

کہا ہم سے محمد بن یوسف، اوزاعی، زہری، حُمید بن عبدالرحمٰن، عُبید اللہ بن عدی بن خیار سے مروی ہے کہ وہ حضرت عثمان بن عفان کے پاس گئے جب کہ وہ محصور تھے اور کہا کہ آپ مسلمانوں کے متفقہ امام ہیں اور ایک فتنہ باز ہمیں نماز پڑھاتا ہے اور ہمیں یہ پسند نہیں ہے۔ فرمایا کہ لوگوں کے اعمال میں سے نماز بہترین چیز ہے اور لوگ جب اچھا کام کریں تو تم بھی اُن کے ساتھ اچھا کام کرو اور جب وہ بُرا کام کریں تو اُن کی بُرائی سے دور رہو۔ زُبیدی نے کہا کہ زہری نے فرمایا: میرے نزدیک

694- صحیح مسلم: 3479,3478,3477

أَنْ يُصَلِّيَ خَلْفَ الْمُخَنَّثِ إِلَّا مِنْ ضَرُورَةٍ لَا بُدَّ مِنْهَا

صحیح نہیں کہ مخنث کے پیچھے نماز پڑھی جائے مگر ضرورت کے وقت کہ اس کے سوا اور کوئی چارہ نہ تھا۔

696 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي ذَرٍّ: اسْمَعْ وَأَطِعْ وَلَوْ لِحَبَشِيٍّ كَأَنَّ رَأْسَهُ زَبِيبَةٌ

ابو التیاح نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: حاکم کی بات سنو اور اسکی اطاعت کرو خواہ حبشی ہو اور اُس کا سر انگور کی مانند ہو۔

57 - بَابٌ: يَقُومُ عَنْ يَمِينِ الإِمَامِ، بِحِذَائِهِ سَوَاءً إِذَا كَانَا اثْنَيْنِ

جب دو نمازی ہوں تو مقتدی امام کے برابر داہنی طرف کھڑا ہو

697 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الحَكَمِ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بِتُّ فِي بَيْتِ خَالَتِي مَيْمُونَةَ " فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ العِشَاءَ، ثُمَّ جَاءَ، فَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، ثُمَّ نَامَ، ثُمَّ قَامَ، فَجِئْتُ، فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ، فَصَلَّى خَمْسَ رَكَعَاتٍ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ نَامَ حَتَّى سَمِعْتُ غَطِيطَهُ - أَوْ قَالَ: خَطِيطَهُ - ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ"

سعید بن جبیر سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں رات گزاری۔ رسول اللہ ﷺ نے عشاء کی نماز پڑھ لی تو تشریف لائے اور چار رکعتیں پڑھ کر سو گئے۔ پھر قیام فرمایا تو میں بھی آکر آپ ﷺ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا۔ آپ نے مجھے داہنی جانب کر لیا اور پانچ رکعتیں پڑھیں۔ پھر دو رکعتیں پڑھیں اور سو گئے حتیٰ کہ میں نے آپ کے مبارک خراٹے سُنے۔ پھر نماز کے لیے تشریف لے گئے۔

58 - بَابٌ: إِذَا قَامَ الرَّجُلُ عَنْ يَسَارِ الإِمَامِ، فَحَوَّلَهُ الإِمَامُ إِلَى يَمِينِهِ، لَمْ تَفْسُدْ صَلَاتُهُمَا

جب کوئی شخص امام کے بائیں طرف کھڑا ہو اور امام اُسے داہنی طرف کر لے تو دونوں میں سے کسی کی نماز نہیں ٹوٹے گی

698 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ كُرَيْبٍ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ،

کُریب مولیٰ ابن عباس سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس سویا اور نبی کریم ﷺ اُس

696- راجع الحدیث:693

697- راجع الحدیث:117

698- راجع الحدیث:183,117

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نِمْتُ عِنْدَ مَيْمُونَةَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي، فَقُمْتُ عَلَى يَسَارِهِ فَأَخَذَنِي، فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَصَلَّى ثَلاَثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً، ثُمَّ نَامَ حَتَّى نَفَخَ، وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ، ثُمَّ أَتَاهُ المُؤَذِّنُ، فَخَرَجَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ قَالَ عَمْرٌو: فَحَدَّثْتُ بِهِ بُكَيْرًا، فَقَالَ: حَدَّثَنِي كُرَيْبٌ بِذَلِكَ

رات ہمارے پاس جلوہ فرما تھے۔ پس آپ نے وضو فرمایا اور نماز پڑھنے کھڑے ہوگئے تو میں آپ کے بائیں طرف کھڑا ہوگیا۔ آپ نے مجھے پکڑ کر اپنے داہنی طرف کرلیا۔ پس آپ نے تیرہ رکعتیں پڑھیں۔ پھر سو گئے حتیٰ کہ خراٹے لیے اور آپ جب سوتے تو خراٹے لیا کرتے۔ پھر مؤذن آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو تشریف لے جا کر نماز پڑھی اور وضو نہ فرمایا۔ عمرو، بکیر، کریب سے اسی طرح مروی ہے۔

59 - بَابُ إِذَا لَمْ يَنْوِ الإِمَامُ أَنْ يَؤُمَّ، ثُمَّ جَاءَ قَوْمٌ فَأَمَّهُمْ

جب امام کی نیت امامت کی نہ ہو لیکن لوگ آجائیں تو اُن کی امامت کرے

699 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ، فَقُمْتُ أُصَلِّي مَعَهُ، فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَ بِرَأْسِي، فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ

عبداللہ بن سعید بن جُبیر کے والدِ ماجد سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس رات گزاری۔ پس نبی کریم ﷺ رات میں نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے تو میں بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھنے بائیں طرف کھڑا ہوگیا۔ آپ نے مجھے سر سے پکڑ کر اپنے داہنی طرف کھڑا کرلیا۔

60 - بَابُ إِذَا طَوَّلَ الإِمَامُ، وَكَانَ لِلرَّجُلِ حَاجَةٌ، فَخَرَجَ فَصَلَّى

جب امام نماز پڑھائے اور کسی کو ضرورت ہو تو نماز پڑھ کر نکل جائے

700 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ، كَانَ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ يَرْجِعُ، فَيَؤُمُّ قَوْمَهُ

مسلم، شعبہ، عمرو، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت معاذ بن جبل نماز نبی کریم ﷺ کے ہمراہ نماز پڑھا کرتے اور پھر اپنی قوم کی امامت کرتے۔

699- سنن نسائی: 805

700- انظر الحدیث: 6106,711,705,701

701 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرٍو، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ يَرْجِعُ، فَيَؤُمُّ قَوْمَهُ، فَصَلَّى العِشَاءَ، فَقَرَأَ بِالْبَقَرَةِ، فَانْصَرَفَ الرَّجُلُ، فَكَأَنَّ مُعَاذًا تَنَاوَلَ مِنْهُ، فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: فَتَّانٌ، فَتَّانٌ، فَتَّانٌ ثَلَاثَ مِرَارٍ - أَوْ قَالَ: فَاتِنًا، فَاتِنًا، فَاتِنًا - وَأَمَرَهُ بِسُورَتَيْنِ مِنْ أَوْسَطِ المُفَصَّلِ، قَالَ عَمْرٌو: لَا أَحْفَظُهُمَا

محمد بن بشار، غندر، شعبہ، عمرو، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: حضرت معاذ بن جبل پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے پھر واپس جا کر اپنی قوم کی امامت کرتے۔ انہوں نے عشاء کی نماز پڑھائی اور اُس میں سورۃ البقرہ پڑھی تو ایک شخص واپس لوٹ گیا۔ حضرت معاذ کو اس سے رنج ہوا۔ یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے تین دفعہ فرمایا: آزمائش میں ڈالنے والا۔ آپ نے انہیں اوسط مفصل کی دو سورتیں پڑھنے کا حکم فرمایا۔ عمرو نے فرمایا کہ مجھے وہ دونوں یاد نہیں ہیں۔

61 - بَابُ تَخْفِيفِ الإِمَامِ فِي القِيَامِ، وَإِتْمَامِ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

امام کا قیام میں کمی کرنا اور رکوع سجدے پورے کرنا

702 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: سَمِعْتُ قَيْسًا، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو مَسْعُودٍ، أَنَّ رَجُلًا، قَالَ: وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَأَتَأَخَّرُ عَنْ صَلَاةِ الغَدَاةِ مِنْ أَجْلِ فُلَانٍ مِمَّا يُطِيلُ بِنَا، فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَوْعِظَةٍ أَشَدَّ غَضَبًا مِنْهُ يَوْمَئِذٍ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِينَ، فَأَيُّكُمْ مَا صَلَّى بِالنَّاسِ فَلْيَتَجَوَّزْ، فَإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ وَالكَبِيرَ وَذَا الحَاجَةِ

قیس سے مروی ہے کہ مجھے حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ ایک آدمی نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! خدا کی قسم میں صبح کی نماز سے فلاں کی وجہ سے رہ جاتا ہوں جو ہمیں طویل نماز پڑھاتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نصیحت کرنے میں اُس دن سے زیادہ غضب میں نہیں دیکھا۔ فرمایا کہ تم میں سے کچھ لوگ نفرت دلانے والے ہیں۔ پس جو تم میں سے لوگوں کو نماز پڑھائے تو ہلکی پڑھانی چاہیے کیونکہ اُن میں کمزور، بوڑھے اور حاجت مند بھی ہوتے ہیں۔

62 - بَابٌ: إِذَا صَلَّى لِنَفْسِهِ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ

جب تنہا نماز پڑھے تو جتنا چاہے طویل کرے

701- راجع الحديث:700

702- راجع الحديث:90

703 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ، فَلْيُخَفِّفْ، فَإِنَّ مِنْهُمُ الضَّعِيفَ وَالسَّقِيمَ وَالكَبِيرَ، وَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِنَفْسِهِ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی لوگوں کو نماز پڑھائے تو ہلکی پڑھائے کیونکہ اُن میں کمزور، بیمار اور بوڑھے بھی ہوتے ہیں اور جب تم میں سے کوئی تنہا نماز پڑھے تو اُسے جتنا چاہے طویل کرے۔

63 - بَابُ مَنْ شَكَا إِمَامَهُ إِذَا طَوَّلَ

جس نے نماز طویل کرنے پر اپنے امام کی شکایت کی

وَقَالَ أَبُو أُسَيْدٍ: طَوَّلْتَ بِنَا يَا بُنَيَّ

ابواُسید نے فرمایا: اے بیٹے! تم نے ہمیں طویل نماز پڑھائی ہے۔

704 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَأَتَأَخَّرُ عَنِ الصَّلاَةِ فِي الفَجْرِ مِمَّا يُطِيلُ بِنَا فُلاَنٌ فِيهَا، فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا رَأَيْتُهُ غَضِبَ فِي مَوْضِعٍ كَانَ أَشَدَّ غَضَبًا مِنْهُ يَوْمَئِذٍ، ثُمَّ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِينَ، فَمَنْ أَمَّ النَّاسَ فَلْيَتَجَوَّزْ، فَإِنَّ خَلْفَهُ الضَّعِيفَ وَالكَبِيرَ وَذَا الحَاجَةِ

قیس بن ابوحازم سے مروی ہے کہ حضرت ابومسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ایک آدمی نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں نماز فجر سے رہ جاتا ہوں کیونکہ فلاں ہمیں طویل نماز پڑھاتے ہیں۔ پس رسول اللہ ﷺ خفا ہوئے اور نصیحت کرتے ہوئے میں نے آپ کو اُس دن سے زیادہ خفا نہیں دیکھا۔ پھر فرمایا: اے لوگو! تم میں نفرت دلانے والے بھی ہیں۔ جو تم میں سے لوگوں کی امامت کرے تو ہلکی نماز پڑھائے کیونکہ اُس کے پیچھے کمزور، بوڑھا اور حاجت مند بھی ہوتا ہے۔

705 - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الأَنْصَارِيَّ، قَالَ: أَقْبَلَ رَجُلٌ بِنَاضِحَيْنِ وَقَدْ جَنَحَ اللَّيْلُ، فَوَافَقَ مُعَاذًا يُصَلِّي، فَتَرَكَ نَاضِحَهُ وَأَقْبَلَ إِلَى مُعَاذٍ، فَقَرَأَ بِسُورَةِ البَقَرَةِ-

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص دو اونٹوں کو لے کر آ رہا تھا اور رات کا پہلا حصہ تھا اُسے حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز پڑھاتے ہوئے پایا۔ اُس نے اپنے اونٹوں کو بٹھایا اور حضرت معاذ کی جانب بڑھا۔ انہوں نے سورۃ البقرہ یا

703- سنن ابو داؤد: 794، سنن نسائی: 822

704- راجع الحدیث: 90

أَوِ النِّسَاءِ - فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ وَبَلَغَهُ أَنَّ مُعَاذًا نَالَ مِنْهُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَشَكَا إِلَيْهِ مُعَاذًا. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا مُعَاذُ. أَفَتَّانٌ أَنْتَ - أَوْ أَفَاتِنٌ - ثَلَاثَ مِرَارٍ: فَلَوْلَا صَلَّيْتَ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ، وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا، وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى، فَإِنَّهُ يُصَلِّي وَرَاءَكَ الكَبِيرُ وَالضَّعِيفُ وَذُو الحَاجَةِ أَحْسِبُ هَذَا فِي الحَدِيثِ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: وَتَابَعَهُ سَعِيدُ بْنُ مَسْرُوقٍ، وَمِسْعَرٌ، وَالشَّيْبَانِيُّ قَالَ عَمْرٌو، وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ مِقْسَمٍ، وَأَبُو الزُّبَيْرِ: عَنْ جَابِرٍ، قَرَأَ مُعَاذٌ فِي العِشَاءِ بِالْبَقَرَةِ، وَتَابَعَهُ الأَعْمَشُ، عَنْ مُحَارِبٍ

سورۃ النساء پڑھی۔ وہ واپس لوٹ گیا اور اُسے معلوم ہوا کہ اس سے حضرت معاذ کو رنج پہنچا ہے۔ اُس نے نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر حضرت معاذ کی شکایت کی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے معاذ! تم آزمائش میں مبتلا کرنے والے ہو، یہ تین دفعہ فرمایا۔ تم نے سورۃ الاعلیٰ، سورۃ والشمس اور سورۃ اللیل کے ساتھ کیوں نہ پڑھائی کیونکہ تمہارے پیچھے بوڑھے، ضعیف اور حاجت مند بھی پڑھتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ یہ حدیث میں ہے۔ متابعت کی ہے اس کی سعید بن مسروق اور مسر اور شیبانی نے۔ عمرو اور عبید اللہ بن مقسم اور ابوالزبیر نے حضرت جابر سے مروی کی ہے کہ حضرت معاذ نے عشاء کی نماز میں سورۃ البقرہ پڑھی تھی۔ اور متابعت کی ہے اس کی اعمش نے حارث سے۔

64 - بَابُ الإِيجَازِ فِي الصَّلَاةِ وَإِكْمَالِهَا

نماز مختصر اور پوری پڑھنا

706 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوجِزُ الصَّلَاةَ وَيُكْمِلُهَا

عبدالعزیز سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ اختصار کے ساتھ اور ہر طرح سے مکمل نماز پڑھا کرتے تھے۔

65 - بَابُ مَنْ أَخَفَّ الصَّلَاةَ عِنْدَ بُكَاءِ الصَّبِيِّ

جو بچّے کے رونے کی وجہ سے نماز تخفیف کر دے

707 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: أَخْبَرَنَا الوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

ابراہیم بن موسیٰ، ولید بن مسلم، اوزاعی، یحییٰ بن ابوکثیر، عبداللہ بن ابوقتادہ ان کے والد ماجد حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نماز پڑھانے کھڑا ہوتا ہوں

-706 صحیح مسلم: 6732,6731,6730,6729 'سنن ترمذی: 2200 'سنن ابن ماجہ: 4051,4050

-707 انظر الحدیث: 868 'سنن ابوداؤد: 790,789 'سنن نسائی: 824 'سنن ابن ماجہ: 991

وَسَلَّمَ قَالَ: إِنِّي لَأَقُومُ فِي الصَّلَاةِ أُرِيدُ أَنْ أُطَوِّلَ فِيهَا، فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ، فَأَتَجَوَّزُ فِي صَلَاتِي كَرَاهِيَةَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمِّهِ ، تَابَعَهُ بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، وَابْنُ الْمُبَارَكِ، وَبَقِيَّةُ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ

تو ارادہ کرتا ہوں کہ اسے طویل کردوں لیکن کسی بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو اپنی نماز میں تخفیف کر دیتا ہوں، یہ ناپسند کرتے ہوئے کہ اُس کی ماں کو تکلیف دُوں متابعت کی ہے اس کی بشیر بن بکر اور بقیہ اور ابن المبارک نے اوزاعی سے۔

708 - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ إِمَامٍ قَطُّ أَخَفَّ صَلَاةً، وَلَا أَتَمَّ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ كَانَ لَيَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ، فَيُخَفِّفُ مَخَافَةَ أَنْ تُفْتَنَ أُمُّهُ

شریک بن عبداللہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے ہرگز کسی امام کے پیچھے نبی کریم ﷺ سے مختصر اور مکمل نماز نہیں پڑھی۔ اگر آپ ﷺ کسی بچے کے رونے کی آواز سنتے تو تخفیف فرما دیتے اس خوف سے کہ اُس کی ماں آزمائش میں نہ پڑ جائے۔

709 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنِّي لَأَدْخُلُ فِي الصَّلَاةِ وَأَنَا أُرِيدُ إِطَالَتَهَا، فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ، فَأَتَجَوَّزُ فِي صَلَاتِي مِمَّا أَعْلَمُ مِنْ شِدَّةِ وَجْدِ أُمِّهِ مِنْ بُكَائِهِ

علی بن عبداللہ، یزید بن زُریع، سعید، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں نماز شروع کرتا ہوں تو چاہتا ہوں کہ اُسے طول دوں۔ پھر کسی بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو اپنی نماز میں تخفیف کر دیتا ہوں، یہ جانتے ہوئے کہ اُس کے رونے کی وجہ سے اُس کی ماں پر دشواری ہوگی۔

710 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنِّي لَأَدْخُلُ فِي الصَّلَاةِ، فَأُرِيدُ إِطَالَتَهَا، فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ، فَأَتَجَوَّزُ مِمَّا أَعْلَمُ مِنْ شِدَّةِ وَجْدِ أُمِّهِ مِنْ بُكَائِهِ وَقَالَ مُوسَى، حَدَّثَنَا أَبَانُ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ،

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نماز شروع کرتا ہوں تو چاہتا ہوں کہ اُسے طول دوں۔ پھر کسی بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں، تو تخفیف کر دیتا ہوں یہ جانتے ہوئے کہ اس کے رونے کی وجہ سے اُس کی ماں کو کتنی دشواری ہوگی موسیٰ ابان، قتادہ، حضرت انس رضی

708- صحیح مسلم:1053

709- انظر الحدیث:710' صحیح مسلم:1056' سنن ابن ماجہ:989

710- راجع الحدیث:709

حَدَّثَنَا أَنَسٌ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مذکورہ حدیث کے مطابق فرمایا۔

66- بَابُ إِذَا صَلَّى ثُمَّ أَمَّ قَوْمًا

نماز پڑھ کر پھر اپنی قوم کی امامت کرنا

711 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، وَأَبُو النُّعْمَانِ، قَالاَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: كَانَ مُعَاذٌ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ يَأْتِي قَوْمَهُ فَيُصَلِّي بِهِمْ

سلیمان بن حرب اور ابوالنعمان، حماد بن زید، ایوب، عمرو بن دینار سے مروی ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: حضرت معاذ پہلے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے۔ پھر اپنی قوم کے پاس جاتے اور انہیں نماز پڑھاتے۔

67- بَابُ مَنْ أَسْمَعَ النَّاسَ تَكْبِيرَ الإِمَامِ

جو لوگوں کو امام کی تکبیر سنائے

712 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمَّا مَرِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَضَهُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ أَتَاهُ بِلاَلٌ يُوذِنُهُ بِالصَّلاَةِ، فَقَالَ: مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ، قُلْتُ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيفٌ إِنْ يَقُمْ مَقَامَكَ يَبْكِي، فَلاَ يَقْدِرُ عَلَى القِرَاءَةِ، فَقَالَ: مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ، فَقُلْتُ: مِثْلَهُ، فَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ: إِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ، مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ، فَصَلَّى وَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهَادَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَخُطُّ بِرِجْلَيْهِ الأَرْضَ، فَلَمَّا رَآهُ أَبُو بَكْرٍ ذَهَبَ يَتَأَخَّرُ، فَأَشَارَ إِلَيْهِ أَنْ صَلِّ، فَتَأَخَّرَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَقَعَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جَنْبِهِ، وَأَبُو

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ جب نبی کریم ﷺ علیل ہوئے جس میں آپ نے وصال فرمایا تو حضرت بلال نے حاضر ہو کر آپ ﷺ کو نماز کی اطلاع دی۔ فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ میں نے عرض کی کہ حضرت ابوبکر نرم دل ہیں اگر آپ کی جگہ پر کھڑے ہوئے تو رونے کے سبب قرأت نہ سُنا سکیں گے۔ فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ میں نے پھر وہی عرض کی تو آپ نے تیسری یا چوتھی مرتبہ فرمایا: تم حضرت یوسف والی عورتوں کی طرح ہو۔ ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ وہ پڑھانے لگے اور نبی کریم ﷺ دو آدمیوں کے درمیان سہارا لیے تشریف لے گئے۔ گویا میں آپ کو دیکھ رہی ہوں کہ قدم مبارک زمین کو مس کر رہے ہیں جب حضرت ابوبکر نے آپ کو دیکھا تو

-711 راجع الحدیث: 700 صحیح مسلم: 1042

-712 راجع الحدیث: 898,664

بَكْرٍ يُسْمِعُ النَّاسَ التَّكْبِيرَ تَابَعَهُ مُحَاضِرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ

سرکنے لگے۔ اُن کی طرف اشارہ فرمایا کہ پڑھاتے رہو۔ پس حضرت ابوبکر سرک گئے اور نبی کریم ﷺ اُن کے پہلو میں تشریف فرما ہو گئے اور حضرت ابوبکر لوگوں کو تکبیر سنا رہے تھے۔ متابعت کی اِس کی محاضر نے اعمش سے۔

68 - بَابٌ: الرَّجُلُ يَأْتَمُّ بِالْإِمَامِ وَيَأْتَمُّ النَّاسُ بِالْمَأْمُومِ

جو امام کی اقتدا کرے اور لوگ اُس کی اقتدا کریں

وَيُذْكَرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ائْتَمُّوا بِي وَلْيَأْتَمَّ بِكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ

منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم میری اقتدا کرو اور تمہارے بعد والے تمہاری اقتدا کریں گے۔

713 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ بِلَالٌ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلَاةِ، فَقَالَ: مُرُوا أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيفٌ وَإِنَّهُ مَتَى مَا يَقُمْ مَقَامَكَ لَا يُسْمِعُ النَّاسَ، فَلَوْ أَمَرْتَ عُمَرَ، فَقَالَ: مُرُوا أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ: قُولِي لَهُ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيفٌ، وَإِنَّهُ مَتَى يَقُمْ مَقَامَكَ لَا يُسْمِعُ النَّاسَ، فَلَوْ أَمَرْتَ عُمَرَ، قَالَ: إِنَّكُنَّ لَأَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ، مُرُوا أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَلَمَّا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ وَجَدَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفْسِهِ خِفَّةً، فَقَامَ يُهَادَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ، وَرِجْلَاهُ يَخُطَّانِ فِي الْأَرْضِ، حَتَّى دَخَلَ الْمَسْجِدَ، فَلَمَّا سَمِعَ أَبُو بَكْرٍ حِسَّهُ، ذَهَبَ أَبُو بَكْرٍ يَتَأَخَّرُ، فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ جب نبی کریم ﷺ کی علالت بڑھ گئی تو حضرت بلال نماز کی اطلاع دینے حاضر ہوئے۔ فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! حضرت ابوبکر نرم دل شخص ہیں۔ وہ جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو قرآت سُنا نہ سکیں گے۔ لہٰذا آپ حضرت عمر کے لیے حکم فرماتے۔ فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں میں نے حضرت حفصہ سے کہا کہ آپ سے عرض کریں کہ حضرت ابوبکر نرم دل شخص ہیں جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو کچھ سُنا نہ سکیں گے، لہٰذا آپ حضرت عمر کے لیے حکم فرماتے۔ فرمایا کہ تم حضرت یوسف والی عورتوں کی طرح ہو، ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں جب وہ نماز پڑھانے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے کچھ افاقہ محسوس کیا تو آپ دو آدمیوں کے درمیان سہارا لے کر کھڑے ہوئے اور آپ کے قدم زمین سے مس ہو رہے تھے۔ حتیٰ کہ مسجد میں داخل ہوئے حضرت ابوبکر نے

713- راجع الحدیث: 664

حَتَّى جَلَسَ عَنْ يَسَارِ أَبِي بَكْرٍ، فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي قَائِمًا، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَاعِدًا، يَقْتَدِي أَبُو بَكْرٍ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مُقْتَدُونَ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

جب آپ کی آہٹ سُنی تو پیچھے سرکنے لگے۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں اشارہ فرمایا۔ پس نبی کریم ﷺ آ کر حضرت ابوبکر کے بائیں طرف تشریف فرما ہو گئے۔ حضرت ابوبکر کھڑے ہو کر اور رسول اللہ ﷺ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے حضرت ابوبکر تو رسول اللہ ﷺ کی اقتدا میں اور لوگ حضرت ابوبکر کی اقتدا میں نماز پڑھ رہے تھے۔

69- بَابٌ: هَلْ يَأْخُذُ الإِمَامُ إِذَا شَكَّ بِقَوْلِ النَّاسِ؟

جب امام کو شک لاحق ہو تو کیا مقتدیوں کے کہنے پر عمل کرے

714- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ أَبِي تَمِيمَةَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنَ اثْنَتَيْنِ، فَقَالَ لَهُ ذُو اليَدَيْنِ: أَقَصُرَتِ الصَّلَاةُ، أَمْ نَسِيتَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَصَدَقَ ذُو اليَدَيْنِ فَقَالَ النَّاسُ: نَعَمْ، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلَّى اثْنَتَيْنِ أُخْرَيَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ كَبَّرَ، فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ

محمد بن سیرین نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ دو رکعتوں پر فارغ ہو گئے ذوالیدین نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! نماز کم ہو گئی یا آپ بھول گئے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا ذوالیدین سچ کہتے ہیں؟ لوگوں نے عرض کی ہاں۔ پس رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور آخری دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر سلام پھیرا، پھر تکبیر کہہ کر سجدہ کیا، اپنے سجدوں کی طرح یا اُن سے طویل۔

715- حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: "صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ، فَقِيلَ: صَلَّيْتَ رَكْعَتَيْنِ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ

ابوسلمہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے ظہر کی دو رکعتیں پڑھیں۔ عرض کی گئی کہ آپ نے دو رکعتیں پڑھی ہیں۔ پس آپ نے دو رکعتیں مزید پڑھیں، پھر سلام پھیرا۔ پھر سہو کے دو سجدے کیے۔

-714 سنن ابوداؤد: 1009' سنن ترمذی: 399' سنن نسائی: 1224

-715 راجع الحدیث: 482' سنن ابوداؤد: 1014' سنن نسائی: 1226

سَهِلَ سَهِدَتَيْنِ"

70 - بَابُ إِذَا بَكَى الإِمَامُ فِي الصَّلَاةِ

وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَّادٍ " سَمِعْتُ نَشِيجَ عُمَرَ، وَأَنَا فِي آخِرِ الصُّفُوفِ يَقْرَأُ: (إِنَّمَا أَشْكُو بَثِّي وَحُزْنِي إِلَى اللَّهِ) (يوسف: 86) "

716 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي مَرَضِهِ: مُرُوا أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ: قُلْتُ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ، فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ. فَقَالَ: مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ لِحَفْصَةَ: قُولِي لَهُ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ، فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ، فَفَعَلَتْ حَفْصَةُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَهْ إِنَّكُنَّ لَأَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ، مُرُوا أَبَا بَكْرٍ، فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ قَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ: مَا كُنْتُ لِأُصِيبَ مِنْكِ خَيْرًا

جب امام نماز میں روئے

عبداللہ بن شداد سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر کے رونے کی آواز سنی اور میں آخری صف میں تھا۔ وہ پڑھ رہے تھے: ”ترجمہ کنز الایمان: میں تو اپنی پریشانی اورغم کی فریاد اللہ ہی سے کرتا ہوں (پارہ ۱۳، یوسف: ۸۶)“

اُمّ المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرض میں فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ میں نے عرض کی کہ حضرت ابوبکر جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو رونے کے باعث لوگوں کو کچھ سنا نہیں سکیں گے حکم فرمائیں کہ حضرت عمر لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت حفصہ سے عرض کرنے کے لیے کہا کہ حضرت ابوبکر جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو رونے کے سبب لوگوں کو سنا نہیں سکیں گے، حکم فرمائیں کہ حضرت عمر لوگوں کو نماز پڑھائیں، حضرت حفصہ نے یہی کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جانے دو، تم حضرت یوسف والی عورتوں کی مثل ہو۔ ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت حفصہ نے حضرت عائشہ سے کہا: مجھے آپ سے اچھائی نہیں پہنچی۔

71 - بَابُ تَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ عِنْدَ الإِقَامَةِ وَبَعْدَهَا

717 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ

اقامت کے وقت اور اس کے بعد صفوں کو درست کرنا

ابوالولید ہشام بن عبدالمالک، شعبہ، عمرو بن مرّہ،

716- راجع الحديث: 679,198

717- صحيح مسلم: 977

الْمَلِكِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ، قَالَ: سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ أَبِي الْجَعْدِ، قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ، يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ، أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ

سالم بن ابوالجعد حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اپنی صفوں کو درست کرلیا کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے چہروں کو پلٹ دے گا۔

718 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَقِيمُوا الصُّفُوفَ، فَإِنِّي أَرَاكُمْ خَلْفَ ظَهْرِي

ابومعمر، عبدالوارث، عبدالعزیز بن صُہیب، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ اپنی صفوں کو سیدھی کرلیا کرو کیونکہ میں تمہیں اپنی پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

72 - بَابُ إِقْبَالِ الْإِمَامِ عَلَى النَّاسِ، عِنْدَ تَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ

صفیں درست کرتے وقت امام کا لوگوں کی طرف متوجہ ہونا

719 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ ابْنُ أَبِي رَجَاءٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ: أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهِ، فَقَالَ: أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ، وَتَرَاصُّوا، فَإِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي

حُمید الطویل سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نماز قائم ہوگئی تو رسول اللہ ﷺ چہرۂ مبارک ہماری طرف کر کے متوجہ ہوئے اور فرمایا: اپنی صفیں سیدھی کرلو اور مل کر کھڑے ہو کیونکہ میں تمہیں پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

73 - بَابُ الصَّفِّ الْأَوَّلِ

پہلی صف

720 - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الشُّهَدَاءُ: الْغَرِقُ، وَالْمَطْعُونُ، وَالْمَبْطُونُ، وَالْهَدِمُ"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شہید یہ ہیں: ڈوب کر مرنے والا، پیٹ کی بیماری سے مرنے والا، طاعون سے مرنے والا اور دب کر مرنے والا۔

-718 صحیح مسلم:975

-719 راجع الحدیث:718

-720 راجع الحدیث:653

721 - وَقَالَ: وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهْجِيرِ لَاسْتَبَقُوا، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ، لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ لَاسْتَهَمُوا

اور فرمایا: اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ عشاء کی نماز اور فجر کی نماز میں کیا ہے تو لازمی آتے خواہ گھٹنوں کے بل چل کر آتے اور معلوم ہوتا کہ پہلی صف میں کیا ہے تو قرعہ ڈالتے۔

74 - بَابٌ: إِقَامَةُ الصَّفِّ مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ

صف درست کرنا نماز کی تکمیل سے ہے

722 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: "إِنَّمَا جُعِلَ الإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَلَا تَخْتَلِفُوا عَلَيْهِ، فَإِذَا رَكَعَ، فَارْكَعُوا، وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُولُوا: رَبَّنَا لَكَ الحَمْدُ، وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا، وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا، فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعُونَ، وَأَقِيمُوا الصَّفَّ فِي الصَّلَاةِ، فَإِنَّ إِقَامَةَ الصَّفِّ مِنْ حُسْنِ الصَّلَاةِ"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اُس کی پیروی کی جائے لہٰذا اُس سے اختلاف نہ کرو۔ جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو اور جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور جب وہ بیٹھ کر پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر پڑھو اور نماز میں صف سیدھی رکھو کیونکہ صف کا سیدھا رکھنا نماز کی زینت سے ہے۔

723 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَوُّوا صُفُوفَكُمْ، فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوفِ مِنْ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اپنی صفیں برابر رکھا کرو کیونکہ صفوں کا برابر کرنا نماز قائم کرنے میں سے ہے۔

75 - بَابُ إِثْمِ مَنْ لَمْ يُتِمَّ الصُّفُوفَ

اُس کا گناہ جو صفیں پوری نہ کرے

724 - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الفَضْلُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ

بشیر بن یسار انصاری نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ جب وہ مدینہ منورہ

721- راجع الحديث: 615

722- انظر الحديث: 734' صحيح مسلم: 930

723- صحيح مسلم: 974' سنن ابن ماجه: 993

الطَّائِيُّ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّهُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَقِيلَ لَهُ: مَا أَنْكَرْتَ مِنَّا مُنْذُ يَوْمِ عَهِدْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: مَا أَنْكَرْتُ شَيْئًا إِلَّا أَنَّكُمْ لَا تُقِيمُونَ الصُّفُوفَ وَقَالَ عُقْبَةُ بْنُ عُبَيْدٍ: عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ، قَدِمَ عَلَيْنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ الْمَدِينَةَ بِهَذَا

میں آئے تو ان سے کہا گیا: آپ نے رسول اللہ ﷺ کے دورِ مبارک کے برخلاف آج تک ہماری کون سی چیز دیکھی ہے؟ فرمایا کہ ایسی تو کوئی چیز نہیں دیکھی سوائے اس کے کہ تم صفیں سیدھی نہیں کرتے۔ عتبہ بن عُبید نے بشیر بن یسار سے مروی کی ہے کہ حضرت انس بن مالک ہمارے پاس مدینہ منورہ میں آئے اور یہ فرمایا۔

76 - بَابُ إِلْزَاقِ الْمَنْكِبِ بِالْمَنْكِبِ وَالْقَدَمِ بِالْقَدَمِ فِي الصَّفِّ

صف میں کندھے سے کندھا اور قدم سے قدم ملانا

وَقَالَ النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ: رَأَيْتُ الرَّجُلَ مِنَّا يُلْزِقُ كَعْبَهُ بِكَعْبِ صَاحِبِهِ

حضرت نعمان بن بشیر نے فرمایا: میں نے اپنوں میں سے ایک شخص کو اپنے ساتھ والے کے ٹخنے سے ٹخنہ ملائے ہوئے دیکھا۔

725 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ، فَإِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي، وَكَانَ أَحَدُنَا يُلْزِقُ مَنْكِبَهُ بِمَنْكِبِ صَاحِبِهِ، وَقَدَمَهُ بِقَدَمِهِ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اپنی صفیں سیدھی رکھا کرو کیونکہ میں تمہیں پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں اور ہم میں سے ہر ایک اپنے ساتھ والے کے کندھے سے کندھا اور قدم سے قدم ملایا کرتا۔

77 - بَابٌ: إِذَا قَامَ الرَّجُلُ عَنْ يَسَارِ الْإِمَامِ، وَحَوَّلَهُ الْإِمَامُ، خَلْفَهُ إِلَى يَمِينِهِ تَمَّتْ صَلَاتُهُ

جب آدمی امام کے بائیں طرف کھڑا ہوا اور امام پیچھے سے اُسے داہنی طرف کرے تو اس کی نماز صحیح ہے

726 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ كُرَيْبٍ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ،

کُریب مولیٰ ابنِ عباس سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ایک رات میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی اور آپ کے بائیں طرف کھڑا ہوگیا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے

-725 راجع الحديث: 718

-726 راجع الحديث: 138,117

فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ، فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَأْسِي مِنْ وَرَائِي، فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ، فَصَلَّى وَرَقَدَ، فَجَاءَهُ المُؤَذِّنُ، فَقَامَ وَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

میرے پیچھے سے مجھے سر سے پکڑا اور اپنے داہنی جانب کرلیا۔ آپ نے نماز پڑھی اور سو گئے۔ آپ کی خدمت میں مؤذن حاضر ہوا تو نماز پڑھانے کھڑے ہو گئے اور وضو نہیں فرمایا۔

78- بَابٌ: المَرْأَةُ وَحْدَهَا تَكُونُ صَفًّا

عورت تنہا بھی صف ہے

727- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِسْحَاقَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: صَلَّيْتُ أَنَا وَيَتِيمٌ، فِي بَيْتِنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأُمِّي أُمُّ سُلَيْمٍ خَلْفَنَا

عبداللہ بن محمد، سفیان، اسحاق سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں اور ایک یتیم نے اپنے گھر میں نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی اور میری والدہ ماجدہ حضرت اُمِ سلیم ہمارے پیچھے تھیں۔

79- بَابُ مَيْمَنَةِ المَسْجِدِ وَالإِمَامِ

مسجد اور امام کے دائیں جانب

728- حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ، حَدَّثَنَا عَاصِمٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قُمْتُ لَيْلَةً أُصَلِّي عَنْ يَسَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ بِيَدِي - أَوْ بِعَضُدِي - حَتَّى أَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ، وَقَالَ بِيَدِهِ مِنْ وَرَائِي

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ایک رات نبی کریم ﷺ کے بائیں طرف نماز پڑھنے کھڑا ہوا۔ آپ نے میرے ہاتھ یا کندھے کو پکڑا اور مجھے اپنے داہنی طرف کھڑا کرلیا اور ہاتھ سے کہا کہ میرے پیچھے سے۔

80- بَابُ إِذَا كَانَ بَيْنَ الإِمَامِ وَبَيْنَ القَوْمِ حَائِطٌ أَوْ سُتْرَةٌ

جب کہ امام اور لوگوں کے درمیان دیوار یا سُترہ ہو

وَقَالَ الحَسَنُ: لاَ بَأْسَ أَنْ تُصَلِّيَ وَبَيْنَكَ وَبَيْنَهُ نَهْرٌ وَقَالَ أَبُو مِجْلَزٍ: يَأْتَمُّ بِالإِمَامِ وَإِنْ كَانَ بَيْنَهُمَا طَرِيقٌ أَوْ جِدَارٌ، إِذَا سَمِعَ تَكْبِيرَ الإِمَامِ

حسن بصری کا قول ہے کہ نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں جب کہ تمہارے اور اس کے درمیان نہر ہو۔ ابومجلز کا قول ہے کہ امام کی اقتدا کرے اگرچہ دونوں کے درمیان راستہ یا دیوار ہو جبکہ امام کی تکبیر سُنتا ہو۔

729- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلاَمٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی

727- راجع الحدیث: 380' سنن نسائی: 868

728- راجع الحدیث: 117' سنن ابن ماجہ: 973

729- انظر الحدیث: 5861,2012,2011,1129,924,730' سنن ابو داؤد: 1126

عَبْدَةُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الأَنْصَارِيِّ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فِي حُجْرَتِهِ، وَجِدَارُ الحُجْرَةِ قَصِيرٌ، فَرَأَى النَّاسُ شَخْصَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ أُنَاسٌ يُصَلُّونَ بِصَلاَتِهِ، فَأَصْبَحُوا فَتَحَدَّثُوا بِذَلِكَ، فَقَامَ اللَّيْلَةَ الثَّانِيَةَ، فَقَامَ مَعَهُ أُنَاسٌ يُصَلُّونَ بِصَلاَتِهِ، صَنَعُوا ذَلِكَ لَيْلَتَيْنِ - أَوْ ثَلاَثًا - حَتَّى إِذَا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ، جَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَخْرُجْ فَلَمَّا أَصْبَحَ ذَكَرَ ذَلِكَ النَّاسُ فَقَالَ: إِنِّي خَشِيتُ أَنْ تُكْتَبَ عَلَيْكُمْ صَلاَةُ اللَّيْلِ

ہے کہ رات کو رسول اللہ ﷺ میرے حجرے میں نماز پڑھا کرتے اور میرے حجرے کی دیوار نیچی تھی۔ لوگوں نے نبی کریم ﷺ کا جسم اطہر دیکھا تو لوگ آپ کے پیچھے نماز پڑھنے لگے۔ صبح کو لوگوں نے اس بات کا ذکر کیا۔ دوسری رات جب آپ ﷺ نے قیام فرمایا تو لوگوں نے بھی آپ کے پیچھے نماز پڑھی۔ لوگوں نے ایسا دو یا تین رات کیا۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ بیٹھنے لگے اور باہر تشریف نہ لے گئے۔ جب صبح ہوئی اور لوگوں نے اِس کا ذکر کیا تو فرمایا مجھے خوف ہوا کہ رات کی نماز تم پر فرض نہ فرما دی جائے۔

81 - بَابُ صَلاَةِ اللَّيْلِ

رات کی نماز

730 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ المُنْذِرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ المَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهُ حَصِيرٌ، يَبْسُطُهُ بِالنَّهَارِ، وَيَحْتَجِرُهُ بِاللَّيْلِ، فَثَابَ إِلَيْهِ نَاسٌ، فَصَلَّوْا وَرَاءَهُ

ابراہیم بن مُنذِر، ابن ابو فدیک، ابن ابو ذِئب، مقبری، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی ایک چٹائی تھی جس کو دن کے وقت بچھا لیا کرتے اور رات کے وقت پردہ بنا لیتے۔ پس لوگ آپ ﷺ کے پاس جمع ہوئے اور آپ کے پیچھے صف بنالی۔

731 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ حُجْرَةً - قَالَ: حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ مِنْ حَصِيرٍ - فِي رَمَضَانَ، فَصَلَّى فِيهَا لَيَالِيَ، فَصَلَّى بِصَلاَتِهِ نَاسٌ

بسر بن سعید سے مروی ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ایک حجرہ تیار کروایا۔ میرے خیال میں انہوں نے فرمایا کہ چٹائی کا۔ ماہ رمضان میں اس کے اندر نماز پڑھتے۔ پس آپ کے صحابہ میں سے بعض لوگوں نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی۔ جب آپ کو اُن کا علم ہوا تو بیٹھنے لگے۔ اُن

-730 انظر الحدیث: 729 ' صحیح مسلم: 1824 ' سنن ابو داؤد: 1368 ' سنن نسائی: 761 ' سنن ابن ماجہ: 942

-731 انظر الحدیث: 7290,6113 ' صحیح مسلم: 1822 ' سنن ابو داؤد: 1447,1044 ' سنن ترمذی: 450 ' سنن نسائی: 1598

مِنْ أَصْحَابِهِ، فَلَمَّا عَلِمَ بِهِمْ جَعَلَ يَقْعُدُ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ: "قَدْ عَرَفْتُ الَّذِي رَأَيْتُ مِنْ صَنِيعِكُمْ، فَصَلُّوا أَيُّهَا النَّاسُ فِي بُيُوتِكُمْ، فَإِنَّ أَفْضَلَ الصَّلاَةِ صَلاَةُ المَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا المَكْتُوبَةَ" قَالَ عَفَّانُ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا مُوسَى، سَمِعْتُ أَبَا النَّضْرِ، عَنْ بُسْرٍ، عَنْ زَيْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: میں نے جان لیا اور دیکھا جو تم نے کیا۔ اے لوگو! اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو کیونکہ آدمی کی افضل نماز وہ ہے جو وہ اپنے گھر میں پڑھے سوائے فرض نماز کے۔ عثمان، وُہیب، موسیٰ، ابو النضر، بُسر، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے مروی کی ہے۔

82- بَابُ إِيجَابِ التَّكْبِيرِ، وَافْتِتَاحِ الصَّلاَةِ

تکبیر تحریمہ کا وجوب اور نماز کا آغاز

732 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ الأَنْصَارِيُّ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ فَرَسًا فَجُحِشَ شِقُّهُ الأَيْمَنُ - قَالَ أَنَسٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - فَصَلَّى لَنَا يَوْمَئِذٍ صَلاَةً مِنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ قَاعِدٌ، فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ قُعُودًا، ثُمَّ قَالَ لَمَّا سَلَّمَ: "إِنَّمَا جُعِلَ الإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا، وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا، وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُولُوا: رَبَّنَا وَلَكَ الحَمْدُ"

حضرت انس بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ گھوڑے پر سوار ہوئے اور دایاں پہلو میں زخم آ گیا۔ پس ہمیں ایک نماز آپ نے بیٹھ کر پڑھائی اور ہم نے بھی آپ کے پیچھے بیٹھ کر پڑھی۔ پھر سلام پھیر کر فرمایا: امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اُس کی پیروی کی جائے۔ جب وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو اور جب رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب سر اُٹھائے تو تم بھی اٹھاؤ اور جب سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور جب سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہو۔

733 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّهُ قَالَ: خَرَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَرَسٍ، فَجُحِشَ، فَصَلَّى لَنَا قَاعِدًا فَصَلَّيْنَا مَعَهُ قُعُودًا، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَقَالَ: "إِنَّمَا الإِمَامُ - أَوْ إِنَّمَا

ابنِ شہاب سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ گھوڑے سے نیچے تشریف لے آئے اور خراش آ گئی تو آپ ﷺ نے ہمیں بیٹھ کر نماز پڑھائی اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ بیٹھ کر پڑھی، پھر فارغ ہوئے تو فرمایا:

732- راجع الحدیث: 378

733- راجع الحدیث: 378، صحیح مسلم: 921، سنن ترمذی: 361

جُعِلَ الإِمَامُ - لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا، وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا: رَبَّنَا لَكَ الحَمْدُ وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا"

امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اُس کی پیروی کی جائے۔ جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو۔ جب رکوع کرے تو رکوع کرو، جب سر اٹھائے تو سر اٹھاؤ اور جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہو اور جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو۔

734 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّمَا جُعِلَ الإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُولُوا: رَبَّنَا وَلَكَ الحَمْدُ، وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا، وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعُونَ"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اُس کی پیروی کی جائے۔ جب وہ تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو، جب رکوع کرے تو تم رکوع کرو، جب سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ۔ کہو، جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو۔ اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر پڑھو۔

83- بَابُ: رَفْعِ اليَدَيْنِ فِي التَّكْبِيرَةِ الأُولَى مَعَ الِافْتِتَاحِ سَوَاءً

تکبیر اولیٰ میں آغاز کرتے ہوئے ہاتھوں کو اٹھانا

735 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ: "أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلاَةَ، وَإِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوعِ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، رَفَعَهُمَا كَذَلِكَ أَيْضًا، وَقَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الحَمْدُ، وَكَانَ لاَ يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي السُّجُودِ"

عبداللہ بن مسلمہ، امام مالک، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ، ان کے والد ماجد سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز شروع کرتے وقت اپنے دونوں مبارک ہاتھوں کو کندھوں تک اُٹھاتے اور جب رکوع کے لیے تکبیر کہتے اور جب رکوع سے سر اُٹھاتے تو انہیں پہلے کی طرح اُٹھاتے اور سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اور رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ بھی کہتے اور سجدوں میں ایسا نہیں کرتے تھے۔

84- بَابُ رَفْعِ اليَدَيْنِ إِذَا كَبَّرَ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ

تکبیر کہتے وقت، رکوع میں جاتے ہوئے اور رکوع سے سر اُٹھا کر رفع یدین کرنا

-734 راجع الحدیث: 733

-735 انظر الحدیث: 739,738,736 سنن نسائی: 1056,877

736 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: " رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ فِي الصَّلاَةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يَكُونَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، وَكَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ حِينَ يُكَبِّرُ لِلرُّكُوعِ، وَيَفْعَلُ ذَلِكَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، وَيَقُولُ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، وَلاَ يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي السُّجُودِ"

سالم بن عبداللہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب نماز کے لیے قیام فرماتے تو ہاتھوں کو اُٹھاتے حتیٰ کہ وہ کندھوں تک ہوجاتے اور اسی طرح کرتے جب کہ رکوع کی تکبیر کہتے اور اسی طرح کرتے جب رکوع سے سر اُٹھاتے اور سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتے اور ایسا (رفعِ یدین) سجدوں میں نہیں کرتے تھے۔

737 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الوَاسِطِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، أَنَّهُ رَأَى مَالِكَ بْنَ الحُوَيْرِثِ، إِذَا صَلَّى كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَ يَدَيْهِ، وَحَدَّثَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ هَكَذَا

ابوقلابہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ جب نماز پڑھنے لگتے تو تکبیر کہتے اور ہاتھوں کو اُٹھاتے اور جب رکوع میں جانے کا ارادہ کرتے تو ہاتھوں کو اٹھاتے اور جب رکوع سے سر اُٹھاتے تو ہاتھوں کو اُٹھاتے اور بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح کیا۔

85 - بَابٌ: إِلَى أَيْنَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ؟

ہاتھوں کو کہاں تک اُٹھائے؟

وَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ فِي أَصْحَابِهِ: رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ

ابوحُمید نے اپنے ساتھوں میں کہا کہ نبی کریم ﷺ نے کندھوں تک اُٹھائے۔

738 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: " رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَتَحَ التَّكْبِيرَ فِي الصَّلاَةِ، فَرَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ يُكَبِّرُ حَتَّى يَجْعَلَهُمَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، وَإِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوعِ فَعَلَ مِثْلَهُ، وَإِذَا

سالم بن عبداللہ بن عمر سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ نماز شروع کرتے وقت تکبیر کہی اور تکبیر کہتے ہوئے ہاتھ اُٹھائے حتیٰ کہ وہ شانوں تک ہوگئے اور جب رکوع کے لیے تکبیر کہی تو اسی طرح کیا اور جب سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہا تو اسی طرح کیا اور رَبَّنَا

-736 راجع الحدیث:735' سنن نسائی:876

-737 صحیح مسلم:862

-738 راجع الحدیث:735' سنن نسائی:875

قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَعَلَ مِثْلَهُ، وَقَالَ: رَبَّنَا وَلَكَ الحَمْدُ، وَلاَ يَفْعَلُ ذَلِكَ حِينَ يَسْجُدُ، وَلاَ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ"

وَلَكَ الْحَمْدُ کہا اور سجدہ کرتے وقت ایسا نہیں کیا اور نہ اُس وقت جب کہ سجدوں سے سر اٹھایا۔

86 - بَابُ رَفْعِ اليَدَيْنِ إِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ

رفع یدین کرنا جب کہ دو رکعتوں کے بعد کھڑا ہو

739 - حَدَّثَنَا عَيَّاشٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ، كَانَ " إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلاَةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ، وَإِذَا رَكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ، وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَفَعَ يَدَيْهِ، وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ "، وَرَفَعَ ذَلِكَ ابْنُ عُمَرَ إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرَوَاهُ ابْنُ طَهْمَانَ، عَنْ أَيُّوبَ، وَمُوسَى بْنِ عُقْبَةَ مُخْتَصَرًا

نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نماز شروع کرتے ہوئے جب تکبیر کہتے تو ہاتھوں کو اُٹھاتے اور جب رکوع کرتے تو ہاتھوں کو اُٹھاتے اور جب سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہتے تو ہاتھوں کو اُٹھاتے اور جب دو رکعتوں سے کھڑے ہوتے تو ہاتھوں کو اُٹھاتے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اسے نبی کریم ﷺ تک مرفوع کیا ہے۔

87 - بَابُ وَضْعِ اليُمْنَى عَلَى اليُسْرَى فِي الصَّلاَةِ

نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنا

740 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُونَ أَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ اليَدَ اليُمْنَى عَلَى ذِرَاعِهِ اليُسْرَى فِي الصَّلاَةِ قَالَ أَبُو حَازِمٍ لاَ أَعْلَمُهُ إِلَّا يَنْمِي ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِسْمَاعِيلُ: يُنْمَى ذَلِكَ وَلَمْ يَقُلْ يَنْمِي

ابو حازم سے مروی ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: لوگوں سے کہا جاتا تھا کہ اپنا دایاں ہاتھ نماز میں اپنی بائیں کلائی پر رکھیں۔ ابو حازم نے فرمایا کہ مجھے تو یہی معلوم ہے کہ اسے نبی کریم ﷺ کی طرف مرفوع کیا جاتا ہے۔

88 - بَابُ الخُشُوعِ فِي الصَّلاَةِ

نماز میں خشوع

-739 راجع الحدیث: 735، سنن ابو داؤد: 742,741

741- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِي هَا هُنَا، وَاللَّهِ مَا يَخْفَى عَلَيَّ رُكُوعُكُمْ وَلاَ خُشُوعُكُمْ، وَإِنِّي لَأَرَاكُمْ وَرَاءَ ظَهْرِي

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم تو یہی دیکھتے ہو کہ میرا رخ اس قبلہ کی جانب ہے، خدا کی قسم، مجھ پر نہ تمہارے رکوع پوشیدہ ہیں اور نہ تمہارا خشوع اور میں تمہیں اپنی پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

742- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "أَقِيمُوا الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ فَوَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِي - وَرُبَّمَا قَالَ: مِنْ بَعْدِ ظَهْرِي - إِذَا رَكَعْتُمْ وَسَجَدْتُمْ"

محمد بن بشار، غندر، شعبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: رکوع اور سجدے پورے کیا کرو، خدا کی قسم میں تمہیں اپنے بعد بھی دیکھتا ہوں اور کبھی فرمایا کہ پیٹھ پیچھے سے بھی جب کہ تم رکوع اور سجدے کرتے ہو۔

89- بَابُ مَا يَقُولُ بَعْدَ التَّكْبِيرِ

تکبیر تحریمہ کے بعد کیا پڑھے؟

743- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: "أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانُوا يَفْتَتِحُونَ الصَّلاَةَ بِ (الحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ العَالَمِينَ) (الفاتحة:2)"

حفص بن عمر، شعبہ، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نماز کو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ سے ابتدا کیا کرتے تھے۔

744- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ القَعْقَاعِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْكُتُ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَبَيْنَ القِرَاءَةِ إِسْكَاتَةً - قَالَ أَحْسِبُهُ قَالَ: هُنَيَّةً - فَقُلْتُ: بِأَبِي

ابوزرعہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان کچھ دیر وقفہ فرماتے۔ میرے خیال میں انہوں نے فرمایا کہ تھوڑی سی دیر۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، اپنے تکبیر اور قرأت کے درمیان وقفے کے

-741 راجع الحدیث:418

-742 راجع الحدیث:419، صحیح مسلم:958

-743 صحیح مسلم:889,888

-744 صحیح مسلم:1354,1353، سنن ابو داؤد:781، سنن نسائی:894,893,333,60، سنن ابن ماجہ:805

وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ إِسْكَاتُكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالقِرَاءَةِ مَا تَقُولُ؟ قَالَ: " أَقُولُ: اللَّهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ، كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ المَشْرِقِ وَالمَغْرِبِ، اللَّهُمَّ نَقِّنِي مِنَ الخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالبَرَدِ"

بارے میں کیا ارشاد ہے۔ فرمایا کہ میں یوں کہتا ہوں: اے اللہ! میری خطاؤں کو اتنی دُور کردے جتنی دُور مشرق سے مغرب ہے۔ اے اللہ! مجھے گناہوں سے یوں پاک کردے جیسے سفید کپڑا میل کچیل سے پاک ہوتا ہے۔ اے اللہ میری خطاؤں کو پانی، برف اور اولوں سے دھو دے۔

90- بَابٌ

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کا حال

745 - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلاَةَ الكُسُوفِ، فَقَامَ فَأَطَالَ القِيَامَ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ، ثُمَّ قَامَ فَأَطَالَ القِيَامَ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ، ثُمَّ رَفَعَ، ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ، ثُمَّ رَفَعَ، ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ، ثُمَّ قَامَ، فَأَطَالَ القِيَامَ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ، ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ القِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ، فَأَطَالَ الرُّكُوعَ، ثُمَّ رَفَعَ، فَسَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ، ثُمَّ رَفَعَ، ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَقَالَ: " قَدْ دَنَتْ مِنِّي الجَنَّةُ، حَتَّى لَوِ اجْتَرَأْتُ عَلَيْهَا، لَجِئْتُكُمْ بِقِطَافٍ مِنْ قِطَافِهَا، وَدَنَتْ مِنِّي النَّارُ حَتَّى قُلْتُ: أَيْ رَبِّ، وَأَنَا مَعَهُمْ؟ فَإِذَا امْرَأَةٌ - حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ - تَخْدِشُهَا هِرَّةٌ، قُلْتُ: مَا شَأْنُ هَذِهِ؟ قَالُوا: حَبَسَتْهَا حَتَّى مَاتَتْ جُوعًا، لاَ أَطْعَمَتْهَا، وَلاَ أَرْسَلَتْهَا تَأْكُلُ - قَالَ نَافِعٌ: حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ: مِنْ خَشِيشِ - أَوْ خَشَاشِ الأَرْضِ"

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز کسوف ادا فرمائی۔ کھڑے ہوئے تو طویل قیام فرمایا۔ پھر رکوع کیا تو طویل رکوع فرمایا۔ پھر کھڑے ہوئے تو طویل قیام فرمایا۔ پھر رکوع کیا تو طویل رکوع فرمایا۔ پھر سر اُٹھا کر سجدہ کیا تو طویل سجدہ فرمایا اور طویل سجدہ فرمایا۔ پھر قیام کیا اور طویل قیام کیا۔ پھر رکوع کیا اور طویل رکوع کیا۔ پھر سر اُٹھایا اور طویل قیام کیا۔ پھر سر اُٹھایا اور طویل رکوع کیا پھر سر اُٹھایا اور سجدہ کیا تو طویل سجدہ کیا اور طویل سجدہ کیا۔ پھر بعد فراغت فرمایا: جنت میرے نزدیک کی گئی حتیٰ کہ اگر میں چاہتا تو اُس کے خوشوں میں سے تمہارے لیے ایک خوشہ لے آتا اور مجھ سے جہنم قریب کی گئی حتیٰ کہ میں نے کہا: اے رب! کیا میں اُن کے ساتھ ہوں۔ اُس میں ایک عورت دیکھی۔ میرے (نافع کے) خیال میں انہوں نے فرمایا: جس کو بلی پنجوں سے نوچ رہی تھی۔ میں نے کہا: اسے کیا ہوا؟ فرشتوں نے کہا کہ اسے بندھ رکھا تھا یہاں تک بھوکی مرگئی۔ نہ اسے کھانا دیتی اور نہ چھوڑتی کہ کچھ کھاتی۔ نافع نے کہا کہ میرے خیال میں انہوں نے فرمایا: زمین کے کیڑے مکوڑے۔

745- انظر الحدیث:2364' سنن نسائی:1497' سنن ابن ماجہ:1265

91 - بَابُ رَفْعِ البَصَرِ إِلَى الإِمَامِ فِي الصَّلاَةِ

نماز میں امام کی طرف نظر اُٹھانا

وَقَالَتْ عَائِشَةُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلاَةِ الكُسُوفِ: فَرَأَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا حِينَ رَأَيْتُمُونِي تَأَخَّرْتُ

ام المومنین حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے نماز کسوف میں دوزخ کو دیکھا کہ اُس کا ایک حصہ دوسرے کو کھا رہا ہے جب کہ تم نے مجھے پیچھے ہوتے ہوئے دیکھا۔

746 - حَدَّثَنَا مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، قَالَ: قُلْنَا لِخَبَّابٍ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالعَصْرِ؟، قَالَ: نَعَمْ، قُلْنَا: بِمَ كُنْتُمْ تَعْرِفُونَ ذَاكَ؟ قَالَ: بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهِ

موسیٰ، عبدالواحد، اعمش، عمارہ بن عُمیر، ابو معمرہ سے مروی کہ ہم نے حضرت جناب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض کی: کیا رسول اللہ ﷺ ظہر اور عصر میں قرأت پڑھتے تھے؟ فرمایا ہاں۔ ہم نے عرض کی کہ آپ کو اِس کا کیسے معلوم ہوا؟ فرمایا کہ ریش مبارک کی حرکت سے۔

747 - حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَنْبَأَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ يَخْطُبُ قَالَ: حَدَّثَنَا البَرَاءُ - وَكَانَ غَيْرَ كَذُوبٍ - أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا صَلَّوْا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَامُوا قِيَامًا حَتَّى يَرَوْنَهُ قَدْ سَجَدَ

حجاج، شعبہ، ابو اسحاق، عبداللہ بن یزید سے مروی ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جو غلط بیانی نہ کرتے تھے: وہ جب نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے اور رکوع سے سر اُٹھاتے تو دیر تک کھڑے رہتے حتیٰ کہ دیکھ لیتے کہ آپ ﷺ سجدہ میں چلے گئے ہیں۔

748 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلَّى، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِي مَقَامِكَ، ثُمَّ رَأَيْنَاكَ

عطاء بن یسار سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کے دور مبارک میں سورج گرہن ہوا تو آپ ﷺ نے نماز پڑھی۔ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ نے اپنی جگہ پر کسی چیز کو پکڑا تھا؟ پھر ہم نے دیکھا کہ آپ پیچھے ہٹے۔ فرمایا کہ میں نے جنت دیکھی تو اُس میں

-746 سنن ابو داؤد: 801، سنن ابن ماجہ: 826

-747 راجع الحدیث: 690

-748 راجع الحدیث: 29

تَكَعْكَعْتَ، قَالَ: إِنِّي أُرِيتُ الجَنَّةَ، فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُودًا، وَلَوْ أَخَذْتُهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا

سے ایک خوشہ پکڑنے لگا تھا اور اگر میں اُسے لے لیتا تو تم اُس میں سے دنیا باقی رہنے تک کھاتے رہتے۔

749 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِلاَلُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: صَلَّى لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ رَقِيَ المِنْبَرَ، فَأَشَارَ بِيَدَيْهِ قِبَلَ قِبْلَةِ المَسْجِدِ، ثُمَّ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ الآنَ مُنْذُ صَلَّيْتُ لَكُمُ الصَّلاَةَ الجَنَّةَ وَالنَّارَ مُمَثَّلَتَيْنِ فِي قِبْلَةِ هَذَا الجِدَارِ، فَلَمْ أَرَ كَاليَوْمِ فِي الخَيْرِ وَالشَّرِّ ثَلاَثًا

محمد بن سنان، فلیح، ہلال بن علی سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی۔ پھر منبر پر رونق افروز ہو کر قبلہ کی سمت کو اشارہ فرمایا: میں نے ابھی تمہیں نماز پڑھاتے ہوئے جنت اور جہنم کو دیکھا دونوں کو اُن کی مثالی شکلوں میں قبلہ کی اس دیوار کے اندر۔ پھر تین دفعہ فرمایا کہ میں نے آج کی طرح بھلائی اور برائی نہیں دیکھی۔

92 - بَابُ رَفْعِ البَصَرِ إِلَى السَّمَاءِ فِي الصَّلاَةِ

نماز میں آسمان کی جانب نگاہ اُٹھانا

750 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَرْفَعُونَ أَبْصَارَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ فِي صَلاَتِهِمْ، فَاشْتَدَّ قَوْلُهُ فِي ذَلِكَ، حَتَّى قَالَ: لَيَنْتَهُنَّ عَنْ ذَلِكَ أَوْ لَتُخْطَفَنَّ أَبْصَارُهُمْ

علی بن عبداللہ، یحییٰ بن سعید، ابن عروبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لوگوں کی کیا حالت ہے کہ وہ نمازوں میں اپنی نظروں کو آسمان کی جانب اُٹھاتے ہیں۔ آپ نے اِس بارے میں سخت کلام کرتے ہوئے فرمایا: وہ رک جائیں ورنہ اُن کی بینائی اُچک لی جائے گی۔

93 - بَابُ الِالْتِفَاتِ فِي الصَّلاَةِ

نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنا

751 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ

مسدد، ابو الاحوص، اشعث بن سلیم، ان کے اولد ماجد، مسروق سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی

-749 راجع الحدیث: 409,93

-750 سنن ابو داؤد: 913 سنن نسائی: 1192 سنن ابن ماجہ: 1044

-751 انظر الحدیث: 3291 سنن ابو داؤد: 911,910 سنن ترمذی: 590 سنن نسائی: 1198,1197, 1196,1195

أَبِيهِ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الِالْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ؟ فَقَالَ: هُوَ اخْتِلاَسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلاَةِ العَبْدِ

اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنے کے بارے میں پوچھا۔ فرمایا کہ یہ اُچک لینا ہے جس کے ذریعے شیطان بندے کو نماز سے اُچک لیتا ہے۔

752 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي خَمِيصَةٍ لَهَا أَعْلاَمٌ، فَقَالَ: شَغَلَتْنِي أَعْلاَمُ هَذِهِ، اذْهَبُوا بِهَا إِلَى أَبِي جَهْمٍ وَأْتُونِي بِأَنْبِجَانِيَّةٍ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک چادر میں نماز پڑھی جس میں بیل بوٹے بنے تھے۔ فرمایا کہ نقش و نگار نے مجھے مشغول کیا۔ لہٰذا اِسے ابوجہم کے پاس لے جاؤ اور میرے لیے سوتی چادر لے آؤ۔

94 - بَابٌ: هَلْ يَلْتَفِتُ لِأَمْرٍ يَنْزِلُ بِهِ، أَوْ يَرَى شَيْئًا، أَوْ بُصَاقًا فِي القِبْلَةِ؟

جب کوئی امر واقع ہو یا قبلہ کی جانب تھوک وغیرہ کوئی چیز دیکھے تو کیا اُس کی طرف توجہ کرے

وَقَالَ سَهْلٌ: التَفَتَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَرَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت سہل نے فرمایا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ متوجہ ہوئے اور نبی کریم ﷺ کو دیکھا۔

753 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ قَالَ: رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ المَسْجِدِ، وَهُوَ يُصَلِّي بَيْنَ يَدَيِ النَّاسِ، فَحَتَّهَا، ثُمَّ قَالَ حِينَ انْصَرَفَ: إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا كَانَ فِي الصَّلاَةِ فَإِنَّ اللَّهَ قِبَلَ وَجْهِهِ، فَلاَ يَتَنَخَّمَنَّ أَحَدٌ قِبَلَ وَجْهِهِ فِي الصَّلاَةِ رَوَاهُ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، وَابْنُ أَبِي رَوَّادٍ، عَنْ نَافِعٍ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں قبلہ کی طرف بلغم دیکھا اور آپ لوگوں کے آگے کھڑے ہو کر نماز پڑھا رہے تھے۔ آپ ﷺ نے اُسے کھرچ دیا اور بعد فراغت فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز میں ہو تو اللہ تعالیٰ اُس کے سامنے ہوتا ہے۔ پس تم میں سے کوئی نماز میں سامنے کی طرف نہ تھوکے۔ روایت کیا ہے اسے موسیٰ بن عقبہ اور ابن ابورواد نے نافع سے۔

754 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

ابن شہاب سے مروی ہے کہ حضرت انس بن

752- راجع الحدیث: 373' صحیح مسلم: 1238' سنن ابو داؤد: 4053,914' سنن نسائی: 770' سنن ابن ماجہ: 3550

753- راجع الحدیث: 406' صحیح مسلم: 1224' سنن ابن ماجہ: 763

754- راجع الحدیث: 680

لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ: بَيْنَمَا الْمُسْلِمُونَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ لَمْ يَفْجَأْهُمْ إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَشَفَ سِتْرَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ، فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ وَهُمْ صُفُوفٌ، فَتَبَسَّمَ يَضْحَكُ، وَنَكَصَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ لَهُ الصَّفَّ، فَظَنَّ أَنَّهُ يُرِيدُ الْخُرُوجَ وَهَمَّ الْمُسْلِمُونَ أَنْ يَفْتَتِنُوا فِي صَلَاتِهِمْ، فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَتِمُّوا صَلَاتَكُمْ، فَأَرْخَى السِّتْرَ وَتُوُفِّيَ مِنْ آخِرِ ذَلِكَ الْيَوْمِ

مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: مسلمان فجر کی نماز میں تھے کہ اچانک رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرے کا پردہ ہٹایا۔ اُن کی جانب دیکھا جب کہ وہ صف بستہ تھے تو تبسم فرمایا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیچھے کھسکنے لگے تاکہ صف میں شامل ہو جائیں یہ سوچ کر کے کہ آپ ﷺ تشریف لانا چاہتے ہیں اور مسلمانوں نے اپنی نمازیں توڑ دینے کا قصد کیا۔ آپ ﷺ نے اُن کی طرف اشارہ فرمایا کہ اپنی نمازیں مکمل کرلو اور پردہ گرا دیا اور اُسی روز دن کے آخری حصے میں وصال فرمایا۔

95- بَابُ وُجُوبِ الْقِرَاءَةِ لِلْإِمَامِ وَالْمَأْمُومِ فِي الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا، فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ، وَمَا يُجْهَرُ فِيهَا وَمَا يُخَافَتُ

امام اور مقتدی کے لیے تمام نمازوں میں قرأت کا وجوب خواہ نماز حضری ہو یا سفری اور جہری ہو یا سرّی

755- حَدَّثَنَا مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: شَكَا أَهْلُ الْكُوفَةِ سَعْدًا إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَعَزَلَهُ، وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ عَمَّارًا، فَشَكَوْا حَتَّى ذَكَرُوا أَنَّهُ لَا يُحْسِنُ يُصَلِّي، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ، فَقَالَ: يَا أَبَا إِسْحَاقَ إِنَّ هَؤُلَاءِ يَزْعُمُونَ أَنَّكَ لَا تُحْسِنُ تُصَلِّي، قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ: أَمَّا أَنَا وَاللَّهِ فَإِنِّي كُنْتُ أُصَلِّي بِهِمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَخْرِمُ عَنْهَا، أُصَلِّي صَلَاةَ الْعِشَاءِ، فَأَرْكُدُ فِي الْأُولَيَيْنِ وَأُخِفُّ فِي الْأُخْرَيَيْنِ، قَالَ: ذَاكَ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ کوفہ والوں نے حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے شکایت کی تو انہیں معزول کر دیا گیا اور حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اُن کی جگہ عامل بنا دیا۔ انہوں نے یہاں تک شکایت کی کہ یہ بہ احسن وخوبی نماز نہیں پڑھاتے۔ پس انہوں نے اپنے پاس بلایا اور فرمایا: اے ابو اسحاق! لوگوں کا خیال ہے کہ آپ بہ احسن وخوبی نماز نہیں پڑھاتے۔ کہا: خدا کی قسم، بات یہ ہے کہ میں تو انہیں رسول اللہ ﷺ کی نماز پڑھاتا ہوں۔ میں اُس میں کمی نہیں کرتا۔ عشاء کی نماز

755- انظر الحدیث: 770,758 ٴصحیح مسلم: 1018,1017,1016 ٴسنن ابو داؤد: 803 ٴسنن نسائی: 1002,

الظَّنُّ بِكَ يَا أَبَا إِسْحَاقَ. فَأَرْسَلَ مَعَهُ رَجُلًا أَوْ رِجَالًا إِلَى الْكُوفَةِ. فَسَأَلَ عَنْهُ أَهْلَ الْكُوفَةِ وَلَمْ يَدَعْ مَسْجِدًا إِلَّا سَأَلَ عَنْهُ، وَيُثْنُونَ مَعْرُوفًا، حَتَّى دَخَلَ مَسْجِدًا لِبَنِي عَبْسٍ، فَقَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهُ أُسَامَةُ بْنُ قَتَادَةَ يُكْنَى أَبَا سَعْدَةَ قَالَ: أَمَّا إِذْ نَشَدْتَنَا فَإِنَّ سَعْدًا كَانَ لَا يَسِيرُ بِالسَّرِيَّةِ، وَلَا يَقْسِمُ بِالسَّوِيَّةِ، وَلَا يَعْدِلُ فِي الْقَضِيَّةِ. قَالَ سَعْدٌ: أَمَا وَاللَّهِ لَأَدْعُوَنَّ بِثَلَاثٍ: اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ عَبْدُكَ هَذَا كَاذِبًا، قَامَ رِيَاءً وَسُمْعَةً، فَأَطِلْ عُمْرَهُ، وَأَطِلْ فَقْرَهُ، وَعَرِّضْهُ بِالْفِتَنِ، وَكَانَ بَعْدُ إِذَا سُئِلَ يَقُولُ: شَيْخٌ كَبِيرٌ مَفْتُونٌ، أَصَابَتْنِي دَعْوَةُ سَعْدٍ، قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ: فَأَنَا رَأَيْتُهُ بَعْدُ، قَدْ سَقَطَ حَاجِبَاهُ عَلَى عَيْنَيْهِ مِنَ الْكِبَرِ، وَإِنَّهُ لَيَتَعَرَّضُ لِلْجَوَارِي فِي الطُّرُقِ يَغْمِزُهُنَّ

پڑھاتے ہوئے پہلی دو رکعتوں میں تاخیر کرتا ہوں اور آخری دو رکعتیں ہلکی رکھتا ہوں۔ فرمایا کہ اے ابو اسحاق! آپ کے بارے میں میرا یہی خیال تھا۔ پس اُن کے ساتھ ایک شخص یا کئی آدمی کوفہ بھیجے تاکہ کوفہ والوں سے پوچھیں۔ اُنہوں نے کوئی مسجد نہ چھوڑی مگر وہاں پوچھا اور سب نے اُن کی تعریف کی۔ حتیٰ کہ جب بنی عبس کی مسجد میں داخل ہوئے تو اُن میں سے ایک شخص کھڑا ہوا جس کو اُسامہ بن قتادہ کہا جاتا تھا اور اس کی کُنیت ابو سعدہ تھی۔ کہا کہ جب آپ نے ہمیں قسم دی ہے تو حضرت سعد فوج کے ساتھ نہیں جاتے، تقسیم میں عدل نہیں کرتے اور فیصلوں میں انصاف نہیں کرتے۔ حضرت سعد نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں تجھے تین بددعائیں دیتا ہوں۔ اے اللہ! اگر تیرا یہ بندہ جھوٹا ہے اور محض دکھانے سنانے کے لیے کھڑا ہوا ہے تو اسے درازیٔ عمر فرما اور اس کی تنگ دستی میں اضافہ فرما اور اس کو فتنوں میں مبتلا فرما۔ اس کے بعد جب اُس سے پوچھا جاتا تو کہتا کہ بوڑھے پاگل کو حضرت سعد کی بددعا لگ گئی ہے۔ عبدالملک نے فرمایا کہ اس کی بعد میں نے اُسے دیکھا کہ بڑھاپے کی وجہ سے اُس کی بھنویں آنکھوں پر جھکی ہوئی تھیں وہ راستے میں لڑکیوں کو چھیڑتا اور اُنہیں اشارے کرتا۔

756 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

علی بن عبداللہ، سفیان، زُہری، محمود بن ربیع، حضرت عُبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو سورۂ فاتحہ نہ پڑھے اُس کی نماز نہیں۔

756- صحیح مسلم: 875,874,873,872، سنن ابو داؤد: 822، سنن ترمذی: 247، سنن نسائی: 910,909، سنن ابن ماجہ: 837

757 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ، فَصَلَّى، فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَدَّ وَقَالَ: ارْجِعْ فَصَلِّ، فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ، فَرَجَعَ يُصَلِّي كَمَا صَلَّى، ثُمَّ جَاءَ، فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: ارْجِعْ فَصَلِّ، فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ ثَلاَثًا، فَقَالَ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أُحْسِنُ غَيْرَهُ، فَعَلِّمْنِي، فَقَالَ: إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلاَةِ فَكَبِّرْ، ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ، ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعْدِلَ قَائِمًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا، وَافْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلاَتِكَ كُلِّهَا

سعید بن ابو سعید کے والدِ ماجد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لے گئے تو ایک شخص بھی داخل ہوا اور اُس نے نماز پڑھ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دے کر فرمایا: واپس جاؤ پھر نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی وہ واپس گیا اور اُسی طرح نماز پڑھ کر حاضر ہوا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام عرض کیا۔ فرمایا کہ واپس جاؤ پھر نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ تین دفعہ فرمایا۔ وہ عرض گزار ہوا۔ قسم اُس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا، مجھے اس سے اچھی نہیں آتی، لہٰذا سکھا دیجیے۔ فرمایا کہ جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو تکبیر کہو۔ پھر قرآن مجید سے جو تمہیں آتا ہو وہ پڑھو پھر اطمینان کے ساتھ رکوع کرو۔ پھر سر اُٹھا کر سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔ پھر اطمینان کے ساتھ سجدہ کرو۔ پھر سر اُٹھاؤ تو اطمینان سے بیٹھ جاؤ اور پوری نماز میں یونہی کرو۔

فائدہ: سترہ سُتر سے بنا ہے، بمعنی ڈھانپنا۔ سترہ کے لغوی معنی ہیں چھپانے والی چیز یعنی آڑ۔ شریعت میں سترہ وہ چیز ہے جو نمازی اپنے سامنے رکھے تاکہ اس سترہ کے پیچھے سے لوگ گزر سکیں، اس کی لمبائی کم از کم ایک ہاتھ (۲/۱ ۱فٹ) اور موٹائی ایک انگل چاہیے۔ بغیر سترہ نمازی کے آگے سے گزرنا حرام مگر حرم شریف کی مسجد میں جائز ہے۔ مرقات نے فرمایا کہ اگر صف اول میں لوگوں نے خالی جگہ چھوڑی ہو تو بعد میں آنے والا صفوں کے سامنے سے گزرتا ہوا وہاں پہنچے اور جگہ پر کرے کیونکہ اس میں قصور جماعت والوں کا ہے نہ کہ اس کا۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۱)

758 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: قَالَ سَعْدٌ: كُنْتُ أُصَلِّي بِهِمْ صَلاَةَ رَسُولِ اللَّهِ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: میں تو دن کی دونوں نمازیں انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

757- انظر الحدیث: 793، 6251، 6252، 6667' صحیح مسلم: 883، 884' سنن ابو داؤد: 856' سنن ترمذی: 303' سنن نسائی: 883' سنن ابن ماجہ: 1060، 3695

758- راجع الحدیث: 755

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَلَاتَيِ العَشِيِّ لَا أَخْرِمُ عَنْهَا، أَرْكُدُ فِي الأُولَيَيْنِ، وَأَحْذِفُ فِي الأُخْرَيَيْنِ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: ذَلِكَ الظَّنُّ بِكَ

کی نماز کی طرح پڑھاتا اور اُس میں کمی نہ کرتا یعنی پہلی دو رکعتوں میں تاخیر اور پچھلی دونوں رکعتیں مختصر کرتا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھے آپ سے یہی گمان تھا۔

96 - بَابُ القِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ

ظہر کی نماز میں قرأت

759 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الأُولَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ، وَسُورَتَيْنِ يُطَوِّلُ فِي الأُولَى، وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ وَيُسْمِعُ الآيَةَ أَحْيَانًا، وَكَانَ يَقْرَأُ فِي العَصْرِ بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ، وَكَانَ يُطَوِّلُ فِي الأُولَى، وَكَانَ يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الأُولَى مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ، وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ

ابونعیم، شیبان، یحییٰ، عبداللہ بن ابوقتادہ سے مروی ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا: نبی کریم ﷺ ظہر کی نماز کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد دو سورتیں پڑھتے۔ پہلی میں لمبی قرأت کرتے اور دوسری میں تخفیف فرماتے اور کسی آیت کو قصداً سنا بھی دیتے اور نمازِ عصر میں سورۂ فاتحہ اور دو سورتیں پڑھتے اور پہلی رکعت میں قرأت لمبی فرماتے اور نمازِ فجر کی پہلی رکعت میں بھی قرأت فرماتے اور دوسری میں تخفیف فرماتے۔

760 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، حَدَّثَنِي عُمَارَةُ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، قَالَ: سَأَلْنَا خَبَّابًا أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالعَصْرِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْنَا: بِأَيِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ تَعْرِفُونَ؟ قَالَ: بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهِ

عمرو بن حفص، ان کے والد ماجد، اعمش، عمارہ، ابومعمر سے مروی ہے کہ ہم نے حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا: کیا نبی کریم ﷺ ظہر و عصر میں قرأت کرتے تھے؟ فرمایا، ہاں۔ ہم نے عرض کہ آپ کو کس طرح سے معلوم ہوا؟ فرمایا کہ ریش مبارک کی حرکت سے۔

97 - بَابُ القِرَاءَةِ فِي العَصْرِ

عصر کی نماز میں قرأت

761 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، قَالَ: قُلْتُ لِخَبَّابِ بْنِ الأَرَتِّ: أَكَانَ النَّبِيُّ

ابومعمر سے مروی ہے کہ میں نے حضرت خباب بن ارت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض کی۔ کیا نبی کریم ﷺ ظہر و عصر میں قرأت فرماتے؟ فرمایا،

759- انظر الحدیث: 779,778,776,762، صحیح مسلم: 1012,1011، سنن ابوداؤد: 800,799,798، سنن نسائی: 977,975,974,973، سنن ابن ماجہ: 729

760- راجع الحدیث: 746

761- راجع الحدیث: 746

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالعَصْرِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: قُلْتُ: بِأَيِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ قِرَاءَتَهُ؟ قَالَ: بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهِ

ہاں۔ میں نے عرض کی کہ حضور ﷺ کی قرأت کا آپ کو کیسے علم ہوا؟ فرمایا کہ ریش مبارک کی حرکت سے۔

762 - حَدَّثَنَا المَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ، وَسُورَةٍ سُورَةٍ، وَيُسْمِعُنَا الآيَةَ أَحْيَانًا

مکّی بن ابراہیم، ہشام، یحییٰ بن ابوکثیر، عبداللہ بن ابوقتادہ سے مروی ہے کہ اِن کے والد ماجد نے فرمایا: نبی کریم ﷺ ظہر وعصر کی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور ایک ایک سورت تلاوت فرماتے تھے اور قصداً کوئی آیت ہمیں بھی سُنا دیا کرتے۔

98 - بَابُ القِرَاءَةِ فِي المَغْرِبِ

مغرب کی نماز میں قرأت

763 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ أُمَّ الفَضْلِ سَمِعَتْهُ وَهُوَ يَقْرَأُ: (وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا) (المرسلات: 1) فَقَالَتْ: يَا بُنَيَّ، وَاللَّهِ لَقَدْ ذَكَّرْتَنِي بِقِرَاءَتِكَ هَذِهِ السُّورَةَ، إِنَّهَا لَآخِرُ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فِي المَغْرِبِ

عُبید اللہ بن عبداللہ بن عُتبہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: حضرت اُمّ الفضل نے اُن سے سورۂ والمرسلات عُرفاً سُنی جب کہ وہ تلاوت کر رہے تھے تو فرمایا: اے بیٹے! تم نے اپنی قرأت سے مجھے یہ سورت یاد کروا دی۔ یہ آخری سورت ہے جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سُنی، جس کو آپ مغرب کی نماز میں تلاوت کرتے۔

764 - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الحَكَمِ، قَالَ: قَالَ لِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: مَا لَكَ تَقْرَأُ فِي المَغْرِبِ بِقِصَارٍ، وَقَدْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِطُولَى الطُّولَيَيْنِ

ابوعاصم، ابن جُریج، ابن ابوملیکہ، عُروہ بن زبیر، مروان بن حکم سے مروی ہے کہ مجھ سے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تمہیں کیا ہوا کہ تم مغرب میں چھوٹی سورتیں پڑھتے ہو حالانکہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا کہ آپ طویل سورتوں میں سے بھی تلاوت فرماتے۔

-762 راجع الحدیث:759

-763 انظر الحدیث:4429' صحیح مسلم:1033' سنن ابوداؤد:810' سنن ترمذی:308' سنن نسائی:985' سنن ابن ماجہ:831

-764 سنن ابوداؤد:812' سنن نسائی:989

99- بَابُ الْجَهْرِ فِي الْمَغْرِبِ

مغرب کی نماز میں جہر

765 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَرَأَ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابن شہاب، محمد بن جُبیر بن مطعم سے مروی ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو مغرب کی نماز میں سورۂ والطور تلاوت فرماتے ہوئے سُنا:

100- بَابُ الْجَهْرِ فِي الْعِشَاءِ

عشاء کی نماز میں جہر

766 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ بَكْرٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ الْعَتَمَةَ، فَقَرَأَ: إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ، فَسَجَدَ، فَقُلْتُ لَهُ: قَالَ: سَجَدْتُ خَلْفَ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَا أَزَالُ أَسْجُدُ بِهَا حَتَّى أَلْقَاهُ

ابورافع سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی تو انہوں نے سورۂ اذا السمآء انشقت پڑھی اور سجدہ کیا۔ میں نے اُن سے سجدے کے بارے میں کہا تو فرمایا: میں نے ابو القاسم ﷺ کے پیچھے سجدہ کیا لہٰذا ہمیشہ سجدہ کرتا رہوں گا حتیٰ کہ آپ سے جاملوں۔

767 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَدِيٍّ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ: "أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي سَفَرٍ فَقَرَأَ فِي الْعِشَاءِ فِي إِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ: بِالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ"

ابوالولید، شعبہ، عدی سے مروی ہے کہ میں نے حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا کہ نبی کریم ﷺ ایک سفر میں تھے تو عشاء کی دونوں رکعتوں میں سے ایک رکعت میں آپ نے سورۂ والتین والزیتون تلاوت فرمائی:

101- بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْعِشَاءِ بِالسَّجْدَةِ

عشاء میں سجدے والی سورت پڑھنا

768 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي التَّيْمِيُّ، عَنْ بَكْرٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ،

ابورافع سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی تو انہوں

765- انظر الحدیث: 4854,4023,3050' صحیح مسلم: 1035' سنن ابو داؤد: 811' سنن نسائی: 986' سنن ابن ماجه: 832

766- انظر الحدیث: 1078,1074,768' صحیح مسلم: 1305,1304' سنن ابوداؤد: 1408' سنن نسائی: 967

767- انظر الحدیث: 7546,4952,769' صحیح مسلم: 1037,1036' سنن ابوداؤد: 1221' سنن ترمذی: 310' سنن نسائی: 1000,999' سنن ابن ماجه: 835,834

768- راجع الحدیث: 766

قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ العَتَمَةَ، فَقَرَأَ: إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ، فَسَجَدَ فَقُلْتُ: مَا هَذِهِ؟ قَالَ: سَجَدْتُ بِهَا خَلْفَ أَبِي القَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلاَ أَزَالُ أَسْجُدُ بِهَا حَتَّى أَلْقَاهُ

نے سورۂ اذا السماء انشقت پڑھی اور سجدہ کیا۔ میں نے کہا کہ یہ کیا؟ فرمایا کہ میں نے اس میں ابو القاسم ﷺ کے پیچھے سجدہ کیا لہٰذا میں اس میں سجدہ برابر کرتا رہوں گا۔ حتیٰ کہ آپ ﷺ سے ملوں۔

102 - بَابُ القِرَاءَةِ فِي العِشَاءِ

عشاء کی نماز میں قرأت

769 - حَدَّثَنَا خَلاَّدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ، سَمِعَ البَرَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " يَقْرَأُ: وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ فِي العِشَاءِ، وَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ صَوْتًا مِنْهُ أَوْ قِرَاءَةً "

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو عشاء میں سورۂ والتین والزیتون تلاوت فرماتے ہوئے سنا اور میں نے کسی اور کو آپ سے اچھی آواز و قرآت والا نہیں سنا۔

103 - بَابُ يُطَوِّلُ فِي الأُولَيَيْنِ وَيَحْذِفُ فِي الأُخْرَيَيْنِ

پہلی دو رکعتوں کو طویل اور آخری دو میں اختصار کرے

770 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ الثَّقَفِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ لِسَعْدٍ: لَقَدْ شَكَوْكَ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى الصَّلاَةِ، قَالَ: أَمَّا أَنَا، فَأَمُدُّ فِي الأُولَيَيْنِ وَأَحْذِفُ فِي الأُخْرَيَيْنِ، وَلاَ آلُو مَا اقْتَدَيْتُ بِهِ مِنْ صَلاَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: صَدَقْتَ ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ أَوْ ظَنِّي بِكَ

سلیمان بن حرب، شعبہ، ابوعون سے مروی ہے کہ میں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا۔ فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ آپ کی ہر چیز پر اعتراض کیا گیا ہے حتیٰ کہ نماز پر بھی۔ کہا (حضرت سعد نے) کہ میں پہلی دو رکعتوں کو طویل کرتا ہوں اور پچھلی دو رکعتوں میں اختصار اور میں نے رسول اللہ ﷺ کی نماز کی پیروی کرنے میں کمی نہیں کی۔ فرمایا (حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے) کہ آپ نے سچ کہا اور آپ کے بارے میں میرا یہی خیال ہے۔

104 - بَابُ القِرَاءَةِ فِي الفَجْرِ

فجر کی نماز کی قرأت

وَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حضرت اُمّ سلمہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ

769- راجع الحدیث: 767

770- راجع الحدیث: 755

وَسَلَّمَ بِالطُّورِ

نے سورۂ الطور تلاوت فرمائی۔

771 - حَدَّثَنَا آدَمُ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَيَّارُ بْنُ سَلَامَةَ، قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَأَبِي عَلَى أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ، فَسَأَلْنَاهُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَوَاتِ، فَقَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ، وَالْعَصْرَ، وَيَرْجِعُ الرَّجُلُ إِلَى أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ - وَنَسِيتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ - وَلَا يُبَالِي بِتَأْخِيرِ الْعِشَاءِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ، وَلَا يُحِبُّ النَّوْمَ قَبْلَهَا، وَلَا الْحَدِيثَ بَعْدَهَا، وَيُصَلِّي الصُّبْحَ، فَيَنْصَرِفُ الرَّجُلُ، فَيَعْرِفُ جَلِيسَهُ، وَكَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ - أَوْ إِحْدَاهُمَا - مَا بَيْنَ السِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ

سیار بن سلامہ سے مروی ہے کہ میں اور میرے والد ماجد حضرت ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اُن سے ہم نے نماز کے اوقات کے بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نماز ظہر پڑھتے جب کہ سورج ڈھل جاتا اور عصر جب کہ ایک شخص مدینہ منورہ کے آخری کنارے تک جا کر واپس لوٹ آتا اور سورج روشن ہوتا اور مجھے یاد نہیں کہ مغرب کے بارے میں کیا فرمایا اور میں عشاء کی تہائی رات تک دیر کرنے میں کوئی حرج نہیں جانتا مگر اُس سے پہلے سونے اور اُس کے بعد باتیں کرنے کو ناپسند کرتا ہوں اور صبح کی نماز سے فارغ ہوتے تو آدمی اپنے ساتھ والے کو پہچان لیتا اور دونوں رکعتوں میں یا دونوں میں سے ایک کے اندر ساٹھ سے سو تک آیتیں تلاوت فرماتے۔

772 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: فِي كُلِّ صَلَاةٍ يُقْرَأُ، فَمَا أَسْمَعَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْمَعْنَاكُمْ، وَمَا أَخْفَى عَنَّا أَخْفَيْنَا عَنْكُمْ، وَإِنْ لَمْ تَزِدْ عَلَى أُمِّ الْقُرْآنِ أَجْزَأَتْ وَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ

مسدّد، اسماعیل بن ابراہیم، ابن جُریج، عطاء نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہر نماز میں قرأت کرے۔ جس میں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سنائی تو ہم تمہیں سنا دیتے ہیں اور جس میں ہم سے خفیہ رکھی تو ہم تم سے خفیہ رکھتے ہیں۔ اگر سورۂ فاتحہ کے علاوہ نہ پڑھو تب بھی کافی ہے اور اگر پڑھ لو تو تمہارے لیے بہتر ہے۔

105 - بَابُ الْجَهْرِ بِقِرَاءَةِ صَلَاةِ الْفَجْرِ

فجر کی نماز میں جہر سے قرأت کرنا

وَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: طُفْتُ وَرَاءَ النَّاسِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي، وَيَقْرَأُ بِالطُّورِ

حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ہم نے لوگوں کے پیچھے سے طواف کیا اور نبی کریم ﷺ

771- راجع الحدیث: 541

772- صحیح مسلم: 881، سنن نسائی: 969

773- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ هُوَ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي وَحْشِيَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: " انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَائِفَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ عَامِدِينَ إِلَى سُوقِ عُكَاظٍ، وَقَدْ حِيلَ بَيْنَ الشَّيَاطِينِ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ، وَأُرْسِلَتْ عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ، فَرَجَعَتِ الشَّيَاطِينُ إِلَى قَوْمِهِمْ، فَقَالُوا: مَا لَكُمْ؟ فَقَالُوا: حِيلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ، وَأُرْسِلَتْ عَلَيْنَا الشُّهُبُ، قَالُوا: مَا حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ إِلَّا شَيْءٌ حَدَثَ، فَاضْرِبُوا مَشَارِقَ الأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا، فَانْظُرُوا مَا هَذَا الَّذِي حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ، فَانْصَرَفَ أُولَئِكَ الَّذِينَ تَوَجَّهُوا نَحْوَ تِهَامَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِنَخْلَةَ عَامِدِينَ إِلَى سُوقِ عُكَاظٍ، وَهُوَ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ صَلاَةَ الفَجْرِ، فَلَمَّا سَمِعُوا القُرْآنَ اسْتَمَعُوا لَهُ، فَقَالُوا: هَذَا وَاللَّهِ الَّذِي حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ، فَهُنَالِكَ حِينَ رَجَعُوا إِلَى قَوْمِهِمْ، وَقَالُوا: يَا قَوْمَنَا: {إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا، يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ وَلَنْ نُشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا} (الجن: 2)، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: {قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِنَ الجِنِّ} (الجن: 1) وَإِنَّمَا أُوحِيَ إِلَيْهِ قَوْلُ الجِنِّ "

774 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا

سورۂ والطور تلاوت فرماتے ہوئے نماز ادا کر رہے تھے۔

سعید بن جُبیر سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ اپنے بعض اصحاب کو لے کر بازارِ عکاظ کی جانب تشریف لے جا رہے تھے جب کہ شیاطین کو آسمانی خبروں سے روک دیا گیا تھا اور اُن پر شعلے مارے جاتے تھے۔ شیاطین اپنی قوم کی جانب آئے اور کہا کہ تمہارا کیا حال ہے؟ کہا ہمیں آسمانی خبروں سے روک دیا گیا ہے اور ہم پر شعلے مارے جاتے ہیں انہوں نے کہا کہ ہمارے اور آسمانی خبروں کے درمیان کوئی نئی چیز حائل ہوگئی ہوگی۔ پس انہوں نے مشرق و مغرب کو چھان مارا کہ دیکھیں ہمارے اور آسمانی خبروں کے درمیان کیا چیز حائل ہوئی ہے۔ تلاش کرنے والوں میں سے کچھ تہامہ کی جانب لوٹے جب کہ نبی کریم ﷺ بازارِ عکاظ جاتے ہوئے نخلہ کے مقام پر اپنے بعض صحابہ کے ساتھ فجر کی نماز ادا فرما رہے تھے۔ جب انہوں نے قرآن مجید سُنا تو اُس پر کان لگائے اور کہا کہ خدا کی قسم یہی ہے جو ہمارے اور آسمانی خبروں کے درمیان حائل ہوا ہے۔ پس اُس جگہ سے جب وہ اپنی قوم کی جانب واپس لوٹے تو اپنی قوم سے کہا کہ ہم نے ایک عجیب قرآن سُنا جو ہدایت کا راستہ دکھاتا ہے۔ پس ہم اُس پر ایمان لے آئے اور ہم اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے۔ پس اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ پر وحی فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ میری طرف وحی کی گئی ہے یعنی وحی کے ذریعے جنوں کی بات بتا دی گئی ہے۔

مسدد، اسماعیل، ایوب، عکرمہ سے مروی ہے کہ

773- انظر الحدیث: 4921، صحیح مسلم: 1005، سنن ترمذی: 3323

774- صحیح مسلم: 1022، سنن ابو داؤد: 649، سنن نسائی: 1006، سنن ابن ماجہ: 820

إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: " قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا أُمِرَ وَسَكَتَ فِيمَا أُمِرَ، (وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا) (مریم: 64) (لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ) (الأحزاب: 21) "

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے جہر سے پڑھا جن میں جہر کا حکم دیا گیا اور خاموش رہے جن میں سکوت کا حکم فرمایا گیا اور تمہارا رب ہرگز بھولنے والا نہیں اور تمہارے لیے اللہ کے رسول کی سیرت میں بہترین نمونہ ہے۔

106 - بَابُ الجَمْعِ بَيْنَ السُّورَتَيْنِ فِي الرَّكْعَةِ وَالقِرَاءَةِ بِالخَوَاتِيمِ، وَبِسُورَةٍ قَبْلَ سُورَةٍ، وَبِأَوَّلِ سُورَةٍ

ایک رکعت میں دو سوتوں کو اکٹھا کرنا اور آخری آیات پڑھنا اور سورت سے پہلی سورت اور سورت کی پہلی آیتیں

وَيُذْكَرُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّائِبِ، قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المُؤْمِنُونَ فِي الصُّبْحِ، حَتَّى إِذَا جَاءَ ذِكْرُ مُوسَى، وَهَارُونَ - أَوْ ذِكْرُ عِيسَى - أَخَذَتْهُ سَعْلَةٌ فَرَكَعَ وَقَرَأَ عُمَرُ: فِي الرَّكْعَةِ الأُولَى بِمِائَةٍ وَعِشْرِينَ آيَةً مِنَ البَقَرَةِ، وَفِي الثَّانِيَةِ بِسُورَةٍ مِنَ المَثَانِي وَقَرَأَ الأَحْنَفُ: بِالكَهْفِ فِي الأُولَى، وَفِي الثَّانِيَةِ بِيُوسُفَ - أَوْ يُونُسَ - وَذَكَرَ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ الصُّبْحَ بِهِمَا وَقَرَأَ ابْنُ مَسْعُودٍ: بِأَرْبَعِينَ آيَةً مِنَ الأَنْفَالِ، وَفِي الثَّانِيَةِ بِسُورَةٍ مِنَ المُفَصَّلِ وَقَالَ قَتَادَةُ: فِيمَنْ يَقْرَأُ سُورَةً وَاحِدَةً فِي رَكْعَتَيْنِ أَوْ يُرَدِّدُ سُورَةً وَاحِدَةً فِي رَكْعَتَيْنِ كُلٌّ كِتَابُ اللهِ

حضرت عبداللہ بن سائب سے منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے صبح کی نماز میں سورۂ المومنون تلاوت فرمائی۔ جب حضرت موسیٰ و ہارون یا حضرت عیسیٰ کا ذکر آیا تو آپ کو کھانسی آگئی اور رکوع فرمایا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پہلی رکعت میں سورۂ البقرہ کی ایک سو بیس آیتیں اور دوسری میں مثانی سے ایک سورت تلاوت کی۔ اور احنف نے پہلی میں سورۂ الکہف اور دوسری میں سورۂ یوسف یا سورۂ یونس تلاوت کی اور منقول ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صبح کی نماز اِن دونوں کے ساتھ پڑھی اور حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورۂ الانفال کی چالیس آیات تلاوت کیں اور دوسری میں مفصل میں سے ایک سورت۔ قتادہ نے اُس کے بارے میں فرمایا جو ایک ہی سورت دو رکعتوں میں تلات کرے یا ایک ہی سورت کو دونوں رکعتوں میں دُہرائے کہ سب اللہ کی کتاب ہے۔

وَقَالَ عُبَيْدُ اللهِ: عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، كَانَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ يَؤُمُّهُمْ فِي مَسْجِدِ قُبَاءٍ، وَكَانَ كُلَّمَا افْتَتَحَ سُورَةً

عبید اللہ، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک انصاری شخص مسجد قباء میں اُن کی امامت کرتا تھا۔ جب وہ کوئی سورت شروع کرتا جس کے

يَقْرَأُ بِهَا لَهُمْ فِي الصَّلَاةِ مِمَّا يَقْرَأُ بِهِ افْتَتَحَ: بِقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهَا، ثُمَّ يَقْرَأُ سُورَةً أُخْرَى مَعَهَا، وَكَانَ يَصْنَعُ ذَلِكَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ، فَكَلَّمَهُ أَصْحَابُهُ فَقَالُوا: إِنَّكَ تَفْتَتِحُ بِهَذِهِ السُّورَةِ، ثُمَّ لَا تَرَى أَنَّهَا تُجْزِئُكَ حَتَّى تَقْرَأَ بِأُخْرَى، فَإِمَّا تَقْرَأُ بِهَا وَإِمَّا أَنْ تَدَعَهَا، وَتَقْرَأَ بِأُخْرَى فَقَالَ: مَا أَنَا بِتَارِكِهَا، إِنْ أَحْبَبْتُمْ أَنْ أَؤُمَّكُمْ بِذَلِكَ فَعَلْتُ، وَإِنْ كَرِهْتُمْ تَرَكْتُكُمْ، وَكَانُوا يَرَوْنَ أَنَّهُ مِنْ أَفْضَلِهِمْ، وَكَرِهُوا أَنْ يَؤُمَّهُمْ غَيْرُهُ، فَلَمَّا أَتَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرُوهُ الْخَبَرَ، فَقَالَ: يَا فُلَانُ، مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَفْعَلَ مَا يَأْمُرُكَ بِهِ أَصْحَابُكَ، وَمَا يَحْمِلُكَ عَلَى لُزُومِ هَذِهِ السُّورَةِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَقَالَ: إِنِّي أُحِبُّهَا، فَقَالَ: حُبُّكَ إِيَّاهَا أَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ

ذریعے وہ انہیں نماز پڑھاتا تو اس سے پہلے سورۂ اخلاص پڑھتا۔ پھر اُس کے ساتھ دوسری سورت پڑھتا اور وہ ہر رکعت میں یونہی کرتا۔ اُس کے ساتھیوں نے کہا کہ آپ اس سورت سے ابتداء کرتے ہیں پھر اسے کافی نہیں سمجھتے اور دوسری پڑھتے ہیں۔ آپ یا تو اسی کو پڑھیں یا اسے ترک کر دیں اور دوسری پڑھا کریں۔ اُس نے کہا کہ میں اسے ترک نہیں کروں گا۔ اگر آپ مجھے اسی طرح امام رکھ سکتے ہیں تو یہی کروں گا اور اگر پسند نہیں ہو تو امامت چھوڑ دوں گا۔ اُن کی نظر میں وہ اُن سے افضل تھے اور وہ دوسرے کو امام بنانا پسند کرتے تھے۔ جب انہوں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر یہ ماجرا عرض کیا آپ ﷺ نے فرمایا: اے فلاں! تمہیں اپنے ساتھیوں کی بات کو ماننے سے کیا چیز روکتی ہے اور تم کس سبب سے ہر رکعت میں اس سورت کو پڑھتے ہو؟ عرض کی کہ مجھے اس سے محبت ہے۔ فرمایا کہ اس کی محبت تمہیں جنت میں لے جائے گی۔

775 - حَدَّثَنَا آدَمُ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ مَسْعُودٍ، فَقَالَ: قَرَأْتُ الْمُفَصَّلَ اللَّيْلَةَ فِي رَكْعَةٍ، فَقَالَ: هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ، لَقَدْ عَرَفْتُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرُنُ بَيْنَهُنَّ، فَذَكَرَ عِشْرِينَ سُورَةً مِنَ الْمُفَصَّلِ، سُورَتَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ

آدم، شعبہ، عمرو بن مُرّہ ابووائل سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: آج میں نے مفصل کی تمام سورتیں ایک رکعت میں تلاوت کیں۔ فرمایا کہ ایسے، جس طرح شعر پڑھتے ہیں۔ میں اُن تمام سورتوں کو جانتا ہوں جن کو نبی کریم ﷺ ملایا کرتے اور مفصل سے بیس سورتیں بیان فرمائیں اور بتایا کہ ایک رکعت میں دو سورتیں تلاوت کرتے تھے۔

107 - بَابٌ: يَقْرَأُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ

آخری دو رکعتوں میں صرف

775- انظر الحديث: 5043,4996' صحیح مسلم: 1907,1906,1905' سنن ترمذی: 602' سنن نسائی: 1004

بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

سورۂ فاتحہ پڑھی جائے

776 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ فِي الْأُولَيَيْنِ بِأُمِّ الْكِتَابِ، وَسُورَتَيْنِ، وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ بِأُمِّ الْكِتَابِ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ وَيُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مَا لَا يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ، وَهَكَذَا فِي الْعَصْرِ وَهَكَذَا فِي الصُّبْحِ

موسیٰ بن اسماعیل، ہمام، یحییٰ، عبداللہ بن ابوقتادہ نے اپنے والدِ ماجد سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ دو سورتیں اور تلاوت کرتے تھے اور آخری دو رکعتوں میں صرف سورۂ فاتحہ تلاوت کرتے اور کوئی آیت ہمیں سُنا دیتے اور پہلی رکعت کو طویل رکھتے جب کہ دوسری رکعت کو زیادہ طول نہیں دیتے تھے اور یونہی عصر کی نماز میں اور یونہی صبح کی نماز میں کیا کرتے تھے۔

108 - بَابُ مَنْ خَافَتَ الْقِرَاءَةَ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

جس نے ظہر وعصر میں آہستہ قرأت کی

777 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، قُلْتُ لِخَبَّابٍ: أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْنَا: مِنْ أَيْنَ عَلِمْتَ؟ قَالَ: بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهِ

قتیبہ، جریر، اعمش، عمارہ بن عُمیر، ابومعمر سے مروی ہے کہ ہم نے حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض کی کہ کیا رسول اللہ ﷺ ظہر وعصر میں قرأت فرماتے تھے۔ فرمایا، ہاں۔ ہم نے عرض کی کہ آپ کو کیسے علم ہوا؟ فرمایا کہ ریش مبارک کی حرکت سے۔

109 - بَابُ إِذَا أَسْمَعَ الْإِمَامُ الْآيَةَ

جب امام کوئی آیت سُنائے

778 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ بِأُمِّ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ مَعَهَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ، وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا وَكَانَ يُطِيلُ فِي

محمد بن یوسف، اوزاعی، یحییٰ بن ابوکثیر، عبداللہ بن ابوقتادہ نے اپنے والدِ ماجد سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ ظہر کی نماز کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور اُس کے ساتھ دو سورتیں تلاوت فرماتے تھے اور یونہی عصر کی نماز میں بھی اور کبھی کوئی آیت ہمیں بھی سُنا دیتے اور پہلی رکعت کو طول دیا کرتے تھے۔

776- راجع الحديث:759

777- راجع الحديث:746

778- راجع الحديث:759

الرَّكْعَةِ الأُولَى

110 - بَابُ يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الأُولَى

پہلی رکعت کو طول دینا

779 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الأُولَى مِنْ صَلاَةِ الظُّهْرِ، وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ، وَيَفْعَلُ ذَلِكَ فِي صَلاَةِ الصُّبْحِ

ابونعیم، ہشام، یحییٰ بن ابوکثیر، عبداللہ بن ابوقتادہ نے اپنے والدِ ماجد سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ ظہر کی نماز کی پہلی رکعت کو طول دیا کرتے اور دوسری میں اختصار فرمایا کرتے اور صبح کی نماز میں بھی یونہی کیا کرتے تھے۔

111 - بَابُ جَهْرِ الإِمَامِ بِالتَّأْمِينِ

امام کا جہری آمین کہنا

وَقَالَ عَطَاءٌ: آمِينَ دُعَاءٌ أَمَّنَ ابْنُ الزُّبَيْرِ: وَمَنْ وَرَاءَهُ حَتَّى إِنَّ لِلْمَسْجِدِ لَلَجَّةً وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ: يُنَادِي الإِمَامَ لاَ تَفُتْنِي بِآمِينَ وَقَالَ نَافِعٌ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ لاَ يَدَعُهُ وَيَحُضُّهُمْ وَسَمِعْتُ مِنْهُ فِي ذَلِكَ خَيْرًا

عطاء نے کہا کہ آمین دعا ہے۔ حضرت ابن زبیر اور اُن کے مقتدیوں نے آمین کہی حتیٰ کہ مسجد گونج اُٹھی۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ امام سے پکار کر کہتے کہ ہماری آمین کو رائیگاں نہ کر دینا۔ نافع نے کہا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسے ترک نہ کرتے اور لوگوں کو ترغیب دلاتے اور اس کے بارے میں اُن سے حدیث سُنی ہے۔

780 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ، وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّهُمَا أَخْبَرَاهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا أَمَّنَ الإِمَامُ، فَأَمِّنُوا، فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ المَلاَئِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ - وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ - وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: آمِينَ"

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابن شہاب، سعید بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن دونوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو کیونکہ جس کی آمین فرشتوں کے آمین کے ساتھ ہوگی اُس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ ابن شہاب نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ آمین کہا کرتے تھے۔

112 - بَابُ فَضْلِ التَّأْمِينِ

آمین کہنے کی فضیلت

779- راجع الحدیث:759

780- انظر الحدیث:6402 'صحیح مسلم:914' سنن ابو داؤد:936' سنن ترمذی:250' سنن نسائی:927

781 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ: آمِينَ، وَقَالَتِ المَلاَئِكَةُ فِي السَّمَاءِ: آمِينَ، فَوَافَقَتْ إِحْدَاهُمَا الأُخْرَى غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ"

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی آمین کہتا ہے تو فرشتے آسمان میں آمین کہتے ہیں۔ اگر یہ دونوں میں مِل گئیں تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

113 - بَابُ جَهْرِ المَأْمُومِ بِالتَّأْمِينِ

مقتدی کا جہری آمین کہنا

782 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُمَيٍّ، مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا قَالَ الإِمَامُ: (غَيْرِ المَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلاَ الضَّالِّينَ) (الفاتحة: 7) فَقُولُوا: آمِينَ، فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ المَلاَئِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ" تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنُعَيْمٌ المُجْمِرُ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

عبداللہ بن مسلمہ، امام مالک، سمی مولیٰ ابوبکر، ابو صالح السمان، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب امام غَیْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّالِّیْنَ کہے تو تم آمین کہو کیونکہ جس کا کہنا فرشتوں کے کہنے سے موافقت کر گیا تو اُس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے۔

114 - بَابُ إِذَا رَكَعَ دُونَ الصَّفِّ

جب کوئی صف میں ملنے سے پہلے رکوع کر لے

783 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنِ الأَعْلَمِ وَهُوَ زِيَادٌ، عَنِ الحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ: أَنَّهُ انْتَهَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَاكِعٌ، فَرَكَعَ قَبْلَ أَنْ يَصِلَ إِلَى الصَّفِّ، فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: زَادَكَ اللهُ حِرْصًا وَلاَ تَعُدْ

حسن بصری سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُس وقت نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں پہنچے جب آپ ﷺ رکوع میں تھے۔ پس انہوں نے صف میں ملنے سے پہلے رکوع کر لیا۔ پھر نبی کریم ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا۔ اللہ تعالیٰ تمہارے شوق میں اضافہ فرمائے لیکن دوبارہ کرنا۔

781- سنن نسائی: 929

782- انظر الحدیث: 4475، سنن ابوداؤد: 935

783- سنن ابوداؤد: 684,683، سنن نسائی: 870

115 - بَابُ إِتْمَامِ التَّكْبِيرِ فِي الرُّكُوعِ

قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ مَالِكُ بْنُ الحُوَيْرِثِ

784 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الوَاسِطِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي العَلاَءِ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: صَلَّى مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِالْبَصْرَةِ فَقَالَ: ذَكَّرَنَا هَذَا الرَّجُلُ صَلاَةً كُنَّا نُصَلِّيهَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَفَعَ وَكُلَّمَا وَضَعَ

785 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي بِهِمْ، فَيُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ، وَرَفَعَ، فَإِذَا انْصَرَفَ، قَالَ: إِنِّي لَأَشْبَهُكُمْ صَلاَةً بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رکوع میں تکبیر مکمل کرنا

اِسے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اور حضرت مالک بن حویرث نے بھی۔

اسحاق واسطی، خالد، جریری، ابوالعلاء، مطرف سے مروی ہے کہ حضرت عمران بن حُصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: انہوں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ بصرہ میں نماز پڑھی تو فرمایا: انہوں نے ہمیں وہ نماز یاد دلا دی جو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھا کرتے تھے۔ بتایا کہ آپ جب بھی اُٹھتے اور جُھکتے تو تکبیر کہا کرتے تھے۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابن شہاب، ابوسلمہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہیں نماز پڑھایا کرتے تھے وہ جب بھی جھکتے اور اُٹھتے تو تکبیر کہتے۔ جب فارغ ہوئے تو فرمایا: تم میں سے میری نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے زیادہ مشابہت رکھتی ہے۔

116 - بَابُ إِتْمَامِ التَّكْبِيرِ فِي السُّجُودِ

786 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ غَيْلاَنَ بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَا وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ، فَكَانَ إِذَا سَجَدَ كَبَّرَ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ كَبَّرَ وَإِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ، فَلَمَّا قَضَى الصَّلاَةَ أَخَذَ بِيَدِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ،

سجدوں میں تکبیر مکمل کرنا

ابوالنعمان، حماد بن زید، غیلان بن جریر، مطرف بن عبداللہ سے مروی ہے کہ میں نے اور حضرت عمران بن حُصین نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی۔ جب انہوں نے سجدہ کیا تو تکبیر کہی، جب سر اُٹھایا تو تکبیر کہی اور جب دو رکعتوں سے اُٹھے تو تکبیر کہی۔ جب نماز پوری ہوگئی تو حضرت عمران بن

-784 انظر الحدیث: 826,786

-785 انظر الحدیث: 803,795,789' صحیح مسلم: 865' سنن نسائی: 1154

-786 راجع الحدیث: 784

فَقَالَ: قَدْ ذَكَّرَنِي هَذَا صَلاَةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -أَوْ قَالَ: لَقَدْ صَلَّى بِنَا صَلاَةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-.

حُصین نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: انہوں نے مجھے محمد ﷺ کی نماز یاد دلا دی ہے یا فرمایا کہ ہمیں محمد ﷺ کی نماز کی طرح نماز پڑھائی ہے۔

787 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: رَأَيْتُ رَجُلًا عِنْدَ المَقَامِ، يُكَبِّرُ فِي كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ، وَإِذَا قَامَ وَإِذَا وَضَعَ، فَأَخْبَرْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: أَوَلَيْسَ تِلْكَ صَلاَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لاَ أُمَّ لَكَ

عمرو بن عون، ہشیم، ابوالبشیر، عکرمہ سے مروی ہے کہ میں نے مقام ابراہیم کے پاس ایک شخص کو دیکھا کہ جھکتے اور اٹھتے وقت تکبیر کہتا اور جب کھڑا ہوتا اور جب بیٹھتا تب بھی۔ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بتایا تو فرمایا: تمہاری ماں نہ ہو، کیا یہ نبی کریم ﷺ کی نماز کی طرح نہیں ہے؟

117 - بَابُ التَّكْبِيرِ إِذَا قَامَ مِنَ السُّجُودِ

سجدے سے اُٹھتے وقت تکبیر کہنا

788 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ شَيْخٍ بِمَكَّةَ، فَكَبَّرَ ثِنْتَيْنِ وَعِشْرِينَ تَكْبِيرَةً، فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: إِنَّهُ أَحْمَقُ، فَقَالَ: ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ سُنَّةُ أَبِي القَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مُوسَى: حَدَّثَنَا أَبَانُ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ

موسیٰ بن اسماعیل، ہمام، قتادہ، عکرمہ سے مروی ہے کہ میں نے مکہ مکرمہ میں ایک بزرگ کے پیچھے نماز پڑھی تو اُس نے بائیس تکبیرات کہیں۔ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ وہ احمق ہے۔ انہوں نے فرمایا: تمہاری ماں تمہیں روئے، یہ تو ابوالقاسم ﷺ کی سنت ہے۔ اسے موسیٰ، ابان، قتادہ نے بھی عکرمہ سے مروی کیا ہے۔

789 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الحَارِثِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: " كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلاَةِ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْكَعُ، ثُمَّ يَقُولُ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ،

ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے قیام فرماتے تو کھڑے ہوتے وقت تکبیر کہتے۔ پھر رکوع فرماتے وقت تکبیر کہتے۔ پھر سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتے جب کہ رکوع سے پیٹھ کو سیدھی کرتے۔ پھر سیدھے کھڑے ہو کر رَبَّنَا لَكَ

-788 راجع الحدیث: 787

-789 راجع الحدیث: 785، صحیح مسلم: 867,866، سنن ابو داؤد: 738، سنن نسائی: 1149

حِينَ يَرْفَعُ صُلْبَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ، ثُمَّ يَقُولُ وَهُوَ قَائِمٌ: رَبَّنَا لَكَ الحَمْدُ " قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ، عَنِ اللَّيْثِ: وَلَكَ الحَمْدُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَهْوِي، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَسْجُدُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ، ثُمَّ يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي الصَّلاَةِ كُلِّهَا حَتَّى يَقْضِيَهَا، وَيُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ مِنَ الثِّنْتَيْنِ بَعْدَ الجُلُوسِ

الْحَمْدُ کہتے۔ پھر جھکتے وقت تکبیر کہتے۔ پھر سر اُٹھاتے وقت تکبیر کہتے۔ پھر سجدہ کرتے وقت تکبیر کہتے۔ پھر سجدے سے سر اُٹھاتے وقت تکبیر کہتے۔ پھر سجدہ کرتے وقت تکبیر کہتے۔ پھر سجدے سے سر اُٹھاتے وقت تکبیر کہتے۔ پھر پوری نماز میں یونہی کرتے حتیٰ کہ نماز مکمل ہوجاتی اور جب دو رکعتوں کے آخر میں بیٹھنے کے بعد کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے۔ عبداللہ بن صالح نے لیث سے مروی کی کہ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ

118 - بَابُ وَضْعِ الأَكُفِّ عَلَى الرُّكَبِ فِي الرُّكُوعِ

رکوع میں گھٹنوں پر ہتھیلیاں رکھنا

وَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ فِي أَصْحَابِهِ: أَمْكَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ

ابو حُمید نے اپنے ساتھیوں میں بتایا کہ نبی کریم ﷺ اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر جمایا کرتے تھے۔

790 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ: صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ أَبِي، فَطَبَّقْتُ بَيْنَ كَفَّيَّ، ثُمَّ وَضَعْتُهُمَا بَيْنَ فَخِذَيَّ، فَنَهَانِي أَبِي، وَقَالَ: كُنَّا نَفْعَلُهُ، فَنُهِينَا عَنْهُ وَأُمِرْنَا أَنْ نَضَعَ أَيْدِيَنَا عَلَى الرُّكَبِ

مصعب بن سعد سے مروی ہے کہ میں نے اپنے والدِ ماجد کے برابر میں نماز پڑھی تو میں نے اپنی دونوں ہتھیلیوں کو مِلا کر (رکوع میں) اپنے دونوں گھٹنوں کے درمیان دبا لیا۔ والدِ محترم نے مجھے منع کیا اور فرمایا کہ ہم ایسا ہی کرتے تھے مگر اس سے روک دیا گیا اور حکم دیا کہ اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھیں۔

119 - بَابُ إِذَا لَمْ يُتِمَّ الرُّكُوعَ

جب کوئی مکمل رکوع نہ کرے

791 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ، قَالَ: رَأَى حُذَيْفَةُ رَجُلًا لاَ يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ، قَالَ: مَا صَلَّيْتَ وَلَوْ مُتَّ مُتَّ عَلَى غَيْرِ الفِطْرَةِ

زید بن وہب سے مروی ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا جو رکوع اور سجدے پورے نہیں کر رہا تھا۔ فرمایا کہ تم نے نماز نہیں پڑھی اور اگر فوت ہو گئے تو اس دین پر نہیں مرو گے جس پر

790- صحیح مسلم: 1197,1196,1195,1194 سنن ابو داؤد: 867 سنن ترمذی: 259 سنن نسائی: 1032 سنن ابن ماجہ: 873

791- انظر الحدیث: 389 سنن نسائی: 1311

النَّبِيَّ فَطَرَ اللهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهَا

محمد ﷺ تھے۔

120 - بَابُ اسْتِوَاءِ الظَّهْرِ فِي الرُّكُوعِ

رکوع میں پیٹھ برابر کرنا

وَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ فِي أَصْحَابِهِ: رَكَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهُ

ابوحُمید نے اپنے ساتھیوں میں فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے رکوع فرمایا، پھر اپنی پیٹھ کو جھکا دیا۔

121 - بَابُ حَدِّ إِتْمَامِ الرُّكُوعِ وَالِاعْتِدَالِ فِيهِ وَالطُّمَأْنِينَةِ

پورا رکوع کرنے کی حد اور اس میں اعتدال و اطمینان کا ہونا

792 - حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي الْحَكَمُ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ: كَانَ رُكُوعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُجُودُهُ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، مَا خَلاَ القِيَامَ وَالقُعُودَ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ

بدل بن محبر، شعبہ، حکم، ابن ابی لیلیٰ سے مروی ہے کہ حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کا رکوع، سجود، سجدوں کا درمیانی وقفہ اور جب رکوع سے سر اُٹھاتے علاوہ قیام کے وہ سب تقریباً برابر ہوتی تھیں۔

122 - بَابُ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي لاَ يُتِمُّ رُكُوعَهُ بِالإِعَادَةِ

جو رکوع پورا نہ کرے نبی کریم ﷺ نے اُسے نماز کے اعادہ کا حکم فرمایا

793 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ المَقْبُرِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ المَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ، فَصَلَّى، ثُمَّ جَاءَ، فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَرَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ السَّلاَمَ، فَقَالَ: ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ، فَصَلَّى، ثُمَّ جَاءَ، فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ارْجِعْ فَصَلِّ، فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ ثَلاَثًا،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ مسجد میں تشریف لائے تو ایک شخص بھی داخل ہوا۔ اُس نے نماز پڑھی اور بارگاہِ اقدس میں حاضر ہو کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کیا۔ نبی کریم ﷺ نے اُس کے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: جا کر پھر نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ اُس نے نماز پڑھی اور پھر نبی کریم ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا فرمایا کہ جا کر پھر نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ تیسری مرتبہ فرمایا تو اس نے عرض

792- انظر الحدیث: 820,801 صحیح مسلم: 1058,1057 سنن ابو داؤد: 852 سنن ترمذی: 280,279 سنن نسائی: 1331,1147,1064

793- راجع الحدیث: 757

فَقَالَ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالحَقِّ، فَمَا أُحْسِنُ غَيْرَهُ، فَعَلِّمْنِي، قَالَ: إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلاَةِ، فَكَبِّرْ، ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ القُرْآنِ، ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ افْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلاَتِكَ كُلِّهَا

کی: قسم اُس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا مجھے اس سے بہتر نہیں آتی لہٰذا سکھا دیجیے۔ فرمایا کہ جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو تکبیر کہو۔ پھر وہ پڑھو جو تمہیں قرآن مجید سے میسر ہو۔ پھر رکوع کرو اور اطمینان سے رکوع کرو۔ پھر سر اٹھاؤ اور سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر سجدہ کرو اور اطمینان سے سجدہ کرو پھر سر اُٹھاؤ اور اطمینان سے بیٹھ جاؤ۔ پھر اطمینان سے دوسرا سجدہ کرو۔ پھر یونہی اپنی پوری نماز میں کرو۔

123 - بَابُ الدُّعَاءِ فِي الرُّكُوعِ

رکوع میں دعا کرنا

794 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: " كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ: سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي "

حفص بن عمر، شعبہ، منصور، ابوالضحیٰ، مسروق سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم ﷺ اپنے رکوع اور سجدوں میں کہا کرتے: تو پاک ہے، اے اللہ! ہمارے رب! اور اپنی تعریف کے ساتھ ہے۔ اے اللہ! میری مغفرت فرما۔

124 - بَابُ مَا يَقُولُ الإِمَامُ وَمَنْ خَلْفَهُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ

امام اور مقتدی جب رکوع سے سر اُٹھائیں تو کیا کہیں؟

795 - حَدَّثَنَا آدَمُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدٍ المَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: " كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، قَالَ: اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الحَمْدُ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَكَعَ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ يُكَبِّرُ، وَإِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ، قَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ "

آدم، ابن ابوذئب، سعید مقبری سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب نبی کریم ﷺ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ۔ کہہ لیتے تو کہتے۔ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ۔ اور نبی کریم ﷺ جب رکوع میں جاتے اور جب سر اُٹھاتے تو تکبیر کہتے اور جب دونوں سجدوں کے بعد قیام فرماتے تو اللّٰهُ اَكْبَرُ کہتے۔

794- انظر الحدیث: 4968,4967,4293,817 صحیح مسلم: 1087,1086,1085 سنن ابوداؤد: 877 سنن نسائی: 1122,1121,1046 سنن ابن ماجہ: 889

795- راجع الحدیث: 785

125- بَابُ فَضْلِ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہنے کی فضیلت

796- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " إِذَا قَالَ الإِمَامُ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُولُوا: اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الحَمْدُ، فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ المَلاَئِكَةِ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ "

عبداللہ بن یوسف، امام مالک سمّی، ابوصالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تو تم اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہو کیونکہ جس کا یہ کہنا فرشتوں کے کہنے کے موافق کرجائے گا اس کے پچھلے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔

126- بَابٌ

قنوت پڑھنا

797- حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: لَأُقَرِّبَنَّ صَلاَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ " يَقْنُتُ فِي الرَّكْعَةِ الآخِرَةِ مِنْ صَلاَةِ الظُّهْرِ، وَصَلاَةِ العِشَاءِ، وَصَلاَةِ الصُّبْحِ، بَعْدَ مَا يَقُولُ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَيَدْعُو لِلْمُؤْمِنِينَ وَيَلْعَنُ الكُفَّارَ "

ابوسلمہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں نبی کریم ﷺ کی نماز کے قریب کردوں گا۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ظہر، عشاء اور صبح کی نماز کی آخری رکعت میں قنوت پڑھتے بعد اس کے کہ وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہہ لیتے یعنی مسلمانوں کے لیے دعائے خیر کرتے اور کافروں پر لعنت بھیجتے۔

798- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الأَسْوَدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ خَالِدٍ الحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ القُنُوتُ فِي المَغْرِبِ وَالفَجْرِ

عبداللہ بن ابوالاسود، اسماعیل، خالد الحذاء ابوقلابہ سے مروی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: دعائے قنوت فجر اور مغرب کی نماز میں ہے۔

799- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ،

یحییٰ بن خلاّ د زرقی سے مروی ہے کہ حضرت رفاعہ

796- انظر الحدیث:3228' صحیح مسلم:912' سنن ابوداؤد:848' سنن ترمذی:267' سنن نسائی:1062

797- انظر الحدیث:6940,6393,6200,4598,4560,3386,2932,1006,804' صحیح مسلم:1542' سنن ابوداؤد:1440' سنن نسائی:1074

798- انظر الحدیث:1004

799- سنن ابوداؤد:770' سنن نسائی:1061

عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُجْمِرِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلَّادٍ الزُّرَقِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيِّ، قَالَ: "كُنَّا يَوْمًا نُصَلِّي وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ". قَالَ رَجُلٌ وَرَاءَهُ: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ، قَالَ: مَنِ الْمُتَكَلِّمُ قَالَ: أَنَا، قَالَ: رَأَيْتُ بِضْعَةً وَثَلَاثِينَ مَلَكًا يَبْتَدِرُونَهَا أَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا أَوَّلُ

بن رافع زرقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ایک دن ہم نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے۔ جب آپ ﷺ نے رکوع سے سر اُٹھا کر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہا تو پیچھے سے ایک شخص نے کہا: "اے ہمارے رب! اور تیرے ہی لیے تعریف ہے، بہت زیادہ تعریف، پاکیزہ اور برکت والی۔" جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا: یہ کلمات کس نے کہے؟ اُس نے عرض کی: میں نے فرمایا کہ میں نے تیس سے زیادہ فرشتوں کو جھپٹتے ہوئے دیکھا کہ کون انہیں سب سے پہلے لکھتا ہے۔

127 - بَابُ الطُّمَأْنِينَةِ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ

جب رکوع سے سر اُٹھائے تو اطمینان سے کھڑا ہو

وَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ: رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاسْتَوَى جَالِسًا حَتَّى يَعُودَ كُلُّ فَقَارٍ مَكَانَهُ

ابو حُمید نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے سر اُٹھایا تو سیدھے ہوگئے حتیٰ کہ تمام جوڑ اپنی جگہ پر آگئے۔

800 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ ثَابِتٍ، قَالَ: كَانَ أَنَسٌ يَنْعَتُ لَنَا صَلَاةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، "فَكَانَ يُصَلِّي وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَامَ حَتَّى نَقُولَ: قَدْ نَسِيَ"

ثابت سے مروی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیں نبی کریم ﷺ کی نماز کا حال بتاتے ہوئے نماز پڑھتے تو جب وہ رکوع سے سر اُٹھاتے تو کھڑے ہو جاتے، حتیٰ کہ ہم کہنے لگتے کہ یہ بھول گئے ہیں۔

801 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الحَكَمِ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ البَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رُكُوعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُجُودُهُ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ

ابن ابو لیلیٰ سے مروی ہے کہ حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کا رکوع اور سجدے اور رکوع سے سر اُٹھانا اور دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا، سب تقریباً مساوی ہوتے تھے۔

802 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

ابو قلابہ سے مروی ہے کہ حضرت مالک بن حویرث

800- انظر الحديث: 821

801- راجع الحديث: 792

حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، قَالَ: كَانَ مَالِكُ بْنُ الحُوَيْرِثِ يُرِينَا كَيْفَ كَانَ صَلاَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذَاكَ فِي غَيْرِ وَقْتِ صَلاَةٍ، فَقَامَ فَأَمْكَنَ القِيَامَ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَمْكَنَ الرُّكُوعَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَأَنْصَبَ هُنَيَّةً ، قَالَ: فَصَلَّى بِنَا صَلاَةَ شَيْخِنَا هَذَا أَبِي بُرَيْدٍ، وَكَانَ أَبُو بُرَيْدٍ: إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ الآخِرَةِ اسْتَوَى قَاعِدًا، ثُمَّ نَهَضَ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیں نبی کریم ﷺ کی نماز کی کیفیت دکھایا کرتے اور یہ نماز کے مخصوص وقت کے علاوہ ہوتا۔ وہ کھڑے ہوئے تو مکمل قیام کیا۔ پھر رکوع کیا تو مکمل رکوع کیا۔ پھر سر اُٹھایا تو پھر کھڑے رہے۔ ابوقلابہ نے فرمایا کہ انہوں نے ہمیں ہمارے شیخ ابویزید کی طرح نماز پڑھائی اور حضرت ابویزید جب دوسرے سجدے سے سر اُٹھاتے تو سیدھے بیٹھ جاتے اور پھر کھڑے ہوتے۔

128 - بَابٌ: يَهْوِي بِالتَّكْبِيرِ حِينَ يَسْجُدُ

سجدے میں جاتے وقت تکبیر کہتا ہوا جھکے

وَقَالَ نَافِعٌ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَضَعُ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ

نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما گھٹنوں سے پہلے اپنے ہاتھوں کو رکھا کرتے۔

803 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ " كَانَ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ صَلاَةٍ مِنَ المَكْتُوبَةِ، وَغَيْرِهَا فِي رَمَضَانَ وَغَيْرِهِ، فَيُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْكَعُ، ثُمَّ يَقُولُ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، ثُمَّ يَقُولُ: رَبَّنَا وَلَكَ الحَمْدُ قَبْلَ أَنْ يَسْجُدَ، ثُمَّ يَقُولُ: اللهُ أَكْبَرُ حِينَ يَهْوِي سَاجِدًا، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَسْجُدُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ مِنَ الجُلُوسِ فِي الِاثْنَتَيْنِ، وَيَفْعَلُ ذَلِكَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ حَتَّى يَفْرُغَ مِنَ الصَّلاَةِ "، ثُمَّ يَقُولُ حِينَ يَنْصَرِفُ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنِّي لَأَقْرَبُكُمْ شَبَهًا

ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ہر نماز میں تکبیر کہتے خواہ وہ فرض ہوتی یا دوسری اور رمضان کی ہوتی یا دوسری۔ جب کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے جب رکوع کرتے۔ پھر سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتے۔ پھر رَبَّنَا وَلَكَ الحَمْدُ کہتے۔ سجدہ کرنے سے پہلے۔ پھر اَللهُ اَكْبَرُ کہتے جب کہ سجدے کے لیے جھکتے۔ پھر تکبیر کہتے جب سجدے سے سر اُٹھاتے۔ پھر تکبیر کہتے جب دوسرا سجدہ کرتے۔ پھر تکبیر کہتے جب سجدے سے سر اُٹھاتے۔ پھر تکبیر کہتے جب کہ دوسری رکعت کے قعدہ سے اُٹھتے اور ہر رکعت میں یونہی کرتے حتیٰ کہ نماز سے فارغ ہوجاتے۔ پھر فارغ ہونے پر فرماتے، قسم اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، تم میں سے میری نماز رسول اللہ ﷺ کی نماز سے

803- راجع الحدیث: 785' سنن ابو داؤد: 836' سنن نسائی: 1155

بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَتْ هَذِهِ لَصَلَاتَهُ حَتَّى فَارَقَ الدُّنْيَا

804 - قَالَا: وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: "وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ يَقُولُ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الحَمْدُ، يَدْعُو لِرِجَالٍ فَيُسَمِّيهِمْ بِأَسْمَائِهِمْ، فَيَقُولُ: اللَّهُمَّ أَنْجِ الوَلِيدَ بْنَ الوَلِيدِ، وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ، وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ، وَالمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ المُؤْمِنِينَ، اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ، وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ" وَأَهْلُ المَشْرِقِ يَوْمَئِذٍ مِنْ مُضَرَ مُخَالِفُونَ لَهُ

805 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، غَيْرَ مَرَّةٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: سَقَطَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَرَسٍ - وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ: مِنْ فَرَسٍ - فَجُحِشَ شِقُّهُ الأَيْمَنُ، فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ نَعُودُهُ، فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَصَلَّى بِنَا قَاعِدًا وَقَعَدْنَا - وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً: صَلَّيْنَا قُعُودًا - فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ: "إِنَّمَا جُعِلَ الإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا، وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُولُوا: رَبَّنَا وَلَكَ الحَمْدُ، وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا" قَالَ سُفْيَانُ: كَذَا جَاءَ بِهِ مَعْمَرٌ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: لَقَدْ حَفِظَ كَذَا، قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَلَكَ الحَمْدُ حَفِظْتُ مِنْ شِقِّهِ الأَيْمَنِ، فَلَمَّا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَأَنَا عِنْدَهُ،

سب سے زیادہ مشابہت رکھتی ہے آپ کی نماز اسی طرح رہی حتیٰ کہ آپ نے دنیا سے پردہ فرمایا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب سر اُٹھا کر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اور رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہتے تو کچھ لوگوں کے نام لے کر اُن کے لے دعا فرماتے اور کہتے: اے اللہ! ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام، عیاش بن ابو ربیعہ اور کمزور مسلمانوں کو نجات دے۔ اے اللہ! قبیلہ مضر پر اپنی پکڑ سخت فرما اور اُن پر حضرت یوسف کے زمانے جیسی قحط سالی مسلّط فرما اور اہل مشرق اُن دونوں قبیلہ مضر والے تھے جو آپ سے مخالفت رکھتے تھے۔

زہری سے مروی ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ گھوڑے سے نیچے تشریف لے آئے اور کبھی سفیان نے مِن فَرَس کہا تو آپ کے دائیں پہلو میں خراش آگئی۔ ہم عیادت کی غرض سے حاضر خدمت ہوئے تو نماز کا وقت ہوگیا۔ آپ ﷺ نے ہمیں بیٹھ کر نماز پڑھائی اور ہم بھی بیٹھے۔ ایک مرتبہ سفیان نے کہا کہ ہم نے بیٹھ کر نماز پڑھی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: امام اس لیے بنایا گیا ہے کہ اُس کی پیروی کی جائے۔ جب وہ تکبیر کہے تو تکبیر کہو۔ جب سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تو تم رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہو اور جب سجدہ کرے تو سجدہ کرو۔ کیا معمر سے بھی اسی طرح مروی ہے؟ میں (سفیان) نے کہا، ہاں اور مجھے اسی طرح یاد ہے کہ زہری نے وَلَكَ الْحَمْدُ فرمایا اور مجھے یاد ہے کہ شِقِّهٖ

804- راجع الحدیث:803

805- راجع الحدیث:378، صحیح مسلم:920

فَجُحِشَ سَاقُهُ الْأَيْمَنُ

الْأَيْمَنِ فرمایا لیکن جب میں زہری کے پاس سے نکلا تو ابن جریج نے کہا اور میں اُن کے پاس تھا کہ آپ کی داہنی پنڈلی چھل گئی۔

129 - بَابُ فَضْلِ السُّجُودِ

806 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، وَعَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، أَخْبَرَهُمَا: أَنَّ النَّاسَ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ القِيَامَةِ؟ قَالَ: هَلْ تُمَارُونَ فِي القَمَرِ لَيْلَةَ البَدْرِ لَيْسَ دُونَهُ سَحَابٌ قَالُوا: لاَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: فَهَلْ تُمَارُونَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُونَهَا سَحَابٌ قَالُوا: لاَ، قَالَ: " فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ كَذَلِكَ، يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ القِيَامَةِ، فَيَقُولُ: مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْ، فَمِنْهُمْ مَنْ يَتَّبِعُ الشَّمْسَ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَتَّبِعُ القَمَرَ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَتَّبِعُ الطَّوَاغِيتَ، وَتَبْقَى هَذِهِ الأُمَّةُ فِيهَا مُنَافِقُوهَا، فَيَأْتِيهِمُ اللَّهُ فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ، فَيَقُولُونَ هَذَا مَكَانُنَا حَتَّى يَأْتِيَنَا رَبُّنَا، فَإِذَا جَاءَ رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ، فَيَأْتِيهِمُ اللَّهُ فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ، فَيَقُولُونَ: أَنْتَ رَبُّنَا، فَيَدْعُوهُمْ فَيُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ جَهَنَّمَ، فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يَجُوزُ مِنَ الرُّسُلِ بِأُمَّتِهِ، وَلاَ يَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ أَحَدٌ إِلَّا الرُّسُلُ، وَكَلاَمُ الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ: اللَّهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ، وَفِي جَهَنَّمَ كَلاَلِيبُ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ، هَلْ رَأَيْتُمْ شَوْكَ السَّعْدَانِ؟ " قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: " فَإِنَّهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ غَيْرَ أَنَّهُ لاَ يَعْلَمُ قَدْرَ عِظَمِهَا إِلَّا

سجدے کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! کیا ہم روزِ قیامت اپنے رب کو دیکھیں گے؟ فرمایا کہ چودھویں رات کو جب کہ بادل نہ ہوں، کیا تم چاند کے دیکھنے میں شبہ کرتے ہو؟ عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! نہیں۔ فرمایا کہ جب بادل نہ ہوں تو کیا تم سورج کے دیکھنے میں شبہ کرتے ہو؟ عرض کی نہیں۔ فرمایا تو تم اسی طرح دیکھو گے جب کہ قیامت کے دن لوگوں کو جمع کیا جائے گا۔ فرمائے گا کہ جو جس چیز کی عبادت کرتا تھا وہ اُس کے پیچھے ہو جائے۔ اُن میں سے کچھ لوگ سورج کے پیچھے ہو جائیں گے، کچھ چاند کے پیچھے اور کچھ بتوں کے پیچھے ہو جائیں گے اور یہی اُمت باقی رہ جائے گی جس میں اس کے منافق بھی ہوں گے۔ پس اللہ تعالیٰ اُن سے فرمائے گا کہ میں تمہارا رب ہوں۔ وہ عرض کریں گے کہ ہم اسی جگہ پر رہیں گے حتیٰ کہ ہمارا رب آئے، جب ہمارا رب آئے گا تو ہم اُسے پہچان لیں گے۔ پس اللہ تعالیٰ اُن کے پاس آ کر کہے گا کہ میں تمہارا رب ہوں۔ عرض کریں گے کہ واقعی تو ہمارا رب ہے۔ پس اُنہیں بُلائے گا اور جہنم کے اُوپر پل صراط رکھ دیا جائے گا۔ پس پہلا میں ہوں جو اپنی اُمت کو لے کر گزرے گا اور رسولوں کا کلام اُس دن یہی ہو گا کہ اے اللہ! بچا، بچا۔ جہنم میں سعدان کے کانٹوں جیسے آنکڑے ہوں گے۔ کیا تم نے سعدان کے

806- صحیح مسلم: 453,450 سنن نسائی: 1139

اللهُ تَخْطَفُ النَّاسَ بِأَعْمَالِهِمْ، فَمِنْهُمْ مَنْ يُوبَقُ بِعَمَلِهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يُخَرْدَلُ ثُمَّ يَنْجُو، حَتَّى إِذَا أَرَادَ اللهُ رَحْمَةَ مَنْ أَرَادَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، أَمَرَ اللهُ الْمَلَائِكَةَ: أَنْ يُخْرِجُوا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللهَ، فَيُخْرِجُونَهُمْ وَيَعْرِفُونَهُمْ بِآثَارِ السُّجُودِ، وَحَرَّمَ اللهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ أَثَرَ السُّجُودِ، فَيَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ، فَكُلُّ ابْنِ آدَمَ تَأْكُلُهُ النَّارُ إِلَّا أَثَرَ السُّجُودِ، فَيَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ، قَدِ امْتَحَشُوا فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَاءُ الْحَيَاةِ، فَيَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ، ثُمَّ يَفْرُغُ اللهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ وَيَبْقَى رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَهُوَ آخِرُ أَهْلِ النَّارِ دُخُولًا الْجَنَّةَ مُقْبِلٌ بِوَجْهِهِ قِبَلَ النَّارِ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ اصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ، قَدْ قَشَبَنِي رِيحُهَا وَأَحْرَقَنِي ذَكَاؤُهَا، فَيَقُولُ: هَلْ عَسَيْتَ إِنْ فُعِلَ ذَلِكَ بِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَ ذَلِكَ؟ فَيَقُولُ: لَا وَعِزَّتِكَ، فَيُعْطِي اللهَ مَا يَشَاءُ مِنْ عَهْدٍ وَمِيثَاقٍ، فَيَصْرِفُ اللهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ، فَإِذَا أَقْبَلَ بِهِ عَلَى الْجَنَّةِ، رَأَى بَهْجَتَهَا سَكَتَ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَسْكُتَ، ثُمَّ قَالَ: يَا رَبِّ قَدِّمْنِي عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ، فَيَقُولُ اللهُ لَهُ: أَلَيْسَ قَدْ أَعْطَيْتَ الْعُهُودَ وَالْمِيثَاقَ، أَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَ الَّذِي كُنْتَ سَأَلْتَ؟ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ لَا أَكُونُ أَشْقَى خَلْقِكَ، فَيَقُولُ: فَمَا عَسَيْتَ إِنْ أُعْطِيتَ ذَلِكَ أَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَهُ؟ فَيَقُولُ: لَا وَعِزَّتِكَ، لَا أَسْأَلُ غَيْرَ ذَلِكَ، فَيُعْطِي رَبَّهُ مَا شَاءَ مِنْ عَهْدٍ وَمِيثَاقٍ، فَيُقَدِّمُهُ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ، فَإِذَا بَلَغَ بَابَهَا، فَرَأَى زَهْرَتَهَا، وَمَا فِيهَا مِنَ النَّضْرَةِ وَالسُّرُورِ، فَيَسْكُتُ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَسْكُتَ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ أَدْخِلْنِي

کانٹے دیکھے ہیں؟ عرض کی: ہاں۔ پس وہ سعدان کے کانٹوں کی طرح ہوں گے اور وہ کتنے بڑے ہیں، یہ اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ لوگوں کو اُن کے اعمال کے مطابق اُچک لیں گے کوئی اپنے اعمال کے باعث ہلاک ہوگا اور کوئی ریزہ ریزہ۔ پھر نجات پائے گا اور جب اللہ تعالیٰ کسی دوزخی پر رحم فرمانا چاہے گا تو فرشتوں کو حکم دے گا کہ اُسے نکال لو جو اللہ کی عبادت کرتا تھا۔ پس وہ انہیں نکال لیں گے اور سجدوں کی نشانیوں سے انہیں پہچانتے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ نے دوزخ پر حرام کیا ہے کہ سجدے کی نشانی کو کھائے پس وہ جہنم سے نکالے جائیں گے اور شخص کے تمام اعضا کو آگ کھائے گی سوائے سجدوں کی نشانی کے۔ جب وہ جہنم سے نکالے جائیں گے تو کوئلے کی مانند ہوں گے۔ اُن پر آبِ حیات ڈالا جائے گا تو ایسے اُگیں گے جیسے دانہ سیلاب کی جگہ میں اُگتا ہے پھر اللہ تعالیٰ بندوں کے درمیان فیصلہ فرما چکے گا اور جنت و دوزخ کے درمیان ایک شخص باقی رہ جائے گا اور وہ جنت میں داخل ہونے والا آخری دوزخی ہوگا۔ دوزخ کی جانب منہ کر کے کہے گا: اے رب! میرے چہرے کو دوزخ سے پھیر دے کیونکہ اس کی بدبو نے مار دیا اور اس کی تپش نے مجھے جلا دیا۔ فرمائے گا کہ اگر یہ کر دیا جائے تو اس کے علاوہ تو کچھ نہیں مانگے گا؟ عرض کرے گا کہ تیری عزت کی قسم نہیں۔ پس اللہ تعالیٰ جو چاہے عہد و قرار لے گا۔ پس اللہ تعالیٰ اُس کا منہ دوزخ سے پھیر دے گا جب اُس کا منہ جنت کی جانب ہو جائے گا اور اُس کی تازگی و شگفتگی دیکھے گا تو جب تک اللہ چاہے خاموش رہے گا۔ پھر عرض گزار ہوگا: اے رب! مجھے جنت کے دروازے پر پہنچا دے۔ اللہ تعالیٰ اُس سے فرمائے گا: کیا تو نے مجھ سے عہد و قرار

الْجَنَّةَ، فَيَقُولُ اللَّهُ: وَيْحَكَ يَا ابْنَ آدَمَ، مَا أَغْدَرَكَ، أَلَيْسَ قَدْ أَعْطَيْتَ العُهُودَ وَالمِيثَاقَ، أَنْ لاَ تَسْأَلَ غَيْرَ الَّذِي أُعْطِيتَ؟ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ لاَ تَجْعَلْنِي أَشْقَى خَلْقِكَ، فَيَضْحَكُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُ، ثُمَّ يَأْذَنُ لَهُ فِي دُخُولِ الجَنَّةِ، فَيَقُولُ: تَمَنَّ، فَيَتَمَنَّى حَتَّى إِذَا انْقَطَعَ أُمْنِيَّتُهُ، قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: مِنْ كَذَا وَكَذَا، أَقْبَلَ يُذَكِّرُهُ رَبُّهُ، حَتَّى إِذَا انْتَهَتْ بِهِ الأَمَانِيُّ، قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: لَكَ ذَلِكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ " قَالَ أَبُو سَعِيدٍ الخُدْرِيُّ لِأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " قَالَ اللَّهُ: لَكَ ذَلِكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ "، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: لَمْ أَحْفَظْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَوْلَهُ: لَكَ ذَلِكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: إِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ: ذَلِكَ لَكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ

نہیں کیا کہ اُس کے علاوہ نہ مانگوں گا جو تو نے مانگا تھا؟ عرض کرے گا: اے رب! میں تیری مخلوق میں سب سے بدبخت نہیں ہونا چاہتا۔ فرمائے گا: اگر تجھے یہ دے دیا جائے تو اس کے علاوہ کچھ تو نہیں مانگے گا؟ عرض گزار ہوگا کہ تیری عزت کی قسم، اس کے سوا کچھ نہیں مانگوں گا۔ پس اُس کا رب جو چاہے گا عہد و قرار لے کر اُسے جنت کے دروازے پر پہنچا دے گا۔ جب دروازے پر پہنچے گا اور اس کی رونق کو دیکھے گا اور جو اُس میں شادابی اور سامانِ طرب ہے تو جب تک اللہ چاہے خاموش رہ کر کہے گا: اے رب! مجھے جنت میں داخل فرما دے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے آدم کے بیٹے! تجھ پر افسوس ہے، تو کتنا وعدہ خلاف ہے؟ کیا تو نے یہ پختہ اقرار نہ کیا جو کچھ تجھے دیا ہے اس کے علاوہ اور کچھ نہیں مانگے گا؟ عرض گزار ہوگا: اے رب! مجھے اپنی مخلوق میں سب سے بدبخت نہ رکھ۔ پس اس پر اللہ تعالیٰ اپنی شان کے مطابق ہنسے گا۔ پھر اُسے جنت میں داخل ہونے کی اجازت عطا فرمائے گا اور فرمائے گا: آرزو کر۔ وہ آرزو کرے گا حتیٰ کہ اُس کی تمام آرزوئیں پوری ہو جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ یہ بھی اور یہ بھی۔ اُس کا رب اُسے یاد کروائے گا۔ حتیٰ کہ سب آرزوئیں پوری ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تیرے لیے یہ ہے اور اس کے ساتھ اتنا ہی اور حضرت ابوسعید نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تیرے لیے یہ ہے اور اس کا دس گنا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یاد نہیں مگر یہی ارشاد کہ تیرے لیے یہ ہے اور اتنا ہی اور۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے

130 - بَابُ يُبْدِي ضَبْعَيْهِ وَيُجَافِي فِي السُّجُودِ

807 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنِ ابْنِ هُرْمُزَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى يَبْدُوَ بَيَاضُ إِبْطَيْهِ وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ نَحْوَهُ

سجدے میں پہلو کھلے ہوئے اور پیٹ رانوں سے جدا ہو

یحییٰ بن بکیر، بکر بن مضر، جعفر بن ربیعہ، ابن ہرمز، حضرت عبداللہ بن مالک بن بحینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب نماز پڑھتے تو اپنے مبارک ہاتھ اتنے کھلے رکھتے کہ مبارک بغلوں کی سپیدی ظاہر ہو جاتی لیث نے کہا جعفر بن ربیعہ نے بھی مجھ سے اسی طرح حدیث بیان کی۔

131 - بَابُ يَسْتَقْبِلُ بِأَطْرَافِ رِجْلَيْهِ القِبْلَةَ

قَالَهُ أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پیروں کی اُنگلیاں قبلہ رُو رکھنا

اسے ابوحُمید نے نبی کریم ﷺ سے مروی کیا ہے۔

132 - بَابُ إِذَا لَمْ يُتِمَّ السُّجُودَ

808 - حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ، عَنْ وَاصِلٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، رَأَى رَجُلًا لاَ يُتِمُّ رُكُوعَهُ، وَلاَ سُجُودَهُ فَلَمَّا قَضَى صَلاَتَهُ قَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ: مَا صَلَّيْتَ؟ قَالَ: وَأَحْسِبُهُ قَالَ: وَلَوْ مُتَّ مُتَّ عَلَى غَيْرِ سُنَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جب کوئی سجدہ پورا نہ کرے

ابووائل سے مروی ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ رکوع اور سجدے پورے طور پر نہیں کر رہا ہے جب وہ نماز پڑھ چکا تو حضرت حذیفہ نے اُس سے فرمایا: تم نے نماز نہیں پڑھی۔ میرا (ابووائل کا) گمان ہے کہ انہوں نے فرمایا: اگر تم فوت ہوئے تو محمد ﷺ کی سنت پر نہیں مروگے۔

133 - بَابُ السُّجُودِ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ

809 - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ،

سات ہڈیوں پر سجدہ کرنا

قبیصہ، سفیان، عمرو بن دینار، طاؤس سے مروی

-807 راجع الحدیث:390

-808 راجع الحدیث:389

-809 انظر الحدیث:816,815,812,810 صحیح مسلم:1096,1095 سنن ابوداؤد:890,889

عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، " أُمِرَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم أَنْ يَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْضَاءٍ، وَلاَ يَكُفَّ شَعَرًا وَلاَ ثَوْبًا: الْجَبْهَةِ، وَالْيَدَيْنِ، وَالرُّكْبَتَيْنِ، وَالرِّجْلَيْنِ "

ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے حکم دیا ہے کہ سات اعضاء پر سجدہ کیا جائے اور بالوں اور کپڑوں کو نہ سمیٹے یعنی پیشانی، دونوں ہاتھوں، دونوں گھٹنوں اور دونوں پیروں پر۔

810 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أُمِرْنَا أَنْ نَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ، وَلاَ نَكُفَّ ثَوْبًا وَلاَ شَعَرًا

طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ سات ہڈیوں پر سجدہ کریں اور ہم بالوں اور کپڑوں کو نہ سمیٹیں۔

811 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْخَطْمِيِّ، حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ - وَهُوَ غَيْرُ كَذُوبٍ - قَالَ: " كُنَّا نُصَلِّي خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، لَمْ يَحْنِ أَحَدٌ مِنَّا ظَهْرَهُ حَتَّى يَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبْهَتَهُ عَلَى الأَرْضِ "

آدم، اسرائیل، ابواسحاق، عبداللہ بن یزید سے مروی ہے کہ حضرت براء بن عازب نے فرمایا جو غلط بیانی نہیں کرتے تھے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھا کرتے۔ جب آپ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتے تو ہم میں سے کوئی بھی اپنی پیٹھ کو نہ جھکاتا حتیٰ کہ نبی کریم ﷺ اپنی پیشانی مبارک کو زمین پر رکھ دیتے۔

134 - بَابُ السُّجُودِ عَلَى الأَنْفِ

ناک پر سجدہ کرنا

812 - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ عَلَى الْجَبْهَةِ، وَأَشَارَ بِيَدِهِ عَلَى أَنْفِهِ وَالْيَدَيْنِ

معلی بن اسد، وُہیب، عبداللہ بن طاؤس، ان کے والدِ ماجد حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ سات ہڈیوں پر سجدہ کروں یعنی پیشانی اور ہاتھ سے ناک کی طرف اشارہ کیا اور دونوں ہاتھوں اور دونوں گھٹنوں

سنن ترمذی: 273، سنن نسائی: 1114,1112، سنن ابن ماجہ: 1040,838

810- راجع الحديث: 809

811- راجع الحديث: 690

812- راجع الحديث: 809، صحیح مسلم: 1099,1098,1097، سنن نسائی: 1097,1096,1095، سنن ابن ماجہ: 884

وَالرُّكْبَتَيْنِ وَأَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ وَلاَ نَكْفِتَ الثِّيَابَ وَالشَّعَرَ

اور پیروں کی اُنگلیوں پر اور یہ کہ ہم کپڑوں اور بالوں کو نہ سمیٹا کریں۔

135 - بَابُ السُّجُودِ عَلَى الأَنْفِ، وَالسُّجُودِ عَلَى الطِّينِ

کیچڑ میں ناک پر سجدہ کرنا

813 - حَدَّثَنَا مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: انْطَلَقْتُ إِلَى أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ فَقُلْتُ: أَلاَ تَخْرُجُ بِنَا إِلَى النَّخْلِ نَتَحَدَّثُ، فَخَرَجَ فَقَالَ: قُلْتُ: حَدِّثْنِي مَا سَمِعْتَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةِ القَدْرِ، قَالَ: اعْتَكَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ الأُوَلِ مِنْ رَمَضَانَ وَاعْتَكَفْنَا مَعَهُ، فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ، فَقَالَ: إِنَّ الَّذِي تَطْلُبُ أَمَامَكَ، فَاعْتَكَفَ العَشْرَ الأَوْسَطَ، فَاعْتَكَفْنَا مَعَهُ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ: إِنَّ الَّذِي تَطْلُبُ أَمَامَكَ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا صَبِيحَةَ عِشْرِينَ مِنْ رَمَضَانَ فَقَالَ: مَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلْيَرْجِعْ، فَإِنِّي أُرِيتُ لَيْلَةَ القَدْرِ، وَإِنِّي نُسِّيتُهَا، وَإِنَّهَا فِي العَشْرِ الأَوَاخِرِ، فِي وِتْرٍ، وَإِنِّي رَأَيْتُ كَأَنِّي أَسْجُدُ فِي طِينٍ وَمَاءٍ وَكَانَ سَقْفُ المَسْجِدِ جَرِيدَ النَّخْلِ، وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ شَيْئًا، فَجَاءَتْ قَزَعَةٌ، فَأُمْطِرْنَا، فَصَلَّى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ الطِّينِ وَالمَاءِ عَلَى جَبْهَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَرْنَبَتِهِ تَصْدِيقَ رُؤْيَاهُ

ابوسلمہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: کیا آپ فلاں باغ کی طرف نہیں لے چلتے تا کہ باتیں کریں۔ وہ نکلے تو میں نے عرض کی: آپ نے نبی کریم ﷺ سے شب قدر کے بارے میں جو سنا ہو ہمیں بتائیے۔ فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان کے لیے پہلے عشرے میں اعتکاف فرمایا تو آپ ﷺ کے ساتھ ہم نے بھی کیا۔ حضرت جبرئیل حاضر خدمت ہوئے اور عرض کی کہ جس چیز کی آپ کو طلب ہے وہ آگے ہے۔ پس درمیانی عشرے کا اعتکاف فرمایا اور آپ کے ساتھ ہم نے بھی کیا حضرت جبرئیل پھر حاضرِ خدمت ہوئے اور عرض کی: جس کی آپ کو طلب ہے وہ آگے ہے بیسویں رمضان کو نبی کریم ﷺ خطبہ دینے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ جس نے اللہ کے نبی کے ساتھ اعتکاف کیا ہے وہ پھر کرے کیونکہ میں نے شب قدر کو دیکھا لیکن مجھے بھلا دی گئی اور وہ آخری عشرے کی طاق راتوں میں ہے اور میں نے دیکھا کہ گویا کیچڑ اور پانی میں سجدہ کر رہا ہوں اور مسجد کی چھت کھجور کی ٹہنیوں کی تھی اور ہم نے آسمان میں کوئی چیز نہیں دیکھی کہ بادل کا ٹکڑا آیا اور ہم پر بارش برسا گیا۔ پس نبی کریم ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی حتیٰ کہ میں نے کیچڑ اور پانی کا نشان رسول اللہ ﷺ کی پیشانی اقدس پر دیکھا۔ یہ علامت آپ

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: كَانَ الْحُمَيْدِيُّ يَحْتَجُّ بِهَذَا الْحَدِيثِ يَقُولُ: لَا يَمْسَحُ

کے خواب کی تصدیق تھی۔

ابوعبداللہ (امام بخاری) نے فرمایا: حمیدی نے اس حدیث سے دلیل پکڑی کے مسح نہ کرے۔

136 - بَابُ عَقْدِ الثِّيَابِ وَشَدِّهَا، وَمَنْ ضَمَّ إِلَيْهِ ثَوْبَهُ، إِذَا خَافَ أَنْ تَنْكَشِفَ عَوْرَتُهُ

کپڑوں میں گرہ لگانا اور باندھنا جو ستر کھلنے کے خوف سے کپڑے کو لپیٹ لے

814 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: كَانَ النَّاسُ يُصَلُّونَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُمْ عَاقِدُوا أُزْرِهِمْ مِنَ الصِّغَرِ عَلَى رِقَابِهِمْ، فَقِيلَ لِلنِّسَاءِ: لَا تَرْفَعْنَ رُءُوسَكُنَّ حَتَّى يَسْتَوِيَ الرِّجَالُ جُلُوسًا

ابوحازم سے مروی ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: لوگ نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے تو چھوٹی ہونے کے باعث اپنی ازاروں کو اپنی گردنوں میں باندھے رکھتے۔ پس عورتوں سے کہا جاتا کہ تم اپنے سروں کو نہ اُٹھانا حتیٰ کہ مرد سیدھے ہو کر بیٹھ جائیں۔

137 - بَابُ لَا يَكُفُّ شَعَرًا

بالوں کو درست نہ کرنا

815 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: أُمِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ، وَلَا يَكُفَّ ثَوْبَهُ وَلَا شَعَرَهُ

ابوالنعمان، حماد بن زید، عمرو بن دینار، طاؤس سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کو حکم فرمایا گیا تھا کہ سات ہڈیوں پر سجدہ کریں اور اپنے بالوں اور کپڑوں کو نہ سمیٹیں۔

138 - بَابُ لَا يَكُفُّ ثَوْبَهُ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں اپنے کپڑے کو نہ سمیٹے

816 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا، کہا کہ ہم سے ابوعوانہ وضاح نے، عمرو بن دینار سے بیان کیا، انہوں نے طاؤس سے، انہوں نے ابن عباس سے،

-814 راجع الحدیث:632,363

-815 راجع الحدیث:809

-816 راجع الحدیث:816

وَسَلَّمَ قَالَ: أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةٍ، لاَ أَكُفُّ شَعَرًا وَلاَ ثَوْبًا

انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے سات ہڈیوں پر سجدہ کا حکم ہوا ہے کہ نہ بال سمیٹوں اور نہ کپڑے۔

139 - بَابُ التَّسْبِيحِ وَالدُّعَاءِ فِي السُّجُودِ

سجدوں میں تسبیح اور دعا کرنا

817 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْصُورُ بْنُ المُعْتَمِرِ، عَنْ مُسْلِمٍ هُوَ ابْنُ صُبَيْحٍ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: " كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ: سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي" يَتَأَوَّلُ القُرْآنَ

مسدّد، یحییٰ، سفیان، منصور، مسلم، مسروق سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے رکوع اور سجدوں میں اکثر یہ دعا کیا کرتے: اے اللہ ہمارے رب! اور ساتھ اپنی تعریف کے۔ اے اللہ! مجھے بخش دے آپ قرآن مجید کے احکام کی تعمیل کرتے۔

140 - بَابُ المُكْثِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

دونوں سجدوں کے درمیان رُکنا

818 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، أَنَّ مَالِكَ بْنَ الحُوَيْرِثِ، قَالَ لِأَصْحَابِهِ: أَلاَ أُنَبِّئُكُمْ صَلاَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ قَالَ: وَذَاكَ فِي غَيْرِ حِينِ صَلاَةٍ، فَقَامَ، ثُمَّ رَكَعَ فَكَبَّرَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَامَ هُنَيَّةً، ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ هُنَيَّةً، فَصَلَّى صَلاَةَ عَمْرِو بْنِ سَلِمَةَ شَيْخِنَا هَذَا، قَالَ أَيُّوبُ: كَانَ يَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ أَرَهُمْ يَفْعَلُونَهُ كَانَ يَقْعُدُ فِي الثَّالِثَةِ وَالرَّابِعَةِ.

ابوقلابہ سے مروی ہے کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کا حال نہ بتاؤں؟ اور یہ نماز کے مختصر اوقات کے علاوہ کی بات ہے پس وہ کھڑے ہوئے۔ پھر رکوع کیا تو تکبیر کہی۔ پھر سر اٹھایا تو تھوڑی دیر کھڑے رہے۔ پھر سجدہ کیا: پھر تھوڑی دیر سر اٹھائے رکھا۔ پھر سجدہ کیا۔ پھر تھوڑی دیر سر اُٹھائے رکھا۔ انہوں نے ہمارے ان بزرگ حضرت عمرو بن سلمہ کی مانند نماز پڑھی۔ ایوب کا بیان ہے وہ ایک کام ایسا کرتے جو میں نے کسی کو کرتے ہوئے نہیں دیکھا، وہ دوسری اور چوتھی

817- راجع الحدیث:794

818- راجع الحدیث:677

رکعت میں بیٹھا کرتے۔

819 - قَالَ: فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ فَقَالَ: لَوْ رَجَعْتُمْ إِلَى أَهْلِيكُمْ صَلُّوا صَلاَةَ كَذَا، فِي حِينِ كَذَا صَلُّوا صَلاَةَ كَذَا، فِي حِينِ كَذَا، فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلاَةُ فَلْيُؤَذِّنْ أَحَدُكُمْ، وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ

فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو آپ کے پاس ٹھہرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم اپنے گھر والوں کے پاس واپس جاؤ تو فلاں نماز فلاں وقت میں اور فلاں نماز فلاں وقت میں پڑھنا۔ جب نماز کا وقت ہوجائے تو تم میں سے ایک اذان کہے جو بڑا ہو وہ تمہاری امامت کرے۔

820 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنِ الحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ البَرَاءِ، قَالَ: كَانَ سُجُودُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرُكُوعُهُ وَقُعُودُهُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ

محمد بن عبدالرحیم، ابواحمد محمد بن عبداللہ زُبیری، مسعر، حکم، عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ سے مروی ہے کہ حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کے سجدے اور رکوع اور دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا، تقریباً سب مساوی ہوتے۔

821 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنِّي لاَ آلُو أَنْ أُصَلِّيَ بِكُمْ، كَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِنَا - قَالَ ثَابِتٌ: كَانَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ يَصْنَعُ شَيْئًا لَمْ أَرَكُمْ تَصْنَعُونَهُ - "كَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَامَ حَتَّى يَقُولَ القَائِلُ: قَدْ نَسِيَ، وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ حَتَّى يَقُولَ القَائِلُ: قَدْ نَسِيَ"

ثابت سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں اس میں کمی نہیں کروں گا کہ تمہیں ایسی نماز پڑھاؤں جیسے میں نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ ہمیں نماز پڑھاتے۔ ثابت کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک ایک ایسا کام کرتے جو میں نے تمہیں کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ وہ جب رکوع سے سر اُٹھاتے تو کھڑے رہتے حتیٰ کہ خیال ہوتا کہ وہ بھول گئے اور دونوں سجدوں کے درمیان بھی بھولنے کا خیال ہوتا۔

141 - بَابُ لاَ يَفْتَرِشُ ذِرَاعَيْهِ فِي السُّجُودِ

سجدوں میں کلائیوں کو نہ بچھائے

وَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ: سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

ابوحمید نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ سجدہ کرتے تو

-819 راجع الحدیث:677,628

-820 راجع الحدیث:792

-821 راجع الحدیث:800، صحیح مسلم:1060

وَسَلَّمَ، وَوَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَلاَ قَابِضِهِمَا

ہاتھوں کو نہ بچھاتے اور نہ انہیں سمیٹتے۔

822 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اعْتَدِلُوا فِي السُّجُودِ، وَلاَ يَبْسُطْ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْبِسَاطَ الْكَلْبِ

محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا سجدوں میں اعتدال رکھو اور کوئی تم میں سے اپنی کلائیوں کو کتے کی طرح نہ بچھائے۔

142 - بَابُ مَنِ اسْتَوَى قَاعِدًا فِي وِتْرٍ مِنْ صَلاَتِهِ ثُمَّ نَهَضَ

جو نماز کے اندر طاق رکعت میں سیدھا بیٹھے پھر کھڑا ہو

823 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ اللَّيْثِيُّ، أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي، فَإِذَا كَانَ فِي وِتْرٍ مِنْ صَلاَتِهِ لَمْ يَنْهَضْ حَتَّى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا

ہم سے محمد بن صباح نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ ہمیں ہشیم نے خبر دی، انہوں نے کہا ہمیں خالد حذاء نے خبر دی، ابوقلابہ سے، انہوں نے بیان کیا کہ مجھے مالک بن حویرث لیثی رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب طاق رکعت میں ہوتے تو اس وقت تک نہ اٹھتے جب تک کچھ دیر بیٹھ نہ لیتے۔

143 - بَابٌ: كَيْفَ يَعْتَمِدُ عَلَى الأَرْضِ إِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَةِ؟

جب رکعت پڑھ کر کھڑا ہو تو زمین سے کس طرح ٹیک لگائے

824 - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، قَالَ: جَاءَنَا مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ، فَصَلَّى بِنَا فِي مَسْجِدِنَا هَذَا، فَقَالَ: إِنِّي لَأُصَلِّي بِكُمْ وَمَا أُرِيدُ الصَّلاَةَ، وَلَكِنْ أُرِيدُ أَنْ أُرِيَكُمْ كَيْفَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

ابوقلابہ سے مروی ہے کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہماری اس مسجد میں ہمیں نماز پڑھائی فرمایا کہ میں جس طرح تمہیں نماز پڑھا رہا ہوں اور اس سے میرا مقصد صرف یہ ہے کہ میں تمہیں دکھاؤں میں نے رسول اللہ ﷺ کو

822- راجع الحدیث: 241' صحیح مسلم: 1103,1102' سنن ابوداؤد: 897' سنن ترمذی: 276' سنن نسائی: 1109

823- سنن ابوداؤد: 844' سنن ترمذی: 287' سنن نسائی: 1151

824- راجع الحدیث: 677' صحیح مسلم: 1317,1316' سنن ابوداؤد: 1002' سنن نسائی: 1334

وَسَلَّمَ يُصَلِّي، قَالَ أَيُّوبُ: فَقُلْتُ لِأَبِي قِلَابَةَ: وَكَيْفَ كَانَتْ صَلَاتُهُ؟ قَالَ: مِثْلَ صَلَاةِ شَيْخِنَا هَذَا - يَعْنِي عَمْرَو بْنَ سَلِمَةَ - قَالَ أَيُّوبُ: وَكَانَ ذَلِكَ الشَّيْخُ يُتِمُّ التَّكْبِيرَ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ عَنِ السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ جَلَسَ وَاعْتَمَدَ عَلَى الْأَرْضِ، ثُمَّ قَامَ

کس طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ ایوب کا بیان ہے کہ میں نے ابوقلابہ سے کہا۔ اُن کی نماز کیسی تھی؟ فرمایا کہ ہمارے ان بزرگ یعنی حضرت عمرو بن سلمہ جیسی۔ ایوب کا بیان ہے کہ وہ بزرگ پوری تکبیر کہتے اور جب دوسرے سجدے سے سر اُٹھاتے تو بیٹھ جاتے اور زمین پر ٹھہر کر پھر کھڑے ہوتے۔

144 - بَابُ يُكَبِّرُ وَهُوَ يَنْهَضُ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ

دونوں سجدوں سے اُٹھے تو تکبیر کہے

وَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ: يُكَبِّرُ فِي نَهْضَتِهِ

اور حضرت ابن زُبیر اُٹھتے وقت تکبیر کہا کرتے تھے۔

825 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الحَارِثِ، قَالَ: صَلَّى لَنَا أَبُو سَعِيدٍ فَجَهَرَ بِالتَّكْبِيرِ حِينَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ، وَحِينَ سَجَدَ وَحِينَ رَفَعَ وَحِينَ قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ وَقَالَ: هَكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سعید بن حارث سے مروی ہے کہ ہمیں حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز پڑھائی۔ پس جب انہوں نے سجدوں سے سر اٹھایا تو آواز سے تکبیر کہی اور جب سجدہ کیا اور جب اُٹھے اور جب دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یونہی کرتے دیکھا۔

826 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَرِيرٍ، عَنْ مُطَرِّفٍ، قَالَ: صَلَّيْتُ أَنَا وَعِمْرَانُ، صَلَاةً خَلْفَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَكَانَ إِذَا سَجَدَ كَبَّرَ وَإِذَا رَفَعَ كَبَّرَ، وَإِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ، فَلَمَّا سَلَّمَ أَخَذَ عِمْرَانُ بِيَدِي، فَقَالَ: لَقَدْ صَلَّى بِنَا هَذَا صَلَاةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَوْ قَالَ: لَقَدْ ذَكَّرَنِي هَذَا صَلَاةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

حضرت مطرّف سے مروی ہے کہ میں نے اور حضرت عمران بن حُصین نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی انہوں نے جب سجدہ کیا تو تکبیر کہی اور جب سر اُٹھایا تو تکبیر کہی اور جب دو رکعتوں سے اُٹھے تو تکبیر کہی۔ جب سلام پھیر دیا تو حضرت عمران نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: انہوں نے ہمیں یہ نماز محمد ﷺ کی نماز کس طرح پڑھائی ہے یا انہوں نے ہمیں محمد ﷺ کی نماز یاد دِلا دی ہے۔

145 - بَابُ سُنَّةِ

تشہد میں

826- راجع الحدیث: 786,784

الْجُلُوسِ فِي التَّشَهُّدِ

وَكَانَتْ أُمُّ الدَّرْدَاءِ: تَجْلِسُ فِي صَلَاتِهَا جِلْسَةَ الرَّجُلِ وَكَانَتْ فَقِيهَةً

827 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ كَانَ يَرَى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَتَرَبَّعُ فِي الصَّلَاةِ إِذَا جَلَسَ، فَفَعَلْتُهُ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ حَدِيثُ السِّنِّ، فَنَهَانِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، وَقَالَ: إِنَّمَا سُنَّةُ الصَّلَاةِ أَنْ تَنْصِبَ رِجْلَكَ الْيُمْنَى وَتَثْنِيَ الْيُسْرَى. فَقُلْتُ: إِنَّكَ تَفْعَلُ ذَلِكَ، فَقَالَ: إِنَّ رِجْلَيَّ لَا تَحْمِلَانِي

828 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ،

828م - وَحَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، وَيَزِيدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا مَعَ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرْنَا صَلَاةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ: أَنَا كُنْتُ أَحْفَظَكُمْ لِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُهُ إِذَا كَبَّرَ جَعَلَ يَدَيْهِ حِذَاءَ مَنْكِبَيْهِ، وَإِذَا رَكَعَ أَمْكَنَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ، ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهُ، فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ

بیٹھنے کا طریقہ

اور حضرت اُمِ درداء اپنی نماز میں مردوں کی طرح بیٹھتی تھیں اور وہ فقہ جاننے والی تھیں۔

عبداللہ بن مسلمہ، امام مالک، عبدالرحمٰن بن قاسم، عبداللہ بن عبداللہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو نماز میں چار زانو بیٹھے ہوئے دیکھا تو میں نے بھی یونہی کیا اور اُن دِنوں میں کم سن تھا تو حضرت عداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مجھے منع کیا اور فرمایا نماز کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے دائیں پیر کو کھڑا رکھو اور بائیں پیر کو بچھالو۔ میں نے عرض کی کہ آپ تو اُس طرح کرتے ہیں؟ فرمایا کہ میرے پیر میرا بوجھ نہیں اُٹھا پاتے۔

یحییٰ بن بکیر لیث، خالد، سعید، محمد بن عمرو بن صلحلہ، محمد بن عمرو بن عطاء۔

لیث، یزید بن ابو حبیب اور یزید بن محمد، محمد بن عمرو بن حلحلہ، محمد بن عمرو بن عطاء سے مروی ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے چند صحابہ کی خدمت میں حاضر تھے تو نبی کریم ﷺ کی نماز کا ذکر ہوا۔ حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کی نماز آپ سب سے زیادہ یاد ہے میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ جب تکبیر تحریمہ کہتے تو اپنے ہاتھوں کو شانوں تک اٹھاتے اور جب رکوع کرتے تو اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر جماتے پھر پشت مبارک کو جھکا دیتے۔ جب سر اُٹھاتے تو

827- سنن ابو داؤد: 958

828- سنن ابو داؤد: 963,964,965,966' سنن ترمذی: 304,305' سنن نسائی: 1100,1180,1261, 1038' سنن ابن ماجہ: 803,862,1061

اسْتَوَى حَتَّى يَعُودَ كُلُّ فَقَارٍ مَكَانَهُ، فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَلاَ قَابِضِهِمَا، وَاسْتَقْبَلَ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِ رِجْلَيْهِ القِبْلَةَ، فَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَلَسَ عَلَى رِجْلِهِ اليُسْرَى، وَنَصَبَ اليُمْنَى، وَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَةِ الآخِرَةِ قَدَّمَ رِجْلَهُ اليُسْرَى، وَنَصَبَ الأُخْرَى وَقَعَدَ عَلَى مَقْعَدَتِهِ، وَسَمِعَ اللَّيْثُ يَزِيدَ بْنَ أَبِي حَبِيبٍ، وَيَزِيدُ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَلْحَلَةَ، وَابْنُ حَلْحَلَةَ مِنَ ابْنِ عَطَاءٍ، قَالَ أَبُو صَالِحٍ عَنِ اللَّيْثِ: كُلُّ فَقَارٍ، وَقَالَ ابْنُ المُبَارَكِ: عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرٍو حَدَّثَهُ، كُلُّ فَقَارٍ

سیدھے ہو جاتے حتیٰ کہ تمام جوڑ اپنی جگہ پر آ جاتے اور جب سجدہ کرتے تو بازوؤں کو نہ بچھاتے اور نہ سمیٹتے اور پیروں کی اُنگلیوں کے پورے قبلہ رُو کئے رکھتے۔ جب دوسری رکعت پر بیٹھتے تو بائیں پیر پر بیٹھتے اور دایاں پیر کھڑا رکھتے۔ جب آخری رکعت میں بیٹھتے تو بائیں پیر کو آگے کر دیا اور دوسرے پیر کو کھڑا کر لیا اور اپنی نشست گاہ پر بیٹھ گئے۔ اور سنا لیث نے یزید بن ابو حبیب سے اور یزید نے محمد بن حلحلہ نے ابن عطاء سے اور ابو صالح نے لیث کے حوالے سے کہا کہ ہر جوڑ اپنی جگہ پر۔ ابن مبارک، یحییٰ بن ایوب یزید بن ابو حبیب سے محمد بن عمرو بن حلحلہ نے کُلُّ فَقَارٍ بیان کیا۔

146 - بَابُ مَنْ لَمْ يَرَ التَّشَهُّدَ الأَوَّلَ وَاجِبًا

جس کے نزدیک پہلا تشہد واجب نہیں ہے

لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ وَلَمْ يَرْجِعْ

کیونکہ نبی کریم دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہو گئے اور واپس نہ لوٹے۔

829 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ هُرْمُزَ، مَوْلَى بَنِي عَبْدِ المُطَّلِبِ - وَقَالَ مَرَّةً: مَوْلَى رَبِيعَةَ بْنِ الحَارِثِ - أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ بُحَيْنَةَ - وَهُوَ مِنْ أَزْدِ شَنُوءَةَ، وَهُوَ حَلِيفٌ لِبَنِي عَبْدِ مَنَافٍ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمُ الظُّهْرَ، فَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الأُولَيَيْنِ لَمْ يَجْلِسْ، فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ حَتَّى إِذَا قَضَى الصَّلاَةَ وَانْتَظَرَ النَّاسُ

ابو الیمان، شعیب، زہری، عبد الرحمٰن بن ہرمز مولیٰ بنی عبد المطلب مرہ مولیٰ ربیعہ بن حارث سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن بحینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جو قبیلہ ازدشنوہ کے فرد، بنی عبد مناف کے حلیف اور نبی کریم ﷺ کے صحابہ میں سے تھے کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں ظہر کی نماز پڑھائی تو پہلی دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہو گئے اور بیٹھے نہیں تو آپ کے ساتھ لوگ بھی کھڑے ہو گئے۔ حتیٰ کہ جب نماز مکمل ہو گئی اور لوگ سلام پھیرنے کا انتظار کرنے لگے تو آپ نے بیٹھے ہوئے

829- انظر الحدیث: 830، 1224، 1225، 1230، 6670' صحیح مسلم: 1269، 1270، 1271' سنن ابو داؤد: 1034، 1035' سنن ترمذی: 39' سنن نسائی: 1176، 1177، 1221، 1222، 1260' سنن ابن

تَسْلِيمَهُ كَبَّرَ وَهُوَ جَالِسٌ، فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ، ثُمَّ سَلَّمَ

تکبیر کہی اور سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے کیے۔ پھر سلام پھیرا۔

147 - بَابُ التَّشَهُّدِ فِي الأُولَى

پہلے قعدہ میں تشہد

830 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرٌ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ، قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ، فَقَامَ وَعَلَيْهِ جُلُوسٌ، فَلَمَّا كَانَ فِي آخِرِ صَلاَتِهِ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ

قتیبہ، بکر، جعفر بن ربیعہ، اعرج سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مالک بن بحینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی تو بیٹھنے کے وقت آپ کھڑے ہو گئے۔ جب نماز کے آخر میں پہنچے تو بیٹھے ہوئے آپ نے دو سجدے کیے۔

148 - بَابُ التَّشَهُّدِ فِي الآخِرَةِ

آخری رکعت میں تشہد

831 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قُلْنَا: السَّلاَمُ عَلَى جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ السَّلاَمُ عَلَى فُلاَنٍ وَفُلاَنٍ، فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: " إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلاَمُ، فَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ، فَلْيَقُلْ: التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلاَمُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلاَمُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ، فَإِنَّكُمْ إِذَا قُلْتُمُوهَا أَصَابَتْ كُلَّ عَبْدٍ لِلَّهِ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالأَرْضِ، أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ "

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب ہم نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تو کہتے: حضرت جبرئیل اور حضرت میکائیل پر سلام، فلاں فلاں پر سلام۔'' جب رسول اللہ ﷺ نے ہماری طرف توجہ فرمائی تو فرمایا: اللہ تعالیٰ تو خود سلام ہے۔ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو کہے: تمام زبانی، بدنی اور مالی عبادتیں اللہ کے لیے ہیں سلام ہو آپ پر اے نبی! اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔ سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔'' جب تم یوں کہو گے تو یہ سلام اللہ تعالیٰ کے ہر نیک بندے کو پہنچ جائے گا خواہ وہ آسمان میں ہو یا زمین میں۔ اور کہو: ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اُس کے بندے اور رسول ہیں۔''

149 - بَابُ الدُّعَاءِ قَبْلَ السَّلاَمِ

سلام سے پہلے دعا کرنا

830- راجع الحدیث: 829

831- انظر الحدیث: 7381,6328,6265,6230,1202,835' صحیح مسلم: 898' سنن ابوداؤد: 968' سنن نسائی: 1297,1278,1276,1169,1168,1664' سنن ابن ماجہ: 1297

832 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَخْبَرَتْهُ: " أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو فِي الصَّلاَةِ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ القَبْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ المَسِيحِ الدَّجَّالِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ المَحْيَا، وَفِتْنَةِ المَمَاتِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ المَأْثَمِ وَالمَغْرَمِ " فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ: مَا أَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيذُ مِنَ المَغْرَمِ، فَقَالَ: إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَرِمَ، حَدَّثَ فَكَذَبَ، وَوَعَدَ فَأَخْلَفَ

عُروہ بن زُبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں یوں دعا کیا کرتے: "اے اللہ! میں عذاب قبر سے تیری پناہ لیتا ہوں اور مسیح دجال کے فتنے سے تیری پناہ لیتا ہوں اور زندگی اور موت کے فتنے سے تیری پناہ لیتا ہوں۔ اے اللہ! میں خطاؤں اور قرض سے تیری پناہ لیتا ہوں۔" کسی نے عرض کی کہ آپ قرض سے اکثر پناہ مانگتے ہیں؟ فرمایا کہ شخص جب مقروض ہو تو بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے۔ وعدہ کرتا ہے تو خلاف ورزی کرتا ہے۔

833 - وَعَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَعِيذُ فِي صَلاَتِهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ

زہری، عُروہ بن زُبیر، حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سُنا کہ اپنی نماز میں دجال کے فتنے سے پناہ مانگا کرتے۔

834 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الخَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلِّمْنِي دُعَاءً أَدْعُو بِهِ فِي صَلاَتِي، قَالَ: " قُلْ: اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا، وَلاَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ، وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الغَفُورُ الرَّحِيمُ "

قتیبہ بن سعید، لیث، یزید بن ابوحبیب، ابوالخیر، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کی: مجھے ایسی دعا سکھا دیجیے جس کے ذریعے اپنی نماز میں دعا کیا کروں فرمایا کہ یُوں کہا کرو: اے اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے اور گناہوں کو نہیں بخشا مگر تو۔ پس اپنے کرم سے مجھے معاف کر دے اور مجھ پر رحم فرما کیونکہ تو ہی

832- انظر الحدیث:7129,6377,6376,6375,6368,2397,833' صحیح مسلم:1325' سنن ابو داؤد:880' سنن نسائی:1308

833- راجع الحدیث:132

834- انظر الحدیث:7388,6326' صحیح مسلم:6809' سنن ترمذی:3531' سنن نسائی:1301

بخشنے والا مہربان ہے۔

150 - بَابُ مَا يُتَخَيَّرُ مِنَ الدُّعَاءِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ وَلَيْسَ بِوَاجِبٍ

835 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنِ الأَعْمَشِ، حَدَّثَنِي شَقِيقٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: كُنَّا إِذَا كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلاَةِ، قُلْنَا: السَّلاَمُ عَلَى اللَّهِ مِنْ عِبَادِهِ، السَّلاَمُ عَلَى فُلاَنٍ وَفُلاَنٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " لاَ تَقُولُوا السَّلاَمُ عَلَى اللَّهِ، فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلاَمُ، وَلَكِنْ قُولُوا: التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلاَمُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلاَمُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ، فَإِنَّكُمْ إِذَا قُلْتُمْ أَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ فِي السَّمَاءِ أَوْ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ، أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، ثُمَّ يَتَخَيَّرُ مِنَ الدُّعَاءِ أَعْجَبَهُ إِلَيْهِ، فَيَدْعُو "

تشہد کے بعد چاہے جس دعا کو اختیار کرے کوئی ایک واجب نہیں

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز میں ہوتے تو کہا کرتے: اللہ تعالیٰ پر سلام اور اُس کے بندوں سے فلاں فلاں پر۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یُوں نہ کہا کرو کہ اللہ تعالیٰ پر سلام کیونکہ اللہ تعالیٰ تو خود سلام ہے بلکہ یُوں کہا کرو۔ ''تمام زبانی عبادتیں اللہ کے لیے ہیں اور سب بدنی اور مالی بھی۔ سلام ہو آپ پر اے نبی! اور اللہ کی رحمت اور اُس کی برکتیں۔ سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔'' جب یوں کہو گے تو اللہ کے ہر بندے کو سلام پہنچ جائے گا خواہ وہ آسمان میں ہو یا آسمان وزمین کے درمیان۔ اور کہو: ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے بندے اور رسول ہیں۔'' پھر جو دعا چاہے اختیار کرکے اُس کے ذریعے دعا مانگے۔

151 - بَابُ مَنْ لَمْ يَمْسَحْ جَبْهَتَهُ وَأَنْفَهُ حَتَّى صَلَّى

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: رَأَيْتُ الحُمَيْدِيَّ: يَحْتَجُّ بِهَذَا الحَدِيثِ أَنْ لاَ يَمْسَحَ الجَبْهَةَ فِي الصَّلاَةِ

جو اپنی پیشانی اور ناک کو نماز پوری ہونے سے پہلے نہ پونچھے

امام ابوعبداللہ بخاری نے فرمایا کہ میں نے حُمیدی کو دیکھا کہ اِس حدیث سے دلیل دیتے کہ نماز میں پیشانی کو نہ پونچھے۔

836 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ:

مسلم بن ابراہیم، ہشام، یحییٰ، ابوسلمہ سے مروی

835- راجع الحدیث: 831 صحیح مسلم: 898 سنن ابو داؤد: 968 سنن نسائی: 1297,1278,1276,1169, 1168,1164 سنن ابن ماجہ: 899

836- راجع الحدیث: 813,669

حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ الخُدْرِيَّ فَقَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِي المَاءِ وَالطِّينِ، حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ الطِّينِ فِي جَبْهَتِهِ

ہے کہ میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا تو فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پانی اور مٹی میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا حتیٰ کہ مٹی کا نشان میں نے آپ کی پیشانی اقدس پر دیکھا۔

152 - بَابُ التَّسْلِيمِ

سلام پھیرنا

837 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ هِنْدٍ بِنْتِ الحَارِثِ، أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ قَامَ النِّسَاءُ حِينَ يَقْضِي تَسْلِيمَهُ، وَمَكَثَ يَسِيرًا قَبْلَ أَنْ يَقُومَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَأُرَى وَاللَّهُ أَعْلَمُ أَنَّ مُكْثَهُ لِكَيْ يَنْفُذَ النِّسَاءُ قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَهُنَّ مَنِ انْصَرَفَ مِنَ القَوْمِ

موسیٰ بن اسماعیل، ابراہیم بن سعد، زہری، ہند بنت حارث سے مروی ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تو عورتیں کھڑی ہو جاتیں جب کہ آپ سلام پورا کر لیتے اور کھڑے ہونے سے پہلے آپ تھوڑی دیر رُکے رہتے۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ میرا گمان یہی ہے آگے اللہ بہتر جانے کہ آپ کا رُکنا اسی لیے ہوگا کہ عورتیں الگ ہو جائیں، اس سے پہلے کہ جو لوگ نماز سے فارغ ہو چکے ہیں وہ انہیں موجود پائیں۔

153 - بَابُ يُسَلِّمُ حِينَ يُسَلِّمُ الإِمَامُ

سلام اُس وقت پھیرے جب امام سلام پھیرے

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: يَسْتَحِبُّ إِذَا سَلَّمَ الإِمَامُ أَنْ يُسَلِّمَ مَنْ خَلْفَهُ

حضرت ابن عمر اسے مستحب جانتے کہ جب امام سلام پھیرے تو مقتدی بھی سلام پھیر دیں۔

838 - حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْنَا حِينَ سَلَّمَ

حبان بن موسیٰ، عبداللہ، معمر، زہری، محمود بن ربیع سے مروی ہے کہ حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سلام پھیرا جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا۔

154 - بَابُ مَنْ لَمْ يَرُدَّ السَّلاَمَ عَلَى

جو امام کے سلام کا جواب نہ دے اور نماز

-837 سنن ابو داؤد: 1040 'سنن نسائی: 1332 'سنن ابن ماجہ: 932

-838 راجع الحدیث: 424

الإِمَامِ وَاكْتَفَى بِتَسْلِيمِ الصَّلَاةِ

میں سلام کرنے کو کافی سمجھے

839 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ، وَزَعَمَ أَنَّهُ: عَقَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَقَلَ مَجَّةً مَجَّهَا مِنْ دَلْوٍ كَانَ فِي دَارِهِمْ

محمود بن ربیع جنہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اُن کے منہ میں کلی فرمائی، اُس کنوئیں کے پانی سے جو اُن کے گھر میں تھا۔

840 - قَالَ: سَمِعْتُ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ الأَنْصَارِيَّ، ثُمَّ أَحَدَ بَنِي سَالِمٍ، قَالَ: كُنْتُ أُصَلِّي لِقَوْمِي بَنِي سَالِمٍ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: إِنِّي أَنْكَرْتُ بَصَرِي، وَإِنَّ السُّيُولَ تَحُولُ بَيْنِي وَبَيْنَ مَسْجِدِ قَوْمِي، فَلَوَدِدْتُ أَنَّكَ جِئْتَ، فَصَلَّيْتَ فِي بَيْتِي مَكَانًا حَتَّى أَتَّخِذَهُ مَسْجِدًا، فَقَالَ: أَفْعَلُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ . فَغَدَا عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ مَعَهُ بَعْدَ مَا اشْتَدَّ النَّهَارُ، فَاسْتَأْذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَذِنْتُ لَهُ، فَلَمْ يَجْلِسْ حَتَّى قَالَ: أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ؟ . فَأَشَارَ إِلَيْهِ مِنَ المَكَانِ الَّذِي أَحَبَّ أَنْ يُصَلِّيَ فِيهِ، فَقَامَ، فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ، ثُمَّ سَلَّمَ وَسَلَّمْنَا حِينَ سَلَّمَ

اُن سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عتبان بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ، پھر بنی سالم کے ایک شخص سے سُنا۔ فرمایا کہ میں اپنی قوم بنی سالم کو نماز پڑھایا کرتا تھا۔ پس نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی۔ میری بصارت کمزور ہوگئی ہے جب کہ میرے اور میری قوم کی مسجد کے درمیان کئی نالے حائل ہیں۔ میری خواہش ہے کہ آپ تشریف لائیں اور میرے گھر میں کسی جگہ نماز ادا فرمائیں تا کہ میں اُسے سجدہ گاہ بناؤں فرمایا کہ اِنْ شَآءَ اللّٰہ تعالیٰ ایسا کروں گا۔ اگلے دن رسول اللہ ﷺ سے اجازت طلب فرمائی تو میں نے اجازت دے دی آپ تشریف فرما نہیں ہوئے بلکہ فرمایا: تم کس جگہ چاہتے ہو کہ تمہارے گھر میں نماز پڑھوں؟ میں نے ایک جگہ کی طرف اشارہ کر دیا جو پسند تھی کہ اس میں نماز پڑھی جائے۔ آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور آپ کے پیچھے ہم نے صف بنالی۔ پھر سلام پھیرا اور آپ کے ساتھ ہم نے بھی سلام پھیر دیا۔

155 - بَابُ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ

نماز کے بعد ذکر کرنا

841 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

اسحاق بن نصر، عبدالرزاق، ابن جریج، عمرو،

839- راجع الحديث:177

840- راجع الحديث:424

انظر الحديث:842، صحيح مسلم:1318، سنن ابو داؤد:1003

عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو، أَنَّ أَبَا مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، أَخْبَرَهُ: أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَفْعَ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ حِينَ يَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ كَانَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كُنْتُ أَعْلَمُ إِذَا انْصَرَفُوا بِذَلِكَ إِذَا سَمِعْتُهُ

ابو معبد مولیٰ ابن عباس سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اُنہیں بتایا کہ بلند آواز سے ذکر کرنا جب کہ لوگ فرض نماز سے فارغ ہو جاتے تھے یہ نبی کریم ﷺ کے دورِ مبارک میں رائج تھا۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ مجھے لوگوں کے فارغ ہونے (نماز سے) کا اِسی سے معلوم ہو جاتا جب کہ اِس (بلند آواز سے ذکر کرنے) کو سُنتا۔

842 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَمْرٌو، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو مَعْبَدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنْتُ أَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّكْبِيرِ قَالَ عَلِيٌّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، قَالَ: كَانَ أَبُو مَعْبَدٍ أَصْدَقَ مَوَالِي ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ عَلِيٌّ: وَاسْمُهُ نَافِذٌ

علی، سفیان، عمرو، ابو معبد سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نبی کریم ﷺ کی نماز کے مکمل ہو جانے کو تکبیر (کی آواز) سے جان لیا کرتا۔ علی، سفیان، عمرو نے فرمایا کہ حضرت ابن عباس کے موالی میں ابو معبد سب سے سچے تھے۔ علی نے کہا کہ اُن کا نام نافذ ہے۔

843 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ الْفُقَرَاءُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ مِنَ الْأَمْوَالِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلَا، وَالنَّعِيمِ الْمُقِيمِ يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي، وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ، وَلَهُمْ فَضْلٌ مِنْ أَمْوَالٍ يَحُجُّونَ بِهَا، وَيَعْتَمِرُونَ، وَيُجَاهِدُونَ، وَيَتَصَدَّقُونَ، قَالَ: أَلَا أُحَدِّثُكُمْ إِنْ أَخَذْتُمْ أَدْرَكْتُمْ مَنْ سَبَقَكُمْ وَلَمْ يُدْرِكْكُمْ أَحَدٌ بَعْدَكُمْ، وَكُنْتُمْ خَيْرَ مَنْ أَنْتُمْ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِ إِلَّا مَنْ عَمِلَ مِثْلَهُ تُسَبِّحُونَ

ابو صالح سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: چند غریب لوگوں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی: دولت مند اپنے مالوں کے ذریعے بلند درجے اور ہمیشہ کی نعمتیں پا گئے اور وہ نماز پڑھتے ہیں جیسے ہم پڑھتے ہیں اور روزے رکھتے ہیں جیسے ہم رکھتے ہیں لیکن اُنہیں مالی فضیلت حاصل ہے جس سے حج، عمرہ، جہاد اور خیرات کرتے ہیں۔ فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں کہ اُس پر عمل کرو تو آگے بڑھ جانے والوں سے جا ملو اور تمہارے بعد تمہیں کوئی نہ مل سکے اور اپنے ساتھیوں میں تم بہتر ہو جاؤ مگر جو اُسی طرح عمل کرے۔ تم ہر نماز کے

842- راجع الحديث: 841 صحیح مسلم: 1317,1316 سنن ابو داؤد: 1002 سنن نسائی: 1334

843- صحیح مسلم: 1346

وَتَحْمَدُونَ وَتُكَبِّرُونَ خَلْفَ كُلِّ صَلاَةٍ ثَلاَثًا وَثَلاَثِينَ. فَاخْتَلَفْنَا بَيْنَنَا، فَقَالَ بَعْضُنَا: نُسَبِّحُ ثَلاَثًا وَثَلاَثِينَ، وَنَحْمَدُ ثَلاَثًا وَثَلاَثِينَ، وَنُكَبِّرُ أَرْبَعًا وَثَلاَثِينَ. فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ، فَقَالَ: تَقُولُ: سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، حَتَّى يَكُونَ مِنْهُنَّ كُلِّهِنَّ ثَلاَثًا وَثَلاَثِينَ

بعد سُبْحَانَ اللهِ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ انہیں ۳۳، ۳۳ دفعہ کہا کرو۔ پھر ہم میں اختلاف پڑ گیا اور بعض کہنے لگے کہ ہم سُبْحَانَ اللهِ ۳۳ دفعہ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۳۳ دفعہ اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۳۴ دفعہ کہا کریں۔ ہم پھر حاضر خدمت ہوئے تو فرمایا: تم سُبْحَانَ اللهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہا کرو، حتیٰ کہ ان میں سے ہر ایک ۳۳، ۳۳ دفعہ ہو جائے۔

844 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ المَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ وَرَّادٍ، كَاتِبِ المُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: أَمْلَى عَلَيَّ المُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فِي كِتَابٍ إِلَى مُعَاوِيَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلاَةٍ مَكْتُوبَةٍ: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ، لَهُ المُلْكُ، وَلَهُ الحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اللَّهُمَّ لاَ مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلاَ مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلاَ يَنْفَعُ ذَا الجَدِّ مِنْكَ الجَدُّ وَقَالَ شُعْبَةُ: عَنْ عَبْدِ المَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، بِهَذَا، وَعَنِ الحَكَمِ، عَنِ القَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ، عَنْ وَرَّادٍ، بِهَذَا، وَقَالَ الحَسَنُ: "الجَدُّ: غِنًى"

وراد کاتب مغیرہ بن شعبہ سے مروی ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مکتوب میں حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے مجھ سے لکھوایا کہ نبی کریم ﷺ ہر فرض نماز کے بعد یوں کہا کرتے: ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ ایک ہے اُس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اُسی کے لیے سب تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ اے اللہ! جو تُو عطا کرا سے کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روکے اُسے کوئی عطا کرنے والا نہیں اور کسی کا زور اسے تیرے مقابل نفع نہیں دے گا۔'' شعبہ نے عبدالملک سے اسی طرح مروی کی۔ مروی کیا اسے حکم، قاسم بن مخیمرہ نے وراد سے۔ حسن بصری کا قول ہے کہ اَلْجَدُّ سے مراد مالداری ہے۔

156 - بَابُ يَسْتَقْبِلُ الإِمَامُ النَّاسَ إِذَا سَلَّمَ

سلام پھیر کر امام لوگوں کی طرف منہ کر لے

845 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ:

موسیٰ بن اسماعیل، جریر بن حازم، ابورجاء سے

-844 انظر الحدیث: 7292,6615,6473,6330,5975,2408,1477' صحیح مسلم: 1340,1339,1338,1337' سنن ابو داؤد: 1505' سنن نسائی: 1341,1340

-845 انظر الحدیث: 7047,6096,4674,3354,3236,2791,2012,1386,1143' صحیح مسلم: 5896' سنن ترمذی: 2294

حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى صَلَاةً أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ

مروی ہے کہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ جب نماز پڑھ لیتے تو چہرۂ مبارک کو ہماری جانب فرمالیا کرتے تھے۔

846 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، أَنَّهُ قَالَ: صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ عَلَى إِثْرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلَةِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، فَقَالَ: هَلْ تَدْرُونَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ قَالُوا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: "أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ، فَأَمَّا مَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللهِ وَرَحْمَتِهِ، فَذَلِكَ مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ، وَأَمَّا مَنْ قَالَ: بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا، فَذَلِكَ كَافِرٌ بِي وَمُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ"

عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے مروی ہے کہ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حدیبیہ کے مقام پر صبح کی نماز پڑھائی جس کی رات کو بارش ہوئی تھی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا: کیا تمہیں علم ہے کہ تمہارے رب عزّوجل نے کیا فرمایا؟ لوگوں نے عرض کی کہ اللہ اور اُس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ اُس نے فرمایا کہ میرے بندوں نے صبح کی تو کچھ مومن رہے اور کچھ کافر ہو گئے۔ جس نے کہا کہ ہم پر اللہ کے فضل اور اُس کی رحمت سے بارش ہوئی تو وہ مجھ پر ایمان رکھنے والا ہے اور ستاروں کا منکر اور جس نے کہا کہ ہم پر فلاں ستارے نے بارش برسائی اُس نے میرا انکار کیا اور ستاروں پر یقین رکھا۔

847 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُنِيرٍ، سَمِعَ يَزِيدَ بْنَ هَارُونَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: أَخَّرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ ذَاتَ لَيْلَةٍ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ، ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا، فَلَمَّا صَلَّى أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ: إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَرَقَدُوا، وَإِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوا فِي صَلَاةٍ مَا انْتَظَرْتُمُ الصَّلَاةَ

حمید سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ایک شب رسول اللہ ﷺ نے نماز میں آدھی رات تک دیر کردی۔ پھر ہمارے پاس تشریف لائے۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو ہماری جانب متوجہ ہو کر فرمایا: لوگ نماز پڑھ کر سو گئے اور تم اُسی وقت سے نماز میں ہو جب سے نماز کا انتظار کرتے رہے ہو۔

157 - بَابُ مُكْثِ الْإِمَامِ فِي مُصَلَّاهُ بَعْدَ السَّلَامِ

سلام کے بعد امام کا اپنے مصلے پر ٹھہرنا

846- انظر الحدیث: 7503,4147,1038' صحیح مسلم: 288' سنن ابو داؤد: 3906' سنن نسائی: 1524

847- انظر الحدیث: 572

848 - وَقَالَ لَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ: يُصَلِّي فِي مَكَانِهِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ الفَرِيضَةَ وَفَعَلَهُ القَاسِمُ وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَفَعَهُ لاَ يَتَطَوَّعُ الإِمَامُ فِي مَكَانِهِ وَلَمْ يَصِحَّ

اور ہم سے فرمایا آدم، شعبہ، ایوب، نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُسی جگہ بقیہ نماز پڑھتے جہاں فرض پڑھے ہوتے اور ایسا ہی قاسم نے کیا اور حضرت ابو ہریرہ سے جو مرفوعاً نقول ہے کہ امام اُس جگہ پر نوافل نہ پڑھے یہ درست نہیں ہے۔

849 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ هِنْدٍ بِنْتِ الحَارِثِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَلَّمَ يَمْكُثُ فِي مَكَانِهِ يَسِيرًا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَنُرَى وَاللَّهُ أَعْلَمُ لِكَيْ يَنْفُذَ مَنْ يَنْصَرِفُ مِنَ النِّسَاءِ

ہند بنت حارث نے حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب سلام پھیر لیتے تو کچھ دیر اپنی جگہ پر رُک کے رہتے۔ ابن شہاب نے کہا کہ میرے نزدیک تو یہی وجہ ہے آگے اللہ بہتر جانے کہ نماز سے فارغ ہونے والے مردوں سے عورتیں الگ ہو جائیں۔

850 - وَقَالَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ: أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ كَتَبَ إِلَيْهِ، قَالَ: حَدَّثَتْنِي هِنْدُ بِنْتُ الحَارِثِ الفِرَاسِيَّةُ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَكَانَتْ مِنْ صَوَاحِبَاتِهَا - قَالَتْ: كَانَ يُسَلِّمُ، فَيَنْصَرِفُ النِّسَاءُ، فَيَدْخُلْنَ بُيُوتَهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَنْصَرِفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ: عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَتْنِي هِنْدُ الفِرَاسِيَّةُ، وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَتْنِي هِنْدُ الفِرَاسِيَّةُ، وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ: أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ: أَنَّ هِنْدَ بِنْتَ الحَارِثِ القُرَشِيَّةَ أَخْبَرَتْهُ - وَكَانَتْ تَحْتَ مَعْبَدِ بْنِ المِقْدَادِ، وَهُوَ حَلِيفُ بَنِي زُهْرَةَ،

ابن ابو مریم، نافع بن یزید، جعفر بن ربیعہ سے مروی ہے کہ ابن شہاب نے اُن کے لیے لکھا کہ حدیث بیان کی مجھ سے حضرت ہند بنت حارث قرشیہ نے جو نبی کریم ﷺ کی زوجۂ مطہرہ حضرت اُمِ سلمہ کی سہیلیوں میں سے تھیں۔ انہوں نے فرمایا کہ جب آپ سلام پھیرتے تو عورتیں واپس لوٹ آتیں اور اپنے گھروں میں داخل ہو جاتیں اس سے پہلے کہ رسول اللہ ﷺ واپس لوٹتے۔ ابن وہب، یونس، ابن شہاب سے مروی ہے کہ مجھے ہند قراشیہ نے خبر دی۔ عثمان بن عمر، یونس، زہری سے مروی ہے کہ حدیث بیان کی مجھ سے ہند قراشیہ نے زبیدی نے کہا کہ مجھے زہری نے بتایا کہ ہند بنت حارث قرشیہ نے انہیں خبر دی اور وہ معبد بن مقداد کے نکاح میں تھیں جو بنی زہرہ کے حلیف تھے اور وہ نبی کریم ﷺ

848- سنن ابو داؤد: 1006، سنن ابن ماجہ: 1427

849- راجع الحدیث: 837

850- راجع الحدیث: 737

وَكَانَتْ تَدْخُلُ عَلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَقَالَ شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَتْنِي هِنْدُ الْقُرَشِيَّةُ، وَقَالَ ابْنُ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ هِنْدٍ الْفِرَاسِيَّةِ، وَقَالَ اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ، حَدَّثَتْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کی ازواجِ مطہرات کے پاس جایا کرتی تھیں۔ شعیب، زہری سے مروی ہے کہ حدیث بیان کی مجھ سے ہند قریشہ نے۔ ابن ابوعتیق، زہری نے ہند فراشیہ سے روایت کی۔ لیث، یحییٰ بن سعید، ابن شہاب قریش کی ایک عورت نے نبی کریم ﷺ کے حوالے سے حدیث بیان کی۔

158 - بَابُ مَنْ صَلَّى بِالنَّاسِ، فَذَكَرَ حَاجَةً فَتَخَطَّاهُمْ

جو لوگوں کو نماز پڑھائے، پھر حاجت یاد آنے پر لوگوں کے درمیان سے جائے

851 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُونٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُقْبَةَ، قَالَ: صَلَّيْتُ وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ الْعَصْرَ، فَسَلَّمَ، ثُمَّ قَامَ مُسْرِعًا، فَتَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ إِلَى بَعْضِ حُجَرِ نِسَائِهِ، فَفَزِعَ النَّاسُ مِنْ سُرْعَتِهِ، فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ، فَرَأَى أَنَّهُمْ عَجِبُوا مِنْ سُرْعَتِهِ، فَقَالَ: ذَكَرْتُ شَيْئًا مِنْ تِبْرٍ عِنْدَنَا، فَكَرِهْتُ أَنْ يَحْبِسَنِي، فَأَمَرْتُ بِقِسْمَتِهِ

ابن ابوملیکہ سے مروی ہے کہ حضرت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے مدینہ منورہ نبی کریم ﷺ کے پیچھے عصر کی نماز پڑھی۔ آپ نے سلام پھیرا تو جلدی سے کھڑے ہوئے اور لوگوں کی گردنوں کو عبور فرماتے ہوئے اپنی کسی زوجۂ مطہرہ کے حجرے کی جانب تشریف لے گئے۔ لوگوں کو آپ کی سرعت سے تعجب ہوا۔ آپ اُن کے پاس تشریف لائے تو دیکھا کہ وہ آپ کی سرعت پر متعجب ہیں۔ فرمایا کہ مجھے سونے کی ایک چیز یاد آ گئی جو ہمارے پاس تھی۔ میں نے اپنے پاس رکھنا ناپسند کیا اور اُسے تقسیم کرنے کا حکم دے دیا۔

159 - بَابُ الِانْفِتَالِ وَالِانْصِرَافِ عَنِ الْيَمِينِ وَالشِّمَالِ

نماز کے بعد دائیں یا بائیں طرف رخ کرنا

وَكَانَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: يَنْفَتِلُ عَنْ يَمِينِهِ، وَعَنْ يَسَارِهِ، وَيَعِيبُ عَلَى مَنْ يَتَوَخَّى - أَوْ مَنْ يَعْمِدُ - الِانْفِتَالَ عَنْ يَمِينِهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ دائیں اور بائیں طرف رخ پھیر لیا کرتے اور جو دانستہ دائیں طرف پھرنے کی عادت بنائے اُسے ناپسند کرتے۔

852 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا

اسود سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی

-851 انظر الحديث: 6275,1430,1221 سنن نسائی: 1364

-852 صحیح مسلم: 1636 سنن ابو داؤد: 1042 سنن نسائی: 1359 سنن ابن ماجہ: 930

شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنِ الْأَسْوَدِ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: لَا يَجْعَلْ أَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ شَيْئًا مِنْ صَلَاتِهِ يَرَى أَنَّ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ لَا يَنْصَرِفَ إِلَّا عَنْ يَمِينِهِ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيرًا يَنْصَرِفُ عَنْ يَسَارِهِ

اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تم میں سے کوئی اپنی نماز میں سے شیطان کے لیے حصّہ نہ رکھے اور یہ سمجھنے لگے کہ اُس کے لیے دائیں طرف پھرنا لازمی ہے کیونکہ میں نے نبی کریم ﷺ کو بارہا بائیں جانب پھرتے دیکھا۔

160 - بَابُ مَا جَاءَ فِي الثُّومِ النِّيِّ وَالْبَصَلِ وَالْكُرَّاثِ

لہسن، پیاز اور گندنا کے بارے میں احکام

وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَكَلَ الثُّومَ أَوِ الْبَصَلَ مِنَ الْجُوعِ أَوْ غَيْرِهِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس نے بھوک کے سبب یا بغیر بھوک لہسن یا پیاز کو کھایا، وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے۔

853 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي غَزْوَةِ خَيْبَرَ: مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ - يَعْنِي الثُّومَ - فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا

مسدد، یحییٰ، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے غزوۂ خیبر کے دوران فرمایا کہ جو اس درخت یعنی لہسن سے کھائے وہ ہماری مسجد کے نزدیک نہ آئے۔

854 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ - يُرِيدُ الثُّومَ - فَلَا يَغْشَانَا فِي مَسَاجِدِنَا قُلْتُ: مَا يَعْنِي بِهِ؟ قَالَ: مَا أُرَاهُ يَعْنِي إِلَّا نِيئَهُ، وَقَالَ مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، إِلَّا نَتْنَهُ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: عَنِ ابْنِ وَهْبٍ أُتِيَ بِبَدْرٍ - وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ: يَعْنِي طَبَقًا فِيهِ خَضِرَاتٌ - وَلَمْ يَذْكُرِ اللَّيْثُ، وَأَبُو صَفْوَانَ، عَنْ يُونُسَ، قِصَّةَ الْقِدْرِ فَلَا

عبداللہ بن محمد، ابوعاصم، ابن جُریج، عطاء، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے اس درخت میں سے کھایا۔ اس سے مراد لہسن ہے۔ وہ ہم سے ہماری مسجد میں نہ ملے۔ میں نے (عطاء) عرض کی کہ اس کا مطلب کیا ہے۔ فرمایا کہ میرے خیال میں اس کا مطلب کچا لہسن ہے۔ مخلد بن یزید نے ابن جُریج سے مروی کی کہ اس کی بُو مراد ہے۔ احمد بن صالح نے ابن وہب سے مروی کی کہ اُتی بیذر۔ ابن وہب نے کہا کہ طشتری جس میں سبزیاں تھیں جب کہ لیث اور ابوصفوان نے یونس

853- انظر الحدیث: 5522,5521,4218,4217,4215 صحیح مسلم: 1248 سنن ابو داؤد: 3825

854- انظر الحدیث: 7359,5452,855 صحیح مسلم: 1255,1254 سنن ترمذی: 1806 سنن نسائی: 706

أَدْرِي هُوَ مِنْ قَوْلِ الزُّهْرِيِّ أَوْ فِي الحَدِيثِ

کے حوالے سے ہانڈی کے قصے کا ذکر نہیں کیا۔ میں نہیں جانتا کہ یہ زہری کا قول ہے یا حدیث میں ہے۔

855 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، زَعَمَ عَطَاءٌ، أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ زَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " مَنْ أَكَلَ ثُومًا أَوْ بَصَلًا، فَلْيَعْتَزِلْنَا - أَوْ قَالَ: فَلْيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا - وَلْيَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ " وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِقِدْرٍ فِيهِ خَضِرَاتٌ مِنْ بُقُولٍ، فَوَجَدَ لَهَا رِيحًا، فَسَأَلَ فَأُخْبِرَ بِمَا فِيهَا مِنَ البُقُولِ، فَقَالَ: قَرِّبُوهَا إِلَى بَعْضِ أَصْحَابِهِ كَانَ مَعَهُ، فَلَمَّا رَآهُ كَرِهَ أَكْلَهَا، قَالَ: كُلْ فَإِنِّي أُنَاجِي مَنْ لاَ تُنَاجِي

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو لہسن یا پیاز کھائے وہ ہم سے دور رہے، یا ہماری مسجد سے دور رہے اور اپنے گھر میں بیٹھا رہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت بابرکت میں ایک ہانڈی پیش کی گئی جس میں کچھ سبز ترکاریاں تھیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اُس میں سے بُو آئی تو پوچھا۔ اُس میں جو سبزیاں تھیں وہ آپ کو بتا دی گئیں تو فرمایا کہ تم کھالو کیونکہ میں اُن سے سرگوشی کرتا ہوں جن سے تم نہیں کرتے۔

وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: بَعْدَ حَدِيثِ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَهُوَ يُثْبِتُ قَوْلَ يُونُسَ

احمد بن صالح نے حدیث یونس کے بعد فرمایا: وہ ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں اور وہ قول یونس پر ہیں۔

856 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، عَنْ عَبْدِ العَزِيزِ، قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ: مَا سَمِعْتَ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الثُّومِ؟ فَقَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ فَلاَ يَقْرَبْنَا - أَوْ: لاَ يُصَلِّيَنَّ مَعَنَا - "

ابو معمر، عبدالوارث، عبدالعزیز سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ آپ نے لہسن کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا سنا ہے؟ بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو اس درخت سے کھائے وہ ہمارے قریب نہ آئے نہ ہی ہمارے ساتھ نماز پڑھے۔

161 - بَابُ وُضُوءِ الصِّبْيَانِ، وَمَتَى يَجِبُ عَلَيْهِمُ الغُسْلُ وَالطُّهُورُ، وَحُضُورِهِمُ الجَمَاعَةَ وَالعِيدَيْنِ

بچوں کا وضو اور اُن پر غسل، طہارت، جماعت میں حاضر ہونا، عیدین اور جنازے کی نماز کب واجب

855- صحیح مسلم:1253، سنن ابو داؤد:3822

856- انظر الحدیث:5451

وَالجَنَائِزِ، وَصُفُوفِهِمْ

ہوتی ہے اور اُن کی صفیں

857 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنِي غُنْدَرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيَّ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ مَرَّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرٍ مَنْبُوذٍ فَأَمَّهُمْ وَصَفُّوا عَلَيْهِ ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا عَمْرٍو مَنْ حَدَّثَكَ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

سلیمان شیبانی نے شعبی سے مروی کی ہے کہ مجھے اُس شخص نے بتایا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جدا قبر کے پاس سے گزرا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی امامت فرمائی اور انہوں نے صفیں بنائیں۔ میں نے کہا: اے ابوعمرو! آپ کو کس نے بتایا؟ فرمایا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے۔

858 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ

علی بن عبداللہ، سفیان، صفوان بن سُلیم، عطاء بن یسار، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جمعہ کے دن غسل ہر بالغ پر واجب ہے۔

859 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، قَالَ: أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ لَيْلَةً، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا كَانَ فِي بَعْضِ اللَّيْلِ، قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأَ مِنْ شَنٍّ مُعَلَّقٍ وُضُوءًا خَفِيفًا - يُخَفِّفُهُ عَمْرٌو وَيُقَلِّلُهُ جِدًّا - ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي، فَقُمْتُ، فَتَوَضَّأْتُ نَحْوًا مِمَّا تَوَضَّأَ، ثُمَّ جِئْتُ، فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ، فَحَوَّلَنِي، فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ، ثُمَّ صَلَّى مَا شَاءَ اللهُ، ثُمَّ اضْطَجَعَ، فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ، فَأَتَاهُ الْمُنَادِي يَأْذَنُهُ بِالصَّلَاةِ، فَقَامَ مَعَهُ إِلَى الصَّلَاةِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ کے پاس رات گزاری۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی سو گئے۔ جب کچھ رات باقی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور ایک لٹکے ہوئے مشکیزے سے ہلکا سا وضو فرمایا۔ عمرو اسے بالکل ہلکا اور قلیل بتاتے۔ پھر نماز پڑھنے کھڑے ہوئے تو میں بھی کھڑا ہوا اور جس طرح آپ نے کیا تھا اسی طرح وضو کیا۔ پھر آ کر آپ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا۔ آپ نے پھر آ کر مجھے اپنے داہنی طرف کر لیا۔ پھر نماز پڑھی جتنی اللہ نے چاہی۔ پھر لیٹے اور سو گئے حتیٰ کہ خراٹے لیے۔ پس نماز کی اطلاع دینے مؤذن حاضر ہوا تو اُس کے ساتھ

857- صحیح مسلم: 2208, 2209, 2210، سنن ابوداؤد: 3196، سنن ترمذی: 1037، سنن نسائی: 2022,2023، سنن ابن ماجہ: 1530

858- صحیح مسلم: 1954، سنن ابوداؤد: 341، سنن نسائی: 1376، سنن ابن ماجہ: 1089

859- راجع الحدیث: 117,138

فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ قُلْنَا لِعَمْرٍو: إِنَّ نَاسًا يَقُولُونَ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَامُ عَيْنُهُ وَلاَ يَنَامُ قَلْبُهُ قَالَ عَمْرٌو: سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ: "إِنَّ رُؤْيَا الأَنْبِيَاءِ وَحْيٌ ثُمَّ قَرَأَ: (إِنِّي أَرَى فِي المَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ) (الصافات:102)"

نماز کے لیے کھڑے ہوگئے۔ نماز پڑھائی اور وضو نہیں فرمایا۔ ہم نے عمرو سے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی آنکھیں سوتی تھیں اور دل نہیں سوتا تھا عمرو نے فرمایا کہ میں نے عُبید بن عُمیر کو فرماتے ہوئے سُنا کہ انبیاء کا خواب وحی ہوتا ہے پھر تلاوت کی: ترجمہ کنز الایمان: میں نے خواب دیکھا میں تجھے ذبح کرتا ہوں (پارہ ۲۳، الصافات: ۱۰۲)

860 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ جَدَّتَهُ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَتْهُ، فَأَكَلَ مِنْهُ فَقَالَ: قُومُوا فَلِأُصَلِّيَ بِكُمْ. فَقُمْتُ إِلَى حَصِيرٍ لَنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُولِ مَا لَبِثَ، فَنَضَحْتُهُ بِمَاءٍ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاليَتِيمُ مَعِي وَالعَجُوزُ مِنْ وَرَائِنَا، فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میری دادی جان حضرت مُلیکہ نے رسول اللہ ﷺ کو کھانے کی دعوت دی جو آپ کے لیے تیار کیا گیا تھا۔ آپ نے اُس میں سے تناول فرمایا پھر ارشاد ہوا کہ کھڑے ہو جاؤ تاکہ میں تمہیں نماز پڑھاؤں۔ میں اپنی ایک چٹائی کی جانب گیا جو زیادہ استعمال کے سبب سیاہ پڑ گئی تھی تو میں نے اُس پر پانی چھڑک دیا۔ پس رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوگئے اور ایک یتیم میرے ساتھ تھا اور بوڑھی اماں ہمارے پیچھے تھیں۔ آپ نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں۔

861 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ قَالَ: أَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلَى حِمَارٍ أَتَانٍ، وَأَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الِاحْتِلاَمَ، وَرَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يُصَلِّي بِالنَّاسِ بِمِنًى إِلَى غَيْرِ جِدَارٍ، فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ، فَنَزَلْتُ وَأَرْسَلْتُ الأَتَانَ تَرْتَعُ، وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ فَلَمْ يُنْكِرْ ذَلِكَ عَلَيَّ أَحَدٌ

عُبید اللہ بن عبداللہ بن عُتبہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں گدھی پر سوار ہو کر آیا اور اُن دنوں میں بالغ ہونے کے قریب تھا۔ رسول اللہ ﷺ اُس وقت منیٰ میں دیوار کی آڑ کے بغیر نماز پڑھا رہے تھے۔ میں بعض صفوں کے آگے سے گزرا، اُترا اور گدھی کو چرنے کے لیے چھوڑ دیا اور صف میں شامل ہو گیا لیکن کوئی ایک بھی اس پر معترض نہ ہوا۔

-860 راجع الحدیث: 380' صحیح مسلم: 1497' سنن ابو داؤد: 612' سنن ترمذی: 234' سنن نسائی: 800

-861 راجع الحدیث: 76

862 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ، قَالَتْ: أَعْتَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَيَّاشٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: أَعْتَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي العِشَاءِ حَتَّى نَادَاهُ عُمَرُ: قَدْ نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الأَرْضِ يُصَلِّي هَذِهِ الصَّلاَةَ غَيْرُكُمْ ، وَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ يَوْمَئِذٍ يُصَلِّي غَيْرَ أَهْلِ المَدِينَةِ

ابوالیمان، شعیب، زہری، عُروہ بن زُبیر سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے تاخیر کردی۔ عیاش، عبدالاعلیٰ، معمر، زہری، عُروہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے عشاء کی نماز میں تاخیر کردی حتیٰ کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پکارا: عورتیں اور بچے سو گئے۔ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لے گئے اور فرمایا: اہل زمین میں سے تمہارے علاوہ کوئی ایک بھی ایسا نہیں جو اس نماز کو پڑھتا ہو۔ راہل مدینہ کے سوا کوئی ایک بھی اُن دنوں نماز نہیں پڑھتا تھا۔

863 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَابِسٍ، سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَهُ رَجُلٌ: شَهِدْتَ الخُرُوجَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَلَوْلاَ مَكَانِي مِنْهُ مَا شَهِدْتُهُ - يَعْنِي مِنْ صِغَرِهِ - أَتَى العَلَمَ الَّذِي عِنْدَ دَارِ كَثِيرِ بْنِ الصَّلْتِ ثُمَّ خَطَبَ، ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ فَوَعَظَهُنَّ، وَذَكَّرَهُنَّ، وَأَمَرَهُنَّ أَنْ يَتَصَدَّقْنَ، فَجَعَلَتِ المَرْأَةُ تُهْوِي بِيَدِهَا إِلَى حَلْقِهَا، تُلْقِي فِي ثَوْبِ بِلاَلٍ، ثُمَّ أَتَى هُوَ وَبِلاَلٌ البَيْتَ

عبدالرحمٰن بن عابس سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا جب اُن سے ایک شخص نے کہا: کیا آپ نبی کریم ﷺ کے ساتھ عیدگاہ میں گئے؟ فرمایا، ہاں اور آپ ﷺ سے میری اگر قرابت داری نہ ہوتی تو کم سنی کے سبب نہ جا سکتا، اُس جھنڈے تک جو کثیر بن صلت کے مکان کے قریب تھا۔ پھر آپ نے خطبہ دیا۔ پھر عورتیں حاضر ہوئیں تو انہیں پند ونصیحت فرمائی اور انہیں صدقہ کرنے کا حکم فرمایا۔ پس ہر عورت اپنا ہاتھ زیور کی طرف بڑھانے لگی اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کپڑے میں ڈال دیتی۔ پھر آپ اور حضرت بلال گھر آ گئے۔

162 - بَابُ خُرُوجِ النِّسَاءِ إِلَى المَسَاجِدِ بِاللَّيْلِ وَالغَلَسِ

عورتوں کا رات اور تاریکی میں مسجدوں کی طرف جانا

862- راجع الحدیث: 566، سنن نسائی: 534

863- راجع الحدیث: 98، سنن ابوداؤد: 1146، سنن نسائی: 1585

864 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: أَعْتَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالعَتَمَةِ، حَتَّى نَادَاهُ عُمَرُ. نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا يَنْتَظِرُهَا أَحَدٌ غَيْرُكُمْ مِنْ أَهْلِ الأَرْضِ وَلاَ يُصَلَّى يَوْمَئِذٍ إِلَّا بِالْمَدِينَةِ، وَكَانُوا يُصَلُّونَ العَتَمَةَ فِيمَا بَيْنَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ الأَوَّلِ

عروہ بن زبیر سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے عشاء کی نماز میں تاخیر کر دی، حتیٰ کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پکارا: عورتیں اور بچے سو گئے۔ پس نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: اہل زمین میں سے تمہارے سوا کوئی ایک بھی اس کا منتظر نہیں اور ان دنوں کوئی نماز نہیں پڑھتا تھا مگر اہل مدینہ منورہ اور وہ عشاء کی نماز کو شفق کے غائب ہونے سے ابتدائی تہائی شب تک پڑھتے تھے۔

865 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ حَنْظَلَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا اسْتَأْذَنَكُمْ نِسَاؤُكُمْ بِاللَّيْلِ إِلَى المَسْجِدِ، فَأْذَنُوا لَهُنَّ تَابَعَهُ شُعْبَةُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے مروی کی ہے کہ تمہاری عورتیں جب رات کے وقت تم سے مسجد کی جانب جانے کی اجازت مانگیں تو انہیں اجازت دے دیا کرو۔ متابعت کی اس کی شعبہ، اعمش، مجاہد، حضرت ابن عمر نے نبی کریم ﷺ سے مروی کی۔

163 - بَابُ انْتِظَارِ النَّاسِ قِيَامَ الإِمَامِ العَالِمِ

عالم امام کا قیام نماز کے لئے لوگوں کا انتظار کرنا

866 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَتْنِي هِنْدُ بِنْتُ الحَارِثِ، أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَخْبَرَتْهَا: أَنَّ النِّسَاءَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ إِذَا سَلَّمْنَ مِنَ المَكْتُوبَةِ، قُمْنَ وَثَبَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ صَلَّى مِنَ الرِّجَالِ مَا شَاءَ اللَّهُ، فَإِذَا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَامَ

عبداللہ ابن محمد، عثمان بن عمر، یونس، زہری، ہند بنت حارث کو نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ کے دور مبارک میں جب فرض نماز کا سلام پھیر دیا جاتا تو عورتیں کھڑی ہو جاتیں۔ رسول اللہ ﷺ ٹھہرے رہتے اور وہ بھی جو مردوں میں سے نماز پڑھ لیتے، جب تک اللہ چاہتا۔ جب رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوتے تو مرد بھی کھڑے ہو جاتے۔

864- رجع الحدیث: 862

866- رجع الحدیث: 837

الرِّجَالُ

867 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُصَلِّي الصُّبْحَ، فَيَنْصَرِفُ النِّسَاءُ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ، مَا يُعْرَفْنَ مِنَ الغَلَسِ

عبداللہ بن مسلمہ، امام مالک، عبداللہ بن یوسف، امام مالک، یحیٰی بن سعید، عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: بے شک جب رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز پڑھا لیتے تو عورتیں اپنی چادروں میں لپٹی ہوئی واپس لوٹتیں اور تاریکی کے سبب وہ پہچانی نہ جاتی تھیں۔

868 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِينٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، أَخْبَرَنَا الأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ الأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي لَأَقُومُ إِلَى الصَّلاَةِ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُطَوِّلَ فِيهَا، فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ، فَأَتَجَوَّزُ فِي صَلاَتِي كَرَاهِيَةَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمِّهِ

محمد بن مسکین، بشیر بن بکر، اوزاعی، یحیٰی بن ابوکثیر، عبداللہ بن ابوقتادہ انصاری نے اپنے والدِ ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب میں نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہوں اور ارادہ کرتا ہوں کہ اُسے طویل کروں۔ پھر کسی بچے کے رونے کی آواز سُنتا ہوں تو اپنی نماز میں تخفیف کر دیتا ہوں یہ ناپسند کرتے ہوئے کہ اُس کی ماں کو دشواری پہنچاؤں۔

869 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَوْ أَدْرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحْدَثَ النِّسَاءُ لَمَنَعَهُنَّ كَمَا مُنِعَتْ نِسَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ قُلْتُ لِعَمْرَةَ: أَوَمُنِعْنَ؟ قَالَتْ: نَعَمْ

عمرہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: اگر رسول اللہ ﷺ دیکھ لیتے جو بعد میں عورتوں نے کیا تو اُنہیں مسجدوں سے ممانعت کر دی جاتی جیسے بنی اسرائیل کی عورتوں کو ممانعت کر دی گئی تھی۔ میں (یحیٰی) نے عمرہ سے کہا: کیا وہ منع کی گئی تھیں فرمایا، ہاں۔

164 - بَابُ صَلاَةِ النِّسَاءِ خَلْفَ الرِّجَالِ

عورتوں کا مردوں کے پیچھے نماز پڑھنا

867- راجع الحدیث:372' صحیح مسلم:1457' سنن ابوداؤد:423' سنن ترمذی:153' سنن نسائی:542

868- راجع الحدیث:707

869- صحیح مسلم:998' سنن ابوداؤد:569

870 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ هِنْدٍ بِنْتِ الحَارِثِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ قَامَ النِّسَاءُ حِينَ يَقْضِي تَسْلِيمَهُ، وَيَمْكُثُ هُوَ فِي مَقَامِهِ يَسِيرًا قَبْلَ أَنْ يَقُومَ، قَالَ: نَرَى - وَاللَّهُ أَعْلَمُ - أَنَّ ذَلِكَ كَانَ لِكَيْ يَنْصَرِفَ النِّسَاءُ، قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَهُنَّ أَحَدٌ مِنَ الرِّجَالِ

یحییٰ بن قزعہ، ابراہیم بن سعد، زُہری، ہند بنت حارث سے مروی ہے کہ حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب سلام پھیر دیتے تو عورتیں کھڑی ہو جاتیں جب کہ سلام مکمل ہو جاتا اور آپ ﷺ کھڑے ہونے سے قبل کچھ دیر اپنی جگہ پر رُکے رہتے۔ فرمایا (زہری نے) کہ ہمارا تو یہی گمان ہے آگے اللہ بہتر جانے کہ عورتیں واپس لوٹ جائیں، اس سے پہلے کہ مرد اُن سے آملیں۔

871 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ أُمِّ سُلَيْمٍ، فَقُمْتُ وَيَتِيمٌ خَلْفَهُ وَأُمُّ سُلَيْمٍ خَلْفَنَا

ابو نعیم، ابن عیینہ، اسحاق، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت اُمِ سُلیم کے گھر میں نماز ادا فرمائی تو میں اور ایک یتیم آپ کے پیچھے کھڑے ہوئے اور حضرت اُمِ سلیم ہمارے پیچھے تھیں۔

165 - بَابُ سُرْعَةِ انْصِرَافِ النِّسَاءِ مِنَ الصُّبْحِ وَقِلَّةِ مَقَامِهِنَّ فِي المَسْجِدِ

صبح کی نماز سے عورتوں کا جلد واپس لوٹنا اور اُن کا مسجد میں کم ٹھہرنا

872 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ القَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الصُّبْحَ بِغَلَسٍ، فَيَنْصَرِفْنَ نِسَاءُ المُؤْمِنِينَ لاَ يُعْرَفْنَ مِنَ الغَلَسِ - أَوْ لاَ يَعْرِفُ بَعْضُهُنَّ بَعْضًا -

یحییٰ بن موسیٰ، سعید بن منصور، فُلیح، عبدالرحمٰن بن قاسم، ان کے والدِ ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھ لیتے تو مسلمانوں کی عورتیں واپس لوٹ جاتیں اور تاریکی کے سبب پہچانی نہ جاتیں یا اُن میں سے ایک دوسری کو پہچان نہ پاتی۔

166 - بَابُ اسْتِئْذَانِ المَرْأَةِ زَوْجَهَا بِالخُرُوجِ إِلَى المَسْجِدِ

عورت کا اپنے شوہر سے مسجد میں جانے کی اجازت مانگنا

870- راجع الحدیث:837

871- راجع الحدیث:380 سنن نسائی:868

872- راجع الحدیث:372

873 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنَتِ امْرَأَةُ أَحَدِكُمْ فَلاَ يَمْنَعْهَا

مسدد، یزید بن زریع، معمر، زہری، سالم بن عبداللہ، ان کے والد ماجد سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کی بیوی اجازت مانگے (مسجد میں جانے کی) تو اُسے نہ روکو۔

167 - بَابُ صَلاَةِ النِّسَاءِ خَلْفَ الرِّجَالِ

مردوں کے پیچھے عورتوں کی نماز کا بیان

874 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ إِسْحَاقَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ أُمِّ سُلَيْمٍ، فَقُمْتُ وَيَتِيمٌ خَلْفَهُ وَأُمُّ سُلَيْمٍ خَلْفَنَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (میری ماں) ام سلیم کے گھر میں نماز پڑھائی۔ میں اور یتیم مل کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑے ہوئے اور ام سلیم رضی اللہ عنہا ہمارے پیچھے تھیں۔

875 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ هِنْدَ بِنْتِ الحَارِثِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ، قَامَ النِّسَاءُ حِينَ يَقْضِي تَسْلِيمَهُ، وَهُوَ يَمْكُثُ فِي مَقَامِهِ يَسِيرًا قَبْلَ أَنْ يَقُومَ. قَالَتْ: نُرَى وَاللَّهُ أَعْلَمُ أَنَّ ذَلِكَ كَانَ لِكَيْ يَنْصَرِفَ النِّسَاءُ، قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَهُنَّ الرِّجَالُ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ جب سلام پھیرتے تو عورتیں جانے کے لئے کھڑی ہوجاتیں اور آپ ﷺ کھڑے ہونے سے پہلے تھوڑی دیر ٹھہرے رہتے۔ انہوں نے کہا: ہم یہ سمجھتے ہیں آگے اللہ جانے یہ آپ ﷺ اس لئے کرتے تاکہ عورتیں مردوں سے پہلے نکل جائیں۔

☆☆☆☆☆

873- راجع الحدیث:865

874- راجع الحدیث:870

875- راجع الحدیث:871

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

11 - كِتَابُ الْجُمُعَةِ

جمعہ کا بیان

1 - بَابُ فَرْضِ الْجُمُعَةِ

جمعہ کا فرض ہونا

لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى: (إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ) (الجمعة: 9)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ترجمہ کنز الایمان: جب نماز کی اذان ہو جمعہ کے دن تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانو۔ (پ ۲۸، الجمعہ: ۹)

876 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ هُرْمُزَ الْأَعْرَجَ، مَوْلَى رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ، حَدَّثَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، بَيْدَ أَنَّهُمْ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا، ثُمَّ هَذَا يَوْمُهُمُ الَّذِي فُرِضَ عَلَيْهِمْ، فَاخْتَلَفُوا فِيهِ، فَهَدَانَا اللّٰهُ، فَالنَّاسُ لَنَا فِيهِ تَبَعٌ الْيَهُودُ غَدًا، وَالنَّصَارَى بَعْدَ غَدٍ

ابو الیمان، شعیب، ابو الزناد، عبد الرحمٰن بن ہرمز الاعرج مولیٰ ربیعہ بن حارث، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ ہم آخری ہیں قیامت میں سب سے پہلے ہیں، بس انہیں ہم سے پہلے کتاب دی گئی۔ پھر یہی دن ہے جس میں ان پر فرض کیا گیا لیکن انہوں نے اس میں اختلاف کیا تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کی ہدایت فرمائی۔ لوگ اس میں ہم سے پیچھے ہیں یہودی کل کی جانب اور نصاریٰ پرسوں کی جانب چلے گئے۔

2 - بَابُ فَضْلِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَهَلْ عَلَى الصَّبِيِّ شُهُودُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، أَوْ عَلَى النِّسَاءِ

جمعہ کے دن غسل کرنے کی فضیلت اور کیا بچے بھی جمعہ میں حاضر ہوں اور عورتیں بھی؟

877 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ، فَلْيَغْتَسِلْ

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی جمعہ کی نماز کے لیے آئے تو غسل کر لے۔

876- راجع الحدیث: 876

877- انظر الحدیث: 919,894، سنن نسائی: 1375

فائدہ: جمعہ ج اور م کے پیش سے، جُمع سے بنا، بمعنی مجتمع ہونا، اکٹھا ہونا۔ چونکہ اس دن میں تمام مخلوقات وجود میں مجتمع ہوئی کہ تکمیلِ خلق اسی دن ہوئی، نیز حضرت آدم علیہ السلام کی مٹی اس دن ہی جمع ہوئی، نیز اس دن میں لوگ نماز جمعہ جمع ہوکر ادا کرتے ہیں ان وجوہ سے اسے جمعہ کہتے ہیں۔ اسلام سے پہلے اہل عرب اسے عروبہ کہتے تھے۔ چنانچہ ان کے ہاں ہفتہ کے دنوں کے نام حسب ذیل تھے: اوّل، اَہْوَن، جُبار، دبار، مونس، عروبہ، شیاء۔ (اشعہ) نماز جمعہ فرض ہے، شعار اسلام میں سے ہے، اس کی فرضیت کا منکر کافر ہے مگر اس کی فرضیت کے لئے کچھ شرائط ہیں۔ چنانچہ یہ نماز مسلمان، مرد، عاقل، بالغ، آزاد، تندرست، شہری پر فرض ہے اس کی ادا کے لیئے جماعت، آزاد جگہ، شہر اور خطبہ شرط ہیں۔ نہ گاؤں والوں پر جمعہ فرض ہے اور نہ گاؤں میں جمعہ ادا ہو۔ اس کے مکمل دلائل ہمارے "فتاویٰ نعیمیہ" میں دیکھو۔

(مراۃ المناجیح ج۲ ص ۵۸۴)

878 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، بَيْنَمَا هُوَ قَائِمٌ فِي الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَادَاهُ عُمَرُ: أَيَّةُ سَاعَةٍ هَذِهِ؟ قَالَ: إِنِّي شُغِلْتُ، فَلَمْ أَنْقَلِبْ إِلَى أَهْلِي حَتَّى سَمِعْتُ التَّأْذِينَ، فَلَمْ أَزِدْ أَنْ تَوَضَّأْتُ، فَقَالَ: وَالْوُضُوءُ أَيْضًا، وَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ بِالْغُسْلِ

سالم بن عبداللہ بن عمر نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جمعہ کے دن کھڑے ہوکر خطبہ دے رہے تھے تو نبی کریم ﷺ کے صحابہ میں سے ایک صحابی آئے جو اوّلین مہاجرین میں سے تھے۔ پس حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پکارا: یہ آنے کا کون سا وقت ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں ایک کام میں لگ گیا تھا اور اپنے گھر والوں کے پاس بھی نہ جاسکا کہ اذان کی آواز سُنی لہٰذا وضو کے علاوہ کچھ نہ کرسکا۔ فرمایا کہ صرف وضو حالانکہ آپ کو علم ہے کہ رسول اللہ ﷺ غسل کا حکم فرمایا کرتے۔

879 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، صفوان بن سُلیم، عطاء بن یسار حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ پر واجب ہے۔

3 - بَابُ الطِّيبِ لِلْجُمُعَةِ

جمعہ کے لیے خوشبو لگانا

878- انظر الحديث:882، راجع الحديث:877

879- راجع الحديث:858,857

880 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ سُلَيْمٍ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ: أَشْهَدُ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ، وَأَنْ يَسْتَنَّ، وَأَنْ يَمَسَّ طِيبًا إِنْ وَجَدَ قَالَ عَمْرٌو: أَمَّا الْغُسْلُ، فَأَشْهَدُ أَنَّهُ وَاجِبٌ، وَأَمَّا الِاسْتِنَانُ وَالطِّيبُ، فَاللَّهُ أَعْلَمُ أَوَاجِبٌ هُوَ أَمْ لَا، وَلَكِنْ هَكَذَا فِي الْحَدِيثِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: هُوَ أَخُو مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، وَلَمْ يُسَمَّ أَبُو بَكْرٍ هَذَا رَوَاهُ عَنْهُ بُكَيْرُ بْنُ الْأَشَجِّ، وَسَعِيدُ بْنُ أَبِي هِلَالٍ وَعِدَّةٌ، وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ يُكْنَى بِأَبِي بَكْرٍ، وَأَبِي عَبْدِ اللَّهِ

علی، حَرَمی بن عمارہ، شعبہ، ابوبکر بن المنکدر، عمرو بن سُلیم انصاری نے فرمایا کہ میں حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر گواہی دیتا ہوں اور انہوں نے فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ پر گواہی دیتا ہوں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ پر واجب ہے اور مسواک کرنا اور خوشبو لگانا جب کہ مہیا ہو۔ عمرو نے فرمایا کہ غسل کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ واجب ہے لیکن مسواک کرنا اور خوشبو لگانا تو اللہ کو بہتر علم ہے کہ یہ واجب ہیں یا نہیں لیکن حدیث میں یونہی ہے۔ امام ابو عبداللہ بخاری نے فرمایا کہ یہ محمد بن المنکدر کے بھائی ہیں اور ابوبکر کا نام کا علم نہیں ہوسکا۔ یہ مروی کی اُن سے بُکیر بن الاشج اور سعید بن ابو بلال اور بہت سے حضرات نے اور محمد بن المنکدر کی کنیت ابوبکر اور عبداللہ ہے۔

4- بَابُ فَضْلِ الْجُمُعَةِ

جمعہ کی فضیلت

881 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ سُمَيٍّ، مَوْلَى أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ، فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ، فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ، فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا أَقْرَنَ، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ، فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ، فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً، فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، سُمی مولیٰ ابوبکر بن عبدالرحمٰن ابوصالح سمان، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو جمعہ کے دن غسلِ جنابت کرکے پھر جائے (جمعہ کے لیے) گویا اُس نے اُونٹ کی قربانی دی اور جو دوسری گھڑی میں گیا تو گویا اُس نے گائے کی قربانی دی اور جو تیسری گھڑی میں گیا تو گویا اُس نے سینگوں والے دنبے کی قربانی دی اور جو چوتھی گھڑی میں گیا تو گویا اُس نے مرغی راہِ خدا میں دی اور جو پانچویں گھڑی میں گیا تو گویا اُس نے انڈا راہِ خدا میں دیا۔ جب امام (خطبہ کے لیے) آجائے تو فرشتے بھی حاضر ہوجاتے اور وعظ سُنتے ہیں۔

880- راجع الحدیث: 858 صحیح مسلم: 1957 سنن ابوداؤد: 344 سنن نسائی: 1382،1374

881- صحیح مسلم: 1961 سنن ابوداؤد: 351 سنن ترمذی: 499 سنن نسائی: 1387

5- بَابٌ

882 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى هُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، بَيْنَمَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لِمَ تَحْتَبِسُونَ عَنِ الصَّلَاةِ؟ فَقَالَ الرَّجُلُ: مَا هُوَ إِلَّا أَنْ سَمِعْتُ النِّدَاءَ تَوَضَّأْتُ، فَقَالَ: أَلَمْ تَسْمَعُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا رَاحَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ

جمعہ کے دن غسل کرنا

ابونُعیم، شیبان، یحییٰ بن ابوکثیر، ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے جب کہ ایک شخص آیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آپ نماز سے کیوں تاخیر کرتے ہیں؟ اُس شخص نے کہا: میں یہی کر سکا کہ اذان سنتے ہی وضو کیا۔ فرمایا کہ کیا آپ نے نہیں سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو تم میں سے جمعہ کی نماز کے لیے جائے تو غسل کرلے۔

6- بَابُ الدُّهْنِ لِلْجُمُعَةِ

883 - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنِ ابْنِ وَدِيعَةَ، عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَيَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ، وَيَدَّهِنُ مِنْ دُهْنِهِ، أَوْ يَمَسُّ مِنْ طِيبِ بَيْتِهِ، ثُمَّ يَخْرُجُ فَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ، ثُمَّ يُصَلِّي مَا كُتِبَ لَهُ، ثُمَّ يُنْصِتُ إِذَا تَكَلَّمَ الْإِمَامُ، إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى

جمعہ کے لیے تیل لگانا

آدم، ابن ذئب، سعید مقبری، ان کے والد ماجد، ابن ودیعہ، حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور مقدور پھر طہارت کرے اور اپنا تیل لگائے اور اپنے گھر سے خوشبو لگائے پھر جمعہ کے لیے نکلے اور دو آدمیوں کے درمیان حائل نہ ہو۔ پھر نماز پڑھے جو اُس کے لیے لکھ دی گئی ہے۔ پھر جب امام خطبہ دے تو خاموش رہے۔ اُس کے اِس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

884 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ طَاوُسٌ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: ذَكَرُوا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اغْتَسِلُوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْسِلُوا رُءُوسَكُمْ،

طاؤس سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں عرض کی: لوگوں کا کہنا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جمعہ کے دن غسل کرو اور اپنے سروں کو دھویا کرو چاہے تم جنابت

882- راجع الحديث: 878

883- انظر الحديث: 910، راجع الحديث: 882

884- انظر الحديث: 885

وَإِنْ لَمْ تَكُونُوا جُنُبًا وَأَصِيبُوا مِنَ الطِّيبِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَمَّا الْغُسْلُ فَنَعَمْ. وَأَمَّا الطِّيبُ فَلاَ أَدْرِي

سے نہ ہو اور خوشبو لگایا کرو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ غسل کا تو یہی حکم ہے لیکن خوشبو کے بارے میں مجھے علم نہیں۔

885 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ، قَالَ: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ ذَكَرَ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ. فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: أَيَمَسُّ طِيبًا أَوْ دُهْنًا إِنْ كَانَ عِنْدَ أَهْلِهِ، فَقَالَ: لاَ أَعْلَمُهُ

ابراہیم بن موسیٰ، ہشام، ابن جریج، ابراہیم بن میسرہ، طاؤس سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جمعہ کے دن غسل کے بارے میں نبی کریم ﷺ کا ارشاد بیان کیا۔ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں عرض کی: کیا خوشبو یا تیل لگائے جب کہ اُس کے گھر والوں کے پاس ہو؟ فرمایا کہ مجھے اس کا معلوم نہیں۔

7 - بَابُ يَلْبَسُ أَحْسَنَ مَا يَجِدُ

عمدہ لباس پہنے جو میسر آئے

886 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، رَأَى حُلَّةً سِيَرَاءَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوِ اشْتَرَيْتَ هَذِهِ، فَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِلْوَفْدِ إِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لاَ خَلاَقَ لَهُ فِي الآخِرَةِ ثُمَّ جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا حُلَلٌ، فَأَعْطَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، مِنْهَا حُلَّةً، فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَسَوْتَنِيهَا وَقَدْ قُلْتَ فِي حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَا قُلْتَ؛ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي لَمْ أَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا فَكَسَاهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَخًا لَهُ بِمَكَّةَ مُشْرِكًا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد کے دروازے کے پاس ایک ریشمی حُلّہ دیکھا۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! کاش! آپ اُسے خرید فرمالیں اور جمعہ کے دن زیب تن فرمائیں اور وفود کی آمد کے وقت۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اِسے (ریشم کو) وہی پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصّہ نہ ہو۔ پھر رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں اُن میں سے حُلّے آئے تو آپ نے اُن میں سے ایک حُلّہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عطا فرمایا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ یہ مجھے پہناتے ہیں جب کہ حلّۂ عطارد کے بارے میں آپ نے یہ فرمایا تھا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے یہ تمہیں پہننے کی غرض سے نہیں دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

885- راجع الحدیث: 884، صحیح مسلم: 1959,1958

886- صحیح مسلم: 5368، سنن ابو داؤد: 1076، سنن نسائی: 1381

اسے مکہ مکرمہ میں اپنے مشرک بھائی کے لیے بھیج دیا۔

8 - بَابُ السِّوَاكِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن مسواک کرنا

وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَسْتَنُّ

حضرت ابوسعید نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ مسواک کرے۔

887 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْلاَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي أَوْ عَلَى النَّاسِ لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ صَلاَةٍ

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میں اپنی اُمت کے لیے دشوار نہ جانتا یا اگر میں لوگوں پر دشوار شمار نہ کرتا تو میں انہیں ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

888 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ الحَبْحَابِ، حَدَّثَنَا أَنَسٌ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَكْثَرْتُ عَلَيْكُمْ فِي السِّوَاكِ

ابومعمر، عبدالوارث، شعیب بن حجاب، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے مسواک کے بارے میں تمہیں کافی کچھ بتا دیا ہے۔

889 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، وَحُصَيْنٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوصُ فَاهُ

محمد بن کثیر، سفیان، منصور اور حصین، ابووائل سے مروی ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ جب رات کو بیدار ہوتے تو مسواک سے اپنے منہ کو صاف فرمالیا کرتے۔

9 - بَابُ مَنْ تَسَوَّكَ بِسِوَاكِ غَيْرِهِ

جو دوسرے کی مسواک استعمال کرے

890 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلاَلٍ، قَالَ: قَالَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَمَعَهُ سِوَاكٌ يَسْتَنُّ

اسماعیل، سلیمان بن بلال، ہشام بن عروہ ان کے والدِ ماجد سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر حاضر ہوئے اور اُن کے پاس زیرِ استعمال مسواک تھی۔ رسول

887- راجع الحدیث: 571

888- صحیح مسلم: 1953، سنن ابو داؤد: 340، سنن نسائی: 6

889- راجع الحدیث: 245

890- انظر الحدیث: 1389,3100,3774,4438,4446,4449,4450,4451,5217,6510

بِهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ لَهُ: أَعْطِنِي هَذَا السِّوَاكَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ، فَأَعْطَانِيهِ فَقَصَمْتُهُ ثُمَّ مَضَغْتُهُ فَأَعْطَيْتُهُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَنَّ بِهِ وَهُوَ مُسْتَسْنِدٌ إِلَى صَدْرِي

اللہ ﷺ نے اُس کو دیکھ کر فرمایا: اے عبدالرحمٰن یہ مجھے دے دو۔ انہوں نے مجھے دے دی تو میں نے اُسے توڑا اور چبا کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کر دی آپ ﷺ نے اسے استعمال کیا جب کہ میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔

10- بَابُ مَا يُقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن فجر کی نماز میں کیا پڑھا جائے؟

891 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ هُوَ ابْنُ هُرْمُزَ الْأَعْرَجُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْجُمُعَةِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ الم تَنْزِيلُ السَّجْدَةَ وَهَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ حِينٌ مِنَ الدَّهْرِ

عبدالرحمٰن بن ہرمز سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ جمعہ کے دن فجر کی نماز میں سورۂ الم تنزیل اور سورۂ هَلْ أَتَىٰ عَلَى الْإِنْسَانِ تلاوت فرماتے۔

11- بَابُ الْجُمُعَةِ فِي الْقُرَى وَالْمُدُنِ

گاؤں اور شہروں میں جمعہ پڑھنا

892 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ الضُّبَعِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ أَوَّلَ جُمُعَةٍ جُمِّعَتْ بَعْدَ جُمُعَةٍ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي مَسْجِدِ عَبْدِ الْقَيْسِ بِجُوَاثَى مِنَ الْبَحْرَيْنِ

محمد بن مثنیٰ، ابوعامر عقدی، ابراہیم بن طہمان: ابوجمرہ ضبعی سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: پہلا جمعہ جو رسول اللہ ﷺ کی مسجد کے علاوہ پڑھا گیا وہ بحرین کے جواثی نامی مقام پر مسجد عبدالقیس میں پڑھا گیا تھا۔

893 - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: تم میں سے ہر ایک نگران ہے۔ میں (یونس) اُن دنوں اُن کے

891- انظر الحدیث: 1068' صحیح مسلم: 2032,2031' سنن نسائی: 954' سنن ابن ماجہ: 823

892- انظر الحدیث: 4371' سنن ابوداؤد: 1068

893- انظر الحدیث: 7138,5200,5188,2751,2558,2554,2409' صحیح مسلم: 4704

اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: كُلُّكُمْ رَاعٍ وَزَادَ اللَّيْثُ، قَالَ يُونُسُ: كَتَبَ رُزَيْقُ بْنُ حُكَيْمٍ إِلَى ابْنِ شِهَابٍ، وَأَنَا مَعَهُ يَوْمَئِذٍ بِوَادِي القُرَى: هَلْ تَرَى أَنْ أُجَمِّعَ وَرُزَيْقٌ عَامِلٌ عَلَى أَرْضٍ يَعْمَلُهَا، وَفِيهَا جَمَاعَةٌ مِنَ السُّودَانِ وَغَيْرِهِمْ؟ - وَرُزَيْقٌ يَوْمَئِذٍ عَلَى أَيْلَةَ - فَكَتَبَ ابْنُ شِهَابٍ، وَأَنَا أَسْمَعُ: يَأْمُرُهُ أَنْ يُجَمِّعَ، يُخْبِرُهُ أَنَّ سَالِمًا حَدَّثَهُ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: كُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، الإِمَامُ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي أَهْلِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا وَمَسْئُولَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا، وَالخَادِمُ رَاعٍ فِي مَالِ سَيِّدِهِ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ قَالَ: - وَحَسِبْتُ أَنْ قَدْ قَالَ - وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي مَالِ أَبِيهِ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ

ساتھ وادی القریٰ میں تھا کہ رُزیق بن حکیم نے ابن شہاب کے لیے لکھا کہ آپ کیا کہتے ہیں کہ کیا میں یہاں جمعہ قائم کروں اور رُزیق وہاں زمین کاشت کرواتے تھے اور اُن میں حبشی وغیرہ بھی تھے اور رُزیق اُن دنوں ایلہ میں تھے۔ پس ابن شہاب نے لکھا اور میں سُن رہا تھا کہ انہیں جمعہ قائم کرنے کا حکم دے رہے تھے اور انہیں بتایا کہ سالم، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اُس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ امام نگران ہے اور اس سے اپنی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ مرد اپنے گھر بار کا نگران ہے اور اس سے اپنی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ عورت اپنے خاوند کے گھر کی نگران ہے اور اس سے اپنی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ نوکر اپنے آقا کے مال کا نگران ہے اور اس سے اپنی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا اور میرے خیال میں یہ بھی فرمایا کہ آدمی اپنے باپ کے مال کا نگران ہے اور اس سے اپنی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا اور ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اُس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

12 - بَابُ هَلْ عَلَى مَنْ لَمْ يَشْهَدِ الجُمُعَةَ غُسْلٌ مِنَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ وَغَيْرِهِمْ؟

کیا جو عورتیں اور بچے وغیرہ جمعہ نہ پڑھیں اُن پر غسل ہے؟

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: إِنَّمَا الغُسْلُ عَلَى مَنْ تَجِبُ عَلَيْهِ الجُمُعَةُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ غسل اسی پر ہے جس پر جمعہ واجب ہے۔

894 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا

ابو الیمان، شعیب، زہری، سالم بن عبداللہ،

894- راجع الحدیث:877

شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ جَاءَ مِنْكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا: جو تم میں سے جمعہ کی نماز کے لیے آئے وہ غسل کر لے۔

895 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ

عبداللہ بن مسلمہ، امام مالک، صفوان بن سلیم، عطاء بن یسار، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن ہر بالغ پر غسل کرنا واجب ہے۔

896 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "نَحْنُ الآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَأُوتِينَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ، فَهَذَا الْيَوْمُ الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيهِ، فَهَدَانَا اللَّهُ فَغَدًا لِلْيَهُودِ وَبَعْدَ غَدٍ لِلنَّصَارَى فَسَكَتَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم آخری ہیں اور قیامت کے دن سب سے پہلے ہوں گے۔ بات بس یہ ہے کہ انہیں ہم سے پہلے کتاب دی گئی اور ہمیں اُن کے بعد دی گئی۔ پس یہ دن (جمعہ) جس میں انہوں نے اختلاف کیا تو اللہ نے اس کی ہمیں ہدایت فرمائی۔ پس یہود کے لیے کل اور نصاریٰ کے لیے پرسوں ہے۔

897 - ثُمَّ قَالَ: حَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ، أَنْ يَغْتَسِلَ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ يَوْمًا يَغْسِلُ فِيهِ رَأْسَهُ وَجَسَدَهُ

پھر خاموش رہ کر فرمایا: ہر مسلمان کے لیے لازم ہے کہ سات دنوں میں سے ایک دن تو اپنے سر اور جسم کو دھوئے۔

898 - رَوَاهُ أَبَانُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِلَّهِ تَعَالَى عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ حَقٌّ، أَنْ يَغْتَسِلَ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ يَوْمًا

ابان بن صالح، مجاہد، طاؤس، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا ہر مسلمان پر حق ہے کہ سات دنوں میں سے ایک دن تو غسل کرے۔

895- صحیح مسلم:1954' سنن ابو داؤد:341' سنن نسائی:1376' سنن ابن ماجہ:1089

896- صحیح مسلم:1976,1960' سنن نسائی:1366

897- انظر الحدیث:3487,898

898- راجع الحدیث:897

13- باب

899 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ائْذَنُوا لِلنِّسَاءِ بِاللَّيْلِ إِلَى الْمَسَاجِدِ

900 - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَتِ امْرَأَةٌ لِعُمَرَ تَشْهَدُ صَلَاةَ الصُّبْحِ وَالْعِشَاءِ فِي الْجَمَاعَةِ فِي الْمَسْجِدِ، فَقِيلَ لَهَا: لِمَ تَخْرُجِينَ وَقَدْ تَعْلَمِينَ أَنَّ عُمَرَ يَكْرَهُ ذَلِكَ وَيَغَارُ؟ قَالَتْ: وَمَا يَمْنَعُهُ أَنْ يَنْهَانِي؟ قَالَ: يَمْنَعُهُ قَوْلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللَّهِ مَسَاجِدَ اللَّهِ

باب

عبداللہ بن محمد، شبابہ، ورقاء، عمرو بن دینار، مجاہد، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: عورتوں کو رات کے وقت مسجد میں جانے کی اجازت دے دیا کرو۔

یوسف بن موسیٰ، ابو اُسامہ، عُبید اللہ بن عمر، نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک اہلیہ محترمہ مسجد میں جماعت کے کے لیے صبح اور عشاء کی نماز میں حاضر ہوتیں اُن سے کہا گیا کہ آپ یہ علم رکھتے ہوئے کیوں باہر نکلتی ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اِسے ناپسند کرتے ہیں اور غیرت کھاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مجھے روکنے سے سے انہیں کیا رکاوٹ ہے؟ کہا کہ رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد روکتا ہے کہ اللہ کی بندیوں کو اللہ کی مسجدوں سے نہ روکا کرو۔

14- بَابُ الرُّخْصَةِ إِنْ لَمْ يَحْضُرِ الْجُمُعَةَ فِي الْمَطَرِ

901 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ، صَاحِبُ الزِّيَادِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ ابْنُ عَمِّ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، قَالَ: ابْنُ عَبَّاسٍ لِمُؤَذِّنِهِ فِي يَوْمٍ مَطِيرٍ: إِذَا قُلْتَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، فَلَا تَقُلْ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، قُلْ: صَلُّوا فِي بُيُوتِكُمْ،

بارش کے سبب جمعہ میں حاضر نہ ہونے کی اجازت

مسدّد، اسماعیل، عبدالحمید صاحب الزیادی، محمد بن سیرین کے چچازاد بھائی عبداللہ بن حارث سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بارش کے دن اپنے مؤذن سے فرمایا کہ جب تم أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ کہہ لو تو حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ نہ کہنا بلکہ صَلُّوا فِي بُيُوتِكُمْ کہنا۔ لوگوں نے اِس پر متعجب ہوئے تو

899- راجع الحدیث: 865، صحیح مسلم: 992,991، سنن ابو داؤد: 568، سنن ترمذی: 570

900- انظر الحدیث: 865

901- راجع الحدیث: 616,610

فَكَأَنَّ النَّاسَ اسْتَنْكَرُوا، قَالَ: فَعَلَهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي، إِنَّ الْجُمُعَةَ عَزْمَةٌ وَإِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أُحْرِجَكُمْ فَتَمْشُونَ فِي الطِّينِ وَالدَّحْضِ

فرمایا: ایسا اس ہستی نے کیا جو مجھ سے بہتر تھے۔ بے شک جمعہ لازمی ہے لیکن میں نے پسند نہ کیا کہ تمہیں باہر نکالوں تو کیچڑ اور پھسلن میں چلو۔

15 - بَابُ مِنْ أَيْنَ تُؤْتَى الْجُمُعَةُ، وَعَلَى مَنْ تَجِبُ

جمعہ کے لیے کہاں سے آئے اور کن پر واجب ہے؟

لِقَوْلِ اللَّهِ جَلَّ وَعَزَّ: (إِذَا نُودِيَ لِلصَّلاَةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ) (الجمعة: 9) وَقَالَ عَطَاءٌ: إِذَا كُنْتَ فِي قَرْيَةٍ جَامِعَةٍ فَنُودِيَ بِالصَّلاَةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، فَحَقٌّ عَلَيْكَ أَنْ تَشْهَدَهَا سَمِعْتَ النِّدَاءَ أَوْ لَمْ تَسْمَعْهُ وَكَانَ أَنَسٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي قَصْرِهِ أَحْيَانًا يُجَمِّعُ وَأَحْيَانًا لاَ يُجَمِّعُ وَهُوَ بِالزَّاوِيَةِ عَلَى فَرْسَخَيْنِ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب تمہیں جمعہ کے دن نماز کے لیے بلایا جائے (۶۲:۹)۔ عطاء نے فرمایا کہ جب تم بڑے گاؤں میں ہو اور جمعہ کے دن جمعہ کی اذان کہی جائے تو تمہارے لیے حاضر ہونا لازمی ہے خواہ تم نے اذان سُنی ہو یا نہ سُنی ہو اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کبھی اپنے مکان میں نماز جمعہ پڑھتے اور کبھی جمعہ کی نماز نہ پڑھتے اور وہ شہر سے ایک جانب دو فرسخ کے فاصلے پر تھا۔

902 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الحَارِثِ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ: أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، حَدَّثَهُ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: كَانَ النَّاسُ يَنْتَابُونَ يَوْمَ الجُمُعَةِ مِنْ مَنَازِلِهِمْ وَالعَوَالِي، فَيَأْتُونَ فِي الغُبَارِ يُصِيبُهُمُ الغُبَارُ وَالعَرَقُ، فَيَخْرُجُ مِنْهُمُ العَرَقُ، فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْسَانٌ مِنْهُمْ وَهُوَ عِنْدِي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ أَنَّكُمْ تَطَهَّرْتُمْ لِيَوْمِكُمْ هَذَا

احمد بن صالح، عبداللہ بن وہب، عمرو بن حارث، عُبید اللہ بن جعفر محمد جعفر بن زُبیر، عُروہ بن زُبیر سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: لوگ اپنے گھروں اور عوالی سے جمعہ کی نماز کے لیے باری باری آتے۔ وہ گرد و غبار میں سے آتے۔ وہ گرد آلو اور پسینے میں شرابور ہو جاتے کیونکہ اُن کے جسموں سے پسینہ نکلتا۔ ایک شخص اُن میں سے رسول اللہ ﷺ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا جب کہ آپ میرے پاس تھے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کاش! آج تو تم صفائی ستھرائی اختیار کرتے۔

16 - بَابُ وَقْتُ الْجُمُعَةِ

جب سورج ڈھل جائے تو

902- صحیح مسلم: 1955، سنن ابو داؤد: 1078

إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ

وَكَذَلِكَ يُرْوَى عَنْ عُمَرَ، وَعَلِيٍّ، وَالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، وَعَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

903 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: أَنَّهُ سَأَلَ عَمْرَةَ عَنِ الغُسْلِ يَوْمَ الجُمُعَةِ، فَقَالَتْ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: "كَانَ النَّاسُ مَهَنَةَ أَنْفُسِهِمْ، وَكَانُوا إِذَا رَاحُوا إِلَى الجُمُعَةِ، رَاحُوا فِي هَيْئَتِهِمْ فَقِيلَ لَهُمْ: لَوِ اغْتَسَلْتُمْ"

904 - حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ، قَالَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الجُمُعَةَ حِينَ تَمِيلُ الشَّمْسُ

905 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كُنَّا نُبَكِّرُ بِالْجُمُعَةِ وَنَقِيلُ بَعْدَ الجُمُعَةِ

جمعہ کا وقت ہو گیا

اور حضرت عمر، حضرت علی، حضرت نعمان بن بشیر اور حضرت عمرو بن حریث سے ایسا ہی منقول ہے۔

یحییٰ بن سعید نے عمرہ سے جمعہ کے دن کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: لوگ اپنے کاموں میں مشغول رہتے اور جب وہ جمعہ کی نماز کے لیے آتے تو اُسی حالت میں اُٹھ کر آ جاتے لہٰذا اُن سے کہا گیا کہ کاش! تم غسل کر لیتے۔

سُریج بن نعمان، فُلَیح بن سلیمان، عثمان بن عبدالرحمٰن بن عثمان تیمی، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کی نماز پڑھا کرتے جب سورج ڈھل جاتا۔

عبدان، عبداللہ، حُمید سے مروی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم صبح کے وقت جمعہ کی نماز کے لیے چلے جاتے اور جمعہ کی نماز کے بعد قیلولہ کرتے۔

17 - بَابُ إِذَا اشْتَدَّ الحَرُّ يَوْمَ الجُمُعَةِ

جب جمعہ کے دن سخت گرمی ہو

906 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ المُقَدَّمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَلْدَةَ هُوَ خَالِدُ بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَدَّ البَرْدُ بَكَّرَ بِالصَّلاَةِ، وَإِذَا اشْتَدَّ الحَرُّ أَبْرَدَ

محمد بن ابوبکر مقدمی، حرمی بن عمارہ، ابوخلدہ خالد بن دینار سے مروی ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا۔ جب شدید سردی ہوتی تو نبی کریم ﷺ نماز جلد ادا فرما لیتے اور جب شدید گرمی ہوتی تو جمعہ کی نماز کو ٹھنڈا کر کے

903- صحیح مسلم:1956، سنن ابو داؤد:352

904- سنن ابو داؤد:1084، سنن ترمذی:504,503

905- انظر الحدیث:940

906- سنن نسائی:498

بِالصَّلَاةِ ، يَعْنِي الْجُمُعَةَ. قَالَ يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو خَلْدَةَ. فَقَالَ: بِالصَّلَاةِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْجُمُعَةَ. وَقَالَ بِشْرُ بْنُ ثَابِتٍ: حَدَّثَنَا أَبُو خَلْدَةَ. قَالَ: صَلَّى بِنَا أَمِيرٌ الْجُمُعَةَ. ثُمَّ قَالَ لِأَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ؟

پڑھتے۔ یونس بن بکیر کا بیان ہے کہ ہمیں ابوخلدہ نے بِالصَّلٰوۃِ بتایا اور اَلْجُمُعَۃُ کا ذکر نہیں کیا۔ بشیر بن ثابت نے کہا کہ ہم سے ابوخلدہ نے حدیث بیان کی کہ ہمیں ایک امیر نے جمعہ کی نماز پڑھائی۔ پھر حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جس طرح نبی کریم ﷺ ظہر کی نماز پڑھتے۔

18- بَابُ الْمَشْيِ إِلَى الْجُمُعَةِ

جمعہ کی نماز کے لیے چلنا

وَقَوْلِ اللَّهِ جَلَّ ذِكْرُهُ: (فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ) (الجمعة: 9) وَمَنْ قَالَ: السَّعْيُ الْعَمَلُ وَالذَّهَابُ، لِقَوْلِهِ تَعَالَى: (وَسَعَى لَهَا سَعْيَهَا) (الإسراء : 19) وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: يَحْرُمُ الْبَيْعُ حِينَئِذٍ وَقَالَ عَطَاءٌ: تَحْرُمُ الصِّنَاعَاتُ كُلُّهَا وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ: إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ مُسَافِرٌ فَعَلَيْهِ أَنْ يَشْهَدَ

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''اللہ کے ذکر کی طرف جلدی آؤ۔'' سعی سے مراد عمل اور چلنا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے وَسَعٰی لَهَا سَعْيَهَا۔ فرمایا ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اُس وقت خرید وفروخت حرام ہوجاتی ہے۔ عطاء کا قول ہے کہ تمام کام حرام ہوجاتے ہیں۔ ابراہیم بن سعد نے زہری سے مروی کی ہے کہ جب جمعہ کے دن مسافر مؤذن کی اذان سُنے تو اُس پر لازم ہے کہ حاضر ہوجائے۔

907 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ. قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ الْأَنْصَارِيُّ. قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَايَةُ بْنُ رِفَاعَةَ. قَالَ: أَدْرَكَنِي أَبُو عَبْسٍ وَأَنَا أَذْهَبُ إِلَى الْجُمُعَةِ. فَقَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَرَّمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّارِ

علی بن عبداللہ، ولید بن مسلم، یزید بن ابومریم، عبایہ بن رفاعہ سے مروی ہے کہ مجھے حضرت ابوعبس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملے جب کہ میں جمعہ کی نماز کے لیے جارہا تھا۔ فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ جس کے قدم اللہ کی راہ میں گردآلود ہوئے اُسے اللہ تعالیٰ دوزخ پر حرام فرما دیتا ہے۔

908 - حَدَّثَنَا آدَمُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، قَالَ: الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَعِيدٍ، وَأَبِي سَلَمَةَ. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ح

آدم، ابن ابوذئب، زہری، سعید، ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے۔

907- اطراف الحدیث: 2811 سنن ترمذی: 1632 سنن نسائی: 3116

908م- راجع الحدیث: 636

908م - وَحَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَلَا تَأْتُوهَا تَسْعَوْنَ، وَأْتُوهَا تَمْشُونَ، عَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ، فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا، وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا

ابوالیمان، شعیب، زہری، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جب نماز قائم ہو جائے تو اس کے لیے دوڑتے ہوئے نہ آؤ بلکہ چل کر آؤ اور تم پر سکون و اطمینان لازم ہے۔ پس جتنی مل جائے پڑھ لو اور جتنی رہ جائے وہ مکمل کرلو۔

909 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ - لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا - عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي، وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ

عمرو بن علی، ابوقتیبہ، علی بن مبارک، یحییٰ بن کثیر نے عبداللہ بن ابوقتادہ سے روایت کی اور مجھے تو یہی معلوم ہے کہ انہوں نے اپنے والد ماجد سے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کھڑے نہ ہوا کرو جب تک مجھے دیکھ نہ لو اور تم پر سکون و اطمینان ضروری ہے۔

19 - بَابٌ: لَا يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن دو آدمیوں کے درمیان حائل نہ ہو

910 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ وَدِيعَةَ، حَدَّثَنَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَتَطَهَّرَ بِمَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ، ثُمَّ ادَّهَنَ أَوْ مَسَّ مِنْ طِيبٍ، ثُمَّ رَاحَ فَلَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَ اثْنَيْنِ، فَصَلَّى مَا كُتِبَ لَهُ، ثُمَّ إِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ أَنْصَتَ، غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى

عبدان، عبداللہ، ابن ابوذئب، سعید مقبری، ان کے والد ماجد ابن ودیعہ، حضرت سلیمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو جمعہ کے دن غسل کرے اور مقدور بھر پاکی حاصل کرے۔ پھر تیل یا خوشبو لگائے۔ پھر روانہ ہو اور دو آدمیوں کے درمیان حائل نہ ہو پس نماز پڑھے جو اس کے لیے لکھی گئی ہے۔ پھر جب امام نکل آئے تو خاموش رہے۔ اُس کے اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

20 - بَابٌ: لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ أَخَاهُ يَوْمَ

کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کو

909- راجع الحديث: 637

910- راجع الحديث: 882

الْجُمُعَةِ وَيَقْعُدُ فِي مَكَانِهِ

911 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعًا، يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقِيمَ الرَّجُلُ أَخَاهُ مِنْ مَقْعَدِهِ، وَيَجْلِسَ فِيهِ. قُلْتُ لِنَافِعٍ: الْجُمُعَةَ؟ قَالَ: الْجُمُعَةَ وَغَيْرَهَا

اُٹھا کر اُس کی جگہ پر نہ بیٹھے

نافع سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا: نبی کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی ہے کہ کوئی شخص اپنے بھائی کو اُس کی جگہ سے اُٹھا کر وہاں نہ بیٹھے۔ میں نے نافع سے کہا کہ جمعہ میں؟ فرمایا کہ جمعہ اور دوسری نمازوں میں بھی یہی حکم ہے۔

21 - بَابُ الْأَذَانِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

912 - حَدَّثَنَا آدَمُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: كَانَ النِّدَاءُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَوَّلُهُ إِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَكَثُرَ النَّاسُ زَادَ النِّدَاءَ الثَّالِثَ عَلَى الزَّوْرَاءِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: "الزَّوْرَاءُ: مَوْضِعٌ بِالسُّوقِ بِالْمَدِينَةِ"

جمعہ کے دن کی اذان

سائب بن یزید سے مروی ہے کہ جمعہ کے دن نبی کریم ﷺ، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے دور میں پہلی اذان اُس وقت کہی جاتی جب امام منبر پر بیٹھ جاتا۔ جب حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں لوگ تعداد میں بڑھ گئے تو زوراء پر تیسری اذان کا اضافہ کر دیا گیا۔ امام ابوعبداللہ بخاری نے فرمایا کہ مدینہ منورہ کے بازار میں زوراء مدینہ منورہ کے بازار میں ایک جگہ ہے۔

22 - بَابُ الْمُؤَذِّنِ الْوَاحِدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

913 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ الْمَاجِشُونُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، أَنَّ الَّذِي زَادَ التَّأْذِينَ الثَّالِثَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، حِينَ كَثُرَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ وَلَمْ يَكُنْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

جمعہ کے دن ایک ہی مؤذن ہو

ابونعیم، عبدالعزیز بن ابوسلمہ ماجشون، زہری، سائب بن یزید سے مروی ہے کہ جمعہ کے دن جنہوں نے تیسری اذان کا اضافہ کیا وہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے جب کہ اہلِ مدینہ کی تعداد میں اضافہ ہو گیا تھا۔ نبی کریم ﷺ کا ایک کے علاوہ کوئی مؤذن نہیں

911- انظر الحدیث: 6270,6269، صحیح مسلم: 5649

912- انظر الحدیث: 916,915,913، سنن ترمذی: 516، سنن ابوداؤد: 1090,1088,1087، سنن نسائی: 1393,1392، سنن ابن ماجہ: 1135

913- راجع الحدیث: 912

وَسَلَّمَ مُؤَذِّنٌ غَيْرَ وَاحِدٍ وَكَانَ التَّأْذِينُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حِينَ يَجْلِسُ الْإِمَامُ يَعْنِي عَلَى الْمِنْبَرِ

ہوتا تھا اور اذان اُس وقت کہی جاتی تھی جب امام منبر پر بیٹھ جاتا ہے۔

23- بَابٌ: يُجِيبُ الْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ

امام جب منبر پر اذان سُنے تو جواب دے

914- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ، وَهُوَ جَالِسٌ عَلَى الْمِنْبَرِ، أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ، قَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ، قَالَ مُعَاوِيَةُ: اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ، قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: وَأَنَا، فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: وَأَنَا، فَلَمَّا أَنْ قَضَى التَّأْذِينَ، قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى هَذَا الْمَجْلِسِ، حِينَ أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ، يَقُولُ مَا سَمِعْتُمْ مِنِّي مِنْ مَقَالَتِي

ابنِ مقاتل، عبداللہ، ابوبکر بن عثمان بن سہل بن حنیف، ابوامامہ بن سہل بن حُنیف سے مروی ہے کہ میں نے حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا جب کہ وہ منبر پر بیٹھے تھے تو مؤذن نے اذان دیتے ہوئے کہا: اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ اُس نے کہا: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ حضرت معاویہ نے کہا: اور میں بھی۔ اُس نے کہا: اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حضرت معاویہ نے کہا: اور میں بھی گواہی دیتا ہوں۔ جب اذان پوری ہوگئی تو فرمایا: اے لوگو! میں نے رسول اللہ ﷺ سے یونہی سُنا ہے جیسے اس مجلس میں مؤذن کے اذان کہتے وقت تم نے مجھے کہتے ہوئے سُنا ہے۔

24- بَابُ الْجُلُوسِ عَلَى الْمِنْبَرِ عِنْدَ التَّأْذِينِ

اذان کے وقت منبر پر بیٹھنا

915- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ التَّأْذِينَ الثَّانِيَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، أَمَرَ بِهِ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حِينَ كَثُرَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ، وَكَانَ التَّأْذِينُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حِينَ يَجْلِسُ الْإِمَامُ

یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، سائب بن یزید سے مروی ہے کہ جمعہ کے دن دوسری اذان کہنے کا حکم حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیا جب کہ مسجد میں آنے والوں کی تعداد میں اضافہ ہوگیا ورنہ جمعہ کے دن صرف اُس وقت اذان ہوتی تھی جب امام منبر پر بیٹھ جاتا تھا۔

914- راجع الحدیث: 612 سنن نسائی: 675,674

915- راجع الحدیث: 912

25 - بَابُ التَّأْذِينِ عِنْدَ الْخُطْبَةِ

916 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ: إِنَّ الأَذَانَ يَوْمَ الجُمُعَةِ كَانَ أَوَّلُهُ حِينَ يَجْلِسُ الإِمَامُ، يَوْمَ الجُمُعَةِ عَلَى المِنْبَرِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فَلَمَّا كَانَ فِي خِلاَفَةِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَثُرُوا، أَمَرَ عُثْمَانُ يَوْمَ الجُمُعَةِ بِالأَذَانِ الثَّالِثِ، فَأُذِّنَ بِهِ عَلَى الزَّوْرَاءِ، فَثَبَتَ الأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ

خطبہ کے وقت اذان کہنا

محمد بن مقاتل، عبداللہ، یونس، زُہری کا بیان ہے کہ میں نے سائب بن یزید کو فرماتے ہوئے سُنا کہ جمعہ کے دن کی پہلی اذان وہی ہے جب کہ امام جمعہ کے دن منبر پر بیٹھتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے دور میں یہی دستور رہا۔ جب حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں لوگ تعداد میں بڑھ گئے تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جمعہ کے دن تیسری اذان کہنے کا حکم فرمایا: پس وہ زوراء کے مقام پر کہی جاتی اور یہی ہمیشہ کے لیے دستور قرار پا گیا۔

26 - بَابُ الخُطْبَةِ عَلَى المِنْبَرِ

وَقَالَ أَنَسٌ: رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى المِنْبَرِ

917 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدٍ القَارِيُّ القُرَشِيُّ الإِسْكَنْدَرَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمِ بْنُ دِينَارٍ، أَنَّ رِجَالًا أَتَوْا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ، وَقَدِ امْتَرَوْا فِي المِنْبَرِ مِمَّ عُودُهُ، فَسَأَلُوهُ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ: وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْرِفُ مِمَّا هُوَ، وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ أَوَّلَ يَوْمٍ وُضِعَ، وَأَوَّلَ يَوْمٍ جَلَسَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى فُلاَنَةَ - امْرَأَةٍ مِنَ الأَنْصَارِ قَدْ سَمَّاهَا سَهْلٌ - مُرِي غُلاَمَكِ

منبر پر خطبہ دینا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر خطبہ فرمایا۔

ابوحازم بن دینار سے مروی ہے کہ چند لوگ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جو منبر کے بارے میں اختلاف کر رہے تھے کہ وہ کس لکڑی کا تھا۔ اُس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا خدا کی قسم، مجھے خوب علم ہے کہ وہ کس لکڑی کا تھا اور جب وہ پہلے دن رکھا گیا تو میں نے اُسے دیکھا اور جب پہلے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُس پر رونق افروز ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فلاں انصاری عورت کے لیے پیغام بھیجا۔ حضرت سہل نے اُس کا نام لیا تھا۔ اپنے بڑھئی غلام سے کہو کہ میرے لیے لکڑیاں جوڑ دے

916- راجع الحدیث: 912

917- راجع الحدیث: 377، صحیح مسلم: 1217، سنن ابو داؤد: 1080

النَّجَّارَ، أَنْ يَعْمَلَ لِي أَعْوَادًا، أَجْلِسُ عَلَيْهِنَّ إِذَا كَلَّمْتُ النَّاسَ فَأَمَرَتْهُ فَعَمِلَهَا مِنْ طَرْفَاءِ الْغَابَةِ، ثُمَّ جَاءَ بِهَا، فَأَرْسَلَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمَرَ بِهَا فَوُضِعَتْ هَاهُنَا، ثُمَّ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَيْهَا وَكَبَّرَ وَهُوَ عَلَيْهَا، ثُمَّ رَكَعَ وَهُوَ عَلَيْهَا، ثُمَّ نَزَلَ الْقَهْقَرَى، فَسَجَدَ فِي أَصْلِ الْمِنْبَرِ ثُمَّ عَادَ، فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّمَا صَنَعْتُ هَذَا لِتَأْتَمُّوا وَلِتَعَلَّمُوا صَلاَتِي

جن پر میں بیٹھا کروں جب کہ لوگوں سے کلام کرنا ہو۔ اُس نے حکم دیا تو غلام نے غابہ کے جھاؤ سے بنا دیا۔ پھر اُسے عورت کے پاس لایا تو اُس نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ آپ نے حکم فرمایا تو اس جگہ رکھ دیا گیا۔ پھر میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے اُس پر نماز پڑھی اور تکبیر کہی اور اُس پر رکوع کیا۔ پھر واپس ہوکر منبر کی جڑ میں سجدہ کیا۔ پھر لوٹے اور فارغ ہونے پر لوگوں کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا: اے لوگوں! میں نے یہ اس لیے کیا کہ تم میری پیروی کرو اور میری نماز سیکھ لو۔

918 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَنَسٍ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كَانَ جِذْعٌ يَقُومُ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا وُضِعَ لَهُ الْمِنْبَرُ سَمِعْنَا لِلْجِذْعِ مِثْلَ أَصْوَاتِ الْعِشَارِ حَتَّى نَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِ قَالَ سُلَيْمَانُ: عَنْ يَحْيَى، أَخْبَرَنِي حَفْصُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ: أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ

سعید بن ابو مریم، محمد بن جعفر بن ابو کثیر، یحییٰ بن سعید، ابن انس سے مروی ہے کہ انہوں نے سُنا کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: لکڑی کا وہ تنا جس پر رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوا کرتے۔ جب آپ ﷺ کے لیے منبر رکھا گیا تو ہم نے اُس تنے سے حاملہ اونٹنی جیسی آواز سُنی، حتیٰ کہ نبی کریم ﷺ نیچے تشریف لائے اور اُس پر اپنا دستِ کرم رکھا۔ سلیمان، یحییٰ، حفص بن عُبید اللہ بن انس نے اِسے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا۔

919 - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَقَالَ: مَنْ جَاءَ إِلَى الْجُمُعَةِ، فَلْيَغْتَسِلْ

آدم بن ابو ایاس، ابن ابو ذئب، زُہری، سالم سے مروی ہے کہ اُن کے والدِ ماجد نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ کو منبر پر خطبہ دیتے ہوئے سُنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو جمعہ کی نماز کے لیے آئے تو وہ غسل کر لے۔

27 - بَابُ الْخُطْبَةِ قَائِمًا

کھڑے ہوکر خطبہ دینا

918- راجع الحديث: 449

919- راجع الحديث: 877

وَقَالَ أَنَسٌ: بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ فرماتے۔

920 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ القَوَارِيرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الحَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا، ثُمَّ يَقْعُدُ، ثُمَّ يَقُومُ كَمَا تَفْعَلُونَ الآنَ

عُبید اللہ بن عمر القواریری، خالد بن حارث، عُبید اللہ بن عمر، نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ دیا کرتے۔ پھر بیٹھتے۔ پھر کھڑے ہو جاتے جس طرح تم اب کرتے ہو۔

28 - بَابٌ: يَسْتَقْبِلُ الإِمَامُ القَوْمَ، وَاسْتِقْبَالِ النَّاسِ الإِمَامَ إِذَا خَطَبَ

خطبہ کے وقت لوگوں کا امام کی طرف منہ کرنا

وَاسْتَقْبَلَ ابْنُ عُمَرَ، وَأَنَسٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمُ الإِمَامَ

حضرت ابن عمر اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما امام کی طرف رُخ کیا کرتے۔

921 - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ هِلاَلِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ، حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الخُدْرِيَّ، قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى المِنْبَرِ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ

معاذ بن فضالہ، ہشام، یحییٰ، ہلال بن ابو میمونہ، عطاء بن یسار نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا کہ ایک دن نبی کریم ﷺ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور ہم آپ کے اطراف میں بیٹھے۔

29 - بَابُ مَنْ قَالَ فِي الخُطْبَةِ بَعْدَ الثَّنَاءِ: أَمَّا بَعْدُ

جس نے خطبہ میں ثنا کے بعد امّا بعد کہا

رَوَاهُ عِكْرِمَةُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مروی کیا اسے عکرمہ، حضرت ابن عباس نے نبی کریم ﷺ سے۔

922 - وَقَالَ مَحْمُودٌ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، قَالَ: أَخْبَرَتْنِي فَاطِمَةُ

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ میں حضرت عائشہ کے پاس گئی تو لوگ نماز

920- اطراف الحدیث: 928' صحیح مسلم: 1991' سنن ترمذی: 506

921- اطراف الحدیث: 6427,2842,1465' صحیح مسلم: 2420,2419' سنن نسائی: 2580

922- راجع الحدیث: 86

بِنْتُ الْمُنْذِرِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ
قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا،
وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ، قُلْتُ: مَا شَأْنُ النَّاسِ،
فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا: إِلَى السَّمَاءِ، فَقُلْتُ: آيَةٌ؟
فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا: أَيْ نَعَمْ، قَالَتْ: فَأَطَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِدًّا حَتَّى تَجَلَّانِي
الْغَشْيُ، وَإِلَى جَنْبِي قِرْبَةٌ فِيهَا مَاءٌ، فَفَتَحْتُهَا،
فَجَعَلْتُ أَصُبُّ مِنْهَا عَلَى رَأْسِي، فَانْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ، فَخَطَبَ
النَّاسَ، وَحَمِدَ اللَّهَ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ
قَالَتْ: - وَلَغَطَ نِسْوَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَانْكَفَأْتُ
إِلَيْهِنَّ لِأُسَكِّتَهُنَّ، فَقُلْتُ لِعَائِشَةَ: مَا قَالَ؟ قَالَتْ:
قَالَ -: "مَا مِنْ شَيْءٍ لَمْ أَكُنْ أُرِيتُهُ إِلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِي
مَقَامِي هَذَا، حَتَّى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ، وَإِنَّهُ قَدْ أُوحِيَ إِلَيَّ
أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ، مِثْلَ - أَوْ قَرِيبَ مِنْ -
فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، يُؤْتَى أَحَدُكُمْ فَيُقَالُ لَهُ:
مَا عِلْمُكَ بِهَذَا الرَّجُلِ؟ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ - أَوْ قَالَ:
الْمُوقِنُ شَكَّ هِشَامٌ - فَيَقُولُ: هُوَ رَسُولُ اللَّهِ، هُوَ
مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ
وَالْهُدَى، فَآمَنَّا وَأَجَبْنَا وَاتَّبَعْنَا وَصَدَّقْنَا، فَيُقَالُ
لَهُ: نَمْ صَالِحًا قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ إِنْ كُنْتَ لَتُؤْمِنُ بِهِ،
وَأَمَّا الْمُنَافِقُ - أَوْ قَالَ: الْمُرْتَابُ، شَكَّ هِشَامٌ -
فَيُقَالُ لَهُ: مَا عِلْمُكَ بِهَذَا الرَّجُلِ؟ فَيَقُولُ: لَا
أَدْرِي، سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا فَقُلْتُ " قَالَ
هِشَامٌ: فَلَقَدْ قَالَتْ لِي فَاطِمَةُ فَأَوْعَيْتُهُ، غَيْرَ أَنَّهَا
ذَكَرَتْ مَا يُغَلِّظُ عَلَيْهِ

پڑھ رہے تھے۔ میں نے کہا کہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟
اُنہوں نے سر سے آسمان کی طرف اشارہ کیا میں نے کہا:
کوئی نشانی ہے؟ پس سر سے اثبات میں اشارہ کیا۔ وہ
فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بہت لمبی نماز پڑھی۔
حتیٰ کہ مجھے غشی آ گئی اور میرے پہلو میں پانی کا مشکیزہ
تھا۔ میں نے اُسے کھول کر اپنے سر پر پانی ڈالا۔ رسول
اللہ ﷺ فارغ ہوئے تو سورج روشن ہو چکا تھا۔ آپ
نے لوگوں کو خطبہ دیا تو اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی جو اُس کی
شان کے لائق ہے۔ پھر فرمایا کہ اما بعد۔ وہ فرماتی ہیں کہ
بعض انصاری عورتیں شور مچانے لگیں تو میں انہیں چپ
کرانے لگی۔ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
سے کہا کہ حضور ﷺ نے کیا فرمایا؟ انہوں نے کہا کہ یہ
فرمایا: کوئی چیز ایسی نہیں جو میں نے نہیں دیکھی تھی مگر اس
جگہ پر دیکھ لی، حتیٰ کہ جنت اور دوزخ بھی۔ مجھ پر وحی کی
گئی ہے کہ قبروں میں تمہاری آزمائش ہو گی دجال کے
فتنے جیسی یا اُس کے قریب۔ تم میں سے ایک کو لایا جائے
گا اور اُس سے کہا جائے گا کہ اِس شخص کے بارے میں
تجھے کیا علم ہے؟ پس اگر وہ ایمان یا ایقان والا ہو گا۔ اس
میں ہشام کو شک ہے۔ تو کہے گا کہ یہ اللہ کے رسول
محمد ﷺ ہیں جو ہمارے پاس نشانیاں اور ہدایت لے
کر تشریف لائے۔ پس ہم ایمان لائے، دعوت قبول کی
اور اِن کی پیروی اور تصدیق کی۔ اُس سے کہا جائے گا کہ
بھلائی والی نیند سو جاؤ۔ ہم خوب جانتے تھے کہ تو اِن پر
ایمان رکھتا ہے اگر وہ منافق یا شک کرنے والا ہوا۔ ہشام
کو شک ہے تو کہے گا کہ مجھے علم نہیں۔ میں نے تو صرف
لوگوں کو باتیں کرتے ہوئے سنا تھا۔ میں نے عرض کی تو
ہشام نے کہا: فاطمہ نے مجھ سے فرمایا کہ میں نے اسے

یاد رکھا ہے سوائے اُس کے جو منافق پر سختی کے بارے میں انہوں نے ذکر کیا تھا۔

923 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الحَسَنَ، يَقُولُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِمَالٍ - أَوْ سَبْيٍ - فَقَسَمَهُ فَأَعْطَى رِجَالًا وَتَرَكَ رِجَالًا، فَبَلَغَهُ أَنَّ الَّذِينَ تَرَكَ عَتَبُوا، فَحَمِدَ اللَّهَ ثُمَّ أَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ فَوَاللَّهِ إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ، وَأَدَعُ الرَّجُلَ، وَالَّذِي أَدَعُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الَّذِي أُعْطِي، وَلَكِنْ أُعْطِي أَقْوَامًا لِمَا أَرَى فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الجَزَعِ وَالهَلَعِ، وَأَكِلُ أَقْوَامًا إِلَى مَا جَعَلَ اللَّهُ فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الغِنَى وَالخَيْرِ، فِيهِمْ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ فَوَاللَّهِ مَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِكَلِمَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمْرَ النَّعَمِ. تَابَعَهُ يُونُسُ

حضرت عمرو بن تغلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس مال یا قیدی پیش ہوئے جو آپ نے تقسیم فرماتے ہوئے کسی کو کچھ دیا اور کسی کو چھوڑ دیا۔ آپ کو یہ خبر پہنچی کہ جنہیں نہ دیا وہ خوش نہیں ہیں پس آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی۔ پھر فرمایا: امابعد خدا کی قسم میں نے ایک شخص کو دیا اور دوسرے کو نہ دیا حالانکہ جس کو میں نے نہیں دیا وہ مجھے اُس سے محبوب ہے جس کو مال دیا۔ میں نے اُن لوگوں کو مال دیا جن کے دلوں میں بے صبری اور خواہش دیکھی اور دوسرے لوگوں کو اُس غِنا اور بھلائی پر رہنے دیتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے اُن کے دلوں میں رکھی ہے اور اُن میں سے عمرو بن تغلب بھی ہے۔ خدا کی قسم، اپنے بارے میں رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد مجھے سرخ اُونٹوں سے زیادہ محبوب ہے۔

924 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ، أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ ذَاتَ لَيْلَةٍ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ، فَصَلَّى فِي المَسْجِدِ فَصَلَّى رِجَالٌ بِصَلاَتِهِ، فَأَصْبَحَ النَّاسُ، فَتَحَدَّثُوا، فَاجْتَمَعَ أَكْثَرُ مِنْهُمْ، فَصَلَّوْا مَعَهُ، فَأَصْبَحَ النَّاسُ، فَتَحَدَّثُوا، فَكَثُرَ أَهْلُ المَسْجِدِ مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلَّوْا بِصَلاَتِهِ، فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةُ عَجَزَ المَسْجِدُ عَنْ أَهْلِهِ حَتَّى خَرَجَ

عُروہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں بتایا کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نصف شب کے وقت باہر تشریف لے گئے۔ آپ ﷺ نے مسجد میں نماز پڑھی تو لوگوں نے بھی آپ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی۔ صبح لوگوں نے اسے بیان کیا تو اُن سے زیادہ افراد اکٹھا ہوگئے اور آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ لوگوں نے صبح کے وقت بیان کیا تو تیسری رات اُن سے بھی زیادہ شخص اکٹھا ہوگئے رسول اللہ ﷺ تشریف لے گئے اور اپنی نماز پڑھی۔ جب چوتھی رات ہوئی تو لوگ مسجد میں نہ سما سکے

-923 انظر الحديث: 7535،3145

-924 راجع الحديث: 729' صحيح مسلم: 1781' سنن نسائي: 2192

لِصَلَاةِ الصُّبْحِ، فَلَمَّا قَضَى الفَجْرَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، فَتَشَهَّدَ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّهُ لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ مَكَانُكُمْ، لَكِنِّي خَشِيتُ أَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ، فَتَعْجِزُوا عَنْهَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: تَابَعَهُ يُونُسُ

حتیٰ کہ صبح کی نماز کے لیے باہر نکلے۔ جب فجر کی نماز پڑھ چکے تو آپ ﷺ نے لوگوں کی طرف متوجہ ہوکر تشہد پڑھا۔ پھر فرمایا: اما بعد، تمہاری موجودگی مجھ سے چھپی نہ تھی مگر مجھے خوف ہے کہ تم پر فرض نہ کردی جائے اور تم اس سے دشواری میں آجاؤ۔ اس کی یونس نے متابعت کی ہے۔

925 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَشِيَّةً بَعْدَ الصَّلَاةِ، فَتَشَهَّدَ وَأَثْنَى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ تَابَعَهُ أَبُو مُعَاوِيَةَ، وَأَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، تَابَعَهُ العَدَنِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ فِي أَمَّا بَعْدُ

ابوالیمان، شعیب، زہری عروہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوحُمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں خبر دی کہ عشاء کی نماز کے بعد رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے۔ پس تشہدّ پڑھا اور اللہ تعالیٰ کی ثنا بیان کی جو اس کی شان کے لائق ہے۔ پھر فرمایا: اما بعد! متابع کی اس کی ابومعاویہ اور ابواُسامہ، ہشام، اُن کے والدِ ماجد، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اما بعد! اور متابعت کی اس کی اما بعد کے متعلق عدنی نے سفیان سے۔

926 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ، عَنِ المِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَمِعْتُهُ حِينَ تَشَهَّدَ يَقُولُ: أَمَّا بَعْدُ تَابَعَهُ الزُّبَيْدِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ

ابوالیمان، شعیب، زہری، علی بن حسین سے مروی ہے کہ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے تو جب تشہد پڑھا تو میں نے آپ کو اما بعد فرماتے ہوئے سُنا۔ متابعت کی اِس کی زُبیدی نے زُہری سے۔

927 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الغَسِيلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ، عَنِ

عکرمہ سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا نبی کریم ﷺ منبر پر رونق افروز

925- اطراف الحدیث: 7197,7174,6979,6636,2597,1500، صحیح مسلم: 4719,4718,4717, 4716,4715، سنن ابوداؤد: 2946

926- اطراف الحدیث: 5278,5230,3767,3729,3714,3110، صحیح مسلم: 6261,6260,6259، سنن ابوداؤد: 2070,2069، سنن ابن ماجہ: 1999

927- اطراف الحدیث: 3800,3628

ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ، وَكَانَ آخِرَ مَجْلِسٍ جَلَسَهُ مُتَعَطِّفًا مِلْحَفَةً عَلَى مَنْكِبَيْهِ، قَدْ عَصَبَ رَأْسَهُ بِعِصَابَةٍ دَسِمَةٍ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ إِلَيَّ، فَثَابُوا إِلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ هَذَا الْحَيَّ مِنَ الْأَنْصَارِ، يَقِلُّونَ وَيَكْثُرُ النَّاسُ، فَمَنْ وَلِيَ شَيْئًا مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَطَاعَ أَنْ يَضُرَّ فِيهِ أَحَدًا أَوْ يَنْفَعَ فِيهِ أَحَدًا، فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَيَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيئِهِمْ

ہوئے۔ یہ آپ کی آخری مجلس تھی۔ آپ تشریف فرما ہوئے تو دونوں شانوں پر چادر لپیٹی ہوئی تھی اور سر پر پٹی باندھ رکھی تھی۔ پس اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور فرمایا: اے لوگو قریب آ جاؤ۔ لوگ نزدیک ہو گئے۔ پھر فرمایا: اما بعد۔ بے شک انصار کا یہ قبیلہ گھٹے گا اور لوگوں میں اضافہ ہوگا۔ جو اُمت محمدیہ کے کسی کام کا بنے اور کسی کے فائدہ نقصان پر قدرت رکھتا ہو چاہیے کہ ان لوگوں کی اچھائیوں کو قبول کرے اور ان کی برائیوں سے درگزر کرے۔

30- بَابُ الْقَعْدَةِ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھنا

928 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ خُطْبَتَيْنِ يَقْعُدُ بَيْنَهُمَا

مسدد، بشر بن مفضل، عُبید اللہ، نافع سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ دو خطبے دیا کرتے اور اُن کے درمیان تشریف فرما ہوتے۔

31- بَابُ الِاسْتِمَاعِ إِلَى الْخُطْبَةِ

خطبہ غور سے سُننا

929 - حَدَّثَنَا آدَمُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْأَغَرِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَقَفَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ يَكْتُبُونَ الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ، وَمَثَلُ الْمُهَجِّرِ كَمَثَلِ الَّذِي يُهْدِي بَدَنَةً، ثُمَّ كَالَّذِي يُهْدِي بَقَرَةً،

عبداللہ اغر نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب جمعہ کا دن ہو تو فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور پہلے آنے والوں کو لکھتے رہتے ہیں۔ پہلے آنے والے کی مثال اُونٹ کی قربانی دینے والے کی طرح ہے۔ پھر اُس طرح جو گائے کی قربانی دے۔ پھر دنبہ، پھر مرغی،

-928 اطراف الحدیث: 920 'سنن نسائی: 1415 'سنن ابن ماجہ: 1103

-929 صحیح مسلم: 1982 'سنن نسائی: 1384

ثُمَّ كَبْشًا، ثُمَّ دَجَاجَةً، ثُمَّ بَيْضَةً، فَإِذَا خَرَجَ الإِمَامُ طَوَوْا صُحُفَهُمْ، وَيَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ

پھر انڈا۔ جب امام نکل آئے تو اپنا دفتر بند کر کے بندو نصیحت کو بغور سے سنتے ہیں۔

32 - بَابٌ: إِذَا رَأَى الإِمَامُ رَجُلًا جَاءَ وَهُوَ يَخْطُبُ، أَمَرَهُ أَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ

جب امام کسی کو خطبہ کے دوران آتا دیکھے تو اُسے دو رکعتیں پڑھنے کا حکم دے

930 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ الجُمُعَةِ، فَقَالَ: أَصَلَّيْتَ يَا فُلاَنُ؟ قَالَ: لاَ، قَالَ: قُمْ فَارْكَعْ رَكْعَتَيْنِ

عمرو بن دینار سے مروی ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ایک شخص آیا اور نبی کریم ﷺ جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے۔ فرمایا: اے فلاں! کیا تم نے نماز پڑھ لی؟ عرض کی نہیں۔ فرمایا: پھر تو نماز پڑھ لو۔

33 - بَابُ مَنْ جَاءَ وَالإِمَامُ يَخْطُبُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ

جو آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو تو خفیف سی دو رکعتیں پڑھ لے

931 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، سَمِعَ جَابِرًا، قَالَ: دَخَلَ رَجُلٌ يَوْمَ الجُمُعَةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ، فَقَالَ: أَصَلَّيْتَ؟ قَالَ: لاَ، قَالَ: قُمْ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ

عمرو سے مروی ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ایک شخص جمعہ کے دن آیا اور نبی کریم ﷺ خطبہ دے رہے تھے۔ فرمایا: کیا تم نے نماز پڑھ لی۔ عرض کی، نہیں۔ فرمایا کہ پھر تو دو رکعتیں پڑھ لو۔

34 - بَابُ رَفْعِ اليَدَيْنِ فِي الخُطْبَةِ

خطبہ میں رفع یدین کرنا

932 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ العَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ، وَعَنْ يُونُسَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: " بَيْنَمَا النَّبِيُّ

ثابت سے مروی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے کہ ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی:

930- انظر الحدیث: 1166,931، صحیح مسلم: 2015، سنن ابوداؤد: 1115، سنن ترمذی: 510، سنن نسائی: 1408

931- راجع الحدیث: 930، صحیح مسلم: 2017، سنن ابن ماجہ: 1112

932- انظر الحدیث: 6342,6093,3582,1033,1029,1021,1019,1018,1017,1016, 1015,1014,1013,933، سنن ابوداؤد: 1174

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، إِذْ قَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ: هَلَكَ الْكُرَاعُ، وَهَلَكَ الشَّاءُ، فَادْعُ اللهَ أَنْ يَسْقِيَنَا، فَمَدَّ يَدَيْهِ وَدَعَا"

گھوڑے ہلاک ہوگئے، بکریاں ہلاک ہوگئیں، اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ ہم پر بارش برسائے۔ آپ نے دونوں مبارک ہاتھ پھیلائے اور دعا فرمائی۔

35 - بَابُ الِاسْتِسْقَاءِ فِي الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن خطبہ میں بارش کے لیے دعا کرنا

933 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: أَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ: هَلَكَ الْمَالُ وَجَاعَ الْعِيَالُ، فَادْعُ اللهَ لَنَا، فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، مَا وَضَعَهَا حَتَّى ثَارَ السَّحَابُ أَمْثَالَ الْجِبَالِ، ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ عَنْ مِنْبَرِهِ حَتَّى رَأَيْتُ الْمَطَرَ يَتَحَادَرُ عَلَى لِحْيَتِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمُطِرْنَا يَوْمَنَا ذَلِكَ، وَمِنَ الْغَدِ وَبَعْدَ الْغَدِ، وَالَّذِي يَلِيهِ، حَتَّى الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى، وَقَامَ ذَلِكَ الْأَعْرَابِيُّ - أَوْ قَالَ: غَيْرُهُ - فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، تَهَدَّمَ الْبِنَاءُ وَغَرِقَ الْمَالُ، فَادْعُ اللهَ لَنَا، فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ: اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَمَا يُشِيرُ بِيَدِهِ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ السَّحَابِ إِلَّا انْفَرَجَتْ، وَصَارَتِ الْمَدِينَةُ مِثْلَ الْجَوْبَةِ، وَسَالَ الْوَادِي قَنَاةُ شَهْرًا، وَلَمْ يَجِئْ أَحَدٌ مِنْ نَاحِيَةٍ إِلَّا حَدَّثَ بِالْجَوْدِ

اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحہ سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کے دورِ مبارک میں لوگ قحط کا شکار ہوگئے۔ جب نبی کریم ﷺ جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے تو ایک دیہاتی نے کھڑے ہوکر عرض کی: رسول اللہ ﷺ! مال برباد ہوگیا اور بچے بھوکے مرگئے اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے دعا کیجیے۔ آپ نے مبارک ہاتھ اُٹھائے۔ ہم نے آسمان میں بادل کا کوئی ٹکڑا نہیں دیکھا۔ قسم اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، ہاتھ اُٹھتے ہی پہاڑوں جیسے بادل آگئے۔ آپ منبر سے نیچے تشریف بھی نہیں لائے کہ بارش کے قطرے آپ کی ریش مبارک سے ٹپکتے دیکھے، اُس دن بارش برسی اگلے دن بھی، اُس سے اگلے دن بھی حتیٰ کہ اگلے جمعہ تک۔ پس وہی دیہاتی کھڑا ہوا یا کوئی دوسرا اور عرض کی: یارسول اللہ ﷺ مکانات منہدم ہو گئے اور مال بہہ گیا۔ اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے دعا کیجیے پس آپ نے مبارک ہاتھ اٹھائے اور کہا: اے اللہ! ہمارے اطراف میں، ہم پر نہیں۔ پس جس جانب دستِ مبارک سے اشارہ فرماتے اُدھر کے بادل چھٹ جاتے حتیٰ کہ مدینہ منورہ ایک گول دائرہ سا بن گیا۔ قناۃ نامی نالہ ایک ماہ تک

933- صحیح مسلم:2076، سنن نسائی:1527

بہتا رہا اور جو بھی آتا وہ اس بارشوں کا حال بیان کرتا۔

36- بَابُ الْإِنْصَاتِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ،

جمعہ کے دن جب امام خطبہ دے تو خاموش رہنا

وَإِذَا قَالَ لِصَاحِبِهِ: أَنْصِتْ، فَقَدْ لَغَا وَقَالَ سَلْمَانُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُنْصِتُ إِذَا تَكَلَّمَ الْإِمَامُ

اور جب کوئی اپنے ساتھی سے کہے کہ خاموش رہو تو اُس نے بُری حرکت کی۔ حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے مروی کی ہے کہ جب امام بولے تو خاموش رہے۔

934 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ: أَنْصِتْ، وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ، فَقَدْ لَغَوْتَ"

یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، سعید بن مسیّب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم جمعہ کے دن اپنے ساتھی سے کہو کہ چُپ رہو اور امام خطبہ دے رہا ہو تو تم نے بُری حرکت کی۔

37- بَابُ السَّاعَةِ الَّتِي فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ

وہ ساعت جو صرف جمعہ کے دن میں ہے

935 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ: فِيهِ سَاعَةٌ، لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ، وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي، يَسْأَلُ اللهَ تَعَالَى شَيْئًا، إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَأَشَارَ بِيَدِهِ يُقَلِّلُهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کے دن کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: اس میں ایک گھڑی ہے جو بندہ مسلمان اُسے پائے اور وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھ رہا ہو تو اللہ تعالیٰ سے جو چیز طلب کرے گا وہی عطا فرما دی جائے گی اور ہاتھ کے اشارے سے بتایا کہ وہ مختصر گھڑی ہے۔

38- بَابٌ: إِذَا نَفَرَ النَّاسُ عَنِ الْإِمَامِ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ، فَصَلَاةُ الْإِمَامِ وَمَنْ بَقِيَ جَائِزَةٌ

اگر جمعہ کی نماز میں کچھ لوگ امام سے الگ ہو جائیں تو امام اور باقی لوگوں کی نماز جائز ہے

934- صحیح مسلم: 1962,1963 سنن ترمذی: 1512 سنن نسائی: 1400,1401

935- صحیح مسلم: 1966

936 - حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: "بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَقْبَلَتْ عِيرٌ تَحْمِلُ طَعَامًا، فَالْتَفَتُوا إِلَيْهَا حَتَّى مَا بَقِيَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا، فَنَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ: (وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا) (الجمعة: 11)"

معاویہ بن عمرو، زائدہ، حصین، سالم بن ابوالجعد سے مروی ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: جب کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے تو ایک قافلہ آیا جس میں اناج سے لدے ہوئے اونٹ تھے۔ ہم اُس کی جانب بھاگے حتیٰ کہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ صرف بارہ افراد رہ گئے تو یہ آیت نازل ہوئی: ترجمہ کنز الایمان: اور جب انہوں نے کوئی تجارت یا کھیل دیکھا اس کی طرف چل دیئے اور تمہیں خطبہ میں کھڑا چھوڑ گئے (پارہ ۲۸، الجمعۃ: ۱۱)

39 - بَابُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ وَقَبْلَهَا

جمعہ کی نماز کے بعد اور اُس سے پہلے نماز پڑھنا

937 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ، وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ، وَبَعْدَ المَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ، وَبَعْدَ العِشَاءِ رَكْعَتَيْنِ، وَكَانَ لاَ يُصَلِّي بَعْدَ الجُمُعَةِ حَتَّى يَنْصَرِفَ، فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے دولت خانہ میں ظہر سے پہلے دو رکعتیں اور اس کے بعد دو رکعتیں اور مغرب کے بعد دو رکعتیں پڑھا کرتے اور عشاء کے بعد بھی دو رکعتیں اور جمعہ کے بعد نماز نہ پڑھتے حتیٰ کہ واپس تشریف لے جاتے تو رکعتیں پڑھا کرتے۔

40 - بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ) (الجمعة: 10)

ارشادِ خداوندی: ترجمہ کنز الایمان: پھر جب نماز ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو (پارہ ۲۸، الجمعۃ: ۱۰)

938 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ، عَنْ

سعید بن ابومریم، ابوغسان ابوحازم سے مروی ہے کہ حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم میں ایک

-936 انظر الحدیث: 4899,2064,2058 صحیح مسلم: 1998,1199,1995,1994 سنن ترمذی: 3311

-937 انظر الحدیث: 1180,1172,1165 سنن ابو داؤد: 1252 سنن نسائی: 1426,872

-938 انظر الحدیث: 6279,6248,5403,2349,941,939

سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: كَانَتْ فِينَا امْرَأَةٌ تَجْعَلُ عَلَى أَرْبِعَاءَ فِي مَزْرَعَةٍ لَهَا سِلْقًا، فَكَانَتْ إِذَا كَانَ يَوْمُ جُمُعَةٍ تَنْزِعُ أُصُولَ السِّلْقِ، فَتَجْعَلُهُ فِي قِدْرٍ، ثُمَّ تَجْعَلُ عَلَيْهِ قَبْضَةً مِنْ شَعِيرٍ تَطْحَنُهَا، فَتَكُونُ أُصُولُ السِّلْقِ عَرْقَهُ، وَكُنَّا نَنْصَرِفُ مِنْ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ، فَنُسَلِّمُ عَلَيْهَا، فَتُقَرِّبُ ذَلِكَ الطَّعَامَ إِلَيْنَا، فَنَلْعَقُهُ وَكُنَّا نَتَمَنَّى يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِطَعَامِهَا ذَلِكَ

عورت تھی جو نہر کے کنارے اپنے کھیت میں چقندر کاشت کرتی۔ جب جمعہ کا روز ہوتا تو وہ چقندر کی جڑوں کو اُکھاڑ کر انہیں ہانڈی میں ڈالتی۔ پھر ایک مٹھی جَو کا آٹا اُس میں ڈالتی اور چقندر کی جڑیں گویا بوٹیوں کی طرح ہو جاتیں۔ جب ہم جمعہ کی نماز سے واپس آتے تو اُسے سلام کرتے اور وہ یہ کھانا ہمیں کھلایا کرتی اور ہم جمعہ کے دن اِس کھانے کی خواہش کیا کرتے تھے۔

939 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلٍ، بِهَذَا، وَقَالَ: مَا كُنَّا نَقِيلُ وَلَا نَتَغَدَّى إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ

عبداللہ بن مسلمہ، ابن ابوحازم، ان کے والد ماجد نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اُسی طرح مروی کی اور فرمایا: ہم دوپہر کو قیلولہ نہ کرتے اور نہ دوپہر کا کھانا کھاتے مگر جمعہ کی نماز کے بعد۔

41- بَابُ الْقَائِلَةِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ

نماز جمعہ کے بعد قیلولہ کرنا

940 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُقْبَةَ الشَّيْبَانِيُّ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ، عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا، يَقُولُ: كُنَّا نُبَكِّرُ إِلَى الْجُمُعَةِ، ثُمَّ نَقِيلُ

محمد بن عقبہ شیبانی، ابواسحاق فزاری، حُمید سے مروی ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا: ہم جمعہ کی نماز جلدی پڑھتے اور پھر قیلولہ کرتے۔

941 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ، ثُمَّ تَكُونُ الْقَائِلَةُ

سعید بن ابومریم، ابوغسان، ابوحازم سے مروی ہے کہ حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھ لیتے اور پھر قیلولہ کیا کرتے تھے۔

☆☆☆☆☆

-939 راجع الحدیث:938' صحیح مسلم:1988' سنن ترمذی:1525' سنن ابن ماجہ:1099

-940 راجع الحدیث:905

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

12 - كِتَابُ صَلاَةِ الخَوْفِ

نمازِ خوف کا بیان

1 - بَابُ صَلاَةِ الخَوْفِ

نمازِ خوف کا بیان

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلاَةِ، إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا، إِنَّ الكَافِرِينَ كَانُوا لَكُمْ عَدُوًّا مُبِينًا، وَإِذَا كُنْتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلاَةَ فَلْتَقُمْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَكَ، وَلْيَأْخُذُوا أَسْلِحَتَهُمْ، فَإِذَا سَجَدُوا فَلْيَكُونُوا مِنْ وَرَائِكُمْ، وَلْتَأْتِ طَائِفَةٌ أُخْرَى لَمْ يُصَلُّوا فَلْيُصَلُّوا مَعَكَ، وَلْيَأْخُذُوا حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ، وَدَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ تَغْفُلُونَ عَنْ أَسْلِحَتِكُمْ وَأَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيلُونَ عَلَيْكُمْ مَيْلَةً وَاحِدَةً، وَلاَ جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ كَانَ بِكُمْ أَذًى مِنْ مَطَرٍ أَوْ كُنْتُمْ مَرْضَى أَنْ تَضَعُوا أَسْلِحَتَكُمْ، وَخُذُوا حِذْرَكُمْ، إِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُهِينًا) (النساء:102)

ارشادِ خداوندی ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور جب تم زمین میں سفر کرو تو تم پر گناہ نہیں کہ بعض نمازیں قصر سے پڑھو اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ کافر تمہیں ایذا دیں گے بے شک کفار تمہارے کھلے دشمن ہیں اور اے محبوب جب تم ان میں تشریف فرما ہو پھر نماز میں ان کی امامت کرو تو چاہئے کہ ان میں ایک جماعت تمہارے ساتھ ہو اور وہ اپنے ہتھیار لئے رہیں پھر جب وہ سجدے کر لیں تو ہٹ کر تم سے پیچھے ہو جائیں اور اب دوسری جماعت آئے جو اس وقت تک نماز میں شریک نہ تھی اب وہ تمہارے مقتدی ہوں اور چاہئے کہ اپنی پناہ اور اپنے ہتھیار لئے رہیں کافروں کی تمنا ہے کہ کہیں تم اپنے ہتھیاروں اور اپنے اسباب سے غافل ہو جاؤ تو ایک دفعہ تم پر جھک پڑیں اور تم پر مضائقہ نہیں اگر تمہیں مینھ کے سبب تکلیف ہو یا بیمار ہو کہ اپنے ہتھیار کھول رکھو اور اپنی پناہ لئے رہو بے شک اللہ نے کافروں کے لئے خواری کا عذاب تیار کر رکھا ہے (پارہ ۵، النسآء: ۱۰۱-۱۰۲)

942 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: سَأَلْتُهُ هَلْ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ - يَعْنِي صَلاَةَ الخَوْفِ - قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا،

شعیب کا بیان ہے کہ میں نے زہری سے پوچھا: کیا نبی کریم ﷺ نے یہ نماز پڑھی؟ فرمایا کہ سالم نے ہمیں بتایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مسجد کی طرف

942- اطراف الحدیث: 943، 4132، 4133، 4535 سنن نسائی: 1538

قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَوَازَيْنَا الْعَدُوَّ، فَصَافَفْنَا لَهُمْ، فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي لَنَا، فَقَامَتْ طَائِفَةٌ مَعَهُ تُصَلِّي وَأَقْبَلَتْ طَائِفَةٌ عَلَى الْعَدُوِّ، وَرَكَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْ مَعَهُ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ انْصَرَفُوا مَكَانَ الطَّائِفَةِ الَّتِي لَمْ تُصَلِّ، فَجَاءُوا، فَرَكَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمْ رَكْعَةً وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، فَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ، فَرَكَعَ لِنَفْسِهِ رَكْعَةً وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ

جہاد کیا۔ ہم نے دشمن کے سامنے صفیں باندھ لیں تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی۔ ایک جماعت آپ کے ساتھ کھڑی رہی اور دوسری دشمن کے مقابل۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اپنی جماعت والوں کے ساتھ رکوع کیا اور دو سجدے کیے۔ پھر وہ لوگ جماعت کی جانب چلے گئے جنہوں نے نماز نہیں پڑھی تھی۔ وہ آئے تو رسول اللہ ﷺ نے اُن کے ساتھ ایک رکعت کا رکوع اور دو سجدے کیے۔ پھر سلام پھیر دیا۔ پس اُن میں سے ہر جماعت نے خود پڑھی اور رکوع سجدے کیے۔

2 - بَابُ صَلَاةِ الْخَوْفِ رِجَالًا وَرُكْبَانًا

پیدل یا سوار ہو کر نمازِ خوف پڑھنا

رَاجِلٌ قَائِمٌ

راجل سے پیدل مراد ہے۔

943 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقُرَشِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوًا مِنْ قَوْلِ مُجَاهِدٍ: إِذَا اخْتَلَطُوا قِيَامًا، وَزَادَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَإِنْ كَانُوا أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ، فَلْيُصَلُّوا قِيَامًا وَرُكْبَانًا

سعید بن یحییٰ بن سعید قرشی، ان کے والدِ ماجد، ابن جُریج، موسیٰ بن عُقبہ، نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یونہی روایت کی ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ جب لوگوں کا اختلاف ہو جائے تو کھڑے ہو کر اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے یہ بھی مروی کی کہ اگر کفار کی تعداد زیادہ ہو تو کھڑے یا سوار ہو کر نماز پڑھ لی جائے۔

3 - بَابُ يَحْرُسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ

نماز میں ایک دوسرے کی محافظت کرنا

944 - حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

عُبید اللہ بن عُتبہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کھڑے ہوئے اور کچھ لوگ آپ کے سامنے کھڑے

943- صحیح مسلم: 1941، سنن نسائی: 1541

944- سنن نسائی: 1533

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ فَكَبَّرَ وَكَبَّرُوا مَعَهُ وَرَكَعَ وَرَكَعَ نَاسٌ مِنْهُمْ مَعَهُ ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدُوا مَعَهُ ثُمَّ قَامَ لِلثَّانِيَةِ فَقَامَ الَّذِينَ سَجَدُوا وَحَرَسُوا إِخْوَانَهُمْ وَأَتَتِ الطَّائِفَةُ الأُخْرَى، فَرَكَعُوا وَسَجَدُوا مَعَهُ وَالنَّاسُ كُلُّهُمْ فِي صَلَاةٍ وَلَكِنْ يَحْرُسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا

ہو گئے۔ آپ نے تکبیر کہی تو انہوں نے تکبیر کہی، رکوع کیا تو اُن لوگوں نے رکوع کیا، پھر سجدہ کیا تو آپ کے ساتھ انہوں نے بھی سجدہ کیا۔ پھر دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے تو وہ جا کھڑے ہوئے جنہوں نے سجدہ کیا اور اپنے بھائیوں کی حفاظت کی تھی اور وہ دوسری جماعت آ گئی۔ پس انہوں نے آپ کے ساتھ رکوع سجدہ کیا اور سب لوگ نماز میں رہے لیکن ایک دوسرے کی محافظت بھی کرتے رہے۔

4- بَابُ الصَّلَاةِ عِنْدَ مُنَاهَضَةِ الحُصُونِ وَلِقَاءِ العَدُوِّ

قلعوں پر حملہ اور دشمن سے مقابلہ کرتے ہوئے نماز پڑھنا

وَقَالَ الأَوْزَاعِيُّ: إِنْ كَانَ تَهَيَّأَ الفَتْحُ وَلَمْ يَقْدِرُوا عَلَى الصَّلَاةِ صَلَّوْا إِيمَاءً كُلُّ امْرِئٍ لِنَفْسِهِ، فَإِنْ لَمْ يَقْدِرُوا عَلَى الإِيمَاءِ أَخَّرُوا الصَّلَاةَ حَتَّى يَنْكَشِفَ القِتَالُ أَوْ يَأْمَنُوا، فَيُصَلُّوا رَكْعَتَيْنِ، فَإِنْ لَمْ يَقْدِرُوا صَلَّوْا رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ، فَإِنْ لَمْ يَقْدِرُوا لاَ يُجْزِئُهُمُ التَّكْبِيرُ، وَيُؤَخِّرُوهَا حَتَّى يَأْمَنُوا وَبِهِ قَالَ مَكْحُولٌ " وَقَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: " حَضَرْتُ عِنْدَ مُنَاهَضَةِ حِصْنِ تُسْتَرَ عِنْدَ إِضَاءَةِ الفَجْرِ، وَاشْتَدَّ اشْتِعَالُ القِتَالِ، فَلَمْ يَقْدِرُوا عَلَى الصَّلَاةِ فَلَمْ نُصَلِّ إِلَّا بَعْدَ ارْتِفَاعِ النَّهَارِ، فَصَلَّيْنَاهَا وَنَحْنُ مَعَ أَبِي مُوسَى فَفُتِحَ لَنَا، وَقَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: وَمَا يَسُرُّنِي بِتِلْكَ الصَّلَاةِ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا "

اوزاعی نے فرمایا: جب کہ فتح کا یقین ہو۔ اگر نماز پر قدرت نہ ہو تو ہر ایک اشارے سے نماز پڑھ لے اور اگر اشارے پر بھی قدرت نہ ہو تو نماز میں تاخیر کر لیں، حتیٰ کہ لڑائی کا فیصلہ ہو یا محفوظ ہو جائیں تو دو رکعتیں پڑھ لیں۔ اگر اس پر قدرت نہ ہو تو ایک رکعت پڑھیں اور دو سجدے کر لیں۔ اگر اس پر بھی قدرت نہ ہو تو تکبیر کافی نہیں بلکہ محفوظ ہونے تک تاخیر کر لیں۔ مکحول کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: طلوعِ فجر کے وقت جب قلعہ تستر پر حملہ کیا گیا تو محاذ گرم ہو گیا اور نماز پڑھنے کا موقع نہ ملا۔ پس ہم نے نماز نہ پڑھی مگر سورج بلند ہو جانے کے بعد پڑھی اور ہم حضرت ابوموسیٰ کے ساتھ تھے تو ہمیں فتح ہوئی۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اُس نماز کے عوض ہمیں دنیا اپنے ساز و سامان سمیت بھی خوش نہیں کر سکتی۔

945- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ البُخَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُبَارَكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي

ابوسلمہ سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: غزوۂ خندق کے دن حضرت

945- راجع الحدیث: 596

كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: جَاءَ عُمَرُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ، فَجَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ، وَيَقُولُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا صَلَّيْتُ الْعَصْرَ حَتَّى كَادَتِ الشَّمْسُ أَنْ تَغِيبَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَأَنَا وَاللَّهِ مَا صَلَّيْتُهَا بَعْدُ قَالَ: فَنَزَلَ إِلَى بُطْحَانَ، فَتَوَضَّأَ وَصَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَابَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ بَعْدَهَا

عمر آئے اور کفارِ قریش کو بُرا بھلا کہنے لگے اور عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! میں نے عصر کی نماز نہیں پڑھی حتیٰ کہ سورج غروب ہونے کے قریب ہوگیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ خدا کی قسم، میں نے بھی اب تک یہ نماز نہیں پڑھی ہے۔ پس بطحان کی طرف اُترے تو وضو کیا اور سورج غروب ہونے کے بعد عصر کی نماز پڑھی۔ پھر اُس کے بعد مغرب کی نماز پڑھی۔

5- بَابُ صَلَاةِ الطَّالِبِ وَالْمَطْلُوبِ رَاكِبًا وَإِيمَاءً

پیچھا کرنے یا ہونے کی صورت میں سواری پر یا اشارے سے نماز پڑھنا

وَقَالَ الْوَلِيدُ: ذَكَرْتُ لِلْأَوْزَاعِيِّ صَلَاةَ شُرَحْبِيلَ بْنِ السِّمْطِ وَأَصْحَابِهِ عَلَى ظَهْرِ الدَّابَّةِ، فَقَالَ: كَذَلِكَ الْأَمْرُ عِنْدَنَا إِذَا تُخُوِّفَ الْفَوْتُ وَاحْتَجَّ الْوَلِيدُ: بِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدٌ الْعَصْرَ إِلَّا فِي بَنِي قُرَيْظَةَ

ولید کا بیان ہے کہ میں نے اوزاعی سے شرحبیل بن سمط اور اُن کے ساتھیوں کی نماز کا ذکر کیا جو سواری کی پیٹھ پر پڑھی تھی۔ فرمایا کہ ہمارے نزدیک یہی حکم ہے جب کہ نکل جانے کا خوف ہو اور ولید نے نبی کریم ﷺ کے اس ارشادِ گرامی کو دلیل بنایا ہے کہ کوئی عصر کی نماز نہ پڑھے مگر بنی قریظہ میں۔

000- باب

باب

946 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَا لَمَّا رَجَعَ مِنَ الْأَحْزَابِ: لَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدٌ الْعَصْرَ إِلَّا فِي بَنِي قُرَيْظَةَ فَأَدْرَكَ بَعْضَهُمُ الْعَصْرُ فِي الطَّرِيقِ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا نُصَلِّي حَتَّى نَأْتِيَهَا، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: بَلْ نُصَلِّي، لَمْ يُرَدْ مِنَّا ذَلِكَ، فَذُكِرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ يُعَنِّفْ وَاحِدًا مِنْهُمْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہم سے فرمایا جب کہ غزوہ احزاب سے واپس لوٹے کہ کوئی عصر کی نماز نہ پڑھے مگر بنی قریظہ میں۔ ہم میں سے کچھ نے کہا کہ ہم تو وہیں پہنچ کر نماز پڑھیں گے جب کہ دوسرے حضرات نے کہا کہ ہم تو یہیں پڑھیں گے کیونکہ آپ کا منشاء یہ نہیں تھا۔ نبی کریم ﷺ سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ نے کسی پر بھی اعتراض نہ کیا۔

6- بَابُ التَّكْبِيرِ وَالْغَلَسِ بِالصُّبْحِ،

شب خون اور جنگ کے وقت تکبیر،

946- اطراف الحدیث: 4119، صحیح مسلم: 4577

وَالصَّلاَةِ عِنْدَ الإِغَارَةِ وَالحَرْبِ

947 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ العَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، وَثَابِتٍ البُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الصُّبْحَ بِغَلَسٍ، ثُمَّ رَكِبَ فَقَالَ: "اللَّهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ، إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ: (فَسَاءَ صَبَاحُ المُنْذَرِينَ) (الصافات: 177) " فَخَرَجُوا يَسْعَوْنَ فِي السِّكَكِ وَيَقُولُونَ: مُحَمَّدٌ وَالخَمِيسُ - قَالَ: وَالخَمِيسُ الجَيْشُ - فَظَهَرَ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَتَلَ المُقَاتِلَةَ وَسَبَى الذَّرَارِيَّ، فَصَارَتْ صَفِيَّةُ لِدِحْيَةَ الكَلْبِيِّ، وَصَارَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ تَزَوَّجَهَا، وَجَعَلَ صَدَاقَهَا عِتْقَهَا " فَقَالَ عَبْدُ العَزِيزِ لِثَابِتٍ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ أَنْتَ سَأَلْتَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ: مَا أَمْهَرَهَا؟ قَالَ: أَمْهَرَهَا نَفْسَهَا، فَتَبَسَّمَ

اندھیرا، صبح اور نماز

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھ لی۔ پڑھ کر سوار ہوئے اور کہا: اللہ اکبر خیبر تباہ ہوگیا۔ ہم جس قوم کے میدان میں اُترتے ہیں تو ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح اچھی نہیں ہوتی ہے۔ وہ نکلے اور گلیوں میں یہ کہہ رہے تھے: محمد اور فوج راوی کا بیان ہے کہ اَلْخَمِیْس فوج۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن پر غلبہ پایا۔ پس لڑنے والوں کو قتل اور عورتوں بچوں کو قید کرلیا۔ چنانچہ حضرت دحیہ کلبی کے حصے میں حضرت صفیہ آئیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوگئیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے نکاح فرمالیا اور ان کی آزادی کو اُن کا مہر قرار دیا۔ عبدالعزیز نے ثابت سے کہا: اے ابو محمد! کیا آپ نے حضرت انس سے پوچھا کہ اُن کا مہر کیا مقرر ہوا؟ فرمایا کہ اُن کی ذات۔ اس پر وہ مسکرائے۔

☆☆☆☆☆

947- راجع الحدیث: 371، سنن نسائی: 504

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

13-أَبْوَابُ الْعِيدَيْنِ

عیدین کا بیان

1-بَابٌ: فِي الْعِيدَيْنِ وَالتَّجَمُّلِ فِيهِ

948 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، قَالَ: أَخَذَ عُمَرُ جُبَّةً مِنْ إِسْتَبْرَقٍ تُبَاعُ فِي السُّوقِ، فَأَخَذَهَا، فَأَتَى بِهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْتَعْ هَذِهِ تَجَمَّلْ بِهَا لِلْعِيدِ وَالوُفُودِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّمَا هَذِهِ لِبَاسُ مَنْ لاَ خَلاَقَ لَهُ» فَلَبِثَ عُمَرُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَلْبَثَ، ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجُبَّةِ دِيبَاجٍ، فَأَقْبَلَ بِهَا عُمَرُ، فَأَتَى بِهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ: إِنَّكَ قُلْتَ: «إِنَّمَا هَذِهِ لِبَاسُ مَنْ لاَ خَلاَقَ لَهُ» وَأَرْسَلْتَ إِلَيَّ بِهَذِهِ الجُبَّةِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «تَبِيعُهَا أَوْ تُصِيبُ بِهَا حَاجَتَكَ»

عیدین اور اُن میں خوشی کے اظہار کا حکم

سالم بن عبداللہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک ریشمی جُبّہ لیا اور اُسے لے کر رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ اسے خرید لیجیے اور اسے عید اور وفود کی آمد کے وقت پہنا کیجیے رسول اللہ ﷺ نے اُن سے فرمایا: یہ اُن لوگوں کا لباس ہے جن کا آخرت میں حصّہ نہ ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ٹھہرے رہے جب تک کہ اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے انھیں ایک ریشمی جُبّہ بھیجا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُسے لے کر رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے تو فرمایا تھا کہ یہ اُن کا لباس ہے جن کا آخرت میں حصہ نہ ہو اور پھر یہ جُبّہ میرے لیے بھیج دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اُن سے فرمایا: اسے فروخت کر کے اپنی ضرورت پوری کر لو۔

فائدہ: عید عَوْدٌ سے بنا، بمعنی لوٹنا، چونکہ یہ خوشی کا دن ہے اس لیے نیک فالی کے لیے اسے عید کہا گیا یعنی بار بار لوٹنے والی، اب ہر خوشی کے اجتماع کو عید کہہ دیتے ہیں جیسے عید میلاد، عید معراج، ایک شاعر کہتا ہے۔ شعر

عِيدٌ وَعِيدٌ وَعِيدٌ صِرْنَ مُجْتَمِعًا وَجْهُ الْحَبِيبِ يَوْمَ الْعِيدِ وَالْجُمَعِ

قرآن شریف میں ہے "تَكُونُ لَنَا عِيدًا لِأَوَّلِنَا وَآخِرِنَا"۔ نماز عید واجب ہے عید الفطر عبادات رمضان کی توفیق ملنے کے شکریے کی ہے، رب تعالیٰ فرماتا ہے: "وَلِتُكَبِّرُوا اللهَ عَلَى مَا هَدَاكُمْ" اور بقر عید حضرت ابراہیم واسماعیل علیہما الصلوٰۃ والسلام کی کامیابی کے شکریہ میں۔ ابن حبان وغیرہ میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ۲ھ میں جب کہ شعبان میں روزۂ رمضان فرض ہوئے، پہلے نماز عید پڑھی، پھر بقر عید۔ نماز عید کے شرائط جمعہ کے سے ہیں، ہاں خطبۂ جمعہ

شرط ہے اور خطبۂ عید سنت، خطبۂ جمعہ نماز سے پہلے ہے اور خطبۂ عید نماز کے بعد۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر کبھی نہ چھوڑی، بقر عید حج میں چھوڑی کیونکہ حاجی پر نماز بقر عید نہیں۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۶۵۲)

2 - بَابُ الْحِرَابِ وَالدَّرَقِ يَوْمَ الْعِيدِ

عید کے روز برچھیاں اور ڈھالیں

949 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَمْرٌو، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَسَدِيَّ، حَدَّثَهُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِي جَارِيَتَانِ تُغَنِّيَانِ بِغِنَاءِ بُعَاثَ، فَاضْطَجَعَ عَلَى الْفِرَاشِ، وَحَوَّلَ وَجْهَهُ وَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ، فَانْتَهَرَنِي وَقَالَ: مِزْمَارَةُ الشَّيْطَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: دَعْهُمَا، فَلَمَّا غَفَلَ غَمَزْتُهُمَا فَخَرَجَتَا.

عُروہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میرے پاس دو بچیاں جنگِ بعاث کے ترانے گا رہی تھیں۔ آپ بستر پر آرام فرما ہوئے اور رخ پھیر لیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور انہوں نے مجھے ڈانٹا اور فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے پاس شیطانی کام رسول اللہ ﷺ نے اُن کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اسے رہنے دو۔ جب توجہ نہ رہی تو میں نے لڑکیوں کو چلے جانے کا اشارہ کیا۔

950 - وَكَانَ يَوْمَ عِيدٍ يَلْعَبُ السُّودَانُ بِالدَّرَقِ وَالْحِرَابِ، فَإِمَّا سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِمَّا قَالَ: تَشْتَهِينَ تَنْظُرِينَ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَأَقَامَنِي وَرَاءَهُ، خَدِّي عَلَى خَدِّهِ، وَهُوَ يَقُولُ: دُونَكُمْ يَا بَنِي أَرْفِدَةَ حَتَّى إِذَا مَلِلْتُ، قَالَ: حَسْبُكِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَاذْهَبِي

وہ حبشیوں کی عید کا دن تھا جو ڈھالوں اور برچھیوں سے کھیلتے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا یا آپ نے خود فرمایا: تم دیکھنا چاہتی ہو؟ عرض کی، ہاں۔ آپ نے مجھے اپنے پیچھے کھڑا کر لیا اور میرا رخسار آپ کے رخسار پر تھا اور آپ فرماتے: اے بنی ارفدہ! اور دکھاؤ۔ حتیٰ کہ مجھے اکتاہٹ ہونے لگی تو مجھ سے فرمایا: بس عرض کی، ہاں۔ فرمایا: تو جاؤ۔

3 - بَابُ سُنَّةِ الْعِيدَيْنِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ

مسلمانوں کے لیے عید کی سُنتیں

951 - حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ،

شعبی سے مروی ہے کہ حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ

949- انظر الحدیث: 3931,3530,2907,987,952 صحیح مسلم: 2062

950- راجع الحدیث: 949,454

951- انظر الحدیث: 6673,5563,5560,5557,5556,5545,983,976,968,965,955

قَالَ: أَخْبَرَنِي زُبَيْدٌ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ: إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ مِنْ يَوْمِنَا هَذَا أَنْ نُصَلِّيَ، ثُمَّ نَرْجِعَ، فَنَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا

عنہ نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا۔ فرمایا کہ اس دن کا آغاز ہم نماز پڑھنے سے کرتے ہیں۔ پھر واپس لوٹ کر قربانی کرتے ہیں۔ جس نے ہماری طرح کیا اُس نے ہمارے طریقے کو پالیا۔

فائدہ: اضحیہ ضحوٌ سے بنا، بمعنی دن چڑھنا اسی لیے نماز چاشت کو ضحیٰ کہا جاتا ہے، چونکہ قربانی بقرعید کے دن شہروں میں قریبًا دوپہر ہی کو ہوتی ہے اس لیے اسے اضحیہ کہتے ہیں۔ اس کی جمع اضاحی بھی ہے اور ضحایا بھی۔ قربانی صرف بقرعید کے دنوں میں بہ نیتِ عبادت جانور ذبح کرنے کا نام ہے حج کے ذبیحے خواہ ہدی ہو یا قران وتمتع کا خون یا حج کے جرموں کا کفارہ ان میں سے کوئی قربانی نہیں کیونکہ حاجی مسافر ہوتے ہیں اور مسافر پر قربانی نہیں اسی لیے ان ذبیحوں کے نام ہی علیحدہ ہیں: دم قران، دم تمتع، دم جنایت، ہدی وغیرہ، شریعت میں انہیں اضحیہ کہیں نہیں کہا گیا، نیز وہ تمام جانور صرف حرم شریف میں ہی ذبح ہوسکتے ہیں، اور قربانی ہر جگہ حنفیوں کے نزدیک ہر مسلمان آزاد، مالدار مقیم پر قربانی واجب ہے، بعض اماموں کے ہاں سنت مؤکدہ ہے، امام صاحب کے ہاں غنی پر واجب ہے، فقیر پر سنت، مگر مذہب حنفی نہایت قوی ہے کیونکہ رب تعالیٰ نے فرمایا: "فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ" یعنی آپ نماز پڑھیں اور قربانی کریں۔ اِنْحَرْ صیغۂ امر ہے جو وجوب کے لیے آتا ہے، نیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ہمیشہ قربانی کی، نیز قربانی نہ کرنے والوں پر سخت ناراضی کا اظہار فرمایا۔ لہٰذا حق یہ ہے کہ قربانی واجب ہے، اس زمانہ کے بعض بے دین ہندو نواز مسلمان ہزار حیلہ بہانوں سے پاکستان میں قربانی روکنا چاہتے ہیں کبھی کہتے ہیں قربانی صرف مکہ میں ہے، حالانکہ رب نے فرمایا: "فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ"۔ نماز مکہ سے خاص نہیں تو قربانی مکہ معظمہ سے خاص کیوں ہوگی، کبھی کہتے ہیں کہ اس میں قوم کا پیسہ بہت برباد ہوتا ہے یہ رقم کالجوں، اسکولوں پر خرچ کی جائے، یعنی سینما، شادی بیاہ کی حرام رسوم، پان سگریٹ کے شوق قوم کو برباد نہیں کرتے قربانی کرتی ہے۔ بہت ممکن ہے کہ یہ بے دین آئندہ اسی بہانہ سے حج بھی بند کرنے لگیں گے۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ بھارت کی حکومت گائے کی قربانی بند کرچکی ہے۔ اب اس کا منشاء یہ ہے کہ اصل قربانی جو شعار اسلامی ہے ختم کردیا جائے، پھر نماز واذان بند کرنے کی باری آئے گی مگر اپنی بدنامی کے خوف سے اس نے یہ مسئلہ اپنے زرخرید پٹھوؤں کے ذریعہ پاکستان میں اٹھوایا تاکہ اگر یہاں بند ہوجائے تو وہاں آسانی سے بند ہوسکے مگر ان شاء اللہ تعالیٰ دین مصطفوی کا چراغ ہمیشہ روشن رہے گا۔ دیکھو مروان کی کوشش سے خطبہ عید نماز سے پہلے نہ ہوسکا۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۶۷۹)

952 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ:

ہشام نے اپنے والدِ ماجد سے روایت کی ہے کہ

صحیح مسلم: 5042تا5049' سنن ابوداؤد: 2800, 2801' سنن ترمذی: 1508' سنن نسائی: 4407, 4406,1580,1569,1562

952- راجع الحدیث: 949' صحیح مسلم: 558' سنن ابن ماجہ: 1897

حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ وَعِنْدِي جَارِيَتَانِ مِنْ جَوَارِي الأَنْصَارِ تُغَنِّيَانِ بِمَا تَقَاوَلَتِ الأَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثَ، قَالَتْ: وَلَيْسَتَا بِمُغَنِّيَتَيْنِ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَمَزَامِيرُ الشَّيْطَانِ فِي بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَلِكَ فِي يَوْمِ عِيدٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَبَا بَكْرٍ، إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدًا وَهَذَا عِيدُنَا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور میرے پاس انصار کی دو بچیاں گا رہی تھیں وہ جو انصار نے جنگِ بُعاث میں بہادری دکھائی تھی۔ وہ فرماتی ہیں کہ یہ گانے والی نہ تھیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے گھر میں شیطانی باجہ اور یہ عید کے روز کا واقعہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر قوم کی عید ہوتی ہے اور یہ ہماری عید ہے۔

4-بَابُ الأَكْلِ يَوْمَ الفِطْرِ قَبْلَ الخُرُوجِ

عید الفطر کو جانے سے پہلے کھانا

953 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ يَغْدُو يَوْمَ الفِطْرِ حَتَّى يَأْكُلَ تَمَرَاتٍ وَقَالَ مُرَجَّأُ بْنُ رَجَاءٍ، حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسٌ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَيَأْكُلُهُنَّ وِتْرًا

محمد بن عبدالرحیم، سعید بن سلیمان، ہشیم، عُبید اللہ بن ابوبکر بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: عید الفطر کے دن رسول اللہ ﷺ اُس وقت تک عیدگاہ کو تشریف نہ لے جاتے جب تک چند کھجوریں تناول نہ فرما لیتے۔ مرجّیٰ بن رجاء عُبید اللہ بن ابوبکر، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے مروی کی ہے کہ آپ طاق عدد میں تناول فرمایا کرتے۔

5-بَابُ الأَكْلِ يَوْمَ النَّحْرِ

قربانی کے دن کھانا

954 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلاَةِ فَلْيُعِدْ، فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: هَذَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو نمازِ عید پہلے قربانی کر لے وہ دوبارہ کرے۔ ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی کہ اس دن گوشت کی رغبت ہوتی ہے اور

953- سنن ابن ماجه: 1755

954- انظر الحديث: 984، 5546، 5549، 5561، صحيح مسلم: 5052، 5054، 5054، سنن نسائی: 4400، 4408، سنن ابن ماجه: 3151

يَوْمٌ يُشْتَهَى فِيهِ اللَّحْمُ، وَذَكَرَ مِنْ جِيرَانِهِ، فَكَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَّقَهُ، قَالَ: وَعِنْدِي جَذَعَةٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ، فَرَخَّصَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلاَ أَدْرِي أَبَلَغَتِ الرُّخْصَةُ مَنْ سِوَاهُ أَمْ لاَ

اپنے پڑوسیوں کا ذکر کیا۔ نبی کریم ﷺ نے اُس کی تصدیق فرمائی۔ عرض کی کہ میرے پاس بھیڑ کا ایک سالہ بچہ ہے جو مجھے گوشت والی دو بکریوں سے محبوب ہے۔ پس نبی کریم ﷺ نے اُس کی رخصت عطا فرمادی۔ مجھے علم نہیں کہ یہ رخصت دوسروں کے لیے بھی ہے یا نہیں۔

955 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ البَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الأَضْحَى بَعْدَ الصَّلاَةِ، فَقَالَ: مَنْ صَلَّى صَلاَتَنَا، وَنَسَكَ نُسُكَنَا، فَقَدْ أَصَابَ النُّسُكَ، وَمَنْ نَسَكَ قَبْلَ الصَّلاَةِ، فَإِنَّهُ قَبْلَ الصَّلاَةِ وَلاَ نُسُكَ لَهُ ، فَقَالَ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ خَالُ البَرَاءِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَإِنِّي نَسَكْتُ شَاتِي قَبْلَ الصَّلاَةِ، وَعَرَفْتُ أَنَّ اليَوْمَ يَوْمُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ، وَأَحْبَبْتُ أَنْ تَكُونَ شَاتِي أَوَّلَ مَا يُذْبَحُ فِي بَيْتِي، فَذَبَحْتُ شَاتِي وَتَغَدَّيْتُ قَبْلَ أَنْ آتِيَ الصَّلاَةَ، قَالَ: شَاتُكَ شَاةُ لَحْمٍ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَإِنَّ عِنْدَنَا عَنَاقًا لَنَا جَذَعَةً هِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ شَاتَيْنِ، أَفَتَجْزِي عَنِّي؟ قَالَ: نَعَمْ وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ

شعبی سے مروی ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے عیدالاضحیٰ کے دن نماز کے بعد خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: جس نے ہماری طرح نماز پڑھی اور ہماری طرح قربانی کی، اُس کی قربانی صحیح ہوگئی اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کی تو وہ نماز سے پہلے ہے لہٰذا اُس کی قربانی نہیں ہوئی۔ حضرت براء کے ماموں جان حضرت ابوبُردہ بن نیار نے عرض کی کہ یارسول اللہ ﷺ! میں نے اپنی بکری نماز سے پہلے ذبح کرلی، یہ سوچتے ہوئے کہ دن کھانے پینے کا ہے اور میں نے چاہا کہ میری بکری پہلی ہو جو گھر میں ذبح کی جائے لہٰذا میں نے اپنی بکری ذبح کی اور نماز کے لیے حاضر ہونے سے پہلے اُسے کھا بھی لیا۔ فرمایا کہ تمہاری بکری گوشت کھانے کے لیے ہوئی۔ عرض کی کہ یارسول اللہ ﷺ! ہمارے پاس ایک سالہ بھیڑ کا بچہ ہے جو مجھے دو بکریوں سے محبوب ہے کیا وہ مجھے کفایت کرجائے گا؟ فرمایا: ہاں اور تمہارے بعد کسی کو کفایت نہیں کرے گا۔

6 - بَابُ الخُرُوجِ إِلَى المُصَلَّى بِغَيْرِ مِنْبَرٍ

بغیر منبر کے عیدگاہ کی طرف جانا

راجع الحدیث: 951

956 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالأَضْحَى إِلَى الْمُصَلَّى، فَأَوَّلُ شَيْءٍ يَبْدَأُ بِهِ الصَّلاَةُ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ، فَيَقُومُ مُقَابِلَ النَّاسِ، وَالنَّاسُ جُلُوسٌ عَلَى صُفُوفِهِمْ فَيَعِظُهُمْ، وَيُوصِيهِمْ، وَيَأْمُرُهُمْ، فَإِنْ كَانَ يُرِيدُ أَنْ يَقْطَعَ بَعْثًا قَطَعَهُ، أَوْ يَأْمُرَ بِشَيْءٍ أَمَرَ بِهِ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: فَلَمْ يَزَلِ النَّاسُ عَلَى ذَلِكَ حَتَّى خَرَجْتُ مَعَ مَرْوَانَ - وَهُوَ أَمِيرُ الْمَدِينَةِ - فِي أَضْحًى أَوْ فِطْرٍ، فَلَمَّا أَتَيْنَا الْمُصَلَّى إِذَا مِنْبَرٌ بَنَاهُ كَثِيرُ بْنُ الصَّلْتِ، فَإِذَا مَرْوَانُ يُرِيدُ أَنْ يَرْتَقِيَهُ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ، فَجَبَذْتُ بِثَوْبِهِ، فَجَبَذَنِي، فَارْتَفَعَ، فَخَطَبَ قَبْلَ الصَّلاَةِ، فَقُلْتُ لَهُ: غَيَّرْتُمْ وَاللَّهِ، فَقَالَ أَبَا سَعِيدٍ: قَدْ ذَهَبَ مَا تَعْلَمُ، فَقُلْتُ: مَا أَعْلَمُ وَاللَّهِ خَيْرٌ مِمَّا لاَ أَعْلَمُ، فَقَالَ: إِنَّ النَّاسَ لَمْ يَكُونُوا يَجْلِسُونَ لَنَا بَعْدَ الصَّلاَةِ، فَجَعَلْتُهَا قَبْلَ الصَّلاَةِ

عیاض بن عبداللہ بن ابوسرح سے مروی ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ عید الفطر یا عید الاضحیٰ کے دن عیدگاہ تشریف لے جاتے تو اولاً یہ کام ہوتا کہ نماز پڑھنے کے بعد لوگوں کے سامنے جلوہ افروز ہوتے اور لوگ اپنی صفوں میں بیٹھے رہتے۔ آپ انہیں وعظ و نصیحت فرماتے اور حکم فرماتے۔ اگر کوئی لشکر بھیجنا یا حکم جاری کرنا ہوتا تو اُس کا حکم فرماتے۔ پھر واپس تشریف لاتے۔ حضرت ابوسعید نے فرمایا کہ مسلمانوں کا ہمیشہ اسی پر عمل رہا حتیٰ کہ میں عید الاضحیٰ یا عید الفطر کے لیے مروان کے ساتھ نکلا جو مدینہ منورہ کا حاکم تھا۔ جب ہم عیدگاہ میں آئے تو اُس کے لیے کثیر بن صلت نے منبر بنا رکھا تھا۔ جب مروان نے اُس پر چڑھنا چاہا تو میں نے اس کا کپڑا پکڑ کر کھینچا۔ وہ مجھ سے چھڑا کر چڑھ گیا اور نماز سے پہلے خطبہ دیا۔ میں نے اُس سے کہا کہ تم نے سُنّت کو بدل دیا، خدا کی قسم۔ اُس نے کہا: اے ابوسعید! جو آپ کو معلوم ہے وہ بات چلی گئی۔ میں نے کہا کہ خدا کی قسم، مجھے جو معلوم ہے وہ اُس سے بہتر ہے جو مجھے نہیں معلوم۔ اُس نے کہا کہ لوگ نماز کے بعد ہمارے لیے نہیں بیٹھتے لہٰذا میں نے اِسے نماز سے پہلے کر دیا۔

7- بَابُ الْمَشْيِ وَالرُّكُوبِ إِلَى الْعِيدِ، وَالصَّلاَةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلاَ إِقَامَةٍ

عید کے لیے پیدل اور سوار ہو کر جانا اور وہ بغیر اذان و اقامت کے ہے

957 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، قَالَ:

ابراہیم بن مُنذر حِزامی، انس بن عیاض، عُبید اللہ،

956- راجع الحديث:304

957- انظر الحديث:963

حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي فِي الأَضْحَى وَالفِطْرِ، ثُمَّ يَخْطُبُ بَعْدَ الصَّلاَةِ

نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الاضحیٰ اور عید الفطر میں نماز پڑھا کرتے۔ پھر نماز کے بعد خطبہ ارشاد فرماتے۔

958 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الفِطْرِ، فَبَدَأَ بِالصَّلاَةِ قَبْلَ الخُطْبَةِ

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا، کہا کہ ہمیں ہشام نے بتایا کہ ابن جریج نے انہیں بتایا، انہوں نے کہا کہ مجھے عطاء بن ابی رباح نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ آپ کو میں نے یہ کہتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن عیدگاہ تشریف لے گئے تو پہلے نماز پڑھی پھر خطبہ پڑھا۔

959 - قَالَ: وَأَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، أَرْسَلَ إِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ فِي أَوَّلِ مَا بُويِعَ لَهُ إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ يُؤَذَّنُ بِالصَّلاَةِ يَوْمَ الفِطْرِ، إِنَّمَا الخُطْبَةُ بَعْدَ الصَّلاَةِ

اور مجھے بتایا کہ حضرت ابن عباس نے ایک شخص کو حضرت ابن زبیر کے پاس بھیجا جب کہ ابھی اُن کے لیے بیعت لی جارہی تھی کہ عید الفطر کے لیے اذان نہیں دی جاتی اور خطبہ نماز کے بعد ہے۔

960 - وَأَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالاَ: لَمْ يَكُنْ يُؤَذَّنُ يَوْمَ الفِطْرِ وَلاَ يَوْمَ الأَضْحَى

اور مجھے عطاء نے حضرت ابن عباس اور حضرت جابر بن عبداللہ کے حوالے سے بتایا کہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے لیے اذان نہیں دی جاتی۔

961 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَبَدَأَ بِالصَّلاَةِ، ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ بَعْدُ، فَلَمَّا فَرَغَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ، فَأَتَى النِّسَاءَ، فَذَكَّرَهُنَّ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى يَدِ بِلاَلٍ، وَبِلاَلٌ بَاسِطٌ ثَوْبَهُ يُلْقِي فِيهِ النِّسَاءُ صَدَقَةً قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَتَرَى حَقًّا عَلَى

حضرت جابر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تو آغاز نماز سے فرمایا۔ پھر اس کے بعد لوگوں کو خطبہ دیا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو عورتوں کی جانب تشریف لائے اور حضرت بلال کے ہاتھ کا سہارا لیا ہوا تھا اور حضرت بلال نے اپنا کپڑا پھیلا رکھا تھا جس میں عورتیں صدقہ ڈالتی تھیں۔ میں

-958 انظر الحدیث: 978,961 صحیح مسلم: 2044 سنن ابو داؤد: 1141

-960 راجع الحدیث: 959

-961 راجع الحدیث: 958

الْإِمَامِ الْآنَ: أَنْ يَأْتِيَ النِّسَاءَ فَيُذَكِّرَهُنَّ حِينَ يَفْرُغُ، قَالَ: إِنَّ ذَلِكَ لَحَقٌّ عَلَيْهِمْ وَمَا لَهُمْ أَنْ لاَ يَفْعَلُوا

نے عطاء سے کہا کہ کیا آپ کے نزدیک اب بھی یہ امام کے لیے لازم ہے کہ فراغت کے بعد عورتوں کے پاس جائے اور انہیں نصیحت کرے؟ فرمایا کہ یہ اُن کے لیے ضروری ہے لیکن نجانے انہیں کیا ہوا کہ ایسا نہیں کرتے۔

8-بَابُ الْخُطْبَةِ بَعْدَ الْعِيدِ

خطبہ نمازِ عید کے بعد ہے

962 - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، فَكُلُّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ قَبْلَ الْخُطْبَةِ

طاؤس سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نمازِ عید میں رسول اللہ ﷺ، حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ حاضر ہوا۔ سب ہی خطبہ سے پہلے نماز پڑھا کرتے تھے۔

963 - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يُصَلُّونَ الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ

یعقوب بن ابراہیم، ابواُسامہ، عُبید اللہ، نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر نمازِ عیدین خطبہ سے پہلے پڑھا کرتے۔

964 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمَ الْفِطْرِ رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلاَ بَعْدَهَا، ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلاَلٌ، فَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ، فَجَعَلْنَ يُلْقِينَ تُلْقِي الْمَرْأَةُ خُرْصَهَا وَسِخَابَهَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے عیدالفطر کی دو رکعتیں پڑھیں۔ اُن سے پہلے یا بعد کوئی نماز نہیں پڑھی۔ پھر عورتوں کی طرف تشریف لائے اور آپ کے ساتھ حضرت بلال تھے تو اُنہیں صدقہ کا حکم دیا۔ پس وہ ڈالنے لگیں کوئی اپنی بالی اور کوئی اپنا ہار۔

962- راجع الحدیث:98' صحیح مسلم:2041' سنن ابو داؤد:1147' سنن ابن ماجہ:2174

963- راجع الحدیث:958' صحیح مسلم:2049' سنن ترمذی:531' سنن ابن ماجہ:1276

964- انظر الحدیث:98' صحیح مسلم:2054' سنن ابو داؤد:1159' سنن ترمذی:537' سنن نسائی:1586' سنن ابن ماجہ:1291

965 - حَدَّثَنَا آدَمُ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُبَيْدٌ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ فِي يَوْمِنَا هَذَا أَنْ نُصَلِّيَ، ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ، فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا، وَمَنْ نَحَرَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَإِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ قَدَّمَهُ لِأَهْلِهِ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِي شَيْءٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ: يَا رَسُولَ اللهِ، ذَبَحْتُ وَعِنْدِي جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ، فَقَالَ: اجْعَلْهُ مَكَانَهُ وَلَنْ تُوفِيَ أَوْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس دن جس چیز کے ساتھ ہم سب سے پہلے آغاز کرتے ہیں وہ یہی ہے کہ ہم نماز پڑھتے ہیں۔ پھر واپس جا کر قربانی کرتے ہیں جس نے اس طرح کیا اُس نے ہمارے طریقے کو پالیا اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کی تو وہ صرف گوشت ہے جو اپنے اہل وعیال کے لیے تیار کیا۔ قربانی کا اِس میں کوئی حصہ نہیں۔ انصار میں سے ایک شخص نے عرض کی جس کو ابو بُردہ بن نیاز کہا جاتا تھا: یا رسول اللہ! میں ذبح کر بیٹھا اور میرے پاس ایک سالہ بھیڑ کا بچہ ہے جو دو سالہ سے بہتر ہے۔ فرمایا کہ اُس کی جگہ کرلو اور تمہارے بعد اور کسی کے لیے کافی یا جائز نہیں۔

9 - بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ حَمْلِ السِّلَاحِ فِي الْعِيدِ وَالْحَرَمِ

عیدگاہ اور حرم میں ہتھیار لے جانا مکروہ ہے

وَقَالَ الْحَسَنُ: نُهُوا أَنْ يَحْمِلُوا السِّلَاحَ يَوْمَ عِيدٍ إِلَّا أَنْ يَخَافُوا عَدُوًّا

حسن بصری نے فرمایا کہ عید کے دن ہتھیار لے جانے سے منع فرمایا گیا ہے مگر جب کہ دشمن کا خوف ہو۔

966 - حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ يَحْيَى أَبُو السُّكَيْنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُوقَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ حِينَ أَصَابَهُ سِنَانُ الرُّمْحِ فِي أَخْمَصِ قَدَمِهِ، فَلَزِقَتْ قَدَمُهُ بِالرِّكَابِ، فَنَزَلْتُ، فَنَزَعْتُهَا وَذَلِكَ بِمِنًى، فَبَلَغَ الْحَجَّاجَ فَجَعَلَ يَعُودُهُ، فَقَالَ الْحَجَّاجُ: لَوْ نَعْلَمُ مَنْ أَصَابَكَ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: أَنْتَ أَصَبْتَنِي قَالَ: وَكَيْفَ؟ قَالَ: حَمَلْتَ السِّلَاحَ فِي يَوْمٍ لَمْ

سعید بن جُبیر سے مروی ہے کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ تھا جب کہ اُن کے تلوے میں نیزے کی نوک چُبھی۔ اُن کا پیر رکاب سے جُڑ گیا تو میں نے اُتر کر الگ کیا تھا اور یہ منیٰ میں ہوا۔ حجاج کو جب یہ اطلاع ہوئی تو عیادت کے لیے آیا۔ حجاج نے کہا: کاش! ہمیں علم ہوتا کہ آپ کو یہ ازیت کس نے پہنچائی ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آپ نے پہنچائی ہے۔ اُس نے کہا: کیسے؟ فرمایا کہ آپ نے ایسے

-965 راجع الحديث:951

-966 انظر الحديث:967

يَكُنْ يُحْمَلُ فِيهِ، وَأَدْخَلْتَ السِّلَاحَ الْحَرَمَ وَلَمْ يَكُنِ السِّلَاحُ يُدْخَلُ الْحَرَمَ

دن ہتھیار اُٹھائے جس میں اُٹھائے نہیں جاتے اور حرم میں ہتھیار لے گئے جب کہ حرم میں ہتھیار نہیں لئے جاتے۔

967 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: دَخَلَ الْحَجَّاجُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ وَأَنَا عِنْدَهُ فَقَالَ: كَيْفَ هُوَ؟ فَقَالَ: صَالِحٌ. فَقَالَ: مَنْ أَصَابَكَ؟ قَالَ: أَصَابَنِي مَنْ أَمَرَ بِحَمْلِ السِّلَاحِ فِي يَوْمٍ لَا يَحِلُّ فِيهِ حَمْلُهُ يَعْنِي الْحَجَّاجَ

سعید بن عمرو سے مروی ہے کہ حجاج حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں اُن کے پاس تھا۔ اُس نے کہا: کیا حال ہے؟ فرمایا: اچھا ہے۔ کہا کہ آپ کو کس نے ازیت پہنچائی؟ فرمایا کہ اُس نے پہنچائی جس نے ایسے روز ہتھیار اُٹھانے کا حکم دیا جس روز اُٹھانا جائز نہیں یعنی حجاج نے۔

10 - بَابُ التَّبْكِيرِ إِلَى الْعِيدِ

نمازِ عید کے لیے جلدی کرنا

وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُسْرٍ: إِنْ كُنَّا فَرَغْنَا فِي هَذِهِ السَّاعَةِ وَذَلِكَ حِينَ التَّسْبِيحِ

عبداللہ بن بُسر نے فرمایا کہ ہم اس وقت فارغ ہوجایا کرتے یعنی اُس وقت جب تسبیح پڑھتے۔

968 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ زُبَيْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ: خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ، قَالَ: إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ بِهِ فِي يَوْمِنَا هَذَا أَنْ نُصَلِّيَ، ثُمَّ نَرْجِعَ، فَنَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا، وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ، فَإِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ عَجَّلَهُ لِأَهْلِهِ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِي شَيْءٍ . فَقَامَ خَالِي أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَنَا ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أُصَلِّيَ وَعِنْدِي جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ قَالَ: " اجْعَلْهَا مَكَانَهَا - أَوْ قَالَ: اذْبَحْهَا - وَلَنْ تَجْزِيَ جَذَعَةٌ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ "

حضرت براء عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ قربانی کے دن نبی کریم ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا تو فرمایا: اِس دن جس کام سے ہم آغاز کریں یہی ہے کہ ہم نماز پڑھیں پھر واپس جاکر قربانی کریں جس نے اِسی طرح کیا اُس نے ہمارے طریقے کو پالیا اور جس نے نماز پڑھنے سے پہلے قربانی کرلی تو وہ صرف گوشت ہے جو اپنے اہل وعیال کے لیے جلدی کی اس کا قربانی سے کوئی واسطہ نہیں۔ پس میرے ماموں جان حضرت ابوبردہ بن نیاز نے کھڑے ہوکر عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں نے نماز پڑھنے سے پہلے قربانی کرلی اور میرے پاس ایک سالہ بچہ ہے جو دو سالہ سے بہتر ہے۔ فرمایا کہ اُس کی جگہ کرلو یا فرمایا کہ اُسے ذبح کرلو اور تمہارے بعد ایک سالہ کسی اور کو کافی نہ ہوگا۔

-967 راجع الحدیث:966

-968 راجع الحدیث:951

11 - بَابُ فَضْلِ الْعَمَلِ فِي أَيَّامِ التَّشْرِيقِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: " وَاذْكُرُوا اللَّهَ فِي أَيَّامٍ مَعْلُومَاتٍ: أَيَّامُ الْعَشْرِ، وَالأَيَّامُ الْمَعْدُودَاتُ: أَيَّامُ التَّشْرِيقِ " وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ، وَأَبُو هُرَيْرَةَ: يَخْرُجَانِ إِلَى السُّوقِ فِي أَيَّامِ الْعَشْرِ يُكَبِّرَانِ، وَيُكَبِّرُ النَّاسُ بِتَكْبِيرِهِمَا وَكَبَّرَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ خَلْفَ النَّافِلَةِ

ایام میں تشریق کے عمل کی فضیلت

حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ أَيَّامُ الْعَشْرِ اور أَيَّامُ الْمَعْدُودَاتُ سے مراد ایام تشریق ہیں۔ حضرت ابن عمر اور حضرت ابو ہریرہ ان دس روز بازار کی طرف تکبیر کہتے ہوئے جاتے تا کہ اِن سے سُن کر لوگ تکبیر کہیں اور محمد بن علی نوافل کے بعد بھی تکبیر کہتے۔

969 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: مَا الْعَمَلُ فِي أَيَّامٍ أَفْضَلَ مِنْهَا فِي هَذِهِ؟ قَالُوا: وَلَا الْجِهَادُ؟ قَالَ: وَلَا الْجِهَادُ، إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ يُخَاطِرُ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ، فَلَمْ يَرْجِعْ بِشَيْءٍ

محمد بن عرعرہ، شعبہ، سلیمان، مسلم بطین، سعید بن جُبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کوئی عمل ایسا نہیں جو اِن دنوں کے عمل سے افضل ہو۔ لوگوں نے عرض کی: جہاد بھی؟ فرمایا کہ جہاد بھی سوائے اس کے جو اپنی جان اور اپنے مال کو خطرے میں ڈال کر نکلا اور کچھ لے کر واپس نہیں لوٹا۔

12 - بَابُ التَّكْبِيرِ أَيَّامَ مِنًى، وَإِذَا غَدَا إِلَى عَرَفَةَ

وَكَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يُكَبِّرُ فِي قُبَّتِهِ بِمِنًى فَيَسْمَعُهُ أَهْلُ الْمَسْجِدِ، فَيُكَبِّرُونَ وَيُكَبِّرُ أَهْلُ الأَسْوَاقِ حَتَّى تَرْتَجَّ مِنًى تَكْبِيرًا وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُكَبِّرُ بِمِنًى تِلْكَ الأَيَّامَ، وَخَلْفَ الصَّلَوَاتِ وَعَلَى فِرَاشِهِ وَفِي فُسْطَاطِهِ وَمَجْلِسِهِ، وَمَمْشَاهُ تِلْكَ الأَيَّامَ جَمِيعًا وَكَانَتْ مَيْمُونَةُ: تُكَبِّرُ يَوْمَ النَّحْرِ وَكُنَّ النِّسَاءُ يُكَبِّرْنَ خَلْفَ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ، وَعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ لَيَالِيَ التَّشْرِيقِ مَعَ الرِّجَالِ فِي الْمَسْجِدِ

منیٰ کے دنوں میں تکبیر کہنا اور جب اگلے دن عرفات کو جائے

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے خیمے میں ہی تکبیر کہتے جس کو سُن کر مسجد والے تکبیر کہتے اور بازار والے تکبیر کہتے حتیٰ کہ منیٰ تکبیر کی آواز سے گونج اُٹھتا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان دنوں میں منیٰ میں تکبیر کہتے اور نمازوں کے بعد اور اپنے بستر پر نیز اپنے خیمے، مجلس اور راستے میں اور اِن سب دنوں میں اور عورتیں ابان عثمان اور عمر بن عبدالعزیز کے پیچھے ایام تشریق کی راتوں میں مسجد میں مردوں کے ساتھ تکبیر کہا

969- سنن ابو داؤد: 2438' سنن ترمذی: 757' سنن ابن ماجہ: 1727

کرتیں۔

970 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الثَّقَفِيُّ، قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَنَحْنُ غَادِيَانِ مِنْ مِنًى إِلَى عَرَفَاتٍ عَنِ التَّلْبِيَةِ، كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: كَانَ يُلَبِّي المُلَبِّي، لاَ يُنْكَرُ عَلَيْهِ، وَيُكَبِّرُ المُكَبِّرُ، فَلاَ يُنْكَرُ عَلَيْهِ

محمد بن ابوبکر ثقفی سے مروی ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا اور ہم منیٰ سے عرفات کی طرف جا رہے تھے کہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ آپ تلبیہ کیسے کہا کرتے تھے؟ فرمایا کہ اگر کوئی تلبیہ کہتا تو اُس پر کوئی منع نہ کرتا اور اگر کوئی تکبیر کہتا تو اس پر بھی کوئی منع نہیں کرتا تھا۔

971 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ، قَالَتْ: كُنَّا نُؤْمَرُ أَنْ نَخْرُجَ يَوْمَ العِيدِ حَتَّى نُخْرِجَ البِكْرَ مِنْ خِدْرِهَا، حَتَّى نُخْرِجَ الحُيَّضَ، فَيَكُنَّ خَلْفَ النَّاسِ، فَيُكَبِّرْنَ بِتَكْبِيرِهِمْ، وَيَدْعُونَ بِدُعَائِهِمْ يَرْجُونَ بَرَكَةَ ذَلِكَ اليَوْمِ وَطُهْرَتَهُ

حفصہ سے مروی ہے کہ حضرت اُمِّ عطیّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ہمیں حکم ہوتا کہ ہم عید کے دن نکلیں، حتیٰ کہ کنواری لڑکیاں اپنے پردے میں اور حیض والیاں بھی نکلتیں اور ہم لوگوں کے پیچھے رہتیں پس اُن کی تکبیر کے ساتھ تکبیر کہتیں اور اُن کی دعا کے ساتھ دعا کرتیں، اس دن کی برکت اور پاکی حاصل کرنے کی اُمید پر۔

13 - بَابُ الصَّلاَةِ إِلَى الحَرْبَةِ يَوْمَ العِيدِ

عید کی نماز برچھی کی آڑ میں پڑھنا

972 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ تُرْكَزُ الحَرْبَةُ قُدَّامَهُ يَوْمَ الفِطْرِ وَالنَّحْرِ، ثُمَّ يُصَلِّي

محمد بن بشار، عبدالوہاب، عُبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے آگے عیدالفطر اور عید الاضحیٰ کو برچھی نصب کر دی جاتی۔ پھر آپ ﷺ نماز ادا فرماتے۔

14 - بَابُ حَمْلِ العَنَزَةِ أَوِ الحَرْبَةِ بَيْنَ يَدَيِ الإِمَامِ يَوْمَ العِيدِ

عید کے دن امام کے سامنے نیزہ اور برچھی لے جانا

970- انظر الحدیث: 1659، صحیح مسلم: 3086,3085، سنن نسائی: 3001,3000، سنن ابن ماجہ: 3008

971- انظر الحدیث: 324، صحیح مسلم: 2052، سنن ابو داؤد: 1138

972- انظر الحدیث: 494

973 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْدُو إِلَى الْمُصَلَّى وَالْعَنَزَةُ بَيْنَ يَدَيْهِ تُحْمَلُ، وَتُنْصَبُ بِالْمُصَلَّى بَيْنَ يَدَيْهِ فَيُصَلِّي إِلَيْهَا

ابراہیم بن منذر، ولید، ابوعمرو اوزاعی، نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ صبح کے وقت عیدگاہ تشریف لے جاتے اور آپ کے آگے نیزہ اُٹھایا ہوا ہوتا جو عیدگاہ میں آپ کے آگے گاڑ دیا جاتا پس آپ اُس کی جانب نماز ادا فرماتے۔

15 - بَابُ خُرُوجِ النِّسَاءِ وَالْحُيَّضِ إِلَى الْمُصَلَّى

عورتوں اور حیض والیوں کا عیدگاہ کی جانب جانا

974 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ، قَالَتْ: أَمَرَنَا نَبِيُّنَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنْ نُخْرِجَ الْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ وَعَنْ أَيُّوبَ، عَنْ حَفْصَةَ بِنَحْوِهِ - وَزَادَ فِي حَدِيثِ - حَفْصَةَ قَالَ: أَوْ قَالَتْ: الْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ، وَيَعْتَزِلْنَ الْحُيَّضُ الْمُصَلَّى

محمد بن سیرین سے مروی ہے کہ حضرت اُمِ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ہمیں حکم ہوتا کہ جوان اور پردے والی عورتوں کو نکالیں۔ ایوب نے بھی حفصہ سے اسی طرح مروی کی۔ حدیث حفصہ میں یہ بھی ہے: انہوں نے فرمایا کہ جوان اور پردے والی عورتیں اور حیض والی عورتیں عیدگاہ سے جدا رہا کرتیں۔

16 - بَابُ خُرُوجِ الصِّبْيَانِ إِلَى الْمُصَلَّى

بچوں کا عیدگاہ کی جانب جانا

975 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فِطْرٍ أَوْ أَضْحَى فَصَلَّى، ثُمَّ خَطَبَ، ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ، فَوَعَظَهُنَّ، وَذَكَّرَهُنَّ، وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ

عبدالرحمٰن بن عابس سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سُنا۔ فرمایا کہ میں عید الفطر یا عید الاضحیٰ کے دن نبی کریم ﷺ کے ساتھ نکلا۔ آپ نے نماز پڑھی پھر خطبہ دیا۔ پھر عورتوں کی جانب تشریف لے گئے تو انہیں وعظ و نصیحت کی اور صدقہ دینے کا حکم فرمایا۔

973- انظر الحدیث: 494، راجع الحدیث: 494

974- صحیح مسلم: 2051، سنن ابو داؤد: 1137,1136، سنن نسائی: 1558، سنن ابن ماجہ: 1308

17- بَابُ اسْتِقْبَالِ الإِمَامِ النَّاسَ فِي خُطْبَةِ العِيدِ

قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقَابِلَ النَّاسِ

976- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ، عَنْ زُبَيْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ البَرَاءِ، قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أَضْحًى إِلَى البَقِيعِ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ، وَقَالَ: إِنَّ أَوَّلَ نُسُكِنَا فِي يَوْمِنَا هَذَا، أَنْ نَبْدَأَ بِالصَّلاَةِ، ثُمَّ نَرْجِعَ، فَنَنْحَرَ، فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ وَافَقَ سُنَّتَنَا، وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلَ ذَلِكَ، فَإِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ عَجَّلَهُ لِأَهْلِهِ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِي شَيْءٍ فَقَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي ذَبَحْتُ وَعِنْدِي جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ؟ قَالَ: اذْبَحْهَا، وَلاَ تَفِي عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ

عید کے خطبے میں امام کا لوگوں کی طرف رخ کرنا

حضرت ابوسعید نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ لوگوں کی جانب رخ کر کے کھڑے ہوئے۔

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ عید الاضحیٰ کے دن نبی کریم ﷺ بقیع کی جانب تشریف لے گئے اور دو رکعتیں پڑھیں پھر ہماری طرف متوجہ ہوکر فرمایا: اس دن ہماری سب سے پہلی عبادت یہ ہے کہ ہم نماز سے آغاز کریں۔ پھر واپس جا کر قربانی کریں جس نے اس طرح کیا اُس نے ہمارے طریقے کے مطابق کیا اور جس نے اس سے پہلے قربانی کر لی تو اس نے اپنے گھر والوں کے لیے جلدی کی اُس کا قربانی سے کوئی واسطہ نہیں۔ ایک شخص نے کھڑے ہوکر عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں نے ذبح کر لیا اور میرے پاس ایک سالہ بچہ ہے جو دو سالہ سے بہتر ہے فرمایا کہ اُسے ذبح کر لو اور تمہارے بعد یہ کسی کے لیے کفایت نہ کرے گا۔

18- بَابُ العَلَمِ الَّذِي بِالْمُصَلَّى

977- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَابِسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، قِيلَ لَهُ: أَشَهِدْتَ العِيدَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَلَوْلاَ مَكَانِي مِنَ الصِّغَرِ مَا شَهِدْتُهُ حَتَّى أَتَى العَلَمَ الَّذِي عِنْدَ دَارِ كَثِيرِ بْنِ الصَّلْتِ، فَصَلَّى، ثُمَّ خَطَبَ، ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلاَلٌ، فَوَعَظَهُنَّ،

عیدگاہ میں جھنڈا نصب کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ اُن سے کہا گیا: کیا آپ نبی کریم ﷺ کے ساتھ عید کی نماز میں شامل ہوئے؟ فرمایا: ہاں اور اگر آپ سے قرابت داری نہ ہوتی تو کم سنی کے سبب شامل نہ پاتا۔ حتیٰ کہ وہ جھنڈا لایا گیا جو کثیر بن صلت کے مکان کے پاس ہے۔ پس نماز پڑھی۔ پھر آپ نے خطبہ دیا۔ پھر عورتوں کی جانب تشریف لائے اور آپ کے ساتھ حضرت بلال

976- راجع الحدیث: 951

977- راجع الحدیث: 863,98

وَذَكَّرَهُنَّ، وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ، فَرَأَيْتُهُنَّ يَهْوِينَ بِأَيْدِيهِنَّ يَقْذِفْنَهُ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ، ثُمَّ انْطَلَقَ هُوَ وَبِلَالٌ إِلَى بَيْتِهِ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے تو انہیں وعظ و نصیحت کی اور صدقہ دینے کا حکم فرمایا۔ پس میں نے اُنہیں دیکھا کہ اپنے ہاتھوں کو جھکاتیں اور حضرت بلال کے کپڑے میں کچھ ڈال دیتیں۔ پھر آپ ﷺ اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے گھر کی طرف تشریف لے گئے۔

19 - بَابُ مَوْعِظَةِ الإِمَامِ النِّسَاءَ يَوْمَ العِيدِ

عید کے دن امام کا عورتوں کو وعظ و نصیحت کرنا

978 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَصْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الفِطْرِ فَصَلَّى، فَبَدَأَ بِالصَّلاَةِ، ثُمَّ خَطَبَ، فَلَمَّا فَرَغَ نَزَلَ، فَأَتَى النِّسَاءَ، فَذَكَّرَهُنَّ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى يَدِ بِلاَلٍ، وَبِلاَلٌ بَاسِطٌ ثَوْبَهُ يُلْقِي فِيهِ النِّسَاءُ الصَّدَقَةَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ: زَكَاةَ يَوْمِ الفِطْرِ، قَالَ: لاَ، وَلَكِنْ صَدَقَةً يَتَصَدَّقْنَ حِينَئِذٍ، تُلْقِي فَتَخَهَا، وَيُلْقِينَ، قُلْتُ: أَتُرَى حَقًّا عَلَى الإِمَامِ ذَلِكَ، وَيُذَكِّرُهُنَّ؟ قَالَ: إِنَّهُ لَحَقٌّ عَلَيْهِمْ، وَمَا لَهُمْ لاَ يَفْعَلُونَهُ؟

عطاء نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سُنا کہ عید الفطر کے دن نبی کریم ﷺ نے نماز پڑھی۔ آپ نے نماز سے آغاز کیا۔ پھر خطبہ دیا۔ جب فارغ ہوئے تو نیچے تشریف لائے اور عورتوں کی جانب آئے تو اُنہیں نصیحت فرمائی اور آپ نے حضرت بلال کے ہاتھ کا سہارا لے رکھا تھا اور حضرت بلال نے اپنا کپڑا پھیلا رکھا تھا جس میں عورتیں صدقہ ڈالتی تھیں۔ میں نے عطاء سے پوچھا کیا صدقۂ فطر؟ فرمایا: نہیں بلکہ اور ہی صدقہ ڈال رہی تھیں اور ایک کو دیکھ کر دوسری۔ میں نے عطاء سے پوچھا کہ کیا امام کے لیے یہ لازمی ہے کہ وہ عورتوں کو نصیحت کرے؟ فرمایا کہ یہ اُن کے لیے لازمی ہے لیکن انہیں کیا ہو گیا کہ ایسا نہیں کرتے۔

979 - قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَأَخْبَرَنِي الحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: شَهِدْتُ الفِطْرَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ يُصَلُّونَهَا قَبْلَ الخُطْبَةِ، ثُمَّ يُخْطَبُ بَعْدُ، خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ

حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ میں نبی کریم ﷺ، حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ عید الفطر میں شامل ہوا تو وہ خطبہ سے پہلے نماز پڑھتے۔ پھر خطبہ دیتے۔ اس کے بعد نبی کریم ﷺ تشریف لے گئے گویا میں آپ کو دیکھ رہا ہوں کہ دست مبارک سے لوگوں کو بٹھا رہے ہیں۔ پھر

978- راجع الحدیث: 958

حِينَ يُجْلِسُ بِيَدِهِ، ثُمَّ أَقْبَلَ يَشُقُّهُمْ حَتَّى جَاءَ النِّسَاءَ مَعَهُ بِلاَلٌ، فَقَالَ: (يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ المُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ) (الممتحنة: 12) الآيَةَ، ثُمَّ قَالَ حِينَ فَرَغَ مِنْهَا: آنْتُنَّ عَلَى ذَلِكِ؟ قَالَتِ امْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ، لَمْ يُجِبْهُ غَيْرُهَا: نَعَمْ، - لاَ يَدْرِي حَسَنٌ مَنْ هِيَ - قَالَ: فَتَصَدَّقْنَ فَبَسَطَ بِلاَلٌ ثَوْبَهُ، ثُمَّ قَالَ: هَلُمَّ، لَكُنَّ فِدَاءٌ أَبِي وَأُمِّي فَيُلْقِينَ الفَتَخَ وَالخَوَاتِيمَ فِي ثَوْبِ بِلاَلٍ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: "الفَتَخُ: الخَوَاتِيمُ العِظَامُ كَانَتْ فِي الجَاهِلِيَّةِ"

انہیں ہٹاتے ہوئے عورتوں کی جانب پہنچے اور آپ کے ساتھ حضرت بلال تھے۔ آپ نے آیت پڑھی۔ ترجمہ کنز الایمان: اے نبی جب تمہارے حضور مسلمان عورتیں حاضر ہوں اس پر بیعت کرنے کو (پارہ ۲۸، الممتحنۃ: ۱۲) پھر اس سے فارغ ہو کر فرمایا: کیا تم اس پر قائم ہو؟ پس اُن میں سے ایک عورت نے جواب دیا اور کسی دوسری نے ہاں نہ کہی۔ حسن کو معلوم نہیں کہ وہ کون تھی۔ فرمایا تو صدقہ دو اور حضرت بلال نے اپنا کپڑا پھیلا دیا۔ پھر فرمایا: بہت خوب! تم پر میرے ماں باپ قربان۔ وہ چھلے اور انگوٹھیاں حضرت بلال کے کپڑے میں ڈالنے لگیں۔ عبدالرزاق نے کہا کہ الفتخ بڑی انگوٹھی کو کہتے ہیں جو دورِ جاہلیت میں ہوتی تھیں۔

20- بَابُ إِذَا لَمْ يَكُنْ لَهَا جِلْبَابٌ فِي العِيدِ

جب عورت کے پاس نمازِ عید کے لیے چادر نہ ہو

980 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، قَالَتْ: كُنَّا نَمْنَعُ جَوَارِيَنَا أَنْ يَخْرُجْنَ يَوْمَ العِيدِ فَجَاءَتِ امْرَأَةٌ، فَنَزَلَتْ قَصْرَ بَنِي خَلَفٍ، فَأَتَيْتُهَا، فَحَدَّثَتْ أَنَّ زَوْجَ أُخْتِهَا غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ غَزْوَةً، فَكَانَتْ أُخْتُهَا مَعَهُ فِي سِتِّ غَزَوَاتٍ، فَقَالَتْ: فَكُنَّا نَقُومُ عَلَى المَرْضَى، وَنُدَاوِي الكَلْمَى، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَعَلَى إِحْدَانَا بَأْسٌ إِذَا لَمْ يَكُنْ لَهَا جِلْبَابٌ أَنْ لاَ تَخْرُجَ؟ فَقَالَ: لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا، فَلْيَشْهَدْنَ الخَيْرَ وَدَعْوَةَ المُؤْمِنِينَ قَالَتْ حَفْصَةُ: فَلَمَّا قَدِمَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ أَتَيْتُهَا فَسَأَلْتُهَا: أَسَمِعْتِ فِي

حفصہ بنت سیرین کا بیان ہے کہ ہم اپنی جوان عورتوں کو عید کے دن نکلنے سے منع کرتیں۔ چنانچہ ایک عورت آئی اور قصرِ بنی خلف میں اُتری۔ میں اُس کے پاس گئی تو اُس نے بتایا کہ اُس کے بہنوئی نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ بارہ جہاد کیے اور چھ جہادوں میں اُس کی بہن اُس کے ساتھ رہی اُس نے کہا کہ ہم بیماروں اور زخمیوں کی مرہم پٹی پر مقرر تھیں۔ وہ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ ﷺ! کیا ہم میں سے کسی کے لیے حرج ہے کہ اُس کے پاس چادر نہ ہو تو نہ نکلے؟ فرمایا کہ اُس کی سہیلی اُسے اپنی چادر میں سے اُڑھا دے، لہٰذا وہ بھلائی اور مسلمانوں کی دعا میں شامل ہو۔ حفصہ نے فرمایا کہ جب حضرت اُمِ عطیہ تشریف لائیں تو میں نے

980- راجع الحدیث: 324

كَذَا وَ كَذَا؟ قَالَتْ: نَعَمْ بِأَبِي، وَقَلَّمَا ذَكَرَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَالَتْ: بِأَبِي قَالَ: " لِيَخْرُجِ العَوَاتِقُ ذَوَاتُ الخُدُورِ - أَوْ قَالَ: العَوَاتِقُ وَذَوَاتُ الخُدُورِ، شَكَّ أَيُّوبُ - وَالحُيَّضُ، وَيَعْتَزِلُ الحُيَّضُ المُصَلَّى، وَلْيَشْهَدْنَ الخَيْرَ وَدَعْوَةَ المُؤْمِنِينَ " قَالَتْ: فَقُلْتُ لَهَا: الحُيَّضُ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، أَلَيْسَ الحَائِضُ تَشْهَدُ عَرَفَاتٍ، وَتَشْهَدُ كَذَا، وَتَشْهَدُ كَذَا

اُن سے پوچھا کہ کیا آپ نے یہ باتیں سُنی ہیں؟ فرمایا: ہاں میرا باپ قربان اور جب بھی وہ نبی کریم ﷺ کا ذکر کرتیں تو کہتیں میرا باپ قربان۔ آپ نے فرمایا کہ جوان پردے والیاں یا جوان اور پردے والیاں نکلیں۔ یہ ایوب کا شک ہے اور حیض والی عورتیں عیدگاہ سے جدا رہیں مگر بھلائی اور مسلمانوں کی دعا میں شامل ہوں۔ میں نے کہا: حائضہ بھی؟ فرمایا، ہاں۔ کیا حائضہ عرفات اور فلاں فلاں جگہ حاضر نہیں ہوتیں؟

21-بَابُ اعْتِزَالِ الحُيَّضِ المُصَلَّى

حائضہ کا عیدگاہ سے جدا رہنا

981 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، قَالَ: قَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ: " أُمِرْنَا أَنْ نَخْرُجَ فَنُخْرِجَ الحُيَّضَ، وَالعَوَاتِقَ، وَذَوَاتِ الخُدُورِ - قَالَ ابْنُ عَوْنٍ: أَوِ العَوَاتِقَ ذَوَاتِ الخُدُورِ - فَأَمَّا الحُيَّضُ: فَيَشْهَدْنَ جَمَاعَةَ المُسْلِمِينَ، وَدَعْوَتَهُمْ وَيَعْتَزِلْنَ مُصَلَّاهُمْ "

محمد سیرین سے مروی ہے کہ حضرت اُمِ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ہمیں نکلنے کا حکم ہوا تھا۔ پس ہم نکلتیں حیض والی اور جوان اور پردہ دار۔ ابنِ عون نے کہا کہ جوان پردہ دار۔ پس حیض والی تو مسلمانوں کے اجتماع میں شامل ہوتیں اور اُن کی دعاؤں میں لیکن اُن کے نماز پڑھنے کی جگہ (عیدگاہ) سے ایک جانب رہتی تھیں۔

22-بَابُ النَّحْرِ وَالذَّبْحِ يَوْمَ النَّحْرِ بِالْمُصَلَّى

قربانی کے دن عیدگاہ میں نحر اور ذبح کرنا

982 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ فَرْقَدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْحَرُ، أَوْ يَذْبَحُ بِالْمُصَلَّى

عبداللہ بن یوسف، لیث، کثیر بن فرقد، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ عیدگاہ میں نحر یا ذبح فرمایا کرتے۔

23-بَابُ كَلَامِ الإِمَامِ وَالنَّاسِ فِي

خطبہ عید میں امام اور لوگوں کا کلام کرنا اور

981- انظر الحدیث: 324، صحیح مسلم: 2051، سنن ابو داؤد: 1137,1136، سنن نسائی: 1558، سنن ابن ماجہ: 1308

982- انظر الحدیث: 1710,1711,5551,5552، سنن نسائی: 1588

خُطْبَةِ الْعِيدِ وَإِذَا سُئِلَ الْإِمَامُ عَنْ شَيْءٍ وَهُوَ يَخْطُبُ

983 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَقَالَ: مَنْ صَلَّى صَلَاتَنَا، وَنَسَكَ نُسُكَنَا، فَقَدْ أَصَابَ النُّسُكَ، وَمَنْ نَسَكَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَتِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ. فَقَامَ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَاللَّهِ لَقَدْ نَسَكْتُ قَبْلَ أَنْ أَخْرُجَ إِلَى الصَّلَاةِ وَعَرَفْتُ أَنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ، فَتَعَجَّلْتُ، وَأَكَلْتُ، وَأَطْعَمْتُ أَهْلِي، وَجِيرَانِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ قَالَ: فَإِنَّ عِنْدِي عَنَاقَ جَذَعَةٍ هِيَ خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ، فَهَلْ تَجْزِي عَنِّي؟ قَالَ: نَعَمْ، وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ

984 - حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمَ النَّحْرِ، ثُمَّ خَطَبَ، فَأَمَرَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ أَنْ يُعِيدَ ذَبْحَهُ. فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، جِيرَانٌ لِي - إِمَّا قَالَ: بِهِمْ خَصَاصَةٌ، وَإِمَّا قَالَ: بِهِمْ فَقْرٌ - وَإِنِّي ذَبَحْتُ قَبْلَ الصَّلَاةِ، وَعِنْدِي عَنَاقٌ لِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ، فَرَخَّصَ

جب امام سے خطبے کے دوران کسی چیز کے بارے میں پوچھا جائے

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ عید الاضحیٰ کے دن رسول اللہ ﷺ نے نماز کے بعد ہمیں خطبہ دیا۔ فرمایا کہ جس نے ہماری طرح نماز پڑھی اور ہماری طرح قربانی کی اُس کی قربانی ہوگئی اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کی تو یہ بکری کا گوشت ہے حضرت ابو بردہ بن نیار نے کھڑے ہوکر عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! خدا کی قسم، میں نے نماز کے لیے نکلنے سے پہلے قربانی کرلی اور مجھے یہی معلوم تھا کہ یہ دن کھانے پینے کا ہے۔ پس میں نے جلدی کی کہ کھایا، گھر والوں اور ہمسایوں کو کھلایا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ بکری کا گوشت ہے۔ عرض کی کہ میرے پاس ایک سالہ بچہ ہے جو دو گوشت والی بکریوں سے بہتر ہے۔ کیا یہ میرے لیے کفایت کرجائے گا؟ فرمایا: ہاں لیکن تمہارے بعد کسی اور کے لیے کافی کفایت نہیں کرے گا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قربانی کے دن نماز پڑھی۔ پھر خطبہ دیتے ہوئے حکم فرمایا جس نے نماز سے پہلے قربانی کرلی وہ دوبارہ کرے۔ ایک انصاری شخص نے کھڑے ہوکر عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! میرے پڑوسی غریب ہیں یا کہا کہ تنگ دست ہیں تو میں نے نماز سے پہلے قربانی کرلی اور میرے پاس بھیڑ کا ایک بچہ ہے جو مجھے گوشت والی دو بکریوں سے محبوب ہے۔ آپ نے

983- راجع الحديث: 951

984- راجع الحديث: 954

لَهُ فِيهَا

985 - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ جُنْدَبٍ، قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ، ثُمَّ خَطَبَ، ثُمَّ ذَبَحَ، فَقَالَ: مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ، فَلْيَذْبَحْ أُخْرَى مَكَانَهَا، وَمَنْ لَمْ يَذْبَحْ، فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللهِ

انہیں اُس کی رخصت عطا فرمادی۔

حضرت جُندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے قربانی کے دن نماز پڑھی۔ پھر خطبہ دیا اور پھر قربانی کی اور فرمایا: جس نے نماز سے پہلے قربانی کی وہ اُس کے بدلے دوسری قربانی کرے۔ اور جس نے نہیں کی اُسے چاہیے کہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرے۔

24- بَابُ مَنْ خَالَفَ الطَّرِيقَ إِذَا رَجَعَ يَوْمَ الْعِيدِ

جو عید کے دن دوسرے راستے سے واپس لوٹے

986 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ سَلَامٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو تُمَيْلَةَ يَحْيَى بْنُ وَاضِحٍ، عَنْ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ عِيدٍ خَالَفَ الطَّرِيقَ تَابَعَهُ يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ فُلَيْحٍ، وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ: عَنْ فُلَيْحٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَحَدِيثُ جَابِرٍ أَصَحُّ

محمد، ابوتمیلہ یحییٰ بن واضح، فُلیح بن سلیمان، سعید بن حارث سے مروی ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ عید کے دن مختلف راستوں سے تشریف لاتے لے جایا کرتے۔ متابعت کی اِس کی یونس بن محمد، فُلیح، سعید نے حضرت ابوہریرہ سے اور حدیثِ جابر زیادہ صحیح ہے۔

25- بَابٌ: إِذَا فَاتَهُ الْعِيدُ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، وَكَذَلِكَ النِّسَاءُ، وَمَنْ كَانَ فِي الْبُيُوتِ وَالْقُرَى

جب نمازِ عید فوت ہوجائے تو دو رکعتیں پڑھ لے اسی طرح عورتیں جو اپنے گھروں اور گاؤں میں ہوں

لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَذَا عِيدُنَا أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَأَمَرَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ مَوْلَاهُمُ ابْنَ أَبِي عُتْبَةَ بِالزَّاوِيَةِ فَجَمَعَ أَهْلَهُ وَبَنِيهِ،

کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے اہلِ اسلام! یہ ہماری عید ہے۔ حضرت انس بن مالک نے اپنے مولیٰ ابن ابوعتبہ کو زاویہ میں حکم دیا تو اُس نے اپنی

985- انظر الحديث: 7400,6674,5562,5500 صحیح مسلم: 5041,5037 سنن نسائی: 4380,441 سنن ابن ماجہ: 3152

986- سنن ترمذی: 541

وَصَلَّى كَصَلَاةِ أَهْلِ الْمِصْرِ وَتَكْبِيرِهِمْ وَقَالَ عِكْرِمَةُ: أَهْلُ السَّوَادِ يَجْتَمِعُونَ فِي الْعِيدِ يُصَلُّونَ رَكْعَتَيْنِ كَمَا يَصْنَعُ الْإِمَامُ وَقَالَ عَطَاءٌ: إِذَا فَاتَهُ الْعِيدُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ

بیوی اور بچوں کو جمع کر کے شہر والوں کی طرح نماز پڑھی اور تکبیر کہی۔ عکرمہ نے فرمایا کہ گاؤں والے عید کے دن اکٹھا ہوتے اور دو رکعتیں پڑھتے ہیں جیسے امام کرتا ہے۔ عطاء نے فرمایا کہ جب نماز عید فوت ہو جائے تو دو رکعتیں پڑھ لے۔

987 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ فِي أَيَّامِ مِنًى تُدَفِّفَانِ، وَتَضْرِبَانِ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَغَشٍّ بِثَوْبِهِ، فَانْتَهَرَهُمَا أَبُو بَكْرٍ، فَكَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ: دَعْهُمَا يَا أَبَا بَكْرٍ، فَإِنَّهَا أَيَّامُ عِيدٍ، وَتِلْكَ الْأَيَّامُ أَيَّامُ مِنًى،

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُن کے پاس تشریف لائے اور ایام منیٰ میں دو بچیاں اُن کے پاس دف بجا کر گا رہی تھیں اور نبی کریم ﷺ نے کپڑے سے چہرہ ڈھانپ رکھا تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُنہیں ڈانٹا تو نبی کریم ﷺ نے چہرے سے کپڑا ہٹا کر فرمایا: اے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ! انہیں کرنے دو کیونکہ یہ عید کا ایام اور ایام منیٰ ہیں۔

988 - وَقَالَتْ عَائِشَةُ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِي وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْحَبَشَةِ وَهُمْ يَلْعَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ فَزَجَرَهُمْ عُمَرُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعْهُمْ أَمْنًا بَنِي أَرْفِدَةَ يَعْنِي مِنَ الْأَمْنِ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے چھپا لیا اور میں حبشیوں کو دیکھتی رہی جو مسجد میں کھیل رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُنہیں ڈانٹا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: انہیں کرنے دو۔ بنی ارفدہ! امن سے کھیلتے ہو۔

26- بَابُ الصَّلَاةِ قَبْلَ الْعِيدِ وَبَعْدَهَا

نمازِ عید سے پہلے اور بعد میں نماز پڑھنا

وَقَالَ أَبُو الْمُعَلَّى: سَمِعْتُ سَعِيدًا، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: كَرِهَ الصَّلَاةَ قَبْلَ الْعِيدِ

ابوالمعلیٰ کا بیان ہے کہ میں نے سعید سے سُنا کہ حضرت ابن عباس عید کی نماز سے پہلے نماز پڑھنے کو مکروہ سمجھتے۔

989 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا

ابوالولید، شعبہ، عدی بن ثابت، سعید بن جبیر،

987- راجع الحديث:949

988- راجع الحديث:454

989- راجع الحديث:964,98

شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الفِطْرِ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلاَ بَعْدَهَا وَمَعَهُ بِلاَلٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ عید الفطر کے لیے تشریف لے گئے تو آپ نے دو رکعتیں ادا فرمائیں اور اُن سے پہلے یا بعد میں کوئی نماز نہ پڑھی اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے ساتھ تھے۔

☆☆☆☆☆

بسم الله الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

14-أَبْوَابُ الْوِتْرِ

وتر کا بیان

1-بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوِتْرِ

وتر کے بارے میں روایات

990 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى، فَإِذَا خَشِيَ أَحَدُكُمُ الصُّبْحَ صَلَّى رَكْعَةً وَاحِدَةً تُوتِرُ لَهُ مَا قَدْ صَلَّى

نافع اور عبداللہ بن دینار نے حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے رات کی نماز کے بارے میں پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں۔ جب تم میں سے کسی کو صبح ہو جانے کا خوف ہو تو ایک رکعت اور پڑھ لے تو یہ اُس کی پڑھی ہوئی نماز کو وتر بنا دے گی۔

فائدہ: وتر کے لغوی معنی ہیں طاق عدد جفت یعنی شفع کا مقابل، رب تعالیٰ فرماتا ہے: "وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ"۔ شریعت میں وتر خاص نماز کا نام ہے جو عشاء کے بعد متصل یا تہجد کے ساتھ پڑھی جاتی ہے۔ وتر میں علماء کے پانچ اختلاف ہیں: ایک یہ کہ وتر سنت ہیں یا واجب؟ ہمارے ہاں واجب ہیں۔ دوسرے یہ کہ وتر ایک رکعت ہے یا تین؟ ہمارے ہاں تین رکعت۔ تیسرے یہ کہ اگر تین رکعت ہے تو دو سلام سے یا ایک سلام سے؟ ہمارے ہاں ایک سلام سے ہے۔ چوتھے یہ کہ وتر میں دعائے قنوت ہمیشہ پڑھی جائے گی یا صرف رمضان کے آخری پندرہ دن میں؟ ہمارے ہاں ہمیشہ پڑھی جائے گی۔ خیال رہے کہ اس باب میں وتر کبھی صرف اس ایک رکعت کو کہا جائے گا جو وتر کے آخر میں ہوتی ہے، کبھی پوری تین رکعتوں، کبھی پوری تہجد کو، جہاں ارشاد ہوگا کہ وتر سات یا نو یا گیارہ رکعتیں پڑھیں وہاں پوری تہجد مراد ہے لہذا احادیث میں تعارض نہیں وتر کی پوری بحث ہماری کتاب "جاء الحق" حصہ دوم میں مطالعہ فرماؤ۔ یہاں بھی احادیث کی شرح میں کچھ عرض کیا جائے گا۔ ان شاء اللہ! (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۲۹۲)

991 - وَعَنْ نَافِعٍ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ: كَانَ يُسَلِّمُ بَيْنَ الرَّكْعَةِ وَالرَّكْعَتَيْنِ فِي الْوِتْرِ حَتَّى يَأْمُرَ بِبَعْضِ حَاجَتِهِ

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ وہ وتر کی ایک رکعت اور دو رکعتوں کے درمیان سلام پھیر دیتے اور اپنی بعض ضروریات کے لیے حکم دے دیا کرتے۔

992 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ

کریب کو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے

990- راجع الحدیث: 672، صحیح مسلم: 1745، سنن ابو داؤد: 1326، سنن نسائی: 1693

992- راجع الحدیث: 183,117

بْنِ أَنَسٍ، عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ كُرَيْبٍ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُونَةَ وَهِيَ خَالَتُهُ فَاضْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ وِسَادَةٍ وَاضْطَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلُهُ فِي طُولِهَا، فَنَامَ حَتَّى انْتَصَفَ اللَّيْلُ - أَوْ قَرِيبًا مِنْهُ - فَاسْتَيْقَظَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ، ثُمَّ قَرَأَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ آلِ عِمْرَانَ، ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ، فَتَوَضَّأَ، فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي، فَصَنَعْتُ مِثْلَهُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ، فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رَأْسِي وَأَخَذَ بِأُذُنِي يَفْتِلُهَا، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ أَوْتَرَ، ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتَّى جَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ، فَقَامَ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ

بتایا کہ اُنہوں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ کے پاس رات گزاری۔ میں بستر کے عرض میں لیٹ گیا۔ جب کہ رسول اللہ ﷺ طول میں لیٹے اور آپ کی زوجہ مطہرہ بھی۔ آپ لیٹ گئے حتیٰ کہ آدھی یا اس کی قریب رات ہوگئی تو بیدار ہوئے اور چہرے سے نیند کے آثار مٹائے۔ پھر سورۂ آلِ عمران کی دس آیتیں تلاوت فرمائیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ ایک لٹکی ہوئی مشک کی جانب کھڑے ہوئے اور اچھی طرح وضو فرمایا۔ پھر نماز پڑھنے کھڑے ہوئے تو میں نے بھی اُسی طرح کیا اور آپ کے برابر میں کھڑا ہوگیا۔ آپ نے اپنا داہنا دست مبارک میرے سر پر رکھا اور میرا کان پکڑ کر ملا۔ پھر دو رکعتیں پڑھیں پھر دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر وتر پڑھے اور لیٹ گئے حتیٰ کہ مؤذن حاضر ہوا۔ پس کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر تشریف لے گئے اور صبح کی نماز پڑھی۔

993 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الحَارِثِ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ القَاسِمِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى، فَإِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَنْصَرِفَ، فَارْكَعْ رَكْعَةً تُوتِرُ لَكَ مَا صَلَّيْتَ قَالَ القَاسِمُ: وَرَأَيْنَا أُنَاسًا مُنْذُ أَدْرَكْنَا يُوتِرُونَ بِثَلَاثٍ، وَإِنَّ كُلًّا لَوَاسِعٌ أَرْجُو أَنْ لَا يَكُونَ بِشَيْءٍ مِنْهُ بَأْسٌ

یحییٰ بن سلیمان، عبداللہ بن وہب، عمرو بن حارث، عبدالرحمٰن بن قاسم، ان کے والدِ ماجد، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رات کے نماز کی دو دو رکعتیں ہیں۔ جب تم فراغت چاہو تو ایک رکعت اور پڑھ لو۔ یہ تمہاری پڑھی ہوئی نماز کو وتر بنا دے گی۔ قاسم نے فرمایا کہ جب سے میں شعور کو پہنچا تو ہم نے لوگوں کو تین وتر پڑھتے ہوئے دیکھا اور ہر طریقے کے اندر کشادگی ہے۔ مجھے اُمید ہے کہ کسی طریقے میں بھی حرج نہیں ہوگا۔

993- راجع الحدیث: 472، سنن نسائی: 1691

994 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً، كَانَتْ تِلْكَ صَلَاتَهُ - تَعْنِي بِاللَّيْلِ - فَيَسْجُدُ السَّجْدَةَ مِنْ ذَلِكَ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ أَحَدُكُمْ خَمْسِينَ آيَةً قَبْلَ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ، وَيَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ، ثُمَّ يَضْطَجِعُ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلصَّلَاةِ

ابوالیمان، شعیب، زہری، عُروہ بن زُبیر سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اُنہیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ گیارہ رکعتیں پڑھا کرتے اور یہ آپ کی رات کی نماز ہوتی۔ اس میں آپ سجدہ ایسا کرتے کہ آپ کے سر اُٹھانے سے پہلے تم میں سے کوئی پچاس آیتیں پڑھ لیتا اور فجر کی نماز سے پہلے دو رکعتیں پڑھا کرتے۔ پھر اپنی داہنی کروٹ پر لیٹ جاتے حتیٰ کو موذن نماز کی اطلاع دینے حاضر ہو جاتا۔

2- بَابُ سَاعَاتِ الْوِتْرِ

وتر کے اوقات

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: أَوْصَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْوِتْرِ قَبْلَ النَّوْمِ

حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے سونے سے پہلے وتر پڑھنے کی وصیت فرمائی۔

995 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ سِيرِينَ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: أَرَأَيْتَ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ أُطِيلُ فِيهِمَا الْقِرَاءَةَ، فَقَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى، وَيُوتِرُ بِرَكْعَةٍ، وَيُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ، وَكَأَنَّ الْأَذَانَ بِأُذُنَيْهِ قَالَ حَمَّادٌ: أَيْ سُرْعَةً

انس بن سیرین سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں عرض کی۔ آپ کی رائے کیا ہے کیا میں فجر کی نماز سے پہلی دو رکعتوں میں لمبی قرأت کر لیا کروں؟ فرمایا کہ نبی کریم ﷺ رات کو دو دو رکعتیں پڑھتے اور ایک رکعت سے وتر بنا لیتے اور صبح کی نماز سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے اور گویا اذان آپ کے کانوں میں تھی۔ حماد نے فرمایا کہ جلدی سے۔

996 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُسْلِمٌ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كُلَّ اللَّيْلِ أَوْتَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَانْتَهَى وِتْرُهُ إِلَى

عمرو بن حفص، ان کے والدِ ماجد، اعمش، مسلم، مسروق سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے رات کے ہر حصے میں وتر پڑھے اور آپ کا وتر سحر تک ہوتا۔

994- راجع الحدیث:626

995- صحیح مسلم:1759,1758' سنن ابن ماجہ:1174,1144

996- صحیح مسلم:1733' سنن ابو داؤد:1435

السَّحَرِ

3-بَابُ إِيقَاظِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَهُ بِالْوِتْرِ

997 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَأَنَا رَاقِدَةٌ مُعْتَرِضَةٌ عَلَى فِرَاشِهِ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُوتِرَ أَيْقَظَنِي، فَأَوْتَرْتُ

نبی کریم ﷺ کا وتر کے لیے گھر والوں کو جگانا

ہشام نے اپنے والدِ محترم سے مروی کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نماز پڑھتے اور میں آپ کے بستر پر ترچھی لیٹی رہتی۔ جب آپ وتر کا ارادہ فرماتے تو مجھے جگا دیتے تو میں وتر پڑھ لیتی۔

4-بَابٌ: لِيَجْعَلْ آخِرَ صَلاَتِهِ وِتْرًا

998 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اجْعَلُوا آخِرَ صَلاَتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا

آخری نماز کو وتر بنانا

مسدد، یحییٰ بن سعید، عُبید اللہ، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اپنی رات کی آخری نماز کو وتر بنالیا کرو۔

5-بَابُ الْوِتْرِ عَلَى الدَّابَّةِ

999 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّهُ قَالَ: كُنْتُ أَسِيرُ مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ بِطَرِيقِ مَكَّةَ، فَقَالَ سَعِيدٌ: فَلَمَّا خَشِيتُ الصُّبْحَ نَزَلْتُ، فَأَوْتَرْتُ، ثُمَّ لَحِقْتُهُ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ: أَيْنَ كُنْتَ؟ فَقُلْتُ: خَشِيتُ الصُّبْحَ، فَنَزَلْتُ، فَأَوْتَرْتُ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: أَلَيْسَ لَكَ فِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ

سواری پر وتر ادا کرنا

سعید بن یسار سے مروی ہے کہ میں مکہ مکرمہ کی راہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ سفر کر رہا تھا۔ جب مجھے صبح ہو جانے کا اندیشہ ہوا تو میں اُترا۔ پس وتر پڑھے اور ان سے جا ملا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ تم کہاں تھے؟ عرض کی کہ مجھے صبح ہو جانے کا خوف ہوا تو اُترا اور وتر پڑھے۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ کیا تمہارے لیے اللہ کے رسول کی حیات مبارک میں پیروی کے لیے اچھا نمونہ

997- راجع الحدیث:512

998- صحیح مسلم:1752' سنن ابو داؤد:1438

999- انظر الحدیث:1000,1095,1096,1098,1105' صحیح مسلم:1613' سنن ترمذی:472' سنن نسائی:1687' سنن ابن ماجہ:1200

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِسْوَةٌ حَسَنَةٌ؛ فَقُلْتُ: بَلَى وَاللَّهِ، قَالَ: فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ عَلَى الْبَعِيرِ

موجود نہیں؟ میں نے عرض کی: خدا کی قسم، کیوں نہیں۔ فرمایا تو بے شک رسول اللہ ﷺ اُونٹ پر وتر پڑھ لیا کرتے تھے۔

6-بَابُ الْوِتْرِ فِي السَّفَرِ

سفر میں وتر ادا کرنا

1000 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي السَّفَرِ عَلَى رَاحِلَتِهِ، حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ يُومِئُ إِيمَاءً صَلَاةَ اللَّيْلِ، إِلَّا الْفَرَائِضَ وَيُوتِرُ عَلَى رَاحِلَتِهِ

نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا نبی کریم ﷺ سفر میں سواری پر نماز پڑھ لیتے خواہ اُس کا رخ کسی جانب ہوتا اور رات کی نماز اشارے سے پڑھ لیتے سوائے فرضوں کے اور وتر سواری پر پڑھتے۔

7-بَابُ الْقُنُوتِ قَبْلَ الرُّكُوعِ وَبَعْدَهُ

رکوع سے پہلے اور بعد قنوت پڑھنا

1001 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، قَالَ: سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: أَقَنَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصُّبْحِ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَقِيلَ لَهُ: أَوَقَنَتَ قَبْلَ الرُّكُوعِ؟ قَالَ: بَعْدَ الرُّكُوعِ يَسِيرًا

محمد بن سیرین سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا نبی کریم ﷺ صبح کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے؟ فرمایا: ہاں۔ کہا گیا کہ کیا رکوع سے پہلے قنوت پڑھی؟ فرمایا کہ رکوع سے کچھ دیر بعد۔

1002 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ، قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْقُنُوتِ، فَقَالَ: قَدْ كَانَ الْقُنُوتُ قُلْتُ: قَبْلَ الرُّكُوعِ أَوْ بَعْدَهُ؟ قَالَ: قَبْلَهُ، قَالَ: فَإِنَّ فُلَانًا أَخْبَرَنِي عَنْكَ أَنَّكَ قُلْتَ بَعْدَ الرُّكُوعِ، فَقَالَ: كَذَبَ إِنَّمَا قَنَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

عاصم سے مروی ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قنوت کے بارے میں پوچھا۔ فرمایا کہ قنوت پڑھی جاتی تھی۔ عرض کی کہ رکوع سے پہلے یا بعد؟ فرمایا کہ پہلے۔ میں نے کہا: فلاں نے تو آپ کے حوالے سے بتایا کہ آپ رکوع کے بعد فرماتے ہیں۔ فرمایا کہ جھوٹ بولتا ہے بے شک رسول اللہ ﷺ

1000- انظر الحدیث: 999

1001- انظر الحدیث: 4088,4089,4090,4091,4092,4094,4095,4096,6394,7341, 1002,1003,1300,2801,2814,3064,3170، صحیح مسلم: 1544,1545، سنن ابو داؤد: 1444، سنن نسائی: 1070، سنن ابن ماجه: 1184

1002- راجع الحدیث: 1001، صحیح مسلم: 1547,1548,1549

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوعِ شَهْرًا، أُرَاهُ كَانَ بَعَثَ قَوْمًا يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ، زُهَاءَ سَبْعِينَ رَجُلًا، إِلَى قَوْمٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ دُونَ أُولَئِكَ، وَكَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ، فَقَنَتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا يَدْعُو عَلَيْهِمْ

نے رکوع کے بعد ایک مہینہ قنوت پڑھی۔ میرا گمان ہے کہ آپ نے قاریوں کے ستر افراد کو مشرکوں کی ایک قوم کے پاس بھیجا تھا جب کہ اُن کے اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان معاہدہ تھا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے ایک مہینہ قنوت پڑھی اور اُن مشرکوں کی تباہی کے لیے دعا کی۔

1003 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، عَنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَنَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا يَدْعُو عَلَى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ

ابومجلز سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے ایک مہینہ قنوت پڑھی اور قبیلہ رعل وقبیلہ ذکوان والوں کی تباہی کے لیے دُعا کی۔

1004 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ الْقُنُوتُ فِي الْمَغْرِبِ وَالْفَجْرِ

مسدد، اسماعیل، خالد، ابوقلابہ سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: قنوت مغرب اور فجر کی نماز میں پڑھی جاتی تھی۔

☆☆☆☆☆

1003- راجع الحدیث: 1001، صحیح مسلم: 1545، سنن نسائی: 1069

1004- راجع الحدیث: 798

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

15-أَبْوَابُ الِاسْتِسْقَاءِ

نمازِ استسقاء کا بیان

1-بَابُ الِاسْتِسْقَاءِ وَخُرُوجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الِاسْتِسْقَاءِ

استسقاء اور نبی کریم ﷺ کا نمازِ استسقاء کے لیے نکلنا

1005 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ، قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْقِي وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ

ابونعیم، سفیان، عبداللہ بن ابوبکر، عباد بن تمیم سے مروی ہے کہ اُن کے چچا جان نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نمازِ استسقاء پڑھنے کے لیے تشریف لے گئے اور اپنی چادر پلٹ لی۔

2-بَابُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ

نبی کریم ﷺ کا دعا کرنا کہ اِن پر حضرت یوسف کے زمانے جیسا قحط مسلّط فرما

1006 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ الآخِرَةِ، يَقُولُ: " اللّٰهُمَّ أَنْجِ عَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ، اللّٰهُمَّ أَنْجِ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ، اللّٰهُمَّ أَنْجِ الوَلِيدَ بْنَ الوَلِيدِ، اللّٰهُمَّ أَنْجِ المُسْتَضْعَفِينَ مِنَ المُؤْمِنِينَ، اللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ، اللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ: وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: غِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَأَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ " قَالَ ابْنُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب آخری رکعت سے سر اُٹھاتے تو کہتے: اے اللہ! عیاش بن ابوربیعہ کو نجات دے۔ اے اللہ! سلمہ بن ہشام کو نجات دے۔ اے اللہ! ولید بن ولید کو نجات دے۔ اے اللہ! کمزور مسلمانوں کو نجات دے۔ اے اللہ! قبیلہ مضر پر اپنی پکڑ سخت فرما۔ اے اللہ! اُن پر حضرت یوسف علیہ السلام کے عہد جیسا قحط مسلط فرما۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قبیلہ غفار کو اللہ تعالیٰ نے مغفرت عطا فرمادی اور قبیلہ اسلم کو اللہ تعالیٰ نے سلامتی عطا فرمائی۔ ابن ابوالزناد نے اپنے والدِ ماجد سے

1005- انظر الحدیث: 6343,1028,1027,1026,1025,1024,1023,1012,1011، صحیح مسلم: 2070,2076، سنن ترمذی: 556، سنن نسائی: 1519,1518,1511,1510,1509,1504، سنن ابوداؤد: 1164,1163,1162,1161، سنن ابن ماجہ: 1267

1006- انظر الحدیث: 797

أَبِي الزِّنَادِ: عَنْ أَبِيهِ هَذَا كُلُّهُ فِي الصُّبْحِ

مروی کی ہے کہ یہ سب دعائیں صبح کی نماز میں کی جاتی تھیں۔

1007 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَأَى مِنَ النَّاسِ إِدْبَارًا، قَالَ: اللَّهُمَّ سَبْعٌ كَسَبْعِ يُوسُفَ. فَأَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ، حَتَّى أَكَلُوا الجُلُودَ وَالمَيْتَةَ وَالجِيَفَ، وَيَنْظُرَ أَحَدُهُمْ إِلَى السَّمَاءِ، فَيَرَى الدُّخَانَ مِنَ الجُوعِ، فَأَتَاهُ أَبُو سُفْيَانَ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ إِنَّكَ تَأْمُرُ بِطَاعَةِ اللَّهِ، وَبِصِلَةِ الرَّحِمِ، وَإِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوا، فَادْعُ اللَّهَ لَهُمْ، قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: (فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ) (الدخان: 10) إِلَى قَوْلِهِ (إِنَّكُمْ عَائِدُونَ يَوْمَ نَبْطِشُ البَطْشَةَ الكُبْرَى، إِنَّا مُنْتَقِمُونَ) (الدخان: 16) "فَالبَطْشَةُ: يَوْمَ بَدْرٍ، وَقَدْ مَضَتِ الدُّخَانُ وَالبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ وَآيَةُ الرُّومِ"

حمیدی، سفیان، اعمش، ابوالضحیٰ، مسروق، حضرت عبداللہ۔عثمان بن ابوشیبہ، جریر، منصور، ابوالضحیٰ، مسروق سے مروی ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھے تو انہوں نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے جب لوگوں کی سرکشی دیکھی تو کہا: اے اللہ! اِن پر حضرت یوسف کے عہد جیسا قحط مسلّط فرما۔ پس قحط پڑ گیا اور سب چیزیں ہلاک ہوگئیں حتیٰ کہ لوگوں نے کھالیں اور مردار تک کھائے اور جب اُن میں سے کوئی آسمان کی جانب دیکھتا تو بھوک کے سبب دھواں سا نظر آتا پس ابوسفیان نے آکر کہا: اے محمد! آپ اللہ کے حکم کی اطاعت اور صلہ رحمی کرنے کا حکم دیتے ہیں جب کہ آپ کی قوم برباد ہوگئی۔ اُن کے لیے اللہ سے دعا کیجیے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ترجمہ کنز الایمان: تو تم اس دن کے منتظر رہو جب آسمان ایک ظاہر دھواں لائے گا کہ لوگوں کو ڈھانپ لے گا یہ ہے دردناک عذاب اس دن کہیں گے اے ہمارے رب ہم پر سے عذاب کھول دے ہم ایمان لاتے ہیں کہاں سے ہو انہیں نصیحت ماننا حالانکہ ان کے پاس صاف بیان فرمانے والا رسول تشریف لاچکا پھر اس سے روگرداں ہوئے اور بولے سکھایا ہوا دیوانہ ہے ہم کچھ دنوں کو عذاب کھولے دیتے ہیں تم پھر وہی کرو گے جس دن ہم سب سے بڑی پکڑ پکڑیں گے (پارہ ۲۵، الدخان: ۱۰۔۱۶) اَلْبَطْشَةُ یومِ بدر ہے جب کہ دھواں، پکڑ، تسلط اور آیتِ روم گزر چکیں۔

1007- انظر الحديث: 4825,4824,4823,4822,4821,4820,4809,4774,4767,4763,

1020 'صحیح مسلم: 6998,6997 'سنن ترمذی: 3254

3 - بَابُ سُؤَالِ النَّاسِ الإِمَامَ الاِسْتِسْقَاءَ إِذَا قَحَطُوا

قحط میں لوگوں کا امام سے استسقاء کے لیے کہنا

1008 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَتَمَثَّلُ بِشِعْرِ أَبِي طَالِبٍ:

(البحر الطويل)

وَأَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الغَمَامُ بِوَجْهِهِ ... ثِمَالُ اليَتَامَى عِصْمَةٌ لِلأَرَامِلِ

عمرو بن علی، ابوقتیبہ، عبدالرحمن بن عبداللہ بن دینار، ان کے والد ماجد نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو ابوطالب کا یہ شعر پڑھتے ہوئے سنا:

وہ سفید رنگت کا وسیلہ جس سے باران رحمت مانگی جاتی ہے، وہ یتیموں کا ملجا پناہ گاہ ہے بیواؤں کا۔

1009 - وَقَالَ عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ، حَدَّثَنَا سَالِمٌ، عَنْ أَبِيهِ، رُبَّمَا ذَكَرْتُ قَوْلَ الشَّاعِرِ، وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْقِي، فَمَا يَنْزِلُ حَتَّى يَجِيشَ كُلُّ مِيزَابٍ

وَأَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الغَمَامُ بِوَجْهِهِ ... ثِمَالُ اليَتَامَى عِصْمَةٌ لِلأَرَامِلِ

وَهُوَ قَوْلُ أَبِي طَالِبٍ

عمر بن حمزہ، سالم نے اپنے والد ماجد سے مروی کی کہ کبھی میں شاعر کی اس بات کو یاد کرتا اور کبھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور کو دیکھتا کہ اُس کے ذریعے بارش مانگی جاتی تو آپ نیچے تشریف بھی نہ لاتے کہ سارے پرنالے بہنے لگتے:

وہ سفید رنگت کا وسیلہ جس سے باران رحمت مانگی جاتی ہے، وہ یتیموں کا ملجا پناہ گاہ ہے بیواؤں کا۔

اور مذکورہ بالا شعر ابوطالب کا ہے۔

1010 - حَدَّثَنَا الحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الأَنْصَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ المُثَنَّى، عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، كَانَ إِذَا قَحَطُوا اسْتَسْقَى بِالعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ المُطَّلِبِ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا فَتَسْقِينَا، وَإِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِعَمِّ

حسن بن محمد، محمد بن عبداللہ انصاری، ابوعبداللہ بن مثنیٰ، ثمامہ بن عبداللہ بن انس، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جب قحط سالی ہوتی تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وسیلے سے بارش کی دعا کرتے اور کہتے: اے اللہ! ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ پیش کرتے تھے تو تُو ہم پر بارش برساتا

1008- انظر الحديث:1009

1009- راجع الحديث:1008

نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا، قَالَ: فَيُسْقَوْنَ

تھا اور اب ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی کے چچا جان کا وسیلہ پیش کرتے ہیں کہ ہم پر بارش برسا۔ پس اُن پر بارش برسی۔

4-بَابُ تَحْوِيلِ الرِّدَاءِ فِي الاِسْتِسْقَاءِ

استسقاء میں چادر کو اُلٹ دینا

1011- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقَى فَقَلَبَ رِدَاءَهُ

اسحاق، وہب بن جریر، شعبہ، محمد بن ابوبکر، عباد بن تمیم، حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش کے لیے دعا فرمائی تو اپنی چادر پلٹ دی۔

1012- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبَّادَ بْنَ تَمِيمٍ، يُحَدِّثُ أَبَاهُ، عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى المُصَلَّى فَاسْتَسْقَى فَاسْتَقْبَلَ القِبْلَةَ، وَقَلَبَ رِدَاءَهُ، وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: "كَانَ ابْنُ عُيَيْنَةَ يَقُولُ: هُوَ صَاحِبُ الأَذَانِ، وَلَكِنَّهُ وَهْمٌ لِأَنَّ هَذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ المَازِنِيُّ مَازِنُ الأَنْصَارِ"

علی بن عبداللہ، سفیان، عبداللہ بن ابوبکر، عباد بن تمیم اپنے والدِ محترم سے اور وہ اپنے چچا جان حضرت عبداللہ بن زید سے مروی کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ کی جانب تشریف لے گئے تو بارش کے لیے دعا فرمائی یعنی قبلے کی جانب رخ کیا، چادر پلٹ دی اور دو رکعتیں پڑھیں۔ امام ابوعبداللہ بخاری نے فرمایا: ابن عیینہ کہتے ہیں کہ یہ وہی اذان والے ہیں، لیکن یہ اُن کی غلط فہمی ہے کیونکہ یہ عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی ہیں اور مازن انصار کا قبیلہ ہے۔

5-بَابُ انْتِقَامِ الرَّبِّ جَلَّ وَعَزَّ مِنْ خَلْقِهِ بِالقَحْطِ إِذَا انْتُهِكَ مَحَارِمُهُ

جب حرام کاموں کی حد ہو جائے تو اللہ تعالیٰ قحط کے ذریعے اپنی مخلوق سے انتقام لیتا ہے

6-بَابُ الاِسْتِسْقَاءِ فِي المَسْجِدِ الجَامِعِ

جامع مسجد میں نمازِ استسقاء کی ادائیگی

1013- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو ضَمْرَةَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

1011- راجع الحدیث:1005

1012- راجع الحدیث:1005

1013- راجع الحدیث:932، صحیح مسلم:2075، سنن ابو داؤد:1175، سنن نسائی:1517،1513،1514

أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَذْكُرُ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ بَابٍ كَانَ وِجَاهَ الْمِنْبَرِ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ، فَاسْتَقْبَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ: هَلَكَتِ الْمَوَاشِي، وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ، فَادْعُ اللَّهَ يُغِيثُنَا، قَالَ: فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ اسْقِنَا، اللَّهُمَّ اسْقِنَا، اللَّهُمَّ اسْقِنَا قَالَ أَنَسٌ: وَلَا وَاللَّهِ مَا نَرَى فِي السَّمَاءِ مِنْ سَحَابٍ، وَلَا قَزَعَةً وَلَا شَيْئًا وَمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ سَلْعٍ مِنْ بَيْتٍ، وَلَا دَارٍ قَالَ: فَطَلَعَتْ مِنْ وَرَائِهِ سَحَابَةٌ مِثْلُ التُّرْسِ، فَلَمَّا تَوَسَّطَتِ السَّمَاءَ، انْتَشَرَتْ ثُمَّ أَمْطَرَتْ، قَالَ: وَاللَّهِ مَا رَأَيْنَا الشَّمْسَ سِتًّا، ثُمَّ دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ ذَلِكَ الْبَابِ فِي الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ، فَاسْتَقْبَلَهُ قَائِمًا، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ: هَلَكَتِ الْأَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ، فَادْعُ اللَّهَ يُمْسِكْهَا، قَالَ: فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا، وَلَا عَلَيْنَا، اللَّهُمَّ عَلَى الْآكَامِ وَالْجِبَالِ وَالْآجَامِ وَالظِّرَابِ وَالْأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ قَالَ: فَانْقَطَعَتْ، وَخَرَجْنَا نَمْشِي فِي الشَّمْسِ قَالَ شَرِيكٌ: فَسَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ: أَهُوَ الرَّجُلُ الْأَوَّلُ؟ قَالَ: لَا أَدْرِي

مروی ہے کہ جمعہ کے دن ایک شخص منبر کے سامنے والے دروازے سے داخل ہوا اور رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ دے رہے تھے۔ اس نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھڑے ہو کر عرض کی: یا رسولا للہ ﷺ! مال برباد ہو گئے اور راستے بند ہو گئے، اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ ہم پر بارش برسائے پس رسول اللہ ﷺ نے دونوں مبارک ہاتھ اُٹھائے اور کہا: اے اللہ ہم پر بارش برسا۔ اے اللہ! ہم پر بارش برسا۔ اے اللہ! ہم پر بارش برسا۔ حضرت انس نے فرمایا کہ خدا کی قسم، اُس وقت ہم نے آسمان میں کوئی بادل یا ابر کا ٹکڑا وغیرہ نہیں دیکھا تھا اور نہ ہمارے اور سلع پہاڑ کے بیچ کوئی مکان یا عمارت تھی۔ پس اُس کے عقب سے ڈھال کے برابر بادل کا ٹکڑا ظاہر ہوا جب آسمان کے بیچ میں آیا تو پھیل گیا۔ پھر بارش برسی۔ خدا کی قسم، ہم ایک ہفتہ تک سورج نہ دیکھ سکے۔ پھر اگلے جمعہ کو ایک شخص اُسی دروازے سے اندر داخل ہوا اور رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ دے رہے تھے۔ اس نے آپ کے سامنے کھڑے ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! مال برباد ہو گئے اور راستے بند ہو گئے، اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ اسے روک دے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے مبارک ہاتھ اُٹھائے اور کہا: اے اللہ! ہمارے اطراف ہو اور ہم پر نہیں۔ اے اللہ! پہاڑوں، ٹیلوں، چٹانوں اور درختوں کے اُگنے کی جگہوں پر۔ پس بارش برسنا رُک گئی اور ہم دھوپ میں چلنے لگے شریک کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس سے پوچھا: کیا یہ وہی پہلا شخص تھا؟ فرمایا کہ مجھے علم نہیں۔

7- بَابُ الِاسْتِسْقَاءِ فِي خُطْبَةِ

جمعہ کے خطبہ میں قبلہ کی جانب

الْجُمُعَةِ غَيْرَ مُسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةِ

1014 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَجُلًا، دَخَلَ المَسْجِدَ يَوْمَ جُمُعَةٍ مِنْ بَابٍ كَانَ نَحْوَ دَارِ القَضَاءِ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ، فَاسْتَقْبَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا، ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكَتِ الأَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ، فَادْعُ اللَّهَ يُغِيثُنَا، فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا قَالَ أَنَسٌ: وَلاَ وَاللَّهِ، مَا نَرَى فِي السَّمَاءِ مِنْ سَحَابٍ، وَلاَ قَزَعَةً وَمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ سَلْعٍ مِنْ بَيْتٍ وَلاَ دَارٍ، قَالَ: فَطَلَعَتْ مِنْ وَرَائِهِ سَحَابَةٌ مِثْلُ التُّرْسِ فَلَمَّا تَوَسَّطَتِ السَّمَاءَ انْتَشَرَتْ، ثُمَّ أَمْطَرَتْ، فَلاَ وَاللَّهِ، مَا رَأَيْنَا الشَّمْسَ سِتًّا، ثُمَّ دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ ذَلِكَ البَابِ فِي الجُمُعَةِ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ، فَاسْتَقْبَلَهُ قَائِمًا، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكَتِ الأَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ، فَادْعُ اللَّهَ يُمْسِكْهَا عَنَّا، قَالَ: فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلاَ عَلَيْنَا، اللَّهُمَّ عَلَى الآكَامِ وَالظِّرَابِ، وَبُطُونِ الأَوْدِيَةِ، وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ قَالَ: فَأَقْلَعَتْ، وَخَرَجْنَا نَمْشِي فِي الشَّمْسِ قَالَ شَرِيكٌ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ: أَهُوَ الرَّجُلُ الأَوَّلُ؟ فَقَالَ: مَا أَدْرِي

رُخ کیے بغیر بارش کی دعا کرنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص جمعہ کے دن مسجد میں دار القضاء کی طرف والے دروازے سے داخل ہوا اور رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ دے رہے تھے اس نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھڑے ہو کر عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! مال برباد ہو گئے اور راستے بند ہو گئے۔ ہمارے لیے بارش کی دعا کیجیے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اپنے مبارک ہاتھوں کو اٹھایا اور کہا: اے اللہ! بارش برسا۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم، ہم نے کوئی بادل یا ابر کا ٹکڑا نہیں دیکھا تھا اور نہ ہمارے اور سلع پہاڑ کے بیچ کوئی عمارت یا مکان تھا۔ پس اُس کے عقب سے ڈھال کے برابر ابر کا ٹکڑا نمودار ہوا۔ جب بیچ میں آیا تو پھیل گیا۔ پس خدا کی قسم، ہم ایک ہفتہ دھوپ نہ دیکھ سکے۔ پھر اگلے جمعہ کو اسی دروازے سے ایک شخص اندر داخل ہوا اور رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ دے رہے تھے۔ اس نے آپ کے سامنے کھڑے ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! مال برباد ہو گئے اور راستے بند ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ ہم سے اسے روک دے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اپنے مبارک ہاتھ اُٹھائے اور کہا: اے اللہ! ہمارے اطراف اور ہم پر نہیں۔ اے اللہ پہاڑوں، ٹیلوں، وادیوں کے بیچ اور درختوں کے اُگنے کی جگہوں پر۔ پس وہ برسنا بند ہو گئی اور ہم دھوپ میں چلنے لگے۔ شریک کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک سے کہا: کیا یہ شخص وہی پہلا والا تھا؟ فرمایا کہ مجھے

1014- راجع الحدیث: 1013

علم نہیں۔

8-بَابُ الاِسْتِسْقَاءِ عَلَى الْمِنْبَرِ

منبر پر بارش کی دعا

1015 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ قَحَطَ الْمَطَرُ، فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يَسْقِيَنَا، فَدَعَا فَمُطِرْنَا، فَمَا كِدْنَا أَنْ نَصِلَ إِلَى مَنَازِلِنَا فَمَا زِلْنَا نُمْطَرُ إِلَى الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ، قَالَ: فَقَامَ ذَلِكَ الرَّجُلُ أَوْ غَيْرُهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَصْرِفَهُ عَنَّا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلاَ عَلَيْنَا قَالَ: فَلَقَدْ رَأَيْتُ السَّحَابَ يَتَقَطَّعُ يَمِينًا وَشِمَالًا، يُمْطَرُونَ وَلاَ يُمْطَرُ أَهْلُ الْمَدِينَةِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے کہ ایک شخص حاضرِ خدمت ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بارش نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ ہم پر بارش برسائے۔ آپ نے دعا کی تو بارش ہونے لگی اور ہم اپنے گھروں تک بھی نہیں پہنچے تھے اور اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پس وہی شخص یا کوئی دوسرا کھڑا ہوا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ اِسے ہم سے واپس پھیر لے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: اے اللہ! ہمارے اطراف ہو اور ہم پر نہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ بادل برستے ہوئے دو طرف کو پھٹ گئے اور اہل مدینہ پر نہیں برس رہے تھے۔

9-بَابُ مَنِ اكْتَفَى بِصَلاَةِ الْجُمُعَةِ فِي الاِسْتِسْقَاءِ

جس نے جمعہ کی نماز میں بارش کی دعا کرنے پر اکتفا کیا

1016 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: هَلَكَتِ المَوَاشِي، وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ، فَدَعَا، فَمُطِرْنَا مِنَ الجُمُعَةِ إِلَى الجُمُعَةِ، ثُمَّ جَاءَ، فَقَالَ: تَهَدَّمَتِ البُيُوتُ، وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ، وَهَلَكَتِ المَوَاشِي، فَادْعُ اللَّهَ يُمْسِكْهَا، فَقَامَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی: مویشی ہلاک ہو گئے اور راستے بند ہو گئے۔ آپ نے دعا فرمائی تو اُس جمعہ سے اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پھر آ کر عرض کی: گھر منہدم ہو گئے، راستے بند ہو گئے اور مویشی ہلاک ہو گئے۔ آپ کھڑے ہوئے اور کہا: اے اللہ! پہاڑوں،

1015- راجع الحدیث:932

1016- راجع الحدیث:1013

وَسَلَّمَ فَقَالَ: اللَّهُمَّ عَلَى الآكَامِ وَالظِّرَابِ، وَالأَوْدِيَةِ، وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ فَانْجَابَتْ عَنِ المَدِينَةِ انْجِيَابَ الثَّوْبِ

ٹیلوں، چٹانوں، وادیوں اور درختوں کے اُگنے کی جگہوں پر۔ پس بادل مدینہ منورہ کے اُوپر سے پھٹ گیا جیسے کپڑا پھٹ جاتا ہے۔

10- بَابُ الدُّعَاءِ إِذَا تَقَطَّعَتِ السُّبُلُ مِنْ كَثْرَةِ المَطَرِ

جب زیادہ بارش کے سبب راستے بند ہو جائیں تو دعا کرنا

1017 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكَتِ المَوَاشِي، وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ، فَادْعُ اللَّهَ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمُطِرُوا مِنْ جُمُعَةٍ إِلَى جُمُعَةٍ، فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ تَهَدَّمَتِ البُيُوتُ وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ، وَهَلَكَتِ المَوَاشِي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ عَلَى رُءُوسِ الجِبَالِ وَالآكَامِ، وَبُطُونِ الأَوْدِيَةِ، وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ. فَانْجَابَتْ عَنِ المَدِينَةِ انْجِيَابَ الثَّوْبِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی: یارسول اللہ ﷺ مویشی ہلاک ہو گئے اور راستے بند ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے پس رسول اللہ ﷺ نے دعا کی تو اُس جمعہ سے اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پس ایک شخص نے آکر رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! گھر منہدم ہو گئے، راستے بند ہو گئے اور مویشی ہلاک ہو گئے۔ پس رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو گئے۔ اے اللہ پہاڑوں کی چوٹیوں، ٹیلوں، وادیوں کے بیچ اور درختوں کے اُگنے کی جگہوں پر۔ پس مدینہ منورہ کے اُوپر سے بادل کپڑے کی طرح پھٹ گیا۔

11- بَابُ مَا قِيلَ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُحَوِّلْ رِدَاءَهُ فِي الِاسْتِسْقَاءِ يَوْمَ الجُمُعَةِ

جمعہ کے دن بارش کی دعا کرتے ہوئے نبی کریم ﷺ کے چادر پلٹنے کے بارے میں جو کہا گیا ہے

1018 - حَدَّثَنَا الحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَافَى بْنُ عِمْرَانَ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں مال کے برباد ہونے اور اہل و عیال کی

1017- راجع الحدیث:932

1018- راجع الحدیث:932' صحیح مسلم:2076' سنن نسائی:1527

رَجُلًا شَكَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَاكَ الْمَالِ وَجَهْدَ الْعِيَالِ فَدَعَا اللهَ يَسْتَسْقِي وَلَمْ يَذْكُرْ أَنَّهُ حَوَّلَ رِدَاءَهُ وَلَا اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ

پریشانی کی شکایت کی۔ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور بارش کی لیکن راوی نے چادر کے پلٹنے اور قبلہ کی طرف رخ کرنے کا بیان نہیں کیا۔

12- بَابُ إِذَا اسْتَشْفَعُوا إِلَى الْإِمَامِ لِيَسْتَسْقِيَ لَهُمْ لَمْ يَرُدَّهُمْ

جب بارش کی دعا کے لیے لوگ امام کو سفارشی بنائیں تو وہ اُن کی خواہش کو منع نہ کرے

1019 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، هَلَكَتِ الْمَوَاشِي، وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ، فَادْعُ اللهَ فَدَعَا اللهَ فَمُطِرْنَا مِنَ الْجُمُعَةِ إِلَى الْجُمُعَةِ، فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، تَهَدَّمَتِ الْبُيُوتُ، وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ، وَهَلَكَتِ الْمَوَاشِي، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ عَلَى ظُهُورِ الْجِبَالِ وَالْآكَامِ، وَبُطُونِ الْأَوْدِيَةِ، وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ فَانْجَابَتْ عَنِ الْمَدِينَةِ انْجِيَابَ الثَّوْبِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکر عرض کی: یارسول اللہ ﷺ مویشی ہلاک ہوگئے اور راستے بند ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے۔ آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو اُس جمعہ سے اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پس ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکر عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! گھر منہدم ہوگئے، راستے بند ہوگئے اور مویشی ہلاک ہوگئے۔ رسول اللہ ﷺ نے کہا: اے اللہ! پہاڑوں کی چوٹیوں، ٹیلوں، وادیوں کے بیچ اور درختوں کے اُگنے کی جگہوں پر۔ پس مدینہ منورہ کے اُوپر سے بادل پھٹ گیا جیسے کپڑا پھٹتا ہے۔

13- بَابُ إِذَا اسْتَشْفَعَ الْمُشْرِكُونَ بِالْمُسْلِمِينَ عِنْدَ الْقَحْطِ

جب مشرک قحط کے وقت مسلمانوں سے دعا کرنے کی درخواست کریں

1020 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ، وَالْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: أَتَيْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ فَقَالَ: إِنَّ قُرَيْشًا أَبْطَئُوا عَنِ الْإِسْلَامِ، فَدَعَا عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ

مسروق سے مروی ہے کہ میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا: جب قریش نے اسلام قبول کرنے میں تاخیر کی تو نبی کریم ﷺ نے اُن کی ہلاکت کے لیے دعا کی۔

1019- راجع الحدیث:1013,832

1020- راجع الحدیث:1007

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَتَّى هَلَكُوا فِيهَا، وَأَكَلُوا المَيْتَةَ وَالعِظَامَ، فَجَاءَهُ أَبُو سُفْيَانَ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ جِئْتَ تَأْمُرُ بِصِلَةِ الرَّحِمِ وَإِنَّ قَوْمَكَ هَلَكُوا، فَادْعُ اللَّهَ، فَقَرَأَ: (فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ) (الدخان: 10) ثُمَّ عَادُوا إِلَى كُفْرِهِمْ، فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى: (يَوْمَ نَبْطِشُ البَطْشَةَ الكُبْرَى إِنَّا مُنْتَقِمُونَ) (الدخان: 16) يَوْمَ بَدْرٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَزَادَ أَسْبَاطٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسُقُوا الغَيْثَ، فَأَطْبَقَتْ عَلَيْهِمْ سَبْعًا، وَشَكَا النَّاسُ كَثْرَةَ المَطَرِ، قَالَ: اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلاَ عَلَيْنَا فَانْحَدَرَتِ السَّحَابَةُ عَنْ رَأْسِهِ فَسُقُوا النَّاسُ حَوْلَهُمْ

پس وہ قحط سالی کا شکار ہو کر ہلاک ہوئے اور مردار اور ہڈیاں بھی کھا گئے۔ پس ابوسفیان نے حاضر خدمت ہو کر عرض کی: اے محمد ﷺ! آپ صِلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں اور آپ کی قوم ہلاک ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے آپ نے پڑھا: ''انتظار کرو جس دن آسمان کھلا دھواں لائے گا۔'' (الدخان: ۱۰) پھر وہ اپنے کفر کی طرف پھر گئے'' اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''جس دن ہم سخت گرفت کریں گے۔'' وہ بدر کا روز ہے اسباط نے منصور سے یہ بھی مروی کی: رسول اللہ ﷺ نے دعا کی تو اُن پر بارش برسی اور مسلسل سات دن تو لوگوں نے بارش کی زیادتی کی شکایت کی۔ آپ نے کہا: اے اللہ! ہمارے اطراف ہو اور ہم پر نہیں۔ پس آپ کے اُوپر سے بادل چھٹ گئے اور اِردگرد کے لوگوں پر برسے۔

14- بَابُ الدُّعَاءِ إِذَا كَثُرَ المَطَرُ حَوَالَيْنَا وَلاَ عَلَيْنَا

زیادہ بارش ہو تو دعا کرنا کہ ہمارے اطراف برسا اور ہم پر نہ برسا

1021 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ جُمُعَةٍ، فَقَامَ النَّاسُ، فَصَاحُوا، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَحَطَ المَطَرُ، وَاحْمَرَّتِ الشَّجَرُ، وَهَلَكَتِ البَهَائِمُ، فَادْعُ اللَّهَ يَسْقِينَا، فَقَالَ: اللَّهُمَّ اسْقِنَا مَرَّتَيْنِ، وَايْمُ اللَّهِ، مَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً مِنْ سَحَابٍ، فَنَشَأَتْ سَحَابَةٌ وَأَمْطَرَتْ، وَنَزَلَ عَنِ المِنْبَرِ فَصَلَّى، فَلَمَّا انْصَرَفَ، لَمْ تَزَلْ تُمْطِرُ إِلَى الجُمُعَةِ الَّتِي تَلِيهَا، فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے۔ کچھ لوگ کھڑے ہو کر آواز بلند کرنے لگے اور عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! قحط اور بارش سے درخت سرخ ہو گئے اور مویشی ہلاک ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ ہم پر بارش برسائے۔ آپ نے دو مرتبہ کہا: اے اللہ! ہم پر بارش برسا۔ خدا کی قسم، ہم نے آسمان میں کوئی بادل کا ٹکڑا نہیں دیکھا تھا کہ ایک ٹکڑا ظاہر ہوا اور برسا۔ آپ منبر سے نیچے تشریف لے آئے اور نماز پڑھی۔ جب فارغ ہو گئے تو مسلسل اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ جب نبی

1021- راجع الحدیث: 932' صحیح مسلم: 2077' سنن نسائی: 1516

وَسَلَّمَ يَخْطُبُ، صَاحُوا إِلَيْهِ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوتُ، وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ، فَادْعُ اللَّهَ يَحْبِسُهَا عَنَّا. فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَكَشَطَتِ الْمَدِينَةُ. فَجَعَلَتْ تُمْطِرُ حَوْلَهَا وَلَا تُمْطِرُ بِالْمَدِينَةِ قَطْرَةً. فَنَظَرْتُ إِلَى الْمَدِينَةِ وَإِنَّهَا لَفِي مِثْلِ الْإِكْلِيلِ

کریم ﷺ خطبہ دینے کھڑے ہوئے تو لوگوں نے شکایت کی: گھر منہدم ہو گئے اور راستے بند ہو گئے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ اسے ہم سے روک دے۔ نبی کریم ﷺ نے تبسم فرمایا اور کہا: اے اللہ! ہمارے اطراف ہو اور ہم پر نہیں چنانچہ مدینہ منورہ سے چھٹ گیا اور اطراف میں برستا رہا۔ مدینہ منورہ پر ایک بوند بھی نہ برسی۔ میں مدینہ منورہ کو روشن دیکھ رہا تھا۔

15- بَابُ الدُّعَاءِ فِي الِاسْتِسْقَاءِ قَائِمًا

کھڑے ہو کر بارش کے لیے دعا کرنا

1022 - وَقَالَ لَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: عَنْ زُهَيْرٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، خَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيُّ وَخَرَجَ مَعَهُ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ، وَزَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فَاسْتَسْقَى، فَقَامَ بِهِمْ عَلَى رِجْلَيْهِ عَلَى غَيْرِ مِنْبَرٍ، فَاسْتَغْفَرَ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ وَلَمْ يُؤَذِّنْ وَلَمْ يُقِمْ قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ: وَرَأَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہا ابو نعیم، زُہیر، ابو اسحاق نے کہ حضرت عبداللہ بن یزید انصاری نکلے اور اُن کے ساتھ حضرت براء بن عازب اور حضرت زید بن ارقم بھی نکلے اور بارش کے لیے دعا کی انہوں نے بغیر منبر کے اپنے قدموں پر کھڑے ہو کر بارش کے لیے دعا مانگی۔ پھر دو رکعت نماز پڑھی جہری قرأت کے ساتھ اور اذان و اقامت نہ کہی۔ ابو اسحاق نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن یزید نے نبی کریم ﷺ کی زیارت کی تھی۔

1023 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبَّادُ بْنُ تَمِيمٍ، أَنَّ عَمَّهُ - وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَخْبَرَهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ بِالنَّاسِ يَسْتَسْقِي لَهُمْ، فَقَامَ فَدَعَا اللَّهَ قَائِمًا، ثُمَّ تَوَجَّهَ قِبَلَ الْقِبْلَةِ وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ فَأُسْقُوا

ابو الیمان، شعیب، زہری، عباد بن تمیم نے اپنے چچا جان سے مروی کی ہے جو نبی کریم ﷺ کے صحابہ میں سے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ اُن کے لیے بارش کی دعا کرنے نکلے۔ آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔ پھر قبلہ کی طرف متوجہ ہوئے اور اپنی چادر پلٹ دی۔ تو اُن پر بارش برسی۔

16- بَابُ الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ فِي الِاسْتِسْقَاءِ

نمازِ استسقاء میں جہر سے قرأت کرنا

1023- انظر الحديث: 1005، صحيح مسلم: 4670،4669

1024 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ، قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْقِي، فَتَوَجَّهَ إِلَى القِبْلَةِ يَدْعُو وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ جَهَرَ فِيهِمَا بِالقِرَاءَةِ

عباد بن تمیم نے اپنے چچا جان سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نمازِ استسقاء کے لیے تشریف لے گئے تو قبلہ کی طرف متوجہ ہو کر دعا کی اور اپنی چادر پلٹ دی۔ پھر دو رکعتیں ادا فرمائیں اور اُن میں جہری سے قرأت فرمائی۔

17 - بَابٌ: كَيْفَ حَوَّلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهُ إِلَى النَّاسِ

نبی کریم ﷺ نے اپنی پُشت مبارک لوگوں کی جانب کس طرح پھیری؟

1025 - حَدَّثَنَا آدَمُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ، قَالَ: " رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَرَجَ يَسْتَسْقِي، قَالَ: فَحَوَّلَ إِلَى النَّاسِ ظَهْرَهُ، وَاسْتَقْبَلَ القِبْلَةَ يَدْعُو، ثُمَّ حَوَّلَ رِدَاءَهُ، ثُمَّ صَلَّى لَنَا رَكْعَتَيْنِ جَهَرَ فِيهِمَا بِالقِرَاءَةِ "

عباد بن تمیم سے مروی ہے کہ ان کے چچا جان نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا جس دن کہ نمازِ استسقاء کے لیے تشریف لے گئے آپ نے لوگوں کی جانب پُشت مبارک کر لی اور جانب قبلہ ہو کر دعا کی۔ پھر اپنی چادر پلٹ دی۔ پھر ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں اور اُن میں جہری قرأت فرمائی۔

18 - بَابُ صَلاَةِ الاِسْتِسْقَاءِ رَكْعَتَيْنِ

نمازِ استسقاء کی دو رکعتیں

1026 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، سَمِعَ عَبَّادَ بْنَ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقَى، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَقَلَبَ رِدَاءَهُ

قُتیبہ بن سعید، سُفیان، عبداللہ بن ابوبکر، عباد بن تمیم نے اپنے چچا جان سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بارش کے لیے دعا کی تو دو رکعتیں ادا فرمائیں اور اپنی چادر پلٹ دی۔

19 - بَابُ الاِسْتِسْقَاءِ فِي المُصَلَّى

عیدگاہ میں نمازِ استسقاء کی ادائیگی

1027 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ:

عباد بن تمیم سے مروی ہے کہ اُن کے چچا جان نے

1024- راجع الحدیث 1005

1025- راجع الحدیث:1005

1026- راجع الحدیث:1005

1027- راجع الحدیث:1005

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، سَمِعَ عَبَّادَ بْنَ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ، قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى المُصَلَّى يَسْتَسْقِي وَاسْتَقْبَلَ القِبْلَةَ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، وَقَلَبَ رِدَاءَهُ قَالَ سُفْيَانُ: فَأَخْبَرَنِي المَسْعُودِيُّ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ، قَالَ: جَعَلَ اليَمِينَ عَلَى الشِّمَالِ

فرمایا: نبی کریم ﷺ بارش کے لیے دعا کرنے عیدگاہ تشریف لے گئے اور قبلہ کی جانب رخ کیا تو دو رکعتیں ادا فرمائیں اور اپنی چادر پلٹ دی۔ سفیان، مسعودی، ابوبکر نے کہا کہ دائیں حصے کو بائیں شانے پر ڈال لیا۔

20-بَابُ اسْتِقْبَالِ القِبْلَةِ فِي الاِسْتِسْقَاءِ

نمازِ استسقاء میں قبلہ رُو ہونا

1028 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلاَمٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَنَّ عَبَّادَ بْنَ تَمِيمٍ، أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدٍ الأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى المُصَلَّى يُصَلِّي، وَأَنَّهُ لَمَّا دَعَا - أَوْ أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ - اسْتَقْبَلَ القِبْلَةَ وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ هَذَا مَازِنِيٌّ، وَالأَوَّلُ كُوفِيٌّ هُوَ ابْنُ يَزِيدَ

محمد، عبدالوہاب، یحییٰ بن سعید، ابوبکر بن محمد، عباد بن تمیم سے مروی ہے کہ انہیں حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ عیدگاہ کی جانب نماز پڑھنے کے لیے تشریف لے گئے اور آپ ﷺ نے جب دعا کی یا دعا کرنے کا ارادہ فرمایا تو جانب قبلہ ہو گئے اور اپنی چادر کو پلٹ دیا۔ امام ابوعبداللہ بخاری نے فرمایا کہ یہ ابنِ زید تو مازنی ہیں اور پہلے کوفی ہیں اور وہ ابن یزید ہیں۔

21-بَابُ رَفْعِ النَّاسِ أَيْدِيَهُمْ مَعَ الإِمَامِ فِي الاِسْتِسْقَاءِ

نمازِ استسقاء میں لوگوں کا امام کے ساتھ ہاتھ اٹھانا

1029 - قَالَ أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلاَلٍ، قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، قَالَ: أَتَى رَجُلٌ أَعْرَابِيٌّ مِنْ أَهْلِ البَدْوِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الجُمُعَةِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَلَكَتِ المَاشِيَةُ، هَلَكَ العِيَالُ هَلَكَ النَّاسُ،

ابوایوب بن سلیمان، ابوبکر بن اُویس، سلیمان بن بلال، یحییٰ بن سعید سے مروی ہے کہ میں نے سُنا کہ حضرت انس بن مالک نے فرمایا کہ جمعہ کے دن جنگلوں میں رہنے والا ایک دیہاتی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! مویشی ہلاک ہو گئے بال بچے ہلاک ہو گئے

1028- راجع الحدیث:1005

1029- راجع الحدیث:932

فَرَفَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ يَدْعُو، وَرَفَعَ النَّاسُ أَيْدِيَهُمْ مَعَهُ يَدْعُونَ . قَالَ: فَمَا خَرَجْنَا مِنَ الْمَسْجِدِ حَتَّى مُطِرْنَا، فَمَا زِلْنَا نُمْطَرُ حَتَّى كَانَتِ الْجُمُعَةُ الأُخْرَى، فَأَتَى الرَّجُلُ إِلَى نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، بَشِقَ الْمُسَافِرُ وَمُنِعَ الطَّرِيقُ

اور لوگ ہلاک ہو گئے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے دعا کرنے کے لیے مبارک ہاتھ اٹھائے اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ لوگوں نے بھی دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے پس ہم مسجد سے نکلے بھی نہیں تھے کہ ہم پر بارش برسنے لگی اور اگلے جمعہ تک مسلسل بارش ہوتی رہی پس ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! مسافر تنگ آ گئے اور راستے بند ہو گئے۔ بشق یعنی تنگ آ جانا۔

1030 - وَقَالَ الأُوَيْسِيُّ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، وَشَرِيكٍ، سَمِعَا أَنَسًا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ

اُویسی، محمد بن جعفر، یحییٰ بن سعید اور شریک نے کہا کہ ہم نے حضرت انس سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے مبارک ہاتھ اٹھائے حتیٰ کہ میں نے آپ ﷺ کی بغلوں کی سپیدی دیکھی۔

22- بَابُ رَفْعِ الإِمَامِ يَدَهُ فِي الاسْتِسْقَاءِ

نماز استسقاء میں امام کا ہاتھ اٹھانا

1031 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهِ إِلَّا فِي الاسْتِسْقَاءِ، وَإِنَّهُ يَرْفَعُ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ

قتادہ سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کسی بھی دعا میں ہاتھوں کو اتنے بلند نہ فرماتے جتنا کہ بارش کی دعا کے وقت۔ اُس وقت آپ اتنے بلند فرماتے کہ آپ کی بغلوں کی سپیدی ظاہر ہو جاتی۔

23- بَابُ مَا يُقَالُ إِذَا مَطَرَتْ

بارش کے وقت کیا کہے؟

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: (كَصَيِّبٍ) (البقرة:19): الْمَطَرُ" وَقَالَ غَيْرُهُ: صَابَ وَأَصَابَ يَصُوبُ"

حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ كَصَيِّبٍ سے مراد بارش ہے اور دوسروں نے کہا کہ صاب اور أصاب دونوں يَصُوبُ سے ہیں۔

1031- انظر الحدیث: 6341,3565' صحیح مسلم: 2074' سنن ابو داؤد: 1170' سنن نسائی: 1512' سنن ابن ماجہ: 1180

1032 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَأَى الْمَطَرَ، قَالَ: اللَّهُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا تَابَعَهُ الْقَاسِمُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ وَرَوَاهُ الْأَوْزَاعِيُّ وَعُقَيْلٌ عَنْ نَافِعٍ

قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بارش ملاحظہ فرماتے تو کہتے اے اللہ! ہم پر نفع بخش بارش برسا، متابعت کی اس کی قاسم بن یحییٰ نے عُبید اللہ سے اور مروی کیا اسے اوزاعی اور عقیل نے نافع سے۔

24- بَابُ مَنْ تَمَطَّرَ فِي الْمَطَرِ حَتَّى يَتَحَادَرَ عَلَى لِحْيَتِهِ

جو بارش رکا رہے حتیٰ کہ داڑھی سے قطرے ٹپکنے لگیں

1033 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ: أَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكَ الْمَالُ، وَجَاعَ الْعِيَالُ فَادْعُ اللَّهَ لَنَا أَنْ يَسْقِيَنَا، قَالَ: فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَمَا فِي السَّمَاءِ قَزَعَةٌ، قَالَ: فَثَارَ سَحَابٌ أَمْثَالُ الْجِبَالِ، ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ عَنْ مِنْبَرِهِ حَتَّى رَأَيْتُ الْمَطَرَ يَتَحَادَرُ عَلَى لِحْيَتِهِ قَالَ: فَمُطِرْنَا يَوْمَنَا ذَلِكَ، وَفِي الْغَدِ، وَمِنْ بَعْدِ الْغَدِ وَالَّذِي يَلِيهِ إِلَى الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى، فَقَامَ ذَلِكَ الْأَعْرَابِيُّ - أَوْ رَجُلٌ غَيْرُهُ - فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، تَهَدَّمَ الْبِنَاءُ وَغَرِقَ الْمَالُ، فَادْعُ اللَّهَ لَنَا، فَرَفَعَ

اسحاق بن عبد اللہ بن ابوطلحہ انصاری سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے دور مبارک میں لوگ قحط کا شکار ہوئے تو رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے کہ ایک دیہاتی نے کھڑے ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! مال برباد ہو گیا اور بچے بھوک سے مر گئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ ہم پر بارش برسائے۔ رسول اللہ ﷺ نے مبارک ہاتھ اُٹھائے۔ آسمان پر بادل نہیں تھے لیکن پہاڑوں کی طرح بادل آ گئے۔ پھر آپ منبر سے نیچے تشریف بھی نہیں لائے۔ میں نے بارش کے قطرے آپ کی ریش مبارک سے ٹپکتے ہوئے دیکھے۔ پس ہم پر اُس دن، اُس سے اگلے دن بلکہ اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پس وہی دیہاتی یا کوئی دوسرے شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! مکانات منہدم ہو گئے اور مال ڈوب گیا، اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے دعا کیجیے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے مبارک ہاتھ

1032- سنن ابن ماجہ:3890

1033- راجع الحدیث:1033,932

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ، وَقَالَ: اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا، وَلَا عَلَيْنَا قَالَ: فَمَا جَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيرُ بِيَدِهِ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ السَّمَاءِ إِلَّا تَفَرَّجَتْ، حَتَّى صَارَتِ الْمَدِينَةُ فِي مِثْلِ الْجَوْبَةِ حَتَّى سَالَ الْوَادِي، وَادِي قَنَاةَ شَهْرًا. قَالَ: فَلَمْ يَجِئْ أَحَدٌ مِنْ نَاحِيَةٍ إِلَّا حَدَّثَ بِالْجَوْدِ

اُٹھائے اور کہا: اے اللہ! ہمارے اطراف اور ہم پر نہیں۔ پس آپ دستِ مبارک سے آسمان کی جس جانب اشارہ فرماتے اُدھر سے چھٹ جاتا حتیٰ کہ مدینہ منورہ تھال کی طرح ہوگیا اور قناۃ نالہ ایک مہینے تک بہتا رہا۔ راوی کا بیان ہے کہ جو آتا وہ اِس بارش کی اچھائی کا ذکر ضرور کرتا۔

25-بَابُ إِذَا هَبَّتِ الرِّيحُ

جب آندھی آئے

1034 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: كَانَتِ الرِّيحُ الشَّدِيدَةُ إِذَا هَبَّتْ عُرِفَ ذَلِكَ فِي وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سعید بن ابو مریم، محمد بن جعفر، حمید سے مروی ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا۔ جب تیز آندھی آتی تو یہ بات نبی کریم ﷺ کے چہرۂ مبارک ہی سے جان لی جاتی۔

26-بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُصِرْتُ بِالصَّبَا

نبی کریم ﷺ کا ارشاد کہ میری بادِ صبا سے مدد فرمائی گئی ہے

1035 - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: نُصِرْتُ بِالصَّبَا، وَأُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُورِ

مسلم، شعبہ، حکم، مجاہد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میری بادِ صبا سے مدد فرمائی گئی اور قومِ عاد بادِ سموم سے ہلاک کی گئی۔

27-بَابُ مَا قِيلَ فِي الزَّلَازِلِ وَالْآيَاتِ

زلزلوں اور فتنوں کے بارے میں جو کہا گیا ہے

1036 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُقْبَضَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ علم اٹھا لیا جائے زلزلوں کی کثرت ہو، وقت ایک دوسرے کے قریب آجائے فتنوں کا ظہور ہو اور ہرج بڑھ

1035- انظر الحديث: 4105,3343,3205' صحيح مسلم: 2084

1036- راجع الحديث: 85

الْعِلْمُ، وَتَكْثُرَ الزَّلَازِلُ، وَيَتَقَارَبَ الزَّمَانُ، وَتَظْهَرَ الْفِتَنُ، وَيَكْثُرَ الْهَرْجُ- وَهُوَ الْقَتْلُ الْقَتْلُ- حَتَّى يَكْثُرَ فِيكُمُ الْمَالُ فَيَفِيضَ

جائے اور وہ قتل ہے۔ مال کی زیادتی ہوگی کہ وہ اُبل پڑے گا۔

1037- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ: اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا، وَفِي يَمَنِنَا قَالَ: قَالُوا: وَفِي نَجْدِنَا؟ قَالَ: قَالَ: اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا وَفِي يَمَنِنَا قَالَ: قَالُوا: وَفِي نَجْدِنَا؟ قَالَ: قَالَ: هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ، وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ

محمد بن مثنیٰ، حسین بن حسن، ابنِ عون، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: اے اللہ! ہمیں ہمارے شام میں برکت دے اور ہمارے یمن میں۔ لوگوں نے عرض کی: اور ہمارے نجد میں۔ دوبارہ فرمایا: اے اللہ! ہمیں ہمارے شام میں برکت دے اور ہمارے یمن میں۔ لوگوں نے پھر عرض کی: اور ہمارے نجد میں فرمایا کہ وہاں تو زلزلے اور فتنے ہیں اور شیطان کا گروہ وہیں سے ظاہر ہوگا۔

28- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ) (الواقعة: 82)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور اپنا حصہ یہ رکھتے ہو کہ جھٹلاتے ہو (پارہ ۲۷، الواقعہ: ۸۲)

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: شُكْرَكُمْ

حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ اپنا شکر۔

1038- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، أَنَّهُ قَالَ: صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ عَلَى إِثْرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلَةِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، فَقَالَ: هَلْ تَدْرُونَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: "أَصْبَحَ

عُبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے مروی ہے کہ حضرت لبید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقامِ حدیبیہ پر بارش والی رات کو ہمیں صبح کی نماز پڑھائی۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فراغت پائی تو لوگوں کی جانب متوجہ ہوکر فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا؟ لوگوں نے عرض کی کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں فرمایا کہ میرے بندوں نے صبح کی تو مجھ پر ایمان رکھنے والے

1037- انظر الحدیث: 7094 سنن ترمذی: 3953

1038- راجع الحدیث: 846

مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ، فَأَمَّا مَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللهِ وَرَحْمَتِهِ فَذَلِكَ مُؤْمِنٌ بِي كَافِرٌ بِالكَوْكَبِ، وَأَمَّا مَنْ قَالَ: بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا، فَذَلِكَ كَافِرٌ بِي مُؤْمِنٌ بِالكَوْكَبِ"

اور ستاروں کے منکر تھے اور جس نے کہا کہ ہم پر فلاں فلاں ستارے نے بارش برسائی۔ وہ میرا منکر اور ستاروں پر یقین رکھنے والا ہے۔

29-بَابُ: لاَ يَدْرِي مَتَى يَجِيءُ المَطَرُ إِلَّا اللهُ

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ بارش کب برسائی جائے گی

وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَمْسٌ لاَ يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے مروی کی ہے کہ پانچ باتوں کو اللہ کے سوا کسی کو علم نہیں۔

1039 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مِفْتَاحُ الغَيْبِ خَمْسٌ لاَ يَعْلَمُهَا إِلَّا اللهُ: لاَ يَعْلَمُ أَحَدٌ مَا يَكُونُ فِي غَدٍ، وَلاَ يَعْلَمُ أَحَدٌ مَا يَكُونُ فِي الأَرْحَامِ، وَلاَ تَعْلَمُ نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا، وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ، وَمَا يَدْرِي أَحَدٌ مَتَى يَجِيءُ المَطَرُ"

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: غیب کی کنجیاں پانچ باتیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو علم نہیں یعنی کسی کو نہیں معلوم کہ کل کیا ہوگا اور کسی کو نہیں معلوم کہ رحموں میں کیا ہے اور کسی کو نہیں معلوم کہ کل کیا کرے گا اور کسی کو نہیں معلوم کہ کس زمین پر فوت ہوگا اور کسی کو نہیں معلوم کہ بارش کب ہوگی۔

☆☆☆☆☆

1039- انظر الحديث: 7379,4778,4697,4627

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

16-أَبْوَابُ الْكُسُوفِ

سورج گہن کے بارے میں ابواب

1-بَابُ الصَّلَاةِ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ

سورج گرہن میں نماز پڑھنا

1040 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ يُونُسَ، عَنِ الحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْكَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجُرُّ رِدَاءَهُ حَتَّى دَخَلَ المَسْجِدَ، فَدَخَلْنَا، فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ حَتَّى انْجَلَتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالقَمَرَ لاَ يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا، فَصَلُّوا، وَادْعُوا حَتَّى يُكْشَفَ مَا بِكُمْ

حسن بصری سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھے کہ سورج کو گرہن لگ گیا۔ پس رسول اللہ ﷺ اپنی چادر کو گھسیٹتے ہوئے مسجد میں داخل ہو گئے۔ پس ہم بھی داخل ہو گئے تو آپ نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں، حتیٰ کہ سورج چمکنے لگا۔ آپ نے فرمایا کہ سورج اور چاند کو کسی کی موت کے سبب گہن نہیں لگتا۔ جب تم اُسے دیکھو تو نماز پڑھو اور دعا کرو حتیٰ کہ وہ صاف ہو جائے۔

1041 - حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُودٍ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالقَمَرَ لاَ يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ، وَلَكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا، فَقُومُوا، فَصَلُّوا

قیس سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابومسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سورج اور چاند کو کسی شخص کی موت کے سبب گہن نہیں لگتا بلکہ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ جب اُسے دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور نماز پڑھو۔

1042 - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

اصبغ، ابن وہب، عمرو، عبدالرحمٰن بن قاسم، ان کے والد محترم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

1040- سنن نسائی: 1491,1490

1041- انظر الحدیث: 3204,1057 صحیح مسلم: 2111 سنن نسائی: 1461 سنن ابن ماجہ: 1261

1042- انظر الحدیث: 3201 صحیح مسلم: 2118 سنن نسائی: 1460

القَاسِمِ، حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ كَانَ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالقَمَرَ لاَ يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلاَ لِحَيَاتِهِ، وَلَكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهَا فَصَلُّوا

مروی ہے کہ نبی کریم نے فرمایا: سورج اور چاند کو کسی کی موت اور زندگی کے سبب گہن نہیں لگتا بلکہ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جب تم انہیں دیکھو تو نماز پڑھا کرو۔

فائدہ: خسوف یا خسف کے معنی ہیں دھنس جانا، اہل عرب کہتے ہیں "خَسَفَتِ الْعَيْنُ فِي الرَّاسِ" آنکھ سر میں دھنس گئی اور کہا جاتا ہے "خَسَفَ الْقَارُوْنُ فِي الْاَرْضِ" قارون زمین میں دھنس گیا، رب تعالیٰ فرماتا ہے "فَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ الْاَرْضَ"۔ اب اصطلاح میں چاند گرہن کو خسوف اور سورج گرہن کو کسوف کہتے ہیں کیونکہ اس وقت چاند، سورج دھنسا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ خیال رہے کہ یہاں خسوف سے مطلقاً گرہن مراد ہے چاند کا ہو یا سورج کا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کی نماز بھی پڑھی ہے اور چاند گرہن کی بھی کیونکہ ۵ھ میں چاند گرہن لگا تھا جمادی الآخرہ میں جیسا کہ ابن حبان وغیرہ میں۔ نماز کسوف با جماعت ہوگی اور چاند گرہن کی نماز علیحدہ علیحدہ یہ دونوں نمازیں سنت ہیں، دو، دو رکعتیں ہیں عام نمازوں کی طرح پڑھی جائیں گی، ہاں ان میں قیام، رکوع وغیرہ بہت دراز ہوگا۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۴۰۵)

1043 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ القَاسِمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلاَقَةَ، عَنِ المُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ، فَقَالَ النَّاسُ: كَسَفَتِ الشَّمْسُ لِمَوْتِ إِبْرَاهِيمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالقَمَرَ لاَ يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلاَ لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ فَصَلُّوا، وَادْعُوا اللَّهَ

عبداللہ بن محمد، ہاشم بن قاسم، شیبان ابومعاویہ، زیاد بن علاقہ سے مروی ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور مبارک میں سورج کو گہن لگا، جس دن کہ حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ (آپ کے صاحبزادے) کی وفات ہوئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک سورج اور چاند کو کسی کی موت یا زندگی کے سبب گہن نہیں لگتا۔ جب تم اُسے دیکھو تو نماز پڑھو اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرو۔

2- بَابُ الصَّدَقَةِ فِي الكُسُوفِ

سورج گرہن میں صدقہ دینا

1044 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی

1043- انظر الحدیث: 6199,1060 'صحیح مسلم: 2119

1044- انظر الحدیث: 6631,5221,4624,3203,1212,1066,1065,1064,1058,1056, 1050,1046 'صحیح مسلم: 2086 'سنن ترمذی: 561 'سنن نسائی ... 'سنن ابن ماجہ: 1473

مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ، فَقَامَ، فَأَطَالَ القِيَامَ، ثُمَّ رَكَعَ، فَأَطَالَ الرُّكُوعَ، ثُمَّ قَامَ فَأَطَالَ القِيَامَ وَهُوَ دُونَ القِيَامِ الأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الأَوَّلِ، ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ، ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ مَا فَعَلَ فِي الأُولَى، ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدِ انْجَلَتِ الشَّمْسُ، فَخَطَبَ النَّاسَ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ، لاَ يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلاَ لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ، فَادْعُوا اللَّهَ، وَكَبِّرُوا وَصَلُّوا وَتَصَدَّقُوا

ثُمَّ قَالَ: يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللَّهِ مَا مِنْ أَحَدٍ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ أَنْ يَزْنِيَ عَبْدُهُ أَوْ تَزْنِيَ أَمَتُهُ، يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللَّهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور مبارک میں سورج کو گرہن لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ آپ کھڑے ہوئے تو طویل قیام فرمایا۔ پھر رکوع فرمایا تو طویل رکوع فرمایا۔ پھر کھڑے ہوئے تو طویل قیام فرمایا جو پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر رکوع فرمایا تو طویل فرمایا اور وہ پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر سجدہ کیا تو طویل سجدہ فرمایا۔ پھر دوسری رکعت میں بھی اُسی طرح کیا جیسے پہلی رکعت میں کیا تھا۔ پھر فارغ ہوئے تو سورج چمکنے لگا تھا۔ پس لوگوں کو خطبہ دیا تو اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی۔ پھر فرمایا بے شک سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، جن کو کسی کی موت یا زندگی کے سبب گرہن نہیں لگتا۔ جب تم اُسے دیکھو تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرو، تکبیر کہو، نماز پڑھو اور صدقہ دو۔

پھر فرمایا: اے اُمتِ محمد! خدا کی قسم، اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت والا کوئی نہیں جب کہ اُس کا بندہ یا اُس کی لونڈی زنا کرے۔ اے امتِ محمد! اگر تم علم رکھتے جو میں رکھتا ہوں تو تم کم ہنستے اور زیادہ روتے۔

3-بَابُ النِّدَاءِ بِالصَّلاَةُ جَامِعَةٌ فِي الكُسُوفِ

سورج گرہن میں اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ کہہ کر ندا کرنا

1045 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامِ بْنِ أَبِي سَلَّامٍ الحَبَشِيُّ الدِّمَشْقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ الزُّهْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ

اسحاق، یحییٰ بن صالح، معاویہ بن سلام بن ابوسلام حبشی دمشقی، یحییٰ بن ابوکثیر، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف، زہری سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور مبارک میں سورج کو گرہن لگا تو اِنَّ الصَّلٰوۃَ جَامِعَۃٌ کے لفظ سے ندا کی گئی۔

1045- صحیح مسلم: 2110، سنن نسائی: 1478

رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُودِيَ إِنَّ الصَّلَاةَ جَامِعَةٌ

4-بَابُ خُطْبَةِ الإِمَامِ فِي الْكُسُوفِ

وَقَالَتْ عَائِشَةُ، وَأَسْمَاءُ: خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

1046 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، ح وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنِي عُرْوَةُ، عَنْ عَائِشَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي حَيَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَصَفَّ النَّاسُ وَرَاءَهُ فَكَبَّرَ فَاقْتَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً، ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا، ثُمَّ قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقَامَ وَلَمْ يَسْجُدْ وَقَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً هِيَ أَدْنَى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْأُولَى، ثُمَّ كَبَّرَ وَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ أَدْنَى مِنَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ قَالَ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِثْلَ ذَلِكَ، فَاسْتَكْمَلَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ، وَانْجَلَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَنْصَرِفَ، ثُمَّ قَامَ، فَأَثْنَى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ: هُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ، لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَافْزَعُوا إِلَى الصَّلَاةِ وَكَانَ يُحَدِّثُ كَثِيرُ بْنُ عَبَّاسٍ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، كَانَ يُحَدِّثُ يَوْمَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ، بِمِثْلِ حَدِيثِ عُرْوَةَ، عَنْ

نمازِ کسوف میں امام کا خطبہ پڑھنا

حضرت عائشہ اور حضرت اسماء نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے خطبہ دیا۔

یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب۔ احمد بن صالح عنبہ یونس، ابن شہاب، عروہ، نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی مبارک حیات میں سورج کو گرہن لگا تو آپ مسجد کی طرف تشریف لے گئے اور لوگ آپ کے پیچھے صف بستہ ہوگئے۔ پس تکبیر کہی اور رسول اللہ ﷺ نے لمبی قرأت فرمائی۔ پھر تکبیر کہی اور لمبا رکوع کیا۔ پھر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہا، کھڑے ہوگئے اور سجدہ نہیں کیا بلکہ طویل قرأت پڑھی جو پہلی سے کم تھی۔ پھر تکبیر کہی اور طویل رکوع کیا۔ جو پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اور رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہا۔ پھر سجدہ کیا۔ پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا۔ چنانچہ پورے چار رکوع اور چار سجدے کیے اور فارغ ہونے سے پہلے سورج چمکنے لگا۔ پھر کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی ثنا بیان کی جو اُس کی شان ہے پھر فرمایا کہ یہ دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے نشانیاں ہیں۔ کسی کی موت یا زندگی کے سبب انھیں گرہن نہیں لگتا۔ جب تم انہیں دیکھو تو نماز کی طرف جلدی کرو۔ کثیر بن عباس نے بحوالہ حضرت عبداللہ بن عباس اُسی طرح سورج گرہن کے دن حدیث بیان کی جیسے حدیث عُروہ بحوالہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے۔ میں نے عُروہ

عَائِشَةَ، فَقُلْتُ لِعُرْوَةَ: "إِنَّ أَخَاكَ يَوْمَ خَسَفَتْ بِالْمَدِينَةِ لَمْ يَزِدْ عَلَى رَكْعَتَيْنِ مِثْلَ الصُّبْحِ؟ قَالَ: أَجَلْ لِأَنَّهُ أَخْطَأَ السُّنَّةَ"

سے کہا کہ جب مدینہ منورہ میں سوج گرہن ہوا تو آپ کے بھائی نے دو رکعتیں صبح کی نماز سے زیادہ نہیں پڑھیں۔ فرمایا کہ اُن سے سنت میں غلطی ہوئی۔

5-بَابٌ: هَلْ يَقُولُ كَسَفَتِ الشَّمْسُ أَوْ خَسَفَتْ؟

سورج گرہن کو کسوف کہا جائے یا خسوف

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَخَسَفَ الْقَمَرُ﴾ (القيامة:8)

اور اللہ تعالیٰ نے وَخَسَفَ الْقَمَرُ ارشاد فرمایا ہے۔

1047 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَقَامَ، فَكَبَّرَ، فَقَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَقَامَ كَمَا هُوَ، ثُمَّ قَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً وَهِيَ أَدْنَى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْأُولَى، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهِيَ أَدْنَى مِنَ الرَّكْعَةِ الْأُولَى، ثُمَّ سَجَدَ سُجُودًا طَوِيلًا، ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ سَلَّمَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ، فَخَطَبَ النَّاسَ، فَقَالَ: فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ: إِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا، فَافْزَعُوا إِلَى الصَّلَاةِ

عُروہ بن زُبیر سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی جب کہ سورج کو گرہن لگا۔ آپ کھڑے ہوئے تو تکبیر کہی اور لمبی قرأت فرمائی۔ پھر رکوع کیا تو لمبا رکوع فرمایا۔ پھر سر اُٹھا کر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہا اور اُسی طرح کھڑے رہے۔ پھر لمبی قرأت فرمائی جو پہلی سے کم تھی۔ پھر رکوع فرمایا تو لمبا رکوع فرمایا لیکن پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر دو لمبے سجدے فرمائے۔ پھر دوسری رکعت میں بھی یونہی کیا۔ پھر سلام پھیرا تو سورج روشن ہو گیا تھا پھر خطبہ دیتے ہوئے سورج اور چاند کو گرہن لگنے کے بارے میں فرمایا کہ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں کسی موت اور زندگی کے سبب انہیں گرہن نہیں لگتا۔ جب تم اسے دیکھو تو نماز کی طرف جلدی کرو۔

6-بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُخَوِّفُ اللَّهُ عِبَادَهُ بِالْكُسُوفِ

نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ سورج گرہن کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے

1047- راجع الحديث:1044

وَقَالَ أَبُو مُوسَى: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اسے حضرت ابوموسیٰ نے نبی کریم ﷺ سے مروی کیا ہے۔

1048 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ، لاَ يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلاَ لِحَيَاتِهِ، وَلَكِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُخَوِّفُ بِهَا عِبَادَهُ وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَلَمْ يَذْكُرْ عَبْدُ الوَارِثِ، وَشُعْبَةُ، وَخَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ يُونُسَ: يُخَوِّفُ اللَّهُ بِهَا عِبَادَهُ. وَتَابَعَهُ أَشْعَثُ، عَنِ الحَسَنِ، وَتَابَعَهُ مُوسَى، عَنْ مُبَارَكٍ، عَنِ الحَسَنِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُخَوِّفُ بِهِمَا عِبَادَهُ

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ انہیں کسی کی موت کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا بلکہ ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ عبدالوارث اور خالد بن عبداللہ اور حمد بن سلمہ نے یونس کے حوالے سے یہ ذکر نہیں کیا کہ ان کے ذریعے اللہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ متابعت کی اس کی موسیٰ، مبارک، حسن، حضرت ابوبکرہ نے نبی کریم ﷺ سے کہ ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے اور متابعت کی اس کی اشعث نے حسن بصری سے۔

7- بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ عَذَابِ القَبْرِ فِي الكُسُوفِ

سورج گرہن میں عذابِ قبر سے پناہ مانگنا

1049 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ يَهُودِيَّةً جَاءَتْ تَسْأَلُهَا، فَقَالَتْ لَهَا: أَعَاذَكِ اللَّهُ مِنْ عَذَابِ القَبْرِ، فَسَأَلَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُعَذَّبُ النَّاسُ فِي قُبُورِهِمْ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَائِذًا بِاللَّهِ مِنْ ذَلِكَ.

عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ایک یہودن کچھ سوال کرنے آئی تو اُس نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو عذابِ قبر سے بچائے۔ حضرت عائشہ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کیا لوگوں کو قبر میں عذاب ہوگا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس سے خدا کی پناہ۔

1048- راجع الحدیث:1040

1049- صحیح مسلم:2096,2095 سنن نسائی:1498,1474

1050 - ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ مَرْكَبًا، فَخَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَرَجَعَ ضُحًى، فَمَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ ظَهْرَانَيِ الحُجَرِ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي وَقَامَ النَّاسُ وَرَاءَهُ، فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا، ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ القِيَامِ الأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الأَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ، فَسَجَدَ، ثُمَّ قَامَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ القِيَامِ الأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الأَوَّلِ، ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ القِيَامِ الأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الأَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ، فَسَجَدَ وَانْصَرَفَ، فَقَالَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ، ثُمَّ أَمَرَهُمْ أَنْ يَتَعَوَّذُوا مِنْ عَذَابِ القَبْرِ

پھر ایک دن صبح کے وقت رسول اللہ ﷺ سواری پر سوار ہوئے تو سورج کو گرہن لگ گیا اور آپ چاشت کے وقت واپس تشریف لے آئے۔ رسول اللہ ﷺ دو حجروں کے درمیان سے گزرے۔ پھر نماز پڑھنے کھڑے ہوئے اور لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ آپ نے لمبا قیام فرمایا۔ پھر رکوع فرمایا تو لمبا رکوع فرمایا۔ پھر کھڑے ہوئے تو لمبا قیام فرمایا جو پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر لمبا رکوع فرمایا جو پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر اُٹھے اور سجدہ فرمایا۔ پھر کھڑے ہو کر لمبا قیام فرمایا جو پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر لمبا رکوع فرمایا جو پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر اُٹھے اور لمبا قیام فرمایا جو پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر لمبا رکوع فرمایا جو پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر اُٹھے، سجدہ فرمایا اور فرمایا جو اللہ نے چاہا پھر لوگوں کو حکم دیا کہ وہ عذابِ قبر سے پناہ مانگیں۔

8- بَابُ طُولِ السُّجُودِ فِي الكُسُوفِ

نمازِ کسوف میں طویل سجدے کرنا

1051 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّهُ قَالَ: لَمَّا كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نُودِيَ: إِنَّ الصَّلاَةَ جَامِعَةٌ، فَرَكَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ فِي سَجْدَةٍ، ثُمَّ قَامَ، فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِي سَجْدَةٍ، ثُمَّ جَلَسَ، ثُمَّ جُلِّيَ عَنِ الشَّمْسِ، قَالَ: وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: مَا سَجَدْتُ سُجُودًا قَطُّ كَانَ أَطْوَلَ مِنْهَا

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کے دورِ مبارک میں سورج گرہن ہوا تو اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ کہہ کر ندا کی گئی۔ پس رسول اللہ ﷺ نے ایک رکعت میں دو رکوع فرمائے۔ پھر کھڑے ہوئے تو ایک ہی رکعت میں دو رکوع فرمائے۔ پھر بیٹھ گئے حتیٰ کہ سورج چمکنے لگا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے کبھی ان سے لمبے سجدے نہیں کیے۔

1050- راجع الحديث: 1049

1051- راجع الحديث: 1045

9-بَابُ صَلاَةِ الكُسُوفِ جَمَاعَةً

وَصَلَّى ابْنُ عَبَّاسٍ لَهُمْ فِي صُفَّةِ زَمْزَمَ وَجَمَعَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَصَلَّى ابْنُ عُمَرَ

1052 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: انْخَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا نَحْوًا مِنْ قِرَاءَةِ سُورَةِ البَقَرَةِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا، ثُمَّ رَفَعَ، فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ القِيَامِ الأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الأَوَّلِ، ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ القِيَامِ الأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الأَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ، فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ القِيَامِ الأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الأَوَّلِ، ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ، لاَ يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلاَ لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ، فَاذْكُرُوا اللَّهَ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، رَأَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِي مَقَامِكَ، ثُمَّ رَأَيْنَاكَ كَعْكَعْتَ؟ قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي رَأَيْتُ الجَنَّةَ، فَتَنَاوَلْتُ عُنْقُودًا، وَلَوْ أَصَبْتُهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا، وَأُرِيتُ النَّارَ، فَلَمْ أَرَ مَنْظَرًا كَاليَوْمِ قَطُّ أَفْظَعَ، وَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ

نمازِ کسوف باجماعت پڑھنا

اور حضرت ابن عباس نے لوگوں کو صفہ زمزم میں نماز پڑھائی اور علی بن عبداللہ بن عباس نے انہیں جمع کیا اور حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نماز پڑھائی۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے دورِ مبارک میں سورج کو گرہن لگا تو رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی۔ آپ کھڑے ہوئے تو لمبا قیام فرمایا گویا سورہ البقرہ کی قرأت کے مساوی۔ پھر رکوع فرمایا تو طویل رکوع فرمایا۔ پھر اُٹھے تو طویل قیام فرمایا جو پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر طویل رکوع فرمایا جو پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر سجدہ کیا۔ پھر کھڑے ہوکر لمبا قیام فرمایا جو پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر لمبا رکوع فرمایا جو پہلے رکوع سے کم پھر اُٹھے اور لمبا قیام فرمایا جو پہلے قیام سے کم تھا پھر لمبا رکوع فرمایا جو پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر سجدہ فرمایا اور فارغ ہوگئے تو سورج چمکنے لگا تھا۔ فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جنہیں کسی کی موت یا زندگی کے سبب گرہن نہیں لگتا۔ جب تم یہ چیز دیکھو تو اللہ کا ذکر کرو۔ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! ہم نے اس جگہ آپ کو کوئی چیز پکڑتے دیکھا۔ پھر ہم نے آپ کو پیچھے ہٹتے دیکھا۔ فرمایا کہ میں نے جنت دیکھی تو ایک ٹہنی پکڑ لی۔ اگر میں اُسے لے آتا تو تم اُس میں سے جب تک دنیا باقی رہتی اس وقت تک کھاتے اور مجھے دوزخ دکھائی گئی تو میں نے آج جیسا منظر کبھی نہیں دیکھا اور میں نے دیکھا کہ اُس میں اکثر عورتیں ہیں۔ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! کس سبب سے؟ فرمایا کہ اپنے کفر کے

1052- راجع الحدیث: 92,29

قَالُوا: بِمَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: بِكُفْرِهِنَّ قِيلَ: يَكْفُرْنَ بِاللهِ؟ قَالَ: " يَكْفُرْنَ العَشِيرَ، وَيَكْفُرْنَ الإِحْسَانَ، لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ كُلَّهُ، ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا، قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ "

10 - بَابُ صَلاَةِ النِّسَاءِ مَعَ الرِّجَالِ فِي الكُسُوفِ

1053 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنِ امْرَأَتِهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ المُنْذِرِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّهَا قَالَتْ: أَتَيْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَإِذَا النَّاسُ قِيَامٌ يُصَلُّونَ وَإِذَا هِيَ قَائِمَةٌ تُصَلِّي، فَقُلْتُ: مَا لِلنَّاسِ، فَأَشَارَتْ بِيَدِهَا إِلَى السَّمَاءِ، وَقَالَتْ: سُبْحَانَ اللهِ، فَقُلْتُ: آيَةٌ؟ فَأَشَارَتْ: أَيْ نَعَمْ، قَالَتْ: فَقُمْتُ حَتَّى تَجَلاَّنِي الغَشْيُ، فَجَعَلْتُ أَصُبُّ فَوْقَ رَأْسِي المَاءَ، فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: " مَا مِنْ شَيْءٍ كُنْتُ لَمْ أَرَهُ إِلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي هَذَا، حَتَّى الجَنَّةَ وَالنَّارَ، وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي القُبُورِ مِثْلَ - أَوْ قَرِيبًا مِنْ - فِتْنَةِ الدَّجَّالِ -لاَ أَدْرِي أَيَّتَهُمَا قَالَتْ أَسْمَاءُ- يُؤْتَى أَحَدُكُمْ، فَيُقَالُ لَهُ: مَا عِلْمُكَ بِهَذَا الرَّجُلِ؟ فَأَمَّا المُؤْمِنُ - أَوِ المُوقِنُ، لاَ أَدْرِي أَيَّ ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ - فَيَقُولُ: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالهُدَى، فَأَجَبْنَا وَآمَنَّا

سبب۔ عرض کی گئی، کیا وہ اللہ کے ساتھ کفر کرتی ہیں؟ فرمایا کہ خاوند کی ناشکری کرتیں اور احسان کا انکار کر دیتی ہیں۔ اگر ان میں سے کسی پر پوری زندگی احسان کر دو۔ پھر تم سے کوئی کمی رہ جائے تو کہے گی میں نے نہیں دیکھا کہ آپ نے میرے ساتھ کوئی اچھائی کی ہو۔

مردوں کے ساتھ عورتوں کا نمازِ کسوف کا پڑھنا

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ کے پاس آئی جب کہ سورج گہن لگا ہوا تھا۔ لوگ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے اور وہ بھی کھڑی ہو کر نماز پڑھ رہی تھیں۔ میں نے کہا: لوگوں کو کیا ہوا؟ انہوں نے ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ کیا اور سبحان اللہ کہا۔ میں نے کہا: کوئی نشانی؟ انہوں نے اشارے سے ہاں کی۔ میں کھڑی رہی تو بیہوش ہونے لگی۔ پس میں اپنے سر پر پانی ڈالنے لگی۔ جب رسول اللہ ﷺ فارغ ہوئے تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی۔ پھر فرمایا: کوئی چیز ایسی نہیں جو میں نے نہیں دیکھی تھی مگر وہ اس جگہ پر دیکھ لی حتیٰ کہ جنت اور جہنم بھی اور مجھ پر وحی کی گئی ہے کہ قبروں میں تمہاری آزمائش ہوگی، فتنہ دجال جیسی یا اُس کے قریب معلوم نہیں کہ حضرت اسماء نے کون سی بات فرمائی۔ تم میں سے ایک کو لایا جائے گا اور اُس سے کہا جائے گا کہ اس شخص کے متعلق تو کیا جانتا ہے؟ پس اگر وہ ایمان والا یا یقین والا ہوا، معلوم نہیں حضرت اسماء نے کون سا لفظ فرمایا۔ تو کہے گا کہ یہ اللہ کے رسول محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں جو ہمارے پاس نشانیاں اور ہدایت

1053- راجع الحدیث:86

وَاتَّبَعْنَا. فَيُقَالُ لَهُ: نَمْ صَالِحًا، فَقَدْ عَلِمْنَا إِنْ كُنْتَ لَمُوقِنًا. وَأَمَّا الْمُنَافِقُ- أَوِ الْمُرْتَابُ لاَ أَدْرِي أَيَّتَهُمَا قَالَتْ أَسْمَاءُ - فَيَقُولُ: لاَ أَدْرِي، سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا فَقُلْتُهُ"

لے کر تشریف لائے۔ پس ہم نے اِن کی دعوت قبول کی، اِن پر ایمان لائے اور پیروی کی اُس سے کہا جائے گا کہ آرام سے سوجا۔ ہم جانتے تھے کہ تو یقین والا ہے۔ اگر وہ منافق یا شک کرنے والا ہوا۔ معلوم نہیں حضرت اسماء نے کون سا لفظ فرمایا۔ تو کہے گا کہ میں نہیں جانتا۔ میں نے لوگوں کو جو کچھ کہتے ہوئے سُنا تو میں نے بھی وہی کہا۔

11- بَابُ مَنْ أَحَبَّ الْعَتَاقَةَ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ

جو سورج گرہن کے وقت غلام آزاد کرنا پسند کرے

1054 - حَدَّثَنَا رَبِيعُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ فَاطِمَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ، قَالَتْ: لَقَدْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَتَاقَةِ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ

ربیع بن یحییٰ، زائدہ، ہشام، فاطمہ سے مروی ہے کہ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے سورج گرہن کے وقت غلام آزاد کرنے کا حکم فرمایا۔

12- بَابُ صَلاَةِ الْكُسُوفِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں نمازِ کسوف پڑھنا

1055 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ يَهُودِيَّةً جَاءَتْ تَسْأَلُهَا، فَقَالَتْ: أَعَاذَكِ اللَّهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، فَسَأَلَتْ عَائِشَةُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُعَذَّبُ النَّاسُ فِي قُبُورِهِمْ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَائِذًا بِاللَّهِ مِنْ ذَلِكَ

عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ایک یہودی عورت کچھ سوال کرنے کے لیے آئی تو اُس نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو عذابِ قبر سے محفوظ رکھے۔ حضرت عائشہ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کیا لوگوں کو قبروں میں عذاب ہوگا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اُس سے خدا کی پناہ۔

1056 - ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ مَرْكَبًا، فَكَسَفَتِ الشَّمْسُ،

پھر رسول اللہ ﷺ صبح کے وقت سوار ہو کر نکلے تو سورج گرہن لگ گیا اور آپ چاشت کے وقت واپس

1054- راجع الحدیث: 86، سنن ابو داؤد: 1192

1055- راجع الحدیث: 1049

1056- راجع الحدیث: 1049,1041

فَرَجَعَ ضُحًى، فَمَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ ظَهْرَانَيِ الْحُجَرِ، ثُمَّ قَامَ، فَصَلَّى وَقَامَ النَّاسُ وَرَاءَهُ، فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا، ثُمَّ رَفَعَ، فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ، فَسَجَدَ سُجُودًا طَوِيلًا، ثُمَّ قَامَ، فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ سَجَدَ وَهُوَ دُونَ السُّجُودِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَقُولَ ثُمَّ أَمَرَهُمْ أَنْ يَتَعَوَّذُوا مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

تشریف لائے۔ رسول اللہ ﷺ دو حجروں کے درمیان سے گزرے تو نماز پڑھنے کھڑے ہوگئے اور لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہوگئے۔ آپ کھڑے ہوئے تو لمبا قیام فرمایا۔ پھر لمبا رکوع فرمایا۔ پھر اُٹھایا تو لمبا قیام فرمایا جو پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر لمبا رکوع فرمایا جو پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر اُٹھایا تو لمبا سجدہ فرمایا۔ پھر کھڑے ہوئے تو لمبا قیام فرمایا جو پہلے سے کم تھا۔ پھر لمبا رکوع فرمایا جو پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر لمبا قیام فرمایا جو پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر لمبا رکوع فرمایا جو پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر سجدہ فرمایا جو پہلے سجدوں سے کم تھا۔ فراغت پائی تو رسول اللہ ﷺ نے کہا جو اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ پھر لوگوں کو حکم دیا کہ وہ عذاب قبر سے پناہ مانگیں۔

13-بَابٌ: لَا تَنْكَسِفُ الشَّمْسُ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ

کسی کی موت یا زندگی کے سبب سورج گرہن نہیں ہوتا

رَوَاهُ أَبُو بَكْرَةَ، وَالْمُغِيرَةُ، وَأَبُو مُوسَى، وَابْنُ عَبَّاسٍ، وَابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

اسے حضرت ابوبکرہ، حضرت مغیرہ، حضرت ابوموسیٰ، حضرت ابنِ عباس اور حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے مروی کیا ہے۔

1057 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنِي قَيْسٌ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، وَلَكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَصَلُّوا

مسدد، یحییٰ، اسماعیل، قیس، حضرت ابومسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سورج اور چاند کو کسی کی موت کے سبب گرہن نہیں لگتا بلکہ یہ تو اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ جب ایسا دیکھو تو نماز پڑھا کرو۔

1058 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ:

عُروہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی

1057- راجع الحديث:1041

حَدَّثَنَا هِشَامٌ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَهِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلَّى بِالنَّاسِ، فَأَطَالَ القِرَاءَةَ، ثُمَّ رَكَعَ، فَأَطَالَ الرُّكُوعَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَأَطَالَ القِرَاءَةَ وَهِيَ دُونَ قِرَاءَتِهِ الأُولَى، ثُمَّ رَكَعَ، فَأَطَالَ الرُّكُوعَ دُونَ رُكُوعِهِ الأَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ، فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ قَامَ، فَصَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ قَامَ فَقَالَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالقَمَرَ لاَ يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلاَ لِحَيَاتِهِ، وَلَكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ يُرِيهِمَا عِبَادَهُ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ، فَافْزَعُوا إِلَى الصَّلاَةِ

اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے دور مبارک میں سورج گرہن لگا تو نبی کریم ﷺ کھڑے ہوئے اور لوگوں کے ساتھ نماز پڑھی۔ پس طویل قرأت فرمائی۔ پھر رکوع فرمایا تو لمبا رکوع فرمایا۔ پھر سر اُٹھایا تو طویل قرأت فرمائی اور یہ پہلی قرأت سے کم تھی۔ پھر رکوع فرمایا تو طویل رکوع فرمایا لیکن پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر سر اُٹھایا تو دو سجدے کیے۔ پھر کھڑے ہوئے تو دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا۔ پھر کھڑے ہوئے تو فرمایا: بے شک سورج اور چاند کو کسی کی موت یا زندگی کے سبب گرہن نہیں لگتا بلکہ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جو وہ اپنے بندوں کو دکھاتا ہے۔ جب تم اسے دیکھو تو نماز کی طرف جلدی کرو۔

14 - بَابُ الذِّكْرِ فِي الكُسُوفِ

رَوَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

سورج گرہن میں ذکر کرنا

اسے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مروی کیا۔

1059 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ العَلاَءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزِعًا، يَخْشَى أَنْ تَكُونَ السَّاعَةُ، فَأَتَى المَسْجِدَ، فَصَلَّى بِأَطْوَلِ قِيَامٍ وَرُكُوعٍ وَسُجُودٍ رَأَيْتُهُ قَطُّ يَفْعَلُهُ، وَقَالَ: هَذِهِ الآيَاتُ الَّتِي يُرْسِلُ اللَّهُ، لاَ تَكُونُ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلاَ لِحَيَاتِهِ، وَلَكِنْ يُخَوِّفُ اللَّهُ بِهِ عِبَادَهُ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ، فَافْزَعُوا إِلَى ذِكْرِهِ وَدُعَائِهِ وَاسْتِغْفَارِهِ

ابو بُردہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: سورج گرہن لگا تو نبی کریم ﷺ یوں خوف کرتے ہوئے لپکے جیسے قیامت آگئی ہو۔ پس مسجد میں تشریف فرما ہوئے اور نماز پڑھی بہت ہی طویل قیام، رکوع اور سجود کے ساتھ۔ میں نے آپ کو ایسا کرتے ہوئے کبھی نہ دیکھا۔ اور فرمایا کہ یہ نشانیاں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ بھیجتا ہے۔ یہ کسی کی موت یا زندگی کے سبب نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ جب تم ایسی کوئی بات دیکھو تو اللہ کے ذکر، دعا اور استغفار کی طرف دوڑا جلدی کرو۔

1059- صحیح مسلم: 2114، سنن نسائی: 1502

15 - بَابُ الدُّعَاءِ فِي الخُسُوفِ

سورج گرہن میں دعا کرنا

قَالَهُ أَبُو مُوسَى، وَعَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اسے حضرت ابوموسیٰ اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی کیا ہے۔

1060 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عِلاَقَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ المُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ، يَقُولُ: انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ، فَقَالَ النَّاسُ: انْكَسَفَتْ لِمَوْتِ إِبْرَاهِيمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ، لاَ يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلاَ لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا، فَادْعُوا اللَّهَ وَصَلُّوا حَتَّى يَنْجَلِيَ

زیاد بن علاقہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا: جس دن حضرت ابراہیم (صاحبزادہ رسول اللہ) نے وفات پائی تو سورج کو گرہن لگ گیا۔ لوگوں نے کہا یہ ابراہیم کی وفات کے سبب گہن لگا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ ان کو کسی کی موت یا زندگی کے سبب گرہن نہیں لگتا۔ جب تم ایسا دیکھو تو اللہ سے دعا کرو اور نماز پڑھو حتیٰ کہ چمکنے لگے۔

16 - بَابُ قَوْلِ الإِمَامِ فِي خُطْبَةِ الكُسُوفِ: أَمَّا بَعْدُ

امام کا خطبۂ کسوف میں امّا بعد کہنا

1061 - وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، قَالَ: أَخْبَرَتْنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ المُنْذِرِ، عَنْ أَسْمَاءَ، قَالَتْ: " فَانْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ، فَخَطَبَ فَحَمِدَ اللَّهَ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ

ابواُسامہ، ہشام فاطمہ بنت مُنذِر، حضرت اسماء نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو سورج چمک رہا تھا۔ پس آپ نے خطبہ دیا، اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی جو اُس کی شان ہے۔ پھر فرمایا۔ اَمّا بعد۔

17 - بَابُ الصَّلاَةِ فِي كُسُوفِ القَمَرِ

چاند گرہن کے وقت نماز پڑھنا

1062 - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ:

محمود، سعید بن عامر، شعبہ، یونس، حسن سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور مبارک میں سورج گرہن ہوا تو آپ

1060- راجع الحديث:1043

1061- راجع الحديث:86

1062- راجع الحديث:1040

انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ

نے دو رکعتیں پڑھیں۔

1063 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ يَجُرُّ رِدَاءَهُ، حَتَّى انْتَهَى إِلَى الْمَسْجِدِ، وَثَابَ النَّاسُ إِلَيْهِ، فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ، فَانْجَلَتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ، وَإِنَّهُمَا لاَ يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ، وَإِذَا كَانَ ذَاكَ فَصَلُّوا وَادْعُوا حَتَّى يُكْشَفَ مَا بِكُمْ وَذَاكَ أَنَّ ابْنًا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ يُقَالُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ فَقَالَ النَّاسُ فِي ذَاكَ

حسن بصری سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے دورِ مبارک میں سورج کو گرہن لگا تو آپ اپنی چادر کو گھسیٹتے ہوئے تشریف لائے حتیٰ کہ مسجد میں رونق افروز ہوئے۔ لوگ آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوگئے تو آپ نے اُن کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں اور سورج چمکنے لگا۔ فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ انہیں کسی کی موت کے سبب گہن نہیں لگتا۔ جب ایسا ہو تو نماز پڑھو اور دعا کیا کرو، حتیٰ کہ وہ ختم ہوجائے اور یہ اس لیے کہ نبی کریم ﷺ کے حضرت ابراہیم نامی صاحبزادہ نے وفات پائی تو کچھ لوگوں نے یہ بات کہی تھی۔

18 - بَابٌ: الرَّكْعَةُ الأُولَى فِي الكُسُوفِ أَطْوَلُ

نمازِ کسوف میں پہلی رکعت زیادہ طویل ہو

1064 - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي سَجْدَتَيْنِ الأَوَّلُ الأَوَّلُ أَطْوَلُ

عمرہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے لوگوں کے ساتھ نمازِ کسوف کی دو رکعتیں چار رکوع کے ساتھ پڑھیں اور پہلی رکعت زیادہ لمبی تھی۔

19 - بَابُ الجَهْرِ بِالقِرَاءَةِ فِي الكُسُوفِ

نمازِ کسوف میں جہری قرأت

1065 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا

عُروہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی

1063- راجع الحدیث: 1040

1064- راجع الحدیث: 1046,1044

1065- راجع الحدیث: 1044، صحیح مسلم: 2090، سنن ابوداؤد: 1190، سنن نسائی: 1496,1493

الوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ نَمِرٍ، سَمِعَ ابْنَ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، " جَهَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الخُسُوفِ بِقِرَاءَتِهِ، فَإِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَتِهِ كَبَّرَ، فَرَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الحَمْدُ، ثُمَّ يُعَاوِدُ القِرَاءَةَ فِي صَلَاةِ الكُسُوفِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي رَكْعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ"

اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ کسوف میں قرأت جہر سے کی۔ جب قرأت سے فراغت پائی تو تکبیر کہی اور رکوع فرمایا۔ جب رکوع سے اُٹھے تو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اور رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہا۔ پھر نماز کسوف میں دوبارہ قرأت کی یعنی دو رکعتوں میں چار رکوع اور چار سجدے۔

1066 - وَقَالَ الأَوْزَاعِيُّ، وَغَيْرُهُ، سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ الشَّمْسَ خَسَفَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَعَثَ مُنَادِيًا: بِالصَّلَاةُ جَامِعَةٌ، فَتَقَدَّمَ فَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي رَكْعَتَيْنِ، وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ، وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ نَمِرٍ، سَمِعَ ابْنَ شِهَابٍ مِثْلَهُ قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَقُلْتُ: " مَا صَنَعَ أَخُوكَ ذَلِكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ مَا صَلَّى إِلَّا رَكْعَتَيْنِ مِثْلَ الصُّبْحِ، إِذْ صَلَّى بِالْمَدِينَةِ، قَالَ: أَجَلْ إِنَّهُ أَخْطَأَ السُّنَّةَ " تَابَعَهُ سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ، وَسُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الجَهْرِ

اوزاعی وغیرہ، زہری، عُروہ، حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دورِ مبارک میں سورج گرہن ہوا تو ایک شخص نے اَلصَّلٰوةُ جَامِعَةٌ کے ساتھ ندا کی۔ آپ آگے بڑھے اور چار رکوع اور چار سجدوں کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں۔ عبدالرحمٰن بن نمر نے ابن شہاب سے اسی طرح سُنا ہے۔ زہری کا بیان ہے کہ میں نے عُروہ سے کہا: آپ کے بھائی جان حضرت عبداللہ بن زُبیر نے کیا کیا کہ صبح کی نماز کی طرح دو رکعتیں پڑھیں جب کہ انہوں نے مدینہ منورہ میں نماز پڑھی۔ فرمایا کہ اُن سے سنت میں خطاء ہوئی۔ متابعت کی اس کی سلیمان بن کثیر اور سفیان بن حسین نے زہری سے جہر کے بارے میں۔

☆☆☆☆☆

1066- راجع الحدیث: 1044' صحیح مسلم: 2089' سنن نسائی: 1464,1472

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

17- أَبْوَابُ سُجُودِ الْقُرْآنِ

سجدۂ تلاوت کا بیان

1- مَا جَاءَ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ وَسُنَّتِهَا

1067 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ الأَسْوَدَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: " قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجْمَ بِمَكَّةَ فَسَجَدَ فِيهَا وَسَجَدَ مَنْ مَعَهُ غَيْرَ شَيْخٍ أَخَذَ كَفًّا مِنْ حَصًى - أَوْ تُرَابٍ - فَرَفَعَهُ إِلَى جَبْهَتِهِ، وَقَالَ: يَكْفِينِي هَذَا ". فَرَأَيْتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ قُتِلَ كَافِرًا

قرآن کریم میں سجدۂ تلاوت اور اُن کا سنت ہونا

اسود سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے مکہ مکرمہ میں سورۂ والنجم تلاوت فرمائی اور سجدہ کیا تو جو آپ کے ساتھ تھے انہوں نے بھی سجدہ کیا سوائے ایک بوڑھے شخص کے کہ ایک مٹھی کنکر یا مٹی لے کر اُسے پیشانی سے لگایا اور کہا کہ میرے لیے یہی کافی ہے۔ پس میں نے بعد میں اُسے دیکھا کہ وہ حالتِ کفر میں مارا گیا۔

2- بَابُ سَجْدَةِ تَنْزِيلُ السَّجْدَةُ

1068 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الجُمُعَةِ فِي صَلاَةِ الفَجْرِ الم تَنْزِيلُ السَّجْدَةَ، وَهَلْ أَتَى عَلَى الإِنْسَانِ

سورۂ تنزیل میں سجدہ

محمد بن یوسف، سفیان، سعد بن ابراہیم، عبدالرحمٰن سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ جمعہ کے دن نمازِ فجر میں سورۂ الم تنزیل السجدہ اور هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ یعنی سورہ الدھر کی قرأت فرمایا کرتے تھے۔

3- بَابُ سَجْدَةِ ص

1069 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، وَأَبُو النُّعْمَانِ، قَالاَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ،

سورہ ص میں سجدہ

سلیمان بن حرب اور ابوالنعمان، حماد بن زید، ایوب، عکرمہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ

1067- انظر الحدیث: 1070,3853,3972,4863 صحیح مسلم: 1297 سنن ابوداؤد: 1406 سنن نسائی: 958

1068- راجع الحدیث: 891

1069- انظر الحدیث: 3422 سنن ابوداؤد: 1409 سنن ترمذی: 577

عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: ص لَيْسَ مِنْ عَزَائِمِ السُّجُودِ، وَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيهَا

تعالیٰ عنہما نے فرمایا: سورہ ص کا سجدہ تاکیدی سجدوں میں سے نہیں لیکن میں نے نبی کریم ﷺ کو اس میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا۔

4- بَابُ سَجْدَةِ النَّجْمِ

سورۂ النجم میں سجدہ

قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اسے حضرت ابن عباس نے نبی کریم ﷺ سے مروی کیا ہے۔

1070 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: " أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ سُورَةَ النَّجْمِ، فَسَجَدَ بِهَا فَمَا بَقِيَ أَحَدٌ مِنَ القَوْمِ إِلَّا سَجَدَ فَأَخَذَ رَجُلٌ مِنَ القَوْمِ كَفًّا مِنْ حَصًى - أَوْ تُرَابٍ - فَرَفَعَهُ إِلَى وَجْهِهِ، وَقَالَ: يَكْفِينِي هَذَا "، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سورۂ والنجم پڑھی تو سجدہ کیا اور لوگوں میں سے کوئی ایسا نہ رہا مگر اُس نے سجدہ کیا، سوائے اُن میں سے ایک شخص کے کہ ایک مٹھی کنکریاں یا مٹی لے کر پیشانی سے لگالی اور کہا کہ میرے لیے کافی ہے۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ میں نے بعد میں اُسے (اُمیہ بن خلف کو) دیکھا کہ حالتِ کفر میں مارا گیا۔

5- بَابُ سُجُودِ المُسْلِمِينَ مَعَ المُشْرِكِينَ وَالمُشْرِكُ نَجَسٌ لَيْسَ لَهُ وُضُوءٌ

مسلمانوں کا مشرکوں کے ساتھ سجدہ کرنا اور مشرک ناپاک ہے اُس کا کوئی وضو نہیں

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَسْجُدُ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ

اور حضرت ابن عمر بغیر وضو بھی سجدہ کر لیا کرتے۔

1071 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ بِالنَّجْمِ، وَسَجَدَ مَعَهُ المُسْلِمُونَ وَالمُشْرِكُونَ وَالجِنُّ وَالإِنْسُ وَرَوَاهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ أَيُّوبَ

مسدد، عبدالوارث، ایوب، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سورۂ النجم کا سجدہ کیا تو آپ کے ساتھ مسلمانوں اور مشرکوں اور جنوں اور انسانوں نے سجدہ کیا۔ مروی کیا اِسے ابرہیم بن طہمان نے ایوب سے۔

1070- راجع الحديث:1067

1071- انظر الحديث:4862، سنن ترمذی:575

6-بَابُ مَنْ قَرَأَ السَّجْدَةَ وَلَمْ يَسْجُدْ

جس نے آیتِ سجدہ پڑھی اور سجدہ نہ کیا

1072 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو الرَّبِيعِ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ، عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ سَأَلَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَزَعَمَ أَنَّهُ قَرَأَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّجْمِ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيهَا

سلیمان بن داؤد ابوالربیع، اسماعیل بن جعفر، یزید بن خُصیفہ، ابن قسط، عطاء بن یسار سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا تو فرمایا۔ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور سورۃ النجم پڑھی تو آپ نے اُس میں سجدہ نہیں کیا۔

1073 - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّجْمِ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيهَا

یزید بن عبداللہ ابنِ قسیط نے عطا بن یسار سے روایت کی ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سورۃ النجم تلاوت کی تو آپ نے سجدہ نہیں کیا۔

7-بَابُ سَجْدَةِ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ

سورۂ انشقاق میں سجدہ

1074 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَمُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ، قَالاَ: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَرَأَ: إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ، فَسَجَدَ بِهَا، فَقُلْتُ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَلَمْ أَرَكَ تَسْجُدُ؟ قَالَ: لَوْ لَمْ أَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ لَمْ أَسْجُدْ

ابوسلمہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ سورۂ انشقاق تلاوت کی اور سجدہ فرمایا۔ میں نے کہا: اے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیا آپ نے سجدہ کرتے ہوئے دیکھا؟ فرمایا کہ اگر میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کرتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی سجدہ نہ کرتا۔

8-بَابُ مَنْ سَجَدَ لِسُجُودِ القَارِئِ

جس نے قاری کے سجدے کے سبب سجدہ کیا

وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ لِتَمِيمِ بْنِ حَذْلَمٍ - وَهُوَ غُلاَمٌ - فَقَرَأَ عَلَيْهِ سَجْدَةً، فَقَالَ: اسْجُدْ فَإِنَّكَ

حضرت ابن مسعود نے حضرت تمیم بن حذلم سے فرمایا جو اس وقت لڑکے تھے اور اُن کے سامنے آیت

1072- انظر الحدیث:1073' صحیح مسلم:1298' سنن ابوداؤد:1404' سنن ترمذی:576' سنن نسائی:959

1073- راجع الحدیث:1072

1074- راجع الحدیث:766' صحیح مسلم:1300

إِمَامُنَا فِيهَا

سجدہ تلاوت کی اور فرمایا کہ سجدہ کرو کیونکہ تم ہم سے آگے ہو۔

1075 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَيْنَا السُّورَةَ فِيهَا السَّجْدَةُ فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ حَتَّى مَا يَجِدُ أَحَدُنَا مَوْضِعَ جَبْهَتِهِ

مسدد، یحییٰ، عبید اللہ، نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: جب نبی کریم ﷺ ہمارے سامنے ایسی سورت تلاوت فرماتے جس میں سجدہ ہوتا تو سجدہ کرتے اور ہم بھی سجدہ کرتے حتیٰ کہ ہمارے بعض کو تو پیشانی رکھنے کے لیے جگہ بھی نہ ملتی۔

9-بَابُ ازْدِحَامِ النَّاسِ إِذَا قَرَأَ الإِمَامُ السَّجْدَةَ

جب امام آیتِ سجدہ پڑھے تو لوگوں کا اژدہام ہو جانا

1076 - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ آدَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ السَّجْدَةَ وَنَحْنُ عِنْدَهُ، فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ مَعَهُ، فَنَزْدَحِمُ حَتَّى مَا يَجِدُ أَحَدُنَا لِجَبْهَتِهِ مَوْضِعًا يَسْجُدُ عَلَيْهِ

نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ آیتِ سجدہ پڑھتے اور ہم آپ کے پاس حاضر ہوتے تو آپ سجدہ کرتے اور ہم بھی آپ کے ساتھ کرتے۔ پس ہمارا اتنا ازدہام ہو جاتا کہ ہم میں سے بعض کو پیشانی رکھنے کے لیے جگہ نہ ملتی جس پر ہم سجدہ کرتے۔

10-بَابُ مَنْ رَأَى أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يُوجِبِ السُّجُودَ

جس کے نزدیک اللہ تعالیٰ نے سجدہ تلاوت کو واجب قرار نہیں دیا

وَقِيلَ لِعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ: الرَّجُلُ يَسْمَعُ السَّجْدَةَ وَلَمْ يَجْلِسْ لَهَا، قَالَ: أَرَأَيْتَ لَوْ قَعَدَ لَهَا كَأَنَّهُ لاَ يُوجِبُهُ عَلَيْهِ وَقَالَ سَلْمَانُ: مَا لِهَذَا غَدَوْنَا وَقَالَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِنَّمَا السَّجْدَةُ عَلَى مَنِ اسْتَمَعَهَا وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: لاَ يَسْجُدُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ طَاهِرًا، فَإِذَا سَجَدْتَ وَأَنْتَ فِي حَضَرٍ، فَاسْتَقْبِلِ

حضرت عمران بن حصین سے کہا گیا کہ ایک شخص آیت سجدہ سنے اور اُس کے لیے نہ بیٹھے۔ فرمایا کہ تمہارے خیال میں وہ اُس کے لیے بیٹھتا۔ گویا اُس پر واجب نہ ہوتا۔ حضرت سلمان نے فرمایا کہ ہم اسی لیے نہیں آئے۔ حضرت عثمان نے فرمایا کہ اُس پر بھی سجدہ ہے جو اُسے سنے۔ زہری نے کہا کہ سجدہ نہ کرے مگر جب

1075- انظر الحدیث:1079,1076 صحیح مسلم:1295 سنن ابو داؤد:1412

1076- راجع الحدیث:1075

الْقِبْلَةَ، فَإِنْ كُنْتَ رَاكِبًا فَلَا عَلَيْكَ حَيْثُ كَانَ وَجْهُكَ وَكَانَ السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ: لَا يَسْجُدُ لِسُجُودِ الْقَاصِّ

باوضو ہو۔ جب تم سجدہ کرو اور سفر میں نہیں بلکہ حضر میں ہو تو قبلہ کی طرف رخ کرو۔ اگر تم سوار ہو تو پھر تمہارا رخ خواہ کسی طرف ہو اور سائب بن یزید قصہ گو سے آیت سجدہ سُن کر سجدہ نہیں کرتے تھے۔

1077 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهُدَيْرِ التَّيْمِيِّ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَكَانَ رَبِيعَةُ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ، عَمَّا حَضَرَ رَبِيعَةُ مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَرَأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ بِسُورَةِ النَّحْلِ حَتَّى إِذَا جَاءَ السَّجْدَةَ نَزَلَ، فَسَجَدَ وَسَجَدَ النَّاسُ حَتَّى إِذَا كَانَتِ الْجُمُعَةُ الْقَابِلَةُ قَرَأَ بِهَا، حَتَّى إِذَا جَاءَ السَّجْدَةَ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا نَمُرُّ بِالسُّجُودِ، فَمَنْ سَجَدَ، فَقَدْ أَصَابَ وَمَنْ لَمْ يَسْجُدْ، فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ وَلَمْ يَسْجُدْ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَزَادَ نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَفْرِضِ السُّجُودَ إِلَّا أَنْ نَشَاءَ

ابراہیم بن موسیٰ، ہشام بن یوسف، ابن جریج، ابوبکر بن ابوملیکہ عثمان بن عبدالرحمٰن تیمی، ربیعہ بن عبداللہ بن ہدیر تیمی، ابوبکر نے کہا ربیعہ بہترین لوگوں میں سے ہیں۔ جب ربیع تیمی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مجلس میں حاضرِ خدمت ہوئے تو وہ جمعہ کے دن منبر پر سورۂ نحل تلاوت فرما رہے تھے۔ جب آیت سجدہ آئی تو نیچے اُترے اور سجدہ کیا اور لوگوں نے بھی سجدہ کیا۔ حتیٰ کہ جب اگلا جمعہ آیا تب بھی وہی سورت تلاوت کی اور جب آیت سجدہ آئی تو فرمایا: اے لوگو! ہم سجدے سے آگے گزرتے ہیں جس نے سجدہ کیا تو اچھا کیا اور جو سجدہ نہ کرے تو اُس پر کچھ گناہ نہیں اور حضرت عمر نے سجدہ نہ کیا۔ نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سجدے فرض نہیں کیے ہیں بلکہ یہ بات ہماری اپنی مرضی پر ہے۔

11 - بَابُ مَنْ قَرَأَ السَّجْدَةَ فِي الصَّلَاةِ فَسَجَدَ بِهَا

جس نے نماز میں آیتِ سجدہ تلاوت کی اور سجدہ کیا

1078 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنِي بَكْرٌ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ الْعَتَمَةَ، فَقَرَأَ: إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ، فَقُلْتُ: مَا هَذِهِ؟ قَالَ: سَجَدْتُ بِهَا خَلْفَ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابورافع سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی۔ انہوں نے سورۂ انشقاق تلاوت کی اور سجدہ کیا۔ میں نے عرض کی کہ یہ کیا ہے؟ فرمایا کہ میں نے اس پر ابوالقاسم ﷺ کے پیچھے سجدہ کیا تھا لہٰذا ہمیشہ سجدہ کرتا رہوں گا حتیٰ کہ اُن

1078- راجع الحدیث: 766

فَلاَ أَزَالُ أَسْجُدُ فِيهَا حَتَّى أَلْقَاهُ

سے مل جاؤں۔

12 - بَابُ مَنْ لَمْ يَجِدْ مَوْضِعًا لِلسُّجُودِ مَعَ الإِمَامِ مِنَ الزِّحَامِ

اژدہام کے سبب سجدہ کرنے کے لیے جگہ نہ پائے

1079 - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الفَضْلِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ السُّورَةَ الَّتِي فِيهَا السَّجْدَةُ فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ مَعَهُ حَتَّى مَا يَجِدُ أَحَدُنَا مَكَانًا لِمَوْضِعِ جَبْهَتِهِ

نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا نبی کریم ﷺ وہ سورت تلاوت فرماتے جس میں سجدہ ہوتا تو سجدہ کرتے اور ہم بھی سجدہ کرتے، حتیٰ کہ ہم میں سے بعض تو پیشانی رکھنے کے لیے جگہ بھی نہ پاتے تھے۔

☆☆☆☆☆

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

18-أَبْوَابُ تَقْصِيرِ الصَّلَاةِ

1-بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّقْصِيرِ وَكَمْ يُقِيمُ حَتَّى يَقْصُرَ

1080 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، وَحُصَيْنٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَةَ عَشَرَ يَقْصُرُ، فَنَحْنُ إِذَا سَافَرْنَا تِسْعَةَ عَشَرَ قَصَرْنَا، وَإِنْ زِدْنَا أَتْمَمْنَا

1081 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا، يَقُولُ: " خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ المَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ فَكَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتَّى رَجَعْنَا إِلَى المَدِينَةِ، قُلْتُ: أَقَمْتُمْ بِمَكَّةَ شَيْئًا؟ قَالَ: أَقَمْنَا بِهَا عَشْرًا "

2-بَابُ الصَّلَاةِ بِمِنًى

1082 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى،

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

نمازِ قصر کا بیان

قصر کے بارے میں حکم اور کتنے قیام پر بھی قصر کرے

عکرمہ سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے اُنیس دن قیام فرمایا اور نماز قصر کرتے رہے۔ لہٰذا ہم سفر میں اُنیس دن تک قصر کرتے رہتے ہیں اور جب دن بڑھ جائیں تو پوری پڑھتے ہیں۔

یحییٰ بن ابو اسحاق سے مروی ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ مدینہ منورہ سے مکّہ مکرمہ کی جانب روانہ ہوئے تو آپ دو دو رکعتیں پڑھتے حتیٰ کہ ہم مدینہ منورہ میں واپس لوٹ آئے۔ میں نے کہا: آپ نے مکّہ مکرمہ میں کچھ قیام فرمایا؟ فرمایا کہ اُس میں دس دن ٹھہرے۔

مِنیٰ میں نماز

نافع سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی

1080- انظر الحدیث: 4299,4298' سنن ابو داؤد: 1230' سنن ترمذی: 549' سنن ابن ماجہ: 1075

1081- انظر الحدیث: 4297' صحیح مسلم: 1585,1584' سنن ابو داؤد: 1233' سنن ترمذی: 548' سنن نسائی: 1437' سنن ابن ماجہ: 1077

1082- انظر الحدیث: 1655' سنن نسائی: 1449

عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ، وَأَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ وَمَعَ عُثْمَانَ صَدْرًا مِنْ إِمَارَتِهِ ثُمَّ أَتَمَّهَا

اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں اور حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت کے شروع میں۔ پھر وہ پوری پڑھنے لگے۔

1083 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، أَنْبَأَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ: صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آمَنَ مَا كَانَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ

ابوالولید، شعبہ، ابواسحاق، حارثہ سے مروی ہے کہ حضرت وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے امن کی حالت میں ہمیں منیٰ میں دو رکعتیں پڑھائیں۔

1084 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، عَنِ الأَعْمَشِ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ: صَلَّى بِنَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِمِنًى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، فَقِيلَ: ذَلِكَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَاسْتَرْجَعَ، ثُمَّ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ، وَصَلَّيْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ، وَصَلَّيْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ، فَلَيْتَ حَظِّي مِنْ أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ رَكْعَتَانِ مُتَقَبَّلَتَانِ

ابراہیم سے مروی ہے کہ میں نے عبدالرحمٰن بن یزید کو فرماتے ہوئے سنا: حضرت عثمان بن عفان نے ہمیں منیٰ میں چار رکعتیں پڑھائیں۔ یہ بات حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہی گئی تو انہوں نے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہنے کے بعد فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں اور میں نے حضرت ابوبکر صدیق کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں اور میں نے حضرت عمر بن خطاب کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں۔ کاش! میں جانتا کہ ان چار میں سے دو مقبول رکعتیں ہمارے حصہ میں آجاتیں۔

3-بَابٌ: كَمْ أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّتِهِ؟

نبی کریم ﷺ نے حج کے موقعہ پر کتنے دن قیام فرمایا

1085 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ:

ابوالعالیہ براء سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس

1083- انظر الحدیث: 1656' صحیح مسلم: 1597,1596' سنن ابوداؤد: 1965' سنن ترمذی: 882' سنن نسائی: 1445,1444

1084- انظر الحدیث: 1657' سنن ابوداؤد: 1960' سنن نسائی: 1448,1447

1085- انظر الحدیث: 3832,2505,1564' صحیح مسلم: 3000' سنن نسائی: 2871

حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الْبَرَّاءِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ لِصُبْحِ رَابِعَةٍ يُلَبُّونَ بِالْحَجِّ، فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً إِلَّا مَنْ مَعَهُ الْهَدْيُ تَابَعَهُ عَطَاءٌ، عَنْ جَابِرٍ

رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ چار ذی الحجہ کو حج کا تلبیہ کہتے ہوئے آئے تو آپ نے انہیں حکم دیا کہ اسے عمرہ بنالو مگر جس کے پاس قربانی کا جانور ہو۔ متابع کی اس کی عطاء نے حضرت جابر سے۔

4-بَابٌ: فِي كَمْ يَقْصُرُ الصَّلاةَ

کتنی نماز کب قصر کرے

وَسَمَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَوْمًا وَلَيْلَةً سَفَرًا وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ، وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، يَقْصُرَانِ وَيُفْطِرَانِ فِي أَرْبَعَةِ بُرُدٍ وَهِيَ سِتَّةَ عَشَرَ فَرْسَخًا

اور نبی کریم ﷺ نے ایک دن رات کی مسافت کو سفر قرار دیا ہے جب کہ حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس قصر کرتے اور روزہ چھوڑتے چار بُرد کے سفر پر اور وہ سولہ فرسخ ہوتے ہیں۔

1086 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي أُسَامَةَ: حَدَّثَكُمْ عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ

اسحاق، ابواُسامہ، عُبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کوئی عورت تین روز کا سفر نہ کرے مگر اپنے محرم کے ساتھ۔

1087 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ ثَلَاثًا إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ تَابَعَهُ أَحْمَدُ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مسدد، یحیٰی، عُبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کوئی عورت تین روز کا سفر نہ کرے مگر اپنے محرم کے ساتھ۔ متابعت کی اس کی احمد، ابنِ مبارک، عُبید اللہ، حضرت ابنِ عمر نے نبی کریم ﷺ سے۔

1088 - حَدَّثَنَا آدَمُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى

آدم، ابن ابوذئب، سعید مقبری، ان کے والدِ ماجد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کسی عورت کو جائز نہیں ہے جو اللہ

1086- صحیح مسلم:3246

1087- صحیح مسلم:3245، سنن ابوداؤد:1727

1088- صحیح مسلم:3255، سنن ابوداؤد:1724، سنن ترمذی:1170

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُسَافِرَ مَسِيرَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ لَيْسَ مَعَهَا حُرْمَةٌ تَابَعَهُ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، وَسُهَيْلٌ، وَمَالِكٌ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

اور قیامت پر ایمان رکھتی ہو کہ ایک رات دن کا سفر کرے اور اُس کے ساتھ اُس کا محرم نہ ہو۔ متابعت کی اس کی یحییٰ بن ابوکثیر اور سہیل اور امام مالک، مقبری نے حضرت ابوہریرہ سے۔

5-بَابُ يَقْصُرُ إِذَا خَرَجَ مِنْ مَوْضِعِهِ

جب اپنی بستی سے نکل جائے تو قصر کرے

وَخَرَجَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: فَقَصَرَ وَهُوَ يَرَى الْبُيُوتَ، فَلَمَّا رَجَعَ قِيلَ لَهُ هَذِهِ الْكُوفَةُ قَالَ: لاَ حَتَّى نَدْخُلَهَا

حضرت علی بن ابوطالب نے قصر پڑھی اور وہ گھروں کو دیکھ رہے تھے۔ جب لوٹے تو اُن سے کہا گیا۔ یہ کوفہ ہے۔ فرمایا کہ جب تک ہم داخل نہ ہو جائیں۔

1089 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، وَإِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّيْتُ الظُّهْرَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا، وَبِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ

محمد بن المنکدر اور ابراہیم بن میسرہ سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مدینہ منورہ میں ظہر کی نماز میں چار رکعتیں پڑھیں اور عصر کی نماز میں ذوالحلیفہ میں دو رکعتیں پڑھیں۔

1090 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: الصَّلاَةُ أَوَّلُ مَا فُرِضَتْ رَكْعَتَيْنِ، فَأُقِرَّتْ صَلاَةُ السَّفَرِ، وَأُتِمَّتْ صَلاَةُ الْحَضَرِ قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَقُلْتُ لِعُرْوَةَ: مَا بَالُ عَائِشَةَ تُتِمُّ؟ قَالَ: تَأَوَّلَتْ مَا تَأَوَّلَ عُثْمَانُ

عُروہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: اولاً دو رکعتیں ہی فرض ہوئی تھیں۔ پس سفر کی نماز تو برقرار رہی اور حضر کی نماز میں اضافہ کر دیا گیا۔ زہری کا بیان ہے کہ میں نے عُروہ سے کہا: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کس طرح اضافہ کرتی تھیں؟ فرمایا کہ اُنہوں نے تاویل کی جیسے حضرت عثمان نے تاویل کی تھی۔

6-بَابُ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ ثَلاَثًا فِي السَّفَرِ

سفر میں مغرب کی نماز کی تین رکعتیں پڑھے

1091 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی

1089- انظر الحدیث: 1546,1547,1548,1551,1712,1714,1715,2951,2986، صحیح مسلم: 1580، سنن ابو داؤد: 1202,1773، سنن ترمذی: 546، سنن نسائی: 468

1090- انظر الحدیث: 350، صحیح مسلم: 1570، سنن نسائی: 452

1091- انظر الحدیث: 1092,1105,1109,1668,1673,1805,3000، سنن نسائی: 591

شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَعْجَلَهُ السَّيْرُ فِي السَّفَرِ يُؤَخِّرُ المَغْرِبَ، حَتَّى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ العِشَاءِ قَالَ سَالِمٌ: وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَفْعَلُهُ إِذَا أَعْجَلَهُ السَّيْرُ"

ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب سفر میں جلدی مطلوب ہوتی تو مغرب میں دیر کرتے حتیٰکہ اُسے اور عشاء کو جمع فرمالیتے۔ سالم کا بیان ہے کہ جب سفر میں جلدی مطلوب ہوتی تو حضرت عبداللہ بن عمر بھی اسی طرح کیا کرتے۔

1092 - وَزَادَ اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ سَالِمٌ: "كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: يَجْمَعُ بَيْنَ المَغْرِبِ وَالعِشَاءِ بِالْمُزْدَلِفَةِ" قَالَ سَالِمٌ: وَأَخَّرَ ابْنُ عُمَرَ المَغْرِبَ، وَكَانَ اسْتُصْرِخَ عَلَى امْرَأَتِهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ، فَقُلْتُ لَهُ: الصَّلاَةَ، فَقَالَ: سِرْ، فَقُلْتُ: الصَّلاَةَ، فَقَالَ: سِرْ، حَتَّى سَارَ مِيلَيْنِ أَوْ ثَلاَثَةً، ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى، ثُمَّ قَالَ: هَكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِذَا أَعْجَلَهُ السَّيْرُ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَعْجَلَهُ السَّيْرُ يُؤَخِّرُ المَغْرِبَ، فَيُصَلِّيهَا ثَلاَثًا، ثُمَّ يُسَلِّمُ، ثُمَّ قَلَّمَا يَلْبَثُ حَتَّى يُقِيمَ العِشَاءَ، فَيُصَلِّيهَا رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يُسَلِّمُ وَلاَ يُسَبِّحُ بَعْدَ العِشَاءِ حَتَّى يَقُومَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ

لیث، یونس، ابن شہاب، سالم سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما مغرب اور عشاء کو مزدلفہ میں جمع کرلیا کرتے۔ سالم کا بیان ہے کہ حضرت ابنِ عمر نے مغرب میں دیر کی کیونکہ انہیں اپنی اہلیہ محترمہ یعنی حضرت صفیہ بنت ابوعُبید کی شدید علالت کی خبر پہنچی۔ میں نے اُن سے کہا: نماز۔ فرمایا کہ سفر جاری رکھو۔ پھر اُن سے کہا: نماز۔ فرمایا کہ سفر جاری رکھو۔ حتیٰ کہ دو یا تین میل چل کر اُترے اور نماز پڑھی۔ فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا جب کہ پہنچنے کی جلدی مطلوب ہوتی۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ جب آپ کو پہنچنے کی جلدی ہوتی تو مغرب کی اقامت کہہ کر نماز پڑھ لیتے، سلام پھیر کر کچھ دیر ٹھہرتے۔ پھر عشاء کی اقامت ہوتی اور نمازِ عشاء کی دو رکعتیں پڑھتے۔ پھر سلام پھیر کر نمازِ عشاء کے بعد نوافل نہ پڑھتے، حتیٰ کہ آدھی رات کو قیام فرماتے۔

7- بَابُ صَلاَةِ التَّطَوُّعِ عَلَى الدَّابَّةِ وَحَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ بِهِ

سواری پر نوافل پڑھنا خواہ اُس کا رُخ کسی جانب ہو

1093 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ

علی بن عبداللہ، عبدالاعلیٰ، معمر، زہری، عبداللہ بن عامر سے مروی ہے کہ اُن کے والدِ ماجد نے فرمایا: میں

1092- راجع الحدیث: 2091، سنن نسائی: 591

1093- انظر الحدیث: 1104، 1097، صحیح مسلم: 1617

عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ

نے نبی کریم ﷺ کو سواری پر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا خواہ اُن کا رُخ کسی جانب ہوتا۔

1094 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي التَّطَوُّعَ وَهُوَ رَاكِبٌ فِي غَيْرِ الْقِبْلَةِ

ابونعیم، شیبان، یحییٰ، محمد بن عبدالرحمٰن سے مروی ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اُنہیں بتایا کہ نبی کریم ﷺ نفلی نمازیں سواری پر قبلہ کی جانب رخ کیے بغیر بھی پڑھ لیا کرتے۔

1095 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ، وَيُوتِرُ عَلَيْهَا، وَيُخْبِرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُهُ

عبدالاعلیٰ ابن حماد، وُہیب، موسیٰ بن عقبہ، نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سواری پر نماز پڑھ لیتے اور اُسی پر وتر پڑھ لیا کرتے اور بتاتے کہ نبی کریم ﷺ یونہی کرلیا کرتے تھے۔

8 - بَابُ الْإِيمَاءِ عَلَى الدَّابَّةِ

سواری پر اشارے سے نماز

1096 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يُصَلِّي فِي السَّفَرِ عَلَى رَاحِلَتِهِ أَيْنَمَا تَوَجَّهَتْ يُومِئُ وَذَكَرَ عَبْدُ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُهُ

موسیٰ بن اسماعیل، عبدالعزیز بن مسلم، عبداللہ بن دینار سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سفر میں سواری پر نماز پڑھ لیتے خواہ اُس کا منہ کسی جانب ہوتا اور اشارہ کرتے۔ حضرت عبداللہ نے ذکر فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یونہی کرلیا کرتے تھے۔

9 - بَابُ يَنْزِلُ لِلْمَكْتُوبَةِ

فرض نماز کے لیے سواری سے نیچے آنا

1097 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، أَنَّ عَامِرَ بْنَ رَبِيعَةَ أَخْبَرَهُ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ

عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے مروی ہے کہ حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو سر کے اشارے سے سواری پر نفل نماز پڑھتے ہوئے دیکھا خواہ سواری کا منہ کسی جانب ہوجاتا

1094- راجع الحدیث:400

1097- راجع الحدیث:1093

عَلَى الرَّاحِلَةِ يُسَبِّحُ، يُومِئُ بِرَأْسِهِ قِبَلَ أَيِّ وَجْهٍ تَوَجَّهَ وَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ

اور رسول اللہ ﷺ فرض نمازوں میں یوں نہیں کیا کرتے تھے۔

1098 - وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: قَالَ سَالِمٌ: كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُصَلِّي عَلَى دَابَّتِهِ مِنَ اللَّيْلِ، وَهُوَ مُسَافِرٌ مَا يُبَالِي حَيْثُ مَا كَانَ وَجْهُهُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَبِّحُ عَلَى الرَّاحِلَةِ قِبَلَ أَيِّ وَجْهٍ تَوَجَّهَ، وَيُوتِرُ عَلَيْهَا، غَيْرَ أَنَّهُ لَا يُصَلِّي عَلَيْهَا الْمَكْتُوبَةَ

لیث، یونس، ابن شہاب، سالم نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب مسافر ہوتے تو رات کے وقت سواری پر نماز پڑھ لیا کرتے اور پروانہ کرتے خواہ اُس کا منہ کسی جانب ہوتا۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نفل نماز کو سواری پر پڑھ لیتے خواہ اُس کا منہ کسی جانب ہوتا اور اُسی پر وتر بھی لیکن آپ فرض نماز کو اُس (سواری) پر نہیں پڑھا کرتے تھے۔

1099 - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ الْمَكْتُوبَةَ نَزَلَ، فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ

معاذ بن فضالہ، ہشام، یحییٰ، محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنی سواری پر نماز پڑھ لیتے مشرق کی جانب رخ کر کے۔ جب فرض نماز پڑھنے کا ارادہ فرماتے تو سواری سے نیچے اُتر آتے اور قبلہ رو ہو جاتے۔

10 - بَابُ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ عَلَى الْحِمَارِ

گدھے پر نفل نماز

1100 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ سِيرِينَ، قَالَ: اسْتَقْبَلْنَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حِينَ قَدِمَ مِنَ الشَّأْمِ، فَلَقِينَاهُ بِعَيْنِ التَّمْرِ فَرَأَيْتُهُ يُصَلِّي عَلَى حِمَارٍ، وَوَجْهُهُ مِنْ ذَا الْجَانِبِ - يَعْنِي عَنْ يَسَارِ الْقِبْلَةِ - فَقُلْتُ: رَأَيْتُكَ تُصَلِّي لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ،

انس بن سیرین سے مروی ہے کہ ہم نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا استقبال کیا جب کہ وہ شام سے آرہے تھے۔ پس ہم اُن سے عین التمر کے پاس ملے۔ میں نے انہیں گدھے پر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور منہ کسی اور جانب تھا یعنی قبلہ سے بائیں طرف میں نے عرض کی کہ میں نے آپ کو قبلہ رو ہوئے بغیر نماز پڑھتے

1098- راجع الحديث:999' صحيح مسلم:1616' سنن ابو داؤد:1224' سنن نسائی:743,489

1099- راجع الحديث:400

1100- صحيح مسلم:1618

فَقَالَ: لَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ لَمْ أَفْعَلْهُ" رَوَاهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہوئے دیکھا ہے۔ فرمایا کہ اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسا کرتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی نہ کرتا۔ مروی کیا اِسے ابن طہمان، حجاج، انس بن سیرین، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے۔

11- بَابُ مَنْ لَمْ يَتَطَوَّعْ فِي السَّفَرِ دُبُرَ الصَّلَاةِ وَقَبْلَهَا

جو دورانِ سفر نماز سے قبل اور بعد نوافل نہ پڑھے

1101- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَنَّ حَفْصَ بْنَ عَاصِمٍ حَدَّثَهُ، قَالَ: سَافَرَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ: " صَحِبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أَرَهُ يُسَبِّحُ فِي السَّفَرِ، وَقَالَ اللَّهُ جَلَّ ذِكْرُهُ: {لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ إِسْوَةٌ حَسَنَةٌ}"

یحییٰ بن سلیمان، ابن وہب، عمر بن محمد، حفص بن عاصم سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے سفر کیا تو فرمایا: میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ (سفر میں) رہا ہوں لیکن میں نے سفر کے دوران آپ کو نوافل پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ترجمہ کنز الایمان: بیشک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے (پارہ ۲۱، الاحزاب: ۲۱)

1102- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عِيسَى بْنِ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي: أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ، يَقُولُ: صَحِبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ لَا يَزِيدُ فِي السَّفَرِ عَلَى رَكْعَتَيْنِ، وَأَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ كَذَلِكَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

عیسیٰ بن حفص بن عاصم کا بیان ہے کہ میرے والد ماجد نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سُنا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی صحبت بابرکت میں رہا ہوں آپ سفر میں دو رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھا کرتے تھے نیز حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی یونہی کیا کرتے۔

12- بَابُ مَنْ تَطَوَّعَ فِي السَّفَرِ، فِي غَيْرِ دُبُرِ الصَّلَوَاتِ وَقَبْلَهَا

جس نے سفر میں نماز قبل اور بعد کے نوافل پڑھے

1101- انظر الحدیث: 1102 ' صحیح مسلم: 1578,1577 ' سنن ابو داؤد: 1223 ' سنن نسائی: 1457 ' سنن ابن ماجہ: 1071

1102- راجع الحدیث: 1101

وَرَكَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فِي السَّفَرِ

اور نبی کریم ﷺ نے سفر میں فجر کی دو رکعتیں پڑھیں۔

1103 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: مَا أَخْبَرَنَا أَحَدٌ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الضُّحَى غَيْرُ أُمِّ هَانِئٍ ذَكَرَتْ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ اغْتَسَلَ فِي بَيْتِهَا، فَصَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ، فَمَا رَأَيْتُهُ صَلَّى صَلَاةً أَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ أَنَّهُ يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ

ابن ابولیلیٰ سے مروی ہے کہ حضرت اُمِّ ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سوا ہمیں کسی نے بھی نہ بتایا کہ اُس نے نبی کریم ﷺ کو نمازِ چاشت پڑھتے ہوئے دیکھا۔ انہوں نے بیان کیا کہ فتح مکہ کے دن نبی کریم ﷺ نے اپنے دولت خانہ میں غسل فرمایا اور آٹھ رکعتیں پڑھیں۔ میں نے آپ کو کوئی اور نماز اتنی خفیف پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا مگر رکوع اور سجدے پورے کیے۔

1104 - وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ: أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى السُّبْحَةَ بِاللَّيْلِ فِي السَّفَرِ عَلَى ظَهْرِ رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ -

لیث، یونس، ابن شہاب، عبداللہ بن عامر سے مروی ہے کہ اُن کے والدِ محترم نے انہیں بتایا کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو سفر میں، رات کے وقت سواری کی پیٹھ پر نوافل پڑھتے ہوئے دیکھا خواہ اُس کا منہ کسی جانب ہو جاتا۔

1105 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَبِّحُ عَلَى ظَهْرِ رَاحِلَتِهِ حَيْثُ كَانَ وَجْهُهُ يُومِئُ بِرَأْسِهِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ

ابوالیمان، شعیب، زُہری، سالم بن عبداللہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی سواری کی پشت پر سر کے اشارے سے نوافل پڑھ لیا کرتے خواہ اُس کا منہ کسی جانب ہوتا اور حضرت ابنِ عمر بھی یونہی کیا کرتے تھے۔

13 - بَابُ الْجَمْعِ فِي السَّفَرِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ

دورانِ سفر مغرب اور عشاء جمع کر لینا

1106 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا

علی بن عبداللہ، سفیان، زہری، سالم سے مروی ہے

1103- صحیح مسلم:1664 سنن ابوداؤد:1291 سنن ترمذی:474

1104- راجع الحدیث:1093

1105- راجع الحدیث:1091 انظر الحدیث:6847

سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ

کہ اُن کے والدِ محترم نے فرمایا: جب آگے پہنچنے کی جلدی مطلوب ہوتی تو نبی کریم ﷺ مغرب اور عشاء کو جمع فرمالیا کرتے۔

1107 - وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنِ الْحُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، إِذَا كَانَ عَلَى ظَهْرِ سَيْرٍ وَيَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ

ابراہیم بن طہمان، حسین معلم، یحییٰ بن ابو کثیر، عکرمہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ظہر و عصر کو جمع فرمالیا کرتے اور جب جلدی مطلوب ہوتی تو مغرب اور عشاء کو بھی جمع فرمالیا کرتے۔

1108 - وَعَنْ حُسَيْنٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِي السَّفَرِ وَتَابَعَهُ عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ، وَحَرْبٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ حَفْصٍ، عَنْ أَنَسٍ جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ"

حسین، یحییٰ بن ابو کثیر، حفص بن عبید اللہ بن انس سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ سفر میں نماز مغرب اور نماز عشاء کو جمع فرمالیا کرتے۔ متابعت کی ہے اس کی علی بن مبارک نے۔ حرب، یحییٰ، حفص، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جمع فرمائیں۔

14 - بَابٌ: هَلْ يُؤَذِّنُ أَوْ يُقِيمُ إِذَا جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ؟

جب مغرب و عشاء کو جمع کیا جائے تو کیا اذان و اقامت بھی کہی جائے؟

1109 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَعْجَلَهُ السَّيْرُ فِي السَّفَرِ، يُؤَخِّرُ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ حَتَّى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ قَالَ سَالِمٌ: وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَفْعَلُهُ إِذَا أَعْجَلَهُ السَّيْرُ وَيُقِيمُ

سالم سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب سفر میں پہنچنے کی جلدی مطلوب ہوتی تو مغرب کی نماز میں دیر کر لیتے، حتیٰ کہ اُسے اور نماز عشاء کو جمع کر لیتے۔ سالم نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بھی یونہی کرتے کہ جب پہنچنے کی جلدی ہوتی اور مغرب کی اقامت ہوتی تو اُس کی تین رکعتیں پڑھتے۔ پھر سلام پھیر کر

1108- انظر الحديث: 1110

1109- راجع الحديث: 1091

الْمَغْرِبَ، فَيُصَلِّيهَا ثَلَاثًا، ثُمَّ يُسَلِّمُ، ثُمَّ قَلَّمَا يَلْبَثُ حَتَّى يُقِيمَ الْعِشَاءَ، فَيُصَلِّيهَا رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يُسَلِّمُ، وَلَا يُسَبِّحُ بَيْنَهُمَا بِرَكْعَةٍ، وَلَا بَعْدَ الْعِشَاءِ بِسَجْدَةٍ حَتَّى يَقُومَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ

تھوڑی دیر ٹھہرتے حتیٰ کہ عشاء کی اقامت کہی جاتی تو دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیتے اور اِن کے درمیان کوئی ایک رکعت بھی نہ پڑھتے اور نمازِ عشاء کے بعد۔ حتیٰ کہ آدمی رات کو قیام کرتے۔

1110 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا حَرْبٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ، أَنَّ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ فِي السَّفَرِ، يَعْنِي الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ

اسحاق، عبدالصمد، حرب، یحییٰ، حفص بن عُبید اللہ بن انس نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ دورانِ سفر اِن دونوں نمازوں کو جمع فرمالیا کرتے تھے یعنی مغرب اور عشاء کی نماز کو۔

15 - بَابُ يُؤَخِّرُ الظُّهْرَ إِلَى الْعَصْرِ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ

سورج ڈھلنے سے پہلے روانہ ہونا ہو تو ظہر کو عصر تک مؤخر کرے

فِيهِ ابْنُ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس سلسلے میں حضرت ابن عباس نے نبی کریم ﷺ سے مروی کی ہے۔

1111 - حَدَّثَنَا حَسَّانُ الْوَاسِطِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الظُّهْرَ إِلَى وَقْتِ الْعَصْرِ، ثُمَّ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا، وَإِذَا زَاغَتْ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ

حسان واسطی، مفضل بن فضالہ، عُقیل، ابنِ شہاب سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ جب سورج ڈھلنے سے پہلے کوچ کا ارادہ کرتے تو ظہر میں عصر کے وقت تک تاخیر فرما لیتے۔ پھر دونوں کو جمع کر لیتے اور جب سورج ڈھل جاتا تو ظہر کی نماز پڑھ کر پھر سوار ہوتے۔

16 - بَابُ إِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ مَا زَاغَتِ الشَّمْسُ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ

جب سورج ڈھلنے کے بعد روانہ ہو تو نمازِ ظہر پڑھ کر سوار ہو

1112 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ:

قتیبہ، مفصل بن فضالہ، عُقیل، ابنِ شہاب سے

1110- راجع الحدیث:1108

1111- انظر الحدیث:1112' صحیح مسلم:1624,1623' سنن ابوداؤد:1219' سنن نسائی:593,585

حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ، أَخَّرَ الظُّهْرَ إِلَى وَقْتِ العَصْرِ، ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا، فَإِنْ زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ

مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب سورج ڈھلنے سے پہلے روانہ ہوتے تو نماز ظہر میں عصر کے وقت تک تاخیر فرما لیتے۔ پھر اُترتے اور دونوں کو جمع کر لیتے۔ اگر روانہ ہونے سے پہلے سورج ڈھل جاتا تو نماز ظہر پڑھ کر پھر سوار ہوتے۔

17- بَابُ صَلَاةِ القَاعِدِ

بیٹھ کر نماز ادا کرنا

1113- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ وَهُوَ شَاكٍ، فَصَلَّى جَالِسًا وَصَلَّى وَرَاءَهُ قَوْمٌ قِيَامًا، فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنِ اجْلِسُوا، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: إِنَّمَا جُعِلَ الإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا

عُروہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اپنے دولت خانہ میں نماز ادا فرمائی اور عذر کے سبب آپ نے بیٹھ کر نماز ادا فرمائی اور لوگوں نے آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر پڑھی۔ آپ نے انہیں اشارہ کیا کہ بیٹھ جاؤ۔ جب آپ نے فراغت پائی تو فرمایا: امام اس لیے بنایا گیا ہے کہ اُس کی پیروی کی جائے۔ جب وہ رکوع کرے تو رکوع کرو اور جب سر اُٹھائے تو تم بھی اٹھاؤ۔

1114- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَقَطَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَرَسٍ فَخُدِشَ - أَوْ فَجُحِشَ - شِقُّهُ الأَيْمَنُ، فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ نَعُودُهُ، فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى قَاعِدًا، فَصَلَّيْنَا قُعُودًا، وَقَالَ: "إِنَّمَا جُعِلَ الإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا، وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُولُوا: رَبَّنَا وَلَكَ الحَمْدُ"

زُہری سے مروی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ گھوڑے سے زمین پر تشریف لے آئے تو آپ کا داہنا پہلو زخمی ہو گیا یا چھل گیا۔ ہم آپ کی خدمت بابرکت میں عیادت کی غرض سے حاضر ہوئے تو نماز کا وقت ہو گیا تو آپ نے بیٹھ کر نماز پڑھائی اور ہم نے بھی بیٹھ کر پڑھی فرمایا کہ امام اسی لیے بنایا جاتا ہے کہ اُس کی پیروی کی جائے۔ جب وہ تکبیر کہے تو تکبیر کہو اور جب رکوع کرے تو رکوع کرو اور جب سر اُٹھائے تو سر اُٹھاؤ اور جب سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم رَبَّنَا وَلَكَ الحَمْدُ کہو۔

1113- راجع الحديث:688

1114- راجع الحديث:378، صحيح مسلم:922

1115 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، أَخْبَرَنَا حُسَيْنٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَأَلَ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

اسحاق بن منصور، روح بن عبادہ، حسین، عبداللہ بن بُریدہ، حضرت عمران بن حُصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا۔

1115م - وَأَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ - وَكَانَ مَبْسُورًا - قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ الرَّجُلِ قَاعِدًا، فَقَالَ: إِنْ صَلَّى قَائِمًا فَهُوَ أَفْضَلُ وَمَنْ صَلَّى قَاعِدًا، فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَائِمِ، وَمَنْ صَلَّى نَائِمًا، فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَاعِدِ

عبدالصمد، ان کے والدِ ماجد، حسین، ابن بُریدہ سے مروی ہے کہ حضرت عمران بن حُصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جنہیں بواسیر کا مرض تھا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: اگر کھڑا ہو کر پڑھے تو افضل ہے اور جو بیٹھ کر پڑھے تو اُسے کھڑا ہونے والے کی نسبت آدھا ثواب ہے اور جو لیٹ کر پڑھے تو اُسے بیٹھ کر پڑھنے والے کی نسبت آدھا ثواب حاصل ہوگا۔

18- بَابُ صَلَاةِ الْقَاعِدِ بِالْإِيمَاءِ

بیٹھ کر اشارے سے نماز پڑھنا

1116 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ - وَكَانَ رَجُلًا مَبْسُورًا - وَقَالَ أَبُو مَعْمَرٍ مَرَّةً: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ الرَّجُلِ وَهُوَ قَاعِدٌ، فَقَالَ: مَنْ صَلَّى قَائِمًا فَهُوَ أَفْضَلُ، وَمَنْ صَلَّى قَاعِدًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَائِمِ، وَمَنْ صَلَّى نَائِمًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَاعِدِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: نَائِمًا عِنْدِي مُضْطَجِعًا هَاهُنَا

عبداللہ بن بُریدہ سے مروی ہے کہ حضرت عمران بن حُصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جنہیں بواسیر کی شکایت تھی اور ایک مرتبہ ابو معمر نے فرمایا کہ حضرت عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ سے اُس شخص کے بارے میں پوچھا جو بیٹھ کر نماز پڑھے۔ فرمایا کہ جو کھڑا ہو کر پڑھے تو افضل ہے اور جو بیٹھ کر پڑھے تو کھڑا ہونے والے سے آدھا ثواب ہے اور جو لیٹ کر پڑھے تو اسے بیٹھنے والے سے نصف ثواب ہے۔ امام ابو عبداللہ بخاری نے فرمایا کہ نائماً سے مراد یہاں میرے نزدیک لیٹ کر ہے۔

19- بَابُ إِذَا لَمْ يُطِقْ قَاعِدًا

جب بیٹھ کر نہ پڑھ سکے

1115م- انظر الحديث: 1117,1116

1116- راجع الحديث: 1115

صَلَّى عَلَى جَنْبٍ

وَقَالَ عَطَاءٌ: إِنْ لَمْ يَقْدِرْ أَنْ يَتَحَوَّلَ إِلَى الْقِبْلَةِ، صَلَّى حَيْثُ كَانَ وَجْهُهُ

1117 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ الْمُكْتِبُ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَتْ بِي بَوَاسِيرُ، فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ، فَقَالَ: صَلِّ قَائِمًا، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلَى جَنْبٍ

تو لیٹ کر پڑھ لے

عطاء نے فرمایا کہ اگر قبلہ رونہ ہو سکے تو چاہے جدھر رخ کر کے نماز پڑھ لے۔

عبدان، عبداللہ، ابراہیم بن طہمان، حسین مکتب، ابن بریدہ سے مروی ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: مجھے بواسیر کی شکایت تھی تو میں نے نبی کریم ﷺ سے نماز کے بارے میں پوچھا۔ فرمایا کہ کھڑے ہو کر پڑھا کرو۔ اگر اِس کی قوت نہ ہو تو بیٹھ کر اور اگر اس کی قوت بھی نہ ہو تو اپنی کروٹ پر (یعنی لیٹ کر پڑھ لینا)

20-بَابُ إِذَا صَلَّى قَاعِدًا، ثُمَّ صَحَّ، أَوْ وَجَدَ خِفَّةً، تَمَّمَ مَا بَقِيَ

وَقَالَ الْحَسَنُ: إِنْ شَاءَ الْمَرِيضُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ قَائِمًا وَرَكْعَتَيْنِ قَاعِدًا

1118 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ: أَنَّهَا لَمْ تَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلَاةَ اللَّيْلِ قَاعِدًا قَطُّ حَتَّى أَسَنَّ، فَكَانَ يَقْرَأُ قَاعِدًا، حَتَّى إِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ، فَقَرَأَ نَحْوًا مِنْ ثَلَاثِينَ آيَةً - أَوْ أَرْبَعِينَ آيَةً - ثُمَّ رَكَعَ

1119 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ، وَأَبِي النَّضْرِ

جب بیٹھ کر نماز پڑھے، پھر شدت یا مرض میں کمی پائے تو باقی نماز کو مکمل کر لے

حسن کا قول ہے کہ اگر مریض چاہے تو دو رکعتیں کھڑا ہو کر اور دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھ لے۔

ہشام بن عروہ کے والدِ ماجد کو اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو رات کی نماز بیٹھ کر ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ حتیٰ کہ جب عمر زیادہ ہوگئی تو بیٹھ کر قرأت فرماتے اور جب رکوع میں جانے کا ارادہ فرماتے تو کھڑے ہو جاتے اور تیس یا چالیس آیتوں کے قریب قرأت فرما کر پھر رکوع میں جاتے۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، عبداللہ بن یزید اور ابو النضر مولیٰ عمر بن عبید اللہ، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے

1117- راجع الحديث: 1115

1118- انظر الحديث: 4837,1168,1161,1149,1119

1119- راجع الحديث: 1118' صحيح مسلم: 1702' سنن ابو داؤد: 1054' سنن ترمذی: 374' سنن نسائی: 1647

مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: "أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي جَالِسًا، فَيَقْرَأُ وَهُوَ جَالِسٌ، فَإِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَاءَتِهِ نَحْوٌ مِنْ ثَلَاثِينَ - أَوْ أَرْبَعِينَ - آيَةً قَامَ فَقَرَأَهَا وَهُوَ قَائِمٌ، ثُمَّ يَرْكَعُ، ثُمَّ سَجَدَ يَفْعَلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذَلِكَ، فَإِذَا قَضَى صَلَاتَهُ نَظَرَ: فَإِنْ كُنْتُ يَقْظَى تَحَدَّثَ مَعِي، وَإِنْ كُنْتُ نَائِمَةً اضْطَجَعَ"

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ بیٹھ کر نماز ادا فرماتے اور بیٹھے ہوئے ہی قرأت فرماتے۔ جب آپ کی قرأت میں سے تیس یا چالیس آیتوں کے قریب رہ جاتیں تو کھڑے ہو جاتے اور انہیں کھڑے ہو کر ادا کرتے پھر رکوع اور سجدہ فرماتے۔ پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کرتے جب نماز سے فراغت پاتے تو دیکھتے، اگر میں بیدار ہوتا تو مجھ سے گفتگو فرماتے اور اگر میں سو رہی ہوتی تو لیٹ جاتے۔

☆☆☆☆☆

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

19- كِتَابُ التَّهَجُّدِ

1-بَابُ التَّهَجُّدِ بِاللَّيْلِ وَقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: (وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَكَ) (الاسراء:79)

1120- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُسٍ، سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ: " اللَّهُمَّ لَكَ الحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الحَمْدُ لَكَ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الحَمْدُ أَنْتَ مَلِكُ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ، وَلَكَ الحَمْدُ أَنْتَ الحَقُّ وَوَعْدُكَ الحَقُّ، وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ، وَقَوْلُكَ حَقٌّ، وَالجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ، وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ، فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، أَنْتَ المُقَدِّمُ، وَأَنْتَ المُؤَخِّرُ، لاَ إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ -أَوْ: لاَ إِلَهَ غَيْرُكَ- " قَالَ سُفْيَانُ: وَزَادَ عَبْدُ الكَرِيمِ أَبُو أُمَيَّةَ: وَلاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ. قَالَ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

تہجد کا بیان

رات کو تہجد کی ادائیگی، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: (ترجمہ کنزالایمان:) اور رات کے کچھ حصہ میں تہجد کرو یہ خاص تمہارے لئے زیادہ ہے

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب رات کو تہجد پڑھنے کے لیے کھڑے ہوتے تو کہتے: اے اللہ تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں تو آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کا قائم رکھنے والا ہے۔ تیرے لیے تمام تعریفیں ہیں اور آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کی بادشاہی تیرے لیے ہے اور تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں۔ تو آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کا نور ہے اور تیرے لیے تمام تعریفیں ہیں اور تُو حق ہے تیرا وعدہ حق ہے، تیرا دیدار حق ہے، تیرا کلام حق ہے، جنت حق ہے دوزخ حق ہے۔ نبی سارے حق ہیں، محمد مصطفی حق ہے اور قیامت حق ہے۔ اے اللہ! میں نے تیرے حضور گردن جُھکا دی، تجھ پر ایمان لایا، تجھ پر بھروسہ کیا، تیری طرف متوجہ ہوا، تیرے لیے جھگڑا اور اپنا معاملہ تیرے سُپرد کیا۔ پس میری مغفرت فرما دے جو میں نے آگے بھیجا اور جو پیچھے چھوڑا اور جو چھپ کر کیا اور جو علانیہ کیا۔ تو ہی سب سے پہلے ہے اور تو ہی سب کے بعد ہے، نہیں ہے کوئی معبود مگر تو اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں سفیان،

1120- انظر الحدیث: 7499,7442,7385,6317' صحیح مسلم: 1806' سنن نسائی: 1618' سنن ابن ماجہ: 1355

سُفْيَانُ: قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي مُسْلِمٍ: سَمِعَهُ مِنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عبدالکرم ابواُمیّہ: اور نہیں ہے طاقت اور قوت مگر اللہ کے ساتھ۔ سفیان، سلیمان بن ابومسلم، طاؤس، حضرت ابن عباس نے نبی کریم ﷺ سے۔

فائدہ: یہ نماز اسلام میں اولاً سب پر فرض رہی، پھر امت سے فرضیت منسوخ ہوگئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر آخر تک رہی۔ (اشعہ) تہجد کم از کم دو رکعتیں ہیں زیادہ سے زیادہ بارہ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم اکثر آٹھ پڑھتے تھے کبھی کم وبیش۔ حق یہ ہے کہ تہجد ہمارے لیئے سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے کہ اگر بستی میں کوئی نہ پڑھے تو سب تارک سنت ہوئے اور اگر ایک بھی پڑھ لے تو سب بری الذمہ ہوئے۔ تہجد کا وقت رات میں سو کر جاگنے سے شروع ہوتا ہے صبح صادق پر ختم مگر آخری تہائی رات میں پڑھنا بہتر ہے اور قبل تہجد عشا پڑھ کر سونا شرط ہے اور بعد تہجد کچھ سونا یا لیٹ جانا سنت ہے۔ چونکہ یہ بہترین نوافل ہیں اسی لیئے ان کا علیحدہ باب ہوا جو شخص تہجد پڑھنا شروع کر دے پھر نہ چھوڑے یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ناپسند ہے۔

ضروری مسئلہ: تہجد سے پہلے سو لینا ضروری ہے اگر کوئی بالکل نہ سویا تو اس کے نوافل تہجد نہ ہوں گے۔ جن بزرگوں سے منقول ہے کہ انہوں نے تیس یا چالیس سال عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑھی جیسے حضور غوث اعظم یا امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہما وہ حضرات رات میں اس قدر اونگھ لیتے تھے جس سے تہجد درست ہو جائے لہذا ان بزرگوں پر یہ اعتراض نہیں کہ انہوں نے تہجد کیوں نہ پڑھی حضرت ابوالدرداء، ابوذر غفاری وغیرہم صحابہ جو شب بیدار تھے ان کا بھی یہی عمل تھا۔

(مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۲۱۳)

2- بَابُ فَضْلِ قِيَامِ اللَّيْلِ

رات کے قیام کی فضیلت

1121 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، ح وَحَدَّثَنِي مَحْمُودٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ فِي حَيَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا رَأَى رُؤْيَا قَصَّهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَمَنَّيْتُ أَنْ أَرَى رُؤْيَا، فَأَقُصَّهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكُنْتُ غُلاَمًا شَابًّا، وَكُنْتُ أَنَامُ فِي المَسْجِدِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُ فِي النَّوْمِ كَأَنَّ مَلَكَيْنِ أَخَذَانِي، فَذَهَبَا بِي إِلَى النَّارِ،

سالم سے مروی ہے کہ اُن کے والد ماجد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کی مبارک حیات میں جب کوئی شخص خواب دیکھتا تو رسول اللہ ﷺ کے حضور بیان کرتا۔ مجھے بھی خواہش ہوئی کہ کوئی خواب دیکھوں اُسے حضور ﷺ کی بارگاہ میں بیان کروں۔ رسول اللہ ﷺ کے دورِ مبارک میں نوعمر لڑکا تھا اور مسجد کے اندر سویا کرتا تھا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ دو فرشتے مجھے پکڑ کر جہنم کی طرف لے گئے۔ وہ کنوئیں کی طرح پیچ دار تھی اور اُس کے دو ستون تھے۔ اُس میں کچھ لوگ ایسے بھی تھے جنہیں میں پہچانتا ہوں۔ پس میں کہنے لگا: میں جہنم سے

1121- انظر الحدیث: 440، صحیح مسلم: 6321,6320، سنن ابن ماجہ: 3919

فَإِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبِئْرِ وَإِذَا لَهَا قَرْنَانِ وَإِذَا فِيهَا أُنَاسٌ قَدْ عَرَفْتُهُمْ، فَجَعَلْتُ أَقُولُ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ، قَالَ: فَلَقِيَنَا مَلَكٌ آخَرُ فَقَالَ لِي: لَمْ تُرَعْ.

اللہ کی پناہ لیتا ہوں۔ پھر مجھے ایک دوسرا فرشتہ مِلا۔ اُس نے مجھ سے کہا کہ خوفزدہ نہ ہو۔

1122 - فَقَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللَّهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَكَانَ بَعْدُ لَا يَنَامُ مِنَ اللَّيْلِ إِلَّا قَلِيلًا

میں نے یہ خواب حضرت حفصہ سے بیان کیا اور انہوں نے حضور ﷺ سے بیان کیا آپ ﷺ نے فرمایا کہ عبداللہ اچھا شخص ہے، کیا ہی اچھا ہو کہ وہ رات کو بھی نماز پڑھا کرے۔ اس کے بعد وہ رات کو نہیں سوتے تھے۔ مگر کچھ دیر۔

3-بَابُ طُولِ السُّجُودِ فِي قِيَامِ اللَّيْلِ

رات کے قیام میں لمبے سجدے کرنا

1123 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً، كَانَتْ تِلْكَ صَلَاتَهُ يَسْجُدُ السَّجْدَةَ مِنْ ذَلِكَ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ أَحَدُكُمْ خَمْسِينَ آيَةً، قَبْلَ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ، وَيَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الفَجْرِ، ثُمَّ يَضْطَجِعُ عَلَى شِقِّهِ الأَيْمَنِ حَتَّى يَأْتِيَهُ المُنَادِي لِلصَّلَاةِ

ابوالیمان، شُعیب، زُہری، عُروہ سے مروی ہے کہ انہیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ گیارہ رکعتیں ادا فرمایا کرتے تھے اور اِس میں اتنے لمبے سجدے کرتے جتنی دیر میں تم میں سے کوئی پچاس آیتیں قرأت کر لے، اِس سے پہلے کہ آپ ﷺ اپنا سر اُٹھائیں اور آپ نمازِ فجر سے پہلے دو رکعتیں ادا کرتے اور پھر اپنی دائیں کروٹ پر لیٹ جاتے حتیٰ کہ مؤذن حاضر بارگاہ ہو کر آپ کو نماز کی اطلاع دیتا۔

4-بَابُ تَرْكِ القِيَامِ لِلْمَرِيضِ

مریض کا رات کا قیام چھوڑ دینا

1124 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَسْوَدِ، قَالَ: سَمِعْتُ جُنْدَبًا يَقُولُ: اشْتَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَقُمْ لَيْلَةً أَوْ لَيْلَتَيْنِ

ابونُعیم، سفیان، اسود سے مروی ہے کہ میں نے حضرت جُندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا: نبی کریم ﷺ علیل ہوئے تو ایک یا دو راتیں قیام نہ فرمایا۔

1122- انظر الحدیث: 7031,7029,7016,3741,3739,1157، راجع الحدیث: 1121

1123- راجع الحدیث: 994,626

1124- صحیح مسلم: 4634,4632، سنن ترمذی: 3345

1125 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: احْتَبَسَ جِبْرِيلُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ: أَبْطَأَ عَلَيْهِ شَيْطَانُهُ فَنَزَلَتْ: (وَالضُّحَى وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَى، مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى) (الضحى:2)

اسود بن قیس سے مروی ہے کہ حضرت جُندَب بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہونے سے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کچھ دن کا وقفہ کیا تو قریش کی ایک عورت بولی: "اُس کا شیطان اِس سے عاجز آگیا" پس وحی نازل ہوئی: ترجمہ کنز الایمان: چاشت کی قسم اور رات کی جب پردہ ڈالے کہ تمہیں تمہارے رب نے نہ چھوڑا اور نہ مکروہ جانا (پارہ ۳۰، والضحیٰ: ۱۔۳)

5- بَابُ تَحْرِيضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى صَلَاةِ اللَّيْلِ وَالنَّوَافِلِ مِنْ غَيْرِ إِيجَابٍ

نبی کریم ﷺ کا قیامِ لیل اور نوافل کی ترغیب دِلانا اور بغیر واجب قرار دیئے

وَطَرَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ وَعَلِيًّا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ لَيْلَةً لِلصَّلَاةِ

نبی کریم ﷺ نے حضرت فاطمہ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو رات کی نماز کے لیے جگایا۔

1126 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ هِنْدٍ بِنْتِ الحَارِثِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَيْقَظَ لَيْلَةً، فَقَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ مَاذَا أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الفِتْنَةِ، مَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الخَزَائِنِ، مَنْ يُوقِظُ صَوَاحِبَ الحُجُرَاتِ؟ يَا رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ فِي الآخِرَةِ

ابنِ مقاتل، عبداللہ، معمر، زہری، ہند بنت حارث نے حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک شب بیدار ہوئے تو فرمایا: آج رات کتنے فتنے اتارے گئے ہیں اور کتنے خزانے نازل کئے گئے ہیں۔ ہے کوئی جوانِ حجرے والی عورتوں کو بیدار کرے دنیا میں کتنی ہی لباس پہننے والی عورتیں آخرت میں برہنہ ہوں گی۔

1127 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ، أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ

حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُنہیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ ایک شب اُن کے اور فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

1125- راجع الحديث:1124

1126- انظر الحديث:115

1127- انظر الحديث:7465,7347,4724' صحيح مسلم:1815' سنن نسائي:1611,1610

أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَقَهُ وَفَاطِمَةَ بِنْتَ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَيْلَةً، فَقَالَ: أَلَا تُصَلِّيَانِ؟ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَنْفُسُنَا بِيَدِ اللَّهِ، فَإِذَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَنَا بَعَثَنَا، فَانْصَرَفَ حِينَ قُلْنَا ذَلِكَ وَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ شَيْئًا، ثُمَّ سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُوَلٍّ يَضْرِبُ فَخِذَهُ وَهُوَ يَقُولُ: (وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا) (الکهف:54)

کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: کیا تم دونوں نماز نہیں پڑھتے؟ میں نے عرض کی کہ یارسول اللہ ﷺ! ہماری جانیں اللہ تعالیٰ کے قبضے میں ہیں، جب وہ ہمیں اُٹھانا چاہے تو اُٹھ جاتے ہیں۔ جب ہم نے یہ کہا تو آپ واپس تشریف لے گئے اور ہماری طرف بالکل توجہ نہ فرمائی۔ پھر میں نے سُنا کہ آپ ران پر ہاتھ مار کر فرما رہے تھے: ترجمہ کنزالایمان: اور آدمی ہر چیز سے بڑھ کر جھگڑالو ہے (پارہ ۱۵، الکھف: ۵۴)

1128 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَدَعُ العَمَلَ، وَهُوَ يُحِبُّ أَنْ يَعْمَلَ بِهِ خَشْيَةَ أَنْ يَعْمَلَ بِهِ النَّاسُ، فَيُفْرَضَ عَلَيْهِمْ، وَمَا سَبَّحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَةَ الضُّحَى قَطُّ وَإِنِّي لَأُسَبِّحُهَا

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابن شہاب، عروہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کسی عمل کو کرنا چھوڑ دیتے حالانکہ اُس کا کرنا آپ کو پسند ہوتا، اس خوف سے کہ لوگ اس کو کریں گے تو اُن پر فرض کر دیا جائے گا اور رسول اللہ ﷺ نے نمازِ چاشت بالکل نہیں پڑھی (پابندی سے) لیکن میں اُسے پڑھتی ہوں۔

1129 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي المَسْجِدِ فَصَلَّى بِصَلَاتِهِ نَاسٌ، ثُمَّ صَلَّى مِنَ القَابِلَةِ، فَكَثُرَ النَّاسُ، ثُمَّ اجْتَمَعُوا مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ، فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ: قَدْ رَأَيْتُ الَّذِي صَنَعْتُمْ وَلَمْ يَمْنَعْنِي مِنَ الخُرُوجِ إِلَيْكُمْ إِلَّا أَنِّي خَشِيتُ أَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ وَذَلِكَ فِي

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابن شہاب، عُروہ بن زُبیر نے اُمّ المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ ایک شب رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں نماز ادا فرمائی تو لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر آپ نے اگلی رات نماز ادا فرمائی تو لوگ اور بڑھ گئے۔ پھر تیسری یا چوتھی رات بھی جمع ہوئے مگر رسول اللہ ﷺ اُن کی جانب تشریف نہ لائے۔ جب صبح ہوئی تو فرمایا: میں نے دیکھا جو تم نے کیا اور مجھے تمہارے پاس آنے سے نہیں روکا مگر اس خدشے نے کہ یہ تم پر فرض کر دی جائے گی اور یہ رمضان المبارک کا قصہ ہے۔

1128- اطراف الحدیث: 1177 'صحیح مسلم: 1659 'سنن ابو داؤد: 1293

1129- راجع الحدیث: 729 'صحیح مسلم: 1780 'سنن ابو داؤد: 1373 'سنن نسائی: 1603

رَمَضَانَ

6-بَابُ: قِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّيْلَ حَتَّى تَرِمَ قَدَمَاهُ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قیام کہ قدم مبارک سوج جاتے

وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: كَانَ يَقُومُ حَتَّى تَفَطَّرَ قَدَمَاهُ وَالفُطُورُ: الشُّقُوقُ (انْفَطَرَتْ) (الانفطار:1): انْشَقَّتْ"

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: حتیٰ کہ قدم مبارک پھٹ جاتے۔ اَلْفُطُوْرُ یعنی اَلشُّقُوْقُ جیسے اِنْفَطَرَتْ سے اِنْشَقَّتْ ہے۔

1130 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ زِيَادٍ، قَالَ: سَمِعْتُ المُغِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: إِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَقُومُ لِيُصَلِّيَ حَتَّى تَرِمُ قَدَمَاهُ - أَوْ سَاقَاهُ - فَيُقَالُ لَهُ فَيَقُولُ: أَفَلاَ أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا

زیاد سے مروی ہے کہ میں نے حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھنے کھڑے ہوتے تو آپ کے مبارک قدموں یا پنڈلیوں پر سوجن آ جاتی۔ جب آپ سے کہا جاتا تو فرماتے: کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں؟

7-بَابُ مَنْ نَامَ عِنْدَ السَّحَرِ

جو صبح کے وقت سوئے

1131 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، أَنَّ عَمْرَو بْنَ أَوْسٍ، أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ العَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ: أَحَبُّ الصَّلاَةِ إِلَى اللَّهِ صَلاَةُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ، وَأَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللَّهِ صِيَامُ دَاوُدَ، وَكَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُومُ ثُلُثَهُ، وَيَنَامُ سُدُسَهُ، وَيَصُومُ يَوْمًا، وَيُفْطِرُ يَوْمًا

علی بن عبداللہ، سفیان، عمرو بن دینار، عمرو بن اُوس سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اُنہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن سے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے محبوب نماز حضرت داؤد علیہ السلام والی ہے اور سب سے محبوب روزہ صیامِ داؤد ہے۔ وہ آدھی شب تک سوتے اور ایک تہائی رات قیام فرماتے اور پھر چھٹا حصہ استراحت فرماتے نیز وہ ایک روز روزہ رکھا کرتے اور ایک روز چھوڑ دیا کرتے۔

1132 - حَدَّثَنِي عَبْدَانُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ

مسروق سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ

1130- انظر الحدیث: 6471,4836' صحیح مسلم: 7056,7055' سنن ترمذی: 412' سنن نسائی: 1643' سنن ابن ماجہ: 1419

1131- صحیح مسلم: 2732,2731' سنن ابو داؤد: 2448' سنن نسائی: 2343,1629' سنن ابن ماجہ: 1712

1132- انظر الحدیث: 6462,6461' صحیح مسلم: 727' سنن نسائی: 1615

شُعْبَةُ، عَنْ أَشْعَثَ، سَمِعْتُ أَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ مَسْرُوقًا، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَيُّ الْعَمَلِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ: الدَّائِمُ. قُلْتُ: مَتَى كَانَ يَقُومُ؟ قَالَتْ: كَانَ يَقُومُ إِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ

صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ کو کونسا عمل زیادہ محبوب تھا۔ فرمایا کہ جو ہمیشہ کیا جائے۔ میں نے عرض کی کہ آپ ﷺ کب قیام فرماتے؟ فرمایا کہ اس وقت قیام فرماتے جب مرغ کی بانگ سنتے۔

1132م - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنِ الْأَشْعَثِ، قَالَ: إِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ قَامَ فَصَلَّى

محمد بن سلام، ابوالاحوص سے مروی ہے کہ اشعث نے فرمایا: آپ جب مرغ کی بانگ سنتے تو کھڑے ہوجاتے اور نماز پڑھتے۔

1133 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، قَالَ: ذَكَرَ أَبِي، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا أَلْفَاهُ السَّحَرُ عِنْدِي إِلَّا نَائِمًا تَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

موسیٰ بن اسماعیل، ابراہیم بن سعد، ان کے والد ماجد، ابوسلمہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نے بوقت سحر آپ کو اپنے پاس نہ پایا لیکن حالت استراحت میں یعنی نبی کریم ﷺ کو۔

8-بَابُ مَنْ تَسَحَّرَ، ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ فَلَمْ يَنَمْ حَتَّى صَلَّى الصُّبْحَ

جس نے سحری کھائی اور نہ سویا حتیٰ کہ صبح کی نماز پڑھی

1134 - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَسَحَّرَا، فَلَمَّا فَرَغَا مِنْ سَحُورِهِمَا، قَامَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الصَّلَاةِ، فَصَلَّى، فَقُلْنَا لِأَنَسٍ: كَمْ كَانَ بَيْنَ فَرَاغِهِمَا مِنْ سَحُورِهِمَا وَدُخُولِهِمَا فِي الصَّلَاةِ؟ قَالَ: كَقَدْرِ مَا يَقْرَأُ الرَّجُلُ خَمْسِينَ آيَةً

یعقوب بن ابراہیم، روح، سعید، قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سحری کھائی۔ جب دونوں سحری کھا کر فارغ ہوئے تو نبی کریم ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی۔ ہم (قتادہ وغیرہ) نے حضرت انس سے کہا کہ اُن کے سحری سے فارغ ہونے اور نماز شروع کرنے میں کتنا وقفہ تھا؟ فرمایا کہ جتنی دیر میں آدمی پچاس آیتیں تلاوت کرلے۔

1133- سنن ابوداؤد:1318، سنن ابن ماجہ:1197

1134- راجع الحدیث:756,576

9- بَابُ طُولِ الْقِيَامِ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ

رات کی نماز میں لمبا قیام کرنا

1135 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً، فَلَمْ يَزَلْ قَائِمًا حَتَّى هَمَمْتُ بِأَمْرِ سَوْءٍ، قُلْنَا: وَمَا هَمَمْتَ؟ قَالَ: هَمَمْتُ أَنْ أَقْعُدَ وَأَذَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو وائل سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ایک شب میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی آپ مستقل کھڑے رہے حتیٰ کہ میں نے بُرا کام سوچا۔ ہم نے کہا کہ کیا کام سوچا؟ فرمایا: میں نے سوچا کیا کہ نبی کریم ﷺ کو چھوڑ کر بیٹھ جاؤں۔

1136 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ لِلتَّهَجُّدِ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ

حفص بن عمر، خالد بن عبداللہ، حصین، ابو وائل نے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب رات کے وقت تہجد کے لیے کھڑے ہوتے تو اپنے منہ کو مسواک سے صاف کر لیا کرتے۔

10- بَابٌ: كَيْفَ كَانَ صَلَاةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ وَكَمْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ؟

نبی کریم ﷺ کی نماز کی کیا کیفیت تھی اور نبی کریم ﷺ رات میں کتنی نماز پڑھا کرتے تھے؟

1137 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: إِنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ صَلَاةُ اللَّيْلِ؟ قَالَ: مَثْنَى مَثْنَى، فَإِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ، فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ

ابو الیمان، شعیب، زہری، سالم بن عبداللہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ایک آدمی نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ رات کی نماز کس طرح ہے؟ فرمایا کہ دو دو رکعتیں اور جب تمہیں صبح ہو جانے کا اندیشہ ہو تو ایک رکعت کے ساتھ وتر بنا لو۔

1135- صحیح مسلم: 1813,1812' سنن ابن ماجہ: 1418

1136- راجع الحدیث: 245

1137- راجع الحدیث: 472' سنن نسائی: 167

1138 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَتْ صَلَاةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يَعْنِي بِاللَّيْلِ

مسدد، یحییٰ، شعبہ، ابوحمزہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کی نماز تیرہ رکعتیں ہوتی تھی یعنی رات میں۔

1139 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ؟ فَقَالَتْ: سَبْعٌ، وَتِسْعٌ، وَإِحْدَى عَشْرَةَ سِوَى رَكْعَتِي الفَجْرِ

اسحاق عبید اللہ، اسرائیل، ابوحصین، یحییٰ بن وثاب، مسروق سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی رات کی نماز کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: سات اور نو اور گیارہ رکعتیں، فجر کی دو رکعتوں کے علاوہ۔

1140 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، قَالَ: أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ، عَنِ القَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنْهَا الوِتْرُ، وَرَكْعَتَا الفَجْرِ

عُبید اللہ بن موسیٰ، حنظلہ، قاسم بن محمد سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم ﷺ رات میں تیرہ رکعتیں ادا فرمایا کرتے جن میں وتر اور فجر کی دو رکعتیں بھی ہوتیں۔

11-بَابُ قِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ مِنْ نَوْمِهِ، وَمَا نُسِخَ مِنْ قِيَامِ اللَّيْلِ

نبی کریم ﷺ کا قیام لیل اور سونا اور جو رات کے قیام سے منسوخ ہوا

وَقَوْلُهُ تَعَالَى: (يَا أَيُّهَا المُزَّمِّلُ، قُمِ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا، نِصْفَهُ أَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيلًا، أَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ القُرْآنَ تَرْتِيلًا، إِنَّا سَنُلْقِي عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيلًا) (المزمل: 2). (إِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ أَشَدُّ وِطَاءً وَأَقْوَمُ قِيلًا) (إِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيلًا) (المزمل: 7) وَقَوْلُهُ: (عَلِمَ أَنْ لَنْ تُحْصُوهُ فَتَابَ

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: اے جھرمٹ مارنے والے رات میں قیام فرما سوا کچھ رات کے آدھی رات یا اس سے کچھ کم کرو یا اس پر کچھ بڑھاؤ اور قرآن خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو بے شک عنقریب ہم تم پر ایک بھاری بات ڈالیں گے بے شک رات کا اٹھنا وہ زیادہ دباؤ ڈالتا ہے اور بات خوب سیدھی نکلتی ہے بے

1138- صحیح مسلم:1800، سنن ترمذی:442

1140- صحیح مسلم:1724، سنن ابو داؤد:1334

عَلَيْكُمْ، فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ، عَلِمَ أَنْ سَيَكُونُ مِنْكُمْ مَرْضَى وَآخَرُونَ يَضْرِبُونَ فِي الْأَرْضِ يَبْتَغُونَ مِنْ فَضْلِ اللَّهِ، وَآخَرُونَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَقْرِضُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا، وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِنْدَ اللَّهِ هُوَ خَيْرًا وَأَعْظَمَ أَجْرًا) قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: " نَشَأَ: قَامَ بِالْحَبَشِيَّةِ (وِطَاءً) قَالَ: مُوَاطَأَةَ الْقُرْآنِ، أَشَدُّ مُوَافَقَةً لِسَمْعِهِ وَبَصَرِهِ وَقَلْبِهِ (لِيُوَاطِئُوا): لِيُوَافِقُوا "

شک دن میں تو تم کو بہت سے کام ہیں (پارہ ۲۹، المزمل: ۱۔۷) اور ارشاد فرماتا ہے ترجمہ کنز الایمان: بے شک تمہارا رب جانتا ہے کہ تم قیام کرتے ہو کبھی دو تہائی رات کے قریب کبھی آدھی رات کبھی تہائی اور ایک جماعت تمہارے ساتھ والی اور اللہ رات اور دن کا اندازہ فرماتا ہے اسے معلوم ہے کہ اے مسلمانوں تم سے رات کا شمار نہ ہو سکے گا تو اس نے اپنی مہر سے تم پر رجوع فرمائی اب قرآن میں سے جتنا تم پر آسان ہو اتنا پڑھو اسے معلوم ہے کہ عنقریب کچھ تم میں سے بیمار ہوں گے اور کچھ زمین میں سفر کریں گے اللہ کا فضل تلاش کرنے اور کچھ اللہ کی راہ میں لڑتے ہوں گے تو جتنا قرآن میسّر ہو پڑھو اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ کو اچھا قرض دو اور اپنے لئے جو بھلائی آگے بھیجو گے اسے اللہ کے پاس بہتر اور بڑے ثواب کی پاؤ گے (پارہ ۲۹، المزمل: ۲۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نَشَأَ حبشہ کی زبان میں ٹھہرنے کو کہتے ہیں اور وِطَاءً سے مراد مُوَاطَأَةَ الْقُرْآنِ یعنی کان آنکھ اور دل سے زیادہ موافقت رکھنے والا۔ لِيُوَاطِئُوا سے لِيُوَافِقُوا مراد ہے۔

1141 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ مِنَ الشَّهْرِ حَتَّى نَظُنَّ أَنْ لَا يَصُومَ مِنْهُ، وَيَصُومُ حَتَّى نَظُنَّ أَنْ لَا يُفْطِرَ مِنْهُ شَيْئًا، وَكَانَ لَا تَشَاءُ أَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا إِلَّا رَأَيْتَهُ، وَلَا نَائِمًا إِلَّا رَأَيْتَهُ تَابَعَهُ سُلَيْمَانُ، وَأَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنْ حُمَيْدٍ

حُمید سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ جب کسی مہینے میں روزے رکھنا موقوف فرماتے تو ہم خیال کرتے کہ اس میں روزے نہیں رکھیں گے اور روزے رکھنے لگتے تو ہم خیال کرتے کہ اب اس میں سے ایک بھی ترک نہیں کریں گے اور تم اگر آپ ﷺ کو رات کے وقت نماز پڑھتے ہوئے دیکھنا چاہتے تو دیکھ لیتے اور اگر سویا ہوا دیکھنا چاہتے تو دیکھ لیتے۔ متابعت کی اس کی

1141- انظر الحدیث: 3561,1973,1972

سلیمان اور ابو خالد الاحمر نے حمید سے۔

12 - بَابُ عَقْدِ الشَّيْطَانِ عَلَى قَافِيَةِ الرَّأْسِ إِذَا لَمْ يُصَلِّ بِاللَّيْلِ

جب رات کی نماز نہ پڑھے تو شیطان کا گدی پر گرہ لگانا

1142 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَامَ ثَلاَثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ كُلَّ عُقْدَةٍ عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيلٌ، فَارْقُدْ فَإِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللَّهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ صَلَّى انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَأَصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسْلاَنَ

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی سوئے تو شیطان اُس کی گدی پر تین گرہیں لگا دیتا ہے اور ہر گرہ پر پھونک مارتا ہے کہ سوجا، ابھی بہت رات باقی ہے۔ اگر وہ بیدار ہو جائے اور اللہ کا ذکر کرے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے۔ اگر وضو کرے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے اگر نماز پڑھے تو تیسری گرہ کھل جاتی ہے اور صبح کے وقت وہ شاداں و فرحاں اور تازہ دم ہوتا ہے ورنہ صبح کے وقت طبیعت بیزار اور اداس ہوتا ہے۔

1143 - حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَمُرَةُ بْنُ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرُّؤْيَا، قَالَ: أَمَّا الَّذِي يُثْلَغُ رَأْسُهُ بِالحَجَرِ، فَإِنَّهُ يَأْخُذُ القُرْآنَ، فَيَرْفِضُهُ، وَيَنَامُ عَنِ الصَّلاَةِ المَكْتُوبَةِ

مؤمل بن ہشام، اسماعیل، عوف، ابورجاء، اسماعیل، عوف، حضرت سمرہ جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے خواب کے متعلق فرمایا: کہ جس کا سر پتھر سے کچلا گیا تو یہ وہ شخص ہے جو قرآن مجید کو یاد کرتا ہے اور پھر اُسے چھوڑ دیتا ہے اور فرض نماز کو ادا کئے بغیر سو جاتا ہے۔

13 - بَابُ إِذَا نَامَ وَلَمْ يُصَلِّ بَالَ الشَّيْطَانُ فِي أُذُنِهِ

جو بغیر نماز پڑھے سوجائے تو شیطان اُس کے کان میں پیشاب کر دیتا ہے

1144 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو

مسدد، ابوالاحوص، منصور، ابووائل سے مروی ہے

1142- انظر الحدیث: 3269، سنن ابو داؤد: 1306

1143- راجع الحدیث: 845

1144- انظر الحدیث: 3270، صحیح مسلم: 1814، سنن نسائی: 1607,1608,1330

الأَحْوَصِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ، فَقِيلَ: مَا زَالَ نَائِمًا حَتَّى أَصْبَحَ، مَا قَامَ إِلَى الصَّلاَةِ، فَقَالَ: بَالَ الشَّيْطَانُ فِي أُذُنِهِ

کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں ایک آدمی کا ذکر ہوا تو کہا گیا کہ وہ ہمیشہ صبح تک پڑا سویا رہتا ہے اور نماز پڑھنے نہیں اُٹھتا۔ فرمایا کہ اُس کے کان میں شیطان پیشاب کر دیتا ہے۔

14-بَابُ الدُّعَاءِ فِي الصَّلاَةِ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ

رات کے آخری حصے میں دعا کرنا اور نماز پڑھنا

وَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: (كَانُوا قَلِيلًا مِنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ) (الذاریات: 17) أَيْ مَا يَنَامُونَ (وَبِالأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ) (الذاریات: 18)

ارشادِ ربانی ہے: ترجمہ کنزالایمان: وہ رات میں کم سویا کرتے (پارہ ۲۶ سورہ الذاریات آیت ۱۷) یہ مَا يَنَامُونَ کا مترادف ہے۔ "اور سحر کے وقت استغفار کرتے ہیں۔"

1145 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، وَأَبِي عَبْدِ اللَّهِ الأَغَرِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الآخِرُ يَقُولُ: مَنْ يَدْعُونِي، فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ، مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ"

عبداللہ بن مسلمہ، امام مالک، ابن شہاب، ابوسلمہ اور ابوعبداللہ الاغر، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمارا رب تبارک و تعالیٰ ہر رات کو آسمانِ دنیا کی طرف تجلّی فرماتا ہے جب کہ رات کا تہائی حصّہ باقی رہ جاتا ہے اور فرماتا ہے۔ ہے کوئی جو مجھ سے دعا کرے کہ اُس کی دُعا کو قبول کروں۔ ہے کوئی جو مجھ سے سوال کرے کہ اُسے دوں، ہے کوئی جو مجھ سے معافی چاہے کہ اُسے بخش دوں۔

15-بَابُ مَنْ نَامَ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَأَحْيَا آخِرَهُ

جو رات کے ابتدائی حصّے میں سو جائے اور آخری میں بیدار رہو

وَقَالَ سَلْمَانُ لِأَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: نَمْ فَلَمَّا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ، قَالَ: قُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقَ سَلْمَانُ

حضرت سلمان نے حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا: سو جاؤ اور جب رات کا آخری حصّہ ہوا تو کہا: کھڑے ہو جاؤ۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سلمان نے ٹھیک کہا۔

1145- انظر الحدیث: 7494,6321 صحیح مسلم: 1769 سنن ابوداؤد: 4733 سنن ترمذی: 3498

1146 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ. ح وَحَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ؟ قَالَتْ: كَانَ يَنَامُ أَوَّلَهُ وَيَقُومُ آخِرَهُ فَيُصَلِّي، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى فِرَاشِهِ فَإِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ وَثَبَ، فَإِنْ كَانَ بِهِ حَاجَةٌ، اغْتَسَلَ وَإِلَّا تَوَضَّأَ وَخَرَجَ

ابوالولید، شعبہ، سلیمان، شعبہ، ابواسحاق، اسود سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ کی رات کی نماز کیسی تھی؟ فرمایا کہ حضور ﷺ ابتدائی حصے میں استراحت فرماتے اور آخری حصے میں کھڑے ہوکر نماز ادا فرماتے۔ پھر اپنے بستر کی جانب لوٹتے جب مؤذن اذان کہتا تو اُٹھتے اور اگر حاجت ہوتی تو غسل فرماتے ورنہ وضو فرما کر تشریف لے جاتے۔

16 - بَابُ قِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فِي رَمَضَانَ وَغَيْرِهِ

نبی کریم ﷺ کا رمضان وغیرہ میں قیام لیل

1147 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ؟ فَقَالَتْ: مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي أَرْبَعًا، فَلَا تَسَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا، فَلَا تَسَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ: أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوتِرَ؟ فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، سعید بن ابوسعید مقبری، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ رمضان المبارک میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کیسی ہوتی تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھا کرتے تھے۔ چار رکعتیں پڑھتے تو اُن کی ادائیگی کے حسن اور طوالت کے بارے میں کچھ نہ پوچھو۔ پھر تین رکعتیں پڑھتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے سوجاتے ہیں؟ فرمایا: اے عائشہ! بے شک میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن دِل نہیں سوتا۔

1148 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ

محمد بن مثنیٰ، یحییٰ بن سعید، ہشام کو اُن کے والدِ ماجد نے خبر دی کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے

1146- سنن ترمذی الشمائل: 251' سنن نسائی: 1679

1147- انظر الحدیث: 3569,2013

1148- راجع الحدیث: 1118' صحیح مسلم: 1701

عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي شَيْءٍ مِنْ صَلاَةِ اللَّيْلِ جَالِسًا، حَتَّى إِذَا كَبِرَ قَرَأَ جَالِسًا، فَإِذَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنَ السُّورَةِ ثَلاَثُونَ أَوْ أَرْبَعُونَ آيَةً، قَامَ فَقَرَأَهُنَّ، ثُمَّ رَكَعَ

فرمایا: میں نے نہیں دیکھا کہ نبی کریم ﷺ رات کی نماز میں تھوڑی قراءت بھی بیٹھ کر پڑھتے مگر جب عمر شریف زیادہ ہوگئی تو بیٹھ کر قرأت فرمانے لگے اور جب کسی سورت سے تیس یا چالیس آیتیں باقی رہ جاتیں تو اُنہیں کھڑے ہوکر پڑھتے اور پھر رکوع فرماتے۔

17- بَابُ فَضْلِ الطُّهُورِ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَفَضْلِ الصَّلاَةِ بَعْدَ الوُضُوءِ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ

شب و روز میں باوضو رہنے کی فضیلت اور شب و روز میں وضو کرنے کے بعد نماز پڑھنے کی فضیلت

1149 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبِلاَلٍ: عِنْدَ صَلاَةِ الفَجْرِ يَا بِلاَلُ حَدِّثْنِي بِأَرْجَى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِي الإِسْلاَمِ، فَإِنِّي سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الجَنَّةِ قَالَ: مَا عَمِلْتُ عَمَلًا أَرْجَى عِنْدِي: أَنِّي لَمْ أَتَطَهَّرْ طَهُورًا، فِي سَاعَةِ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ، إِلَّا صَلَّيْتُ بِذَلِكَ الطُّهُورِ مَا كُتِبَ لِي أَنْ أُصَلِّيَ " قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: دَفَّ نَعْلَيْكَ يَعْنِي تَحْرِيكَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فجر کی نماز کے وقت فرمایا: اے بلال مجھے اپنا وہ اُمید بڑھاتا عمل بتاؤ جو تم نے حالتِ اسلام میں کیا ہو کیونکہ میں نے جنت میں اپنے آگے آگے تمہارے جوتوں کی آواز سُنی ہے۔ عرض کی کہ میرے نزدیک تو ایسا کوئی عمل نہیں ہے سوائے اِس کے کہ رات یا دن کی کسی بھی گھڑی میں نے وضو کیا تو اُس کے ساتھ نماز ضرور پڑھتا ہوں جس کا پڑھنا میرے لیے لکھا جاچکا ہے۔ امام ابوعبداللہ بخاری نے فرمایا کہ دَفَّ نَعْلَيْكَ سے جوتوں کی حرکت مراد ہے۔

18- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّشْدِيدِ فِي العِبَادَةِ

عبادت میں جوشدت مکروہ ہے

1150 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو دو ستونوں کے درمیان رسی بندھی ہوئی تھی۔ فرمایا کہ یہ رسی کیسی ہے؟

1149- صحیح مسلم: 6274

1150- صحیح مسلم: 1829، سنن نسائی: 1642، سنن ابن ماجہ: 1371

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا حَبْلٌ مَمْدُودٌ بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ، فَقَالَ: مَا هَذَا الحَبْلُ؟ قَالُوا: هَذَا حَبْلٌ لِزَيْنَبَ فَإِذَا فَتَرَتْ تَعَلَّقَتْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ حُلُّوهُ لِيُصَلِّ أَحَدُكُمْ نَشَاطَهُ، فَإِذَا فَتَرَ فَلْيَقْعُدْ

لوگوں نے عرض کی کہ یہ رسی زینب کی ہے۔ جب تھک جاتی ہے تو اس سے لٹک جاتی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اِسے کھول دو۔ تم میں سے جو بھی نماز پڑھے تو اپنی خوشی سے پڑھے اور جب تک چاہے بیٹھا رہے۔

1151 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَتْ عِنْدِي امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي أَسَدٍ، فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَنْ هَذِهِ؟ قُلْتُ: فُلاَنَةُ لاَ تَنَامُ بِاللَّيْلِ، فَذُكِرَ مِنْ صَلاَتِهَا، فَقَالَ: مَهْ عَلَيْكُمْ مَا تُطِيقُونَ مِنَ الأَعْمَالِ، فَإِنَّ اللهَ لاَ يَمَلُّ حَتَّى تَمَلُّوا

ہشام بن عُروہ کے والدِ محترم سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میرے پاس بنی اسد کی ایک عورت موجود تھی۔ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو فرمایا: یہ کون ہے؟ میں نے عرض کی کہ فلاں عورت ہے جو رات کو نہیں سوتی اور اُس کی نماز کا ذکر ہوا، فرمایا کہ چھوڑ دو، تم پر وہی اعمال ہیں جن کی تم میں استطاعت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نہیں اُکتا تا حتیٰ کہ تم اُکتا نہ جاؤ۔

19- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ تَرْكِ قِيَامِ اللَّيْلِ لِمَنْ كَانَ يَقُومُهُ

ہمیشہ قیامِ لیل کرنے والے کو اُسے ترک کر دینا مکروہ ہے

1152 - حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الحُسَيْنِ، حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الحَسَنِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ، أَخْبَرَنَا الأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ العَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَبْدَ اللهِ، لاَ تَكُنْ مِثْلَ فُلاَنٍ كَانَ يَقُومُ اللَّيْلَ، فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ

عباس بن حسین، مُبشر، اوزاعی، محمد بن مقاتل ابوالحسن، عبداللہ، اوزاعی یحییٰ بن ابوکثیر، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے عبداللہ! فلاں کی طرح نہ ہو جانا کہ پہلے رات کو قیام کیا کرتا تھا اور پھر رات کو قیام کرنا چھوڑ دیا۔

1151- راجع الحدیث:43

1152- صحیح مسلم:2725، سنن نسائی:1763,1762، سنن ابن ماجہ:1331

وَقَالَ هِشَامٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الْعِشْرِينَ، حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ مِثْلَهُ. وَتَابَعَهُ عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ

ابن ابو العشرین، اوزاعی، یحییٰ، عمر بن حکم بن ثوبان سے مروی ہے کہ مجھ سے ابو سلمہ نے اسی طرح حدیث بیان کی۔ اور متابعت کی ہے اس کی عمرو بن ابو سلمہ نے اوزاعی سے۔

20- بَاب

عبادت میں میانہ روی اختیار کرنا

1153 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَقُومُ اللَّيْلَ وَتَصُومُ النَّهَارَ؟ قُلْتُ: إِنِّي أَفْعَلُ ذَلِكَ، قَالَ: فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ هَجَمَتْ عَيْنُكَ، وَنَفِهَتْ نَفْسُكَ، وَإِنَّ لِنَفْسِكَ حَقًّا، وَلِأَهْلِكَ حَقًّا، فَصُمْ وَأَفْطِرْ، وَقُمْ وَنَمْ

ابو العباس نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ تم رات کو قیام کرتے اور دن کو روزہ رکھتے ہو۔ عرض کی کہ واقعی میں ایسا کرتا ہوں۔ فرمایا کہ جب تم یہ کرتے ہو تو تمہاری بینائی بھی کمزور ہوں گی اور تمہاری طبیعت میں بھی سستی آئے گی، جب کہ تم پر اپنی جان اور اپنے گھر والوں کا بھی حق ہے لہٰذا روزے رکھو اور ترک بھی کر دیا کرو۔ قیام کرو اور سویا بھی کرو۔

21- بَابُ فَضْلِ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّى

رات کو بیدار ہو کر نماز پڑھنے کی فضیلت

1154 - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ، أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ هُوَ ابْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي جُنَادَةُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ، حَدَّثَنِي عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ، فَقَالَ: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، الْحَمْدُ لِلَّهِ، وَسُبْحَانَ اللَّهِ، وَلاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، وَلاَ حَوْلَ

جُنادہ بن ابو اُمیہ نے حضرت عُبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو رات کو بیدار ہوئے اور کہے: "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ واحد ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں۔ اُسی کی بادشاہی ہے اور اُسی کے لیے تمام تعریفیں ہیں۔ وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اور اللہ پاک ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے اور نہ طاقت ہے اور نہ قوت مگر اللہ کے

1153- انظر الحدیث: 1131' صحیح مسلم: 2730,2726' سنن ابوداؤد: 2377,2376' سنن نسائی: 2400,2376' سنن ابن ماجہ: 1706

1154- سنن ابوداؤد: 5060' سنن ترمذی: 3414' سنن ابن ماجہ: 3878

وَلاَ قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي، أَوْ دَعَا، اسْتُجِيبَ لَهُ، فَإِنْ تَوَضَّأَ وَصَلَّى قُبِلَتْ صَلاَتُهُ"

ساتھ۔" پھر کہے: "اے اللہ! میری مغفرت فرما۔" یا اور دعا کرے تو قبول کی جائے گی اور اگر وضو کرے تو نماز قبول کی جائے گی۔

1155 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي الْهَيْثَمُ بْنُ أَبِي سِنَانٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ يَقُصُّ فِي قَصَصِهِ، وَهُوَ يَذْكُرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَخًا لَكُمْ لاَ يَقُولُ الرَّفَثَ يَعْنِي بِذَلِكَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ رَوَاحَةَ

(البحر الطویل)

وَفِينَا رَسُولُ اللَّهِ يَتْلُو كِتَابَهُ ... إِذَا انْشَقَّ مَعْرُوفٌ مِنَ الفَجْرِ سَاطِعُ

أَرَانَا الهُدَى بَعْدَ العَمَى فَقُلُوبُنَا ... بِهِ مُوقِنَاتٌ أَنَّ مَا قَالَ وَاقِعُ

يَبِيتُ يُجَافِي جَنْبَهُ عَنْ فِرَاشِهِ ... إِذَا اسْتَثْقَلَتْ بِالْمُشْرِكِينَ المَضَاجِعُ"

ہثیم بن ابوسنان سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا جب کہ وہ واقعات بیان کر رہے تھے اور وہ رسول اللہ ﷺ کا ذکر کر رہے تھے اور کہا کہ تمہارے بھائی حضرت عبداللہ بن رواحہ لغویات نہیں کہتے مثلاً:

(۱) ہم میں اللہ کے رسول ہیں جو اُس کی کتاب پڑھتے ہیں جب کہ فجر طلوع ہوجاتی ہے۔ (۲) ہمیں جہالت کے بعد راہِ ہدایت دکھائی اور ہمارے دل یقین رکھتے ہیں کہ انہوں نے جو فرمایا وہ ہوگا (۳) وہ رات گزارتے ہیں تو بستر سے اُن کے پہلو جدا ہوتے ہیں جب کہ مشرکین بستر پر بوجھ بنے پڑے رہتے ہیں۔

تَابَعَهُ عُقَيْلٌ، وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ: أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَعِيدٍ، وَالأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

متابعت کی اس کی عُقیل نے اور زبیدی، زُہری، سعید اور اعرج نے حضرت ابوہریرہ سے مروی کی۔

1156 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: رَأَيْتُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّ بِيَدِي قِطْعَةَ إِسْتَبْرَقٍ، فَكَأَنِّي لاَ أُرِيدُ مَكَانًا مِنَ الجَنَّةِ إِلَّا طَارَتْ إِلَيْهِ، وَرَأَيْتُ كَأَنَّ اثْنَيْنِ أَتَيَانِي أَرَادَا أَنْ يَذْهَبَا بِي إِلَى النَّارِ، فَتَلَقَّاهُمَا مَلَكٌ، فَقَالَ: لَمْ تُرَعْ خَلِّيَا عَنْهُ،

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے دورِ مبارک کے اندر خواب دیکھا کہ گویا میرے ہاتھ میں ریشمی کپڑے کا ایک ٹکڑا ہے۔ میں جنت میں جہاں جانا چاہتا ہوں وہ مجھے اُڑا کر لے جاتا ہے۔ میں نے دیکھا کہ میرے پاس دو شخص آئے اور وہ مجھے دوزخ کی جانب لے جانے لگے۔ اُنہیں ایک فرشتہ مِلا۔ اُس نے کہا: ڈرو نہیں اور اِسے

1156- انظر الحدیث: 440، صحیح مسلم: 6319، سنن ترمذی: 3825

چھوڑ دو۔

1157 - فَقَصَّتْ حَفْصَةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى رُؤْيَايَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللَّهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ

پس حضرت حفصہ نے نبی کریم ﷺ سے دونوں میں سے میرا ایک خواب بیان کیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: عبداللہ اچھا شخص ہے کاش! وہ رات کو نماز پڑھا کرے۔ پس حضرت عبداللہ رات کو نماز پڑھنے لگے۔

1158 - وَكَانُوا لَا يَزَالُونَ يَقُصُّونَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا أَنَّهَا فِي اللَّيْلَةِ السَّابِعَةِ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرَى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ، فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيهَا فَلْيَتَحَرَّهَا مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ

اور لوگ مسلسل نبی کریم ﷺ کے حضور اپنے خواب بیان کرتے کہ وہ (شب قدر) آخری عشرے کی ساتویں رات ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں دیکھتا ہوں کہ آخری عشرے کے بارے میں تمہارے خوابوں میں موافقت ہے۔ پس جو اُسے ڈھونڈنا چاہے وہ آخری عشرے میں ڈھونڈے۔

22- بَابُ الْمُدَاوَمَةِ عَلَى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

فجر کی دو رکعتوں کی پابندی

1159 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ هُوَ ابْنُ أَبِي أَيُّوبَ، قَالَ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ، ثُمَّ صَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ، وَرَكْعَتَيْنِ جَالِسًا، وَرَكْعَتَيْنِ بَيْنَ النِّدَاءَيْنِ وَلَمْ يَكُنْ يَدَعُهُمَا أَبَدًا

عبداللہ بن یزید، سعید بن ابو ایوب، جعفر بن ربیعہ، عراک بن مالک ابوسلمہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا نبی کریم ﷺ نے عشاء کی نماز پڑھی۔ پھر آٹھ رکعتیں پڑھیں اور دو رکعتیں بیٹھ کر اور دو رکعتیں (فجر کی) اذان و اقامت کے درمیان۔ انہیں آپ کبھی ترک نہیں فرماتے تھے۔

23- بَابُ الضِّجْعَةِ عَلَى الشِّقِّ الْأَيْمَنِ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

فجر کی دو رکعتوں کے بعد دائیں کروٹ پر لیٹنا

1157- انظر الحدیث:1122' صحیح مسلم:6321,6320' سنن ابن ماجہ:3919

1158- انظر الحدیث:6991,2015

1159- راجع الحدیث:619' سنن ابو داؤد:1361

1160 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الأَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى رَكْعَتَيِ الفَجْرِ اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الأَيْمَنِ

عبداللہ بن یزید، سعید بن ابوایوب، ابوالاسود، عُروہ بن زُبیر سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم ﷺ جب فجر کی دو رکعتیں پڑھ لیتے تو اپنی دائیں کروٹ پر لیٹ جاتے۔

24-بَابُ مَنْ تَحَدَّثَ بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ وَلَمْ يَضْطَجِعْ

جو دو رکعتوں کے بعد گفتگو کرے اور نہ لیٹے

1161 - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الحَكَمِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى، فَإِنْ كُنْتُ مُسْتَيْقِظَةً حَدَّثَنِي، وَإِلَّا اضْطَجَعَ حَتَّى يُؤْذَنَ بِالصَّلاَةِ

بشر بن حکم، سفیان، سالم ابوالنضر، ابوسلمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب نماز پڑھ لیتے اور میں جاگ رہی ہوتی تو مجھ سے گفتگو فرماتے ورنہ لیٹ جاتے، حتیٰ کہ نماز کے لیے بلائے جاتے۔

25-بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّطَوُّعِ مَثْنَى مَثْنَى

نوافل کی دو دو رکعتیں پڑھنے کا بیان

وَيُذْكَرُ ذَلِكَ عَنْ عَمَّارٍ، وَأَبِي ذَرٍّ، وَأَنَسٍ وَجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَعِكْرِمَةَ، وَالزُّهْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

حضرت عمار، حضرت ابوذر، حضرت انس، جابر بن زید، عکرمہ اور زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے یہی منقول ہے۔

وَقَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الأَنْصَارِيُّ: مَا أَدْرَكْتُ فُقَهَاءَ أَرْضِنَا إِلَّا يُسَلِّمُونَ فِي كُلِّ اثْنَتَيْنِ مِنَ النَّهَارِ

اور یحییٰ بن سعید انصاری نے فرمایا کہ میں نے اپنی زمین کے فقہاء کو نہیں جانتا مگر وہ دن میں ہر دو رکعت پر سلام پھیرتے۔

1162 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

1160- راجع الحدیث:626

1161- راجع الحدیث:1118' صحیح مسلم:1729' سنن ابوداؤد:1262' سنن ترمذی:418

1162- انظر الحدیث:7390,6382' سنن ابوداؤد:1538' سنن ترمذی:480' سنن نسائی:3253' سنن ابن ماجہ:1383

الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الْمَوَالِي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الِاسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا، كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ، يَقُولُ: " إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ، فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ، ثُمَّ لِيَقُلْ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ، فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلاَ أَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلاَ أَعْلَمُ، وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ، اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي - أَوْ قَالَ عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ - فَاقْدُرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي، ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ، وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي - أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ - فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ، وَاقْدُرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ، ثُمَّ أَرْضِنِي " قَالَ: وَيُسَمِّي حَاجَتَهُ

مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں کاموں میں استخارہ کرنا سکھایا کرتے جیسے قرآن مجید کی سورت سکھاتے۔ فرماتے کہ جب تم میں سے کوئی کسی کام کا قصد کرے تو اسے چاہیے کہ دو رکعت نفل نماز پڑھے، پھر یوں کہے: اے اللہ! میں تجھ سے تیرے علم کے ذریعے بھلائی مانگتا ہوں اور تیری قدرت کے سبب طاقت چاہتا ہوں اور تیرے عظیم فضل میں سے سوال کرتا ہوں کیونکہ تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا۔ تُو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو پوشیدہ باتوں کا خوب جاننے والا ہے۔ اے اللہ! اگر تیرے علم میں یہ کام میرے دین، میری معاش، میری آخرت یا انجام میں میرے لیے بہتر ہے تو اِسے میرے لیے مقدر فرما دے اور میرے لیے سہل کر دے، پھر اس میں مجھے برکت دے۔ اور اگر تیرے علم میں یہ کام میرے دین، میری معاش، میری آخرت یا انجام میں میرے لیے بُرا ہے تو اِسے مجھ سے دُور رکھ اور مجھے اس سے دُور رکھ اور میرے لیے خیر مقرر فرما دے خواہ کہیں ہو۔ پھر مجھے راضی کر دے۔ فرمایا پھر اپنی حاجت کا نام لے۔

1163 - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ سَمِعَ أَبَا قَتَادَةَ بْنَ رِبْعِيٍّ الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلاَ يَجْلِسْ حَتَّى يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ

مکی بن ابراہیم، عبداللہ بن سعید، عامر بن عبداللہ بن زُبیر، عمرو بن سلیم زرقی حضرت ابوقتادہ بن ربعی انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو نہ بیٹھے حتیٰ کہ دو رکعتیں ادا کر لے۔

1164 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ:

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، اسحاق بن عبداللہ

1163- راجع الحديث:444

1164- راجع الحدث:380

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ انْصَرَفَ

بن ابوطلحہ سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں پھر واپس تشریف لے گئے۔

1165 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الجُمُعَةِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ المَغْرِبِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ العِشَاءِ

ابن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، سالم سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ دو رکعتیں نماز ظہر سے پہلے دو رکعتیں نماز ظہر کے بعد، دو رکعتیں نماز جمعہ کے بعد، دو رکعتیں نماز مغرب کے بعد اور دو رکعتیں نماز عشاء کے بعد۔

1166 - حَدَّثَنَا آدَمُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ: إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ وَالإِمَامُ يَخْطُبُ أَوْ قَدْ خَرَجَ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ

آدم، شعبہ، عمرو بن دینار، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ خطبہ دیتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو یا خطبے کے لیے نکل آیا ہو، تو چاہیے کہ دو رکعتیں پڑھ لے۔

1167 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ سُلَيْمَانَ، سَمِعْتُ مُجَاهِدًا، يَقُولُ: أُتِيَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فِي مَنْزِلِهِ فَقِيلَ لَهُ: هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ دَخَلَ الكَعْبَةَ، قَالَ: فَأَقْبَلْتُ فَأَجِدُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَرَجَ وَأَجِدُ بِلاَلًا عِنْدَ البَابِ قَائِمًا، فَقُلْتُ: يَا بِلاَلُ أَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الكَعْبَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: فَأَيْنَ؟ قَالَ:

مجاہد سے مروی ہے کہ کوئی حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی گھر پر گیا اور انہیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ کعبہ میں داخل ہو گئے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: میں آیا تو رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لا چکے تھے۔ میں نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دروازے کے پاس کھڑے ہوئے پایا۔ میں نے کہا: اے بلال! کیا رسول اللہ ﷺ نے کعبہ میں نماز پڑھی؟ کہا: ہاں۔ میں نے کہا: کہاں؟ کہا کہ ان دونوں ستونوں کے درمیان پھر

1165- راجع الحدیث: 937

1166- راجع الحدیث: 930 صحیح مسلم: 2019 سنن نسائی: 1394

1167- راجع الحدیث: 397

بَيْنَ هَاتَيْنِ الأُسْطُوَانَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فِي وَجْهِ الكَعْبَةِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَوْصَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَكْعَتَيِ الضُّحَى وَقَالَ عِتْبَانُ بْنُ مَالِكٍ: غَدَا عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَعْدَ مَا امْتَدَّ النَّهَارُ، وَصَفَفْنَا وَرَاءَهُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ

باہر تشریف لے آئے اور دو رکعت نماز کعبہ کے سامنے پڑھی۔ امام ابوعبداللہ بخاری کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے مجھے چاشت کی دو رکعتوں کی وصیت فرمائی۔ حضرت عتبان نے فرمایا: اگلے دن رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے پاس تشریف لائے جب کہ دن چڑھ چکا تھا۔ ہم نے آپ کے پیچھے صف بنائی اور آپ نے دو رکعتیں پڑھیں۔

26- بَابُ الحَدِيثِ يَعْنِي بَعْدَ رَكْعَتَيِ الفَجْرِ

فجر کی دو رکعتوں کے بعد گفتگو کرنا

1168 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ أَبُو النَّضْرِ: حَدَّثَنِي عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، فَإِنْ كُنْتُ مُسْتَيْقِظَةً حَدَّثَنِي، وَإِلَّا اضْطَجَعَ قُلْتُ لِسُفْيَانَ: فَإِنَّ بَعْضَهُمْ يَرْوِيهِ رَكْعَتَيِ الفَجْرِ، قَالَ سُفْيَانُ: هُوَ ذَاكَ

ابوسلمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ دو رکعتیں پڑھا کرتے۔ اگر میں بیدار ہوتی تو مجھ سے گفتگو فرماتے ورنہ لیٹ جاتے۔ میں نے سفیان سے کہا: بعض انہیں فجر کی دو رکعتیں بتاتے ہیں؟ فرمایا کہ یہی بات ہے۔

27- بَابُ تَعَاهُدِ رَكْعَتَيِ الفَجْرِ وَمَنْ سَمَّاهُمَا تَطَوُّعًا

فجر کی دو رکعتوں کی پابندی اور جس نے انہیں نوافل کہا

1169 - حَدَّثَنَا بَيَانُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ أَشَدَّ مِنْهُ تَعَاهُدًا عَلَى رَكْعَتَيِ الفَجْرِ

بیان بن عمرو، یحییٰ بن سعید، ابن جریج، عطاء، عبید بن عمیر سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نوافل میں سے کسی اور نماز کی فجر کی دو رکعتوں سے زیادہ پابندی نہیں فرمایا کرتے تھے۔

28- بَابُ مَا يُقْرَأُ فِي رَكْعَتَيِ الفَجْرِ

فجر کی دو رکعتوں میں کیا پڑھے؟

1168- راجع الحدیث: 1118، 1668

1169- صحیح مسلم: 1683، 1684 سنن ابو داؤد: 1254

1170 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ ثَلاَثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً، ثُمَّ يُصَلِّي إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ہشام بن عُروہ، ان کے والدِ ماجد سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ رات کو تیرہ رکعتیں ادا فرماتے۔ پھر جب اذان سنتے تو صبح کی دو خفیف رکعتیں پڑھا کرتے۔

1171 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَمَّتِهِ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ح

محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، محمد بن عبدالرحمٰن، ان کی پھوپھی جان عمرہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ۔

وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: "كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّفُ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَ صَلاَةِ الصُّبْحِ حَتَّى إِنِّي لَأَقُولُ: هَلْ قَرَأَ بِأُمِّ الكِتَابِ؟"

احمد بن یونس، زُہیر، یحییٰ بن سعدی، محمد بن عبدالرحمٰن، عمرہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم ﷺ صبح کو نماز سے پہلے ان دو رکعتوں کو خفیف ادا فرماتے حتیٰ کہ میں کہتی: کیا صرف سورۂ فاتحہ کے ساتھ پڑھی ہیں؟

29- بَابُ التَّطَوُّعِ بَعْدَ المَكْتُوبَةِ

فرض نمازوں کے بعد نوافل

1172 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَسَجْدَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ، وَسَجْدَتَيْنِ بَعْدَ المَغْرِبِ، وَسَجْدَتَيْنِ بَعْدَ العِشَاءِ، وَسَجْدَتَيْنِ بَعْدَ الجُمُعَةِ، فَأَمَّا المَغْرِبُ وَالعِشَاءُ فَفِي بَيْتِهِ

نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو دو رکعتیں نمازِ ظہر سے پہلے، دو رکعتیں نمازِ ظہر کے بعد، دو رکعتیں نمازِ مغرب کے بعد، دو رکعتیں نمازِ عشاء کے بعد اور دو رکعتیں نمازِ جمعہ کے بعد اور مغرب و عشاء کی نماز اپنے کاشانہ اقدس میں۔

1170- راجع الحدیث: 626' سنن ابو داؤد: 1339

1171- صحیح مسلم: 1681' سنن ابو داؤد: 1255

1172- راجع الحدیث: 937' صحیح مسلم: 1695

1173 - وَحَدَّثَتْنِي أُخْتِي حَفْصَةُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ بَعْدَ مَا يَطْلُعُ الفَجْرُ، وَكَانَتْ سَاعَةً لاَ أَدْخُلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا وَقَالَ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ: عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، بَعْدَ العِشَاءِ فِي أَهْلِهِ. تَابَعَهُ كَثِيرُ بْنُ فَرْقَدٍ، وَأَيُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ

30- بَابُ مَنْ لَمْ يَتَطَوَّعْ بَعْدَ المَكْتُوبَةِ

1174 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الشَّعْثَاءِ جَابِرًا، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيًا جَمِيعًا، وَسَبْعًا جَمِيعًا، قُلْتُ: يَا أَبَا الشَّعْثَاءِ، أَظُنُّهُ أَخَّرَ الظُّهْرَ، وَعَجَّلَ العَصْرَ، وَعَجَّلَ العِشَاءَ، وَأَخَّرَ المَغْرِبَ، قَالَ: وَأَنَا أَظُنُّهُ

31- بَابُ صَلاَةِ الضُّحَى فِي السَّفَرِ

1175 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ تَوْبَةَ، عَنْ مُوَرِّقٍ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَتُصَلِّي الضُّحَى؟ قَالَ: لاَ، قُلْتُ: فَعُمَرُ؟ قَالَ: لاَ، قُلْتُ: فَأَبُو بَكْرٍ؟ قَالَ: لاَ، قُلْتُ: فَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: لاَ إِخَالُهُ

انہوں (حضرت ابن عمر) نے فرمایا کہ مجھ سے میری بہن حضرت حفصہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم ﷺ فجر طلوع ہوجانے کے بعد دو خفیف رکعتیں پڑھا کرتے اور اُس وقت میں نبی کریم ﷺ کے دولت کدہ میں داخل نہیں ہوا کرتا تھا۔ اور ابن ابوالزناد، موسیٰ بن عُقبہ نے نافع سے بَعْدَ الْعِشَاءِ فِي أَهْلِهِ روایت کیا ہے۔ متابعت کی اس کی کثیر بن فرقد اور ایوب نے نافع سے۔

جو فرض نمازوں کے بعد نوافل نہ پڑھے

ابو الشعثاء جابر سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سُنا، فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، آٹھ رکعتیں اکٹھی اور سات رکعتیں اکٹھی۔ میں نے عرض کی، اے ابو الشعثاء! میرے خیال میں ظہر کے اندر تاخیر اور عصر میں جلدی کی ہوگی اور عشاء میں جلدی اور مغرب میں تاخیر کی ہوگی؟ فرمایا کہ میرا بھی یہی خیال ہے۔

سفر میں نمازِ چاشت پڑھنا

مُورِق سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں عرض کی کہ کیا آپ نمازِ چاشت پڑھتے ہیں؟ فرمایا کہ نہیں۔ میں نے کہا اور حضرت عمر؟ فرمایا کہ نہیں۔ میں نے کہا اور حضرت ابو بکر؟ فرمایا کہ نہیں۔ میں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ؟ فرمایا کہ میرے خیال میں وہ بھی نہیں۔

-1173 راجع الحدیث:618

-1174 انظر الحدیث:543

1176 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى، يَقُولُ: مَا حَدَّثَنَا أَحَدٌ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحَى غَيْرُ أُمِّ هَانِئٍ فَإِنَّهَا قَالَتْ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ بَيْتَهَا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ، فَاغْتَسَلَ وَصَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ، فَلَمْ أَرَ صَلَاةً قَطُّ أَخَفَّ مِنْهَا، غَيْرَ أَنَّهُ يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ

عبدالرحمن بن ابولیلیٰ سے مروی ہے کہ ہم سے کسی نے حدیث بیان نہیں کی کہ اُس نے نبی کریم ﷺ کو نماز چاشت پڑھتے ہوئے دیکھا سوائے حضرت اُمِ ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے۔ اُنہوں نے فرمایا کہ فتح مکہ کے دن نبی کریم ﷺ اپنے دولت کدہ میں تشریف لے گئے تو غسل کیا اور آٹھ رکعتیں پڑھیں۔ میں نے آپ کو اس سے خفیف نماز پڑھتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا سوائے اس کے کہ آپ نے رکوع اور سجدے پورے کیے تھے۔

32- بَابُ مَنْ لَمْ يُصَلِّ الضُّحَى وَرَآهُ وَاسِعًا

جو نمازِ چاشت نہ پڑھے اور اس میں وسعت جانے

1177 - حَدَّثَنَا آدَمُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّحَ سُبْحَةَ الضُّحَى، وَإِنِّي لَأُسَبِّحُهَا

آدم، ابنِ ابوذئب، زُہری، عُروہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو چاشت کی نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا لیکن میں پڑھتی ہوں۔

33- بَابُ صَلَاةِ الضُّحَى فِي الْحَضَرِ

حالتِ حضر میں نمازِ چاشت پڑھنا

قَالَهُ عِتْبَانُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اسے عتبان بن مالک نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا۔

1178 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْجُرَيْرِيُّ هُوَ ابْنُ فَرُّوخَ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: أَوْصَانِي خَلِيلِي بِثَلَاثٍ لَا أَدَعُهُنَّ حَتَّى أَمُوتَ: صَوْمِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَصَلَاةِ الضُّحَى، وَنَوْمٍ عَلَى وِتْرٍ

ابوعثمان نہدی سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: مجھے میرے خلیل (رحمتِ دو عالم) نے تین باتوں کی وصیت فرمائی ہے کہ آخر دم تک اُنہیں ترک نہ کرو۔ ہر ماہ تین روزے رکھنا، چاشت کی نماز پڑھنا اور سونے سے پہلے وتر ادا کرلینا۔

1176- راجع الحدیث: 1103,670

1177- راجع الحدیث: 1128

1178- صحیح مسلم: 1669 سنن نسائی: 1677,1676

فائدہ: ضُحٰی ضُحُوٌّ سے بنا، بمعنی دن کی بلندی یا آفتاب کی شعاع، رب تعالیٰ فرماتا ہے: "وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا"۔ عرف میں نماز اشراق اور نماز چاشت دونوں کو نماز اشراق کہا جاتا ہے۔ نماز اشراق کا وقت سورج کے چمکنے کے بیس ۲۰ منٹ بعد سے سورج کے چہارم آسمان پر پہنچنے تک اور نماز چاشت کا وقت چہارم دن سے دوپہر یعنی نصف النہار تک ہے، کبھی نماز اشراق کو بھی نماز چاشت کہہ دیا جاتا ہے۔ حق یہ ہے کہ یہ دونوں نمازیں سنت مستحبہ ہیں، نماز اشراق مسجد میں ادا کرنا بہتر ہے اور چاشت گھر میں، اشراق کی دو رکعتیں ہیں اور چاشت کی چار۔ (مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۱۳۲)

1179 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ الأَنْصَارِيَّ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ - وَكَانَ ضَخْمًا - لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي لاَ أَسْتَطِيعُ الصَّلاَةَ مَعَكَ، فَصَنَعَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا، فَدَعَاهُ إِلَى بَيْتِهِ وَنَضَحَ لَهُ طَرَفَ حَصِيرٍ بِمَاءٍ، فَصَلَّى عَلَيْهِ رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ فُلاَنُ بْنُ فُلاَنِ بْنِ جَارُودٍ لِأَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحَى؟ فَقَالَ: مَا رَأَيْتُهُ صَلَّى غَيْرَ ذَلِكَ الْيَوْمِ

انس بن سیرین سے مروی ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا، فرمایا کہ انصار میں ایک لحیم شحیم شخص تھا اُس نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ میں آپ کے ساتھ نماز نہیں پڑھ سکتا۔ پس اُس نے نبی کریم ﷺ کے لیے کھانا تیار کیا اور آپ کو اپنے گھر آنے کی دعوت دی اور آپ کے لیے چٹائی کے ایک کنارے پر پانی چھڑکا، تو آپ نے اُس پر دو رکعتیں ادا فرمائیں فلاں بن فلاں بن جارود نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ کیا نبی کریم ﷺ چاشت کی نماز پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا کہ اُس دن کے علاوہ میں نے کبھی آپ کو پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔

34- بَابُ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ

نمازِ ظہر سے پہلے دو رکعتیں

1180 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: حَفِظْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ رَكَعَاتٍ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ المَغْرِبِ فِي بَيْتِهِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ العِشَاءِ فِي بَيْتِهِ، وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلاَةِ الصُّبْحِ وَكَانَتْ سَاعَةً لاَ يُدْخَلُ عَلَى

نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ سے دس رکعتیں یاد کر رکھیں ہیں یعنی دو رکعتیں ظہر سے قبل دو رکعتیں بعد ظہر اور دو رکعتیں مغرب کے بعد اپنے گھر میں اور دو رکعتیں عشاء کے بعد اپنے گھر میں اور دو رکعتیں صبح کی نماز سے پہلے اور اس وقت کوئی نبی کریم ﷺ کے دولت کدہ میں داخل نہیں ہوا کرتا تھا۔

1179- راجع الحدیث: 670

1180- راجع الحدیث: 937، سنن ترمذی: 433

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا.

1181 - حَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ: أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ وَطَلَعَ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ

مگر مجھے حضرت حفصہ نے بتایا کہ جب فجر طلوع ہونے پر مؤذن اذان کہتا تو آپ دو رکعتیں پڑھتے۔

1182 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَدَعُ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ، وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ تَابَعَهُ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، وَعَمْرٌو، عَنْ شُعْبَةَ

محمد بن منتشر کے والدِ ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ ظہر سے قبل چار رکعتوں اور صبح کی نماز سے قبل دو رکعتوں کو نہیں چھوڑا کرتے تھے۔ متابعت کی اِس کی ابنِ ابوعدی اور عمرو نے شعبہ سے۔

35- بَابُ الصَّلَاةِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ

نمازِ مغرب سے پہلے نماز پڑھنا

1183 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: صَلُّوا قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ. قَالَ: فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ كَرَاهِيَةَ أَنْ يَتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً

ابومعمر، عبدالوارث، حسین، ابن بریدہ، حضرت عبداللہ مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مغرب کی نماز سے قبل نماز پڑھ لیا کرو۔ تیسری مرتبہ فرمایا کہ جو چاہے، یہ ناپسند فرماتے ہوئے کہ کہیں لوگ اِسے سنت قرار نہ دے لیں۔

1184 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ هُوَ الْمُقْرِئُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مَرْثَدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَزَنِيَّ، قَالَ: أَتَيْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ، فَقُلْتُ: أَلَا أُعْجِبُكَ مِنْ أَبِي تَمِيمٍ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ؟ فَقَالَ عُقْبَةُ: إِنَّا كُنَّا نَفْعَلُهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قُلْتُ:

مرثد بن عبداللہ یزنی سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی: کیا آپ کو بنی تمیم کی یہ بات تعجب میں نہیں ڈالتی کہ وہ نمازِ مغرب سے قبل دو رکعتیں پڑھتے ہیں۔ حضرت عقبہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے دورِ مبارک میں ہم بھی یونہی کیا کرتے تھے۔ میں نے عرض کی کہ اب آپ کو کیا چیز مانع ہے؟ فرمایا کہ مشغولیت

1181- راجع الحدیث: 618

1182- سنن ابوداؤد: 1253، سنن نسائی: 1757

1183- انظر الحدیث: 7368، سنن ابوداؤد: 1281

1184- سنن نسائی: 581

فَمَا يَمْنَعُكَ الآنَ؟ قَالَ: الشُّغُلُ

(روکتی ہے)۔

36- بَابُ صَلَاةِ النَّوَافِلِ جَمَاعَةً

جماعت سے نوافل پڑھنا

ذَكَرَهُ أَنَسٌ، وَعَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اسے حضرت انس اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے نقل کیا ہے۔

1185- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ الأَنْصَارِيُّ: أَنَّهُ عَقَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَقَلَ مَجَّةً مَجَّهَا فِي وَجْهِهِ مِنْ بِئْرٍ كَانَتْ فِي دَارِهِمْ.

ابن شہاب نے کہا کہ مجھے محمود بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یاد ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ کلی بھی یاد ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھر کے کنویں سے پانی لے کر ان کے منہ میں کی تھی۔

1186- فَزَعَمَ مَحْمُودٌ أَنَّهُ سَمِعَ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ الأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَقُولُ: كُنْتُ أُصَلِّي لِقَوْمِي بِبَنِي سَالِمٍ وَكَانَ يَحُولُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ وَادٍ إِذَا جَاءَتِ الأَمْطَارُ، فَيَشُقُّ عَلَيَّ اجْتِيَازُهُ قِبَلَ مَسْجِدِهِمْ، فَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ لَهُ: إِنِّي أَنْكَرْتُ بَصَرِي، وَإِنَّ الوَادِيَ الَّذِي بَيْنِي وَبَيْنَ قَوْمِي يَسِيلُ إِذَا جَاءَتِ الأَمْطَارُ، فَيَشُقُّ عَلَيَّ اجْتِيَازُهُ، فَوَدِدْتُ أَنَّكَ تَأْتِي فَتُصَلِّي مِنْ بَيْتِي مَكَانًا، أَتَّخِذُهُ مُصَلًّى، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَأَفْعَلُ فَغَدَا عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَعْدَ مَا اشْتَدَّ النَّهَارُ، فَاسْتَأْذَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَذِنْتُ لَهُ فَلَمْ يَجْلِسْ حَتَّى قَالَ: أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ؟ فَأَشَرْتُ لَهُ إِلَى المَكَانِ الَّذِي أُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ فِيهِ،

حضرت محمود بن ربیع انصاری سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عتبان بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا جو رسول اللہ ﷺ کے معیت میں غزوۂ بدر میں شریک ہوئے۔ فرماتے کہ میں اپنی قوم بنی سالم کو نماز پڑھایا کرتا جب کہ میرے اور اُن کے بیچ ایک نالہ حائل تھا اور جب بارشیں ہوتیں تو میرے لیے مسجد تک جانا مشکل ہوجاتا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میری بینائی کمزور ہے اور وہ نالہ جو میرے اور میری قوم کے بیچ ہے، جب بارشیں ہوتی ہیں تو بہنے لگتا ہے اور میرے لیے پہنچنا مشکل ہوجاتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے غریب خانہ تشریف لائیں اور نماز پڑھیں تاکہ اُس جگہ کو میں نماز کی جگہ بنالوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں ایسا کروں گا۔ اگلے دن رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دن چڑھے تشریف لائے۔ رسول اللہ ﷺ نے اجازت طلب فرمائی تو میں نے آپ کو اجازت دے

1185- راجع الحديث: 77

1186- راجع الحديث: 424

فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ، وَصَفَفْنَا وَرَاءَهُ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ وَسَلَّمْنَا حِينَ سَلَّمَ، فَحَبَسْنَاهُ عَلَى خَزِيرٍ يُصْنَعُ لَهُ، فَسَمِعَ أَهْلُ الدَّارِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي، فَثَابَ رِجَالٌ مِنْهُمْ حَتَّى كَثُرَ الرِّجَالُ فِي الْبَيْتِ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ: مَا فَعَلَ مَالِكٌ؟ لاَ أَرَاهُ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ: ذَاكَ مُنَافِقٌ لاَ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لاَ تَقُلْ ذَاكَ أَلاَ تَرَاهُ قَالَ: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، يَبْتَغِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ". فَقَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، أَمَّا نَحْنُ، فَوَاللَّهِ لاَ نَرَى وُدَّهُ وَلاَ حَدِيثَهُ إِلَّا إِلَى الْمُنَافِقِينَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، يَبْتَغِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ" قَالَ مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ: فَحَدَّثْتُهَا قَوْمًا فِيهِمْ أَبُو أَيُّوبَ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَتِهِ الَّتِي تُوُفِّيَ فِيهَا، وَيَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَلَيْهِمْ بِأَرْضِ الرُّومِ، فَأَنْكَرَهَا عَلَيَّ أَبُو أَيُّوبَ، قَالَ: وَاللَّهِ مَا أَظُنُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَا قُلْتَ قَطُّ، فَكَبُرَ ذَلِكَ عَلَيَّ، فَجَعَلْتُ لِلَّهِ عَلَيَّ إِنْ سَلَّمَنِي حَتَّى أَقْفُلَ مِنْ غَزْوَتِي أَنْ أَسْأَلَ عَنْهَا عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، إِنْ وَجَدْتُهُ حَيًّا فِي مَسْجِدِ قَوْمِهِ، فَقَفَلْتُ، فَأَهْلَلْتُ بِحَجَّةٍ أَوْ بِعُمْرَةٍ، ثُمَّ سِرْتُ حَتَّى قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ، فَأَتَيْتُ بَنِي سَالِمٍ، فَإِذَا عِتْبَانُ شَيْخٌ أَعْمَى يُصَلِّي لِقَوْمِهِ، فَلَمَّا سَلَّمَ مِنَ الصَّلاَةِ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَأَخْبَرْتُهُ مَنْ أَنَا، ثُمَّ سَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ الْحَدِيثِ، فَحَدَّثَنِيهِ كَمَا حَدَّثَنِيهِ أَوَّلَ مَرَّةٍ

دی۔ آپ بیٹھے نہیں بلکہ فرمایا کہ تم اپنے گھر میں کس جگہ چاہتے ہو کہ میں نماز پڑھوں؟ پس میں نے ایک جگہ کی طرف اشارہ کر دیا جہاں میں چاہتا تھا کہ آپ اس میں نماز ادا فرمائیں۔ پس رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی اور ہم نے آپ ﷺ کے پیچھے صف بنالی تو آپ نے دو رکعتیں پڑھیں اور سلام پھیر دیا۔ آپ کے ساتھ ہم نے بھی سلام پھیر دیا۔ آپ کو خزیرہ کھانے کے لیے روک لیا گیا جو آپ کے لیے تیار کیا جا رہا تھا جب پڑوسیوں نے سُنا کہ رسول اللہ ﷺ میرے غریب خانے میں ہیں تو لوگ اُمڈ پڑے حتیٰ کہ گھر میں بھیڑ لگ گئی۔ اُن میں سے ایک شخص نے کہا: مالک کو کیا ہوا کہ وہ دکھائی نہیں دے رہا؟ اُن میں سے دوسرے شخص نے کہا: کیونکہ وہ منافق ہے۔ اللہ اور اُس کے رسول کو دوست نہیں رکھتا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایسا نہ کہو، کیا دیکھتے نہیں ہو کہ اُس نے رضائے الٰہی کے لیے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا ہے۔ اُس آدمی نے کہا: اللہ اور اُس کا رسول بہتر جانتے ہیں، ورنہ خدا کی قسم، ہم نے تو اُس کا میلان اور اُس کی باتیں منافقوں کے ساتھ ہی دیکھی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے دوزخ پر اُسے حرام کر دیا ہے جس نے رضائے الٰہی کے لیے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا حضرت محمود کا بیان ہے کہ میں نے کچھ حضرات سے یہ حدیث بیان کی جن میں رسول اللہ ﷺ کے میزبان حضرت ابو ایوب بھی شامل تھے، اُس غزوہ کے دوران جس میں انہوں نے وفات پائی، سرزمینِ روم میں اور یزید بن معاویہ اُن پر حاکم تھا حضرت ابو ایوب نے مجھ سے جرح کیا اور کہا: خدا کی قسم، میں خیال نہیں کرتا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا فرمایا ہو۔ یہ بات مجھ پر شاق

گزری اور میں نے منت مانی کہ اللہ تعالیٰ مجھے سلامت رکھے اور اس غزوہ سے واپس لوٹا تو حضرت عتبان بن مالک سے پوچھوں گا اگر انہیں ان کی قوم کی مسجد میں حیات پایا۔ پس میں لوٹا تو میں نے حج یا عمرہ کا احرام باندھ لیا۔ پھر روانہ ہو گیا حتیٰ کہ مدینہ منورہ پہنچا تو بنی سالم میں گیا۔ حضرت عتبان بہت عمر رسیدہ اور نابینا ہو چکے تھے اور اپنی قوم کو نماز پڑھا رہے تھے۔ جب انہوں نے نماز سے سلام پھیرا تو میں نے انہیں سلام کیا اور بتایا کہ میں کون ہوں۔ پھر میں نے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے اُسی طرح بیان کی جیسے پہلی مرتبہ بیان کی تھی۔

37-بَابُ التَّطَوُّعِ فِي الْبَيْتِ

گھر میں نوافل پڑھنا

1187 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ أَيُّوبَ، وَعُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اجْعَلُوا فِي بُيُوتِكُمْ مِنْ صَلاَتِكُمْ، وَلاَ تَتَّخِذُوهَا قُبُورًا تَابَعَهُ عَبْدُ الوَهَّابِ، عَنْ أَيُّوبَ

عبدالاعلیٰ بن حماد، وُہیب، ایوب اور عُبید اللہ، نافع، حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی نمازوں کا کچھ حصہ اپنے گھروں میں پڑھا کرو اور انہیں قبریں نہ بناؤ۔ متابعت کی اِس عبدالوہاب نے ایوب سے۔

☆☆☆☆☆

1187- راجع الحدیث:432

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

20- كِتَابُ فَضْلِ الصَّلَاةِ فِي مَسْجِدِ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ

مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی مسجد میں نماز پڑھنے کی فضیلت

1- بَابُ فَضْلِ الصَّلَاةِ فِي مَسْجِدِ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ

مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی مسجد میں نماز پڑھنے کی فضیلت

1188- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ، عَنْ قَزَعَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَرْبَعًا، قَالَ: سَمِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَكَانَ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ غَزْوَةً - ح

حفص بن عمر، شعبہ، عبدالملک، قزعہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے چار دفعہ سنا۔ فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا اور انہوں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ بارہ غزوات میں حصہ لیا۔

1189- حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ: الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَمَسْجِدِ الرَّسُولِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَسْجِدِ الْأَقْصَى"

علی، سفیان، زہری، سعید، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کجاوے نہ کسے جائیں مگر تین مسجدوں کی جانب: (۱) مسجدِ حرام (خانہ کعبہ) (۲) مسجدِ نبوی ﷺ اور (۳) مسجدِ اقصیٰ (بیت المقدس)۔

1190- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ رَبَاحٍ، وَعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْأَغَرِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْأَغَرِّ، عَنْ أَبِي

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، زید بن رباح اور عبید اللہ بن ابوعبداللہ الاغر، ابوعبداللہ الاغر، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی

1188- راجع الحديث: 586

1189- صحيح مسلم: 3370، سنن ابو داؤد: 2033، سنن نسائی: 699

1190- صحيح مسلم: 3364,3363، سنن ترمذی: 325، سنن نسائی: 2899,2693، سنن ابن ماجه: 1404

هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ

کریم ﷺ نے فرمایا: میری مسجد میں نماز دوسری مسجدوں میں ہزار نمازوں سے بہتر ہے سوائے مسجدِ حرام میں نماز کے۔

2- بَابُ مَسْجِدِ قُبَاءٍ

مسجد قباء کی فضیلت

1191 - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ هُوَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، كَانَ لَا يُصَلِّي مِنَ الضُّحَى إِلَّا فِي يَوْمَيْنِ: يَوْمَ يَقْدَمُ بِمَكَّةَ، فَإِنَّهُ كَانَ يَقْدَمُهَا ضُحًى فَيَطُوفُ بِالْبَيْتِ، ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ خَلْفَ الْمَقَامِ، وَيَوْمَ يَأْتِي مَسْجِدَ قُبَاءٍ، فَإِنَّهُ كَانَ يَأْتِيهِ كُلَّ سَبْتٍ، فَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَرِهَ أَنْ يَخْرُجَ مِنْهُ حَتَّى يُصَلِّيَ فِيهِ. قَالَ: وَكَانَ يُحَدِّثُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَزُورُهُ رَاكِبًا وَمَاشِيًا.

نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ چاشت کی نماز نہیں پڑھتے تھے مگر دو دن، ایک جس دن مکہ مکرمہ پہنچتے کیونکہ وہ اُس میں چاشت کے وقت پہنچے۔ پس بیت اللہ کا طواف کرتے اور مقامِ ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھتے اور دوسرے جس دن مسجدِ قباء میں جاتے اور اُس میں وہ ہر ہفتے کو جاتے اور جب مسجدوں میں داخل ہوجاتے تو یہ ناپسند کرتے کہ نماز پڑھے بغیر اُس میں سے نکل آئیں۔ وہ بیان فرمایا کرتے کہ رسول اللہ ﷺ اس میں سوار ہوکر اور پیدل تشریف لایا کرتے۔

1192 - قَالَ: وَكَانَ يَقُولُ: إِنَّمَا أَصْنَعُ كَمَا رَأَيْتُ أَصْحَابِي يَصْنَعُونَ، وَلَا أَمْنَعُ أَحَدًا أَنْ يُصَلِّيَ فِي أَيِّ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ، غَيْرَ أَنْ لَا تَتَحَرَّوْا طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا

وہ فرمایا کرتے کہ میں اُسی طرح کرتا ہوں جس طرح میں نے اپنے ساتھیوں کو کرتے ہوئے دیکھا اور میں کسی کو منع نہیں کرتا خواہ وہ رات اور دن کی جس گھڑی میں چاہے نماز پڑھے سوائے اس کے کہ سورج طلوع ہونے اور سورج غروب ہونے کے وقت ارادہ نہ کرے۔

3- بَابُ مَنْ أَتَى مَسْجِدَ قُبَاءٍ كُلَّ سَبْتٍ

جو ہر ہفتے کو مسجد قباء میں آئے

1193 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا. قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

موسیٰ بن اسماعیل، عبدالعزیز بن مسلم، عبداللہ بن دینار سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ مسجد قباء میں ہر ہفتے کو پیدل

1191- انظر الحدیث: 7326,1194,1193 صحیح مسلم: 3375

1192- راجع الحدیث: 1191,582

1193- راجع الحدیث: 1191

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي مَسْجِدَ قُبَاءٍ كُلَّ سَبْتٍ، مَاشِيًا وَرَاكِبًا وَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَفْعَلُهُ

اور سوار ہوکر تشریف لایا کرتے اور حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی اسی طرح کیا کرتے۔

4- بَابُ إِتْيَانِ مَسْجِدِ قُبَاءٍ مَاشِيًا وَرَاكِبًا

مسجدِ قباء میں پیدل اور سوار ہوکر آنا

1194 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي مَسْجِدَ قُبَاءٍ رَاكِبًا وَمَاشِيًا زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، فَيُصَلِّي فِيهِ رَكْعَتَيْنِ

مسدد، یحییٰ، عُبید اللہ، نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ مسجد قباء میں سوار ہوکر اور پیدل تشریف لایا کرتے۔ ابنِ نُمیر، عُبید اللہ نافع سے یہ بھی مروی ہے کہ اُس میں دو رکعتیں ادا فرماتے۔

5- بَابُ فَضْلِ مَا بَيْنَ القَبْرِ وَالمِنْبَرِ

قبرِ انور اور منبرِ رسول کے درمیانی حصے کی فضیلت

1195 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ المَازِنِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الجَنَّةِ

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، عبداللہ بن ابوبکر، عباد بن تمیم حضرت عبداللہ بن زید مازنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے گھر اور میرے منبر کا درمیانی حصہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔

1196 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الجَنَّةِ، وَمِنْبَرِي عَلَى حَوْضِي

مسدد، یحییٰ، عُبید اللہ، خُبیب بن عبدالرحمٰن، حفص بن عاصم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرے گھر اور میرے منبر کا درمیانی حصہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔

1194- راجع الحدیث: 1191 صحیح مسلم: 3376 سنن ابو داؤد: 2040

1196- انظر الحدیث: 7335,6588 راجع الحدیث: 1888

6- بَابُ مَسْجِدِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ

1197 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، سَمِعْتُ قَزَعَةَ، مَوْلَى زِيَادٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يُحَدِّثُ بِأَرْبَعٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَعْجَبْنَنِي وَآنَقْنَنِي قَالَ: لَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ يَوْمَيْنِ إِلَّا مَعَهَا زَوْجُهَا أَوْ ذُو مَحْرَمٍ، وَلَا صَوْمَ فِي يَوْمَيْنِ الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى، وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاتَيْنِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ وَلَا تُشَدُّ الرِّحَالُ، إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَمَسْجِدِ الْأَقْصَى وَمَسْجِدِي

بیت المقدس کی مسجد

قزعہ مولیٰ زیاد سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو چار دفعہ بیان فرماتے ہوئے سُنا جو مجھے بہت اچھا اور فرحت انگیز محسوس ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت دو دن کا سفر نہ کرے مگر اپنے خاوند یا محرم کے ساتھ اور دو دنوں میں روزہ نہ رکھا جائے یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ کو اور دو نمازوں کے بعد نماز نہ پڑھی جائے یعنی صبح کی نماز کے بعد حتیٰ کہ سورج طلوع ہوجائے اور بعد عصر حتیٰ کہ غروب ہوجائے اور کجاوے نہ کسے جائیں مگر تین مسجدوں کی جانب یعنی مسجدِ حرام، مسجد اقصیٰ اور میری مسجد کی طرف۔

☆☆☆☆☆

1197- راجع الحدیث: 586، صحیح مسلم: 3252,3249,3248، سنن ترمذی: 326، سنن ابن ماجہ: 1410

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

21- كِتَابُ العَمَلِ فِي الصَّلَاةِ

1- بَابُ اسْتِعَانَةِ اليَدِ فِي الصَّلَاةِ، إِذَا كَانَ مِنْ أَمْرِ الصَّلَاةِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: يَسْتَعِينُ الرَّجُلُ فِي صَلَاتِهِ مِنْ جَسَدِهِ بِمَا شَاءَ وَوَضَعَ أَبُو إِسْحَاقَ: قَلَنْسُوَتَهُ فِي الصَّلَاةِ وَرَفَعَهَا وَوَضَعَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَفَّهُ عَلَى رُسْغِهِ الأَيْسَرِ، إِلَّا أَنْ يَحُكَّ جِلْدًا أَوْ يُصْلِحَ ثَوْبًا

1198- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ كُرَيْبٍ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّهُ أَخْبَرَهُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُونَةَ أُمِّ المُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا - وَهِيَ خَالَتُهُ - قَالَ: فَاضْطَجَعْتُ عَلَى عَرْضِ الوِسَادَةِ، وَاضْطَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلُهُ فِي طُولِهَا، فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْتَصَفَ اللَّيْلُ - أَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيلٍ، أَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيلٍ - ثُمَّ اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَلَسَ، فَمَسَحَ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدِهِ، ثُمَّ قَرَأَ العَشْرَ آيَاتٍ خَوَاتِيمَ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ، ثُمَّ قَامَ إِلَى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ، فَتَوَضَّأَ مِنْهَا، فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا:

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

نماز میں عمل کا بیان

نماز میں نماز کے کسی کام کی خاطر ہاتھ سے مدد لینا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نماز میں جسم سے جو چاہے مدد لے۔ ابو اسحاق نے نماز میں اپنی ٹوپی رکھی اور اُسے اٹھایا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی ہتھیلی کو اپنے بائیں پہنچے پر رکھا مگر جلد کو کھجا لیتے اور کپڑے کو درست کر لیتے۔

کریب مولیٰ ابن عباس سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اُنہیں بتایا کہ انہوں نے اُم المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس رات بسر کی جو اُن کی خالہ تھیں۔ فرمایا کہ میں بستر کے عرض میں لیٹ گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طول میں لیٹے اور آپ کی اہلیہ محترمہ بھی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے حتیٰ کہ آدھی رات گزر گئی یا کم و بیش۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے اور بیٹھ گئے اور چہرے کو ہاتھ سے مل کر نیند کے آثار مٹائے پھر سورۂ آلِ عمران کی آخری دس آیتیں تلاوت فرمائیں۔ پھر ایک لٹکی ہوئی مشک کی جانب تشریف لے گئے اور اچھی طرح وضو فرمایا۔ پھر نماز پڑھنے کھڑے ہوئے۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں کھڑا ہوا اور میں نے بھی ایسا ہی کیا۔ پھر آ کر آپ کے برابر میں کھڑا

1198- راجع الحدیث: 183، 117

فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ، ثُمَّ ذَهَبْتُ، فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ، فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رَأْسِي، وَأَخَذَ بِأُذُنِي الْيُمْنَى يَفْتِلُهَا بِيَدِهِ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ أَوْتَرَ، ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتَّى جَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ، فَقَامَ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ

ہوگیا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا دستِ راست میرے سر پر رکھا اور میرا دایاں کان پکڑ کر اُسے اپنے ہاتھ سے دبایا۔ پس دو رکعتیں ادا فرمائیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں اور پھر وتر۔ پھر لیٹ گئے حتیٰ کہ مؤذن حاضر ہوگیا۔ آپ کھڑے ہوگئے اور دو خفیف رکعتیں پڑھیں۔ پھر تشریف لے گئے اور صبح کی نماز پڑھی۔

2- بَابُ مَا يُنْهَى عَنْهُ مِنَ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ

جو کلام نماز میں کرنا منع ہے

1199 - حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ، فَيَرُدُّ عَلَيْنَا، فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ سَلَّمْنَا عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْنَا، وَقَالَ: إِنَّ فِي الصَّلَاةِ شُغْلًا

علقمہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نماز میں نبی کریم ﷺ کو سلام کیا کرتے اور آپ ہمیں جواب مرحمت فرماتے، جب ہم نجاشی کے پاس سے واپس لوٹے اور آپ کو سلام کیا تو ہمیں جواب، نہ دیا بلکہ فرمایا کہ نماز میں مشغولیت (خدا کی طرف) ہے۔

1199م - حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ السَّلُولِيُّ، حَدَّثَنَا هُرَيْمُ بْنُ سُفْيَانَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

ابن نُمیر، اسحاق بن منصور سلولی، ہُریم بن سفیان، اَعمش، ابراہیم، علقمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے ایسا ہی روایت کی ہے۔

1200 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا عِيسَى هُوَ ابْنُ يُونُسَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ شُبَيْلٍ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ، قَالَ: قَالَ لِي زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ: إِنْ كُنَّا لَنَتَكَلَّمُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى عَهْدِ

ابراہیم بن موسیٰ، عیسیٰ، اسماعیل، حارث بن شبیل، ابوعمرو شیبانی سے مروی ہے کہ مجھ سے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا نبی کریم ﷺ کے دور مبارک کے اندر ہم نماز میں گفتگو کرلیا کرتے اور ہم میں

1199- انظر الحدیث: 3875,1216' صحیح مسلم: 1201' سنن ابوداؤد: 923

1200- انظر الحدیث: 4534' صحیح مسلم: 1203' سنن ابوداؤد: 949' سنن ترمذی: 2989,405' سنن نسائی: 1218

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُ أَحَدُنَا صَاحِبَهُ بِحَاجَتِهِ، حَتَّى نَزَلَتْ: (حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ، وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى، وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ) (البقرة: 238) فَأُمِرْنَا بِالسُّكُوتِ

سے ہر کوئی اپنے ساتھی سے ضرورت بیان کر دیتا حتیٰ کہ آیت نازل ہوئی: ''نمازوں کی حفاظت کرو۔'' (۲:۲۳۸) پس ہمیں خاموش رہنے کا حکم فرما دیا گیا۔

3- بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ التَّسْبِيحِ وَالْحَمْدِ فِي الصَّلَاةِ لِلرِّجَالِ

نماز میں مردوں کے لیے سبحان اللہ اور الحمدللہ کہنے کا جواز

1201 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْلِحُ بَيْنَ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفِ بْنِ الحَارِثِ، وَحَانَتِ الصَّلَاةُ، فَجَاءَ بِلَالٌ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ: حُبِسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَؤُمُّ النَّاسَ؟ قَالَ: نَعَمْ، إِنْ شِئْتُمْ، فَأَقَامَ بِلَالٌ الصَّلَاةَ، فَتَقَدَّمَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَصَلَّى، فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي فِي الصُّفُوفِ يَشُقُّهَا شَقًّا، حَتَّى قَامَ فِي الصَّفِّ الأَوَّلِ، فَأَخَذَ النَّاسُ بِالتَّصْفِيحِ - قَالَ سَهْلٌ: هَلْ تَدْرُونَ مَا التَّصْفِيحُ؟ هُوَ التَّصْفِيقُ - وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لاَ يَلْتَفِتُ فِي صَلاَتِهِ، فَلَمَّا أَكْثَرُوا الْتَفَتَ، فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّفِّ، فَأَشَارَ إِلَيْهِ مَكَانَكَ، فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللَّهَ ثُمَّ رَجَعَ القَهْقَرَى وَرَاءَهُ، وَتَقَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ بنی عمرو بن عوف کے درمیان صلح کروانے تشریف لے گئے اور نماز کا وقت ہو گیا تو حضرت بلال نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا: نبی کریم ﷺ کو وہاں ٹھہرنا پڑ گیا لہٰذا آپ لوگوں کی امامت فرمائیں۔ فرمایا: اچھا اگر آپ حضرات کی خواہش ہے پس حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز کی اقامت کہی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگے بڑھ کر نماز پڑھانے لگے۔ نبی کریم ﷺ تشریف لے آئے اور صفوں کو چیرتے ہوئے پہلی صف میں آ کھڑے ہوئے۔ لوگوں نے تصفیح شروع کر دی۔ حضرت سہل نے فرمایا: جانتے ہو تصفیح کیا ہے؟ یہ وہی تالی بجانا ہے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز میں اِدھر اُدھر التفات نہیں کیا کرتے تھے۔ جب زیادہ بجائیں تو توجہ کی اور دیکھا کہ نبی کریم ﷺ صف میں ہیں۔ آپ ﷺ نے اُنہیں اپنی جگہ رہنے کا اشارہ فرمایا۔ حضرت ابوبکر ﷺ نے اپنے ہاتھوں کو اُٹھا کر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہا اور پھر پیچھے کی جانب اُلٹے پاؤں لوٹ آئے اور نبی کریم ﷺ آگے بڑھ گئے اور نماز پڑھائی۔

4- بَابُ مَنْ سَمَّى قَوْمًا، أَوْ سَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى غَيْرِهِ مُوَاجَهَةً، وَهُوَ لَا يَعْلَمُ

1202 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الصَّمَدِ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا نَقُولُ: التَّحِيَّةُ فِي الصَّلَاةِ، وَنُسَمِّي، وَيُسَلِّمُ بَعْضُنَا عَلَى بَعْضٍ، فَسَمِعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: " قُولُوا: التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، فَإِنَّكُمْ إِذَا فَعَلْتُمْ ذَلِكَ فَقَدْ سَلَّمْتُمْ عَلَى كُلِّ عَبْدٍ لِلَّهِ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ "

جس نے کسی قوم کا نام لیا یا نماز میں کسی کو مخاطب کیے بغیر سلام کیا اور وہ جانتا نہ ہو

عمرو بن عیسیٰ، ابوعبدالصمد عبدالعزیز بن عبدالصمد، حصین بن عبدالرحمٰن ابووائل سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم نماز میں تحیت کہتے، نام لیتے اور ایک دوسرے کو سلام کرلیا کرتے جب رسول اللہ ﷺ نے یہ سُنا تو فرمایا کہ یوں کہا کرو: ''تمام زبانی عبادتیں اللہ کے لیے ہیں اور بدنی اور مالی بھی۔ سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔ سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ ﷺ اُس کے بندے اور رسول ہیں۔'' جب تم نے اس طرح کیا تو اللہ تعالیٰ کے ہر نیک بندے کو سلام کرلیا۔ خواہ وہ آسمان میں ہو یا زمین میں۔

5- بَابُ التَّصْفِيقِ لِلنِّسَاءِ

1203 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ، وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ

تالی بجانا عورتوں کے لیے ہے

علی بن عبداللہ، سفیان، زہری، ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ سُبحانَ اللہِ کہنا مردوں کے لیے اور تالی بجانا عورتوں کے لیے ہے۔

1204 - حَدَّثَنَا يَحْيَى، أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ، عَنْ

یحییٰ، وکیع، سفیان، ابوحازم، حضرت سہل بن سعد

1202- راجع الحدیث:831

1203- صحیح مسلم:953' سنن ابوداؤد:919' سنن نسائی:1216' سنن ابن ماجہ:1034

1204- راجع الحدیث:684

سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ، وَالتَّصْفِيحُ لِلنِّسَاءِ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سُبْحَانَ اللهِ کہنا مردوں کے لیے اور تالی بجانا عورتوں کے لیے ہے۔

6- بَابُ مَنْ رَجَعَ الْقَهْقَرَى فِي صَلَاتِهِ، أَوْ تَقَدَّمَ بِأَمْرٍ يَنْزِلُ بِهِ

جو نماز میں پیچھے کی جانب ہٹے یا کسی کام کے لیے آگے کی طرف بڑھے

رَوَاهُ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اِسے حضرت سہل بن سعد نے نبی کریم ﷺ سے مروی کیا ہے۔

1205- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، قَالَ يُونُسُ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: أَنَّ الْمُسْلِمِينَ بَيْنَا هُمْ فِي الْفَجْرِ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ، وَأَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُصَلِّي بِهِمْ، فَفَجِئَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَشَفَ سِتْرَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ وَهُمْ صُفُوفٌ، فَتَبَسَّمَ يَضْحَكُ فَنَكَصَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى عَقِبَيْهِ، وَظَنَّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ أَنْ يَخْرُجَ إِلَى الصَّلَاةِ، وَهَمَّ الْمُسْلِمُونَ أَنْ يَفْتَتِنُوا فِي صَلَاتِهِمْ، فَرَحًا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَأَوْهُ، فَأَشَارَ بِيَدِهِ: أَنْ أَتِمُّوا، ثُمَّ دَخَلَ الْحُجْرَةَ، وَأَرْخَى السِّتْرَ، وَتُوُفِّيَ ذَلِكَ الْيَوْمَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ پیر کے دن جب مسلمان نمازِ فجر میں تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہیں نماز پڑھا رہے تھے تو نبی کریم ﷺ اُن کے سامنے ہوئے اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرے کا پردہ ہٹا دیا۔ آپ نے انہیں صف بستہ دیکھ کر تبسم فرمایا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پیچھے ہٹنے کا قصد کیا یہ گمان کرتے ہوئے کہ شاید رسول اللہ ﷺ نماز کے لیے تشریف لانا چاہتے ہیں اور مسلمانوں نے اپنی نماز توڑنے کا قصد کیا خوش ہو کر انہوں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا۔ آپ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا کہ مکمل کرلو۔ پھر حجرے میں داخل ہو گئے، پردہ گرا دیا اور اُسی دن وصال فرمایا۔

7- بَابُ إِذَا دَعَتِ الْأُمُّ وَلَدَهَا فِي الصَّلَاةِ

جب نماز میں ماں اپنے بیٹے کو بلائے

1206- وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ، قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک خاتون نے اپنے بیٹے کو آواز دی کہ اور وہ اپنے عبادت خانے میں تھا والدہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "نَادَتِ امْرَأَةٌ ابْنَهَا وَهُوَ فِي صَوْمَعَةٍ، قَالَتْ: يَا جُرَيْجُ قَالَ: اللَّهُمَّ أُمِّي وَصَلاَتِي، قَالَتْ: يَا جُرَيْجُ قَالَ: اللَّهُمَّ أُمِّي وَصَلاَتِي، قَالَتْ: يَا جُرَيْجُ قَالَ: اللَّهُمَّ أُمِّي وَصَلاَتِي، قَالَتْ: اللَّهُمَّ لاَ يَمُوتُ جُرَيْجٌ حَتَّى يَنْظُرَ فِي وُجُوهِ المَيَامِيسِ، وَكَانَتْ تَأْوِي إِلَى صَوْمَعَتِهِ رَاعِيَةٌ تَرْعَى الغَنَمَ، فَوَلَدَتْ، فَقِيلَ لَهَا: مِمَّنْ هَذَا الوَلَدُ؟ قَالَتْ: مِنْ جُرَيْجٍ نَزَلَ مِنْ صَوْمَعَتِهِ قَالَ جُرَيْجٌ: أَيْنَ هَذِهِ الَّتِي تَزْعُمُ أَنَّ وَلَدَهَا لِي؟ قَالَ: يَا بَابُوسُ، مَنْ أَبُوكَ؟ قَالَ: رَاعِي الغَنَمِ"

نے کہا: اے جُریج! اُس نے کہا: اے اللہ! میری والدہ اور نماز والدہ نے دوبارہ آواز دی: اے جُریج: کہا اے اللہ! میری والدہ اور میری نماز۔ والدہ نے سہ بارہ آواز دی: اے جُریج اس نے کہا: اے اللہ! میری والدہ اور نماز۔ والدہ نے کہا: اے اللہ جُریج نہ مرے حتیٰ کہ کسی زانیہ کا منہ دیکھ لے۔ عبادت خانے کے قریب ایک عورت بکریاں چرایا کرتی تھی۔ اُس نے لڑکا جنا۔ اُس سے پوچھا گیا کہ یہ لڑکا کس کا ہے؟ کہاں کہ جُریج کا ہے، وہ اپنے عبادت خانے سے اُتر آئے۔ جُریج نے کہا کہ وہ عورت کہاں ہے جو یہ دعویٰ کرتی ہے کہ وہ میرا بیٹا ہے۔ پھر کہا: اے بابوس! تمہارا باپ کون ہے؟ لڑکے نے کہا کہ ایک چرواہا ہے۔

8- بَابُ مَسْحِ الحَصَا فِي الصَّلاَةِ

1207 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُعَيْقِيبٌ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فِي الرَّجُلِ يُسَوِّي التُّرَابَ حَيْثُ يَسْجُدُ، قَالَ: إِنْ كُنْتَ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً

نماز میں کنکریاں ہٹانا

ابو نُعیم، شیبان، یحییٰ، ابو سلمہ، حضرت مُعیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اُس آدمی کے بارے میں فرمایا جو سجدہ کرتے وقت مٹی برابر کرے۔ فرمایا کہ اگر کرتا ہے تو ایک مرتبہ کرے۔

9- بَابُ بَسْطِ الثَّوْبِ فِي الصَّلاَةِ لِلسُّجُودِ

1208 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا بِشْرٌ، حَدَّثَنَا غَالِبٌ القَطَّانُ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِدَّةِ الحَرِّ، فَإِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ

نماز میں سجدے کے لیے کپڑا بچھانا

بکر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ شدید گرمی میں نماز پڑھتے اور ہم میں سے کسی سے اپنی پیشانی زمین پر نہ رکھی جاتی وہ کپڑا بچھا لیتا اور

1207- صحیح مسلم: 1220,1219 'سنن نسائی: 1191 'سنن ابن ماجہ: 1026

1208- انظر الحدیث: 385 'راجع الحدیث: 385

أَحَدُنَا أَنْ يُمَكِّنَ وَجْهَهُ مِنَ الأَرْضِ بَسَطَ ثَوْبَهُ، فَسَجَدَ عَلَيْهِ

اُس پر سجدہ کرتا۔

10- بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ العَمَلِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں کتنا عمل جائز ہے؟

1209- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كُنْتُ أَمُدُّ رِجْلِي فِي قِبْلَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي، فَإِذَا سَجَدَ غَمَزَنِي، فَرَفَعْتُهَا، فَإِذَا قَامَ مَدَدْتُهَا

عبداللہ بن مسلمہ، امام مالک، ابوالنضر، ابوسلمہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں اپنے دونوں پاؤں نبی کریم ﷺ کے قبلہ کی طرف پھیلائے رکھتی اور آپ نماز پڑھ رہے ہوتے۔ جب سجدہ فرماتے تو مجھے دبا دیتے تو میں انہیں ہٹا لیتی اور جب آپ کھڑے ہوجاتے تو پھیلا لیتی۔

1210- حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ، حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى صَلَاةً قَالَ: "إِنَّ الشَّيْطَانَ عَرَضَ لِي فَشَدَّ عَلَيَّ لِيَقْطَعَ الصَّلَاةَ عَلَيَّ، فَأَمْكَنَنِي اللَّهُ مِنْهُ، فَذَعَتُّهُ وَلَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أُوثِقَهُ إِلَى سَارِيَةٍ حَتَّى تُصْبِحُوا، فَتَنْظُرُوا إِلَيْهِ. فَذَكَرْتُ قَوْلَ سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: رَبِّ (هَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي) فَرَدَّهُ اللَّهُ خَاسِيًا" ثُمَّ قَالَ النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ: "فَذَعَتُّهُ: بِالذَّالِ أَيْ خَنَقْتُهُ، وَفَدَعَتُّهُ مِنْ قَوْلِ اللَّهِ: (يَوْمَ يُدَعُّونَ) (الطور: 13) : أَيْ يُدْفَعُونَ، وَالصَّوَابُ: فَدَعَتُّهُ، إِلَّا أَنَّهُ كَذَا قَالَ، بِتَشْدِيدِ العَيْنِ وَالتَّاءِ"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک نماز پڑھ چکے تو فرمایا: شیطان میرے سامنے آیا اور میری نماز تڑوانے پر بڑا زور لگایا اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر غلبہ دیا تو میں نے اُسے پچھاڑ دیا اور قصد کیا کہ اسے ایک ستون سے باندھ دوں، حتیٰ کہ صبح ہو اور لوگ اسے دیکھیں پھر مجھے سلیمان علیہ السلام کی دعا کا خیال آیا کہ تو بادشاہی عطا فرما جو میرے بعد کسی کو نہ ملے (۳۸:۳۵) پس اللہ تعالیٰ نے اُسے رسوا کر کے واپس لوٹا دیا۔ نضر بن شمیل نے فَذَعَتُّهُ کہا ہے ذال کے ساتھ یعنی میں نے اُس کا گلا گھونٹا اور فَدَعَتُّهُ ارشادِ ربانی يَوْمَ يُدَعُّونَ یعنی دفع کرتے ہیں، کی طرح ہے جب کہ صحیح فَدَعَتُّهُ ہے کیونکہ یہ عین کی تشدید اور تاء کے ساتھ ہی کہا گیا ہے۔

11- بَابُ إِذَا انْفَلَتَتْ

جب نماز کے دوران

1209- راجع الحدیث: 382

الدَّابَّةُ فِي الصَّلَاةِ

وَقَالَ قَتَادَةُ: إِنْ أُخِذَ ثَوْبُهُ يَتْبَعُ السَّارِقَ وَيَدَعُ الصَّلَاةَ

1211 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا الأَزْرَقُ بْنُ قَيْسٍ، قَالَ: كُنَّا بِالأَهْوَازِ نُقَاتِلُ الحَرُورِيَّةَ، فَبَيْنَا أَنَا عَلَى جُرُفِ نَهَرٍ إِذَا رَجُلٌ يُصَلِّي، وَإِذَا لِجَامُ دَابَّتِهِ بِيَدِهِ، فَجَعَلَتِ الدَّابَّةُ تُنَازِعُهُ وَجَعَلَ يَتْبَعُهَا - قَالَ شُعْبَةُ: هُوَ أَبُو بَرْزَةَ الأَسْلَمِيُّ - فَجَعَلَ رَجُلٌ مِنَ الخَوَارِجِ يَقُولُ: اللَّهُمَّ افْعَلْ بِهَذَا الشَّيْخِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ الشَّيْخُ، قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ قَوْلَكُمْ وَإِنِّي غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّ غَزَوَاتٍ - أَوْ سَبْعَ غَزَوَاتٍ - وَثَمَانِيَ وَشَهِدْتُ تَيْسِيرَهُ، وَإِنِّي إِنْ كُنْتُ أَنْ أُرَاجِعَ مَعَ دَابَّتِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَدَعَهَا تَرْجِعُ إِلَى مَأْلَفِهَا فَيَشُقُّ عَلَيَّ

کسی کا جانور بھاگ جائے

قتادہ نے فرمایا کہ اگر چور کسی کا کپڑا لے جائے تو نماز توڑ کر چور کا پیچھا کرے۔

ارزق بن قیس سے مروی ہے کہ ہم اہواز میں حروریہ (خارجیوں وہابیوں) سے جنگ کر رہے تھے۔ جب میں ایک نہر کے کنارے پر تھا تو ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا اور اُس کے گھوڑے کی لگام اُس کے ہاتھ میں تھی۔ سواری بدک رہی تھی اور وہ اُس کا پیچھا کر رہا تھا۔ شعبہ نے کہا کہ وہ حضرت ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ خارجیوں میں سے ایک شخص کہہ رہا تھا: ذرا اس بوڑھے کے کوتک تو دیکھو جب وہ بزرگ فارغ ہوئے تو فرمایا: میں نے تمہاری بات سُنی اور میں نے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں چھ، سات یا آٹھ غزوات میں شرکت کی سعادت پائی اور آپ کو آسان پسند دیکھا اور میں اگر اپنی سواری کے ساتھ واپس لوٹا تو یہ بات مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں اسے چھوڑ دوں اور یہ اصطبل چلی جائے اور مجھے مشکل ہو۔

1212 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ سُورَةً طَوِيلَةً، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ، ثُمَّ اسْتَفْتَحَ بِسُورَةٍ أُخْرَى، ثُمَّ رَكَعَ حَتَّى قَضَاهَا وَسَجَدَ، ثُمَّ فَعَلَ ذَلِكَ فِي الثَّانِيَةِ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَصَلُّوا، حَتَّى يُفْرَجَ عَنْكُمْ، لَقَدْ

عُروہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا سورج گرہن ہوا تو نبی کریم ﷺ نماز پڑھنے کھڑے ہوئے اور ایک طویل سورت پڑھی۔ پھر طویل رکوع فرمایا۔ پھر سر اُٹھایا تو دوسری سورت شروع فرمادی۔ پھر رکوع فرمایا اور پورا کیا اور سجدہ کیا۔ پھر ایسے ہی دوسری رکعت میں کیا۔ پھر فرمایا کہ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ جب تم اِسے دیکھو تو نماز پڑھو حتیٰ کہ وہ ختم ہو جائے میں نے اس

1211- انظر الحدیث:6127

1212- انظر الحدیث:1044، راجع الحدیث:1046

رَأَيْتُ فِي مَقَامِي هَذَا كُلَّ شَيْءٍ وُعِدْتُهُ، حَتَّى لَقَدْ رَأَيْتُ أُرِيدُ أَنْ آخُذَ قِطْفًا مِنَ الْجَنَّةِ، حِينَ رَأَيْتُمُونِي جَعَلْتُ أَتَقَدَّمُ، وَلَقَدْ رَأَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا، حِينَ رَأَيْتُمُونِي تَأَخَّرْتُ، وَرَأَيْتُ فِيهَا عَمْرَو بْنَ لُحَيٍّ وَهُوَ الَّذِي سَيَّبَ السَّوَائِبَ

جگہ پر ہر چیز کو دیکھ لیا جس کا مجھ سے وعدہ کیا گیا ہے۔ میں نے چاہا کیا کہ ایک خوشہ توڑ لوں جب کہ تم نے مجھے آگے بڑھتے دیکھا اور میں نے جہنم کو دیکھا کہ اُس کا ایک حصہ دوسرے کو کھا رہا ہے جب کہ تم نے مجھے پیچھے ہٹتے دیکھا اور میں نے اُس میں عمرو بن لحی کو دیکھا جس نے سائبہ کی رسم شروع کی تھی۔

12- بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ الْبُصَاقِ وَالنَّفْخِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں تھوکنا اور پھونک مارنا جائز ہے

وَيُذْكَرُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو: نَفَخَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سُجُودِهِ فِي كُسُوفٍ

حضرت عبداللہ بن عمرو سے منقول ہے کہ نمازِ کسوف میں سجدے کے دوران نبی کریم ﷺ نے پھونک ماری تھی۔

1213 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ، فَتَغَيَّظَ عَلَى أَهْلِ الْمَسْجِدِ، وَقَالَ: " إِنَّ اللَّهَ قِبَلَ أَحَدِكُمْ، فَإِذَا كَانَ فِي صَلَاتِهِ فَلَا يَبْزُقَنَّ - أَوْ قَالَ: لَا يَتَنَخَّمَنَّ - " ثُمَّ نَزَلَ فَحَتَّهَا بِيَدِهِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: إِذَا بَزَقَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْزُقْ عَلَى يَسَارِهِ

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مسجد کے قبلہ کی دیوار پر بلغم دیکھا تو مسجد والوں پر ناراضی ظاہر فرمائی اور فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اللہ تعالیٰ اُس کے سامنے ہوتا ہے لہٰذا نہ تھوکے نہ بلغم پھینکے۔ پھر اُترے اور ہاتھ سے اُسے کھرچ دیا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی تھوکے تو چاہیے کہ اپنے بائیں طرف تھوکے۔

1214 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا كَانَ فِي الصَّلَاةِ، فَإِنَّهُ يُنَاجِي رَبَّهُ، فَلَا يَبْزُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلَكِنْ عَنْ شِمَالِهِ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى

محمد، غندر، شعبہ، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو نماز میں ہو وہ اپنے رب سے مناجات کرتا ہے۔ پس وہ اپنے سامنے نہ تھوکے اور نہ اپنی داہنی طرف بلکہ اپنے بائیں طرف، بائیں قدم کے نیچے تھوکے۔

1213- راجع الحدیث: 406' صحیح مسلم: 1224' سنن ابو داؤد: 479

1214- راجع الحدیث: 412،241

13- بَابُ مَنْ صَفَّقَ جَاهِلًا مِنَ الرِّجَالِ فِي صَلَاتِهِ لَمْ تَفْسُدْ صَلَاتُهُ

فِيهِ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جس نے بے خبری میں نماز میں تالی بجائی تو اُس کی نماز فاسد نہیں ہوگی

اس کے بارے میں حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے مروی کی ہے۔

14- بَابُ إِذَا قِيلَ لِلْمُصَلِّي تَقَدَّمْ، أَوِ انْتَظِرْ، فَانْتَظَرَ، فَلاَ بَأْسَ

1215 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّاسُ يُصَلُّونَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ عَاقِدُو أُزْرِهِمْ مِنَ الصِّغَرِ عَلَى رِقَابِهِمْ، فَقِيلَ لِلنِّسَاءِ: لاَ تَرْفَعْنَ رُءُوسَكُنَّ، حَتَّى يَسْتَوِيَ الرِّجَالُ جُلُوسًا

جب نمازی سے کہا جائے کہ آگے بڑھ یا انتظار کر اور اُس نے انتظار کیا تو کوئی حرج نہیں

ابوحازم سے مروی ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: لوگ نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے اور وہ ازار چھوٹی ہونے کے سبب اپنی گردنوں سے باندھ لیا کرتے۔ پس عورتوں سے کہا گیا کہ وہ اپنے سروں کو نہ اٹھایا کریں حتیٰ کہ مرد سیدھے ہو کر بیٹھ جائیں۔

15- بَابُ لاَ يَرُدُّ السَّلاَمَ فِي الصَّلاَةِ

1216 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كُنْتُ أُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلاَةِ فَيَرُدُّ عَلَيَّ، فَلَمَّا رَجَعْنَا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ وَقَالَ: إِنَّ فِي الصَّلاَةِ لَشُغْلًا

نماز میں سلام کا جواب نہ دے

علقمہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نبی کریم ﷺ کو سلام کر لیا کرتا جب کہ آپ نماز میں ہوتے اور مجھے جواب مرحمت فرما دیتے۔ جب ہم واپس لوٹے (حبشہ سے) تو میں نے سلام کیا اور آپ نے جواب نہ دیا بلکہ فرمایا کہ نماز میں مشغولیت ہوتی ہے۔

1217 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ شِنْظِيرٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي

عطاء بن ابورباح سے مروی ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ

1215- راجع الحدیث:362

1216- راجع الحدیث:1199

1217- صحیح مسلم:1208,1207

رَبَاحٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ لَهُ فَانْطَلَقْتُ، ثُمَّ رَجَعْتُ وَقَدْ قَضَيْتُهَا، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ، فَوَقَعَ فِي قَلْبِي مَا اللَّهُ أَعْلَمُ بِهِ، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: لَعَلَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ عَلَيَّ أَنِّي أَبْطَأْتُ عَلَيْهِ، ثُمَّ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ، فَوَقَعَ فِي قَلْبِي أَشَدُّ مِنَ الْمَرَّةِ الْأُولَى، ثُمَّ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيَّ، فَقَالَ: إِنَّمَا مَنَعَنِي أَنْ أَرُدَّ عَلَيْكَ أَنِّي كُنْتُ أُصَلِّي، وَكَانَ عَلَى رَاحِلَتِهِ مُتَوَجِّهًا إِلَى غَيْرِ الْقِبْلَةِ

نے مجھے اپنے ایک کام کے لیے روانہ فرمایا۔ میں گیا اور اُسے کر کے واپس لوٹا تو نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر آپ کو سلام عرض کیا۔ آپ نے جواب مرحمت نہ فرمایا۔ میرے دل میں خیال گزرا جو اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ شاید رسول اللہ ﷺ ناراض ہو گئے کہ میں نے دیر کردی۔ میں نے پھر سلام عرض کیا۔ آپ نے پھر جواب مرحمت نہ فرمایا۔ میرے دل میں پہلے سے زیادہ اندیشہ لاحق ہوا۔ پھر سلام کیا تو آپ نے جواب دیا اور فرمایا کہ مجھے جواب دینے سے یہ بات مانع ہوئی کہ میں نماز پڑھ رہا تھا۔ آپ اپنی سواری پر اور بغیر قبلہ رُخ تھے۔

16- بَابُ رَفْعِ الْأَيْدِي فِي الصَّلَاةِ لِأَمْرٍ يَنْزِلُ بِهِ

نماز میں کوئی حاجت درپیش ہو تو اپنے ہاتھوں کو اُٹھانا

1218- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَلَغَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ بِقُبَاءٍ كَانَ بَيْنَهُمْ شَيْءٌ، فَخَرَجَ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ فِي أُنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَحُبِسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتِ الصَّلَاةُ، فَجَاءَ بِلَالٌ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ حُبِسَ، وَقَدْ حَانَتِ الصَّلَاةُ، فَهَلْ لَكَ أَنْ تَؤُمَّ النَّاسَ؟ قَالَ: نَعَمْ إِنْ شِئْتَ، فَأَقَامَ بِلَالٌ الصَّلَاةَ وَتَقَدَّمَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَكَبَّرَ لِلنَّاسِ وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي فِي الصُّفُوفِ يَشُقُّهَا شَقًّا، حَتَّى قَامَ فِي الصَّفِّ، فَأَخَذَ النَّاسُ فِي

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو یہ بات پہنچی کہ قباء والے بنی عمرو بن عوف کے بیچ کچھ چپقلش ہے۔ آپ اپنے اُن اصحاب میں صلح کروانے تشریف لے گئے۔ رسول اللہ ﷺ رُکے رہے اور نماز کا وقت ہو گیا۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آکر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: اے ابوبکر! رسول اللہ ﷺ کو تو ٹھہرنا پڑ گیا اور نماز کا وقت ہو گیا تو کیا آپ لوگوں کی امامت کریں گے؟ فرمایا: ہاں اگر تمہاری خواہش ہے۔ پس حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز کی اقامت کہی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگے بڑھ گئے اور تکبیر کہی۔ رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے اور چلتے اور صفوں کو چیرتے ہوئے پہلی صف میں آکر کھڑے

التَّصْفِيحِ - قَالَ سَهْلٌ: التَّصْفِيحُ: هُوَ التَّصْفِيقُ - قَالَ: وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَا يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ، فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ الْتَفَتَ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَشَارَ إِلَيْهِ يَأْمُرُهُ: أَنْ يُصَلِّيَ، فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَدَهُ فَحَمِدَ اللَّهَ، ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرَى وَرَاءَهُ حَتَّى قَامَ فِي الصَّفِّ، وَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلَّى لِلنَّاسِ، فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، فَقَالَ: "يَا أَيُّهَا النَّاسُ، مَا لَكُمْ حِينَ نَابَكُمْ شَيْءٌ فِي الصَّلَاةِ أَخَذْتُمْ بِالتَّصْفِيحِ؟ إِنَّمَا التَّصْفِيحُ لِلنِّسَاءِ، مَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَقُلْ: سُبْحَانَ اللَّهِ" ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ، مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ لِلنَّاسِ حِينَ أَشَرْتُ إِلَيْكَ؟ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: مَا كَانَ يَنْبَغِي لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہو گئے۔ لوگوں نے تالی بجائی۔ حضرت سہل نے فرمایا کہ اَلتَّصْفِيْحُ وہی تالی بجانا ہے اور حضرت ابوبکر نماز میں اِدھر اُدھر ملتفت نہیں ہوا کرتے تھے۔ جب زیادہ تالیاں بجائیں تو توجہ کی اور رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ انہیں اشارے سے حکم فرماتے ہیں کہ نماز پڑھاتے رہو حضرت ابوبکر نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اُٹھا کر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور اُلٹے پیروں پیچھے کی جانب ہٹ گئے، حتیٰ کہ صف میں کھڑے ہو گئے اور رسول اللہ ﷺ آگے بڑھ گئے تو لوگوں کو نماز پڑھائی۔ جب فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ نماز میں کوئی بات درپیش ہو جائے تو تالیاں بجانے لگتے ہو۔ تالی بجانا عورتوں کے لیے ہے اور جس کو نماز میں کوئی بات پیش آئے تو اُسے سُبْحَانَ اللہ کہنا چاہیے پھر حضرت ابوبکر کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اے ابوبکر! جب میں نے تمہاری طرف اشارہ کیا تو کس سبب سے تم نے یہ نہ کیا کہ لوگوں کو نماز پڑھاتے رہتے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ ابن ابوقحافہ کے لیے ہرگز مناسب نہ تھا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے آگے کھڑا ہو کر نماز پڑھے۔

17- بَابُ الْخَصْرِ فِي الصَّلَاةِ

دورانِ نماز کمر پر ہاتھ رکھنا

1219 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نُهِيَ عَنِ الْخَصْرِ فِي الصَّلَاةِ وَقَالَ هِشَامٌ، وَأَبُو هِلَالٍ: عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو النعمان، حماد، ایوب، محمد بن سیرین سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: دورانِ نماز کمر پر ہاتھ رکھنے سے منع فرمایا گیا ہے۔ ہشام اور ابو ہلال، ابن سیرین، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسے نبی کریم ﷺ سے مروی کیا۔

1219- انظر الحديث: 1220

1220 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا

عمرو بن علی، یحییٰ، ہشام، محمد بن سیرین سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: منع کیا گیا ہے کہ آدمی سرین پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھے۔

18 - بَابُ يُفْكِرُ الرَّجُلُ الشَّيْءَ فِي الصَّلَاةِ

دورانِ نماز آدمی کا کسی چیز کے بارے میں سوچنا

وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: إِنِّي لَأُجَهِّزُ جَيْشِي وَأَنَا فِي الصَّلَاةِ

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں لشکر کا انتظام کرتا رہتا ہوں اور میں نماز میں ہوتا ہوں۔

1221 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا رَوْحٌ، حَدَّثَنَا عُمَرُ هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الحَارِثِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ العَصْرَ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ سَرِيعًا دَخَلَ عَلَى بَعْضِ نِسَائِهِ، ثُمَّ خَرَجَ وَرَأَى مَا فِي وُجُوهِ القَوْمِ مِنْ تَعَجُّبِهِمْ لِسُرْعَتِهِ، فَقَالَ: ذَكَرْتُ وَأَنَا فِي الصَّلَاةِ تِبْرًا عِنْدَنَا، فَكَرِهْتُ أَنْ يُمْسِيَ - أَوْ يَبِيتَ عِنْدَنَا - فَأَمَرْتُ بِقِسْمَتِهِ

ابن ابومُلیکہ سے مروی ہے کہ حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ عصر کی نماز پڑھی۔ جب سلام پھیرا تو فوراً کھڑے ہو گئے اور اپنی کسی زوجۂ مطہرہ کے پاس تشریف لے گئے۔ پھر تشریف لائے اور لوگوں کے چہروں پر اتنی سرعت کے سبب تعجب کے آثار دیکھ کر فرمایا: مجھے نماز میں سونے کا ایک ٹکڑا یاد آ گیا جو ہمارے پاس تھا۔ مجھے فکر ہوئی کہ وہ ہمارے پاس شام کو ہو یا رات کو ہو چنانچہ میں نے اُسے تقسیم کرنے کا حکم دے دیا ہے۔

1222 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنِ الأَعْرَجِ، قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِذَا أُذِّنَ بِالصَّلَاةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهُ ضُرَاطٌ حَتَّى لَا يَسْمَعَ التَّأْذِينَ، فَإِذَا سَكَتَ المُؤَذِّنُ أَقْبَلَ، فَإِذَا ثُوِّبَ أَدْبَرَ، فَإِذَا سَكَتَ أَقْبَلَ، فَلَا يَزَالُ بِالْمَرْءِ يَقُولُ لَهُ: اذْكُرْ مَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ حَتَّى لَا يَدْرِي

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب نماز کے لیے اذان کہی جاتی ہے تو شیطان ریح خارج کرتا ہوا پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے حتیٰ کہ اذان کی آواز سُنائی نہیں دیتی۔ جب مؤذن خاموش ہو جائے تو پھر آ جاتا ہے۔ جب اقامت کہی جائے تو پھر بھاگتا ہے۔ جب وہ خاموش ہو تو پھر آ جاتا ہے اور مسلسل آدمی سے یہی کہتا رہتا ہے کہ یہ بات

1220- انظر الحديث: 1219

1221- راجع الحديث: 851، سنن نسائی: 1364

كَمْ صَلَّى " قَالَ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: إِذَا فَعَلَ أَحَدُكُمْ ذَلِكَ، فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ قَاعِدٌ، وَسَمِعَهُ أَبُو سَلَمَةَ، مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

یاد کر جو اُسے یاد نہیں ہوتی حتیٰ کہ اُسے یاد نہیں رہتا کہ کتنی نماز پڑھی ہے۔ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی ایسا کرے تو بیٹھا ہوا دو سجدے کر لے اور اِسے سنا ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔

1223- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: يَقُولُ النَّاسُ: أَكْثَرَ أَبُو هُرَيْرَةَ، فَلَقِيتُ رَجُلًا، فَقُلْتُ: بِمَا قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَارِحَةَ فِي الْعَتَمَةِ؟ فَقَالَ: لَا أَدْرِي، فَقُلْتُ: لَمْ تَشْهَدْهَا؟ قَالَ: بَلَى، قُلْتُ: لَكِنْ أَنَا أَدْرِي قَرَأَ سُورَةَ كَذَا وَكَذَا

محمد بن مثنیٰ، عثمان بن عمر، ابنِ ابوذئب، سعید مقبری سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: لوگ کہتے ہیں کہ ابوہریرہ کثرت سے روایت کرتا ہے۔ میں ایک شخص سے ملا اور اُس سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے پچھلی شب نمازِ عشاء میں کون سی سورتیں قرأت کی تھیں؟ اُس نے کہا: مجھے خبر نہیں۔ میں نے کہا کیا آپ حاضر نہیں تھے؟ کہا: کیوں نہیں۔ میں نے کہا کہ مجھے علم ہے کہ حضور ﷺ نے فلاں فلاں سورتیں قرأت کی تھیں۔

☆☆☆☆☆

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

22- كِتَابُ السَّهْوِ

سہو کا بیان

1- بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّهْوِ إِذَا قَامَ مِنْ رَكْعَتَيِ الفَرِيضَةِ

جب فرض کی دو رکعتوں کے بعد کھڑا ہو جائے تو سجدہ سہو کس طرح کرے؟

1224 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ مِنْ بَعْضِ الصَّلَوَاتِ، ثُمَّ قَامَ، فَلَمْ يَجْلِسْ، فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ، فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ وَنَظَرْنَا تَسْلِيمَهُ كَبَّرَ قَبْلَ التَّسْلِيمِ، فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ، ثُمَّ سَلَّمَ

عبداللہ بن یوسف، مالک بن انس، ابن شہاب، عبدالرحمٰن اعرج سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن بُحینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں کسی نماز کی دو رکعتیں پڑھائی اور قعدہ میں بیٹھے بغیر کھڑے ہو گئے۔ لوگ بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ جب نماز مکمل کر لی اور ہم نے آپ کے سلام پھیرنے کو دیکھا تو آپ نے سلام پھیرنے سے پہلے تکبیر کہی اور بیٹھے ہوئے دو سجدے کیے اور پھر سلام پھیرا۔

1225 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الأَعْرَجِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ مِنَ اثْنَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ لَمْ يَجْلِسْ بَيْنَهُمَا، فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، یحییٰ بن سعید، عبدالرحمٰن اعرج سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن بُحینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ظہر کی دو رکعت کے بعد کھڑے ہو گئے اور ان کے بیچ میں نہ بیٹھے۔ جب آپ نے نماز مکمل فرمائی تو دو سجدے کیے۔ پھر اس کے بعد سلام پھیرا۔

2- بَابُ إِذَا صَلَّى خَمْسًا

جب پانچ رکعتیں پڑھ لی جائیں

1226 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا، فَقِيلَ لَهُ: أَزِيدَ فِي

ابوالولید، شعبہ، حکم، ابراہیم، علقمہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھا دیں۔ عرض کی گئی کہ کیا نماز میں اضافہ ہو گیا ہے؟ فرمایا کہ کیا ایسی ہی

1224- راجع الحديث: 829

1225- راجع الحديث: 829

1226- راجع الحديث: 404,401

الصَّلَاةِ؟ فَقَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: صَلَّيْتَ خَمْسًا، فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ

بات ہے؟ عرض کی کہ آپ نے پانچ رکعتیں پڑھی ہیں۔ آپ نے سلام پھیر لینے کے بعد (سہو کے) دو سجدے کیے۔

3- بَابُ إِذَا سَلَّمَ فِي رَكْعَتَيْنِ، أَوْ فِي ثَلَاثٍ، فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، مِثْلَ سُجُودِ الصَّلَاةِ أَوْ أَطْوَلَ

جب دو یا تین رکعتوں پر سلام پھیر دے تو سہو کے دو سجدے نماز کے سجدوں جیسے کرے یا اُن سے طویل

1227- حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ - أَوِ العَصْرَ - فَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ ذُو اليَدَيْنِ: الصَّلَاةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَقَصَتْ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ: أَحَقٌّ مَا يَقُولُ؟ قَالُوا: نَعَمْ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ أُخْرَيَيْنِ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَالَ سَعْدٌ: وَرَأَيْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ صَلَّى مِنَ المَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ، فَسَلَّمَ وَتَكَلَّمَ، ثُمَّ صَلَّى مَا بَقِيَ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، وَقَالَ: هَكَذَا فَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں نماز ظہر یا عصر پڑھائی اور سلام پھیر دیا۔ ذوالیدین نے آپ کی بارگاہ میں عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! کیا نماز کم ہوگئی ہے؟ نبی کریم ﷺ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: کیا یہ سچ کہہ رہے ہیں؟ لوگوں نے عرض کی، ہاں۔ پس آپ نے آخری دو رکعتیں پڑھیں اور پھر دو سجدے کیے۔ سعد کا بیان ہے کہ میں نے عُروہ بن زُبیر کو دیکھا کہ مغرب کی نماز میں دو رکعتوں پر سلام پھیر دیا اور کلام کیا۔ پھر باقی نماز پڑھ کر دو سجدے کیے اور فرمایا: نبی کریم ﷺ نے ایسا ہی کیا۔

4- بَابُ مَنْ لَمْ يَتَشَهَّدْ فِي سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

جو سہو کے دو سجدوں کے بعد تشہد نہ پڑھے اور سلام پھیر دے

وَسَلَّمَ أَنَسٌ، وَالحَسَنُ وَلَمْ يَتَشَهَّدَا وَقَالَ قَتَادَةُ: لَا يَتَشَهَّدُ

حضرت انس اور حسن تشہد نہیں پڑھتے تھے۔ قتادہ نے کہا کہ تشہد نہ پڑھے۔

1228- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ أَبِي تَمِيمَةَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

محمد بن سیرین نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ دو رکعتوں پر نماز سے فارغ ہوگئے ذوالیدین نے عرض کی کہ یا رسول

1227- راجع الحدیث: 715,482

1228- راجع الحدیث: 714

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنَ اثْنَتَيْنِ، فَقَالَ لَهُ ذُو الْيَدَيْنِ: أَقَصُرَتِ الصَّلَاةُ، أَمْ نَسِيتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ؟ فَقَالَ النَّاسُ: نَعَمْ، فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى اثْنَتَيْنِ أُخْرَيَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ كَبَّرَ، فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ"

اللہ ﷺ! کیا نماز کم ہوگئی یا آپ سے بھول ہوئی؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا ذوالیدین سچ کہتے ہیں، لوگوں نے کہا، ہاں۔ پس رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور آخری دو رکعتیں پڑھیں، پھر سلام پھیر کر تکبیر کہی اور اپنے سجدوں جیسا یا اُن سے طویل سجدہ کیا۔ پھر سر مبارک اُٹھایا۔

1228م - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ، قَالَ: قُلْتُ لِمُحَمَّدٍ فِي سَجْدَتَيِ السَّهْوِ تَشَهُّدٌ؟ قَالَ: لَيْسَ فِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ

سلیمان بن حرب، حماد، سلمہ بن علقمہ کا بیان ہے کہ میں نے محمد بن سیرین سے کہا: کیا سجدہ سہو کے بعد تشہد ہے؟ فرمایا کہ حضرت ابو ہریرہ کی حدیث میں تو ہے نہیں۔

5- بَابُ مَنْ يُكَبِّرُ فِي سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

جو سجدہ سہو کے لیے تکبیر کہے

1229 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى صَلَاتَيِ العَشِيِّ - قَالَ مُحَمَّدٌ: وَأَكْثَرُ ظَنِّي العَصْرَ - رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ قَامَ إِلَى خَشَبَةٍ فِي مُقَدَّمِ المَسْجِدِ، فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا، وَفِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَهَابَا أَنْ يُكَلِّمَاهُ، وَخَرَجَ سَرَعَانُ النَّاسِ فَقَالُوا: أَقَصُرَتِ الصَّلَاةُ؟ وَرَجُلٌ يَدْعُوهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُو اليَدَيْنِ، فَقَالَ: أَنَسِيتَ أَمْ قَصُرَتْ؟ فَقَالَ: لَمْ أَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرْ، قَالَ: بَلَى قَدْ نَسِيتَ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ كَبَّرَ، فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ، ثُمَّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں دن کی کوئی ایک نماز پڑھائی۔ محمد بن سیرین کا بیان ہے کہ میرا زیادہ تر یہی خیال ہے کہ عصر کی دو رکعتیں پھر سلام پھیر دیا۔ پھر ایک لکڑی کے پاس جا کھڑے ہوئے جو مسجد کے سامنے تھی اور اُس پر ہاتھ رکھ لیا۔ لوگوں میں حضرت ابوبکر و حضرت عمر بھی تھے لیکن بات کرتے ہوئے جھجکے اور جلدی والے چلے گئے اور کہا کہ نماز کم ہوگئی۔ ایک شخص جن کو نبی کریم ﷺ ذوالیدین کے لقب سے پکارا کرتے، انہوں نے عرض کی: کیا آپ سے بھول ہوئی یا نماز کم ہوگئی؟ فرمایا کہ نہ میں بھولا نہ کم ہوئی۔ عرض کی بلکہ آپ بھول گئے۔ پس آپ نے دو رکعتیں پڑھیں اور سلام

-1229 راجع الحديث:482

رَفَعَ رَأْسَهُ فَكَبَّرَ، ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ فَكَبَّرَ، فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ

پھیرا پھر تکبیر کہہ کر سجدہ کیا اپنے سجدوں جیسا یا اُن سے طویل۔ پھر اُٹھایا اور تکبیر کہی۔ پھر سر رکھا اور تکبیر کہہ کر سجدہ کیا، اپنے سجدوں جیسا یا اُن سے طویل۔ پھر سر اٹھایا اور تکبیر کہی۔

1230 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ الأَسَدِيِّ، حَلِيفِ بَنِي عَبْدِ المُطَّلِبِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِي صَلاَةِ الظُّهْرِ وَعَلَيْهِ جُلُوسٌ، فَلَمَّا أَتَمَّ صَلاَتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، فَكَبَّرَ فِي كُلِّ سَجْدَةٍ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ، وَسَجَدَهُمَا النَّاسُ مَعَهُ مَكَانَ مَا نَسِيَ مِنَ الجُلُوسِ تَابَعَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فِي التَّكْبِيرِ

حضرت عبداللہ بن بُحَینہ اسدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے جو بنی عبدالمطلب کے حلیف تھے کہ رسول اللہ ﷺ ظہر کی نماز کے لیے کھڑے ہوگئے جب کہ بیٹھنا چاہیے تھا۔ جب آپ نے نماز مکمل کرلی تو سہو کے دو سجدے کیے اور ہر سجدے کے لیے بیٹھے ہوئے تکبیر کہی، اس سے پہلے کہ آپ سلام پھیرتے۔ لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ سجدے کیے یہ اُس کے بدلے میں تھا جو آپ قعدہ کرنا بھول گئے تھے۔ تکبیر کے بارے میں اس کی ابن جُریج نے ابن شہاب سے متابعت کی ہے۔

6- بَابُ إِذَا لَمْ يَدْرِ كَمْ صَلَّى ثَلاَثًا أَوْ أَرْبَعًا، سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ

جب بھول جائے کہ تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار تو بیٹھ کر دو سجدے کرے

1231 - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الدَّسْتُوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا نُودِيَ بِالصَّلاَةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ، وَلَهُ ضُرَاطٌ حَتَّى لاَ يَسْمَعَ الأَذَانَ، فَإِذَا قُضِيَ الأَذَانُ أَقْبَلَ، فَإِذَا ثُوِّبَ بِهَا أَدْبَرَ، فَإِذَا قُضِيَ التَّثْوِيبُ، أَقْبَلَ حَتَّى يَخْطِرَ بَيْنَ المَرْءِ وَنَفْسِهِ، يَقُولُ: اذْكُرْ كَذَا وَكَذَا، مَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ، حَتَّى يَظَلَّ الرَّجُلُ إِنْ يَدْرِي كَمْ صَلَّى، فَإِذَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب نماز کے لیے اذان کہی جاتی ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے اور اُس کی ریح خارج ہوتی ہے حتیٰ کہ اذان سنائی نہیں دیتی۔ جب اذان ختم ہوتی ہے تو واپس آجاتا ہے۔ جب اقامت کہی جائے تو بھاگ جاتا ہے اور اقامت ختم ہونے پر پھر آجاتا ہے۔ حتیٰ کہ آدمی کے دل میں وسوسے ڈالتا ہوا کہتا ہے کہ فلاں فلاں باتوں کو یاد کر جو اُسے یاد نہیں ہوتیں حتیٰ کہ آدمی بھول جاتا ہے کہ اُس نے کتنی نماز پڑھی ہے۔ جب

1230- راجع الحديث: 829

1231- راجع الحديث: 608' صحيح مسلم: 1267' سنن نسائی: 1252

لَمْ يَدْرِ أَحَدُكُمْ كَمْ صَلَّى ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا، فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ"

تم میں سے کوئی بھول جائے کہ اُس نے کتنی نماز پڑھی، تین رکعتیں یا چار تو بیٹھا ہوا سہو کے دو سجدے کر لے۔

7- بَابُ السَّهْوِ فِي الفَرْضِ وَالتَّطَوُّعِ

فرائض و نوافل میں سجدۂ سہو

وَسَجَدَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ وِتْرِهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے وتر کے بعد دو سجدے کیے۔

1232- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ يُصَلِّي جَاءَ الشَّيْطَانُ، فَلَبَسَ عَلَيْهِ حَتَّى لَا يَدْرِيَ كَمْ صَلَّى، فَإِذَا وَجَدَ ذَلِكَ أَحَدُكُمْ، فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابنِ شہاب، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھنے کھڑا ہوتا ہے تو شیطان آجاتا ہے اور اُسے بُھلاتا ہے حتیٰ کہ یاد نہیں رہتا کہ کتنی نماز پڑھی ہے۔ جب تم میں سے کسی کو یہ معاملہ درپیش ہو تو وہ بیٹھا ہوا سہو کے دو سجدے کر لے۔

8- بَابُ إِذَا كُلِّمَ وَهُوَ يُصَلِّي فَأَشَارَ بِيَدِهِ وَاسْتَمَعَ

جب نماز کے دوران کلام کرے اور ہاتھ سے اشارہ کرے اور اُسے سُنے

1233- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو، عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ كُرَيْبٍ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، وَالمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ، وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَزْهَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، أَرْسَلُوهُ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فَقَالُوا: اقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنَّا جَمِيعًا، وَسَلْهَا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ صَلَاةِ العَصْرِ، وَقُلْ لَهَا: إِنَّا أُخْبِرْنَا عَنْكِ أَنَّكِ تُصَلِّينَهُمَا، وَقَدْ بَلَغَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهَا، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَكُنْتُ أَضْرِبُ النَّاسَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ عَنْهَا، فَقَالَ كُرَيْبٌ: فَدَخَلْتُ عَلَى

کُریب سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس، حضرت مسور بن مخرمہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن ازہر نے انہیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس بھیجا اور فرمایا: ہم سب کا سلام عرض کرنا اور اُن سے عصر کے بعد دو رکعتوں کے بارے میں پوچھنا اور عرض کرنا کہ ہمیں بتایا گیا ہے کہ آپ انہیں پڑھتی ہیں جب کہ ہم تک یہ بات پہنچی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے منع فرمایا ہے اور حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ میں اِن پر حضرت عمر کے ساتھ لوگوں کو مارا کرتا تھا۔ کُریب کا بیان ہے کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور وہ

1232- راجع الحدیث: 608 صحیح مسلم: 1265 سنن ابو داؤد: 1030 سنن نسائی: 1251

1233- انظر الحدیث: 4370

عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فَبَلَّغْتُهَا مَا أَرْسَلُونِي، فَقَالَتْ: سَلْ أُمَّ سَلَمَةَ، فَخَرَجْتُ إِلَيْهِمْ، فَأَخْبَرْتُهُمْ بِقَوْلِهَا، فَرَدُّونِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ بِمِثْلِ مَا أَرْسَلُونِي بِهِ إِلَى عَائِشَةَ، فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْهَا، ثُمَّ رَأَيْتُهُ يُصَلِّيهِمَا حِينَ صَلَّى العَصْرَ، ثُمَّ دَخَلَ عَلَيَّ وَعِنْدِي نِسْوَةٌ مِنْ بَنِي حَرَامٍ مِنَ الأَنْصَارِ، فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ الجَارِيَةَ، فَقُلْتُ: قُومِي بِجَنْبِهِ فَقُولِي لَهُ: تَقُولُ لَكَ أُمُّ سَلَمَةَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ سَمِعْتُكَ تَنْهَى عَنْ هَاتَيْنِ، وَأَرَاكَ تُصَلِّيهِمَا، فَإِنْ أَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخِرِي عَنْهُ، فَفَعَلَتِ الجَارِيَةُ، فَأَشَارَ بِيَدِهِ، فَاسْتَأْخَرَتْ عَنْهُ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: يَا بِنْتَ أَبِي أُمَيَّةَ، سَأَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ العَصْرِ، وَإِنَّهُ أَتَانِي نَاسٌ مِنْ عَبْدِ القَيْسِ، فَشَغَلُونِي عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا هَاتَانِ

پیغام دیا جس کے لیے میں بھیجا گیا تھا۔ اُنہوں نے فرمایا کہ حضرت اُمِّ سلمہ سے پوچھو۔ پس میں اُن حضرات کی خدمت میں حاضر ہوا اور اِن کا ارشاد عرض کر دیا۔ اُنہوں نے مجھے حضرت اُمّ سلمہ کے پاس وہی پیغام دے کر بھیجا جو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لیے دیا تھا۔ حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو ان سے منع فرماتے ہوئے سنا ہے۔ پھر میں نے عصر کی نماز پڑھ لینے کے بعد آپ کو انہیں پڑھتے ہوئے دیکھا جب کہ آپ تشریف لائے اور میرے پاس انصار کے بنی حرام میں سے ایک عورت موجود تھی۔ میں نے آپ کی طرف ایک لونڈی کو بھیجا اور اُس سے کہا کہ آپ ﷺ کے برابر میں کھڑی ہو کر عرض کرنا کہ یا رسول اللہ! اُمِ سلمہ کہتی ہیں کہ میں نے آپ کو اِن سے منع فرماتے ہوئے سنا اور آپ کو انہیں پڑھتے ہوئے دیکھ رہی ہوں؟ اگر آپ ہاتھ سے اشارہ کریں تو پیچھے ہٹ جانا۔ لونڈی نے اسی طرح کیا تو آپ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا اور وہ پیچھے ہٹ گئی۔ جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا اے بنتِ ابواُمیہ! تم نے عصر کے بعد دو رکعتوں کے بارے میں پوچھا ہے تو میرے پاس عبدالقیس کے لوگ آئے جن کے سبب میں ظہر کے بعد دو رکعتیں نہ پڑھ سکا۔ یہ دونوں وہی ہیں۔

9- بَابُ الإِشَارَةِ فِي الصَّلاَةِ

نماز میں اشارہ کرنا

قَالَهُ كُرَيْبٌ: عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کُریب، حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اسے نبی کریم ﷺ سے مروی کیا ہے۔

1234 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ کو خبر پہنچی کہ بنی عمرو بن عوف کے

1234- راجع الحدیث: 684، صحیح مسلم: 949، سنن نسائی: 783

بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَغَهُ أَنَّ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، كَانَ بَيْنَهُمْ شَيْءٌ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ فِي أُنَاسٍ مَعَهُ، فَحُبِسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَحَانَتِ الصَّلَاةُ، فَجَاءَ بِلَالٌ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ حُبِسَ، وَقَدْ حَانَتِ الصَّلَاةُ، فَهَلْ لَكَ أَنْ تَؤُمَّ النَّاسَ؟ قَالَ: نَعَمْ إِنْ شِئْتَ، فَأَقَامَ بِلَالٌ، وَتَقَدَّمَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَكَبَّرَ لِلنَّاسِ وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي فِي الصُّفُوفِ، حَتَّى قَامَ فِي الصَّفِّ، فَأَخَذَ النَّاسُ فِي التَّصْفِيقِ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَا يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ، فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ الْتَفَتَ، فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَأْمُرُهُ: أَنْ يُصَلِّيَ فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَدَيْهِ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَرَجَعَ الْقَهْقَرَى وَرَاءَهُ حَتَّى قَامَ فِي الصَّفِّ، فَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلَّى لِلنَّاسِ، فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، فَقَالَ: " يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَا لَكُمْ حِينَ نَابَكُمْ شَيْءٌ فِي الصَّلَاةِ، أَخَذْتُمْ فِي التَّصْفِيقِ، إِنَّمَا التَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ، مَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَقُلْ: سُبْحَانَ اللَّهِ، فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ حِينَ يَقُولُ: سُبْحَانَ اللَّهِ إِلَّا الْتَفَتَ، يَا أَبَا بَكْرٍ، مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ لِلنَّاسِ حِينَ أَشَرْتُ إِلَيْكَ " فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: مَا كَانَ يَنْبَغِي لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

درمیان کچھ چپقلش ہے تو رسول اللہ ﷺ کچھ اصحاب کو اپنے ساتھ لے کر اُن میں صلح کروانے کے لیے تشریف لے گئے۔ پس رسول اللہ ﷺ کو ٹھہرنا پڑا اور نماز کا وقت ہو گیا۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آکر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: اے ابوبکر! رسول اللہ ﷺ تو ٹھہرے ہوئے ہیں اور نماز کا وقت ہو گیا تو کیا آپ لوگوں کی امامت کریں گے؟ فرمایا، ہاں اگر تمہاری خواہش ہے۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اقامت کہی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آگے بڑھ کر تکبیر تحریمہ کہی جب کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے اور صفوں میں سے چلتے ہوئے پہلی صف میں کھڑے ہو گئے لوگوں نے تالی بجائی لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز میں اِدھر اُدھر التفات نہیں کیا کرتے تھے۔ جب لوگوں نے زیادہ تالیاں بجائیں تو متوجہ ہوئے رسول اللہ ﷺ اُن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حکم دیتے ہیں کہ نماز پڑھاتے رہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہاتھ اُٹھا کر الحمد للہ کہا اور اُلٹے پاؤں پیچھے آ گئے۔ رسول اللہ ﷺ آگے بڑھ گئے اور لوگوں کو نماز پڑھائی۔ جب فارغ ہوئے تو لوگوں کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا اے لوگو! تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ نماز میں کوئی چیز دیکھتے ہو تو تالیاں بجانے لگتے ہو۔ تالی تو عورت کے لیے ہے۔ اگر نماز میں کوئی چیز دیکھو تو سبحان اللہ کہو، کیونکہ جو بھی سبحان اللہ سُنے گا وہ ضرور متوجہ ہو گا۔ اے ابوبکر! تمہیں کیا امر مانع ہوا کہ یہ نہ کیا کہ لوگوں کو نماز پڑھاتے رہتے جب کہ میں نے تمہیں اشارہ کیا تھا؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: ابنِ ابوقحافہ کے لیے یہ ہرگز مناسب نہیں تھا کہ رسول

وَسَلَّمَ

اللہ ﷺ کے آگے کھڑا ہوکر نماز پڑھے۔

1235 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ فَاطِمَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ، قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، وَهِيَ تُصَلِّي قَائِمَةً وَالنَّاسُ قِيَامٌ، فَقُلْتُ: مَا شَأْنُ النَّاسِ؟ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا إِلَى السَّمَاءِ، فَقُلْتُ: آيَةٌ؟ فَقَالَتْ بِرَأْسِهَا: أَيْ نَعَمْ

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گئی تو وہ کھڑی ہوکر نماز پڑھ رہی تھیں اور لوگ بھی کھڑے تھے میں نے کہا: لوگوں کو کیا ہوگیا ہے؟ انہوں نے سر کے ساتھ آسمان کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے کہا، کوئی نشانی؟ انہوں نے اپنے سر کے ساتھ ہاں کہا۔

1236 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ وَهُوَ شَاكٍ جَالِسًا، وَصَلَّى وَرَاءَهُ قَوْمٌ قِيَامًا، فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنِ اجْلِسُوا، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: إِنَّمَا جُعِلَ الإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا

نبی کریم ﷺ کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے دولت کدے میں نماز پڑھی اور عذر کے سبب بیٹھ کر اور لوگوں نے آپ کے پیچھے کھڑے ہوکر۔ آپ نے انہیں بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ جب فارغ ہوئے تو فرمایا: امام اس لیے بنایا گیا ہے کہ اُس کی پیروی کی جائے۔ جب رکوع کرے تو رکوع کرو اور جب سر اُٹھائے تو سر اُٹھاؤ۔

☆☆☆☆☆

1235- راجع الحدیث:86

1236- راجع الحدیث:688

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

23- كِتَابُ الجَنَائِزِ

1- بَابُ مَا جَاءَ فِي الجَنَائِزِ، وَمَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهِ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

وَقِيلَ لِوَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ: أَلَيْسَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مِفْتَاحُ الجَنَّةِ؟ قَالَ: بَلَى، وَلَكِنْ لَيْسَ مِفْتَاحٌ إِلَّا لَهُ أَسْنَانٌ، فَإِنْ جِئْتَ بِمِفْتَاحٍ لَهُ أَسْنَانٌ فُتِحَ لَكَ، وَإِلَّا لَمْ يُفْتَحْ لَكَ

1237- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ، حَدَّثَنَا وَاصِلٌ الأَحْدَبُ، عَنِ المَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَتَانِي آتٍ مِنْ رَبِّي، فَأَخْبَرَنِي - أَوْ قَالَ: بَشَّرَنِي - أَنَّهُ: مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الجَنَّةَ" قُلْتُ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ

1238- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا شَقِيقٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ مَاتَ يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ وَقُلْتُ أَنَا: مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الجَنَّةَ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

جنازے کے احکام

جنازے کے احکام اور جس کا آخری کلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہو

وہب بن منبہ سے کہا گیا کہ کیا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ جنت کی چابی نہیں ہے؟ فرمایا: کیوں نہیں لیکن ایسی کوئی چابی نہیں جس کے دندانے نہ ہوں۔ اگر تم دندانوں والی چابی لے کر گئے تو کھل جائے گا ورنہ تمہارے لیے نہیں کھلے گا۔

معرور بن سوید نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس میرے رب کی جانب سے ایک آنے والا آیا اور مجھے بتایا یا فرمایا کہ مجھے بشارت دی کہ میری اُمت سے جو فوت ہو جائے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ میں نے کہا: اگرچہ زنا اور چوری کرے؟ کہا اگرچہ وہ زنا اور چوری کرے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو فوت ہو جائے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا ہو وہ جہنم میں داخل ہوگا۔ میں نے کہا کہ جو فوت ہو جائے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

1237- انظر الحدیث: 7487,6444,6443,6268,5827,4333,2388,1408 صحیح مسلم: 268

1238- انظر الحدیث: 6683,4497 راجع الحدیث: 1181

2- بَابُ الأَمْرِ بِاتِّبَاعِ الجَنَائِزِ

1239 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الأَشْعَثِ، قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ، عَنِ البَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: " أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ، وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ: أَمَرَنَا بِاتِّبَاعِ الجَنَائِزِ، وَعِيَادَةِ المَرِيضِ، وَإِجَابَةِ الدَّاعِي، وَنَصْرِ المَظْلُومِ، وَإِبْرَارِ القَسَمِ، وَرَدِّ السَّلاَمِ، وَتَشْمِيتِ العَاطِسِ، وَنَهَانَا عَنْ: آنِيَةِ الفِضَّةِ، وَخَاتَمِ الذَّهَبِ، وَالحَرِيرِ، وَالدِّيبَاجِ، وَالقَسِّيِّ، وَالإِسْتَبْرَقِ "

جنازوں کے پیچھے چلنے کا حکم

سُوید بن مقرن سے مروی ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا اور سات باتوں سے کی ممانعت فرمائی یعنی جنازے کے پیچھے چلنے، مریض کی عیادت کرنے، دعوت قبول کرنے، مظلوم کی مدد کرنے، قسم پوری کرنے اور سلام اور چھینک کا جواب دینے کا حکم فرمایا اور چاندی کے برتنوں کے استعمال، سونے کی انگوٹھی، ریشم، دیباج، قسی اور استبراق کے کپڑے پہننے سے ممانعت فرمائی۔

1240 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ المُسَيِّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " حَقُّ المُسْلِمِ عَلَى المُسْلِمِ خَمْسٌ: رَدُّ السَّلاَمِ، وَعِيَادَةُ المَرِيضِ، وَاتِّبَاعُ الجَنَائِزِ، وَإِجَابَةُ الدَّعْوَةِ، وَتَشْمِيتُ العَاطِسِ " تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَرَوَاهُ سَلاَمَةُ بْنُ رَوْحٍ، عَنْ عُقَيْلٍ

محمد، عمرو بن ابوسلمہ، اوزاعی، ابن شہاب، سعید بن مسیب سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حق ہیں۔ سلام کا جواب دینا، مریض کی عیادت کرنا، جنازوں کے پیچھے چلنا، دعوت قبول کرنا اور چھینک کا جواب دینا۔ متابعت کی اِس کی عبدالرزاق نے اور کہا کہ ہمیں معمر نے خبر دی اور روایت کیا اسے سلامہ نے عُقیل سے۔

3- بَابُ الدُّخُولِ عَلَى المَيِّتِ بَعْدَ المَوْتِ إِذَا أُدْرِجَ فِي أَكْفَانِهِ

میّت کے پاس جانا جب کہ بعد وفات اُسے کفن پہنا دیا گیا ہو

1241 و 1242 - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا

ابوسلمہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی زوجۂ

1239- انظر الحدیث: 2445، 5175، 5635، 5650، 5838، 5849، 5863، 6222، 6235، 6654، صحیح مسلم: 5356، 5360، سنن ترمذی: 1760، 2809، سنن نسائی: 3787، 5324، سنن ابن ماجہ: 2115، 3589

1240- صحیح مسلم: 5614، سنن ابوداؤد: 5030

1241، 1242- سنن نسائی: 1840، سنن ابن ماجہ: 1627

عَبْدُ اللهِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَعْمَرٌ وَيُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ، قَالَتْ: أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَى فَرَسِهِ مِنْ مَسْكَنِهِ بِالسُّنْحِ حَتَّى نَزَلَ، فَدَخَلَ المَسْجِدَ، فَلَمْ يُكَلِّمِ النَّاسَ حَتَّى دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، فَتَيَمَّمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُسَجًّى بِبُرْدِ حِبَرَةٍ، فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ، ثُمَّ أَكَبَّ عَلَيْهِ، فَقَبَّلَهُ ثُمَّ بَكَى، فَقَالَ: بِأَبِي أَنْتَ يَا نَبِيَّ اللهِ، لاَ يَجْمَعُ اللهُ عَلَيْكَ مَوْتَتَيْنِ، أَمَّا المَوْتَةُ الَّتِي كُتِبَتْ عَلَيْكَ فَقَدْ مُتَّهَا قَالَ أَبُو سَلَمَةَ: فَأَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ خَرَجَ، وَعُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُكَلِّمُ النَّاسَ، فَقَالَ: اجْلِسْ، فَأَبَى، فَقَالَ: اجْلِسْ، فَأَبَى، فَتَشَهَّدَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَمَالَ إِلَيْهِ النَّاسُ، وَتَرَكُوا عُمَرَ، فَقَالَ: " أَمَّا بَعْدُ، فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ، وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللهَ، فَإِنَّ اللهَ حَيٌّ لاَ يَمُوتُ، قَالَ اللهُ تَعَالَى: (وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ) (آل عمران: 144) إِلَى (الشَّاكِرِينَ) (آل عمران: 144) " وَاللهِ لَكَأَنَّ النَّاسَ لَمْ يَكُونُوا يَعْلَمُونَ أَنَّ اللهَ أَنْزَلَهَا حَتَّى تَلاَهَا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَتَلَقَّاهَا مِنْهُ النَّاسُ، فَمَا يُسْمَعُ بَشَرٌ إِلَّا يَتْلُوهَا

مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اُنہیں خبر دیتے ہوئے فرمایا: حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے سنح والے گھر سے گھوڑے پر سوار ہو کر آئے، نیچے اُترے اور مسجد میں داخل ہوئے۔ لوگوں سے کلام نہ کیا حتیٰ کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس پہنچے وہ نبی کریم ﷺ کی زیارت کرنا چاہتے تھے جنہیں یمنی چادر اُڑھائی ہوئی تھی۔ چہرۂ مبارک کھولا، پھر جھکے اور آپ کو بوسہ دیا۔ پھر رونے لگے اور کہا: یا نبی اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، اللہ تعالیٰ آپ پر دو موتیں جمع نہیں کرے گا جو موت آپ کے لیے لکھی گئی تھی وہ وارد ہو چکی۔ ابوسلمہ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ حضرت ابوبکر نکلے اور حضرت عمر لوگوں سے باتیں کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ بیٹھ جاؤ تو انہوں نے انکار کر دیا۔ پس حضرت ابوبکر نے تشہد پڑھا تو لوگ حضرت عمر کے پاس سے ہٹ کر ان کے پاس آ گئے فرمایا: اما بعد، جو تم میں سے محمد مصطفی ﷺ کی عبادت کرتا ہے تو محمد مصطفی ﷺ وفات پا گئے اور جو تم میں سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ زندہ ہے، وہ کبھی نہیں مرے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ترجمہ کنز الایمان: اور محمد تو ایک رسول ہیں ان سے پہلے اور رسول ہو چکے تو کیا اگر وہ انتقال فرمائیں یا شہید ہوں تو تم اُلٹے پاؤں پھر جاؤ گے اور جو اُلٹے پاؤں پھرے گا اللہ کا کچھ نقصان نہ کرے گا اور عنقریب اللہ شکر والوں کو صلہ دے گا (پارہ ۴، آل عمران: ۱۴۴) خدا کی قسم، گویا لوگ یہ جانتے ہی نہ تھے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ہے۔ حتیٰ کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی تلاوت کی تو جس

شخص نے بھی سنی وہ اسے پڑھنے لگا۔

1243۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، أَنَّ أُمَّ العَلَاءِ، امْرَأَةً مِنَ الأَنْصَارِ بَايَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّهُ اقْتُسِمَ المُهَاجِرُونَ قُرْعَةً فَطَارَ لَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ، فَأَنْزَلْنَاهُ فِي أَبْيَاتِنَا، فَوَجِعَ وَجَعَهُ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ، فَلَمَّا تُوُفِّيَ وَغُسِّلَ وَكُفِّنَ فِي أَثْوَابِهِ، دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْكَ أَبَا السَّائِبِ، فَشَهَادَتِي عَلَيْكَ: لَقَدْ أَكْرَمَكَ اللَّهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَمَا يُدْرِيكِ أَنَّ اللَّهَ قَدْ أَكْرَمَهُ؟ فَقُلْتُ: بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَمَنْ يُكْرِمُهُ اللَّهُ؟ فَقَالَ: أَمَّا هُوَ فَقَدْ جَاءَهُ اليَقِينُ، وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرْجُو لَهُ الخَيْرَ، وَاللَّهِ مَا أَدْرِي، وَأَنَا رَسُولُ اللَّهِ، مَا يُفْعَلُ بِي قَالَتْ: فَوَاللَّهِ لاَ أُزَكِّي أَحَدًا بَعْدَهُ أَبَدًا

حضرت اُمّ العلاء انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے جنہوں نے نبی کریم ﷺ سے بیعت کی تھی کہ جب مہاجرین کے لیے قرعہ ڈالا گیا اور اس کے ذریعے تقسیم ہوئی تو حضرت عثمان بن مظعون ہمارے حصے میں آئے۔ ہم انہیں اپنے گھروں میں لے گئے لیکن اُنہیں ایک مہلک مرض لاحق ہوگیا جب ان کی وفات ہوئی اور غسل دے کر اُن کے کپڑوں میں کفنا دیا گیا تو رسول اللہ ﷺ تشریف لائے۔ میں نے کہا: اے ابو السائب! آپ پر اللہ کی رحمت ہے۔ میں آپ کے بارے میں گواہ ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو عزت دی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہیں کیسے علم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں عزت دی ہے؟ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! میرا باپ آپ پر قربان اور اللہ کس کو عزت دے گا؟ آپ نے فرمایا کہ ان پر موت وارد ہوچکی اور خدا کی قسم میں ان کے لیے خیر کی اُمید رکھتا ہوں لیکن خدا کی قسم، اگرچہ میں اللہ کا رسول ہوں لیکن اپنے آپ تو میں بھی علم نہیں رکھتا کہ میرے ساتھ کیا کیا جائے گا۔ عرض کی تو خدا کی قسم، اس کے بعد میں کبھی کسی کی پاکی کا دعویٰ نہیں کروں گی۔

1243م - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ مِثْلَهُ. وَقَالَ نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ عُقَيْلٍ مَا يُفْعَلُ بِهِ. وَتَابَعَهُ شُعَيْبٌ، وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، وَمَعْمَرٌ

سعید بن عُفیر نے لیث سے اُسی طرح مروی کی اور نافع بن یزید نے عُقیل سے مَا يُفْعَلُ بِهِ مروی کیا ہے اور متابعت کی اس کی شعیب اور عمرو بن دینار اور معمر نے۔

1244۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ،

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

1243- انظر الحدیث: 7018,7004,4005,3929,2687

1244- انظر الحدیث: 4080,2816,1293 صحیح مسلم: 6305 سنن نسائی: 1844

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا قُتِلَ أَبِي جَعَلْتُ أَكْشِفُ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهِ أَبْكِي، وَيَنْهَوْنِي عَنْهُ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ يَنْهَانِي، فَجَعَلَتْ عَمَّتِي فَاطِمَةُ تَبْكِي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَبْكِينَ أَوْ لاَ تَبْكِينَ مَا زَالَتِ المَلاَئِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا حَتَّى رَفَعْتُمُوهُ تَابَعَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

مروی ہے کہ جب میرے والدِ ماجد شہید کر دیے گئے تو میں اُن کے چہرے سے کپڑا ہٹا کر رونے لگا۔ مجھے منع کیا گیا لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نہیں روکا فرمایا۔ میری پھوپھی جان حضرت فاطمہ بھی رونے لگیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم رو یا نہ رو لیکن فرشتے اپنے پروں سے مسلسل ان پر سایہ فگن رہیں گے حتیٰ کہ تم انہیں اُٹھاؤ گے۔ متابعت کی اس کی ابنِ جُریج نے کہ مجھے ابن المکندر نے بتایا اور انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا۔

4- بَابُ الرَّجُلِ يَنْعَى إِلَى أَهْلِ الْمَيِّتِ بِنَفْسِهِ

کسی کی فوتگی کی اُس کے ورثاء کی جانب سے خبر دینا

1245 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى النَّجَاشِيَّ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ خَرَجَ إِلَى الْمُصَلَّى، فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ أَرْبَعًا

اسماعیل، امام مالک، ابنِ شہاب، سعید بن مسیّب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کے فوت ہونے کی اُسی دن اطلاع دی جس دن کہ انہوں نے وفات پائی۔ آپ جنازہ گاہ کی جانب تشریف لے گئے، لوگوں نے صفیں بنائیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار تکبیریں کیں۔

1246 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَأُصِيبَ، ثُمَّ أَخَذَهَا جَعْفَرٌ فَأُصِيبَ، ثُمَّ أَخَذَهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَأُصِيبَ - وَإِنَّ عَيْنَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتَذْرِفَانِ - ثُمَّ أَخَذَهَا خَالِدُ بْنُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جھنڈا زید نے ہاتھ میں لے لیا۔ وہ شہید کر دیئے گئے پھر جعفر نے لے لیا۔ وہ بھی شہید کر دیئے گئے۔ پھر عبداللہ بن رواحہ نے لے لیا۔ وہ بھی شہید کر دیئے گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چشمانِ مبارک سے آنسو جاری تھے، پھر بغیر امیر بنائے اُسے خالد بن ولید نے لے لیا اور اُسے فتح عطا فرما دی،

1245- انظر الحدیث: 3881,3880,1333,1328,1327,1318' صحیح مسلم: 2201' سنن ابو داؤد: 3204' سنن نسائی: 1971,1970

1246- انظر الحدیث: 6242,3757,3630,3063,2798' سنن نسائی: 1877

الْوَلِيدِ مِنْ غَيْرِ إِمْرَةٍ فَفُتِحَ لَهُ

گئی۔

5-بَابُ الْإِذْنِ بِالْجَنَازَةِ

وَقَالَ أَبُو رَافِعٍ: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلاَ آذَنْتُمُونِي

1247-حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مَاتَ إِنْسَانٌ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ، فَمَاتَ بِاللَّيْلِ، فَدَفَنُوهُ لَيْلًا، فَلَمَّا أَصْبَحَ أَخْبَرُوهُ، فَقَالَ: مَا مَنَعَكُمْ أَنْ تُعْلِمُونِي؟ قَالُوا: كَانَ اللَّيْلُ فَكَرِهْنَا، وَكَانَتْ ظُلْمَةٌ أَنْ نَشُقَّ عَلَيْكَ فَأَتَى قَبْرَهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ

جنازے کی خبر دینا

ابو رافع نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم نے مجھے خبر کیوں نہ دی۔

شعبی سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ایک شخص فوت ہوگیا۔ رسول اللہ ﷺ اُس کی عیادت فرمایا کرتے تھے۔ وہ رات کو فوت ہوا اور اس رات دفن کر دیا گیا۔ جب صبح کے وقت آپ کو بتایا تو فرمایا: تمہیں کس نے منع کیا کہ مجھے بتا دیتے۔ عرض کی کہ رات کے سبب ہم نے پسند نہ کیا کہ آپ کو زحمت دیں کیونکہ رات اندھیری تھی۔ آپ ﷺ اُس کی قبر پر گئے اور نماز پڑھی۔

6-بَابُ فَضْلِ مَنْ مَاتَ لَهُ وَلَدٌ فَاحْتَسَبَ وَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: (وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ) (البقرة:155)

1248 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنَ النَّاسِ مِنْ مُسْلِمٍ، يُتَوَفَّى لَهُ ثَلاَثٌ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ، إِلَّا أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمْ

1249-حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا

اس کی فضیلت جس کا بچہ فوت ہو جائے اور وہ صبر کرے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: (ترجمہ کنزالایمان:) اور خوشخبری سنا ان صبر والوں کو (پارہ ۲، البقرة:۱۵۵)

ابو معمر، عبدالوارث، عبدالعزیز، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لوگوں میں سے کوئی مسلمان نہیں کہ جس کے تین بچے فوت ہو جائیں جو بلوغت کو نہ پہنچے ہوں مگر اللہ تعالیٰ اُسے جنت میں داخل کرے گا، بچوں پر فضل و رحمت کے سبب۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی

1247- راجع الحدیث:857

1248- انظر الحدیث:1381، سنن نسائی:1872، سنن ابن ماجه:1605

1249- راجع الحدیث:101

عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ النِّسَاءَ قُلْنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اجْعَلْ لَنَا يَوْمًا فَوَعَظَهُنَّ، وَقَالَ: أَيُّمَا امْرَأَةٍ مَاتَ لَهَا ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ، كَانُوا حِجَابًا مِنَ النَّارِ، قَالَتِ امْرَأَةٌ: وَاثْنَانِ؟ قَالَ: وَاثْنَانِ

ہے کہ عورتوں نے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی، ہمارے لیے ایک روز مقرر کر کے وعظ فرمایا کیجیے۔ آپ نے فرمایا کہ جس عورت کے تین بچے فوت ہو جائیں وہ اُس کے لیے جہنم سے آڑ ہوں گے۔ ایک عورت نے عرض کی اور دو؟ فرمایا کہ دو بھی۔

1250 - وَقَالَ شَرِيكٌ: عَنِ ابْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ، حَدَّثَنِي أَبُو صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ

شریک ابن اصبہانی، ابو صالح، حضرت ابوسعید اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اسے نبی کریم ﷺ سے مروی کیا۔ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ جو بلوغت کو نہ پہنچے ہوں۔

1251 - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَمُوتُ لِمُسْلِمٍ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ، فَيَلِجَ النَّارَ، إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ: (وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا) (مریم: 71)

علی، سفیان، زہری، سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: نہیں فوت ہوتے کسی مسلمان کے تین بچے مگر وہ قسم پوری کرنے کو دوزخ کے اوپر سے گزرے گا۔ امام ابوعبداللہ بخاری نے کہا: تم میں سے ہر کوئی اُس کے اُوپر سے گزرے گا۔

7- بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ لِلْمَرْأَةِ عِنْدَ الْقَبْرِ: اصْبِرِي

قبر کے پاس بیٹھی ہوئی عورت سے کسی مرد کا کہنا کہ صبر کرو

1252 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَأَةٍ عِنْدَ قَبْرٍ وَهِيَ تَبْكِي، فَقَالَ: اتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِي

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک عورت کے پاس سے گزرے جو ایک قبر کے پاس بیٹھی رو رہی تھی۔ فرمایا کہ اللہ سے ڈرو اور صبر کرو۔

8- بَابُ غُسْلِ الْمَيِّتِ

میت کو بیری کے پتوں والے پانی سے

1250- راجع الحديث: 102

1251- انظر الحديث: 6656' صحيح مسلم: 6640' سنن ابن ماجه: 1603

1252- انظر الحديث: 7154,1302,1283' صحيح مسلم: 2136' سنن ابو داؤد: 3124' سنن ترمذی: 988' سنن نسائی: 1868

وَوُضُوئِهِ بِالْمَاءِ وَالسِّدْرِ

وَحَنَّطَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ابْنًا لِسَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ وَحَمَلَهُ وَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: الْمُسْلِمُ لَا يَنْجُسُ حَيًّا وَلَا مَيِّتًا وَقَالَ سَعِيدٌ: لَوْ كَانَ نَجِسًا مَا مَسِسْتُهُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمُؤْمِنُ لَا يَنْجُسُ

1253 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ الْأَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَتِ ابْنَتُهُ، فَقَالَ: اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا، أَوْ خَمْسًا، أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذَلِكَ، بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا - أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ - فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي، فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ، فَأَعْطَانَا حِقْوَهُ، فَقَالَ: أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ تَعْنِي إِزَارَهُ

غسل دینا اور وضو کرانا

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے سعید بن زید کے صاحبزادے کو خوشبو لگائی، اُسے اٹھایا، نماز پڑھی اور وضو کیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مسلمان ناپاک نہیں ہوتا خواہ زندہ ہو یا مُردہ، سعید نے فرمایا کہ اگر ناپاک ہوتا تو میں اُسے ہاتھ نہ لگاتا اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مومن ناپاک نہیں ہوتا۔

محمد بن سیرین سے مروی ہے کہ حضرت اُمِ عطیہ انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے جب آپ کی صاحبزادی کا انتقال ہوا تو فرمایا کہ اسے تین یا پانچ مرتبہ غسل دینا اور مناسب سمجھو تو اس سے بھی زیادہ اور مناسب سمجھو تو بیری کے پتوں والا پانی استعمال کرنا اور آخر میں کافور یا کافور کی کوئی چیز لگا دینا۔ جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے خبر کر دینا۔ جب ہم فارغ ہوئیں تو آپ کو خبر دی گئی۔ آپ نے ایک کپڑا عطا فرمایا اور فرمایا کہ اس پر اسے لپیٹ دو۔

9- بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ أَنْ يُغْسَلَ وِتْرًا

1254 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ، فَقَالَ: اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا، أَوْ خَمْسًا، أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ، بِمَاءٍ وَسِدْرٍ،

طاق مرتبہ غسل دینا مستحب ہے

حضرت اُمِ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم آپ کی صاحبزادی کو غسل دے رہی تھیں۔ فرمایا کہ اسے تین یا چار پانچ دفعہ غسل دینا یا اس سے بھی زیادہ، پانی اور بیری کے پتوں سے اور کافور کو آخر میں رکھنا۔ جب

1253- صحیح مسلم:2167,2165' سنن ابو داؤد:3142' سنن نسائی:1880 ,1885,1886,1889,892'
سنن ابن ماجہ:1459,1458

1254- صحیح مسلم:2169,2168' سنن نسائی:1887,1882' سنن ابن ماجہ:1459

وَاجْعَلْنَ فِي الآخِرَةِ كَافُورًا، فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي ، فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ، فَأَلْقَى إِلَيْنَا حِقْوَهُ، فَقَالَ: أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ فَقَالَ أَيُّوبُ، وَحَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُحَمَّدٍ، وَكَانَ فِي حَدِيثِ حَفْصَةَ: اغْسِلْنَهَا وِتْرًا، وَكَانَ فِيهِ: ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا وَكَانَ فِيهِ أَنَّهُ قَالَ: ابْدَءُوا بِمَيَامِنِهَا، وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا ، وَكَانَ فِيهِ: أَنَّ أُمَّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: وَمَشَطْنَاهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ

فارغ ہو جائے تو مجھے خبر کر دینا۔ جب ہم فارغ ہوئیں تو آپ کو خبر کر دی گئی۔ آپ نے اپنی اِزار عطا کی اور فرمایا کہ اسی میں لپیٹ دو۔ ایوب کا بیان ہے کہ حدیث بیان کی مجھ سے حفصہ نے حدیث محمد کی طرح اور حدیثِ حفصہ میں ہے: اسے طاق مرتبہ غسل دینا یعنی تین، پانچ یا سات دفعہ اور اُس میں آپ نے یہ بھی فرمایا: دائیں طرف اور اعضائے وضو سے ابتداء کرنا اور اُس میں حضرت اُمِ عطیہ نے فرمایا: ہم نے کنگھی سے سر کے بالوں کے تین حصے کر دیئے۔

10- بَابُ يُبْدَأُ بِمَيَامِنِ الْمَيِّتِ

میّت کے دائیں طرف سے آغاز کرنا

1255 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَسْلِ ابْنَتِهِ: ابْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا، وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا

علی بن عبداللہ، اسماعیل بن ابراہیم، خالد بن حفصہ بنت سیرین نے حضرت اُمِ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی صاحبزادی کے غسل کے وقت فرمایا: دائیں طرف سے آغاز کرنا اور اعضائے وضو سے۔

11- بَابُ مَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنَ الْمَيِّتِ

میّت کے اعضائے وضو سے شروع کرنا

1256 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمَّا غَسَّلْنَا بِنْتَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لَنَا وَنَحْنُ نَغْسِلُهَا: ابْدَءُوا بِمَيَامِنِهَا، وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا

یحییٰ بن موسیٰ، وکیع، سفیان، خالد الحذاء، حفصہ بنت سیرین سے مروی ہے کہ حضرت اُمِ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: جب ہم نبی کریم ﷺ کی صاحبزادی کو غسل دینے لگیں تو آپ نے ہم سے فرمایا: اور ہم غسل دے رہی تھیں کہ دائیں طرف اور اعضائے وضو سے آغاز کرنا۔

12- بَابُ هَلْ تُكَفَّنُ الْمَرْأَةُ فِي إِزَارِ الرَّجُلِ

کیا عورت کو مرد کی ازار کا کفن دیا جا سکتا ہے؟

1255- راجع الحدیث:167

1256- راجع الحدیث:167

1257 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَمَّادٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ، قَالَتْ: تُوُفِّيَتْ بِنْتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَنَا: اغْسِلْنَهَا ثَلاَثًا، أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ، إِنْ رَأَيْتُنَّ، فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي ، فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَنَزَعَ مِنْ حِقْوِهِ إِزَارَهُ، وَقَالَ: أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ

حضرت اُمِّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ جب نبی کریم ﷺ کی صاحبزادی فوت ہوئیں تو آپ نے ہم سے فرمایا اسے تین یا پانچ مرتبہ غسل دینا اور مناسب لگے تو اِس سے بھی زیادہ جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے خبر کر دینا۔ جب ہم فارغ ہوئیں تو آپ کو خبر کر دی۔ آپ نے کمر سے اِزار کھول کر فرمایا کہ اسی میں لپیٹ دو۔

13 - بَابٌ يُجْعَلُ الْكَافُورُ فِي آخِرِهِ

آخر میں کافور ملانا

1258 - حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ، قَالَتْ: تُوُفِّيَتْ إِحْدَى بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اغْسِلْنَهَا ثَلاَثًا، أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ، إِنْ رَأَيْتُنَّ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَاجْعَلْنَ فِي الآخِرَةِ كَافُورًا - أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ - فَإِذَا فَرَغْتُنَّ، فَآذِنَّنِي قَالَتْ: فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ، فَأَلْقَى إِلَيْنَا حِقْوَهُ، فَقَالَ: أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ وَعَنْ أَيُّوبَ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، بِنَحْوِهِ،

حضرت اُمِّ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی ایک صاحبزادی وفات پا گئیں تو آپ تشریف لائے اور فرمایا: اسے تین یا پانچ مرتبہ غسل دینا یا مناسب لگے تو اس سے بھی زیادہ اور ہو سکے تو پانی اور بیری کے پتے ہوں اور آخر میں کافور ملانا یا کافور والی کوئی چیز۔ جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے خبر کر دینا۔ وہ فرماتی ہیں کہ جب ہم فارغ ہوئیں تو آپ کو خبر کر دی۔ آپ نے ہمیں اپنی ازار دی اور فرمایا کہ اسی میں لپیٹ دو۔ ایوب، حفصہ نے حضرت اُمِّ عطیہ سے اِسی طرح مروی کی ہے۔

1259 - وَقَالَتْ: إِنَّهُ قَالَ: اغْسِلْنَهَا ثَلاَثًا، أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا، أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ، إِنْ رَأَيْتُنَّ قَالَتْ حَفْصَةُ: قَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: وَجَعَلْنَا رَأْسَهَا ثَلاَثَةَ قُرُونٍ

اس میں ہے کہ آپ نے فرمایا: تین، پانچ یا سات مرتبہ یا تمہاری رائے ہو تو اس سے بھی زیادہ حفصہ نے حضرت اُمِّ عطیہ سے مروی کی ہے کہ ہم نے اُن کے سر کے بالوں کے تین حصے کیے۔

14 - بَابُ نَقْضِ شَعَرِ الْمَرْأَةِ

عورت کے سر کے بال کھولنا

1257- سنن نسائی:1893

1258- راجع الحدیث:1254

1259- راجع الحدیث:1254

وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ: لَا بَأْسَ أَنْ يُنْقَضَ شَعَرُ الْمَيِّتِ

ابن سیرین نے کہا کہ میت کے بال کھولنے میں کوئی حرج نہیں۔

1260 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ أَيُّوبُ: وَسَمِعْتُ حَفْصَةَ بِنْتَ سِيرِينَ، قَالَتْ: حَدَّثَتْنَا أُمُّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّهُنَّ جَعَلْنَ رَأْسَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثَلَاثَةَ قُرُونٍ نَقَضْنَهُ، ثُمَّ غَسَلْنَهُ، ثُمَّ جَعَلْنَهُ ثَلَاثَةَ قُرُونٍ

احمد بن، عبداللہ بن وہب، ابن جُریج، ایوب، حفصہ بنت سیرین سے مروی ہے کہ ہمیں حضرت اُمِ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی کے سر کے بال کھول کر تین حصّوں میں تقسیم کیے۔ پہلے غسل دیا اور پھر اُنہیں تین حصّوں میں تقسیم کیا۔

15- بَابٌ: كَيْفَ الْإِشْعَارُ لِلْمَيِّتِ؟

میّت کو کیسے لپیٹا جائے؟

وَقَالَ الْحَسَنُ: الْخِرْقَةُ الْخَامِسَةُ تَشُدُّ بِهَا الْفَخِذَيْنِ، وَالْوَرِكَيْنِ تَحْتَ الدِّرْعِ

حسن کا قول ہے کہ پانچویں کپڑے سے دونوں رانیں اور سُرین کے نیچے والا حصّہ باندھا جائے۔

1261 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَنَّ أَيُّوبَ، أَخْبَرَهُ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ سِيرِينَ، يَقُولُ: جَاءَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنَ اللَّاتِي بَايَعْنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَدِمَتِ الْبَصْرَةَ تُبَادِرُ ابْنًا لَهَا، فَلَمْ تُدْرِكْهُ، فَحَدَّثَتْنَا، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ، فَقَالَ: اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا، أَوْ خَمْسًا، أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ، إِنْ رَأَيْتُنَّ ذَلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا، فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي قَالَتْ: فَلَمَّا فَرَغْنَا أَلْقَى إِلَيْنَا حِقْوَهُ، فَقَالَ: أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ وَلَمْ يَزِدْ عَلَى ذَلِكَ، وَلَا أَدْرِي أَيُّ بَنَاتِهِ، وَزَعَمَ أَنَّ الْإِشْعَارَ: الْفُفْنَهَا فِيهِ، وَكَذَلِكَ كَانَ ابْنُ سِيرِينَ يَأْمُرُ بِالْمَرْأَةِ أَنْ تُشْعَرَ، وَلَا تُؤْزَرَ

ابنِ سیرین سے مروی ہے کہ حضرت اُمِ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو انصاری عورت تھیں اور شرفِ بیعت حاصل کیا تھا، اپنے بیٹے سے ملنے کے لیے بصرہ تشریف لائیں لیکن وہ نہ مِلا تو ہم سے حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا: نبی کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم آپ کی صاحبزادی کو غسل دے رہی تھیں۔ فرمایا کہ اِسے تین یا پانچ یا اِس سے زیادہ دفعہ غسل دینا اور مناسب لگے تو پانی اور بیری کے پتّوں سے اور آخر میں کافور ملانا۔ جب فارغ ہوجاؤ تو مجھے خبر کرنا۔ جب ہم فارغ ہوئیں تو آپ نے ہماری طرف اپنی ازار ڈال دی اور فرمایا کہ اس میں لپیٹ دینا اور اس سے زائد کچھ نہ ہو۔ میں نہیں جانتی کہ آپ کی کون سی صاحبزادی تھی۔ راوی کا خیال ہے کہ الاشعار سے مراد لپیٹنا ہے ابن سیرین بھی عورت کے لیے اسی طرح حکم دیا کرتے کہ لپیٹی جائے اور اِزار نہ باندھی جائے۔

1260- راجع الحدیث:1254

16- بَابٌ: هَلْ يُجْعَلُ شَعَرُ الْمَرْأَةِ ثَلَاثَةَ قُرُونٍ؟

1262- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أُمِّ الْهُذَيْلِ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: ضَفَرْنَا شَعَرَ بِنْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِي ثَلَاثَةَ قُرُونٍ، وَقَالَ وَكِيعٌ: قَالَ سُفْيَانُ: نَاصِيَتَهَا وَقَرْنَيْهَا

کیا عورت کے بالوں کی تین لٹیں بنائی جائیں؟

اُمِّ ہذیل سے مروی ہے کہ حضرت اُمِّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ہم نے نبی کریم ﷺ کی صاحبزادی کے بالوں (سر کے) کو تین لٹوں میں تقسیم کر دیا تھا۔ وکیع سے مروی ہے کہ سفیان نے فرمایا: ایک پیشانی کے بالوں کی اور دو دائیں بائیں جانب کی۔

17- بَابٌ يُلْقَى شَعَرُ الْمَرْأَةِ خَلْفَهَا

1263- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، قَالَ: حَدَّثَتْنَا حَفْصَةُ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: تُوُفِّيَتْ إِحْدَى بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اغْسِلْنَهَا بِالسِّدْرِ وِتْرًا ثَلَاثًا، أَوْ خَمْسًا، أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ، إِنْ رَأَيْتُنَّ ذَلِكَ، وَاجْعَلْنَ فِي الآخِرَةِ كَافُورًا - أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ - فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي، فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَلْقَى إِلَيْنَا حِقْوَهُ، فَضَفَرْنَا شَعَرَهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ، وَأَلْقَيْنَاهَا خَلْفَهَا

عورت کے بال اُس کی پشت کی جانب ڈال دیئے جائیں

حفصہ سے مروی ہے کہ حضرت اُمِّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کی ایک صاحبزادی کی وفات ہوگئی تو آپ نے فرمایا: اِسے بیری کے پتوں کے ساتھ طاق دفعہ غسل دینا یعنی تین یا پانچ یا اِس سے زیادہ مرتبہ اور اگر مناسب لگے تو آخر میں کافور یا کافور کی کوئی چیز ملا لینا اب فارغ ہو جاؤ تو مجھے خبر کر دینا۔ جب ہم فارغ ہوئیں تو آپ کو خبر کر دی۔ آپ نے ہماری جانب اپنی ازار ڈال دی۔ ہم نے اُس کے سر کے بالوں کے تین حصے کیے اور انہیں پشت کی طرف ڈال دیا۔

18- بَابُ الثِّيَابِ الْبِيضِ لِلْكَفَنِ

1264- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ

کفن کے لیے سفید کپڑا

محمد بن مقاتل، عبداللہ، ہشام بن عروہ، ان کے والد ماجد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو تین یمنی سفید کپڑوں کا

1262- سنن ابو داؤد: 3144

1263- صحیح مسلم: 2171، سنن ترمذی: 990، سنن نسائی: 1884

1264- انظر الحدیث: 1387,1273,1272,1271

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ يَمَانِيَةٍ بِيضٍ، سَحُولِيَّةٍ مِنْ كُرْسُفٍ لَيْسَ فِيهِنَّ قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ

کفن دیا گیا جو سُوت کے بُنے ہوئے تھے اور اُن میں قمیص اور عمامہ نہیں تھا۔

19- بَابُ الْكَفَنِ فِي ثَوْبَيْنِ

دو کپڑوں کا کفن

1265- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ، إِذْ وَقَعَ عَنْ رَاحِلَتِهِ، فَوَقَصَتْهُ - أَوْ قَالَ: فَأَوْقَصَتْهُ - قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ، وَلَا تُحَنِّطُوهُ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ، فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا

سعید بن جُبیر سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ایک شخص جو عرفات میں ٹھہرا ہوا تھا، وہ اپنی سواری سے گر پڑا اور سواری نے اُسے کچل دیا یا کچلا گیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اسے پانی اور بیری کے پتّوں سے غسل دو اور دو کپڑوں کا کفن پہناؤ۔ نہ اسے خوشبو لگانا اور نہ اِس کا سر ڈھانپنا تا کہ قیامت کے دن یہ تلبیہ کہتا ہوا اٹھے۔

20- بَابُ الْحَنُوطِ لِلْمَيِّتِ

میّت کو خوشبو لگانا

1266- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ وَاقِفٌ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ، إِذْ وَقَعَ مِنْ رَاحِلَتِهِ فَأَقْصَعَتْهُ - أَوْ قَالَ: فَأَقْعَصَتْهُ - فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ، وَلَا تُحَنِّطُوهُ، وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ، فَإِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا

سعید بن جُبیر سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: جب کہ ایک شخص رسول ﷺ کے ساتھ عرفات میں ٹھہرا ہوا تھا تو وہ اپنی سواری سے گر پڑا اور سواری نے اُسے کچل ڈالا یا فرمایا کہ وہ کچلا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اِسے بیری کے پتّوں والے پانی سے غسل دو اور دو کپڑوں کا کفن پہناؤ۔ نہ اِسے خوشبو لگاؤ اور نہ اس کا سر چھپاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اِسے تلبیہ کہتا ہوا اُٹھائے گا۔

21- بَابٌ: كَيْفَ يُكَفَّنُ الْمُحْرِمُ؟

احرام والے کو کیسے کفن دیا جائے؟

1265- انظر الحدیث: 1851,1850,1849,1839,1268,1267,1266 صحیح مسلم: 2884 سنن ابو داؤد: 3240,3239 سنن نسائی: 2855

1266- راجع الحدیث: 1265

1267 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عن أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ: أَنَّ رَجُلًا وَقَصَهُ بَعِيرُهُ وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ مُحْرِمٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ، وَلاَ تُمِسُّوهُ طِيبًا، وَلاَ تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ، فَإِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ القِيَامَةِ مُلَبِّيًا

سعید بن جُبیر نے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ ایک شخص کو اُونٹ نے کچل دیا اور ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے اور وہ احرام باندھے ہوا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اِسے بیری کے پتوں والے پانی سے غسل دو اور دو کپڑوں کا کفن پہناؤ۔ اسے نہ خوشبو لگاؤ اور نہ اس کے سر کو ڈھانپو کیونکہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے تلبیہ کہتا ہوا اُٹھائے گا۔

1268 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو، وَأَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، قَالَ: كَانَ رَجُلٌ وَاقِفٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ، فَوَقَعَ عَنْ رَاحِلَتِهِ - قَالَ أَيُّوبُ: فَوَقَصَتْهُ، وَقَالَ عَمْرٌو: فَأَقْصَعَتْهُ - فَمَاتَ فَقَالَ: " اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ، وَلاَ تُحَنِّطُوهُ، وَلاَ تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ، فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ القِيَامَةِ، قَالَ أَيُّوبُ: يُلَبِّي، وَقَالَ عَمْرٌو: مُلَبِّيًا "

سعید بن جُبیر سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ایک شخص نبی کریم ﷺ کے ساتھ عرفات میں ٹھہرا ہوا تھا تو وہ اپنی سواری سے گر پڑا۔ ایوب نے کہا کہ سواری نے اُسے کچل دیا عمرو نے کہا کہ وہ کچلا گیا اور فوت ہو گیا۔ آپ نے فرمایا کہ اِسے بیری کے پتوں والے پانی سے غسل دو اور دو کپڑوں کا کفن پہنانا۔ نہ اِسے خوشبو لگانا اور نہ اِس کا سر ڈھانپنا کیونکہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن اُٹھائے گا۔ ایوب نے کہا کہ تلبیہ کہے اور عمرو نے کہا کہ تلبیہ کہتا ہوا۔

22-بَابُ الكَفَنِ فِي القَمِيصِ الَّذِي يُكَفُّ أَوْ لاَ يُكَفُّ، وَمَنْ كُفِّنَ بِغَيْرِ قَمِيصٍ

قمیص کا کفن دینا جو سِلی ہو یا نہ سِلی ہو اور بغیر قمیص کے کفن دینا

1269 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أُبَيٍّ لَمَّا تُوُفِّيَ،

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جب عبداللہ بن اُبی مر گیا تو اُس کے بیٹے نے نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی:

1267- راجع الحدیث: 1265' صحیح مسلم: 2890,2889' سنن نسائی: 2857,2845,2712' سنن ابن ماجہ: 3084م

1268- راجع الحدیث: 1265' صحیح مسلم: 2888,2887,2886,2883' سنن ابو داؤد: 3238' سنن ترمذی: 951' سنن نسائی: 2858,2713,1903' سنن ابن ماجہ: 3084

جَاءَ ابْنُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَعْطِنِي قَمِيصَكَ أُكَفِّنْهُ فِيهِ، وَصَلِّ عَلَيْهِ، وَاسْتَغْفِرْ لَهُ فَأَعْطَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَمِيصَهُ فَقَالَ: آذِنِّي أُصَلِّي عَلَيْهِ، فَآذَنَهُ. فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ جَذَبَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ: أَلَيْسَ اللَّهُ نَهَاكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى المُنَافِقِينَ؟ فَقَالَ: " أَنَا بَيْنَ خِيَرَتَيْنِ، قَالَ: (اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لاَ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ) (التوبة: 80) " فَصَلَّى عَلَيْهِ، فَنَزَلَتْ: (وَلاَ تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا، وَلاَ تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ) (التوبة: 84)

اپنی قمیص عطا فرمایئے کہ اس میں انہیں کفناؤں اور ان پر نماز پڑھیے اور دعائے مغفرت فرمایئے۔ نبی کریم ﷺ نے اُسے اپنی قمیض عطا فرما دی اور فرمایا کہ مجھے خبر کر دینا تاکہ اُس پر نماز پڑھوں۔ پس خبر دی گئی۔ جب آپ نے اُس پر نماز پڑھنے کا قصد فرمایا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کو روکا اور عرض کی: کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو منافقین پر نماز پڑھنے سے منع نہیں فرمایا ہے؟ ارشاد ہوا اس کہ مجھے دونوں باتوں کا اختیار دیتے ہوئے فرمایا ہے: ترجمہ کنز الایمان: تم ان کی معافی چاہو یا نہ چاہو اگر تم ستر باران کی معافی چاہو گے تو اللہ ہرگز انھیں نہیں بخشے گا (پارہ ۱۰، التوبۃ: ۸۰) پس آپ نے اُس پر نماز پڑھی تو وحی نازل ہوئی: ترجمہ کنز الایمان: اور ان میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا (پارہ ۱۰، التوبۃ: ۸۴)

1270 - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أُبَيٍّ بَعْدَ مَا دُفِنَ، فَأَخْرَجَهُ، فَنَفَثَ فِيهِ مِنْ رِيقِهِ، وَأَلْبَسَهُ قَمِيصَهُ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ عبداللہ بن اُبی کے پاس تشریف لے گئے جب کہ اُسے دفن کر دیا تھا۔ اُسے نکالا گیا تو آپ نے اُس کے منہ میں اپنا لعابِ دہن ڈالا اور اُسے اپنی قمیص پہنائی۔

23- بَابُ الكَفَنِ بِغَيْرِ قَمِيصٍ

قمیص کے بغیر کفن دینا

1271 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كُفِّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلاَثَةِ أَثْوَابٍ سُحُولٍ كُرْسُفٍ، لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَلاَ عِمَامَةٌ

ابو نعیم، سفیان، ہشام، عُروہ بن زُبیر سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کو تین سوتی کپڑوں کا کفن دیا گیا، جن میں نہ قمیص تھی اور نہ عمامہ۔

1270- انظر الحديث: 5795,3008,1350' صحیح مسلم: 6956' سنن نسائی: 2018,1901,1900

1271- راجع الحديث: 1264

1272 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِي ثَلاَثَةِ أَثْوَابٍ، لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَلاَ عِمَامَةٌ

مسدد، یحیٰی، ہشام ان کے والدِ ماجد، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو تین کپڑوں کا کفن دیا گیا، جن میں نہ قمیص تھی اور نہ عمامہ۔

24- بَابُ الكَفَنِ بِلاَ عِمَامَةٍ

عمامہ کے بغیر کفن دینا

1273 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِي ثَلاَثَةِ أَثْوَابٍ بِيضٍ سَحُولِيَّةٍ، لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَلاَ عِمَامَةٌ

اسماعیل، امام مالک، ہشام بن عُروہ، ان کے والدِ ماجد، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو تین سفید اور سوتی کپڑوں کا کفن دیا گیا جن میں نہ قمیص تھی اور نہ عمامہ۔

25- بَابٌ: الكَفَنُ مِنْ جَمِيعِ المَالِ

میت کے مال سے کفن دینا

وَبِهِ قَالَ: عَطَاءٌ، وَالزُّهْرِيُّ، وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، وَقَتَادَةُ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: الحَنُوطُ مِنْ جَمِيعِ المَالِ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: يُبْدَأُ بِالكَفَنِ، ثُمَّ بِالدَّيْنِ، ثُمَّ بِالوَصِيَّةِ وَقَالَ سُفْيَانُ: أَجْرُ القَبْرِ وَالغَسْلِ هُوَ مِنَ الكَفَنِ

عطاء، زہری، عمرو بن دینار اور قتادہ نے یہی کہا ہے۔ عمرو بن دینار نے کہا کہ خوشبو میت کے مال سے ہو۔ ابراہیم نے کہا کہ پہلے کفن دے۔ پھر قرض، پھر وصیت۔ سفیان نے کہا کہ قبر اور غسل کی مزدوری کفن کا حصّہ ہے۔

1274 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ المَكِّيُّ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أُتِيَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَوْمًا بِطَعَامِهِ، فَقَالَ: قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَكَانَ خَيْرًا مِنِّي، فَلَمْ يُوجَدْ لَهُ مَا يُكَفَّنُ فِيهِ إِلَّا بُرْدَةٌ، وَقُتِلَ حَمْزَةُ - أَوْ رَجُلٌ آخَرُ - خَيْرٌ مِنِّي، فَلَمْ يُوجَدْ لَهُ مَا يُكَفَّنُ فِيهِ إِلَّا بُرْدَةٌ، لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ قَدْ عُجِّلَتْ لَنَا طَيِّبَاتُنَا فِي حَيَاتِنَا الدُّنْيَا ثُمَّ جَعَلَ يَبْكِي

سعد نے اپنے والدِ ماجد سے مروی کی ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے ایک دن کھانا رکھا گیا تو فرمایا: حضرت مصعب بن عُمیر شہید کر دیے گئے اور وہ اچھے آدمی تھے، لیکن انہیں کفن دینے کے لیے ایک چادر کے سوا کچھ نہ ملا۔ حضرت حمزہ یا دوسرا شخص جو مجھ سے بہتر تھا لیکن انہیں بھی کفن دینے کے لیے کچھ میسر نہ ہوا سوائے ایک چادر کے۔ مجھے خوف ہے کہ جلدی ہی ہماری نیکیوں کا صِلہ ہمیں دنیا کی زندگی میں

1272- راجع الحدیث: 1264، سنن ابو داؤد: 3151

1273- راجع الحدیث: 1264، سنن نسائی: 1897

1274- انظر الحدیث: 1275، 4045

نہ دیا جا رہا ہو۔ پھر وہ رونے لگے۔

26- بَابُ إِذَا لَمْ يُوجَدْ إِلَّا ثَوْبٌ وَاحِدٌ

جب ایک کپڑے کے سوا کچھ نہ ملے

1275- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ إِبْرَاهِيمَ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أُتِيَ بِطَعَامٍ وَكَانَ صَائِمًا، فَقَالَ: "قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَهُوَ خَيْرٌ مِنِّي، كُفِّنَ فِي بُرْدَةٍ، إِنْ غُطِّيَ رَأْسُهُ بَدَتْ رِجْلَاهُ، وَإِنْ غُطِّيَ رِجْلَاهُ بَدَا رَأْسُهُ - وَأُرَاهُ قَالَ: وَقُتِلَ حَمْزَةُ وَهُوَ خَيْرٌ مِنِّي - ثُمَّ بُسِطَ لَنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا بُسِطَ - أَوْ قَالَ: أُعْطِينَا مِنَ الدُّنْيَا مَا أُعْطِينَا - وَقَدْ خَشِينَا أَنْ تَكُونَ حَسَنَاتُنَا عُجِّلَتْ لَنَا، ثُمَّ جَعَلَ يَبْكِي حَتَّى تَرَكَ الطَّعَامَ"

ابراہیم سے مروی ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے کھانا لایا گیا اور وہ روزے سے تھے۔ فرمایا کہ حضرت مُصعب بن عُمیر شہید کیے گئے اور وہ مجھ سے بہتر تھے، انہیں ایک چادر کا کفن دیا گیا۔ اگر اُن کے سر کو ڈھانپا جاتا تو پیر کھل جاتے اور پیروں کو ڈھانپا جاتا تو سر کھل جاتا اور میرے خیال میں فرمایا: حضرت حمزہ شہید کیے گئے اور وہ مجھ سے بہتر تھے۔ پھر ہمارے لیے دنیا خوب وسیع کردی گئی یا فرمایا کہ ہمیں دنیا کا مال عطا فرمادیا گیا۔ مجھے خوف ہے کہ کہیں یہ ہماری نیکیوں کا جلدی صِلہ نہ مِل رہا ہو۔ پھر رونے لگے اور کھانا چھوڑ دیا۔

27- بَابُ إِذَا لَمْ يَجِدْ كَفَنًا إِلَّا مَا يُوَارِي رَأْسَهُ أَوْ قَدَمَيْهِ غَطَّى رَأْسَهُ

جب کفن نہ ملے مگر جو سر کو چھپائے یا قدموں کو تو سر کو چھپایا جائے

1276- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا شَقِيقٌ، حَدَّثَنَا خَبَّابٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَلْتَمِسُ وَجْهَ اللَّهِ، فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللَّهِ، فَمِنَّا مَنْ مَاتَ لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا، مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ، فَهُوَ يَهْدِبُهَا، قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ، فَلَمْ نَجِدْ مَا نُكَفِّنُهُ إِلَّا بُرْدَةً إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهُ

شقیق سے مروی ہے کہ حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ اللہ کی رضا کے لیے ہجرت کی اور ہمارا اجر اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمۂ کرم میں لے لیا۔ ہم میں سے وہ بھی ہے جس نے اپنے اجر میں سے کچھ بھی نہیں کھایا۔ اُن میں سے حضرت مصعب بن عُمیر بھی ہیں اور اُن میں سے وہ بھی ہے جس کے پھل پک گئے اور وہ کھا رہا ہے۔ یہ غزوہ اُحد میں شہید ہوئے اور ہمیں اِن کے کفن کے لیے کچھ نہ ملا مگر

1275- راجع الحدیث: 1274

1276- انظر الحدیث: 3897، 3913، 3914، 4047، 4082، 6432، 6448 صحیح مسلم: 2174، 2175

سنن ابوداؤد: 2876 سنن ترمذی: 3853 سنن نسائی: 1902

خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ فَأَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُغَطِّيَ رَأْسَهُ وَأَنْ نَجْعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ مِنَ الْإِذْخِرِ

ایک چادر۔ جب اُس سے اِن کا سر ڈھانپتے تو پیر کھل جاتے اور جب پیروں کو ڈھانپتے تو سر کھل جاتا۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اِن کے سر کو ڈھانپ دیا جائے اور ان کے پیروں پر اذخر گھاس ڈال دی جائے۔

28-بَابُ مَنِ اسْتَعَدَّ الْكَفَنَ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكَرْ عَلَيْهِ

جس نے نبی کریم ﷺ کے دورِ مبارک میں کفن تیار رکھا اور آپ نے اُس پر ممانعت نہ فرمائی

1277 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبُرْدَةٍ مَنْسُوجَةٍ، فِيهَا حَاشِيَتُهَا، أَتَدْرُونَ مَا الْبُرْدَةُ؟ قَالُوا: الشَّمْلَةُ، قَالَ: نَعَمْ، قَالَتْ: نَسَجْتُهَا بِيَدِي فَجِئْتُ لِأَكْسُوَكَهَا، فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا، فَخَرَجَ إِلَيْنَا وَإِنَّهَا إِزَارُهُ، فَحَسَّنَهَا فُلاَنٌ، فَقَالَ: اكْسُنِيهَا، مَا أَحْسَنَهَا، قَالَ الْقَوْمُ: مَا أَحْسَنْتَ، لَبِسَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا، ثُمَّ سَأَلْتَهُ، وَعَلِمْتَ أَنَّهُ لاَ يَرُدُّ، قَالَ: إِنِّي وَاللَّهِ مَا سَأَلْتُهُ لِأَلْبَسَهُ، إِنَّمَا سَأَلْتُهُ لِتَكُونَ كَفَنِي، قَالَ سَهْلٌ: فَكَانَتْ كَفَنَهُ

حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت بُنی ہوئی حاشیے والی چادر لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئی تمہیں معلوم ہے کہ بُردہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ چادر۔ فرمایا۔ ہاں۔ عورت نے عرض کی کہ میں نے اسے اپنے ہاتھ سے بُنا ہے تاکہ آپ کو پہناؤں۔ نبی کریم ﷺ نے وہ لے لی اور آپ کو حاجت بھی تھی۔ آپ اسے ازار بنا کر ہمارے پاس تشریف لائے۔ فلاں نے اس کی تعریف کی اور کہا کہ کتنی عمدہ ہے یہ مجھے پہنا دیجئے۔ لوگوں نے کہا تم نے ٹھیک نہیں کیا کیونکہ نبی کریم ﷺ کو اس کی حاجت تھی اور پھر تم نے یہ معلوم ہوئے سوال کر دیا کہ آپ کسی کا سوال رد نہیں فرماتے۔ کہا کہ خدا کی قسم میں نے یہ پہننے کے لیے نہیں مانگی بلکہ اس لیے مانگی ہے کہ اسے اپنا کفن بناؤں۔ حضرت سہل نے فرمایا کہ وہی اُس کا کفن بنی۔

29-بَابُ اتِّبَاعِ النِّسَاءِ الْجَنَائِزَ

عورتوں کا جنازے کے پیچھے چلنا

1278 - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ، حَدَّثَنَا

قبیصہ بن عقبہ، سفیان، خالد، اُمِ ہُذیل سے مروی

1277- انظر الحدیث: 6036,2093 سنن ابن ماجہ: 3555

1278- راجع الحدیث: 313

سُفْيَانُ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أُمِّ الْهُذَيْلِ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: نُهِينَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ، وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا

ہے کہ حضرت اُمِ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ہمیں جنازوں کے پیچھے چلنے سے ممانعت فرما دی گئی ہے اور اسے ہمارے لیے لازمی نہیں ٹھہرایا۔

30- بَابُ إِحْدَادِ الْمَرْأَةِ عَلَى غَيْرِ زَوْجِهَا

عورت کے لیے اپنے خاوند کے علاوہ دوسرے کا سوگ منانا

1279 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، قَالَ: تُوُفِّيَ ابْنٌ لِأُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الثَّالِثُ دَعَتْ بِصُفْرَةٍ، فَتَمَسَّحَتْ بِهِ، وَقَالَتْ: نُهِينَا أَنْ نُحِدَّ أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثٍ إِلَّا بِزَوْجٍ

مسدّد، بشر بن مفضل، سلمہ بن علقمہ، محمد بن سیرین سے مروی ہے کہ حضرت اُمِ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیٹا وفات پا گیا۔ جب تیسرا روز ہوا تو انہوں نے زرد خوشبو منگائی اور اسے لگا کر فرمایا: ہمیں خاوند کے علاوہ دوسرے کا تین دن سے زیادہ سوگ کرنے سے ممانعت فرما دی گئی ہے۔

1280 - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَتْ: لَمَّا جَاءَ نَعْيُ أَبِي سُفْيَانَ مِنَ الشَّأْمِ، دَعَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بِصُفْرَةٍ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ، فَمَسَحَتْ عَارِضَيْهَا، وَذِرَاعَيْهَا، وَقَالَتْ: إِنِّي كُنْتُ عَنْ هَذَا لَغَنِيَّةً، لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ، إِلَّا عَلَى زَوْجٍ فَإِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا

حُمیدی، سفیان، ایوب بن موسیٰ، حُمید بن نافع، زینب بنت ابوسلمہ سے مروی ہے کہ جب ملک شام سے حضرت ابوسفیان کے وفات پا جانے کی اطلاع آئی تو تیسرے دن حضرت اُمِ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے زرد خوشبو منگائی اور اسے اپنے رخساروں اور کلائیوں پر مل کر فرمایا: اگرچہ مجھے اس کی حاجت نہیں لیکن میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کسی عورت کے لیے جائز نہیں جو اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتی ہو کہ کسی میت کا تین روز سے زیادہ سوگ کرے مگر خاوند کا کہ اس کا سوگ چار ماہ دس دن ہے۔

1281 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ

حُمید بن نافع سے مروی ہے کہ حضرت زینب بنت

1279- راجع الحدیث:313

1280- انظر الحدیث: 1281, 5334, 5339, 3545' صحیح مسلم: 3711, 3712, 3713, 3714, 3709, 3710' سنن ابوداؤد: 2299' سنن ترمذی: 1195, 1197' سنن نسائی: 3535, 3540, 3500, 3501, 3502, 3534' سنن ابن ماجہ: 2014

1281- انظر الحدیث: 1280

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ، قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، تُحِدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا

ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا: کسی عورت کے لیے جائز نہیں ہے جو اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتی ہو کہ کسی میت کا تین روز سے زیادہ سوگ کرے مگر خاوند کا چار ماہ دس دن ہے۔

1282 - ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ حِينَ تُوُفِّيَ أَخُوهَا، فَدَعَتْ بِطِيبٍ، فَمَسَّتْ بِهِ، ثُمَّ قَالَتْ: مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ، غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ: لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، تُحِدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ، إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا

پھر میں حضرت زینب بنت جحش کے پاس گئی جب کہ اُن کے بھائی کی وفات ہوئی تو انہوں نے خوشبو منگا کر ملی اور فرمایا: اگرچہ مجھے خوشبو کی کوئی حاجت نہیں لیکن میں نے رسول ﷺ کو منبر پر فرماتے ہوئے سُنا: کسی عورت کے لیے جائز نہیں جو اللہ تعالیٰ اور آخری دن پر ایمان رکھتی ہو کہ کسی میّت کا تین روز سے زیادہ سوگ کرے مگر خاوند کا چار ماہ دس دن ہے۔

31- بَابُ زِيَارَةِ الْقُبُورِ

زیارتِ قبور

1283 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَأَةٍ تَبْكِي عِنْدَ قَبْرٍ، فَقَالَ: اتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِي قَالَتْ: إِلَيْكَ عَنِّي، فَإِنَّكَ لَمْ تُصَبْ بِمُصِيبَتِي، وَلَمْ تَعْرِفْهُ، فَقِيلَ لَهَا: إِنَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَتَتْ بَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ تَجِدْ عِنْدَهُ بَوَّابِينَ، فَقَالَتْ: لَمْ أَعْرِفْكَ، فَقَالَ: إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کا ایک عورت کے پاس سے گزر ہوا جو قبر کے پاس رو رہی تھی۔ فرمایا کہ اللہ سے ڈرو اور صبر کرو۔ اُس نے کہا: جائیے۔ آپ کو کیا علم کہ مجھے کیا مصیبت پہنچی ہے، اُس سے کہا گیا کہ وہ تو نبی کریم ﷺ تھے۔ وہ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئی اور اِس پر کوئی دربان نہ پایا عرض کی کہ میں نے آپ کو پہچانا نہیں تھا۔ فرمایا کہ صبر صدمہ کے آغاز میں ہوتا ہے۔

1282- انظر الحديث: 5335' راجع الحديث: 1280

1283- صحیح مسلم: 2138,2137,2136' سنن ابوداؤد: 3124' سنن ترمذی: 988' سنن نسائی: ' سنن ابن ماجہ: 1868

32- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُعَذَّبُ الْمَيِّتُ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ إِذَا كَانَ النَّوْحُ مِنْ سُنَّتِهِ

لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا) (التحریم: 6) وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَإِذَا لَمْ يَكُنْ مِنْ سُنَّتِهِ فَهُوَ كَمَا قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: (لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى) (الانعام: 164) " وَهُوَ كَقَوْلِهِ: (وَإِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ) (فاطر: 18) ذُنُوبًا (إِلَى حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ) (فاطر: 18) وَمَا يُرَخَّصُ مِنَ الْبُكَاءِ فِي غَيْرِ نَوْحٍ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلِ كِفْلٌ مِنْ دَمِهَا وَذَلِكَ لِأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ میت کو اُس کے گھر والوں کے رونے کے سبب عذاب دیا جاتا ہے جب کہ اُن میں نوحہ خوانی رائج ہو

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو دوزخ سے بچاؤ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے ہر کوئی نگران ہے اور اُس سے اُس کے ماتحتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ اگر یہ اُن میں رائج نہ ہو تو ایسا ہے جیسے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: کوئی کسی دوسرے کا بار نہیں اُٹھائے گا اور وہ اس ارشادِ ربانی کی طرح ہے: اگر کوئی اپنا بوجھ اُٹھانے کے لیے دوسرے کو بلائے تو ذرا بھی دوسرے کو نہیں اُٹھایا جائے گا اور بغیر نوحہ کے رونے کی اجازت ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کو ظلم سے قتل کیا جائے تو اُس کے خون کا ایک حصہ حضرت آدم کے پہلے بیٹے پر ہوگا جس نے قتل کی رسم جاری کی۔

1284- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، وَمُحَمَّدٌ قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَرْسَلَتِ ابْنَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ إِنَّ ابْنًا لِي قُبِضَ، فَأْتِنَا، فَأَرْسَلَ يُقْرِئُ السَّلَامَ، وَيَقُولُ: إِنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ، وَلَهُ مَا أَعْطَى، وَكُلٌّ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُسَمًّى، فَلْتَصْبِرْ، وَلْتَحْتَسِبْ، فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ تُقْسِمُ عَلَيْهِ لَيَأْتِيَنَّهَا، فَقَامَ وَمَعَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ، وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ،

حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی نے آپ کے لیے پیغام بھیجا کہ ان کا بیٹا قریب المرگ ہے لہٰذا تشریف لائیے۔ آپ نے جواب بھیجا کہ سلام کہنا اور کہنا کہ اللہ کا ہے جو اُس نے لیا اور جو دیا اور ہر ایک کا اُس کے پاس وقت مقرر ہے، لہٰذا صبر کرو اور ثواب کی اُمید رکھو۔ اُس نے پھر پیغام بھیجا اور قسم دی کہ ضرور تشریف لائیے۔ آپ کھڑے ہوگئے اور آپ کے ساتھ سعد بن عبادہ، معاذ بن جبل، اُبی بن کعب، زید بن ثابت اور بہت سے

1284- انظر الحدیث: 5655,6655,7377,7448' صحیح مسلم: 2132' سنن ابوداؤد: 3126' سنن نسائی: 867' سنن ابن ماجہ: 1588

وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَرِجَالٌ، فَرُفِعَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّبِيُّ وَنَفْسُهُ تَتَقَعْقَعُ - قَالَ: حَسِبْتُهُ أَنَّهُ قَالَ كَأَنَّهَا شَنٌّ - فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ، فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا هَذَا؟ فَقَالَ: هَذِهِ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللَّهُ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ، وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ

افراد تھے۔ بچہ رسول اللہ ﷺ کو دیا گیا اور وہ لمبی لمبی سانسیں لے رہا تھا۔ میرا خیال ہے کہ وہ گویا مشک تھی۔ آنکھیں بہنے لگیں تو سعد نے کہا: یا رسول اللہ! یہ کیا ہے؟ فرمایا کہ یہ رحمت ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے دلوں میں ڈالتا ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ اپنے رحم دل بندوں پر رحم فرماتا ہے۔

1285 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ، حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: شَهِدْنَا بِنْتًا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ عَلَى القَبْرِ، قَالَ: فَرَأَيْتُ عَيْنَيْهِ تَدْمَعَانِ، قَالَ: فَقَالَ: هَلْ مِنْكُمْ رَجُلٌ لَمْ يُقَارِفِ اللَّيْلَةَ؟ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: أَنَا، قَالَ: فَانْزِلْ قَالَ: فَنَزَلَ فِي قَبْرِهَا

ہلال بن علی سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی کے جنازے میں شریک ہوئے اور رسول اللہ ﷺ قبر پر بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے دیکھا کہ آپ کی مبارک آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ آپ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی ایسا ہے جو آج رات اپنی بیوی کے پاس نہ گیا ہو؟ حضرت ابوطلحہ نے عرض کی: میں ہوں۔ فرمایا تو اُتارو۔ چنانچہ انہوں نے اُسے قبر میں اُتارا۔

1286 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: تُوُفِّيَتْ ابْنَةٌ لِعُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِمَكَّةَ، وَجِئْنَا لِنَشْهَدَهَا وَحَضَرَهَا ابْنُ عُمَرَ، وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، وَإِنِّي لَجَالِسٌ بَيْنَهُمَا - أَوْ قَالَ: جَلَسْتُ إِلَى أَحَدِهِمَا، ثُمَّ جَاءَ الآخَرُ فَجَلَسَ إِلَى جَنْبِي - فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لِعَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ: أَلاَ تَنْهَى عَنِ البُكَاءِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ المَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ.

عبداللہ بن عبید اللہ بن ابوملیکہ سے مروی ہے کہ مکہ مکرمہ میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک بیٹا وفات پا گیا تو ہم جنازے میں شامل ہوئے اور حضرت ابنِ عمر و حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی۔ میں اِن دونوں کے درمیان بیٹھا یا فرمایا کہ دونوں میں سے ایک کے پاس بیٹھا اور پھر دوسرے صاحب تشریف لے آئے اور میرے برابر میں بیٹھ گئے۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے حضرت عمرو بن عثمان سے کہا کہ آپ رونے سے کیوں نہیں روکتے حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ میت کو گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا

-1285 انظر الحدیث: 1342

-1286 صحیح مسلم: 2146، سنن نسائی: 1857

ہے۔

1287 - فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: قَدْ كَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ بَعْضَ ذَٰلِكَ، ثُمَّ حَدَّثَ، قَالَ: صَدَرْتُ مَعَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ مَكَّةَ، حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ إِذَا هُوَ بِرَكْبٍ تَحْتَ ظِلِّ سَمُرَةٍ فَقَالَ: اذْهَبْ، فَانْظُرْ مَنْ هَؤُلَاءِ الرَّكْبُ، قَالَ: فَنَظَرْتُ فَإِذَا صُهَيْبٌ، فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: ادْعُهُ لِي، فَرَجَعْتُ إِلَى صُهَيْبٍ فَقُلْتُ: ارْتَحِلْ فَالْحَقْ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، فَلَمَّا أُصِيبَ عُمَرُ دَخَلَ صُهَيْبٌ يَبْكِي يَقُولُ: وَا أَخَاهُ وَا صَاحِبَاهُ، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: يَا صُهَيْبُ، أَتَبْكِي عَلَيَّ، وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ،

حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی یہی فرمایا کرتے۔ پھر حدیث بیان کی کہ میں حضرت عمر کے ساتھ مکّہ مکرمہ سے واپس آ رہا تھا۔ جب ہم بیداء کے مقام پر پہنچے تو وہاں درخت کے سائے میں ایک سوار تھا۔ فرمایا: جا کر دیکھو کہ یہ سوار کون ہے میں نے دیکھا تو وہ حضرت صُہیب تھے۔ میں نے آپ کو بتایا تو فرمایا: اُنہیں میرے پاس لاؤ۔ میں حضرت صُہیب کی جانب گیا اور چلنے کے لیے کہا۔ وہ امیر المومنین سے ملے۔ جب حضرت عمر کو زخمی کیا گیا تو حضرت صُہیب آئے روتے اور کہتے: ہائے بھائی، ہائے ساتھی۔ حضرت عمر نے کہا اے صُہیب! کیا مجھ پر روتے ہو؟ حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میّت کو اُس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔

1288 - قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، ذَكَرْتُ ذَٰلِكَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فَقَالَتْ: رَحِمَ اللَّهُ عُمَرَ، وَاللَّهِ مَا حَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ لَيُعَذِّبُ الْمُؤْمِنَ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ. وَلَكِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ لَيَزِيدُ الْكَافِرَ عَذَابًا بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ. وَقَالَتْ: حَسْبُكُمُ الْقُرْآنُ: (وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى) (الانعام: 164) قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: عِنْدَ ذَٰلِكَ وَاللَّهُ هُوَ أَضْحَكَ وَأَبْكَى قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: وَاللَّهِ مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا شَيْئًا

حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ جب حضرت عمر وصال فرما گئے تو اِس بات کا میں نے حضرت عائشہ سے ذکر کیا۔ انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ عمر پر رحم فرمائے۔ خدا کی قسم، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ مومن کو اُس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب دے گا بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ کافر کے عذاب میں اُس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے اضافہ فرما دیتا ہے اور فرمایا کہ تمہارے لیے قرآن مجید کافی ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گی (پارہ ۸، الانعام: ۱۶۴) اُس وقت حضرت ابنِ عباس نے فرمایا کہ

-1287 انظر الحدیث: 1292,1290، صحیح مسلم: 2144,2143

-1288 انظر الحدیث: 3978,1289، راجع الحدیث: 1287

اللہ تعالیٰ ہی ہنساتا اور رُلاتا ہے۔ ابن ابوملیکہ کا بیان ہے کہ خدا کی قسم حضرت ابنِ عمر نے کچھ بھی نہیں کہا۔

1289 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا: سَمِعَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: إِنَّمَا مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى يَهُودِيَّةٍ يَبْكِي عَلَيْهَا أَهْلُهَا، فَقَالَ: إِنَّهُمْ لَيَبْكُونَ عَلَيْهَا وَإِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِي قَبْرِهَا

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، عبداللہ بن ابوبکر، اِن کے والدِ ماجد عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے مروی ہے کہ انہوں نے سُنا کہ نبی کریم ﷺ کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ایک یہودی عورت کے پاس سے گزرے جس پر اُس کے گھر والے رو رہے تھے۔ فرمایا کہ یہ اس پر رو رہے ہیں اور اِسے اِس کی قبر میں عذاب دیا جارہا ہے۔

1290 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ وَهُوَ الشَّيْبَانِيُّ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: لَمَّا أُصِيبَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَعَلَ صُهَيْبٌ يَقُولُ: وَا أَخَاهُ، فَقَالَ عُمَرُ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ

اسماعیل بن خلیل، علی بن مُسہر، ابواسحاق شیبانی، ابوبُردہ سے مروی ہے کہ اِن کے والدِ محترم نے فرمایا: جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو زخمی کیا گیا تو حضرت صُہیب چلا اُٹھے: ہائے بھائی! حضرت عمر نے فرمایا: کیا آپ نہیں جانتے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ زندوں کے رونے کی وجہ سے میّت کو عذاب دیا جاتا ہے۔

33- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ النِّيَاحَةِ عَلَى المَيِّتِ

میّت پر نوحہ کرنے کی کراہت

وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: دَعْهُنَّ يَبْكِينَ عَلَى أَبِي سُلَيْمَانَ مَا لَمْ يَكُنْ نَقْعٌ أَوْ لَقْلَقَةٌ وَالنَّقْعُ: التُّرَابُ عَلَى الرَّأْسِ، وَاللَّقْلَقَةُ: الصَّوْتُ"

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ انہیں چھوڑو، کہ یہ ابوسلیمان پر روتی رہیں جب تک سر پر مٹی نہ پڑے اور آواز بند نہ ہو نَقْعٌ سر پر مٹی لَقْلَقَةٌ سے آواز مراد ہے۔

1291 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ

حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ

1289- راجع الحدیث:1288' صحیح مسلم:2153' سنن ترمذی:1006' سنن نسائی:1855

1290- راجع الحدیث:1287' صحیح مسلم:2144,2143

1291- صحیح مسلم:2156,2155,2154

عُبَيْدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ كَذِبًا عَلَيَّ لَيْسَ كَكَذِبٍ عَلَى أَحَدٍ، مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا، فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ نِيحَ عَلَيْهِ يُعَذَّبُ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ

میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا: مجھ پر جھوٹ باندھنا اُس طرح نہیں جیسا کسی اور پر جھوٹ باندھنا۔ جو میرے بارے میں جان بوجھ کر جھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالے۔ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ بھی فرماتے ہوئے سُنا: جو کسی پر نوحہ کرے تو اُس کو عذاب دیا جاتا ہے جس پر نوحہ کیا گیا۔

1292 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ تَابَعَهُ عَبْدُ الْأَعْلَى، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ وَقَالَ آدَمُ: عَنْ شُعْبَةَ: الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ عَلَيْهِ

عبدان، اِن کے والدِ ماجد، شعبہ، قتادہ، سعید بن مسیب، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے والدِ ماجد سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میت کو اُس کی قبر میں اُس نوحہ کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے جو اُس پر کیا گیا۔ متابعت کی اِس کی عبدالاعلیٰ، یزید بن زُریع، سعید نے قتادہ سے اور آدم نے شعبہ سے مروی کی میت کو زندے کی چیخ پکار کے سبب عذاب دیا جاتا ہے۔

34- باب

میت پر فرشتوں کا سایہ فگن ہونا

1293 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: جِيءَ بِأَبِي يَوْمَ أُحُدٍ قَدْ مُثِّلَ بِهِ، حَتَّى وُضِعَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ سُجِّيَ ثَوْبًا، فَذَهَبْتُ أُرِيدُ أَنْ أَكْشِفَ عَنْهُ، فَنَهَانِي قَوْمِي، ثُمَّ ذَهَبْتُ أَكْشِفُ عَنْهُ، فَنَهَانِي قَوْمِي، فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُفِعَ، فَسَمِعَ صَوْتَ صَائِحَةٍ، فَقَالَ: مَنْ هَذِهِ؟ فَقَالُوا: ابْنَةُ عَمْرٍو - أَوْ أُخْتُ عَمْرٍو - قَالَ: فَلِمَ تَبْكِي؟ أَوْ لاَ تَبْكِي، فَمَا زَالَتِ الْمَلاَئِكَةُ تُظِلُّهُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ غزوۂ اُحد کے دن جب میرے والدِ محترم کی لاش لائی گئی تو اُن کا مُثلہ کر دیا گیا تھا۔ حتیٰ کہ انہیں رسول اللہ ﷺ کے سامنے رکھا گیا اور کپڑے سے ڈھانپ دیا گیا۔ میں کھول کر دیکھنے گیا تو میری قوم نے مجھے منع کیا۔ دوبارہ کھول کر دیکھنے کے لیے گیا تب بھی میری قوم نے مجھے روکا۔ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا تو کپڑا اٹھا دیا گیا۔ آپ نے چیخنے والی کی آواز سُنی تو فرمایا: یہ کون ہے۔ لوگوں نے عرض کی کہ عمرو کی بیٹی یا اُس کی بہن ہے۔ فرمایا کہ کیوں روتی ہو یا فرمایا کہ مت روؤ کیونکہ

1292- راجع الحدیث: 1287' صحیح مسلم: 2140' سنن نسائی: 1852' سنن ابن ماجہ: 1953

1293- انظر الحدیث: 6304,1244' سنن نسائی: 1844

بِأَجْنِحَتِهَا حَتَّى رُفِعَ

اُٹھائے جانے تک فرشتے مسلسل اپنے پروں سے اِن پر سایہ فگن رہیں گے۔

35- بَابٌ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ شَقَّ الْجُيُوبَ

وہ ہم سے نہیں جس نے گریبان چیرا

1294 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا زُبَيْدٌ الْيَامِيُّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَطَمَ الْخُدُودَ، وَشَقَّ الْجُيُوبَ، وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ

ابو نُعیم، سفیان، زُبید الیامی، ابراہیم، مسروق، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو منہ پیٹے، گریبان پھاڑے اور دورِ جاہلیت جیسا واویلا کرے وہ ہم میں سے نہیں۔

36- بَابُ رِثَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْدَ ابْنَ خَوْلَةَ

نبی کریم ﷺ نے حضرت سعد بن خولہ کا افسوس کیا

1295 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ وَجَعٍ اشْتَدَّ بِي، فَقُلْتُ: إِنِّي قَدْ بَلَغَ بِي مِنَ الْوَجَعِ وَأَنَا ذُو مَالٍ، وَلَا يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَةٌ، أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِي؟ قَالَ: لَا فَقُلْتُ: بِالشَّطْرِ؟ فَقَالَ: لَا ثُمَّ قَالَ: الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَبِيرٌ - أَوْ كَثِيرٌ - إِنَّكَ أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ، خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ، وَإِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أُجِرْتَ بِهَا، حَتَّى مَا تَجْعَلُ فِي فِي امْرَأَتِكَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أُخَلَّفُ بَعْدَ أَصْحَابِي؟ قَالَ: إِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا صَالِحًا إِلَّا ازْدَدْتَ بِهِ دَرَجَةً وَرِفْعَةً، ثُمَّ لَعَلَّكَ أَنْ تُخَلَّفَ حَتَّى

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے جب کہ میرے مرض نے شدت پکڑ لی تھی۔ میں نے عرض کی کہ میں شدید بیمار ہوں، میرے پاس کافی مال ہے اور ایک لڑکی کے علاوہ میرا کوئی وارث نہیں۔ کیا میں اپنا دو تہائی مال خیرات کردوں؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ میں نے عرض کی: نصف؟ فرمایا کہ نہیں۔ عرض کی کہ تہائی؟ فرمایا کہ تہائی بھی زیادہ ہے۔ تم اگر اپنے وارثوں کو غنی چھوڑ دو تو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ محتاج رہیں اور لوگوں سے مانگتے پھریں۔ تم اللہ کی رضا کے لیے جو بھی خرچ کرو گے اُس کا ثواب ملے گا حتیٰ کہ جو کچھ اپنی بیوی کے منہ میں لقمہ ڈالو گے۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں اپنے ساتھیوں سے پیچھے چھوڑ دیا جاؤں گا؟ فرمایا کہ تم پیچھے نہیں چھوڑے جاؤ

1294- انظر الحدیث: 3519,1298,1297 سنن ترمذی: 999 سنن نسائی: 1861 سنن ابن ماجہ: 1584

1295- راجع الحدیث: 56

يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ، وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ. اللّٰهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ، وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ. لَكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ ابْنُ خَوْلَةَ يَرْثِي لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ

گے بلکہ کتنے ہی خیر و بھلائی کے کام کرو گے جن سے مرتبہ اور مقام میں اضافہ ہوگا۔ اگر شاید پیچھے چھوڑ بھی دیئے جاتے تو لوگ تم سے فائدہ حاصل کرتے اور کچھ لوگوں کو نقصان پہنچتا۔ اے اللہ! میرے صحابہ کی ہجرت کو مکمل فرما اور انہیں واپس نہ لوٹا۔ لیکن سعد بن خولہ کا صدمہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کا افسوس کیا کیونکہ وہ مکہ مکرمہ میں ہی وفات پا گئے تھے۔

37- بَابُ مَا يُنْهَى مِنَ الْحَلْقِ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ

مصیبت کے وقت بال نوچنے سے منع فرمایا گیا ہے

1296- وَقَالَ الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جَابِرٍ: أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُخَيْمِرَةَ حَدَّثَهُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ بْنُ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: وَجِعَ أَبُو مُوسَى وَجَعًا شَدِيدًا، فَغُشِيَ عَلَيْهِ وَرَأْسُهُ فِي حَجْرِ امْرَأَةٍ مِنْ أَهْلِهِ، فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَرُدَّ عَلَيْهَا شَيْئًا، فَلَمَّا أَفَاقَ، قَالَ: أَنَا بَرِيءٌ مِمَّنْ بَرِءَ مِنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَرِءَ مِنَ الصَّالِقَةِ وَالْحَالِقَةِ وَالشَّاقَّةِ

حکم بن موسیٰ، یحییٰ بن حمزہ، عبدالرحمٰن بن جابر، قاسم بن مُخیمرہ، ابوبُردہ بن ابوموسیٰ سے مروی ہے کہ حضرت ابوموسیٰ کی بیماری واپس لوٹ آئی اور اُن پر غشی طاری ہوگی۔ اُن کا سر گھر کی کسی عورت کی گود میں تھا۔ یہ اُسے منع نہیں کر سکتے تھے۔ جب افاقہ ہوا تو فرمایا کہ اُس کام سے میں بھی بری ہوں جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بری تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چیخنے والی، بال نوچنے والی اور سر پیٹنے والی سے بیزار تھے۔

38- بَابٌ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ

جو رخساروں کو پیٹے وہ ہم میں سے نہیں

1297- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ

محمد بن بشار، عبدالرحمٰن، سفیان، اعمش، عبداللہ بن مُرّہ، مسروق، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو رخسار پیٹے، گریبان پھاڑے اور زمانہ جاہلیت کی طرح واویلہ

1296- صحیح مسلم: 283

1297- راجع الحدیث: 1294، صحیح مسلم: 282,281، سنن نسائی: 1859، سنن ابن ماجہ: 1584

مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ وَشَقَّ الْجُيُوبَ، وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ

کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

39- بَابُ مَا يُنْهَى مِنَ الْوَيْلِ وَدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ

مصیبت کے وقت چیخنے چلّانے اور زمانہ جاہلیت کی طرح شور مچانے سے منع فرمایا گیا ہے

1298 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ، وَشَقَّ الْجُيُوبَ، وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ

مسروق نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو رخسارے پیٹے گریبان پھاڑے اور زمانہ جاہلیت کی طرح واویلہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

40- بَابُ مَنْ جَلَسَ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ يُعْرَفُ فِيهِ الْحُزْنُ

جو مصیبت کے وقت اِس طرح بیٹھے کہ غم ظاہر ہو

1299 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى، قَالَ: أَخْبَرَتْنِي عَمْرَةُ، قَالَتْ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمَّا جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلُ ابْنِ حَارِثَةَ، وَجَعْفَرٍ، وَابْنِ رَوَاحَةَ جَلَسَ يُعْرَفُ فِيهِ الْحُزْنُ وَأَنَا أَنْظُرُ مِنْ صَائِرِ الْبَابِ شَقِّ الْبَابِ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ وَذَكَرَ بُكَاءَهُنَّ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَنْهَاهُنَّ، فَذَهَبَ، ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ، لَمْ يُطِعْنَهُ، فَقَالَ: انْهَهُنَّ فَأَتَاهُ الثَّالِثَةَ، قَالَ: وَاللَّهِ لَقَدْ غَلَبْنَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَزَعَمَتْ أَنَّهُ قَالَ: فَاحْثُ فِي أَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ فَقُلْتُ: أَرْغَمَ اللَّهُ أَنْفَكَ، لَمْ تَفْعَلْ مَا أَمَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَمْ تَتْرُكْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ

عمرہ سے مروی ہے کہ میں نے سُنا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: جب نبی کریم ﷺ تک ابن حارثہ، جعفر اور ابنِ رواحہ کے شہید ہونے کی اطلاع ہوئی تو آپ غم زدہ ہو کر بیٹھ گئے اور میں دروازے کی جھری (دراڑوں) سے دیکھ رہی تھی۔ ایک شخص نے آکر عرض کی کہ حضرت جعفر کی عورتیں رو رہی ہیں۔ آپ نے حکم دیا کہ انہیں منع کر دو۔ وہ جا کر دوبارہ خدمت اقدس میں حاضر ہوا کہ وہ نہیں مانتیں۔ فرمایا کہ انہیں منع کر دو تیسری مرتبہ حاضر خدمت ہو کر عرض کی کہ یا رسول اللہ! خدا کی قسم وہ ہم پر غالب آگئیں۔ فرمایا کہ اُن کے منہ میں مٹی جھونک دو۔ میں نے کہا: اللہ تیری ناک خاک آلودہ کرے، تو نے وہ بات نہ مانی جو رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمائی پھر بھی تو نے رسول

1298- راجع الحدیث: 1297,8294

1299- انظر الحدیث: 4263,1305 صحیح مسلم: 2159,2158 سنن ابو داؤد: 3122 سنن نسائی: 1846

الْعَنَاء

1300 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الأَحْوَلُ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَنَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا حِينَ قُتِلَ القُرَّاءُ، فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَزِنَ حُزْنًا قَطُّ أَشَدَّ مِنْهُ

اللہ ﷺ کو ان کی کیفیت میں نہ رہنے دیا۔

عمرو بن علی، محمد بن فضیل، عاصم الاحول سے مروی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب قاریوں کو شہید کیا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے ایک ماہ تک قنوت پڑھی۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اِس موقع سے زیادہ رنجیدہ کبھی نہیں دیکھا۔

41- بَابُ مَنْ لَمْ يُظْهِرْ حُزْنَهُ عِنْدَ المُصِيبَةِ

جو مصیبت پر اپنے غم کا اظہار نہ کرے

وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ القُرَظِيُّ: " الجَزَعُ: القَوْلُ السَّيِّئُ وَالظَّنُّ السَّيِّئُ "، وَقَالَ يَعْقُوبُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: (إِنَّمَا أَشْكُو بَثِّي وَحُزْنِي إِلَى اللَّهِ) (يوسف: 86)

محمد بن کعب قرظی نے فرمایا کہ جزع وفزع سے مراد بری باتیں کہنا اور بُرے خیال جمانا ہے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہا: ترجمہ کنز الایمان: کہا میں تو اپنی پریشانی اور غم کی فریاد اللہ ہی سے کرتا ہوں (پارہ ۱۳، یوسف:۸۶)

1301 - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الحَكَمِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: اشْتَكَى ابْنٌ لِأَبِي طَلْحَةَ، قَالَ: فَمَاتَ، وَأَبُو طَلْحَةَ خَارِجٌ فَلَمَّا رَأَتِ امْرَأَتُهُ أَنَّهُ قَدْ مَاتَ هَيَّأَتْ شَيْئًا، وَنَحَّتْهُ فِي جَانِبِ البَيْتِ، فَلَمَّا جَاءَ أَبُو طَلْحَةَ قَالَ: كَيْفَ الغُلاَمُ، قَالَتْ: قَدْ هَدَأَتْ نَفْسُهُ، وَأَرْجُو أَنْ يَكُونَ قَدِ اسْتَرَاحَ، وَظَنَّ أَبُو طَلْحَةَ أَنَّهَا صَادِقَةٌ، قَالَ: فَبَاتَ، فَلَمَّا أَصْبَحَ اغْتَسَلَ، فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ أَعْلَمَتْهُ أَنَّهُ قَدْ مَاتَ، فَصَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ أَخْبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا كَانَ مِنْهُمَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ

اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ حضرت ابوطلحہ کا بیٹا بیمار تھا تو وفات پا گیا اور حضرت ابوطلحہ باہر گئے ہوئے تھے۔ جب اُن کی زوجہ نے دیکھا کہ یہ فوت ہوگیا ہے تو کفنا کر گھر کے ایک حصے میں رکھ دیا۔ جب حضرت ابوطلحہ واپس آئے تو کہا: بیٹا کیسا ہے؟ عرض کی کہ وہ سکون سے ہے اور مجھے اُمید ہے کہ راحت پا گیا حضرت ابوطلحہ یہی سمجھے۔ رات گزاری اور صبح کو غسل کر کے باہر جانے کا قصد کیا تو خبر دی گئی کہ وہ فوت ہوگیا ہے۔ پس نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر نبی کریم ﷺ کو بتایا جو دونوں کے درمیان معاملہ ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شاید اللہ تعالیٰ تم دونوں کی رات کو مبارک کرے۔ ایک انصاری نے کہا: میں نے

1300- راجع الحديث: 1002,1001

يُبَارِكَ لَكُمَا فِي لَيْلَتِكُمَا قَالَ سُفْيَانُ: فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ: فَرَأَيْتُ لَهُمَا تِسْعَةَ أَوْلاَدٍ كُلُّهُمْ قَدْ قَرَأَ القُرْآنَ

دیکھا کہ ان کے گھر نو لڑکے پیدا ہوئے اور سب سے سب قرآنِ مجید کے قاری تھے۔

42-بَابُ الصَّبْرِ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الأُولَى

وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: نِعْمَ العِدْلاَنِ، وَنِعْمَ العِلاَوَةُ: (الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ قَالُوا: إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ أُولَئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ، وَأُولَئِكَ هُمُ المُهْتَدُونَ) (البقرة: 157) وَقَوْلُهُ تَعَالَى: (وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلاَةِ، وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى الخَاشِعِينَ) (البقرة:45)

صبر وہ ہے جو مصیبت پیش آتے وقت ہو

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اچھا انصاف کرنے والے اور اچھے لوگ وہ ہیں کہ جب انہیں صدمہ پہنچے تو کہتے ہیں کہ (بے شک ہم اللہ کے لیے ہیں اور بے شک ہم اُسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ یہی ہیں جن پر اپنے رب کی طرف سے مہربانی اور رحمت ہے اور یہی راہ یافتہ ہیں) (۲:۱۵۷) اور ارشادِ ربانی ہے: (صبر اور نماز سے مدد حاصل کرو اور یہ بڑی بھاری ہے مگر ڈر والوں پر نہیں) (۲:۴۵)

1302 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ ثَابِتٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الأُولَى

محمد بن بشار، غندر، شعبہ، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: صبر مصیبت کے شروع میں ہوتا ہے۔

43-بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّا بِكَ لَمَحْزُونُونَ

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَدْمَعُ العَيْنُ، وَيَحْزَنُ القَلْبُ

نبی کریم ﷺ کا فرمان کہ بے شک ہم تیرے غم میں رنجیدہ ہیں

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آنکھ بہتی ہے اور دل غمگین ہے۔

1303 - حَدَّثَنَا الحَسَنُ بْنُ عَبْدِ العَزِيزِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، حَدَّثَنَا قُرَيْشٌ هُوَ ابْنُ حَيَّانَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ

ثابت سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ابوسیف لوہار کے پاس تشریف لے گئے جو حضرت ابراہیم کی دایا

1302- راجع الحدیث: 1252' صحیح مسلم: 2137,2136' سنن ابوداؤد: 3124' سنن ترمذی: 988' سنن نسائی: 1868

عَنْهُ قَالَ: دَخَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَبِي سَيْفٍ الْقَيْنِ، وَكَانَ ظِئْرًا لِإِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِبْرَاهِيمَ، فَقَبَّلَهُ، وَشَمَّهُ، ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَيْهِ بَعْدَ ذَلِكَ وَإِبْرَاهِيمُ يَجُودُ بِنَفْسِهِ، فَجَعَلَتْ عَيْنَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَذْرِفَانِ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: وَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ: يَا ابْنَ عَوْفٍ إِنَّهَا رَحْمَةٌ، ثُمَّ أَتْبَعَهَا بِأُخْرَى، فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الْعَيْنَ تَدْمَعُ، وَالْقَلْبَ يَحْزَنُ، وَلَا نَقُولُ إِلَّا مَا يَرْضَى رَبُّنَا، وَإِنَّا بِفِرَاقِكَ يَا إِبْرَاهِيمُ لَمَحْزُونُونَ رَوَاهُ مُوسَى، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کا شوہر تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابراہیم کو لے کر بوسہ دیا اور سونگھا۔ اس کے بعد آپ دوبارہ تشریف لے گئے اور حضرت ابراہیم کا دم آخر تھا۔ رسول اللہ ﷺ کی مبارک آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے آپ سے کہا: یا رسول اللہ! آپ بھی۔ فرمایا کہ اے ابنِ عوف! یہ رحمت ہے پھر دوسری مرتبہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بے شک آنکھ روتی ہے اور دل غمگین ہے اور ہم نہیں کہتے مگر جو ہمارے رب کو راضی کرے اور اے ابراہیم! ہم تیرے فراق میں مغموم ہیں۔ مروی کیا اسے موسیٰ، سلیمان بن مغیرہ، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے۔

44- بَابُ الْبُكَاءِ عِنْدَ الْمَرِيضِ

بیمار کے پاس رونا

1304 - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ، عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اشْتَكَى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ شَكْوَى لَهُ، فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، وَسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ فَوَجَدَهُ فِي غَاشِيَةِ أَهْلِهِ، فَقَالَ: قَدْ قَضَى قَالُوا: لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَبَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا رَأَى الْقَوْمُ بُكَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَوْا، فَقَالَ: أَلَا تَسْمَعُونَ إِنَّ اللَّهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ، وَلَا بِحُزْنِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ علیل ہوئے تو نبی کریم ﷺ اُن کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے اور ساتھ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم تھے۔ جب اندر داخل ہوئے تو ان کے چاروں طرف گھر والوں کو پایا۔ فرمایا: کیا وفات پا گئے؟ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! نہیں۔ نبی کریم ﷺ رونے لگے۔ جب لوگوں نے نبی کریم ﷺ کو روتے ہوئے دیکھا تو وہ بھی رونے لگے۔ فرمایا: سنتے ہو، بے شک اللہ تعالیٰ آنکھ کے رونے اور دل کے غمگین ہونے پر عذاب

1304- صحیح مسلم:2134

الْقَلْبِ، وَلٰكِنْ يُعَذِّبُ بِهٰذَا - وَأَشَارَ إِلَى لِسَانِهِ - أَوْ يَرْحَمُ، وَإِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ وَكَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: يَضْرِبُ فِيهِ بِالْعَصَا، وَيَرْمِي بِالْحِجَارَةِ وَيَحْثِي بِالتُّرَابِ

نہیں دیتا بلکہ اس کی وجہ سے عذاب دیتا ہے۔ اور زبان کی طرف اشارہ کیا یا رحم فرماتا ہے اور بے شک میّت کو اُس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو لاٹھی اور پتھر سے مارتے اور منہ میں مٹی ڈال دیتے۔

45-بَابُ مَا يُنْهٰى مِنَ النَّوْحِ وَالْبُكَاءِ وَالزَّجْرِ عَنْ ذٰلِكَ

نوحہ کرنے چلّانے کی ممانعت اور اُس پر زجر و توبیخ کرنا

1305 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوْشَبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَتْنِي عَمْرَةُ، قَالَتْ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، تَقُولُ: لَمَّا جَاءَ قَتْلُ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ، وَجَعْفَرٍ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ جَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَفُ فِيهِ الْحُزْنُ، وَأَنَا أَطَّلِعُ مِنْ شَقِّ الْبَابِ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ وَذَكَرَ بُكَاءَهُنَّ، فَأَمَرَهُ بِأَنْ يَنْهَاهُنَّ، فَذَهَبَ الرَّجُلُ، ثُمَّ أَتَى، فَقَالَ: قَدْ نَهَيْتُهُنَّ، وَذَكَرَ أَنَّهُنَّ لَمْ يُطِعْنَهُ، فَأَمَرَهُ الثَّانِيَةَ أَنْ يَنْهَاهُنَّ، فَذَهَبَ ثُمَّ أَتَى، فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَقَدْ غَلَبْنَنِي - أَوْ غَلَبْنَنَا، الشَّكُّ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوْشَبٍ - فَزَعَمَتْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَاحْثُ فِي أَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ فَقُلْتُ: أَرْغَمَ اللّٰهُ أَنْفَكَ، فَوَاللّٰهِ مَا أَنْتَ بِفَاعِلٍ، وَمَا تَرَكْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَنَاءِ

عمرہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سُنا: جب زید بن حارثہ، جعفر اور عبداللہ بن رواحہ کے شہید ہو جانے کی اطلاع پہنچی تو نبی کریم ﷺ غمگین ہو کر بیٹھ گئے اور مجھے دروازے کی جِھریوں سے معلوم ہوا۔ ایک شخص نے آ کر عرض کی کہ یا رسول اللہ! حضرت جعفر کی عورتیں رو رہی ہیں۔ آپ نے اُنہیں منع کرنے کا حکم فرمایا۔ وہ گیا اور پھر حاضر خدمت ہو کر عرض کی: اُنہیں روکا لیکن وہ نہیں مانتیں۔ آپ نے دوبارہ حکم دیا کہ اُنہیں منع کرو۔ وہ گیا اور پھر حاضر خدمت ہو کر عرض کی: خدا کی قسم، وہ مجھ پر یا ہم پر غالب آگئیں یہ شک محمد بن حوشب کو ہے۔ میرے خیال میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اُن کے منہ میں مٹی جھونک دو۔ میں نے کہا: اللہ تیری ناک خاک آلود کرے، خدا کی قسم، تو یہ کام کرنے والا نہیں لیکن تو نے رسول اللہ ﷺ کو غم پہنچانا نہ چھوڑا۔

1306 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ،

محمد بن سیرین سے مروی ہے کہ حضرت اُمِ عطیہ

1305- راجع الحدیث:1299

1306- انظر الحدیث:7215,4892' صحیح مسلم:2160' سنن نسائی:4191

حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: أَخَذَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْبَيْعَةِ أَنْ لَا نَنُوحَ، فَمَا وَفَتْ مِنَّا امْرَأَةٌ غَيْرَ خَمْسِ نِسْوَةٍ: أُمِّ سُلَيْمٍ، وَأُمِّ الْعَلَاءِ، وَابْنَةِ أَبِي سَبْرَةَ امْرَأَةِ مُعَاذٍ، وَامْرَأَتَيْنِ - أَوِ ابْنَةِ أَبِي سَبْرَةَ، وَامْرَأَةِ مُعَاذٍ وَامْرَأَةٍ أُخْرَى -

رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے ہم سے بیعت کے وقت عہد لیا تھا کہ ہم نوحہ نہ کریں۔ ہم میں سے کسی نے یہ بات پیشِ نظر نہ رکھی سوائے پانچ عورتوں کے یعنی: اُمِّ سُلیم، اُمّ العلاء، ابوسبرہ کی بیٹی اور معاذ کی بیوی اور باقی دو عورتوں ابنت ابوسبرہ جو معاذ کی بیوی تھیں اور ایک دوسری عورت۔

46- بَابُ الْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ

جنازے کے لیے کھڑا ہونا

1307 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ، فَقُومُوا حَتَّى تُخَلِّفَكُمْ قَالَ سُفْيَانُ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَادَ الْحُمَيْدِيُّ: حَتَّى تُخَلِّفَكُمْ أَوْ تُوضَعَ

علی بن عبداللہ، سفیان، زہری، سالم، ان کے والدِ ماجد، حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ حتیٰ کہ وہ تم سے دُور چلا جائے۔ سفیان، زہری، سالم، اِن کے والد ماجد حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ بقول حُمیدی نبی کریم ﷺ نے فرمایا: حتیٰ کہ تمہیں چھوڑ جائے یا جنازہ رکھ دیا جائے۔

47- بَابٌ: مَتَى يَقْعُدُ إِذَا قَامَ لِلْجَنَازَةِ؟

جب جنازے کے لیے کھڑا ہو تو کب بیٹھے!

1308 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ جَنَازَةً، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَاشِيًا مَعَهَا، فَلْيَقُمْ حَتَّى يُخَلِّفَهَا أَوْ تُخَلِّفَهُ أَوْ تُوضَعَ مِنْ قَبْلِ أَنْ تُخَلِّفَهُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی جنازہ دیکھے اور اُس کے ساتھ نہ جانا چاہے تو کھڑا ہو جائے حتیٰ کہ وہ آگے یا پیچھے چلا جائے یا آگے جانے سے پہلے رکھ دیا جائے۔

1307- انظر الحدیث: 1308، صحیح مسلم: 2216,2214، سنن ابو داؤد: 3172، سنن ترمذی: 1042، سنن ابن ماجہ: 1542

1308- راجع الحدیث: 1307

1309 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كُنَّا فِي جَنَازَةٍ فَأَخَذَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِيَدِ مَرْوَانَ فَجَلَسَا قَبْلَ أَنْ تُوضَعَ، فَجَاءَ أَبُو سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَخَذَ بِيَدِ مَرْوَانَ فَقَالَ: قُمْ فَوَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمَ هَذَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ صَدَقَ

سعید مقبری نے اپنے والدِ ماجد سے روایت کی ہے کہ ہم ایک جنازے میں تھے تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مروان کا ہاتھ پکڑا اور جنازہ رکھے جانے سے پہلے بیٹھ گئے۔ پس حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لے آئے اور مروان کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: خدا کی قسم تم یہ جانتے ہو کہ بے شک نبی کریم ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔ پس حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ انہوں نے سچ فرمایا ہے۔

48-بَابٌ: مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً، فَلاَ يَقْعُدُ حَتَّى تُوضَعَ عَنْ مَنَاكِبِ الرِّجَالِ، فَإِنْ قَعَدَ أُمِرَ بِالقِيَامِ

جو جنازے کے ساتھ جائے وہ نہ بیٹھے حتیٰ کہ اُسے لوگوں کے کندھوں سے اُتار کر رکھ دیا جائے، اگر بیٹھ گیا تو کھڑے ہونے کو کہا جائے

1310 - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا، فَمَنْ تَبِعَهَا فَلاَ يَقْعُدْ حَتَّى تُوضَعَ

مسلم بن ابراہیم، ہشام، یحییٰ، ابوسلمہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ۔ جو ساتھ جائے تو نہ بیٹھے حتیٰ کہ اُسے رکھ دیا جائے۔

49-بَابُ مَنْ قَامَ لِجَنَازَةِ يَهُودِيٍّ

جو یہودی کے جنازے کے لیے کھڑا ہو

1311 - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مِقْسَمٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مَرَّ بِنَا جَنَازَةٌ، فَقَامَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْنَا بِهِ، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا جِنَازَةُ يَهُودِيٍّ، قَالَ: إِذَا رَأَيْتُمُ الْجِنَازَةَ، فَقُومُوا

عُبید اللہ بن مقسم سے مروی ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ہمارے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو نبی کریم ﷺ کھڑے ہو گئے اور آپ کے ساتھ ہم بھی۔ ہم نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! یہ تو یہودی کا جنازہ ہے فرمایا کہ جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جایا کرو۔

1309- انظر الحدیث: 1310

1310- راجع الحدیث: 1309، صحیح مسلم: 2218، سنن ترمذی: 1043، سنن نسائی: 1913,1916,1917

1311- صحیح مسلم: 2219، سنن ابوداؤد: 3174، سنن نسائی: 1921

1312 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: كَانَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ وَقَيْسُ بْنُ سَعْدٍ قَاعِدَيْنِ بِالْقَادِسِيَّةِ، فَمَرُّوا عَلَيْهِمَا بِجَنَازَةٍ فَقَامَا. فَقِيلَ لَهُمَا إِنَّهَا مِنْ أَهْلِ الأَرْضِ أَيْ مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ، فَقَالاَ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتْ بِهِ جِنَازَةٌ فَقَامَ، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّهَا جِنَازَةُ يَهُودِيٍّ، فَقَالَ: أَلَيْسَتْ نَفْسًا

عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ سے مروی ہے کہ حضرت سہل بن حنیف اور حضرت قیس بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہما قادسیہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اُن کے پاس سے ایک جنازہ گزرا۔ دونوں کھڑے ہوگئے۔ اُن سے کہا گیا کہ یہ تو یہاں کے ذمّی کافر کا ہے۔ دونوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے پاس سے جنازہ گزرا تو آپ کھڑے ہوگئے۔ عرض کی گئی کہ یہ تو یہودی کا جنازہ ہے۔ فرمایا کہ یہ آدمی نہیں؟

1313 - وَقَالَ أَبُو حَمْزَةَ عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: كُنْتُ مَعَ قَيْسٍ، وَسَهْلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، فَقَالاَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَقَالَ زَكَرِيَّاءُ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، كَانَ أَبُو مَسْعُودٍ وَقَيْسٌ: يَقُومَانِ لِلْجَنَازَةِ

ابوحمزہ اعمش، عمرو، ابن ابولیلیٰ سے مروی ہے کہ میں حضرت قیس اور حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ تھا۔ دونوں نے فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے۔ زکریا، شعبی، ابنِ ابولیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت ابومسعود اور حضرت قیس جنازے کے لیے کھڑے ہوجایا کرتے تھے۔

50- بَابُ حَمْلِ الرِّجَالِ الجِنَازَةَ دُونَ النِّسَاءِ

عورتوں کے بجائے جنازہ مرد اُٹھائیں

1314 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ سَعِيدٍ المَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الخُدْرِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا وُضِعَتِ الجِنَازَةُ وَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ، فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً، قَالَتْ: قَدِّمُونِي، وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ، قَالَتْ: يَا وَيْلَهَا أَيْنَ يَذْهَبُونَ بِهَا؟ يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا الإِنْسَانَ، وَلَوْ سَمِعَهُ صَعِقَ"

عبدالعزیز بن عبداللہ، سعید مقبری، ان کے والدِ ماجد، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب جنازہ تیار کر کے رکھ دیا جائے اور لوگ اُسے اپنی گردنوں پر اٹھالیں۔ اگر وہ نیک ہو کہتا ہے: مجھے جلدی لے چلو اور اگر نیک نہیں ہوتا تو کہتا ہے۔ ہائے افسوس! مجھے کہاں لے جارہے ہو؟ اُس کی آواز کو ہر چیز سُنتی ہے سوائے انسان کے اگر انسان سُن لیں تو بے ہوش ہوجائیں۔

1312- صحیح مسلم: 2223,2222، سنن نسائی: 1920

1313- راجع الحدیث: 1312

1314- انظر الحدیث: 1380,1316، سنن نسائی: 1908

51-بَابُ السُّرْعَةِ بِالْجَنَازَةِ

وَقَالَ أَنَسٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنْتُمْ مُشَيِّعُونَ وَامْشِ بَيْنَ يَدَيْهَا وَخَلْفَهَا، وَعَنْ يَمِينِهَا، وَعَنْ شِمَالِهَا وَقَالَ غَيْرُهُ: قَرِيبًا مِنْهَا

1315 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَفِظْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَسْرِعُوا بِالْجِنَازَةِ، فَإِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَيْرٌ تُقَدِّمُونَهَا، وَإِنْ يَكُ سِوَى ذَلِكَ، فَشَرٌّ تَضَعُونَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ

جنازہ جلدی لے جانا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تم اس کے ساتھ چل رہے ہو۔ اس کے آگے پیچھے اور دائیں بائیں چلو۔ دوسروں نے بھی تقریباً یہی فرمایا ہے۔

علی بن عبداللہ، سفیان، زہری، سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جنازے کو سرعت سے لے چلو۔ اگر نیک ہے تو بھلائی کو آگے بھیج رہے ہو اور اگر کچھ اور ہے تو بُرائی کو اپنی گردنوں سے اُتار رہے ہو۔

52-بَابُ قَوْلِ المَيِّتِ وَهُوَ عَلَى الجِنَازَةِ: قَدِّمُونِي

1316 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " إِذَا وُضِعَتِ الجِنَازَةُ، فَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ، فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ: قَدِّمُونِي، وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ لِأَهْلِهَا: يَا وَيْلَهَا أَيْنَ يَذْهَبُونَ بِهَا، يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا الإِنْسَانَ، وَلَوْ سَمِعَ الإِنْسَانُ لَصَعِقَ"

چارپائی پر میّت کا کہنا کہ مجھے جلدی لے چلو

سعید نے اپنے والدِ ماجد سے مروی کی کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ فرمایا کرتے۔ جب جنازہ تیار کر کے رکھ دیا جائے اور لوگ اُسے اپنی گردنوں پر اٹھالیں تو اگر وہ نیک ہے تو کہتا ہے کہ جلدی لے چلو اور اگر نیک نہیں ہے تو اپنے گھر والوں سے کہتا ہے: ہائے افسوس کہاں لے جارہے ہو؟ اُس کی آواز کو ہر چیز سنتی ہے سوائے انسانوں کے۔ اگر انسان سُن لے تو بے ہوش ہو جائے۔

53-بَابُ مَنْ صَفَّ صَفَّيْنِ أَوْ ثَلاَثَةً عَلَى الجِنَازَةِ خَلْفَ الإِمَامِ

جس نے امام کے پیچھے جنازے پر دو یا تین صفیں بنائیں

1315- صحیح مسلم: 2183، سنن ابوداؤد: 3181، سنن ترمذی: 1015، سنن نسائی: 1909، سنن ابن ماجہ: 1477

1316- انظر الحدیث: 1314، راجع الحدیث: 1314

1317 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى النَّجَاشِيِّ، فَكُنْتُ فِي الصَّفِّ الثَّانِي أَوِ الثَّالِثِ

مسدد، ابو عوانہ، قتادہ، عطاء، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نجاشی کی نمازِ جنازہ پڑھائی تو میں دوسری یا تیسری صف میں تھا۔

54- بَابُ الصُّفُوفِ عَلَى الْجَنَازَةِ

نمازِ جنازہ کے لیے صفیں بنانا

1318 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَصْحَابِهِ النَّجَاشِيَّ، ثُمَّ تَقَدَّمَ، فَصَفُّوا خَلْفَهُ فَكَبَّرَ أَرْبَعًا

سعید سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے اپنے اصحاب کو نجاشی کی وفات کی خبر سنائی۔ پھر آگے بڑھے تو لوگوں نے آپ کے پیچھے صفیں بنائیں۔ آپ نے چار تکبیریں کہیں۔

1319 - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى عَلَى قَبْرٍ مَنْبُوذٍ فَصَفَّهُمْ، وَكَبَّرَ أَرْبَعًا قُلْتُ: مَنْ حَدَّثَكَ، قَالَ: ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

شعبی سے مروی ہے کہ مجھے اُس نے بتایا جو حاضر تھا کہ نبی کریم ﷺ ایک علیحدہ بنی قبر پر تشریف لے گئے تو لوگوں نے صفیں بنائیں اور آپ نے چار تکبیریں کہیں۔ میں نے کہا کہ آپ کو کس نے بتایا؟ فرمایا کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے۔

1320 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ تُوُفِّيَ الْيَوْمَ رَجُلٌ صَالِحٌ مِنَ الْحَبَشِ، فَهَلُمَّ، فَصَلُّوا عَلَيْهِ، قَالَ: فَصَفَفْنَا، فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَنَحْنُ مَعَهُ صُفُوفٌ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ: عَنْ جَابِرٍ كُنْتُ فِي الصَّفِّ الثَّانِي

ابراہیم بن موسیٰ، ہشام بن یوسف، ابنِ جُریج، عطاء نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سُنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آج لشکر کا ایک نیک شخص فوت ہو گیا ہے آؤ اُس کی نمازِ جنازہ پڑھیں۔ ہم نے صفیں بنالیں اور نبی کریم ﷺ نے نماز پڑھائی اور ہم صف بستہ تھے۔ ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ میں دوسری صف میں تھا۔

1317- انظر الحدیث: 3879,3878,3877,1334,1320

1318- راجع الحدیث: 1245' سنن ترمذی: 1022' سنن نسائی: 1971' سنن ابن ماجہ: 1534

1319- انظر الحدیث: 857

1320- صحیح مسلم: 2205' سنن نسائی: 1973,1969

55- بَابُ صُفُوفِ الصِّبْيَانِ مَعَ الرِّجَالِ فِي الْجَنَائِزِ

1321 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ، عَنْ عَامِرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَرَّ بِقَبْرٍ قَدْ دُفِنَ لَيْلًا، فَقَالَ: مَتَى دُفِنَ هَذَا؟ قَالُوا: الْبَارِحَةَ، قَالَ: أَفَلاَ آذَنْتُمُونِي؟ قَالُوا: دَفَنَّاهُ فِي ظُلْمَةِ اللَّيْلِ فَكَرِهْنَا أَنْ نُوقِظَكَ، فَقَامَ، فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَأَنَا فِيهِمْ فَصَلَّى عَلَيْهِ

جنازے پر مردوں کے ساتھ لڑکوں کی صفیں

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک قبر کے پاس سے گزرے جو اُسی رات دفن کیا گیا تھا۔ فرمایا کہ اس کو کب دفن کیا؟ لوگوں نے عرض کی کہ گزشتہ رات۔ فرمایا کہ مجھے کیوں نہیں بتایا۔ عرض کیکہ ہم نے اندھیری رات میں دفن کیا اور پسند نے کیا کہ آپ کو بیدار کریں۔ آپ کھڑے ہوئے تو ہم نے پیچھے صفیں بنالیں۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ میں اُنہیں میں تھا اور اُس پر نماز

56- بَابُ سُنَّةِ الصَّلاَةِ عَلَى الْجَنَازَةِ

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلَّى عَلَى الْجَنَازَةِ وَقَالَ: صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ وَقَالَ: صَلُّوا عَلَى النَّجَاشِيِّ سَمَّاهَا صَلاَةً لَيْسَ فِيهَا رُكُوعٌ وَلاَ سُجُودٌ وَلاَ يُتَكَلَّمُ فِيهَا وَفِيهَا تَكْبِيرٌ وَتَسْلِيمٌ " وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ: لاَ يُصَلِّي إِلَّا طَاهِرًا، وَلاَ يُصَلِّي عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ، وَلاَ غُرُوبِهَا، وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ وَقَالَ الحَسَنُ: أَدْرَكْتُ النَّاسَ وَأَحَقُّهُمْ بِالصَّلاَةِ عَلَى جَنَائِزِهِمْ مَنْ رَضُوهُمْ لِفَرَائِضِهِمْ، وَإِذَا أَحْدَثَ يَوْمَ العِيدِ أَوْ عِنْدَ الجَنَازَةِ يَطْلُبُ المَاءَ وَلاَ يَتَيَمَّمُ، وَإِذَا انْتَهَى إِلَى الجَنَازَةِ وَهُمْ يُصَلُّونَ يَدْخُلُ مَعَهُمْ بِتَكْبِيرَةٍ وَقَالَ ابْنُ المُسَيِّبِ: يُكَبِّرُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالسَّفَرِ وَالحَضَرِ أَرْبَعًا وَقَالَ أَنَسٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: التَّكْبِيرَةُ الوَاحِدَةُ اسْتِفْتَاحُ الصَّلاَةِ وَقَالَ: (وَلاَ تُصَلِّ عَلَى

نمازِ جنازہ کا طریقہ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے نمازِ جنازہ پڑھی اور فرمایا کہ اپنے ساتھی کی نمازِ جنازہ پڑھو اور فرمایا کہ نجاشی کی نمازِ جنازہ پڑھو۔ آپ نے اس کا نام نماز رکھا حالانکہ اس میں رکوع اور سجدے نہیں ہیں اور نہ اس میں کلام کیا جاتا ہے بلکہ صرف تکبیر اور سلام پھیرنا ہے۔ حضرت ابن عمر یہ نماز نہ پڑھا کرتے مگر باوضو ہو کر اور سورج طلوع یا غروب ہوتے وقت نہ پڑھتے اور اپنے ہاتھوں کو اُٹھاتے۔ حسن بصری نے فرمایا کہ میں نے لوگوں کو اسی پر پایا کہ جنازہ کا زیادہ حقدار وہی ہے جس کو لوگ فرض نمازوں میں پسند کرتے ہوں اور جب عید کے روز یا جنازے کے وقت وضو ٹوٹ جائے تو پانی طلب کرے اور تیمم نہ کرے اور جب ایسے وقت جنازے میں شامل ہو کہ لوگ نمازِ جنازہ پڑھ رہے ہوں تو تکبیر کہہ کر اُن کے ساتھ شامل ہو جائے۔ ابن مسیب نے فرمایا

1321- راجع الحدیث: 857

أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا) (التوبة: 84) وَفِيهِ صُفُوفٌ وَإِمَامٌ

کہ رات ہو یا دن اور سفر ہو یا حضر مگر تکبیریں چار ہی کہے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تکبیر نماز شروع کرنے کی تکبیر ہے۔ ارشادِ خداوندی ہے: اُن میں سے جو مر جائے اُس کی نمازِ جنازہ کبھی نہ پڑھو۔ اس میں صفیں ہوتی ہیں اور امام۔

1322 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ مَرَّ مَعَ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرٍ مَنْبُوذٍ فَأَمَّنَا، فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ، فَقُلْنَا: يَا أَبَا عَمْرٍو، مَنْ حَدَّثَكَ؟ قَالَ: ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

شعبی سے مروی ہے کہ مجھے اُس نے بتایا جو نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک علیحدہ بنی قبر کے پاس سے گزرا تھا۔ پس آپ نے امامت فرمائی اور ہم نے آپ کے پیچھے صفیں بنالیں۔ میں نے عرض کی کہ اے ابوعمرو! آپ کو کس نے بتایا؟ فرمایا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے۔

57- بَابُ فَضْلِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ

جنازے کے ساتھ چلنے کی فضیلت

وَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: إِذَا صَلَّيْتَ فَقَدْ قَضَيْتَ الَّذِي عَلَيْكَ وَقَالَ حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ: مَا عَلِمْنَا عَلَى الْجَنَازَةِ إِذْنًا وَلَكِنْ مَنْ صَلَّى، ثُمَّ رَجَعَ فَلَهُ قِيرَاطٌ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب تم نے اُس پر نماز پڑھ لی تو اُس کا حق ادا کر دیا جو تم پر تھا۔ حُمید بن ہلال نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک نمازِ جنازہ پڑھنے کے بعد اجازت کی حاجت نہیں لیکن جو نماز پڑھ کر واپس لوٹ گیا اُس کے لیے ایک قیراط ثواب ہے۔

1323 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعًا يَقُولُ: حُدِّثَ ابْنُ عُمَرَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ يَقُولُ: مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَلَهُ قِيرَاطٌ فَقَالَ: أَكْثَرَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَلَيْنَا،

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے: جو جنازے کے ساتھ گیا اُس کے لیے ایک قیراط ثواب ہے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ حضرت ابوہریرہ زیادہ روایتیں کرتے ہیں۔

1324 - فَصَدَّقَتْ يَعْنِي عَائِشَةَ أَبَا هُرَيْرَةَ

تو حضرت، عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے

1322- راجع الحديث: 857

1323- راجع الحديث: 47، صحيح مسلم: 2191

1324- راجع الحديث: 1323

وَقَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهُ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: لَقَدْ فَرَّطْنَا فِي قَرَارِيطَ كَثِيرَةٍ فَرَّطْتُ: ضَيَّعْتُ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ"

حضرت ابو ہریرہ کی تصدیق کی اور فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسا ہی فرماتے ہوئے سنا ہے۔ حضرت ابنِ عمر نے فرمایا کہ ہم نے تو بہت سے قیراطوں کا نقصان کر لیا اور میں نے اللہ کے حکم کو تلف کیا۔

58- بَابُ مَنِ انْتَظَرَ حَتَّى تُدْفَنَ

جو تدفین تک رُکا رہے

1325 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ح حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ شَبِيبِ بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنَا يُونُسُ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتَّى يُصَلِّيَ، فَلَهُ قِيرَاطٌ، وَمَنْ شَهِدَ حَتَّى تُدْفَنَ كَانَ لَهُ قِيرَاطَانِ ، قِيلَ: وَمَا الْقِيرَاطَانِ؟ قَالَ: مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيمَيْنِ

عبداللہ بن مسلمہ، ابن ابوذئب، سعید بن ابوسعید مقبری، ان کے والدِ ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ سے سُنا۔ احمد بن شبیب بن سعید، ان کے والد ماجد، یونس، ابن شہاب، عبدالرحمٰن اعرج حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو جنازے میں شامل ہوا تو اُس کے لیے ایک قیراط ثواب ہے اور جو تدفین ہونے تک شامل رہا تو اس کے لیے دو قیراط ہیں۔ کہا گیا کہ قیراط کیا ہے؟ فرمایا کہ دو بڑے پہاڑوں جیسے ہیں۔

59- بَابُ صَلَاةِ الصِّبْيَانِ مَعَ النَّاسِ عَلَى الْجَنَائِزِ

لوگوں کے ساتھ لڑکوں کا نمازِ جنازہ پڑھنا

1326 - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ، عَنْ عَامِرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرًا، فَقَالُوا: هَذَا دُفِنَ - أَوْ دُفِنَتْ - الْبَارِحَةَ، قَالَ

یعقوب بن ابراہیم، یحییٰ بن ابوبکیر، زائدہ، ابواسحاق شیبانی، عامر سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا رسول اللہ ﷺ ایک قبر کے پاس تشریف لے گئے۔ لوگوں نے عرض کی کہ یہ گزشتہ رات دفن کیا یا دفن کی ہے۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ

1325- راجع الحدیث: 47' صحیح مسلم: 2186,2187,2188' سنن نسائی: 1993,1994' سنن ابن ماجہ: 1539

1326- راجع الحدیث: 857

ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: فَصَفَّنَا خَلْفَهُ، ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهَا

تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ہم نے آپ کے پیچھے صف بنائی اور آپ نے اُس پر نماز پڑھی۔

60-بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الجَنَائِزِ بِالْمُصَلَّى وَالمَسْجِدِ

نمازِ جنازہ، عیدگاہ یا مسجد میں پڑھنا

1327-حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ، وَأَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: نَعَى لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجَاشِيَّ صَاحِبَ الحَبَشَةِ، يَوْمَ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَقَالَ: اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ

سعید بن مسیب اور ابوسلمہ دونوں سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نجاشی بادشاہِ حبشہ کی وفات کی خبر اُسی دن دی جس دن کہ وہ فوت ہوئے۔ فرمایا کہ اپنے بھائی کے لیے دعائے مغفرت کرو۔

1328 - وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ المُسَيِّبِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفَّ بِهِمْ بِالْمُصَلَّى فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا

ابن شہاب، سعید بن مسیب سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے لوگوں سے عیدگاہ میں صفیں بنوائیں اور اس پر چار تکبیریں کہیں۔

1329-حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ المُنْذِرِ، حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ اليَهُودَ جَاءُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ مِنْهُمْ وَامْرَأَةٍ زَنَيَا «فَأَمَرَ بِهِمَا، فَرُجِمَا قَرِيبًا مِنْ مَوْضِعِ الجَنَائِزِ عِنْدَ المَسْجِدِ»

ابراہیم بن المنذر، ابوضمرہ، موسیٰ بن عُقبہ، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ یہودی نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں ایک مرد اور ایک عورت کو لے کر حاضر ہوئے جنہوں نے زنا کیا تھا۔ آپ نے حکم فرمایا تو اُن دونوں کو مسجد کے پاس جنازہ گاہ کے قریب سنگسار کر دیا گیا۔

61-بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ اتِّخَاذِ المَسَاجِدِ عَلَى القُبُورِ

قبروں پر مسجدیں بنانے کی کراہت

1327- راجع الحدیث:1245' صحیح مسلم:2202

1328- راجع الحدیث:1245

1329- انظر الحدیث:3635,4556,6819,6841,7332,7543' صحیح مسلم:4414,4415

وَلَمَّا مَاتَ الْحَسَنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ ضَرَبَتِ امْرَأَتُهُ الْقُبَّةَ عَلَى قَبْرِهِ سَنَةً، ثُمَّ رُفِعَتْ، فَسَمِعُوا صَائِحًا يَقُولُ: أَلَا هَلْ وَجَدُوا مَا فَقَدُوا، فَأَجَابَهُ الآخَرُ: بَلْ يَئِسُوا فَانْقَلَبُوا "

جب حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی وفات ہوئی تو اُن کی اہلیہ محترمہ نے اُن کی قبر پر اک سال تک خیمہ لگائے رکھا۔ جب اُٹھیں تو بلند آواز سُنی جو کہہ رہا تھا: کیا جو چیز گم ہوئی تھی وہ تمہیں مل گئی؟ دوسرے نے جواب دیا: بلکہ مایوس ہو کر لوٹ گئے۔

1330 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ هِلَالٍ هُوَ الْوَزَّانُ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ: لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى، اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسْجِدًا ، قَالَتْ: وَلَوْلَا ذَلِكَ لَأَبْرَزُوا قَبْرَهُ غَيْرَ أَنِّي أَخْشَى أَنْ يُتَّخَذَ مَسْجِدًا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے اُس مرض میں فرمایا جس کے اندر وصال ہوا کہ اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے جنہوں نے اپنے انبیائے کرام کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ اگر یہ بات نہ ہوتی تو آپ کی قبر کھلی رہتی لیکن اندیشہ یہی تھا کہ کہیں اُسے مسجد نہ بنا لیا جائے۔

62- بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى النُّفَسَاءِ إِذَا مَاتَتْ فِي نِفَاسِهَا

نفاس والی کی نمازِ جنازہ جب کہ وہ حالتِ نفاس میں مرے

1331 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّيْتُ وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ مَاتَتْ فِي نِفَاسِهَا، فَقَامَ عَلَيْهَا وَسَطَهَا

عبداللہ بن بُریدہ سے مروی ہے کہ حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک نفاس والی عورت جت نماز جنازہ پڑھی جو اسی حالت میں فوت ہو گئی تھی تو آپ اس کے درمیان میں کھڑے ہوئے۔

63- بَابٌ: أَيْنَ يَقُومُ مِنَ الْمَرْأَةِ وَالرَّجُلِ

عورت اور مرد کے لیے کہاں کھڑا ہو؟

1332 - حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ،

ابن بُریدہ سے مروی ہے کہ حضرت سمرہ بن جُندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی

1330- راجع الحدیث:436، صحیح مسلم:1184

1331- راجع الحدیث:332

1332- راجع الحدیث:332

حَدَّثَنَا سَمُرَةُ بْنُ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّيْتُ وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ مَاتَتْ فِي نِفَاسِهَا، فَقَامَ عَلَيْهَا وَسَطَهَا

کریم ﷺ کے پیچھے ایک عورت کی نمازِ جنازہ پڑھی جو نفاس میں فوت ہوئی تھی۔ آپ اُس کے درمیان میں کھڑے ہوئے۔

64- بَابُ التَّكْبِيرِ عَلَى الجَنَازَةِ أَرْبَعًا

نمازِ جنازہ کی چار تکبیریں ہیں

وَقَالَ حُمَيْدٌ: صَلَّى بِنَا أَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَكَبَّرَ ثَلَاثًا، ثُمَّ سَلَّمَ فَقِيلَ لَهُ فَاسْتَقْبَلَ القِبْلَةَ، ثُمَّ كَبَّرَ الرَّابِعَةَ، ثُمَّ سَلَّمَ

حُمید سے مروی ہے کہ ہمیں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نمازِ جنازہ پڑھائی تو تین تکبیروں پر سلام پھیر دیا۔ اُن سے کہا گیا تو قبلہ رُو ہو کر چوتھی تکبیر کہی اور پھر سلام پھیرا۔

1333 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى النَّجَاشِيَّ فِي اليَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، وَخَرَجَ بِهِمْ إِلَى المُصَلَّى، فَصَفَّ بِهِمْ، وَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابن شہاب، سعید بن مسیب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نجاشی بادشاہ کی وفات کی اُسی دن خبر دی جس دن کہ وہ فوت ہوئے اور لوگوں کے ساتھ عیدگاہ کی طرف نکلے تو لوگ صف بستہ ہو گئے اور آپ نے اُس پر چار تکبیریں کہیں۔

1334 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى أَصْحَمَةَ النَّجَاشِيِّ فَكَبَّرَ أَرْبَعًا وَقَالَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: عَنْ سَلِيمٍ: أَصْحَمَةَ. وَتَابَعَهُ عَبْدُ الصَّمَدِ

محمد بن سنان، سُلیم بن حیان، سعید بن میناء، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نجاشی اصحمہ کی نمازِ جنازہ پڑھی تو چار تکبیریں کہیں۔ یزید بن ہارون اور عبدالصمد نے سُلیم سے اصحمہ ہی مروی کیا ہے اور اِس کی عبدالصمد نے متابعت کی ہے۔

65- بَابُ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الكِتَابِ عَلَى الجَنَازَةِ

نمازِ جنازہ میں سورۂ فاتحہ پڑھنا

1333- راجع الحدیث:1245

1334- صحیح مسلم:2204

وَقَالَ الْحَسَنُ: " يَقْرَأُ عَلَى الطِّفْلِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَيَقُولُ: اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَسَلَفًا وَأَجْرًا "

حسن بصری نے فرمایا کہ بچے پر سورۂ فاتحہ پڑھے اور وہ کہتے: اے اللہ! اسے ہمارے لیے آگے جانے والا، پیچھے کام آنے والا اور باعث اجر بنانا۔

1335 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدٍ، عَنْ طَلْحَةَ، قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، ح

محمد بن بشار، غندر، شعبہ، سعد، طلحہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پیچھے نماز پڑھی۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْفٍ، قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَلَى جَنَازَةٍ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ قَالَ: لِيَعْلَمُوا أَنَّهَا سُنَّةٌ

محمد بن کثیر، سفیان، سعد بن ابراہیم، طلحہ بن عبداللہ بن عوف سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پیچھے ایک جنازے پر نماز پڑھی۔ انہوں نے سورۂ فاتحہ پڑھی اور فرمایا: تاکہ لوگ جان جائیں کہ یہ سنت ہے۔

66- بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْقَبْرِ بَعْدَ مَا يُدْفَنُ

تدفین کے بعد قبر پر نماز پڑھنا

1336 - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ مَرَّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرٍ مَنْبُوذٍ فَأَمَّهُمْ وَصَلَّوْا خَلْفَهُ، قُلْتُ: مَنْ حَدَّثَكَ هَذَا يَا أَبَا عَمْرٍو؟ قَالَ: ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

شعبی سے مروی ہے کہ مجھے اُس شخص نے بتایا جو نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک علیحدہ بنی قبر کے پاس سے گزرا کہ آپ نے امامت کی اور لوگوں نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی۔ میں نے عرض کی کہ اے ابوعمرو! آپ کو کس نے بتایا؟ فرمایا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے۔

1337 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ أَسْوَدَ رَجُلًا - أَوِ امْرَأَةً - كَانَ يَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ يَقُمُّ الْمَسْجِدَ فَمَاتَ وَلَمْ يَعْلَمِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَوْتِهِ، فَذَكَرَهُ ذَاتَ

ابورافع سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ایک سیاہ فام شخص یا عورت مسجد میں جھاڑو دیا کرتا تھا۔ وہ فوت ہوگیا اور نبی کریم ﷺ کو اُس کے فوت ہونے کے بارے میں نہ بتایا گیا۔ ایک دن اُس کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا: اُس آدمی کا کیا ہوا؟

1335- سنن ابوداؤد:3198، سنن ترمذی:1027، سنن نسائی:1986

1336- راجع الحدیث:857

1337- راجع الحدیث:458

يَوْمٍ فَقَالَ: مَا فَعَلَ ذٰلِكَ الإِنْسَانُ؟ قَالُوا: مَاتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ أَفَلَا آذَنْتُمُونِي؟ فَقَالُوا: إِنَّهُ كَانَ كَذَا وَكَذَا - قِصَّتُهُ - قَالَ: فَحَقَرُوا شَأْنَهُ، قَالَ: فَدُلُّونِي عَلَى قَبْرِهِ فَأَتَى قَبْرَهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ

لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! وہ تو فوت ہوگیا فرمایا کہ مجھے کیوں نہ بتایا؟ لوگوں نے عرض کی کہ اس کا قصہ یہ ہے اور اُس کا حال بیان کیا۔ فرمایا کہ مجھے اُس کی قبر بتاؤ۔ پس اُس کی قبر پر تشریف لے گئے اور اُس پر نماز پڑھی۔

67- بَابٌ: المَيِّتُ يَسْمَعُ خَفْقَ النِّعَالِ

مُردہ جوتوں کی آہٹ سُنتا ہے

1338 - حَدَّثَنَا عَيَّاشٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، قَالَ: وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "العَبْدُ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ، وَتُوُلِّيَ وَذَهَبَ أَصْحَابُهُ حَتَّى إِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ، أَتَاهُ مَلَكَانِ، فَأَقْعَدَاهُ، فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هٰذَا الرَّجُلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَيَقُولُ: أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ، فَيُقَالُ: انْظُرْ إِلَى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ أَبْدَلَكَ اللّٰهُ بِهِ مَقْعَدًا مِنَ الجَنَّةِ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَيَرَاهُمَا جَمِيعًا، وَأَمَّا الكَافِرُ - أَوِ المُنَافِقُ - فَيَقُولُ: لَا أَدْرِي، كُنْتُ أَقُولُ مَا يَقُولُ النَّاسُ، فَيُقَالُ: لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ، ثُمَّ يُضْرَبُ بِمِطْرَقَةٍ مِنْ حَدِيدٍ ضَرْبَةً بَيْنَ أُذُنَيْهِ، فَيَصِيحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيهِ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ"

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بندے کو جب اُس کی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اور اُس کے ساتھی واپس چلے جاتے ہیں حتیٰ کہ وہ اُن کے جوتوں کی آہٹ سُن رہا ہوتا ہے تو اُس کے پاس دو فرشتے آکر اُسے بٹھالیتے ہیں اور کہتے ہیں: تُو ان شخص کے بارے میں کیا کہتا ہے یعنی محمد مصطفیٰ ﷺ کے۔ وہ کہتا ہے: میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں۔ اُس سے کہا جاتا ہے کہ جہنم میں اپنا ٹھکانا دیکھ کہ اس کے بدلے تجھے اللہ تعالیٰ نے جنت میں ٹھکانا دیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ دونوں دکھائے جاتے ہیں اور اگر وہ کافر یا منافق ہے تو کہتا ہے کہ مجھے علم نہیں، میں وہی کہتا تھا جو لوگ کہتے تھے اُس سے کہا جائے گا کہ نہ تو نے جانا اور نہ سمجھا۔ پھر اُسے لوہے کے ہتھوڑے سے کانوں کے درمیان ضرب لگائی جاتی ہے تو چیختا چلّاتا ہے جس کو قریب والے سب سُنتے ہیں سوائے جنوں اور انسانوں کے۔

69- بَابُ مَنْ أَحَبَّ الدَّفْنَ فِي الأَرْضِ المُقَدَّسَةِ أَوْ نَحْوِهَا

جو کسی مبارک جگہ یا اُس کے قریب دفن ہونا پسند کرے

1338- انظر الحدیث: 1374، صحیح مسلم: 7147،7146، سنن ابو داؤد: 3231، سنن نسائی: 2050،2048

1339 - حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: " أُرْسِلَ مَلَكُ المَوْتِ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ، فَلَمَّا جَاءَهُ صَكَّهُ، فَرَجَعَ إِلَى رَبِّهِ، فَقَالَ: أَرْسَلْتَنِي إِلَى عَبْدٍ لاَ يُرِيدُ المَوْتَ، فَرَدَّ اللَّهُ عَلَيْهِ عَيْنَهُ وَقَالَ: ارْجِعْ، فَقُلْ لَهُ: يَضَعُ يَدَهُ عَلَى مَتْنِ ثَوْرٍ فَلَهُ بِكُلِّ مَا غَطَّتْ بِهِ يَدُهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ سَنَةٌ، قَالَ: أَيْ رَبِّ، ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ثُمَّ المَوْتُ، قَالَ: فَالْآنَ، فَسَأَلَ اللَّهَ أَنْ يُدْنِيَهُ مِنَ الأَرْضِ المُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ "، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَلَوْ كُنْتُ ثَمَّ لَأَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ، إِلَى جَانِبِ الطَّرِيقِ، عِنْدَ الكَثِيبِ الأَحْمَرِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ملک الموت کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی جانب بھیجا گیا۔ جب وہ حاضر ہوئے تو انہوں نے آنکھ پھوڑ دی۔ پس اپنے رب کی بارگاہ میں واپس لوٹے اور عرض کی تو نے مجھے ایسے بندے کی جانب بھیجا جو مرنا نہیں چاہتا۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کی آنکھ واپس لوٹا دی اور فرمایا: اُن سے کہو کہ ایک بیل کی پیٹھ پر ہاتھ رکھیے۔ ہاتھ سے جتنے بال ڈھانپے جائیں تو ہر بال کے بدلے ایک سال۔ عرض کی کہ یارب! پھر کیا ہوگا؟ فرمایا کہ پھر موت۔ عرض کی تو ابھی سہی اور اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ مجھے ارضِ مقدس سے قریب کر دے پتھر کی مار برابر فاصلے پر۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر میں وہاں ہوتا تو تمہیں اُن کی قبر دکھاتا جو راستے سے ایک جانب سرخ ٹیلے پر ہے۔

69- بَابُ الدَّفْنِ بِاللَّيْلِ

وَدُفِنَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَيْلًا

رات کے وقت دفن کرنا

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رات میں تدفین کی گئی۔

1340 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَجُلٍ بَعْدَ مَا دُفِنَ بِلَيْلَةٍ، قَامَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ وَكَانَ سَأَلَ عَنْهُ، فَقَالَ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالُوا: فُلاَنٌ دُفِنَ البَارِحَةَ، فَصَلَّوْا عَلَيْهِ

شعبی سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کی نماز جنازہ پڑھی جس کی رات میں تدفین کی گئی تھی۔ آپ نے اُس کے بارے میں پوچھتے ہوئے فرمایا یہ کون ہے؟ لوگوں نے عرض کی کہ فلاں ہے جو گزشتہ رات دفن کیا گیا تھا۔ پس اُس کی نماز جنازہ پڑھی۔

70- بَابُ بِنَاءِ المَسْجِدِ عَلَى القَبْرِ

قبر پر مسجد کی تعمیر

1341 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی

1339- صحیح مسلم:6100، سنن نسائی:2088

1340- راجع الحدیث:857,332

1341- راجع الحدیث:427

مَالِكٌ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمَّا اشْتَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَتْ بَعْضُ نِسَائِهِ كَنِيسَةً رَأَيْنَهَا بِأَرْضِ الحَبَشَةِ يُقَالُ لَهَا: مَارِيَةُ، وَكَانَتْ أُمُّ سَلَمَةَ، وَأُمُّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَتَتَا أَرْضَ الحَبَشَةِ، فَذَكَرَتَا مِنْ حُسْنِهَا وَتَصَاوِيرَ فِيهَا، فَرَفَعَ رَأْسَهُ، فَقَالَ: أُولَئِكِ إِذَا مَاتَ مِنْهُمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلَى قَبْرِهِ مَسْجِدًا، ثُمَّ صَوَّرُوا فِيهِ تِلْكَ الصُّورَةَ أُولَئِكِ شِرَارُ الخَلْقِ عِنْدَ اللَّهِ

ہے کہ جب نبی کریم ﷺ علیل ہوئے تو کچھ ازواجِ مطہرات نے ذکر کیا کہ انہوں نے حبشہ میں ایک گرجا دیکھا جس کو ماریہ کہا جاتا ہے اور ملک حبشہ سے حضرت اُمِ سلمہ اور حضرت اُمِ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما آئی تھیں۔ انہوں نے اُس کی خوبصورتی کا ذکر کیا اور اُن تصویروں کا جو اُس میں تھیں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے سرمبارک اُٹھا کر فرمایا۔ اُن میں جب کوئی نیک شخص مرجاتا تو اُس کی قبر پر مسجد تعمیر کرلیتے پھر اُس کی تصویر بنا کر اُس میں رکھ دیتے۔ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین مخلوق ہیں۔

71- بَابُ مَنْ يَدْخُلُ قَبْرَ المَرْأَةِ

عورت کی قبر میں کون اترے؟

1342- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا هِلاَلُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: شَهِدْنَا بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ عَلَى القَبْرِ، فَرَأَيْتُ عَيْنَيْهِ تَدْمَعَانِ، فَقَالَ: هَلْ فِيكُمْ مِنْ أَحَدٍ لَمْ يُقَارِفِ اللَّيْلَةَ؟ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: أَنَا، قَالَ: فَانْزِلْ فِي قَبْرِهَا، فَنَزَلَ فِي قَبْرِهَا فَقَبَرَهَا قَالَ ابْنُ مُبَارَكٍ: قَالَ فُلَيْحٌ: أُرَاهُ يَعْنِي الذَّنْبَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: (لِيَقْتَرِفُوا) (الانعام: 113): أَيْ لِيَكْتَسِبُوا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی کے جنازے میں شریک ہوئے اور رسول اللہ ﷺ قبر پر بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے دیکھا کہ آپ کی چشمانِ مبارک سے آنسو جاری تھے۔ فرمایا کہ تم میں کوئی ایسا ہے جو آج رات اپنی بیوی کے پاس نہ گیا ہو؟ حضرت ابوطلحہ نے عرض کی کہ میں ہوں۔ فرمایا کہ اِسے قبر میں اُتارو۔ یہ قبر میں اُترے اور انہیں قبر میں رکھا۔ ابنِ مبارک نے فُلیح سے اَلذَّنْبَ مروی کیا۔ امام ابوعبداللہ نے فرمایا کہ لِيَقْتَرِفُوا سے مراد لِيَكْتَسِبُوا ہے۔

72- بَابُ الصَّلاَةِ عَلَى الشَّهِيدِ

شہید کی نمازِ جنازہ

1343- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ

عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک سے مروی ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ شہدائے اُحد میں سے دو دو حضرات کو ایک

1342- راجع الحدیث: 1285

1343- انظر الحدیث: 4079,1353,1348,1347,1346,1345 سنن ابوداؤد: 3139,3138 سنن ترمذی: 1036 سنن نسائی: 1954 سنن ابن ماجہ: 1514

عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، ثُمَّ يَقُولُ: أَيُّهُمْ أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ، فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ، وَقَالَ: أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هَؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ فِي دِمَائِهِمْ، وَلَمْ يُغَسَّلُوا، وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ

کپڑے میں جمع کر دیتے تھے۔ پھر فرماتے کہ ان میں سے قرآنِ مجید کس کو زیادہ آتا ہے؟ جب دونوں میں سے کسی ایک کی طرف اشارہ کر دیا جاتا تو قبر میں پہلے اُسے رکھا جاتا اور فرمایا کہ قیامت کے روز میں ان لوگوں کا گواہ ہوں اور ان کی خون آلودہ ہی غسل کے بغیر تدفین کی گئی اور اُن کی نماز جنازہ نہیں پڑھی گئی۔

1344 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا، فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمِنْبَرِ، فَقَالَ: إِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ، وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ، وَإِنِّي وَاللّٰهِ لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الْآنَ، وَإِنِّي أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ - أَوْ مَفَاتِيحَ الْأَرْضِ - وَإِنِّي وَاللّٰهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي، وَلَكِنْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک دن شہدائے اُحد پر نماز پڑھنے کے لیے تشریف لے گئے جیسے میت پر نماز پڑھی جاتی ہے۔ پھر منبر پر جلوہ فرما ہو کر فرمایا: میں تمہارا پیش رَو ہوں اور میں تم پر گواہ ہوں اور بے شک خدا کی قسم میں اپنے حوض کو اب بھی ملاحظہ کر رہا ہوں اور مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا فرما دی گئی ہیں یا زمین کی کنجیاں اور بے شک خدا کی قسم مجھے تمہارے بارے میں خوف نہیں ہے کہ میرے بعد شرک کرنے لگو گے بلکہ مجھے خدشہ ہے کہ تم دنیا کی محبت میں نہ مبتلا ہو جاؤ۔

73 - بَابُ دَفْنِ الرَّجُلَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ فِي قَبْرٍ وَاحِدٍ

دو یا تین آدمیوں کی ایک ہی قبر میں تدفین

1345 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ، أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ

عبدالرحمٰن بن کعب سے مروی ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اُنہیں بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے شہدائے اُحد میں سے دو دو کو اکٹھا فرما دیا تھا۔

1344- انظر الحدیث: 3596، 4042، 4085، 6426، 6590، صحیح مسلم: 5932، 5933، سنن ابو داؤد: 3223، 3224، سنن نسائی: 1953

1345- راجع الحدیث: 1343

74- بَابُ مَنْ لَمْ يَرَ غَسْلَ الشُّهَدَاءِ

جس کے نزدیک شہید کو غسل نہیں دیا جاتا

1346 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ادْفِنُوهُمْ فِي دِمَائِهِمْ - يَعْنِي يَوْمَ أُحُدٍ - وَلَمْ يُغَسِّلْهُمْ

ابو الولید، لیث، ابن شہاب، عبدالرحمٰن بن کعب، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے غزوۂ اُحد کے دن فرمایا: انہیں خون آلودہ دفن کرو اور غسل نہ دو۔

75- بَابُ مَنْ يُقَدَّمُ فِي اللَّحْدِ

لحد میں کون پہلے رکھا جائے

وَسُمِّيَ اللَّحْدَ لِأَنَّهُ فِي نَاحِيَةٍ، وَكُلُّ جَائِرٍ مُلْحِدٌ (مُلْتَحَدًا) (الكهف: 27) : مَعْدِلًا، وَلَوْ كَانَ مُسْتَقِيمًا كَانَ ضَرِيحًا

اور لحد اس لیے کہتے ہیں کہ وہ ایک جانب ہوتی ہے۔ ہر ظالم ملحد ہے اور مُلتحدًا کا مطلب ہے ہٹنے کی جگہ اور قبر اگر سیدھی ہو تو اُسے ضَریح کہتے ہیں۔

1347 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، ثُمَّ يَقُولُ: أَيُّهُمْ أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ؟، فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ، وَقَالَ: أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هَؤُلَاءِ، وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَائِهِمْ، وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ، وَلَمْ يُغَسِّلْهُمْ.

عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک سے مروی ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ شہدائے اُحد میں سے دو دو کو ایک کپڑے میں جمع کرتے تھے۔ پھر فرماتے کہ قرآنِ مجید کس کو زیادہ آتا تھا؟ جب دونوں میں سے ایک کی طرف اشارہ کر دیا جاتا تو اسے لحد میں پہلا رکھا جاتا اور فرمایا کہ میں ان پر گواہ ہوں اور خون آلودہ تدفین کا حکم فرمایا اور اُن پر نماز نہیں پڑھی اور نہ انہیں غسل دیا۔

1348 - وَأَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِقَتْلَى أُحُدٍ: أَيُّ هَؤُلَاءِ أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ؟ فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى رَجُلٍ قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ قَبْلَ

اوزاعی، زہری، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ شہدائے اُحد کے بارے میں فرماتے: اِن میں سے قرآنِ مجید کس کو زیادہ یاد تھا؟ جب ایک شخص کی طرف اشارہ کر دیا جاتا تو اُسے اُس کے ساتھی سے پہلے لحد میں رکھا جاتا۔ حضرت

1346- راجع الحدیث:1343

1347- راجع الحدیث:1343

1348- راجع الحدیث:1343

صَاحِبِهٖ. وَقَالَ جَابِرٌ: فَكُفِّنَ أَبِي وَعَمِّي فِي نَمِرَةٍ وَاحِدَةٍ. وَقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

جابر نے فرمایا کہ میرے والدِ ماجد اور چچا جان کو ایک چادر میں کفن دیا گیا۔ سلیمان بن کثیر، زہری نے کہا کہ مجھ سے یہ حدیث اُس نے بیان کی جس نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنی۔

76- بَابُ الإِذْخِرِ وَالحَشِيشِ فِي القَبْرِ

قبر میں اذخر اور گھاس استعمال کرنا

1349- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوْشَبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: حَرَّمَ اللّٰهُ مَكَّةَ فَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي، وَلَا لِأَحَدٍ بَعْدِي، أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ، لَا يُخْتَلَى خَلَاهَا وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا، وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا، وَلَا تُلْتَقَطُ لُقَطَتُهَا إِلَّا لِمُعَرِّفٍ فَقَالَ العَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: إِلَّا الإِذْخِرَ لِصَاغَتِنَا وَقُبُورِنَا؟ فَقَالَ: إِلَّا الإِذْخِرَ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقُبُورِنَا وَبُيُوتِنَا ، وَقَالَ أَبَانُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ، وَقَالَ مُجَاهِدٌ: عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لِقَيْنِهِمْ وَبُيُوتِهِمْ

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مکّہ مکرمہ کو حرام فرمایا ہے پس یہ کسی کے لیے حلال نہیں ہوا نہ مجھ سے پہلے اور نہ میرے بعد۔ میرے لیے بھی دن کی ایک گھڑی کے لیے حلال ہوا نہ اس کی گھاس اُکھاڑی جائے اور نہ اس کا درخت کاٹا جائے اور نہ اس کا شکار بھڑکایا جائے اور نہ اس کی گری ہوئی چیز اُٹھائی جائے مگر اعلان کرنے کے لیے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: اذخر کے سوا کہ وہ ہمارے سناروں اور قبروں کے لیے ہے۔ فرمایا: چلو اِذخر کے سوا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم سے مروی کی ہے کہ ہماری قبروں اور ہمارے گھروں کے لیے۔ حضرت صفیہ بنت شیبہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے اسی طرح سُنا۔ طاؤس نے حضرت ابنِ عباس سے مروی کی کہ لوہاروں اور گھروں کے لیے۔

77- بَابٌ: هَلْ يُخْرَجُ المَيِّتُ مِنَ القَبْرِ وَاللَّحْدِ لِعِلَّةٍ

کسی سبب سے میّت قبر یا لحد سے نکالی جائے

1349- انظر الحدیث: 1587، 1833، 1834، 2090، 2433، 2783، 2825، 3077، 3189، 4313، صحیح مسلم: 3289، 3290، 4806، سنن ابوداؤد: 2018، 2480، سنن ترمذی: 1590، سنن نسائی: 2874، 2875، 4181، سنن ابن ماجہ: 3109

1350 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ عَمْرٌو: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أُبَيٍّ بَعْدَ مَا أُدْخِلَ حُفْرَتَهُ فَأَمَرَ بِهِ، فَأُخْرِجَ، فَوَضَعَهُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَنَفَثَ عَلَيْهِ مِنْ رِيقِهِ، وَأَلْبَسَهُ قَمِيصَهُ، فَاللَّهُ أَعْلَمُ وَكَانَ كَسَا عَبَّاسًا قَمِيصًا قَالَ سُفْيَانُ: وَقَالَ أَبُو هَارُونَ: وَكَانَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَمِيصَانِ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلْبِسْ أَبِي قَمِيصَكَ الَّذِي يَلِي جِلْدَكَ، قَالَ سُفْيَانُ: فَيُرَوْنَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْبَسَ عَبْدَ اللَّهِ قَمِيصَهُ مُكَافَأَةً لِمَا صَنَعَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ عبداللہ بن اُبی کی قبر پر تشریف لے گئے اس کے بعد کہ اُسے گڑھے میں داخل کر دیا تھا۔ آپ نے حکم فرمایا تو اُسے نکالا گیا۔ پس اُسے اپنے گھٹنوں پر رکھا۔ اُس پر اپنا لعاب دہن ڈالا اور اپنی قمیص اُسے پہنائی۔ سفیان سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے اُوپر دو قمیصیں تھیں۔ عبداللہ کے بیٹے نے عرض کی کہ یارسول اللہ! میرے باپ کو وہ قمیص پہنایئے جو جسم اطہر سے لگی ہوئی ہے۔ سفیان نے فرمایا: لوگوں کا خیال ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس لیے عبداللہ کو قمیص پہنائی کہ اُس کے احسان کا عوض ہو جائے۔

1351 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا حَضَرَ أُحُدٌ دَعَانِي أَبِي مِنَ اللَّيْلِ، فَقَالَ: مَا أُرَانِي إِلَّا مَقْتُولًا فِي أَوَّلِ مَنْ يُقْتَلُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِنِّي لاَ أَتْرُكُ بَعْدِي أَعَزَّ عَلَيَّ مِنْكَ، غَيْرَ نَفْسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِنَّ عَلَيَّ دَيْنًا فَاقْضِ، وَاسْتَوْصِ بِأَخَوَاتِكَ خَيْرًا، فَأَصْبَحْنَا، فَكَانَ أَوَّلَ قَتِيلٍ وَدُفِنَ مَعَهُ آخَرُ فِي قَبْرٍ، ثُمَّ لَمْ تَطِبْ نَفْسِي أَنْ أَتْرُكَهُ مَعَ الآخَرِ، فَاسْتَخْرَجْتُهُ بَعْدَ سِتَّةِ أَشْهُرٍ، فَإِذَا هُوَ كَيَوْمِ وَضَعْتُهُ هُنَيَّةً غَيْرَ أُذُنِهِ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب غزوہ اُحد کا وقت آگیا تو میرے والدِ ماجد نے مجھے رات میں بُلایا اور فرمایا میں یہی دیکھتا ہوں کہ نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سب سے پہلے شہید کیا جاؤں گا اور میں اپنے بعد کسی کو نہیں چھوڑ رہا جو رسول اللہ ﷺ کے علاوہ مجھے تم سے عزیز ہو۔ میرے اُوپر قرض ہے اُسے ادا کر دینا اور اپنی بہنوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا۔ صبح ہوئی تو سب سے پہلے وہی شہید کیے گئے اور ایک دوسرے کے ساتھ قبر میں دفن کیے گئے۔ پھر میرا دل اس پر راضی نہ ہوا کہ دوسروں کے ساتھ چھوڑے رکھوں لہٰذا چھ ماہ کے بعد میں نے انہیں نکالا تو وہ ایسے ہی تھے جیسے تدفین کے دن تھے صرف ایک کان متاثر ہوا تھا۔

1350- راجع الحديث:1270

1351- انظر الحديث:1352

1352 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: دُفِنَ مَعَ أَبِي رَجُلٌ، فَلَمْ تَطِبْ نَفْسِي حَتَّى أَخْرَجْتُهُ، فَجَعَلْتُهُ فِي قَبْرٍ عَلَى حِدَةٍ

عطاء سے مروی ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میرے والدِ ماجد کو ایک شخص کے ساتھ دفن کیا گیا تھا۔ میرا دل مطمئن نہ ہوا حتیٰ کہ میں نے انہیں نکالا اور دوسری قبر میں منتقل کر دیا۔

78- بَابُ اللَّحْدِ وَالشَّقِّ فِي القَبْرِ

قبر میں لحد اور شق بنانا

1353 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ، ثُمَّ يَقُولُ: أَيُّهُمْ أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ؟ فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمَا، قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ، فَقَالَ: أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هَؤُلاَءِ يَوْمَ القِيَامَةِ فَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَائِهِمْ، وَلَمْ يُغَسِّلْهُمْ

عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک سے مروی ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ شہدائے اُحد میں سے دو دو کو جمع فرماتے۔ پھر فرماتے: ان میں قرآنِ مجید کون زیادہ جانتا تھا؟ جب دو میں سے کسی ایک کی طرف اشارہ کر دیا جاتا تو اُسے لحد میں پہلے اُتارتے۔ فرمایا کہ قیامت کے دن میں ان پر گواہ ہوں۔ آپ نے اُنہیں خون آلودہ دفن کرنے کا حکم فرمایا اور اُنہیں غسل نہیں دیا گیا۔

79- بَابُ إِذَا أَسْلَمَ الصَّبِيُّ فَمَاتَ، هَلْ يُصَلَّى عَلَيْهِ، وَهَلْ يُعْرَضُ عَلَى الصَّبِيِّ الإِسْلاَمُ

جب بچہ اسلام قبول کرے اور فوت ہو جائے تو کیا اُس پر نماز پڑھی جائے گی اور بچے پر اسلام پیش کیا جائے؟

وَقَالَ الحَسَنُ، وَشُرَيْحٌ وَإِبْرَاهِيمُ، وَقَتَادَةُ: إِذَا أَسْلَمَ أَحَدُهُمَا فَالوَلَدُ مَعَ المُسْلِمِ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مَعَ أُمِّهِ مِنَ المُسْتَضْعَفِينَ، وَلَمْ يَكُنْ مَعَ أَبِيهِ عَلَى دِينِ قَوْمِهِ، وَقَالَ: الإِسْلاَمُ يَعْلُو وَلاَ يُعْلَى

حسن بصری اور شریح اور براہیم اور قتادہ نے فرمایا کہ جب والدین میں سے ایک مسلمان ہو جائے تو لڑکا مسلمان کے ساتھ ہوگا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنی والدۂ ماجدہ کے ساتھ کمزور مسلمانوں میں تھے اور اپنے والد کے ساتھ اپنی قوم کے دین پر نہیں تھے اور فرمایا کہ اسلام اونچا رہتا ہے اور نیچا نہیں ہوتا۔

1352- سنن نسائی:2020

1353- راجع الحدیث:1343

1354 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ انْطَلَقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ قِبَلَ ابْنِ صَيَّادٍ، حَتَّى وَجَدُوهُ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ عِنْدَ أُطُمِ بَنِي مَغَالَةَ، وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَيَّادٍ الحُلُمَ، فَلَمْ يَشْعُرْ حَتَّى ضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ لِابْنِ صَيَّادٍ: تَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ؟، فَنَظَرَ إِلَيْهِ ابْنُ صَيَّادٍ، فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ الأُمِّيِّينَ، فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ؟ فَرَفَضَهُ وَقَالَ: آمَنْتُ بِاللَّهِ وَبِرُسُلِهِ فَقَالَ لَهُ: مَاذَا تَرَى؟ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ: يَأْتِينِي صَادِقٌ وَكَاذِبٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُلِّطَ عَلَيْكَ الأَمْرُ ثُمَّ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ: هُوَ الدُّخُّ، فَقَالَ: اخْسَأْ، فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: دَعْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَضْرِبْ عُنُقَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ يَكُنْهُ فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْهُ فَلاَ خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی نبی کریم ﷺ کے ساتھ دوسرے حضرات کی معیت میں ابن صیاد کی جانب گئے حتیٰ کہ اُسے بنی مغالہ کے ٹیلوں میں بچوں کے ساتھ کھیلتا ہوا پایا اور ابن صیاد قریب البلوغ تھا۔ اُسے معلوم نہ ہوا حتیٰ کہ نبی کریم ﷺ نے اُس پر ہاتھ مارا۔ پھر ابن صیاد سے فرمایا: کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ ابنِ صیاد نے آپ ﷺ کی جانب دیکھ کر کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اُمیّوں کے رسول ہیں۔ ابن صیاد نے نبی کریم ﷺ سے کہا: کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ آپ نے اُسے چھوڑ دیا اور فرمایا: میں اللہ پر اور اُس کے رسولوں پر ایمان رکھتا ہوں اور اس سے فرمایا: تو کیا دیکھتا ہے؟ اُس نے کہا کہ میرے پاس جھوٹا اور سچا آتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تیرا کام مِلا جلا ہو گیا۔ پھر نبی کریم ﷺ نے اُس سے فرمایا: میں نے تیرے لیے دل میں ایک بات پوشیدہ رکھی ہے۔ ابنِ صیاد نے کہا کہ وہ الدُّخ ہے۔ فرمایا کہ دور ہٹ تو اپنی اوقات سے بڑھ نہیں سکتا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے اجازت عطا کیجیے کہ اس کی گردن مار دوں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اگر یہ وہی ہے تو تم اس پر غلبہ نہیں پا سکتے اور اگر وہ نہیں تو اس کو قتل کرنے میں تمہارے لیے کوئی اچھائی نہیں۔

1355 - وَقَالَ سَالِمٌ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: انْطَلَقَ بَعْدَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

سالم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر کو فرماتے ہوئے سُنا کہ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ اور

1354- انظر الحدیث: 6618,6173,3055 صحیح مسلم: 7284,7283 سنن ترمذی: 2235

1355- انظر الحدیث: 6174,3056,3033,2638

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ إِلَى النَّخْلِ الَّتِي فِيهَا ابْنُ صَيَّادٍ، وَهُوَ يَخْتِلُ أَنْ يَسْمَعَ مِنَ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ ابْنُ صَيَّادٍ، فَرَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ - يَعْنِي فِي قَطِيفَةٍ لَهُ فِيهَا رَمْزَةٌ أَوْ زَمْرَةٌ - فَرَأَتْ أُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ، فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ: يَا صَافِ - وَهُوَ اسْمُ ابْنِ صَيَّادٍ - هٰذَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَثَارَ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ . وَقَالَ شُعَيْبٌ فِي حَدِيثِهِ: فَرَفَصَهُ رَمْرَمَةٌ - أَوْ زَمْزَمَةٌ - وَقَالَ إِسْحَاقُ الْكَلْبِيُّ، وَعُقَيْلٌ: رَمْرَمَةٌ، وَقَالَ مَعْمَرٌ: رَمْزَةٌ

حضرت اُبی بن کعب کے اُس باغ میں تشریف لے گئے جس میں ابن صیاد رہتا تھا۔ آپ کا ارادہ یہ تھا کہ ابن صیاد کی کوئی راز کی بات سُنیں اِس سے پہلے کہ ابن صیاد آپ کو دیکھے۔ نبی کریم ﷺ نے دیکھا کہ وہ چادر اوڑھ کر لیٹا ہوا گنگنا رہا ہے۔ ابن صیاد کی ماں نے رسول اللہ ﷺ کو درخت کی آڑ میں دیکھ لیا اور ابنِ صیاد سے کہا: اے صاف یہ ابنِ صیاد کا نام ہے۔ یہ محمد ﷺ ہیں۔ ابنِ صیاد اُٹھ بیٹھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اگر وہ رہنے دیتی تو کچھ بھید کھلتا۔ شعیب نے اپنی حدیث میں فَرَفَصَهُ رَمْرَمَةٌ اَوْرَمْزَةٌ کہا جب کہ عُقیل نے رَمْرَةٌ اور معمر نے رَمْزَةٌ کہا ہے۔

1356 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ غُلَامٌ يَهُودِيٌّ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَرِضَ، فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ، فَقَعَدَ عِنْدَ رَأْسِهِ، فَقَالَ لَهُ: أَسْلِمْ، فَنَظَرَ إِلَى أَبِيهِ وَهُوَ عِنْدَهُ فَقَالَ لَهُ: أَطِعْ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَسْلَمَ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَنْقَذَهُ مِنَ النَّارِ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک یہودی لڑکا نبی کریم ﷺ کی خدمت پر مامور تھا۔ وہ بیمار ہوا تو نبی کریم ﷺ اُس کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے اور اُس کے سر کے پاس بیٹھ کر اُس سے فرمایا: اسلام قبول کرلے۔ اُس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا جو اُس کے پاس تھا اور اُس سے کہا: ابو القاسم ﷺ کی بات مان لو۔ وہ مسلمان ہوگیا۔ نبی کریم ﷺ یہ فرماتے ہوئے باہر تشریف لائے: اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے اسے دوزخ سے بچالیا۔

1357 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ، سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: كُنْتُ أَنَا وَأُمِّي مِنَ الْمُسْتَضْعَفِينَ أَنَا مِنَ الْوِلْدَانِ وَأُمِّي مِنَ

عبید اللہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سُنا: میں اور میری والدہ ماجدہ کمزور مسلمانوں میں شامل تھے میں لڑکوں میں سے اور والدہ محترمہ عورتوں میں سے۔

1356- انظر الحدیث: 5657

1357- انظر الحدیث: 4597,4587 'صحیح مسلم: 3114,3113 'سنن ابو داؤد: 1939 'سنن نسائی: 3032

النِّسَاءِ

1358 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: يُصَلَّى عَلَى كُلِّ مَوْلُودٍ مُتَوَفًّى، وَإِنْ كَانَ لِغَيَّةٍ، مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ وُلِدَ عَلَى فِطْرَةِ الإِسْلاَمِ، يَدَّعِي أَبَوَاهُ الإِسْلاَمَ، أَوْ أَبُوهُ خَاصَّةً، وَإِنْ كَانَتْ أُمُّهُ عَلَى غَيْرِ الإِسْلاَمِ، إِذَا اسْتَهَلَّ صَارِخًا صُلِّيَ عَلَيْهِ، وَلاَ يُصَلَّى عَلَى مَنْ لاَ يَسْتَهِلُّ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ سِقْطٌ فَإِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يُحَدِّثُ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الفِطْرَةِ، فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ، أَوْ يُمَجِّسَانِهِ، كَمَا تُنْتَجُ البَهِيمَةُ بَهِيمَةً جَمْعَاءَ، هَلْ تُحِسُّونَ فِيهَا مِنْ جَدْعَاءَ، ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: (فِطْرَةَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا) (الروم:30) الآيَةَ

ابن شہاب سے مروی ہے کہ وہ ہر فوت ہونے والے بچے پر نماز پڑھتے خواہ وہ زانیہ ہی کا ہوتا کیونکہ ہر بچہ فطرتِ اسلام پر پیدا ہوتا ہے۔ اگر اُس کے والدین یا صرف والد اسلام کا دعویٰ کرتا تو اگرچہ اُس کی ماں اسلام کے علاوہ اور دین پر ہو، تو جو پیدا ہو کر چلّایا اُس پر نماز پڑھی جائے گی اور جو نہ چلّایا اُس پر نہیں پڑھی جائے گی کیونکہ وہ ساقط پیدا ہوا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیث بیان کیا کرتے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کوئی پیدا ہونے والا نہیں مگر فطرت پر پیدا ہوتا ہے لیکن اُس کے والدین اُسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا لیتے ہیں جیسے ہر جانور صحیح سلامت پیدا ہوتا ہے۔ کیا تم اُن میں سے کسی کو کان کٹا ہوا دیکھتے ہو؟ پھر حضرت ابوہریرہ فرماتے: ترجمہ کنز الایمان: اللہ کی ڈالی ہوئی بنا جس پر لوگوں کو پیدا کیا (پارہ ۲۱، الروم: ۳۰)

1359 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الفِطْرَةِ، فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ، وَيُنَصِّرَانِهِ، أَوْ يُمَجِّسَانِهِ، كَمَا تُنْتَجُ البَهِيمَةُ بَهِيمَةً جَمْعَاءَ، هَلْ تُحِسُّونَ فِيهَا مِنْ جَدْعَاءَ، ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: (فِطْرَةَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لاَ تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ ذَلِكَ الدِّينُ القَيِّمُ) (الروم:30)

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی پیدا ہونے والا نہیں مگر وہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔ اُس کے والدین اُسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا لیتے ہیں۔ جیسے کوئی جانور بچہ پیدا کرتا تو کیا تم اُن میں سے کسی کو کان کٹا دیکھتے ہو؟ پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے: اللہ کی فطرت وہی ہے جس پر لوگوں کو پیدا کیا ہے۔ اللہ کے پیدا کرنے میں کوئی تبدیلی نہیں آتی۔ یہ مضبوط اُصول ہے۔ (۳۰:۳۵)

1358- انظر الحدیث: 6599,4775,1385,1359

1359- راجع الحدیث: 1358، صحیح مسلم: 6699

80- بَابُ إِذَا قَالَ الْمُشْرِكُ عِنْدَ الْمَوْتِ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

جب مشرک نے بوقتِ موت لا الٰہ الا اللہ کہا

1360- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا طَالِبٍ الوَفَاةُ جَاءَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَجَدَ عِنْدَهُ أَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ، وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي أُمَيَّةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي طَالِبٍ: " يَا عَمِّ، قُلْ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، كَلِمَةً أَشْهَدُ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللّٰهِ " فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ: يَا أَبَا طَالِبٍ أَتَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ؟ فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِضُهَا عَلَيْهِ، وَيَعُودَانِ بِتِلْكَ المَقَالَةِ حَتَّى قَالَ أَبُو طَالِبٍ آخِرَ مَا كَلَّمَهُمْ: هُوَ عَلَى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَأَبَى أَنْ يَقُولَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَا وَاللّٰهِ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ أُنْهَ عَنْكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى فِيهِ: (مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ) (التوبة:113) الآيَةَ

سعید بن مسیب کو اُن کے والدِ ماجد نے بتایا کہ جب ابوطالب کی موت کا وقت قریب آیا تو اُن کے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لے گئے۔ اُن کے پاس ابوجہل بن ہشام اور عبداللہ بن ابو اُمیہ بن مغیرہ کو پایا۔ رسول اللہ ﷺ نے ابوطالب سے فرمایا: اے چچا! لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کہیے۔ میں اللہ کے پاس آپ کی گواہی دُوں گا! ابوجہل اور عبداللہ بن ابو اُمیہ نے کہا! اے ابوطالب! کیا آپ عبدالمطلب کی ملّت سے پھر جائیں گے؟ رسول اللہ ﷺ مسلسل اسے اُن کو دعوت اسلام دیتے رہے اور وہ لوگ اِسی بات کو دُہراتے رہے، حتیٰ کہ ابوطالب نے آخر میں کہا اور ان سے یہی کلام کیا کہ میں عبدالمطلب کی ملت پر ہوں اور لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کہنے سے انکار کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لیکن خدا کی قسم میں مسلسل آپ کے لیے دعائے مغفرت کرتا رہوں گا جب تک کہ مجھے روک نہ دیا جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ والی آیت نازل فرمائی۔

81- بَابُ الجَرِيدِ عَلَى القَبْرِ

قبر پر ٹہنی گاڑنا

وَأَوْصَى بُرَيْدَةُ الأَسْلَمِيُّ: أَنْ يُجْعَلَ فِي قَبْرِهِ جَرِيدَانِ وَرَأَى ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فُسْطَاطًا عَلَى قَبْرِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، فَقَالَ: انْزِعْهُ يَا غُلَامُ، فَإِنَّمَا يُظِلُّهُ عَمَلُهُ وَقَالَ خَارِجَةُ بْنُ زَيْدٍ: رَأَيْتُنِي وَنَحْنُ

حضرت بُریدہ اسلمی نے وصیت کی کہ اُن کی قبر پر دو شاخیں نصب کی جائیں۔ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت عبدالرحمٰن کی قبر پر خیمہ دیکھ کر فرمایا: بیٹے! اسے ہٹا دو۔ ان پر اعمال ہی سایہ کریں گے۔

1360- انظر الحدیث: 6681,4772,4675,3884 صحیح مسلم: 132,131 سنن نسائی: 2034

شُبَّانٌ فِي زَمَنِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَإِنَّ أَشَدَّنَا وَثْبَةً الَّذِي يَثِبُ قَبْرَ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ حَتَّى يُجَاوِزَهُ وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ: أَخَذَ بِيَدِي خَارِجَةُ فَأَجْلَسَنِي عَلَى قَبْرٍ، وَأَخْبَرَنِي عَنْ عَمِّهِ يَزِيدَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: إِنَّمَا كُرِهَ ذَلِكَ لِمَنْ أَحْدَثَ عَلَيْهِ وَقَالَ نَافِعٌ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَجْلِسُ عَلَى الْقُبُورِ

حضرت خارجہ بن زید نے فرمایا کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں دیکھا جب کہ میں نوجوان تھا کہ ہم میں سب سے زیادہ چھلانگ لگانے والا اُس کو سمجھا جاتا جو حضرت عثمان بن مظعون کی قبر کو پھلانگ جاتا۔ عثمان بن حکیم نے کہا کہ حضرت خارجہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے ایک قبر پر بٹھا دیا اور مجھے اپنے چچا جان یزید بن ثابت کے حوالے سے بتایا کہ اس پر پیشاب کرنا مکروہ سمجھا گیا ہے اور نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قبروں پر بیٹھا کرتے تھے۔

1361 - حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ مَرَّ بِقَبْرَيْنِ يُعَذَّبَانِ، فَقَالَ: إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ، وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ، أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لاَ يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ، ثُمَّ أَخَذَ جَرِيدَةً رَطْبَةً، فَشَقَّهَا بِنِصْفَيْنِ، ثُمَّ غَرَزَ فِي كُلِّ قَبْرٍ وَاحِدَةً، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لِمَ صَنَعْتَ هَذَا؟ فَقَالَ: لَعَلَّهُ أَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کا گزر دو قبروں کے پاس سے ہوا جن کو عذاب دیا جا رہا تھا۔ فرمایا کہ اِن کو عذاب دیا جا رہا ہے اور کبیرہ گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں دیا جا رہا۔ ایک پیشاب کی چھینٹوں سے نہیں بچا کرتا اور دوسرا چغلی کھا کرتا تھا۔ پھر آپ نے ایک سبز شاخ لی اور اُس کے دو حصے کیے۔ پھر ہر قبر پر ایک حصہ نصب فرما دیا لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! ایسا کیوں کیا؟ فرمایا کہ شاید اِن کے عذاب میں کمی رہے جب تک یہ خشک نہ ہو جائیں۔

82- بَابُ مَوْعِظَةِ الْمُحَدِّثِ عِنْدَ الْقَبْرِ، وَقُعُودِ أَصْحَابِهِ حَوْلَهُ

عالِم کا قبر کے پاس وعظ کرنا اور اُس کے ساتھیوں کا اُس کے اطراف بیٹھ جانا

(يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ) (القمر: 7) الْأَجْدَاثُ: الْقُبُورُ، (بُعْثِرَتْ) (الانفطار: 4): أُثِيرَتْ، بَعْثَرْتُ حَوْضِي: أَيْ جَعَلْتُ أَسْفَلَهُ أَعْلاَهُ، الْإِيفَاضُ: الْإِسْرَاعُ وَقَرَأَ الْأَعْمَشُ: (إِلَى نَصْبٍ):

يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ سے مراد قبروں سے نکل کھڑا ہونا ہے۔ بُعْثِرَتْ اُبھاری جائیں گی بَعْثَرْتُ حَوْضِي یعنی میں نے اُس کے نچلے حصے کو اُوپر کر دیا۔ اَلْإِيفَاضُ تیز دوڑنا۔ اعمش نے إِلَى نَصْبٍ سے مراد

1361- راجع الحديث: 218,216

إِلَى شَيْءٍ مَنْصُوبٍ يَسْتَبِقُونَ إِلَيْهِ " وَالنُّصْبُ وَاحِدٌ وَالنَّصْبُ مَصْدَرٌ (يَوْمُ الْخُرُوجِ) (ق: 42): مِنَ القُبُورِ (يَنْسِلُونَ) (الانبياء: 96): يَخْرُجُونَ"

إِلَى شَيْءٍ مَنْصُوبٍ بتایا یعنی بلندی کی طرف سبقت کریں گے النُّصْبِ سے واحد اور اَلنَّصْبُ مصدر ہے۔ قبروں سے نکلنے کا دن يَنْسِلُونَ نکل پڑیں گے۔

1362 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِي جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا فِي جَنَازَةٍ فِي بَقِيعِ الغَرْقَدِ، فَأَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَعَدَ وَقَعَدْنَا حَوْلَهُ، وَمَعَهُ مِخْصَرَةٌ، فَنَكَّسَ فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِمِخْصَرَتِهِ، ثُمَّ قَالَ: مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ، مَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ إِلَّا كُتِبَ مَكَانُهَا مِنَ الجَنَّةِ وَالنَّارِ، وَإِلَّا قَدْ كُتِبَ شَقِيَّةً أَوْ سَعِيدَةً فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ أَفَلَا نَتَّكِلُ عَلَى كِتَابِنَا وَنَدَعُ العَمَلَ؟ فَمَنْ كَانَ مِنَّا مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيَصِيرُ إِلَى عَمَلِ أَهْلِ السَّعَادَةِ، وَأَمَّا مَنْ كَانَ مِنَّا مِنْ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَسَيَصِيرُ إِلَى عَمَلِ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ، قَالَ: أَمَّا أَهْلُ السَّعَادَةِ فَيُيَسَّرُونَ لِعَمَلِ السَّعَادَةِ، وَأَمَّا أَهْلُ الشَّقَاوَةِ فَيُيَسَّرُونَ لِعَمَلِ الشَّقَاوَةِ ثُمَّ قَرَأَ: (فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالحُسْنَى) (الليل: 6) الآيَةَ

ابوعبدالرحمٰن سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم بقیع غرقد میں ایک جنازے کے ساتھ تھے کہ نبی کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لے آئے۔ آپ تشریف فرما ہوئے اور ہم بھی آپ کے گرد بیٹھ گئے۔ آپ کے پاس ایک چھڑی تھی تو چھڑی کو زمین پر مارتے رہے پھر فرمایا: تم میں سے کوئی ذی روح ایسا نہیں کہ اُس کا ٹھکانا جنت یا جہنم میں لکھ نہ دیا گیا اور یہ بھی لکھ دیا گیا ہے کہ وہ شقی ہے یا سعید۔ ایک نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ہم اپنے لکھے ہوئے پر بھروسہ نہ کریں اور عمل چھوڑ دیں؟ پس جو ہم میں سے سعادت مند ہوگا وہ سعادت مندوں والے کاموں میں پڑے گا اور جو ہم میں سے بدبخت ہوگا وہ بدبختوں والے کاموں میں پڑے گا۔ فرمایا کہ سعادت مندوں کے لیے سعادت کے کام آسان کردیئے جاتے ہیں اور بدبختوں کے لیے بدبختی والے عمل آسان کردیئے جاتے ہیں۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: جس نے دیا اور ڈرا۔ (۹۲:۵)

83 - بَابُ مَا جَاءَ فِي قَاتِلِ النَّفْسِ

خودکشی کرنے والے کا حکم

1363 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الإِسْلَامِ كَاذِبًا

حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے اسلام کے سوا کسی اور دین کی دانستہ جھوٹی قسم کھائی، وہ ویسا ہی ہے جو اُس نے کہا۔ جس نے خود کو کسی ہتھیار سے قتل کیا

1362- صحیح مسلم: 6676,6674,6673، سنن ابو داؤد: 4694، سنن ابن ماجہ: 78

1363- انظر الحدیث: 6652,6105,6047,4843,4171، صحیح مسلم: 300,299,298، سنن ابو داؤد: 3257، سنن ترمذی: 1527,1543، سنن نسائی: 3822,3780,3779، سنن ابن ماجہ: 2098

مُتَعَمِّدًا، فَهُوَ كَمَا قَالَ، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ عُذِّبَ بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ

اسے جہنم میں اُسی کے ساتھ عذاب دیا جائے گا۔

1364 - وَقَالَ حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنِ الْحَسَنِ، حَدَّثَنَا جُنْدَبٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - فِي هَذَا الْمَسْجِدِ فَمَا نَسِينَا وَمَا نَخَافُ أَنْ يَكْذِبَ جُنْدَبٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ: "كَانَ بِرَجُلٍ جِرَاحٌ فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَقَالَ اللَّهُ: بَدَرَنِي عَبْدِي بِنَفْسِهِ حَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ"

حسن بصری سے مروی ہے کہ حضرت جُندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس مسجد میں ہم سے حدیث بیان کی۔ پس ہم بھولے نہیں اور نہ ہمیں یہ خوف ہے حضرت جُندب کبھی نبی کریم ﷺ سے منسوب کر کے جھوٹ بولیں گے۔ فرمایا کہ ایک زخمی شخص نے خود کو قتل کر لیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے بندے نے خود اپنی جان لے لی تو میں نے اُس پر جنت حرام کر دی۔

1365 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الَّذِي يَخْنُقُ نَفْسَهُ يَخْنُقُهَا فِي النَّارِ، وَالَّذِي يَطْعُنُهَا يَطْعُنُهَا فِي النَّارِ

ابو الیمان، شعیب، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنا گلا گھونٹا وہ دوزخ میں گلا گھونٹتا رہے گا اور جس نے خود کو نیزہ مارا وہ جہنم میں نیزہ مارتا رہے گا۔

84- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الصَّلاَةِ عَلَى المُنَافِقِينَ، وَالِاسْتِغْفَارِ لِلْمُشْرِكِينَ

منافقوں کی نماز جنازہ پڑھنے اور مشرکوں کے لیے دعائے مغفرت کرنے کی کراہت

رَوَاهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اِسے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے مروی کیا ہے۔

1366 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، أَنَّهُ قَالَ: لَمَّا مَاتَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ، دُعِيَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ، فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب عبداللہ بن اُبی بن سلول مرا تو اُس کی نماز جنازہ پڑھنے کے لیے رسول اللہ ﷺ کو بلایا گیا۔ جب رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے تو میں نے حاضر خدمت ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ ابن اُبی کی نماز جنازہ پڑھیں گے

1364- انظر الحدیث: 3463 صحیح مسلم: 304,303

1365- انظر الحدیث: 5778

1366- انظر الحدیث: 4671 سنن ترمذی: 3097 سنن نسائی: 1965,245

وَسَلَّمَ وَثَبْتُ إِلَيْهِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُصَلِّي عَلَى ابْنِ أُبَيٍّ وَقَدْ قَالَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا: كَذَا وَكَذَا؟ أُعَدِّدُ عَلَيْهِ قَوْلَهُ، فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: أَخِّرْ عَنِّي يَا عُمَرُ فَلَمَّا أَكْثَرْتُ عَلَيْهِ، قَالَ: إِنِّي خُيِّرْتُ فَاخْتَرْتُ، لَوْ أَعْلَمُ أَنِّي إِنْ زِدْتُ عَلَى السَّبْعِينَ يُغْفَرُ لَهُ لَزِدْتُ عَلَيْهَا قَالَ: فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ انْصَرَفَ، فَلَمْ يَمْكُثْ إِلَّا يَسِيرًا، حَتَّى نَزَلَتِ الْآيَتَانِ مِنْ بَرَاءَةٌ: (وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا) (التوبة: 84) إِلَى قَوْلِهِ (وَهُمْ فَاسِقُونَ) (التوبة: 84) قَالَ: فَعَجِبْتُ بَعْدُ مِنْ جُرْأَتِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ، وَاللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ

حالانکہ اُس نے فلاں دن یہ بات اور فلاں دن یہ بات کہی تھی، جنہیں میں گنتا رہا۔ رسول اللہ ﷺ نے تبسم فرمایا اور فرمایا: اے عمر! پیچھے ہٹو جب میں مُصر کیا تو فرمایا کہ مجھے اختیار دیا گیا ہے لہٰذا میں نے یہی اختیار کیا اگر وہ ستر سے زائد مرتبہ دعا کرنے پر بخشا جائے تو میں زیادہ مرتبہ دعا کروں۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اُس کی نماز پڑھی۔ جب واپس لوٹے تو کچھ ہی دیر ہوئی تھی کہ سورۂ براَت کی دو آیتیں نازل ہوگئیں کہ اُن میں سے کسی پر نماز نہ پڑھو خواہ کبھی مرے سے فَاسِقُوْنَ تک۔ اُس دن میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جو جرأت کی بعد میں مجھے اُس پر حیرانی ہوئی۔ اس بھید کو اللہ اور اُس کا رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔

85- بَابُ ثَنَاءِ النَّاسِ عَلَى الْمَيِّتِ

لوگوں کا میّت کی تعریف کرنا

1367 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: مَرُّوا بِجَنَازَةٍ، فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَجَبَتْ ثُمَّ مَرُّوا بِأُخْرَى فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا، فَقَالَ: وَجَبَتْ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: مَا وَجَبَتْ؟ قَالَ: هَذَا أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا، فَوَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، وَهَذَا أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا، فَوَجَبَتْ لَهُ النَّارُ، أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک جنازہ گزرا تو لوگوں نے اُس کا اچھائی کے ساتھ تذکرہ کیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: واجب ہوگئی۔ پھر دوسرا جنازہ گزرا تو لوگوں نے اُس کا بُرائی کے ساتھ تذکرہ کیا۔ فرمایا کہ واجب ہوگئی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ کیا چیز واجب ہوگئی؟ فرمایا کہ تم نے اس کا اچھائی کے ساتھ تذکرہ کیا تو اس کے لیے جنّت واجب ہوگئی اور اس کا بُرائی کے ساتھ تذکرہ کیا تو اس کے لیے جہنم واجب ہوگئی کیونکہ تم زمین میں اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو۔

1368 - حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ هُوَ الصَّفَّارُ،

عبداللہ بن بُریدہ سے مروی ہے کہ ابوالاسود نے

1367- انظر الحدیث: 2642

1368- انظر الحدیث: 2643' سنن ترمذی: 1059' سنن نسائی: 1933

حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْفُرَاتِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِي الأَسْوَدِ، قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ وَقَدْ وَقَعَ بِهَا مَرَضٌ، فَجَلَسْتُ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَمَرَّتْ بِهِمْ جَنَازَةٌ، فَأُثْنِيَ عَلَى صَاحِبِهَا خَيْرًا، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: وَجَبَتْ، ثُمَّ مُرَّ بِأُخْرَى فَأُثْنِيَ عَلَى صَاحِبِهَا خَيْرًا، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: وَجَبَتْ، ثُمَّ مُرَّ بِالثَّالِثَةِ فَأُثْنِيَ عَلَى صَاحِبِهَا شَرًّا، فَقَالَ: وَجَبَتْ، فَقَالَ أَبُو الأَسْوَدِ: فَقُلْتُ: وَمَا وَجَبَتْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَ: قُلْتُ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّمَا مُسْلِمٍ، شَهِدَ لَهُ أَرْبَعَةٌ بِخَيْرٍ، أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ فَقُلْنَا: وَثَلاَثَةٌ، قَالَ: وَثَلاَثَةٌ فَقُلْنَا: وَاثْنَانِ، قَالَ: وَاثْنَانِ ثُمَّ لَمْ نَسْأَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ

فرمایا: میں مدینہ منورہ حاضر ہوا تو وہاں ایک وبا پھیلی ہوئی تھی۔ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھ گیا۔ وہاں سے ایک جنازہ گزرا تو لوگوں نے اس کا اچھائی کے ساتھ تذکرہ کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا واجب ہوگئی۔ پھر دوسرا گزرا تو اس کا بھی اچھائی کے ساتھ تذکرہ کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: واجب ہوگئی۔ پھر تیسرا جنازہ گزرا تو اپنے اُس ساتھی کا تذکرہ برائی کے ساتھ کیا۔ فرمایا کہ واجب ہوگئی۔ چنانچہ ابوالاسود کا بیان ہے کہ میں نے عرض کی: یا امیر المومنین! کیا چیز واجب ہوگئی۔ فرمایا کہ میں وہی کہتا ہوں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس مسلمان کے اچھا ہونے کی چار آدمی گواہی دیں تو اُسے اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کرے گا۔ ہم نے عرض کی: اور تین؟ فرمایا کہ تین بھی ہم نے عرض کی کہ دو؟ فرمایا کہ دو بھی۔ پھر ہم نے ایک کے بارے میں نہیں پوچھا۔

86- بَابُ مَا جَاءَ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ

وَقَوْلُهُ تَعَالَى: (وَلَوْ تَرَى إِذِ الظَّالِمُونَ فِي غَمَرَاتِ الْمَوْتِ، وَالْمَلاَئِكَةُ بَاسِطُو أَيْدِيهِمْ، أَخْرِجُوا أَنْفُسَكُمُ الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ) قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: الْهُونُ: هُوَ الْهَوَانُ، وَالْهَوْنُ: الرِّفْقُ وَقَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ: (سَنُعَذِّبُهُمْ مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ يُرَدُّونَ إِلَى عَذَابٍ عَظِيمٍ) (التوبة: 101)، وَقَوْلُهُ تَعَالَى: (وَحَاقَ بِآلِ فِرْعَوْنَ سُوءُ الْعَذَابِ، النَّارُ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَعَشِيًّا وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ، أَدْخِلُوا آلَ فِرْعَوْنَ أَشَدَّ الْعَذَابِ) (غافر: 46)

عذاب قبر کے بارے میں

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: (جب ظالم موت کے شکنجے میں ہوں گے اور فرشتوں نے اپنے ہاتھ پھیلائے ہوئے ہوں گے۔ اپنی جانوں کو نکالو، آج تمہیں ذلت آمیز عذاب دیا جائے گا۔) اَلْهُوْنُ وہی اَلْهَوَانُ ہے اور اَلْهَوْنُ یعنی نرمی ارشادِ باری تعالیٰ ہے: (ہم اُنہیں دو دفعہ عذاب دیں گے۔ پھر بڑے عذاب کی طرف لوٹائے جائیں گے۔) نیز ارشادِ ربانی ہے: (اور فرعون کے ساتھیوں بُرا عذاب ملے گا۔ صبح و شام اُن پر جہنم پیش کی جاتی ہے اور جس روز قیامت قائم ہو تو فرعون کے ساتھیوں کو سخت عذاب میں داخل کرنا۔)

1369 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا أُقْعِدَ المُؤْمِنُ فِي قَبْرِهِ أُتِيَ، ثُمَّ شَهِدَ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، فَذَلِكَ قَوْلُهُ: (يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالقَوْلِ الثَّابِتِ)(ابراهيم: 27)"

حفص بن عمر، شعبہ، علقمہ بن مرثد، سعد بن عُبیدہ، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب مومن کو اُس کی قبر میں بٹھایا جاتا ہے تو اس کے پاس ایک فرشتہ آتا ہے۔ پھر گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔ اسی کے متعلق ارشادِ ربانی ہے: ترجمہ کنز الایمان: اللہ ثابت رکھتا ہے ایمان والوں کو حق بات پر (پارہ ۱۳، ابراہیم: ۲۷)

1369م - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا - وَزَادَ - (يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا) (ابراهيم: 27) نَزَلَتْ فِي عَذَابِ القَبْرِ

محمد بن بشار، غُندر سے مروی ہے کہ شعبہ نے ہم سے یہی حدیث بیان کی اور یہ بھی فرمایا کہ آیت يُثَبِّتُ اللهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا۔ عذابِ قبر کے بارے میں نازل فرمائی گئی تھی۔

1370 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي نَافِعٌ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ، قَالَ: اطَّلَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَهْلِ القَلِيبِ، فَقَالَ: وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا؟ فَقِيلَ لَهُ: تَدْعُو أَمْوَاتًا؟ فَقَالَ: مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ مِنْهُمْ، وَلَكِنْ لاَ يُجِيبُونَ

علی بن عبید اللہ، یعقوب بن ابراہیم، ان کے والدِ ماجد، صالح، نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں خبر دیتے ہوئے فرمایا: نبی کریم ﷺ گڑھے والے کفار کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: جو تمہارے رب نے وعدہ کیا تھا تم نے اُسے سچا پایا۔ عرض کی گئی کہ آپ مُردوں کو پکار رہے ہیں؟ فرمایا کہ تم اِن سے زیادہ نہیں سنتے لیکن وہ جواب نہیں دے سکتے۔

1371 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: إِنَّمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّهُمْ لَيَعْلَمُونَ الآنَ أَنَّ مَا كُنْتُ

عبداللہ بن محمد، سفیان، ہشام، بن عُروہ، ان کے والدِ ماجد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بے شک وہ (کفار) اب جان گئے ہیں کہ میں جو کہتا تھا وہ سچ ہے اور

1369- انظر الحدیث: 4699، صحیح مسلم: 4750، سنن ابو داؤد: 4، سنن ترمذی: 3120

1370- انظر الحدیث: 4026,3980، راجع الحدیث: 1369

1371- انظر الحدیث: 3981,3979

أَقُولُ لَهُمْ حَقٌّ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: (إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَى) (النمل:80)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ترجمہ کنز الایمان: بیشک تمہارے سنائے نہیں سنتے مردے (پارہ ۲۰، النمل:۸۰)

1372 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ شُعْبَةَ، سَمِعْتُ الأَشْعَثَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ يَهُودِيَّةً دَخَلَتْ عَلَيْهَا، فَذَكَرَتْ عَذَابَ القَبْرِ، فَقَالَتْ لَهَا: أَعَاذَكِ اللَّهُ مِنْ عَذَابِ القَبْرِ، فَسَأَلَتْ عَائِشَةُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَذَابِ القَبْرِ، فَقَالَ: نَعَمْ، عَذَابُ القَبْرِ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ صَلَّى صَلاَةً إِلَّا تَعَوَّذَ مِنْ عَذَابِ القَبْرِ زَادَ غُنْدَرٌ: عَذَابُ القَبْرِ حَقٌّ

مسروق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ ایک یہودی عورت اُن کے پاس آئی اور عذاب قبر کا ذکر کیا اور اِن سے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو عذابِ قبر سے بچائے۔ حضرت عائشہ نے رسول اللہ ﷺ سے عذاب قبر کے بارے میں پوچھا۔ فرمایا کہ اُن کے لیے عذابِ قبر ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ اس کے بعد میں نے رسول اللہ ﷺ کو کوئی نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا مگر اس میں عذابِ قبر سے پناہ مانگتے۔

1373 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّهُ سَمِعَ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، تَقُولُ: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا فَذَكَرَ فِتْنَةَ القَبْرِ الَّتِي يَفْتَتِنُ فِيهَا المَرْءُ، فَلَمَّا ذَكَرَ ذَلِكَ ضَجَّ المُسْلِمُونَ ضَجَّةً زَادَ غُنْدَرٌ عَذَابُ القَبْرِ حَقٌّ۔

یحییٰ بن سلیمان، ابن وہب، یونس، ابنِ شہاب، عُروہ بن زُبیر سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سُنا کہ فرماتی تھیں: رسول اللہ ﷺ خطبہ دینے کھڑے ہوئے تو قبر کے فتنے کا ذکر کیا کہ اُس میں آدمی کو مبتلا کیا جائے گا جب آپ نے اس کا ذکر فرمایا و مسلمان چیخنے لگے۔ غندر نے کہا کہ عذاب قبر کا۔

1374 - حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " إِنَّ العَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتَوَلَّى عَنْهُ أَصْحَابُهُ، وَإِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بندے کو جب اُس کی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اُس کے ساتھی واپس لوٹتے ہیں اور وہ اُن کے جوتوں کی آہٹ سُن رہا ہوتا ہے تو اُس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اُسے بٹھا کر کہتے

1372- راجع الحدیث:1049' صحیح مسلم:1322' سنن نسائی:1307

1373- راجع الحدیث:86' سنن نسائی:2061

1374- صحیح مسلم:7147,7146' سنن ابو داؤد:4752,3231' سنن نسائی:2050,2048

بِعَالِهِمْ، أَتَاهُ مَلَكَانِ فَيُقْعِدَانِهِ، فَيَقُولَانِ: مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ، فَيَقُولُ: أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ، فَيُقَالُ لَهُ: انْظُرْ إِلَى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ أَبْدَلَكَ اللهُ بِهِ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ، فَيَرَاهُمَا جَمِيعًا -قَالَ قَتَادَةُ: وَذُكِرَ لَنَا: أَنَّهُ يُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى حَدِيثِ أَنَسٍ - قَالَ: وَأَمَّا الْمُنَافِقُ وَالْكَافِرُ فَيُقَالُ لَهُ: مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ؟ فَيَقُولُ: لاَ أَدْرِي كُنْتُ أَقُولُ مَا يَقُولُ النَّاسُ، فَيُقَالُ: لاَ دَرَيْتَ وَلاَ تَلَيْتَ، وَيُضْرَبُ بِمَطَارِقَ مِنْ حَدِيدٍ ضَرْبَةً، فَيَصِيحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيهِ غَيْرَ الثَّقَلَيْنِ"

ہیں: تو اِن شخص کے بارے میں کیا کہا کرتا تھا۔ یعنی محمد مصطفیٰ ﷺ کے بارے میں۔ اگر مومن ہو تو کہتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں۔ اُس سے کہا جائے گا کہ جہنم میں اپنے ٹھکانے کی طرف دیکھ کہ اللہ تعالیٰ نے اِس کی جگہ تجھے جنت میں ٹھکانا دے دیا ہے۔ پس دونوں کو دیکھتا ہے۔ قتادہ نے ہم سے ذکر کیا کہ اُس کی قبر کشادہ کر دی جاتی ہے۔ پھر حدیث انس کی طرف لوٹتے ہوئے فرمایا اگر منافق یا کافر ہو تو اُس سے کہا جاتا ہے: تو اِن شخص کے بارے میں کیا کہا کرتا تھا؟ وہ کہتا ہے کہ مجھے تو علم نہیں، میں وہی کہتا جو لوگ کہتے تھے۔ اُس سے کہا جاتا ہے: تُو نے نہ جانا اور نہ سمجھا۔ اُسے لوہے کے گُرز سے مارا جاتا ہے تو وہ چیختا چلّاتا ہے جس کو سب نزدیک والے سُنتے ہیں سوائے جنوں اور انسانوں کے۔

87-بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

قبر کے عذاب سے پناہ مانگنا

1375 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ وَجَبَتِ الشَّمْسُ، فَسَمِعَ صَوْتًا فَقَالَ: يَهُودُ تُعَذَّبُ فِي قُبُورِهَا وَقَالَ النَّضْرُ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا عَوْنٌ، سَمِعْتُ أَبِي، سَمِعْتُ الْبَرَاءَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

محمد بن مثنیٰ، یحییٰ، شعبہ، عون بن ابو جحیفہ، ان کے والدِ ماجد، حضرت براء بن عازب سے مروی ہے کہ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا: نبی کریم ﷺ باہر تشریف لے گئے اور سورج غروب ہو چکا تھا۔ آپ نے ایک آواز سُنی تو فرمایا: یہودی کو اس کی قبر میں عذاب دیا جا رہا ہے۔ نضر، شعبہ، عون، ان کے والدِ ماجد حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔

1376 - حَدَّثَنَا مُعَلًّى، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ

معلّی، وہیب، موسیٰ بن عقبہ، حضرت بنتِ خالد بن

1375- صحیح مسلم:7144، سنن نسائی:2058

1376- انظر الحدیث:6364

مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَتْنِي ابْنَةُ خَالِدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ، أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَهُوَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

سعید العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سُنا کہ آپ ﷺ قبر کے عذاب سے پناہ مانگ رہے تھے۔

1377 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو وَيَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ

ابوسلمہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ دعا مانگا کرتے: اے اللہ! میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ لیتا ہوں اور عذاب جہنم سے اور زندگی و موت کے فتنے سے اور مسیح دجال کے فتنے سے۔

88-بَابُ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنَ الْغِيبَةِ وَالْبَوْلِ

غیبت اور پیشاب کے سبب قبر کا عذاب ہونا

1378 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرَيْنِ فَقَالَ: إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ مِنْ كَبِيرٍ ثُمَّ قَالَ: بَلَى أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ يَسْعَى بِالنَّمِيمَةِ، وَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لاَ يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ قَالَ: ثُمَّ أَخَذَ عُودًا رَطْبًا، فَكَسَرَهُ بِاثْنَتَيْنِ، ثُمَّ غَرَزَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى قَبْرٍ، ثُمَّ قَالَ: لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کا گزر دو قبروں کے پاس سے ہوا۔ فرمایا کہ ان دونوں کو عذاب دیا جارہا ہے اور یہ کبیرہ گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں دیئے جارہے، پھر فرمایا، بلکہ اِن میں سے ایک چغلی کھایا کرتا تھا اور دوسرا خود کو پیشاب کی چھینٹوں سے نہیں بچاتا تھا۔ پھر آپ نے ایک سبز شاخ توڑی اور اُس کے دو حصّے کیے۔ پھر ہر قبر پر ایک حصّہ نصب فرمادیا۔ پھر فرمایا کہ جب تک یہ سوکھ نہیں جائینگی شاید اِن کے عذاب میں کمی ہوتی رہے۔

89-بَابُ الْمَيِّتِ يُعْرَضُ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ

میّت کو صبح و شام اُس کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے

1379 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی

1377- صحیح مسلم:1327

1378- راجع الحدیث:218,216

1379- انظر الحدیث:6515,3240' صحیح مسلم:7140' سنن نسائی:2071

مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالعَشِيِّ، إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ الجَنَّةِ، وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَيُقَالُ: هَذَا مَقْعَدُكَ حَتَّى يَبْعَثَكَ اللَّهُ يَوْمَ القِيَامَةِ "

ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جب کوئی فوت ہو جائے تو صبح و شام اُس کو اُس کا ٹھکانہ دکھایا جاتا ہے، خواہ وہ جنتی ہو یا جہنمی اور اُس سے کہا جاتا ہے کہ یہ تیرا ٹھکانا ہے حتیٰ کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ تجھے اُٹھائے گا۔

90-بَابُ كَلاَمِ المَيِّتِ عَلَى الجَنَازَةِ

میّت کا چارپائی پر کلام کرنا

1380 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِذَا وُضِعَتِ الجِنَازَةُ، فَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ، فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ: قَدِّمُونِي، قَدِّمُونِي، وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ: يَا وَيْلَهَا، أَيْنَ يَذْهَبُونَ بِهَا؟ يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا الإِنْسَانَ، وَلَوْ سَمِعَهَا الإِنْسَانُ لَصَعِقَ "

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب جنازہ تیار کر کے رکھ دیا جاتا ہے اور لوگ اُسے اپنی گردنوں پر اُٹھا لیتے ہیں تو اگر وہ نیک ہے تو کہتا ہے: جلدی لے چلو، جلدی لے چلو اور اگر نیک نہیں تو کہتا ہے: ہائے افسوس! کہاں لے جا رہے ہیں۔ اُس کی آواز کو انسانوں کے سوا ہر چیز سُنتی ہے۔ اگر انسان سُن لے تو بے ہوش ہو جائے۔

91-بَابُ مَا قِيلَ فِي أَوْلاَدِ المُسْلِمِينَ

مسلمانوں کی اولاد کا حکم

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ مَاتَ لَهُ ثَلاَثَةٌ مِنَ الوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا الحِنْثَ، كَانَ لَهُ حِجَابًا مِنَ النَّارِ أَوْ دَخَلَ الجَنَّةَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے مروی کی ہے کہ جس کے تین بچے فوت ہو جائیں جو سنِ بلوغ کو نہ پہنچے ہوں تو وہ اُس کے لیے دوزخ سے آڑ ہوں گے یا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

1381 - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ

عبد العزیز بن صُہیب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں میں سے مسلمان کے تین بچے فوت

1380- راجع الحدیث:1314

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنَ النَّاسِ مُسْلِمٌ، يَمُوتُ لَهُ ثَلَاثَةٌ مِنَ الوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا الحِنْثَ، إِلَّا أَدْخَلَهُ اللهُ الجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمْ

ہو جائیں جو بلوغت کو نہ پہنچے ہوں تو اُن کے سبب اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور رحمت سے اُسے جنت میں داخل فرمائے گا۔

1382 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، أَنَّهُ سَمِعَ البَرَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ لَهُ مُرْضِعًا فِي الجَنَّةِ

عدی بن ثابت نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا کہ جب حضرت ابراہیم (حضور ﷺ کے صاحبزادے) فوت ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت میں اُس کی ایک دودھ پلانے والی ہے۔

92-بَابُ مَا قِيلَ فِي أَوْلَادِ المُشْرِكِينَ

مشرکوں کی اولاد کا حکم

1383 - حَدَّثَنِي حِبَّانُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَوْلَادِ المُشْرِكِينَ، فَقَالَ: اللهُ إِذْ خَلَقَهُمْ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ

حبان بن موسیٰ، عبداللہ، شعبہ، ابوبشر، سعید بن جُبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مشرکوں کی اولاد کے بارے میں فرمایا: اللہ تعالیٰ نے انہیں پیدا کیا اور وہی بہتر جانتا ہے کہ وہ کیا کرنے والے تھے۔

1384 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، يَقُولُ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَرَارِيِّ المُشْرِكِينَ، فَقَالَ: اللهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ

ابو الیمان، شعیب، زُہری، عطاء بن یزید لیثی، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ سے مشرکین کے بچوں کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: جو وہ کرنے والے تھے اُسے اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

1385 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر پیدا ہونے والا فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔ پس اُس کے

1382- انظر الحدیث: 6195,3255

1383- انظر الحدیث: 6597' صحیح مسلم: 6707' سنن ابو داؤد: 4711' سنن نسائی: 1951,1950

1384- انظر الحدیث: 6600,6598' صحیح مسلم: 6705,6704' سنن نسائی: 1948

1385- انظر الحدیث: 1358

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ أَوْ يُمَجِّسَانِهِ كَمَثَلِ الْبَهِيمَةِ تُنْتَجُ الْبَهِيمَةَ هَلْ تَرَى فِيهَا جَدْعَاءَ

والدین اُسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔ جیسے مویشی کہ جب وہ پیدا ہوتا ہے تو کیا تم کسی کے کان کٹے ہوئے دیکھتے ہو؟

93- باب

کچھ گناہوں کی سزا

1386 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى صَلاَةً أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ: مَنْ رَأَى مِنْكُمُ اللَّيْلَةَ رُؤْيَا؟ قَالَ: فَإِنْ رَأَى أَحَدٌ قَصَّهَا، فَيَقُولُ: مَا شَاءَ اللهُ فَسَأَلَنَا يَوْمًا فَقَالَ: هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِنْكُمْ رُؤْيَا؟ قُلْنَا: لاَ، قَالَ: لَكِنِّي رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِي فَأَخَذَا بِيَدِي، فَأَخْرَجَانِي إِلَى الأَرْضِ المُقَدَّسَةِ، فَإِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ، وَرَجُلٌ قَائِمٌ، بِيَدِهِ كَلُّوبٌ مِنْ حَدِيدٍ قَالَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا عَنْ مُوسَى: "إِنَّهُ يُدْخِلُ ذَلِكَ الكَلُّوبَ فِي شِدْقِهِ حَتَّى يَبْلُغَ قَفَاهُ، ثُمَّ يَفْعَلُ بِشِدْقِهِ الآخَرِ مِثْلَ ذَلِكَ، وَيَلْتَئِمُ شِدْقُهُ هَذَا، فَيَعُودُ فَيَصْنَعُ مِثْلَهُ. قُلْتُ: مَا هَذَا؟ قَالاَ: انْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا حَتَّى أَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ عَلَى قَفَاهُ وَرَجُلٌ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِهِ بِفِهْرٍ - أَوْ صَخْرَةٍ - فَيَشْدَخُ بِهِ رَأْسَهُ، فَإِذَا ضَرَبَهُ تَدَهْدَهَ الحَجَرُ، فَانْطَلَقَ إِلَيْهِ لِيَأْخُذَهُ فَلاَ يَرْجِعُ إِلَى هَذَا حَتَّى يَلْتَئِمَ رَأْسُهُ وَعَادَ رَأْسُهُ كَمَا هُوَ، فَعَادَ إِلَيْهِ، فَضَرَبَهُ، قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالاَ: انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا إِلَى ثَقْبٍ مِثْلِ التَّنُّورِ، أَعْلاَهُ ضَيِّقٌ وَأَسْفَلُهُ وَاسِعٌ يَتَوَقَّدُ تَحْتَهُ نَارًا، فَإِذَا اقْتَرَبَ ارْتَفَعُوا حَتَّى كَادَ أَنْ يَخْرُجُوا، فَإِذَا خَمَدَتْ رَجَعُوا

حضرت سمرہ بن جُندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب نماز پڑھ لیتے تو چہرہ مبارک ہماری جانب فرما کر فرماتے: تم میں سے آج رات کسی نے خواب دیکھا ہے؟ اگر دیکھا ہو تو بیان کرے۔ پس جو اللہ چاہتا وہ کہہ دیتے۔ ایک دن آپ نے ہم سے پوچھا کہ کیا تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے۔ ہم نے عرض کی نہیں۔ فرمایا تو آج رات میں نے دیکھا کہ دو شخص میرے پاس آئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے ارضِ مقدس کی جانب لے گئے۔ وہاں ایک آدمی بیٹھا اور ایک کھڑا تھا۔ ہمارے بعض ساتھیوں نے موسیٰ سے مروی کی کہ اس کے ہاتھ میں لوہے کا ایک ٹکڑا ہے جیسے اُس کے جبڑے میں داخل کرتا ہے اور گدی تک پہنچ جاتا ہے۔ اسی طرح دوسری جانب کرتا ہے اور پہلا جُڑ جاتا ہے۔ پھر دوبارہ یونہی کرتا ہے۔ میں نے کہا: یہ کیا ہے۔ کہا آگے چلیے ہم آگے گئے تو ایک آدمی کے پاس پہنچے جو چت لیٹا ہوا تھا اور ایک شخص اُس کے سر پر دستہ یا پتھر لیے کھڑا تھا، جس سے اس کا سر کچلتا تھا۔ جب وہ مارتا تو پتھر لڑھک جاتا۔ وہ اُسے لینے جاتا تو واپس آنے سے پہلے اس کا سر ٹھیک ہو جاتا جیسا کہ پہلے تھا۔ پھر اُسی طرح مارتا ہے۔ میں نے کہا: یہ کون ہے۔ کہا کہ آگے چلیے تو ایک تنور جیسے گڑھے کے پاس پہنچے جو اُوپر سے تنگ اور نیچے سے کشادہ تھا۔ اُس کے نیچے آگ بھڑک رہی تھی۔ جب

1386- راجع الحدیث:845

فِيهَا، وَفِيهَا رِجَالٌ وَنِسَاءٌ عُرَاةٌ فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَا: انْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا حَتَّى أَتَيْنَا عَلَى نَهَرٍ مِنْ دَمٍ فِيهِ رَجُلٌ قَائِمٌ عَلَى وَسَطِ النَّهَرِ - قَالَ يَزِيدُ، وَوَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ: عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ - وَعَلَى شَطِّ النَّهَرِ رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيْهِ حِجَارَةٌ فَأَقْبَلَ الرَّجُلُ الَّذِي فِي النَّهَرِ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ رَمَى الرَّجُلُ بِحَجَرٍ فِي فِيهِ، فَرَدَّهُ حَيْثُ كَانَ، فَجَعَلَ كُلَّمَا جَاءَ لِيَخْرُجَ رَمَى فِي فِيهِ بِحَجَرٍ، فَيَرْجِعُ كَمَا كَانَ، فَقُلْتُ: مَا هٰذَا؟ قَالَا: انْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى رَوْضَةٍ خَضْرَاءَ، فِيهَا شَجَرَةٌ عَظِيمَةٌ، وَفِي أَصْلِهَا شَيْخٌ وَصِبْيَانٌ، وَإِذَا رَجُلٌ قَرِيبٌ مِنَ الشَّجَرَةِ بَيْنَ يَدَيْهِ نَارٌ يُوقِدُهَا، فَصَعِدَا بِي فِي الشَّجَرَةِ، وَأَدْخَلَانِي دَارًا لَمْ أَرَ قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهَا، فِيهَا رِجَالٌ شُيُوخٌ وَشَبَابٌ، وَنِسَاءٌ، وَصِبْيَانٌ، ثُمَّ أَخْرَجَانِي مِنْهَا فَصَعِدَا بِي الشَّجَرَةَ، فَأَدْخَلَانِي دَارًا هِيَ أَحْسَنُ وَأَفْضَلُ فِيهَا شُيُوخٌ، وَشَبَابٌ، قُلْتُ: طَوَّفْتُمَانِي اللَّيْلَةَ، فَأَخْبِرَانِي عَمَّا رَأَيْتُ، قَالَا: نَعَمْ، أَمَّا الَّذِي رَأَيْتَهُ يُشَقُّ شِدْقُهُ، فَكَذَّابٌ يُحَدِّثُ بِالْكَذْبَةِ، فَتُحْمَلُ عَنْهُ حَتَّى تَبْلُغَ الْآفَاقَ، فَيُصْنَعُ بِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَالَّذِي رَأَيْتَهُ يُشْدَخُ رَأْسُهُ، فَرَجُلٌ عَلَّمَهُ اللّٰهُ الْقُرْآنَ، فَنَامَ عَنْهُ بِاللَّيْلِ وَلَمْ يَعْمَلْ فِيهِ بِالنَّهَارِ، يُفْعَلُ بِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَالَّذِي رَأَيْتَهُ فِي الثَّقْبِ فَهُمُ الزُّنَاةُ، وَالَّذِي رَأَيْتَهُ فِي النَّهَرِ آكِلُوا الرِّبَا، وَالشَّيْخُ فِي أَصْلِ الشَّجَرَةِ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَالصِّبْيَانُ حَوْلَهُ، فَأَوْلَادُ النَّاسِ وَالَّذِي يُوقِدُ النَّارَ مَالِكٌ خَازِنُ النَّارِ، وَالدَّارُ الْأُولَى الَّتِي دَخَلْتَ دَارُ عَامَّةِ الْمُؤْمِنِينَ، وَأَمَّا هٰذِهِ الدَّارُ فَدَارُ

اُس میں جوش آتا تو لوگ اوپر کی طرف نکلنے کے قریب آجاتے اور نرم پڑتی تو نیچے ہو جاتے۔ اُس میں مرد و عورت سب برہنہ تھے۔ میں نے کہا: یہ کیا ہے؟ کہا آگے چلیے۔ ہم آگے گئے حتیٰ کہ ایک خون کی نہر پر پہنچے جس کے درمیان میں ایک شخص کھڑا تھا۔ یزید بن ہارون وہب بن جریر، جریر بن حازم نے کہا: نہر کے کنارے پر ایک شخص تھا جس کے سامنے پتھر تھے۔ نہر والا شخص جب آگے بڑھتا اور نکلنے کا قصد کرتا تو یہ شخص اُس کے منہ پر پتھر مار کر اُسے پہلی جگہ پر واپس لوٹا دیتا۔ جب بھی وہ نکلنے کا قصد کرتا تو اِسی طرح اُس کے منہ پر پتھر مار کر اُسی جگہ لوٹا دیتا۔ میں نے کہا: یہ کیا ہے۔ دونوں نے کہا: چلیے ہم آگے چلے تو ایک سرسبز باغ میں پہنچے۔ اُس میں ایک بہت بڑا درخت تھا جس کی جڑ میں ایک بوڑھا اور بچے تھے جب کہ ایک شخص درخت کے قریب اپنے سامنے آگ جلا رہا تھا۔ دونوں مجھے لے کر ایک درخت پر چڑھ گئے اور مجھے ایک گھر میں لے گئے جو بڑا خوب صورت اور اعلیٰ تھا، جس میں بوڑھے اور جوان تھے۔ میں نے کہا کہ تم نے مجھے ساری رات پھرایا ہے لہٰذا مجھے بتاؤ جو میں نے دیکھا ہے دونوں نے کہا: اچھا جس کو آپ نے دیکھا کہ اُس کے گال چیرے جا رہے ہیں تو وہ بہت جھوٹا ہے، جھوٹی باتیں گھڑتا اور لوگ انہیں لے کر دنیا بھر میں پھیلاتے۔ اُس کے ساتھ قیامت تک یونہی ہوتا رہے گا جس کو آپ نے دیکھا کہ اُس کا سر کچلا جا رہا ہے تو اُس آدمی کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید سکھایا تو اس کے باوجود رات کو سوتا اور دن میں اُس پر عمل نہ کرتا۔ اُس کے ساتھ قیامت تک یونہی ہوتا رہے گا اور جن کو آپ نے گڑھے میں دیکھا وہ زناکار تھے اور جس کو آپ نے نہر میں دیکھا

الشُّهَدَاءِ، وَأَنَا جِبْرِيلُ، وَهَذَا مِيكَائِيلُ، فَارْفَعْ رَأْسَكَ، فَرَفَعْتُ رَأْسِي، فَإِذَا فَوْقِي مِثْلُ السَّحَابِ، قَالاَ: ذَاكَ مَنْزِلُكَ، قُلْتُ: دَعَانِي أَدْخُلْ مَنْزِلِي، قَالاَ: إِنَّهُ بَقِيَ لَكَ عُمُرٌ لَمْ تَسْتَكْمِلْهُ فَلَوِ اسْتَكْمَلْتَ أَتَيْتَ مَنْزِلَكَ"

وہ سُود خور تھا اور جس بوڑھے کو آپ نے درخت کی جڑ میں دیکھا وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے اور اُن کے اِرد گرد اُن کی اولاد تھی اور جو آگ جلا رہا تھا وہ داروغہ جہنم تھا اور پہلا گھر جس میں آپ داخل ہوئے وہ عام مسلمانوں کا گھر تھا اور یہ دوسرا شہداء کا گھر ہے نیز میں جبرئیل علیہ السلام ہوں اور یہ میکائیل علیہ السلام ہیں۔ اپنا سر مبارک اُٹھایئے۔ میں نے سر اُٹھایا تو میرے اُوپر بادل جیسی چیز تھی۔ دونوں نے کہا: یہ آپ کی قیام گاہ ہے میں نے کہا: مجھے چھوڑیئے کہ اپنے گھر میں جاؤں۔ دونوں نے کہا: ابھی آپ کی عمر باقی ہے جو مکمل نہیں ہوئی۔ اگر مکمل ہو جائے تو اپنی قیام گاہ میں تشریف لے آئینگے۔

94- بَابُ مَوْتِ يَوْمِ الاِثْنَيْنِ

پیر کے دن کی موت

1387- حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ: فِي كَمْ كَفَّنْتُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ: فِي ثَلاَثَةِ أَثْوَابٍ بِيضٍ سَحُولِيَّةٍ، لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَلاَ عِمَامَةٌ، وَقَالَ لَهَا: فِي أَيِّ يَوْمٍ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ: يَوْمَ الاِثْنَيْنِ، قَالَ: فَأَيُّ يَوْمٍ هَذَا؟ قَالَتْ: يَوْمُ الاِثْنَيْنِ، قَالَ: أَرْجُو فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَ اللَّيْلِ، فَنَظَرَ إِلَى ثَوْبٍ عَلَيْهِ، كَانَ يُمَرَّضُ فِيهِ بِهِ رَدْعٌ مِنْ زَعْفَرَانٍ، فَقَالَ: اغْسِلُوا ثَوْبِي هَذَا وَزِيدُوا عَلَيْهِ ثَوْبَيْنِ، فَكَفِّنُونِي فِيهَا، قُلْتُ: إِنَّ هَذَا خَلَقٌ، قَالَ: إِنَّ الحَيَّ أَحَقُّ بِالْجَدِيدِ مِنَ المَيِّتِ، إِنَّمَا هُوَ لِلْمُهْلَةِ فَلَمْ يُتَوَفَّ حَتَّى أَمْسَى مِنْ لَيْلَةِ الثُّلاَثَاءِ، وَدُفِنَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئی تو فرمایا: تم نے نبی کریم ﷺ کو کتنے کپڑوں کا کفن دیا؟ عرض کی کہ تین سوتی سفید کپڑوں کا جن میں نہ قمیص تھی اور نہ عمامہ۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے کس روز وفات پائی۔ انہوں نے کہا کہ پیر کو۔ فرمایا کہ آج کیا دن ہے؟ انہوں نے کہا کہ پیر۔ فرمایا کہ مجھے اُمید ہے کہ آج رات سے پہلے۔ پھر اُس کپڑے کو دیکھا جس میں بیمار ہوئے تھے تو اُس پر زعفران کا نشان تھا۔ فرمایا کہ میرے اس کپڑے کو دھو ڈالو اور اس پر دو کپڑوں کا اضافہ کر کے مجھے اُن میں کفنا دینا۔ میں نے کہا کہ یہ تو پرانے ہیں۔ فرمایا کہ مُردوں کی نسبت زندے نئے کپڑے کے زیادہ حقدار ہیں کیونکہ یہ پیپ کے لیے ہیں۔ پھر وفات نہ پائی حتیٰ کہ منگل کی رات کو حکمِ اجل ہوا

1387- راجع الحدیث: 1264

قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ

اور صبح ہونے سے پہلے تدفین کر دی گئی۔

95- بَابُ مَوْتِ الْفَجْأَةِ الْبَغْتَةِ

اچانک موت کا بیان

1388 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أُمِّي افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا، وَأَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ، فَهَلْ لَهَا أَجْرٌ، إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی کہ میری والدۂ ماجدہ اچانک وفات پا گئی ہیں۔ میرا خیال ہے کہ وہ کچھ کہتیں تو صدقہ دیتیں اگر میں ان کی طرف سے خیرات کروں تو کیا انہیں ثواب ملے گا؟ فرمایا، ہاں۔

96- بَابُ مَا جَاءَ فِي قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

نبی کریم ﷺ کی قبر مبارک اور حضرت ابوبکر وحضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی

قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: (فَأَقْبَرَهُ) (عبس: 21): أَقْبَرْتُ الرَّجُلَ أُقْبِرُهُ إِذَا جَعَلْتَ لَهُ قَبْرًا، وَقَبَرْتُهُ: دَفَنْتُهُ (كِفَاتًا) (المرسلات: 25): يَكُونُونَ فِيهَا أَحْيَاءً وَيُدْفَنُونَ فِيهَا أَمْوَاتًا

اللہ عزوجل کے ارشاد: فاقبرہ سے مراد ہے کہ میں نے اُس شخص کے لیے قبر بنائی جب میں نے اُس کے لیے قبر بنائی تو دفن کر دیا۔ کفاتا یعنی زندے اُس کے اوپر رہیں گے اور مُردے اُس میں دفن ہوں گے۔

1389 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ، عَنْ هِشَامٍ، ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ يَحْيَى بْنُ أَبِي زَكَرِيَّاءَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَتَعَذَّرُ فِي مَرَضِهِ: أَيْنَ أَنَا اليَوْمَ، أَيْنَ أَنَا غَدًا اسْتِبْطَاءً لِيَوْمِ عَائِشَةَ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمِي، قَبَضَهُ اللَّهُ بَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي وَدُفِنَ فِي بَيْتِي

عُروہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ اپنی علالت میں عُذر کے طور پر فرمایا کرتے آج میں کہاں ہوں؟ کل میں کس کے پاس ہوں گا؟ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی باری کے سبب۔ میری باری میں اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح کو قبض فرمایا جب کہ میرے پہلو اور میرے سینے کے درمیان تھے اور میرے گھر میں دفن کیے گئے۔

1390 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا

عُروہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ

1388- انظر الحديث:2760

1389- راجع الحديث:890

1390- راجع الحديث:1330

أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ هِلَالٍ هُوَ الْوَزَّانُ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي لَمْ يَقُمْ مِنْهُ: لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ، لَوْلَا ذَلِكَ أُبْرِزَ قَبْرُهُ غَيْرَ أَنَّهُ خَشِيَ - أَوْ خُشِيَ - أَنَّ يُتَّخَذَ مَسْجِدًا وَعَنْ هِلَالٍ، قَالَ: كَنَّانِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَلَمْ يُولَدْ لِي

عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اپنے اُس مرض میں جس سے روبہ صحت نہ ہوئے، فرمایا کہ اللہ تعالیٰ لعنت کرے یہود و نصاریٰ پر جنہوں نے اپنے انبیائے کرام کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو آپ کی قبر مبارک کھلی رکھی جاتی مگر یہی خوف تھا کہ وہ مسجد نہ بنا لی جائے۔ بلال سے منقول ہے کہ عُروہ بن زُبیر نے میری کنیت رکھ دی حالانکہ میری اولاد نہیں تھی۔

1390م - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ سُفْيَانَ التَّمَّارِ، أَنَّهُ حَدَّثَهُ: أَنَّهُ رَأَى قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسَنَّمًا

محمد، عبداللہ، ابوبکر بن عیاش، سفیان التمار سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی قبر مبارک کو کوہان نما دیکھا۔

1390م - حَدَّثَنَا فَرْوَةُ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ لَمَّا سَقَطَ عَلَيْهِمُ الْحَائِطُ فِي زَمَانِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، أَخَذُوا فِي بِنَائِهِ فَبَدَتْ لَهُمْ قَدَمٌ، فَفَزِعُوا وَظَنُّوا أَنَّهَا قَدَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَا وَجَدُوا أَحَدًا يَعْلَمُ ذَلِكَ حَتَّى قَالَ لَهُمْ عُرْوَةُ: لَا وَاللَّهِ مَا هِيَ قَدَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا هِيَ إِلَّا قَدَمُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

ہشام بن عروہ نے اپنے والدِ ماجد سے مروی کی ہے کہ جب ولید بن عبدالملک کے دور میں دیوار اُن پر گری تو ایک پیر ظاہر ہوا۔ لوگ خوف زدہ ہو گئے اور سمجھے کہ شاید یہ نبی کریم ﷺ کا پیر مبارک ہے۔ اُنہیں پہچاننے والا کوئی نہ ملا حتیٰ کہ حضرت عروہ نے کہا: خدا کی قسم، یہ نبی کریم ﷺ کا پیر نہیں بلکہ حضرت عمر کا پیر ہے۔

1391 - وَعَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّهَا أَوْصَتْ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لَا تَدْفِنِّي مَعَهُمْ وَادْفِنِّي مَعَ صَوَاحِبِي بِالْبَقِيعِ لَا أُزَكَّى بِهِ أَبَدًا

حضرت عائشہ نے حضرت عبداللہ بن زبیر کو وصیت کی کہ مجھے ان کے ساتھ دفن نہ کرنا بلکہ میری سوکنوں کے ساتھ بقیع میں دفن کرنا میں کبھی اپنی برتری نہیں جتاؤں گی۔

1392 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَمْرِو

عمرو بن میمون اودی سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے فرمایا:

1391- انظر الحديث:7327

1392- انظر الحديث:7207,4888,3700,3162,3052

بْنِ مَيْمُونٍ الْأَوْدِيِّ، قَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، اذْهَبْ إِلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فَقُلْ: يَقْرَأُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَيْكِ السَّلَامَ، ثُمَّ سَلْهَا، أَنْ أُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيَّ، قَالَتْ: كُنْتُ أُرِيدُهُ لِنَفْسِي فَلَأُوثِرَنَّهُ الْيَوْمَ عَلَى نَفْسِي، فَلَمَّا أَقْبَلَ، قَالَ: لَهُ مَا لَدَيْكَ؟ قَالَ: أَذِنَتْ لَكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَ: " مَا كَانَ شَيْءٌ أَهَمَّ إِلَيَّ مِنْ ذَلِكَ الْمَضْجَعِ، فَإِذَا قُبِضْتُ فَاحْمِلُونِي، ثُمَّ سَلِّمُوا، ثُمَّ قُلْ: يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَإِنْ أَذِنَتْ لِي، فَادْفِنُونِي، وَإِلَّا فَرُدُّونِي إِلَى مَقَابِرِ الْمُسْلِمِينَ، إِنِّي لَا أَعْلَمُ أَحَدًا أَحَقَّ بِهَذَا الْأَمْرِ مِنْ هَؤُلَاءِ النَّفَرِ الَّذِينَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ، فَمَنِ اسْتَخْلَفُوا بَعْدِي فَهُوَ الْخَلِيفَةُ فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا، فَسَمَّى عُثْمَانَ، وَعَلِيًّا، وَطَلْحَةَ، وَالزُّبَيْرَ، وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ، وَسَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ، وَوَلَجَ عَلَيْهِ شَابٌّ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ: أَبْشِرْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ بِبُشْرَى اللَّهِ، كَانَ لَكَ مِنَ الْقَدَمِ فِي الْإِسْلَامِ مَا قَدْ عَلِمْتَ، ثُمَّ اسْتُخْلِفْتَ فَعَدَلْتَ، ثُمَّ الشَّهَادَةُ بَعْدَ هَذَا كُلِّهِ، فَقَالَ: لَيْتَنِي يَا ابْنَ أَخِي وَذَلِكَ كَفَافًا لَا عَلَيَّ وَلَا لِي، أُوصِي الْخَلِيفَةَ مِنْ بَعْدِي بِالْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ خَيْرًا، أَنْ يَعْرِفَ لَهُمْ حَقَّهُمْ، وَأَنْ يَحْفَظَ لَهُمْ حُرْمَتَهُمْ، وَأُوصِيهِ بِالْأَنْصَارِ خَيْرًا الَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ أَنْ يُقْبَلَ مِنْ مُحْسِنِهِمْ، وَيُعْفَى عَنْ مُسِيئِهِمْ، وَأُوصِيهِ بِذِمَّةِ اللَّهِ، وَذِمَّةِ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُوفَى لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ، وَأَنْ

اے عبداللہ بن عمر! اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ کی خدمت میں جاؤ اور کہنا کہ عمر بن خطاب آپ کو سلام کہتے ہیں، پھر پوچھتے ہیں کہ مجھے میرے دونوں ساتھیوں کے پاس دفن کر دیا جائے؟ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ وہ جگہ میں اپنے لیے چاہتی تھی لیکن آج میں نے اُنہیں اپنے اُوپر ترجیح دی۔ جب واپس لوٹے تو فرمایا کہ کیا خبر لائے؟ عرض کی کہ اے امیر المومنین! آپ کے لیے اجازت دے دی۔ فرمایا کہ اس آرام گاہ سے کوئی جگہ میرے نزدیک زیادہ اہمیت والی نہ تھی۔ جب میرا وصال ہو جائے تو مجھے اُٹھا کر لے جانا اور سلام عرض کرنا۔ پھر کہنا کہ عمر بن خطاب اجازت طلب کرتے ہیں۔ اگر مجھے اجازت مل جائے تو وہاں دفن کر دینا ورنہ مجھے مسلمانوں کے قبرستان میں لے جانا۔ میں خلافت کے لیے کسی کو ان لوگوں سے زیادہ حقدار نہیں جانتا جن سے رسول اللہ ﷺ وصال فرمانے تک راضی رہے۔ میرے بعد جس کو لوگ خلیفہ بنالیں وہی خلیفہ ہے، چنانچہ اُس کی بات سُننا اور حکم ماننا۔ پس نام لیے کہ، عثمان، علی، طلحہ، زبیر، عبدالرحمٰن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص۔ اسی دوران میں ایک انصاری نوجوان نے حاضر خدمت ہو کر عرض کی کہ اے امیر المومنین! آپ کو خوشخبری ہو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت کہ اسلام میں آپ کا جو مقام ہے وہ آپ جانتے ہیں، پھر خلیفہ بنائے گئے تو آپ نے عدل وانصاف کیا اور ان سب کے بعد شہادت پائی۔ فرمایا کہ بھتیجے! کاش میرے ساتھ مساوی معاملہ ہو کہ نہ عذاب ہو نہ ثواب میں اپنے بعد خلیفہ بننے والے کو اوّلین مہاجرین کے ساتھ نیکی کرنے کی وصیّت کرتا ہوں کہ اُن کے حق کو جانے اور اُن کی عزت کی حفاظت کرے اور اُسے انصار

يُقَاتَلَ مِنْ وَرَائِهِمْ وَأَنْ لَا يُكَلَّفُوا فَوْقَ طَاقَتِهِمْ "

کے بارے میں وصیّت کرتا ہوں کہ وہ اچھے لوگ ہیں جنہوں نے ایمان کے گھر میں پناہ دی کہ اُن کے اچھوں کی قدر کی جائے اور اُن کے بُروں سے درگزر کی جائے اور اللہ کے ذمہ اور اُس کے رسول کے ذمہ کی وصیت کرتا ہوں کہ ذمیوں کے ساتھ معاہدہ نبھایا جائے اور اُن کے علاوہ دوسروں سے لڑا جائے اور اُن پر طاقت سے زیادہ بوجھ نہ رکھا جائے۔

97- بَابُ مَا يُنْهَى مِنْ سَبِّ الأَمْوَاتِ

1393 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَسُبُّوا الأَمْوَاتَ، فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلَى مَا قَدَّمُوا وَرَوَاهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ القُدُّوسِ، عَنِ الأَعْمَشِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ الأَعْمَشِ، تَابَعَهُ عَلِيُّ بْنُ الجَعْدِ، وَابْنُ عَرْعَرَةَ، وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ

مُردوں کو بُرا کہنے کی ممانعت

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مُردوں کو بُرا نہ کہا کرو کیونکہ جو انہوں نے آگے بھیجا تھا اُسے پالیا۔ متابعت کی اس کی علی بن الجعد اور محمد بن عرعرہ اور ابن عدی نے شعبہ سے اور مروی کیا اِسے عبداللہ بن عبدالقدوس، اعمش اور محمد بن انس نے اعمش سے۔

98- بَابُ ذِكْرِ شِرَارِ المَوْتَى

1394 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: " قَالَ أَبُو لَهَبٍ عَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَبًّا لَكَ سَائِرَ اليَوْمِ فَنَزَلَتْ: (تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ) (المسد: 1) "

شریر مُردوں کا ذکر

عمر بن حفص، اِن کے والد ماجد، اعمش، عمرو بن مرہ، سعید بن جُبیر سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ابولہب نے نبی کریم ﷺ سے کہا: "تو ہمیشہ برباد رہے۔" پس سورۂ لہب نازل ہوئی۔

☆☆☆☆☆

1393- انظر الحدیث: 6516، سنن نسائی: 1935

1394- انظر الحدیث: 3525، 3526، 4770، 4801، 4971، 4972، 4973، صحیح مسلم: 507، 508، سنن ترمذی: 3363

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

24- كِتَابُ الزَّكَاةِ

زکوٰۃ کا بیان

1- بَابُ وُجُوبِ الزَّكَاةِ

زکوٰۃ کا وجوب

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى: (وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ) (البقرة: 43) وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، حَدَّثَنِي أَبُو سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَذَكَرَ حَدِيثَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَأْمُرُنَا بِالصَّلَاةِ، وَالزَّكَاةِ، وَالصِّلَةِ، وَالعَفَافِ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو (پارہ ۱، البقرۃ: ۴۳) حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ حضرت ابوسفیان نے مجھ سے نبی کریم ﷺ کی حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا وہ ہمیں نماز، زکوٰۃ، صلہ رحمی اور پاک دامنی کا حکم دیتے ہیں۔

1395- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، عَنْ زَكَرِيَّاءَ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلَى اليَمَنِ، فَقَالَ: ادْعُهُمْ إِلَى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذٰلِكَ، فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذٰلِكَ، فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِي أَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ وَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ.

ابو عاصم ضحاک بن مخلد، زکریا بن اسحاق، یحییٰ بن عبداللہ بن صیفی ابومعبد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل کو یمن کی جانب روانہ کیا تو فرمایا انہیں یہ گواہی دینے کی دعوت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ اگر وہ اس بات کو مان لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے اُن پر روزانہ دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ اگر وہ اِسے بھی مان لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے مالوں میں زکوٰۃ فرض کی ہے جو اُن کے امیروں سے لی جائے گی اور اُن کے غریبوں کو دی جائے گی۔

1396- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ

حفص بن عمر، شعبہ، محمد بن عثمان بن عبداللہ بن موہب، موسیٰ بن طلحہ، حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ

1395- انظر الحدیث: 7372,7371,4347,2448,1496,1458، صحیح مسلم: 123,122,121، سنن ابو داؤد: 1584، سنن ترمذی: 2014,625، سنن نسائی: 2521,2134، سنن ابن ماجہ: 1783

1396- انظر الحدیث: 5983,5982، صحیح مسلم: 106,105,104، سنن نسائی: 467

رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ. قَالَ: مَا لَهُ مَا لَهُ. وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرَبٌ مَا لَهُ، تَعْبُدُ اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتَصِلُ الرَّحِمَ وَقَالَ بَهْزٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ، وَأَبُوهُ عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّهُمَا سَمِعَا مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: أَخْشَى أَنْ يَكُونَ مُحَمَّدٌ غَيْرَ مَحْفُوظٍ إِنَّمَا هُوَ عَمْرٌو

کی خدمت میں عرض کی: مجھے ایسا عمل بتایئے جو مجھے جنت میں داخل کردے: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بھلا اسے کیا ہوگیا، اسے کیا ہوگیا۔ تم اللہ کی عبادت کرو، اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، نماز پڑھو، زکوٰۃ دو اور صلہ رحمی کرو۔ بہز، شعبہ، محمد بن عثمان اور اُن کے والدِ ماجد عثمان بن عبداللہ، موسیٰ بن طلحہ، حضرت ابو ایوب نے نبی کریم ﷺ سے اسی طرح مروی کی۔ امام ابوعبداللہ بخاری نے فرمایا کہ مجھے خوف ہے کہ محمد غیر محفوظ ہو اور وہ عمرو ہو۔

1397 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ بْنِ حَيَّانَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ. قَالَ: تَعْبُدُ اللَّهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ، وَتُؤَدِّي الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ، وَتَصُومُ رَمَضَانَ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا أَزِيدُ عَلَى هَذَا. فَلَمَّا وَلَّى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: مجھے ایسا عمل بتایئے جو جنت میں لے جائے۔ فرمایا کہ اللہ کی عبادت کرو اور اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور فرض نماز قائم کرو اور فرض زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔ عرض کی کہ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، میں اس پر کوئی اضافہ نہیں کروں گا جب وہ واپس ہوا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو کسی جنتی آدمی کو دیکھنا چاہے وہ اس آدمی کو دیکھ لے۔

فائدہ: زکوٰۃ کے لغوی معنی ہیں پاکی اور بڑھنا، رب تعالیٰ فرماتا ہے: "قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى"۔ چونکہ زکوٰۃ کی برکت سے نفس انسانی بخل کے میل سے پاک وصاف ہوتا ہے، نیز اس کی وجہ سے مال میں برکت ہوتی ہے اس لئے اسے زکوٰۃ کہتے ہیں۔ زکوٰۃ کا سبب بڑھنے والا مال ہے اور اسکے شرائط: اسلام، آزادی، عقل، بلوغ اور قرض سے مال کا خالی ہونا ہے لہذا کافر، غلام، بچے اور دیوانے پر زکوٰۃ فرض نہیں۔ حق یہ ہے کہ زکوٰۃ کا اجمالی حکم ہجرت سے پہلے آیا اور اس کی تفصیل ۲ھ میں بیان ہوئی لہذا آیات قرآنیہ میں تعارض نہیں۔ کل چار مالوں میں زکوٰۃ فرض ہے: سونا چاندی، مال تجارت، جنگل میں چرنے والے جانور، زمینی پیداوار۔ (از مرقاۃ و اشعہ) تفصیلی احکام کتب فقہ میں دیکھو۔ پیداوار کی زکوٰۃ دسواں یا بیسواں حصہ ہے، باقی مال تجارت و سونے چاندی کا چالیسواں حصہ۔ (مراۃ المناجیح ج ۳ ص ۱)

1397م - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي حَيَّانَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو زُرْعَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا

مسدد، یحیٰی، ابوحیان، ابوزرعہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مذکورہ حدیث کی طرح فرمایا ہے۔

1398 - حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو جَمْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ القَيْسِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ هَذَا الحَيَّ مِنْ رَبِيعَةَ قَدْ حَالَتْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارُ مُضَرَ، وَلَسْنَا نَخْلُصُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الحَرَامِ، فَمُرْنَا بِشَيْءٍ نَأْخُذُهُ عَنْكَ وَنَدْعُو إِلَيْهِ مَنْ وَرَاءَنَا، قَالَ: " آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ: الإِيمَانِ بِاللَّهِ، وَشَهَادَةِ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ - وَعَقَدَ بِيَدِهِ هَكَذَا - وَإِقَامِ الصَّلاَةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَأَنْ تُؤَدُّوا خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ، وَأَنْهَاكُمْ عَنْ: الدُّبَّاءِ، وَالحَنْتَمِ، وَالنَّقِيرِ، وَالمُزَفَّتِ " وَقَالَ سُلَيْمَانُ، وَأَبُو النُّعْمَانِ: عَنْ حَمَّادٍ: الإِيمَانِ بِاللَّهِ شَهَادَةِ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ عبدالقیس کے وفد نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ! ہم قبیلہ ربیعہ سے ہیں جب کہ ہمارے اور آپ کے درمیان قبیلہ مضر کے کفار حائل ہیں لہٰذا ہم آپ کی خدمت میں حاضر نہیں ہو سکتے مگر حرمت والے مہینوں میں۔ ہمیں ایسی چیزیں بتائیے جن پر خود عمل کریں اور اُن حضرات کو دعوت دیں جنہیں پیچھے چھوڑ آئے ہیں۔ فرمایا کہ میں تمہیں چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور چار باتوں سے منع کرتا ہوں۔ اللہ پر ایمان رکھنا اور گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور ہاتھ سے اشارہ کیا کہ اس طرح اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا اور مالِ غنیمت سے خمس ادا کرنا اور تمہیں کدو کے تونبے، سبز لاکھی برتن، چوبی برتن اور رال لگے ہوئے برتن کے استعمال سے روکتا ہوں۔ سلیمان اور ابوالنعمان نے حماد سے مروی کی کہ اللہ پر ایمان رکھنا اور گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

1399 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ الحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،

عُبید اللہ بن عبداللہ بن عُتبہ بن مسعود سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ نے وصال فرمایا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ بنائے گئے تو عرب میں بعض قبائل مرتد ہو گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ آپ اُن

1398- راجع الحدیث: 53

1399- صحیح مسلم: 124، سنن ابوداؤد: 1556، 1557، سنن ترمذی: 2607، سنن نسائی: 3983، 3985، 2442، 3091، 3092، 3093، 3980، 3981

وَ كَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ؟ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَمَنْ قَالَهَا فَقَدْ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ، وَحِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ"

لوگوں سے کیسے لڑیں گے جب کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے جنگ کروں حتیٰ کہ وہ کہیں۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جس نے یہ کہہ لیا اُس نے اپنا مال اور اپنی جان مجھ سے بچالی مگر حق کے ساتھ اور اُس کا حساب اللہ لے گا۔

1400 - فَقَالَ: وَاللَّهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلاَةِ وَالزَّكَاةِ، فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ المَالِ، وَاللَّهِ لَوْ مَنَعُونِي عَنَاقًا كَانُوا يُؤَدُّونَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنْعِهَا" قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: فَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ قَدْ شَرَحَ اللَّهُ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الحَقُّ

فرمایا کہ خدا کی قسم میں اُن سے لڑوں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرتے ہیں کیونکہ زکوٰۃ مالی حق ہے۔ خدا کی قسم اگر انہوں نے رسّی بھی روکی جو وہ رسول اللہ ﷺ کو ادا کرتے تھے تو میں اُس روکنے پر اُن سے لڑوں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: خدا کی قسم بات یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سینہ کھول دیا تھا اور انہوں نے جان لیا کہ حق یہی ہے۔

2- بَابُ البَيْعَةِ عَلَى إِيتَاءِ الزَّكَاةِ

زکوٰۃ دینے پر بیعت کرنا

(فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلاَةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ) (التوبة: 11)

"اگر وہ توبہ کریں، نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں تو دین میں تمہارے بھائی ہیں"۔

1401 - حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ قَيْسٍ، قَالَ: قَالَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى إِقَامِ الصَّلاَةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ

محمد بن عبداللہ بن نمیر، ان کے والدِ ماجد، اسماعیل، قیس، حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے بیعت کی نماز پڑھنے، زکوٰۃ دینے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنے پر۔

3- بَابُ إِثْمِ مَانِعِ الزَّكَاةِ

زکوٰۃ نہ دینے کا گناہ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالفِضَّةَ وَلاَ يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ، يَوْمَ يُحْمَى عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اور اُسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے...... پس جمع کرنے کا مزہ چکھو۔ (۹:۳۴)

1400- اطرافہ الحدیث: 7285,6925,1456 راجع الحدیث: 1399

1401- راجع الحدیث: 57

فَتُكْوَى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ، هَذَا مَا كَنَزْتُمْ لِأَنْفُسِكُمْ فَذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُونَ) (التوبة:35)

1402 - حَدَّثَنَا الحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ هُرْمُزَ الأَعْرَجَ حَدَّثَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَأْتِي الإِبِلُ عَلَى صَاحِبِهَا عَلَى خَيْرِ مَا كَانَتْ، إِذَا هُوَ لَمْ يُعْطِ فِيهَا حَقَّهَا، تَطَؤُهُ بِأَخْفَافِهَا، وَتَأْتِي الغَنَمُ عَلَى صَاحِبِهَا عَلَى خَيْرِ مَا كَانَتْ إِذَا لَمْ يُعْطِ فِيهَا حَقَّهَا، تَطَؤُهُ بِأَظْلاَفِهَا، وَتَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا، وَقَالَ: وَمِنْ حَقِّهَا أَنْ تُحْلَبَ عَلَى المَاءِ قَالَ: "وَلاَ يَأْتِي أَحَدُكُمْ يَوْمَ القِيَامَةِ بِشَاةٍ يَحْمِلُهَا عَلَى رَقَبَتِهِ لَهَا يُعَارٌ، فَيَقُولُ: يَا مُحَمَّدُ، فَأَقُولُ: لاَ أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ بَلَّغْتُ، وَلاَ يَأْتِي بِبَعِيرٍ يَحْمِلُهُ عَلَى رَقَبَتِهِ لَهُ رُغَاءٌ فَيَقُولُ: يَا مُحَمَّدُ، فَأَقُولُ: لاَ أَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا، قَدْ بَلَّغْتُ"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اُونٹ اپنے مالک کے پاس اپنی پہلی حالت سے زیادہ موٹے تازے ہو کر آئیں گے جب کہ ان میں سے حق ادا نہیں کیا تھا اور اُسے اپنے پیروں سے کچلیں گے۔ بکریاں اپنے مالک کے پاس اپنی پہلی حالت سے زیادہ موٹی تازی ہو کر آئیں گی جب کہ اُن میں سے حق ادا نہیں کیا تھا تو اُسے اپنے کُھروں سے روندیں گی اور سینگوں سے ماریں گی۔ فرمایا کہ اُس کا حق ہے کہ اُسے پانی پر بھیج کر دوہا جائے۔ تم میں سے کوئی قیامت کے دن آئے گا کہ بکری اُس نے اپنی گردن پر اُٹھائی ہوگی جو ممیا رہی ہوگی۔ کہے گا: یا محمد! میں کہوں گا کہ آج تیرے لیے کوئی امان نہیں، میں نے حکم پہنچا دیا تھا۔ کوئی اُونٹ کو اپنی گردن پر اُٹھائے ہوئے آئے گا جو بلبلا رہا ہوگا۔ کہے گا: یا محمد! میں کہوں گا کہ آج میں تیرا مالک نہیں کیونکہ میں نے حکم پہنچا دیا تھا۔

1403 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ القَاسِمِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَنْ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا، فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهُ مُثِّلَ لَهُ مَالُهُ يَوْمَ القِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ لَهُ زَبِيبَتَانِ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ القِيَامَةِ، ثُمَّ يَأْخُذُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اُس نے اس کی زکوٰۃ نہ دی تو قیامت کے دن اُس کے مال کو گنجے سانپ کی شکل دی جائے گی، جس کی سر پر دو سیاہ نشان ہوں گے۔ قیامت کے دن اُسے اُس کا طوق پہنایا جائے گا، پھر وہ اُس کے دونوں جبڑوں کو چبائے گا، پھر کہے گا کہ میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ

1402- انظر الحدیث: 6958,3073,2378 سنن نسائی: 2447

1403- انظر الحدیث: 6957,4659,4565

بِلِهْزِمَتَيْهِ- يَعْنِي بِشِدْقَيْهِ- ثُمَّ يَقُولُ أَنَا مَالُكَ أَنَا كَنْزُكَ. ثُمَّ تَلاَ: (لَا يَحْسِبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ) " الآيَةَ

ہوں۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: ترجمہ کنز الایمان: اور جو بخل کرتے ہیں اس چیز میں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دی ہرگز اسے اپنے لئے اچھا نہ سمجھیں بلکہ وہ ان کے لئے برا ہے عنقریب وہ جس میں بخل کیا تھا قیامت کے دن ان کے گلے کا طوق ہوگا (پارہ ۴، آل عمران: ۱۸۰)

4-بَابٌ: مَا أُدِّيَ زَكَاتُهُ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ

جس مال کی زکوٰۃ دی جائے وہ کنز نہیں ہے

لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ پانچ اوقیہ سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

1404 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ شَبِيبِ بْنِ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَسْلَمَ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ: أَخْبِرْنِي عَنْ قَوْلِ اللَّهِ: (وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالفِضَّةَ، وَلاَ يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ) (التوبة: 34) قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: مَنْ كَنَزَهَا، فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهَا فَوَيْلٌ لَهُ، إِنَّمَا كَانَ هَذَا قَبْلَ أَنْ تُنْزَلَ الزَّكَاةُ، فَلَمَّا أُنْزِلَتْ جَعَلَهَا اللَّهُ طُهْرًا لِلْأَمْوَالِ

خالد بن اسلم سے مروی ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ نکلے تو ایک اعرابی نے کہا کہ مجھے ارشادِ ربانی: وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ کے بارے میں بتایئے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا: جس نے مال جمع کیا اور اُس کی زکوٰۃ نہ دی تو اُس کے لیے خرابی ہے۔ یہ زکوٰۃ کا حکم نازل ہونے سے پہلے کی بات ہے۔ جب یہ حکم نازل ہوگیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے مالوں کے پاک کرنے کا ذریعہ بنا دیا۔

1405 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يَزِيدَ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ، أَخْبَرَنَا الأَوْزَاعِيُّ، أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، أَنَّ عَمْرَو بْنَ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ أَخْبَرَهُ، عَنْ أَبِيهِ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ بْنِ أَبِي الحَسَنِ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

اسحاق بن یزید، شعیب بن اسحاق، اوزاعی، یحییٰ بن ابوکثیر، عمرو بن یحییٰ بن عمارہ، اِن کے والد ماجد ابوعمارہ بن ابوالحسن، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پانچ اوقیہ (چاندی) سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ اُونٹوں

1404- سنن ابن ماجہ: 1787

1405- انظر الحدیث: 1484,1459,1447' صحیح مسلم: 2264,2263,2261,2260' سنن ابوداؤد: 1559,1558' سنن ترمذی: 627,626' سنن نسائی: 2484,2483,2475,2474, 2472,2444' سنن ابن ماجہ: 1793

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ

سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ وسق (اناج) سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

1406- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي هَاشِمٍ، سَمِعَ هُشَيْمًا، أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، قَالَ: مَرَرْتُ بِالرَّبَذَةِ فَإِذَا أَنَا بِأَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقُلْتُ لَهُ: مَا أَنْزَلَكَ مَنْزِلَكَ هَذَا؟ قَالَ: " كُنْتُ بِالشَّأْمِ، فَاخْتَلَفْتُ أَنَا وَمُعَاوِيَةُ فِي: (الَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالفِضَّةَ وَلاَ يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ) (التوبة: 34) " قَالَ مُعَاوِيَةُ: نَزَلَتْ فِي أَهْلِ الكِتَابِ، فَقُلْتُ: "نَزَلَتْ فِينَا وَفِيهِمْ، فَكَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فِي ذَاكَ، وَكَتَبَ إِلَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَشْكُونِي، فَكَتَبَ إِلَيَّ عُثْمَانُ: أَنِ اقْدَمِ المَدِينَةَ فَقَدِمْتُهَا، فَكَثُرَ عَلَيَّ النَّاسُ حَتَّى كَأَنَّهُمْ لَمْ يَرَوْنِي قَبْلَ ذَلِكَ، فَذَكَرْتُ ذَاكَ لِعُثْمَانَ " فَقَالَ لِي: إِنْ شِئْتَ تَنَحَّيْتَ، فَكُنْتَ قَرِيبًا، فَذَاكَ الَّذِي أَنْزَلَنِي هَذَا المَنْزِلَ، وَلَوْ أَمَّرُوا عَلَيَّ حَبَشِيًّا لَسَمِعْتُ وَأَطَعْتُ

زید بن وہب سے مروی ہے کہ میں زبدہ سے گزرا تو وہاں حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ میں نے عرض کی کہ آپ یہاں کیوں رہتے ہیں؟ فرمایا کہ میں شام میں تھا تو میرا اور حضرت معاویہ کا آیت وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ میں اختلاف ہوگیا۔ وہ کہتے تھے کہ اہلِ کتاب کے بارے میں نازل ہوئی ہے میں نے کہا کہ اُن کے اور ہمارے بارے میں نازل ہوئی ہے اس پر میرا اور اُن کا اختلاف رہا تو انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو میری شکایت لکھ بھیجی حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے مدینہ منورہ آنے کے لیے لکھا۔ میں چلا گیا تو لوگوں کی میرے گرد بھیڑ لگ گئی گویا پہلے انہوں نے مجھے دیکھا ہی نہیں تھا۔ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اِس بات کا ذکر کیا تو مجھ سے فرمایا: اگر آپ چاہیں تو میرے قریب مقیم ہوجائیں۔ اس بات نے مجھے یہاں آباد کیا ہے۔ اگر مجھ پر حبشی کو بھی حاکم بنایا جائے تو میں اُس کی اطاعت کروں گا۔

1407- حَدَّثَنَا عَيَّاشٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، حَدَّثَنَا الجُرَيْرِيُّ، عَنْ أَبِي العَلاَءِ، عَنِ الأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: جَلَسْتُ ح وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنَا الجُرَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو العَلاَءِ بْنُ الشِّخِّيرِ، أَنَّ

احنف بن قیس سے مروی ہے کہ میں قریش کے ایک مجمع میں بیٹھا تھا کہ ایک شخص آیا جس کے لباس اور جسم کی ہیئت بے ڈھب تھی۔ وہ اُن کے پاس کھڑا ہوا اور سلام کر کے کہا: کافروں کو پتھر کی بشارت ہو جس کو جہنم میں گرم کر کے اُن کے سینے پر رکھا جائے گا تو وہ اُن کے

1406- انظر الحدیث:4660

1407- صحیح مسلم:2304,2303

الْأَحْنَفَ بْنَ قَيْسٍ، حَدَّثَهُمْ قَالَ: جَلَسْتُ إِلَى مَلَإٍ مِنْ قُرَيْشٍ، فَجَاءَ رَجُلٌ خَشِنُ الشَّعَرِ وَالثِّيَابِ وَالهَيْئَةِ، حَتَّى قَامَ عَلَيْهِمْ فَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: بَشِّرِ الكَانِزِينَ بِرَضْفٍ يُحْمَى عَلَيْهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ، ثُمَّ يُوضَعُ عَلَى حَلَمَةِ ثَدْيِ أَحَدِهِمْ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْ نُغْضِ كَتِفِهِ، وَيُوضَعُ عَلَى نُغْضِ كَتِفِهِ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْ حَلَمَةِ ثَدْيِهِ، يَتَزَلْزَلُ، ثُمَّ وَلَّى، فَجَلَسَ إِلَى سَارِيَةٍ، وَتَبِعْتُهُ وَجَلَسْتُ إِلَيْهِ وَأَنَا لاَ أَدْرِي مَنْ هُوَ؟ فَقُلْتُ لَهُ: لاَ أُرَى القَوْمَ إِلَّا قَدْ كَرِهُوا الَّذِي قُلْتَ، قَالَ: إِنَّهُمْ لاَ يَعْقِلُونَ شَيْئًا.

کندھوں کی طرف سے نکل جائے گا اور کندھوں کی ہڈی کے پاس رکھا جائے گا تو چھاتی کی طرف سے نکل آئے گا۔ وہ اسی طرح حرکت میں رہے گا۔ پھر وہ جا کر ایک ستون کے پاس بیٹھ گئے۔ میں پیچھے گیا اور اُس کے پاس بیٹھ گیا۔ میں نہیں پہچانتا تھا کہ وہ کون ہے۔ میں نے کہا کہ جو آپ نے فرمایا اُسے لوگوں نے پسند نہیں کیا۔ فرمایا کہ انہیں عقل نہیں ہے۔

1408 - قَالَ لِي خَلِيلِي، قَالَ: قُلْتُ: مَنْ خَلِيلُكَ؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَبَا ذَرٍّ أَتُبْصِرُ أُحُدًا؟ قَالَ: فَنَظَرْتُ إِلَى الشَّمْسِ مَا بَقِيَ مِنَ النَّهَارِ، وَأَنَا أُرَى أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرْسِلُنِي فِي حَاجَةٍ لَهُ، قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: مَا أُحِبُّ أَنَّ لِي مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا، أُنْفِقُهُ كُلَّهُ، إِلَّا ثَلاَثَةَ دَنَانِيرَ وَإِنَّ هَؤُلاَءِ لاَ يَعْقِلُونَ، إِنَّمَا يَجْمَعُونَ الدُّنْيَا، لاَ وَاللهِ، لاَ أَسْأَلُهُمْ دُنْيَا، وَلاَ أَسْتَفْتِيهِمْ عَنْ دِينٍ، حَتَّى أَلْقَى اللهَ

حالانکہ یہ میرے خلیل نے فرمایا ہے۔ میں نے عرض کی کہ کون خلیل؟ فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اے ابوذر! اُحد کو دیکھتے ہو؟ میں نے سورج کی جانب دیکھا کہ دن باقی نہیں رہا اور میں نے گمان کیا کہ شاید رسول اللہ ﷺ مجھے کسی کام کے لیے بھیجیں گے۔ عرض کی ہاں فرمایا کہ میں یہ پسند نہیں کرتا کہ میرے پاس اُحد پہاڑ کے برابر سونا ہو اور اُسے راہِ خدا میں خرچ کردوں سوائے تین دینار کے جب کہ یہ لوگ عقل نہیں رکھتے اور دنیا جمع کرتے رہتے ہیں۔ خدا کی قسم میں ان سے دنیا کا سوال نہیں کروں گا اور نہ دینی مسئلہ پوچھوں گا حتیٰ کہ خدا سے جا ملوں۔

5- بَابُ إِنْفَاقِ المَالِ فِي حَقِّهِ

مال کو راہِ حق میں خرچ کرنا

1409 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنِي قَيْسٌ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ

حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ حسد جائز نہیں مگر دو باتوں میں۔ جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے

1408- راجع الحديث: 1407,1237

1409- راجع الحديث: 73

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " لاَ حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٍ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا، فَسَلَّطَهُ عَلَى هَلَكَتِهِ فِي الحَقِّ، وَرَجُلٍ آتَاهُ اللَّهُ حِكْمَةً، فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا "

مال دیا ہو اور وہ اُسے راہِ حق میں خرچ کرے اور جس کو اللہ تعالیٰ نے حکمت دی تو اُس کے مطابق فیصلے کرے اور اُس کی تعلیم دے۔

6- بَابُ الرِّيَاءِ فِي الصَّدَقَةِ

خیرات میں دکھاوا کرنا

لِقَوْلِهِ: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لاَ تُبْطِلُوا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالأَذَى) (البقرة: 264) إِلَى قَوْلِهِ (وَاللَّهُ لاَ يَهْدِي القَوْمَ الكَافِرِينَ) (البقرة: 264) وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: صَلْدًا لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَقَالَ عِكْرِمَةُ: " (وَابِلٌ) (البقرة:264): مَطَرٌ شَدِيدٌ، وَالطَّلُّ: النَّدَى "

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو اپنے صدقے باطل نہ کردو احسان رکھ کر اور ایذا دے کر اس کی طرح جو اپنا مال لوگوں کے دکھاوے کے لئے خرچ کرے اور اللہ اور قیامت پر ایمان نہ لائے تو اس کی کہاوت ایسی ہے جیسے ایک چٹان کہ اس پر مٹی ہے اب اس پر زور کا پانی پڑا جس نے اسے نرا پتھر کر چھوڑا اپنی کمائی سے کسی چیز پر قابو نہ پائیں گے اور اللہ کافروں کو راہ نہیں دیتا (پارہ ۳، البقرۃ: ۲۶۴) حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ صَلۡدًا وہ ہے جس پر کوئی چیز نہ ہو۔ عکرمہ نے کہا کہ وَابِلٌ سے مراد سخت بارش ہے اور الطَّلُّ یا شبنم۔

7- بَابٌ: لاَ يَقْبَلُ اللَّهُ صَدَقَةً مِنْ غُلُولٍ، وَلاَ يَقْبَلُ إِلَّا مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ

اللہ عزوجل حرام (چوری، خیانت وغیرہ) مال سے صدقہ قبول نہیں فرماتا اور پاک کمائی سے قبول فرماتا ہے

لِقَوْلِهِ: (قَوْلٌ مَعْرُوفٌ وَمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِنْ صَدَقَةٍ يَتْبَعُهَا أَذًى وَاللَّهُ غَنِيٌّ حَلِيمٌ) (البقرة: 263)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ترجمہ کنز الایمان: اچھی بات کہنا اور درگزر کرنا اس خیرات سے بہتر ہے جس کے بعد ستانا ہو اور اللہ بے پرواہ حلم والا ہے (پارہ ۳، البقرۃ: ۲۶۳)

8- بَابُ الصَّدَقَةِ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ

حلال کمائی سے خیرات کرنا

لِقَوْلِهِ: (وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ، وَاللَّهُ لاَ يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ أَثِيمٍ، إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَأَقَامُوا الصَّلاَةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ترجمہ کنز الایمان: اللہ ہلاک کرتا ہے سود کو اور بڑھاتا ہے خیرات کو اور اللہ کو پسند نہیں آتا کوئی ناشکرا بڑا گنہگار بے شک وہ جو ایمان لائے

رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ) (البقرة: 277)

اور اچھے کام کیے اور نماز قائم کی اور زکوٰۃ دی اُن کا نیگ ان کے رب کے پاس ہے اور نہ انہیں کچھ اندیشہ ہو نہ کچھ غم (پارہ ۳، البقرة: ۲۷۶-۲۷۷)

1410 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ، سَمِعَ أَبَا النَّضْرِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ، وَلَا يَقْبَلُ اللَّهُ إِلَّا الطَّيِّبَ، وَإِنَّ اللَّهَ يَتَقَبَّلُهَا بِيَمِينِهِ، ثُمَّ يُرَبِّيهَا لِصَاحِبِهِ، كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ، حَتَّى تَكُونَ مِثْلَ الجَبَلِ تَابَعَهُ سُلَيْمَانُ، عَنِ ابْنِ دِينَارٍ، وَقَالَ وَرْقَاءُ: عَنِ ابْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرَوَاهُ مُسْلِمُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، وَزَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، وَسُهَيْلٌ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کھجور کے برابر بھی حلال کمائی سے خیرات کی اور اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتا مگر حلال کمائی سے تو اللہ تعالیٰ اُسے اپنے دائیں دستِ قدرت میں لیتا ہے پھر خیرات کرنے والے کے لیے اُس کو پروان چڑھاتا ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنے بچھڑے کو پروان چڑھائے، حتیٰ کہ وہ نیکی پہاڑ کے برابر ہو جاتی ہے۔ متابعت کی اس کی سلیمان نے ابنِ دینار سے اور مروی کیا اِسے ورقاء، ابنِ دینار، سعید بن یسار، حضرت ابو ہریرہ نے نبی کریم ﷺ سے اور مروی کیا اِسے مسلم بن ابو مریم اور زید بن اسلم اور سہیل، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ نے نبی کریم ﷺ سے۔

9- بَابُ الصَّدَقَةِ قَبْلَ الرَّدِّ

ردّ ہونے سے پہلے صدقہ دینا

1411 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "تَصَدَّقُوا، فَإِنَّهُ يَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ يَمْشِي الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهِ، فَلَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا، يَقُولُ الرَّجُلُ: لَوْ جِئْتَ بِهَا بِالأَمْسِ لَقَبِلْتُهَا، فَأَمَّا اليَوْمَ، فَلَا حَاجَةَ لِي بِهَا"

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ خیرات کیا کرو کیونکہ تم پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ آدمی اپنا صدقہ لیے پھرے گا اور اسے لینے والا نہیں ملے گا۔ آدمی کہے گا کہ اگر آپ کل آتے تو میں لے لیتا جب کہ آج مجھے اس کی حاجت نہیں رہی ہے۔

1410- انظر الحدیث: 7430

1411- انظر الحدیث: 7120,1424 صحیح مسلم: 2334 سنن نسائی: 2554

1412 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكْثُرَ فِيكُمُ المَالُ، فَيَفِيضَ حَتَّى يُهِمَّ رَبَّ المَالِ مَنْ يَقْبَلُ صَدَقَتَهُ، وَحَتَّى يَعْرِضَهُ، فَيَقُولَ الَّذِي يَعْرِضُهُ عَلَيْهِ: لاَ أَرَبَ لِي"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ تم میں مال کی کثرت ہو جائے گی اور وہ بہتا پھرے گا۔ حتیٰ کہ مال والا ارادہ کرے گا کہ کوئی اُس کا صدقہ قبول کرے، حتیٰ کہ جب وہ دے گا تو جس کو دینے لگا ہے وہ کہے گا کہ مجھے تو اس کی کوئی حاجت نہیں۔

1413 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ النَّبِيلُ، أَخْبَرَنَا سَعْدَانُ بْنُ بِشْرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو مُجَاهِدٍ، حَدَّثَنَا مُحِلُّ بْنُ خَلِيفَةَ الطَّائِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَهُ رَجُلاَنِ أَحَدُهُمَا يَشْكُو العَيْلَةَ، وَالآخَرُ يَشْكُو قَطْعَ السَّبِيلِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أَمَّا قَطْعُ السَّبِيلِ: فَإِنَّهُ لاَ يَأْتِي عَلَيْكَ إِلَّا قَلِيلٌ، حَتَّى تَخْرُجَ العِيرُ إِلَى مَكَّةَ بِغَيْرِ خَفِيرٍ، وَأَمَّا العَيْلَةُ: فَإِنَّ السَّاعَةَ لاَ تَقُومُ، حَتَّى يَطُوفَ أَحَدُكُمْ بِصَدَقَتِهِ، لاَ يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا مِنْهُ، ثُمَّ لَيَقِفَنَّ أَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ حِجَابٌ وَلاَ تَرْجُمَانٌ يُتَرْجِمُ لَهُ، ثُمَّ لَيَقُولَنَّ لَهُ: أَلَمْ أُوتِكَ مَالًا؟ فَلَيَقُولَنَّ: بَلَى، ثُمَّ لَيَقُولَنَّ أَلَمْ أُرْسِلْ إِلَيْكَ رَسُولًا؟ فَلَيَقُولَنَّ: بَلَى، فَيَنْظُرُ عَنْ يَمِينِهِ فَلاَ يَرَى إِلَّا النَّارَ، ثُمَّ يَنْظُرُ عَنْ شِمَالِهِ فَلاَ يَرَى إِلَّا النَّارَ، فَلْيَتَّقِيَنَّ أَحَدُكُمُ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ"

مُحل بن خلیفہ طائی سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا تو دو شخص آئے جن میں سے ایک نے بھوک کی اور دوسرے نے رہزنوں کی شکایت کی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رہزنی کی بات تو یہ ہے کہ تھوڑے دنوں بعد تم پر وہ وقت آئے گا کہ مکہ مکرمہ کی جانب قافلہ بغیر نگرانوں کے روانہ ہوا کرے گا اور رہی بھوک کی بات تو قیامت قائم نہیں ہوگی کہ آدمی صدقہ لیے پھرے گا اور اُسے قبول کرنے والا نہیں ملے گا۔ پھر تم میں سے کوئی اللہ کی بارگاہ میں اس طرح کھڑا ہوگا کہ دونوں کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہوگا اور نہ کوئی ترجمان جو اُس کی ترجمانی کرے۔ پھر اُس سے کہا جائے گا کہ کیا تجھے مال نہیں دیا گیا؟ وہ کہے گا: کیوں نہیں۔ پھر کہا جائے گا کہ کیا تیری طرف رسول نہیں بھیجا تھا؟ کہے گا: کیوں نہیں۔ پس اپنی داہنی طرف دیکھے گا تو آگ کے سوا کچھ دکھائی نہیں دے گا۔ پھر اپنے بائیں طرف دیکھے گا تب بھی آگ کے سوا کچھ دکھائی نہیں دے گا۔ پس تم میں سے ہر ایک کو جہنم سے بچنا

1412- راجع الحدیث: 85

1413- انظر الحدیث: 1417، 3585، 6023، 6538، 6540، 6563، 7443، 7512، صحیح مسلم: 2344

چاہیے خواہ ایک کھجور ہی کے ذریعے اور اگر یہ میسر نہ ہو تو اچھی بات کے ذریعے۔

1414 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَطُوفُ الرَّجُلُ فِيهِ بِالصَّدَقَةِ مِنَ الذَّهَبِ، ثُمَّ لاَ يَجِدُ أَحَدًا يَأْخُذُهَا مِنْهُ، وَيُرَى الرَّجُلُ الوَاحِدُ يَتْبَعُهُ أَرْبَعُونَ امْرَأَةً يَلُذْنَ بِهِ مِنْ قِلَّةِ الرِّجَالِ وَكَثْرَةِ النِّسَاءِ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ آدمی صدقہ دینے کے لیے سونا لیے گھومے گا لیکن اُسے لینے والا نہیں ملے گا اور ایک آدمی ایسا بھی نظر آئے گا جس کی کفالت میں چالیس عورتیں ہوں گی اور ایسا مردوں کی کمی اور عورتوں کی کثرت کے سبب ہوگا۔

10 - بَابٌ: اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ وَالقَلِيلِ مِنَ الصَّدَقَةِ

آگ سے بچو خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا دے کر، یعنی تھوڑا صدقہ

{وَمَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاةِ اللَّهِ وَتَثْبِيتًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ} الآيَةَ وَإِلَى قَوْلِهِ {مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ} (البقرة: 266)

ترجمہ کنز الایمان: اور ان کی کہاوت جو اپنے مال اللہ کی رضا چاہنے میں خرچ کرتے ہیں اور اپنے دل جمانے کو اس باغ کی سی ہے جو بھوڑ پر ہو اس پر زور کا پانی پڑا تو دونے میوے لایا پھر اگر زور کا مینھ اُسے نہ پہنچے تو اوس کافی ہے اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے کیا تم میں کوئی اسی پسند رکھے گا کہ اس کے پاس ایک باغ ہو کھجوروں اور انگوروں کا جس کے نیچے ندیاں بہتیں اس کے لئے اس میں ہر قسم کے پھلوں سے ہے (پارہ ۳، البقرۃ: ۲۶۵-۲۶۶)

1415 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ الحَكَمُ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ البَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي

ابوقدامہ عُبید اللہ بن سعید، ابو النعمان حکم بن عبداللہ بصری، شعبہ سلیمان، ابووائل سے مروی ہے کہ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

1414- صحیح مسلم: 9067

1415- انظر الحدیث: 1416، 2273، 4668، 4669، صحیح مسلم: 3252، 3253، سنن نسائی: 2528، 2529، سنن ابن ماجہ: 4155

مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: " لَمَّا نَزَلَتْ آيَةُ الصَّدَقَةِ، كُنَّا نُحَامِلُ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَتَصَدَّقَ بِشَيْءٍ كَثِيرٍ، فَقَالُوا: مُرَائِي، وَجَاءَ رَجُلٌ فَتَصَدَّقَ بِصَاعٍ، فَقَالُوا: إِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ عَنْ صَاعِ هَذَا، فَنَزَلَتْ: (الَّذِينَ يَلْمِزُونَ المُطَّوِّعِينَ مِنَ المُؤْمِنِينَ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِينَ لاَ يَجِدُونَ إِلَّا جُهْدَهُمْ) (التوبة:79) " الآيَةَ

جب صدقہ کے بارے میں آیت نازل ہوئی تو ہم مزدوری کیا کرتے تھے۔ ایک شخص آیا اور بہت سا مال صدقہ کیا۔ لوگوں نے کہا کہ دکھاوا کیا ہے۔ دوسرا شخص آیا اور ایک صاع صدقہ کیا۔ لوگوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کو صاع کی کیا پروا۔ پس آیت نازل ہوئی: ترجمہ کنز الایمان: وہ جو عیب لگاتے ہیں ان مسلمانوں کو کہ دل سے خیرات کرتے ہیں اور ان کو جو نہیں پاتے مگر اپنی محنت سے (پارہ۱۰، التوبۃ:۷۹)

1416 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ، انْطَلَقَ أَحَدُنَا إِلَى السُّوقِ، فَيُحَامِلُ، فَيُصِيبُ المُدَّ وَإِنَّ لِبَعْضِهِمُ اليَوْمَ لَمِائَةَ أَلْفٍ

شقیق سے مروی ہے کہ حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب ہمیں صدقہ کا حکم فرماتے تو ہم میں سے کوئی مزدوری کرنے بازار کی طرف چلا جاتا اور ایک مُد حاصل کرتا جب کہ آج ہم میں سے بعض کے پاس ایک لاکھ درہم بھی ہیں۔

1417 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَعْقِلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ

سلیمان بن حرب، شعبہ، ابواسحاق، عبداللہ بن معقل، حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جہنم سے بچو خواہ کھجور کا ایک چھلکا دے کر۔

1418 - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَتِ امْرَأَةٌ مَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا تَسْأَلُ، فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي شَيْئًا غَيْرَ تَمْرَةٍ،

بشر بن محمد، عبداللہ، معمر، زہری، عبداللہ بن ابوبکر بن حزم، عُروہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میرے پاس ایک عورت آئی جس کی دو بیٹیاں اُس سے کھانا مانگ رہی تھیں۔ میرے پاس اُس وقت ایک کھجور کے سوا کچھ نہ تھا۔ میں نے وہی اُسے

1416- راجع الحدیث:1415

1417- راجع الحدیث:1413,1412

1418- انظر الحدیث:5995' صحیح مسلم:6636' سنن ترمذی:1915

فَأَعْطَيْتُهَا إِيَّاهَا، فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا، وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا، ثُمَّ قَامَتْ، فَخَرَجَتْ، فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا، فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: مَنِ ابْتُلِيَ مِنْ هَذِهِ البَنَاتِ بِشَيْءٍ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ

دے دی۔ اُس نے وہ دونوں بیٹیوں میں تقسیم کر دی اور خود نہ کھائی۔ پھر کھڑی ہوئی اور چلی گئی اور نبی کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لے آئے تو میں نے آپ کو بتایا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو اِن بیٹیوں کے ذریعے آزمائش میں مبتلا ہوا تو وہ اُس کے لیے جہنم سے آڑ ہوں گی۔

11- بَابُ فَضْلِ صَدَقَةِ الشَّحِيحِ الصَّحِيحِ

ضرورت اور صحت میں صدقہ دینے کی فضیلت

لِقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ لاَ بَيْعٌ فِيهِ وَلاَ خُلَّةٌ} إِلَى {الظَّالِمُونَ} (البقرة:229)، {وَأَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ أَحَدَكُمُ المَوْتُ} إِلَى آخِرِهِ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو اللہ کی راہ میں ہمارے دیئے میں سے خرچ کرو وہ دن آنے سے پہلے جس میں نہ خرید و فروخت ہو (پارہ ۳، البقرۃ: ۲۵۴)

1419 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ القَعْقَاعِ، حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَيُّ الصَّدَقَةِ أَعْظَمُ أَجْرًا؟ قَالَ: أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ شَحِيحٌ تَخْشَى الفَقْرَ، وَتَأْمُلُ الغِنَى، وَلاَ تُمْهِلُ حَتَّى إِذَا بَلَغَتِ الحُلْقُومَ، قُلْتَ لِفُلاَنٍ كَذَا، وَلِفُلاَنٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلاَنٍ

موسیٰ بن اسماعیل، عبدالواحد، عمارہ بن قعقاع، ابوزرعہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ یا رسول اللہ! کون سا صدقہ ثواب کے لحاظ سے بڑا ہے؟ فرمایا جب کہ تم صدقہ دو اور تندرست ہو، مال کی حاجت ہو اور تنگ دستی کا خدشہ ہو اور مالداری کا شوق ہو۔ اتنی تاخیر نہ کرو کہ جان گلے میں آ پھنسے اور کہے کہ اتنا فلاں کے لیے اور اتنا فلاں کے لیے حالانکہ اب تو وہ فلاں کا ہو چکا۔

000- بَابُ

سخاوت کا بیان

1420 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا

مسروق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ

1419- انظر الحدیث: 2748' صحیح مسلم: 2381,2380,2379' سنن نسائی: 3613,2541

1420- سنن نسائی: 2540

أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ فِرَاسٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ بَعْضَ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قُلْنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّنَا أَسْرَعُ بِكَ لُحُوقًا، قَالَ: أَطْوَلُكُنَّ يَدًا، فَأَخَذُوا قَصَبَةً يَذْرَعُونَهَا، فَكَانَتْ سَوْدَةُ أَطْوَلَهُنَّ يَدًا، فَعَلِمْنَا بَعْدُ أَنَّمَا كَانَتْ طُولَ يَدِهَا الصَّدَقَةُ، وَكَانَتْ أَسْرَعَنَا لُحُوقًا بِهِ وَكَانَتْ تُحِبُّ الصَّدَقَةَ

عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی کسی زوجہ مطہرہ نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی: ہم میں سے کون سب سے پہلے آپ سے ملے گی؟ فرمایا کہ جس کے ہاتھ سب سے لمبے ہیں۔ انہوں نے چھڑی لے کر پیمائش کی تو ہم میں حضرت سودہ کے ہاتھ سب سے لمبے تھے۔ بعد میں ہمیں علم ہوا کہ لمبے ہاتھوں سے زیادہ صدقہ دینا مراد تھا اور ہم میں سب سے پہلے وہی (حضرت زینب بنت جحش) نبی کریم ﷺ سے ملیں کیونکہ انہیں صدقہ کرنا بہت پسند تھا۔

12- بَابُ صَدَقَةِ العَلاَنِيَةِ

علانیہ صدقہ دینا

وَقَوْلِهِ: (الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلاَنِيَةً) (البقرة: 274) الآيَةَ إِلَى قَوْلِهِ: (وَلاَ هُمْ يَحْزَنُونَ) (البقرة:38)

ارشاد ربانی ہے: ترجمہ کنز الایمان: وہ جو اپنے مال خیرات کرتے ہیں رات میں اور دن میں چھپے اور ظاہر ان کے لئے ان کا نیگ ہے ان کے رب کے پاس ان کو نہ کچھ اندیشہ ہو نہ کچھ غم۔

13- بَابُ صَدَقَةِ السِّرِّ

پوشیدہ صدقہ دینا

وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا، حَتَّى لاَ تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا صَنَعَتْ يَمِينُهُ وَقَوْلِهِ: (إِنْ تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ، وَإِنْ تُخْفُوهَا وَتُؤْتُوهَا الفُقَرَاءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ) (البقرة: 271) الآيَةَ

حضرت ابو ہریرہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص اس طرح چھپا کر صدقہ کرتا ہے کہ اسکے بائیں ہاتھ کو پتہ نہیں ہوتا کہ داہنے ہاتھ نے کیا خرچ کیا۔ ارشاد ربانی ہے کہ ترجمہ کنز الایمان: اگر خیرات علانیہ دو تو وہ کیا ہی اچھی بات ہے اور اگر چھپا کر فقیروں کو دو یہ تمہارے لئے سب سے بہتر ہے اور اس میں تمہارے کچھ گناہ گھٹیں گے اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے (پارہ ۳، البقرۃ: ۲۷۱)

14- بَابُ إِذَا تَصَدَّقَ عَلَى غَنِيٍّ وَهُوَ لاَ يَعْلَمُ

جب بے علمی میں کسی مالدار کو صدقہ دے دیا

1421- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ،

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے

1421- سنن نسائی: 2523,2522

حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " قَالَ رَجُلٌ: لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ، فَوَضَعَهَا فِي يَدِ سَارِقٍ، فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ: تُصُدِّقَ عَلَى سَارِقٍ فَقَالَ: اللَّهُمَّ لَكَ الحَمْدُ، لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدَيْ زَانِيَةٍ، فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ: تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلَى زَانِيَةٍ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ لَكَ الحَمْدُ، عَلَى زَانِيَةٍ؟ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ، فَوَضَعَهَا فِي يَدَيْ غَنِيٍّ، فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ: تُصُدِّقَ عَلَى غَنِيٍّ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ لَكَ الحَمْدُ، عَلَى سَارِقٍ وَعَلَى زَانِيَةٍ وَعَلَى غَنِيٍّ، فَأُتِيَ فَقِيلَ لَهُ: أَمَّا صَدَقَتُكَ عَلَى سَارِقٍ فَلَعَلَّهُ أَنْ يَسْتَعِفَّ عَنْ سَرِقَتِهِ، وَأَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا أَنْ تَسْتَعِفَّ عَنْ زِنَاهَا، وَأَمَّا الغَنِيُّ فَلَعَلَّهُ يَعْتَبِرُ فَيُنْفِقُ مِمَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ"

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک شخص صدقہ کرنے کی غرض سے مال لے کر نکلا اور اُس نے ایک چور کو دے دیا۔ صبح لوگوں نے چرچا کیا کہ اُس نے چور کو صدقہ دیا ہے۔ عرض کی کہ اے اللہ! سب تعریفیں تیرے لیے ہیں، میں صدقہ دُوں گا۔ وہ مالؔ لے کر نکلا اور زانیہ کو دے دیا۔ صبح کے وقت لوگوں نے چرچا کیا کہ رات اُس نے زانیہ کو صدقہ دیا ہے۔ کہا اے اللہ! سب تعریفیں تیرے لیے ہیں۔ میں صدقہ ضرور دُوں گا وہ مال لے کر نکلا تو ایک مالدار کو دے دیا۔ صبح کو لوگوں نے چرچا کیا کہ اُس نے مالدار کو صدقہ دے دیا۔ کہا اے اللہ! سب تعریفیں تیرے لیے ہیں، خواہ چور، زانیہ اور غنی کو دیا۔ اُس سے کہا گیا کہ تم نے چور کو جو صدقہ دیا تو شاید وہ چوری کرنے سے باز آجائے اور زانیہ، شاید وہ زنا سے رک جائے اور مالدار شاید عبرت پکڑے اور اللہ تعالیٰ نے اُسے جو مال دیا ہے اُس میں سے خرچ کرنے لگے۔

15- بَابُ إِذَا تَصَدَّقَ عَلَى ابْنِهِ وَهُوَ لاَ يَشْعُرُ

جب بیٹے کو صدقہ دے دیا اور اُسے علم نہ تھا

1422 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، حَدَّثَنَا أَبُو الجُوَيْرِيَةِ، أَنَّ مَعْنَ بْنَ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ، قَالَ: بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَأَبِي وَجَدِّي، وَخَطَبَ عَلَيَّ، فَأَنْكَحَنِي وَخَاصَمْتُ إِلَيْهِ، وَكَانَ أَبِي يَزِيدُ أَخْرَجَ دَنَانِيرَ يَتَصَدَّقُ بِهَا، فَوَضَعَهَا عِنْدَ رَجُلٍ فِي المَسْجِدِ، فَجِئْتُ فَأَخَذْتُهَا، فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ: وَاللَّهِ مَا إِيَّاكَ أَرَدْتُ، فَخَاصَمْتُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: لَكَ مَا نَوَيْتَ يَا يَزِيدُ، وَلَكَ مَا

حضرت معن بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی نیز میرے والدِ ماجد اور جدامجد نے بھی۔ انہوں نے میرا نکاح کر دیا میں نے معاملہ آپ کی خدمت میں پیش کیا اور حضرت ابویزید نے صدقہ دینے کے لیے کچھ دینار نکالے تھے جو مسجد میں ایک آدمی کے پاس رکھوا دیے تھے۔ میں گیا اور اُس سے اُنہیں لے آیا۔ فرمایا کہ خدا کی قسم، میرا تمہیں دینے کا ارادہ نہیں تھا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں مقدمہ پیش کر دیا۔ آپ نے

أَخَذْتَ يَا مَعْنُ

اُن سے فرمایا: اے بایزید! تمہیں تمہاری نیت کا اجر مل گیا اور اے معن! تم نے جو لے لیا وہ تمہارا ہے۔

16- بَابُ الصَّدَقَةِ بِالْيَمِينِ

داہنے ہاتھ سے خیرات کرنا

1423 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ تَعَالَى فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لاَ ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ: إِمَامٌ عَدْلٌ، وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللَّهِ، وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي المَسَاجِدِ، وَرَجُلاَنِ تَحَابَّا فِي اللَّهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ، وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ: إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى لاَ تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ خَالِيًا، فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ"

حفص بن عاصم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سات آدمی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ اپنے خصوصی سائے میں رکھے گا جس دن کہ اُس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ حاکم عدل کرنے والا نوجوان جو اللہ کی عبادت میں پلا بڑھا چڑھا وہ شخص جس کا دل مسجدوں میں اٹکا رہتا ہے وہ دو شخص جو اللہ کے لیے محبت کرتے ہیں، اُسی کے لیے جمع ہوتے اور اُسی کے لیے دور ہوتے ہیں۔ وہ شخص جس کو مالدار اور خوب صورت عورت بلائے تو کہہ دے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔ وہ شخص جو پوشیدہ صدقہ کرتا ہے حتیٰ کہ اس کے بائیں ہاتھ کو علم نہیں ہوتا کہ داہنے ہاتھ نے کیا خرچ کیا اور وہ شخص جو تنہائی میں اللہ کا ذکر کرے تو اُس کی آنکھیں بہنے لگیں۔

1424 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الجَعْدِ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ الخُزَاعِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " تَصَدَّقُوا، فَسَيَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ يَمْشِي الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهِ، فَيَقُولُ الرَّجُلُ: لَوْ جِئْتَ بِهَا بِالأَمْسِ لَقَبِلْتُهَا مِنْكَ، فَأَمَّا اليَوْمَ فَلاَ حَاجَةَ لِي فِيهَا"

حضرت حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ خیرات کرو کیونکہ جلد تم پر وہ زمانہ آنے والا ہے کہ آدمی اپنے صدقہ کے مال کو لے کر پھرے گا تو دوسرا آدمی کہے گا کہ اگر آپ کل آتے تو میں قبول کر لیتا لیکن آج مجھے اس کی حاجت نہ رہی۔

17- بَابُ مَنْ أَمَرَ خَادِمَهُ بِالصَّدَقَةِ

جو خادم کو صدقہ دینے کا حکم دے

1423- راجع الحديث: 660

1424- راجع الحديث: 1411

وَلَمْ يُنَاوِلْ بِنَفْسِهِ

وَقَالَ أَبُو مُوسَى: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقِينَ

1425 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ، كَانَ لَهَا أَجْرُهَا بِمَا أَنْفَقَتْ، وَلِزَوْجِهَا أَجْرُهُ بِمَا كَسَبَ، وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذَلِكَ، لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ أَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا

اور خود اپنے ہاتھ سے نہ دے

حضرت ابوموسیٰ نے نبی کریم ﷺ سے مروی کی ہے کہ وہ بھی صدقہ دینے والوں میں سے ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب عورت اپنے گھر کے کھانے میں سے خرچ کرتی ہے جو باعثِ فتنہ نہ ہو تو اُس کو خرچ کرنے کا ثواب ہوتا ہے اور اُس کے خاوند کو کمانے کا اور خزانچی کے لیے بھی اُتنا ہی ثواب ہے۔ ان میں سے ایک کا ثواب دوسرے کے ثواب میں کوئی کمی نہیں کرتا۔

18 - بَابُ لَا صَدَقَةَ إِلَّا عَنْ ظَهْرِ غِنًى

وَمَنْ تَصَدَّقَ وَهُوَ مُحْتَاجٌ أَوْ أَهْلُهُ مُحْتَاجٌ أَوْ عَلَيْهِ دَيْنٌ، فَالدَّيْنُ أَحَقُّ أَنْ يُقْضَى مِنَ الصَّدَقَةِ، وَالْعِتْقِ وَالْهِبَةِ، وَهُوَ رَدٌّ عَلَيْهِ لَيْسَ لَهُ أَنْ يُتْلِفَ أَمْوَالَ النَّاسِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيدُ إِتْلَافَهَا، أَتْلَفَهُ اللَّهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَعْرُوفًا بِالصَّبْرِ، فَيُؤْثِرَ عَلَى نَفْسِهِ وَلَوْ كَانَ بِهِ خَصَاصَةٌ كَفِعْلِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، حِينَ تَصَدَّقَ بِمَالِهِ وَكَذَلِكَ آثَرَ الْأَنْصَارُ الْمُهَاجِرِينَ وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ إِضَاعَةِ الْمَالِ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يُضَيِّعَ أَمْوَالَ النَّاسِ بِعِلَّةِ الصَّدَقَةِ " وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ

صدقہ وہی ہے کہ مالداری قائم رہے

جو صدقہ کرے اور خود محتاج ہو یا اُس کے گھر والے محتاج ہوں یا اُس پر قرض ہو۔ پس ضروری یہ ہے کہ صدقہ سے قرض ادا کیا جائے یا غلام آزاد کیا یا ہبہ کیا تو اُسے لوٹایا جائے گا۔ اُسے حق نہیں کہ دوسروں کا مال ضائع کرے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو ضائع کرنے کے لیے لوگوں کا مال لے اللہ تعالیٰ اُسے ضائع کردے گا مگر جب کہ وہ صبر اور اپنی جان پر ایثار کرنے میں مشہور ہو، خواہ وہ تنگی میں ہو جیسے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب کہ انہوں نے اپنا سارا مال صدقہ کردیا اور اسی طرح انصار کا مہاجرین پر ایثار کرنا اور نبی کریم ﷺ نے مال کو تلف کرنے سے ممانعت فرمائی ہے۔ اُسے یہ حق نہیں کہ صدقہ کی آڑ میں لوگوں کا مال تلف کرے۔ حضرت کعب بن مالک نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! میری توبہ یہ ہے کہ میں اپنے

1425- انظر الحدیث: 1437،1439،1440،1441،2065' صحیح مسلم: 2361،2362،2363،2364' سنن ترمذی: 674' سنن ابن ماجہ: 2294

لَكَ. قُلْتُ: فَإِنِّي أُمْسِكُ سَهْمِي الَّذِي بِخَيْبَرَ

سارے مال کو اللہ اور اُس کے رسول کو دے کر اُس سے علیحدہ ہو جاؤں۔ فرمایا کہ اپنا کچھ مال رکھ لو، یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔ میں نے عرض کی کہ اپنا خیبر والا حصّہ رکھ لیتا ہوں۔

1426 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ

عبدان، عبداللہ، یونس، زُہری، سعید بن مسیّب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بہتر صدقہ وہ ہے کہ مالداری قائم رہے اور اپنے زیر کفالت لوگوں سے شروع کرے۔

1427 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ، وَخَيْرُ الصَّدَقَةِ عَنْ ظَهْرِ غِنًى، وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللَّهُ، وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللَّهُ.

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اُوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور آغاز اپنے زیرِ کفالت لوگوں سے کرے اور بہتر صدقہ وہ ہے کہ مالداری قائم رہے جو سوال کرنے سے بچے اللہ تعالیٰ اُسے بچائے گا، جو مستغنی رہے اللہ تعالیٰ اُسے مستغنی رکھے گا۔

1428 - وَعَنْ وُهَيْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا

وُہیب، ہشام، ان کے والدِ ماجد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اسے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے۔

1429 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ عَلَى

ابوالنعمان، حماد بن زید، ایوب، نافع، حضرت ابن عمر سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا: عبداللہ بن مسلمہ، امام مالک، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب کہ آپ منبر پر تھے تو صدقہ، سوال سے بچنے اور سوال کرنے کے بارے میں فرمایا: اُوپر والا

1426- انظر الحديث: 5356,5355,1428 سنن نسائی: 2543

1428- راجع الحديث: 1426

1429- صحیح مسلم: 382 سنن ابو داؤد: 1648 سنن نسائی: 2532

الْمِنْبَرِ، وَذَكَرَ الصَّدَقَةَ، وَالتَّعَفُّفَ، وَالْمَسْأَلَةَ: " الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى، فَالْيَدُ الْعُلْيَا: هِيَ الْمُنْفِقَةُ، وَالسُّفْلَى: هِيَ السَّائِلَةُ "

ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ اُوپر والا ہاتھ خرچ کرنے والا ہے اور نیچے والا سوال کرنے والا ہے۔

19- بَابُ الْمَنَّانِ بِمَا أَعْطَى

دے کر احسان جتانا

لِقَوْلِهِ: (الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، ثُمَّ لاَ يُتْبِعُونَ مَا أَنْفَقُوا مَنًّا وَلاَ أَذًى) (البقرة:262) الآيَةَ

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: وہ جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں پھر دیے پیچھے نہ احسان رکھیں نہ تکلیف دیں (پارہ ۳، البقرة: ۲۶۲)

20- بَابُ مَنْ أَحَبَّ تَعْجِيلَ الصَّدَقَةِ مِنْ يَوْمِهَا

جو صدقہ میں جلدی کرنا پسند کرے

1430- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ الحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ، قَالَ: صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ العَصْرَ، فَأَسْرَعَ، ثُمَّ دَخَلَ البَيْتَ فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ خَرَجَ فَقُلْتُ أَوْ قِيلَ لَهُ، فَقَالَ: كُنْتُ خَلَّفْتُ فِي البَيْتِ تِبْرًا مِنَ الصَّدَقَةِ، فَكَرِهْتُ أَنْ أُبَيِّتَهُ، فَقَسَمْتُهُ

حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے عصر کی نماز پڑھائی اور پھر تیزی سے گھرِ اقدس میں داخل ہو گئے۔ کچھ دیر میں تشریف لائے تو میں عرض گزار ہوا یا پوچھا گیا تو فرمایا: میں گھر میں سونا چھوڑ آیا تھا۔ مجھے ناپسند ہوا کہ اُس کے ساتھ رات بسر کروں تو اُسے تقسیم کر دیا۔

21- بَابُ التَّحْرِيضِ عَلَى الصَّدَقَةِ وَالشَّفَاعَةِ فِيهَا

صدقہ کی ترغیب اور اس کی سفارش کرنا

1431- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا عَدِيٌّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عِيدٍ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلُ وَلاَ بَعْدُ، ثُمَّ مَالَ عَلَى النِّسَاءِ، وَمَعَهُ بِلاَلٌ فَوَعَظَهُنَّ، وَأَمَرَهُنَّ أَنْ يَتَصَدَّقْنَ، فَجَعَلَتِ المَرْأَةُ تُلْقِي القُلْبَ

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ عید کے دن تشریف لائے تو دو رکعتیں ادا فرمائیں۔ ان سے پہلے اور بعد میں کوئی نماز نہ پڑھی۔ پھر عورتوں کے پاس تشریف لے گئے اور حضرت بلال آپ کے ساتھ تھے تو انہیں نصیحت کی اور صدقہ کرنے کا حکم دیا پس عورتیں بالیاں اور کنگن نکالنے لگیں۔

1430- راجع الحديث: 851

1431- راجع الحديث: 964,98

وَالخُرُوص

1432 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ، حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ بْنُ أَبِي مُوسَى، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَهُ السَّائِلُ أَوْ طُلِبَتْ إِلَيْهِ حَاجَةٌ قَالَ: اشْفَعُوا تُؤْجَرُوا، وَيَقْضِي اللَّهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ

موسیٰ بن اسماعیل، عبدالواحد، ابو بُردہ بن عبداللہ بن ابو بُردہ، ابو بُردہ بن ابو موسیٰ سے مروی ہے کہ اِن کے والد ماجد نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جب کوئی سائل آتا یا آپ کے حضور کوئی حاجت پیش کی جاتی تو فرماتے: سفارش کرو تا کہ تم اجر پاؤ اور اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی زبان سے فیصلہ کرواتا ہے جو وہ چاہے۔

1433 - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الفَضْلِ، أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ فَاطِمَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ تُوكِي فَيُوكَى عَلَيْكِ

صدقہ بن فضل، عبدہ، ہشام، فاطمہ سے مروی ہے کہ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ مجھ سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہاتھ نہ روکو ورنہ تم سے بھی روک لیا جائے گا۔

1433م - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، عَنْ عَبْدَةَ وَقَالَ: لاَ تُحْصِي فَيُحْصِيَ اللَّهُ عَلَيْكِ

عثمان بن ابوشیبہ نے عبدہ سے مروی کی کہ فرمایا: شمار نہ کیا کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہیں شمار میں دے گا۔

22- بَابُ الصَّدَقَةِ فِيمَا اسْتَطَاعَ

حسبِ استطاعت صدقہ دینا

1434 - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهَا جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لاَ تُوعِي فَيُوعِيَ اللَّهُ عَلَيْكِ، ارْضَخِي مَا اسْتَطَعْتِ

ابو عاصم، ابنِ جُریج۔ محمد بن عبدالرحیم، حجاج بن محمد ابنِ جُریج، ابن ابو مُلیکہ، عباد بن عبداللہ بن زُبیر، حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں تو فرمایا: بند نہ کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے لیے بند کر لے گا اور حسبِ استطاعت خیرات کرتی رہا کرو۔

23- بَابُ الصَّدَقَةُ تُكَفِّرُ الخَطِيئَةَ

صدقہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے

1432- انظر الحدیث: 7476,6028,6027' صحیح مسلم: 6634' سنن ابو داؤد: 5131' سنن ترمذی: 2672' سنن نسائی: 2555

1433- صحیح مسلم: 2372

1434- انظر الحدیث: 1433' صحیح مسلم: 2375' سنن نسائی: 2550

1435 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَيُّكُمْ يَحْفَظُ حَدِيثَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الفِتْنَةِ؟ قَالَ: قُلْتُ: أَنَا أَحْفَظُهُ كَمَا قَالَ، قَالَ: إِنَّكَ عَلَيْهِ لَجَرِيءٌ، فَكَيْفَ؟ قَالَ: قُلْتُ: " فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ، وَوَلَدِهِ، وَجَارِهِ، تُكَفِّرُهَا الصَّلاَةُ، وَالصَّدَقَةُ وَالمَعْرُوفُ - قَالَ سُلَيْمَانُ: قَدْ كَانَ يَقُولُ: الصَّلاَةُ وَالصَّدَقَةُ وَالأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ - وَالنَّهْيُ عَنِ المُنْكَرِ "، قَالَ: لَيْسَ هَذِهِ أُرِيدُ، وَلَكِنِّي أُرِيدُ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ البَحْرِ، قَالَ: قُلْتُ: لَيْسَ عَلَيْكَ بِهَا يَا أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ بَأْسٌ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابٌ مُغْلَقٌ، قَالَ: فَيُكْسَرُ البَابُ أَوْ يُفْتَحُ، قَالَ: قُلْتُ: لاَ بَلْ يُكْسَرُ، قَالَ: فَإِنَّهُ إِذَا كُسِرَ لَمْ يُغْلَقْ أَبَدًا، قَالَ: قُلْتُ: أَجَلْ، فَهِبْنَا أَنْ نَسْأَلَهُ مَنِ البَابُ فَقُلْنَا لِمَسْرُوقٍ: سَلْهُ، قَالَ: فَسَأَلَهُ، فَقَالَ: عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْنَا، فَعَلِمَ عُمَرُ مَنْ تَعْنِي؟ قَالَ: نَعَمْ، كَمَا أَنَّ دُونَ غَدٍ لَيْلَةً وَذَلِكَ أَنِّي حَدَّثْتُهُ حَدِيثًا لَيْسَ بِالأَغَالِيطِ

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تم میں سے فتنہ کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی حدیث کس کو یاد ہے؟ میں نے کہا کہ مجھے خوب یاد ہے۔ فرمایا کہ آپ اس کی جرأت رکھتے ہیں۔ وہ کیا ہے؟ میں نے کہا کہ جو فتنہ آدمی کے گھر والوں اولاد اور ہمسایوں میں ہے اُس کو نماز، صدقہ اور نیکیاں دُور کر دیتی ہیں۔ سلیمان نے کہا کہ وہ فرمایا کرتے: نماز، صدقہ اور نیکی کا حکم دینا اور بُرائی سے روکنا۔ فرمایا کہ میں یہ نہیں پوچھتا بلکہ اُس کے بارے میں پوچھتا ہوں جو سمندری موجوں کی طغیانی کی طرح ہوگا۔ کہا کہ اے امیر المومنین! آپ کو اُس کا کیا خوف جب کہ اُس کے اور آپ کے درمیان بند دروازہ ہے۔ فرمایا کہ دروازہ توڑا جائے گا یا کھولا جائے گا! میں نے کہا: بلکہ توڑا جائے گا۔ فرمایا کہ جب وہ توڑ دیا تو پھر کبھی بند نہیں ہو سکے گا۔ میں نے کہا: یہی بات ہے۔ ہم دروازے کے کے بارے میں سوال کرتے ہوئے ڈرے۔ پس ہم نے مسروق سے پوچھنے کے لیے کہا۔ انہوں نے پوچھا تو فرمایا وہ خود حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ ہم نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس بات کا علم تھا؟ فرمایا: ہاں جیسے اگلے دن کے بعد رات اور میں نے اُن سے جو حدیث بیان کی اُس میں غلطیاں نہیں۔

24- بَابُ مَنْ تَصَدَّقَ فِي الشِّرْكِ ثُمَّ أَسْلَمَ

جس نے حالتِ شرک میں صدقہ دیا پھر مسلمان ہو گیا

1436 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی

1435- راجع الحديث: 525

1436- انظر الحديث: 5992,2538,2220 صحيح مسلم: 319

هِشَامٌ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَرَأَيْتَ أَشْيَاءَ كُنْتُ أَتَحَنَّثُ بِهَا فِي الجَاهِلِيَّةِ مِنْ صَدَقَةٍ أَوْ عَتَاقَةٍ، وَصِلَةِ رَحِمٍ، فَهَلْ فِيهَا مِنْ أَجْرٍ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَسْلَمْتَ عَلَى مَا سَلَفَ مِنْ خَيْرٍ

ہے کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! کیا میں نے زمانہ جاہلیت میں جو نیکیاں کیں یعنی صدقہ دیا، غلام آزاد کیے اور صلہ رحمی کی، تو کیا مجھے اُن کا اجر ملے گا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اپنی پہلی نیکیوں کی وجہ سے ہی تو تمہیں اسلام مِلا ہے۔

25- بَابُ أَجْرِ الخَادِمِ إِذَا تَصَدَّقَ بِأَمْرِ صَاحِبِهِ غَيْرَ مُفْسِدٍ

خادم کا بغیر جھگڑا کیے اپنے مالک کی اجازت سے صدقہ دینے کا اجر

1437 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا تَصَدَّقَتِ المَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا أَجْرُهَا، وَلِزَوْجِهَا بِمَا كَسَبَ، وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذَلِكَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بیوی اپنے خاوند کے کھانے سے بغیر جھگڑا کیے صدقہ کرے تو اُسے اجر ملے گا اور اسی طرح اُس کے خاوند کو کمانے کا اور خازن کو بھی۔

1438 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ العَلاَءِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "الخَازِنُ المُسْلِمُ الأَمِينُ، الَّذِي يُنْفِذُ - وَرُبَّمَا قَالَ: يُعْطِي - مَا أُمِرَ بِهِ كَامِلًا مُوَفَّرًا طَيِّبًا بِهِ نَفْسُهُ، فَيَدْفَعُهُ إِلَى الَّذِي أُمِرَ لَهُ بِهِ أَحَدُ المُتَصَدِّقَيْنِ"

محمد بن العلاء، ابواسامہ، برید بن عبداللہ، ابوبردہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مسلمان خزانچی جو امانت کے ساتھ مالک کے حکم کی تعمیل کرے اور کبھی فرمایا: جو اُسے حکم دیا جاتا ہے اُس کے مطابق دِلی رضامندی سے دے اور جس کے لیے حکم دیا گیا ہے اُس کے حوالے کر دے تو وہ بھی خیرات کرنے والوں میں سے ایک ہے۔

26- بَابُ أَجْرِ المَرْأَةِ إِذَا تَصَدَّقَتْ، أَوْ أَطْعَمَتْ، مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا، غَيْرَ مُفْسِدَةٍ

عورت کا فساد کے بغیر اپنے خاوند کے گھر سے صدقہ دینے یا کھانا کھلانے کا اجر

1437- راجع الحدیث: 1425

1438- انظر الحدیث: 2319,2260 صحیح مسلم: 2360 سنن ابو داؤد: 1684 سنن نسائی: 2559

1439 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ، وَالأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَعْنِي إِذَا تَصَدَّقَتِ المَرْأَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا،

آدم، شعبہ، منصور اور اعمش، ابووائل، مسروق، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب بیوی اپنے خاوند کے گھر سے صدقہ کرے۔

1440 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَطْعَمَتِ المَرْأَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ، كَانَ لَهَا أَجْرُهَا وَلَهُ مِثْلُهُ، وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذَلِكَ، لَهُ بِمَا اكْتَسَبَ وَلَهَا بِمَا أَنْفَقَتْ

عمرو بن حفص، ان کے والدِ ماجد، اعمش، شقیق، مسروق، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب عورت فساد کے بغیر اپنے خاوند کے گھر سے کھانا کھلائے تو اُسے اجر ملے گا اور اُتنا ہی خاوند کو اور اُسی کی طرح خازن کو۔ خاوند کو اس لیے کہ اُس نے کمایا اور عورت کو اس لیے کہ اُس نے خرچ کیا۔

1441 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا أَنْفَقَتِ المَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ فَلَهَا أَجْرُهَا، وَلِلزَّوْجِ بِمَا اكْتَسَبَ، وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذَلِكَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب بیوی فساد کے بغیر اپنے خاوند کے گھر سے خرچ کرے تو اُسے اجر ملے گا اور خاوند کو کمانے کی وجہ سے اور خازن کو بھی اُتنا ہی اجر ملے گا۔

27- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى، وَصَدَّقَ بِالحُسْنَى، فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَى، وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَى، وَكَذَّبَ بِالحُسْنَى،

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: (ترجمہ کنز الایمان:) تو وہ جس نے دیا اور پرہیزگاری کی اور سب سے اچھی کو سچ مانا تو بہت جلد ہم اسے آسانی مہیا کر دیں گے اور وہ جس نے بُخل کیا اور بے پرواہ بنا اور وہ جس نے بخل کیا اور بے پرواہ بنا اور سب سے اچھی کو

1439- راجع الحدیث:1425

1441- راجع الحدیث:1425

فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَى (الليل:6)

جھٹلایا تو بہت جلد ہم اسے دشواری مہیا کر دیں گے (پارہ ۳۰، اللیل: ۵۔۱۰)

اللَّهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقَ مَالٍ خَلَفًا

اے اللہ! مال خرچ کرنے والے کو ثواب عطا فرما۔

1442 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي مُزَرِّدٍ، عَنْ أَبِي الحُبَابِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ العِبَادُ فِيهِ، إِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ، فَيَقُولُ أَحَدُهُمَا: اللَّهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا، وَيَقُولُ الآخَرُ: اللَّهُمَّ أَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا "

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کوئی دن ایسا نہیں کہ بندے صبح کرتے ہوں مگر دو فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ اُن میں سے ایک کہتا ہے: اے اللہ! مال خرچ کرنے والے کو عطا کر۔ دوسرا کہتا ہے: اے اللہ! مال روکنے والے کو بربادی دے۔

28- بَابُ مَثَلِ المُتَصَدِّقِ وَالبَخِيلِ

صدقہ دینے والے اور بخیل کی مثال

1443 - حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَثَلُ البَخِيلِ وَالمُتَصَدِّقِ، كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ، عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ وحَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ حَدَّثَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَثَلُ البَخِيلِ وَالمُنْفِقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ مِنْ ثُدِيِّهِمَا إِلَى تَرَاقِيهِمَا، فَأَمَّا المُنْفِقُ فَلاَ يُنْفِقُ إِلَّا سَبَغَتْ أَوْ وَفَرَتْ عَلَى جِلْدِهِ، حَتَّى تُخْفِيَ بَنَانَهُ وَتَعْفُوَ أَثَرَهُ، وَأَمَّا البَخِيلُ فَلاَ يُرِيدُ أَنْ يُنْفِقَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بخیل اور صدقہ دینے والے کی مثال اُن دو آدمیوں کی طرح ہے جن کے اُوپر لوہے کے جُبّے ہوں۔ابو الیمان، شعیب، ابو الزّناد، عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا: بخیل اور مال خرچ کرنے والے کی مثال اُن دو آدمیوں کی طرح ہے جن کے اُوپر لوہے کے جُبّے ہوں، سینے سے حلق تک۔ خرچ کرنے والا جب مال خرچ کرتا ہے تو جُبّہ وسیع ہو کر اُس کے جسم پر پھیل جاتا ہے۔ حتیٰ کہ اُس کی اُنگلیوں اور پیروں کے نشانوں کو بھی چھپا لیتا ہے اور بخیل جب کچھ خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو ہر حلقہ اپنی جگہ

1442- صحیح مسلم:2333

1443- انظر الحدیث:5797,5299,2917,1444 'صحیح مسلم:2358' سنن نسائی:2547

شَيْئًا إِلَّا لَزِقَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَكَانَهَا، فَهُوَ يُوَسِّعُهَا وَلَا تَتَّسِعُ تَابَعَهُ الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُسٍ، فِي الْجُبَّتَيْنِ

سے تنگ ہو جاتا ہے۔ وہ اُسے کھولنا چاہتا ہے لیکن کھول نہیں پاتا۔ متابعت کی حسن بن مسلم نے طاؤس سے جُبّتین کے متعلق۔

1444 - وَقَالَ حَنْظَلَةُ: عَنْ طَاوُسٍ، جُنَّتَانِ، وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي جَعْفَرٌ، عَنِ ابْنِ هُرْمُزَ، سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُنَّتَانِ

اور حنظلہ نے طاؤس سے جُنَّتانِ مروی کی۔ لیث، جعفر، ابن ہرمز، حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم ﷺ سے جُنَّتان کا لفظ مروی کیا۔

29- بَابُ صَدَقَةِ الْكَسْبِ وَالتِّجَارَةِ

کمائی اور تجارت سے صدقہ دینا

لِقَوْلِهِ تَعَالَى: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ، وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ) (البقرة: 267) إِلَى قَوْلِهِ (أَنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ حَمِيدٌ) (البقرة: 267)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو اپنی پاک کمائیوں میں سے کچھ دو اور اس میں سے جو ہم نے تمہارے لئے زمین سے نکالا اور خاص ناقص کا ارادہ نہ کرو کہ دو تو اس میں سے اور تمہیں ملے تو نہ لو گے جب تک اس میں چشم پوشی نہ کرو اور جان رکھو کہ اللہ بے پرواہ سراہا گیا ہے (پارہ ۳، البقرۃ: ۲۶۷)

30- بَابٌ: عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ، فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيَعْمَلْ بِالْمَعْرُوفِ

صدقہ ہر مسلمان پر ہے، جو نہ کر سکے تو نیکی کرے

1445 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ، فَقَالُوا: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، فَمَنْ لَمْ يَجِدْ؟ قَالَ: يَعْمَلُ بِيَدِهِ، فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ قَالُوا: فَإِنْ لَمْ يَجِدْ؟ قَالَ: يُعِينُ ذَا الحَاجَةِ المَلْهُوفَ قَالُوا: فَإِنْ لَمْ يَجِدْ؟ قَالَ: فَلْيَعْمَلْ بِالْمَعْرُوفِ، وَلْيُمْسِكْ عَنِ الشَّرِّ، فَإِنَّهَا لَهُ صَدَقَةٌ

سعید بن ابوبُردہ، اِن کے والدِ ماجد، اِن کے جدِّ امجد سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر مسلمان پر صدقہ ہے۔ لوگوں نے عرض کی کہ یا نبی اللہ ﷺ! جو نہ کر سکتا ہو؟ فرمایا تو ہاتھ سے کام کر کے خود نفع حاصل کرے اور صدقہ دے۔ عرض کی کہ اگر یہ بھی نہ کر سکے؟ فرمایا تو مظلوم کی مدد کرے۔ عرض کی کہ اگر یہ بھی نہ کر سکے؟ فرمایا تو نیکی کرے اور شر سے رُکے تو اُس کے لیے یہی صدقہ ہے۔

1444- راجع الحدیث: 1443

1445- انظر الحدیث: 6022، صحیح مسلم: 2331,2330، سنن نسائی: 2537

31- بَابٌ: قَدْرُ كَمْ يُعْطَى مِنَ الزَّكَاةِ وَالصَّدَقَةِ، وَمَنْ أَعْطَى شَاةً

1446 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: بُعِثَ إِلَى نُسَيْبَةَ الْأَنْصَارِيَّةِ بِشَاةٍ، فَأَرْسَلَتْ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مِنْهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عِنْدَكُمْ شَيْءٌ؟ فَقُلْتُ: لَا، إِلَّا مَا أَرْسَلَتْ بِهِ نُسَيْبَةُ مِنْ تِلْكَ الشَّاةِ، فَقَالَ: هَاتِ، فَقَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا

زکوٰۃ اور صدقہ سے کس قدر دیا جائے اور جس نے ایک بکری صدقہ کی

حفصہ بنت سیرین سے مروی ہے کہ حضرت اُمِ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نُسیبہ انصاریہ کے پاس ایک بکری بھیجی گئی۔ اس نے کچھ گوشت اُس میں سے حضرت عائشہ کے لیے بھیج دیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے؟ انھوں نے عرض کی کہ نہیں مگر اُس بکری کا گوشت جو نُسیبہ کے لیے بھیجی گئی تھی۔ فرمایا: لاؤ کیونکہ وہ اپنی جگہ پر پہنچ گئی۔

32- بَابُ زَكَاةِ الْوَرِقِ

1447 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ مِنَ الْإِبِلِ، وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ

1447م - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو، سَمِعَ أَبَاهُ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا

چاندی کی زکوٰۃ

عبداللہ بن یوسف، امام مالک عمرو بن یحییٰ مازنی، اِن کے والدِ ماجد حضرت ابوسعید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ سے کم اُونٹوں میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ پانچ وسق سے کم غلّہ میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

محمد بن مثنّٰی، عبدالوہاب، یحییٰ بن سعید، عمرو، اِن کے والدِ ماجد، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو یونہی فرماتے ہوئے سُنا۔

33- بَابُ الْعَرْضِ فِي الزَّكَاةِ

وَقَالَ طَاوُسٌ: قَالَ مُعَاذٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِأَهْلِ الْيَمَنِ: ائْتُونِي بِعَرْضٍ ثِيَابٍ خَمِيصٍ - أَوْ

زکوٰۃ میں سامان لینا

حضرت معاذ بن جبل نے اہلِ یمن سے فرمایا کہ میرے پاس زکوٰۃ میں جَو اور مکئی کے بجائے یمنی چادر اور

1446- صحیح مسلم:2487

1447- صحیح مسلم:2393، 9395، سنن نسائی:2584

لَبِيسٍ - فِي الصَّدَقَةِ مَكَانَ الشَّعِيرِ وَالذُّرَةِ أَهْوَنُ عَلَيْكُمْ وَخَيْرٌ لِأَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَأَمَّا خَالِدٌ فَقَدِ احْتَبَسَ أَدْرَاعَهُ وَأَعْتُدَهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ" وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ فَلَمْ يَسْتَثْنِ صَدَقَةَ الْفَرْضِ مِنْ غَيْرِهَا، فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي خُرْصَهَا وَسِخَابَهَا، وَلَمْ يَخُصَّ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ مِنَ الْعُرُوضِ"

دوسرے کپڑے لاؤ یہ تمہارے لیے آسان اور مدینہ منورہ میں نبی کریم ﷺ کے اصحاب کے لیے بہتر ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ خالد نے تو اپنی زرہیں اور ہتھیار اللہ کی راہ میں وقف کر رکھے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ زکوٰۃ دو خواہ اپنے زیوروں سے۔ آپ نے زکوٰۃ سے سامان وغیرہ کا استثناء نہیں فرمایا۔ اور عورتیں اپنے بُندے اور ہار ڈالنے لگیں اور سامان میں سے آپ نے سونے اور چاندی کی تخصیص نہیں فرمائی۔

1448 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ، أَنَّ أَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَتَبَ لَهُ الَّتِي أَمَرَ اللّٰهُ رَسُولَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ مَخَاضٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ، وَعِنْدَهُ بِنْتُ لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ بِنْتُ مَخَاضٍ عَلَى وَجْهِهَا، وَعِنْدَهُ ابْنُ لَبُونٍ فَإِنَّهُ يُقْبَلُ مِنْهُ وَلَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ

محمد بن عبداللہ اِن کے والدِ ماجد، ثمامہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر نے اُنہیں لکھ بھیجا جو اللہ اور اس کے رسول نے حکم فرمایا ہے کہ جس پر زکوٰۃ کی ایک سالہ اونٹنی واجب آتی ہو اور وہ اُس کے پاس نہ ہو بلکہ دو سالہ اونٹنی ہو تو وہی لے لی جائے اور زکوٰۃ لینے والا اُسے بیس درہم یا دو بکریاں ادا کرے۔ اگر اُس کے پاس ایک سالہ اُونٹنی نہ ہو بلکہ دو سالہ اُونٹ ہو تو وہ لے لیا جائے گا اور اس کے ساتھ مالک کو کچھ بھی نہیں دیا جائے گا۔

1449 - حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَصَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ، فَرَأَى أَنَّهُ لَمْ يُسْمِعِ النِّسَاءَ، فَأَتَاهُنَّ وَمَعَهُ بِلَالٌ نَاشِرَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ پر گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھی آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ عورتوں کو آپ کی آواز سنائی نہیں دیتی تو آپ اُن کے پاس تشریف لے گئے۔ اُنہیں نصیحت کی اور صدقہ دینے

1448- انظر الحدیث: 1450,1451,1453,1454,1455,2487,3106,5878,6955' سنن ابو داؤد: 1567' سنن نسائی: 2446، 2454' سنن ابن ماجہ: 1800

1449- راجع الحدیث: 98' صحیح مسلم: 2042' سنن ابو داؤد: 1142,1143,1144' سنن نسائی: 1568' سنن ابن ماجہ: 1273

ثَوْبِهِ، فَوَعَظَهُنَّ، وَأَمَرَهُنَّ أَنْ يَتَصَدَّقْنَ ، فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي وَأَشَارَ أَيُّوبُ إِلَى أُذُنِهِ وَإِلَى حَلْقِهِ

کا حکم فرمایا تو عورتیں زیور ڈالنے لگیں۔ ایوب راوی نے اپنے کانوں اور حلق کی طرف اشارہ کیا۔

34- بَابٌ: لَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ، وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ

دو متفرق مال جمع نہ کیے جائیں اور دو اکٹھے مال متفرق نہ کیے جائیں

وَيُذْكَرُ عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

منقول ہے کہ سالم، حضرت ابن عمر نے نبی کریم ﷺ سے اِسی طرح مروی کی ہے۔

1450 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الأَنْصَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ، أَنَّ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَتَبَ لَهُ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ، وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ

ثمامہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ حضرت ابوبکر نے وہی چیزیں اُن کے لیے لکھیں جو رسول اللہ نے فرض کی تھیں کہ زکوٰۃ کے خوف سے متفرق چیزوں کو ملایا نہ جائے اور جو چیزیں ملی ہوئی ہوں اُنہیں متفرق نہ کیا جائے۔

35- بَابٌ: مَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ، فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ

جب مال دو حصّے داروں کا ہو تو دونوں سے برابر زکوٰۃ لی جائے گی

وَقَالَ طَاوُسٌ، وَعَطَاءٌ: إِذَا عَلِمَ الخَلِيطَانِ أَمْوَالَهُمَا فَلَا يُجْمَعُ مَالُهُمَا وَقَالَ سُفْيَانُ: لَا يَجِبُ حَتَّى يَتِمَّ لِهَذَا أَرْبَعُونَ شَاةً، وَلِهَذَا أَرْبَعُونَ شَاةً

طاؤس اور عطاء نے فرمایا کہ جب دونوں الگ الگ اپنے مال کو جانتے ہوں تو اُن کا مال اکٹھا نہ کیا جائے گا، سفیان نے فرمایا کہ زکوٰۃ واجب نہیں یہاں تک کہ دونوں حصہ داروں کے پاس چالیس چالیس بکریاں پوری ہو جائیں۔

1451 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ، أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، كَتَبَ لَهُ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ، فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ

محمد بن عبداللہ، عبداللہ ثمامہ سے حضرت انس نے بیان کیا کہ انھیں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ چیزیں لکھ کر بھیجیں جو رسول اللہ ﷺ نے فرض کی تھیں اس میں یہ بھی شامل تھا کہ جو مال دو حصہ داروں کا ہو وہ زکوٰۃ دینے کے بعد اپنا حصہ مساوی سمجھ لیں۔

1450- راجع الحدیث:1448، سنن ابو داؤد:1568، سنن ترمذی:621

1451- راجع الحدیث:1451,1448

36- بَابُ زَكَاةِ الْإِبِلِ

ذَكَرَهُ أَبُو بَكْرٍ، وَأَبُو ذَرٍّ، وَأَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

1452 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ أَعْرَابِيًّا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ: وَيْحَكَ، إِنَّ شَأْنَهَا شَدِيدٌ، فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ تُؤَدِّي صَدَقَتَهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَاعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ الْبِحَارِ، فَإِنَّ اللَّهَ لَنْ يَتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا

اونٹ کی زکوٰۃ کا بیان

جسے حضرت ابوبکر و ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی۔

علی بن عبداللہ، ولید بن مسلم، اوزاعی، ابن شہاب، عطائی بن یزید، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ سے ہجرت کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا: افسوس! ہجرت تمہارے لیے دشوار ہے۔ کیا تمہارے پاس اُونٹ ہیں جن کی تم زکوٰۃ بھی دیتے ہو؟ عرض کی: ہاں۔ فرمایا تو سمندر کے اُس طرف عمل جاری رکھو۔ اللہ تعالیٰ تمہارے عمل میں سے کوئی چیز ذرا بھی نہیں چھوڑے گا۔

37- بَابُ مَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ بِنْتِ مَخَاضٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ

1453 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ، أَنَّ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَتَبَ لَهُ فَرِيضَةَ الصَّدَقَةِ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ رَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةُ الْجَذَعَةِ، وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ جَذَعَةٌ، وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ، فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ، وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ إِنِ اسْتَيْسَرَتَا لَهُ، أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا، وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ، وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ الْحِقَّةُ، وَعِنْدَهُ الْجَذَعَةُ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْجَذَعَةُ، وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ

جس پر ایک سالہ اُونٹنی لازم آتی ہو لیکن اُس کے پاس نہ ہو

محمد بن عبداللہ انصاری، ان کے والدِ ماجد، ثمامہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر نے اُن کے لیے فرض زکوٰۃ لکھ کر بھیجی، جس کا اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا ہے کہ جس پر زکوٰۃ کی چار سالہ اُونٹنی لازم آئے اور اُس کے پاس نہ ہو بلکہ تین سالہ ہو تو تین سالہ ہی قبول کر لی جائے گی اور ساتھ ہی دو بکریاں لی جائیں گی جب کہ موجود ہوں ورنہ بیس درہم اور جس پر زکوٰۃ کی تین سالہ اُونٹنی لازم آئے اور اُس کے پاس تین سالہ نہ ہو بلکہ چار سالہ ہو تو چار سالہ ہی لے لی جائے گی اور زیادہ لینے وصول کرنے والا اُسے

1452- انظر الحدیث: 2633,3923,6165' صحیح مسلم: 4809' سنن ابو داؤد: 2477

1453- راجع الحدیث: 1448

عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ، وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ، وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ إِلَّا بِنْتُ لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ لَبُونٍ وَيُعْطِي شَاتَيْنِ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا، وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ لَبُونٍ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ، فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ، وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ لَبُونٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ، وَعِنْدَهُ بِنْتُ مَخَاضٍ، فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ مَخَاضٍ وَيُعْطِي مَعَهَا عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ

بیس درہم یا دو بکریاں دے گا اور جس پر زکوٰۃ کی تین سالہ اُونٹنی لازم آئے اور اُس کے پاس دو سالہ ہو تو اُس سے دو سالہ ہی لے لی جائے گی اور اُس سے بیس درہم یا دو بکریاں بھی لی جائیں گی اور جس پر زکوٰۃ کی دو سالہ اُونٹنی لازم آئے اور اس کے پاس تین سالہ ہو تو اُس سے تین سالہ ہی لے لی جائے گی اور زکوٰۃ لینے والا اُسے بیس درہم یا دو بکریاں دے گا اور جس پر زکوٰۃ کی دو سالہ اُونٹنی لازم آئے لیکن اُس کے پاس نہ ہو بلکہ اُس کے پاس ایک سالہ ہو تو اُس سے ایک سالہ ہی لے لی جائے گی اور وہ اُس کے ساتھ بیس درہم یا دو بکریاں بھی دے گا۔

38- بَابُ زَكَاةِ الْغَنَمِ

بکریوں کی زکوٰۃ

1454 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُثَنَّى الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ، أَنَّ أَنَسًا، حَدَّثَهُ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَتَبَ لَهُ هَذَا الْكِتَابَ لَمَّا وَجَّهَهُ إِلَى الْبَحْرَيْنِ: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هَذِهِ فَرِيضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ، وَالَّتِي أَمَرَ اللَّهُ بِهَا رَسُولَهُ، فَمَنْ سُئِلَهَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى وَجْهِهَا، فَلْيُعْطِهَا وَمَنْ سُئِلَ فَوْقَهَا فَلاَ يُعْطِ فِي أَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ مِنَ الْإِبِلِ، فَمَا دُونَهَا مِنَ الْغَنَمِ مِنْ كُلِّ خَمْسٍ شَاةٌ إِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَعِشْرِينَ إِلَى خَمْسٍ وَثَلاَثِينَ، فَفِيهَا بِنْتُ مَخَاضٍ أُنْثَى، فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَثَلاَثِينَ إِلَى خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ فَفِيهَا بِنْتُ لَبُونٍ أُنْثَى، فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَأَرْبَعِينَ إِلَى سِتِّينَ فَفِيهَا حِقَّةٌ طَرُوقَةُ الْجَمَلِ، فَإِذَا بَلَغَتْ وَاحِدَةً وَسِتِّينَ إِلَى خَمْسٍ

محمد بن عبداللہ بن مثنیٰ انصاری، ان کے والدِ ماجد، ثمامہ بن عبداللہ بن انس، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر نے اُن کے لیے یہ تحریر لکھی جب کہ انہیں بحرین کی طرف روانہ کیا۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے! یہ وہ فرض زکوٰۃ ہے جو رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں پر فرض کی اور جس کا اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو حکم فرمایا۔ مسلمانوں میں سے جس سے اس کے مطابق طلب کیا جائے وہ ادا کرے اور جس سے زیادہ مانگا جائے تو وہ نہ دے۔ چوبیس اُونٹوں اور اس سے کم میں ہر پانچ پر ایک بکری دے۔ جب پچیس ہو جائیں تو پینتیس تک اُن میں ایک ایک سالہ اُونٹنی ہے۔ جب چھیالیس ہو جائیں تو اُن میں ساٹھ تک تین سالہ اُونٹنی ہے جو جفتی کے قابل ہو۔ جب اکسٹھ ہو جائیں تو پچھتر تک اُن میں ایک چار سالہ اُونٹنی ہے۔ جب چھہتر ہو جائیں تو

1454- راجع الحدیث: 1448

وَسَبْعِينَ. فَفِيهَا جَذَعَةٌ فَإِذَا بَلَغَتْ يَعْنِي سِتًّا وَسَبْعِينَ إِلَى تِسْعِينَ. فَفِيهَا بِنْتَا لَبُونٍ فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَتِسْعِينَ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ. فَفِيهَا حِقَّتَانِ طَرُوقَتَا الْجَمَلِ. فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ. فَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُونٍ وَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ. وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ إِلَّا أَرْبَعٌ مِنَ الْإِبِلِ. فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا. فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا مِنَ الْإِبِلِ. فَفِيهَا شَاةٌ وَفِي صَدَقَةِ الْغَنَمِ فِي سَائِمَتِهَا إِذَا كَانَتْ أَرْبَعِينَ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ شَاةٌ. فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ إِلَى مِائَتَيْنِ شَاتَانِ. فَإِذَا زَادَتْ عَلَى مِائَتَيْنِ إِلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ. فَفِيهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ. فَإِذَا زَادَتْ عَلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ. فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ. فَإِذَا كَانَتْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ نَاقِصَةً مِنْ أَرْبَعِينَ شَاةً وَاحِدَةً. فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا وَفِي الرِّقَّةِ رُبْعُ الْعُشْرِ. فَإِنْ لَمْ تَكُنْ إِلَّا تِسْعِينَ وَمِائَةً. فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا

نوے تک اُن میں دو دو سالہ اُونٹنیاں ہیں۔ جب اکانویں ہوجائیں تو ایک سوبیس تک اُن میں دو تین سالہ اُونٹنیاں ہیں جو جفتی کے قابل ہوں۔ جب ایک سوبیس سے بڑھ جائیں تو ہر چالیس میں ایک دوسالہ اور ہر پچاس میں ایک تین سالہ اور جس کے پاس صرف چار اونٹ ہوں تو اُن پر زکوٰۃ نہیں ہے مگر جب کہ اُن کا مالک چاہے اور جب پانچ ہوجائیں تو اُن پر ایک بکری ہے او چرنے والی بکریوں کی زکوٰۃ یہ ہے کہ جب چالیس سے ایک سوبیس تک ہوں تو اُن پر ایک بکری اور جب ایک بیس سے زیادہ ہوں تو دوسوتک دو بکریاں اور جب دو سے تین سوتک ہوں تو تین بکریاں جب تین سو سے زیا ہوں تو ہر سو میں ایک بکری۔ جب کسی کے پاس چالیس سے ایک بھی کم بکریاں ہوں تو اُن پر زکوٰۃ نہیں ہے مگر جب کہ اُن کا مالک چاہے اور چاندی میں چالیسواں حصہ ہے۔ اگر کسی کے اس ایک سو نوے درہم ہوں تو اُن پر زکوٰۃ نہیں ہے مگر جب کہ اُن کا مالک چاہے۔

39- بَابٌ: لَا تُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ، وَلَا تَيْسٌ، إِلَّا مَا شَاءَ الْمُصَدِّقُ

زکوٰۃ میں بوڑھی اور نقص والی بکری نہیں لی جائے گی اور نہ نر مگر جب کہ زکوٰۃ وصول کرنے والا چاہے

1455 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ، أَنَّ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. كَتَبَ لَهُ الصَّدَقَةَ الَّتِي أَمَرَ اللهُ رَسُولَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَلَا يُخْرَجُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ، وَلَا تَيْسٌ إِلَّا مَا شَاءَ الْمُصَدِّقُ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن کے لیے لکھا کہ زکوٰۃ میں بوڑھی اور نقص والی بکری نہ نکالی جائے اور نہ نر مگر جس کو زکوٰۃ وصول کرنے والا چاہے۔

1455- راجع الحدیث: 1448

40- بَابُ أَخْذِ الْعَنَاقِ فِي الصَّدَقَةِ

1456- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، ح وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: وَاللَّهِ لَوْ مَنَعُونِي عَنَاقًا كَانُوا يُؤَدُّونَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنْعِهَا

1457- قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: فَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ أَنَّ اللَّهَ شَرَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِالْقِتَالِ، فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ

زکوٰۃ میں بکری کا بچہ لینا

ابوالیمان، شعیب، زہری۔لیث، عبدالرحمٰن بن خالد، ابن شہاب، عُبید اللہ بن عبداللہ بن عُتبہ بن مسعود، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: خدا کی قسم، اگر وہ بکری کا بچہ بھی روکیں گے جس کو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا کرتے تھے تو روکنے کی وجہ سے میں اُن سے جنگ کروں گا۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بات یہ تھی جو میں نے دیکھی کہ اللہ تعالیٰ نے جہاد کے لیے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سینہ کھول دیا تھا اور میں نے جان لیا کہ وہ حق پر ہیں۔

41- بَابُ لَا تُؤْخَذُ كَرَائِمُ أَمْوَالِ النَّاسِ فِي الصَّدَقَةِ

1458- حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَيْفِيٍّ، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَ مُعَاذًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى الْيَمَنِ، قَالَ: إِنَّكَ تَقْدَمُ عَلَى قَوْمٍ أَهْلِ كِتَابٍ، فَلْيَكُنْ أَوَّلَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ عِبَادَةُ اللَّهِ، فَإِذَا عَرَفُوا اللَّهَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي يَوْمِهِمْ وَلَيْلَتِهِمْ،

زکوٰۃ میں لوگوں کے مال سے اعلیٰ مال نہ لیا جائے

اُمیہ بن بُسطام، یزید بن زُریع، رَوح بن قاسم اسماعیل بن اُمیہ، یحییٰ بن عبداللہ بن صیفی، ابوسعید، حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل کو یمن کی طرف روانہ فرمایا تو فرمایا: تم ایسی قوم کی طرف جارہے ہو جو اہلِ کتاب ہیں۔ پس سب سے پہلے اُنہیں اللہ تعالیٰ کی عبادت کی دعوت دینا جب اُنہیں اللہ تعالیٰ کی معرفت ہوجائے تو اُنہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے روزانہ رات دن میں اُن پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ جب وہ

1456- راجع الحدیث: 1400,1399

1457- راجع الحدیث: 1399

1458- راجع الحدیث: 1395

فَإِذَا فَعَلُوا، فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ فَرَضَ عَلَيْهِمْ زَكَاةً مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ، فَإِذَا أَطَاعُوا بِهَا، فَخُذْ مِنْهُمْ وَتَوَقَّ كَرَائِمَ أَمْوَالِ النَّاسِ

ایسا کریں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے اُن پر زکوٰۃ فرض کی ہے کہ اُن کے مال میں سے لیا جائے گا اور اُن کے غریبوں کو دیا جائے گا۔ جب وہ اِسے بھی مان لیں تو اُن سے لے لینا اور لوگوں کا اعلیٰ مال لینے سے بچنا۔

42- بَابٌ: لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ

پانچ اُونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے

1459 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ الْمَازِنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، محمد بن عبدالرحمن بن ابوصعصعہ مازنی اِن کے والدِ ماجد، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ وسق سے کم کھجوروں پر زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ اوقیہ سے کم چاندی پر زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ سے کم اُونٹوں پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

43- بَابُ زَكَاةِ الْبَقَرِ

گائے کی زکوٰۃ

وَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَأَعْرِفَنَّ مَا جَاءَ اللَّهَ رَجُلٌ بِبَقَرَةٍ لَهَا خُوَارٌ وَيُقَالُ جُؤَارٌ: (تَجْأَرُونَ) (النحل: 53) تَرْفَعُونَ أَصْوَاتَكُمْ كَمَا تَجْأَرُ الْبَقَرَةُ

ابوحمید سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں اُسے پہچان لُوں گا جو بارگاہِ الٰہی میں گائے لے کر پیش ہوگا جو ڈکراتی ہوگی خُوار سے مراد ہے آواز بلند کرنا جیسے گائے ڈکراتی ہے۔

1460 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ - أَوْ: وَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ، أَوْ كَمَا حَلَفَ - مَا

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے یا قسم ہے اُس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں یا جس طرح بھی قسم کھائی کوئی شخص نہیں جس

1459- راجع الحدیث: 1405' سنن نسائی: 2473

1460- اُنظر الحدیث: 6638' صحیح مسلم: 2298,2297' سنن ترمذی: 617' سنن نسائی: 2455,2439' سنن ابن ماجہ: 1785

مِنْ رَجُلٍ تَكُونُ لَهُ إِبِلٌ، أَوْ بَقَرٌ، أَوْ غَنَمٌ، لاَ يُؤَدِّي حَقَّهَا، إِلَّا أُتِيَ بِهَا يَوْمَ القِيَامَةِ، أَعْظَمَ مَا تَكُونُ وَأَسْمَنَهُ تَطَؤُهُ بِأَخْفَافِهَا، وَتَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا، كُلَّمَا جَازَتْ أُخْرَاهَا رُدَّتْ عَلَيْهِ أُولاَهَا، حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ"

کے پاس اُونٹ یا گائیں یا بکریاں ہوں اور وہ اُن کی زکوٰۃ نہ دے تو قیامت کے دن وہ جانور اس حالت میں لائے جائیں گے کہ پہلے سے بڑے اور تگڑے ہوں گے۔ وہ اُسے اپنے کھروں سے کچلیں گے اور اپنے سینگوں سے ماریں گے۔ جب آخری جانور بھی اُس کے اُوپر سے گزر جائے گا تو دوبارہ پہلا آجائے گا، حتیٰ کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ ہو۔

1460م - رَوَاهُ بُكَيْرٌ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مروی کیا اِسے بکیر، ابوصالح، حضرت ابوہریرہ نے اِسے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا۔

44- بَابُ الزَّكَاةِ عَلَى الأَقَارِبِ

رشتہ داروں کو زکوٰۃ دینا

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَهُ أَجْرَانِ أَجْرُ القَرَابَةِ وَالصَّدَقَةِ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اُس کے لیے دگنا اجر ہے، قرابت کا اور زکوٰۃ کا۔

1461 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ الأَنْصَارِ بِالْمَدِينَةِ مَالًا مِنْ نَخْلٍ، وَكَانَ أَحَبُّ أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرُحَاءَ، وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ المَسْجِدِ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طَيِّبٍ، قَالَ أَنَسٌ: فَلَمَّا أُنْزِلَتْ هَذِهِ الآيَةُ: (لَنْ تَنَالُوا البِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ) (آل عمران: 92) قَامَ أَبُو طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ: (لَنْ تَنَالُوا البِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ) (آل عمران: 92) وَإِنَّ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَاءَ، وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلَّهِ، أَرْجُو بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللَّهِ، فَضَعْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مدینہ منورہ میں کھجور کے باغات کے لحاظ سے حضرت ابوطلحہ انصار میں سب سے مالدار تھے اور انہیں اپنے سارے باغات میں بیرحاء بہت محبوب تھا جو مسجدِ نبوی کے سامنے تھا۔ رسول اللہ ﷺ اُس میں تشریف لے جاتے اور اُس کا صاف شفاف پانی نوش فرمایا کرتے تھے حضرت انس کا بیان ہے کہ جب آیت: ترجمہ کنز الایمان: تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہِ خدا میں اپنی پیاری چیز خرچ نہ کرو (پارہ ۴، آل عمران: ۹۲) نازل ہوئی تو حضرت ابوطلحہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم بھلائی کو نہیں پا سکتے جب تک اپنی پیاری چیز میں سے خرچ نہیں کرو گے اور مجھے اپنے تمام مالوں میں بیرحاء باغ سب سے زیادہ محبوب ہے۔ لہٰذا وہ

1461- انظر الحدیث: 5611,4555,4554,2769,2758,2752,2318' صحیح مسلم: 2312

حَيْثُ أَرَاكَ اللَّهُ، قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَخٍ ذَلِكَ مَالٌ رَابِحٌ، ذَلِكَ مَالٌ رَابِحٌ، وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ، وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الأَقْرَبِينَ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَبَنِي عَمِّهِ. تَابَعَهُ رَوْحٌ. وَقَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، وَإِسْمَاعِيلُ: عَنْ مَالِكٍ رَايِحٌ

اللہ کے لیے صدقہ ہے، اُس کے اجر اور ذخیرے کی اللہ کے پاس اُمید رکھتا ہوں۔ پس یا رسول اللہ! آپ اس کا جو چاہیں کریں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بہت خوب یہ سودا تو مفید اور نفع دینے والا ہے۔ تم نے جو کہا وہ میں نے سُن لیا۔ میرے خیال میں اسے اپنے قرابت داروں میں تقسیم کر دو۔ حضرت ابوطلحہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں اِسی طرح کروں گا۔ پس حضرت ابوطلحہ نے اسے اپنے رشتہ داروں اور چچازاد بھائیوں میں بانٹ دیا۔ متابعت کی اس کی روح نے جبکہ یحیٰی بن لیلیٰ اور اسماعیل نے امام مالک سے رایح یاء کے ساتھ روایت کی۔

1462- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي زَيْدٌ هُوَ ابْنُ أَسْلَمَ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَضْحًى أَوْ فِطْرٍ إِلَى المُصَلَّى، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَوَعَظَ النَّاسَ، وَأَمَرَهُمْ بِالصَّدَقَةِ، فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ، تَصَدَّقُوا، فَمَرَّ عَلَى النِّسَاءِ، فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ، تَصَدَّقْنَ، فَإِنِّي رَأَيْتُكُنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ فَقُلْنَ: وَبِمَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ، وَتَكْفُرْنَ العَشِيرَ، مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِينٍ، أَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الحَازِمِ، مِنْ إِحْدَاكُنَّ، يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ ثُمَّ انْصَرَفَ، فَلَمَّا صَارَ إِلَى مَنْزِلِهِ، جَاءَتْ زَيْنَبُ، امْرَأَةُ ابْنِ مَسْعُودٍ، تَسْتَأْذِنُ عَلَيْهِ، فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَذِهِ زَيْنَبُ، فَقَالَ: أَيُّ الزَّيَانِبِ؟ فَقِيلَ: امْرَأَةُ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: نَعَمْ،

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ عید الاضحیٰ یا عید الفطر کے لیے عیدگاہ تشریف لے گئے۔ جب فارغ ہوئے تو لوگوں کو نصیحت کی اور انہیں صدقہ کا حکم دیتے ہوئے فرمایا: لوگو! صدقہ دو پھر عورتوں کے پاس سے گزرے تو فرمایا: عورتو! صدقہ دو کیونکہ میں نے جہنم میں تمہیں زیادہ تعداد میں دیکھا ہے۔ انھوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! وہ کس لیے؟ فرمایا کہ تم لعن طعن اور خاوند کی ناشکری زیادہ کرتی ہو۔ میں نے عقل اور دین میں تم سے ناقص نہیں دیکھا۔ تم ایک عقل مند شخص کی عقل بھی مار دیتی ہو۔ جب فارغ ہوئے تو اپنے مکانِ عالیشان اقدس کی طرف تشریف لے گئے تو حضرت ابنِ مسعود کی زوجہ محترمہ نے حاضر ہونے کی اجازت مانگی۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! زینب آنا چاہتی ہیں فرمایا کہ کون سی زینب؟ عرض کی گئی کہ ابنِ مسعود کی زوجہ۔ فرمایا اچھا انہیں اجازت دے

1462- انظر الحديث: 304

ائْذَنُوا لَهَا فَأُذِنَ لَهَا، قَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّكَ أَمَرْتَ الْيَوْمَ بِالصَّدَقَةِ، وَكَانَ عِنْدِي حُلِيٌّ لِي، فَأَرَدْتُ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِهِ، فَزَعَمَ ابْنُ مَسْعُودٍ: أَنَّهُ وَوَلَدَهُ أَحَقُّ مَنْ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَلَيْهِمْ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقَ ابْنُ مَسْعُودٍ، زَوْجُكِ وَوَلَدُكِ أَحَقُّ مَنْ تَصَدَّقْتِ بِهِ عَلَيْهِمْ

دو۔ اُنہیں اجازت ملی تو انھوں نے عرض کی: یا نبی اللہ آج آپ نے صدقہ کا حکم فرمایا۔ میرے پاس ایک زیور ہے جو میں خیرات کرنا چاہتی ہوں۔ حضرت ابنِ مسعود نے فرمایا کہ جنہیں تم صدقہ دو اُن سے زیادہ وہ اور اُن کا بیٹا زیادہ مستحق ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ابنِ مسعود نے سچ کہا واقعی تمہارا خاوند اور تمہارا بیٹا اُن سے زیادہ مستحق ہیں جنہیں تم صدقہ دو۔

45- بَابٌ: لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي فَرَسِهِ صَدَقَةٌ

مسلمان پر اُس کے گھوڑے کی زکوٰۃ نہیں ہے

1463 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي فَرَسِهِ وَغُلاَمِهِ صَدَقَةٌ

آدم، شعبہ، عبداللہ بن دینار، سلیمان بن یسار، عراک بن مالک، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مسلمان پر اُس کے گھوڑے اور غلام کی زکوٰۃ نہیں ہے۔

46- بَابٌ: لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهِ صَدَقَةٌ

مسلمان پر اُس کے غلام کی زکوٰۃ نہیں ہے

1464 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ خُثَيْمِ بْنِ عِرَاكٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ح حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا خُثَيْمُ بْنُ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ عَلَى

مسدد، یحییٰ بن سعید، خُثیم بن عراک بن مالک، اِن کے والدِ ماجد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے مروی کی۔ سلیمان بن حرب، وُہیب بن خالد، خُثیم بن عراک بن مالک، ان کے والدِ ماجد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مسلمان پر اُس کے غلام اور گھوڑے کی زکوٰۃ نہیں ہے۔

1463- انظر الحديث: 1464، صحيح مسلم: 2270، سنن ابوداؤد: 1595,1594، سنن ترمذی: 628، سنن نسائی: 2471,2467,2466، سنن ابن ماجه: 1812

1464- راجع الحديث: 1463

الْمُسْلِمِ صَدَقَةٌ فِي عَبْدِهِ وَلَا فِي فَرَسِهِ

47- بَابُ الصَّدَقَةِ عَلَى الْيَتَامَى

یتیموں کو زکوٰۃ دینا

1465 - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ، حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى الْمِنْبَرِ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ، فَقَالَ: إِنِّي مِمَّا أَخَافُ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِي، مَا يُفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَزِينَتِهَا فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَوَيَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ؟ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقِيلَ لَهُ: مَا شَأْنُكَ؟ تُكَلِّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يُكَلِّمُكَ؟ فَرَأَيْنَا أَنَّهُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ؟ قَالَ: فَمَسَحَ عَنْهُ الرُّحَضَاءَ، فَقَالَ: أَيْنَ السَّائِلُ؟ وَكَأَنَّهُ حَمِدَهُ، فَقَالَ: إِنَّهُ لَا يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ، وَإِنَّ مِمَّا يُنْبِتُ الرَّبِيعُ يَقْتُلُ أَوْ يُلِمُّ، إِلَّا آكِلَةَ الْخَضْرَاءِ، أَكَلَتْ حَتَّى إِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتْ عَيْنَ الشَّمْسِ، فَثَلَطَتْ وَبَالَتْ، وَرَتَعَتْ، وَإِنَّ هَذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ، فَنِعْمَ صَاحِبُ الْمُسْلِمِ مَا أَعْطَى مِنْهُ الْمِسْكِينَ وَالْيَتِيمَ وَابْنَ السَّبِيلِ - أَوْ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَإِنَّهُ مَنْ يَأْخُذُهُ بِغَيْرِ حَقِّهِ، كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ، وَيَكُونُ شَهِيدًا عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن نبی کریم ﷺ منبر پر رونق افروز ہوئے اور ہم آپ کے اردگرد بیٹھ گئے تو فرمایا: اپنے بعد میں تمہارے بارے میں اس بات کا خوف رکھتا ہوں کہ تم پر دنیا کی زیب و زینت کھول دی جائے گی۔ ایک آدمی نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا اچھائی کے بعد بُرائی آئے گی؟ نبی کریم ﷺ نے سکوت فرمایا۔ اُس شخص سے کہا گیا کہ آپ کو کیا ہوا کہ آپ نبی کریم ﷺ سے کلام کررہے ہیں جب کہ وہ آپ سے نہیں کرتے ہم نے دیکھا کہ آپ پر وحی کا نزول ہو رہا تھا۔ پھر آپ نے پسینہ مبارک پونچھا اور فرمایا: سائل کہاں ہے؟ گویا وہ آپ کو اچھا لگا۔ فرمایا کہ اچھائی کبھی بُرائی نہیں لاتی۔ مگر فصلِ ربیع ایسی سبز گھاس بھی اُگاتی ہے جو جانور کو ہلاک کر دیتی یا بیمار کر دیتی ہے حتیٰ کہ جب دونوں کوکیں بھر جائیں اور وہ سورج کی طرف منہ کر کے گوبر اور پیشاب کرے اور چرے۔ یہ مال بھی سرسبز اور شیریں ہے۔ وہ مسلمان مالک اچھا ہے کہ اُس میں سے مسکین، یتیم اور مسافر کو دیتا ہے جو بھی نبی کریم ﷺ نے فرمایا اور جو غیر مستحق اُسے لیتا ہے وہ ایسا ہے کہ کھائے اور سیر نہ ہو اور قیامت کے دن وہ اُس پر گواہ ہوگا۔

48- بَابُ الزَّكَاةِ عَلَى الزَّوْجِ وَالْأَيْتَامِ فِي الْحَجْرِ

شوہر اور زیرِ کفالت بچوں کو زکوٰۃ دینا

1465- صحیح مسلم: 2420,2419، سنن نسائی: 2580

قَالَهُ أَبُو سَعِيدٍ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اسے حضرت ابوسعید نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے۔

1466 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، قَالَ: حَدَّثَنِي شَقِيقٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الحَارِثِ، عَنْ زَيْنَبَ - امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا - قَالَ: فَذَكَرْتُهُ لِإِبْرَاهِيمَ، ح فَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الحَارِثِ، عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ - بِمِثْلِهِ سَوَاءً - قَالَتْ: كُنْتُ فِي المَسْجِدِ، فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ وَكَانَتْ زَيْنَبُ تُنْفِقُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ، وَأَيْتَامٍ فِي حَجْرِهَا، قَالَ: فَقَالَتْ لِعَبْدِ اللَّهِ: سَلْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَجْزِي عَنِّي أَنْ أُنْفِقَ عَلَيْكَ وَعَلَى أَيْتَامٍ فِي حَجْرِي مِنَ الصَّدَقَةِ؟ فَقَالَ: سَلِي أَنْتِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَجَدْتُ امْرَأَةً مِنَ الأَنْصَارِ عَلَى البَابِ، حَاجَتُهَا مِثْلُ حَاجَتِي، فَمَرَّ عَلَيْنَا بِلاَلٌ، فَقُلْنَا: سَلِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَجْزِي عَنِّي أَنْ أُنْفِقَ عَلَى زَوْجِي، وَأَيْتَامٍ لِي فِي حَجْرِي؟ وَقُلْنَا: لاَ تُخْبِرْ بِنَا، فَدَخَلَ فَسَأَلَهُ، فَقَالَ: مَنْ هُمَا؟ قَالَ: زَيْنَبُ، قَالَ: أَيُّ الزَّيَانِبِ؟ قَالَ: امْرَأَةُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: نَعَمْ، لَهَا أَجْرَانِ، أَجْرُ القَرَابَةِ وَأَجْرُ الصَّدَقَةِ

عمر بن حفص بن غیاث، ان کے والدِ ماجد، اعمش، شقیق، عمرو بن حارث حضرت زینب زوجہ عبداللہ۔ ابراہیم، ابوعبیدہ، عمرو بن حارث حضرت زینب زوجہ عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ میں مسجد میں تھی تو میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا۔ آپ نے فرمایا کہ صدقہ کرو خواہ اپنے زیوروں سے اور حضرت زینب اپنے خاوند حضرت عبداللہ بن مسعود پر خرچ کرتی تھیں اور اپنے زیرِ کفالت یتیم بچوں پر۔ انہوں نے حضرت عبداللہ سے گزارش کی کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کریں کہ کیا میرے لیے یہ جائز ہے کہ میں زکوٰۃ سے آپ پر اور اپنے زیرِ کفالت بچوں پر خرچ کروں۔ اُنہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ سے تم خود پوچھ لو۔ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں نکلی تو انصار کی ایک عورت کو دروازے پر پایا اور اُس کی حاجت بھی میری حاجت جیسی تھی چنانچہ حضرت بلال ہمارے پاس سے گزرے تو ہم نے کہا کہ نبی کریم ﷺ سے دریافت کیجیے کہ اگر میں اپنے خاوند اور اپنے زیرِ کفالت یتیم بچوں پر خرچ کروں تو کیا یہ میرے لیے جائز ہوگا؟ اور ہم نے کہا کہ ہمارے بارے میں نہ بتانا۔ وہ اندر حاضر ہوئے اور آپ سے پوچھا تو فرمایا: وہ کون ہیں؟ عرض کی زینب۔ فرمایا کہ کون سی زینب؟ عرض کی عبداللہ بن مسعود کی بیوی۔ فرمایا: ہاں اُن کے لیے دگنا اجر ہے۔ ایک قرابت کا اجر اور دوسرا صدقہ کرنے کا۔

1466- صحیح مسلم: 2316,2315، سنن ترمذی: 636,635، سنن ابن ماجہ: 1834

1467 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلِيَ أَجْرٌ أَنْ أُنْفِقَ عَلَى بَنِي أَبِي سَلَمَةَ، إِنَّمَا هُمْ بَنِيَّ؟ فَقَالَ: أَنْفِقِي عَلَيْهِمْ، فَلَكِ أَجْرُ مَا أَنْفَقْتِ عَلَيْهِمْ

ہشام نے اپنے والدِ ماجد سے مروی کی ہے کہ حضرت زینب بنت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا مجھے اجر ملے گا اگر میں حضرت ابوسلمہ کی اولاد پر خرچ کروں جب کہ وہ میری بھی اولاد ہے۔ فرمایا کہ اُن پر خرچ کرو کیونکہ اُن پر خرچ کرنے کا تمہیں اجر ملے گا۔

49- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَفِي الرِّقَابِ وَالغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ) (التوبة: 60)

ارشادِ خداوندی ہے: (ترجمہ کنز الایمان:) اور گردنیں چھوڑانے میں اور قرضداروں کو اور اللہ کی راہ میں

وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: يُعْتِقُ مِنْ زَكَاةِ مَالِهِ وَيُعْطِي فِي الحَجِّ وَقَالَ الحَسَنُ: " إِنِ اشْتَرَى أَبَاهُ مِنَ الزَّكَاةِ جَازَ وَيُعْطِي فِي المُجَاهِدِينَ وَالَّذِي لَمْ يَحُجَّ، ثُمَّ تَلاَ: (إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ) (التوبة: 60) الآيَةَ فِي أَيِّهَا أَعْطَيْتَ أَجْزَأَتْ " وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ خَالِدًا احْتَبَسَ أَدْرَاعَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي لاَسٍ، حَمَلَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى إِبِلِ الصَّدَقَةِ لِلْحَجِّ

حضرت ابن عباس سے منقول ہے کہ اُنہوں نے زکوٰۃ کے مال سے غلام آزاد کیے اور حج کے لیے دیا۔ حسن بصری نے فرمایا کہ اگر زکوٰۃ کے مال سے اپنے باپ کو خرید لے تو جائز ہے اور مجاہدین کو دے سکتا ہے اور جو حج نہ کر سکتا ہو اُسے دے سکتا ہے۔ پھر یہ آیت تلاوت کی: ترجمہ کنز الایمان: زکوٰۃ تو انہیں لوگوں کے لئے ہے محتاج اور نرے نادار اور جو اسے تحصیل کر کے لائیں اور جن کے دلوں کو اسلام سے الفت دی جائے اور گردنیں چھوڑانے میں اور قرضداروں کو اور اللہ کی راہ میں اور مسافر کو یہ ٹھہرایا ہوا ہے اللہ کا اور اللہ علم و حکمت والا ہے (پارہ ۱۰، التوبۃ: ۶۰) ان میں سے جس کو دے جائز ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ خالد نے تو اپنی زرہیں بھی اللہ کی راہ میں وقف رکھی ہیں۔ ابولاس سے منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں زکوٰۃ کے اُونٹ پر سوار کر کے حج کے لیے روانہ فرمایا۔

1468 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے

1467- انظر الحدیث: 5369 صحیح مسلم: 2318,2317

حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّدَقَةِ، فَقِيلَ مَنَعَ ابْنُ جَمِيلٍ، وَخَالِدُ بْنُ الوَلِيدِ، وَعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ المُطَّلِبِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَا يَنْقِمُ ابْنُ جَمِيلٍ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ فَقِيرًا، فَأَغْنَاهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ، وَأَمَّا خَالِدٌ: فَإِنَّكُمْ تَظْلِمُونَ خَالِدًا، قَدِ احْتَبَسَ أَدْرَاعَهُ وَأَعْتُدَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَأَمَّا العَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ المُطَّلِبِ، فَعَمُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهِيَ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ وَمِثْلُهَا مَعَهَا " تَابَعَهُ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِيهِ، وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، هِيَ عَلَيْهِ وَمِثْلُهَا مَعَهَا وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: حُدِّثْتُ عَنِ الأَعْرَجِ بِمِثْلِهِ

کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقہ کا حکم فرمایا تو بتایا گیا کہ ابن جمیل، خالد بن ولید اور عباس بن عبدالمطلب نے نہیں دیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ابن جمیل کو تو یہی بُرا لگا کہ وہ نادار تھا تو اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول نے اُسے خوشحال کر دیا۔ رہی خالد کی بات تو تم خالد پر ظلم کرتے ہو جب کہ اُس نے تو اپنی زرہیں اور ہتھیار بھی راہِ خدا میں وقف کر رکھے ہیں، رہی عباس بن عبدالمطلب کی بات تو وہ رسول اللہ ﷺ کے چچا ہیں۔ یہ اُن کی زکوٰۃ ہے اور لو اتنا ہی مال اور۔ متابعت کی اس کی ابو الزناد نے اپنے والد ماجد سے۔ ابن اسحاق نے ابوالزناد سے مروی کی هِيَ عَلَيْهِ وَمِثْلُهَا مَعَهَا۔ ابن جریج نے کہا کہ اعرج نے مجھ سے اِسی طرح حدیث بیان کی۔

50- بَابُ الِاسْتِعْفَافِ عَنِ المَسْأَلَةِ

سوال کرنے سے بچنا

1469 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِنَّ نَاسًا مِنَ الأَنْصَارِ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَعْطَاهُمْ، ثُمَّ سَأَلُوهُ، فَأَعْطَاهُمْ، ثُمَّ سَأَلُوهُ، فَأَعْطَاهُمْ حَتَّى نَفِدَ مَا عِنْدَهُ، فَقَالَ: مَا يَكُونُ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ أَدَّخِرَهُ عَنْكُمْ، وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللَّهُ، وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللَّهُ وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللَّهُ، وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ عَطَاءً خَيْرًا وَأَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انصار کے کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا تو آپ نے مال عطا فرمایا۔ پھر سوال کیا تو آپ نے پھر عطا فرما دیا حتیٰ کہ مال ختم ہوگیا۔ آپ نے فرمایا کہ میرے پاس جو مال ہوتا ہے تو میں تم سے روک کر جمع نہیں کرتا اور جو سوال کرنے سے بچے تو اللہ تعالیٰ اُسے بچائے گا اور جو مستغنی رہے اللہ تعالیٰ اُس کو مستغنی کر دے گا۔ جو صبر کرے تو اللہ تعالیٰ اُسے صبر کی توفیق دے گا اور تم میں سے جس کو مال دیا جاتا ہے وہ صبر سے بہتر اور کشادگی والا نہیں ہے۔

1470 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے

1469- صحیح مسلم: 2421، سنن ابو داؤد: 1644، سنن ترمذی: 2024، سنن نسائی: 2587

1470- انظر الحدیث: 1480، 2374،2074، سنن نسائی: 2588

مَالِكٌ، عَنْ اَبِی الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَالَّذِی نَفْسِی بِيَدِهِ لَاَنْ يَّاْخُذَ اَحَدُكُمْ حَبْلَهُ، فَيَحْتَطِبَ عَلٰى ظَهْرِهِ خَيْرٌ لَّهُ مِنْ اَنْ يَّاْتِیَ رَجُلًا، فَيَسْاَلَهُ اَعْطَاهُ اَوْ مَنَعَهُ

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، اگر تم میں سے کوئی رسّی لے کر لکڑیوں کا گٹھا اپنی پشت پر لادے تو یہ اُس سے بہتر ہے کہ شخص سوال کرتا پھرے تو کوئی اُسے دے اور کوئی نہ دے۔

1471 - حَدَّثَنَا مُوسٰى، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَاَنْ يَّاْخُذَ اَحَدُكُمْ حَبْلَهُ، فَيَاْتِیَ بِحُزْمَةِ الْحَطَبِ عَلٰى ظَهْرِهِ، فَيَبِيعَهَا، فَيَكُفَّ اللّٰهُ بِهَا وَجْهَهُ خَيْرٌ لَّهُ مِنْ اَنْ يَّسْاَلَ النَّاسَ اَعْطَوْهُ اَوْ مَنَعُوهُ

حضرت زُبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی رسّی لے اور اپنی پشت پر لکڑیوں کا گٹھا لاد کر لائے اور اُسے بیچے جس کے سبب اللہ تعالیٰ اُس کی عزت کی حفاظت کرے تو یہ اُس سے بہتر ہے کہ لوگوں سے سوال کرے تو کوئی اُسے دے اور کوئی نہ دے۔

1472 - وحَدَّثَنَا عَبْدَانُ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، اَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَاَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَعْطَانِی، ثُمَّ سَاَلْتُهُ، فَاَعْطَانِی، ثُمَّ سَاَلْتُهُ، فَاَعْطَانِی ثُمَّ قَالَ: يَا حَكِيمُ، اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ، فَمَنْ اَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ، وَمَنْ اَخَذَهُ بِاِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ، كَالَّذِی يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ، الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى، قَالَ حَكِيمٌ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَالَّذِی بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَرْزَاُ اَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتّٰى اُفَارِقَ الدُّنْيَا، فَكَانَ اَبُو بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَدْعُو حَكِيمًا اِلَى الْعَطَاءِ، فَيَاْبٰى اَنْ يَّقْبَلَهُ مِنْهُ، ثُمَّ اِنَّ عُمَرَ رَضِیَ

عُروہ زُبیر اور سعید بن مسیب سے مروی ہے کہ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے سوال کیا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے مال عطا فرمایا: پھر سوال کیا تو پھر عطا فرمایا: پھر سوال کیا تو پھر عطا فرمایا۔ پھر فرمایا: اے حکیم! یہ مال ہرا بھرا اور میٹھا ہے جو اِسے نفس کی بے رغبتی سے لیتا ہے تو اُس میں اُسے برکت دی جاتی ہے اور جو اسے دل کے طمع کے سبب لیتا ہے اُس میں اُسے برکت نہیں دی جاتی اور وہ اُس شخص کی طرح ہے کہ کھائے اور سیر نہ ہو۔ اُوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ حضرت حکیم کا بیان ہے کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! قسم ہے اُس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، میں آپ کے بعد کسی سے کوئی چیز نہیں لوں گا حتیٰ کہ دنیا کو چھوڑ جاؤں۔ حضرت

1471- انظر الحدیث: 2373,2075

1472- انظر الحدیث: 6441 ,3143 ,2750، صحیح مسلم: 2384، سنن ترمذی: 2463، سنن نسائی: 2602,2601,2530

اللّٰهُ عَنْهُ دَعَاهُ لِيُعْطِيَهُ فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ شَيْئًا، فَقَالَ عُمَرُ: إِنِّي أُشْهِدُكُمْ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى حَكِيمٍ، أَنِّي أَعْرِضُ عَلَيْهِ حَقَّهُ مِنْ هَذَا الْفَيْءِ فَيَأْبَى أَنْ يَأْخُذَهُ. فَلَمْ يَرْزَأْ حَكِيمٌ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تُوُفِّيَ

ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت حکیم کو مال دینے کے لیے بلایا تو انہوں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اے گروہِ مسلمین! میں آپ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے اس مال سے حضرت حکیم کو اُن کا حق دینا چاہا لیکن انہوں نے لینے سے انکار کر دیا۔ حضرت حکیم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی سے بھی مال لینا قبول نہیں کیا حتیٰ کہ وفات پا گئے۔

51- بَابُ مَنْ أَعْطَاهُ اللّٰهُ شَيْئًا مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ وَلَا إِشْرَافِ نَفْسٍ

جس کو اللہ تعالیٰ سوال اور بغیر لالچ دلائے اور ان کے مالوں میں سوال کرنے والے اور محروموں کا حق ہے

1473- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ: أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ، يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِينِي الْعَطَاءَ، فَأَقُولُ: أَعْطِهِ مَنْ هُوَ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنِّي، فَقَالَ: خُذْهُ إِذَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا الْمَالِ شَيْءٌ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ، فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مال عطا فرمایا۔ میں نے عرض کی کہ جو مجھ سے زیادہ نادار ہو اُسے عطا فرما دیجیے۔ فرمایا کہ اُس مال کو لے لیا کرو جو تمہیں بغیر لالچ اور بغیر سوال کے ملے اور طمع کے سبب سے نہ لیا کرو۔

52- بَابُ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ تَكَثُّرًا

جو مال میں اضافہ کے لیے لوگوں سے مانگے

1474- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ حَمْزَةَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی مسلسل لوگوں سے مانگتا رہتا ہے حتیٰ کہ قیامت کے دن اس حال میں پیش ہوگا کہ اُس کے چہرے پر گوشت کی ایک بوٹی بھی نہ

1473- صحیح مسلم: 2402، سنن نسائی: 2607

1474- صحیح مسلم: 2395,2394,2393

وَسَلَّمَ: مَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَسْأَلُ النَّاسَ، حَتَّى يَأْتِيَ يَوْمَ القِيَامَةِ لَيْسَ فِي وَجْهِهِ مُزْعَةُ لَحْمٍ

ہوگی۔

1475 - وَقَالَ: إِنَّ الشَّمْسَ تَدْنُو يَوْمَ القِيَامَةِ، حَتَّى يَبْلُغَ العَرَقُ نِصْفَ الأُذُنِ، فَبَيْنَا هُمْ كَذَلِكَ اسْتَغَاثُوا بِآدَمَ، ثُمَّ بِمُوسَى، ثُمَّ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَادَ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي جَعْفَرٍ: فَيَشْفَعُ لِيُقْضَى بَيْنَ الخَلْقِ، فَيَمْشِي حَتَّى يَأْخُذَ بِحَلْقَةِ البَابِ، فَيَوْمَئِذٍ يَبْعَثُهُ اللهُ مَقَامًا مَحْمُودًا، يَحْمَدُهُ أَهْلُ الجَمْعِ كُلُّهُمْ وَقَالَ مُعَلًّى: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمٍ أَخِي الزُّهْرِيِّ، عَنْ حَمْزَةَ، سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي المَسْأَلَةِ

فرمایا کہ قیامت کے دن سورج لوگوں کے قریب آجائے گا حتیٰ کہ پسینہ نصف کانوں تک پہنچ جائے گا۔ وہ اسی حال میں حضرت آدم علیہ السلام سے مدد چاہیں گے، پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے، پھر محمد مصطفیٰ ﷺ سے۔ عبداللہ، لیث، ابنِ ابوجعفر سے مروی ہے کہ آپ ﷺ شفاعت فرمائیں گے کہ مخلوق کے درمیان فیصلہ ہو، حتیٰ کہ بابِ شفاعت کا حلقہ تھام لیں گے۔ اُس دن اللہ تعالیٰ آپ کو مقامِ محمود پر کھڑا کرے گا تاکہ تمام جمع ہونے والے آپ کی تعریف کریں۔ معلّی، وُہیب، نعمان بن راشد، زہری کے بھائی عبداللہ بن مسلم، حمزہ بن عبداللہ، حضرت ابنِ عمر نے نبی کریم ﷺ سے سوال کے متعلق مروی کی۔

53- بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: (لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا) (البقرة:273) وَكَمُ الغِنَى

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: لوگوں سے سوال نہیں کرتے کہ گڑگڑانا پڑے (پارہ ۳، البقرۃ: ۲۷۳) غنی کب شمار ہوتا ہے

وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَلَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيهِ لِقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: (لِلْفُقَرَاءِ الَّذِينَ أُحْصِرُوا فِي سَبِيلِ اللهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ ضَرْبًا فِي الأَرْضِ) (البقرة: 273) إِلَى قَوْلِهِ (فَإِنَّ اللهَ بِهِ عَلِيمٌ) (البقرة:215)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس کو اتنا مال نہ ملے جو مستغنی کردے۔ ترجمہ کنز الایمان: ان فقیروں کے لئے جو راہِ خدا میں روکے گئے زمین میں چل نہیں سکتے نادان انہیں تونگر سمجھے بچنے کے سبب تو انہیں ان کی صورت سے پہچان لے گا لوگوں سے سوال نہیں کرتے کہ گڑگڑانا پڑے اور تم جو خیرات کرو اللہ اسے جانتا ہے...... تا عَلِيمٌ (پارہ ۳، البقرۃ: ۲۷۳)

1476 - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا

حجاج بن منہال، شعبہ، محمد بن زیاد، حضرت

1475- انظر الحديث: 4718,1474

1476- انظر الحديث: 4539,1479

شُعْبَةُ، أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ الْمِسْكِينُ الَّذِي تَرُدُّهُ الأُكْلَةُ وَالأُكْلَتَانِ، وَلَكِنِ الْمِسْكِينُ الَّذِي لَيْسَ لَهُ غِنًى، وَيَسْتَحْيِي أَوْ لاَ يَسْأَلُ النَّاسَ إِلْحَافًا

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مسکین وہ نہیں جو ایک دو لقموں کے لیے مانگتا پھرتا ہے بلکہ مسکین وہ ہے جو مال دار نہیں لیکن مانگنے سے حیا کرتا ہے اور لوگوں سے لپٹ کر مانگا نہیں کرتا۔

1477 - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنِ ابْنِ أَشْوَعَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، حَدَّثَنِي كَاتِبُ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ: أَنِ اكْتُبْ إِلَيَّ بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "إِنَّ اللَّهَ كَرِهَ لَكُمْ ثَلاَثًا: قِيلَ وَقَالَ، وَإِضَاعَةَ الْمَالِ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ"

یعقوب بن ابراہیم، اسماعیل، بن عُلَیّہ، خالد الحذّاء، ابنِ اشوع، شعبی، کاتب مغیرہ بن شعبہ سے مروی ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے لکھا کہ میرے لیے ایسی چیز لکھیے جو آپ نے نبی کریم ﷺ سے سُنی ہو۔ انہوں نے اُن کے لیے لکھا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لیے تین باتوں کو ناپسند فرمایا ہے۔ بے فائدہ گفتگو، مال ضائع کرنا اور حاجت کے بغیر مانگنا۔

1478 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غُرَيْرٍ الزُّهْرِيُّ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا وَأَنَا جَالِسٌ فِيهِمْ، قَالَ: فَتَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ رَجُلاً لَمْ يُعْطِهِ وَهُوَ أَعْجَبُهُمْ إِلَيَّ، فَقُمْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَارَرْتُهُ، فَقُلْتُ: مَا لَكَ عَنْ فُلاَنٍ، وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا، قَالَ: أَوْ مُسْلِمًا قَالَ: فَسَكَتُّ قَلِيلاً، ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَعْلَمُ فِيهِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا لَكَ عَنْ فُلاَنٍ، وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَاهُ

عامر بن شعبہ سے مروی ہے کہ اِن کے والد ماجد نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے کچھ لوگوں کو مال عطا فرمایا اور میں بھی اُن میں بیٹھا ہوا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اُن میں سے ایک شخص کو چھوڑ دیا۔ اور اُسے مال نہ دیا جب کہ وہ اُن میں سب سے بہتر تھا۔ میں اُٹھ کر رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا اور آہستہ سے عرض کی: یا رسول اللہ! فلاں کو کیا ہوا جب کہ خدا کی قسم، میں تو اُسے مومن یا مسلمان سمجھتا ہوں۔ میں تھوڑی دیر خاموش رہا اور پھر مجھ پر انجانہ جزبہ غالب ہوا اور میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! فلاں کو کیا ہوا جب کہ خدا کی قسم، میں تو اُسے مومن یا مسلمان سمجھتا ہوں۔ تین مرتبہ عرض کی۔ آپ نے فرمایا

1477- راجع الحدیث: 844، صحیح مسلم: 4461,4458

1478- راجع الحدیث: 27، صحیح مسلم: 2432,379

مُؤْمِنًا؟ قَالَ: أَوْ مُسْلِمًا. قَالَ: فَسَكَتُّ قَلِيلًا، ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَعْلَمُ فِيهِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ، وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا، قَالَ: أَوْ مُسْلِمًا يَعْنِي: فَقَالَ: إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ، وَغَيْرُهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ، خَشْيَةَ أَنْ يُكَبَّ فِي النَّارِ عَلَى وَجْهِهِ وَعَنْ أَبِيهِ، عَنْ صَالِحٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ، أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ بِهَذَا، فَقَالَ: فِي حَدِيثِهِ، فَضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ، فَجَمَعَ بَيْنَ عُنُقِي وَكَتِفِي، ثُمَّ قَالَ: أَقْبِلْ أَيْ سَعْدُ إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: (فَكُبْكِبُوا) (الشعراء: 94): قُلِبُوا. فَكُبُّوا (مُكِبًّا) (الملك: 22): أَكَبَّ الرَّجُلُ إِذَا كَانَ فِعْلُهُ غَيْرَ وَاقِعٍ عَلَى أَحَدٍ، فَإِذَا وَقَعَ الفِعْلُ، قُلْتَ: كَبَّهُ اللَّهُ لِوَجْهِهِ، وَكَبَبْتُهُ أَنَا

کہ میں ایک شخص کو مال دیتا ہوں جب کہ دوسرا مجھے اُس سے زیادہ محبوب ہوتا ہے، مگر اس اندیشے کے تحت دیتا ہوں کہ کہیں وہ اوندھے منہ جہنم میں نہ گر جائے۔ اِن کے والد ماجد، صالح، اسماعیل بن محمد سے مروی ہے کہ میں نے اپنے والدِ ماجد کو یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سُنا تو انہوں نے اپنی حدیث میں فرمایا: پس رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ مارا اور اُنہیں میری گردن اور کندھوں کے درمیان رکھ کر فرمایا: سعد! آگے آؤ۔ میں ایک شخص کو مال دیتا ہوں۔ امام ابوعبداللہ نے فرمایا: فَكُبْكِبُوا اُلٹ دے گئے۔ مُكِبًّا یہ أَكَبَّ الرَّجُلِ سے ہے جب کہ اس کا فعل کسی پر واقع نہ ہوا اور جب اس کا فعل کسی پر واقع ہو تو کہتے ہیں: كَبَّهُ اللهُ بِوَجْهِهٖ وَكَبَبْتُهٗ أَنَا۔

1479 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ المِسْكِينُ الَّذِي يَطُوفُ عَلَى النَّاسِ تَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ، وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ، وَلَكِنِ المِسْكِينُ الَّذِي لاَ يَجِدُ غِنًى يُغْنِيهِ، وَلاَ يُفْطَنُ بِهِ، فَيُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ وَلاَ يَقُومُ فَيَسْأَلُ النَّاسَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسکین وہ نہیں ہے کہ ایک دو لقموں یا ایک دو کھجوروں کے لئے لوگوں کے پاس پھرتا رہے بلکہ مسکین وہ ہے جس کے پاس مال نہیں کہ اُسے مستغنی کر دے اور نہ کسی کو اس کا معلوم ہو کہ اُسے خیرات دے اور نہ وہ کھڑا ہوتا ہے کہ لوگوں سے مانگے۔

1480 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ حَبْلَهُ ثُمَّ يَغْدُوَ - أَحْسِبُهُ قَالَ:

ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی رسّی لے اور پھر صبح کے وقت۔ میرے خیال میں فرمایا: پہاڑ کی طرف جا کر لکڑیاں لائے اُنہیں

1479- راجع الحدیث: 1476، سنن نسائی: 2571

1480- راجع الحدیث: 1470

إِلَى الْجَبَلِ - فَيَحْتَطِبَ، فَيَبِيعَ، فَيَأْكُلَ وَيَتَصَدَّقَ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ " قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ أَكْبَرُ مِنَ الزُّهْرِيِّ، وَهُوَ قَدْ أَدْرَكَ ابْنَ عُمَرَ

فروخت کر کے کھائے اور صدقہ دے تو یہ اُس سے بہتر ہے کہ لوگوں سے مانگے۔ امام ابو عبداللہ نے فرمایا کہ صالح بن کیسان یہ زہری سے بڑے تھے اور انہوں نے حضرت ابن عمر کو پایا تھا۔

54- بَابُ خَرْصِ الثَّمْرِ

کھجوروں کا تخمینہ لگانا

1481 - حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى، عَنْ عَبَّاسٍ السَّاعِدِيِّ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ، قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوكَ، فَلَمَّا جَاءَ وَادِيَ القُرَى إِذَا امْرَأَةٌ فِي حَدِيقَةٍ لَهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ: اخْرُصُوا ، وَخَرَصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةَ أَوْسُقٍ، فَقَالَ لَهَا: أَحْصِي مَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَلَمَّا أَتَيْنَا تَبُوكَ قَالَ: أَمَا إِنَّهَا سَتَهُبُّ اللَّيْلَةَ رِيحٌ شَدِيدَةٌ، فَلاَ يَقُومَنَّ أَحَدٌ، وَمَنْ كَانَ مَعَهُ بَعِيرٌ فَلْيَعْقِلْهُ فَعَقَلْنَاهَا، وَهَبَّتْ رِيحٌ شَدِيدَةٌ، فَقَامَ رَجُلٌ، فَأَلْقَتْهُ بِجَبَلِ طَيِّءٍ، وَأَهْدَى مَلِكُ أَيْلَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَغْلَةً بَيْضَاءَ، وَكَسَاهُ بُرْدًا وَكَتَبَ لَهُ بِبَحْرِهِمْ، فَلَمَّا أَتَى وَادِيَ القُرَى قَالَ لِلْمَرْأَةِ: كَمْ جَاءَ حَدِيقَتُكِ قَالَتْ: عَشَرَةَ أَوْسُقٍ، خَرْصَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي مُتَعَجِّلٌ إِلَى المَدِينَةِ، فَمَنْ أَرَادَ مِنْكُمْ أَنْ يَتَعَجَّلَ مَعِي، فَلْيَتَعَجَّلْ فَلَمَّا قَالَ ابْنُ بَكَّارٍ كَلِمَةً مَعْنَاهَا: أَشْرَفَ عَلَى المَدِينَةِ قَالَ: هَذِهِ طَابَةُ فَلَمَّا رَأَى أُحُدًا قَالَ: هَذَا جُبَيْلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ، أَلاَ أُخْبِرُكُمْ

حضرت ابوحُمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے نبی کریم ﷺ کی معیت میں غزوۂ تبوک میں شرکت کی۔ جب ہم وادی القریٰ میں پہنچے تو ایک عورت اپنے باغ میں تھی۔ نبی کریم ﷺ نے اپنے اصحاب سے کہا کہ تخمینہ لگاؤ اور رسول اللہ ﷺ نے دس وسق کا اندازہ کیا۔ اُس عورت سے فرمایا کہ جتنی کھجوریں برآمد ہوں اُن کا حساب رکھنا جب ہم تبوک پہنچے تو فرمایا: آج رات بہت شدید آندھی آئے گی لہٰذا کوئی کھڑا نہ ہو اور جس کے پاس اُونٹ ہو وہ اُس کا گھٹنا باندھ دے۔ ہم نے وہ باندھ دیئے اور شدید آندھی آئی۔ ایک شخص کھڑا ہوا تو اُسے پہاڑ کے دامن میں اُڑا پھینکا۔ ایلہ کے بادشاہ نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک سفید خچر اور چادر بطور ہدیۃً بھیجی۔ آپ نے اُس کا ملک اُسی کے لیے لکھ دیا۔ جب وادی القریٰ میں آئے تو اس عورت سے کہا: تمہارے باغ سے کیا حاصل ہوا؟ عورت نے کہا: دس وسق کھجوریں جو کہ رسول اللہ ﷺ نے تخمینہ کیا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں جلدی مدینہ منورہ پہنچنا چاہتا ہوں، جو تم میں سے جلد چلنا چاہے تو میرے ساتھ چلے۔ ابنِ بکار نے ایک لفظ کہا جس کا مطلب ہے کہ مدینہ نظر آیا۔ فرمایا کہ وہ طابہ ہے۔ جب اُحد نظر آیا تو فرمایا یہ پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت

1481- صحیح مسلم: 3358، 5907، 5908، سنن ابو داؤد: 3079

بِخَيْرِ دُورِ الأَنْصَارِ قَالُوا: بَلَى، قَالَ: دُورُ بَنِي النَّجَّارِ، ثُمَّ دُورُ بَنِي عَبْدِ الأَشْهَلِ، ثُمَّ دُورُ بَنِي سَاعِدَةَ - أَوْ دُورُ بَنِي الحَارِثِ بْنِ الخَزْرَجِ - وَفِي كُلِّ دُورِ الأَنْصَارِ - يَعْنِي - خَيْرًا

رکھتے ہیں۔ کیا میں تمہیں بتا نہ دُوں کہ انصار کے گھرانوں میں کون سا بہتر ہے لوگوں نے عرض کی: کیوں نہیں۔ فرمایا کہ بنی نجار کا گھرانا، پھر بنی عبدالاشہل کا گھرانا، پھر بنی ساعدہ کا گھرانا یا بنی حارث بن الخزرج کا گھرانا اور انصار کا ہر گھرانا بہتر ہے۔

1482 - وَقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلاَلٍ: حَدَّثَنِي عَمْرٌو، ثُمَّ دَارُ بَنِي الحَارِثِ، ثُمَّ بَنِي سَاعِدَةَ وَقَالَ سُلَيْمَانُ: عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ عَبَّاسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أُحُدٌ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: كُلُّ بُسْتَانٍ عَلَيْهِ حَائِطٌ فَهُوَ حَدِيقَةٌ، وَمَا لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ حَائِطٌ لَمْ يَقُلْ حَدِيقَةٌ

سلیمان، سعد بن سعید، عمارہ بن غزیہ، عباس نے اپنے والدِ ماجد سے مروی کی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اُحد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔ امام ابوعبداللہ نے فرمایا کہ ہر وہ باغ جس کے اطراف میں دیوار ہو وہ حدیقہ ہے اور جس کے اطراف میں دیوار نہ ہو اُسے حدیقہ نہیں کہا جاتا۔

55- بَابُ العُشْرِ فِيمَا يُسْقَى مِنْ مَاءِ السَّمَاءِ، وَبِالْمَاءِ الجَارِي

بارانی اور نہری فصل میں عُشر ہے

وَلَمْ يَرَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ العَزِيزِ: فِي العَسَلِ شَيْئًا

عمر بن عبدالعزیز کے نزدیک شہد میں زکوٰۃ نہیں ہیں۔

1483 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالعُيُونُ أَوْ كَانَ عَثَرِيًّا العُشْرُ، وَمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ العُشْرِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: هَذَا تَفْسِيرُ الأَوَّلِ، لِأَنَّهُ لَمْ يُوَقِّتْ فِي الأَوَّلِ يَعْنِي حَدِيثَ ابْنِ عُمَرَ، وَفِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ العُشْرُ، وَبَيَّنَ فِي هَذَا، وَوَقَّتَ وَالزِّيَادَةُ مَقْبُولَةٌ،

سالم بن عبداللہ نے اپنے والدِ ماجد سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس فصل کو آسمان یا چشمے سیراب کریں یا خود بخود سیراب ہو اُس میں عُشر ہے اور جس کو کنوئیں سے پانی دیا جائے اُس میں نصف عُشر ہے۔ امام ابوعبداللہ بخاری نے فرمایا کہ یہ پہلے حصے کی تفسیر ہے کیونکہ حدیث ابنِ عمر میں ہے کہ جس کو آسمان سیراب کرے تو دسواں اور اس میں تعیین اور وضاحت کی گئی ہے اور ایسی زیادتی مقبول ہے اور حدیث مفسر حدیث مبہم کا فیصلہ کرتی ہے جب کہ اُسے حفاظ نے مروی

1483- سنن ابو داؤد: 1596، سنن ترمذی: 640، سنن نسائی: 2487، سنن ابن ماجہ: 1817

وَالْمُفَسَّرُ يَقْضِي عَلَى الْمُبْهَمِ، إِذَا رَوَاهُ أَهْلُ الثَّبَتِ كَمَا رَوَى الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُصَلِّ فِي الْكَعْبَةِ وَقَالَ بِلاَلٌ: قَدْ صَلَّى، فَأُخِذَ بِقَوْلِ بِلاَلٍ وَتُرِكَ قَوْلُ الْفَضْلِ

کیا ہو جیسے حضرت فضل بن عباس نے مروی کی کہ نبی کریم ﷺ نے کعبہ میں نماز نہیں پڑھی اور حضرت بلال نے فرمایا کہ پڑھی تو حضرت بلال کے قول کو لے لیا اور حضرت فضل کا قول چھوڑ دیا گیا۔

56- بَابٌ: لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ

پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں

1484 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ فِيمَا أَقَلُّ مِنْ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ، وَلاَ فِي أَقَلَّ مِنْ خَمْسَةٍ مِنَ الإِبِلِ الذَّوْدِ صَدَقَةٌ، وَلاَ فِي أَقَلَّ مِنْ خَمْسِ أَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: هَذَا تَفْسِيرُ الأَوَّلِ إِذَا قَالَ: لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَيُؤْخَذُ أَبَدًا فِي الْعِلْمِ بِمَا زَادَ أَهْلُ الثَّبَتِ أَوْ بَيَّنُوا

مسدد، یحییٰ، امام مالک، محمد بن عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابوصعصعہ ان کے والدِ ماجد، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم نے فرمایا: غلہ پانچ وسق سے کم ہو تو اُس پر زکوٰۃ نہیں، اُونٹ پانچ سے کم ہوں تو اُن پر زکوٰۃ نہیں اور چاندی پانچ اوقیہ سے کم ہو تو اُس پر زکوٰۃ نہیں ہے۔ ابوعبداللہ نے فرمایا یہ پہلے کی تفسیر ہے اور فرمایا پانچ وسق سے کم میں صدقہ واجب نہیں۔

57- بَابُ أَخْذِ صَدَقَةِ التَّمْرِ عِنْدَ صِرَامِ النَّخْلِ، وَهَلْ يُتْرَكُ الصَّبِيُّ فَيَمَسُّ تَمْرَ الصَّدَقَةِ

کھجوریں اتارتے وقت اُن کی زکوٰۃ لینا اور کیا زکوٰۃ کی کھجوروں میں سے بچہ لے سکتا ہے؟

1485 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الأَسَدِيُّ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتَى بِالتَّمْرِ عِنْدَ صِرَامِ النَّخْلِ، فَيَجِيءُ هَذَا بِتَمْرِهِ وَهَذَا

محمد بن زیاد سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کھجوریں اُتارنے کے وقت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھی پیش کی جاتیں۔ کبھی کوئی پیش کرتا یہ اُس کی کھجوریں ہیں اور کبھی کوئی کہ یہ اُس کی ہیں، حتیٰ کہ آپ کے پاس ڈھیر لگ جاتا۔ حضرت حسن

1484- راجع الحديث: 1459,1405

1485- انظر الحديث: 3072,1491 صحیح مسلم: 3848

مِنْ تَمْرِهِ حَتَّى يَصِيرَ عِنْدَهُ كَوْمًا مِنْ تَمْرٍ، فَجَعَلَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَلْعَبَانِ بِذَلِكَ التَّمْرِ، فَأَخَذَ أَحَدُهُمَا تَمْرَةً، فَجَعَلَهَا فِي فِيهِ، فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْرَجَهَا مِنْ فِيهِ، فَقَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ آلَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَأْكُلُونَ الصَّدَقَةَ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُن کھجوروں سے کھیلا کرتے، اُن میں سے ایک نے کھجور اُٹھا کر منہ میں ڈال لی تو رسول اللہ ﷺ نے اُسے دیکھ لیا اور اُس کے منہ سے نکلوادی اور فرمایا: کیا تم نہیں جانتے کہ آلِ محمد زکوٰۃ کا مال نہیں کھاتے۔

58- بَابُ مَنْ بَاعَ ثِمَارَهُ، أَوْ نَخْلَهُ، أَوْ أَرْضَهُ، أَوْ زَرْعَهُ، وَقَدْ وَجَبَ فِيهِ الْعُشْرُ أَوِ الصَّدَقَةُ، فَأَدَّى الزَّكَاةَ مِنْ غَيْرِهِ، أَوْ بَاعَ ثِمَارَهُ وَلَمْ تَجِبْ فِيهِ الصَّدَقَةُ

جس نے اپنے پھل، درخت، زمین یا فصل فروخت کی اور اُس پر عُشر یا زکوٰۃ واجب تھی تو کیا دوسرے مال سے زکوٰۃ ادا کرے یا اُس کے پھل فروخت کرے اور اُن پر زکوٰۃ نہیں تھی

وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَبِيعُوا الثَّمَرَةَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا فَلَمْ يَحْظُرِ الْبَيْعَ بَعْدَ الصَّلَاحِ عَلَى أَحَدٍ، وَلَمْ يَخُصَّ مَنْ وَجَبَ عَلَيْهِ الزَّكَاةُ مِمَّنْ لَمْ تَجِبْ"

نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ پھل فروخت نہ کرو جب تک اُن کا نفع بخش ہونا ظاہر نہ ہو جائے۔ جب نفع بخش ہونا ظاہر ہو جائے تو فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں اور یہ تخصیص نہیں ہے کہ اُس پر زکوٰۃ واجب ہو یا واجب نہ ہو۔

1486- حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا، وَكَانَ إِذَا سُئِلَ عَنْ صَلَاحِهَا قَالَ: حَتَّى تَذْهَبَ عَاهَتُهُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پھلوں کو فروخت کرنے سے منع فرمایا جب تک اُن کا کارآمد ہونا ظاہر نہ ہو جائے۔ جب اُن سے کارآمد ہونے کے بارے میں پوچھا جاتا تو فرماتے کہ جب اس کا نقصان چلا جائے۔

1487- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، نَهَى

عبداللہ بن یوسف، لیث، خالد بن یزید، عطاء بن ابورباح سے مروی ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے پھلوں کو

-1486 انظر الحدیث: 2249,2247,2199,2194,2183

-1487 انظر الحدیث: 2381,2196,2189

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلاَحُهَا

فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے حتیٰ کہ اُن کا کارآمد ہونا دکھائی دے جائے۔

1488 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتَّى تُزْهِيَ قَالَ: حَتَّى تَحْمَارَّ

قُتیبہ، امام مالک، حُمید، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پھلوں کو فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے حتیٰ کہ پک جائیں یعنی سُرخ ہو جائیں۔

59- بَابٌ: هَلْ يَشْتَرِي الرَّجُلُ صَدَقَتَهُ؟

کیا اپنا صدقہ خرید سکتا ہے؟

وَلاَ بَأْسَ أَنْ يَشْتَرِيَ صَدَقَتَهُ غَيْرُهُ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا نَهَى الْمُتَصَدِّقَ خَاصَّةً عَنِ الشِّرَاءِ وَلَمْ يَنْهَ غَيْرَهُ

دوسرے کا صدقہ خریدنے میں کوئی حرج نہیں۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے صدقہ دینے والے کو خاص اُسی کے خریدنے سے منع کیا اور دوسروں سے منع نہیں فرمایا۔

1489 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، كَانَ يُحَدِّثُ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ تَصَدَّقَ بِفَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَوَجَدَهُ يُبَاعُ، فَأَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيَهُ، ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَأْمَرَهُ فَقَالَ: لاَ تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ فَبِذَلِكَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، لاَ يَتْرُكُ أَنْ يَبْتَاعَ شَيْئًا تَصَدَّقَ بِهِ، إِلَّا جَعَلَهُ صَدَقَةً

یحییٰ بن بُکیر، لیث، عُقیل، ابنِ شہاب، سالم، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے ایک گھوڑا راہِ خدا میں خیرات کیا۔ پھر اُسے فروخت ہوا پایا تو اُسے خریدنے کا قصد کیا۔ پھر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اُس کا حکم دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: اپنے صدقہ کو نہ لوٹاؤ۔ اِسی لیے حضرت ابنِ عمر جب کوئی صدقہ کی ہوئی چیز خرید بیٹھتے تو اُسے صدقہ میں دے دیتے۔

1490 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ:

زید بن اسلم کے والدِ ماجد نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا: میں نے ایک شخص کو جہاد

1488- انظر الحدیث: 2208,2198,2197,2195 صحیح مسلم: 3955 سنن نسائی: 4539

1489- انظر الحدیث: 3002,2971,2775 سنن نسائی: 2616

1490- انظر الحدیث: 3003,2970,2636,2623 صحیح مسلم: 4142,4139 سنن نسائی: 2614 سنن ابن ماجہ: 2390

سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَأَضَاعَهُ الَّذِي كَانَ عِنْدَهُ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهُ وَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَبِيعُهُ بِرُخْصٍ، فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لاَ تَشْتَرِي، وَلاَ تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ، وَإِنْ أَعْطَاكَهُ بِدِرْهَمٍ، فَإِنَّ العَائِدَ فِي صَدَقَتِهِ كَالعَائِدِ فِي قَيْئِهِ

کے لیے گھوڑا دیا تھا۔ اُس نے وہ بے کار کر دیا میں نے اُسے خریدنے کا قصد کیا اور میرا خیال تھا کہ اُسے خریدنے کی اجازت ہوگی۔ میں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا: اپنے صدقہ کو نہ لوٹاؤ خواہ وہ تمہیں ایک درہم میں ملے کیونکہ اپنے صدقہ کو لوٹانے والا ایسا ہے جیسے اپنی قے کو چاٹنے والا۔

60- بَابُ مَا يُذْكَرُ فِي الصَّدَقَةِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآلِهِ

نبی کریم ﷺ اور آپ کی آل کے لیے صدقہ کا حکم؟

1491 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخَذَ الحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ، فَجَعَلَهَا فِي فِيهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كِخْ كِخْ لِيَطْرَحَهَا، ثُمَّ قَالَ: أَمَا شَعَرْتَ أَنَّا لاَ نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ

محمد بن زیاد نے سُنا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: حسن بن علی نے صدقہ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور لے کر منہ میں رکھ لی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تھو تھو، تاکہ اُسے نکال دیں۔ پھر فرمایا: کیا تم نہیں جانتے کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے۔

61- بَابُ الصَّدَقَةِ عَلَى مَوَالِي أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ازواجِ مطہرات کے آزاد کردہ غلاموں کو صدقہ دینا

1492 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: " وَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةً مَيِّتَةً، أُعْطِيَتْهَا مَوْلاَةٌ لِمَيْمُونَةَ مِنَ الصَّدَقَةِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلَّا انْتَفَعْتُمْ

عُبید اللہ بن عبداللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے ایک مُردہ بکری دیکھی جو حضرت میمونہ کی آزاد کردہ لونڈی کو زکوٰۃ میں دی گئی تھی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم نے اِس کی کھال سے فائدہ کیوں نہ اُٹھایا؟ لوگ نے عرض کی کہ یہ تو مَری ہوئی ہے۔ فرمایا کہ اِس کو کھانا ہی

1491- راجع الحدیث: 1485، صحیح مسلم: 2472,2470

1492- انظر الحدیث: 5532,5531,2221، صحیح مسلم: 808,806,805,804، سنن ابو داؤد: 4121,4120، سنن نسائی: 4248,4247,4246,4245، سنن ابن ماجہ: 3610

بِحِلِّهَا، قَالُوا: إِنَّهَا مَيْتَةٌ، قَالَ: إِنَّمَا حَرُمَ أَكْلُهَا

حرام کیا گیا ہے۔

1493 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا الْحَكَمُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ لِلْعِتْقِ، وَأَرَادَ مَوَالِيهَا أَنْ يَشْتَرِطُوا وَلاَءَهَا، فَذَكَرَتْ عَائِشَةُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اشْتَرِيهَا فَإِنَّمَا الوَلاَءُ لِمَنْ أَعْتَقَ قَالَتْ: وَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ، فَقُلْتُ: هَذَا مَا تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ، فَقَالَ: هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ، وَلَنَا هَدِيَّةٌ

اسود سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آزاد کرنے کے لیے بریرہ کو خریدنے کا ارادہ کیا اور اُس کے مالکوں نے شرط رکھی کہ ولاء اُن کے لیے ہوگی۔ حضرت عائشہ نے نبی کریم ﷺ سے ذکر کیا تو نبی کریم ﷺ نے اُن سے فرمایا: اُسے خرید لو کیونکہ ولاء تو اُسی کے لیے ہے جو آزاد کرے۔ وہ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں گوشت پیش کیا گیا تو میں نے عرض کی۔ یہ بریرہ کو بطور صدقہ دیا گیا تھا۔ فرمایا کہ یہ اُس کے لیے صدقہ اور ہمارے لیے تحفہ ہے۔

62- بَابُ إِذَا تَحَوَّلَتِ الصَّدَقَةُ

جب صدقہ کی ملکیت بدل جائے

1494 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ الأَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فَقَالَ: هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ؟ فَقَالَتْ: لاَ إِلَّا شَيْءٌ بَعَثَتْ بِهِ إِلَيْنَا نُسَيْبَةُ مِنَ الشَّاةِ الَّتِي بَعَثْتَ بِهَا مِنَ الصَّدَقَةِ، فَقَالَ: إِنَّهَا قَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا

علی بن عبداللہ، یزید زریع، خالد حفصہ بنت سیرین سے مروی ہے کہ حضرت اُمِّ عطیہ انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم ﷺ حضرت عائشہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ عرض کی کہ نہیں مگر وہی گوشت جو نُسیبہ نے ہمارے لیے بھیجا، اُس بکری سے جو اُسے بطور صدقہ دی گئی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ وہ اپنی جگہ تک پہنچ گئی ہے۔

1495 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِلَحْمٍ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ، فَقَالَ: هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ، وَهُوَ لَنَا هَدِيَّةٌ وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ: أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ،

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں گوشت پیش کیا گیا جو بریرہ کو صدقہ کے طور پر دیا گیا تھا۔ فرمایا کہ وہ اُس کے لیے صدقہ اور ہمارے لیے تحفہ ہے۔ ابوداؤد، شعبہ، قتادہ، حضرت انس نے نبی کریم ﷺ سے مروی کی۔

1493- راجع الحدیث:456، سنن نسائی:2613، 345

1494- راجع الحدیث:1446

1495- انظر الحدیث:2577، صحیح مسلم:2482، سنن ابوداؤد:1655، سنن نسائی:3769

سَمِعَ أَنَسًا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

63- بَابُ أَخْذِ الصَّدَقَةِ مِنَ الأَغْنِيَاءِ وَتُرَدَّ فِي الفُقَرَاءِ حَيْثُ كَانُوا

1496- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَيْفِيٍّ، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ حِينَ بَعَثَهُ إِلَى اليَمَنِ: «إِنَّكَ سَتَأْتِي قَوْمًا أَهْلَ كِتَابٍ، فَإِذَا جِئْتَهُمْ، فَادْعُهُمْ إِلَى أَنْ يَشْهَدُوا أَنْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ بِذَلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ بِذَلِكَ، فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ بِذَلِكَ، فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ المَظْلُومِ، فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللَّهِ حِجَابٌ»

امیروں سے صدقہ لے کر غریبوں کو دیا جائے خواہ وہ کہیں ہوں

ابومعبد مولیٰ ابن عباس سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے معاذ بن جبل سے فرمایا جب کہ انہیں یمن کی طرف روانہ فرمایا، جلد تمہارے سامنے اہلِ کتاب قوم آئے گی جب تم اُن کے پاس پہنچو تو اُنہیں یہ گواہی دینے کی دعوت پیش کرنا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک محمد اللہ کے رسول ہیں۔ اگر وہ تمہاری یہ بات مان لیں تو انہیں بتانا کہ دن رات میں اُن پر پانچ نمازیں فرض کی گئی ہیں۔ اگر وہ یہ بات بھی مان لیں تو اُنہیں بتانا کہ اُن پر زکوٰۃ فرض کی گئی ہے جو اُن کے امیروں سے لے کر اُن کے غریبوں کو دی جائے گی۔ اگر وہ اِس بات کو بھی مان لیں تو اُن کے مالوں میں سے اعلیٰ مال لینے سے بچنا اور مظلوم کی بددعا سے ڈرتے رہنا کیونکہ اُس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان پردہ نہیں ہوتا۔

64- بَابُ صَلاَةِ الإِمَامِ، وَدُعَائِهِ لِصَاحِبِ الصَّدَقَةِ

وَقَوْلِهِ: (خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ إِنَّ صَلاَتَكَ سَكَنٌ لَهُمْ) (التوبة:103)

امام کا صدقہ دینے والوں کو دعائے خیر دینا

ارشادِ خداوندی ہے: ترجمہ کنز الایمان: اے محبوب ان کے مال میں سے زکوٰۃ تحصیل کرو جس سے تم انہیں ستھرا اور پاکیزہ کردو اور ان کے حق میں دعائے خیر کرو بیشک تمہاری دعا ان کے دلوں کا چین ہے (پارہ ۱۰، التوبۃ: ۱۰۳)

1497- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ،

حضرت عبداللہ بن ابواوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

1496- انظر الحديث: 1395

1497- انظر الحديث: 6359,6332,4166' صحيح مسلم: 2489' سنن ابوداؤد: 1590' سنن نسائی: 2458'

عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ، قَالَ: اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ فُلَانٍ، فَأَتَاهُ أَبِي بِصَدَقَتِهِ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَوْفَى

مروی ہے کہ جب کوئی قوم زکوٰۃ لے کر حاضر خدمت ہوتی تو نبی کریم ﷺ فرماتے: اے اللہ آلِ فلاں پر رحم فرما۔ میرے والدِ ماجد بھی زکوٰۃ لے کر حاضر ہوئے تو کہا: اے اللہ! آلِ ابواوفی پر رحم فرما۔

65- بَابُ مَا يُسْتَخْرَجُ مِنَ الْبَحْرِ

جو مال سمندر سے نکالا جائے

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: لَيْسَ العَنْبَرُ بِرِكَازٍ هُوَ شَيْءٌ دَسَرَهُ البَحْرُ وَقَالَ الحَسَنُ فِي العَنْبَرِ وَاللُّؤْلُؤِ: الخُمُسُ فَإِنَّمَا جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرِّكَازِ الخُمُسَ لَيْسَ فِي الَّذِي يُصَابُ فِي المَاءِ"

حضرت ابنِ عباس نے فرمایا کہ عنبر رکاز نہیں بلکہ اُسے تو سمندر پھینکتا ہے۔ حسن بصری نے فرمایا کہ عنبر اور موتیوں میں خمس ہے۔ نبی کریم ﷺ نے رکاز میں خمس مقرر فرمایا ہے، اُس میں نہیں جو چیز پانی میں پائی جائے۔

1498 - وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ سَأَلَ بَعْضَ بَنِي إِسْرَائِيلَ بِأَنْ يُسْلِفَهُ أَلْفَ دِينَارٍ، فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ فَخَرَجَ فِي البَحْرِ، فَلَمْ يَجِدْ مَرْكَبًا، فَأَخَذَ خَشَبَةً، فَنَقَرَهَا، فَأَدْخَلَ فِيهَا أَلْفَ دِينَارٍ، فَرَمَى بِهَا فِي البَحْرِ، فَخَرَجَ الرَّجُلُ الَّذِي كَانَ أَسْلَفَهُ، فَإِذَا بِالخَشَبَةِ، فَأَخَذَهَا لِأَهْلِهِ حَطَبًا . فَذَكَرَ الحَدِيثَ فَلَمَّا نَشَرَهَا وَجَدَ المَالَ

لیث، جعفر بن ربیعہ، عبدالرحمٰن بن ہرمز، حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بنی اسرائیل کے کسی فرد نے بنی اسرائیل کے دوسرے فرد سے ایک ہزار دینار قرض لیے۔ وہ لے کر سمندر کی جانب گیا لیکن کشتی نہ پائی۔ اُس نے ایک لکڑی لی، اُس میں جگہ بنائی اور ہزار دینار اُس میں داخل کر کے وہ لکڑی سمندر میں ڈال دی۔ پس وہ شخص باہر نکلا جس نے قرض دیا تھا اور اس لکڑی کو ایندھن کے لیے گھر والوں کے پاس لے گیا۔ حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ اُسے چیرا تو مال مل گیا۔

66- بَابٌ: فِي الرِّكَازِ الخُمُسُ

رکاز میں سے خمس دینا

وَقَالَ مَالِكٌ، وَابْنُ إِدْرِيسَ: " الرِّكَازُ: دِفْنُ الجَاهِلِيَّةِ، فِي قَلِيلِهِ وَكَثِيرِهِ الخُمُسُ وَلَيْسَ المَعْدِنُ بِرِكَازٍ " وَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

امام مالک اور ابنِ ادریس نے فرمایا کہ رکاز جاہلیت کا خزانہ تھا، کم ہو یا زیادہ اُس میں خمس ہے۔ معدنیات رکاز نہیں ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ

سنن ابن ماجہ:1796

1498- انظر الحدیث:6261,2734,2430,2404,2291,2063

وَسَلَّمَ فِي الْمَعْدِنِ: جُبَارٌ، وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ وَأَخَذَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: مِنَ الْمَعَادِنِ مِنْ كُلِّ مِائَتَيْنِ خَمْسَةً وَقَالَ الْحَسَنُ: مَا كَانَ مِنْ رِكَازٍ فِي أَرْضِ الْحَرْبِ فَفِيهِ الْخُمُسُ، وَمَا كَانَ مِنْ أَرْضِ السِّلْمِ فَفِيهِ الزَّكَاةُ وَإِنْ وَجَدْتَ اللُّقَطَةَ فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ فَعَرِّفْهَا، وَإِنْ كَانَتْ مِنَ الْعَدُوِّ فَفِيهَا الْخُمُسُ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: " الْمَعْدِنُ رِكَازٌ، مِثْلُ دِفْنِ الْجَاهِلِيَّةِ لِأَنَّهُ يُقَالُ: أَرْكَزَ الْمَعْدِنُ إِذَا خَرَجَ مِنْهُ شَيْءٌ قِيلَ لَهُ قَدْ يُقَالُ لِمَنْ وُهِبَ لَهُ شَيْءٌ أَوْ رَبِحَ رِبْحًا كَثِيرًا أَوْ كَثُرَ ثَمَرُهُ: أَرْكَزْتَ، ثُمَّ نَاقَضَ، وَقَالَ: لاَ بَأْسَ أَنْ يَكْتُمَهُ فَلاَ يُؤَدِّيَ الْخُمُسَ"

کان میں دب جانے والے کا تاوان نہیں اور رکاز میں خمس ہے اور عمر بن عبدالعزیز نے معدنیات ہر دو سو پر پانچ ہے۔ حسن بصری کا قول ہے کہ جو رکاز دارالحرب میں ہو اُس میں خمس ہے اور جو دارالاسلام میں ہو اُس میں زکوٰۃ ہے۔ اگر دشمن کی سرزمین میں کوئی گری پڑی چیز ملے تو اس کا اعلان کیا جائے، اگر دشمن کی ہے تو اُس میں خمس ہے۔ بعض لوگوں نے کہا کہ معدنیات رکاز ہیں جاہلیت کے دفینے کی طرح۔ کیونکہ اَرْكَزُ الْمَعْدِنَ کہا جاتا ہے جب اُس سے کوئی چیز نکالی جائے۔ جس کے لیے کوئی چیز لے جائی جائے یا بہت ہی زیادہ منافع ہو یا پھل بڑھ جائے تو اَرکزت کہتے ہیں۔ پھر خود اس سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ اِسے چھپانے میں کوئی حرج نہیں اور خمس نہ دے۔

1499 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْعَجْمَاءُ جُبَارٌ، وَالْبِئْرُ جُبَارٌ، وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ، وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابنِ شہاب، ابن مسیب، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چوپائے کے کچلے ہوئے، کنوئیں میں گر کر مرے ہوئے اور کان میں دب کر مرے ہوئے کا کوئی تاوان نہیں اور رکاز میں خمس ہے۔

٦٣- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَالعَامِلِينَ عَلَيْهَا) (التوبة: 60) وَمُحَاسَبَةِ الْمُصَدِّقِينَ مَعَ الإِمَامِ

ارشادِ خداوندی ہے: ترجمہ کنزالایمان: محتاج اور نرے نادار اور جو اسے تحصیل کر کے لائیں (پارہ ١٠، التوبۃ: ٦٠) اور مصدقوں سے امام کے ساتھ حساب لینا

1500 - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا أَبُو

ہشام بن عُروہ کے والدِ ماجد سے مروی ہے کہ

1499- انظر الحدیث: 6913,6912,2355 صحیح مسلم: 4441 سنن نسائی: 2496

1500- انظر الحدیث: 925

أُسَامَةَ، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: اسْتَعْمَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنَ الأَسْدِ عَلَى صَدَقَاتِ بَنِي سُلَيْمٍ، يُدْعَى ابْنَ اللُّتْبِيَّةِ فَلَمَّا جَاءَ حَاسَبَهُ

حضرت ابوحُمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے بنی اسد کے ایک شخص کو بنی سُلیم کے صدقات پر عامل بنایا جس کو ابن لیتبہ کہا جاتا تھا۔ جب وہ آیا تو آپ نے اُس سے حساب لیا۔

68- بَابُ اسْتِعْمَالِ إِبِلِ الصَّدَقَةِ وَأَلْبَانِهَا لِأَبْنَاءِ السَّبِيلِ

زکوٰۃ کے اُونٹوں اور اُن کے دودھ کو مسافروں کے استعمال میں لانا

1501 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ نَاسًا مِنْ عُرَيْنَةَ اجْتَوَوْا المَدِينَةَ فَرَخَّصَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْتُوا إِبِلَ الصَّدَقَةِ، فَيَشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا، وَأَبْوَالِهَا، فَقَتَلُوا الرَّاعِيَ، وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَ، فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأُتِيَ بِهِمْ، فَقَطَّعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ، وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ، وَتَرَكَهُمْ بِالحَرَّةِ يَعَضُّونَ الحِجَارَةَ تَابَعَهُ أَبُو قِلاَبَةَ، وَحُمَيْدٌ، وَثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ عُرینہ کے لوگوں کو مدینہ منورہ کی ہوا موافق نہ آئی تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں اجازت دی کہ زکوٰۃ کے اُونٹوں کے پاس چلے جائیں اور وہاں اُن کا دودھ اور پیشاب پئیں انہوں نے چرواہے کو قتل کر دیا اور اُونٹوں کو ہانک کر لے گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے آدمی روانہ کئے جو انہیں لے کر آئے۔ پس اُن کے ہاتھ پیر کاٹ دیئے گئے اور اُن کی آنکھوں میں سلائیاں پھیر دی گئیں اور انہیں پتھریلی زمین میں ڈال دیا جہاں وہ پتھر چباتے تھے۔ متابعت کی اس کی ابوقلابہ اور ثابت اور حُمید نے حضرت انس سے۔

69- بَابُ وَسْمِ الإِمَامِ إِبِلَ الصَّدَقَةِ بِيَدِهِ

حاکم کا اپنے ہاتھ سے زکوٰۃ کے اُونٹوں کو داغنا

1502 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ المُنْذِرِ، حَدَّثَنَا الوَلِيدُ، حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو الأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: غَدَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

ابراہیم بن مُنذر، ولید، ابوعمرو اوزاعی، اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحہ سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں صبح کے وقت عبداللہ بن ابوطلحہ کی تحنیک کروانے کے لئے رسول اللہ ﷺ کی

1501- راجع الحدیث:233

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ لِيُحَنِّكَهُ، فَوَافَيْتُهُ فِي يَدِهِ الْمِيسَمُ يَسِمُ إِبِلَ الصَّدَقَةِ

خدمت بابرکت میں حاضر ہوا تو میں نے دیکھا کہ آپ کے ہاتھ میں داغ لگانے کا آلہ تھا جس سے زکوٰۃ کے اُونٹوں کو داغ رہے تھے۔

70- بَابُ فَرْضِ صَدَقَةِ الْفِطْرِ

صدقۂ فطر کا فرض ہونا

وَرَأَى أَبُو الْعَالِيَةِ، وَعَطَاءٌ، وَابْنُ سِيرِينَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ فَرِيضَةً

ابو العالیہ، عطاء، ابنِ سیرین نے صدقۂ فطر کو فرض میں داخل کیا ہے۔

1503 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ السَّكَنِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: فَرَضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ، وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى، وَالصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، وَأَمَرَ بِهَا أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ

یحییٰ بن محمد بن السکن، محمد بن جہضم، اسماعیل بن جعفر، عمر بن نافع، ان کے والدِ ماجد سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فطرہ کی زکوٰۃ فرمائی کہ ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع جو ہر غلام اور آزاد، مرد اور عورت، چھوٹے اور بڑے مسلمان کی طرف سے اور فرمایا کہ اسے لوگوں کے نمازِ عید کے لیے جانے سے پہلے ہی ادا کر دیا جائے۔

71- بَابٌ: صَدَقَةُ الْفِطْرِ عَلَى الْعَبْدِ وَغَيْرِهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ

صدقۂ فطر غلام وغیرہ ہر مسلمان پر ہے

1504 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى كُلِّ حُرٍّ، أَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى مِنَ الْمُسْلِمِينَ

نافع نے حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقۂ فطر ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع جو ہر آزاد اور غلام، مرد اور عورت مسلمان پر فرض فرمائی ہے۔

72- بَابٌ: صَدَقَةُ الْفِطْرِ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ

صدقۂ فطر ایک صاع جو ہیں

1503- انظر الحدیث: 1512,1511,1509,1507,1504، سنن ابوداؤد: 1612، سنن نسائی: 2503

1504- راجع الحدیث: 1503، صحیح مسلم: 2275، سنن ابوداؤد: 2611، سنن ترمذی: 676، سنن نسائی: 2502,2501، سنن ابن ماجہ: 1826

1505 - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا نُطْعِمُ الصَّدَقَةَ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ

قبیصہ بن عقبہ، سفیان، زید بن اسلم، عیاض بن عبداللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم صدقۂ فطر میں کھانے کے لئے ایک صاع جو دیا کرتے تھے۔

73-بَابٌ: صَدَقَةُ الفِطْرِ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ

صدقۂ فطر میں ایک صاع کھانا ہے

1506 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ العَامِرِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الفِطْرِ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، زید بن اسلم، عیاض بن عبداللہ بن سعد بن ابوسرح عامری سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ ہم زکوٰۃ فطر کا ایک صاع کھانا نکالا کرتے یا ایک صاع جَو یا ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع پنیر یا ایک صاع کشمش۔

فائدہ: فطرہ یا افطار سے ہے یا فطرۃ سے، چونکہ یہ ماہ رمضان گزر جانے اور عید کے دن افطار کرنے پر واجب ہوتا ہے اس لیے فطرہ کہا جاتا ہے یا بچہ پیدا ہوتے ہی اس کی طرف سے باپ پر ادا کرنا واجب ہوجاتا ہے لہذا فطرہ ہے۔اصطلاح شریعت میں عید کے دن جو مالدار پر رمضان کا صدقہ واجب ہوتا ہے وہ فطرہ ہے۔احناف کے ہاں فطرہ واجب ہے، امام شافعی و احمد کے ہاں فرض، امام مالک کے ہاں سنت مؤکدہ، امام شافعی کے ہاں ہر اس امیر و غریب پر جو ایک دن کی روٹی پر قادر ہو فطرہ فرض ہے، امام مالک کے ہاں نصاب پر فطرہ سنت مؤکدہ ہے نصاب نامی یعنی بڑھنے والا ہو یا نہ ہو۔نصاب میں احناف کا مذہب بھی یہ ہے۔فطرہ کے تفصیلی مسائل کتب فقہ میں دیکھو۔ (مراۃ المناجیح ج ۳ ص ۴۳)

74-بَابُ صَدَقَةِ الفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ

صدقۂ فطر کی ایک صاع کھجوریں ہیں

1507 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا

نافع سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی

1505- صحیح مسلم:2284,2280' سنن ابوداؤد:618,616' سنن ترمذی:673' سنن نسائی:2517,2510'
سنن ابن ماجہ:1829

1506- راجع الحدیث:1505

1507- راجع الحدیث:1503' صحیح مسلم:2278' سنن ابن ماجہ:1825

اللَّيْثُ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَكَاةِ الفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: فَجَعَلَ النَّاسُ عِدْلَهُ مُدَّيْنِ مِنْ حِنْطَةٍ

اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے زکوۃ فطر کے لیے حکم فرمایا کہ ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع جو دیئے جائیں۔ امام ابوعبداللہ نے فرمایا کہ لوگوں نے اس کی جگہ دو مُد گندم مقرر کرلی۔

75- بَابُ صَاعٍ مِنْ زَبِيبٍ

ایک صاع کشمش

1508 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ، سَمِعَ يَزِيدَ بْنَ أَبِي حَكِيمٍ العَدَنِيَّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا نُعْطِيهَا فِي زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ ، فَلَمَّا جَاءَ مُعَاوِيَةُ وَجَاءَتِ السَّمْرَاءُ، قَالَ: أُرَى مُدًّا مِنْ هَذَا يَعْدِلُ مُدَّيْنِ

عبداللہ بن مُنیر، یزید بن ابوحکیم عدنی، سفیان، زید بن اسلم، عیاض بن عبداللہ بن سعد بن ابورح سے مروی ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں ایک صاع کھانا یا ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع جو یا ایک صاع کشمش دیا کرتے تھے۔ جب حضرت معاویہ کا دور آیا اور گندم کی درآمد شروع ہوئی تو انہوں نے فرمایا: میرے خیال میں اس کا ایک مُد دوسری اجناس کے دو مُدوں کے برابر ہے۔

76- بَابُ الصَّدَقَةِ قَبْلَ العِيدِ

صدقہ فطر نمازِ عید سے قبل دینا

1509 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِزَكَاةِ الفِطْرِ قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلاَةِ

آدم، حفص بن میسرہ، موسیٰ بن عُقبہ، نافع، حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے زکوۃِ فطر کو لوگوں کے نمازِ عید کے لیے جانے سے پہلے دینے کا حکم فرمایا۔

1510 - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ

معاذ بن فُضالہ، ابوعمرو حفص بن میسرہ، زید بن اسلم، عیاض بن عبداللہ بن سعد سے مروی ہے کہ حضرت

1508- راجع الحدیث:1505

1509- راجع الحدیث:1503، صحیح مسلم:2285، سنن ابو داؤد:6610، سنن ترمذی:677، سنن نسائی:2520

1510- راجع الحدیث:1506,1505

عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نُخْرِجُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ، وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: وَكَانَ طَعَامَنَا الشَّعِيرُ وَالزَّبِيبُ وَالْأَقِطُ وَالتَّمْرُ

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم نبی کریم ﷺ کے زمانہ مبارک میں عید الفطر کے دن ایک صاع کھانا نکالا کرتے تھے۔ حضرت ابوسعید نے فرمایا کہ ہماری غذا جو، کشمش، پنیر اور کھجوریں ہوا کرتی تھی۔

77- بَابٌ: صَدَقَةُ الْفِطْرِ عَلَى الْحُرِّ وَالْمَمْلُوكِ

صدقۂ فطر آزاد اور غلام سب پر ہے

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: فِي الْمَمْلُوكِينَ لِلتِّجَارَةِ يُزَكَّى فِي التِّجَارَةِ وَيُزَكَّى فِي الْفِطْرِ

زہری کا قول ہے جو غلام تجارت کے لیے ہوں اُن کی زکوٰۃ دی جائے اور اُن کی طرف سے صدقۂ فطر ادا کیا جائے۔

1511- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: "فَرَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ - أَوْ قَالَ: رَمَضَانَ - عَلَى الذَّكَرِ، وَالْأُنْثَى، وَالْحُرِّ، وَالْمَمْلُوكِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ فَعَدَلَ النَّاسُ بِهِ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ، فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يُعْطِي التَّمْرَ، فَأَعْوَزَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنَ التَّمْرِ، فَأَعْطَى شَعِيرًا، فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُعْطِي عَنِ الصَّغِيرِ، وَالْكَبِيرِ، حَتَّى إِنْ كَانَ لِيُعْطِي عَنْ بَنِيَّ، وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُعْطِيهَا الَّذِينَ يَقْبَلُونَهَا، وَكَانُوا يُعْطُونَ قَبْلَ الْفِطْرِ بِيَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ

نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے صدقہ فطر یا فرمایا کہ صدقہ رمضان ہر مرد اور عورت آزاد غلام پر فرض ہے کہ ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع جو۔ لوگوں نے نصف صاع گندم کو اِس کے برابر قرار دیا۔ حضرت ابن عمر کھجوریں دیا کرتے۔ ایک دفعہ اہل مدینہ کھجوروں کی قلت میں مبتلا ہوگئے تو جو دیئے اور حضرت ابنِ عمر ہر چھوٹے اور بڑے کی طرف سے دیا کرتے حتیٰ کہ میرے (نافع کے) بیٹے کی طرف سے بھی اور حضرت ابنِ عمر اُن لوگوں کو دیتے جو قبول کرلیا کرتے اور عید الفطر سے ایک دو دن پہلے دے دیا کرتے تھے۔

قال ابو عبدالله بنی یعنی بنی نافع قال کانوا یعطون لیجمع لا للفقراء.

امام ابوعبداللہ نے فرمایا کہ بنی سے مراد نافع کا بیٹا ہے۔ فرمایا کہ لوگ جمع کرنے کے لیے دیتے نہ کہ فقراء کو۔

1511- راجع الحدیث: 1503 صحیح مسلم: 2277 سنن ابوداؤد: 1615 سنن ترمذی: 675 سنن نسائی: 2499

78- بَابٌ: صَدَقَةُ الفِطْرِ عَلَى الصَّغِيرِ وَالكَبِيرِ

صدقۂ فطر ہر بچے بڑے پر ہے

1512 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ الفِطْرِ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ عَلَى الصَّغِيرِ وَالكَبِيرِ، وَالحُرِّ وَالمَمْلُوكِ

مسدد، یحییٰ، عُبید اللہ، نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے صدقۂ فطر فرض فرمایا ایک صاع جَو یا ایک صاع کھجوریں ہر بچے اور بڑے، آزاد اور غلام کی طرف سے۔

☆☆☆☆☆

1512- راجع الحديث: 1503، سنن ابو داؤد: 1613

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

25- كِتَابُ الحَجِّ

حج کا بیان

1- بَابُ وُجُوبِ الحَجِّ وَفَضْلِهِ

حج کا وجوب اور اُس کی فضیلت

وَقَوْلِ اللّٰهِ: (وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ البَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا، وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ العَالَمِينَ) (آل عمران: 97)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور اللہ کے لئے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے جو اس تک چل سکے اور جو منکر ہو تو اللہ سارے جہان سے بے پرواہ ہے (پارہ ۳، آل عمران: ۹۷)

1513 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ الفَضْلُ رَدِيفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنْ خَشْعَمَ، فَجَعَلَ الفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَتَنْظُرُ إِلَيْهِ، وَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْرِفُ وَجْهَ الفَضْلِ إِلَى الشِّقِّ الآخَرِ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللّٰهِ عَلَى عِبَادِهِ فِي الحَجِّ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا، لاَ يَثْبُتُ عَلَى الرَّاحِلَةِ، أَفَأَحُجُّ عَنْهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَذَلِكَ فِي حَجَّةِ الوَدَاعِ

سلیمان بن یسار سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے پیچھے فضل بیٹھے ہوئے تھے تو قبیلہ خثعم کی ایک عورت آئی۔ فضل اس کی طرف دیکھنے لگے اور وہ انھیں دیکھنے لگی تو نبی کریم ﷺ نے فضل کا چہرہ دوسری جانب پھیر دیا۔ عورت نے عرض کی کہ یارسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر حج فرض کیا ہے۔ میرے والدِ محترم بہت عمر رسیدہ ہو گئے اور سواری پر بیٹھ نہیں سکتے تو کیا میں اُن کی جانب سے حج کر سکتی ہوں؟ فرمایا ہاں اور یہ حجۃ الوداع کے موقع کی بات ہے۔

2- بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى: (يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَى كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ لِيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ) (الحج: 28)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: وہ تیرے پاس حاضر ہوں گے پیادہ اور ہر دبلی اونٹنی پر کہ ہر دور کی راہ سے آتی ہیں

(فِجَاجًا) (الانبیاء: 31): الطُّرُقُ الوَاسِعَةُ

فجاجا کشادہ راستے۔

1513- انظر الحديث: 6228,4399,1855,1854' صحيح مسلم: 3238' سنن ابو داؤد: 1809' سنن نسائي: 2640,2639,2634,2633

1514 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكَبُ رَاحِلَتَهُ بِذِي الحُلَيْفَةِ، ثُمَّ يُهِلُّ حَتَّى تَسْتَوِيَ بِهِ قَائِمَةً

احمد بن عیسیٰ، ابنِ وہب، یونس، ابنِ شہاب سالم بن عبداللہ بن عمر سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نے ذوالحلیفہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ اپنی سواری پر سوار ہو گئے اور آپ احرام اُس وقت باندھتے جب وہ سیدھی کھڑی ہو جاتی۔

1515 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا الوَلِيدُ، حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ، سَمِعَ عَطَاءً يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ إِهْلاَلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذِي الحُلَيْفَةِ حِينَ اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ رَوَاهُ أَنَسٌ، وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

ابراہیم بن موسیٰ، ولید، اوزاعی، عطاء، حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ذی الحلیفہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا احرام باندھنا اُس وقت ہوتا جب آپ کی سواری سیدھی ہو جاتی۔ مروی کیا اِسے حضرت انس اور حضرت ابنِ عباس نے یعنی ابراہیم بن موسیٰ کی حدیث کو۔

3- بَابُ الحَجِّ عَلَى الرَّحْلِ

کجاوے میں بیٹھ کر حج کرنا

1516 - وَقَالَ أَبَانُ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ دِينَارٍ، عَنِ القَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مَعَهَا أَخَاهَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ، فَأَعْمَرَهَا مِنَ التَّنْعِيمِ، وَحَمَلَهَا عَلَى قَتَبٍ وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: شُدُّوا الرِّحَالَ فِي الحَجِّ فَإِنَّهُ أَحَدُ الجِهَادَيْنِ

ابان، مالک بن دینار، قاسم بن محمد، حضرت عائشہ صدیقہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کے بھائی حضرت عبدالرحمٰن کو اُن کے ساتھ بھیجا تو انہوں نے انہیں کجاوے میں بٹھا کر تنعیم سے عمرہ کروایا اور حضرت عمر نے فرمایا کہ حج کے لیے کجاوے تیار رکھو کیونکہ یہ بھی ایک جہاد ہے۔

1517 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ، عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ، قَالَ: حَجَّ أَنَسٌ عَلَى رَحْلٍ وَلَمْ يَكُنْ شَحِيحًا وَحَدَّثَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّ عَلَى رَحْلٍ وَكَانَتْ زَامِلَتَهُ

محمد بن ابوبکر، یزید بن زُریع، عُروہ بن ثابت، ثمامہ بن عبداللہ بن انس نے فرمایا کہ حضرت انس نے کجاوے میں بیٹھ کر حج کیا حالانکہ وہ بخیل نہیں تھے اور بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کجاوے پر حج کیا اور اس میں سامان بھی موجود تھا۔

1514- راجع الحدیث:166، صحیح مسلم:2814، سنن نسائی:2757

1516- راجع الحدیث:294

1518 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا أَيْمَنُ بْنُ نَابِلٍ، حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، اعْتَمَرْتُمْ وَلَمْ أَعْتَمِرْ، فَقَالَ: يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ، اذْهَبْ بِأُخْتِكَ، فَأَعْمِرْهَا مِنَ التَّنْعِيمِ، فَأَحْقَبَهَا عَلَى نَاقَةٍ فَاعْتَمَرَتْ

قاسم بن محمد سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ حضرات نے عمرہ کرلیا لیکن میں نے عمرہ نہیں کیا۔ فرمایا: اے عبدالرحمٰن! اپنی بہن کو لے جاؤ اور تنعیم سے عمرہ کروا لاؤ۔ انہوں نے اُونٹنی پر انہیں پیچھے سوار کر کے عمرہ کروایا۔

4- بَابُ فَضْلِ الْحَجِّ الْمَبْرُورِ

حج مبرور کی فضیلت

1519 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: إِيمَانٌ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ قِيلَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: جِهَادٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قِيلَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: حَجٌّ مَبْرُورٌ

عبدالعزیز بن عبداللہ، ابراہیم بن سعد، زہری، سعید بن مسیب سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ سب سے افضل عمل کون سا ہے؟ فرمایا کہ اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان رکھنا۔ عرض کی گئی: پھر کون سا ہے؟ فرمایا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ عرض کی گئی کہ پھر کون سا ہے؟ فرمایا کہ بُرائیوں سے پاک حج۔

1520 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، أَخْبَرَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، نَرَى الْجِهَادَ أَفْضَلَ الْعَمَلِ، أَفَلاَ نُجَاهِدُ؟ قَالَ: لاَ، لَكِنَّ أَفْضَلَ الْجِهَادِ حَجٌّ مَبْرُورٌ

عبدالرحمٰن بن مبارک، خالد، حبیب بن ابوعمرہ، عائشہ بنت طلحہ سے مروی ہے کہ اُمّ المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم جہاد کو افضل عمل سمجھتے ہیں تو کیا ہم بھی جہاد کیا کریں؟ فرمایا کہ افضل جہاد بُرائیوں سے پاک حج ہے۔

1521 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا سَيَّارٌ أَبُو الْحَكَمِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ

آدم، شعبہ، سیار ابوالحکم، ابوحازم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا: جو رضائے الٰہی کے لیے حج کرے جس میں نہ کوئی

1518- راجع الحدیث:294

1519- راجع الحدیث:26

1520- انظر الحدیث: 2876,2875,2784,1861 سنن نسائی:2627 سنن ابن ماجہ:2901

1521- انظر الحدیث:1820,1819 صحیح مسلم:3280

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ حَجَّ لِلَّهِ فَلَمْ يَرْفُثْ، وَلَمْ يَفْسُقْ، رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ

بیہودہ بات ہو اور نہ کوئی گناہ۔ وہ ایسے واپس لوٹے گا جیسے اُس کی ماں نے ابھی جنا ہو۔

5۔ بَابُ فَرْضِ مَوَاقِيتِ الحَجِّ وَالعُمْرَةِ

فرض حج اور عمرہ کے اوقات

1522 - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ، أَنَّهُ أَتَى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي مَنْزِلِهِ، وَلَهُ فُسْطَاطٌ وَسُرَادِقٌ، فَسَأَلْتُهُ مِنْ أَيْنَ يَجُوزُ أَنْ أَعْتَمِرَ؟ قَالَ: فَرَضَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا، وَلِأَهْلِ المَدِينَةِ ذَا الحُلَيْفَةِ، وَلِأَهْلِ الشَّأْمِ الجُحْفَةَ

مالک بن اسماعیل، زُہیر، زید بن جُبیر سے مروی ہے کہ وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی قیام گاہ پر حاضر ہوئے جہاں کہ خیمہ اور قناتیں نصب تھیں۔ میں نے اُن سے پوچھا کہ عمرہ کا احرام کہاں سے باندھنا جائز ہے؟ فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اہلِ نجد کے لیے قرن سے، اہلِ مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ سے اور اہلِ شام کے لیے جُحفہ سے مقرر فرمایا ہے۔

6۔ بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَى) (البقرة: 197)

ارشادِ خداوندی ہے کہ ترجمہ کنزالایمان: اور توشہ ساتھ لو کہ سب سے بہتر توشہ پرہیزگاری ہے

1523 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بِشْرٍ، حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، عَنْ وَرْقَاءَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: " كَانَ أَهْلُ اليَمَنِ يَحُجُّونَ وَلاَ يَتَزَوَّدُونَ، وَيَقُولُونَ: نَحْنُ المُتَوَكِّلُونَ، فَإِذَا قَدِمُوا مَكَّةَ سَأَلُوا النَّاسَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: (وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَى) (البقرة: 197) رَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عِكْرِمَةَ مُرْسَلًا

عکرمہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: اہلِ یمن حج کرتے تو زادِ راہ ساتھ نہیں لیتے تھے اور کہتے کہ ہم توکل کرنے والے ہیں۔ جب وہ مکہ مکرمہ آئے اور لوگوں سے پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی: ترجمہ کنزالایمان: اور توشہ ساتھ لو کہ سب سے بہتر توشہ پرہیزگاری ہے (پارہ ۲، البقرۃ: ۱۹۷) روایت کیا اِسے ابن عُیینہ، عمرو نے عکرمہ سے مرسلاً۔

7۔ بَابُ مُهَلِّ أَهْلِ مَكَّةَ لِلْحَجِّ وَالعُمْرَةِ

اہلِ مکہ کے لیے حج اور عمرہ کا احرام باندھنے کی جگہ

1522- راجع الحدیث:133

1523- سنن ابو داؤد:1730

1524 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ، وَلِأَهْلِ الشَّأْمِ الْجُحْفَةَ، وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ، وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ، هُنَّ لَهُنَّ، وَلِمَنْ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِهِنَّ مِمَّنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ، وَمَنْ كَانَ دُونَ ذَلِكَ، فَمِنْ حَيْثُ أَنْشَأَ حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ

ابنِ طاؤس نے اپنے والدِ ماجد سے مروی کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ، اہلِ شام کے لیے جُحفہ، اہلِ نجد کے قرن المنازل اہلِ یمن کے لیے یلملم مقرر فرمایا کہ یہ اُن کے میقات ہیں اور اُن کے بھی جو دوسری جگہ سے حج اور عمرہ کا قصد کر کے آئیں اور جو وہیں کا رہنے والا ہے تو وہ جہاں سے چلا ہے حتیٰ کہ مکہ مکرمہ سے ہی احرام باندھے۔

8- بَابُ مِيقَاتِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ، وَلاَ يُهِلُّوا قَبْلَ ذِي الْحُلَيْفَةِ

اہلِ مدینہ کا میقات اور وہ ذوالحلیفہ پہنچنے سے پہلے احرام نہ باندھیں

1525 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُهِلُّ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ، وَيُهِلُّ أَهْلُ الشَّأْمِ مِنَ الْجُحْفَةِ، وَأَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ. قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَبَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَيُهِلُّ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اہلِ مدینہ ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں، اہلِ شام جُحفہ سے، اہل نجد قرن سے حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اور اہلِ یمن یلملم سے احرام باندھیں۔

9- بَابُ مُهَلِّ أَهْلِ الشَّأْمِ

اہلِ شام کے احرام باندھنے کی جگہ

1526 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: وَقَّتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ، وَلِأَهْلِ الشَّأْمِ الْجُحْفَةَ، وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ، وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ

طاؤس سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اہلِ مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ اہلِ شام کے لیے جُحفہ، اہلِ نجد کے لیے قرن المنازل اور اہلِ یمن کے لیے یلملم میقات مقرر فرمایا۔ یہ اِن کے لیے ہیں اور جو دوسری جگہوں سے حج

1524- انظر الحدیث: 1845,1530,1529,1526، صحیح مسلم: 9796، سنن نسائی: 2653

1525- راجع الحدیث: 133، صحیح مسلم: 2797، سنن ابو داؤد: 1737، سنن نسائی: 2650، سنن ابن ماجہ: 2914

1526- صحیح مسلم: 2795، سنن ابو داؤد: 1738، سنن نسائی: 2657

يَلَمْلَمَ. فَهُنَّ لَهُنَّ، وَلِمَنْ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِنَّ لِمَنْ كَانَ يُرِيدُ الحَجَّ وَالعُمْرَةَ. فَمَنْ كَانَ دُونَهُنَّ، فَمُهَلُّهُ مِنْ أَهْلِهِ. وَكَذَاكَ حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ يُهِلُّونَ مِنْهَا

اور عمرہ کے قصد سے آتے ہیں جو وہاں کے رہنے والے نہیں اور جو وہیں کے رہنے والے ہیں اور حج اور عمرہ کا قصد کریں تو اپنے گھر سے احرام باندھ لیں اور اِسی طرح اہلِ مکہ بھی مکہ مکرمہ سے ہی احرام باندھیں۔

10۔ بَابُ مُهَلِّ أَهْلِ نَجْدٍ

اہلِ نجد کے احرام باندھنے کی جگہ

1527۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَفِظْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، وَقَّتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

علی، سفیان، زہری، سالم سے مروی ہے کہ اُن کے والدِ ماجد نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے میقات مقرر فرمائے۔

1528۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مُهَلُّ أَهْلِ المَدِينَةِ ذُو الحُلَيْفَةِ، وَمُهَلُّ أَهْلِ الشَّأْمِ مَهْيَعَةُ - وَهِيَ الجُحْفَةُ - وَأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: زَعَمُوا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَلَمْ أَسْمَعْهُ: وَمُهَلُّ أَهْلِ اليَمَنِ يَلَمْلَمُ

احمد، ابن وہب، یونس، ابنِ شہاب، سالم بن عبداللہ سے مروی ہے کہ اُن کے والدِ ماجد نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ اہلِ مدینہ کا میقات ذوالحلیفہ ہے اور اہلِ شام کا میقات مہیعہ ہے یعنی جحفہ اور اہلِ نجد کا قرن۔ حضرت ابنِ عمر نے فرمایا: لوگوں کا خیال ہے جب کہ میں نے نہیں سُنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اور اہلِ یمن کا میقات یلملم ہے۔

11۔ بَابُ مُهَلِّ مَنْ كَانَ دُونَ المَوَاقِيتِ

مواقیت کے علاوہ دوسرے ممالک کے لوگ کہاں سے احرام باندھیں

1529۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِأَهْلِ المَدِينَةِ ذَا الحُلَيْفَةِ، وَلِأَهْلِ الشَّأْمِ الجُحْفَةَ، وَلِأَهْلِ اليَمَنِ يَلَمْلَمَ، وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا. فَهُنَّ لَهُنَّ

طاؤس نے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اہلِ مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ میقات مقرر فرمایا اور اہلِ شام کے لیے جحفہ اور اہلِ یمن کے لیے یلملم اور اہلِ نجد کے لیے قرن۔ یہ ان کے لیے ہیں اور اُن کے لیے جو حج اور عمرہ کا قصد

1527- صحیح مسلم:2798، سنن نسائی:2654

1528- راجع الحدیث:133، صحیح مسلم:2799

1529- انظر الحدیث:1524، راجع الحدیث:1526

وَلِمَنْ أَتَى عَلَيْهِنَّ، مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِنَّ مِمَّنْ كَانَ يُرِيدُ الحَجَّ وَالعُمْرَةَ، فَمَنْ كَانَ دُونَهُنَّ، فَمِنْ أَهْلِهِ حَتَّى إِنَّ أَهْلَ مَكَّةَ يُهِلُّونَ مِنْهَا

کرکے یہاں سے گزریں اور جو اِن میقاتوں کے اندر رہنے والے ہیں وہ اپنے گھر سے حتیٰ کہ اہلِ مکہ اپنے مکہ مکرمہ سے ہی احرام باندھیں۔

12۔ بَابُ مُهَلِّ أَهْلِ اليَمَنِ

اہلِ یمن کے احرام باندھنے کی جگہ

1530۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِأَهْلِ المَدِينَةِ ذَا الحُلَيْفَةِ، وَلِأَهْلِ الشَّأْمِ الجُحْفَةَ، وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ المَنَازِلِ، وَلِأَهْلِ اليَمَنِ يَلَمْلَمَ، هُنَّ لِأَهْلِهِنَّ، وَلِكُلِّ آتٍ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِهِمْ مِمَّنْ أَرَادَ الحَجَّ وَالعُمْرَةَ، فَمَنْ كَانَ دُونَ ذَلِكَ، فَمِنْ حَيْثُ أَنْشَأَ، حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ

عبداللہ بن طاؤس کے والدِ ماجد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اہلِ مدینہ کے ذوالحلیفہ میقات مقرر فرمایا اور اہلِ شام کے لیے جُحفہ اور اہل نجد کے لیے قرن المنازل اور اہل یمن کے لیے یلملم۔ یہ اِن کے لیے ہیں اور اُن دوسرے مقامات کے رہنے والوں کے لیے جو حج اور عمرہ کے قصد سے یہاں سے گزریں گے اور جو اِن میں رہنے والے ہیں وہ اپنے گھروں سے حتیٰ کہ مکہ والے مکہ مکرمہ سے۔

13۔ بَابٌ: ذَاتُ عِرْقٍ لِأَهْلِ العِرَاقِ

اہلِ عراق کا میقات ذاتِ عرق ہے

1531۔ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا فُتِحَ هَذَانِ المِصْرَانِ أَتَوْا عُمَرَ، فَقَالُوا: يَا أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّ لِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا، وَهُوَ جَوْرٌ عَنْ طَرِيقِنَا، وَإِنَّا إِنْ أَرَدْنَا قَرْنًا شَقَّ عَلَيْنَا، قَالَ: فَانْظُرُوا حَذْوَهَا مِنْ طَرِيقِكُمْ، فَحَدَّ لَهُمْ ذَاتَ عِرْقٍ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جب یہ دونوں شہر فتح ہو گئے تو لوگوں نے حضرت عمر کی بارگاہ میں حاضر ہو کر نے عرض کی: اے امیر المومنین! رسول اللہ ﷺ نے اہلِ نجد کے قرن کو میقات مقرر فرمایا جو ہمارے راستے سے بہت دور ہے اگر ہم قرن جانے کا ارادہ کریں تو ہمارے لیے مشکل ہے فرمایا کہ اپنے راستے کی جگہ دیکھو۔ پس ذاتِ عرق اُن کا میقات مقرر ہوا۔

14۔ بَابٌ

ذوالحلیفہ میں نماز پڑھنا

1530- راجع الحدیث:1524

1532 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ، فَصَلَّى بِهَا وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَفْعَلُ ذَلِكَ"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ کے مقام پر پتھریلی زمین میں اپنی اُونٹنی بٹھائی اور نماز پڑھی۔ حضرت عبداللہ بن عمر بھی یونہی کیا کرتے تھے۔

15 - بَابُ خُرُوجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى طَرِيقِ الشَّجَرَةِ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا شجرہ کے راستے سے نکلنا

1533 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ مِنْ طَرِيقِ الشَّجَرَةِ، وَيَدْخُلُ مِنْ طَرِيقِ الْمُعَرَّسِ، وَأَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ إِذَا خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ يُصَلِّي فِي مَسْجِدِ الشَّجَرَةِ، وَإِذَا رَجَعَ صَلَّى بِذِي الْحُلَيْفَةِ بِبَطْنِ الْوَادِي، وَبَاتَ حَتَّى يُصْبِحَ

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شجرہ کے راستے سے نکلتے اور معرس کے راستے سے داخل ہوا کرتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکّہ مکرمہ تشریف لے جاتے تو مسجدِ شجرہ میں نماز پڑھتے اور جب واپس لوٹتے تو ذوالحلیفہ میں، وادی کے درمیان اور صبح تک وہیں رات گزارتے۔

16 - بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْعَقِيقُ وَادٍ مُبَارَكٌ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ عقیق مبارک وادی ہے

1534 - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، وَبِشْرُ بْنُ بَكْرٍ التِّنِّيسِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: إِنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَادِي الْعَقِيقِ يَقُولُ: " أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتٍ مِنْ رَبِّي، فَقَالَ: صَلِّ فِي هَذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ

حُمیدی، ولید اور بشر بن بکر تنیسی، اوزاعی، یحییٰ، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ میں نے وادی عقیق کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ رات میرے پاس میرے رب کی جانب سے ایک آنے والا آیا اور کہا کہ اس مبارک وادی میں نماز پڑھیے اور فرمائیے کہ عمرہ حج میں داخل ہوگیا۔

1532- راجع الحدیث: 484' صحیح مسلم: 3269' سنن ابو داؤد: 2044' سنن نسائی: 2660

1534- انظر الحدیث: 7343,2337

وَقُلْ: عُمْرَةٌ فِي حَجَّةٍ"

1535 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ "رُئِيَ وَهُوَ فِي مُعَرَّسٍ بِذِي الحُلَيْفَةِ بِبَطْنِ الوَادِي، قِيلَ لَهُ: إِنَّكَ بِبَطْحَاءَ مُبَارَكَةٍ" وَقَدْ أَنَاخَ بِنَا سَالِمٌ يَتَوَخَّى بِالْمُنَاخِ الَّذِي كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يُنِيخُ يَتَحَرَّى مُعَرَّسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ أَسْفَلُ مِنَ المَسْجِدِ الَّذِي بِبَطْنِ الوَادِي بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الطَّرِيقِ وَسَطٌ مِنْ ذَلِكَ

سالم بن عبداللہ نے اپنے والدِ ماجد سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ معرس ذوالحلیفہ یعنی وادی کے وسط میں تھے تو آپ سے کہا گیا کہ آپ مبارک وادی میں ہیں اور سالم نے ہمارے ساتھ تلاش کر کے اُسی جگہ اُونٹ بٹھایا جہاں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قصداً بٹھایا کرتے کیونکہ یہ رسول اللہ ﷺ کے اُترنے کی جگہ تھی اور یہ اُس مسجد سے نیچے ہے جو وادی کے درمیان میں ہے، یہ اُن کے اور راستے کے بیچ میں ہے۔

17 - بَابُ غَسْلِ الخَلُوقِ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ مِنَ الثِّيَابِ

کپڑے میں خوشبو لگی ہو تو تین مرتبہ دھونا

1536 - قَالَ أَبُو عَاصِمٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ يَعْلَى أَخْبَرَهُ، أَنَّ يَعْلَى قَالَ لِعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَرِنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يُوحَى إِلَيْهِ، قَالَ: "فَبَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعْرَانَةِ، وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِهِ، جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ، وَهُوَ مُتَضَمِّخٌ بِطِيبٍ، فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً، فَجَاءَهُ الوَحْيُ، فَأَشَارَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى يَعْلَى، فَجَاءَ يَعْلَى وَعَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبٌ قَدْ أُظِلَّ بِهِ، فَأَدْخَلَ رَأْسَهُ، فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

صفوان بن یعلیٰ سے مروی ہے کہ حضرت یعلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ جب نبی کریم ﷺ پر وحی نازل ہورہی ہو تو مجھے دکھانا۔ چنانچہ جب نبی کریم ﷺ جعرانہ کے کے مقام پر تھے اور آپ کے ساتھ آپ کے اصحاب تھے تو ایک نے آ کر عرض کی: یارسول اللہ! اُس آدمی کے بارے میں کیا ارشاد ہے جس نے عمرہ کا احرام باندھا ہو اور وہ خوشبو میں بسا ہوا ہو! نبی کریم ﷺ نے کچھ دیر سکوت فرمایا، پھر وحی آگئی تو حضرت عمر نے حضرت یعلیٰ کو اشارہ کیا۔ حضرت یعلیٰ آئے اور رسول اللہ ﷺ کا چہرۂ مبارک سرخ تھا اور خراٹے لے رہے تھے۔ پھر یہ حالت جاتی

1535- راجع الحدیث: 483، صحیح مسلم: 3273,3272، سنن نسائی: 2659

1536- انظر الحدیث: 1789، 1847، 4329، 4985، صحیح مسلم: 2790، 2794، سنن ابو داؤد: 1819، 1822، سنن ترمذی: 836، سنن نسائی: 2667، 2708، 2709

وَسَلَّمَ مُحْمَرُّ الوَجْهِ، وَهُوَ يَغِطُّ، ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ، فَقَالَ: أَيْنَ الَّذِي سَأَلَ عَنِ العُمْرَةِ؟ فَأُتِيَ بِرَجُلٍ، فَقَالَ: اغْسِلِ الطِّيبَ الَّذِي بِكَ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ، وَانْزِعْ عَنْكَ الجُبَّةَ، وَاصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِي حَجَّتِكَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَرَادَ الإِنْقَاءَ حِينَ أَمَرَهُ أَنْ يَغْسِلَ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ؟ قَالَ: نَعَمْ

رہی تو فرمایا: عمرہ کے بارے میں پوچھنے والا کہاں ہے؟ ایک شخص کو لایا گیا تو فرمایا: خوشبو کو تین مرتبہ دھو ڈالو اور جبّہ اپنے جسم سے اُتار دو اور عمرہ میں وہی کرو جو حج میں کرتے ہو۔ میں نے عطاء سے کہا آپ کا مقصد صفائی ہے جو تین مرتبہ دھونے کے لیے فرمایا؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔

18- بَابُ الطِّيبِ عِنْدَ الإِحْرَامِ، وَمَا يَلْبَسُ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُحْرِمَ، وَيَتَرَجَّلَ وَيَدَّهِنَ

احرام کے وقت خوشبو لگانا اور احرام باندھتے وقت کیسے کپڑے پہنے نیز کنگھی کرنا اور تیل لگانا

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: يَشَمُّ المُحْرِمُ الرَّيْحَانَ، وَيَنْظُرُ فِي المِرْآةِ، وَيَتَدَاوَى بِمَا يَأْكُلُ الزَّيْتِ، وَالسَّمْنِ وَقَالَ عَطَاءٌ: يَتَخَتَّمُ وَيَلْبَسُ الهِمْيَانَ وَطَافَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، وَهُوَ مُحْرِمٌ وَقَدْ حَزَمَ عَلَى بَطْنِهِ بِثَوْبٍ " وَلَمْ تَرَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بِالتُّبَّانِ بَأْسًا لِلَّذِينَ يَرْحَلُونَ هَوْدَجَهَا

حضرت ابنِ عباس نے فرمایا کہ احرام والا خوشبودار پھول سونگھ سکتا ہے، آئینہ دیکھ سکتا ہے، زیتون کا تیل اور گھی وغیرہ کھانے والی چیزوں کو دوائی کے طور پر استعمال کر سکتا ہے۔ عطاء نے کہا کہ وہ انگوٹھی پہن لے اور ہمیانی باندھ لے۔ حضرت ابن عمر نے حالتِ احرام میں طواف کیا اور اُن کا پیٹ کپڑے سے بندھا ہوا تھا اور حضرت عائشہ صدیقہ پاجامہ پہننے میں مضائقہ نہ سمجھتیں۔

1537 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَدَّهِنُ بِالزَّيْتِ، فَذَكَرْتُهُ لِإِبْرَاهِيمَ، قَالَ: مَا تَصْنَعُ بِقَوْلِهِ:

سعید بن جُبیر سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عمر زیتون کا تیل لگایا کرتے۔ میں نے ابراہیم سے اِس کا ذکر کیا تو فرمایا کہ اِن کے قول کا کیا کرو گے۔

1538 - حَدَّثَنِي الأَسْوَدُ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي مَفَارِقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ

جب کہ اسود سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: گویا میں اب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں اور آپ حالتِ احرام میں تھے۔

1537- صحیح مسلم: 1538، سنن نسائی: 2695,2694,2693

1538- راجع الحدیث: 271

1539 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِإِحْرَامِهِ حِينَ يُحْرِمُ، وَلِحِلِّهِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ

عبدالرحمٰن بن قاسم کے والدِ ماجد سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کو آپ کے احرام کے لیے میں خوشبو لگایا کرتی تھی جب کہ آپ احرام باندھتے تھے اور کھولتے وقت بیت اللہ کا طواف کرنے سے پہلے۔

19 - بَابُ مَنْ أَهَلَّ مُلَبِّدًا

جو بالوں کو جما کر احرام باندھے

1540 - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ مُلَبِّدًا

اصبغ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم سے مروی ہے کہ اُن کے والدِ ماجد نے فرمایا: میں نے سُنا کہ رسول اللہ تلبیہ کر کے (بالوں کو جما کر) تلبیہ کہہ رہے تھے۔

20 - بَابُ الْإِهْلَالِ عِنْدَ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ

مسجدِ ذوالحلیفہ کے قریب تلبیہ کہنا

1541 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ، يَقُولُ: مَا أَهَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ يَعْنِي مَسْجِدَ ذِي الْحُلَيْفَةِ

علی بن عبداللہ، سفیان، موسیٰ بن عُقبہ، سالم بن عبداللہ نے حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے۔ عبداللہ بن مسلمہ، امام مالک موسیٰ بن عُقبہ، سالم بن عبداللہ نے اپنے والدِ ماجد کو فرماتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہ ﷺ نے لبیک کہنا مسجد کے پاس سے یعنی ذوالحلیفہ کی مسجد کے قریب سے شروع کیا۔

21 - بَابُ مَا لَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ

احرام والا کیا کپڑے پہنے؟

1539- انظر الحدیث: 1754، 5922، 5928، 5930' صحیح مسلم: 2818' سنن ابو داؤد: 1745' سنن نسائی: 2684

1540- صحیح مسلم: 2806' سنن ابو داؤد: 1747' سنن نسائی: 2682، 2746' سنن ابن ماجہ: 3047

1541- صحیح مسلم: 2804، 2808' سنن ابو داؤد: 1771' سنن ترمذی: 818' سنن نسائی: 2756

1542 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا يَلْبَسُ المُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ؟ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ يَلْبَسُ القُمُصَ، وَلاَ العَمَائِمَ، وَلاَ السَّرَاوِيلاَتِ، وَلاَ البَرَانِسَ، وَلاَ الخِفَافَ إِلَّا أَحَدٌ لاَ يَجِدُ نَعْلَيْنِ، فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ، وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الكَعْبَيْنِ، وَلاَ تَلْبَسُوا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ أَوْ وَرْسٌ

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! احرام والا کیسے کپڑے پہنے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ قمیض عمامہ، شلوار، ٹوپی اور موزے نہ پہنے۔ ہاں اگر کسی کو جوتے میسر نہ ہوں تو وہ موزے پہن سکتا ہے لیکن انہیں کاٹ کر ٹخنوں سے نیچے کر لے اور وہ کپڑے نہ پہنو جن میں زعفران یا ورس لگی ہوئی ہو۔

22- بَابُ الرُّكُوبِ وَالِارْتِدَافِ فِي الحَجِّ

حج میں سوار ہونا اور کسی کو پیچھے بٹھانا

1543 و 1544 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ يُونُسَ الأَيْلِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ أُسَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ إِلَى المُزْدَلِفَةِ، ثُمَّ أَرْدَفَ الفَضْلَ مِنَ المُزْدَلِفَةِ إِلَى مِنًى، قَالَ: فَكِلاَهُمَا قَالَ: لَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ العَقَبَةِ

عبداللہ بن محمد، وہب بن جریر، ان کے والد ماجد، یونس ایلی، زہری عُبید اللہ بن عبداللہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ سواری پر نبی کریم ﷺ کے پیچھے عرفات سے مزدلفہ تک حضرت اُسامہ بیٹھے۔ پھر مزدلفہ سے منیٰ تک حضرت فضل بیٹھے۔ اُن دونوں حضرات نے فرمایا کہ نبی کریم برابر تلبیہ (لبیک) کہتے رہے حتیٰ کہ جمرۂ عقبہ پر کنکریاں ماریں۔

23- بَابُ مَا يَلْبَسُ المُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ وَالأَرْدِيَةِ وَالأُزُرِ

احرام والا چادر اور ازار وغیرہ کیسے کپڑے پہن سکتا ہے؟

وَلَبِسَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا " الثِّيَابَ

حضرت عائشہ نے حالتِ احرام میں رنگا ہوا کپڑا

1542- راجع الحدیث: 134' صحیح مسلم: 2783' سنن ابو داؤد: 1824' سنن نسائی: 2673,2668' سنن ابن ماجہ: 2932,2929

1543,154- انظر الحدیث: 1687,1685,1670,1686

المُعَصْفَرَةَ وَهِيَ مُحْرِمَةٌ، وَقَالَتْ: لَا تَلَثَّمْ وَلَا تَتَبَرْقَعْ، وَلَا تَلْبَسْ ثَوْبًا بِوَرْسٍ وَلَا زَعْفَرَانٍ " وَقَالَ جَابِرٌ: لَا أَرَى المُعَصْفَرَ طِيبًا وَلَمْ تَرَ عَائِشَةُ بَأْسًا بِالحُلِيِّ، وَالثَّوْبِ الأَسْوَدِ، وَالمُوَرَّدِ، وَالخُفِّ لِلْمَرْأَةِ" وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: لَا بَأْسَ أَنْ يُبْدِلَ ثِيَابَهُ

1545 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ المُقَدَّمِيُّ، حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ المَدِينَةِ بَعْدَ مَا تَرَجَّلَ، وَادَّهَنَ وَلَبِسَ إِزَارَهُ وَرِدَاءَهُ هُوَ وَأَصْحَابُهُ، فَلَمْ يَنْهَ عَنْ شَيْءٍ مِنَ الأَرْدِيَةِ وَالأُزُرِ تُلْبَسُ إِلَّا المُزَعْفَرَةَ الَّتِي تَرْدَعُ عَلَى الجِلْدِ، فَأَصْبَحَ بِذِي الحُلَيْفَةِ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ حَتَّى اسْتَوَى عَلَى البَيْدَاءِ، أَهَلَّ هُوَ وَأَصْحَابُهُ وَقَلَّدَ بَدَنَتَهُ، وَذَلِكَ لِخَمْسٍ بَقِينَ مِنْ ذِي القَعْدَةِ، فَقَدِمَ مَكَّةَ لِأَرْبَعِ لَيَالٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الحَجَّةِ، فَطَافَ بِالْبَيْتِ، وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالمَرْوَةِ، وَلَمْ يَحِلَّ مِنْ أَجْلِ بُدْنِهِ لِأَنَّهُ قَلَّدَهَا، ثُمَّ نَزَلَ بِأَعْلَى مَكَّةَ عِنْدَ الحَجُونِ وَهُوَ مُهِلٌّ بِالحَجِّ، وَلَمْ يَقْرَبِ الكَعْبَةَ بَعْدَ طَوَافِهِ بِهَا حَتَّى رَجَعَ مِنْ عَرَفَةَ، وَأَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالمَرْوَةِ، ثُمَّ يُقَصِّرُوا مِنْ رُءُوسِهِمْ، ثُمَّ يَحِلُّوا وَذَلِكَ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ بَدَنَةٌ قَلَّدَهَا، وَمَنْ كَانَتْ مَعَهُ امْرَأَتُهُ فَهِيَ لَهُ حَلاَلٌ، وَالطِّيبُ وَالثِّيَابُ

پہنا اور فرمایا کہ عورتیں نقاب نہ ڈالیں اور برقعہ نہ پہنیں اور نہ ایسا کپڑا پہنیں جو ورس یا زعفران سے رنگا ہوا ہو۔ حضرت جابر نے فرمایا کہ میں رنگے ہوئے کپڑے کی خوشبو نہیں سمجھتا حضرت عائشہ نے زیور، سیاہ یا گلابی کپڑے اور موزوں میں عورت کے لیے حرج نہیں سمجھا۔ ابراہیم نے فرمایا کہ کپڑے بدلنے میں کوئی حرج نہیں۔

کُریب سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ اور آپ کے اصحاب مدینہ منورہ سے کنگھا کر کے، تیل لگا کر نیز ازار اور چادر پہن کر روانہ ہوئے۔ آپ نے چادر اور ازار پہننے سے منع نہیں فرمایا مگر جو کپڑا اس طرح زعفران سے رنگا ہوا ہو کہ زعفران جسم پر جھڑے۔ صبح کے وقت ذوالحلیفہ میں جب اپنی سواری پر سوار ہوئے اور وہ بیداء کی طرف سیدھی ہوگئی تو آپ نے اور آپ کے اصحاب نے تلبیہ کہا اور اپنے جانوروں کے گلے میں قلاوہ ڈالا اور یہ جب کی بات ہے جب ذی قعدہ میں پانچ دن باقی تھے۔ ذوالحجہ کی چوتھی تاریخ کو مکہ مکرمہ میں پہنچے۔ پس بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کی اور قربانی کے جانور کو قلاوہ پہنایا تھا اس لیے احرام نہیں کھولا۔ پھر مکہ مکرمہ میں حجون کے پاس اُترے اور آپ حج کا احرام باندھے ہوئے تھے اور طواف کے بعد آپ کعبہ کے قریب نہیں گئے حتیٰ کہ عرفات سے واپس ہوئے اور اپنے اصحاب کو حکم فرمایا کہ بیت اللہ اور صفا و مروہ کے درمیان طواف کریں پھر اپنے سر کے بال کٹوا لیں اور احرام کھول دیں۔ یہ اُس کے لیے تھا۔ جس نے قربانی کے جانور کو قلاوہ نہیں پہنایا تھا، لہٰذا جس کے ساتھ اُس کی

1545- انظر الحدیث: 1731،1625

بیوی ہو تو وہ اُس کے لیے حلال ہے نیز خوشبو اور کپڑے بھی۔

24- بَابُ مَنْ بَاتَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ حَتَّى أَصْبَحَ

جو صبح تک ذوالحلیفہ میں رات گزارے

قَالَهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اِسے حضرت ابنِ عمر نے نبی کریم ﷺ سے مروی کیا ہے۔

1546 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا، وَبِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ بَاتَ حَتَّى أَصْبَحَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ، فَلَمَّا رَكِبَ رَاحِلَتَهُ وَاسْتَوَتْ بِهِ أَهَلَّ

عبداللہ بن محمد، ہشام بن یوسف، ابنِ جریج، ابن المکندر سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے مدینہ منورہ میں چار اور ذوالحلیفہ میں دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر آپ نے ذوالحلیفہ میں رات بسر فرمائی اور صبح کے وقت جب اپنی سواری پر سوار ہوئے اور وہ سیدھی ہوگئی تو تلبیہ کہا۔

1547 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: " أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا، وَصَلَّى الْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ - قَالَ: وَأَحْسِبُهُ - بَاتَ بِهَا حَتَّى أَصْبَحَ "

ابوقلابہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم نے مدینہ منورہ میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعتیں پڑھیں۔ فرمایا کہ آپ نے میرے خیال میں صبح تک وہیں رات گزاری۔

25- بَابُ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالإِهْلاَلِ

لبیک کہتے وقت آواز بلند کرنا

1548 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

ابوقلابہ سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے مدینہ منورہ میں ظہر کی چار اور ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعتیں

1546- راجع الحدیث:1089

1547- راجع الحدیث:1089، صحیح مسلم:1579، سنن ابو داؤد:2793,1796، سنن نسائی:476

1548- راجع الحدیث:1547,1079

وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ الظُّهْرَ أَرْبَعًا، وَالعَصْرَ بِذِي الحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ، وَسَمِعْتُهُمْ يَصْرُخُونَ بِهِمَا جَمِيعًا

پڑھیں۔ میں نے دونوں میں لوگوں کو خوب بلند آواز سے لبیک کہتے ہوئے سُنا۔

26- بَابُ التَّلْبِيَةِ

لبیک کہنا

1549 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: " أَنَّ تَلْبِيَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لاَ شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالمُلْكَ، لاَ شَرِيكَ لَكَ "

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تلبیہ یہ تھا: میں حاضر ہوں، اے اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں بے شک تعریف، نعمت اور بادشاہی تیرے لیے ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔

1550 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: إِنِّي لَأَعْلَمُ كَيْفَ " كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي: لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لاَ شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ " تَابَعَهُ أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، وَقَالَ شُعْبَةُ، أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ، سَمِعْتُ خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ، سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تلبیہ کس طرح کہا کرتے تھے۔ میں حاضر ہوں، اے اللہ! میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔ میں حاضر ہوں۔ بے شک تعریف اور نعمت تیرے لیے ہے۔ متابعت کی اس کی ابو معاویہ نے اعمش سے شعبہ، سلیمان، خثیمہ، ابو عطیہ نے اِسے حضرت عائشہ سے سُنا۔

27- بَابُ التَّحْمِيدِ وَالتَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ، قَبْلَ الإِهْلاَلِ، عِنْدَ الرُّكُوبِ عَلَى الدَّابَّةِ

احرام باندھنے اور سوار ہونے سے پہلے تحمید، تسبیح اور تکبیر کہنا

1551 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: " صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور ہم آپ کے ساتھ تھے اور عصر کی ذوالحلیفہ میں

1549- راجع الحدیث: 1540، صحیح مسلم: 2803، سنن ابو داؤد: 1812، سنن نسائی: 2748

1551- راجع الحدیث: 1547،1089

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ مَعَهُ بِالْمَدِينَةِ الظُّهْرَ أَرْبَعًا، وَالعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ بَاتَ بِهَا حَتَّى أَصْبَحَ، ثُمَّ رَكِبَ حَتَّى اسْتَوَتْ بِهِ عَلَى الْبَيْدَاءِ، حَمِدَ اللَّهَ وَسَبَّحَ وَكَبَّرَ، ثُمَّ أَهَلَّ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ، وَأَهَلَّ النَّاسُ بِهِمَا، فَلَمَّا قَدِمْنَا أَمَرَ النَّاسَ، فَحَلُّوا حَتَّى كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ أَهَلُّوا بِالحَجِّ، قَالَ: وَنَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَنَاتٍ بِيَدِهِ قِيَامًا، وَذَبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ كَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ " قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: قَالَ بَعْضُهُمْ: هَذَا عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَنَسٍ

دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر صبح تک وہاں رات گزاری۔ جب سوار ہو گئے اور وہ بیداء پر سیدھی ہوگئی تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، سُبْحَانَ اللّٰہِ اور اللّٰہُ أَکْبَرُ کہا پھر حج اور عمرہ کا تلبیہ کہا اور لوگوں نے بھی۔ جب مکہ پہنچ گئے تو آپ نے لوگوں کو احرام کھولنے کا حکم فرمایا اور لوگوں نے آٹھویں ذوالحجہ کا احرام باندھ لیا۔ نبی کریم ﷺ نے کھڑے ہوئے اونٹ اپنے دست مبارک سے نحر فرمائے اور رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ میں سینگوں والے دو مینڈھے ذبح فرمائے۔ امام ابوعبداللہ نے فرمایا کہ بعض نے اسے ایوب ایک شخص نے حضرت انس سے مروی کی ہے۔

28- بَابُ مَنْ أَهَلَّ حِينَ اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ

جو اُس وقت تلبیہ کہے جب سواری سیدھی کھڑی ہو جائے

1552 - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَهَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ قَائِمَةً

ابوعاصم، جُریج، صالح بن کیسان، نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے اُس وقت تلبیہ کہا جب آپ کی سواری سیدھی کھڑی ہوگئی۔

29- بَابُ الإِهْلاَلِ مُسْتَقْبِلَ القِبْلَةِ

قبلہ رخ ہو کر تلبیہ پڑھنے کا باب

1553 - وَقَالَ أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، إِذَا صَلَّى بِالْغَدَاةِ بِذِي الحُلَيْفَةِ أَمَرَ بِرَاحِلَتِهِ فَرُحِلَتْ، ثُمَّ رَكِبَ، فَإِذَا اسْتَوَتْ بِهِ اسْتَقْبَلَ القِبْلَةَ قَائِمًا، ثُمَّ يُلَبِّي حَتَّى يَبْلُغَ الحَرَمَ، ثُمَّ يُمْسِكُ حَتَّى إِذَا جَاءَ ذَا طُوًى بَاتَ بِهِ حَتَّى يُصْبِحَ، فَإِذَا صَلَّى الغَدَاةَ اغْتَسَلَ، وَزَعَمَ

ابومعمر، عبدالوارث، ایوب، نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عمر جب صبح کی نماز ذوالحلیفہ میں پڑھ لیتے تو سواری کا حکم فرماتے۔ سواری تیار کر دی جاتی تو اُس پر سوار ہو جاتے۔ جب سیدھی ہو جاتی تو قبلہ رُو کھڑے ہو کر تلبیہ شروع کر دیتے حتیٰ کہ حرم میں پہنچ جاتے۔ پھر رُک جاتے اور جب ذی طویٰ میں ہوتے تو وہیں رات گزارتے اور صبح کی نماز پڑھ کر غسل فرماتے۔ اُن کا

1552- راجع الحدیث: 166 صحیح مسلم: 2813 سنن نسائی: 2758

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ ذٰلِكَ. تَابَعَهُ إِسْمَاعِيلُ، عَنْ أَيُّوبَ فِي الغَسْلِ

گمان تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے اِسی طرح کیا ہے۔ متابعت کی اِس کی اسماعیل نے ایوب سے غسل کے متعلق میں۔

1554 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو الرَّبِيعِ، حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، إِذَا أَرَادَ الخُرُوجَ إِلَى مَكَّةَ ادَّهَنَ بِدُهْنٍ لَيْسَ لَهُ رَائِحَةٌ طَيِّبَةٌ، ثُمَّ يَأْتِي مَسْجِدَ ذِي الحُلَيْفَةِ فَيُصَلِّي، ثُمَّ يَرْكَبُ، وَإِذَا اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ قَائِمَةً أَحْرَمَ. ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ

سلیمان بن داؤد ابوالربیع، فلیح، نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب مکّہ مکرمہ کی طرف نکلنے کا قصد کرتے تو تیل لگاتے جس میں خوشبو نہ ہوتی، پھر مسجد ذوالحلیفہ میں آتے اور نماز پڑھتے پھر سوار ہوتے اور جب سواری سیدھی ہوجاتی تو کھڑے ہوکر احرام باندھتے پھر فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یونہی کرتے ہوئے، دیکھا ہے۔

30-بَابُ التَّلْبِيَةِ إِذَا انْحَدَرَ فِي الوَادِي

وادی میں اُترتے وقت تلبیہ کہنا

1555 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَذَكَرُوا الدَّجَّالَ أَنَّهُ قَالَ: مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَمْ أَسْمَعْهُ وَلٰكِنَّهُ قَالَ: أَمَّا مُوسَى كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ إِذْ انْحَدَرَ فِي الوَادِي يُلَبِّي

مجاہد سے مروی ہے کہ ہم حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس تھے تو لوگوں نے دجال کا ذکر کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ میں نے نہیں سُنا لیکن آپ نے فرمایا: گویا میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں کہ جب وہ وادی میں اُترتے ہیں تو تلبیہ کہہ رہے ہیں۔

31-بَابٌ: كَيْفَ تُهِلُّ الحَائِضُ وَالنُّفَسَاءُ

حیض اور نفاس والی عورتیں کس طرح احرام باندھیں

أَهَلَّ: تَكَلَّمَ بِهِ، وَاسْتَهْلَلْنَا وَأَهْلَلْنَا الهِلَالَ، كُلُّهُ مِنَ الظُّهُورِ، وَاسْتَهَلَّ المَطَرُ خَرَجَ مِنَ السَّحَابِ، (وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهِ) (المائدة:3) وَهُوَ مِنَ اسْتِهْلَالِ الصَّبِيِّ

أَهَلَّ گفتگو کرنا۔ اِسْتَهْلَلْنَا، أَهْلَلْنَا اور الْهِلَالَ سب سے مراد ظاہر ہونا ہے اِسْتَهَلَّ الْمَطَرُ سے مراد ہے بادل سے نکلا اور أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهِ یہ اِسْتِهْلَالِ الصَّبِيِّ سے ماخوذ ہے۔

1554- راجع الحدیث:1553 'صحیح مسلم:3034' سنن ابو داؤد:1865

1555- انظر الحدیث:5913,3355

1556 ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الوَدَاعِ فَأَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُهِلَّ بِالحَجِّ مَعَ العُمْرَةِ، ثُمَّ لاَ يَحِلَّ حَتَّى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا فَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ، وَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ، وَلاَ بَيْنَ الصَّفَا وَالمَرْوَةِ، فَشَكَوْتُ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: انْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي وَأَهِلِّي بِالحَجِّ، وَدَعِي العُمْرَةَ، فَفَعَلْتُ، فَلَمَّا قَضَيْنَا الحَجَّ أَرْسَلَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ إِلَى التَّنْعِيمِ فَاعْتَمَرْتُ، فَقَالَ: هَذِهِ مَكَانَ عُمْرَتِكِ، قَالَتْ: فَطَافَ الَّذِينَ كَانُوا أَهَلُّوا بِالعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ، وَبَيْنَ الصَّفَا وَالمَرْوَةِ، ثُمَّ حَلُّوا، ثُمَّ طَافُوا طَوَافًا آخَرَ بَعْدَ أَنْ رَجَعُوا مِنْ مِنًى، وَأَمَّا الَّذِينَ جَمَعُوا الحَجَّ وَالعُمْرَةَ، فَإِنَّمَا طَافُوا طَوَافًا وَاحِدًا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نکلے۔ ہم نے عمرہ کا احرام باندھا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے پاس قربانی کا جانور ہے وہ عمرہ کے ساتھ حج کا احرام بھی باندھے۔ پھر احرام نہ کھولے مگر جب دونوں سے فارغ نہ ہو جائے۔ جب میں مکہ مکرمہ پہنچی تو حیض آ گیا اور میں نے بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف نہیں کیا تھا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کی شکایت کی تو فرمایا: اپنا سر کھول دو اور کنگھی کر لو نیز حج کا احرام باندھ لو اور عمرہ چھوڑ دو۔ میں نے یہی کیا جب ہم حج سے فارغ ہو گئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر کے ساتھ تنعیم کی طرف بھیجا تو میں نے عمرہ کیا۔ فرمایا کہ یہ تمہارے عمرہ کا مقام ہے۔ وہ فرماتی ہیں کہ انہوں نے بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کیا جنہوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا اور پھر احرام کھول دیا اور پھر منیٰ سے واپس لوٹنے کے بعد دوسرا طواف کیا اور جنہوں نے حج و عمرہ دونوں کو جمع کیا تھا انہوں نے ایک ہی طواف کیا۔

32۔ بَابُ مَنْ أَهَلَّ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَإِهْلاَلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرح احرام باندھا

قَالَهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اسے حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

1557 ۔ حَدَّثَنَا المَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ ابْنِ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی

1556- راجع الحدیث: 294، صحیح مسلم: 2902، سنن ابوداؤد: 1781، سنن نسائی: 2763,242

1557- انظر الحدیث: 7367,7230,4352,2506,1785,1651,1570,1568، سنن نسائی: 2743

جُرَيْجٍ قَالَ: عَطَاءٌ، قَالَ جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنْ يُقِيمَ عَلَى إِحْرَامِهِ وَذَكَرَ قَوْلَ سُرَاقَةَ، وَزَادَ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِمَا أَهْلَلْتَ يَا عَلِيُّ؟ قَالَ: بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَأَهْدِ وَامْكُثْ حَرَامًا كَمَا أَنْتَ

کریم ﷺ نے حضرت علی کو حکم دیا کہ اپنے احرام پر قائم رہو۔ اور سراقہ کے قول کا ذکر کیا۔ محمد بن بکر نے ابن جریج سے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ نے اُن سے فرمایا: اے علی! کس چیز کا احرام باندھا ہے۔ عرض کی کہ جس کا نبی کریم ﷺ نے باندھا ہے۔ فرمایا تو تم قربانی دو اور اسی طرح احرام میں رہو جیسے اب ہو۔

1558 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ الْهُذَلِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ، قَالَ: سَمِعْتُ مَرْوَانَ الْأَصْفَرَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْيَمَنِ، فَقَالَ: بِمَا أَهْلَلْتَ؟ قَالَ: بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: لَوْلَا أَنَّ مَعِي الْهَدْيَ لَأَحْلَلْتُ

حسن بن علی الخلال الہذلی، عبدالصمد، سُلیم بن حیّان، مروان الاصفر سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: حضرت علی یمن سے نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا: کس چیز کا احرام باندھا؟ عرض کی کہ جس کا نبی کریم ﷺ نے احرام باندھا ہے۔ فرمایا: اگر میرے پاس قربانی کا جانور نہ ہوتا تو میں احرام کھول دیتا۔

1559 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قَوْمٍ بِالْيَمَنِ، فَجِئْتُ وَهُوَ بِالْبَطْحَاءِ، فَقَالَ: بِمَا أَهْلَلْتَ؟ قُلْتُ: أَهْلَلْتُ كَإِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: هَلْ مَعَكَ مِنْ هَدْيٍ؟ قُلْتُ: لَا، فَأَمَرَنِي، فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ، وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ أَمَرَنِي، فَأَحْلَلْتُ، فَأَتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ قَوْمِي، فَمَشَطَتْنِي - أَوْ غَسَلَتْ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے میری قوم کے پاس یمن میں بھیجا۔ میں خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ بطحاء میں تھے۔ فرمایا: کس چیز کا احرام باندھا ہے؟ میں نے عرض کی کہ جس چیز کا نبی کریم ﷺ نے احرام باندھا ہے۔ فرمایا: کیا تمہارے پاس ہدی ہے؟ عرض کی: نہیں۔ آپ نے مجھے بیت اللہ کا طواف کرنے کا حکم فرمایا میں نے بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کیا۔ پھر آپ نے حکم فرمایا تو میں نے احرام کھول دیا میں اپنی قوم کی ایک

1558- صحیح مسلم: 3017,3016' سنن ترمذی: 956

1559- انظر الحدیث: 4397,4346,1795,1724,1565' صحیح مسلم: 2951,2950,2949,2948'

سنن نسائی: 2741,2737

رَأْسِي - فَقَدِمَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ: إِنْ نَأْخُذْ بِكِتَابِ اللَّهِ فَإِنَّهُ يَأْمُرُنَا بِالتَّمَامِ، قَالَ اللَّهُ: (وَأَتِمُّوا الحَجَّ وَالعُمْرَةَ لِلَّهِ) (البقرة: 196) وَإِنْ نَأْخُذْ بِسُنَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى نَحَرَ الهَدْيَ.

عوزت کے پاس آیا تو اُس نے کنگھی کر دی اور میرا سر دھویا۔ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا زمانہ آیا تو فرمایا: اگر ہم اللہ کی کتاب کو لیں تو وہ ہمیں پورا کرنے کا حکم دیتی ہے ارشادِ ربانی ہے کہ حج اور عمرہ اللہ کے لئے پورا کرو اور اگر ہم نبی کریم ﷺ کی سنت کو لیں تو ہدی نحر کرنے تک آپ ﷺ نے احرام نہیں کھولا۔

33- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (الحَجُّ أَشْهُرٌ مَعْلُومَاتٌ، فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ الحَجَّ فَلاَ رَفَثَ، وَلاَ فُسُوقَ وَلاَ جِدَالَ فِي الحَجِّ) (البقرة: 197)

ارشادِ خداوندی ہے کہ حج کے معروف مہینے ہیں جو ان میں حج کرے تو حج میں بیہودہ بات، نافرمانی اور جھگڑا نہ کرے

وَقَوْلِهِ (يَسْأَلُونَكَ عَنِ الأَهِلَّةِ، قُلْ: هِيَ مَوَاقِيتُ لِلنَّاسِ وَالحَجِّ) (البقرة: 189)

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: " أَشْهُرُ الحَجِّ: شَوَّالٌ، وَذُو القَعْدَةِ، وَعَشْرٌ مِنْ ذِي الحَجَّةِ " وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: " مِنَ السُّنَّةِ: أَنْ لاَ يُحْرِمَ بِالحَجِّ إِلَّا فِي أَشْهُرِ الحَجِّ " وَكَرِهَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنْ يُحْرِمَ مِنْ خُرَاسَانَ أَوْ كَرْمَانَ

تم سے چاند کے بارے میں پوچھتے ہیں، تم فرما دو کہ یہ لوگوں کے وقت معلوم کرنے اور حج کے لیے ہے۔

حضرت ابنِ عمر نے فرمایا کہ حج کے مہینے شوال، ذی قعدہ اور ذوالحجہ کے دس دن ہیں۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ سنت یہ ہے کہ حج نہ کرے مگر حج کے مہینوں میں اور حضرت عثمان یہ ناپسند فرماتے کہ کوئی خراسان یا کرمان سے احرام باندھے۔

1560- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ الحَنَفِيُّ، حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ، سَمِعْتُ القَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَشْهُرِ الحَجِّ، وَلَيَالِي الحَجِّ، وَحُرُمِ الحَجِّ، فَنَزَلْنَا بِسَرِفَ، قَالَتْ: فَخَرَجَ إِلَى أَصْحَابِهِ، فَقَالَ: مَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ مَعَهُ هَدْيٌ، فَأَحَبَّ أَنْ يَجْعَلَهَا عُمْرَةً فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ كَانَ مَعَهُ الهَدْيُ فَلاَ. قَالَتْ:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کے مہینوں اور حج کے دن راتوں میں نکلے ہم مقامِ سرف پر اُترے تو آپ اپنے اصحاب کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: تم میں سے جس کے پاس ہدی نہیں ہے اور وہ اِسے عمرہ بنانا چاہے تو ایسا کرے اور جس کے پاس قربانی کا جانور ہو وہ ایسا نہ کرے۔ آپ کے اصحاب میں سے کچھ نے کیا اور کچھ نے چھوڑ دیا۔ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے

1560- راجع الحدیث: 294

فَأَلَا خِذْ بِهَا. وَالتَّارِكُ لَهَا مِنْ أَصْحَابِهِ قَالَتْ: فَأَمَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجَالٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَكَانُوا أَهْلَ قُوَّةٍ وَكَانَ مَعَهُمُ الْهَدْيُ، فَلَمْ يَقْدِرُوا عَلَى الْعُمْرَةِ قَالَتْ: فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي، فَقَالَ: مَا يُبْكِيكِ يَا هَنْتَاهُ؟ قُلْتُ: سَمِعْتُ قَوْلَكَ لِأَصْحَابِكَ فَمُنِعْتُ الْعُمْرَةَ قَالَ: وَمَا شَأْنُكِ؟ قُلْتُ: لَا أُصَلِّي، قَالَ: فَلَا يَضِيرُكِ، إِنَّمَا أَنْتِ امْرَأَةٌ مِنْ بَنَاتِ آدَمَ، كَتَبَ اللَّهُ عَلَيْكِ مَا كَتَبَ عَلَيْهِنَّ، فَكُونِي فِي حَجَّتِكِ، فَعَسَى اللَّهُ أَنْ يَرْزُقَكِيهَا قَالَتْ: فَخَرَجْنَا فِي حَجَّتِهِ حَتَّى قَدِمْنَا مِنًى، فَطَهَرْتُ، ثُمَّ خَرَجْتُ مِنْ مِنًى، فَأَفَضْتُ بِالْبَيْتِ، قَالَتْ: ثُمَّ خَرَجَتْ مَعَهُ فِي النَّفْرِ الْآخِرِ، حَتَّى نَزَلَ الْمُحَصَّبَ، وَنَزَلْنَا مَعَهُ فَدَعَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ، فَقَالَ: اخْرُجْ بِأُخْتِكَ مِنَ الْحَرَمِ، فَلْتُهِلَّ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ افْرُغَا، ثُمَّ ائْتِيَا هَا هُنَا، فَإِنِّي أَنْظُرُكُمَا حَتَّى تَأْتِيَانِي قَالَتْ: فَخَرَجْنَا، حَتَّى إِذَا فَرَغْتُ، وَفَرَغْتُ مِنَ الطَّوَافِ، ثُمَّ جِئْتُهُ بِسَحَرَ، فَقَالَ: هَلْ فَرَغْتُمْ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَأَذَنَ بِالرَّحِيلِ فِي أَصْحَابِهِ، فَارْتَحَلَ النَّاسُ، فَمَرَّ مُتَوَجِّهًا إِلَى الْمَدِينَةِ "ضَيْرٌ: مِنْ ضَارَ يَضِيرُ ضَيْرًا، وَيُقَالُ: ضَارَ يَضُورُ ضَوْرًا، وَضَرَّ يَضُرُّ ضَرًّا"

اصحاب میں سے کچھ لوگ طاقت رکھتے تھے اور اُن کے پاس قربانی کے جانور تھے لہٰذا وہ عمرہ نہیں کر سکتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میں رو رہی تھی۔ فرمایا: اری بھولی! کیوں روتی ہو؟ عرض کی کہ آپ نے اپنے اصحاب سے جو فرمایا وہ میں نے سُنا لیکن میں عمرہ نہیں کر سکتی۔ فرمایا کہ کیا بات ہوا؟ عرض کی کہ میں نماز نہیں پڑھتی فرمایا کہ تمہارا کوئی نقصان نہیں۔ تم بھی حضرت آدم کی بیٹیوں میں سے ایک ہو۔ تمہارے لیے بھی اللہ نے وہی لکھا ہے جو اُن کے لیے لکھا، لہٰذا تم حج کرو۔ ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں دونوں چیزیں عطا کردے۔ ہم اپنے حج کے سلسلے میں منیٰ پہنچے تو میں پاک ہوگئی۔ پھر میں منیٰ سے نکلی تو میں نے بیت اللہ کا طواف کیا۔ پھر میں آپ کے ساتھ آخری کوچ میں نکلی اور آپ محصب میں قیام فرما ہوئے اور آپ کے ساتھ ہم بھی اُترے تو آپ نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر کو بُلا کر فرمایا: اپنی بہن کو حرم سے لے جاؤ تاکہ وہ عمرہ کا احرام باندھ لے۔ پھر فارغ ہو کر دونوں یہاں آؤ میں تمہارے آنے کا انتظار کروں گا۔ پس ہم نکلے اور جب میں اور وہ طواف سے فارغ ہوئے تو میں صبح کے وقت حاضرِ خدمت ہوگئی۔ فرمایا: کیا تم فارغ ہوگئے؟ عرض کی ہاں۔ آپ نے اپنے اصحاب کو کوچ کا حکم فرمایا۔ پس لوگ مدینہ منورہ کی جانب رخ کر کے چل پڑے۔ امام ابوعبداللہ نے فرمایا یَضِیْرُ یہ ضَارَ یَضِیْرُ ضَیْرًا سے۔

34- بَابُ التَّمَتُّعِ وَالْإِقْرَانِ وَالْإِفْرَادِ بِالْحَجِّ، وَفَسْخِ الْحَجِّ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ

حج میں تمتع، قران اور افراد اور جس کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو اُس کا حج فسخ کرنا

1561 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلاَ نُرَى إِلَّا أَنَّهُ الحَجُّ، فَلَمَّا قَدِمْنَا تَطَوَّفْنَا بِالْبَيْتِ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقَ الهَدْيَ أَنْ يَحِلَّ، فَحَلَّ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقَ الهَدْيَ، وَنِسَاؤُهُ لَمْ يَسُقْنَ فَأَحْلَلْنَ، قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: فَحِضْتُ فَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ، فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الحَصْبَةِ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، يَرْجِعُ النَّاسُ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ، وَأَرْجِعُ أَنَا بِحَجَّةٍ، قَالَ: وَمَا طُفْتِ لَيَالِيَ قَدِمْنَا مَكَّةَ؟ قُلْتُ: لاَ، قَالَ: فَاذْهَبِي مَعَ أَخِيكِ إِلَى التَّنْعِيمِ، فَأَهِلِّي بِعُمْرَةٍ ثُمَّ مَوْعِدُكِ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ صَفِيَّةُ: مَا أُرَانِي إِلَّا حَابِسَتَهُمْ، قَالَ: عَقْرَى حَلْقَى، أَوَمَا طُفْتِ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَتْ: قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: لاَ بَأْسَ انْفِرِي قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: فَلَقِيَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُصْعِدٌ مِنْ مَكَّةَ، وَأَنَا مُنْهَبِطَةٌ عَلَيْهَا، أَوْ أَنَا مُصْعِدَةٌ وَهُوَ مُنْهَبِطٌ مِنْهَا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے اور یہی خیال تھا کہ یہ حج ہے جب ہم پہنچ گئے اور بیت اللہ کا طواف کر لیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا: جس کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو وہ احرام کھول دے لہٰذا جو قربانی کا جانور نہیں لایا تھا اُس نے احرام کھول دیا اور جن کی عورتیں بھی نہیں لائی تھیں۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ مجھے حیض آ گیا اور میں نے بیت اللہ کا طواف نہیں کیا تھا۔ جب حصبہ کی رات آئی تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! لوگ حج اور عمرہ کر کے لوٹیں گے اور فقط حج کر کے۔ فرمایا کہ جس رات مکّہ مکرمہ میں پہنچے تو تم نے طواف کیا؟ عرض کی، نہیں۔ فرمایا تو اپنے بھائی کے ساتھ تنعیم جاؤ اور عمرہ کا احرام باندھ لینا اور پھر فلاں فلاں جگہ۔ حضرت صفیہ نے کہا: میرا یہی خیال تھا کہ میں آپ کو روکنے کی جگہ بنوں گی۔ فرمایا کہ بانجھ سر منڈانے والی! کیا قربانی کے دن تم نے طواف نہیں کیا؟ عرض کی: کیوں نہیں۔ فرمایا تو کوئی حرج نہیں چل پڑو۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ملے جب کہ آپ مکّہ مکرمہ کی بلندی پر چڑھ رہے تھے اور میں اُس پر چڑھنے والی تھی لہٰذا میں چڑھی اور آپ اُترے۔

1562 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الأَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابوالاسود محمد بن عبدالرحمٰن بن نوفل، عُروہ بن زُبیر سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ہم حجۃ الوداع کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے۔ ہم

1561- راجع الحدیث: 294' صحیح مسلم: 2921' سنن ابو داؤد: 1783' سنن نسائی: 2802

1562- راجع الحدیث: 294' صحیح مسلم: 2909' سنن ابو داؤد: 1780,1779' سنن نسائی: 2715' سنن ابن ماجہ: 2965

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الوَدَاعِ، فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ، وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ، وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِالحَجِّ وَأَهَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالحَجِّ، فَأَمَّا مَنْ أَهَلَّ بِالحَجِّ، أَوْ جَمَعَ الحَجَّ وَالعُمْرَةَ، لَمْ يَحِلُّوا حَتَّى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ

میں سے کچھ نے عمرہ کا، کچھ نے حج و عمرہ دونوں کا اور کچھ نے صرف حج کا احرام باندھا جب کہ رسول اللہ ﷺ نے احرام باندھا۔ پس جس نے حج کا احرام باندھا یا حج و عمرہ دونوں کو جمع کیا تو انہوں نے قربانی کے دِن تک احرام نہیں کھولا۔

1563 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الحَكَمِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الحَكَمِ، قَالَ: شَهِدْتُ عُثْمَانَ، وَعَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَعُثْمَانُ يَنْهَى عَنِ المُتْعَةِ، وَأَنْ يُجْمَعَ بَيْنَهُمَا، فَلَمَّا رَأَى عَلِيٌّ أَهَلَّ بِهِمَا، لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ، قَالَ: مَا كُنْتُ لِأَدَعَ سُنَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْلِ أَحَدٍ

محمد بن بشار، غندر، شعبہ، حکم، علی بن حسین، مروان بن حکم سے مروی ہے کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ مبارک میں موجود تھا۔ حضرت عثمان تمتع سے منع کرتے کہ دونوں کو جمع کیا جائے۔ جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ دیکھا تو دونوں کا احرام باندھا لیا اور عمرہ و حج دونوں کا تلبیہ کہا اور فرمایا: میں کسی فردِ واحد کے کہنے پر نبی کریم ﷺ کی سنت کو کیسے چھوڑ دوں۔

1564 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّ العُمْرَةَ فِي أَشْهُرِ الحَجِّ مِنْ أَفْجَرِ الفُجُورِ فِي الأَرْضِ، وَيَجْعَلُونَ المُحَرَّمَ صَفَرًا، وَيَقُولُونَ: إِذَا بَرَا الدَّبَرْ، وَعَفَا الأَثَرْ، وَانْسَلَخَ صَفَرْ، حَلَّتِ العُمْرَةُ لِمَنِ اعْتَمَرْ، قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ صَبِيحَةَ رَابِعَةٍ مُهِلِّينَ بِالحَجِّ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً، فَتَعَاظَمَ ذَلِكَ عِنْدَهُمْ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَيُّ الحِلِّ؟ قَالَ: حِلٌّ كُلُّهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ لوگ حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا زمین پر ہونے والے بُرے ترین کاموں میں شامل سمجھتے تھے اور محرم کو صفر بنا لیا کرتے اور کہتے کہ جب اُونٹ کی پیٹھ کا زخم مندمل جائے اور داغ ختم ہو جائے تو صفر کے گزر جانے پر کسی عمرہ کرنے والے کے لیے عمرہ کرنا حلال ہو سکتا ہے۔ نبی کریم ﷺ اور آپ کے اصحاب حج کا احرام باندھ کر چار ذوالحجہ کو پہنچے۔ آپ نے لوگوں کو حکم فرمایا کہ اسے عمرہ بنا لیں۔ یہ لوگوں نے بہت بڑی بات سمجھی اور عرض کی: یارسول اللہ کس طرح حلال؟ فرمایا کہ پوری طرح حلال۔

1563- انظر الحدیث: 1569' صحیح مسلم: 2914' سنن نسائی: 2723,2722,2721

1564- راجع الحدیث: 1085' صحیح مسلم: 2999' سنن نسائی: 2812

1565 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ بِالحِلِّ

محمد بن مثنیٰ، غندر، شعبہ، قیس بن مسلم، طارق بن شہاب، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ نے انہیں احرام کھول دینے کا حکم دیا۔

1566 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا بِعُمْرَةٍ، وَلَمْ تَحْلِلْ أَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ؟ قَالَ: إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي، وَقَلَّدْتُ هَدْيِي، فَلاَ أَحِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی زوجۂ مطہرہ حضرت حفصہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ عمرہ کا احرام کھول دیا حالانکہ آپ نے اپنے عمرہ کا احرام نہیں کھولا۔ فرمایا کہ میں نے سر کے بال جمائے ہیں اور قربانی کے جانور کو قلادہ پہنایا ہے لہٰذا میں احرام نہیں کھول سکتا جب تک قربانی کر لوں۔

1567 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، أَخْبَرَنَا أَبُو جَمْرَةَ نَصْرُ بْنُ عِمْرَانَ الضُّبَعِيُّ، قَالَ: تَمَتَّعْتُ، فَنَهَانِي نَاسٌ، فَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فَأَمَرَنِي، فَرَأَيْتُ فِي المَنَامِ كَأَنَّ رَجُلًا يَقُولُ لِي: حَجٌّ مَبْرُورٌ، وَعُمْرَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ، فَأَخْبَرْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ: سُنَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لِي: أَقِمْ عِنْدِي، فَأَجْعَلَ لَكَ سَهْمًا مِنْ مَالِي، قَالَ شُعْبَةُ: فَقُلْتُ: لِمَ؟ فَقَالَ: لِلرُّؤْيَا الَّتِي رَأَيْتُ

ابوحمزہ نصر بن عمران ضبعی سے مروی ہے کہ میں نے تمتع کا قصد کیا تو لوگوں نے مجھے منع کیا۔ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا تو انہوں نے مجھے حکم دیا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص مجھ سے کہہ رہا ہے: حج مبرور اور عمرہ مقبول۔ میں نے حضرت ابن عباس کو بتایا تو فرمایا: یہ نبی کریم ﷺ کی سنت ہے پھر مجھ سے فرمایا: میرے پاس ٹھہرو، میں اپنے مال سے تمہارا وظیفہ مقرر کر دوں گا۔ شعبہ نے مجھ سے کہا تو میں نے کہا: یہ کس لیے؟ فرمایا اس لئے کہ تم نے جو خواب دیکھا۔

1565- راجع الحدیث: 1559

1566- انظر الحدیث: 1697، 1725، 4398، 5916، صحیح مسلم: 2974، 2975، 2978، سنن ابوداؤد: 1806، سنن نسائی: 2780، 2781

1567- انظر الحدیث: 1688، صحیح مسلم: 1567

1568۔ حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا اَبُو شِهَابٍ، قَالَ: قَدِمْتُ مُتَمَتِّعًا مَكَّةَ بِعُمْرَةٍ، فَدَخَلْنَا قَبْلَ التَّرْوِيَةِ بِثَلَاثَةِ اَيَّامٍ، فَقَالَ لِي اُنَاسٌ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ: تَصِيرُ الْآنَ حَجَّتُكَ مَكِّيَّةً، فَدَخَلْتُ عَلَى عَطَاءٍ اَسْتَفْتِيهِ، فَقَالَ: حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّهُ حَجَّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ سَاقَ الْبُدْنَ مَعَهُ، وَقَدْ اَهَلُّوا بِالْحَجِّ مُفْرَدًا، فَقَالَ لَهُمْ: اَحِلُّوا مِنْ اِحْرَامِكُمْ بِطَوَافِ الْبَيْتِ، وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَقَصِّرُوا، ثُمَّ اَقِيمُوا حَلَالًا، حَتَّى اِذَا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ فَاَهِلُّوا بِالْحَجِّ، وَاجْعَلُوا الَّتِي قَدِمْتُمْ بِهَا مُتْعَةً، فَقَالُوا: كَيْفَ نَجْعَلُهَا مُتْعَةً، وَقَدْ سَمَّيْنَا الْحَجَّ؟ فَقَالَ: افْعَلُوا مَا اَمَرْتُكُمْ، فَلَوْلَا اَنِّي سُقْتُ الْهَدْيَ لَفَعَلْتُ مِثْلَ الَّذِي اَمَرْتُكُمْ، وَلَكِنْ لَا يَحِلُّ مِنِّي حَرَامٌ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ فَفَعَلُوا قَالَ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ: اَبُو شِهَابٍ لَيْسَ لَهُ مُسْنَدٌ اِلَّا هَذَا

ابوشہاب سے مروی ہے کہ میں تمتع کیے ہوئے عمرہ کے ساتھ آٹھویں ذوالحجہ سے تین دن پہلے مکہ مکرمہ میں پہنچ گیا۔ اہلِ مکّہ میں سے کچھ لوگوں نے کہا کہ اب تمہارا حج مکّی ہو جائے گا۔ میں اس کا حکم معلوم کرنے عطاء کے پاس حاضر ہوا۔ فرمایا کہ مجھ سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حدیث بیان کی کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ حج کیا جب کہ آپ کے ساتھ قربانی کے جانور ساتھ لے گئے تھے اور حجِ مفرد کا احرام باندھا تھا۔ آپ نے لوگوں سے فرمایا کہ بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کر کے احرام کھول دینا۔ بال کٹوا لینا اور حلال ہو جانا۔ حتیٰ کہ جب ذوالحجہ کی آٹھویں تاریخ ہو تو حج کا احرام باندھ لینا اور جو کچھ تم کر چکے اُس کا تمتع کرلو۔ لوگوں نے عرض کی کہ ہم تمتع کس طرح کریں جب کہ ہم نے حج کا قصد کیا ہے۔ فرمایا کہ اگر میں قربانی کا جانور نہ لایا ہوتا تو خود بھی وہی کرتا جو تمہیں حکم دیا ہے۔ لیکن میرے لیے کوئی حرام چیز حلال نہیں ہو سکتی جب تک میں قربانی نہ دے لوں، لہٰذا یہی کرو۔ امام ابوعبداللہ نے فرمایا کہ ابنِ شہاب کی اور کوئی مسند نہیں مگر یہی۔

1569۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَعْوَرُ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَ: اخْتَلَفَ عَلِيٌّ، وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَهُمَا بِعُسْفَانَ، فِي الْمُتْعَةِ، فَقَالَ عَلِيٌّ: مَا تُرِيدُ اِلَّا اَنْ تَنْهَى عَنْ اَمْرٍ فَعَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا رَاَى ذَلِكَ عَلِيٌّ اَهَلَّ بِهِمَا جَمِيعًا

قُتیبہ بن سعید، حجاج بن محمد الاعور، شعبہ، عمرو بن مُرہ، سعید بن مسیّب سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں عسفان کے مقام پر تمتع کے بارے اختلافِ رائے ہو گیا۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ آپ ایسے کام سے روکتے ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے کیا؟ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ مجھے رہنے دیجیے۔

1568- راجع الحدیث:1557 صحیح مسلم:2937

1569- راجع الحدیث:1563 صحیح مسلم:2954 سنن نسائی:2954 سنن ابن ماجہ:2732

جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بات دیکھی تو دونوں کا اکٹھا احرام باندھ لیا۔

35- بَابُ مَنْ لَبَّى بِالحَجِّ وَسَمَّاهُ

جو حج کا نام لے کر تلبیہ کہے

1570- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا، يَقُولُ: حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَدِمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَقُولُ: لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ بِالحَجِّ، فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَعَلْنَاهَا عُمْرَةً

مسدد، حماد بن زید، ایوب، مجاہد، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پہنچے اور ہم حج کا تلبیہ کہہ رہے تھے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا تو ہم نے اُسے عمرہ بنالیا۔

36- بَابُ التَّمَتُّعِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم ﷺ کے دور مبارک میں تمتع کرنا

1571- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُطَرِّفٌ، عَنْ عِمْرَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: تَمَتَّعْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَزَلَ القُرْآنُ، قَالَ رَجُلٌ بِرَأْيِهِ مَا شَاءَ

مُطرِف سے مروی ہے کہ حضرت عمران بن حُصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نے نبی کریم ﷺ کے زمانہ مبارک میں تمتع کیا اور قرآن نازل ہوا کہ ایک شخص نے اپنے رائے سے جو چاہا کہہ دیا۔

37- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (ذَلِكَ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ أَهْلُهُ حَاضِرِي المَسْجِدِ الحَرَامِ) (البقرة:196)

ارشادِ خداوندی ہے: ترجمہ کنزالایمان: یہ حکم اس کے لئے ہے جو مکہ کا رہنے والا نہ ہو

1572- وَقَالَ أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ البَصْرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو مَعْشَرٍ البَرَّاءُ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ مُتْعَةِ الحَجِّ، فَقَالَ: أَهَلَّ

عکرمہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حج تمتع کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: مہاجرین و انصار اور نبی کریم ﷺ کی ازواجِ مطہرات نے حجۃ الوداع کے موقع پر احرام باندھا اور ہم

1570- راجع الحدیث:1557، صحیح مسلم:2940

1571- انظر الحدیث:4518، صحیح مسلم:2968

الْمُهَاجِرُونَ، وَالأَنْصَارُ، وَأَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الوَدَاعِ، وَأَهْلَلْنَا، فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اجْعَلُوا إِهْلاَلَكُمْ بِالحَجِّ عُمْرَةً، إِلَّا مَنْ قَلَّدَ الهَدْيَ فَطُفْنَا بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالمَرْوَةِ، وَأَتَيْنَا النِّسَاءَ، وَلَبِسْنَا الثِّيَابَ، وَقَالَ: مَنْ قَلَّدَ الهَدْيَ، فَإِنَّهُ لاَ يَحِلُّ لَهُ حَتَّى يَبْلُغَ الهَدْيُ مَحِلَّهُ ثُمَّ أَمَرَنَا عَشِيَّةَ التَّرْوِيَةِ أَنْ نُهِلَّ بِالحَجِّ، فَإِذَا فَرَغْنَا مِنَ المَنَاسِكِ، جِئْنَا فَطُفْنَا بِالْبَيْتِ، وَبِالصَّفَا وَالمَرْوَةِ، فَقَدْ تَمَّ حَجُّنَا وَعَلَيْنَا الهَدْيُ، كَمَا قَالَ اللهُ تَعَالَى: (فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الهَدْيِ، فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ فِي الحَجِّ، وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ) (البقرة:196): إِلَى أَمْصَارِكُمْ، الشَّاةُ تَجْزِي، فَجَمَعُوا نُسُكَيْنِ فِي عَامٍ، بَيْنَ الحَجِّ وَالعُمْرَةِ، فَإِنَّ اللهَ تَعَالَى أَنْزَلَهُ فِي كِتَابِهِ، وَسَنَّهُ نَبِيُّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبَاحَهُ لِلنَّاسِ غَيْرَ أَهْلِ مَكَّةَ قَالَ اللهُ: (ذَلِكَ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ أَهْلُهُ حَاضِرِي المَسْجِدِ الحَرَامِ) (البقرة:196) وَأَشْهُرُ الحَجِّ الَّتِي ذَكَرَ اللهُ تَعَالَى فِي كِتَابِهِ: شَوَّالٌ وَذُو القَعْدَةِ وَذُو الحَجَّةِ، فَمَنْ تَمَتَّعَ فِي هَذِهِ الأَشْهُرِ، فَعَلَيْهِ دَمٌ أَوْ صَوْمٌ " وَالرَّفَثُ: الجِمَاعُ، وَالفُسُوقُ: المَعَاصِي، وَالجِدَالُ: المِرَاءُ "

نے بھی۔ جب ہم مکّہ مکرمہ پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے احرام کو حج اور عمرہ کا بنالو مگر جس نے ہدی کو قلاوہ پہنایا ہے۔ ہم نے بیت اللہ اور صفا و مروہ کے درمیان طواف کیا۔ ہم اپنی بیویوں کے پاس آئے اور کپڑے پہنے۔ فرمایا کہ جس نے ہدی کو قلاوہ پہنایا ہے وہ اُس وقت تک حلال نہ ہو جب تک قربانی اپنے مقام پر پہنچ نہ جائے۔ پھر آٹھ ذوالحجہ کی شام کو فرمایا کہ ہم حج کا احرام باندھ لیں۔ جب ہم مناسکِ حج سے فارغ ہوئے تو ہم نے بیت اللہ اور صفا و مروہ طواف کیا۔ حج مکمل ہو گیا اور ہم پر قربانی تھی جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے: ترجمہ کنز الایمان: اس پر قربانی ہے جیسی میسر آئے پھر جسے مقدور نہ ہو تو تین روزے حج کے دنوں میں رکھے اور سات جب اپنے گھر پلٹ کر جاؤ (پارہ ۲، البقرۃ: ۱۹۶) بکری کفایت کرتی ہے۔ لوگوں نے ایک سال میں حج و عمرہ کی دو عبادتیں جمع کیں۔ اس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں نازل کیا اور اُس کے نبی ﷺ کی سنت ہے اور لوگوں کے لیے مباح کیا جو مکّہ مکرمہ میں نہ رہتے ہوں جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: یہ اُس کے لیے ہے جو مسجد حرام کے نزدیک نہ رہتا ہو اور حج کے مہینے وہی میں جن کا اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے یعنی شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ۔ جو ان مہینوں میں تمتع کرے تو اُس پر قربانی یا روزے ہیں الرفث جماع، گناہ، جھگڑا۔

38- بَابُ الِاغْتِسَالِ عِنْدَ دُخُولِ مَكَّةَ

مکّہ مکرمہ میں داخل ہوتے وقت غسل کرنا

1573- حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا إِذَا دَخَلَ أَدْنَى الحَرَمِ أَمْسَكَ

نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب حرم کے قریب پہنچتے تو تلبیہ کہنا چھوڑ دیتے۔ پھر ذی طویٰ میں رات بسر کرتے اور وہاں صبح کی نماز پڑھ کر

1573- راجع الحدیث:1553

عَنِ التَّلْبِيَةِ، ثُمَّ يَبِيتُ بِذِي طِوًى، ثُمَّ يُصَلِّي بِهِ الصُّبْحَ، وَيَغْتَسِلُ، وَيُحَدِّثُ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ

غسل کرتے اور بیان فرماتے کہ نبی کریم ﷺ اسی طرح کیا کرتے تھے۔

39- بَابُ دُخُولِ مَكَّةَ نَهَارًا أَوْ لَيْلًا

مکہ مکرمہ کے اندر دن اور رات میں داخل ہونا

بَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي طِوًى حَتَّى أَصْبَحَ، ثُمَّ دَخَلَ مَكَّةَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَفْعَلُهُ

نبی کریم ﷺ نے ذی طویٰ میں رات بسر کی حتیٰ کہ صبح ہوگئی۔ پھر مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور حضرت ابن عمر بھی یونہی کیا کرتے۔

1574 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي طِوًى حَتَّى أَصْبَحَ، ثُمَّ دَخَلَ مَكَّةَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَفْعَلُهُ

نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے ذی طویٰ میں رات بسر کی حتیٰ کہ صبح ہوگئی۔ پھر مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور حضرت ابن عمر بھی یونہی کیا کرتے۔

40- بَابٌ: مِنْ أَيْنَ يَدْخُلُ مَكَّةَ؟

مکہ مکرمہ میں کس جانب سے داخل ہو

1575 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَعْنٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا، وَيَخْرُجُ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلَى

نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ میں ثنیۃ العلیا کی جانب سے داخل ہوتے اور ثنیۃ السفلیٰ کی طرف سے باہر تشریف لے جایا کرتے تھے۔

41- بَابٌ: مِنْ أَيْنَ يَخْرُجُ مِنْ مَكَّةَ؟

مکہ مکرمہ کی کس جانب سے نکلے؟

1576 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ مِنْ كَدَاءٍ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا

مسدد بن مسرہد بصری، یحییٰ، عبید اللہ، نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ میں کداء کے مقام پر ثنیۃ العلیا سے داخل ہوتے جو بطحاء میں ہے اور ثنیۃ السفلیٰ

1574- راجع الحديث: 1553، 3033

1575- انظر الحديث: 1576، سنن ابو داؤد: 1866

1576- راجع الحديث: 1575، صحيح مسلم: 3030، سنن ابو داؤد: 1866، سنن نسائی: 2865

الَّتِي بِالْبَطْحَاءِ، وَخَرَجَ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلَى قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: كَانَ يُقَالُ هُوَ مُسَدَّدٌ كَاسْمِهِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ مَعِينٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ، يَقُولُ: لَوْ أَنَّ مُسَدَّدًا أَتَيْتُهُ فِي بَيْتِهِ، فَحَدَّثْتُهُ لَاسْتَحَقَّ ذَلِكَ، وَمَا أُبَالِي كُتُبِي كَانَتْ عِنْدِي أَوْ عِنْدَ مُسَدَّدٍ

سے باہر تشریف لے جایا کرتے تھے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے کہا مسدد اسم بامسمّٰی تھے (یعنی مسدد کے معنی عربی زبان میں مضبوط اور درست کے ہیں تو حدیث کی روایت میں مضبوط اور درست تھے) اور میں نے یحییٰ بن معین سے سنا وہ کہتے ہیں: میں نے یحییٰ قطان سے سنا، وہ کہتے تھے: اگر میں مسدد کے گھر جا کر ان کو حدیث سنایا کرتا تو وہ اس کے لائق تھے اور میری کتابیں حدیث کی میرے پاس رہیں یا مسدد کے پاس مجھے کچھ پرواہ نہیں۔ گویا یحییٰ قطان نے مسدد کی بے حد تعریف کی۔

1577 - حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، قَالاَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا جَاءَ إِلَى مَكَّةَ دَخَلَ مِنْ أَعْلاَهَا، وَخَرَجَ مِنْ أَسْفَلِهَا

حُمیدی اور محمد بن مثنیٰ، سفیان بن عُیینہ، ہشام بن عُروہ ان کے والدِ ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب مکّہ مکرمہ تشریف لائے تو اونچے حصے کی جانب سے اُس میں داخل ہوئے اور نیچے حصّے کی جانب سے باہر تشریف لے گئے۔

1578 - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ المَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ، وَخَرَجَ مِنْ كُدًا مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ

محمود، ابواُسامہ، ہشام بن عروہ، ان کے والدِ ماجد، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ فتح کے سال کداء کی طرف سے داخل ہوئے اور کدیٰ سے مکّہ مکرمہ کے بالائی طرف سے باہر تشریف لے گئے۔

1579 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنَا عَمْرٌو، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ أَعْلَى مَكَّةَ قَالَ

ہشام بن عُروہ کے والدِ ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ فتح کے سال کداء کی جانب یعنی مکّہ مکرمہ کی بالائی جانب سے داخل ہوئے۔ ہشام کا بیان ہے کہ

1577- انظر الحدیث: 4291,4290,1581,1580,1579,1578 'سنن ابو داؤد: 1869 'سنن ترمذی: 853

1578- راجع الحدیث: 1577 'صحیح مسلم: 3032 'سنن ابو داؤد: 1868

1579- راجع الحدیث: 1577

هِشَامٌ: وَكَانَ عُرْوَةُ: يَدْخُلُ عَلَى كِلْتَيْهِمَا مِنْ كَدَاءٍ، وَكُدًا، وَأَكْثَرُ مَا يَدْخُلُ مِنْ كَدَاءٍ، وَكَانَتْ أَقْرَبَهُمَا إِلَى مَنْزِلِهِ

حضرت عُروہ دونوں جانب یعنی کداء اور کُدی سے داخل ہوتے بلکہ زیادہ تر کُدی سے داخل ہوتے کیونکہ دونوں میں سے یہ راستہ اُن کی قیام گاہ کے زیادہ نزدیک ہوتا۔

1580 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا حَاتِمٌ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عُرْوَةَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ وَكَانَ عُرْوَةُ: أَكْثَرَ مَا يَدْخُلُ مِنْ كَدَاءٍ، وَكَانَ أَقْرَبَهُمَا إِلَى مَنْزِلِهِ

عبداللہ بن عبدالوہاب، حاتم، ہشام بن عُروہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ فتح کے سال کداء سے یعنی مکّہ مکرّمہ کے بلندی والے حصّے سے داخل ہوئے اور حضرت عُروہ اکثر کُدی کی طرف سے کیونکہ دونوں میں سے یہ ان کی قیام گاہ کے زیادہ نزدیک تھا۔

1581 - حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ وَكَانَ عُرْوَةُ: يَدْخُلُ مِنْهُمَا كِلَيْهِمَا، وَكَانَ أَكْثَرَ مَا يَدْخُلُ مِنْ كَدَاءٍ أَقْرَبِهِمَا إِلَى مَنْزِلِهِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: كَدَاءٌ وَكُدًا مَوْضِعَانِ

ہشام کے والد ماجد سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ فتح کے سال کداء کی طرف سے داخل ہوئے اور حضرت عروہ ان دونوں طرف سے داخل ہوا کرتے لیکن اکثر لدن کی طرف سے کیونکہ دونوں میں سے یہ ان کی قیام گاہ کے زیادہ نزدیک تھا۔ امام ابوعبداللہ نے فرمایا کہ کداء اور کدی دو جگہیں ہیں۔

42- بَابُ فَضْلِ مَكَّةَ وَبُنْيَانِهَا

مکّہ مکرّمہ کی فضیلت اور اُس کی تعمیر

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: (وَإِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِلنَّاسِ وَأَمْنًا وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى وَعَهِدْنَا إِلَى إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ أَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْعَاكِفِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَذَا بَلَدًا آمِنًا وَارْزُقْ أَهْلَهُ مِنَ الثَّمَرَاتِ مَنْ آمَنَ مِنْهُمْ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَأُمَتِّعُهُ قَلِيلًا ثُمَّ أَضْطَرُّهُ إِلَى عَذَابِ النَّارِ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمَاعِيلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ترجمہ کنزالایمان: اور یاد کرو جب ہم نے اس گھر کو لوگوں کے لئے مرجع اور امان بنایا اور ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ اور ہم نے تاکید فرمائی ابراہیم و اسمٰعیل کو کہ میرا گھر خوب ستھرا کرو طواف والوں اور اعتکاف والوں اور رکوع و سجود والوں کے لئے اور جب عرض کی ابراہیم نے کہ اے رب میرے اس شہر کو امان والا کر دے اور اس کے رہنے والوں کو طرح طرح کے پھلوں سے روزی دے جو ان میں سے اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لائیں فرمایا اور جو کافر ہوا تھوڑا برتنے کو اسے بھی دوں گا پھر اسے عذابِ دوزخ

1580- راجع الحدیث:1577

1581- راجع الحدیث:1577

لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُسْلِمَةً لَكَ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ) (البقرة: 126)

کی طرف مجبور کردوں گا اور وہ بہت بری جگہ ہے پلٹنے کی اور جب اٹھاتا تھا ابراہیم اس گھر کی نیویں اور اسمٰعیل یہ کہتے ہوئے اے رب ہمارے ہم سے قبول فرما بیشک تو ہی ہے سنتا جانتا اے رب ہمارے اور کر ہمیں تیرے حضور گردن رکھنے والا اور ہماری اولاد میں سے ایک امت تیری فرمانبردار اور ہمیں ہماری عبادت کے قاعدے بتا اور ہم پر اپنی رحمت کے ساتھ رجوع فرما بیشک تو ہی ہے بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان (پارہ ۲، البقرۃ: ۱۲۵۔۱۲۸)

1582 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا بُنِيَتِ الكَعْبَةُ ذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبَّاسٌ يَنْقُلاَنِ الحِجَارَةَ، فَقَالَ العَبَّاسُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اجْعَلْ إِزَارَكَ عَلَى رَقَبَتِكَ، فَخَرَّ إِلَى الأَرْضِ، وَطَمَحَتْ عَيْنَاهُ إِلَى السَّمَاءِ، فَقَالَ: أَرِنِي إِزَارِي فَشَدَّهُ عَلَيْهِ

عبداللہ بن محمد، ابوعاصم، ابن جریج، عمرو بن دینار سے مروی ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: جب کعبہ کی تعمیر ہو رہی تھی تو نبی کریم ﷺ اور حضرت عباس بھی پتھر ڈھونے لگے۔ حضرت عباس نے نبی کریم ﷺ سے کہا کہ اپنی ازار گردن پر رکھ لیں۔ آپ بے ہوش ہوکر زمین پر آئے اور آنکھیں آسمان سے لگ گئیں۔ فرمایا کہ میری ازار دو۔ چنانچہ وہ آپ کے جسم سے باندھ دی گئی۔

1583 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، أَخْبَرَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا: أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ قَوْمَكِ لَمَّا بَنَوُا الكَعْبَةَ اقْتَصَرُوا عَنْ قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ؟ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلاَ تَرُدُّهَا عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ؟ قَالَ: لَوْلاَ

عبداللہ بن مسلمہ، امام مالک، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ، عبداللہ بن محمد بن ابوبکر، حضرت عبداللہ بن عمر، نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اُن سے فرمایا: کیا تم نے نہ دیکھا کہ تمہاری قوم نے جب کعبہ کی تعمیر کی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام والی بنیادوں سے کم کر دیا۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا اِسے پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام والی بنیادوں پر نہیں بنایا

1582- راجع الحدیث: 364' صحیح مسلم: 769

1583- راجع الحدیث: 126' صحیح مسلم: 3230,3229' سنن نسائی: 2900

حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَفَعَلْتُ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: لَئِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا سَمِعَتْ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا أُرَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ اسْتِلَامَ الرُّكْنَيْنِ اللَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحِجْرَ، إِلَّا أَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يُتَمَّمْ عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ

جا سکتا؟ فرمایا کہ اگر تمہاری قوم کو کفر چھوڑے ہوئے تھوڑا عرصہ نہ گزرا ہوتا تو میں ایسا کر دیتا۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا: حضرت عائشہ نے رسول اللہ ﷺ سے یہ ہی بات سُنی میرے خیال میں اِسی لیے رسول اللہ ﷺ نے اُن دونوں رُکنوں کو بوسہ دینا ترک فرما دیا تھا جو حجرِ اسود کے قریب ہیں کیونکہ بیت اللہ کو حضرت ابراہیم والی بنیادوں پر نہیں اُٹھایا گیا تھا۔

1584- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، حَدَّثَنَا أَشْعَثُ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَدْرِ أَمِنَ الْبَيْتِ هُوَ؟ قَالَ: نَعَمْ قُلْتُ: فَمَا لَهُمْ لَمْ يُدْخِلُوهُ فِي الْبَيْتِ؟ قَالَ: إِنَّ قَوْمَكِ قَصَّرَتْ بِهِمُ النَّفَقَةُ قُلْتُ: فَمَا شَأْنُ بَابِهِ مُرْتَفِعًا؟ قَالَ: فَعَلَ ذَلِكَ قَوْمُكِ، لِيُدْخِلُوا مَنْ شَاءُوا وَيَمْنَعُوا مَنْ شَاءُوا، وَلَوْلَا أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيثٌ عَهْدُهُمْ بِالْجَاهِلِيَّةِ، فَأَخَافُ أَنْ تُنْكِرَ قُلُوبُهُمْ، أَنْ أُدْخِلَ الْجَدْرَ فِي الْبَيْتِ، وَأَنْ أُلْصِقَ بَابَهُ بِالْأَرْضِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے بیت اللہ کی دیوار کے بارے میں پوچھا کہ وہ اُس میں شامل ہے؟ فرمایا، ہاں۔ میں نے عرض کی کہ پھر اِسے بیت اللہ میں کیوں شامل نہیں کیا؟ فرمایا کہ تمہاری قوم کے پاس رقم کم تھی۔ میں عرض گزار ہوئی کہ دروازے کو کیوں بلند کیا؟ فرمایا کہ تمہاری قوم نے اس لیے کیا کہ جسے چاہیں داخل ہونے دیں اور جسے چاہیں روک دیں اور اگر تمہاری قوم کو جاہلیت سے نکلے ہوئے تھوڑی مدت نہ ہوئی ہوتی اور مجھے اندیشہ نہ ہوتا کہ اُن کے دِل قبول نہ کریں گے ورنہ دیوار کو بیت اللہ میں شامل کر دیا جاتا اور دروازے کو زمین سے مِلا دیا جاتا۔

1585- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْلَا حَدَاثَةُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَنَقَضْتُ الْبَيْتَ، ثُمَّ لَبَنَيْتُهُ عَلَى أَسَاسِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَإِنَّ قُرَيْشًا اسْتَقْصَرَتْ بِنَاءَهُ وَجَعَلْتُ

ہشام کے والدِ ماجد سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ اگر تمہاری قوم کے کفر کو تھوڑی مدت نہ گزری ہوتی تو میں بیت اللہ کو منہدم کر کے اسے حضرت ابراہیم والی بنیادوں پر تعمیر کرتا۔ قریش نے اِس کی بنیادوں کو کم کر دیا ہے اور میں اس کے لیے خلف بناتا۔ ابو

1584- راجع الحدیث:126، صحیح مسلم:3236، سنن ابن ماجہ:2955

1585- راجع الحدیث:126، صحیح مسلم:3227، سنن نسائی:2901

لَهُ خَلْفًا قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ خَلْفًا يَعْنِي بَابًا

معاویہ نے ہشام سے مروی کی کہ خلفا سے مراد دروازہ ہے۔

1586 - حَدَّثَنَا بَيَانُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا يَزِيدُ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ رُومَانَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا: يَا عَائِشَةُ، لَوْلاَ أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ لَأَمَرْتُ بِالْبَيْتِ، فَهُدِمَ، فَأَدْخَلْتُ فِيهِ مَا أُخْرِجَ مِنْهُ، وَأَلْزَقْتُهُ بِالأَرْضِ، وَجَعَلْتُ لَهُ بَابَيْنِ، بَابًا شَرْقِيًّا، وَبَابًا غَرْبِيًّا، فَبَلَغْتُ بِهِ أَسَاسَ إِبْرَاهِيمَ . فَذَلِكَ الَّذِي حَمَلَ ابْنَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَلَى هَدْمِهِ، قَالَ يَزِيدُ: وَشَهِدْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ حِينَ هَدَمَهُ، وَبَنَاهُ، وَأَدْخَلَ فِيهِ مِنَ الحِجْرِ، وَقَدْ رَأَيْتُ أَسَاسَ إِبْرَاهِيمَ حِجَارَةً، كَأَسْنِمَةِ الإِبِلِ، قَالَ جَرِيرٌ: فَقُلْتُ لَهُ: أَيْنَ مَوْضِعُهُ؟ قَالَ: أُرِيكَهُ الآنَ، فَدَخَلْتُ مَعَهُ الحِجْرَ، فَأَشَارَ إِلَى مَكَانٍ، فَقَالَ: هَا هُنَا، قَالَ جَرِيرٌ: فَحَزَرْتُ مِنَ الحِجْرِ سِتَّةَ أَذْرُعٍ أَوْ نَحْوَهَا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اُن سے فرمایا: اے عائشہ! اگر تمہاری قوم کی جاہلیت کے زمانے کو تھوڑا زمانہ نہ گزرا ہوتا تو میں حکم دیتا کہ بیت اللہ کو مسمار کر کے اس میں وہ حصہ شامل کیا جائے جو اس سے نکال دیا گیا تھا۔ اور اس کو زمین کے برابر رکھتا اور اس کے دو دروازے رکھتا، ایک مشرق کی طرف اور دوسرا مغرب کی طرف اور حضرت ابراہیم والی بنیادوں پر تعمیر کرتا۔ یہی چیز تھی جس نے حضرت ابن زبیر کو اسے مسمار پر اکسایا گیا۔ یزید کا بیان ہے کہ میں حضرت ابن زبیر کی خدمت میں حاضر ہوا جب کہ وہ منہدم کر کے بنا رہے تھے اور حجر اسود تک کی جگہ شامل کر لی تھی۔ میں نے حضرت ابراہیم کی بنیادوں کے پتھر دیکھے جو اونٹ کے کوہان کی طرح تھے۔ جریر کا بیان ہے کہ میں نے اُن سے کہا: اُس کی جگہ کہاں ہے؟ فرمایا کہ میں ابھی دکھاتا ہوں۔ میں اُن کے ساتھ حجر کے قریب گیا تو انہوں نے ایک جگہ کی جانب اشارہ کیا اور فرمایا کہ یہاں میں نے حجر سے پیمائش کی تو چھ گز کے قریب تھی۔

43- بَابُ فَضْلِ الحَرَمِ

حرم کی فضیلت

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: (إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ رَبَّ هَذِهِ البَلْدَةِ الَّذِي حَرَّمَهَا، وَلَهُ كُلُّ شَيْءٍ، وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ المُسْلِمِينَ) (النمل: 91) وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ: (أَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَهُمْ حَرَمًا آمِنًا يُجْبَى إِلَيْهِ ثَمَرَاتُ كُلِّ شَيْءٍ رِزْقًا مِنْ لَدُنَّا، وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لاَ

کلام الٰہی میں ہے: ترجمہ کنز الایمان: مجھے تو یہی حکم ہوا ہے کہ پوجوں اس شہر کے رب کو جس نے اسے حرمت والا کیا ہے اور سب کچھ اسی کا ہے اور مجھے حکم ہوا ہے کہ فرمانبرداروں میں ہوں (پارہ ۲۰، النمل: ۹۱) نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: کیا ہم نے

1586- راجع الحدیث: 126، سنن نسائی: 2903

يَعْلَمُونَ) (القصص: 57)

انہیں جگہ نہ دی امان والی حرم میں جس کی طرف ہر چیز کے پھل لائے جاتے ہیں ہمارے پاس کی روزی لیکن ان میں اکثر کو علم نہیں (پارہ ۲۰، القصص: ۵۷)

1587 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الحَمِيدِ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ: إِنَّ هَذَا البَلَدَ حَرَّمَهُ اللَّهُ لاَ يُعْضَدُ شَوْكُهُ، وَلاَ يُنَفَّرُ صَيْدُهُ، وَلاَ يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهُ إِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فرمایا: اس گھر کو اللہ نے حرام کیا ہے۔ اس کا کانٹا نہ توڑا جائے اور اس کا شکار نہ بھگایا جائے اور اس کی گری ہوئی چیز نہ اُٹھائی جائے مگر اعلان کرنے کے لیے۔

44- بَابُ تَوْرِيثِ دُورِ مَكَّةَ، وَبَيْعِهَا وَشِرَائِهَا، وَأَنَّ النَّاسَ فِي المَسْجِدِ الحَرَامِ سَوَاءٌ خَاصَّةً

مکّہ مکرّمہ کے گھروں کی میراث اور خرید و فروخت نیز خاص طور پر مسجدِ حرام میں سب لوگ برابر ہیں

لِقَوْلِهِ تَعَالَى: (إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ، وَالمَسْجِدِ الحَرَامِ الَّذِي جَعَلْنَاهُ لِلنَّاسِ سَوَاءً العَاكِفُ فِيهِ وَالبَادِ، وَمَنْ يُرِدْ فِيهِ بِإِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ) (الحج: 25). البَادِي الطَّارِي، (مَعْكُوفًا) (الفتح: 25): مَحْبُوسًا

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ترجمہ کنز الایمان: بیشک وہ جنہوں نے کفر کیا اور روکتے ہیں اللہ کی راہ اور اس ادب والی مسجد سے جسے ہم نے سب لوگوں کے لئے مقرر کیا کہ اس میں ایک سا حق ہے وہاں کے رہنے والے اور پردیسی کا اور جو اس میں کسی زیادتی کا ناحق ارادہ کرے ہم اسے دردناک عذاب چکھائیں گے (پارہ ۱۷، الحج: ۲۵) امام ابو عبداللہ نے فرمایا: **البَادِي** سے مراد ہے باہر سے آنے والا **معکوفاً** یعنی محبوس، رُکا ہوا۔

1588 - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَيْنَ تَنْزِلُ

عمرو بن عثمان سے مروی ہے کہ حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مکہ مکرمہ میں اپنے دولتِ اقدس میں کہاں اُتریں گے؟ فرمایا: کیا عقیل نے کوئی جائداد یا گھر چھوڑا ہے؟

1587- راجع الحديث: 1349

فِي دَارِكَ بِمَكَّةَ؟ فَقَالَ: وَهَلْ تَرَكَ عَقِيلٌ مِنْ رِبَاعٍ أَوْ دُورٍ، وَكَانَ عَقِيلٌ وَرِثَ أَبَا طَالِبٍ هُوَ وَطَالِبٌ، وَلَمْ يَرِثْهُ جَعْفَرٌ وَلاَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا. شَيْئًا لِأَنَّهُمَا كَانَا مُسْلِمَيْنِ، وَكَانَ عَقِيلٌ وَطَالِبٌ كَافِرَيْنِ، فَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: لاَ يَرِثُ الْمُؤْمِنُ الْكَافِرَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَكَانُوا يَتَأَوَّلُونَ قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى: (إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَالَّذِينَ آوَوْا وَنَصَرُوا أُولَئِكَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ) (الانفال:72) الآيَةَ

ابوطالب کے وارث عقیل اور طالب ہوئے تھے جب کہ حضرت جعفر اور حضرت علی کو کچھ نہ ملا تھا کیونکہ یہ دونوں مسلمان تھے جب کہ عقیل اور طالب کافر تھے۔ حضرت عمر بن خطاب فرمایا کرتے کہ مومن کافر کی میراث نہیں پاتا۔ ابن شہاب نے کہا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے اِس فرمان میں تاویل کرتے بے شک جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور اپنے مالوں اور جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور جنہوں نے پناہ دی اور مدد کی اُن میں سے بعض بعض کے ولی ہیں۔ (۸:۸۲)

45- بَابُ نُزُولِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ

نبی کریم ﷺ کا مکّہ مکرّمہ میں نزولِ اجلال

1589- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَرَادَ قُدُومَ مَكَّةَ: مَنْزِلُنَا غَدًا، إِنْ شَاءَ اللَّهُ، بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ، حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ

ابو الیمان، شعیب، زہری، ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کہ مکّہ مکرّمہ میں پہنچنے والے تھے کہ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی کل ہم خیف بنی کنانہ میں قیام کرینگے جہاں کافروں نے کفر پر قائم رہنے کی قسمیں کھائی تھیں۔

1590- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَدِ يَوْمَ النَّحْرِ، وَهُوَ بِمِنًى: نَحْنُ نَازِلُونَ غَدًا بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ، حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ يَعْنِي ذَلِكَ الْمُحَصَّبَ،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب کہ یوم النحر سے دوسرے دن آپ منیٰ میں تھے کہ کل ہم خیف بنی کنانہ میں قیام کریں گے جہاں کافروں نے کفر پر قائم رہنے کی قسمیں کھائی تھیں، اُسی محصب میں۔ بات یوں تھی کہ قریش اور کنانہ نے بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب یا بنی

1589- انظر الحدیث: 7479,4285,4284,3882,1590

1590- راجع الحدیث: 1589 صحیح مسلم: 3162 سنن ابوداؤد: 2011

وَذٰلِكَ اَنَّ قُرَيْشًا وَكِنَانَةَ تَحَالَفَتْ عَلٰى بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، اَوْ بَنِي الْمُطَّلِبِ: اَنْ لَا يُنَاكِحُوهُمْ وَلَا يُبَايِعُوهُمْ، حَتّٰى يُسْلِمُوا اِلَيْهِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَقَالَ سَلَامَةُ، عَنْ عُقَيْلٍ، وَيَحْيَى بْنُ الضَّحَّاكِ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، وَقَالَا: بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ، قَالَ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ: بَنِي الْمُطَّلِبِ اَشْبَهُ

مطلّب کے خلاف حلف اُٹھایا تھا کہ نہ اُن سے شادی بیاں کریں اور نہ خرید وفروخت۔ جب تک وہ نبی کریم ﷺ کو اُن کے سپرد کردیں۔ سلامہ، عقیل اور یحییٰ بن ضحاک، اوزاعی ابنِ شہاب سے مروی ہے کہ بنی ہاشم اور بنی المطلب۔ امام ابوعبداللہ بخاری نے فرمایا کہ بنی المطلب زیادہ مناسب ہے۔

46- بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى:

(وَاِذْ قَالَ اِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ آمِنًا وَاجْنُبْنِي وَبَنِيَّ اَنْ نَعْبُدَ الْاَصْنَامَ. رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيرًا مِنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِي فَاِنَّهُ مِنِّي، وَمَنْ عَصَانِي فَاِنَّكَ غَفُورٌ رَحِيمٌ. رَبَّنَا اِنِّي اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلَاةَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِنَ النَّاسِ تَهْوِي اِلَيْهِمْ) (ابراهيم: 36) الآيَةَ

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ کنز الایمان: اور یاد کرو جب ابراہیم نے عرض کی اے میرے رب اِس شہر کو امان والا کردے اور مجھے اور میرے بیٹوں کو بتوں کے پوجنے سے بچا اے میرے رب بیشک بتوں نے بہت لوگ بہکا دیئے تو جس نے میرا ساتھ دیا وہ تو میرا ہے اور جس نے میرا کہا نہ مانا تو بیشک تو بخشنے والا مہربان ہے اے میرے رب میں نے اپنی کچھ اولاد ایک نالے میں بسائی جس میں کھیتی نہیں ہوتی تیرے حرمت والے گھر کے پاس اے ہمارے رب اس لئے کہ وہ نماز قائم رکھیں تو تو لوگوں کے کچھ دل ان کی طرف مائل کردے اور انہیں کچھ پھل کھانے کو دے شاید وہ احسان مانیں (پارہ ۱۳، ابراہیم: ۳۵-۳۷)

47- بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى:

(جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيَامًا لِلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ وَالْهَدْيَ وَالْقَلَائِدَ ذٰلِكَ لِتَعْلَمُوا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوَاتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ کنز الایمان: اللہ نے ادب والے گھر کعبہ کو لوگوں کے قیام کا باعث کیا اور حرمت والے مہینے اور حرم کی قربانی اور گلے میں علامت آویزاں جانوروں کو یہ اس لئے کہ تم یقین کرو کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں اور یہ کہ اللہ سب کچھ جانتا ہے (پارہ ۷، المائدہ: ۹۷)

1591 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ

علی بن عبداللہ، سفیان، زیاد بن سعد، زہری، سعید بن مسیب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کعبہ کو چھوٹی پنڈلیوں والا حبشی بگاڑے گا۔

1592 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ هُوَ ابْنُ الْمُبَارَكِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانُوا يَصُومُونَ عَاشُورَاءَ قَبْلَ أَنْ يُفْرَضَ رَمَضَانُ، وَكَانَ يَوْمًا تُسْتَرُ فِيهِ الْكَعْبَةُ فَلَمَّا فَرَضَ اللَّهُ رَمَضَانَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ شَاءَ أَنْ يَصُومَهُ فَلْيَصُمْهُ، وَمَنْ شَاءَ أَنْ يَتْرُكَهُ فَلْيَتْرُكْهُ

یحییٰ بن بکیر، لیث، عُقیل، ابن شہاب، عُروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی۔ محمد بن مقاتل، عبداللہ، محمد بن ابوحفصہ، زُہری، عُروہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رمضان کے روزے فرض ہونے سے قبل لوگ عاشورے کا روزہ رکھا کرتے اور اُس دن کعبہ کو غلاف چڑھایا جاتا۔ جب اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزے فرض کیے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو چاہے اِس کا روزہ رکھے اور جو چاہے روزہ نہ رکھے۔

1593 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عُتْبَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيُحَجَّنَّ الْبَيْتُ وَلَيُعْتَمَرَنَّ بَعْدَ خُرُوجِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ . تَابَعَهُ أَبَانُ، وَعِمْرَانُ عَنْ قَتَادَةَ، وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ، عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى لاَ يُحَجَّ الْبَيْتُ ، وَالأَوَّلُ أَكْثَرُ، سَمِعَ قَتَادَةُ، عَبْدَ اللَّهِ، وَعَبْدُ اللَّهِ، أَبَا سَعِيدٍ

احمد بن حفص، اُن کے والدِ ماجد، ابراہیم، حجاج، قتادہ، عبداللہ بن ابوعتبہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم نے فرمایا: بیت اللہ کا حج وعمرہ یاجوج وماجوج کے بعد بھی ہوتا رہے گا۔ متابعت کی اِس کی ابان اور عمران نے قتادہ سے۔ عبدالرحمٰن نے شعبہ سے مروی کی کہ قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ بیت اللہ کا حج رک جائے۔ لیکن پہلی اکثر نے روایت کی ہے۔ امام ابوعبداللہ نے فرمایا کہ قتادہ نے عبداللہ سے سُنا اور عبداللہ سعید کے باپ ہیں۔

48- بَابُ كِسْوَةِ الْكَعْبَةِ

کعبہ کو غلاف پہنانا

1591- انظر الحدیث: 1596 صحیح مسلم: 7234 سنن نسائی: 2904

1592- انظر الحدیث: 4504,4502,3831,2002,2001,1893

1594 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الوَهَّابِ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الحَارِثِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا وَاصِلٌ الأَحْدَبُ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، قَالَ: جِئْتُ إِلَى شَيْبَةَ، ح وحَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ وَاصِلٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، قَالَ: جَلَسْتُ مَعَ شَيْبَةَ عَلَى الكُرْسِيِّ فِي الكَعْبَةِ، فَقَالَ: لَقَدْ جَلَسَ هَذَا المَجْلِسَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ: لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لاَ أَدَعَ فِيهَا صَفْرَاءَ وَلاَ بَيْضَاءَ إِلَّا قَسَمْتُهُ . قُلْتُ: إِنَّ صَاحِبَيْكَ لَمْ يَفْعَلاَ، قَالَ: هُمَا المَرْءَانِ أَقْتَدِي بِهِمَا

عبداللہ بن عبدالوہاب، خالد بن حارث، سفیان، واصل احدب ابووائل کا بیان ہے کہ میں شیبہ کی جانب آیا۔ قبیصہ، سفیان، واصل، ابووائل سے مروی ہے کہ میں کعبہ میں شیبہ کے ساتھ کرسی پر بیٹھا۔ فرمایا کہ اس جگہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیٹھے تھے تو انہوں نے فرمایا: میں کوئی زرد یا سفید (سونا اور چاندی) نہیں چھوڑوں گا مگر اُسے تقسیم کر دوں گا۔ میں نے عرض کی کہ آپ کے دونوں پہلے والے صاحبوں نے تو ایسا نہیں کیا تھا۔ فرمایا کہ میں اُن دونوں ہی کی پیروی کرتا ہوں۔

49- بَابُ هَدْمِ الكَعْبَةِ

کعبہ کو ڈھانا

قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَغْزُو جَيْشٌ الكَعْبَةَ فَيُخْسَفُ بِهِمْ

حضرت عائشہ کا بیان ہے: نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ایک لشکر کعبہ پر حملہ کرے گا تو وہ زمین میں دھنسا دیئے جائیں گے۔

1595 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ الأَخْنَسِ، حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَأَنِّي بِهِ أَسْوَدَ أَفْحَجَ، يَقْلَعُهَا حَجَرًا حَجَرًا

عمرو بن علی، یحییٰ بن سعید، عُبید اللہ بن اخنس، ابنِ ابومُلیکہ، حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: گویا میں اُس کالے شخص کو دیکھ رہا ہوں جو کعبہ کے ایک پتھر کو نکال پھینکے گا۔

1596 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُخَرِّبُ الكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الحَبَشَةِ

یحییٰ بن بُکیر، لیث، یونس، ابنِ شہاب، سعید بن مسیّب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کعبہ کو چھوٹی پنڈلیوں والا حبشی خراب کرے گا۔

1594- انظر الحدیث: 7275، سنن ابو داؤد: 2031، سنن ابن ماجہ: 3116

1596- راجع الحدیث: 1591، صحیح مسلم: 7235

50-بَابُ مَا ذُكِرَ فِي الحَجَرِ الأَسْوَدِ

حجرِ اسود کے بارے میں

1597 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ جَاءَ إِلَى الحَجَرِ الأَسْوَدِ فَقَبَّلَهُ، فَقَالَ: إِنِّي أَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ، لاَ تَضُرُّ وَلاَ تَنْفَعُ، وَلَوْلاَ أَنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ

عابس بن ربیعہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حجرِ اسود کے پاس آئے اور اُسے بوسہ دے کر کہا: مجھے خوب معلوم ہے کہ تو پتھر ہے جو نہ ضرر پہنچا سکتا ہے اور نہ فائدہ۔ اگر میں نے نبی کریم ﷺ کو تجھے چومتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی تجھے نہ چومتا۔

51-بَابُ إِغْلاَقِ البَيْتِ، وَيُصَلِّي فِي أَيِّ نَوَاحِي البَيْتِ شَاءَ

خانۂ کعبہ کو بند کر کے بیت اللہ کی جس جانب چاہے رخ کر کے نماز پڑھے

1598 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ البَيْتَ هُوَ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، وَبِلاَلٌ، وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ فَأَغْلَقُوا عَلَيْهِمْ، فَلَمَّا فَتَحُوا كُنْتُ أَوَّلَ مَنْ وَلَجَ فَلَقِيتُ بِلاَلًا فَسَأَلْتُهُ: هَلْ صَلَّى فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ بَيْنَ العَمُودَيْنِ اليَمَانِيَيْنِ

سالم سے مروی ہے کہ اُن کے والدِ ماجد نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ، حضرت اُسامہ بن زید، حضرت بلال اور حضرت عثمان بن طلحہ بیت اللہ میں داخل ہوئے۔ انہوں نے دروازہ بند کر لیا اور جب کھولا تو سب سے پہلے میں اندر داخل ہوا۔ مجھے حضرت بلال ملے تو میں نے اُن سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے اِس میں نماز پڑھی؟ کہا: ہاں دونوں یمنی ستونوں کے درمیان پڑھی۔

52-بَابُ الصَّلاَةِ فِي الكَعْبَةِ

کعبہ میں نماز پڑھنا

1599 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ كَانَ إِذَا دَخَلَ الكَعْبَةَ، مَشَى قِبَلَ الوَجْهِ حِينَ يَدْخُلُ، وَيَجْعَلُ البَابَ قِبَلَ

نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب کعبہ میں داخل ہوتے تو سامنے کی جانب چلتے چلے جاتے جہاں سے داخل ہوئے تھے اور دروازے کی جانب پشت کر کے چلتے رہتے حتیٰ کہ ان کے اور سامنے

1597- انظر الحدیث: 1610,1605' صحیح مسلم: 3059' سنن ابوداؤد: 1873' سنن ترمذی: 860' سنن نسائی: 2937

1598- راجع الحدیث: 397

1599- راجع الحدیث: 506

الظَّهْرِ، يَمْشِي حَتَّى يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الجِدَارِ الَّذِي قِبَلَ وَجْهِهِ قَرِيبًا مِنْ ثَلاَثِ أَذْرُعٍ، فَيُصَلِّي، يَتَوَخَّى المَكَانَ الَّذِي أَخْبَرَهُ بِلاَلٌ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِيهِ، وَلَيْسَ عَلَى أَحَدٍ بَأْسٌ أَنْ يُصَلِّيَ فِي أَيِّ نَوَاحِي البَيْتِ شَاءَ

والی دیوار کے درمیان قریباً تین گز کا فاصلہ رہ جاتا کیونکہ اُس جگہ نماز پڑھنے کا ارادہ کرتے جو انہیں حضرت بلال نے بتائی کہ رسول اللہ ﷺ نے اس جگہ نماز پڑھی تھی اور اس میں کسی کے لیے حرج نہیں ہے کہ بیت اللہ میں جس جانب چاہے رخ کر کے نماز پڑھے۔

53- بَابُ مَنْ لَمْ يَدْخُلِ الكَعْبَةَ

جو کعبہ میں داخل نہ ہو

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: يَحُجُّ كَثِيرًا وَلاَ يَدْخُلُ

حضرت ابنِ عمر اکثر حج کرتے اور داخل نہ ہوتے۔

1600 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ: اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ، وَصَلَّى خَلْفَ المَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَهُ مَنْ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ . فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: أَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الكَعْبَةَ؟ قَالَ لاَ

اسماعیل بن ابو خالد سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن ابو اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے عمرہ کیا تو طواف فرمایا اور مقامِ ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں ادا فرمائیں اور ایک آپ کے ساتھ تھا جو آپ کو لوگوں سے چھپائے ہوئے تھا۔ اُس سے لوگوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کعبہ میں داخل ہوئے؟ کہا، نہیں۔

54- بَابُ مَنْ كَبَّرَ فِي نَوَاحِي الكَعْبَةِ

جو اطراف کعبہ میں تکبیر کہے

1601 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ أَبَى أَنْ يَدْخُلَ البَيْتَ وَفِيهِ الآلِهَةُ، فَأَمَرَ بِهَا فَأُخْرِجَتْ، فَأَخْرَجُوا صُورَةَ إِبْرَاهِيمَ، وَإِسْمَاعِيلَ فِي أَيْدِيهِمَا الأَزْلاَمُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَاتَلَهُمُ اللَّهُ، أَمَا وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمُوا أَنَّهُمَا لَمْ يَسْتَقْسِمَا بِهَا قَطُّ .

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو بیت اللہ کے اندر جانے سے انکار فرمایا کیونکہ اُس میں بت رکھے ہوئے تھے۔ آپ نے حکم فرمایا تو انہیں باہر نکال دیا گیا اور حضرت ابراہیم و حضرت اسماعیل علیہما السلام کے بت بھی باہر نکالے گئے جن کے ہاتھوں میں پانسے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ انہیں تباہ کرے، خدا کی قسم انھیں خوب معلوم ہے کہ اُن دونوں نے ہرگز

1600- انظر الحدیث: 4255,4188,1791 'سنن ابو داؤد: 1902 'سنن ابن ماجہ: 2990

1601- سنن ابو داؤد: 2027

فَدَخَلَ الْبَيْتَ، فَكَبَّرَ فِي نَوَاحِيهِ، وَلَمْ يُصَلِّ فِيهِ

پانسے نہیں پھینکے۔ آپ بیت اللہ میں داخل ہوئے تو اس کے گوشوں میں تکبیر کہی اور اُس میں نماز نہ پڑھی۔

55۔ بَابٌ: كَيْفَ كَانَ بَدْءُ الرَّمَلِ

رمل کا آغاز کیسے ہوا؟

1602۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ، فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ: إِنَّهُ يَقْدَمُ عَلَيْكُمْ وَقَدْ وَهَنَهُمْ حُمَّى يَثْرِبَ، فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْمُلُوا الْأَشْوَاطَ الثَّلَاثَةَ، وَأَنْ يَمْشُوا مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ، وَلَمْ يَمْنَعْهُ أَنْ يَأْمُرَهُمْ أَنْ يَرْمُلُوا الْأَشْوَاطَ كُلَّهَا إِلَّا الْإِبْقَاءُ عَلَيْهِمْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور آپ کے اصحاب بھی تو مشرکوں نے کہا کہ تمہارے پاس وہ لوگ آرہے ہیں جنہیں یثرب کے بخار نے ضعیف کر دیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے انہیں حکم فرمایا کہ تین پھیروں میں دوڑ کر چلیں اور دونوں رکنوں کے درمیان معمول کے مطابق چلیں اور آپ کو یہ حکم دینے سے کسی نے نہ روکا کہ وہ تمام پھیروں میں ہی دوڑ کر چلیں مگر اُن کی آسانی کے خیال نے۔

56۔ بَابُ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ حِينَ يَقْدَمُ مَكَّةَ أَوَّلَ مَا يَطُوفُ، وَيَرْمُلُ ثَلَاثًا

جب مکّہ مکرّمہ میں آئے تو پہلے طواف کے وقت حجرِ اسود کو بوسہ دے اور تین بار رمل کرے

1603۔ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ، أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يَقْدَمُ مَكَّةَ "إِذَا اسْتَلَمَ الرُّكْنَ الْأَسْوَدَ، أَوَّلَ مَا يَطُوفُ: يَخُبُّ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ مِنَ السَّبْعِ"

سالم سے مروی ہے کہ اُن کے والدِ ماجد نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب مکّہ مکرّمہ میں تشریف لائے تو طواف کے پہلے پھیرے میں حجرِ اسود کو بوسہ دیا اور سات میں سے تین پھیروں میں آپ دوڑے۔

57۔ بَابُ الرَّمَلِ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

حج اور عمرہ میں رمل کرنا

1604۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ، حَدَّثَنَا سُرَيْجُ

نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ

1602۔ انظر الحدیث: 4256، صحیح مسلم: 3048، سنن ابو داؤد: 1886، سنن نسائی: 2945

1603۔ انظر الحدیث: 1644,1617,16161,1604، صحیح مسلم: 3039، سنن نسائی: 2942

1604۔ انظر الحدیث: 1603، سنن نسائی: 2943

بْنُ النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ أَشْوَاطٍ، وَمَشَى أَرْبَعَةً فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ "، تَابَعَهُ اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ فَرْقَدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین پھیروں میں رمل کیا اور بقیہ چار میں معمول کے مطابق چلے حج اور عمرہ میں۔ متابعت کی اس کی لیث نے اور کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے کثیر بن فرقد، حضرت ابنِ عمر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے۔

1605 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لِلرُّكْنِ: أَمَا وَاللَّهِ، إِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ، وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَلَمَكَ مَا اسْتَلَمْتُكَ . فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ قَالَ: فَمَا لَنَا وَلِلرَّمَلِ إِنَّمَا كُنَّا رَاءَيْنَا بِهِ الْمُشْرِكِينَ وَقَدْ أَهْلَكَهُمُ اللَّهُ . ثُمَّ قَالَ: شَيْءٌ صَنَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا نُحِبُّ أَنْ نَتْرُكَهُ

زید بن اسلم کے والدِ ماجد سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حجرِ اسود سے کہا: خدا کی قسم، مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ تو پتھر ہے۔ نہ ضرر پہنچا سکتا ہے اور نہ فائدہ۔ اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی نہ دیتا۔ پھر فرمایا: ہمارا رمل سے کیا تعلق؟ ہم نے یہ مشرکوں کو دکھانے کے لیے کی جن کو اللہ تعالیٰ نے تباہ کر دیا۔ پھر فرمایا کہ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا لہٰذا ہمیں اسے چھوڑنا پسند نہیں۔

1606 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَا تَرَكْتُ اسْتِلَامَ هَذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ فِي شِدَّةٍ وَلَا رَخَاءٍ، مُنْذُ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُمَا . قُلْتُ لِنَافِعٍ: أَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَمْشِي بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ؟ قَالَ: إِنَّمَا كَانَ يَمْشِي لِيَكُونَ أَيْسَرَ لِاسْتِلَامِهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے دشواری اور آسانی میں ان دونوں رکنوں کو بوسہ دینا نہیں چھوڑا کیا جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بوسہ دیتے ہوئے دیکھا ہے۔ میں نے نافع سے کہا: کیا حضرت ابنِ عمر دونوں رکنوں کے درمیان معمول کے مطابق چلتے؟ فرمایا کہ معمول کے مطابق چلتے تاکہ سہولت سے بوسہ دے سکیں۔

58- بَابُ اسْتِلَامِ الرُّكْنِ بِالْمِحْجَنِ

لکڑی کے ساتھ حجرِ اسود کو بوسہ دینا

1605- راجع الحديث: 1597، صحيح مسلم: 3056

1606- انظر الحديث: 1611، صحيح مسلم: 3053، سنن نسائی: 2952

1607 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، وَيَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالاَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الوَدَاعِ عَلَى بَعِيرٍ، يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ، تَابَعَهُ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنِ ابْنِ أَخِي الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَمِّهِ

احمد بن صالح اور یحییٰ بن سلیمان، ابنِ وہب، یونس، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبداللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا نبی کریم ﷺ نے حجۃ الوداع میں اپنے اُونٹ پر سوار ہوکر طواف فرمایا اور حجرِ اسود کو لکڑی کے ذریعے بوسہ دیا۔ متابعت کی اس کی دراوردی نے زہری کے بھائی سے اور انہوں نے اپنے چچا سے۔

59- بَابُ مَنْ لَمْ يَسْتَلِمْ إِلَّا الرُّكْنَيْنِ اليَمَانِيَيْنِ

جس نے دونوں رکن یمانی کے علاوہ استلام نہیں کیا

1608 - وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ أَنَّهُ قَالَ: وَمَنْ يَتَّقِي شَيْئًا مِنَ البَيْتِ؟ وَكَانَ مُعَاوِيَةُ يَسْتَلِمُ الأَرْكَانَ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: إِنَّهُ لاَ يُسْتَلَمُ هَذَانِ الرُّكْنَانِ، فَقَالَ: لَيْسَ شَيْءٌ مِنَ البَيْتِ مَهْجُورًا وَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَسْتَلِمُهُنَّ كُلَّهُنَّ

محمد بن بکر، ابن جُریج، عمرو بن دینار، ابو الشعثا نے کہا: کون ہے جو بیت اللہ کی کسی چیز سے خود کو روکے جب کہ حضرت معاویہ تمام ارکان کو بوسہ دیا کرتے تھے۔ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اُن سے کہا: تم تو بوسہ نہیں دیتے مگر اِن دونوں رُکنوں کو انہوں نے کہا کہ بیت اللہ میں کوئی چیز چھوڑنے والی نہیں ہے اور حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ بھی تمام ارکان کو بوسہ دیا کرتے تھے۔

1609 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمْ أَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ مِنَ البَيْتِ إِلَّا الرُّكْنَيْنِ اليَمَانِيَيْنِ

سالم بن عبداللہ سے مروی ہے کہ اُن کے والدِ ماجد نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ کو بیت اللہ کے کسی رُکن کو بوسہ دیتے ہوئے نہیں دیکھا مگر دونوں یمانی رُکنوں کو۔

60- بَابُ تَقْبِيلِ الحَجَرِ

حجرِ اسود کو بوسہ دینا

1610 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ

زید بن اسلم سے مروی ہے کہ اُن کے والدِ محترم

1607- انظر الحدیث: 5293,1632,1613,1612' صحیح مسلم: 3062' سنن ابو داؤد: 1877' سنن نسائی: 2954,712' سنن ابن ماجہ: 2948

1609- راجع الحدیث: 166' صحیح مسلم: 3050' سنن ابو داؤد: 1874' سنن نسائی: 2949

1610- راجع الحدیث: 1605,1597

بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا وَرْقَاءُ، أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَبَّلَ الحَجَرَ، وَقَالَ: لَوْلاَ أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَكَ مَا قَبَّلْتُكَ

نے فرمایا: میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ حجرِ اسود کو بوسہ دیا اور کہا: اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی تجھے بوسہ نہ دیتا۔

1611 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَرَبِيٍّ، قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ اسْتِلاَمِ الحَجَرِ، فَقَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ قَالَ: قُلْتُ: أَرَأَيْتَ إِنْ زُحِمْتُ، أَرَأَيْتَ إِنْ غُلِبْتُ، قَالَ: اجْعَلْ أَرَأَيْتَ بِاليَمَنِ، رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ

زُبیر بن عربی سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حجرِ اسود کو بوسہ دینے کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اِسے بوسہ دیتے اور چومتے ہوئے دیکھا۔ اُس نے کہا کہ اگر میں بھیڑ میں ہوں، اگر میں مغلوب ہوجاؤں، فرمایا کہ یہ باتیں یمن میں رہنے دو، میں نے رسول اللہ ﷺ کو اِسے بوسہ دیتے اور چومتے ہوئے دیکھا۔

61- بَابُ مَنْ أَشَارَ إِلَى الرُّكْنِ إِذَا أَتَى عَلَيْهِ

جو حجرِ اسود کی جانب اشارہ کرے جب کہ اُس کے نزدیک آئے

1612 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ عَلَى بَعِيرٍ، كُلَّمَا أَتَى عَلَى الرُّكْنِ أَشَارَ إِلَيْهِ

محمد بن مثنیٰ، عبدالوہاب، خالد، عکرمہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے اُونٹ پر بیت اللہ کا طواف فرمایا اور جب حجرِ اسود کے نزدیک آتے تو ایک چیز کے ذریعے اُس کی طرف اشارہ کرتے۔

62- بَابُ التَّكْبِيرِ عِنْدَ الرُّكْنِ

حجرِ اسود کے نزدیک تکبیر کہنا

1613 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ الحَذَّاءُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى

مسدّد، خالد بن عبداللہ، خالد الحذّاء، عکرمہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے بیت اللہ کا طواف اُونٹ پر

-1611 سنن ترمذی: 861، سنن نسائی: 2946

-1612 راجع الحدیث: 1607، سنن ترمذی: 865، سنن نسائی: 2955

-1613 راجع الحدیث: 1612,1607

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ عَلَى بَعِيرٍ، كُلَّمَا أَتَى الرُّكْنَ أَشَارَ إِلَيْهِ بِشَيْءٍ كَانَ عِنْدَهُ وَكَبَّرَ. تَابَعَهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ خَالِدٍ الحَذَّاءِ

سوار ہو کر فرمایا۔ جب بھی حجر اسود کے نزدیک آتے تو کسی چیز کے ذریعے اشارہ کر دیتے جو پاس ہوتی اور تکبیر کہتے۔ متابعت کی اس کی ابراہیم بن طہمان نے خالد الحذاء سے۔

63۔ بَابُ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ إِذَا قَدِمَ مَكَّةَ، قَبْلَ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى بَيْتِهِ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّفَا

جو مکہ مکرمہ آئے تو اپنے گھر لوٹنے سے پہلے بیت اللہ کا طواف کرے، پھر دو رکعتیں پڑھے، پھر صفا کی طرف جائے

1614و1615۔ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ، عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرٌو، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، ذَكَرْتُ لِعُرْوَةَ قَالَ: فَأَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَنَّ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ - حِينَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَنَّهُ تَوَضَّأَ، ثُمَّ طَافَ، ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً. ثُمَّ حَجَّ أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: مِثْلَهُ. ثُمَّ حَجَجْتُ مَعَ أَبِي الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَأَوَّلُ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ، ثُمَّ رَأَيْتُ المُهَاجِرِينَ وَالأَنْصَارَ يَفْعَلُونَهُ، وَقَدْ أَخْبَرَتْنِي أُمِّي: أَنَّهَا أَهَلَّتْ هِيَ، وَأُخْتُهَا، وَالزُّبَيْرُ، وَفُلاَنٌ وَفُلاَنٌ بِعُمْرَةٍ، فَلَمَّا مَسَحُوا الرُّكْنَ حَلُّوا

عُروہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا جب نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو پہلے وضو سے آغاز کیا، پھر طواف کیا، پھر عمرہ نہیں کیا۔ پھر حضرت ابوبکر و حضرت عمر نے اسی طرح حج کیا۔ پھر میں نے ابوالزبیر کے ساتھ حج کیا تو طواف سے آغاز کیا گیا۔ پھر میں نے مہاجرین و انصار کو دیکھا کہ یوں ہی کرتے ہیں اور مجھے میری والدہ محترمہ نے بتایا کہ انہوں نے، اُن کی بہن نے، حضرت زُبیر نے اور فلاں فلاں نے عمرہ کا احرام باندھا اور جب حجرِ اسود کو بوسہ دینے کے بعد احرام کھول دیئے۔

1616۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ المُنْذِرِ، حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ أَنَسٌ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا طَافَ فِي الحَجِّ أَوِ العُمْرَةِ، أَوَّلَ مَا يَقْدَمُ سَعَى ثَلاَثَةَ أَطْوَافٍ، وَمَشَى أَرْبَعَةً، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا

ابراہیم بن منذر، ابوضمرہ انس بن عیاض، موسیٰ بن عقبہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب بیت اللہ کا پہلی بار طواف کرتے تو پہلے تین پھیروں میں دوڑتے اور چار میں چلتے اور آپ نالے کے درمیان میں بھی دوڑتے جب کہ صفا اور مروہ کے درمیان طواف کرتے۔

1614,1615۔ انظر الحدیث: 1796,1642,1641' صحیح مسلم: 2991

1616۔ راجع الحدیث: 1603' صحیح مسلم: 3038' سنن ابو داؤد: 893' سنن نسائی: 2941

وَالْمَرْوَةِ

1617 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ الطَّوَافَ الأَوَّلَ، يَخُبُّ ثَلاَثَةَ أَطْوَافٍ، وَيَمْشِي أَرْبَعَةً، وَأَنَّهُ كَانَ يَسْعَى بَطْنَ المَسِيلِ إِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

ابراہیم بن منذر، انس بن عیاض، عبید اللہ، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب بیت اللہ کا پہلی بار طواف کرتے تو پہلے تین پھیروں میں دوڑتے اور چار میں چلتے اور آپ نالے کے درمیان میں بھی دوڑتے جب کہ صفا اور مروہ کے درمیان طواف کرتے۔

64- بَابُ طَوَافِ النِّسَاءِ مَعَ الرِّجَالِ

عورتوں کا مردوں کے ساتھ طواف کرنا

1618 - وقَالَ لِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ: ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ: إِذْ مَنَعَ ابْنُ هِشَامٍ النِّسَاءَ الطَّوَافَ مَعَ الرِّجَالِ، قَالَ: كَيْفَ يَمْنَعُهُنَّ؟ وَقَدْ طَافَ نِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الرِّجَالِ؟ قُلْتُ: أَبَعْدَ الحِجَابِ أَوْ قَبْلُ؟ قَالَ: إِي لَعَمْرِي، لَقَدْ أَدْرَكْتُهُ بَعْدَ الحِجَابِ، قُلْتُ: كَيْفَ يُخَالِطْنَ الرِّجَالَ؟ قَالَ: لَمْ يَكُنَّ يُخَالِطْنَ، كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَطُوفُ حَجْرَةً مِنَ الرِّجَالِ، لاَ تُخَالِطُهُمْ، فَقَالَتِ امْرَأَةٌ: انْطَلِقِي نَسْتَلِمْ يَا أُمَّ المُؤْمِنِينَ، قَالَتْ: انْطَلِقِي عَنْكِ، وَأَبَتْ، يَخْرُجْنَ مُتَنَكِّرَاتٍ بِاللَّيْلِ، فَيَطُفْنَ مَعَ الرِّجَالِ، وَلَكِنَّهُنَّ كُنَّ إِذَا دَخَلْنَ البَيْتَ، قُمْنَ حَتَّى يَدْخُلْنَ، وَأُخْرِجَ الرِّجَالُ، وَكُنْتُ آتِي عَائِشَةَ أَنَا وَعُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ، وَهِيَ مُجَاوِرَةٌ فِي جَوْفِ ثَبِيرٍ، قُلْتُ: وَمَا حِجَابُهَا؟ قَالَ: هِيَ فِي قُبَّةٍ تُرْكِيَّةٍ لَهَا غِشَاءٌ، وَمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَهَا غَيْرُ ذَلِكَ، وَرَأَيْتُ عَلَيْهَا دِرْعًا مُوَرَّدًا

عمرو بن علی، ابوعاصم ابن جریج، عطاء سے مروی ہے کہ جب ابن ہشام نے عورتوں کو مردوں کے ساتھ طواف کرنے سے منع کیا تو کہا: آپ انہیں کیوں منع کرتے ہیں جب کہ نبی کریم ﷺ کی ازواجِ مطہرات نے مردوں کے ساتھ طواف کیا۔ میں نے کہا کہ پردے کے حکم کے بعد یا پہلے؟ کہا کہ میری عمر کی قسم، میں نے پردے کے حکم کے بعد دیکھا۔ میں نے کہا کہ مردان میں کس طرح مل ہوجاتے تھے؟ انہوں نے کہا کہ مردان میں نہیں ملتے تھے، حضرت عائشہ مردوں سے ایک جانب رہ کر طواف کرتیں اور ان نہ ملتیں۔ ایک عورت نے کہا کہ اے ام المؤمنین! چلیے کہ حجرِ اسود کو بوسہ دیں۔ فرمایا کہ تم چلی جاؤ اور خود جانے سے انکار کردیا۔ وہ رات کو نکلتیں اور مردوں کے ساتھ طواف کرتیں تاکہ پہچانی نہ جائیں لیکن خانہ کعبہ میں داخل ہونا چاہتیں تو مردوں کے نکل جانے کا انتظار کرتیں۔ میں اور عُبید بن عُمیر حضرت عائشہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جب کہ وہ جوفِ ثبیر میں قیام فرما تھیں۔ عرض کی کہ اُن کا پردہ کیا تھا؟ فرمایا کہ وہ ترکی قبے میں تھیں، جس پر پردہ تنا ہوا تھا جب کہ اُن کے

1617- راجع الحديث:1603

اور ان کے درمیان حجاب نہ تھا اور میں نے گلابی کرتہ دیکھا۔

1619 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا - زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَتْ: شَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَشْتَكِي، فَقَالَ: طُوفِي مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ فَطُفْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَئِذٍ يُصَلِّي إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ وَهُوَ يَقْرَأُ: "وَالطُّورِ وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ

اسماعیل، امام مالک، محمد بن عبدالرحمن بن نوفل، عروہ بن زبیر، زینب بنت ابوسلمہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی زوجۂ مطہرہ حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اپنی بیماری کا کہا۔ فرمایا کہ تم مردوں سے پیچھے طواف کرلینا۔ چنانچہ میں نے مردوں سے پیچھے طواف کیا اور اُس وقت رسول اللہ ﷺ بیت اللہ میں نماز ادا فرما رہے تھے اور آپ سورۂ والطور کی تلاوت فرما رہے تھے۔

65- بَابُ الْكَلَامِ فِي الطَّوَافِ

طواف کے دوران کلام کرنا

1620 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ: أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الأَحْوَلُ، أَنَّ طَاوُسًا، أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ وَهُوَ يَطُوفُ بِالكَعْبَةِ بِإِنْسَانٍ رَبَطَ يَدَهُ إِلَى إِنْسَانٍ بِسَيْرٍ - أَوْ بِخَيْطٍ أَوْ بِشَيْءٍ غَيْرِ ذَلِكَ - فَقَطَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ، ثُمَّ قَالَ: قُدْهُ بِيَدِهِ

طاؤس نے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب کعبہ کا طواف کررہے تھے تو آپ ایک شخص کے پاس سے گزرے جس نے اپنا ہاتھ دوسرے شخص کے ساتھ تسمہ، رسی یا کسی اور چیز سے باندھ رکھا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے اُس کو اپنے دستِ مبارک سے کاٹ دیا اور فرمایا کہ اس کا ہاتھ پکڑلو۔

66- بَابُ إِذَا رَأَى سَيْرًا أَوْ شَيْئًا يُكْرَهُ فِي الطَّوَافِ قَطَعَهُ

جب کوئی طواف کے دورانِ تسمہ یا ناپسندیدہ چیز دیکھے اور اُسے کاٹ دے

1621 - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ

ابوعاصم، ابن جُریج، سلیمان احول، طاؤس،

1619- راجع الحدیث: 464

1620- انظر الحدیث: 1621، 6702، 6703' سنن ابوداؤد: 3302' سنن نسائی: 3819، 3820

1621- راجع الحدیث: 1620

سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ بِزِمَامٍ - أَوْ غَيْرِهِ - فَقَطَعَهُ

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کا طواف کرتے ہوئے ایک شخص کو ڈوری وغیرہ سے بندھا ہوا دیکھا تو آپ نے وہ کاٹ دی۔

67- بَابُ لَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ، وَلَا يَحُجُّ مُشْرِكٌ

برہنہ بیت اللہ کا طواف نہ کرے اور نہ مشرک حج کرے

1622- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ يُونُسُ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَعَثَهُ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي أَمَّرَهُ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَوْمَ النَّحْرِ فِي رَهْطٍ يُؤَذِّنُ فِي النَّاسِ أَلَا لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ، وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ

یحییٰ بن بُکیر، لیث، یونس، ابن شہاب، حُمید بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حجۃ الوداع سے پہلے حج کا امیر بنا کر چند لوگوں کے ساتھ یوم النحر کو یہ اعلان کرنے کے لیے روانہ کیا کہ اِس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور کوئی برہنہ ہو کر بیت اللہ کا طواف نہ کرے۔

68- بَابُ إِذَا وَقَفَ فِي الطَّوَافِ

طواف میں وقفہ کرنا

وَقَالَ عَطَاءٌ فِيمَنْ يَطُوفُ فَتُقَامُ الصَّلَاةُ، أَوْ يُدْفَعُ عَنْ مَكَانِهِ: إِذَا سَلَّمَ يَرْجِعُ إِلَى حَيْثُ قُطِعَ عَلَيْهِ فَيَبْنِي وَيُذْكَرُ نَحْوُهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

عطاء نے اُس شخص کے بارے میں فرمایا جو طواف کر رہا ہو تو نماز کی اقامت ہو جائے یا اپنی جگہ سے ہٹا دیا جائے تو سلام پھیرنے پر اُسی جگہ سے طواف شروع کر دے جہاں سے موقوف ہوا۔ حضرت ابنِ عمر اور حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر سے بھی اسی طرح منقول ہے۔

69- بَابٌ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسُبُوعِهِ رَكْعَتَيْنِ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کیا اور سات پھیروں کے بعد دو رکعتیں پڑھیں

وَقَالَ نَافِعٌ، كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُصَلِّي لِكُلِّ سُبُوعٍ رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ

نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عمر ہر سات پھیروں کے بعد دو رکعتیں پڑھا کرتے۔ اسماعیل بن

1622- راجع الحدیث: 369

أُمَيَّةُ: قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ: إِنَّ عَطَاءً يَقُولُ: تُجْزِئُهُ الْمَكْتُوبَةُ مِنْ رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ؟ فَقَالَ: السُّنَّةُ أَفْضَلُ لَمْ يَطُفِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبُوعًا قَطُّ إِلَّا صَلَّى رَكْعَتَيْنِ

اُمیہ کا بیان ہے کہ میں نے زہری سے کہا کہ عطاء فرماتے ہیں: فرض نماز طواف کی دو رکعتوں کی طرف سے کفایت کرتی ہے۔ فرمایا کہ سنت ہی افضل ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سات طواف نہیں کیے مگر دو رکعتیں پڑھیں۔

1623 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَيَقَعُ الرَّجُلُ عَلَى امْرَأَتِهِ فِي الْعُمْرَةِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ؟ قَالَ: قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا، ثُمَّ صَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ، وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَالَ: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾.

عمرو سے مروی ہے کہ ہم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا کہ کیا کوئی شخص عمرہ میں صفا و مروہ کے درمیان طواف کرنے سے پہلے اپنی بیوی سے صحبت کر سکتا ہے؟ فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو بیت اللہ کے سات طواف کیے۔ پھر مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں اور صفا و مروہ کے درمیان طواف کیا اور فرمایا کہ رسول اللہ کا عمل تمہارے لیے بہترین نمونہ ہے۔

1624 - قَالَ: وَسَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ: لَا يَقْرَبُ امْرَأَتَهُ حَتَّى يَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا تو فرمایا کہ اپنی بیوی سے صحبت نہ کرے جب تک صفا و مروہ کے درمیان طواف نہ کرے۔

70 - بَابُ مَنْ لَمْ يَقْرَبِ الْكَعْبَةَ، وَلَمْ يَطُفْ حَتَّى يَخْرُجَ إِلَى عَرَفَةَ، وَيَرْجِعَ بَعْدَ الطَّوَافِ الْأَوَّلِ

جو کعبہ کے نزدیک نہ آئے اور نہ طواف کرے بلکہ عرفات چلا جائے اور طواف اول کے بعد واپس ہو

1625 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، حَدَّثَنَا فُضَيْلٌ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ، فَطَافَ

محمد بن ابوبکر، فضیل، موسیٰ بن عقبہ، کریب سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم مکہ مکرمہ تشریف فرما ہوئے تو سات طواف کیے اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کی اور اس طواف کے

1623- راجع الحدیث:395

1624- راجع الحدیث:395

1625- راجع الحدیث:1545

وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا، وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَقْرَبِ الْكَعْبَةَ بَعْدَ طَوَافِهِ بِهَا، حَتَّى رَجَعَ مِنْ عَرَفَةَ

بعد کعبہ کے قریب نہ گئے حتیٰ کہ عرفات سے واپس ہوئے۔

71- بَابُ مَنْ صَلَّى رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ خَارِجًا مِنَ الْمَسْجِدِ

جس نے طواف کی دو رکعتیں مسجد سے باہر پڑھیں

وَصَلَّى عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَارِجًا مِنَ الْحَرَمِ

اور حضرت عمر نے حرم سے باہر پڑھیں۔

1626 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ زَيْنَبَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: شَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ يَحْيَى بْنُ أَبِي زَكَرِيَّاءَ الْغَسَّانِيُّ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ - زَوْجِ النَّبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ بِمَكَّةَ، وَأَرَادَ الْخُرُوجَ وَلَمْ تَكُنْ أُمُّ سَلَمَةَ طَافَتْ بِالْبَيْتِ وَأَرَادَتِ الْخُرُوجَ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أُقِيمَتْ صَلاَةُ الصُّبْحِ فَطُوفِي عَلَى بَعِيرِكِ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ . فَفَعَلَتْ ذَلِكَ، فَلَمْ تُصَلِّ حَتَّى خَرَجَتْ

عُروہ نے زینب سے مروی کی ہے کہ حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی۔ عُروہ نے نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کہ آپ مکہ مکرمہ میں تھے اور کوچ کا قصد تھا اور حضرت اُمِ سلمہ نے بیت اللہ کا طواف نہیں کیا تھا مگر روانہ ہونا چاہتی تھیں تو رسول اللہ ﷺ نے اُن سے فرمایا: جب نمازِ فجر کی اقامت کہی جائے تو تم اپنے اُونٹ پر طواف کر لینا اور لوگ نماز پڑھ رہے ہوں گے۔ انہوں نے یہی کیا اور نماز نہ پڑھی بلکہ چلی گئیں۔

72- بَابُ مَنْ صَلَّى رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ خَلْفَ الْمَقَامِ

جو طواف کی دو رکعتیں مقامِ ابراہیم کے پیچھے پڑھے

1627 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا، وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ

عمرو بن دینار سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سُنا: نبی کریم ﷺ تشریف فرما ہوئے تو آپ نے بیت اللہ کے ساتھ طواف کیے اور مقامِ ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں

1626- راجع الحدیث:464

1627- راجع الحدیث:395

رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّفَا وَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: (لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ) (الاحزاب:21)

پڑھیں۔ پھر صفا و مروہ کی جانب تشریف لے گئے۔ ارشادِ ربانی ہے: تمہارے لیے رسول اللہ کے طرزِ عمل میں اچھا نمونہ ہے۔

73- بَابُ الطَّوَافِ بَعْدَ الصُّبْحِ وَالعَصْرِ

فجر اور عصر کے بعد طواف کرنا

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُصَلِّي رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ وَطَافَ عُمَرُ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ، فَرَكِبَ حَتَّى صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ بِذِي طُوًى

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما طواف کی دو رکعتیں سورج طلوع ہونے سے پہلے پڑھتے اور حضرت عمر نمازِ فجر کے بعد طواف کر کے سوار ہوئے اور دو ذی طویٰ میں پڑھیں۔

1628 - حَدَّثَنَا الحَسَنُ بْنُ عُمَرَ البَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ حَبِيبٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ نَاسًا طَافُوا بِالْبَيْتِ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ، ثُمَّ قَعَدُوا إِلَى المُذَكِّرِ، حَتَّى إِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَامُوا يُصَلُّونَ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: قَعَدُوا، حَتَّى إِذَا كَانَتِ السَّاعَةُ الَّتِي تُكْرَهُ فِيهَا الصَّلَاةُ، قَامُوا يُصَلُّونَ

عُروہ بن زُبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ بعض لوگوں نے صبح کی نماز کے بعد بیت اللہ کا طواف کیا اور پھر ایک واعظ کے پاس بیٹھ گئے حتیٰ کہ سورج نکل آیا تو نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ وہ بیٹھے رہے اور جب وہ گھڑی آئی جس میں نماز پڑھنا مکروہ ہے تو کھڑے ہوئے اور نماز پڑھنے لگے۔

1629 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ المُنْذِرِ، حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ الصَّلَاةِ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ، وَعِنْدَ غُرُوبِهَا

ابراہیم بن مُنذر، ابوضمرہ، موسیٰ بن عُقبہ، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو سورج طلوع ہوتے وقت اور غروب ہوتے وقت نماز پڑھنے سے منع فرماتے ہوئے سُنا۔

1630 - حَدَّثَنِي الحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ هُوَ الزَّعْفَرَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ قَالَ: رَأَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَطُوفُ بَعْدَ الفَجْرِ وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ۔

عبدالعزیز بن رفیع سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کہ فجر کی نماز کے بعد طواف کرتے اور دو رکعتیں پڑھتے۔

1629- راجع الحدیث:582

1631 - قَالَ عَبْدُ العَزِيزِ: وَرَأَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ العَصْرِ، - وَيُخْبِرُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا حَدَّثَتْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَدْخُلْ بَيْتَهَا إِلَّا صَلَّاهُمَا

عبدالعزیز سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر کو عصر کی نماز کے بعد دو رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھا اور وہ بتاتے تھے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں بتایا کہ نبی کریم ﷺ جب بھی اُن کے حجرے میں تشریف لے جاتے تو دو رکعتیں پڑھتے۔

74- بَابُ المَرِيضِ يَطُوفُ رَاكِبًا

مریض سوار ہو کر طواف کرے

1632 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ الوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ خَالِدٍ الحَذَّاءِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ وَهُوَ عَلَى بَعِيرٍ، كُلَّمَا أَتَى عَلَى الرُّكْنِ أَشَارَ إِلَيْهِ بِشَيْءٍ فِي يَدِهِ وَكَبَّرَ

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیت اللہ کا طواف اُونٹ پر سوار ہو کر کیا۔ جب بھی حجرِ اسود کے نزدیک آتے تو کسی چیز سے اشارہ فرما دیتے جو دستِ اقدس میں ہوتی اور تکبیر کہتے۔

1633 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: شَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَشْتَكِي، فَقَالَ: طُوفِي مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ فَطُفْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلَى جَنْبِ البَيْتِ، وَهُوَ يَقْرَأُ بِالطُّورِ وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ

زینب بنت اُمِّ سلمہ سے مروی ہے کہ حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں اپنی بیماری کی عرض کی تو فرمایا: تم سوار ہو کر لوگوں کے پیچھے طواف کر لینا۔ پس میں نے طواف کیا اور رسول اللہ ﷺ بیت اللہ کے ایک حصے میں نماز پڑھ رہے تھے اور آپ سورۃ والطور کی قرأت فرما رہے تھے۔ (نمازِ فجر پڑھاتے ہوئے۔)

75- بَابُ سِقَايَةِ الحَاجِّ

حاجیوں کو پانی پلانا

1634 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الأَسْوَدِ،

عبداللہ بن محمد بن ابوالاسود، ابوضمرہ، عُبید اللہ، نافع

1631- راجع الحدیث: 1630,590

1632- راجع الحدیث: 1612,1607

1633- راجع الحدیث: 464

1634- انظر الحدیث: 1745,1744,1743

حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: اسْتَأْذَنَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيتَ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى، مِنْ أَجْلِ سِقَايَتِهِ، فَأَذِنَ لَهُ

سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: حضرت عباس بن عبدالمطلب نے رسول اللہ ﷺ سے منیٰ کی راتوں میں مکّہ مکرمہ کے اندر رہ کر حاجیوں کو پانی پلانے کی اجازت مانگی تو اُنہیں اجازت دے دی گئی۔

1635 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ إِلَى السِّقَايَةِ فَاسْتَسْقَى، فَقَالَ الْعَبَّاسُ: يَا فَضْلُ، اذْهَبْ إِلَى أُمِّكَ فَأْتِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرَابٍ مِنْ عِنْدِهَا، فَقَالَ: اسْقِنِي، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّهُمْ يَجْعَلُونَ أَيْدِيَهُمْ فِيهِ، قَالَ: اسْقِنِي. فَشَرِبَ مِنْهُ، ثُمَّ أَتَى زَمْزَمَ وَهُمْ يَسْقُونَ وَيَعْمَلُونَ فِيهَا، فَقَالَ: اعْمَلُوا فَإِنَّكُمْ عَلَى عَمَلٍ صَالِحٍ ثُمَّ قَالَ: لَوْلاَ أَنْ تُغْلَبُوا لَنَزَلْتُ، حَتَّى أَضَعَ الْحَبْلَ عَلَى هَذِهِ يَعْنِي: عَاتِقَهُ، وَأَشَارَ إِلَى عَاتِقِهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سبیل کے پاس تشریف لائے اور پانی طلب فرمایا۔ حضرت عباس نے فرمایا: اے فضل! اپنی والدہ ماجدہ کے پاس جاؤ اور رسول اللہ ﷺ کے لیے اُن کے پاس سے پانی لاؤ۔ فرمایا: مجھے پلاؤ، پس اُس میں سے نوش فرمایا۔ پھر زمزم کی طرف تشریف لے گئے تو وہاں لوگ پی رہے تھے اور پلا رہے تھے فرمایا کہ کرتے رہو کیونکہ تم نیک کام کر رہے ہو۔ اگر تمہارے غالبہ پانے کا خیال نہ ہوتا تو میں بھی اُترتا اور اِس پر رسی ڈالتا اور اپنے کندھے کی طرف اشارہ فرمایا۔

76- بَابُ مَا جَاءَ فِي زَمْزَمَ

زمزم کا بیان

1636 - وَقَالَ عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: كَانَ أَبُو ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " فُرِجَ سَقْفِي وَأَنَا بِمَكَّةَ، فَنَزَلَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ، فَفَرَجَ صَدْرِي ثُمَّ غَسَلَهُ بِمَاءِ زَمْزَمَ، ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ، مُمْتَلِئٍ حِكْمَةً وَإِيمَانًا، فَأَفْرَغَهَا فِي صَدْرِي ثُمَّ أَطْبَقَهُ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَعَرَجَ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا،

عبداللہ، عبداللہ، یونس، زہری، حضرت انس بن مالک نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں مکّہ مکرمہ میں تھا کہ میری چھت کھولی گئی پس جبرئیل نازل ہوئے اور میرا سینہ کھولا۔ پھر اُسے زمزم کے پانی سے دھویا۔ پھر سونے کا ایک طشت لایا گیا جو حکمت اور ایمان سے بھرا ہوا تھا پھر وہ میرے سینے میں اُنڈیل دیا گیا۔ پھر وہ واپس سی دیا۔ پھر میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے آسمان دنیا کی طرف لے گئے۔

1636- راجع الحدیث: 349,163

قَالَ جِبْرِيلُ لِخَازِنِ السَّمَاءِ الدُّنْيَا: افْتَحْ قَالَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ"

پس جبرئیل نے آسمان دنیا کے خازن سے کہا: کھولیے۔ کہا، کون ہے؟ کہا جبرئیل۔

1637 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ سَلاَمٍ، أَخْبَرَنَا الفَزَارِيُّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا حَدَّثَهُ قَالَ: سَقَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَمْزَمَ، فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ قَالَ عَاصِمٌ: فَحَلَفَ عِكْرِمَةُ مَا كَانَ يَوْمَئِذٍ إِلَّا عَلَى بَعِيرٍ

محمد بن سلام، فزاری، شعبی، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ کو آب زمزم پلایا اور آپ کھڑے تھے۔ عاصم کا بیان ہے کہ عکرمہ نے قسم کھا کر کہا کہ اُس دن آپ اُونٹ پر تھے۔

77- بَابُ طَوَافِ القَارِنِ

قِران کرنے والے کا طواف

1638 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الوَدَاعِ، فَأَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُهِلَّ بِالحَجِّ وَالعُمْرَةِ، ثُمَّ لاَ يَحِلُّ حَتَّى يَحِلَّ مِنْهُمَا. فَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ، فَلَمَّا قَضَيْنَا حَجَّنَا، أَرْسَلَنِي مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِلَى التَّنْعِيمِ فَاعْتَمَرْتُ، فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَذِهِ مَكَانَ عُمْرَتِكِ. فَطَافَ الَّذِينَ أَهَلُّوا بِالعُمْرَةِ، ثُمَّ حَلُّوا، ثُمَّ طَافُوا طَوَافًا آخَرَ، بَعْدَ أَنْ رَجَعُوا مِنْ مِنًى، وَأَمَّا الَّذِينَ جَمَعُوا بَيْنَ الحَجِّ وَالعُمْرَةِ، فَإِنَّمَا طَافُوا طَوَافًا وَاحِدًا

عروہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: حجۃ الوداع کے موقع پر ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے تو ہم نے عمرہ کا احرام باندھا۔ فرمایا کہ جس کے پاس قربانی کا جانور ہو وہ حج اور عمرہ کا احرام باندھ لے اور احرام نہ کھولے مگر دونوں کا۔ میں مکہ مکرمہ پہنچی تو مجھے حیض شروع ہو گیا۔ جب ہم اپنے حج سے فارغ ہوئے تو مجھے حضرت عبدالرحمٰن کے ساتھ تنعیم کی جانب بھیجا اور میں نے عمرہ کیا۔ فرمایا کہ یہ تمہارے عمرہ کی جگہ ہے۔ پس جنہوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا انہوں نے طواف کیا۔ پھر احرام کھول دیا اور منیٰ سے واپسی پر دوسری بار طواف کیا اور جنہوں نے حج و عمرہ کو جمع کیا انہوں نے صرف ایک بار طواف کیا۔

1639 - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ

نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے صاحبزادے عبداللہ کے پاس تشریف لے گئے

1637- انظر الحدیث: 5617، صحیح مسلم: 5249,5248، سنن نسائی: 2965,2964، سنن ابن ماجہ: 3422

1638- راجع الحدیث: 1556,294

1639- انظر الحدیث: 1729, 1806,1807,1808,1810,1812,1813,4183,4184,4185, 1640,1693,1708

اللّٰهُ عَنْهُمَا دَخَلَ ابْنُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَظَهْرُهُ فِي الدَّارِ، فَقَالَ: إِنِّي لاَ آمَنُ أَنْ يَكُونَ الْعَامَ بَيْنَ النَّاسِ قِتَالٌ فَيَصُدُّوكَ عَنِ الْبَيْتِ فَلَوْ أَقَمْتَ. فَقَالَ: قَدْ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَإِنْ حِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ أَفْعَلُ كَمَا فَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ إِسْوَةٌ حَسَنَةٌ) ثُمَّ قَالَ: أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ مَعَ عُمْرَتِي حَجًّا ، قَالَ: ثُمَّ قَدِمَ. فَطَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا

اور اُن کی سواری گھر پر تھی۔ کہا کہ مجھے اِس سال لوگوں میں جنگ کا خدشہ ہے کہ وہ آپ کو بیت اللہ سے روکیں گے۔ لہٰذا آپ ٹھہرے رہیں۔ فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نکلے تو کفار قریش آپ کے اور بیت اللہ کے درمیان آڑ ہوئے اگر وہ میرے اور بیت اللہ کے درمیان آڑ ہوں گے تو میں وہی کروں گا جو رسول اللہ ﷺ نے کیا کیونکہ تمہارے لیے رسول اللہ کا عمل بہترین نمونہ ہے۔ پھر فرمایا کہ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے عمرہ کے ساتھ حج بھی واجب کرلیا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر وہ مکّہ مکرّمہ پہنچے تو دونوں کے لیے ایک ہی طواف فرمایا۔

1640 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَرَادَ الْحَجَّ عَامَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّ النَّاسَ كَائِنٌ بَيْنَهُمْ قِتَالٌ، وَإِنَّا نَخَافُ أَنْ يَصُدُّوكَ، فَقَالَ: (لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ إِسْوَةٌ حَسَنَةٌ) إِذًا " أَصْنَعَ كَمَا صَنَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِنِّي أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ عُمْرَةً، ثُمَّ خَرَجَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِظَاهِرِ الْبَيْدَاءِ، قَالَ: مَا شَأْنُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ إِلاَّ وَاحِدٌ، أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ حَجًّا مَعَ عُمْرَتِي، وَأَهْدَى هَدْيًا اشْتَرَاهُ بِقُدَيْدٍ، وَلَمْ يَزِدْ عَلَى ذَلِكَ، فَلَمْ يَنْحَرْ، وَلَمْ يَحِلَّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ، وَلَمْ يَحْلِقْ وَلَمْ يُقَصِّرْ، حَتَّى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ، فَنَحَرَ وَحَلَقَ، وَرَأَى أَنْ قَدْ قَضَى طَوَافَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ بِطَوَافِهِ الأَوَّلِ " وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: كَذَلِكَ فَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حج کا ارادہ کیا جس سال کہ حجاج حضرت ابن زُبیر کے خلاف معرکہ آراء تھا۔ آپ سے کہا گیا کہ لوگوں میں جنگ ہونے والی ہے لہٰذا ہمیں خوف ہے آپ روکے جائیں گے۔ فرمایا کہ تمہارے لیے رسول اللہ کے عمل میں بہترین نمونہ ہے۔ یہ ہوا تو میں وہی کروں گا جو رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا۔ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے عمرہ واجب کرلیا ہے۔ پھر جب نکلے اور بیداء کے قریب پہنچے تو فرمایا: حج اور عمرہ کی ایک ہی بات ہے۔ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے عمرہ کے ساتھ حج بھی واجب کرلیا ہے۔ اور قدید سے قربانی کا جانور بھی خرید لیا اور اس سے زیادہ کچھ نہ کیا۔ نہ قربانی کی اور نہ ایسی کوئی چیز حلال کی جو احرام میں حرام ہوتی ہے یعنی نہ سر منڈایا نہ بال کٹوائے، حتیٰ کہ یوم النحر آگیا تو قربانی کی اور سر منڈایا اور یہی جانا کہ حج اور عمرہ کے لیے پہلا

1640- صحیح مسلم:2982، سنن نسائی:2745

طواف ہی کافی ہے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح کیا تھا۔

78- بَابُ الطَّوَافِ عَلَى وُضُوءٍ

باوضو طواف کرنا

1641 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الحَارِثِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ القُرَشِيِّ، أَنَّهُ سَأَلَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ: قَدْ حَجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّهُ أَوَّلُ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ حِينَ قَدِمَ أَنَّهُ تَوَضَّأَ، ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ، ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ حَجَّ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ، ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مِثْلُ ذَلِكَ ثُمَّ حَجَّ عُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَرَأَيْتُهُ أَوَّلُ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ مُعَاوِيَةُ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، ثُمَّ حَجَجْتُ مَعَ أَبِي الزُّبَيْرِ بْنِ العَوَّامِ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ، ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ رَأَيْتُ المُهَاجِرِينَ وَالأَنْصَارَ يَفْعَلُونَ ذَلِكَ، ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً، ثُمَّ آخِرُ مَنْ رَأَيْتُ فَعَلَ ذَلِكَ ابْنُ عُمَرَ، ثُمَّ لَمْ يَنْقُضْهَا عُمْرَةً، وَهَذَا ابْنُ عُمَرَ عِنْدَهُمْ فَلاَ يَسْأَلُونَهُ، وَلاَ أَحَدٌ مِمَّنْ مَضَى، مَا كَانُوا يَبْدَءُونَ بِشَيْءٍ حَتَّى يَضَعُوا أَقْدَامَهُمْ مِنَ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ، ثُمَّ لاَ يَحِلُّونَ وَقَدْ رَأَيْتُ أُمِّي وَخَالَتِي حِينَ تَقْدَمَانِ، لاَ تَبْتَدِئَانِ بِشَيْءٍ أَوَّلَ مِنَ البَيْتِ، تَطُوفَانِ بِهِ، ثُمَّ إِنَّهُمَا لاَ تَحِلاَّنِ

محمد بن عبدالرحمٰن بن نوفل قرشی نے عُروہ بن زُبیر سے پوچھا تو فرمایا: کہ نبی کریم ﷺ نے حج کیا تو مجھے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ اوّلاً جس سے آپ نے آغاز فرمایا، یہ ہے کہ وضو کر کے بیت اللہ کا طواف فرمایا، پھر عمرہ نہ ہوا۔ پھر حضرت ابوبکر نے حج کیا تو اوّلاً جس سے آغاز فرمایا وہ طوافِ بیت اللہ تھا۔ پھر عمرہ نہ ہوا۔ پھر حضرت عمر نے یونہی کیا۔ پھر حضرت عثمان نے حج کیا تو میں نے دیکھا کہ اوّلاً جس سے اُنہوں نے آغاز کیا وہ بیت اللہ کا طواف تھا۔ پھر عمرہ نہ ہوا۔ پھر حضرت معاویہ اور حضرت عبداللہ بن عمر۔ پھر میں نے اپنے والدِ ماجد حضرت زُبیر بن العوام کے ساتھ حج کیا تو اوّلاً جس سے انہوں نے آغاز کیا وہ بیت اللہ کا طواف تھا۔ پھر عمرہ نہ ہوا۔ پھر میں نے مہاجرین و انصار کو اسی طرح کرتے دیکھا اور عمرہ نہ ہوا۔ پھر آخر میں جن کو میں نے دیکھا وہ حضرت ابن عمر ہیں جنہوں نے اُسے توڑ کر عمرہ نہیں بنایا۔ حضرت ابن عمر لوگوں میں مگر ہیں، وہ اِن سے بھی نہیں پوچھتے اور نہ کسی پچھلے بزرگ کو دیکھتے ہیں کہ وہ کس چیز سے آغاز کرتے تھے۔ یعنی طوافِ بیت اللہ کرتے اور پھر بھی احرام نہ کھولتے۔ میں نے اپنی والدہ ماجدہ اور خالہ جان کو دیکھا کہ وہ طوافِ بیت اللہ کے علاوہ اور کسی چیز سے آغاز نہ کرتیں اور پھر بھی احرام نہ کھولتیں۔

1641- راجع الحدیث: 1614

1642 - وَقَدْ أَخْبَرَتْنِي أُمِّي: أَنَّهَا أَهَلَّتْ هِيَ وَأُخْتُهَا وَالزُّبَيْرُ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ، بِعُمْرَةٍ، فَلَمَّا مَسَحُوا الرُّكْنَ حَلُّوا

مجھے میری والدۂ محترمہ نے بتایا کہ اُنہوں نے اور اُن کی بہن نے اور حضرت زُبیر نے اور فلاں فلاں نے اُس وقت احرام کھولا جب حجرِ اسود کو بوسہ دے لیا۔

79- بَابُ وُجُوبِ الصَّفَا وَالمَرْوَةِ، وَجُعِلَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ

صفا و مروہ کی سعی کا وجوب اور یہ اللہ کی نشانیاں ہیں

1643 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ عُرْوَةُ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقُلْتُ لَهَا: أَرَأَيْتِ قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى: (إِنَّ الصَّفَا وَالمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ البَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا) (البقرة: 158)، فَوَاللَّهِ مَا عَلَى أَحَدٍ جُنَاحٌ أَنْ لاَ يَطُوفَ بِالصَّفَا وَالمَرْوَةِ، قَالَتْ: بِئْسَ مَا قُلْتَ يَا ابْنَ أُخْتِي، إِنَّ هَذِهِ لَوْ كَانَتْ كَمَا أَوَّلْتَهَا عَلَيْهِ، كَانَتْ: لاَ جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لاَ يَتَطَوَّفَ بِهِمَا، وَلَكِنَّهَا أُنْزِلَتْ فِي الأَنْصَارِ، كَانُوا قَبْلَ أَنْ يُسْلِمُوا يُهِلُّونَ لِمَنَاةَ الطَّاغِيَةِ، الَّتِي كَانُوا يَعْبُدُونَهَا عِنْدَ المُشَلَّلِ، فَكَانَ مَنْ أَهَلَّ يَتَحَرَّجُ أَنْ يَطُوفَ بِالصَّفَا وَالمَرْوَةِ، فَلَمَّا أَسْلَمُوا، سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا كُنَّا نَتَحَرَّجُ أَنْ نَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالمَرْوَةِ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: (إِنَّ الصَّفَا وَالمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ) (البقرة: 158). الآيَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: وَقَدْ سَنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّوَافَ بَيْنَهُمَا، فَلَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَتْرُكَ الطَّوَافَ بَيْنَهُمَا، ثُمَّ أَخْبَرْتُ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَقَالَ: إِنَّ هَذَا

عُروہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں عرض کی کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ''بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں تو جو بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے تو اس پر گناہ نہیں کہ اِن دونوں کا طواف کرے۔'' (۲:۱۵۸) تو خدا کی قسم، کسی پر گناہ نہیں کہ وہ صفا و مروہ کا طواف نہ کرے۔ فرمایا کہ اے بھانجے! تم نے غلط بات کہی ہے اگر یہ بات ہوتی جو تم نے پیش کی تو یوں حکم ہوتا: ''اُس پر کوئی گناہ نہیں جو اِن دونوں کا طواف نہ کرے۔'' بلکہ یہ حکم انصار کے متعلق نازل ہوا جو اسلام لانے سے پہلے منات نامی بت کے پاس احرام باندھتے جس کی وہ پوجا کیا کرتے تھے۔ جو مشلّل کے پاس تھا۔ پس جو احرام باندھ لیتا وہ صفا و مروہ کا طواف بُرا جانتا جب وہ مسلمان ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں پوچھتے ہوئے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم صفا و مروہ کا طواف کرنے کو بُرا جانتے ہیں؟ پس اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا: ''بے شک صفا و مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔'' حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِن دونوں کے درمیان طواف کو سنت قرار دیا ہے۔ پس کسی کو یہ حق نہیں کہ اِن دونوں کے درمیان طواف

1642- راجع الحدیث:1614

1643- سنن نسائی:2968

لَعِلْمٌ مَا كُنْتُ سَمِعْتُهُ، وَلَقَدْ سَمِعْتُ رِجَالًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يَذْكُرُونَ: أَنَّ النَّاسَ - إِلَّا مَنْ ذَكَرَتْ عَائِشَةُ - مِمَّنْ كَانَ يُهِلُّ بِمَنَاةَ، كَانُوا يَطُوفُونَ كُلُّهُمْ بِالصَّفَا وَالمَرْوَةِ، فَلَمَّا ذَكَرَ اللَّهُ تَعَالَى الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ، وَلَمْ يَذْكُرِ الصَّفَا وَالمَرْوَةَ فِي القُرْآنِ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كُنَّا نَطُوفُ بِالصَّفَا وَالمَرْوَةِ وَإِنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ فَلَمْ يَذْكُرِ الصَّفَا، فَهَلْ عَلَيْنَا مِنْ حَرَجٍ أَنْ نَطَّوَّفَ بِالصَّفَا وَالمَرْوَةِ؟ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: (إِنَّ الصَّفَا وَالمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ) (البقرة: 158) الآيَةَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَأَسْمَعُ هَذِهِ الآيَةَ نَزَلَتْ فِي الفَرِيقَيْنِ كِلَيْهِمَا، فِي الَّذِينَ كَانُوا يَتَحَرَّجُونَ أَنْ يَطُوفُوا بِالْجَاهِلِيَّةِ بِالصَّفَا وَالمَرْوَةِ، وَالَّذِينَ يَطُوفُونَ ثُمَّ تَحَرَّجُوا أَنْ يَطُوفُوا بِهِمَا فِي الإِسْلَامِ، مِنْ أَجْلِ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَمَرَ بِالطَّوَافِ بِالْبَيْتِ، وَلَمْ يَذْكُرِ الصَّفَا، حَتَّى ذَكَرَ ذَلِكَ، بَعْدَ مَا ذَكَرَ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ

کرنے کو موقوف کرے۔ پھر میں نے حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن کو بتایا تو انہوں نے فرمایا: یہ علمی بات ہے جو میں نے نہیں سُنی۔ میں نے متعدد اہلِ علم حضرات سے سُنا کہ وہ حضرت عائشہ کے برخلاف بیان کرتے کہ جو منات کے پاس احرام باندھتے وہ سارے صفا و مروہ کا طواف کیا کرتے تھے۔ جب اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں بیت اللہ کے طواف کا ذکر کیا اور صفا و مروہ کا نہ کیا تو لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم صفا و مروہ کا طواف کیا کرتے تھے جب کہ اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کا طواف کا حکم نازل فرمایا اور صفا کا ذکر نہیں کیا تو کیا صفا و مروہ کا طواف کرنے میں ہم پر کوئی گناہ ہے؟ پس اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی: ترجمہ کنز الایمان: بیشک صفا اور مروہ اللہ کے نشانوں سے ہیں (پارہ ۲، البقرۃ: ۱۵۸) ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میرا گمان ہے کہ یہ آیت اُن دونوں جماعتوں کے بارے میں نازل ہوئی۔ ایک وہ جو دورِ جاہلیت میں صفا و مروہ کے طواف کو بُرا جانتے۔ پھر دوسرے وہ جو اسلام میں اِن کے طواف کو اِس لیے بُرا جانتے کہ اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کے طواف کا حکم فرمایا ہے اور صفا کا ذکر نہیں کیا۔ حتیٰ کہ طوافِ بیت اللہ کے بعد اس کا ذکر بھی کر دیا گیا۔

80- بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالمَرْوَةِ

صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنے کا بیان

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: السَّعْيُ مِنْ دَارِ بَنِي عَبَّادٍ إِلَى زُقَاقِ بَنِي أَبِي حُسَيْنٍ

حضرت ابنِ عمر نے فرمایا کہ یہ سعی دارِ بنی عباد سے بنی ابوحسین کے کوچے تک ہے۔

1644 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُونٍ،

محمد بن عُبید، عیسیٰ بن یونس، عُبید اللہ بن عمر، نافع

-1644 انظر الحديث: 1603

حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَافَ الطَّوَافَ الأَوَّلَ خَبَّ ثَلاَثًا وَمَشَى أَرْبَعًا، وَكَانَ يَسْعَى بَطْنَ الْمَسِيلِ إِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ. فَقُلْتُ لِنَافِعٍ: أَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَمْشِي إِذَا بَلَغَ الرُّكْنَ الْيَمَانِيَ؟ قَالَ: لاَ، إِلاَّ أَنْ يُزَاحَمَ عَلَى الرُّكْنِ، فَإِنَّهُ كَانَ لاَ يَدَعُهُ حَتَّى يَسْتَلِمَهُ

سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب پہلا طواف کرتے تو تین پھیروں میں دوڑتے اور چار میں چلتے اور جب صفا و مروہ کے درمیان طواف کرتے تو میل کے درمیان میں دوڑتے ہیں (عبید اللہ) نے نافع سے کہا کہ حضرت عبداللہ جب رکنِ یمانی کے پاس پہنچتے تو چلتے تھے؟ فرمایا: نہیں مگر جب رکنِ یمانی کے پاس ازدہام کے سبب رکاوٹ ہوجاتی تو اُسے نہ چھوڑتے جب تک بوسہ نہ دے لیتے۔

1645 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، قَالَ: سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: عَنْ رَجُلٍ طَافَ بِالْبَيْتِ فِي عُمْرَةٍ، وَلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ أَيَأْتِي امْرَأَتَهُ؟ فَقَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا، وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ، فَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا: (لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ) (الاحزاب: 21).

عمرو بن دینار سے مروی ہے کہ ہم نے حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اُس شخص کے بارے پوچھا جو عمرہ میں بیت اللہ کا طواف کرے لیکن صفا و مروہ کے درمیان نہ کرے کیا وہ اپنی بیوی کے پاس جائے؟ فرمایا کہ نبی کریم ﷺ پہنچے تو آپ نے بیت اللہ کے سات طواف کیے اور مقامِ ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں اور صفا و مروہ کے درمیان سات طواف کیے اور تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کا عمل بہترین نمونہ ہے۔

1646 - وَسَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَ: لاَ يَقْرَبَنَّهَا حَتَّى يَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

ہم نے حضرت جابر بن عبداللہ سے پوچھا تو فرمایا: اُس کے قریب نہ جائے حتیٰ کہ صفا و مروہ کے درمیان طواف کرلے۔

1647 - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ سَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ تَلاَ:

عمرو بن دینار سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سُنا۔ فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ پہنچے تو بیت اللہ کا طواف کیا، پھر دو رکعتیں پڑھیں، پھر صفا و مروہ کے درمیان سعی کی۔ پھر یہ آیت پڑھی کہ یقیناً تمہارے لیے اللہ کے رسول کا عمل

1645- راجع الحدیث:395

1646- راجع الحدیث:396,395

1647- راجع الحدیث:395

(لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ إِسْوَةٌ حَسَنَةٌ)

بہترین نمونہ ہے۔

1648 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَكُنْتُمْ تَكْرَهُونَ السَّعْيَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَ: نَعَمْ لِأَنَّهَا كَانَتْ مِنْ شَعَائِرِ الْجَاهِلِيَّةِ حَتَّى أَنْزَلَ اللّٰهُ: (إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا) (البقرة:158)

عاصم سے مروی ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی: کیا آپ صفا و مروہ کے درمیان سعی کو پسند نہیں کرتے تھے؟ فرمایا ہاں کیونکہ یہ بات جاہلیت کی نشانیوں میں سے تھی، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا: ترجمہ کنز الایمان: بیشک صفا اور مروہ اللہ کے نشانوں سے ہیں تو جو اس گھر کا حج یا عمرہ کرے اس پر کچھ گناہ نہیں کہ ان دونوں کے پھیرے کرے (پارہ ۲، البقرۃ:۱۵۸)

1649 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: إِنَّمَا سَعَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، لِيُرِيَ الْمُشْرِكِينَ قُوَّتَهُ زَادَ الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَمْرٌو، سَمِعْتُ عَطَاءً، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ

عطاء سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا رسول اللہ ﷺ بیت اللہ اور صفا مروہ کے درمیان طواف کرتے ہوئے اس لیے دوڑے کہ مشرکوں کو اپنی قوت دکھائیں۔ حُمیدی نے کچھ اضافہ کیا ہے اور سفیان، عمرو، عطاء نے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اُسی کے مطابق مروی کی ہے۔

81- بَابٌ: تَقْضِي الْحَائِضُ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا إِلَّا الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ، وَإِذَا سَعَى عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

حائضہ سارے مناسک پورے کرے علاوہ بیت اللہ کے طواف کے اور جب کوئی وضو کے بغیر صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے

1650 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: قَدِمْتُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ، وَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا

عبدالرحمٰن بن قاسم نے اپنے والدِ ماجد سے مروی کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں مکہ مکرمہ پہنچی تو میں حائضہ تھی تو بیت اللہ کا طواف نہ کیا اور نہ صفا و مروہ کے درمیان اُنہوں نے فرمایا

1648- صحیح مسلم:3073، سنن ترمذی:2966

1649- صحیح مسلم:3049، سنن نسائی:2979

1650- راجع الحدیث:294

وَالمَرْوَةِ قَالَتْ: فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: افْعَلِي كَمَا يَفْعَلُ الحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ حَتَّى تَطْهُرِي

کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی تو آپ نے فرمایا: یونہی کرو جیسے دوسرے حاجی کرتے ہیں سوائے اس کے کہ بیت اللہ کا طواف نہ کرو، حتیٰ کہ تم پاک ہو جاؤ۔

1651 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ، قَالَ: ح وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ، حَدَّثَنَا حَبِيبٌ المُعَلِّمُ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَهَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ بِالحَجِّ، وَلَيْسَ مَعَ أَحَدٍ مِنْهُمْ هَدْيٌ غَيْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَلْحَةَ، وَقَدِمَ عَلِيٌّ مِنَ اليَمَنِ وَمَعَهُ هَدْيٌ فَقَالَ: أَهْلَلْتُ بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً، وَيَطُوفُوا ثُمَّ يُقَصِّرُوا وَيَحِلُّوا إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ الهَدْيُ، فَقَالُوا: نَنْطَلِقُ إِلَى مِنًى وَذَكَرُ أَحَدِنَا يَقْطُرُ، فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا أَهْدَيْتُ، وَلَوْلَا أَنَّ مَعِي الهَدْيَ لَأَحْلَلْتُ، وَحَاضَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَنَسَكَتِ المَنَاسِكَ كُلَّهَا، غَيْرَ أَنَّهَا لَمْ تَطُفْ بِالْبَيْتِ، فَلَمَّا طَهُرَتْ طَافَتْ بِالْبَيْتِ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، تَنْطَلِقُونَ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ وَأَنْطَلِقُ بِحَجٍّ؟ فَأَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ أَنْ يَخْرُجَ مَعَهَا إِلَى التَّنْعِيمِ، فَاعْتَمَرَتْ بَعْدَ الحَجِّ

محمد بن مثنیٰ، عبدالوہاب۔ خلیفہ، عبدالوہاب، حبیب معلّم، عطاء سے مروی ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ اور آپ کے اصحاب نے حج کا احرام باندھا اور اُن میں سے کسی کے پاس بھی قربانی کا جانور نہیں تھا سوائے نبی کریم ﷺ اور حضرت ابوطلحہ کے۔ حضرت علی یمن سے آئے اور اُن کے پاس قربانی کا جانور تھا تو انہوں نے کہا کہ میں نے اسی کا احرام باندھا ہے جس کا نبی کریم ﷺ نے باندھا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اپنے اصحاب کو حکم دیا کہ اسے عمرہ بنالیں اور طواف کر کے بال کٹوالیں اور احرام کھول دیں سوائے اُس کے جس کے پاس قربانی کا جانور ہو۔ لوگوں نے کہا کہ ہم منیٰ جائیں گے اور ہم میں سے بعض کی منی ٹپک رہی ہوگی۔ نبی کریم ﷺ کو یہ بات پہنچی تو فرمایا: اگر مجھے پہلے علم ہوتا جواب ہوا تو میں ہدی نہ لاتا اور اگر میرے پاس ہدی نہ ہوتی تو میں بھی احرام کھول دیتا۔ حضرت عائشہ کو حیض آ گیا تو انہوں نے طواف بیت اللہ کے سوا سارے مناسک ادا کیے۔ جب پاک ہوئیں تو بیت اللہ کا طواف کیا۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ حضرات حج اور عمرہ کر کے لوٹ رہے ہیں اور میں صرف حج کر کے۔ آپ نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر کو حکم دیا کہ اِن کے ساتھ تنعیم تک جاؤ۔ پس میں نے حج کے بعد عمرہ کیا۔

1651- راجع الحدیث: 1557، سنن ابوداؤد: 1789

1652 - حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ: كُنَّا نَمْنَعُ عَوَاتِقَنَا أَنْ يَخْرُجْنَ، فَقَدِمَتِ امْرَأَةٌ فَنَزَلَتْ قَصْرَ بَنِي خَلَفٍ فَحَدَّثَتْ أَنَّ أُخْتَهَا كَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَدْ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ غَزْوَةً وَكَانَتْ أُخْتِي مَعَهُ فِي سِتِّ غَزَوَاتٍ، قَالَتْ: كُنَّا نُدَاوِي الكَلْمَى، وَنَقُومُ عَلَى المَرْضَى، فَسَأَلَتْ أُخْتِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: هَلْ عَلَى إِحْدَانَا بَأْسٌ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا جِلْبَابٌ أَنْ لاَ تَخْرُجَ قَالَ: لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا، وَلْتَشْهَدِ الخَيْرَ وَدَعْوَةَ المُؤْمِنِينَ فَلَمَّا قَدِمَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سَأَلْنَهَا، - أَوْ قَالَتْ: سَأَلْنَاهَا - فَقَالَتْ: وَكَانَتْ لاَ تَذْكُرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَدًا إِلَّا قَالَتْ: بِأَبِي، فَقُلْنَا أَسَمِعْتِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: كَذَا وَكَذَا، قَالَتْ: نَعَمْ بِأَبِي فَقَالَ: لِتَخْرُجِ العَوَاتِقُ ذَوَاتُ الخُدُورِ - أَوِ العَوَاتِقُ وَذَوَاتُ الخُدُورِ - وَالحُيَّضُ فَيَشْهَدْنَ الخَيْرَ وَدَعْوَةَ المُسْلِمِينَ، وَيَعْتَزِلُ الحُيَّضُ المُصَلَّى فَقُلْتُ: آلحَائِضُ؟ فَقَالَتْ: أَوَلَيْسَ تَشْهَدُ عَرَفَةَ، وَتَشْهَدُ كَذَا وَتَشْهَدُ كَذَا

حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ہم اپنی کنواری لڑکیوں کو باہر نکلنے سے منع کرتے۔ ایک عورت آئی جو قصرِ بنی خلف میں ٹھہری تو اُس نے بتایا کہ اُس کی بہن رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے ایک کے نکاح میں تھی جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بارہ غزوات میں شریک ہوئے تھے اور اس کی بہن نے سات غزوات میں۔ اُس نے کہا کہ ہم زخمیوں کی مرہم پٹی اور بیماروں کا علاج کرتی تھیں۔ میری بہن نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھتے ہوئے عرض کی کہ اگر ہم میں سے کسی کے پاس چادر نہ ہو تو کیا کوئی حرج ہے کہ وہ باہر نہ نکلے؟ فرمایا کہ ساتھ والی اُسے اپنی چادر کا ایک پلو اڑھائے رکھے تاکہ وہ نیکی اور مسلمانوں کی دعا میں شامل ہو۔ جب حضرت اُمِ عطیہ آئیں تو میں نے اُن سے پوچھا یا پوچھنے کے لیے کہا اور وہ جب بھی رسول اللہ ﷺ کا ذکر کرتیں تو کہتیں: ''میرا باپ قربان۔'' میں نے کہا کہ کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو ایسا اور ایسا فرماتے ہوئے سنا ہے؟ کہا: ہاں میرا باپ قربان۔ فرمایا کہ کنواریاں اور پردے والیاں نکلیں یا پردے والیاں اور کنواریاں نکلیں اور حیض والی بھی نیکی اور مسلمانوں کی دعا میں شامل ہوں جب کہ حیض والی عورتیں عیدگاہ سے الگ رہیں میں نے کہا: حائضہ؟ کہا کہ کیا وہ عرفات اور فلاں فلاں مقامات پر حاضر نہیں ہوتیں؟

82- بَابُ الإِهْلاَلِ مِنَ البَطْحَاءِ وَغَيْرِهَا لِلْمَكِّيِّ وَلِلْحَاجِّ إِذَا خَرَجَ إِلَى مِنًى

مکہ مکرّمہ میں رہنے والے کا بطحاء وغیرہ دوسری جگہوں سے احرام باندھنا اور حاجی کے لیے جب وہ منیٰ کی طرف نکلے

1652- راجع الحدیث: 324

وَسُئِلَ عَطَاءٌ عَنِ الْمُجَاوِرِ يُلَبِّي بِالْحَجِّ، قَالَ: وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يُلَبِّي يَوْمَ التَّرْوِيَةِ، إِذَا صَلَّى الظُّهْرَ وَاسْتَوَى عَلَى رَاحِلَتِهِ وَقَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَدِمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَحْلَلْنَا، حَتَّى يَوْمِ التَّرْوِيَةِ، وَجَعَلْنَا مَكَّةَ بِظَهْرٍ، لَبَّيْنَا بِالْحَجِّ، وَقَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ: عَنْ جَابِرٍ: أَهْلَلْنَا مِنَ البَطْحَاءِ وَقَالَ عُبَيْدُ بْنُ جُرَيْجٍ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: رَأَيْتُكَ إِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ أَهَلَّ النَّاسُ إِذَا رَأَوُا الهِلاَلَ، وَلَمْ تُهِلَّ أَنْتَ حَتَّى يَوْمَ التَّرْوِيَةِ، فَقَالَ: لَمْ أَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ حَتَّى تَنْبَعِثَ بِهِ رَاحِلَتُهُ

عطاء سے پوچھا گیا کہ کیا مجاور حج کا تلبیہ کہے فرمایا کہ حضرت ابنِ عمر آٹھویں ذوالحجہ سے تلبیہ کہتے جب کہ ظہر کی نماز پڑھ لیتے اور اپنی سواری پر جم کے بیٹھ جاتے۔ عبدالملک عطاء، حضرت جابر نے فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ پہنچے تو ہم نے آٹھویں ذوالحجہ تک احرام باندھے رکھا اور ہم نے مکہ مکرمہ کو اپنے پیچھے چھوڑا تو حج کا تلبیہ کہا ابوالزبیر نے حضرت جابر سے مروی کی کہ ہم نے بطحاء سے احرام باندھا۔ عُبید بن جُریج نے حضرت ابن عمر سے کہا کہ میں آپ کو دیکھتا ہوں جب کہ میں مکہ مکرمہ میں ہوتا ہوں کہ لوگ چاند دیکھتے ہی احرام باندھ لیتے ہیں لیکن آپ آٹھویں ذوالحجہ تک احرام نہیں باندھتے؟ فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو اُس وقت تک احرام باندھتے ہوئے نہیں دیکھا جب تک آپ اپنی سواری پر اچھی طرح تشریف فرمانہ ہوجاتے۔

83- بَابٌ: أَيْنَ يُصَلِّي الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ

آٹھویں ذوالحجہ کو نمازِ ظہر کہاں پڑھے؟

1653 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الأَزْرَقُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ العَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قُلْتُ: أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، " أَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ وَالعَصْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ؟ قَالَ: بِمِنًى ". قُلْتُ: " فَأَيْنَ صَلَّى العَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ؟ قَالَ: بِالأَبْطَحِ ". ثُمَّ قَالَ: افْعَلْ كَمَا يَفْعَلُ أُمَرَاؤُكَ

عبدالعزیز بن رفیع سے مروی ہے کہ میں نے پوچھتے ہوئے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں نے عرض کی کہ مجھے وہ بات بتایئے جو آپ کو نبی کریم ﷺ سے یاد ہو کہ آٹھویں ذوالحجہ کو ظہر اور عصر کی نماز کہاں پڑھی؟ فرمایا کہ منٰی میں۔ عرض کی کہ تیرھویں ذوالحجہ کو نمازِ عصر کہاں پڑھی؟ فرمایا کہ ابطح میں۔ پھر فرمایا کہ اُسی طرح کرو جیسے تمہارے حج کے امیر کرتے ہیں۔

1654 - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، سَمِعَ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَيَّاشٍ،

علی، ابوبکر بن عیاش، عبدالعزیز سے مروی ہے کہ

1653- صحیح مسلم: 3153' سنن ابوداؤد: 1912' سنن ترمذی: 964' سنن نسائی: 2997

1654- راجع الحدیث: 1653

حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ، لَقِيتُ أَنَسًا ح وحَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، عَنْ عَبْدِ العَزِيزِ قَالَ: خَرَجْتُ إِلَى مِنًى يَوْمَ التَّرْوِيَةِ فَلَقِيتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ذَاهِبًا عَلَى حِمَارٍ، فَقُلْتُ: أَيْنَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا اليَوْمَ الظُّهْرَ؟ فَقَالَ: انْظُرْ حَيْثُ يُصَلِّي أُمَرَاؤُكَ فَصَلِّ

میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا۔ اسماعیل بن ابان، ابوبکر، عبدالعزیز سے مروی ہے کہ میں آٹھویں ذوالحجہ کو منیٰ کی طرف نکلا تو مجھے گدھے پر سوار حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملے۔ میں نے عرض کی کہ آج کے دن نبی کریم ﷺ نے نمازِ ظہر کہاں پڑھی، فرمایا کہ دیکھتے رہو، جہاں تمہارے حج کے امیر پڑھیں تم بھی وہیں پڑھنا۔

84- بَابُ الصَّلاَةِ بِمِنًى

منیٰ میں نماز پڑھنا

1655 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ المُنْذِرِ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ صَدْرًا مِنْ خِلاَفَتِهِ

ابراہیم بن مُنذِر، ابنِ وہب، یونس، ابن شہاب، عُبید اللہ بن عبداللہ بن عمر سے مروی ہے کہ اُن کے والدِ ماجد نے فرمایا: رسول اللہ نے منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں اور حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے دورِ خلافت کے آغاز میں بھی۔

1656 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الهَمْدَانِيِّ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الخُزَاعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ أَكْثَرُ مَا كُنَّا قَطُّ وَآمَنُهُ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ

ابواسحاق ہمدانی سے مروی ہے کہ حضرت حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے منیٰ میں ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں اور ہم تعداد میں زیادہ اور امن کی حالت میں تھے۔

1657 - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ، وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَكْعَتَيْنِ، وَمَعَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ تَفَرَّقَتْ بِكُمُ الطُّرُقُ،

عبدالرحمٰن بن یزید سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں اور حضرت ابوبکر کے ساتھ دو رکعتیں اور حضرت عمر کے ساتھ دو رکعتیں پھر تمہارے طریقے الگ ہو گئے۔ کاش! میرے حصے میں چار میں سے دو مقبول رکعتیں آئیں۔

1655- انظر الحدیث: 1082، سنن نسائی: 145

1656- راجع الحدیث: 1083

1657- راجع الحدیث: 1084

فَيَا لَيْتَ حَظِّي مِنْ أَرْبَعٍ رَكْعَتَانِ مُتَقَبَّلَتَانِ

85-بَابُ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ

عرفہ کے دن کا روزہ

1658 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنَا سَالِمٌ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَيْرًا مَوْلَى أُمِّ الفَضْلِ، عَنْ أُمِّ الفَضْلِ، شَكَّ النَّاسُ يَوْمَ عَرَفَةَ فِي صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَعَثْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَهُ

عُمیر مولیٰ اُمّ الفضل نے حضرت اُمّ الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ لوگوں کو عرفہ کے دن نبی کریم ﷺ کے روزے کے بارے میں شک ہوتو میں نے نبی کریم ﷺ کے لیے مشروب بھیجا۔ آپ نے وہ نوش فرمالیا۔

86-بَابُ التَّلْبِيَةِ وَالتَّكْبِيرِ إِذَا غَدَا مِنْ مِنًى إِلَى عَرَفَةَ

منیٰ سے عرفات کو واپس لوٹے تو تلبیہ اور تکبیر کہنا

1659 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الثَّقَفِيِّ، أَنَّهُ سَأَلَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَهُمَا غَادِيَانِ مِنْ مِنًى إِلَى عَرَفَةَ: كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ فِي هَذَا اليَوْمِ، مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: كَانَ يُهِلُّ مِنَّا المُهِلُّ فَلاَ يُنْكِرُ عَلَيْهِ، وَيُكَبِّرُ مِنَّا المُكَبِّرُ فَلاَ يُنْكِرُ عَلَيْهِ

محمد بن ابوبکر ثقفی سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا جب کہ دونوں منیٰ سے عرفات کو واپس لوٹ رہے تھے کہ آج کے دن آپ حضرات رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کیا کیا کرتے تھے؟ فرمایا کہ تلبیہ کہنے والا اگر کوئی تلبیہ کہتا تو کوئی نہ روکتا اور تکبیر کہنے والا تکبیر کہتا تو کوئی نہ روکتا۔

87-بَابُ التَّهْجِيرِ بِالرَّوَاحِ يَوْمَ عَرَفَةَ

عرفہ کے دن دوپہر کو روانگی

1660 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، قَالَ: كَتَبَ عَبْدُ المَلِكِ إِلَى الحَجَّاجِ: أَنْ لاَ يُخَالِفَ ابْنَ عُمَرَ فِي الحَجِّ، فَجَاءَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَأَنَا مَعَهُ يَوْمَ عَرَفَةَ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ، فَصَاحَ عِنْدَ سُرَادِقِ

عبدالملک نے حجاج کے لیے مکتوب لکھا کہ حج کے بارے میں حضرت ابنِ عمر کی مخالفت نہ کرے اور عرفہ کے دن میں (سالم) اُن کے ساتھ تھا جب کہ سورج ڈھل گیا۔ خیمے کے پاس سے حجاج کو زور سے پکارا، باہر نکلا تو اُس کے اُوپر کسم سے رنگی ہوئی چادر تھی۔ کہا اے

-1658 انظر الحدیث: 5636,5618,5604,1988,1661، صحیح مسلم: 2630,2627، سنن ابوداؤد: 2441

-1659 راجع الحدیث: 970

-1660 انظر الحدیث: 1663,1662، صحیح مسلم: 3009,3005

الحَجَّاجِ فَخَرَجَ وَعَلَيْهِ مِلْحَفَةٌ مُعَصْفَرَةٌ فَقَالَ: مَا لَكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ: الرَّوَاحَ إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ السُّنَّةَ. قَالَ: هٰذِهِ السَّاعَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَأَنْظِرْنِي حَتَّى أُفِيضَ عَلَى رَأْسِي ثُمَّ أَخْرُجُ فَنَزَلَ حَتَّى خَرَجَ الحَجَّاجُ فَسَارَ بَيْنِي وَبَيْنَ أَبِي فَقُلْتُ: إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ السُّنَّةَ فَاقْصُرِ الخُطْبَةَ وَعَجِّلِ الوُقُوفَ. فَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلَى عَبْدِ اللهِ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ عَبْدُ اللهِ قَالَ: صَدَقَ

ابوعبدالرحمٰن! آپ کو کیا ہوگیا؟ فرمایا کہ اگر سنت پر عمل کرنا ہے تو کوچ کرو۔ کہا: اسی وقت؟ فرمایا: ہاں۔ کہا: مہلت دیجیے کہ میں سر پر پانی بہالوں، پھر چلوں گا۔ یہ اُتر آئے۔ حجاج نکلا تو میرے اور اباجان کے درمیان چلنے لگا۔ میں نے کہا کہ اگر آپ سنت پر عمل کرنا چاہتے ہیں تو خطبہ مختصر رکھنا اور وقوف میں جلدی کرنا۔ وہ حضرت عبداللہ کو دیکھنے لگا۔ جب حضرت عبداللہ نے یہ دیکھا تو فرمایا: سچ کہا ہے۔

88- بَابُ الوُقُوفِ عَلَى الدَّابَّةِ بِعَرَفَةَ

عرفات میں سواری پر وقوف کرنا

1661 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ العَبَّاسِ، عَنْ أُمِّ الفَضْلِ بِنْتِ الحَارِثِ، أَنَّ نَاسًا اخْتَلَفُوا عِنْدَهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فِي صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: هُوَ صَائِمٌ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَيْسَ بِصَائِمٍ. فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى بَعِيرِهِ، فَشَرِبَهُ

عُمیر مولیٰ عبداللہ بن عباس نے حضرت اُمّ الفضل بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ اُن کے پاس کچھ لوگوں نے عرفہ کے دن نبی کریم ﷺ کے روزے کے بارے میں اختلاف کیا۔ بعض نے کہا کہ وہ روزے سے ہیں اور بعض نے کہا روزے سے نہیں ہیں۔ میں نے حضور ﷺ کے لیے دودھ کا پیالہ بھیجا۔ آپ اپنے اُونٹ پر تھے تو نوش فرمالیا۔

89- بَابُ الجَمْعِ بَيْنَ الصَّلاَتَيْنِ بِعَرَفَةَ

عرفات میں دو نمازوں کو جمع کرنا

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا إِذَا فَاتَتْهُ الصَّلاَةُ مَعَ الإِمَامِ جَمَعَ بَيْنَهُمَا

اور حضرت ابنِ عمر کی نماز جب امام کے ساتھ پڑھنے سے فوت ہوجاتی تو دونوں کو جمع کر لیتے۔

1662 - وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ، أَنَّ الحَجَّاجَ بْنَ يُوسُفَ، عَامَ نَزَلَ بِابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، سَأَلَ عَبْدَ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، كَيْفَ تَصْنَعُ فِي المَوْقِفِ يَوْمَ عَرَفَةَ؟ فَقَالَ سَالِمٌ: إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ

لیث، عُقیل، ابن شہاب، سالم سے مروی ہے کہ جس سال حضرت ابنِ زبیر کے خلاف حجاج بن یوسف جنگ پر اُترا ہوا تھا تو اس نے حضرت عبداللہ بن عمر سے پوچھا کہ آپ عرفہ کے دن وقوف میں کیا کرتے ہیں؟ سالم نے کہا کہ اگر تم سنّت چاہتے ہو تو عرفہ کے دن، دن

1661- راجع الحديث:1658

1662- راجع الحديث:1660

السُّنَّةَ فَهَجِّرْ بِالصَّلَاةِ يَوْمَ عَرَفَةَ . فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ: صَدَقَ، إِنَّهُمْ كَانُوا يَجْمَعُونَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالعَصْرِ فِي السُّنَّةِ . فَقُلْتُ لِسَالِمٍ: أَفَعَلَ ذَلِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ سَالِمٌ: وَهَلْ تَتَّبِعُونَ فِي ذَلِكَ إِلَّا سُنَّتَهُ

ڈھلتے ہی نماز پڑھنا۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا: سچ کہا ہے۔ بے شک وہ حضرات ظہر اور عصر کو جمع کر لیتے جو سنت ہے۔ میں نے سالم سے کہا کہ کیا ایسا رسول اللہ ﷺ نے کیا؟ سالم نے کہا: ہاں تم ان کی سنّت کی پیروی ہی تو کرتے ہو۔

90-بَابُ قَصْرِ الخُطْبَةِ بِعَرَفَةَ

عرفات میں خطبہ مختصر رکھنا

1663 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، أَنَّ عَبْدَ المَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ، كَتَبَ إِلَى الحَجَّاجِ أَنْ يَأْتَمَّ بِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ فِي الحَجِّ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ، جَاءَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَأَنَا مَعَهُ حِينَ زَاغَتِ الشَّمْسُ أَوْ زَالَتْ، فَصَاحَ عِنْدَ فُسْطَاطِهِ أَيْنَ هَذَا؟ فَخَرَجَ إِلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: الرَّوَاحَ فَقَالَ: الآنَ، قَالَ: نَعَمْ ، قَالَ: أَنْظِرْنِي أُفِيضُ عَلَيَّ مَاءً، فَنَزَلَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا حَتَّى خَرَجَ، فَسَارَ بَيْنِي وَبَيْنَ أَبِي فَقُلْتُ: إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ أَنْ تُصِيبَ السُّنَّةَ اليَوْمَ فَاقْصُرِ الخُطْبَةَ وَعَجِّلِ الوُقُوفَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ صَدَقَ

سالم بن عبداللہ سے مروی ہے کہ عبدالملک بن مروان نے حجاج کے لیے مکتوب لکھا کہ حج میں حضرت عبداللہ بن عمر کی پیروی کرنا۔ جب عرفہ کا دن آیا تو حضرت ابنِ عمر آئے اور میں اُن کے ساتھ تھا جب کہ سورج ڈھلنے والا تھا یا ڈھل چکا تھا۔ انھوں نے اُس کے خیمے کے پاس زور سے پکارا: وہ کہاں ہے؟ وہ اِن کی طرف نکلا تو حضرت ابنِ عمر نے فرمایا: روانہ ہو جاؤ۔ کہا: ابھی سے؟ فرمایا: ہاں کہا کہ مجھے مہلت دیجیے کہ اپنے اُوپر پانی بہالوں۔ حضرت ابنِ عمر اُتر آئے، حتیٰ کہ وہ نکلا اور میرے اور والدِ محترم کے درمیان چلنے لگا۔ میں نے کہا کہ اگر آپ سنّت پانا چاہتے ہیں تو خطبہ مختصر رکھنا اور وقوف میں جلدی کرنا۔ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ سچ کہا ہے۔

000-بَابُ التَّعْجِيلِ إِلَى المَوْقِفِ

وقوف میں جلدی کرنا

91-بَابُ الوُقُوفِ بِعَرَفَةَ

عرفات میں وقوف کرنا

1664 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَمْرٌو حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، كُنْتُ أَطْلُبُ بَعِيرًا لِي ح

علی بن عبداللہ، سفیان، عمرو، محمد بن جبیر بن مُطعم سے مروی ہے کہ اُن کے والدِ ماجد نے فرمایا: میں اپنے اُونٹ کی تلاش میں تھا۔ مسدّد، سفیان، عمرو، محمد بن جبیر

1663- راجع الحدیث:1660

1664- صحیح مسلم:2947، سنن نسائی:3013

وحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ: أَضْلَلْتُ بَعِيرًا لِي، فَذَهَبْتُ أَطْلُبُهُ يَوْمَ عَرَفَةَ، فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا بِعَرَفَةَ، فَقُلْتُ: هَذَا وَاللَّهِ مِنَ الحُمْسِ فَمَا شَأْنُهُ هَا هُنَا

سے مروی ہے کہ اُن کے والدِ محترم حضرت جُبیر بن مُطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میرا اُونٹ گم ہوگیا تھا تو میں اُسے ڈھونڈنے عرفہ کے روز گیا۔ میں نے نبی کریم ﷺ کو عرفات میں کھڑے دیکھا۔ میں نے کہا کہ یہ تو خدا کی قسم، قریش سے ہیں، ان کا یہاں کیا کام؟

1665 - حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي المَغْرَاءِ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، قَالَ عُرْوَةُ: كَانَ النَّاسُ يَطُوفُونَ فِي الجَاهِلِيَّةِ عُرَاةً إِلَّا الحُمْسَ، وَالحُمْسُ قُرَيْشٌ وَمَا وَلَدَتْ، وَكَانَتِ الحُمْسُ يَحْتَسِبُونَ عَلَى النَّاسِ، يُعْطِي الرَّجُلُ الرَّجُلَ الثِّيَابَ يَطُوفُ فِيهَا، وَتُعْطِي المَرْأَةُ المَرْأَةَ الثِّيَابَ تَطُوفُ فِيهَا، فَمَنْ لَمْ يُعْطِهِ الحُمْسُ طَافَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانًا، وَكَانَ يُفِيضُ جَمَاعَةُ النَّاسِ مِنْ عَرَفَاتٍ، وَيُفِيضُ الحُمْسُ مِنْ جَمْعٍ. قَالَ: وَأَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا " أَنَّ هَذِهِ الآيَةَ نَزَلَتْ فِي الحُمْسِ: (ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ) (البقرة: 199). قَالَ: كَانُوا يُفِيضُونَ مِنْ جَمْعٍ، فَدُفِعُوا إِلَى عَرَفَاتٍ"

ہشام بن عُروہ سے مروی ہے کہ حضرت عُروہ نے فرمایا: لوگ دورِ جاہلیت میں برہنہ طواف کرتے سوائے حُمس کے اور حُمس یعنی قریش اور اُن کی اولاد، وہ اس میں طواف کرتا لوگوں کو کپڑے دیتے مرد مرد کو کپڑے دیتا اور عورت کسی عورت کو کپڑے دیتی اور وہ اُن میں طواف کرتی اور جس کو حُمس نہ دیتے وہ برہنہ ہی بیت اللہ کا طواف کرتا اور دوسرے لوگ عرفات سے واپس لوٹتے لیکن حُمس مزدلفہ سے۔ میرے والدِ ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ یہ آیت حُمس کے بارے میں نازل ہوئی ہے پھر وہاں سے واپس لوٹو جہاں سے لوگ لوٹتے ہیں چونکہ وہ مزدلفہ سے لوٹتے تھے لہٰذا اُنہیں عرفات کی طرف بھیجا گیا۔

92- بَابُ السَّيْرِ إِذَا دَفَعَ مِنْ عَرَفَةَ

عرفات سے لوٹتے ہوئے کس طرح چلے؟

1666 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ: سُئِلَ أُسَامَةُ وَأَنَا جَالِسٌ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرُ فِي حَجَّةِ الوَدَاعِ حِينَ دَفَعَ؟ قَالَ: كَانَ يَسِيرُ العَنَقَ، فَإِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ قَالَ هِشَامٌ: وَالنَّصُّ: فَوْقَ العَنَقِ، قَالَ أَبُو عَبْدِ

ہشام بن عُروہ سے مروی ہے کہ اُن کے والدِ ماجد نے فرمایا: حضرت اُسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا اور میں بیٹھا ہوا تھا کہ رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع میں کس طرح واپس لوٹے تھے؟ فرمایا کہ تیزی کے ساتھ اور جب کھلا راستہ دیکھتے تو اور بھی تیز ہو جاتے، ہشام نے کہا کہ اَلنَّصُّ یہ اَلْعَنَقُ سے تیز ہے فَجْوَةٌ کشادہ

1665- انظر الحديث: 4520

اللہ: "فَجْوَةٌ: مُتَّسَعٌ، وَالجَمِيعُ فَجَوَاتٌ وَفِجَاءٌ، وَكَذٰلِكَ رَكْوَةٌ وَرِكَاءٌ". (مَنَاصٌ): لَيْسَ حِينَ فِرَارٍ

جگہ۔ اس کی جمع فَجَوَاتٌ اور فِجَاءٌ ہے جیسے رَكْوَةٌ اور رِكَاءٌ۔ مَنَاصٌ کا مطلب یہاں فرار ہونا نہیں ہے۔

93- بَابُ النُّزُولِ بَيْنَ عَرَفَةَ وَجَمْعٍ

عرفات اور مزدلفہ میں اُترنا

1667- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ أَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ مَالَ إِلَى الشِّعْبِ، فَقَضَى حَاجَتَهُ فَتَوَضَّأَ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتُصَلِّي؟ فَقَالَ: الصَّلاَةُ أَمَامَكَ

کریب مولیٰ ابن عباس نے حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب عرفات سے واپس لوٹے تو گھاٹی کی جانب رخ فرمایا اور رفع حاجت کے بعد وضو کیا۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا نماز پڑھنی ہے؟ فرمایا کہ نماز تمہارے آگے ہے۔

1668- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَجْمَعُ بَيْنَ المَغْرِبِ وَالعِشَاءِ بِجَمْعٍ، غَيْرَ أَنَّهُ يَمُرُّ بِالشِّعْبِ الَّذِي أَخَذَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَدْخُلُ، فَيَنْتَفِضُ وَيَتَوَضَّأُ، وَلاَ يُصَلِّي حَتَّى يُصَلِّيَ بِجَمْعٍ

نافع سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کو جمع کیا کرتے ماسوائے اِس کے کہ اُس گھاٹی کی طرف بھی جاتے جس میں رسول اللہ ﷺ گئے تھے۔ اُس میں جا کر رفع حاجت کرتے اور وضو کر کے نماز مزدلفہ میں ہی پڑھا کرتے۔

1669- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَرْمَلَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ قَالَ: رَدِفْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَاتٍ، فَلَمَّا بَلَغَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشِّعْبَ الأَيْسَرَ، الَّذِي دُونَ المُزْدَلِفَةِ، أَنَاخَ، فَبَالَ ثُمَّ جَاءَ، فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ الوَضُوءَ، فَتَوَضَّأَ وُضُوءًا خَفِيفًا، فَقُلْتُ: الصَّلاَةُ يَا رَسُولَ

کریب مولیٰ ابن عباس سے مروی ہے کہ حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں عرفات سے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سواری پر بیٹھا۔ جب رسول اللہ ﷺ بائیں گھاٹی کے پاس پہنچے جو مزدلفہ کے نیچے کی جانب ہے، تو سواری کو بٹھایا، پیشاب کیا۔ پھر آئے تو میں نے پانی ڈالا اور آپ نے ہلکا سا وضو فرمایا۔ میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ نماز۔ فرمایا کہ نماز تمہارے آگے ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ مزدلفہ تشریف آئے

1667- راجع الحدیث: 139

1668- راجع الحدیث: 1091

1669- راجع الحدیث: 139، صحیح مسلم: 3076

اللہ؟ قَالَ: الصَّلَاةُ أَمَامَكَ . فَرَكِبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلَّى، ثُمَّ رَدِفَ الْفَضْلُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ جَمْعٍ.

اور نماز پڑھی، پھر مزدلفہ کی صبح کو رسول اللہ ﷺ کے پیچھے فضل بیٹھے۔

1670 - قَالَ كُرَيْبٌ: فَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ الْفَضْلِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتَّى بَلَغَ الْجَمْرَةَ

کُریب کا بیان ہے کہ مجھے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واسطے سے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے تلبیہ نہیں کہا حتی کہ جمرۂ عقبہ پر پہنچ گئے۔

94- بَابُ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالسَّكِينَةِ عِنْدَ الإِفَاضَةِ، وَإِشَارَتِهِ إِلَيْهِمْ بِالسَّوْطِ

نبی کریم ﷺ کا واپس نے لوٹتے وقت سکون کا حکم اور آپ کا لوگوں کی جانب کوڑے سے اشارہ فرمانا

1671 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سُوَيْدٍ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو، مَوْلَى الْمُطَّلِبِ، أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ، مَوْلَى وَالِبَةَ الْكُوفِيُّ، حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ دَفَعَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ، فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاءَهُ زَجْرًا شَدِيدًا، وَضَرْبًا وَصَوْتًا لِلْإِبِلِ، فَأَشَارَ بِسَوْطِهِ إِلَيْهِمْ، وَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ فَإِنَّ البِرَّ لَيْسَ بِالإِيضَاعِ ، "أَوْضَعُوا: أَسْرَعُوا". (خِلاَلَكُمْ) (التوبة: 47) : مِنَ التَّخَلُّلِ بَيْنَكُمْ ، (وَفَجَّرْنَا خِلاَلَهُمَا) (الكهف:33) : بَيْنَهُمَا

سعید بن جُبیر مولیٰ والبہ کوفی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ وہ عرفہ کے دن نبی کریم ﷺ کے ساتھ واپس لوٹے تو نبی کریم ﷺ نے اپنے پیچھے سخت شور شرابا اور اُونٹوں کی آواز سُنی تو اپنے کوڑے سے اُن کی طرف اشارہ فرمایا اور فرمایا: اے لوگو! تمہارے لیے سکون واطمینان ضروری ہے کیونکہ دوڑنے میں اچھائی نہیں ہے۔ أَوْضَعُوا تیز دوڑنا خِلاَلَكُمْ یہ التَّخَلُّلُ سے ہے یعنی تمہارے درمیان فَجَّرْنَا خِلاَلَهُمَا بَيْنَهُمَا یعنی ہم نے اُن دونوں کے درمیان جاری کیا۔

95- بَابُ الجَمْعِ بَيْنَ الصَّلاَتَيْنِ بِالْمُزْدَلِفَةِ

مزدلفہ میں دو نمازیں ملانا

1670- راجع الحديث:1544

1672 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: دَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ، فَنَزَلَ الشِّعْبَ، فَبَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَلَمْ يُسْبِغِ الْوُضُوءَ، فَقُلْتُ لَهُ: الصَّلَاةُ؟ فَقَالَ: الصَّلَاةُ أَمَامَكَ، فَجَاءَ الْمُزْدَلِفَةَ، فَتَوَضَّأَ فَأَسْبَغَ، ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَصَلَّى الْمَغْرِبَ، ثُمَّ أَنَاخَ كُلُّ إِنْسَانٍ بَعِيرَهُ فِي مَنْزِلِهِ، ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَصَلَّى وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا

کُریب نے حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہ ﷺ عرفات سے واپس لوٹے تو گھاٹی کی جانب اُترے، پیشاب کیا۔ پھر وضو کیا لیکن پورا وضو نہیں کیا۔ میں نے عرض کی: نماز۔ فرمایا کہ نماز تمہارے آگے ہے۔ پس مزدلفہ آئے تو اچھی طرح وضو کیا۔ پھر اقامت ہوئی اور نمازِ مغرب پڑھی۔ پھر ہر شخص نے اپنے اُونٹ کو اپنی قیام گاہ پر بٹھایا۔ پھر اقامت ہوئی تو نماز پڑھی اور دونوں کے درمیان کوئی نماز نہیں پڑھی۔

96-بَابُ مَنْ جَمَعَ بَيْنَهُمَا وَلَمْ يَتَطَوَّعْ

جو دونوں نمازوں کو جمع کرے اور نوافل پڑھے

1673 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بِإِقَامَةٍ، وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا، وَلَا عَلَى إِثْرِ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا

سالم بن عبداللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازوں کو ملایا۔ اُن میں سے ہر نماز اقامت کے ساتھ تھی اور دونوں کے درمیان یا دونوں کے بعد اور کوئی نماز نہیں پڑھی۔

1674 - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْخَطْمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ

خالد بن مخلد، سلیمان بن بلال، یحییٰ بن ابوسعید، عدی بن ثابت، عبداللہ بن یزید خطمی نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ حجۃ الوداع میں رسول اللہ ﷺ نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازوں کو ملایا۔

97-بَابُ مَنْ أَذَّنَ وَأَقَامَ

جو ان میں سے ہر ایک نماز کے لیے

1672- راجع الحدیث:139

1673- راجع الحدیث:1091، سنن ابو داؤد:1927

1674- صحیح مسلم:3096، سنن نسائی:3026,604، سنن ابن ماجہ:3020

لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا

1675 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ: حَجَّ عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَأَتَيْنَا الْمُزْدَلِفَةَ حِينَ الأَذَانِ بِالْعَتَمَةِ أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذَلِكَ، فَأَمَرَ رَجُلًا فَأَذَّنَ وَأَقَامَ، ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ، وَصَلَّى بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ دَعَا بِعَشَائِهِ فَتَعَشَّى، ثُمَّ أَمَرَ أُرَى فَأَذَّنَ وَأَقَامَ - قَالَ عَمْرٌو: لاَ أَعْلَمُ الشَّكَّ إِلَّا مِنْ زُهَيْرٍ - ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ، فَلَمَّا طَلَعَ الْفَجْرُ قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لاَ يُصَلِّي هَذِهِ السَّاعَةَ إِلَّا هَذِهِ الصَّلاَةَ، فِي هَذَا الْمَكَانِ مِنْ هَذَا الْيَوْمِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: "هُمَا صَلاَتَانِ تُحَوَّلاَنِ عَنْ وَقْتِهِمَا: صَلاَةُ الْمَغْرِبِ بَعْدَ مَا يَأْتِي النَّاسُ الْمُزْدَلِفَةَ، وَالْفَجْرُ حِينَ يَبْزُغُ الْفَجْرُ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ"

اذان و اقامت کہے

عبدالرحمٰن بن یزید سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حج کیا۔ ہم عشاء کی اذان یا اُس کے قریب مزدلفہ پہنچے۔ اُنہوں نے ایک شخص کو اذان و اقامت کہنے کا حکم دیا۔ پھر مغرب کی نماز پڑھی اور اس کے بعد دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر رات کا کھانا منگا کر تناول کیا۔ پھر میرے خیال میں آپ نے اذان و اقامت کا حکم دیا۔ عمرو نے کہا کہ میرے خیال میں یہ زُہیر کا شک ہے۔ پھر عشاء کی دو رکعتیں پڑھیں۔ جب فجر طلوع ہوئی تو فرمایا: بے شک نبی کریم ﷺ اس وقت نماز نہیں پڑھا کرتے تھے مگر اس نماز کو، اِس جگہ پر اور اِس دن حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ یہ دونوں نمازیں اپنے وقت سے ہٹا دی گئی ہیں، مغرب کی نماز جب کہ لوگ مزدلفہ میں آئیں اور نمازِ فجر طلوع ہو جائے۔ فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ اسی طرح کیا کرتے۔

98- بَابُ مَنْ قَدَّمَ ضَعَفَةَ أَهْلِهِ بِلَيْلٍ، فَيَقِفُونَ بِالْمُزْدَلِفَةِ، وَيَدْعُونَ، وَيُقَدِّمُ إِذَا غَابَ الْقَمَرُ

1676 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ سَالِمٌ: وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُقَدِّمُ ضَعَفَةَ أَهْلِهِ، فَيَقِفُونَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ بِالْمُزْدَلِفَةِ بِلَيْلٍ فَيَذْكُرُونَ اللَّهَ مَا بَدَا لَهُمْ، ثُمَّ يَرْجِعُونَ

جو اپنے ضعیف اہلِ خانہ کو رات ہی میں مزدلفہ کے اندر ٹھہرنے کے لیے بھیج دے کہ دعا کریں اور چاند ڈوبتے ہی بھیجے

یحییٰ بن بکیر، لیث، یونس، ابن شہاب، سالم سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے ضعیف اہلِ خانہ کو رات کے وقت مزدلفہ بھیج دیتے تو وہ مشعرِ حرام کے پاس ٹھہرتے اور جب تک چاہتے ذکرِ الٰہی کرتے۔ پھر وہ واپس لوٹتے اس سے پہلے کہ امام وقوف

1675- انظر الحدیث:1683،1682

1676- صحیح مسلم:3117

قَبْلَ اَنْ يَقِفَ الاِمَامُ وَقَبْلَ اَنْ يَدْفَعَ، فَمِنْهُمْ مَنْ يَقْدَمُ مِنًى لِصَلاَةِ الْفَجْرِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَقْدَمُ بَعْدَ ذٰلِكَ، فَإِذَا قَدِمُوا رَمَوُا الْجَمْرَةَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: اَرْخَصَ فِي اُولٰئِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کرے اور وہ لوٹے جس کو اُن میں سے نمازِ فجر کے لیے منیٰ جانا ہو اور اُن میں سے بعض وہ جو اس کے بعد جائیں۔ جب وہ پہنچے تو جمرۂ عقبہ پر کنکریاں مارتے اور حضرت ابنِ عمر فرمایا کرتے کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو اس کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔

1677 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ

سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ایوب، عکرمہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے روانہ فرمایا۔

1678 - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي يَزِيدَ، سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: اَنَا مِمَّنْ قَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ فِي ضَعَفَةِ اَهْلِهِ

علی سفیان، عبید اللہ بن ابو یزید نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سُنا کہ میں اُن میں تھا جن کو نبی کریم ﷺ نے اپنے ضعیف اہلِ خانہ میں سے مزدلفہ کی رات روانہ کیا تھا۔

1679 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ، مَوْلَى اَسْمَاءَ، عَنْ اَسْمَاءَ: اَنَّهَا نَزَلَتْ لَيْلَةَ جَمْعٍ عِنْدَ الْمُزْدَلِفَةِ، فَقَامَتْ تُصَلِّي، فَصَلَّتْ سَاعَةً ثُمَّ قَالَتْ: يَا بُنَيَّ، هَلْ غَابَ الْقَمَرُ؟ ، قُلْتُ: لاَ، فَصَلَّتْ سَاعَةً ثُمَّ قَالَتْ: يَا بُنَيَّ هَلْ غَابَ الْقَمَرُ؟ ، قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَتْ: فَارْتَحِلُوا ، فَارْتَحَلْنَا وَمَضَيْنَا، حَتَّى رَمَتِ الْجَمْرَةَ، ثُمَّ رَجَعَتْ فَصَلَّتِ الصُّبْحَ فِي مَنْزِلِهَا، فَقُلْتُ لَهَا: يَا هَنْتَاهُ مَا اُرَانَا إِلَّا قَدْ غَلَّسْنَا، قَالَتْ: يَا بُنَيَّ، إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَذِنَ لِلظُّعُنِ

عبداللہ مولیٰ اسماء نے حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ مزدلفہ کی شب وہ مزدلفہ میں ہی رہیں اور کھڑی ہو کر نماز پڑھنے لگیں۔ ایک گھڑی کے بعد فرمایا کہ اے بیٹے! کیا چاند غروب ہو گیا؟ میں نے کہا ہاں۔ فرمایا کہ روانہ ہو۔ ہم روانہ ہوئے چلتے رہے اور پہنچے تو انہوں نے جمرہ پر کنکریاں ماریں۔ پھر واپس لوٹیں اور صبح کی نماز اپنی قیام گاہ پر پڑھی میں نے اُن سے کہا: امی جان! میرے خیال میں ہم نے اندھیرے میں پڑھی فرمایا: بیٹے رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کو اجازت عطا فرمائی ہے۔

1677- انظر الحدیث: 1856,1678 'سنن ترمذی: 892

1678- راجع الحدیث: 1677,1357

1679- صحیح مسلم: 3110

1680 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ هُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: اسْتَأْذَنَتْ سَوْدَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ جَمْعٍ، وَكَانَتْ ثَقِيلَةً ثَبْطَةً، فَأَذِنَ لَهَا

محمد بن کثیر، سفیان، عبدالرحمٰن بن قاسم سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: حضرت سودہ نے نبی کریم ﷺ سے اجازت مانگی اور وہ وزن دار تھیں تو اُنہیں اجازت عطا فرمادی گئی۔

1681 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: نَزَلْنَا الْمُزْدَلِفَةَ فَاسْتَأْذَنَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْدَةُ، أَنْ تَدْفَعَ قَبْلَ حَطْمَةِ النَّاسِ، وَكَانَتِ امْرَأَةً بَطِيئَةً، فَأَذِنَ لَهَا، فَدَفَعَتْ قَبْلَ حَطْمَةِ النَّاسِ وَأَقَمْنَا حَتَّى أَصْبَحْنَا نَحْنُ، ثُمَّ دَفَعْنَا بِدَفْعِهِ، فَلَأَنْ أَكُونَ اسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اسْتَأْذَنَتْ سَوْدَةُ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ مَفْرُوحٍ بِهِ

قاسم بن محمد سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ہم مزدلفہ میں اُترے تو نبی کریم ﷺ سے حضرت سودہ نے لوگوں کے کوچ کرنے سے پہلے جانے کی اجازت مانگی کیونکہ وہ آہستہ رفتار والی تھیں تو اُنہیں اجازت مل گئی۔ وہ لوگوں کے کوچ کرنے چل دیں اور ہم رُکے رہے اور صبح ہوئی تو ہم بھی چل دیئے۔ اگر میں بھی رسول اللہ ﷺ سے حضرت سودہ کی طرح اجازت مانگ لیتی تو رُکنے کی نسبت مجھے یہ زیادہ محبوب ہوتا۔

99- بَابٌ: مَتَى يُصَلِّي الْفَجْرَ بِجَمْعٍ

جو نمازِ فجر مزدلفہ میں پڑھے

1682 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَارَةُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلاَةً بِغَيْرِ مِيقَاتِهَا، إِلَّا صَلاَتَيْنِ: جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ، وَصَلَّى الْفَجْرَ قَبْلَ مِيقَاتِهَا"

عمرو بن حفص بن غیاث، اِن کے والدِ ماجد، اعمش، عمارہ، عبدالرحمٰن سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ کو کوئی نماز اُس کے وقت کے علاوہ پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا مگر آپ نے مغرب اور عشاء کی نمازوں کو ملایا اور فجر کو اُس کے وقت سے پہلے پڑھا۔

1683 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا

عبداللہ بن رجاء اسرائیل، ابو اسحاق عبدالرحمٰن بن

1680- انظر الحدیث: 1681' صحیح مسلم: 3109' سنن ابن ماجہ: 3027

1681- صحیح مسلم: 3106

1682- راجع الحدیث: 1675' صحیح مسلم: 3105,3104' سنن ابوداؤد: 1936,1934' سنن نسائی: 3028,3027,3010,607

1683- راجع الحدیث: 1675

إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى مَكَّةَ، ثُمَّ قَدِمْنَا جَمْعًا، فَصَلَّى الصَّلَاتَيْنِ كُلَّ صَلَاةٍ وَحْدَهَا بِأَذَانٍ وَإِقَامَةٍ، وَالعَشَاءُ بَيْنَهُمَا، ثُمَّ صَلَّى الفَجْرَ حِينَ طَلَعَ الفَجْرُ، قَائِلٌ يَقُولُ: طَلَعَ الفَجْرُ، وَقَائِلٌ يَقُولُ: لَمْ يَطْلُعِ الفَجْرُ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ حُوِّلَتَا عَنْ وَقْتِهِمَا، فِي هَذَا المَكَانِ، المَغْرِبَ وَالعِشَاءَ، فَلَا يَقْدَمُ النَّاسُ جَمْعًا حَتَّى يُعْتِمُوا، وَصَلَاةَ الفَجْرِ هَذِهِ السَّاعَةَ ، ثُمَّ وَقَفَ حَتَّى أَسْفَرَ، ثُمَّ قَالَ: لَوْ أَنَّ أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ أَفَاضَ الآنَ أَصَابَ السُّنَّةَ، فَمَا أَدْرِي: أَقَوْلُهُ كَانَ أَسْرَعَ أَمْ دَفْعُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ العَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ

یزید سے مروی ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مکّہ مکرمہ کی جانب چلے پھر ہم مزدلفہ پہنچے تو دو نمازیں پڑھیں اور ہر ایک نماز کے لیے اذان و اقامت کہی اور اُن دونوں کے درمیان رات کا کھانا کھایا۔ پھر فجر طلوع ہونے پر نمازِ فجر پڑھی۔ پھر فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ یہ دونوں نمازیں یعنی مغرب اور عشاء کی اس جگہ اپنے وقت سے ہٹا دی گئی ہیں چنانچہ لوگ اندھیرا ہونے تک مزدلفہ نہ آئیں اور نمازِ فجر اس وقت ہے۔ پھر کھڑے رہے حتیٰ کہ روشنی ہوگئی۔ پھر فرمایا: اگر امیر المومنین اس وقت چل دیں تو سنت کو حاصل کرلیں گے۔ یہ مجھے علم نہیں کہ انہوں نے یہ پہلے فرمایا یا حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلے روانہ ہوگئے تھے۔ وہ مسلسل تلبیہ کہتے رہے حتیٰ کہ یوم النحر کو جمرۂ عقبہ پر کنکریاں ماریں۔

100 - بَابُ مَتَى يُدْفَعُ مِنْ جَمْعٍ

مزدلفہ سے کب واپس ہو

1684 - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ، يَقُولُ: شَهِدْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَلَّى بِجَمْعٍ الصُّبْحَ، ثُمَّ وَقَفَ فَقَالَ: "إِنَّ المُشْرِكِينَ كَانُوا لَا يُفِيضُونَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَيَقُولُونَ: أَشْرِقْ ثَبِيرُ، وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالَفَهُمْ ثُمَّ أَفَاضَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ"

حجاج بن منہال، شعبہ، ابواسحاق، عمرو بن میمون سے مروی ہے کہ میں موجود تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مزدلفہ میں صبح کی نماز پڑھی۔ پھر ٹھہرے رہے اور فرمایا: مشرکین اُس وقت تک واپس نہ لوٹتے جب تک سورج نہ نکل آتا اور کہتے: اے ثبیر! چمک۔ نبی کریم ﷺ نے اُن کی مخالفت کی اور آپ سورج نکلنے سے پہلے واپس ہوئے۔

101 - بَابُ التَّلْبِيَةِ وَالتَّكْبِيرِ غَدَاةَ النَّحْرِ، حِينَ يَرْمِي الجَمْرَةَ، وَالِارْتِدَافِ فِي السَّيْرِ

یوم النحر کی صبح کو جمرہ پر کنکریاں مارتے ہوئے تلبیہ اور تکبیر کہنا اور راستے میں کسی کو اپنے پیچھے بٹھانا

1684- انظر الحدیث: 3838، سنن ابو داؤد: 1938، سنن ترمذی: 896، سنن نسائی: 3047

1685 ۔ حَدَّثَنَا اَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْدَفَ الفَضْلَ، فَاَخْبَرَ الفَضْلُ: اَنَّهُ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى الجَمْرَةَ

عطاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت فضل کو اپنے پیچھے بٹھایا حضرت فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ آپ ﷺ مسلسل تلبیہ کہتے رہے حتیٰ کہ جمرہ پر کنکریاں ماریں۔

1686,1687 ۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، حَدَّثَنَا اَبِي، عَنْ يُونُسَ الاَيْلِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ اِلَى المُزْدَلِفَةِ، ثُمَّ اَرْدَفَ الفَضْلَ مِنَ المُزْدَلِفَةِ اِلَى مِنًى، قَالَ: فَكِلَاهُمَا قَالَا: لَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ العَقَبَةِ

زُہیر بن حرب، وہب بن جریر، ان کے والدِ ماجد، یونس ایلی، زُہری، عُبید اللہ بن عبداللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ عرفات سے مزدلفہ تک نبی کریم ﷺ کے پیچھے حضرت اُسامہ بن زید بیٹھے اور مزدلفہ سے منیٰ تک حضرت فضل۔ دونوں حضرات رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ متواتر تلبیہ کہتے رہے حتیٰ کہ جمرۂ عقبہ پر کنکریاں ماریں۔

102 ۔ بَابُ (فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالعُمْرَةِ اِلَى الحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الهَدْيِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ فِي الحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ذٰلِكَ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ اَهْلُهُ حَاضِرِي المَسْجِدِ الحَرَامِ) (البقرة:196)

جو حج کے ساتھ عمرہ ملا کر تمتع کرے پس میسر آئے تو قربانی دے اور جس کو میسر نہ ہو تو دورانِ حج تین دن کے روزے اور سات روزے واپس لوٹنے پر، یہ پورے دس ہوئے، یہ اُس کے لیے ہے جو مسجدِ حرام نزدیک نہ رہتا ہو

1688 ۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، اَخْبَرَنَا النَّضْرُ، اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا اَبُو جَمْرَةَ، قَالَ:

ابو جمرہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے تمتع کے بارے میں پوچھا تو

1685- راجع الحدیث:1544، صحیح مسلم:3077

1686,1687- راجع الحدیث:1544

1688- راجع الحدیث:1567

سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ الْمُتْعَةِ، فَأَمَرَنِي بِهَا، وَسَأَلْتُهُ عَنِ الْهَدْيِ، فَقَالَ: فِيهَا جَزُورٌ أَوْ بَقَرَةٌ أَوْ شَاةٌ أَوْ شِرْكٌ فِي دَمٍ، قَالَ: وَكَأَنَّ نَاسًا كَرِهُوهَا، فَنِمْتُ فَرَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ إِنْسَانًا يُنَادِي: حَجٌّ مَبْرُورٌ، وَمُتْعَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ، فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَحَدَّثْتُهُ، فَقَالَ: اللّٰهُ أَكْبَرُ، سُنَّةُ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: وَقَالَ آدَمُ، وَوَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، وَغُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ: عُمْرَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ وَحَجٌّ مَبْرُورٌ

انہوں نے مجھے اس کا حکم دیا۔ میں نے قربانی کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: اُس میں اُونٹ یا گائے یا بکری ہے۔ یا قربانی کے جانور میں شرکت۔ کچھ لوگ اِسے پسند نہ کرتے تھے تو میں سو گیا اور میں نے خواب میں ایک شخص کو یہ آواز دیتے ہوئے سنا۔ حج مبرور ہے اور تمتع مقبول ہے۔ میں نے حضرت ابنِ عباس کی خدمت میں حاضر ہو کر انہیں بتایا تو کہا: اللہ اکبر یہ ابو القاسم ﷺ کی سنت ہے۔ آدم وہب بن جریر اور غُندر نے شعبہ سے مروی کی کہ عمرہ مقبول اور حج مبرور ہے۔

103 - بَابُ رُكُوبِ الْبُدْنِ

قربانی کے جانور پر سوار ہونا

لِقَوْلِهِ (وَالْبُدْنَ جَعَلْنَاهَا لَكُمْ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيهَا خَيْرٌ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَافَّ فَإِذَا وَجَبَتْ جُنُوبُهَا فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ كَذٰلِكَ سَخَّرْنَاهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ لَنْ يَنَالَ اللّٰهَ لُحُومُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلٰكِنْ يَنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدَاكُمْ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِينَ) (الحج: 37) قَالَ مُجَاهِدٌ: " سُمِّيَتِ الْبُدْنَ: لِبُدْنِهَا، وَالْقَانِعُ: السَّائِلُ، وَالْمُعْتَرُّ: الَّذِي يَعْتَرُّ بِالْبُدْنِ مِنْ غَنِيٍّ أَوْ فَقِيرٍ، وَشَعَائِرُ: اسْتِعْظَامُ الْبُدْنِ وَاسْتِحْسَانُهَا، وَالْعَتِيقُ: عِتْقُهُ مِنَ الْجَبَابِرَةِ، وَيُقَالُ: وَجَبَتْ سَقَطَتْ إِلَى الْأَرْضِ، وَمِنْهُ وَجَبَتِ الشَّمْسُ

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور قربانی کے ڈیل دار جانور اونٹ اور گائے ہم نے تمہارے لئے اللہ کی نشانیوں سے کئے تمہارے لئے ان میں بھلائی ہے تو ان پر اللہ کا نام لو ایک پاؤں بندھے تین پاؤں سے کھڑے پھر جب ان کی کروٹیں گر جائیں تو ان میں سے خود کھاؤ اور صبر سے بیٹھنے والے اور بھیک مانگنے والے کو کھلاؤ ہم نے یونہی ان کو تمہارے بس میں دے دیا کہ تم احسان مانو اللہ کو ہرگز نہ ان کے گوشت پہنچتے ہیں نہ ان کے خون ہاں تمہاری پرہیزگاری اس تک باریاب ہوتی ہے یونہی ان کو تمہارے بس میں کر دیا کہ تم اللہ کی بڑائی بولو اس پر کہ تم کو ہدایت فرمائی۔ اور اے محبوب خوشخبری سناؤ نیکی والوں کو (پارہ ۱۷، الحج: ۳۶۔۳۷) مجاہد نے کہا کہ بُدن نام دینا جسامت کی وجہ سے ہے۔ **اَلْقَانِعُ** سائل **اَلْمُعْتَرُّ** وہ ہے جو غنی یا فقیر قربانی کے گرد پھرے **شَعَائِرُ اللّٰهِ** اُنہیں موٹا رکھنے اور اُن کے ساتھ نیکی کرنے کی وجہ سے **اَلْعَتِيقُ** جابر حکمرانوں سے آزاد ہونے کے سبب۔ **وَجَبَتْ** سے مراد ہے زمین کی طرف

گرنا اور وَجْهَتِ الشَّمْسُ اسی سے ہے۔

1689 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً، فَقَالَ: ارْكَبْهَا فَقَالَ: إِنَّهَا بَدَنَةٌ فَقَالَ: ارْكَبْهَا قَالَ: إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ: ارْكَبْهَا وَيْلَكَ فِي الثَّالِثَةِ أَوْ فِي الثَّانِيَةِ

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابوالزناد، اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جو اپنے قربانی کے جانور کو ہانک کر لے جارہا تھا۔ فرمایا کہ اس پر سوار ہوجاؤ۔ عرض کی کہ قربانی کا ہے۔ فرمایا اس پر سوار ہوجاؤ۔ عرض کی کہ قربانی کا ہے۔ دوسری یا تیسری دفعہ فرمایا: تمہاری خرابی ہو، اس پر سوار ہوجاؤ۔

1690 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، وَشُعْبَةُ قَالَا: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ: ارْكَبْهَا، قَالَ: إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ: ارْكَبْهَا قَالَ: إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ: ارْكَبْهَا ثَلَاثًا

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ اپنے قربانی کے جانور کو ہانک کر لے جارہا ہے۔ فرمایا کہ اس پر سوار ہوجاؤ۔ عرض کی: قربانی کا ہے۔ فرمایا: اس پر سوار ہوجاؤ۔ عرض کی: قربانی کا ہے۔ تیسری دفعہ بھی فرمایا: اس پر سوار ہوجاؤ۔

104 - بَابُ مَنْ سَاقَ البُدْنَ مَعَهُ

جو قربانی کے جانور کو اپنے ساتھ لے جائے

1691 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: تَمَتَّعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الوَدَاعِ بِالعُمْرَةِ إِلَى الحَجِّ وَأَهْدَى، فَسَاقَ مَعَهُ الهَدْيَ مِنْ ذِي الحُلَيْفَةِ، وَبَدَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهَلَّ بِالعُمْرَةِ، ثُمَّ أَهَلَّ بِالحَجِّ، فَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالعُمْرَةِ إِلَى الحَجِّ، فَكَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ أَهْدَى، فَسَاقَ الهَدْيَ وَمِنْهُمْ مَنْ

سالم بن عبداللہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں حج کے ساتھ عمرہ کا تمتع کیا اور ذوالحلیفہ سے قربانی کا جانور لے کر گئے اور رسول اللہ ﷺ نے پہلے عمرہ کا احرام باندھا اور پھر حج کا احرام باندھا۔ لوگوں نے بھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عمرہ کا تمتع کیا۔ لوگوں میں سے کچھ وہ تھے جو قربانی کا جانور لے گئے تھے اور وہ بھی تھے جو نہیں لے گئے تھے۔ جب نبی کریم ﷺ مکہ مکرمہ پہنچے تو لوگوں سے فرمایا: جو تم میں سے قربانی کا

1689- انظر الحدیث: 6160,2755,1706 صحیح مسلم: 3195 سنن ابوداؤد: 1760 سنن نسائی: 2798

1690- انظر الحدیث: 6159,2754 سنن ابن ماجہ: 3104

1691- صحیح مسلم: 2973

لَمْ يُهْدِ فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَالَ: لِلنَّاسِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ أَهْدَى، فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ لِشَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ، حَتَّى يَقْضِيَ حَجَّهُ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ أَهْدَى، فَلْيَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَلْيُقَصِّرْ وَلْيَحْلِلْ، ثُمَّ لِيُهِلَّ بِالْحَجِّ، فَمَنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا، فَلْيَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةً إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ . فَطَافَ حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ، وَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ أَوَّلَ شَيْءٍ، ثُمَّ خَبَّ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ وَمَشَى أَرْبَعًا، فَرَكَعَ حِينَ قَضَى طَوَافَهُ بِالْبَيْتِ عِنْدَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ فَانْصَرَفَ فَأَتَى الصَّفَا، فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ أَطْوَافٍ، ثُمَّ لَمْ يَحْلِلْ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتَّى قَضَى حَجَّهُ، وَنَحَرَ هَدْيَهُ يَوْمَ النَّحْرِ، وَأَفَاضَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ، ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ، وَفَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَهْدَى وَسَاقَ الْهَدْيَ مِنَ النَّاسِ.

جانور لایا ہے اُس کے لیے کوئی چیز حلال نہیں ہوتی جو اس میں حرام ہوئی حتیٰ کہ حج مکمل ہو جائے اور جو تم میں سے قربانی کا جانور نہیں لایا وہ بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کر کے بال کٹوالے اور احرام کھول دے۔ پھر حج کا احرام باندھ لے اور جس کو قربانی میسر نہیں تو حج کے دوران تین دن روزے رکھے اور سات دن کے روزے جب اپنے گھر والوں میں واپس لوٹے۔ پس جب مکہ مکرمہ پہنچے تو طواف کیا اور حجر اسود کو سب سے پہلے بوسہ دیا۔ پھر تین پھیروں میں دوڑے اور چار میں چلے۔ طواف سے فارغ ہونے کے بعد مقام ابراہیم کے پاس دو رکعتیں پڑھیں، پھر سلام پھیر دیا۔ فارغ ہو کر صفا کی جانب آئے اور صفا و مروہ کا سات بار طواف کیا پھر ہر چیز کو حلال کر لیا جو اس میں حرام ہوتی ہیں۔ لوگوں میں سے جو بھی قربانی لایا تھا اُس نے بھی اُسی طرح کیا جیسے رسول اللہ ﷺ نے کیا۔

1692 - وَعَنْ عُرْوَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، أَخْبَرَتْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَمَتُّعِهِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ، فَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَهُ بِمِثْلِ الَّذِي أَخْبَرَنِي سَالِمٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عُروہ کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے حج کے ساتھ عمرہ کا تمتع کیا اور لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ اُسی طرح تمتع کیا جیسے مجھے سالم نے حضرت ابن عمر کے واسطے سے رسول اللہ کی طرف سے خبر دی۔

105 - بَابُ مَنِ اشْتَرَى الْهَدْيَ مِنَ الطَّرِيقِ

جو راستے میں قربانی کا جانور خریدے

1693 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ لِأَبِيهِ: أَقِمْ، فَإِنِّي لَا

عبداللہ بن عبداللہ بن عمر سے مروی ہے کہ انھوں نے اپنے والد ماجد کی خدمت میں نے عرض کی۔ آپ رُکے رہیں کیونکہ امن نہ ہونے کے سبب آپ کو بیت اللہ

1693- راجع الحديث: 1639

آمَنُهَا أَنْ سَتُصَدُّ عَنِ الْبَيْتِ، قَالَ: إِذًا أَفْعَلُ كَمَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ قَالَ اللَّهُ: (لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ) (الاحزاب: 21)، فَأَنَا أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ عَلَى نَفْسِي الْعُمْرَةَ، فَأَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ مِنَ الدَّارِ، قَالَ: ثُمَّ خَرَجَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالْبَيْدَاءِ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، وَقَالَ: مَا شَأْنُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ إِلَّا وَاحِدٌ، ثُمَّ اشْتَرَى الْهَدْيَ مِنْ قُدَيْدٍ، ثُمَّ قَدِمَ فَطَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا، فَلَمْ يَحِلَّ حَتَّى حَلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا

سے روک نہ دیا جائے۔ فرمایا کہ اگر ایسا کیا تو میں وہی کروں گا جو رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اور تمہارے لیے رسول اللہ کا عمل بہترین نمونہ ہے اور میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے اُوپر عمرہ واجب کرلیا اور عمرہ کا احرام باندھ لیا اور فرمایا کہ حج و عمرہ دونوں ایک جیسے ہیں۔ پھر قُدید سے قربانی کا جانور خریدا۔ جب پہنچ گئے تو دونوں کے لیے ایک ہی طواف کیا اور احرام نہ کھولا جب تک کہ دونوں سے فارغ نہیں ہوگئے۔

106- بَابُ مَنْ أَشْعَرَ وَقَلَّدَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ، ثُمَّ أَحْرَمَ

جس نے ذوالحلیفہ میں اشعار کیا اور قلاوہ ڈالا پھر احرام باندھا

وَقَالَ نَافِعٌ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِذَا أَهْدَى مِنَ الْمَدِينَةِ قَلَّدَهُ وَأَشْعَرَهُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ، يَطْعُنُ فِي شِقِّ سَنَامِهِ الأَيْمَنِ بِالشَّفْرَةِ، وَوَجْهُهَا قِبَلَ الْقِبْلَةِ بَارِكَةً

نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عمر جب مدینہ منورہ سے قربانی کا جانور لے جاتے تو ذوالحلیفہ میں تقلید اور اشعار کرتے۔ جانور کو قبلہ رُو لٹا کر اُس کے کوہان کے سیدھی طرف چھری مارتے۔

1694 و1695- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، وَمَرْوَانَ قَالَا: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ مِنَ الْمَدِينَةِ فِي بِضْعَ عَشْرَةَ مِائَةً مِنْ أَصْحَابِهِ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِذِي الْحُلَيْفَةِ، قَلَّدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْهَدْيَ، وَأَشْعَرَ وَأَحْرَمَ بِالْعُمْرَةِ

احمد بن محمد، عبداللہ، معمر، زُہری، عُروہ بن زُبیر سے مروی ہے کہ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور مروان نے فرمایا: نبی کریم ﷺ اپنے ایک ہزار سے زیادہ صحابہ کے ساتھ مدینہ منورہ سے نکلے۔ حتیٰ کہ جب ذوالحلیفہ کے مقام پر تھے تو نبی کریم ﷺ نے اپنے قربانی کے جانور کو قلاوہ پہنایا اور اشعار کیا اور عمرہ کا احرام باندھ لیا۔

1696- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا أَفْلَحُ، عَنِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی

1694,1695- انظر الحدیث: 2731, 4158, 4178, 4181, 2711, 2732, 4157, 4179, 4180, 1811, 2712

1696- انظر الحدیث: 1698, 1699, 1700, 1701, 1702, 1703, 1704, 1705, 2317, 5566،

الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: فَتَلْتُ قَلَائِدَ بُدْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ، ثُمَّ قَلَّدَهَا وَأَشْعَرَهَا وَأَهْدَاهَا، فَمَا حَرُمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ كَانَ أُحِلَّ لَهُ

ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے قربانی کے جانور کے لیے قلادہ اپنے ہاتھ سے بٹا۔ پھر اُسے قلادہ پہنایا اور اِشعار کیا اور اُسے روانہ کر دیا۔ آپ پر کوئی چیز حرام نہیں ہوئی جو حلال تھی۔

107 - بَابُ فَتْلِ الْقَلَائِدِ لِلْبُدْنِ وَالْبَقَرِ

اُونٹ اور گائے کے لئے قلادہ بٹنا

1697 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ حَفْصَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا وَلَمْ تَحْلِلْ أَنْتَ؟ قَالَ: إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي، وَقَلَّدْتُ هَدْيِي، فَلاَ أَحِلُّ حَتَّى أَحِلَّ مِنَ الْحَجِّ

حضرت ابنِ عمر سے مروی ہے کہ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! لوگوں کو کیا ہوا کہ احرام کھول دیئے جب کہ آپ نے نہیں کھولا۔ فرمایا کہ میں نے سر کے بال جمائے اور ہدی کو قلادہ پہنایا ہے لہٰذا حلال نہیں ہو سکتا جب تک حج سے حلال نہ ہو جاؤں۔

1698 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، وَعَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهْدِي مِنَ الْمَدِينَةِ، فَأَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِهِ، ثُمَّ لاَ يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُهُ الْمُحْرِمُ

عبداللہ بن یوسف، لیث، ابن شہاب، عُروہ، عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ سے قربانی کا جانور بھیجتے اور آپ کی قربانی کے لیے قلادہ میں بٹتی۔ پھر آپ کسی چیز سے نہ بچتے جن سے کہ ایک احرام باندھنے والا بچتا ہے۔

108 - بَابُ إِشْعَارِ الْبُدْنِ

قربانی کے جانور کا اشعار کرنا

وَقَالَ عُرْوَةُ، عَنِ الْمِسْوَرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَلَّدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْهَدْيَ وَأَشْعَرَهُ وَأَحْرَمَ بِالْعُمْرَةِ

عُروہ نے حضرت مسور سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے قربانی کے جانور کو قلادہ پہنایا اور اِشعار کیا اور عمرہ کا احرام باندھا۔

1699 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا

عبداللہ بن مسلمہ، افلح بن حُمید، قاسم سے مروی ہے

صحیح مسلم: 3185، سنن ابو داؤد: 1757، سنن نسائی: 2771,2782، سنن ابن ماجہ: 3098

1697- راجع الحدیث: 1566

1698- راجع الحدیث: 1696، صحیح مسلم: 3181، سنن ابو داؤد: 1758، سنن نسائی: 2774، سنن ابن ماجہ: 3094

1699- راجع الحدیث: 1696

أَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: فَتَلْتُ قَلاَئِدَ هَدْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ أَشْعَرَهَا وَقَلَّدَهَا، أَوْ قَلَّدْتُهَا ثُمَّ بَعَثَ بِهَا إِلَى البَيْتِ، وَأَقَامَ بِالْمَدِينَةِ فَمَا حَرُمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ كَانَ لَهُ حِلٌّ

کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کی ہدی کے لیے قلادہ میں نے بٹا۔ پھر اُس کا اِشعار کیا اور قلادہ پہنایا یا میں نے اُسے قلادہ پہنایا۔ پھر اُسے بیت اللہ کی جانب روانہ کر دیا اور آپ مدینہ منورہ میں رہے۔ آپ پر کوئی بھی چیز حرام نہیں ہوئی جو آپ کے لیے حلال تھی۔

109 - بَابُ مَنْ قَلَّدَ القَلاَئِدَ بِيَدِهِ

جو قلادہ اپنے ہاتھ سے بٹے

1700 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ زِيَادَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ كَتَبَ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَنْ أَهْدَى هَدْيًا حَرُمَ عَلَيْهِ مَا يَحْرُمُ عَلَى الحَاجِّ حَتَّى يُنْحَرَ هَدْيُهُ، قَالَتْ عَمْرَةُ: فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: لَيْسَ كَمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ، أَنَا فَتَلْتُ قَلاَئِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ، ثُمَّ قَلَّدَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ، ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ أَبِي، فَلَمْ يَحْرُمْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ أَحَلَّهُ اللَّهُ لَهُ حَتَّى نُحِرَ الهَدْيُ

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، عبداللہ بن ابوبکر بن عمرو بن حزم، عمرہ بنت عبدالرحمٰن، زیاد بن ابوسفیان نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لیے لکھا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: جو قربانی بھیج دے تو اُس پر وہ چیزیں حرام ہو جاتی ہیں جو حاجی پر حرام ہیں، حتیٰ کہ اپنی قربانی ذبح کر لے۔ عمرہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ بات اس طرح نہیں جو حضرت ابن عباس نے کہی کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی ہدی کے لیے قلادہ میں نے اپنے ہاتھ سے بٹا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اُسے اپنے دستِ مبارک سے قلادہ پہنایا۔ پھر میرے والدِ محترم کے ساتھ اُسے بھیجا۔ پھر رسول اللہ ﷺ پر کوئی چیز حرام نہیں ہوئی جو اللہ تعالیٰ نے حلال کی ہے، حتیٰ کہ قربانی کا جانور ذبح کیا۔

110 - بَابُ تَقْلِيدِ الغَنَمِ

بکریوں کو قلاوے پہنانا

1701 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَهْدَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابونعیم، اعمش، ابراہیم، اسود سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے (بیت اللہ کی طرف) بکریاں

1700- صحیح مسلم:3192، سنن نسائی:2792

1701- راجع الحدیث:1696، صحیح مسلم:3190، سنن ابوداؤد:1755، سنن نسائی:2785,2787، سنن ابن ماجہ:3096

مَرَّةً غَنَمًا

بھیجیں۔

1702 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، عَنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ أَفْتِلُ القَلاَئِدَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيُقَلِّدُ الغَنَمَ، وَيُقِيمُ فِي أَهْلِهِ حَلاَلًا

اسود سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ کی قربانی کے جانوروں کے لیے قلاوے بٹے۔ پس بکریوں کو قلاوے پہنائے اور آپ اپنے اہل خانہ میں احرام کے بغیر رہے۔

1703 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ المُعْتَمِرِ، ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ أَفْتِلُ قَلاَئِدَ الغَنَمِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَبْعَثُ بِهَا، ثُمَّ يَمْكُثُ حَلاَلًا

ابوالنعمان، حماد، منصور بن معتمر۔ محمد بن کثیر، سفیان، منصور، ابراہیم، اسود سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نبی کریم ﷺ کی بکریوں کے لیے قلاوے بٹا کرتی۔ آپ اُنہیں روانہ فرماتے اور حلال ہونے کی حالت میں رُکے رہتے۔

1704 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: فَتَلْتُ لِهَدْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - تَعْنِي القَلاَئِدَ - قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ

ابونعیم، زکریا، عامر، مسروق سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ کی قربانی کے جانور کے لیے قلاوے بٹے، آپ کے احرام باندھنے سے پہلے۔

111 - بَابُ: القَلاَئِدُ مِنَ العِهْنِ

روئی کے قلاوے بنانا

1705 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنِ القَاسِمِ، عَنْ أُمِّ المُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: فَتَلْتُ قَلاَئِدَهَا مِنْ عِهْنٍ كَانَ عِنْدِي

عمرو بن علی، معاذ بن معاذ، ابن عون، قاسم سے مروی ہے کہ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نے اُن کے قلاوے روئی سے بٹے جو میرے پاس موجود تھی۔

112 - بَابُ تَقْلِيدِ النَّعْلِ

جوتے کا ہار بنانا

1702- راجع الحدیث: 1696، صحیح مسلم: 3190,3188

1704- راجع الحدیث: 1696، صحیح مسلم: 3194,3193، سنن نسائی: 2776

1705- راجع الحدیث: 1696، صحیح مسلم: 3187، سنن ابوداؤد: 1759، سنن نسائی: 2779

1706 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ سَلَامٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً، قَالَ: ارْكَبْهَا قَالَ: إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ: ارْكَبْهَا، قَالَ: فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ رَاكِبَهَا، يُسَايِرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالنَّعْلُ فِي عُنُقِهَا. تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ،

محمد، عبدالاعلیٰ بن عبدالاعلیٰ، معمر، یحییٰ بن ابوکثیر، عکرمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جو اپنی قربانی کے جانور کو ہانک رہا تھا۔ فرمایا کہ اس پر سوار ہوجاؤ۔ عرض کی کہ یہ قربانی کا ہے۔ فرمایا کہ سوار ہوجاؤ۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے اُسے سوار ہوئے دیکھا اور نبی کریم ﷺ اُس کے ساتھ چل رہے تھے اور اُس کے گلے میں جوتا تھا۔ محمد بن بشار نے اِس کی متابع کی ہے۔

1706م - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عثمان بن عمر، علی بن مبارک، یحییٰ، عکرمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اِسے نبی کریم ﷺ سے مروی کیا ہے۔

113 - بَابُ: الْجِلَالُ لِلْبُدْنِ

قربانی کے جانور پر جھول ڈالنا

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لَا يَشُقُّ مِنَ الْجِلَالِ إِلَّا مَوْضِعَ السَّنَامِ، وَإِذَا نَحَرَهَا نَزَعَ جِلَالَهَا مَخَافَةَ أَنْ يُفْسِدَهَا الدَّمُ، ثُمَّ يَتَصَدَّقُ بِهَا

اور حضرت ابنِ عمر جھول کو نہ پھاڑا کرتے مگر کوہان کی جگہ سے اور جب اُسے نحر کرلیتے تو جھول ہٹا دیتے، اِس خدشہ سے کہ خون میں خراب ہوجائے گی اور پھر اُسے صدقہ کردیتے۔

1707 - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِجِلَالِ الْبُدْنِ الَّتِي نَحَرْتُ وَبِجُلُودِهَا

قبیصہ، سفیان، ابن ابو نجیح، مجاہد، عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا کہ قربانی کے جس جانور کو نحر کروں اُس کی جھول اور کھال بھی صدقہ کردوں۔

114 - بَابُ مَنِ اشْتَرَى هَدْيَهُ

جس نے قربانی کا جانور راستے میں خریدا اور

1706م - راجع الحدیث: 1689

1707 - انظر الحدیث: 1716، 1716م، 1717، 1718، 2299، صحیح مسلم: 3167، 3171، سنن ابوداؤد: 1769، سنن ابن ماجہ: 3099

مِنَ الطَّرِيقِ وَقَلَّدَهَا

1708۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ: أَرَادَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا الْحَجَّ عَامَ حَجَّةِ الْحَرُورِيَّةِ فِي عَهْدِ ابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّ النَّاسَ كَائِنٌ بَيْنَهُمْ قِتَالٌ وَنَخَافُ أَنْ يَصُدُّوكَ فَقَالَ: (لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ) (الاحزاب: 21) إِذًا أَصْنَعَ كَمَا صَنَعَ، أُشْهِدُكُمْ أَنِّي أَوْجَبْتُ عُمْرَةً حَتَّى إِذَا كَانَ بِظَاهِرِ الْبَيْدَاءِ، قَالَ: مَا شَأْنُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ إِلَّا وَاحِدٌ أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ جَمَعْتُ حَجَّةً مَعَ عُمْرَةٍ، وَأَهْدَى هَدْيًا مُقَلَّدًا اشْتَرَاهُ حَتَّى قَدِمَ، فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا، وَلَمْ يَزِدْ عَلَى ذَلِكَ وَلَمْ يَحْلِلْ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتَّى يَوْمِ النَّحْرِ، فَحَلَقَ وَنَحَرَ، وَرَأَى أَنْ قَدْ قَضَى طَوَافَهُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ بِطَوَافِهِ الْأَوَّلِ ثُمَّ قَالَ: كَذَلِكَ صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اُسے ہار پہنایا

نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حج کا ارادہ کیا حضرت ابن زُبیر کے زمانہ خلافت میں جس سال خوارج نے حج کیا تھا۔ اُن سے کہا گیا کہ لوگوں میں جنگ ہونے والی ہے لہٰذا آپ کو روکے جانے کا خطرہ ہے فرمایا کہ تمہارے لیے اللہ کے رسول کا عمل بہترین نمونہ ہے۔ میں وہی کروں گا جو حضور ﷺ نے کیا۔ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے اُوپر عمرہ واجب کر لیا، حتیٰ کہ جب بیداء کے میدان میں تھے تو فرمایا: حج اور عمرہ تو ایک ہی بات ہے میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے حج کو عمرہ کے ساتھ ملا لیا ہے اور قلادہ پہنایا ہوا قربانی کا جانور بھی خرید لیا۔ حتیٰ کہ جب پہنچ گئے تو بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کیا اور اِس پر کسی چیز کا اضافہ نہیں کیا اور کسی چیز کو اپنے لیے حلال نہیں کیا جو اِس میں حرام ہوتی ہیں، حتیٰ کہ یوم النحر کو سر منڈایا اور نحر کیا اور یہی خیال کیا کہ حج و عمرہ کے لیے جو پہلا طواف کیا تھا وہی کافی ہے پھر فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے بھی ایسے ہی کیا۔

115۔ بَابُ ذَبْحِ الرَّجُلِ الْبَقَرَ عَنْ نِسَائِهِ مِنْ غَيْرِ أَمْرِهِنَّ

کسی شخص کا اپنی بیویوں کی جانب سے اُن کی اجازت کے بغیر گائے ذبح کرنا

1709۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَتْ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرمایا کرتیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ذی قعدہ کے پانچ دن باقی رہنے پر حج کے قصد سے نکلے۔ جب ہم مکّہ مکرمہ کے قریب پہنچے تو

1709- صحیح مسلم: 2918,2917 سنن نسائی: 2803,2849

وَسَلَّمَ، لِخَمْسٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ، لاَ نُرَى إِلَّا الْحَجَّ، فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ إِذَا طَافَ وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ أَنْ يَحِلَّ، قَالَتْ: فَدُخِلَ عَلَيْنَا يَوْمَ النَّحْرِ بِلَحْمِ بَقَرٍ، فَقُلْتُ: مَا هَذَا؟ قَالَ: نَحَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَزْوَاجِهِ، قَالَ: يَحْيَى، فَذَكَرْتُهُ لِلْقَاسِمِ، فَقَالَ: أَتَتْكَ بِالْحَدِيثِ عَلَى وَجْهِهِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ جس کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو وہ جب طواف کر لے اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کر چکے تو احرام کھول دے یوم النحر کے روز ہمارے پاس گائے کا گوشت لایا گیا: میں نے کہا: یہ کیا ہے؟ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواجِ مطہرات کیجانب سے قربانی دی ہے۔ یحییٰ سے مروی ہے کہ میں نے یہ قاسم سے بیان کی تو فرمایا: انہوں نے حدیث ٹھیک بیان کی ہے۔

116 - بَابُ النَّحْرِ فِي مَنْحَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى

منیٰ میں جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کی وہاں قربانی کرنا

1710 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، سَمِعَ خَالِدَ بْنَ الحَارِثِ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يَنْحَرُ فِي المَنْحَرِ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ: مَنْحَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اسحاق بن ابراہیم، خالد بن حارث، عُبید اللہ بن عمر، نافع سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قربانی کی جگہ پر قربانی کیا کرتے۔ عُبید اللہ نے فرمایا کہ جس جگہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کیا کرتے تھے۔

1711 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ المُنْذِرِ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ يَبْعَثُ بِهَدْيِهِ مِنْ جَمْعٍ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ، حَتَّى يُدْخَلَ بِهِ مَنْحَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَعَ حُجَّاجٍ فِيهِمُ الحُرُّ، وَالمَمْلُوكُ

ابراہیم بن مُنذر، انس بن عیاض، موسیٰ بن عُقبہ، نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنا قربانی کا جانور مزدلفہ سے رات کے آخری حصے میں روانہ کرتے حتیٰ کہ آزاد اور غلام حاجیوں کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کرنے کے مقام پر پہنچ جاتا۔

117 - بَابُ مَنْ نَحَرَ هَدْيَهُ بِيَدِهِ

جو اپنے ہاتھ سے نحر کرے

1712 - حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ، حَدَّثَنَا

ابوقلابہ سے مروی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ

1710- راجع الحدیث:982

1711- راجع الحدیث:982

1712- راجع الحدیث:1547,1089

وُهَيْبٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، عَنْ أَنَسٍ، - وَذَكَرَ الحَدِيثَ - قَالَ: وَنَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ سَبْعَ بُدْنٍ قِيَامًا، وَضَحَّى بِالْمَدِينَةِ كَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ مُخْتَصَرًا

عنہ نے حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ کھڑے ہوئے اُونٹ اپنے دستِ مبارک سے نحر کیے اور مدینہ منورہ میں چھوٹے سینگوں والے دو ابلق مینڈھے ذبح کیے۔

118- بَابُ نَحْرِ الإِبِلِ مُقَيَّدَةً

اُونٹ کو باندھ کر نحر کرنا

1713 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَتَى عَلَى رَجُلٍ قَدْ أَنَاخَ بَدَنَتَهُ يَنْحَرُهَا قَالَ: ابْعَثْهَا قِيَامًا مُقَيَّدَةً سُنَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: شُعْبَةُ عَنْ يُونُسَ، أَخْبَرَنِي زِيَادٌ

زیاد بن جُبیر سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کہ ایک شخص کے پاس تشریف لائے جس نے نحر کرنے کے لیے اپنے اُونٹ کو بٹھا رکھا تھا۔ فرمایا کہ اِس کو کھڑا کر کے باندھ دو کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ شعبہ، یونس نے اِسے زیاد سے مروی کیا ہے۔

119- بَابُ نَحْرِ البُدْنِ قَائِمَةً

اُونٹ کو کھڑا کر کے نحر کرنا

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا سُنَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا (صَوَافَّ) (الحج:36): قِيَامًا

حضرت ابنِ عمر نے فرمایا کہ یہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ صَوافّ سے کھڑے ہوئے مراد ہے۔

1714 - حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا، وَالعَصْرَ بِذِي الحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ، فَبَاتَ بِهَا، فَلَمَّا أَصْبَحَ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ، فَجَعَلَ يُهَلِّلُ وَيُسَبِّحُ، فَلَمَّا عَلاَ عَلَى البَيْدَاءِ لَبَّى بِهِمَا جَمِيعًا، فَلَمَّا دَخَلَ مَكَّةَ أَمَرَهُمْ أَنْ يَحِلُّوا، وَنَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ سَبْعَ بُدْنٍ قِيَامًا، وَضَحَّى بِالْمَدِينَةِ كَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ظہر کی چار رکعتیں اور ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر وہاں رات گزاری۔ صبح ہوئی تو اپنی سواری پر سوار ہوئے تو تہلیل و تسبیح کی۔ جب بیداء کی بلندی پر چڑھے تو دونوں کا ایک ساتھ تلبیہ کہا جب مکّہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو لوگوں کو احرام کھول دینے کا حکم فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دستِ مبارک سے سات اونٹ کھڑے کر کے نحر فرمائے اور مدینہ منورہ میں دو ابلق مینڈھے سینگوں والے ذبح کیے۔

1713- سنن ابوداؤد: 1768

1714- راجع الحدیث: 1547،789

1715- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا، وَالْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ، وَعَنْ أَيُّوبَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: ثُمَّ بَاتَ حَتَّى أَصْبَحَ، فَصَلَّى الصُّبْحَ، ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ حَتَّى إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ الْبَيْدَاءَ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مدینہ منورہ میں ظہر کی چار رکعتیں اور ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعتیں پڑھیں۔ ایوب نے، ایک شخص کے واسطے سے حضرت انس سے مروی کی، پھر صبح تک رات گزاری اور صبح کی نماز پڑھ کر اپنی سواری پر سوار ہوئے۔ حتیٰ کہ جب بیداء کے مقام پر پہنچے تو آپ نے عمرہ اور حج کا احرام باندھا۔

120- بَابٌ: لَا يُعْطَى الْجَزَّارُ مِنَ الْهَدْيِ شَيْئًا

قصاب کو قربانی کے گوشت سے کچھ نہ دیا جائے

1716- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُمْتُ عَلَى الْبُدْنِ، فَأَمَرَنِي فَقَسَمْتُ لُحُومَهَا، ثُمَّ أَمَرَنِي فَقَسَمْتُ جِلَالَهَا وَجُلُودَهَا.

محمد بن کثیر، سفیان، ابن ابو نجیح، مجاہد، عبدالرحمٰن بن ابو لیلیٰ نے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے مجھے قربانی کے اُونٹ کے پاس کھڑا ہونے کے لیے بھیجا۔ پھر آپ نے حکم فرمایا تو میں نے اُس کا گوشت تقسیم کیا، پھر حکم فرمایا تو میں نے اُس کی جھول اور کھال تقسیم کر دی۔

1716م- قَالَ سُفْيَانُ: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقُومَ عَلَى الْبُدْنِ، وَلَا أُعْطِيَ عَلَيْهَا شَيْئًا فِي جِزَارَتِهَا

سفیان، عبدالکریم، مجاہد، عبدالرحمٰن بن ابو لیلیٰ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے حکم فرمایا کہ قربانی کے اُونٹ کے پاس کھڑا ہوں اور قصاب کو بطور اجرت میں اس میں سے کچھ نہ دُوں۔

121- بَابٌ: يُتَصَدَّقُ بِجُلُودِ الْهَدْيِ

قربانی کی کھالیں صدقہ کی جائیں

1715- راجع الحدیث: 1547

1716- راجع الحدیث: 1707

1716م- راجع الحدیث: 1707

1717- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي الحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ، وَعَبْدُ الكَرِيمِ الجَزَرِيُّ، أَنَّ مُجَاهِدًا، أَخْبَرَهُمَا أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يَقُومَ عَلَى بُدْنِهِ وَأَنْ يَقْسِمَ بُدْنَهُ كُلَّهَا، لُحُومَهَا وَجُلُودَهَا وَجِلاَلَهَا، وَلاَ يُعْطِيَ فِي جِزَارَتِهَا شَيْئًا

مسدد، یحییٰ، ابن جریج، حسن بن مسلم اور عبدالکریم جزری، مجاہد، عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں حکم فرمایا کہ قربانی کے جانور کے پاس کھڑے رہیں اور جانور کا سارا گوشت تقسیم کردیں بلکہ اُس کی کھال اور جھول بھی اور اُس میں سے بطور اجرت کچھ نہ دیا جائے۔

122- بَابٌ: يُتَصَدَّقُ بِجِلاَلِ البُدْنِ

قربانی کے جانوروں کی جھولیں صدقہ کی جائیں

1718- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا، يَقُولُ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي لَيْلَى، أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ قَالَ: أَهْدَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةَ بَدَنَةٍ، فَأَمَرَنِي بِلُحُومِهَا، فَقَسَمْتُهَا ثُمَّ أَمَرَنِي بِجِلاَلِهَا فَقَسَمْتُهَا، ثُمَّ بِجُلُودِهَا فَقَسَمْتُهَا

ابونعیم، سیف بن ابوسلیمان، مجاہد، ابن ابولیلیٰ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے سو اُونٹوں کی قربانی دی۔ آپ نے مجھے حکم فرمایا تو میں نے اُن کا گوشت تقسیم کردیا۔ پھر حکم فرمایا تو اُن کی جھولیں تقسیم کردیں اور پھر حکم فرمایا تو اُن کی کھالیں تقسیم کردیں۔

123- بَابٌ

باب

{وَإِذْ بَوَّأْنَا لِإِبْرَاهِيمَ مَكَانَ البَيْتِ أَنْ لاَ تُشْرِكْ بِي شَيْئًا وَطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالقَائِمِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ. وَأَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَى كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ. لِيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فِي أَيَّامٍ مَعْلُومَاتٍ عَلَى مَا رَزَقَهُمْ مِنْ بَهِيمَةِ الأَنْعَامِ فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا البَائِسَ الفَقِيرَ. ثُمَّ لْيَقْضُوا تَفَثَهُمْ وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوا بِالبَيْتِ

ارشاد باری تعالیٰ: ترجمہ کنز الایمان: اور جب کہ ہم نے ابراہیم کو اس گھر کا ٹھکانا ٹھیک بتادیا اور حکم دیا کہ میرا کوئی شریک نہ کر اور میرا گھر ستھرا رکھ طواف والوں اور اعتکاف والوں اور رکوع سجدے والوں کے لئے اور لوگوں میں حج کی عام ندا کردے وہ تیرے پاس حاضر ہوں گے پیادہ اور ہر دبلی اونٹنی پر کہ ہر دور کی راہ سے آتی ہیں تا کہ وہ اپنا فائدہ پائیں اور اللہ کا نام لیں جانے ہوئے دنوں میں اس پر کہ انہیں روزی دی بے زبان

1717- راجع الحدیث:1707

1718- راجع الحدیث:1707

الْعَتِيقِ ذَلِكَ وَمَنْ يُعَظِّمْ حُرُمَاتِ اللَّهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ عِنْدَ رَبِّهِ) (الحج: 27)

چوپائے تو ان میں سے خود کھاؤ اور مصیبت زدہ محتاج کو کھلاؤ پھر اپنا میل کچیل اتاریں اور اپنی منتیں پوری کریں اور اس آزاد گھر کا طواف کریں بات یہ ہے اور جو اللہ کی حرمتوں کی تعظیم کرے تو وہ اس کے لئے اس کے رب کے یہاں بھلا ہے (پارہ ۱۷، الحج: ۲۶-۲۹)

124- بَابُ وَمَا يَأْكُلُ مِنَ الْبُدْنِ وَمَا يَتَصَدَّقُ

قربانی کے جانور میں سے کیا کھایا جائے اور کیا صدقہ دیا جائے

وَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: " لاَ يُؤْكَلُ مِنْ جَزَاءِ الصَّيْدِ، وَالنَّذْرِ، وَيُؤْكَلُ مِمَّا سِوَى ذَلِكَ وَقَالَ عَطَاءٌ: يَأْكُلُ وَيُطْعِمُ مِنَ الْمُتْعَةِ

عُبید اللہ نے نافع سے مروی کی ہے کہ حضرت ابنِ عمر نے فرمایا: شکار کی مزدوری اور نذر کی چیز کو نہ کھایا جائے اور ان کے علاوہ کھالیا جائے۔ عطاء نے فرمایا کہ تمتع کی قربانی سے خود کھائے اور دوسروں کو کھلائے۔

1719- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، حَدَّثَنَا عَطَاءٌ، سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: كُنَّا لاَ نَأْكُلُ مِنْ لُحُومِ بُدْنِنَا فَوْقَ ثَلاَثِ مِنًى، فَرَخَّصَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: كُلُوا وَتَزَوَّدُوا ، فَأَكَلْنَا وَتَزَوَّدْنَا قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَقَالَ: حَتَّى جِئْنَا الْمَدِينَةَ؟ قَالَ: لاَ

عطاء نے سُنا کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے کہ ہم اپنی منیٰ میں کی گئی قربانیوں کا گوشت تین روز سے زیادہ نہیں کھایا کرتے تھے۔ پھر نبی کریم ﷺ نے ہمیں اجازت دی اور فرمایا: کھاؤ اور اسے زادِ راہ بناؤ۔ پس ہم اسے کھاتے اور زادِ راہ بھی بناتے۔ میں نے عطاء سے کہا: کیا یہ فرمایا کہ حتیٰ کہ ہم مدینہ منورہ پہنچے؟ فرمایا: نہیں۔

1720- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلاَلٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَتْنِي عَمْرَةُ، قَالَتْ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، تَقُولُ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَمْسٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ، وَلاَ نُرَى إِلَّا الْحَجَّ، حَتَّى إِذَا دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عمرہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سُنا کہ ہم ذی قعدہ کے پانچ دن باقی رہنے پر رسول اللہ کے ساتھ حج کی نیت سے نکلے۔ جب ہم مکہ مکرمہ کے قریب پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا: جس کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو وہ بیت اللہ کا طواف کر کے احرام کھول دے

1719- انظر الحدیث: 5567,5424,2980، صحیح مسلم: 5078

1720- راجع الحدیث: 1709

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ، إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ، ثُمَّ يَحِلُّ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: فَدُخِلَ عَلَيْنَا يَوْمَ النَّحْرِ بِلَحْمِ بَقَرٍ، فَقُلْتُ: مَا هَذَا؟ فَقِيلَ: ذَبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَزْوَاجِهِ قَالَ يَحْيَى: فَذَكَرْتُ هَذَا الحَدِيثَ لِلْقَاسِمِ، فَقَالَ: أَتَتْكَ بِالحَدِيثِ عَلَى وَجْهِهِ

حضرت عائشہ نے فرمایا کہ یوم النحر کو ہمارے پاس گائے کا گوشت لایا گیا۔ میں نے کہا: یہ کیا ہے؟ کہا گیا کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی ازواجِ مطہرات کی طرف سے قربانی دی ہے۔ یحییٰ نے یہ حدیث حضرت قاسم سے بیان کی تو فرمایا انہوں نے حدیث درست بیان کی ہے۔

125 - بَابُ الذَّبْحِ قَبْلَ الحَلْقِ

سر منڈانے سے پہلے قربانی کرنا

1721 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوْشَبٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا مَنْصُورُ بْنُ زَاذَانَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّنْ حَلَقَ قَبْلَ أَنْ يَذْبَحَ وَنَحْوِهِ فَقَالَ لاَ حَرَجَ لاَ حَرَجَ

محمد بن عبداللہ بن حوشب، ہُشیم، عطاء سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ سے اُس کے بارے میں پوچھا گیا جس نے قربانی کرنے سے پہلے سر منڈا لیا۔ فرمایا کوئی حرج نہیں، کوئی حرج نہیں۔

1722 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ، عَنْ عَبْدِ العَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: زُرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ، قَالَ لاَ حَرَجَ. قَالَ: حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ، قَالَ: لاَ حَرَجَ. قَالَ: ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ، قَالَ: لاَ حَرَجَ، وَقَالَ عَبْدُ الرَّحِيمِ الرَّازِيُّ: عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ القَاسِمُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنِي ابْنُ خُثَيْمٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ عَفَّانُ: أُرَاهُ عَنْ وُهَيْبٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ خُثَيْمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ حَمَّادٌ: عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ

احمد بن یونس، ابوبکر، عبدالعزیز بن رفیع، عطاء حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں عرض کی۔ میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے زیارت کر لی؟ فرمایا کہ کوئی حرج نہیں۔ عرض گزار ہوا کہ میں نے قربانی کرنے سے پہلے سر منڈا لیا؟ فرمایا کہ کوئی حرج نہیں۔ عبدالرحیم رازی، ابنِ خثیم، عطاء حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے نبی کریم ﷺ سے مروی کیا۔ قاسم بن یحییٰ، ابن خثیم، عطاء، حضرت ابن عباس نے اِسے نبی کریم ﷺ سے مروی کیا۔ عفان، وُہیب، ابن خثیم، سعید بن جُبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے نبی کریم ﷺ سے مروی کیا۔ حماد، قیس بن سعد اور عباد بن منصور، عطاء، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اِسے نبی کریم ﷺ سے مروی

1721- راجع الحدیث:84

وَعَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کیا۔

1723 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: رَمَيْتُ بَعْدَ مَا أَمْسَيْتُ فَقَالَ: لاَ حَرَجَ، قَالَ: حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ، قَالَ: لاَ حَرَجَ

عکرمہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا نبی کریم ﷺ سے عرض کی میں نے شام ہونے کے بعد رمی جمار کرلی؟ فرمایا: کوئی حرج نہیں۔ عرض کی کہ میں نے قربانی کرنے سے پہلے سر منڈا لیا؟ فرمایا کہ کوئی حرج نہیں ہے۔

1724 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْبَطْحَاءِ، فَقَالَ: أَحَجَجْتَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: بِمَا أَهْلَلْتَ؟ قُلْتُ: لَبَّيْكَ بِإِهْلاَلٍ كَإِهْلاَلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَحْسَنْتَ، انْطَلِقْ فَطُفْ بِالْبَيْتِ، وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ أَتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ نِسَاءِ بَنِي قَيْسٍ، فَفَلَتْ رَأْسِي، ثُمَّ أَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ، فَكُنْتُ أُفْتِي بِهِ النَّاسَ، حَتَّى خِلاَفَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَذَكَرْتُهُ لَهُ فَقَالَ: إِنْ نَأْخُذْ بِكِتَابِ اللهِ فَإِنَّهُ يَأْمُرُنَا بِالتَّمَامِ، وَإِنْ نَأْخُذْ بِسُنَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى بَلَغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ بطحاء میں تھے۔ فرمایا: کیا تم حج کر چکے؟ عرض کی: ہاں۔ فرمایا: تم نے کس چیز کا احرام باندھا؟ عرض کی کہ تلبیہ میں کہا کہ اُسی چیز کا احرام جس کا نبی کریم ﷺ نے احرام باندھا ہے۔ فرمایا کہ تم نے ٹھیک کیا۔ جاؤ بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کرو پھر میں بنی قیس کی ایک عورت کے پاس گیا تو اس نے میرے سر سے جوئیں نکالیں۔ پھر میں نے حج کا احرام باندھ لیا۔ پس میں حضرت عمر کے دورِ خلافت تک لوگوں کو یہی فتویٰ دیتا رہا۔ میں نے اُن (حضرت عمر) سے کہا تو فرمایا: اگر ہم اللہ کی کتاب کو لیں تو وہ ہمیں پورا کرنے کا حکم دیتی ہے اور اگر ہم رسول اللہ ﷺ کی سنت کو لیں تو آپ احرام نہ کھولتے جب تک قربانی اپنی جگہ پر نہ پہنچ جاتی۔

126 - بَابُ مَنْ لَبَّدَ رَأْسَهُ عِنْدَ الإِحْرَامِ وَحَلَقَ

جو احرام باندھتے وقت بالوں کو جمائے اور سر منڈانا

1725 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا

حضرت ابن عمر سے مروی ہے کہ حضرت حفصہ

1723- انظر الحدیث: 84، سنن ابو داؤد: 1983، سنن نسائی: 3067، سنن ابن ماجہ: 305

1724- راجع الحدیث: 1559

1725- راجع الحدیث: 1566,1063

مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا بِعُمْرَةٍ وَلَمْ تَحْلِلْ أَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ؟ قَالَ: إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي، وَقَلَّدْتُ هَدْيِي، فَلاَ أَحِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی: یا رسول اللہ! لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ انہوں نے عمرہ کا احرام کھول دیا اور آپ نے اپنے عمرہ کا احرام نہیں کھولا ہے۔ فرمایا کہ میں نے سر کے بال جمائے ہیں اور اپنی قربانی کے جانور کو قلادہ پہنایا ہے اس لئے قربانی کرنے تک احرام نہیں کھول سکتا۔

127 - بَابُ الْحَلْقِ وَالتَّقْصِيرِ عِنْدَ الإِحْلاَلِ

احرام کھولتے وقت سر منڈانا اور بال کتروانا

1726 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: حَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّتِهِ

ابوالیمان، شعیب بن ابوحمزہ، نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے: رسول اللہ ﷺ نے اپنے حج میں سر مبارک کے بال منڈوائے۔

1727 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اللَّهُمَّ ارْحَمِ المُحَلِّقِينَ قَالُوا: وَالمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: اللَّهُمَّ ارْحَمِ المُحَلِّقِينَ قَالُوا: وَالمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: وَالمُقَصِّرِينَ، وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ: رَحِمَ اللَّهُ المُحَلِّقِينَ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ، قَالَ، وَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ، وَقَالَ فِي الرَّابِعَةِ: وَالمُقَصِّرِينَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی: اے اللہ! سر منڈانے والوں پر رحم فرما۔ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! اور بال کتروانے والوں پر۔ کہا: اے اللہ سر منڈانے والوں پر رحم فرما۔ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! اور بال کتروانے والوں پر۔ کہا: اور بال کتروانے والوں پر بھی۔ لیث نے نافع سے مروی کی ہے کہ آپ نے ایک دفعہ دو بار رَحِمَ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِيْنَ کہا عبید اللہ نے نافع سے مروی کی کہ آپ نے چوتھی مرتبہ وَالْمُقَصِّرِيْنَ کہا۔

1728 - حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ القَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی: اے اللہ! سر منڈانے والوں کی مغفرت فرما۔ لوگوں نے عرض کی: اور

1726- انظر الحديث: 4411,4410

1727- صحیح مسلم: 3132' سنن ابو داؤد: 1979

1728- صحیح مسلم: 3135' سنن ابن ماجہ: 43:{ 3

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ قَالُوا: وَلِلْمُقَصِّرِينَ قَالَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ، قَالُوا: وَلِلْمُقَصِّرِينَ. قَالَهَا ثَلَاثًا، قَالَ: وَلِلْمُقَصِّرِينَ

بالکتروانے والوں کی۔ کہا: اے اللہ سر منڈانے والوں کی مغفرت فرما۔ لوگ نے عرض کی: اور بال ترشوانے والوں کی۔ یہ تین دفعہ کہا اور پھر کہا: اور بالکتروانے والوں کی بھی۔

1729۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ، حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: حَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَطَائِفَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ وَقَصَّرَ بَعْضُهُمْ

عبداللہ بن محمد بن اسماء جویریہ بن اسماء، نافع سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے سرِ مبارک منڈایا اور آپ کے صحابہ میں سے ایک جماعت نے بھی جب کہ کچھ نے بال کتروائے۔

1730۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، قَالَ: قَصَّرْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِشْقَصٍ

ابو عاصم، ابن جُریج، حسن بن مُسلم، طاؤس، حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے قینچی سے رسول اللہ ﷺ کے بالِ مبارک تراشے۔

128۔ بَابُ تَقْصِيرِ الْمُتَمَتِّعِ بَعْدَ الْعُمْرَةِ

عمرہ کا تمتع کرنے والوں کا بال کتروانا

1731۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ أَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَطُوفُوا بِالْبَيْتِ، وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ يَحِلُّوا وَيَحْلِقُوا أَوْ يُقَصِّرُوا

محمد بن ابوبکر، فضیل بن سلیمان، موسیٰ بن عُقبہ، کُریب سے مروی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: جب نبی ﷺ اکرم مکہ مکرمہ پہنچے تو اپنے صحابہ کو حکم فرمایا کہ بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کر کے احرام کھول دیں، سر منڈائیں یا بال کتروائیں۔

129۔ بَابُ الزِّيَارَةِ يَوْمَ النَّحْرِ

قربانی کے دن زیارت کرنا

وَقَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ: عَنْ عَائِشَةَ، وَابْنِ عَبَّاسٍ

ابو الزبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ابن

1729- راجع الحدیث:1639

1730- صحیح مسلم:3012,3011

1731- راجع الحدیث:1545

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ: أَخَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزِّيَارَةَ إِلَى اللَّيْلِ وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي حَسَّانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَزُورُ البَيْتَ أَيَّامَ مِنًى

عباس مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے زیارت کو رات تک مؤخر رکھا۔ ابوحسان نے حضرت ابن عباس سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ منیٰ نے ایام میں میں بیت اللہ کی زیارت کیا کرتے۔

1732 - وَقَالَ لَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ طَافَ طَوَافًا وَاحِدًا ثُمَّ يَقِيلُ، ثُمَّ يَأْتِي مِنًى، يَعْنِي يَوْمَ النَّحْرِ وَرَفَعَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ

ابونعیم سفیان، عُبید اللہ، نافع نے حضرت ابن عمر سے مروی کی کہ انہوں نے ایک ہی طواف کیا پھر لیٹ گئے۔ پھر یوم النحر کو منیٰ میں آئے۔ اِسے عبدالرزاق نے عُبید اللہ سے مرفوعاً مروی کیا ہے۔

1733 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنِ الأَعْرَجِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: حَجَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَفَضْنَا يَوْمَ النَّحْرِ، فَحَاضَتْ صَفِيَّةُ فَأَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا مَا يُرِيدُ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِهِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا حَائِضٌ، قَالَ: حَابِسَتُنَا هِيَ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَاضَتْ يَوْمَ النَّحْرِ، قَالَ: اخْرُجُوا وَيُذْكَرُ عَنِ القَاسِمِ، وَعُرْوَةَ، وَالأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَفَاضَتْ صَفِيَّةُ يَوْمَ النَّحْرِ

ابوسلمہ بن عبد الرحمٰن سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ہم نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ حج کیا تو طواف زیارت یوم النحر کو کیا۔ حضرت صفیہ کو حیض شروع ہوگیا اور نبی کریم ﷺ نے وہ قصد کیا تھا جو شخص اپنی بیوی کے بارے میں کرتا ہے۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! انہیں تو حیض آگیا۔ فرمایا کہ اُس نے تو ہمیں روک دیا۔ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! وہ یوم النحر کو طوافِ زیارت کرچکی تھیں۔ فرمایا تو نکل چلو۔ قاسم، عروہ، اسود نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ حضرت صفیہ یوم النحر کو طوافِ زیارت کرچکی تھیں۔

130 - بَابُ إِذَا رَمَى بَعْدَ مَا أَمْسَى، أَوْ حَلَقَ قَبْلَ أَنْ يَذْبَحَ نَاسِيًا أَوْ جَاهِلًا

جب شام کے بعد رمی کی یا قربانی کرنے سے قبل سر منڈالیا، بھول کر یا بے علمی میں

1734 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا

موسیٰ بن اسماعیل، وُہیب، ابن طاؤس، ان کے

1732- صحیح مسلم:3059، سنن ابو داؤد:2000، سنن ترمذی:2920

1733- راجع الحدیث:294، صحیح مسلم:3212

1734- راجع الحدیث:84، صحیح مسلم:3151

وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ لَهُ فِي الذَّبْحِ، وَالحَلْقِ، وَالرَّمْيِ، وَالتَّقْدِيمِ، وَالتَّأْخِيرِ فَقَالَ: لَا حَرَجَ

والدِ ماجد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ سے قربانی کرنے، سر منڈانے اور رمی کرنے کے مقدم و تاخیر کے بارے میں عرض کی گئی تو فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔

1735۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْأَلُ يَوْمَ النَّحْرِ بِمِنًى، فَيَقُولُ: لَا حَرَجَ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ، قَالَ: اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ وَقَالَ: رَمَيْتُ بَعْدَ مَا أَمْسَيْتُ، فَقَالَ: لَا حَرَجَ

عکرمہ سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا نبی کریم ﷺ سے منیٰ میں سوال کیے گئے تو فرماتے رہے۔ کوئی حرج نہیں۔ ایک شخص سوال کرتے ہوئے عرض کی: میں نے قربانی سے پہلے سر منڈا لیا؟ فرمایا کہ قربانی کرلو اور کوئی حرج نہیں اور عرض کی: میں نے شام ہوجانے کے بعد رمی کی؟ فرمایا: کوئی حرج نہیں۔

131۔ بَابُ الْفُتْيَا عَلَى الدَّابَّةِ عِنْدَ الْجَمْرَةِ

جمرہ کے نزدیک سواری پر مسائل بتانا

1736۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ فِي حَجَّةِ الوَدَاعِ، فَجَعَلُوا يَسْأَلُونَهُ، فَقَالَ رَجُلٌ: لَمْ أَشْعُرْ، فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ، قَالَ: اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ، فَجَاءَ آخَرُ فَقَالَ: لَمْ أَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ، قَالَ: ارْمِ وَلَا حَرَجَ، فَمَا سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلَا أُخِّرَ إِلَّا قَالَ: افْعَلْ وَلَا حَرَجَ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع میں وقوف فرمایا تو لوگ آپ سے عرض کرنے لگے۔ ایک شخص نے عرض کی کہ مجھے علم نہیں تھا اسلئے میں نے قربانی کرنے سے پہلے سر منڈا لیا؟ فرمایا کہ قربانی کرلو اور کوئی حرج نہیں۔ دوسرے نے عرض کیکہ مجھے علم نہیں تھا اسلئے میں نے رمی سے پہلے قربانی کرلی؟ فرمایا کہ اب رمی کرلو اور کوئی حرج نہیں۔ اُس روز جس چیز کی بھی تقدیم و تاخیر کے بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ اب کرلو اور کوئی حرج نہیں۔

1737۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ،

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ

1735- راجع الحدیث:1723,84

1736- راجع الحدیث:83

1737- راجع الحدیث:83

حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، حَدَّثَهُ: أَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ النَّحْرِ، فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ: كُنْتُ أَحْسِبُ أَنَّ كَذَا قَبْلَ كَذَا، ثُمَّ قَامَ آخَرُ فَقَالَ: كُنْتُ أَحْسِبُ أَنَّ كَذَا قَبْلَ كَذَا، حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ، نَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ، وَأَشْبَاهَ ذَلِكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: افْعَلْ وَلاَ حَرَجَ لَهُنَّ كُلِّهِنَّ، فَمَا سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا قَالَ: افْعَلْ وَلاَ حَرَجَ،

عنہ سے مروی ہے کہ وہ وہاں تھے جب کہ نبی کریم ﷺ یوم النحر کو خطبہ دے رہے تھے۔ ایک شخص نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میں نے فلاں کام سے پہلے فلاں کام کر لیا ہے؟ پھر دوسرے نے کھڑے ہو کر عرض کی کہ میں نے فلاں کام فلاں کام سے پہلے کر لیا یعنی قربانی کرنے سے پہلے سر منڈا لیا یا رمی کرنے سے پہلے قربانی کر لی یا اسی طرح کے سوالات، نبی کریم ﷺ نے اُن سب کے بارے میں فرمایا کہ اب کر لو اور کوئی حرج نہیں اُس روز آپ سے جس بات کے بارے میں بھی پوچھا گیا تو یہی فرمایا کہ اب کر لو اور کوئی حرج کی بات نہیں ہے۔

1738 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: وَقَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَاقَتِهِ، فَذَكَرَ الحَدِيثَ، تَابَعَهُ مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ

اسحاق، یعقوب بن ابراہیم، ان کے والدِ ماجد، صالح، ابنِ شہاب، عیسیٰ بن طلحہ بن عبید اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ اپنی اُونٹنی پر کھڑے ہوئے اور پھر باقی حدیث بیان کی۔ متابعت کی اس کی معمر نے زہری سے۔

132 - بَابُ الخُطْبَةِ أَيَّامَ مِنًى

ایامِ منیٰ میں خطبہ دینا

1739 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا؟، قَالُوا: يَوْمٌ حَرَامٌ، قَالَ: فَأَيُّ بَلَدٍ هَذَا؟، قَالُوا: بَلَدٌ حَرَامٌ، قَالَ: فَأَيُّ شَهْرٍ هَذَا؟، قَالُوا: شَهْرٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ یوم النحر کو رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: لوگو! یہ کون سا دن ہے؟ عرض کی کہ حُرمت والا دن۔ فرمایا کہ یہ کون سا شہر ہے؟ عرض کی کہ حُرمت والا شہر۔ فرمایا کہ یہ کون سا مہینہ ہے؟ عرض کی کہ حُرمت والا مہینہ۔ فرمایا کہ تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری عزت ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہے جیسے تمہارا یہ

1738- راجع الحدیث:83
1739- انظر الحدیث:7079

حَرَامٌ ". قَالَ: فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا، فِي بَلَدِكُمْ هَذَا، فِي شَهْرِكُمْ هَذَا . فَأَعَادَهَا مِرَارًا، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: " اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ، اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ - قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنَّهَا لَوَصِيَّتُهُ إِلَى أُمَّتِهِ، فَلْيُبْلِغِ الشَّاهِدُ الغَائِبَ، لاَ تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا، يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ"

اس دن کی اس شہر میں، اس مہینے کی حرمت ہے۔ یہ بات متعدد بار دُہرائی۔ پھر سر مبارک اُٹھا کر کہا: اے اللہ! کیا میں نے پیغام پہنچا دیا؟ اے اللہ! کیا میں نے پیغام پہنچا دیا حضرت ابنِ عباس نے فرمایا کہ قسم اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے آپ نے اپنی اُمت کو وصیّت فرمائی کہ جو حاضر ہے اِسے غیر حاضر تک پہنچا دے اور میرے بعد بعض، بعضوں کو قتل کر کے کافر نہ ہو جانا۔

1740 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ بِعَرَفَاتٍ تَابَعَهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو

حفص بن عمر، شعبہ، عمرو، جابر بن زید، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے عرفات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خطبہ دیتے ہوئے سُنا یعنی مذکورہ حدیث سُنی۔ متابعت کی اِس کی ابن عُیینہ نے عمرو سے۔

1741 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ، حَدَّثَنَا قُرَّةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، وَرَجُلٌ - أَفْضَلُ فِي نَفْسِي مِنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ - حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ، قَالَ: أَتَدْرُونَ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا؟ ، قُلْنَا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ، قَالَ: أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ؟ قُلْنَا: بَلَى، قَالَ: أَيُّ شَهْرٍ هَذَا؟ ، قُلْنَا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ، فَقَالَ أَلَيْسَ ذُو

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یوم النحر کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: کیا تمھیں علم ہے کہ یہ کون سا دن ہے؟ ہم نے عرض کی کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں آپ نے سکوت فرمایا اور ہم نے گمان کیا کہ شاید اس کا کوئی اور نام لیں گے۔ فرمایا: کیا یہ یوم النحر نہیں ہے؟ ہم نے عرض کی: کیوں نہیں۔ فرمایا کہ یہ کون سا مہینہ ہے؟ ہم نے عرض کی کہ اللہ بہتر جانتا ہے اور اس کا رسول۔ آپ نے سکوت فرمایا تو ہم نے گمان کیا کہ اس کا کوئی اور نام لیں گے۔ فرمایا کہ کیا یہ ذوالحجہ نہیں ہے؟ ہم نے عرض کی: ضرور۔ فرمایا کہ یہ کون سا شہر ہے؟ ہم نے عرض کی کہ اللہ بہتر

1740- انظر الحدیث: 5853,5804,1843,1841,1812' صحیح مسلم: 2786' سنن ترمذی: 834' سنن نسائی: 5340,2678,2671,2670' سنن ابن ماجہ: 2931

1741- راجع الحدیث: 67

الْحَجَّةِ؟ . قُلْنَا: بَلَى، قَالَ أَيُّ بَلَدٍ هَذَا؟ قُلْنَا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ، قَالَ أَلَيْسَتْ بِالْبَلْدَةِ الْحَرَامِ؟ قُلْنَا: بَلَى، قَالَ: فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا، فِي شَهْرِكُمْ هَذَا، فِي بَلَدِكُمْ هَذَا، إِلَى يَوْمِ تَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ، أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟ . قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: اللَّهُمَّ اشْهَدْ، فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ، فَرُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعَى مِنْ سَامِعٍ، فَلَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا، يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

جانے اور اُس کا رسول۔ آپ سکوت فرمایا تو ہم نے گمان کیا کہ شاید اس کا کوئی اور نام لیں گے۔ فرمایا کہ کیا یہ حرمت والا شہر نہیں ہے؟ ہم نے عرض کی کہ ضرور ہے۔ فرمایا تو تمہارے خون اور تمہارے مال تم پر اسی طرح حرام ہیں جیسے اِس دن کی حرمت تمہارے اِس مہینے میں اور تمہارے اس شہر میں ہے۔ جب تک کہ تم اپنے رب سے ملو گے۔ کیا میں نے پیغام پہنچا دیا؟ لوگوں نے عرض کی: ہاں۔ کہا: اے اللہ! گواہ رہنا۔ جو حاضر ہے اُسے غیر حاضر تک پہنچا دے۔ بعض وہ جس تک بات پہنچائی گئی سننے والے سے زیادہ یاد رکھتا ہے۔ میرے بعد بعض، بعضوں کو قتل کر کے کافر نہ ہو جانا۔

1742- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى: أَتَدْرُونَ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا؟ . قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَقَالَ: فَإِنَّ هَذَا يَوْمٌ حَرَامٌ، أَفَتَدْرُونَ أَيُّ بَلَدٍ هَذَا؟ . قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: بَلَدٌ حَرَامٌ، أَفَتَدْرُونَ أَيُّ شَهْرٍ هَذَا؟ . قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: " شَهْرٌ حَرَامٌ، قَالَ: فَإِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ دِمَاءَكُمْ، وَأَمْوَالَكُمْ، وَأَعْرَاضَكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا، فِي شَهْرِكُمْ هَذَا، فِي بَلَدِكُمْ هَذَا ". وَقَالَ هِشَامُ بْنُ الْغَازِ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، وَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ بَيْنَ الْجَمَرَاتِ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي حَجَّ بِهَذَا، وَقَالَ:

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے یہ ہو کہ یہ دن کون سا ہے؟ لوگوں نے عرض کی کہ اللہ بہتر جانتا ہے اور اُس کا رسول۔ فرمایا کہ یہ حُرمت والا دن ہے۔ کیا تمہیں معلوم ہے ہو کہ یہ کون سا شہر ہے؟ لوگوں نے عرض کی کہ اللہ اور اُس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ حرمت والا شہر۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ یہ کون سا مہینہ ہے۔ لوگوں نے عرض کی کہ اللہ بہتر جانے اور اُس کا رسول۔ فرمایا کہ حُرمت والا مہینہ۔ ارشاد ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر تمہارے خون، مال اور عزت اُسی طرح حرام کی ہے جیسے اِس دن کی حرمت تمہارے اِس مہینے میں تمہارے اِس شہر کے اندر۔ حضرت ابنِ عمر سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یوم النحر کو جمرات کے درمیان کھڑے ہوئے، جس سال کہ آپ نے حج کیا اور فرمایا تھا

1742- انظر الحدیث: 7077,6868,6785,6166,6043,4403، سنن ابو داؤد: 1945، سنن ابن ماجہ: 3058

هَذَا يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ فَطَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ اشْهَدْ وَوَدَّعَ النَّاسَ، فَقَالُوا: هَذِهِ حَجَّةُ الْوَدَاعِ

کہ یہ حج اکبر کا دن ہے۔ پھر نبی کریم ﷺ یوں کہنے لگے: اے اللہ! گواہ رہنا اور لوگوں کو وداع کیا تو انہوں نے کہا کہ یہ حجۃ الوداع ہے۔

133- بَابٌ: هَلْ يَبِيتُ أَصْحَابُ السِّقَايَةِ أَوْ غَيْرُهُمْ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى؟

کیا پانی پلانے والے اور دوسرے لوگ منیٰ کی راتیں مکہ مکرمہ میں گزاریں؟

1743 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُونٍ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح

محمد بن عُبید بن میمون، عیسیٰ بن یونس، عُبید اللہ، نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے اجازت عطا فرمائی۔

1744 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ ح

یحییٰ بن موسیٰ، محمد بن بکر، ابن جُریج، عبید اللہ نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اجازت عطا فرمائی۔

1745 - وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ العَبَّاسَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اسْتَأْذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَبِيتَ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى مِنْ أَجْلِ سِقَايَتِهِ، فَأَذِنَ لَهُ تَابَعَهُ أَبُو أُسَامَةَ، وَعُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، وَأَبُو ضَمْرَةَ

محمد بن عبد اللہ بن نُمیر، اِن کے والدِ ماجد عُبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پانی پلانے کے لیے منیٰ کی راتوں میں مکہ مکرمہ کے اندر رہنے کی اجازت طلب کی تو اُنہیں اجازت عطا فرما دی گئی۔ اس کی ابو اُسامہ اور عُقبہ بن خالد اور ابوضمرہ نے متابعت کی ہے۔

134- بَابُ رَمْيِ الجِمَارِ

کنکریاں مارنا

وَقَالَ جَابِرٌ: رَمَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى، وَرَمَى بَعْدَ ذَلِكَ بَعْدَ الزَّوَالِ

حضرت جابر سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے یوم النحر کو چاشت کے وقت کنکریاں ماریں اور اِس کے بعد زوال کے بعد بھی۔

1744- صحیح مسلم: 3165

1745- انظر الحدیث: 1643' صحیح مسلم: 3164' سنن ابو داؤد: 1959' سنن ابن ماجہ: 3065

1746۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ وَبَرَةَ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، مَتَى أَرْمِي الجِمَارَ؟ قَالَ: إِذَا رَمَى إِمَامُكَ، فَارْمِهْ فَأَعَدْتُ عَلَيْهِ المَسْأَلَةَ، قَالَ: كُنَّا نَتَحَيَّنُ فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ رَمَيْنَا

وبرہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا کہ میں رمی کب کروں؟ فرمایا کہ جب تمہارا امیر رمی کرے تو تم بھی رمی کرو میں نے دوبارہ یہی پوچھا تو فرمایا: ہم انتظار کرتے اور سورج ڈھل جاتا تو رمی کرتے۔

135۔ بَابُ رَمْيِ الجِمَارِ مِنْ بَطْنِ الوَادِي

وادی کی ڈھلان سے کنکریاں مارنا

1747 ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: رَمَى عَبْدُ اللَّهِ مِنْ بَطْنِ الوَادِي، فَقُلْتُ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّ نَاسًا يَرْمُونَهَا مِنْ فَوْقِهَا؟ فَقَالَ: وَالَّذِي لاَ إِلَهَ غَيْرُهُ هَذَا مَقَامُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ البَقَرَةِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الوَلِيدِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، بِهَذَا

عبدالرحمٰن بن یزید سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے وادی کی ڈھلان سے رمی کی تو میں نے عرض کی: اے ابوعبدالرحمٰن! لوگ بلائی حصے سے رمی کرتے ہیں۔ فرمایا قسم ہے اُس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں، یہ وہ جگہ ہے جس میں نبی کریم ﷺ پر سورۂ البقرہ نازل ہوئی۔ عبداللہ بن ولید سفیان نے بھی اِس حدیث کو اعمش سے مروی کیا ہے۔

136۔ بَابُ رَمْيِ الجِمَارِ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ

جمرہ پر سات کنکریاں مارنا

ذَكَرَهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اسے حضرت ابن عمر نے نبی کریم ﷺ سے مروی کیا ہے۔

1748۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ انْتَهَى إِلَى

حفص بن عمر، شعبہ، حکم، ابراہیم، عبدالرحمٰن بن یزید سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جمرۂ کبریٰ تک پہنچے تو بیت اللہ کو اپنے بائیں

1746- سنن ابو داؤد: 1972

1747- انظر الحدیث: 1750,1749,1748' صحیح مسلم: 2123,3118' سنن ابو داؤد: 1974' سنن ترمذی: 901' سنن نسائی: 3073,3070' سنن ابن ماجہ: 3030

1748- راجع الحدیث: 1747

الْجَمْرَةِ الْكُبْرَى جَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهِ وَمِنًى عَنْ يَمِينِهِ، وَرَمَى بِسَبْعٍ وَقَالَ: هَكَذَا رَمَى الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

طرف اور منیٰ کو داہنی طرف رکھا اور سات کنکریاں ماریں۔ فرمایا کہ اسی طرح اُس شخصیت نے کنکریاں ماری تھی جس پر سورۃ البقرہ نازل ہوئی تھی، صلی اللہ علیہ وسلم۔

137- بَابُ مَنْ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهِ

جو جمرۂ عقبہ پر کنکریاں مارتے تو بیت اللہ کو بائیں طرف رکھے

1749 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا الْحَكَمُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، أَنَّهُ حَجَّ مَعَ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَرَآهُ يَرْمِي الْجَمْرَةَ الْكُبْرَى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ، فَجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهِ وَمِنًى عَنْ يَمِينِهِ، ثُمَّ قَالَ: هَذَا مَقَامُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ

آدم، شعبہ، حکم، ابراہیم، عبدالرحمٰن بن یزید سے مروی ہے کہ اُنہوں نے حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ حج کیا تو انہیں دیکھا کہ جمرۂ کبریٰ پر سات کنکریاں ماریں۔ بیت اللہ کو اپنے بائیں طرف اور منیٰ کو دائیں طرف رکھا۔ پھر فرمایا کہ یہ وہی جگہ ہے جہاں آپ پر سورۂ البقرہ نازل ہوئی تھی۔

138- بَابُ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ

ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہے

قَالَهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اسے حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی کیا ہے۔

1750 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، قَالَ: سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ: السُّورَةُ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا الْبَقَرَةُ، وَالسُّورَةُ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا آلُ عِمْرَانَ، وَالسُّورَةُ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا النِّسَاءُ، قَالَ: فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حِينَ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ، فَاسْتَبْطَنَ الْوَادِيَ، حَتَّى إِذَا حَاذَى بِالشَّجَرَةِ اعْتَرَضَهَا، فَرَمَى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ قَالَ: مِنْ هَا هُنَا وَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ

اعمش سے مروی ہے کہ میں نے حجاج کو منبر پر کہتے ہوئے سنا: وہ سورت جس میں گائے کا ذکر ہے، وہ سورت جس میں آلِ عمران کا ذکر ہے اور وہ سورت جس میں عورتوں کا ذکر ہے۔ میں نے ابراہیم سے ذکر کیا تو انہوں نے عبدالرحمٰن بن یزید کے واسطے سے حدیث بیان کی کہ وہ حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھے جب انہوں نے جمرہ عقبہ پر رمی کی۔ وہ وادی کی ڈھلان میں اُترے، حتیٰ کہ جب درختوں کے سامنے ہوگئے تو سات کنکریاں ماریں اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہی۔ پھر فرمایا: قسم ہے اُس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں

1749- راجع الحدیث: 1747

1750- راجع الحدیث: 1747

قَامَ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ البَقَرَةِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اسی جگہ وہ کھڑے ہوئے جن پر سورۂ البقرہ نازل ہوئی۔

139 - بَابُ مَنْ رَمَى جَمْرَةَ العَقَبَةِ وَلَمْ يَقِفْ

جو جمرۂ عقبہ پر رمی کرے اور وہاں نہ رکے

قَالَهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اِسے حضرت ابنِ عمر نے نبی کریم ﷺ سے مروی کیا ہے۔

140 - بَابُ إِذَا رَمَى الجَمْرَتَيْنِ، يَقُومُ وَيُسْهِلُ، مُسْتَقْبِلَ القِبْلَةِ

جب دونوں جمروں پر رمی کرے تو نرم زمین پر قبلہ رُو کھڑا ہو

1751 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ كَانَ يَرْمِي الجَمْرَةَ الدُّنْيَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ، يُكَبِّرُ عَلَى إِثْرِ كُلِّ حَصَاةٍ، ثُمَّ يَتَقَدَّمُ حَتَّى يُسْهِلَ، فَيَقُومَ مُسْتَقْبِلَ القِبْلَةِ، فَيَقُومُ طَوِيلًا، وَيَدْعُو وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ، ثُمَّ يَرْمِي الوُسْطَى، ثُمَّ يَأْخُذُ ذَاتَ الشِّمَالِ فَيَسْتَهِلُ، وَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ القِبْلَةِ، فَيَقُومُ طَوِيلًا، وَيَدْعُو وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ، وَيَقُومُ طَوِيلًا، ثُمَّ يَرْمِي جَمْرَةَ ذَاتِ العَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الوَادِي، وَلاَ يَقِفُ عِنْدَهَا، ثُمَّ يَنْصَرِفُ، فَيَقُولُ هَكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ

عثمان بن ابوشیبہ، طلحہ بن یحییٰ، یونس، زہری، سالم سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قریب والے جمرہ پر سات کنکریاں مارا کرتے اور ہر کنکری پھینکتے وقت تکبیر کہا کرتے۔ پھر آگے بڑھتے، حتیٰ کہ نرم جگہ میں قبلہ رُخ ہو کر کھڑے ہوجاتے اور کافی دیر کھڑے رہتے۔ دعا کرتے اور ہاتھوں کو اُٹھاتے۔ پھر جمرۂ وسطیٰ پر رمی کرتے اور بائیں طرف نرم زمین پر جا کر کھڑے ہوجاتے اور قبلہ رُخ ہو کر بہت دیر کھڑے رہتے۔ دعا کرتے اور ہاتھوں کو اٹھاتے۔ پھر وادی کی ڈھلان سے جمرۂ ذاتِ عقبہ پر کنکریاں مارتے اور اس کے پاس نہ رکے۔ پھر واپس آجاتے اور فرمایا کرتے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو ایسے ہی کرتے ہوئے دیکھا۔

141 - بَابُ رَفْعِ اليَدَيْنِ عِنْدَ جَمْرَةِ الدُّنْيَا وَالوُسْطَى

قریبی اور درمیانی جمرہ کے پاس ہاتھوں کو اُٹھانا

1752 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، قَالَ:

اسماعیل بن عبداللہ، اُن کے برادرِ محترم، سلیمان،

1751- انظر الحدیث: 1753،1752 سنن نسائی: 3083 سنن ابن ماجہ: 3034

1752- راجع الحدیث: 1751

حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، كَانَ يَرْمِي الْجَمْرَةَ الدُّنْيَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ، ثُمَّ يُكَبِّرُ عَلَى إِثْرِ كُلِّ حَصَاةٍ، ثُمَّ يَتَقَدَّمُ فَيُسْهِلُ، فَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ قِيَامًا طَوِيلًا، فَيَدْعُو وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ، ثُمَّ يَرْمِي الْجَمْرَةَ الْوُسْطَى كَذَلِكَ، فَيَأْخُذُ ذَاتَ الشِّمَالِ فَيُسْهِلُ وَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ قِيَامًا طَوِيلًا، فَيَدْعُو وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ، ثُمَّ يَرْمِي الْجَمْرَةَ ذَاتَ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي، وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا، وَيَقُولُ: هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ

یونس بن زید، ابن شہاب سالم بن عبداللہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے قریب والے جمرہ پر سات کنکریاں مارا کرتے اور ہر کنکری کے وقت تکبیر کہتے۔ پھر نرم زمین تک آگے بڑھتے اور قبلہ رُخ ہو کر بہت دیر کھڑے رہتے۔ چنانچہ دعا کرتے اور ہاتھوں کو اُٹھاتے۔ پھر جمرۂ وسطیٰ پر اُسی طرح کرتے۔ پھر بائیں طرف کی نرم زمین کی طرف جاتے اور قبلہ رُخ ہو کر بہت دیر کھڑے رہتے دعا کرتے اور ہاتھوں کو اُٹھاتے۔ پھر وادی کی ڈھلان سے جمرۂ ذات العقبہ پر رمی کرتے اور اُس کے پاس نہ رکتے اور فرمایا کرتے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ اِسی طرح کیا کرتے۔

142۔ بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ

دونوں جمروں کے پاس دعا کرنا

1753۔ وَقَالَ مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَمَى الْجَمْرَةَ الَّتِي تَلِي مَسْجِدَ مِنًى يَرْمِيهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ، يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمَى بِحَصَاةٍ، ثُمَّ تَقَدَّمَ أَمَامَهَا، فَوَقَفَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ، رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُو، وَكَانَ يُطِيلُ الْوُقُوفَ، ثُمَّ يَأْتِي الْجَمْرَةَ الثَّانِيَةَ، فَيَرْمِيهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ، يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمَى بِحَصَاةٍ، ثُمَّ يَنْحَدِرُ ذَاتَ الْيَسَارِ، مِمَّا يَلِي الْوَادِيَ، فَيَقِفُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُو، ثُمَّ يَأْتِي الْجَمْرَةَ الَّتِي عِنْدَ الْعَقَبَةِ، فَيَرْمِيهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ، يُكَبِّرُ عِنْدَ كُلِّ حَصَاةٍ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا قَالَ الزُّهْرِيُّ: سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، يُحَدِّثُ مِثْلَ هَذَا، عَنْ

محمد بن عثمان بن عمر، یونس زُہری سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مسجدِ منیٰ کے قریب والے جمرہ پر رمی کرتے تو سات کنکریاں مارا کرتے اور ہر کنکری کو مارتے وقت تکبیر کہتے۔ پھر سامنے کی طرف آگے بڑھتے اور قبلہ رُخ ہو کر ہاتھوں کو اٹھائے ہوئے کھڑے ہوتے اور دعا کرتے۔ یہاں بہت دیر رکتے۔ پھر دوسرے جمرہ پر آتے اور اسے سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری کے وقت تکبیر کہتے۔ پھر وادی کے قریب بائیں طرف جاتے اور قبلہ رُخ ہو کر ہاتھوں کو اُٹھائے ہوئے دعا کرتے۔ پھر اُس جمرہ کے پاس آتے جو عقبہ کے قریب ہے۔ اُس پر سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری کے وقت تکبیر کہتے۔ پھر واپس لوٹ آتے اور اس کے پاس نہ رکتے۔ زہری کا بیان ہے کہ میں نے سالم بن عبداللہ کو اُسی طرح حدیث

1753- انظر الحدیث: 1751

أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ

بیان کرتے سنا جیسے اُن کے والدِ ماجد نبی کریم ﷺ سے مروی کیا کرتے اور حضرت ابنِ عمر ایسے ہی کیا کرتے۔

143 - بَابُ الطِّيبِ بَعْدَ رَمْيِ الجِمَارِ وَالحَلْقِ قَبْلَ الإِفَاضَةِ

بعد رمی جمار خوشبو لگانا اور طوافِ زیارت سے قبل سر کے بال اتروانا

1754 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ القَاسِمِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ، وَكَانَ - أَفْضَلَ أَهْلِ زَمَانِهِ - يَقُولُ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، تَقُولُ: طَيَّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ هَاتَيْنِ، حِينَ أَحْرَمَ، وَلِحِلِّهِ حِينَ أَحَلَّ، قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ، وَبَسَطَتْ يَدَيْهَا

عبدالرحمٰن بن قاسم نے اپنے یگانہ روزگار والدِ ماجد سے سُنا کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سُنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے ان دونوں ہاتھوں سے خوشبو لگائی طواف زیارت سے قبل جب احرام کھولنے لگے اور جب طواف کرنے سے پہلے احرام باندھا اور اپنے ہاتھ پھیلائے۔

144 - بَابُ طَوَافِ الوَدَاعِ

طوافِ وداع

1755 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أُمِرَ النَّاسُ أَنْ يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِمْ بِالْبَيْتِ، إِلَّا أَنَّهُ خُفِّفَ عَنِ الحَائِضِ

مسدد، سفیان، ابنِ طاؤس، ان کے والدِ ماجد سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: لوگوں کو حکم دیا گیا ہے کہ ان کا آخری کام بیت اللہ کے ساتھ ہو مگر حائضہ کے لیے تخفیف ہے۔

1756 - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الفَرَجِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الحَارِثِ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ، وَالعَصْرَ، وَالمَغْرِبَ، وَالعِشَاءَ، ثُمَّ رَقَدَ رَقْدَةً بِالْمُحَصَّبِ، ثُمَّ رَكِبَ إِلَى البَيْتِ، فَطَافَ بِهِ . تَابَعَهُ اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي خَالِدٌ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ

اصبغ بن فرج، ابن وہب، عمرو بن حارث، قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نمازِ ظہر، عصر، مغرب اور عشاء پڑھی۔ پھر کچھ دیر محصب میں استراحت فرمائی۔ پھر بیت اللہ کی جانب سوار ہوئے اور اس کا طواف کیا۔ متابعت کی اس کی لیث نے۔ خالد، سعید، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے نبی

1754- راجع الحدیث: 1539، سنن ابن ماجہ: 2926

1755- راجع الحدیث: 329

1756- انظر الحدیث: 1764

عَنهُ حَدَّثَهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کریم ﷺ سے روایت کیا ہے۔

145 - بَابُ إِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَةُ بَعْدَ مَا أَفَاضَتْ

جب طوافِ زیارت کے بعد عورت کو حیض شروع ہو جائے

1757 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ - زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - حَاضَتْ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَحَابِسَتُنَا هِيَ قَالُوا: إِنَّهَا قَدْ أَفَاضَتْ قَالَ: فَلاَ إِذًا

عبدالرحمٰن بن قاسم کے والدِ ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت صفیہ بنت حیی کو حیض شروع ہو گیا تو اس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا گیا۔ فرمایا کہ کیا وہ ہمیں روکے گی؟ لوگوں نے عرض کی کہ وہ طوافِ زیارت کر چکی ہیں۔ فرمایا کہ پھر تو کچھ نہیں۔

1758و1759 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، أَنَّ أَهْلَ الْمَدِينَةِ سَأَلُوا ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ امْرَأَةٍ طَافَتْ ثُمَّ حَاضَتْ، قَالَ لَهُمْ: تَنْفِرُ، قَالُوا: لاَ نَأْخُذُ بِقَوْلِكَ وَنَدَعُ قَوْلَ زَيْدٍ قَالَ: إِذَا قَدِمْتُمُ الْمَدِينَةَ فَسَلُوا، فَقَدِمُوا الْمَدِينَةَ، فَسَأَلُوا، فَكَانَ فِيمَنْ سَأَلُوا أُمُّ سُلَيْمٍ، فَذَكَرَتْ حَدِيثَ صَفِيَّةَ رَوَاهُ خَالِدٌ، وَقَتَادَةُ، عَنْ عِكْرِمَةَ

عکرمہ سے مروی ہے کہ اہلِ مدینہ نے حضرت ابن عباس سے اُس عورت کے بارے میں جس نے طوافِ زیارت کر لیا تھا اور پھر اُسے حیض شروع ہو گیا آپ نے اُن سے فرمایا: وہ چلی گئیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ نہیں ہو سکتا کہ ہم آپ کا قول لیں اور حضرت زید بن ثابت کا قول چھوڑ دیں۔ فرمایا کہ مدینہ منورہ جا کر پوچھنا پس وہ مدینہ منورہ گئے اور پوچھا۔ جن سے پوچھا اُن میں حضرت اُمِ سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی تھیں۔ انہوں نے حیدث صفیہ بیان کی۔ مروی کیا اسے خالد اور قتادہ نے عکرمہ سے۔

1760 - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: رُخِّصَ لِلْحَائِضِ أَنْ تَنْفِرَ إِذَا أَفَاضَتْ،

طاؤس سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا حائضہ کو چلے جانے کی اجازت دی ہے جب کہ وہ طوافِ زیارت کر چکی ہو۔

-1757 راجع الحديث:294

-1760 راجع الحديث:329

1761 ۔ قَالَ: وَسَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: إِنَّهَا لَا تَنْفِرُ، ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: بَعْدُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لَهُنَّ

1762 ۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَرَى إِلَّا الْحَجَّ، فَقَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَطَافَ بِالْبَيْتِ، وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَحِلَّ، وَكَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ، فَطَافَ مَنْ كَانَ مَعَهُ مِنْ نِسَائِهِ وَأَصْحَابِهِ، وَحَلَّ مِنْهُمْ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ الْهَدْيُ، فَحَاضَتْ هِيَ، فَنَسَكْنَا مَنَاسِكَنَا مِنْ حَجِّنَا، فَلَمَّا كَانَ لَيْلَةَ الْحَصْبَةِ، لَيْلَةَ النَّفْرِ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كُلُّ أَصْحَابِكَ يَرْجِعُ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ غَيْرِي، قَالَ: مَا كُنْتِ تَطُوفِينَ بِالْبَيْتِ لَيَالِيَ قَدِمْنَا قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَاخْرُجِي مَعَ أَخِيكِ إِلَى التَّنْعِيمِ، فَأَهِلِّي بِعُمْرَةٍ، وَمَوْعِدُكِ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا . فَخَرَجْتُ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِلَى التَّنْعِيمِ، فَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ، وَحَاضَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَقْرَى حَلْقَى، إِنَّكِ لَحَابِسَتُنَا، أَمَا كُنْتِ طُفْتِ يَوْمَ النَّحْرِ؟ قَالَتْ: بَلَى، قَالَ: فَلَا بَأْسَ انْفِرِي فَلَقِيتُهُ مُصْعِدًا عَلَى أَهْلِ مَكَّةَ، وَأَنَا مُنْهَبِطَةٌ، أَوْ أَنَا مُصْعِدَةٌ وَهُوَ مُنْهَبِطٌ، وَقَالَ مُسَدَّدٌ: قُلْتُ: لَا، تَابَعَهُ جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ فِي قَوْلِهِ: لَا

میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سُنا کہ نہ جائے۔ پھر اس کے بعد فرماتے کہ نبی کریم ﷺ نے اُنہیں اجازت عطا فرمائی ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ حج کے قصد سے نکلے۔ جب نبی کریم ﷺ پہنچ گئے تو آپ نے بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کیا اور آپ نے احرام نہیں کھولا کیونکہ آپ کے پاس قربانی کا جانور تھا۔ پس آپ کے ساتھ جو ازواجِ مطہرات اور صحابہ تھے سب نے طواف کیا اور جس کے پاس قربانی کا جانور نہیں تھا اُس نے احرام کھول دیا۔ پس انہیں حیض شروع ہوگیا: ہم نے اپنے حج کے تمام مناسک ادا کیے جب کوچ کرنے والی رات آئی تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے سوا آپ کے تمام ساتھی حج اور عمرہ کر کے واپس لوٹ رہے ہیں۔ فرمایا کہ جس دن ہم آئے تو تم نے بیت اللہ کا طواف کیا تھا؟ میں نے عرض کی کہ نہیں۔ فرمایا تو اپنے بھائی کے ساتھ تنعیم کی طرف جاؤ اور عمرہ کا احرام باندھ لینا۔ ہمارے ملنے کی جگہ فلاں ہے۔ پس میں حضرت عبدالرحمٰن کے ساتھ تنعیم گئی اور عمرہ کا احرام باندھ لیا۔ حضرت صفیہ بنت حیی کو بھی حیض شروع ہوگیا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بانجھ، سرمنڈی، تم تو ہمیں روک لوگی۔ کیا تم نے یوم النحر کو طواف کیا تھا؟ عرض کی: کیوں نہیں۔ فرمایا تو کوئی حرج نہیں، چلو۔ میں آپ سے اُس وقت ملی جب آپ مکہ مکرمہ کی بلندی چڑھ رہے تھے اور میں اُترنے والی تھی۔ یا میں چڑھی اور آپ اُترے۔

1761- راجع الحدیث:330

1762- راجع الحدیث:1561,294

مسدد کا بیان ہے کہ جریر نے منصور سے لفظ لَا کی متابعت نہیں کی۔

146- بَابُ مَنْ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ بِالأَبْطَحِ

جو روانگی کے دن عصر کی نماز ابطح میں پڑھے

1763- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ: أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ، عَقَلْتَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ؟ قَالَ: بِمِنًى. قُلْتُ: فَأَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ؟ قَالَ: بِالأَبْطَحِ افْعَلْ كَمَا يَفْعَلُ أُمَرَاؤُكَ

عبدالعزیز بن رفیع سے مروی ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی کہ اگر آپ کو نبی کریم ﷺ کے بارے میں یہ چیز یاد ہو تو بتائیے کہ آٹھویں ذوالحجہ کو حضور ﷺ نے ظہر کی نماز کہاں پڑھی فرمایا کہ منیٰ میں۔ میں نے عرض کی کہ روانگی کے دن عصر کہاں پڑھی؟ فرمایا کہ ابطح میں اور تم وہی کرو جیسے تمہارا امیر کرے۔

1764- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُتَعَالِ بْنُ طَالِبٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، أَنَّ قَتَادَةَ، حَدَّثَهُ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ، وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ، وَرَقَدَ رَقْدَةً بِالْمُحَصَّبِ، ثُمَّ رَكِبَ إِلَى الْبَيْتِ، فَطَافَ بِهِ

عبدالمتعال بن طالب، ابن وہب، عمرو بن حارث، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نمازِ ظہر وعصر، مغرب اور عشاء پڑھ لی تو کچھ دیر محصب میں استراحت فرمائی پھر بیت اللہ کی جانب سوار ہوئے اور اُس کا طواف کیا۔

147- بَابُ الْمُحَصَّبِ

محصب

1765- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: إِنَّمَا كَانَ مَنْزِلٌ يَنْزِلُهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَكُونَ أَسْمَحَ لِخُرُوجِهِ يَعْنِي بِالأَبْطَحِ

ہشام کے والدِ ماجد سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: وہ جگہ جس پر نبی کریم ﷺ ٹھہرتے تا کہ سہولت سے روانہ ہو سکیں، وہ مقام ابطح ہے۔

1766- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا

عطاء سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ

1763- انظر الحدیث: 1653، راجع الحدیث: 1653

1764- راجع الحدیث: 1756

1766- صحیح مسلم: 3159، سنن ترمذی: 922

سُفْيَانُ، قَالَ عَمْرٌو: عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَيْسَ التَّحْصِيبُ بِشَيْءٍ، إِنَّمَا هُوَ مَنْزِلٌ نَزَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تعالیٰ عنہما نے فرمایا تحصیب کچھ نہیں بلکہ وہ صرف ایک منزل ہے جہاں رسول اللہ ﷺ نزول فرمایا کرتے تھے۔

148 - بَابُ النُّزُولِ بِذِي طُوًى، قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ مَكَّةَ، وَالنُّزُولِ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي بِذِي الْحُلَيْفَةِ، إِذَا رَجَعَ مِنْ مَكَّةَ

مکّہ مکرمہ میں داخل ہونے سے قبل ذی طویٰ میں اُترنا اور مکّہ معظمہ سے واپس لوٹتے وقت بطحا میں اُترنا جو ذوالحلیفہ میں ہے

1767 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: كَانَ يَبِيتُ بِذِي طُوًى، بَيْنَ الثَّنِيَّتَيْنِ، ثُمَّ يَدْخُلُ مِنَ الثَّنِيَّةِ الَّتِي بِأَعْلَى مَكَّةَ، وَكَانَ إِذَا قَدِمَ مَكَّةَ، حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا، لَمْ يُنِخْ نَاقَتَهُ إِلَّا عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ، ثُمَّ يَدْخُلُ، فَيَأْتِي الرُّكْنَ الْأَسْوَدَ فَيَبْدَأُ بِهِ، ثُمَّ يَطُوفُ سَبْعًا: ثَلَاثًا سَعْيًا وَأَرْبَعًا مَشْيًا، ثُمَّ يَنْصَرِفُ، فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يَنْطَلِقُ قَبْلَ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى مَنْزِلِهِ، فَيَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَكَانَ إِذَا صَدَرَ عَنِ الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ أَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي بِذِي الْحُلَيْفَةِ، الَّتِي كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنِيخُ بِهَا

نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں پہاڑیوں کے درمیان ذی طویٰ میں شب بسر کرتے۔ پھر جب حج یا عمرہ کرنے مکّہ مکرمہ جاتے تو ثنیۃ کی جانب سے مکّہ معظمہ کے اوپری حصّے میں داخل ہوتے اور اپنی اُونٹنی کو نہ بٹھاتے مگر مسجد کے دروازے کے قریب۔ پھر داخل ہوتے تو حجرِ اسود سے آغاز کرتے۔ پھر سات طواف کرتے، تین دوڑ کر اور چار چل کر۔ پھر لوٹتے تو دو رکعتیں پڑھتے۔ پھر اپنی قیام گاہ پر جانے سے پہلے صفا و مروہ کے درمیان طواف کرتے اور جب اپنے حج یا عمرہ سے واپس لوٹتے تو اپنی اُونٹنی کو بطحاء میں بٹھاتے جو ذوالحلیفہ میں ہے، جہاں نبی کریم ﷺ اپنی اُونٹنی کو بٹھایا کرتے تھے۔

1768 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، قَالَ: سُئِلَ عُبَيْدُ اللَّهِ عَنِ الْمُحَصَّبِ، فَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: نَزَلَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعُمَرُ، وَابْنُ عُمَرَ - وَعَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، كَانَ يُصَلِّي بِهَا - يَعْنِي الْمُحَصَّبَ - الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ

عبداللہ بن عبدالوہاب، خالد بن حارث سے مروی ہے کہ عبید اللہ سے محصّب کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے نافع کے حوالے سے فرمایا کہ یہاں رسول اللہ ﷺ نزول فرمایا کرتے اور حضرت عمر اور حضرت ابنِ عمر بھی۔ نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عمر یہاں یعنی محصّب میں نمازِ ظہر و عصر پڑھتے۔ میرے خیال میں نماز

1767- راجع الحدیث: 491' صحیح مسلم: 3271

أَحْسِبُهُ قَالَ: وَالمَغْرِبَ . قَالَ خَالِدٌ لاَ أَشُكُّ فِي العِشَاءِ وَيَهْجَعُ هَجْعَةً، وَيَذْكُرُ ذَلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مغرب کے بارے میں بھی فرمایا۔ خالد نے کہا کہ مجھے نمازِ عشاء کے بارے میں کوئی شبہ نہیں ہے اور اسے نبی کریم ﷺ سے مرفوعاً مروی کرتے۔

149- بَابُ مَنْ نَزَلَ بِذِي طُوًى إِذَا رَجَعَ مِنْ مَكَّةَ

مکہ سے لوٹتے وقت وادی طویٰ میں اترنے کا بیان

1769- وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَقْبَلَ بَاتَ بِذِي طُوًى حَتَّى إِذَا أَصْبَحَ دَخَلَ، وَإِذَا نَفَرَ مَرَّ بِذِي طُوًى، وَبَاتَ بِهَا حَتَّى يُصْبِحَ وَكَانَ يَذْكُرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ

محمد بن عیسیٰ، حماد، ایوب، نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عمر جب پہنچنے والے ہوتے تو ذی طویٰ میں شب بسر کرتے اور جب صبح ہوتی تو داخل ہوتے اور واپسی پر جب ذی طویٰ سے گزرتے تو شب بسر کرتے اور صبح تک وہیں رہتے اور وہ بیان کرتے کہ نبی کریم ﷺ ایسے ہی کیا کرتے تھے۔

150- بَابُ التِّجَارَةِ أَيَّامَ المَوْسِمِ، وَالبَيْعِ فِي أَسْوَاقِ الجَاهِلِيَّةِ

ایامِ حج کے دنوں میں تجارت اور جاہلیت کے بازاروں میں خرید و فروخت کرنا

1770- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الهَيْثَمِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: قَالَ: ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: "كَانَ ذُو المَجَازِ، وَعُكَاظٌ مَتْجَرَ النَّاسِ فِي الجَاهِلِيَّةِ، فَلَمَّا جَاءَ الإِسْلاَمُ كَأَنَّهُمْ كَرِهُوا ذَلِكَ، حَتَّى نَزَلَتْ: (لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ) (البقرة: 198) فِي مَوَاسِمِ الحَجِّ"

عمرو بن دینار سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: زمانۂ جاہلیت میں ذوالمجاز اور عکاظ لوگوں کے تجارتی بازار تھے۔ جب اسلام کا دور تو لوگوں نے اُن میں جانا پسند نہ کیا۔ حتیٰ کہ حکم نازل ہوگیا کہ تم پر کوئی گناہ نہیں ہے کہ ایامِ حج میں اپنے رب کا فضل تلاش کرو۔

151- بَابُ الإِدِّلاَجِ مِنَ المُحَصَّبِ

مُحصّب سے رات کے آخری حصّے میں روانہ ہونا

1771- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي،

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی

1769- راجع الحدیث:1553

1770- انظر الحدیث:4519,2098,2050

1771- صحیح مسلم:3216' سنن ابن ماجہ:7073

حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: حَاضَتْ صَفِيَّةُ لَيْلَةَ النَّفْرِ فَقَالَتْ: مَا أُرَانِي إِلَّا حَابِسَتَكُمْ، قَالَ: النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقْرَى حَلْقَى، أَطَافَتْ يَوْمَ النَّحْرِ؟ قِيلَ: نَعَمْ، قَالَ: فَانْفِرِي

ہے کہ کوچ کی رات میں حضرت صفیہ کو حیض شروع ہو گیا۔ عرض کی کہ میرے خیال میں آپ حضرات کو میں روک لوں گی، فرمایا کہ بانجھ، سر منڈی، کیا تم نے یوم النحر کو طواف کیا تھا؟ عرض کی: ہاں۔ فرمایا تو پھر چلو۔

1772 - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَزَادَنِي مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا مُحَاضِرٌ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْكُرُ إِلَّا الْحَجَّ، فَلَمَّا قَدِمْنَا، أَمَرَنَا أَنْ نَحِلَّ، فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ النَّفْرِ، حَاضَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَلْقَى عَقْرَى مَا أُرَاهَا إِلَّا حَابِسَتَكُمْ، ثُمَّ قَالَ: كُنْتِ طُفْتِ يَوْمَ النَّحْرِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: فَانْفِرِي، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَمْ أَكُنْ حَلَلْتُ، قَالَ: فَاعْتَمِرِي مِنَ التَّنْعِيمِ فَخَرَجَ مَعَهَا أَخُوهَا، فَلَقِينَاهُ مُدَّلِجًا فَقَالَ: مَوْعِدُكِ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا

امام ابو عبداللہ بخاری نے دوسری اسناد کے ساتھ ہی حدیث بیان کی کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے اور حج ہی کی نیت کرتے تھے۔ جب ہم پہنچ گئے تو آپ نے احرام کھول دینے کا حکم فرمایا۔ جب کوچ کی رات آئی تو حضرت صفیہ بنت حُیَی کو حیض شروع ہو گیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سر منڈی، بانجھ! میرے خیال میں تم ہمیں روکو گی۔ کیا تم نے یوم النحر کو طواف کیا تھا؟ عرض کی ہاں۔ فرمایا تو چلو۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں نے احرام نہیں کھولا۔ فرمایا کہ تنعیم سے عمرہ کر لو۔ پس اُن کے ساتھ اُن کے بھائی جان گئے۔ ہم آپ کو رات کے آخری حصے میں ملے۔ فرمایا کہ تمہارے ملنے کی فلاں جگہ ہے۔

☆☆☆☆☆

1772- راجع الحدیث:294

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

26-أَبْوَابُ الْعُمْرَةِ

عمرہ کا بیان

1-بَابُ وُجُوبِ الْعُمْرَةِ وَفَضْلِهَا

عمرہ کا وجوب اور فضیلت

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: "لَيْسَ أَحَدٌ إِلَّا وَعَلَيْهِ حَجَّةٌ، وَعُمْرَةٌ" وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: "إِنَّهَا لَقَرِينَتُهَا فِي كِتَابِ اللَّهِ (وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ) (البقرة:196)

حضرت ابنِ عمر نے فرمایا کہ کوئی ایک ایسا نہیں جس پر حج وعمرہ نہ ہو۔ حضرت ابنِ عباس نے فرمایا کہ وہ اللہ کی کتاب میں اِس کا ساتھی ہے کہ حج اور عمرہ اللہ کے لیے پورا کرو۔

1773 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ سُمَيٍّ، مَوْلَى أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "العُمْرَةُ إِلَى العُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا، وَالحَجُّ المَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الجَنَّةُ"

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، سمی مولیٰ ابوبکر بن عبدالرحمٰن، ابو صالح، سمان، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک عمرہ سے دوسرا عمرہ اپنے درمیانی گناہوں کا کفارہ ہیں اور حج مبرور کا اجر جنت کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔

2-بَابُ مَنِ اعْتَمَرَ قَبْلَ الحَجِّ

جس نے حج سے پہلے عمرہ کیا

1774 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَنَّ عِكْرِمَةَ بْنَ خَالِدٍ، سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ العُمْرَةِ قَبْلَ الحَجِّ؟ فَقَالَ: لَا بَأْسَ، قَالَ عِكْرِمَةُ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ: "اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يَحُجَّ"، وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ، سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ مِثْلَهُ.

ابنِ جریج سے مروی ہے کہ عکرمہ بن خالد نے حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حج سے پہلے عمرہ کرنے کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: کوئی حرج نہیں۔ عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابنِ عمر نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے حج کرنے سے پہلے عمرہ کیا۔ ابراہیم بن سعد، ابن اسحاق عکرمہ بن خالد سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابنِ عمر سے اُسی طرح پوچھا۔

1774م - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ:

عمرو بن علی، ابوعاصم، ابن جریج، عکرمہ بن خالد سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ

1773- صحیح مسلم: 3276، سنن نسائی: 2628، سنن ابن ماجہ: 2888

1774- سنن ابو داؤد: 1986

سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مِثْلَهُ

عنہما سے اُسی طرح پوچھا۔

3-بَابٌ: كَمُ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟

نبی کریم ﷺ نے کتنے عمرے کیے؟

1775 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ المَسْجِدَ، فَإِذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، جَالِسٌ إِلَى حُجْرَةِ عَائِشَةَ، وَإِذَا نَاسٌ يُصَلُّونَ فِي المَسْجِدِ صَلاَةَ الضُّحَى، قَالَ: فَسَأَلْنَاهُ عَنْ صَلاَتِهِمْ، فَقَالَ: بِدْعَةٌ " ثُمَّ قَالَ لَهُ: " كَمُ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: أَرْبَعًا، إِحْدَاهُنَّ فِي رَجَبٍ، فَكَرِهْنَا أَنْ نَرُدَّ عَلَيْهِ"

مجاہد سے مروی ہے کہ میں اور عروہ بن زبیر مسجد میں داخل ہوئے تو وہاں حضرت عبداللہ بن عمر، حجرۂ عائشہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور لوگ مسجد میں نماز چاشت پڑھ رہے تھے۔ ہم نے اُن کی نماز کے بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ بدعت ہے۔ پھر اُن سے گزارش کی کہ رسول اللہ ﷺ نے کتنے عمرے کیے؟ فرمایا کہ چار۔ اُن میں سے ایک رجب میں۔ ہم نے ان کی بات رد کرنے کو پسند نہ کیا۔

1776 - قَالَ: وَسَمِعْنَا اسْتِنَانَ عَائِشَةَ أُمِّ المُؤْمِنِينَ فِي الحُجْرَةِ، فَقَالَ عُرْوَةُ: يَا أُمَّاهُ يَا أُمَّ المُؤْمِنِينَ أَلاَ تَسْمَعِينَ مَا يَقُولُ: أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ؟ قَالَتْ: مَا يَقُولُ؟: قَالَ: يَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرَاتٍ، إِحْدَاهُنَّ فِي رَجَبٍ، قَالَتْ: يَرْحَمُ اللَّهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، مَا اعْتَمَرَ عُمْرَةً، إِلَّا وَهُوَ شَاهِدُهُ، وَمَا اعْتَمَرَ فِي رَجَبٍ قَطُّ

ہم نے حجرے میں اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مسواک کرنے کی آواز سُنی تو عروہ نے عرض کی: اماں جان اے اُمّ المومنین! کیا آپ سُن رہی ہیں جو حضرت ابو عبدالرحمٰن کہہ رہے ہیں؟ فرمایا کہ کیا کہہ رہے ہیں؟ عرض کی، وہ کہہ رہے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چار عمرے کیے، جن میں سے ایک رجب میں کیا۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ابو عبدالرحمٰن پر رحم فرمائے، آپ نے کوئی ایسا عمرہ نہیں کیا جس میں یہ موجود نہ ہوں لیکن آپ نے رجب میں ہرگز کوئی عمرہ نہیں کیا۔

1777 - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَجَبٍ

ابو عاصم، ابن جریج، عطاء، عروہ بن زُبیر سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا۔ فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے کوئی عمرہ رجب میں نہیں کیا۔

1775- انظر الحدیث: 4253، صحیح مسلم: 3027، سنن ابو داؤد: 1992، سنن ترمذی: 937

1776- انظر الحدیث: 4254,1777، صحیح مسلم: 3026، سنن ترمذی: 936، سنن ابن ماجہ: 2998

1777- راجع الحدیث: 1776

1778 - حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ حَسَّانَ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، سَأَلْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، كَمْ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: "أَرْبَعٌ: عُمْرَةُ الحُدَيْبِيَةِ فِي ذِي القَعْدَةِ حَيْثُ صَدَّهُ المُشْرِكُونَ، وَعُمْرَةٌ مِنَ العَامِ المُقْبِلِ فِي ذِي القَعْدَةِ حَيْثُ صَالَحَهُمْ، وَعُمْرَةُ الجِعِرَّانَةِ إِذْ قَسَمَ غَنِيمَةَ - أُرَاهُ - حُنَيْنٍ" قُلْتُ: كَمْ حَجَّ؟ قَالَ: وَاحِدَةً

قتادہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کیے؟ فرمایا کہ چار۔ ایک عمرہ حدیبیہ والا ذی قعدہ میں جب کہ مشرکوں نے آپ کو روکا۔ دوسرا عمرہ اگلے سال ذی قعدہ میں جب کہ اُن سے صلح ہوئی۔ تیسرا عمرہ جعرانہ جس میں غالباً حنین کا مالِ غنیمت تقسیم کیا گیا۔ میں نے عرض کی کہ کتنے حج کیے؟ فرمایا کہ ایک۔

1779 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ المَلِكِ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ: اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ رَدُّوهُ، وَمِنَ القَابِلِ عُمْرَةَ الحُدَيْبِيَةِ، وَعُمْرَةً فِي ذِي القَعْدَةِ، وَعُمْرَةً مَعَ حَجَّتِهِ،

قتادہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا۔ فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کیا جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو واپس لوٹایا گیا اور اگلے سال حدیبیہ کا عمرہ۔ ایک عمرہ ذی قعدہ میں اور عمرہ اپنے حج کے ساتھ۔

1780 - حَدَّثَنَا هُدْبَةُ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، وَقَالَ: اعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرٍ فِي ذِي القَعْدَةِ، إِلَّا الَّتِي اعْتَمَرَ مَعَ حَجَّتِهِ عُمْرَتَهُ مِنَ الحُدَيْبِيَةِ، وَمِنَ العَامِ المُقْبِلِ وَمِنَ الجِعْرَانَةِ، حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ، وَعُمْرَةً مَعَ حَجَّتِهِ

ہمام سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کیے۔ تمام ذی قعدہ میں سوائے اُس ایک کے جو اپنے حج کے ساتھ کیا۔ ایک عمرہ حدیبیہ والا، ایک اگلے سال، تیسرا جعرانہ سے جب کہ حُنین کا مالِ غنیمت تقسیم کیا اور چوتھا عمرہ اپنے حج کے ساتھ۔

1781 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَأَلْتُ مَسْرُوقًا، وَعَطَاءً، وَمُجَاهِدًا، فَقَالُوا: اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي القَعْدَةِ قَبْلَ أَنْ يَحُجَّ

احمد بن عثمان، شریح بن مسلمہ، ابراہیم بن یوسف، اِن کے والدِ ماجد ابواسحاق سے مروی ہے کہ میں نے مسروق، عطاء اور مجاہد سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کرنے سے قبل ذی قعدہ میں عمرے کیے۔

1778- صحیح مسلم:3024,3023

1779- راجع الحدیث:1778

1780- راجع الحدیث:1779

1781- انظر الحدیث:4251,3183,2700,2699,2698,1844

وَقَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: اعْتَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ قَبْلَ أَنْ يَحُجَّ مَرَّتَيْنِ

4- بَابُ عُمْرَةٍ فِي رَمَضَانَ

1782- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، يُخْبِرُنَا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِامْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ - سَمَّاهَا ابْنُ عَبَّاسٍ فَنَسِيتُ اسْمَهَا -: مَا مَنَعَكِ أَنْ تَحُجِّينَ مَعَنَا؟ ، قَالَتْ: كَانَ لَنَا نَاضِحٌ، فَرَكِبَهُ أَبُو فُلَانٍ وَابْنُهُ لِزَوْجِهَا وَابْنِهَا، وَتَرَكَ نَاضِحًا نَنْضَحُ عَلَيْهِ، قَالَ: فَإِذَا كَانَ رَمَضَانُ اعْتَمِرِي فِيهِ، فَإِنَّ عُمْرَةً فِي رَمَضَانَ حَجَّةٌ أَوْ نَحْوًا مِمَّا قَالَ

5- بَابُ الْعُمْرَةِ لَيْلَةَ الْحَصْبَةِ وَغَيْرِهَا

1783- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ، أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَافِينَ لِهِلَالِ ذِي الْحَجَّةِ، فَقَالَ لَنَا: مَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُهِلَّ بِالْحَجِّ فَلْيُهِلَّ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُهِلَّ بِعُمْرَةٍ، فَلْيُهِلَّ بِعُمْرَةٍ، فَلَوْلَا أَنِّي أَهْدَيْتُ لَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ. قَالَتْ: فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ، وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ، وَكُنْتُ مِمَّنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ، فَأَظَلَّنِي يَوْمُ عَرَفَةَ وَأَنَا حَائِضٌ، فَشَكَوْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: ارْفُضِي عُمْرَتَكِ، وَانْقُضِي رَأْسَكِ، وَامْتَشِطِي، وَأَهِلِّي بِالْحَجِّ . فَلَمَّا كَانَ لَيْلَةُ

میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا۔ رسول اللہ ﷺ نے حج کرنے سے پہلے دو دفعہ ذی قعدہ میں عمرے کیے۔

رمضان میں عمرہ

عطاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کی ایک عورت سے فرمایا جس کا حضرت ابن عباس نے نام لیا تھا لیکن میں اُس کا نام بھول گیا کہ تمہیں ہمارے ساتھ حج کرنے سے کیا چیز رکاوٹ بنی؟ عرض کی کہ ہمارے پاس ایک پانی ڈھونے والا اونٹ تھا جس پر فلاں کا باپ سوار ہو کر گیا تھا یعنی اُس کا خاوند اور بیٹا اور پیچھے پانی ڈھونے والا ایک ہی اُونٹ چھوڑا تھا۔ فرمایا کہ جب رمضان آئے تو عمرہ کر لینا کیونکہ اس میں عمرہ کرنا حج جیسا ہے۔

محصب کی شب وغیرہ میں عمرہ کرنا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے جب کہ ذوالحجہ کا چاند نظر آنے والا تھا آپ نے ہم سے فرمایا کہ تم میں سے جو حج کا احرام باندھنا چاہے تو باندھ لے اور جو عمرہ کا احرام باندھنا چاہے تو عمرہ کا احرام باندھ لے اور اگر میں قربانی کا جانور نہ لاتا تو عمرہ کا احرام باندھتا۔ حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ ہم میں سے کچھ نے حج کا احرام باندھا اور کچھ نے عمرہ کا احرام باندھا اور میں اُن میں تھی جنہوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا۔ جب عرفہ کا دن آیا تو مجھے حیض شروع ہو گیا۔ میں نے نبی کریم ﷺ سے شکایت کی تو فرمایا: اپنا عمرہ چھوڑ دو۔ سر کھول کر کنگھی کرو

1782- انظر الحدیث:1863 'صحیح مسلم:3028 'سنن نسائی:2109

1783- راجع الحدیث:294

الْحَصْبَةِ أَرْسَلَ مَعِي عَبْدَ الرَّحْمٰنِ إِلَى التَّنْعِيمِ، فَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ مَكَانَ عُمْرَتِي

اور حج کا احرام باندھ لو۔ جب محصب والی شب آئی تو میرے ساتھ حضرت عبدالرحمٰن کو تنعیم کی طرف روانہ کیا۔ تو میں نے اپنے عمرے کی جگہ عمرہ کا احرام باندھا۔

6-بَابُ عُمْرَةِ التَّنْعِيمِ

تنعیم سے عمرہ

1784 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، سَمِعَ عَمْرَو بْنَ أَوْسٍ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَخْبَرَهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يُرْدِفَ عَائِشَةَ، وَيُعْمِرَهَا مِنَ التَّنْعِيمِ، " قَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً: سَمِعْتُ عَمْرًا كَمْ سَمِعْتُهُ مِنْ عَمْرٍو"

عمرو بن اوس نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ عائشہ کو پیچھے بٹھا کر تنعیم سے عمرہ کروالاؤ۔ سفیان کا بیان ہے کہ ایک بار میں نے عمرو سے سنا۔ اور کتنی ہی بار عمرو سے سنا۔

1785 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ، عَنْ حَبِيبٍ الْمُعَلِّمِ، عَنْ عَطَاءٍ، حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلَّ وَأَصْحَابُهُ بِالْحَجِّ، وَلَيْسَ مَعَ أَحَدٍ مِنْهُمْ هَدْيٌ غَيْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَطَلْحَةَ، وَكَانَ عَلِيٌّ قَدِمَ مِنَ الْيَمَنِ وَمَعَهُ الْهَدْيُ، فَقَالَ: أَهْلَلْتُ بِمَا أَهَلَّ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ لِأَصْحَابِهِ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً، يَطُوفُوا بِالْبَيْتِ، ثُمَّ يُقَصِّرُوا وَيَحِلُّوا إِلَّا مَنْ مَعَهُ الْهَدْيُ، فَقَالُوا: نَنْطَلِقُ إِلَى مِنًى وَذَكَرُ أَحَدِنَا يَقْطُرُ، فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا أَهْدَيْتُ، وَلَوْلَا أَنَّ مَعِي الْهَدْيَ لَأَحْلَلْتُ، وَأَنَّ عَائِشَةَ حَاضَتْ، فَنَسَكَتِ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ أَنَّهَا لَمْ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم اور صحابہ نے حج کا احرام باندھا اور اُن میں سے کسی کے پاس بھی قربانی کا جانور نہیں تھا سوائے نبی کریم ﷺ اور حضرت ابوطلحہ کے اور حضرت علی یمن سے آئے تو اُن کے پاس قربانی کا جانور تھا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے اُسی چیز کا احرام باندھا ہے جس کا احرام رسول اللہ ﷺ نے باندھا ہے اور نبی کریم ﷺ نے اپنے اصحاب کو اجازت دی کہ اِسے عمرہ بنالیں۔ بیت اللہ کا طواف کر کے بال ترشوائیں اور احرام کھول دیں سوائے اُس کے جس کے پاس ہدی ہے۔ بعض نے کہا کہ ہم منیٰ جائیں گے اور ہم میں سے کسی کی شرمگاہ ٹپکتی ہوگی۔ نبی کریم ﷺ کو یہ بات پہنچی تو فرمایا: اگر مجھے پہلے معلوم ہوتا جو بات اب سامنے آئی تو میں ہدی نہ لاتا اور اگر میرے پاس قربانی کا جانور نہ ہوتا تو میں احرام کھول دیتا۔ حضرت عائشہ کو حیض شروع

1784- انظر الحدیث: 2985' صحیح مسلم: 2928' سنن ترمذی: 934' سنن ابن ماجہ: 999

1785- راجع الحدیث: 1651,1557

تَطُفْ بِالْبَيْتِ، قَالَ: فَلَمَّا طَهُرَتْ وَطَافَتْ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَتَنْطَلِقُونَ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ وَأَنْطَلِقُ بِالْحَجِّ؟ فَأَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ أَنْ يَخْرُجَ مَعَهَا إِلَى التَّنْعِيمِ، فَاعْتَمَرَتْ بَعْدَ الْحَجِّ فِي ذِي الْحَجَّةِ. وَأَنَّ سُرَاقَةَ بْنَ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ لَقِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْعَقَبَةِ، وَهُوَ يَرْمِيهَا، فَقَالَ: أَلَكُمْ هٰذِهِ خَاصَّةً يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: لَا، بَلْ لِلْأَبَدِ

ہو گیا۔ انہوں نے تمام مناسک ادا کیے تھے لیکن بیت اللہ کا طواف نہیں کیا تھا۔ جب پاک ہوئیں تو طواف کر لیا۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ! لوگ عمرہ اور حج کر کے واپس لوٹیں گے اور میں صرف حج کر کے۔ آپ نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر کو حکم دیا کہ اِن کے ساتھ تنعیم تک جاؤ۔ تو انہوں نے ذوالحجہ میں حج کے بعد عمرہ کیا۔ حضرت سراقہ بن مالک بن جعشم کی نبی کریم ﷺ سے عقبہ میں ملاقات ہوئی جب کہ وہ رمی کر رہے تھے۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا یہ خاص آپ کے لیے ہے؟ فرمایا: نہیں بلکہ ہمیشہ کے لیے۔

7- بَابُ الِاعْتِمَارِ بَعْدَ الْحَجِّ بِغَيْرِ هَدْيٍ

حج کے بعد ہدی کے بغیر عمرہ کرنا

1786- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، قَالَ: أَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَافِينَ لِهِلَالِ ذِي الْحَجَّةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُهِلَّ بِحَجَّةٍ فَلْيُهِلَّ، وَلَوْلَا أَنِّي أَهْدَيْتُ لَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ، فَمِنْهُمْ مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ، وَمِنْهُمْ مَنْ أَهَلَّ بِحَجَّةٍ، وَكُنْتُ مِمَّنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ، فَحِضْتُ قَبْلَ أَنْ أَدْخُلَ مَكَّةَ، فَأَدْرَكَنِي يَوْمُ عَرَفَةَ وَأَنَا حَائِضٌ، فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: دَعِي عُمْرَتَكِ، وَانْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي، وَأَهِلِّي بِالْحَجِّ، فَفَعَلْتُ، فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ، أَرْسَلَ مَعِي عَبْدَ الرَّحْمٰنِ إِلَى التَّنْعِيمِ، فَأَرْدَفَهَا، فَأَهَلَّتْ بِعُمْرَةٍ مَكَانَ عُمْرَتِهَا، فَقَضَى اللّٰهُ حَجَّهَا وَعُمْرَتَهَا،

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے جب کہ ذوالحجہ کا چاند نظر آنے والا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو عمرہ کا احرام باندھنا چاہے تو باندھ لے اور جو حج کا احرام باندھنا چاہے تو باندھ لے اور اگر میں قربانی کا جانور نہ لاتا تو عمرہ کا احرام باندھتا۔ ہم میں سے کچھ نے عمرہ کا اور کچھ نے حج کا احرام باندھا۔ میں عمرہ کا احرام باندھنے والوں میں تھی۔ مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے پہلے مجھے حیض شروع ہو گیا اور عرفہ کے دن میں حائضہ تھی۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی تو فرمایا: اپنا عمرہ چھوڑ دو۔ سر کھول کر کنگھی کرو اور حج کا احرام باندھ لو۔ میں نے اسی طرح کیا۔ جب حصبہ کی شب آئی تو آپ نے حضرت عبدالرحمٰن کو میرے ساتھ تنعیم بھیجا۔ یہ اُن کے پیچھے بیٹھیں اور عمرہ کا اپنے عمرے کی جگہ احرام باندھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا حج اور عمرہ پورا کروا دیا اور اس

1786- راجع الحدیث: 294

وَلَمْ يَكُنْ فِي شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ هَدْيٌ، وَلاَ صَدَقَةٌ، وَلاَ صَوْمٌ

سے ہدی، صدقہ اور روزے وغیرہ کوئی چیز لازم نہ آئی۔

8-بَابُ أَجْرِ الْعُمْرَةِ عَلَى قَدْرِ النَّصَبِ

عمرہ کا ثواب مشقت کے لحاظ سے ہے

1787- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَعَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ، قَالاَ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، يَصْدُرُ النَّاسُ بِنُسُكَيْنِ، وَأَصْدُرُ بِنُسُكٍ؟ فَقِيلَ لَهَا: انْتَظِرِي، فَإِذَا طَهُرْتِ، فَاخْرُجِي إِلَى التَّنْعِيمِ، فَأَهِلِّي ثُمَّ ائْتِينَا بِمَكَانِ كَذَا، وَلَكِنَّهَا عَلَى قَدْرِ نَفَقَتِكِ أَوْ نَصَبِكِ

مسدد، یزید بن زریع، ابن عون، قاسم بن محمد۔ ابن عوان، ابراہیم اسود سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! لوگ دونوں عبادتیں کر کے واپس لوٹ رہے ہیں اور میں ایک عبادت کر کے واپس ہو رہی ہوں۔ اُن سے فرمایا گیا کہ انتظار کرو۔ جب تم پاک ہو جاؤ تو تنعیم کی طرف جانا اور احرام باندھ لینا۔ پھر فلاں جگہ آجانا لیکن تمہیں تمہارے خرچ اور مشقت کے لحاظ سے اجر ملے گا۔

9-بَابُ الْمُعْتَمِرِ إِذَا طَافَ طَوَافَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ خَرَجَ، هَلْ يُجْزِئُهُ مِنْ طَوَافِ الْوَدَاعِ

معتمر جب عمرہ کا طواف کر کے چلا جائے تو کیا وہ طوافِ وداع کی طرف سے کفایت کرے گا

1788- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهِلِّينَ بِالحَجِّ، فِي أَشْهُرِ الحَجِّ، وَحُرُمِ الحَجِّ، فَنَزَلْنَا سَرِفَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ: مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ، فَأَحَبَّ أَنْ يَجْعَلَهَا عُمْرَةً فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ، فَلاَ. وَكَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِهِ ذَوِي قُوَّةٍ الهَدْيُ، فَلَمْ تَكُنْ لَهُمْ عُمْرَةً، فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي،

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ہم حج کے مہینوں میں حج کا احرام باندھ کر چلے اور سرف کے مقام پر اُترے۔ نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ سے فرمایا کہ جس کے پاس ہدی نہ ہو اور وہ چاہے تو اِسے عمرہ بنالے اور جس کے پاس ہدی ہو وہ نہ کرے۔ نبی کریم ﷺ اور صاحبِ استطاعت صحابہ کے پاس قربانی کے جانور تھے۔ چنانچہ انہوں نے عمرہ نہ بنایا۔ نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میں رو رہی تھی۔ فرمایا کہ کیوں رو رہی ہو؟ عرض گزار ہوئی کہ، میں نے سنا ہے کہ آپ نے اپنے صحابہ سے کچھ فرمایا جس کے

1787- راجع الحدیث:294

1788- راجع الحدیث:1560,294

فَقَالَ مَا يُبْكِيكِ؟ قُلْتُ: سَمِعْتُكَ تَقُولُ لِأَصْحَابِكَ مَا قُلْتَ: فَمُنِعْتُ الْعُمْرَةَ. قَالَ: وَمَا شَأْنُكِ؟ . قُلْتُ: لاَ أُصَلِّي. قَالَ: فَلاَ يَضِيرُكِ أَنْتِ مِنْ بَنَاتِ آدَمَ، كُتِبَ عَلَيْكِ مَا كُتِبَ عَلَيْهِنَّ، فَكُونِي فِي حَجَّتِكِ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَرْزُقَكِهَا . قَالَتْ: فَكُنْتُ حَتَّى نَفَرْنَا مِنْ مِنًى، فَنَزَلْنَا الْمُحَصَّبَ، فَدَعَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ، فَقَالَ: اخْرُجْ بِأُخْتِكَ الْحَرَمَ، فَلْتُهِلَّ بِعُمْرَةٍ، ثُمَّ افْرُغَا مِنْ طَوَافِكُمَا، أَنْتَظِرُكُمَا هَا هُنَا . فَأَتَيْنَا فِي جَوْفِ اللَّيْلِ فَقَالَ: فَرَغْتُمَا . قُلْتُ: نَعَمْ. فَنَادَى بِالرَّحِيلِ فِي أَصْحَابِهِ، فَارْتَحَلَ النَّاسُ وَمَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ قَبْلَ صَلاَةِ الصُّبْحِ، ثُمَّ خَرَجَ مُوَجِّهًا إِلَى الْمَدِينَةِ

سبب میں عمرہ کرنے سے مجبور ہوں۔ فرمایا: کیا بات ہوئی؟ عرض کی کہ میں نماز نہیں پڑھتی۔ فرمایا کہ تمہارا کوئی گھاٹا نہیں کہ تم حضرت آدم کی بیٹیوں میں سے ہو، جو اُن کے لیے لکھا گیا وہی تمہارے لیے ہے۔ تم حج پر رہو۔ قریب ہے کہ اللہ وہ بھی نصیب کرے۔ میں اُسی طرح رہی حتیٰ کہ جب ہم منیٰ سے مُحصب میں اُترے تو حضرت عبدالرحمٰن کو بُلا کر فرمایا اپنی بہن کو حرم لے جاؤ اور عمرہ کا احرام باندھ لینا جب دونوں اپنے طوافوں سے فارغ ہوجاؤ تو میں فلاں فلاں جگہ تمہارا انتظار کروں گا۔ ہم آدھی رات کے وقت آئے۔ فرمایا: تم فارغ ہوگئے؟ عرض کی، ہاں۔ آپ نے اپنے صحابہ میں روانگی کا اعلان کروا دیا تو لوگ چل پڑے اور وہ بھی جنہوں نے صبح کی نماز سے پہلے بیت اللہ کا طواف کیا۔ پھر مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوگئے۔

10-بَابٌ: يَفْعَلُ فِي الْعُمْرَةِ مَا يَفْعَلُ فِي الْحَجِّ

عمرہ میں وہی کرے جو حج میں کرتے ہیں

1789 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا عَطَاءٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ - يَعْنِي - عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْجِعْرَانَةِ، وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ وَعَلَيْهِ أَثَرُ الْخَلُوقِ - أَوْ قَالَ: صُفْرَةٌ - فَقَالَ: كَيْفَ تَأْمُرُنِي أَنْ أَصْنَعَ فِي عُمْرَتِي؟ فَأَنْزَلَ اللهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسُتِرَ بِثَوْبٍ، وَوَدِدْتُ أَنِّي قَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ، فَقَالَ عُمَرُ: تَعَالَ أَيَسُرُّكَ أَنْ تَنْظُرَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ أَنْزَلَ اللهُ عَلَيْهِ الْوَحْيَ؟ قُلْتُ:

صفوان بن یعلیٰ بن اُمیہ نے اپنے والدِ ماجد سے مروی کی ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا جب کہ آپ جعرانہ کے مقام پر تھے۔ اُس نے جُبہ پہن رکھا تھا جس پر خوشبو یا زعفران کا نشان تھا۔ عرض گزار ہوئے کہ عمرہ میں آپ مجھے کیا کرنے کا حکم فرماتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی پر وحی نازل فرمائی۔ آپ کو کپڑا اوڑھا دیا گیا۔ میں نبی کریم ﷺ کو دیکھنا چاہتا تھا جب کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہو۔ حضرت عمر نے فرمایا کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو دیکھیں اور آپ پر وحی نازل ہو رہی

نَعَمْ، فَرَفَعَ طَرَفَ الثَّوْبِ، فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ لَهُ غَطِيطٌ، - وَأَحْسِبُهُ قَالَ: كَغَطِيطِ البَكْرِ - فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ قَالَ: أَيْنَ السَّائِلُ عَنِ العُمْرَةِ اخْلَعْ عَنْكَ الجُبَّةَ، وَاغْسِلْ أَثَرَ الخَلُوقِ عَنْكَ، وَأَنْقِ الصُّفْرَةَ، وَاصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِي حَجِّكَ

ہو؟ میں نے کہا: ہاں۔ انہوں نے کپڑے کا ایک حصہ اُٹھا دیا۔ میں نے دیکھا کہ آپ خراٹے لے رہے ہیں جب یہ کیفیت جاتی رہی تو فرمایا: عمرہ کے بارے پوچھنے والا کہاں ہے؟ وہ اپنا جبّہ اُتار دے۔ اِس سے خوشبو یا زعفران کا نشان دھو ڈالے اور اپنے عمرہ میں اسی طرح کرے جو اپنے حج میں کرتا ہے۔

1790 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا - زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنَا يَوْمَئِذٍ حَدِيثُ السِّنِّ -: أَرَأَيْتِ قَوْلَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى (إِنَّ الصَّفَا وَالمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ) (البقرة: 158) اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ البَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا، فَلاَ أُرَى عَلَى أَحَدٍ شَيْئًا أَنْ لاَ يَطَّوَّفَ بِهِمَا، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: " كَلَّا، لَوْ كَانَتْ كَمَا تَقُولُ: كَانَتْ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لاَ يَطَّوَّفَ بِهِمَا، إِنَّمَا أُنْزِلَتْ هَذِهِ الآيَةُ فِي الأَنْصَارِ كَانُوا يُهِلُّونَ لِمَنَاةَ، وَكَانَتْ مَنَاةُ حَذْوَ قُدَيْدٍ، وَكَانُوا يَتَحَرَّجُونَ أَنْ يَطُوفُوا بَيْنَ الصَّفَا وَالمَرْوَةِ، فَلَمَّا جَاءَ الإِسْلاَمُ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى ": (إِنَّ الصَّفَا وَالمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ البَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا) (البقرة: 158)، زَادَ سُفْيَانُ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ هِشَامٍ: مَا أَتَمَّ اللَّهُ حَجَّ امْرِئٍ، وَلاَ عُمْرَتَهُ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالمَرْوَةِ

ہشام بن عُروہ کے والد نے ماجد نبی کریم ﷺ کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بارگاہ میں نے عرض کی اور میں (عروہ) اُن دنوں کم عمر تھا، کہ ارشادِ ربانی: ''ترجمہ کنز الایمان: بیشک صفا اور مروہ اللہ کے نشانوں سے ہیں تو جو اس گھر کا حج یا عمرہ کرے اس پر کچھ گناہ نہیں کہ ان دونوں کے پھیرے کرے (پارہ ۲، البقرۃ:۱۵۸)'' لہٰذا اگر کوئی ان کا طواف نہ کرے تو اُس پر کوئی گناہ نہیں۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ بات اگر اس طرح ہوتی جیسے تم نے کہی تو الفاظ ہوتے فَلَا جُنَاحَ اَنْ لَّا یَطَّوَّفَ بِھِمَا یہ آیت انصار کے متعلق نازل ہوئی منات کے لیے احرام باندھتے اور منات قدید کے سامنے ہے اور وہ صفا و مروہ کے درمیان طواف کرنا بُرا جانتے تھے۔ جب دورِ اسلام آیا اور لوگوں نے اِس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی کہ ترجمہ کنز الایمان: بیشک صفا اور مروہ اللہ کے نشانوں سے ہیں تو جو اس گھر کا حج یا عمرہ کرے اس پر کچھ گناہ نہیں کہ ان دونوں کے پھیرے کرے (پارہ ۲، البقرۃ:۱۵۸)۔ سفیان اور ابومعاویہ نے ہشام سے مروی کی کہ اللہ تعالیٰ نے شخص کے حج اور عمرہ کو پورا شمار نہیں کیا جب کہ وہ صفا و مروہ کے درمیان طواف نہ کرے۔

-1790 راجع الحدیث:1643' سنن ابو داؤد:1901

11-بَابٌ: مَتَى يَحِلُّ الْمُعْتَمِرُ

عمرہ کرنے والا کب احرام کھولے

وَقَالَ عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً وَيَطُوفُوا ثُمَّ يُقَصِّرُوا وَيَحِلُّوا

عطاء نے حضرت جابر سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کو حکم دیا کہ اِسے عمرہ بنالیں۔ چنانچہ طواف کر کے بال ترشوائیں اور عمرہ کھول دیں۔

1791 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ جَرِيرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى، قَالَ: اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاعْتَمَرْنَا مَعَهُ فَلَمَّا دَخَلَ مَكَّةَ طَافَ وَطُفْنَا مَعَهُ، وَأَتَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ وَأَتَيْنَاهَا مَعَهُ وَكُنَّا نَسْتُرُهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ أَنْ يَرْمِيَهُ أَحَدٌ، فَقَالَ لَهُ صَاحِبٌ لِي: أَكَانَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ؟، قَالَ: لاَ

حضرت عبداللہ بن ابواوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عمرہ کیا اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ عمرہ کیا۔ جب مکّہ مکرمہ میں داخل ہوکر آپ نے طواف کیا تو ہم نے بھی آپ کے ساتھ طواف کیا۔ ہم آپ کو اہلِ مکہ سے چھپائے ہوئے تھے کہ کہیں کوئی تیر نہ مار دے۔ میرے ایک دوست نے اُن سے پوچھا: کیا حضور ﷺ کعبہ میں داخل ہوئے؟ فرمایا کہ نہیں۔

1792 - قَالَ: فَحَدِّثْنَا مَا قَالَ لِخَدِيجَةَ؟ قَالَ: بَشِّرُوا خَدِيجَةَ بِبَيْتٍ مِنَ الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ، لاَ صَخَبَ فِيهِ وَلاَ نَصَبَ

پھر آپ نے ہم سے وہ حدیث بیان کی جو حضرت خدیجہ سے فرمایا: خدیجہ کو جنت میں موتی کے گھر کی خوشخبری دو جس میں نہ شور وغل ہے اور نہ مشقت۔

1793 - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، قَالَ: سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَجُلٍ طَافَ بِالْبَيْتِ فِي عُمْرَةٍ، وَلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ أَيَأْتِي امْرَأَتَهُ؟ فَقَالَ: " قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا، وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ، وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا وَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ،

عمرو بن دینار سے مروی ہے کہ ہم نے حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اُس شخص کے بارے میں پوچھا جس نے عمرہ میں بیت اللہ کا طواف کیا لیکن صفا و مروہ کے درمیان طواف نہ کیا، کیا وہ اپنی بیوی کے پاس جائے؟ فرمایا کہ نبی کریم ﷺ پہنچے تو بیت اللہ کے سات طواف کیے، مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں اور صفا و مروہ کے درمیان سات پھیرے لگائے۔ اور تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کا عمل بہترین نمونہ

1791- راجع الحدیث:1600

1792- انظر الحدیث:3819,1600

1793- راجع الحدیث:395

ہے۔

1794- قَالَ: وَسَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ: لاَ يَقْرَبَنَّهَا حَتَّى يَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالمَرْوَةِ

ہم نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا تو فرمایا کہ اُس کے قریب نہ جائے جب تک صفا و مروہ کے درمیان طواف نہ کر لے

1795- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَطْحَاءِ وَهُوَ مُنِيخٌ فَقَالَ: أَحَجَجْتَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: بِمَا أَهْلَلْتَ قُلْتُ: لَبَّيْكَ بِإِهْلاَلٍ كَإِهْلاَلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: أَحْسَنْتَ، طُفْ بِالْبَيْتِ، وَبِالصَّفَا وَالمَرْوَةِ، ثُمَّ أَحِلَّ فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالمَرْوَةِ، ثُمَّ أَتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ قَيْسٍ فَفَلَتْ رَأْسِي، ثُمَّ أَهْلَلْتُ بِالحَجِّ، فَكُنْتُ أُفْتِي بِهِ، حَتَّى كَانَ فِي خِلاَفَةِ عُمَرَ فَقَالَ: إِنْ أَخَذْنَا بِكِتَابِ اللَّهِ فَإِنَّهُ يَأْمُرُنَا بِالتَّمَامِ، وَإِنْ أَخَذْنَا بِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى يَبْلُغَ الهَدْيُ مَحِلَّهُ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں بطحاء کے مقام پر نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا جہاں آپ قیام فرما تھے۔ فرمایا کہ کیا تم حج کرو گے؟ عرض کی، ہاں۔ فرمایا کہ کس چیز کا احرام باندھا ہے؟ میں نے عرض کی کہ اُسی چیز کا احرام باندھا ہے جس کا نبی کریم ﷺ نے احرام باندھا ہے۔ فرمایا کہ تم نے اچھا کیا۔ بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کر کے احرام کھول دو۔ پس میں نے بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کیا۔ پھر بنی قیس کی ایک عورت کے پاس آیا تو اُس نے میرے سر سے جوئیں نکالیں۔ پھر میں نے حج کا احرام باندھ لیا۔ میں اِسی کے مطابق فتویٰ دیتا رہا۔ حتیٰ کہ جب حضرت عمر کا زمانہ خلافت آیا تو انہوں نے فرمایا اگر ہم اللہ کی کتاب کو لیں تو وہ ہمیں پورا کرنے کا حکم دیتی ہے اور اگر ہم نبی کریم ﷺ کے ارشاد کو لیں تو اُس وقت تک احرام نہ کھولا جائے جب تک قربانی اپنے ٹھکانے پر نہ پہنچ جائے۔

1796- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنَا عَمْرٌو، عَنْ أَبِي الأَسْوَدِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ، مَوْلَى أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ، حَدَّثَهُ أَنَّهُ كَانَ يَسْمَعُ أَسْمَاءَ تَقُولُ: كُلَّمَا مَرَّتْ بِالحَجُونِ صَلَّى اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مُحَمَّدٍ لَقَدْ نَزَلْنَا مَعَهُ هَا هُنَا، وَنَحْنُ يَوْمَئِذٍ

عبداللہ مولیٰ اسماء بنت ابوبکر سے مروی ہے کہ وہ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہتے ہوئے سُنا کرتے جب کہ وہ حجون پہاڑ کے پاس سے گزرتیں اللہ تعالیٰ محمد مصطفیٰ پر درود نازل فرمائے، ہم اُن کے ساتھ یہاں اُترے اور اُن دنوں ہم ہلکے پھلکے اور کم تھے۔ ہماری

1794- راجع الحديث:396

1796- راجع الحديث:1615

خِفَافٌ قَلِيلٌ، ظَهْرُنَا قَلِيلَةٌ أَزْوَادُنَا، فَاعْتَمَرْتُ أَنَا وَأُخْتِي عَائِشَةُ، وَالزُّبَيْرُ، وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ، فَلَمَّا مَسَحْنَا الْبَيْتَ أَحْلَلْنَا ثُمَّ أَهْلَلْنَا مِنَ الْعَشِيِّ بِالْحَجِّ

سواریاں کم اور زادِ سفر مختصر کم تھا۔ میں میری بہن عائشہ، حضرت زُبیر اور فلاں فلاں نے عمرہ کیا۔ جب ہم بیت اللہ کو چھو چکے تو ہم نے احرام کھول دیا۔ پھر شام کے وقت ہم نے حج کا احرام باندھ لیا۔

12-بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَجَعَ مِنَ الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ أَوِ الْغَزْوِ

جب حج، عمرہ یا جہاد سے لوٹے تو کیا کہے؟

1797 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ أَوْ حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ، يُكَبِّرُ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ مِنَ الأَرْضِ ثَلاَثَ تَكْبِيرَاتٍ، ثُمَّ يَقُولُ: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ، لَهُ المُلْكُ وَلَهُ الحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ، صَدَقَ اللَّهُ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الأَحْزَابَ وَحْدَهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جہاد یا حج یا عمرہ سے واپس ہوتے تو ہر بلندی پر تین مرتبہ تکبیر کہتے۔ پھر اس طرح کہا کرتے۔ "نہیں ہے اللہ کے سوا کوئی معبود وہ اکیلا ہے، وہ اکیلا ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں، اُسی کی بادشاہی ہے اور اُسی کے لیے سب تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ ہم لوٹ آنے والے توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، سجدہ کرنے والے اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔ اللہ نے اپنا وعدہ سچا کیا، اپنے بندے کی مدد کی اور لشکروں کو اکیلے نے شکست دی۔

13-بَابُ اسْتِقْبَالِ الْحَاجِّ الْقَادِمِينَ وَالثَّلَاثَةِ عَلَى الدَّابَّةِ

حاجیوں کا استقبال کرنا اور تین شخصوں کا ایک جانور پر سوار ہونا

1798 - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ، اسْتَقْبَلَتْهُ أُغَيْلِمَةُ بَنِي عَبْدِ المُطَّلِبِ، فَحَمَلَ وَاحِدًا بَيْنَ يَدَيْهِ، وَآخَرَ خَلْفَهُ

عکرمہ سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لے گئے تو بنی عبدالمطلب کے کتنے ہی لڑکوں نے آپ کا استقبال کیا۔ آپ نے اُن میں سے ایک کو اپنے آگے اور دوسرے کو اپنے پیچھے بٹھالیا۔

14-بَابُ الْقُدُومِ بِالْغَدَاةِ

صبح کے وقت گھر آنا

1797- انظر الحدیث: 6385,4116,3084,2995

1798- انظر الحدیث: 5966,5965

1799 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ يُصَلِّي فِي مَسْجِدِ الشَّجَرَةِ، وَإِذَا رَجَعَ صَلَّى بِذِي الْحُلَيْفَةِ بِبَطْنِ الْوَادِي، وَبَاتَ حَتَّى يُصْبِحَ

نافع نے حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ مکرمہ کی طرف تشریف لے جاتے تو مسجدِ شجرہ میں نماز پڑھتے اور جب واپس ہوتے تو ذوالحلیفہ کی وادی کے نشیب میں نماز پڑھتے اور صبح تک وہیں رات بسر کرتے۔

15 - بَابُ الدُّخُولِ بِالْعَشِيِّ

شام کے وقت گھر آنا

1800 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ يَطْرُقُ أَهْلَهُ، كَانَ لاَ يَدْخُلُ إِلَّا غُدْوَةً أَوْ عَشِيَّةً

عبداللہ بن ابوطلحہ سے مروی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت گھر والوں کے پاس نہ آتے بلکہ دولتِ اقدس میں صبح کے وقت تشریف لاتے یا شام کے وقت۔

16 - بَابُ لاَ يَطْرُقُ أَهْلَهُ إِذَا بَلَغَ الْمَدِينَةَ

مدینہ منورہ پہنچ کر رات کے وقت گھر والوں کے پاس نہ جائے

1801 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَارِبٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَطْرُقَ أَهْلَهُ لَيْلًا

مسلم بن ابراہیم، شعبہ، محارب سے مروی ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے وقت گھر والوں کے پاس پہنچنے سے ممانعت فرمائی ہے۔

17 - بَابُ مَنْ أَسْرَعَ نَاقَتَهُ إِذَا بَلَغَ الْمَدِينَةَ

جو مدینہ منورہ کے قریب پہنچ کر اپنی اُونٹنی کو تیز کرے

1802 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ، فَأَبْصَرَ دَرَجَاتِ

سعید بن ابومریم، محمد بن جعفر، حُمید سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت انس کو فرماتے ہوئے سنا: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے واپس تشریف لاتے اور مدینہ منورہ کی بلندیوں کو دیکھتے تو اپنی اُونٹنی کی رفتار تیز کر دیتے

1799- راجع الحدیث:484

1801- راجع الحدیث:443

الْمَدِينَةِ، أَوْضَعَ نَاقَتَهُ وَإِنْ كَانَتْ دَابَّةً حَرَّكَهَا . قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: زَادَ الحَارِثُ بْنُ عُمَيْرٍ، عَنْ حُمَيْدٍ: حَرَّكَهَا مِنْ حُبِّهَا.

اور اگر دوسرا جانور ہوتا تو اُسے ایڑ لگاتے۔ امام ابوعبداللہ نے فرمایا کہ حارث بن عُمیر نے حُمید سے مروی کی آکہ اُس (مدینہ منورہ) کی محبت میں ایڑ لگاتے۔

1802م - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: جُدُرَاتِ، تَابَعَهُ الحَارِثُ بْنُ عُمَيْرٍ

قُتیبہ، اسماعیل، حُمید سے مروی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ دیواروں کو۔ متابعت کی اس کی حارث بن عُمیر نے۔

18- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَأْتُوا البُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا) (البقرة:189)

ارشادِ ربانی ہے کہ اپنے گھروں میں دروازوں سے آیا کرو

1803 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ البَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ فِينَا، كَانَتِ الأَنْصَارُ إِذَا حَجُّوا فَجَاءُوا، لَمْ يَدْخُلُوا مِنْ قِبَلِ أَبْوَابِ بُيُوتِهِمْ، وَلَكِنْ مِنْ ظُهُورِهَا، فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ، فَدَخَلَ مِنْ قِبَلِ بَابِهِ، فَكَأَنَّهُ عُيِّرَ بِذَلِكَ، فَنَزَلَتْ: (وَلَيْسَ البِرُّ بِأَنْ تَأْتُوا البُيُوتَ مِنْ ظُهُورِهَا، وَلَكِنَّ البِرَّ مَنِ اتَّقَى، وَأْتُوا البُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا) (البقرة:189)

ابواسحاق نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ یہ آیت ہمارے بارے میں نازل ہوئی ہے کیونکہ انصار جب حج کر کے آتے تو اپنے گھروں میں دروازوں سے داخل نہیں ہوتے تھے بلکہ پیچھے کی جانب سے آتے۔ انصار میں سے ایک شخص آیا اور وہ دروازے سے داخل ہوا تو اس پر اُسے عار دلائی گئی تو یہ آیت نازل ہوئی: ترجمہ کنز الایمان: اور یہ کچھ بھلائی نہیں کہ گھروں میں پچھیت توڑ کر آؤ ہاں بھلائی تو پرہیزگاری ہے اور گھروں میں دروازوں سے آؤ (پارہ ۲، البقرۃ:۱۸۹)

19- بَابٌ: السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ العَذَابِ

سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے

1804 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روای کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے جو تمہیں کھانے، پینے اور سونے

1802م- انظر الحديث:1886

1803- انظر الحديث:4512

1804- انظر الحديث:5429,3001

السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ، يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ وَنَوْمَهُ، فَإِذَا قَضَى نَهْمَتَهُ، فَلْيُعَجِّلْ إِلَى أَهْلِهِ

سے روک دیتا ہے۔ جب کام ہو جائے تو اپنے گھر والوں میں پہنچنے کی جلدی کرے۔

20-بَابُ الْمُسَافِرِ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ يُعَجِّلُ إِلَى أَهْلِهِ

مسافر کو جب سفر میں جلدی ہو اور جلد گھر پہنچنا چاہے

1805 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، بِطَرِيقِ مَكَّةَ، فَبَلَغَهُ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ شِدَّةُ وَجَعٍ، فَأَسْرَعَ السَّيْرَ حَتَّى كَانَ بَعْدَ غُرُوبِ الشَّفَقِ نَزَلَ، فَصَلَّى المَغْرِبَ وَالعَتَمَةَ، جَمَعَ بَيْنَهُمَا، ثُمَّ قَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ أَخَّرَ المَغْرِبَ وَجَمَعَ بَيْنَهُمَا

زید بن اسلم سے مروی ہے کہ اُن کے والدِ ماجد نے فرمایا۔ میں مکہ مکرمہ کے راستے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ تھا تو انہیں حضرت صفیہ بنت ابوعُبید کے سخت علیل ہونے کی خبر ملی، حتیٰ کہ شفق غائب ہونے کے بعد اُترے تو مغرب اور عشاء کی دونوں نمازیں جمع کر کے پڑھیں۔ پھر فرمایا میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ جب سفر میں جلدی ہوتی تو مغرب میں تاخیر کر کے دونوں کو جمع فرمالیا کرتے۔

☆☆☆☆☆

1805- راجع الحدیث:1091

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

27- کِتَابُ الْمُحْصَرِ

000- أَبْوَابُ الْمُحْصَرِ وَجَزَاءِ الصَّيْدِ

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: (فَإِنْ أُحْصِرْتُمْ، فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ، وَلَا تَحْلِقُوا رُءُوسَكُمْ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ) وَقَالَ عَطَاءٌ: الإِحْصَارُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يَحْبِسُهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: (حَصُورًا) (آل عمران: 39): لَا يَأْتِي النِّسَاءَ

1- بَابُ إِذَا أُحْصِرَ الْمُعْتَمِرُ

1806 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، حِينَ خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ مُعْتَمِرًا فِي الفِتْنَةِ، قَالَ: إِنْ صُدِدْتُ عَنِ البَيْتِ صَنَعْتُ كَمَا صَنَعْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهَلَّ بِعُمْرَةٍ، مِنْ أَجْلِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ عَامَ الحُدَيْبِيَةِ

1807 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ، حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، أَخْبَرَاهُ أَنَّهُمَا كَلَّمَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، لَيَالِيَ نَزَلَ الجَيْشُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ، فَقَالَا: لَا يَضُرُّكَ أَنْ لَا تَحُجَّ العَامَ، وَإِنَّا نَخَافُ أَنْ يُحَالَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ البَيْتِ، فَقَالَ:

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

محرم کے روکے جانے کا بیان

محرم کے روکے جانے اور شکار کا بدلہ دینے کے بیان میں

ارشادِ ربانی ہے: ترجمہ کنز الایمان: پھر اگر تم روکے جاؤ تو قربانی بھیجو جو میسر آئے اور اپنے سر نہ منڈاؤ جب تک قربانی اپنے ٹھکانے نہ پہنچ جائے (پارہ ۲، البقرۃ:۱۹۶)۔ عطاء نے فرمایا کہ اَلْاِحْصَارُ ہر وہ چیز ہے جو اُسے روکے۔

جب عمرہ کرنے والا روک دیا جائے

نافع سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب فتنہ کے موقعہ پر عمرہ کے لیے مکہ مکرمہ کی طرف چلے تو فرمایا کہ اگر مجھے بیت اللہ سے روکا گیا تو وہی کروں گا جو ہم نے رسول اللہ ﷺ کی ہمراہی میں کیا تھا۔ پس عمرہ کا احرام باندھ لیا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے بھی حدیبیہ کے سال عمرہ کا احرام باندھا تھا۔

عُبید اللہ بن عبداللہ اور سالم بن عبداللہ سے مروی ہے کہ جن دنوں حضرت ابنِ زُبیر پر فوجیں حملہ آور ہوئی تھیں تو اِن دونوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے درخواست کی کہ اگر آپ اِس سال حج نہ کریں تو کوئی حرج نہیں کیونکہ ہمیں خدشہ ہے کہ وہ آپ کے اور بیت اللہ کے درمیان آڑ بنیں گے۔ فرمایا کہ ہم

1806- اطرافہ الحدیث:1639

1807- راجع الحدیث:1639، سنن نسائی:2859

خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ دُونَ الْبَيْتِ، فَنَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدْيَهُ وَحَلَقَ رَأْسَهُ، وَأُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ الْعُمْرَةَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ. أَنْطَلِقُ، فَإِنْ خُلِّيَ بَيْنِي وَبَيْنَ الْبَيْتِ طُفْتُ، وَإِنْ حِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ. فَأَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ، ثُمَّ سَارَ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: إِنَّمَا شَأْنُهُمَا وَاحِدٌ، أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ حَجَّةً مَعَ عُمْرَتِي، فَلَمْ يَحِلَّ مِنْهُمَا حَتَّى حَلَّ يَوْمَ النَّحْرِ، وَأَهْدَى، وَكَانَ يَقُولُ: لاَ يَحِلُّ حَتَّى يَطُوفَ طَوَافًا وَاحِدًا يَوْمَ يَدْخُلُ مَكَّةَ.

رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے تو کفار قریش نے بیت اللہ سے روکا تو نبی کریم ﷺ نے اپنی ہدی کو نحر کیا اور سر مبارک کے بال منڈوائے۔ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے اُوپر عمرہ واجب کرلیا اور انشاء اللہ جاؤں گا۔ اگر مجھے بیت اللہ تک جانے دیا گیا تو طواف کروں گا اور اگر میرے اور اُس کے درمیان آڑ ہوئے تو اسی طرح کروں گا جس طرح نبی کریم ﷺ نے کیا اور میں ان کے ساتھ تھا۔ پس ذوالحلیفہ سے عمرہ کا احرام باندھ لیا۔ کچھ دیر چلنے کے بعد فرمایا دونوں کی ایک بات ہے لہٰذا میں نے اپنے عمرہ کے ساتھ حج بھی واجب کرلیا۔ پس احرام نہ کھولا حتیٰ کہ یوم النحر کو قربانی کرلی اور فرمایا کرتے کہ احرام نہ کھولے حتیٰ کہ مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے دن ایک طواف نہ کرلے۔

1808 - حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ بَعْضَ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: لَهُ لَوْ أَقَمْتَ بِهَذَا

موسیٰ بن اسماعیل، جویریہ، نافع سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے کچھ شہزادوں نے عرض کی: کاش آپ اس سال یہیں رہیں۔

1809 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلاَّمٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: قَدْ أُحْصِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَحَلَقَ رَأْسَهُ، وَجَامَعَ نِسَاءَهُ، وَنَحَرَ هَدْيَهُ، حَتَّى اعْتَمَرَ عَامًا قَابِلاً

محمد بن، یحییٰ بن صالح، معاویہ بن سلام، یحییٰ بن ابوکثیر، عکرمہ سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ روکے گئے تو آپ نے سر مبارک کے بال منڈوائے۔ اپنی ازواجِ مطہرات سے صحبت فرمائی اور قربانی کے جانور کو ذبح کیا اور اگلے سال عمرہ کیا۔

2- بَابُ الإِحْصَارِ فِي الْحَجِّ

حج سے روکا جانا

1810 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي

سالم سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے کیا تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کی

1808- راجع الحدیث:1807,1639

1810- راجع الحدیث:1639 سنن ترمذی:942 سنن نسائی:2769,2768

سَالِمٌ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: أَلَيْسَ حَسْبُكُمْ سُنَّةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ إِنْ حُبِسَ أَحَدُكُمْ عَنِ الحَجِّ، طَافَ بِالْبَيْتِ، وَبِالصَّفَا وَالمَرْوَةِ، ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ، حَتَّى يَحُجَّ عَامًا قَابِلًا، فَيُهْدِي أَوْ يَصُومُ إِنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا . وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَهُ

سنت کافی نہیں ہے کہ اگر تم میں سے کوئی حج سے روکا جائے تو بیت اللہ کا طواف کرلے اور صفا و مروہ اور کا ہر چیز کو حلال کرلے، حتیٰ کہ اگلے سال حج کرے اور قربانی دے یا روزے رکھے جب کہ قربانی کا جانور میسر نہ آئے۔ عبداللہ معمر، زُہری، سالم نے حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ سے اِسے اسی طرح مروی کیا ہے۔

3- بَابُ النَّحْرِ قَبْلَ الحَلْقِ فِي الحَصْرِ

روکے جانے کی صورت پر سر منڈانے سے پہلے قربانی کرنا

1811 - حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنِ المِسْوَرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَرَ قَبْلَ أَنْ يَحْلِقَ، وَأَمَرَ أَصْحَابَهُ بِذَلِكَ

محمود، عبدالرزاق، زہری، عُروہ نے حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سر مبارک کے بال منڈوانے سے پہلے قربانی کی اور اپنے صحابہ کو بھی اس کا حکم فرمایا۔

1812 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، أَخْبَرَنَا أَبُو بَدْرٍ شُجَاعُ بْنُ الوَلِيدِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ العُمَرِيِّ، قَالَ: وَحَدَّثَ نَافِعٌ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ وَسَالِمًا، كَلَّمَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَمِرِينَ، فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ دُونَ البَيْتِ، فَنَحَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُدْنَهُ وَحَلَقَ رَأْسَهُ

محمد بن عبدالرحیم، ابوبدر شجاع بن ولید، عمرو بن محمد عمری، نافع، عبداللہ اور سالم سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ہم عمرہ کرنے کے لیے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نکلے تو کفار قریش نے بیت اللہ سے روکا تو رسول اللہ ﷺ نے اپنی قربانی کے جانور کو نحر کیا اور سر مبارک کے بال منڈوائے۔

4- بَابُ مَنْ قَالَ: لَيْسَ عَلَى المُحْصَرِ بَدَلٌ

جس نے کہا کہ روکے جانے والے پر کوئی بدلہ نہیں

وَقَالَ رَوْحٌ: عَنْ شِبْلٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: إِنَّمَا

روح، شبل، ابنِ ابو نجیح، مجاہد، حضرت ابنِ عباس نے فرمایا کہ بدلہ اُس پر ہے جس نے اپنے حج کو لذت

1811- راجع الحدیث:1694

1812- راجع الحدیث:1740,1639

الْبَدَلُ عَلَى مَنْ نَقَضَ حَجَّهُ بِالتَّلَذُّذِ، فَأَمَّا مَنْ حَبَسَهُ عُذْرٌ أَوْ غَيْرُ ذَلِكَ، فَإِنَّهُ يَحِلُّ وَلاَ يَرْجِعُ، وَإِنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ وَهُوَ مُحْصَرٌ نَحَرَهُ، إِنْ كَانَ لاَ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَبْعَثَ بِهِ، وَإِنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يَبْعَثَ بِهِ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ وَقَالَ مَالِكٌ وَغَيْرُهُ: يَنْحَرُ هَدْيَهُ وَيَحْلِقُ فِي أَيِّ مَوْضِعٍ كَانَ، وَلاَ قَضَاءَ عَلَيْهِ، لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ بِالْحُدَيْبِيَةِ نَحَرُوا وَحَلَقُوا وَحَلُّوا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ قَبْلَ الطَّوَافِ، وَقَبْلَ أَنْ يَصِلَ الْهَدْيُ إِلَى الْبَيْتِ، ثُمَّ لَمْ يُذْكَرْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَحَدًا أَنْ يَقْضُوا شَيْئًا، وَلاَ يَعُودُوا لَهُ وَالْحُدَيْبِيَةُ خَارِجٌ مِنَ الْحَرَمِ

سے ناقص کیا اور جو روکا گیا یا اسے عذر وغیرہ ہو تو احرام کھول دے اور واپس نہ لوٹے اور اگر اُس کے پاس ہدی ہو تو اُسے نحر کرے جب کہ بھیج نہ سکتا ہو اور اگر بھیج سکتا ہے تو احرام نہ کھولے جب تک قربانی اپنے ٹھکانے پر نہ پہنچ جائے، امام مالک وغیرہ نے کہا کہ قربانی کے جانور کو ذبح کرے اور جس جگہ چاہے سر کے بال اتروائے اور اُس پر قضا نہیں ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ نے قربانی کی، سر کے بال اتروائے اور ہر چیز سے حلال ہو گئے، طواف کرنے اور قربانی کے اپنے ٹھکانے پر پہنچنے سے پہلے ہی۔ پھر اِس بات کا ذکر نہیں کیا کہ نبی کریم ﷺ نے قضا کا کوئی حکم دیا اور نہ وہ اُس کے لیے لوٹے اور حدیبیہ حرم سے خارج ہے۔

1813 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ حِينَ خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ مُعْتَمِرًا فِي الْفِتْنَةِ: إِنْ صُدِدْتُ عَنِ الْبَيْتِ صَنَعْنَا كَمَا صَنَعْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَهَلَّ بِعُمْرَةٍ مِنْ أَجْلِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ، ثُمَّ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ نَظَرَ فِي أَمْرِهِ فَقَالَ: مَا أَمْرُهُمَا إِلَّا وَاحِدٌ فَالْتَفَتَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ: مَا أَمْرُهُمَا إِلَّا وَاحِدٌ، أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ الْحَجَّ مَعَ الْعُمْرَةِ، ثُمَّ طَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا، وَرَأَى أَنَّ ذَلِكَ مُجْزِيًا عَنْهُ وَأَهْدَى

نافع سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا جب کہ وہ فتنہ کے موقعہ پر مکہ مکرمہ کی طرف عمرہ کرنے چلے کہ اگر مجھے بیت اللہ سے روکا گیا تو میں اسی طرح کروں گا جو ہم نے رسول اللہ ﷺ کی ہمراہی میں کیا۔ حضور ﷺ نے حدیبیہ کے سال عمرہ کا احرام باندھا تھا۔ پھر حضرت عبداللہ بن عمر نے خیال کیا کہ یہ دونوں تو ایک ہیں تو اپنے ساتھیوں کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا کہ جب دونوں کا حکم ایک ہے تو میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے عمرہ کے ساتھ حج بھی واجب کر لیا۔ پھر دونوں کے لیے ایک ہی طواف کیا اور اِسے کافی سمجھا اور قربانی کا جانور لے گئے۔

5- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ

ارشادِ ربانی ہے: ترجمہ کنز الایمان: پھر جو تم میں بیمار ہو یا اس کے سر میں کچھ تکلیف ہے تو

1813- راجع الحدیث: 1639، صحیح مسلم: 2979

فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ) (البقرة:196)
وَهُوَ مُخَيَّرٌ، فَأَمَّا الصَّوْمُ فَثَلاثَةُ أَيَّامٍ

بدلے دے روزے یا خیرات یا قربانی
اور وہ اختیار رکھتا ہے پس وہ تین دن کے روزے رکھ لے۔

1814 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: لَعَلَّكَ آذَاكَ هَوَامُّكَ . قَالَ: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: احْلِقْ رَأْسَكَ، وَصُمْ ثَلاثَةَ أَيَّامٍ، أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِينَ، أَوْ انْسُكْ بِشَاةٍ

عبداللہ بن یوسف امام مالک، حُمید بن قیس، مجاہد، عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ نے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شاید جوئیں تمہیں تکلیف پہنچاتی ہیں؟ عرض کی کہ یارسول اللہ! ہاں۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سر منڈا دو اور تین روزے رکھ لینا یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دینا یا ایک بکری کی قربانی کرنا۔

6- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (أَوْ صَدَقَةٍ) (البقرة:196) وَهِيَ إِطْعَامُ سِتَّةِ مَسَاكِينَ

ارشادِ ربانی: أَوْ صَدَقَةٍ سے مراد ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے

1815 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سَيْفٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُجَاهِدٌ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى، أَنَّ كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ حَدَّثَهُ قَالَ: وَقَفَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَةِ وَرَأْسِي يَتَهَافَتُ قَمْلًا، فَقَالَ: يُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ؟، قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: " فَاحْلِقْ رَأْسَكَ، أَوْ - قَالَ: احْلِقْ - ". قَالَ: فِيَّ نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ (فَمَنْ كَانَ

عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ سے مروی ہے کہ حضرت کعب بن عُجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ حدیبیہ میں میرے پاس کھڑے ہوئے اور میرے سر سے جوئیں گر رہی تھیں۔ فرمایا کہ جوئیں تمہیں تکلیف دیتی ہیں؟ عرض کی، ہاں۔ فرمایا کہ اپنا سر منڈا لو یا فرمایا کہ سر منڈا لو۔ اس کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی: ترجمہ کنزالایمان: پھر جو تم میں بیمار ہو یا اس کے سر

1814- انظر الحديث: 6808,5703,5665,4517,4191,4190,4159,1818,1817,1816,

1815 صحیح مسلم: 2869، سنن ابوداؤد: 1861,1860,1859,1858,1857,1856، سنن ترمذی: 2974,2973,953، سنن نسائی: 2851

1815- راجع الحديث: 1814

مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ (البقرة: 196) إِلَى آخِرِهَا. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، أَوْ تَصَدَّقْ بِفَرَقٍ بَيْنَ سِتَّةٍ، أَوْ انْسُكْ بِمَا تَيَسَّرَ

میں کچھ تکلیف ہے (پارہ ۲، البقرة:۱۹۶) پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تین دن کے روزے رکھ لینا۔ ساٹھ مسکینوں میں ایک فرق کھانا صدقہ کر دینا یا قربانی کرنا جو قدرت میں ہو۔

7- بَابٌ: الْإِطْعَامُ فِي الْفِدْيَةِ نِصْفُ صَاعٍ

1816- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ، قَالَ: جَلَسْتُ إِلَى كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْفِدْيَةِ، فَقَالَ: نَزَلَتْ فِيَّ خَاصَّةً، وَهِيَ لَكُمْ عَامَّةً، حُمِلْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَلَى وَجْهِي، فَقَالَ: مَا كُنْتُ أُرَى الْوَجَعَ بَلَغَ بِكَ مَا أَرَى - أَوْ مَا كُنْتُ أُرَى الْجَهْدَ بَلَغَ بِكَ مَا أَرَى - تَجِدُ شَاةً؟ فَقُلْتُ: لَا، فَقَالَ: فَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِينَ لِكُلِّ مِسْكِينٍ نِصْفَ صَاعٍ

فدیہ میں نصف صاع کھانا کھلانا

عبداللہ بن معقل سے مروی ہے کہ میں حضرت کعب بن عُجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا اور اُن سے فدیہ کے بارے میں پوچھا۔ فرمایا کہ یہ آیت خاص میرے لیے نازل ہوئی اور حکم میں عام ہے۔ مجھے اُٹھا کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا اور جوئیں میرے چہرے پر گر رہی تھیں فرمایا: مجھے گمان نہ تھا کہ تمہاری اذیت اس حد تک پہنچ جائے گی یا مجھے خیال نہیں تھا کہ تمہیں اتنی اذیت ہو جائے گی۔ تمہارے پاس بکری ہے؟ عرض کی نہیں۔ فرمایا تو تین دن کے روزے رکھ لینا یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دینا یعنی ہر مسکین کو نصف صاع۔

8- بَابٌ: النُّسُكُ شَاةٌ

1817- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا رَوْحٌ، حَدَّثَنَا شِبْلٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَآهُ وَأَنَّهُ يَسْقُطُ عَلَى وَجْهِهِ، فَقَالَ: أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ؟، قَالَ: نَعَمْ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَحْلِقَ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَةِ، وَلَمْ يَتَبَيَّنْ لَهُمْ أَنَّهُمْ يَحِلُّونَ بِهَا وَهُمْ عَلَى طَمَعٍ أَنْ

بکری کی قربانی

عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ نے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دیکھا کہ اُن کے چہرے پر جوئیں گر رہی تھیں۔ فرمایا: کیا جوئیں تمہیں اذیت دیتی ہیں؟ عرض کی، ہاں پس اُنہیں حکم دیا کہ سر منڈا دیں اور آپ حدیبیہ میں تھے اور انہیں یہ وضاحت نہیں کی تھا کہ اِس سے وہ احرام سے باہر ہو جائیں گے بلکہ وہ پُرامید تھے کہ مکّہ مکرمہ میں داخل

1816- راجع الحدیث:1814، صحیح مسلم:2875، سنن ترمذی:2973، سنن ابن ماجہ:3079

1817- راجع الحدیث:1814

يَدْخُلُوا مَكَّةَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ الْفِدْيَةَ، فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُطْعِمَ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةٍ، أَوْ يُهْدِيَ شَاةً، أَوْ يَصُومَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ.

ہوں گے۔ پس اللہ تعالیٰ نے فدیہ کا حکم نازل فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ نے اُنہیں حکم دیا کہ ایک فرق کھانا ساٹھ مسکینوں کو کھلا دیں یا بکری کی قربانی کریں یا تین دِن کے روزے رکھیں۔

1818 - وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَآهُ وَقَمْلُهُ يَسْقُطُ عَلَى وَجْهِهِ مِثْلَهُ

محمد بن یوسف ورقا، ابن ابو نجیح، مجاہد، عبدالرحمٰن بن ابو لیلیٰ نے حضرت کعب بن عجرہ سے مروی کی کہ رسول اللہ ﷺ نے اُن کے چہرے پر جوئیں گرتی دیکھیں۔ آگے اُسی طرح۔

9- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (فَلَا رَفَثَ) (البقرة: 197)

ارشادِ ربانی کہ رَفَثَ نہ ہو

1819 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَجَّ هَذَا الْبَيْتَ، فَلَمْ يَرْفُثْ، وَلَمْ يَفْسُقْ، رَجَعَ كَمَا وَلَدَتْهُ أُمُّهُ

ابو حازم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اس گھر کا حج کرے جس میں نہ جماع کیا ہو اور نہ گناہ کا کام تو یوں واپس لوٹے گا جیسے اُس کی ماں نے ابھی جنا ہو۔

10- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: (وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ) (البقرة: 197)

باب: اللہ تعالیٰ کا فرمان (سورۃ البقرہ میں ترجمہ کنزالایمان: حج میں گناہ کا کام اور جھگڑا نہ ہو

1820 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَجَّ هَذَا الْبَيْتَ، فَلَمْ يَرْفُثْ، وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ

ابو حازم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو اِس گھر کا حج کرے جس میں نہ جماع کرے اور نہ گناہ کا کام تو یوں لوٹے گا جیسے آج ہی اُس کی ماں نے جنا ہو۔

1819- انظر الحديث: 1521 صحیح مسلم: 3278 سنن ترمذی: 811 سنن نسائی: 2626 سنن ابن ماجة: 2889

1820- راجع الحديث: 1819,1521

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

28- كِتَابُ جَزَاءِ الصَّيْدِ

1- وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى:

(لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ وَمَنْ قَتَلَهُ مِنْكُمْ مُتَعَمِّدًا فَجَزَاءٌ مِثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهِ ذَوَا عَدْلٍ مِنْكُمْ هَدْيًا بَالِغَ الْكَعْبَةِ. اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسَاكِيْنَ. اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا لِيَذُوقَ وَبَالَ اَمْرِهِ عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ. اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ مَتَاعًا لَكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ. وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا. وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِي اِلَيْهِ تُحْشَرُونَ).

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

شکار کے بدلے کا بیان

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو شکار نہ مارو جب تم احرام میں ہو اور تم میں جو اسے قصداً قتل کرے تو اس کا بدلہ یہ ہے کہ ویسا ہی جانور مویشی سے دے تم میں کے دو ثقہ آدمی اس کا حکم کریں یہ قربانی ہو کعبہ کو پہونچتی یا کفارہ دے چند مسکینوں کا کھانا یا اس کے برابر روزے کہ اپنے کام کا وبال چکھے اللہ نے معاف کیا جو ہو گزرا اور جو اَب کرے گا اللہ اس سے بدلہ لے گا اور اللہ غالب ہے بدلہ لینے والا حلال ہے تمہارے لئے دریا کا شکار اور اس کا کھانا تمہارے اور مسافروں کے فائدے کو اور تم پر حرام ہے خشکی کا شکار جب تک تم احرام میں ہو اور اللہ سے ڈرو جس کی طرف تمہیں اٹھنا ہے (پارہ ۷، المائدہ:۹۶)

2- بَابٌ وَاِذَا صَادَ الْحَلَالُ، فَاَهْدَى لِلْمُحْرِمِ الصَّيْدَ اَكَلَهُ

وَلَمْ يَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ، وَاَنَسٌ، بِالذَّبْحِ بَاْسًا وَهُوَ غَيْرُ الصَّيْدِ، نَحْوُ الْاِبِلِ وَالْغَنَمِ وَالْبَقَرِ وَالدَّجَاجِ وَالْخَيْلِ، يُقَالُ: عَدْلُ ذٰلِكَ مِثْلُ، فَاِذَا كُسِرَتْ عِدْلٌ فَهُوَ زِنَةُ ذٰلِكَ (قِيَامًا) (آل عمران: 191)، قِوَامًا. (يَعْدِلُوْنَ) (الانعام: 1) يَجْعَلُونَ عَدْلًا

جب بغیر احرام والا شکار کر کے احرام والے کو ہدیہ دے تو وہ اُسے کھالے

حضرت ابنِ عباس اور حضرت انس نے شکار کے علاوہ اُونٹ، بکری، گائے، مرغی اور گھوڑے کو ذبح کرنے میں کوئی حرج نہ جانا کہا گیا ہے کہ عَدْلُ ذٰلِكَ سے مراد برابر ہے۔ اگر کسرہ کے ساتھ عِدْلُ ہو تو مراد ہم وزن ہے قِيَامًا یہاں قِوَامًا کے معنی میں ہے اور يَعْدِلُوْنَ وہ برابر کرتے ہیں۔

1821 - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ، حَدَّثَنَا

عبداللہ بن ابوقتادہ سے مروی ہے کہ حدیبیہ کے

1821- انظر الحديث: 1824, 2570, 2854, 2914, 4149, 5406, 5407, 5490, 5491, 5492

1822, 1823 'صحیح مسلم: 2846' سنن نسائی: 2824, 2825' سنن ابن ماجہ: 3093

هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، قَالَ: انْطَلَقَ أَبِي عَامَ الحُدَيْبِيَةِ، فَأَحْرَمَ أَصْحَابُهُ وَلَمْ يُحْرِمْ، وَحُدِّثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عَدُوًّا يَغْزُوهُ، فَانْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَيْنَمَا أَنَا مَعَ أَصْحَابِهِ تَضَحَّكَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ، فَنَظَرْتُ فَإِذَا أَنَا بِحِمَارِ وَحْشٍ، فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ، فَطَعَنْتُهُ، فَأَثْبَتُّهُ، وَاسْتَعَنْتُ بِهِمْ فَأَبَوْا أَنْ يُعِينُونِي، فَأَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهِ وَخَشِينَا أَنْ نُقْتَطَعَ، فَطَلَبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَرْفَعُ فَرَسِي شَأْوًا وَأَسِيرُ شَأْوًا، فَلَقِيتُ رَجُلًا مِنْ بَنِي غِفَارٍ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ، قُلْتُ: أَيْنَ تَرَكْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: تَرَكْتُهُ بِتَعْهَنَ، وَهُوَ قَائِلٌ السُّقْيَا، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ أَهْلَكَ يَقْرَءُونَ عَلَيْكَ السَّلاَمَ وَرَحْمَةَ اللَّهِ، إِنَّهُمْ قَدْ خَشُوا أَنْ يُقْتَطَعُوا دُونَكَ فَانْتَظِرْهُمْ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَصَبْتُ حِمَارَ وَحْشٍ، وَعِنْدِي مِنْهُ فَاضِلَةٌ؟ فَقَالَ لِلْقَوْمِ: كُلُوا وَهُمْ مُحْرِمُونَ

سال میرے والدِ محترم گئے تو اُن کے ساتھیوں نے احرام باندھا اور انہوں نے نہ باندھا۔ نبی کریم ﷺ کو بتایا گیا کہ دشمن لڑنا چاہتا ہے تو نبی کریم ﷺ تشریف لے چلے میں بھی اپنے دوستوں کے ساتھ تھا جو آپس میں ہنس رہے تھے۔ مجھے ایک گورخر نظر آیا تو میں اُس پر حملہ آور ہوا اور نیزہ مار کر اُسے ٹھنڈا کر دیا۔ لوگوں سے مدد چاہی تو انہوں نے مدد کرنے سے انکار کر دیا۔ ہم نے اُس کے گوشت میں سے کھایا لیکن بچھڑ جانے کا خدشہ تھا۔ میں نبی کریم ﷺ کو تلاش کرنے لگا، کبھی گھوڑے کو تیز دوڑاتا اور کبھی آہستہ۔ آدھی رات کے وقت مجھے بنی غفار کا ایک شخص ملا۔ میں نے کہا کہ آپ نے نبی کریم ﷺ کو کہاں چھوڑا؟ اُس نے کہا کہ میں نے حضور کو تعھن میں چھوڑا سُقیا پر قیلولہ کرتے ہوئے۔ میں نے عرض کی کہ یارسول اللہ! آپ کے ساتھی آپ کی خدمت میں سلام عرض کرتے ہیں، انہیں خدشہ ہے کہ کہیں آپ سے بچھڑ نہ جائیں لہٰذا اُن کا انتظار فرمایئے۔ میں نے عرض کی کہ یارسول اللہ! میں نے ایک گورخر شکار کیا اور میرے پاس اُس کا اضافی گوشت ہے۔ فرمایا کہ لوگوں کو کھلا دو اور وہ احرام باندھے ہوئے تھے۔

3-بَابُ إِذَا رَأَى المُحْرِمُونَ صَيْدًا فَضَحِكُوا، فَفَطِنَ الحَلاَلُ

جب احرام والے شکار کو دیکھ کر ہنسیں اور بغیر احرام والا سمجھ جائے

1822 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ المُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، أَنَّ أَبَاهُ، حَدَّثَهُ قَالَ: انْطَلَقْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الحُدَيْبِيَةِ، فَأَحْرَمَ أَصْحَابُهُ وَلَمْ

عبداللہ بن ابوقتادہ سے مروی ہے کہ اُن کے والدِ ماجد نے فرمایا: ہم حدیبیہ کے سال نبی کریم ﷺ کے ساتھ نکلے۔ آپ کے صحابہ احرام میں تھے اور میں نہیں تھا۔ ہمیں بتایا گیا کہ غیقہ میں دشمن ہے تو ہم اُن سے

1822- راجع الحدیث: 1821

أُحْرِمْ، فَأُنْبِئْنَا بِعَدُوٍّ بِغَيْقَةَ، فَتَوَجَّهْنَا نَحْوَهُمْ، فَبَصُرَ أَصْحَابِي بِحِمَارِ وَحْشٍ، فَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَضْحَكُ إِلَى بَعْضٍ، فَنَظَرْتُ فَرَأَيْتُهُ فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ الفَرَسَ فَطَعَنْتُهُ فَأَثْبَتُّهُ، فَاسْتَعَنْتُهُمْ فَأَبَوْا أَنْ يُعِينُونِي، فَأَكَلْنَا مِنْهُ، ثُمَّ لَحِقْتُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَخَشِينَا أَنْ نُقْتَطَعَ، أَرْفَعُ فَرَسِي شَأْوًا وَأَسِيرُ عَلَيْهِ شَأْوًا، فَلَقِيتُ رَجُلًا مِنْ بَنِي غِفَارٍ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ، فَقُلْتُ: أَيْنَ تَرَكْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: تَرَكْتُهُ بِتَعْهَنَ، وَهُوَ قَائِلٌ السُّقْيَا، فَلَحِقْتُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَيْتُهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ أَصْحَابَكَ أَرْسَلُوا يَقْرَءُونَ عَلَيْكَ السَّلاَمَ وَرَحْمَةَ اللَّهِ وَبَرَكَاتِهِ، وَإِنَّهُمْ قَدْ خَشُوا أَنْ يَقْتَطِعَهُمُ العَدُوُّ دُونَكَ فَانْظُرْهُمْ، فَفَعَلَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا اصَّدْنَا حِمَارَ وَحْشٍ، وَإِنَّ عِنْدَنَا فَاضِلَةً؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ: كُلُوا وَهُمْ مُحْرِمُونَ

متوجہ ہوئے۔ میرے ساتھی نے ایک گورخر دیکھا تو ایک دوسرے کی طرف ہنسنے لگے۔ میں نے اُسے دیکھ لیا تو گھوڑے پر سوار ہوا اور نیزہ مار کر اُسے ٹھنڈا کر دیا۔ اُن سے مدد چاہی تو انہوں نے میری مدد کرنے سے انکار کر دیا اور اُس میں سے کھایا۔ پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ہمیں بچھڑ جانے کا خوف تھا۔ میں کبھی گھوڑے کو تیز دوڑاتا اور کبھی آہستہ چلاتا۔ آدھی رات کے وقت میں بنی غفار کے ایک شخص سے ملاقات ہوئی تو میں نے کہا: آپ نے رسول اللہ ﷺ کو کہاں چھوڑا؟ کہا کہ تعہن میں اور سقیاء میں قیلولہ فرمائیں گے۔ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جا پہنچا اور عرض کی۔ یا رسول اللہ آپ کے کچھ صحابہ سلام و رحمت عرض کرتے ہیں اور اُنہیں خوف ہے کہ کہیں آپ کے اور اُن کے درمیان دشمن حائل نہ ہو جائے لہٰذا اُن کا انتظار فرمایئے۔ پس یہی کیا تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم نے گورخر کا شکار کیا اور ہمارے پاس اُس کا زائد گوشت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے ساتھیوں کو کھلا دو اور وہ حالتِ احرام میں تھے۔

4- بَابٌ: لاَ يُعِينُ المُحْرِمُ الحَلاَلَ فِي قَتْلِ الصَّيْدِ

احرام والا شکار کی طرف اشارہ نہ کرے کہ غیر احرام والا اُسے شکار کر لے

1823 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ نَافِعٍ، مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ، سَمِعَ أَبَا قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالقَاحَةِ

نافع مولیٰ ابوقتادہ نے سُنا کہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نبی کریم ﷺ کی معیت میں تین میل کے فاصلے پر قاحہ میں تھے۔ ابومحمد سے مروی ہے کہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

1823- راجع الحدیث: 1821، صحیح مسلم: 2844,2843، سنن ابوداؤد: 1852، سنن ترمذی: 847، سنن نسائی: 2815

مِنَ الْمَدِينَةِ عَلَى ثَلَاثٍ ح وحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقَاحَةِ، وَمِنَّا الْمُحْرِمُ، وَمِنَّا غَيْرُ الْمُحْرِمِ، فَرَأَيْتُ أَصْحَابِي يَتَرَاءَوْنَ شَيْئًا، فَنَظَرْتُ، فَإِذَا حِمَارُ وَحْشٍ يَعْنِي وَقَعَ سَوْطُهُ فَقَالُوا: لَا نُعِينُكَ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ، إِنَّا مُحْرِمُونَ، فَتَنَاوَلْتُهُ، فَأَخَذْتُهُ ثُمَّ أَتَيْتُ الحِمَارَ مِنْ وَرَاءِ أَكَمَةٍ، فَعَقَرْتُهُ، فَأَتَيْتُ بِهِ أَصْحَابِي، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: كُلُوا، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا تَأْكُلُوا، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ أَمَامَنَا، فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ: كُلُوهُ، حَلَالٌ، قَالَ لَنَا عَمْرٌو، اذْهَبُوا إِلَى صَالِحٍ فَسَلُوهُ عَنْ هَذَا وَغَيْرِهِ، وَقَدِمَ عَلَيْنَا هَا

ہم نبی کریم ﷺ کی معیت میں قاحہ کے مقام پر تھے اور ہم میں سے بعض احرام میں اور بعض بغیر احرام کے تھے۔ میرے ساتھی ایک دوسرے کو کوئی چیز دکھا رہے تھے۔ میں نے دیکھا کہ وہ گورخر تھا میرا کوڑا گر گیا تو انہوں نے کہا: ہم اس پر آپ کی مدد نہیں کریں گے کیونکہ ہم حالتِ احرام میں ہیں۔ میں اُسے لے کر تنہا پیچھے سے گورخر تک پہنچا اور اُسے زخمی کر کے اپنے ساتھیوں کے پاس لے آیا۔ کچھ نے کہا کہ کھاؤ اور کچھ نے کہا نہ کھاؤ۔ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ آگے تشریف لے جا چکے تھے۔ میں نے آپ سے پوچھا تو فرمایا کہ کھاؤ حلال ہے۔ عمرو بن دینار نے ہم سے فرمایا کہ صالح کے پاس جاؤ اور اُن سے اس کے اور دوسری حدیثوں کے بارے میں پوچھو اور وہ یہاں ہمارے پاس تشریف لائے ہوئے تھے۔

5- بَابٌ: لَا يُشِيرُ المُحْرِمُ إِلَى الصَّيْدِ لِكَيْ يَصْطَادَهُ الحَلَالُ

احرام والا شکار کی طرف اشارہ نہ کرے تا کہ غیر احرام والا اُسے شکار کر لے

1824 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ هُوَ ابْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ، أَنَّ أَبَاهُ، أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ حَاجًّا، فَخَرَجُوا مَعَهُ، فَصَرَفَ طَائِفَةً مِنْهُمْ فِيهِمْ أَبُو قَتَادَةَ، فَقَالَ: خُذُوا سَاحِلَ البَحْرِ حَتَّى نَلْتَقِيَ فَأَخَذُوا سَاحِلَ البَحْرِ، فَلَمَّا انْصَرَفُوا، أَحْرَمُوا كُلُّهُمْ إِلَّا أَبُو قَتَادَةَ لَمْ يُحْرِمْ، فَبَيْنَمَا هُمْ يَسِيرُونَ إِذْ رَأَوْا حُمُرَ وَحْشٍ، فَحَمَلَ أَبُو قَتَادَةَ عَلَى الحُمُرِ فَعَقَرَ

عبداللہ بن ابوقتادہ کو اُن کے والدِ ماجد نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ حج کے لیے تشریف لے گئے اور لوگ آپ کے ساتھ تھے۔ ایک جماعت جن میں حضرت ابوقتادہ بھی تھے، اُن سے فرمایا کہ دریا کے کنارے سے جاؤ اور ہم سے آملنا۔ انہوں نے دریا کے ساحل کو اختیار کیا۔ جب واپس لوٹے تو سب نے احرام باندھ لیا تھا مگر حضرت ابوقتادہ نے نہیں باندھا تھا۔ جب وہ چل رہے تھے تو انہوں نے کئی گورخر دیکھے۔ حضرت ابوقتادہ نے ایک گورخر پر حملہ کر کے اُسے زخمی کر دیا اور اسے ہمارے

1824- راجع الحدیث: 1821 صحیح مسلم: 2847 سنن نسائی: 2826

مِنْهَا اَتَانًا، فَنَزَلُوا فَاَكَلُوا مِنْ لَحْمِهَا، وَقَالُوا: اَنَاْكُلُ لَحْمَ صَيْدٍ وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ؟ فَحَمَلْنَا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِ الاَتَانِ، فَلَمَّا اَتَوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا اَحْرَمْنَا، وَقَدْ كَانَ اَبُو قَتَادَةَ لَمْ يُحْرِمْ، فَرَاَيْنَا حُمُرَ وَحْشٍ فَحَمَلَ عَلَيْهَا اَبُو قَتَادَةَ، فَعَقَرَ مِنْهَا اَتَانًا، فَنَزَلْنَا، فَاَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهَا، ثُمَّ قُلْنَا: اَنَاْكُلُ لَحْمَ صَيْدٍ وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ؟ فَحَمَلْنَا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِهَا، قَالَ: اَمِنْكُمْ اَحَدٌ اَمَرَهُ اَنْ يَحْمِلَ عَلَيْهَا، اَوْ اَشَارَ اِلَيْهَا. قَالُوا: لَا، قَالَ: فَكُلُوا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِهَا

پاس لائے۔ لوگ اُتر پڑے اور اس کا گوشت کھایا اور کہا کہ ہم حالتِ احرام میں شکار کا گوشت کھا رہے ہیں۔ ہم نے اُس کا گوشت اٹھالیا۔ جب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچے تو لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم حالتِ احرام میں تھے اور حضرت ابوقتادہ نے احرام نہیں باندھا تھا۔ ہم نے کئی گورخر دیکھے تو حضرت ابوقتادہ نے اُن پر حملہ کر کے اُن میں سے ایک مادہ کو شکار کرلیا۔ ہم اُتر پڑے اور اُس کا گوشت کھایا۔ پھر ہم نے کہا کہ کیا ہم شکار کا گوشت کھائیں حالانکہ ہم حالتِ احرام میں ہیں۔ ہم نے اُس کا باقی گوشت اُٹھالیا۔ فرمایا کہ کیا تم میں سے کسی نے اُس پر حملہ کرنے کا حکم دیا یا اُس کی طرف اشارہ کیا؟ عرض کی نہیں۔ فرمایا تو اُس کا باقی گوشت بھی کھالو۔

6- بَابٌ: اِذَا اَهْدَى لِلْمُحْرِمِ حِمَارًا وَحْشِيًّا حَيًّا لَمْ يَقْبَلْ

اگر احرام والے کے زندہ گورخر بھیجا جائے تو نہ لے

1825 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، اَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ اللَّيْثِيِّ، اَنَّهُ اَهْدَى لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَحْشِيًّا، وَهُوَ بِالاَبْوَاءِ، اَوْ بِوَدَّانَ، فَرَدَّهُ عَلَيْهِ، فَلَمَّا رَاَى مَا فِي وَجْهِهِ قَالَ: اِنَّا لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ اِلَّا اَنَّا حُرُمٌ

حضرت عبداللہ بن عباس نے حضرت صعب بن جثامہ لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ انہوں نے ایک گورخر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بطور ہدیہ پیش کیا اس وقت آپ ابواء یا ودان کے مقام پر تھے۔ آپ نے وہ واپس کردیا۔ جب اُن کے چہرے پر افسردگی دیکھی تو فرمایا: میں اِسے ہرگز واپس نہ کرتا مگر میں حالتِ احرام میں ہوں۔

7- بَابُ مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ

احرام والا کن جانوروں کو مار سکتا ہے؟

1825- انظر الحدیث: 2573,2596 'صحیح مسلم: 2837 'سنن ترمذی: 849 'سنن نسائی: 2818,2819 'سنن ابن ماجہ: 3090

1826 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ لَيْسَ عَلَى المُحْرِمِ فِي قَتْلِهِنَّ جُنَاحٌ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ جانور ہیں جن کو مار دینے میں احرام والے پر کچھ گناہ نہیں۔

1826م - وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

عبداللہ بن دینار، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح فرمایا۔

1827 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: حَدَّثَتْنِي إِحْدَى نِسْوَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْتُلُ المُحْرِمُ

زید بن جبیر سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ کی ایک زوجۂ مطہرہ نے مجھے بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: احرام والا مار دے۔

1828 - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الفَرَجِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: قَالَتْ حَفْصَةُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ لاَ حَرَجَ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ: الغُرَابُ، وَالحِدَأَةُ، وَالفَأْرَةُ، وَالعَقْرَبُ، وَالكَلْبُ العَقُورُ "

اصبغ، عبداللہ بن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم، حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ جانوروں کو مار دینے کا کوئی حرج نہیں: کوا، چیل، چوہا، بچھو اور کاٹنے والا کتا۔

1829 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ

یحییٰ بن سلیمان، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جانوروں میں سے

1826م- انظر الحدیث: 3315، صحیح مسلم: 2864، سنن نسائی: 2828

-1827 انظر الحدیث: 1828، صحیح مسلم: 2862

-1828 راجع الحدیث: 1827، صحیح مسلم: 2861، سنن نسائی: 2889

-1829 انظر الحدیث: 3314، صحیح مسلم: 2859، سنن نسائی: 2888

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ، كُلُّهُنَّ فَاسِقٌ، يَقْتُلُهُنَّ فِي الحَرَمِ: الغُرَابُ، وَالحِدَأَةُ، وَالعَقْرَبُ، وَالفَأْرَةُ، وَالكَلْبُ العَقُورُ"

پانچ ہیں جو سب کے سب فاسق ہیں جو حرم میں بھی مار دیئے جائیں یعنی کوا، چیل، بچھو، چوہا اور کاٹنے والا کُتّا۔

1830 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ، عَنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَارٍ بِمِنًى، إِذْ نَزَلَ عَلَيْهِ: وَالمُرْسَلاَتِ وَإِنَّهُ لَيَتْلُوهَا، وَإِنِّي لَأَتَلَقَّاهَا مِنْ فِيهِ، وَإِنَّ فَاهُ لَرَطْبٌ بِهَا إِذْ وَثَبَتْ عَلَيْنَا حَيَّةٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْتُلُوهَا . فَابْتَدَرْنَاهَا، فَذَهَبَتْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وُقِيَتْ شَرَّكُمْ كَمَا وُقِيتُمْ شَرَّهَا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ منیٰ کی ایک غار میں موجود تھے کہ آپ پر سورۂ والمرسلٰت کا نزول ہوا۔ آپ اُس کی تلاوت فرمار ہے تھے اور میں آپ کی زبان مبارک سے سُن کر یاد کررہا تھا۔ آپ ابھی اُسی کی تلاوت میں تھے ایک سانپ ہماری جانب بڑھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اِسے ماردو۔ ہم اُس پر پل پڑے تو وہ بھاگ گیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ وہ تمہارے ضرر سے بچ گیا جیسے تم اُس کے ضرر سے بچ گئے۔

1831 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، -زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِلْوَزَغِ: فُوَيْسِقٌ وَلَمْ أَسْمَعْهُ أَمَرَ بِقَتْلِهِ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ: إِنَّمَا أَرَدْنَا بِهَذَا أَنَّ مِنًى مِنَ الحَرَمِ وَأَنَّهُمْ لَمْ يَرَوْا بِقَتْلِ الحَيَّةِ بَأْسًا

عُروہ بن زُبیر نے نبی کریم کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چھپکلی فاسق جانور ہے۔ میں نے نہیں سُنا کہ آپ نے اُس کو مارنے کا حکم دیا ہو۔ امام ابو عبداللہ بخاری نے فرمایا کہ اِس سے ہماری مراد یہ ہے کہ منیٰ حرم میں ہے اور انہوں نے سانپ کو مارنے میں کوئی حرج نہ جانا۔

8-بَابٌ: لاَ يُعْضَدُ شَجَرُ الحَرَمِ

حرم کا درخت نہ کاٹا جائے

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ يُعْضَدُ شَوْكُهُ

حضرت ابنِ عباس نے نبی کریم ﷺ سے مروی کی ہے کہ اس کا کانٹا بھی نہ کاٹا جائے۔

1830- انظر الحدیث: 4934,4931,4930,3317 'صحیح مسلم: 5796 'سنن نسائی: 2883

1831- انظر الحدیث: 3306 'سنن نسائی: 2886

1832 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ، أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ وَهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوثَ إِلَى مَكَّةَ: ائْذَنْ لِي أَيُّهَا الأَمِيرُ أُحَدِّثْكَ قَوْلًا قَامَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْغَدِ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ، فَسَمِعَتْهُ أُذُنَايَ، وَوَعَاهُ قَلْبِي، وَأَبْصَرَتْهُ عَيْنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ، إِنَّهُ حَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: "إِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللَّهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ، فَلاَ يَحِلُّ لِامْرِئٍ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ أَنْ يَسْفِكَ بِهَا دَمًا، وَلاَ يَعْضُدَ بِهَا شَجَرَةً، فَإِنْ أَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقِتَالِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُولُوا لَهُ: إِنَّ اللَّهَ أَذِنَ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَمْ يَأْذَنْ لَكُمْ، وَإِنَّمَا أَذِنَ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ، وَقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالأَمْسِ، وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ" فَقِيلَ لِأَبِي شُرَيْحٍ: مَا قَالَ لَكَ عَمْرٌو؟ قَالَ: أَنَا أَعْلَمُ بِذَلِكَ مِنْكَ يَا أَبَا شُرَيْحٍ، إِنَّ الحَرَمَ لاَ يُعِيذُ عَاصِيًا، وَلاَ فَارًّا بِدَمٍ، وَلاَ فَارًّا بِخَرْبَةٍ. خُرْبَةٌ: بَلِيَّةٌ

حضرت ابوشریح عدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عمرو بن سعید سے فرمایا اے امیر! مجھے وہ بات بیان کرنے کی اجازت دیجئے جو رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ سے دوسرے دن ارشاد فرمائی اور اُسے میرے کانوں سے سُنا، دل نے یاد رکھا اور میں نے حضور ﷺ کو فرماتے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی۔ پھر فرمایا: مکہ مکرمہ کو اللہ تعالیٰ نے حُرمت والا بنایا ہے کسی انسان نے نہیں بنایا۔ پس کسی کے لیے حلال نہیں جو اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتا ہو کہ اس میں خون بہائے اور اس کا درخت کاٹے۔ اگر کوئی رسول اللہ ﷺ کے قتال کو اجازت کی دلیل بنائے تو اُس سے کہو کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو اجازت دی تھی آپ کو نہیں دی۔ مجھے بھی دن کی ایک گھڑی کے لیے اجازت دی گئی تھی اور آج بھی وہ حُرمت اُسی طرح ہوگئی جیسے کل تھی۔ جو حاضر ہے۔ وہ غیر حاضر تک پہنچا دے۔ حضرت ابوشُریح سے کہا گیا کہ عمرو نے آپ کو کیا جواب دیا؟ فرمایا: اُس نے کہا کہ اے ابو شُریح! مجھے آپ سے بہتر علم ہے۔ حرم کسی گناہ گار، قتل کر کے فرار ہونے والے اور جھگڑا کر کے فرار ہونے والے کو پناہ نہیں دیتا۔ خَرْبَةٌ سے مراد فساد ہے۔

9- بَابُ: لاَ يُنَفَّرُ صَيْدُ الحَرَمِ

حرم کا شکار نہ بھڑکایا جائے

1833 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ مَكَّةَ، فَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي، وَلاَ تَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِي، وَإِنَّمَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کو حرام کیا ہے، یہ نہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال ہوا اور نہ میرے بعد کسی کے لیے حلال ہوگا اور میرے لیے بھی دن کی ایک گھڑی حلال ہوئی نہ یہاں کی گھاس

1832- راجع الحدیث: 104

1833- راجع الحدیث: 1349

مِنْ نَهَارٍ، لاَ يُخْتَلَى خَلاَهَا، وَلاَ يُعْضَدُ شَجَرُهَا، وَلاَ يُنَفَّرُ صَيْدُهَا، وَلاَ تُلْتَقَطُ لُقَطَتُهَا، إِلَّا لِمُعَرِّفٍ، وَقَالَ العَبَّاسُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِلَّا الإِذْخِرَ، لِصَاغَتِنَا وَقُبُورِنَا، فَقَالَ: إِلَّا الإِذْخِرَ، وَعَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: هَلْ تَدْرِي مَا لاَ يُنَفَّرُ صَيْدُهَا؟ هُوَ أَنْ يُنَحِّيَهُ مِنَ الظِّلِّ يَنْزِلُ مَكَانَهُ

اُکھاڑی جائے نہ اس کا درخت کاٹا جائے، نہ اس کا شکار بھڑکایا جائے اور نہ اس کی گری پڑی چیز اُٹھائی جائے مگر اعلان کرنے کے لیے۔ حضرت عباس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ اِذخر کے سوا کہ وہ ہمارے سناروں اور قبروں کے کام آتی ہے۔ فرمایا: اچھا اذخر کے سوا۔ خالد سے مروی ہے کہ عکرمہ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ لَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا کیا ہے؟ سائے سے اٹھا کر اُس کی جگہ سنبھالنا۔

10- بَابٌ: لاَ يَحِلُّ القِتَالُ بِمَكَّةَ

مکّہ مکرّمہ میں قتال حلال نہیں

وَقَالَ أَبُو شُرَيْحٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ يَسْفِكُ بِهَا دَمًا

حضرت ابوشریح نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی کہ اس میں خون نہ بہایا جائے۔

1834- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ افْتَتَحَ مَكَّةَ: لاَ هِجْرَةَ، وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ، وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ، فَانْفِرُوا، فَإِنَّ هَذَا بَلَدٌ حَرَّمَ اللَّهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضَ، وَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ القِيَامَةِ، وَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ القِتَالُ فِيهِ لِأَحَدٍ قَبْلِي، وَلَمْ يَحِلَّ لِي إِلَّا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ، فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ القِيَامَةِ، لاَ يُعْضَدُ شَوْكُهُ، وَلاَ يُنَفَّرُ صَيْدُهُ، وَلاَ يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهُ إِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا، وَلاَ يُخْتَلَى خَلاَهَا، قَالَ العَبَّاسُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا الإِذْخِرَ فَإِنَّهُ لِقَيْنِهِمْ وَلِبُيُوتِهِمْ، قَالَ: قَالَ: إِلَّا الإِذْخِرَ

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فتح مکّہ کے دن فرمایا: ہجرت نہیں رہی لیکن جہاد اور نیت ہے۔ جب تم سے نکلنے کو کہا جائے تو نکلا کرو کیونکہ اِس شہر کو اللہ تعالیٰ نے حرام فرمایا جس دن کہ آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور وہ اللہ کی حُرمت کے سبب تا قیامت حرام ہے اور اِس میں قتال کسی کے لیے نہ مجھ سے پہلے حلال ہوا اور نہ میرے لیے حلال ہوا مگر دن کی ایک گھڑی کے لیے۔ پس وہ اللہ کی حُرمت کے ساتھ قیامت تک حرام ہے۔ نہ اس کا کانٹا توڑا جائے اور نہ اِس کا شکار بھڑکایا جائے اور نہ اس کی گری پڑی چیز اُٹھائی جائے مگر اعلان کرنے کے لیے اور نہ یہاں کی گھاس اُکھاڑی جائے۔ حضرت عباس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! اذخر کے سوا کیونکہ وہ ہمارے سناروں اور گھروں کے لیے ہے۔ فرمایا اچھا اِذخر کے سوا۔

1834- راجع الحدیث: 1349

11- بَابُ الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ

وَكَوَى ابْنُ عُمَرَ ابْنَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَيَتَدَاوَى مَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ طِيبٌ

احرام والے کا پچھنے لگوانا

حضرت ابن عمر نے اپنے صاحبزادے کو احرام کی حالت میں داغ لگوایا اور وہ دوا استعمال کی جاسکتی ہے جس میں خوشبو نہ ہو۔

1835 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: قَالَ لَنَا عَمْرٌو: أَوَّلُ شَيْءٍ سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: احْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ. ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: حَدَّثَنِي طَاوُسٌ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، فَقُلْتُ: لَعَلَّهُ سَمِعَهُ مِنْهُمَا

عطاء سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہ ﷺ نے پچھنے لگوائے اور آپ حالتِ احرام تھے۔ پھر فرماتے ہوئے سُنا کہ حدیث بیان کی مجھ سے طاؤس نے حضرت ابنِ عباس کی حوالے سے۔ میں نے کہا کہ شاید انہوں نے دونوں سے ہی سُنی ہو۔

1836 - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلاَلٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ أَبِي عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الأَعْرَجِ، عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ مُحْرِمٌ بِلَحْيِ جَمَلٍ فِي وَسَطِ رَأْسِهِ

خلد بن مخلد، سلیمان بن بلال، علقمہ بن ابو علقمہ عبدالرحمٰن اعرج سے مروی ہے کہ حضرت ابن بحینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے لحی جمل کے مقام پر احرام کی حالت میں سر کے درمیان میں پچھنے لگوائے۔

12- بَابُ تَزْوِيجِ الْمُحْرِمِ

احرام والے کا نکاح

1837 - حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ الْحَجَّاجِ، حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ

ابو المغیرہ عبدالقدوس بن حجاج، اوزاعی، عطاء بن ابورباح، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے احرام کی حالت میں نکاح فرمایا۔

13- بَابُ مَا يُنْهَى مِنَ الطِّيبِ لِلْمُحْرِمِ وَالْمُحْرِمَةِ

احرام والے مرد وعورت کے لیے جو خوشبو ممنوع ہے

1835- انظر الحدیث: 1939, 2103, 2278, 2279, 5691, 5694, 5695, 5699, 5700, 5701
1938 صحیح مسلم: 2877 سنن ترمذی: 839 سنن نسائی: 2845, 2846, 2847

1836- انظر الحدیث: 5698 صحیح مسلم: 2878 سنن نسائی: 2850 سنن ابن ماجہ: 3481

1837- انظر الحدیث: 4258, 4259, 5114 سنن نسائی: 2841

وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: لاَ تَلْبَسِ الْمُحْرِمَةُ ثَوْبًا بِوَرْسٍ أَوْ زَعْفَرَانٍ

حضرت عائشہ نے فرمایا کہ احرام والی ورس اور زعفران سے رنگا ہوا کپڑا نہ پہنے۔

1838 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَاذَا تَأْمُرُنَا أَنْ نَلْبَسَ مِنَ الثِّيَابِ فِي الإِحْرَامِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ تَلْبَسُوا القَمِيصَ، وَلاَ السَّرَاوِيلاَتِ وَلاَ العَمَائِمَ، وَلاَ البَرَانِسَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ أَحَدٌ لَيْسَتْ لَهُ نَعْلاَنِ، فَلْيَلْبَسِ الخُفَّيْنِ، وَلْيَقْطَعْ أَسْفَلَ مِنَ الكَعْبَيْنِ، وَلاَ تَلْبَسُوا شَيْئًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلاَ الوَرْسُ، وَلاَ تَنْتَقِبِ المَرْأَةُ المُحْرِمَةُ، وَلاَ تَلْبَسِ القُفَّازَيْنِ. تَابَعَهُ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ، وَجُوَيْرِيَةُ، وَابْنُ إِسْحَاقَ: فِي النِّقَابِ وَالقُفَّازَيْنِ، وَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ: وَلاَ وَرْسٌ، وَكَانَ يَقُولُ: لاَ تَتَنَقَّبِ المُحْرِمَةُ، وَلاَ تَلْبَسِ القُفَّازَيْنِ، وَقَالَ مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ " لاَ تَتَنَقَّبِ المُحْرِمَةُ، وَتَابَعَهُ لَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ

نافع سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ایک شخص کھڑے ہوکر عرض کی کہ یارسول اللہ! آپ ہمیں احرام میں کن کپڑوں کے پہننے کا حکم فرماتے ہیں؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا قمیض، شلوار، عمامہ اور ٹوپی نہ پہنے۔ اگر کسی کے پاس جوتے نہ ہوں تو موزے پہن لے لیکن ٹخنوں سے نیچے کاٹ لے اور نہ وہ چیز پہنے جو زعفران یا ورس سے رنگی ہوئی ہو اور نہ احرام والی عورت نقاب ڈالے اور نہ دستانے پہنے۔ متابعت کی اِس کی موسیٰ بن عقبہ اور اسماعیل بن ابراہیم بن عقبہ اور جویریہ اور ابن اسحاق نے نقاب اور دستانوں کے متعلق۔ عُبید اللہ نے فرمایا کہ ورس سے رنگا ہوا نہ ہو اور وہ کہا کرتے کہ احرام والی نقاب ڈال سکتی ہے لیکن دستانے نہ پہنے۔ امام مالک، نافع، حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ احرام والی نقاب نہ ڈالے اور متابعت کی اس کی لیث بن ابو سلیم نے۔

1839 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الحَكَمِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: وَقَصَتْ بِرَجُلٍ مُحْرِمٍ نَاقَتُهُ فَقَتَلَتْهُ فَأُتِيَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اغْسِلُوهُ وَكَفِّنُوهُ، وَلاَ تُغَطُّوا رَأْسَهُ، وَلاَ تُقَرِّبُوهُ طِيبًا، فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يُهِلُّ

سعید بن جُبیر سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا اور ایک احرام والے شخص کا قصہ بیان کیا جس کو اُس کی اُونٹنی نے جان سے مار دیا تھا۔ اُسے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں لایا گیا تو آپ نے فرمایا: اِسے غسل دو، کفن پہناؤ اور اِس کا سر نہ چھپانا اور اِسے خوشبو نہ لگانا کیونکہ یہ تلبیہ کہتا ہوا اُٹھایا جائے گا۔

14- بَابُ الِاغْتِسَالِ لِلْمُحْرِمِ

احرام والے کا غسل کرنا

1838- راجع الحدیث: 134، سنن ابو داؤد: 1825، سنن ترمذی: 833، سنن نسائی: 2672

1839- راجع الحدیث: 1265، سنن ابو داؤد: 3241، سنن نسائی: 2856

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: يَدْخُلُ الْمُحْرِمُ الْحَمَّامَ وَلَمْ يَرَ ابْنُ عُمَرَ، وَعَائِشَةُ بِالْحَكِّ بَأْسًا

حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ احرام والا حمام میں داخل ہو سکتا ہے۔ حضرت ابن عمر اور حضرت عائشہ کے نزدیک کھجانے میں کوئی حرج نہیں۔

1840 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْعَبَّاسِ، وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ، اخْتَلَفَا بِالأَبْوَاءِ فَقَالَ: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ، وَقَالَ الْمِسْوَرُ: لاَ يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ، فَأَرْسَلَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَبَّاسِ إِلَى أَبِي أَيُّوبَ الأَنْصَارِيِّ، فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ بَيْنَ الْقَرْنَيْنِ، وَهُوَ يُسْتَرُ بِثَوْبٍ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَنْ هَذَا؟ فَقُلْتُ: أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُنَيْنٍ، أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَبَّاسِ، أَسْأَلُكَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ؟ فَوَضَعَ أَبُو أَيُّوبَ يَدَهُ عَلَى الثَّوْبِ، فَطَأْطَأَهُ حَتَّى بَدَا لِي رَأْسُهُ، ثُمَّ قَالَ: لِإِنْسَانٍ يَصُبُّ عَلَيْهِ: اصْبُبْ، فَصَبَّ عَلَى رَأْسِهِ، ثُمَّ حَرَّكَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ، وَقَالَ: هَكَذَا رَأَيْتُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ

حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت مسور بن مخرمہ کا ابواء کے مقام پر احرام والے کے سر دھونے کے بارے میں اختلاف ہو گیا۔ حضرت عبداللہ بن عباس نے کہا کہ احرام والا سر دھو سکتا ہے اور حضرت مسور نے کہا کہ احرام والا سر نہیں دھو سکتا۔ حضرت عبداللہ بن عباس نے مجھے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بھیجا تو میں نے انہیں دو لکڑیوں کے درمیان غسل کرتے ہوئے پایا اور ایک کپڑے سے پردے کیا ہوا تھا۔ میں نے سلام عرض کیا تو فرمایا: کون ہے؟ میں نے کہا کہ عبداللہ بن حُنین ہوں، مجھے حضرت عبداللہ بن عباس نے آپ سے یہ پوچھنے کے لیے بھیجا ہے کہ رسول اللہ ﷺ احرام کی حالت میں اپنے سر کو کس طرح دھویا کرتے تھے! پس حضرت ابوایوب نے اپنا ہاتھ کپڑے پر رکھا اور اُسے نیچا کر دیا، حتیٰ کہ مجھے اُن کا سر نظر آنے لگا۔ پھر ایک شخص سے اپنے اوپر پانی ڈالنے کے لیے کہا تو اُس نے اِن کے سر پر پانی ڈالا، پھر ہاتھوں سے سر کو حرکت دی اور انہیں آگے پیچھے لائے اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اِسی طرح کرتے ہوئے دیکھا۔

15- بَابُ لُبْسِ الْخُفَّيْنِ لِلْمُحْرِمِ إِذَا لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ

جوتے نہ ہونے کے سبب احرام والے کا موزے پہننا

1841 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ،

ابو الولید، شعبہ، عمرو بن دینار، جابر بن زید سے

1840- صحیح مسلم: 2881، سنن ابو داؤد: 1840، سنن نسائی: 2664، سنن ابن ماجہ: 2934

1841- راجع الحدیث: 1740، صحیح مسلم: 2786، سنن ترمذی: 834، سنن نسائی: 2671,2670، سنن ابن ماجہ: 2931

قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ، سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ بِعَرَفَاتٍ: مَنْ لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ، وَمَنْ لَمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيلَ لِلْمُحْرِمِ

مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم ﷺ کو عرفات میں خطبہ دیتے ہوئے سُنا کہ جس کے پاس جوتے نہ ہوں تو وہ موزے پہن لے اور جس کے پاس ازار نہ ہو تو وہ پاجامہ پہن لے یعنی جو شخص احرام کی حالت میں ہو۔

1842 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ؟ فَقَالَ: لاَ يَلْبَسِ الْقَمِيصَ، وَلاَ الْعَمَائِمَ، وَلاَ السَّرَاوِيلاَتِ، وَلاَ الْبُرْنُسَ، وَلاَ ثَوْبًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ، وَلاَ وَرْسٌ، وَإِنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتَّى يَكُونَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ

احمد بن یونس، ابراہیم بن سعد، ابن شہاب، سالم بن عبداللہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ احرام والا کون سے کپڑے پہن سکتا ہے؟ فرمایا کہ قمیص، عمامہ، شلوار اور ٹوپی نہ پہنے اور وہ کپڑا نہ پہنے جو زعفران یا ورس سے رنگا گیا ہو۔ اگر کسی کے پاس جوتے نہ ہوں تو موزے پہن لے لیکن اُنہیں کاٹ لے تاکہ وہ ٹخنوں سے نیچے کو ہو جائیں۔

16- بَابُ إِذَا لَمْ يَجِدِ الإِزَارَ، فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيلَ

اگر اِزار میسر نہ ہو تو پاجامہ پہن لے

1843 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ، فَقَالَ: مَنْ لَمْ يَجِدِ الإِزَارَ فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيلَ، وَمَنْ لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ

آدم، شعبہ، عمرو بن دینار، جابر بن زید سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے ہمیں عرفات میں خطبہ دیا اور فرمایا: جس کے پاس اِزار نہ ہو وہ پاجامہ پہن لے اور جو جوتے نہ رکھتا ہو وہ موزے پہن لے۔

17- بَابُ لُبْسِ السِّلاَحِ لِلْمُحْرِمِ

احرام والے کا ہتھیار بند ہونا

وَقَالَ عِكْرِمَةُ: إِذَا خَشِيَ الْعَدُوَّ لَبِسَ

عکرمہ کا قول ہے کہ اگر دشمن کا خوف ہو تو ہتھیار

1842- راجع الحدیث: 134

1843- راجع الحدیث: 1841,1740

السِّلَاحَ وَافْتَدَى وَلَمْ يُتَابَعْ عَلَيْهِ فِي الْفِدْيَةِ

پہن لے اور فدیہ دے۔ فدیہ کے بارے میں کسی نے اُن کی متابعت نہیں کی۔

1844 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، "اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ، فَأَبَى أَهْلُ مَكَّةَ أَنْ يَدَعُوهُ يَدْخُلُ مَكَّةَ حَتَّى قَاضَاهُمْ: لَا يُدْخِلُ مَكَّةَ سِلَاحًا إِلَّا فِي الْقِرَابِ"

ابو اسحاق نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ذی قعدہ میں عمرہ کیا تو مکّہ والوں نے آپ کو مکّہ مکرّمہ میں داخل نہیں ہونے دیا، حتیٰ کہ اُنہوں نے فیصلہ کیا مکّہ مکرّمہ میں داخل نہ ہوں مگر تلواریں نیام میں کر کے۔

18 - بَابُ دُخُولِ الْحَرَمِ، وَمَكَّةَ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ

حرم اور مکّہ مکرّمہ میں احرام باندھے بغیر داخل ہونا

وَدَخَلَ ابْنُ عُمَرَ وَإِنَّمَا أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالإِهْلَالِ لِمَنْ أَرَادَ الحَجَّ وَالعُمْرَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ لِلْحَطَّابِينَ وَغَيْرِهِمْ

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما بغیر احرام داخل ہوئے۔ نبی کریم ﷺ نے حکم دیا کہ جس کا قصد حج یا عمرہ کرنے کا ہے وہ احرام بندھ لے اور لکڑہاروں وغیرہ کا کوئی ذکر نہیں فرمایا۔

1845 - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ، وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ، وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ، هُنَّ لَهُنَّ، وَلِكُلِّ آتٍ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِهِمْ، مِمَّنْ أَرَادَ الحَجَّ وَالعُمْرَةَ، فَمَنْ كَانَ دُونَ ذَلِكَ، فَمِنْ حَيْثُ أَنْشَأَ، حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اہلِ مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ میقات مقرر فرمایا اور اہلِ نجد کے لیے قرن المنازل اور اہل یمن کے لیے یلملم۔ یہ اُن کے لیے اور ہر اُس شخص کے لیے ہیں جو دوسرے مقامات سے آئیں اور یہاں سے گزریں اور اِن کے علاوہ دوسرے تو جو جہاں کا رہنے والا ہے وہیں سے احرام باندھ لے حتیٰ کہ مکّہ مکرّمہ والے مکّہ مکرّمہ سے احرام باندھ لیں۔

1846 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ فتح کے سال رسول اللہ ﷺ مکّہ مکرّمہ میں

1844- راجع الحدیث: 1781' سنن ترمذی: 938

1845- راجع الحدیث: 1524

1846- انظر الحدیث: 5808,4286,3044' صحیح مسلم: 3295' سنن ابو داؤد: 2685' سنن ترمذی: 1693'

2868,2867' سنن ابن ماجه: 2085

اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، دَخَلَ عَامَ الفَتْحِ، وَعَلَى رَأْسِهِ المِغْفَرُ، فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنَّ ابْنَ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوهُ

داخل ہوئے تو آپ کے سر مبارک پر مغفر تھا۔ جب آپ نے اُسے اُتارا تو ایک شخص حاضرِ خدمت ہو کر عرض کی کہ ابنِ خطل کعبہ کے پردوں سے لٹکا ہوا ہے فرمایا کہ اُسے قتل کر دو۔

19- بَابُ إِذَا أَحْرَمَ جَاهِلًا وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ

جب بے علمی احرام باندھ لے اور اُس نے قمیض پہن رکھی ہو

وَقَالَ عَطَاءٌ: إِذَا تَطَيَّبَ أَوْ لَبِسَ جَاهِلًا أَوْ نَاسِيًا فَلاَ كَفَّارَةَ عَلَيْهِ"

عطاء کا قول ہے کہ جب خوشبو لگا لے یا بے علمی میں یا بھول کر کپڑا پہن لے تو اُس پر کفارہ نہیں۔

1847 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا عَطَاءٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ عَلَيْهِ جُبَّةٌ فِيهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ أَوْ نَحْوُهُ، كَانَ عُمَرُ يَقُولُ لِي: تُحِبُّ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الوَحْيُ أَنْ تَرَاهُ؟ فَنَزَلَ عَلَيْهِ ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ، فَقَالَ: اصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ مَا تَصْنَعُ فِي حَجِّكَ،

صفوان بن یعلیٰ کے والدِ ماجد سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا تو ایک شخص آیا جس نے جُبّہ پہن رکھا تھا اور اُس پر زعفران یا ایسی ہی کسی چیز کا نشان تھا۔ حضرت عمر مجھ سے کہا کرتے تھے کہ کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ جب حضور ﷺ پر وحی کا نزول ہو تو آپ انہیں دیکھیں؟ آپ پر وحی نازل ہوئی اور جب وہ کیفیت زائل ہوئی تو فرمایا اپنے عمرہ میں وہی کرو جو تم اپنے حج میں کرتے ہو۔

1848 - وَعَضَّ رَجُلٌ يَدَ رَجُلٍ - يَعْنِي فَانْتَزَعَ ثَنِيَّتَهُ - فَأَبْطَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ایک شخص نے دوسرے شخص کا ہاتھ چبایا تو دوسرے نے اس کا اگلا دانت نکال دیا۔ نبی کریم ﷺ نے اُسے باطل قرار دیا۔

20- بَابُ المُحْرِمِ يَمُوتُ بِعَرَفَةَ، وَلَمْ يَأْمُرِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُؤَدَّى عَنْهُ بَقِيَّةُ الحَجِّ

احرام والا عرفات میں عوفات پا جائے تو نبی کریم ﷺ نے اُس کی طرف سے حج کے باقی ارکان ادا کرنے کا حکم نہیں فرمایا

1849 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا

سعید بن جُبیر سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس

1847- راجع الحدیث:1536

1848- انظر الحدیث:6893,4417,2973,2265 راجع الحدیث:1536

1849- راجع الحدیث:1268,1265

حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بَيْنَا رَجُلٌ وَاقِفٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ، إِذْ وَقَعَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَوَقَصَتْهُ أَوْ قَالَ: فَأَقْعَصَتْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ أَوْ قَالَ: ثَوْبَيْهِ وَلاَ تُحَنِّطُوهُ وَلاَ تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ القِيَامَةِ يُلَبِّي"

رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ایک شخص عرفات میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ سواری پر تھا کہ گر پڑا سواری نے اُس کی گردن کچل دی یا وہ کچلا گیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اِسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور دو کپڑوں کا کفن دو۔ اِسے خوشبو نہ لگانا اور نہ اِس کا سر چھپانا۔ اللہ تعالیٰ روز قیامت اِسے اس حال میں اُٹھائے گا کہ تلبیہ کہہ رہا ہوگا۔

1850 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بَيْنَا رَجُلٌ وَاقِفٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ، إِذْ وَقَعَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَوَقَصَتْهُ أَوْ قَالَ: فَأَوْقَصَتْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ، وَلاَ تُمِسُّوهُ طِيبًا، وَلاَ تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ، وَلاَ تُحَنِّطُوهُ فَإِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ القِيَامَةِ مُلَبِّيًا

سعید بن جبیر سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ایک شخص نبی کریم ﷺ کے ساتھ عرفات میں سواری پر تھا کہ گر پڑا سواری نے اُسے کچل دیا یا وہ کچلا گیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اِسے پانی اور بیری کے پتّوں سے غسل دو اور دو کپڑوں کا کفن دو۔ اِسے خوشبو نہ لگانا، اس کا سر نہ چھپانا اور نہ اِسے حنوط ملنا کیونکہ روز قیامت اللہ تعالیٰ اِسے تلبیہ کہتا ہوا اٹھائے گا۔

21- بَابُ سُنَّةِ المُحْرِمِ إِذَا مَاتَ

احرام والا فوت ہو جائے تو اُس کے بارے میں سنت

1851 - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَجُلًا كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ، فَمَاتَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ،

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کے ساتھ کھڑا تھا کہ اُس کی اُونٹنی نے اس کی گردن توڑ دی اور وہ حالتِ احرام تھا اور وہ فوت ہوگیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اِسے پانی اور بیری کے پتّوں سے غسل دو اور دو کپڑوں کا کفن پہناؤ۔ اِسے خوشبو نہ لگانا اور

1850- راجع الحدیث:1265

1851- راجع الحدیث:1267

وَلَا تَمَسُّوهُ بِطِيبٍ، وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ، فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا

نہ اس کا سر چھپانا کیونکہ روزِ قیامت اللہ تعالیٰ اسے تلبیہ کہتا ہوا اُٹھائے گا۔

22-بَابُ الْحَجِّ وَالنُّذُورِ عَنِ الْمَيِّتِ، وَالرَّجُلُ يَحُجُّ عَنِ الْمَرْأَةِ

میّت کی طرف سے حج اور منت پوری کرنا اور خاوند کا بیوی کی طرف سے حج کرنا

1852 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ، جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: إِنَّ أُمِّي نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ فَلَمْ تَحُجَّ حَتَّى مَاتَتْ، أَفَأَحُجُّ عَنْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ حُجِّي عَنْهَا، أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكِ دَيْنٌ أَكُنْتِ قَاضِيَةً؟ اقْضُوا اللَّهَ فَاللَّهُ أَحَقُّ بِالْوَفَاءِ

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جُہینہ کی ایک عورت نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میری والدہ ماجدہ نے حج کرنے کی منت مانی تھی لیکن وہ حج نہ کر سکیں حتیٰ کہ وفات پا گئیں۔ کیا میں اُن کی طرف سے حج کروں؟ فرمایا: ہاں تم اُن کی طرف سے حج کرو۔ اگر تمہاری والدہ پر قرض ہوتا تو کیا تم اُسے ادا کرتیں؟ اللہ تعالیٰ زیادہ حق دار ہے کہ اُس کا قرض ادا کیا جائے۔

23-بَابُ الْحَجِّ عَمَّنْ لَا يَسْتَطِيعُ الثُّبُوتَ عَلَى الرَّاحِلَةِ

اس کی طرف سے حج کرنا جو سواری پر جم نہ سکے

1853 - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، أَنَّ امْرَأَةً، ح

ابوعاصم، ابن جُریج، ابن شہاب، سلیمان بن یسار، حضرت ابن عباس نے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ ایک عورت۔

1854 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ فِي

موسیٰ بن اسماعیل، عبدالعزیز بن ابوسلمہ، ابنِ شہاب، سلیمان بن یسار سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: حجۃ الوداع کے سال قبیلہ خثعم کی ایک عورت نے حاضرِ خدمت ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر حج فرض کیا ہے۔

1852- انظر الحدیث: 7315,6699' سنن نسائی: 2631

1853- صحیح مسلم: 3239' سنن ترمذی: 928' سنن نسائی: 5404' سنن ابن ماجہ: 2909

1854- راجع الحدیث: 1513

الحَجِّ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَوِيَ عَلَى الرَّاحِلَةِ فَهَلْ يَقْضِي عَنْهُ أَنْ أَحُجَّ عَنْهُ؟ قَالَ: نَعَمْ

میرے والدِ ماجد بہت زیادہ بوڑھے ہیں، سواری پر جم کر نہیں بیٹھ سکتے۔ اگر میں حج کروں تو کیا اُن کی طرف سے ادا ہو جائے گا؟ فرمایا، ہاں۔

24- بَابُ حَجِّ المَرْأَةِ عَنِ الرَّجُلِ

عورت کا مرد کی طرف سے حج کرنا

1855 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ الفَضْلُ رَدِيفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمَ، فَجَعَلَ الفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَتَنْظُرُ إِلَيْهِ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْرِفُ وَجْهَ الفَضْلِ إِلَى الشِّقِّ الآخَرِ، فَقَالَتْ: إِنَّ فَرِيضَةَ اللَّهِ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَثْبُتُ عَلَى الرَّاحِلَةِ، أَفَأَحُجُّ عَنْهُ؟ قَالَ: نَعَمْ وَذَلِكَ فِي حَجَّةِ الوَدَاعِ

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی تھے کہ سواری پر نبی کریم ﷺ کے پیچھے حضرت فضل بیٹھے ہوئے تھے کہ خثعم کی ایک عورت حاضرِ خدمت ہوئی۔ حضرت فضل اُس کی جانب دیکھنے لگے اور وہ ان کی جانب نبی کریم ﷺ نے حضرت فضل کا چہرہ دوسری جانب کر دیا۔ عورت نے عرض کی کہ میرے والدِ ماجد پر حج فرض ہے لیکن وہ اتنے زیادہ بوڑھے ہیں کہ سواری پر جم نہیں سکتے۔ کیا میں اُن کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ فرمایا: ہاں اور یہ حجۃ الوداع کا موقع تھا۔

25- بَابُ حَجِّ الصِّبْيَانِ

بچوں کا حج

1856 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: بَعَثَنِي أَوْ قَدَّمَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الثَّقَلِ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ

ابوالنعمان، حماد بن زید، عبداللہ بن ابو یزید نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے مزدلفہ سے مجھے رات میں سامان کے ساتھ پہلے ہی روانہ فرما دیا تھا۔

1857 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَمِّهِ، أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ:

عُبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں قریب البلوغ تھا کہ اپنی گدھی پر سوار ہو کر آیا اور رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو کر منیٰ میں نماز پڑھ رہے

1855- راجع الحدیث:1513

1856- راجع الحدیث:1677,1357

1857- راجع الحدیث:76

أَقْبَلْتُ وَقَدْ نَاهَزْتُ الْحُلُمَ، أَسِيرُ عَلَى أَتَانٍ لِي وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يُصَلِّي بِمِنًى حَتَّى سِرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ الأَوَّلِ، ثُمَّ نَزَلْتُ عَنْهَا، فَرَتَعَتْ، فَصَفَفْتُ مَعَ النَّاسِ وَرَاءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَقَالَ: يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: بِمِنًى فِي حَجَّةِ الوَدَاعِ

تھے اور میں پہلی صف کے کچھ حصے کے آگے سے گزرا۔ پھر اُس سے اُترا اور وہ چرنے لگی۔ میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے لوگوں کے ساتھ صف میں شامل ہوگیا۔ یونس نے حضرت ابن عباس سے مروی کی ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر منیٰ میں۔

1858 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: حُجَّ بِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا ابْنُ سَبْعِ سِنِينَ

عبدالرحمٰن بن یونس، حاتم بن اسماعیل، محمد بن یوسف سے مروی ہے کہ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: مجھے ساتھ لے کر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کروایا گیا اور اس وقت میری عمر سات برس تھی۔

1859 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ، أَخْبَرَنَا القَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ، عَنِ الجُعَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ العَزِيزِ، يَقُولُ: لِلسَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، وَكَانَ قَدْ حُجَّ بِهِ فِي ثَقَلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عمرو بن زرارہ، قاسم بن مالک، جُعید بن عبداللہ، عمر بن عبدالعزیز فرمایا کرتے کہ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ساتھ لے کر نبی کریم ﷺ کے سامان کے ساتھ حج کروایا گیا تھا۔

26- بَابُ حَجِّ النِّسَاءِ

عورتوں کا حج

1860 - وَقَالَ لِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ هُوَ الأَزْرَقِيُّ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَذِنَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، لِأَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آخِرِ حَجَّةٍ حَجَّهَا، فَبَعَثَ مَعَهُنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ

احمد بن محمد، ابراہیم، اِن کے والدِ ماجد اُن کے جدِ امجد سے مروی ہے کہ حضرت عمر نے نبی کریم ﷺ کی ازواجِ مطہرات کو آخری حج میں جانے کی اجازت دی اور اُن کے ساتھ حضرت عثمان بن عفان اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کو روانہ کیا۔

1861 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ، حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ، قَالَ: حَدَّثَتْنَا عَائِشَةُ

عائشہ بنت طلحہ سے مروی ہے کہ اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں

1858- سنن ترمذی:1858

1859- انظر الحدیث:7330,6712

1861- راجع الحدیث:1520

بِنْتُ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلاَ نَغْزُو وَنُجَاهِدُ مَعَكُمْ، فَقَالَ: لَكِنَّ أَحْسَنَ الجِهَادِ وَأَجْمَلَهُ الحَجُّ، حَجٌّ مَبْرُورٌ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَلاَ أَدَعُ الحَجَّ بَعْدَ إِذْ سَمِعْتُ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا ہم آپ کے ساتھ غزوات و جہاد میں شریک نہ ہوا کریں؟ فرمایا کہ تمہارے لیے سب سے اچھا اور عمدہ جہاد حج ہے، گناہوں سے پاک کر دیتا ہے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشادِ گرامی سُن لینے کے بعد میں کبھی حج کو شریک نہیں ہوں۔

1862 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ تُسَافِرِ المَرْأَةُ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ، وَلاَ يَدْخُلُ عَلَيْهَا رَجُلٌ إِلَّا وَمَعَهَا مَحْرَمٌ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَخْرُجَ فِي جَيْشِ كَذَا وَكَذَا، وَامْرَأَتِي تُرِيدُ الحَجَّ، فَقَالَ: اخْرُجْ مَعَهَا

ابو معبد مولیٰ ابن عباس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: عورت سفر نہ کرے مگر اپنے کسی محرم کے ساتھ اور اُس کے پاس گھر میں کوئی داخل نہ ہو مگر اس کے محرم کے ساتھ۔ ایک آدمی نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں فلاں لشکر کے ساتھ جانے کا قصد رکھتا ہوں اور میری بیوی حج کے لیے جانا چاہتی ہے۔ فرمایا کہ اُس (اپنی بیوی) کے ساتھ جاؤ۔

1863 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، أَخْبَرَنَا حَبِيبٌ المُعَلِّمُ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَجَّتِهِ قَالَ لِأُمِّ سِنَانٍ الأَنْصَارِيَّةِ: مَا مَنَعَكِ مِنَ الحَجِّ؟، قَالَتْ: أَبُو فُلاَنٍ، تَعْنِي زَوْجَهَا، كَانَ لَهُ نَاضِحَانِ حَجَّ عَلَى أَحَدِهِمَا، وَالآخَرُ يَسْقِي أَرْضًا لَنَا، قَالَ: فَإِنَّ عُمْرَةً فِي رَمَضَانَ تَقْضِي حَجَّةً أَوْ حَجَّةً مَعِي رَوَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ الكَرِيمِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب حج کر کے واپس تشریف لائے تو حضرت اُمِّ سنان انصاریہ سے فرمایا کہ تم نے حج کیوں نہ کیا؟ عرض کی کہ ابو فلاں یعنی اُن کے خاوند کے پاس پانی ڈھونے والے دو اُونٹ ہیں۔ ایک پر وہ حج کرنے گئے اور دوسرا ہماری زمین کو پانی دیتا ہے۔ فرمایا کہ رمضان میں عمرہ کرنا حج کے برابر یا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔ مروی کیا اسے ابن جُریج عطاء، حضرت ابن عباس نے نبی کریم ﷺ سے۔ عُبید اللہ، عبدالکریم، عطاء، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے نبی کریم ﷺ سے مروی کیا۔

1862- انظر الحدیث: 5233,3061,3006 صحیح مسلم: 3259

1863- صحیح مسلم: 3029

وَسَلَّمَ

1864 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ المَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ قَزَعَةَ، مَوْلَى زِيَادٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ، وَقَدْ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ غَزْوَةً، قَالَ: أَرْبَعٌ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَوْ قَالَ: -يُحَدِّثُهُنَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فَأَعْجَبْنَنِي وَآنَقْنَنِي: "أَنْ لاَ تُسَافِرَ امْرَأَةٌ مَسِيرَةَ يَوْمَيْنِ لَيْسَ مَعَهَا زَوْجُهَا، أَوْ ذُو مَحْرَمٍ، وَلاَ صَوْمَ يَوْمَيْنِ الفِطْرِ وَالأَضْحَى، وَلاَ صَلاَةَ بَعْدَ صَلاَتَيْنِ بَعْدَ العَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ، وَبَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَلاَ تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلاَثَةِ مَسَاجِدَ: مَسْجِدِ الحَرَامِ، وَمَسْجِدِي، وَمَسْجِدِ الأَقْصَى"

قزعہ مولیٰ زیاد نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا جنہوں نے نبی کریم ﷺ کی معیت میں بارہ غزوات میں حصّہ لیا تھا۔ فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے چار باتیں ایسی سُنی ہیں یا فرمایا کہ نبی کریم ﷺ سے مروی کی گئی ہیں جو مجھے بہت پسند اور محبوب ہیں کہ کوئی عورت دو روز کا سفر نہ کرے مگر اپنے خاوند یا کسی محرم کے ساتھ دو دنوں یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے روزے نہ رکھے۔ دو نمازوں کے بعد کوئی نماز نہ پڑھے یعنی عصر کے بعد جب تک سورج غروب نہ ہوجائے اور فجر کے بعد جب تک سورج نکل نہ آئے اور کجاوے نہ کسے جائیں مگر تین مسجدوں کی جانب یعنی مسجدِ حرام، میری مسجد اور مسجدِ اقصیٰ کی طرف۔

فائدہ: مفسّرِ شہیر، حکیم الامت، مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ المنّان فرماتے ہیں: یعنی سواء ان مسجدوں کے کسی اور مسجد کی طرف اس لیے سفر کر کے جانا کہ وہاں نماز کا ثواب زیادہ ہے، ممنوع ہے۔ جیسے بعض لوگ جمعہ پڑھنے بدایوں سے دہلی جاتے تھے تاکہ وہاں کی جامع مسجد میں ثواب زیادہ ملے، یہ غلط ہے۔ ہر جگہ کی مسجدیں ثواب میں برابر ہیں۔ اس توجیہ پر حدیث بالکل واضح ہے۔ وہابی حضرات نے اس کے معنیٰ یہ سمجھے کہ سواء ان تین مسجدوں کے کسی اور مسجد کی طرف سفر ہی حرام ہے لہٰذا عرس، زیارتِ قبور وغیرہ کے لیے سفر حرام۔ اگر یہ مطلب ہوتو پھر تجارت، علاج، دوستوں سے ملاقات، علمِ دین سیکھنے وغیرہ تمام کاموں کے لیے سفر حرام ہوں گے اور ریلوے کا محکمہ معطّل ہوکر رہ جائے گا اور یہ حدیث قرآن کے خلاف ہی ہوگی اور دیگر احادیث کے بھی۔ ربّ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ﴿۱۱﴾ ترجمۂ کنز الایمان: تم فرمادو! زمین میں سیر کرو پھر دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا کیسا انجام ہوا۔ (صاحبِ) مرقاۃ نے اسی جگہ اور (علامہ) شامی نے زیارتِ قبور میں فرمایا کہ چونکہ ان تین مساجد کے سوا تمام مسجدیں برابر ہیں اس لیے اور مسجدوں کی طرف سفر ممنوع ہے اور اولیاء اللہ کی قبریں فیوض و برکات میں مختلف ہیں۔ لہٰذا زیارتِ قبور کے لیے سفر جائز (ہے)۔ کیا یہ (بدمذہب) جہلاء انبیاء کرام کی قبور کی طرف سفر (سے) بھی منع کریں گے۔ (مرآۃ المناجیح شرح مشکاۃ المصابیح، باب المساجد و مواضع الصلوٰۃ، الفصل الاوّل، ج۱، ص ۴۳۱-۴۳۲)

-1864 راجع الحدیث: 1197,586

امام یحییٰ بن شرف الدین نووی علیہ رحمۃ اللہ القوی، شرح مسلم میں لکھتے ہیں: ہمارے اصحاب شوافع، امام الحرمین اور محققین کے نزدیک یہ (یعنی مزارات وغیرہ کے قصد سے) سفر کرنا نہ حرام ہے، نہ مکروہ، البتہ افضلیت کاملہ ان تین مسجدوں کی طرف سامانِ سفر باندھنے میں ہے۔ (شرح المسلم للنووی، سفر المرأۃ مع محرم الی حج وغیرہ، ج۱، ص ۴۳۳)

27- بَابُ مَنْ نَذَرَ الْمَشْيَ إِلَى الْكَعْبَةِ

جس نے پیدل کعبہ جانے کی نذر مانی

1865 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلاَمٍ، أَخْبَرَنَا الفَزَارِيُّ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، قَالَ: حَدَّثَنِي ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى شَيْخًا يُهَادَى بَيْنَ ابْنَيْهِ، قَالَ: مَا بَالُ هَذَا؟ ، قَالُوا: نَذَرَ أَنْ يَمْشِيَ، قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَنْ تَعْذِيبِ هَذَا نَفْسَهُ لَغَنِيٌّ، وَأَمَرَهُ أَنْ يَرْكَبَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بوڑھے شخص کو دیکھا کہ اپنے دو بیٹوں کا سہارا لے کر چل رہا تھا فرمایا کہ اسے کیا ہو گیا ہے۔ لوگوں نے عرض کی کہ پیدل چلنے کی نذر مانی ہے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کسی کو ایسی مشقت دینے سے غنی ہے اور اُسے حکم دیا کہ سوار ہو جائے۔

1866 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ، أَنَّ يَزِيدَ بْنَ أَبِي حَبِيبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا الخَيْرِ، حَدَّثَهُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: نَذَرَتْ أُخْتِي أَنْ تَمْشِيَ إِلَى بَيْتِ اللَّهِ، وَأَمَرَتْنِي أَنْ أَسْتَفْتِيَ لَهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَفْتَيْتُهُ، فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِتَمْشِ، وَلْتَرْكَبْ ، قَالَ: وَكَانَ أَبُو الخَيْرِ لاَ يُفَارِقُ عُقْبَةَ.

ابراہیم بن موسیٰ، ہشام بن یوسف، ابن جُریج، سعید بن ابو ایوب، یزید بن ابو حبیب، ابو الخیر سے مروی ہے کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میری بہن نے نذر مانی کہ بیت اللہ تک پیدل چل کر جائے گی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا حکم معلوم کرنے کے لیے مجھ سے کہا۔ میں نے حکم پوچھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پیدل چلے اور سوار بھی ہو جایا کرے اور ابو الخیر کبھی حضرت عقبہ سے الگ نہ ہوتے۔

1866م - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي الخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ، فَذَكَرَ الحَدِيثَ

ابو عاصم، ابن جُریج، یحییٰ بن ایوب، یزید، ابو الخیر نے حضرت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی اور آگے مذکورہ حدیث بیان کی۔

☆☆☆☆☆

1865- انظر الحديث: 6701، صحيح مسلم: 4223، سنن ابوداؤد: 3301، سنن ترمذی: 1537، سنن نسائی: 3862,3861

1866م- صحیح مسلم: 2227، سنن ابو داؤد: 3299، سنن نسائی: 3823

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

29- كِتَابُ فَضَائِلِ الْمَدِينَةِ

فضائل مدینہ کا بیان

1- بَابُ حَرَمِ الْمَدِينَةِ

مدینہ منورہ کا حرم ہونا

1867- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ، حَدَّثَنَا عَاصِمٌ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الأَحْوَلُ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: المَدِينَةُ حَرَمٌ مِنْ كَذَا إِلَى كَذَا، لاَ يُقْطَعُ شَجَرُهَا، وَلاَ يُحْدَثُ فِيهَا حَدَثٌ، مَنْ أَحْدَثَ حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالمَلاَئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ"

ابو عبدالرحمٰن، احول نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مدینہ منورہ فلاں جگہ سے فلاں جگہ تک حرم ہے۔ نہ اس کا درخت کاٹا جائے اور نہ اس میں کوئی نئی بات نکالی جائے جو اس میں نئی بات پیدا کرے گا تو اس پر اللہ تعالیٰ کی، فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔

1868 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المَدِينَةَ، وَأَمَرَ بِبِنَاءِ المَسْجِدِ، فَقَالَ: يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُونِي، فَقَالُوا: لاَ نَطْلُبُ ثَمَنَهُ، إِلَّا إِلَى اللَّهِ، فَأَمَرَ بِقُبُورِ المُشْرِكِينَ، فَنُبِشَتْ ثُمَّ بِالخِرَبِ، فَسُوِّيَتْ وَبِالنَّخْلِ فَقُطِعَ، فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةَ المَسْجِدِ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی مدینہ منورہ تشریف آوری ہوئی تو مسجد کی تعمیر کا حکم دیا اور فرمایا: اے بنی نجار مجھ سے قیمت لے لو۔ انہوں نے عرض کی کہ اس کی قیمت ہم اللہ تعالیٰ سے لیں گے۔ آپ نے حکم فرمایا تو مشرکوں کی قبروں کو کھود دیا گیا۔ پھر حکم فرمایا تو کوڑی کو برابر کر دیا گیا اور کھجور کے درخت کاٹ دیئے گئے اور مسجد کی قبلہ والی طرف اُنہیں صف کی طرح کھڑا کر دیا گیا۔

1869 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ سَعِيدٍ المَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ

سعید مقبری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مدینہ منورہ کی دونوں پتھریلی زمینوں کا درمیانی حصہ میری

1867- انظر الحدیث: 7306، صحیح مسلم: 3310

1868- راجع الحدیث: 428,334

1869- انظر الحدیث: 1873

النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: حُرِّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ عَلَى لِسَانِي، قَالَ: وَأَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِي حَارِثَةَ، فَقَالَ: أَرَاكُمْ يَا بَنِي حَارِثَةَ قَدْ خَرَجْتُمْ مِنَ الحَرَمِ، ثُمَّ التَفَتَ، فَقَالَ: بَلْ أَنْتُمْ فِيهِ

زبان پر حرام کیا گیا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ بنی حارثہ کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا کہ اے بنی حارثہ! میرے خیال میں تم حرم سے باہر ہو گئے ہو۔ پھر اطراف میں دیکھ کر فرمایا: نہیں بلکہ تم حرم میں ہی ہو۔

1870 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا عِنْدَنَا شَيْءٌ إِلَّا كِتَابُ اللهِ، وَهَذِهِ الصَّحِيفَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " المَدِينَةُ حَرَمٌ، مَا بَيْنَ عَائِرٍ إِلَى كَذَا، مَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا، أَوْ آوَى مُحْدِثًا، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ، وَقَالَ: ذِمَّةُ المُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ، فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ، وَلَا عَدْلٌ، وَمَنْ تَوَلَّى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ، وَلَا عَدْلٌ " قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: "عَدْلٌ: فِدَاءٌ"

ابراہیم تیمی نے اپنے والدِ ماجد سے مروی کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہمارے پاس سوائے اللہ کی کتاب اور اِس صحیفہ کے کوئی چیز نہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مدینہ منورہ حرم ہے عائر سے فلاں جگہ تک۔ جو اِس میں کوئی نئی بات پیدا کرے یا اسکے پیدا کرنے والے کو پناہ دے تو اُس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت۔ نہ اُس کا کوئی فرض قبول کیا جائے گا اور نہ نفل اور فرمایا کہ مسلمانوں کا ذمہ ایک ہے۔ جو کسی مسلمان کا عہد توڑے تو اُس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام انسان کی لعنت نہ اُس کی کوئی فرض عبادت قبول کیا جائیگا اور نہ نفل۔ جو کسی قوم سے اپنے آقاؤں کی اجازت کے بغیر معاملات کرے تو اُس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت۔ نہ اُس کا فرض قبول کیا جائیگا اور نہ نفل۔

2- بَابُ فَضْلِ المَدِينَةِ وَأَنَّهَا تَنْفِي النَّاسَ

مدینہ منورہ کی فضیلت اور یہ لوگوں کی چھانٹی کر دیتا ہے

1871 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الحُبَابِ سَعِيدَ بْنَ يَسَارٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، یحییٰ بن سعید، ابوحباب سعید بن یسار حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے ایک

1870- صحیح مسلم: 3773,3316,3315,3314، سنن ابو داؤد: 2034، سنن ترمذی: 2127

1871- صحیح مسلم: 3340

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَأْكُلُ القُرَى، يَقُولُونَ يَثْرِبُ، وَهِيَ المَدِينَةُ، تَنْفِي النَّاسَ كَمَا يَنْفِي الكِيرُ خَبَثَ الحَدِيدِ

بستی کا حکم دیا گیا ہے جو دوسری بستیوں کو نگل جاتی ہے۔ اُسے یثرب کہا جاتا ہے اور وہ مدینہ ہے۔ وہ بستی بُرے لوگوں کو اِس طرح نکال دیتی ہے جس طرح بھٹی لوہے کے میل کو نکال دیتی ہے۔

3-بَابٌ: المَدِينَةُ طَابَةٌ

مدینہ منورہ طابہ ہے

1872 - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنْ تَبُوكَ، حَتَّى أَشْرَفْنَا عَلَى المَدِينَةِ، فَقَالَ: هَذِهِ طَابَةٌ

خالد بن مخلد، سلیمان، عمرو بن یحییٰ، عباس بن سہل بن سعد سے مروی ہے کہ حضرت ابوحمید اسدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تبوک سے واپس آ رہے تھے حتیٰ کہ مدینہ منورہ کے قریب آ گئے تو فرمایا۔ یہ طابہ ہے۔

4-بَابُ لاَبَتَيِ المَدِينَةِ

مدینہ منورہ کے دونوں پتھریلے مقام

1873 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: لَوْ رَأَيْتُ الظِّبَاءَ بِالْمَدِينَةِ تَرْتَعُ مَا ذَعَرْتُهَا، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا بَيْنَ لاَبَتَيْهَا حَرَامٌ

عبداللہ بن یوسف، امام مالک ابنِ شہاب، سعید بن مسیب سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے: اگر میں مدینہ منورہ میں ہرن چرتا ہوا دیکھوں تو اُسے خوفزدہ نہیں کروں گا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اِن دونوں پتھریلی مقام کی درمیانی جگہ حرم ہے۔

5-بَابُ مَنْ رَغِبَ عَنِ المَدِينَةِ

جو مدینہ منورہ سے نفرت کرے

1874 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ المُسَيِّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: يَتْرُكُونَ المَدِينَةَ عَلَى خَيْرِ مَا كَانَتْ، لاَ يَغْشَاهَا إِلَّا العَوَافِ - يُرِيدُ عَوَافِيَ السِّبَاعِ وَالطَّيْرِ - وَآخِرُ مَنْ يُحْشَرُ رَاعِيَانِ مِنْ

سعید بن مسیب سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا: تم مدینہ منورہ کو اچھی حالت میں چھوڑ دو گے تو پھر وہاں درندے اور پرندے چھا جائیں گے اور آخر میں اس کے اندر مزینہ کے دو چرواہے آئیں گے۔ مدینہ منورہ سے اپنی بکریاں لے جانا چاہیں

1872- راجع الحدیث: 1481، صحیح مسلم: 3358، سنن ابوداؤد: 3079

1873- راجع الحدیث: 1869، صحیح مسلم: 3319، سنن ترمذی: 3921

مُزَيْنَةَ، يُرِيدَانِ الْمَدِينَةَ، يَنْعِقَانِ بِغَنَمِهِمَا فَيَجِدَانِهَا وَحْشًا، حَتَّى إِذَا بَلَغَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ، خَرَّا عَلَى وُجُوهِهِمَا

گے تو دیکھیں گے کہ وہاں تو صرف وحشی جانور ہی ہیں۔ حتیٰ کہ جب وہ ثنیۃ الوداع پہنچیں گے تو اوندھے منہ گر پڑیں گے۔

1875 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: تُفْتَحُ الْيَمَنُ، فَيَأْتِي قَوْمٌ يُبِسُّونَ، فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ، وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ، وَتُفْتَحُ الشَّأْمُ، فَيَأْتِي قَوْمٌ يُبِسُّونَ، فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ، وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ، وَتُفْتَحُ الْعِرَاقُ، فَيَأْتِي قَوْمٌ يُبِسُّونَ، فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ، وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ

حضرت عبداللہ بن زُبیر سے مروی ہے کہ حضرت سفیان بن ابوزُہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ یمن فتح ہوجائے گا تو ایک قوم سواریوں کو ہانک کر لائے گی تو اپنے گھر والوں اور پیروکاروں کو سوار کر کے لے جائے گی اور مدینہ منورہ اُن کے لیے بہتر ہے اگر انھیں علم ہو۔ شام فتح ہوجائے گا تو ایک قوم سواریوں کو ہانک کر لائے گی اور اپنے گھر والوں اور پیروکاروں کو سوار کر کے لے جائے گی اور مدینہ منورہ اُن کے لیے بہتر ہے اگر انہیں علم ہو۔ عراق فتح ہوجائے گا تو ایک قوم سواریوں کو ہانک کر لائے گی اور اپنے گھر والوں اور پیروکاروں کو سوار کر کے لے جائے گی اور مدینہ منورہ اُن کے لیے بہتر ہے اگر انھیں علم ہو۔

6-بَابٌ: الإِيمَانُ يَأْرِزُ إِلَى الْمَدِينَةِ

ایمان مدینہ منورہ کی طرف سمٹ جائے گا

1876 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّ الإِيمَانَ لَيَأْرِزُ إِلَى الْمَدِينَةِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ إِلَى جُحْرِهَا

ابراہیم بن مُنذر، انس بن عیاض، عُبید اللہ، حبیب بن عبدالرحمٰن حفص بن عاصم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایمان اِس طرح مدینہ منورہ کی طرف سمٹ جائے گا جیسے سانپ اپنے بِل کی طرف سمٹ آتا ہے۔

7-بَابُ إِثْمِ مَنْ كَادَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ

اہل مدینہ کو دھوکہ دینے کا گناہ

1875- صحیح مسلم:3351

1876- صحیح مسلم:372 'سنن ابن ماجہ:3111

1877 - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، أَخْبَرَنَا الفَضْلُ، عَنْ جُعَيْدٍ، عَنْ عَائِشَةَ هِيَ بِنْتُ سَعْدٍ، قَالَتْ: سَمِعْتُ سَعْدًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: لاَ يَكِيدُ أَهْلَ المَدِينَةِ أَحَدٌ إِلَّا انْمَاعَ كَمَا يَنْمَاعُ المِلْحُ فِي المَاءِ

حسین بن حریث، فضل، جعید، عائشہ، حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا: نہیں فریب دے گا کوئی اہل مدینہ کو مگر اِس طرح گھل جائے گا جس طرح پانی میں نمک گھل جاتا ہے۔

8- بَابُ آطَامِ المَدِينَةِ

مدینہ منورہ کے مکانات

1878 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ، سَمِعْتُ أُسَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُطُمٍ، مِنْ آطَامِ المَدِينَةِ، فَقَالَ: هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى، إِنِّي لَأَرَى مَوَاقِعَ الفِتَنِ خِلاَلَ بُيُوتِكُمْ كَمَوَاقِعِ القَطْرِ، تَابَعَهُ مَعْمَرٌ، وَسُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ

عُروہ سے مروی ہے کہ حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ کے مکانات میں سے ایک اونچے مکان پر چڑھے تو فرمایا: کیا تم دیکھ رہے ہو جو میں دیکھتا ہوں؟ بے شک میں تمہارے گھروں پر فتنوں کے گرنے کی جگہوں کو دیکھ رہا ہوں، جیسے بارش کے قطروں کے گرنے کے مقامات، متابعت کی اِس کی معمر اور سلیمان بن کثیر نے زہری سے۔

9- بَابٌ: لاَ يَدْخُلُ الدَّجَّالُ المَدِينَةَ

دجال مدینہ منوّرہ میں داخل نہیں ہوگا

1879 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لاَ يَدْخُلُ المَدِينَةَ رُعْبُ المَسِيحِ الدَّجَّالِ، لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ، عَلَى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ

عبدالعزیز بن عبداللہ، ابراہیم بن سعد، اِن کے والدِ ماجد، اُن کے جدّ امجد، حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مسیح دجال کی دہشت مدینہ منورہ کے اندر داخل نہیں ہوگی۔ اِس کے اُن دنوں سات دروازے ہوں گے اور ہر دروازے پر دو فرشتے موجود ہوں گے۔

1880 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ المُجْمِرِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

نعیم بن عبداللہ مُجمر نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدینہ منورہ کے راستوں پر فرشتے موجود ہیں لہٰذا

1878- انظر الحدیث: 7060,3597,2467' صحیح مسلم: 7175,7174

1879- انظر الحدیث: 7126,7125

1880- صحیح مسلم: 3337

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. عَلَى أَنْقَابِ الْمَدِينَةِ مَلاَئِكَةٌ لاَ يَدْخُلُهَا الطَّاعُونُ، وَلاَ الدَّجَّالُ

طاعون اور دجال اس میں داخل نہ ہوسکیں۔

1881 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلَّا سَيَطَؤُهُ الدَّجَّالُ، إِلَّا مَكَّةَ، وَالْمَدِينَةَ، لَيْسَ لَهُ مِنْ نِقَابِهَا نَقْبٌ، إِلَّا عَلَيْهِ الْمَلاَئِكَةُ صَافِّينَ يَحْرُسُونَهَا، ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِينَةُ بِأَهْلِهَا ثَلاَثَ رَجَفَاتٍ، فَيُخْرِجُ اللَّهُ كُلَّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کوئی شہر ایسا نہیں جس کو دجال تباہ برباد نہیں کرے گا سوائے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے۔ اِن کے راستوں میں سے کوئی راستہ ایسا نہیں ہوگا جس پر صف بستہ فرشتے حفاظت نہ کر رہے ہوں گے پھر اہل مدینہ کو تین جھٹکے لگیں گے جن کے سبب اللہ تعالیٰ ہر کافر اور منافق کو (اِس سے) نکال دے گا۔

1882 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا طَوِيلًا عَنِ الدَّجَّالِ فَكَانَ فِيمَا حَدَّثَنَا بِهِ أَنْ قَالَ: "يَأْتِي الدَّجَّالُ، وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِينَةِ، بَعْضَ السِّبَاخِ الَّتِي بِالْمَدِينَةِ، فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ يَوْمَئِذٍ رَجُلٌ هُوَ خَيْرُ النَّاسِ، أَوْ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ، فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّكَ الدَّجَّالُ، الَّذِي حَدَّثَنَا عَنْكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَهُ، فَيَقُولُ الدَّجَّالُ: أَرَأَيْتَ إِنْ قَتَلْتُ هَذَا، ثُمَّ أَحْيَيْتُهُ هَلْ تَشُكُّونَ فِي الأَمْرِ؟ فَيَقُولُونَ: لاَ، فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيهِ، فَيَقُولُ حِينَ يُحْيِيهِ: وَاللَّهِ مَا كُنْتُ قَطُّ أَشَدَّ بَصِيرَةً مِنِّي الْيَوْمَ، فَيَقُولُ الدَّجَّالُ: أَقْتُلُهُ فَلاَ أُسَلَّطُ عَلَيْهِ"

عُبید اللہ بن عبداللہ بن عُتبہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو سعید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بہت طویل واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا: دجال آئے گا اور اُس پر مدینہ منورہ میں داخل ہونا حرام کر دیا گیا ہے۔ پس مدینہ منورہ کی شور زمین میں اُترے گا۔ چنانچہ اُس روز اُس کی جانب ایک شخص جائے گا اور وہ بہتر انسان ہوگا یا بہتر انسانوں میں سے ہوگا۔ وہ کہے گا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو وہی دجال ہے جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خبر دی تھی۔ دجال کہے گا کہ اگر میں اسے قتل کر کے پھر زندہ کر دوں تو پھر بھی میرے بارے میں تمہیں کوئی شک ہوگا؟ لوگ کہیں گے: نہیں۔ پس وہ اُسے قتل کر کے پھر زندہ کر دے گا۔ زندہ ہونے پر وہ مردِ مومن کہے گا: خدا کی قسم، آج جیسی بصیرت مجھے ہرگز حاصل نہیں تھی۔ دجال کہے گا کہ اِسے قتل کر دو لیکن اُس پر غلبہ نہ پا سکے گا۔

1881- انظر الحدیث: 7473,7134,7124' صحیح مسلم: 7316

1882- انظر الحدیث: 7132' صحیح مسلم: 7302,7301

10- بَابٌ: الْمَدِينَةُ تَنْفِي الْخَبَثَ

1883 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، جَاءَ أَعْرَابِيٌّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَايَعَهُ عَلَى الإِسْلاَمِ، فَجَاءَ مِنَ الغَدِ مَحْمُومًا فَقَالَ: أَقِلْنِي، فَأَبَى ثَلاَثَ مِرَارٍ، فَقَالَ: المَدِينَةُ كَالكِيرِ تَنْفِي خَبَثَهَا وَيَنْصَعُ طَيِّبُهَا

1884 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: لَمَّا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أُحُدٍ رَجَعَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَتْ فِرْقَةٌ: نَقْتُلُهُمْ، وَقَالَتْ فِرْقَةٌ: لاَ نَقْتُلُهُمْ، فَنَزَلَتْ (فَمَا لَكُمْ فِي المُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ) (النساء: 88) وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا تَنْفِي الرِّجَالَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الحَدِيدِ

مدینہ خبیث کو دُور کر دیتا ہے

محمد بن مکندر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ ایک اعرابی نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور اسلام پر بیعت کی۔ دوسرے دن آیا تو اُسے بخار چڑھا ہوا تھا۔ کہا کہ بیعت فسخ کر دیجیے۔ آپ نے تین مرتبہ انکار فرمایا اور فرمایا: مدینہ منورہ بھٹی کی طرح ہے جو میل کچیل کو دُور کرتی اور خالص چیز کو رکھ لیتی ہے۔

حضرت زید ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ اُحد کیجانب تشریف لے گئے، آپ کے ساتھ جانے والوں میں سے ایک جماعت واپس لوٹ آئی (اصحاب کی)۔ ایک جماعت نے کہا کہ ہم اُن سے جنگ کریں گے۔ (منافقین کی) دُوسری جماعت (گروہِ منافقین) نے کہا کہ ہم اُن سے نہیں لڑیں گے۔ پس یہ آیت نازل ہوئی: ترجمہ کنز الایمان: تو تمہیں کیا ہوا کہ منافقوں کے بارے میں دو فریق ہو گئے (پارہ ۵، النساء: ۸۸) نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہ خبیث لوگوں کو ایسے دور کرتا ہے جیسے آگ لوہے کے میل کو دُور کر دیتی ہے۔

000- بَابٌ

1885 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، سَمِعْتُ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

حضور ﷺ کا مدینہ منورہ کے لیے دعا کرنا

عبد اللہ بن محمد، وہب بن جریر، ان کے والدِ ماجد، یونس، ابن شہاب حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے دعا کی: اے اللہ!

-1883 انظر الحدیث: 7322,7216,7211,7209

-1884 انظر الحدیث: 4589,4050' صحیح مسلم: 3343' سنن ترمذی: 3028

-1885 صحیح مسلم: 3313

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اللّٰهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِينَةِ ضِعْفَيْ مَا جَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ. تَابَعَهُ عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ يُونُسَ

مدینہ منورہ میں اُس سے دگنی برکت عطا فرما جتنی تُو نے مکہ مکرمہ میں رکھی ہے۔ متابعت کی اِس کی عثمان بن عمر نے یونس سے۔

1886 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ، فَنَظَرَ إِلَى جُدُرَاتِ الْمَدِينَةِ، أَوْضَعَ رَاحِلَتَهُ وَإِنْ كَانَ عَلَى دَابَّةٍ حَرَّكَهَا مِنْ حُبِّهَا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سفر سے واپس تشریف لاتے اور مدینہ منورہ کی دیواروں کو دیکھتے تو اپنی سواری کی رفتار کو تیز کر دیتے اور اگر دوسرے جانور پر سوار ہوتے تو مدینہ کی محبت میں اُسے ایڑ لگاتے۔

11- بَابُ كَرَاهِيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُعْرَى الْمَدِينَةُ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ چھوڑنے کو ناپسند فرمایا

1887 - حَدَّثَنَا ابْنُ سَلاَمٍ، أَخْبَرَنَا الفَزَارِيُّ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَرَادَ بَنُو سَلِمَةَ أَنْ يَتَحَوَّلُوا إِلَى قُرْبِ الْمَسْجِدِ، فَكَرِهَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنْ تُعْرَى الْمَدِينَةُ وَقَالَ: يَا بَنِي سَلِمَةَ أَلاَ تَحْتَسِبُونَ آثَارَكُمْ فَأَقَامُوا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ بنو سلمہ نے مسجدِ نبوی کے نزدیک ہی منتقل ہونے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ منورہ کو چھوڑنا ناپسند فرمایا اور فرمایا: اے بنو سلمہ! کیا تمہیں اپنے قدموں کے ثواب کی حاجت نہیں؟ پس وہ وہیں رہ گئے۔

12- بَابٌ

مدینہ منورہ میں جنت کا ایک باغ

1888 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ، وَمِنْبَرِي عَلَى حَوْضِي

مسدد، یحییٰ، عُبید اللہ بن عمر، خُبیب بن عبدالرحمٰن، حفص بن عاصم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان میں جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔

1886- صحیح مسلم: 3441

1887- راجع الحدیث: 655

1888- راجع الحدیث: 1196

1889 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ، وُعِكَ أَبُو بَكْرٍ، وَبِلاَلٌ، فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا أَخَذَتْهُ الحُمَّى يَقُولُ:

كُلُّ امْرِئٍ مُصَبَّحٌ فِي أَهْلِهِ ... وَالمَوْتُ أَدْنَى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ، وَكَانَ بِلاَلٌ إِذَا أُقْلِعَ عَنْهُ الحُمَّى يَرْفَعُ عَقِيرَتَهُ يَقُولُ:

أَلاَ لَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبِيتَنَّ لَيْلَةً ... بِوَادٍ وَحَوْلِي إِذْخِرٌ وَجَلِيلُ،

وَهَلْ أَرِدَنْ يَوْمًا مِيَاهَ مَجَنَّةٍ ... وَهَلْ يَبْدُوَنْ لِي شَامَةٌ وَطَفِيلُ،

قَالَ: اللَّهُمَّ الْعَنْ شَيْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ، وَعُتْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ، وَأُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ كَمَا أَخْرَجُونَا مِنْ أَرْضِنَا إِلَى أَرْضِ الوَبَاءِ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا المَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ، اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَفِي مُدِّنَا، وَصَحِّحْهَا لَنَا، وَانْقُلْ حُمَّاهَا إِلَى الجُحْفَةِ، قَالَتْ: وَقَدِمْنَا المَدِينَةَ وَهِيَ أَوْبَأُ أَرْضِ اللَّهِ، قَالَتْ: فَكَانَ بُطْحَانُ يَجْرِي نَجْلًا تَعْنِي مَاءً آجِنًا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو حضرت ابوبکر اور حضرت بلال بیمار ہو گئے۔ حضرت ابوبکر کو جب بخار چڑھتا تو کہتے: ہر شخص اپنے گھر والوں میں صبح کرتا ہے جب کہ موت اُس کے جوتے کے تسمے سے بھی قریب ہے اور حضرت بلال کا بخار جب اُترتا تو بلند آواز سے کہتے: اے کاش ایک رات میں اُسی وادی میں گزاروں اور میرے اردگرد اِذخر اور جلیل گھاس ہو۔ کیا ایسا دن بھی آئے گا کہ میں مجنہ کا پانی پیوں گا اور کیا مجھے شامہ اور طفیل پہاڑ دکھائی دیں گے۔ پھر دعا کرتے: اے اللہ! شیبہ بن ربیعہ، عتبہ بن ربیعہ اور اُمیّہ بن خلف پر لعنت کر جیسے انہوں نے ہمیں ہماری سرزمین سے نکال کر وبائی زمین کی طرف بھیجا ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: اے اللہ! مکہ جیسی محبت ہمارے دلوں میں مدینہ کے لیے ڈال دے بلکہ اُس سے بھی زیادہ۔ اے اللہ! ہمارے صاع میں برکت دے اور ہمارے مُد میں اور اِس کی آب و ہوا کو ہمارے موافق کردے اور اِس کے بخار کو جُحفہ کی طرف کردے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ ہم مدینہ منورہ آئے تو اللہ کی زمین میں یہ سب سے زیادہ وبائی زمین تھی۔ فرمایا کہ یہاں بطحان کا بدبودار نالہ آہستہ آہستہ بہتا رہتا تھا۔

1890 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلاَلٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي شَهَادَةً فِي سَبِيلِكَ، وَاجْعَلْ مَوْتِي فِي بَلَدِ رَسُولِكَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ

یحییٰ بن بکیر، لیث، خالد بن یزید، سعید بن ابو ہلال، زید بن اسلم، اِن کے والدِ ماجد سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: اے اللہ! مجھے اپنی راہ میں شہادت نصیب کرنا اور اپنے رسول کے شہر میں مجھے موت سے دینا۔ ابن زُریع، روح بن قاسم، زید بن

1889- انظر الحدیث:6372,5677,5654,3926 صحیح مسلم:3330

ابْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ عُمَرَ نَحْوَهُ وَقَالَ هِشَامٌ، عَنْ زَيْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَفْصَةَ، سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

اسلم، ان کی والدۂ ماجدہ، حضرت حفصہ بنت عمر سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر سے اسی طرح سُنا۔ ہشام، زید، ان کے والدِ ماجد، حضرت حفصہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر سے سُنا۔

☆☆☆☆☆

بسم الله الرحمن الرحيم

30- كِتَابُ الصَّوْمِ

1- بَابُ وُجُوبِ صَوْمِ رَمَضَانَ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ) (البقرة:183)

1891 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ أَنَّ أَعْرَابِيًّا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَائِرَ الرَّأْسِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي مَاذَا فَرَضَ اللَّهُ عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ؟ فَقَالَ: الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ شَيْئًا. فَقَالَ: أَخْبِرْنِي مَا فَرَضَ اللَّهُ عَلَيَّ مِنَ الصِّيَامِ؟ فَقَالَ: شَهْرَ رَمَضَانَ إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ شَيْئًا. فَقَالَ: أَخْبِرْنِي بِمَا فَرَضَ اللَّهُ عَلَيَّ مِنَ الزَّكَاةِ؟ فَقَالَ: فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرَائِعَ الْإِسْلَامِ، قَالَ: وَالَّذِي أَكْرَمَكَ لَا أَتَطَوَّعُ شَيْئًا، وَلَا أَنْقُصُ مِمَّا فَرَضَ اللَّهُ عَلَيَّ شَيْئًا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ، أَوْ دَخَلَ الْجَنَّةَ إِنْ صَدَقَ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

روزے کا بیان

رمضان کے روزوں کا ضروری ہونا

ارشادِ باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو تم پر روزے فرض کئے گئے جیسے اگلوں پر فرض ہوئے تھے کہ کہیں تمہیں پرہیزگاری ملے۔

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی نے جس کے سر کے بال پراگندہ تھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا: یا رسول اللہ! مجھے بتایئے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کتنی نماز فرض کی ہے؟ فرمایا کہ پانچ نمازیں سوائے اُس کے جو تم اپنی مرضی سے پڑھو۔ عرض گزار ہوا کہ مجھے بتایئے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کتنے روزے فرض کیے ہیں؟ فرمایا کہ ماہِ رمضان کے سوائے اُس کے جو تم اپنی مرضی سے رکھو۔ عرض گزار ہوا: مجھے بتایئے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کتنی زکوٰۃ فرض کی ہے؟ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ نے اُسے اسلام کے احکام بتا دیئے تو وہ عرض گزار ہوا: قسم اُس ذات کی جس نے آپ کو معزز فرمایا کہ جو اللہ تعالیٰ نے مجھ پر فرض کیا ہے نہ اُس پر کوئی اضافہ کروں گا اور نہ اُس میں سے کچھ کمی کروں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نجات پا گیا اگر اِس نے سچ کہا ہے یا جنت میں داخل ہوگا اگر اِس نے سچ کہا ہے۔

1892 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا،

نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے عاشورہ کا روزہ رکھا یا

1891- راجع الحديث: 46

1892- انظر الحديث: 4501,2000

قَالَ: صَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَاشُورَاءَ، وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ تُرِكَ، وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ لَا يَصُومُهُ إِلَّا أَنْ يُوَافِقَ صَوْمَهُ

اُس کے روزے کا حکم دیا۔ جب رمضان کے روزے فرض ہوئے چھوڑ دیا کر دیا حضرت عبداللہ اس کا روزہ نہ رکھتے مگر جب کہ اُن کے معمول کے دن میں پڑتا۔

1893 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، أَنَّ عِرَاكَ بْنَ مَالِكٍ، حَدَّثَهُ أَنَّ عُرْوَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ قُرَيْشًا كَانَتْ تَصُومُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فِي الجَاهِلِيَّةِ، ثُمَّ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصِيَامِهِ حَتَّى فُرِضَ رَمَضَانُ، وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ شَاءَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ

عُروہ بن زُبیر سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: قریش زمانہ جاہلیت میں عاشورہ کا روزہ رکھا کرتے تھے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے بھی اُس کے روزے کا حکم دیا۔ حتیٰ کہ رمضان کے روزے فرض کیے گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو چاہے اِس (عاشورہ) کا روزہ رکھے اور جو چاہے وہ روزہ نہ رکھے۔

2- بَابُ فَضْلِ الصَّوْمِ

روزے کی فضیلت

1894 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "الصِّيَامُ جُنَّةٌ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَجْهَلْ، وَإِنِ امْرُؤٌ قَاتَلَهُ أَوْ شَاتَمَهُ فَلْيَقُلْ: إِنِّي صَائِمٌ مَرَّتَيْنِ"

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى مِنْ رِيحِ المِسْكِ

يَتْرُكُ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ وَشَهْوَتَهُ مِنْ أَجْلِي الصِّيَامُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ وَالحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: روزہ ڈھال ہے۔ پس نہ فحش کلامی کرے اور نہ جہالت کی باتیں اور اگر کوئی اُس سے لڑے یا گالی دے تو دو مرتبہ کہہ دے کہ میں روزے سے ہوں۔ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کو مشک کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ کیونکہ وہ اپنے کھانے، اپنے پینے اور اپنی خواہش کو میرے روزے کی خاطر ترک کر دیتا ہے لہٰذا اُس کا بدلہ میں خود دوں گا اور ہر نیکی کی جزا اُس سے دس گنا ہے۔

3- بَابٌ: الصَّوْمُ كَفَّارَةٌ

روزہ کفّارہ ہے

1895 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ

1893- راجع الحدیث: 1592، صحیح مسلم: 2636

1894- انظر الحدیث: 7538,7492,5927,1904، سنن ابو داؤد: 2363

1895- راجع الحدیث: 525

سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا جَامِعٌ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، مَنْ يَحْفَظُ حَدِيثًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الفِتْنَةِ؟ قَالَ حُذَيْفَةُ أَنَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ: فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَجَارِهِ تُكَفِّرُهَا الصَّلاَةُ وَالصِّيَامُ وَالصَّدَقَةُ، قَالَ: لَيْسَ أَسْأَلُ عَنْ ذِهِ، إِنَّمَا أَسْأَلُ عَنِ الَّتِي تَمُوجُ كَمَا يَمُوجُ البَحْرُ، قَالَ: وَإِنَّ دُونَ ذَلِكَ بَابًا مُغْلَقًا، قَالَ: فَيُفْتَحُ أَوْ يُكْسَرُ؟ قَالَ: يُكْسَرُ، قَالَ: ذَاكَ أَجْدَرُ أَنْ لاَ يُغْلَقَ إِلَى يَوْمِ القِيَامَةِ، فَقُلْنَا لِمَسْرُوقٍ: سَلْهُ أَكَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ مَنِ البَابُ؟ فَسَأَلَهُ فَقَالَ: نَعَمْ، كَمَا يَعْلَمُ أَنَّ دُونَ غَدٍ اللَّيْلَةَ

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: فتنہ کے بارے میں نبی کریم ﷺ کا ارشاد کس کو یاد ہے؟ حضرت حذیفہ نے کہا کہ میں نے حضور کو فرماتے ہوئے سنا کہ آدمی کا فتنہ جو اُس کے گھر والوں، مال اور پڑوسیوں میں ہوتا ہے اُس کے لیے نماز، روزہ اور صدقہ کفارہ بن جاتے ہیں۔ فرمایا کہ میں اِس کے بارے میں نہیں پوچھتا بلکہ میں اُس کے بارے میں پوچھتا ہوں جو سمندر کی موجوں کی طرح ٹھاٹھیں مارے گا۔ کہا کہ اُس کے سامنے تو ایک بند دروازہ ہے۔ فرمایا کہ وہ دروازہ کھولا جائے گا یا توڑا جائے گا۔ کہا کہ توڑا جائے گا اور پھر وہ قیامت تک بند نہ ہوگا۔ ہم نے مسروق سے کہا کہ اُن سے پوچھیے کہ کیا حضرت عمر کو اُس دروازے کا علم تھا؟ انہوں نے پوچھا تو فرمایا: ہاں جیسے کوئی دن کے بعد رات آنے کا علم رکھتا ہے۔

4- بَابٌ: الرَّيَّانُ لِلصَّائِمِينَ

روزہ داروں کے لیے بابِ ریان

1896- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلاَلٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " إِنَّ فِي الجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ، يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُونَ يَوْمَ القِيَامَةِ، لاَ يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ، يُقَالُ: أَيْنَ الصَّائِمُونَ؟ فَيَقُومُونَ لاَ يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ، فَإِذَا دَخَلُوا أُغْلِقَ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ أَحَدٌ "

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جنت میں ایک دروازہ ہے جس کا نام ریان ہے قیامت کے دن اُس سے روزہ دار داخل ہوں گے اور اُن کے سوا اُس سے کوئی داخل نہ ہوگا۔ کہا جائے گا کہ روزہ دار کہاں ہیں؟ کہیں گے (فرشتے) کہ اِس سے اُن کے سوا کوئی اور داخل نہ ہو۔ جب وہ داخل ہو جائیں گے تو دروازہ بند کر دیا جائے گا اور کوئی دوسرا اُس سے داخل نہ ہو سکے گا۔

فائدہ: صوم کے لغوی معنے ہیں باز رہنا، قرآن کریم فرماتا ہے: "إِنِّي نَذَرْتُ لِلرَّحْمَٰنِ صَوْمًا" یعنی میں نے بات چیت سے باز رہنے کی نذر مانی ہے۔ شریعت میں صبح سے شام تک بہ نیت عبادت صحبت سے اور کسی چیز کے پیٹ یا دماغ میں داخل کرنے سے باز رہنے کو صوم کہا جاتا ہے۔ روزہ کا منشا ہے نفس کا زور توڑنا، دل میں صفائی پیدا کرنا فقرا اور مساکین

1896- انظر الحدیث: 3257، صحیح مسلم: 2703

کی موافقت کرنا، مساکین پر اپنے دل کو نرم بنانا۔ مرقات میں ہے کہ یوسف علیہ السلام زمانہ قحط میں پیٹ بھر کھانا نہ کھاتے تھے تاکہ بھوکوں فاقہ مستوں کا حق نہ بھول جائیں۔ لمعات، مرقات اور درمختار وغیرہ میں ہے کہ ۲ھ ہجری میں تبدیلی قبلہ کے ایک مہینہ بعد ہجرت سے اٹھارھویں مہینہ دسویں شعبان کو روزے فرض ہوئے، روزے کی فرضیت میں چھ قسم کی تبدیلیاں ہوئیں جنھیں ہم نے اپنی تفسیر نعیمی" پارہ دوم میں تفصیل وار بیان کیا ہے۔ (مراۃ المناجیح ج ۳ ص ۱۸۲)

1897 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَعْنٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، نُودِيَ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ: يَا عَبْدَ اللَّهِ هَذَا خَيْرٌ، فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ "، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا عَلَى مَنْ دُعِيَ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ، فَهَلْ يُدْعَى أَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا، قَالَ: نَعَمْ وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ

حُمید بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کسی چیز کا جوڑا اللہ کی راہ میں خرچ کرے تو اُسے جنت کے دروازوں سے آواز دی جائے گی: اے اللہ کے بندے! یہ بہتر ہے۔ نمازیوں کو باب الصلوٰۃ سے بُلایا جائے اور جہاد کرنے والوں کو باب الجہاد سے بُلایا جائے گا اور روزہ داروں کو باب الریان سے بُلایا جائے گا اور صدقہ کرنے والوں کو باب الصدقہ سے بُلایا جائے گا۔ حضرت ابوبکر صدیق نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، جو اِن دروازوں سے بُلایا گیا یہ تو خاص بات نہ ہوئی، کیا ایسا بھی کوئی ہے جس کو تمام دروازوں سے بُلایا جائے؟ فرمایا: ہاں اور میں امید کرتا ہوں کہ تم بھی اُن میں سے ہو۔

5- بَابٌ: هَلْ يُقَالُ رَمَضَانُ أَوْ شَهْرُ رَمَضَانَ، وَمَنْ رَأَى كُلَّهُ وَاسِعًا

صرف رمضان کہا جائے یا ماہِ رمضان؟ جس کے نزدیک دونوں درست ہیں

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَقَالَ لاَ تَقَدَّمُوا رَمَضَانَ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے رمضان کے روزے رکھے اور فرمایا کہ رمضان سے پہلے روزے نہ رکھو۔

1898 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ

قُتیبہ، اسماعیل بن جعفر، ابوسُہیل، ان کے والد

1897- انظر الحدیث: 3666,3216,2841' صحیح مسلم: 2368' سنن ترمذی: 3674' سنن نسائی: 3135, 2438,2237

1898- انظر الحدیث: 3277,1899' صحیح مسلم: 2492' سنن نسائی: 2102,2101,2100,2099,

جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ أَبْوَابُ الجَنَّةِ

ماجد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔

1899 - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي أَنَسٍ، مَوْلَى التَّيْمِيِّينَ: أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ، سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ، وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ، وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ

یحییٰ بن بکیر، لیث، عُقیل، ابن شہاب، ابن ابو انس مولیٰ تمیمین، ان کے والدِ ماجد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کردے جاتے ہیں اور شیطان کو زنجیروں سے جکڑ دیا جاتا ہے۔

1900 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَصُومُوا، وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ وَقَالَ غَيْرُهُ: عَنِ اللَّيْثِ، حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، وَيُونُسُ: لِهِلاَلِ رَمَضَانَ

سالم نے حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جب تم چاند دیکھو تو روزے رکھو اور جب چاند دیکھو تو روزے رکھنا ترک کردو۔ اگر تمہارے اُوپر آسمان ابر آلود ہو تو اِس کا حساب کرلو۔ دوسروں نے لیث کے واسطے سے عُقیل اور یونس سے مروی کی کہ رمضان کے چاند کے۔

6- بَابُ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا وَنِيَّةً

جو ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے

وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبْعَثُونَ عَلَى نِيَّاتِهِمْ

حضرت عائشہ نے نبی کریم ﷺ سے مروی کی ہے لوگ اپنی نیتوں پر اُٹھائے جائیں گے۔

1901 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا

یحییٰ بن ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ

2098,2097,2096

1899- راجع الحديث:1898

1900- انظر الحديث:1907,1906' صحیح مسلم:2501' سنن نسائی:2119

1901- راجع الحديث:35' صحیح مسلم:1778,1750' سنن نسائی:2205

هِشَامٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ، وَمَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے شب قدر میں حالت ایمان کے اندر ثواب کی نیت سے قیام کیا اُس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور جس نے ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اُس کے بھی پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں:

7- بَابٌ: أَجْوَدُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ فِي رَمَضَانَ

نبی کریم ﷺ رمضان میں بہت زیادہ سخاوت کیا کرتے تھے

1902 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ، وَكَانَ أَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ، وَكَانَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَلْقَاهُ كُلَّ لَيْلَةٍ فِي رَمَضَانَ، حَتَّى يَنْسَلِخَ، يَعْرِضُ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ، فَإِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، كَانَ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ

عُبید اللہ بن عبداللہ بن عُتبہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ لوگوں میں بھلائی کرنے میں سب سے زیادہ سخی تھے اور آپ کی سخاوت میں اُس وقت اور زیادتی ہو جاتی جب حضرت جبرئیل آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور حضرت جبرئیل رمضان کی ہر رات میں حاضر ہوتے حتیٰ کہ وہ گزر جاتا۔ نبی کریم ﷺ اُنہیں قرآن مجید سُناتے اور جب جبرئیل علیہ السلام آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو آپ بھلائی کرنے میں تیز آندھی سے بھی زیادہ سخی ہو جاتے تھے۔

8- بَابُ مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ، وَالعَمَلَ بِهِ فِي الصَّوْمِ

جو روزے میں جھوٹ بولنے اور اُس کے مطابق عمل کو نہ چھوڑے

1903 - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالعَمَلَ

سعید مقبری کے والدِ ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو جھوٹ بولنے اور اُس کے مطابق عمل کرنا ترک نہ کرے تو اللہ تعالیٰ کو اُس کے کھانے اور پینے کی

1902- راجع الحدیث: 6,5

1903- انظر الحدیث: 6057 سنن ابوداؤد: 2362 سنن ابن ماجہ: 1689

بِهِ، فَلَيْسَ لِلَّهِ حَاجَةٌ فِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ

چیزیں ترک کرنے کی کوئی حاجت نہیں ہے۔

9- بَابٌ: هَلْ يَقُولُ إِنِّي صَائِمٌ إِذَا شُتِمَ

جب گالی دی جائے تو کیا یہ کہے کہ میں روزے سے ہوں

1904 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ الزَّيَّاتِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "قَالَ اللَّهُ: كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ، إِلَّا الصِّيَامَ، فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ، وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ، وَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلاَ يَرْفُثْ وَلاَ يَصْخَبْ، فَإِنْ سَابَّهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ، فَلْيَقُلْ إِنِّي امْرُؤٌ صَائِمٌ"

وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ المِسْكِ

" لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا: إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ، وَإِذَا لَقِيَ رَبَّهُ فَرِحَ بِصَوْمِهِ"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آدم کے بیٹے کا ہر عمل اُسی کے لیے ہے سوائے روزے کے کیونکہ وہ میرے لیے ہے اور اُس کا بدلہ میں خود ہوں۔ روزہ ڈھال ہے اور جس دن تم میں سے کوئی روزے سے ہو تو نہ فحش بات کرے اور نہ لڑے جھگڑے۔ اگر اُسے کوئی گالی دے یا لڑے تو کہہ دے کہ روزہ دار ہوں۔ قسم اُس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد مصطفیٰ کی جان ہے روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کو مُشک کی خوشبو سے زیادہ محبوب ہے۔ روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں، جن سے وہ شاداں و فرحاں ہوگا۔ کہ افطار کرے تو خوش ہوتا ہے اور جب اپنے رب سے ملے گا تو روزے کی سبب خوش ہوگا۔

10- بَابٌ: الصَّوْمُ لِمَنْ خَافَ عَلَى نَفْسِهِ العُزْبَةَ

جنسی خواہش بڑھنے پر روزہ رکھنا

1905 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ: بَيْنَا أَنَا أَمْشِي، مَعَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَنِ اسْتَطَاعَ البَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ، فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ، وَأَحْصَنُ

عبدان، ابوحمزہ، اعمش، ابراہیم، علقمہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے تو آپ نے فرمایا: جو عورت کا مہر ادا کرنے پر قادر ہو وہ نکاح کر لے کیونکہ یہ نظر کو نیچا کرتا ہے اور شرمگاہ کے لیے محافظ ہے اور جو ایسا

1904- انظر الحدیث: 1894، صحیح مسلم: 2700، سنن نسائی: 2216,2215

1905- انظر الحدیث: 5066,5065، صحیح مسلم: 3384، سنن ابو داؤد: 2046، سنن ترمذی: 1081 تعلیقاً، سنن نسائی: 3211,3208,3207,2241,2240,2239، سنن ابن ماجہ: 1845

لِلْفَرْجِ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ، فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ

کرنے کی قدرت نہ رکھتا ہو تو وہ روزے رکھے کیونکہ یہ شہوت کو کم کرتا ہے۔

11- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الهِلاَلَ فَصُومُوا، وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب چاند دیکھو تو روزے رکھو اور جب اُسے دیکھ لو تو ترک کردو

وَقَالَ صِلَةُ، عَنْ عَمَّارٍ، مَنْ صَامَ يَوْمَ الشَّكِّ فَقَدْ عَصَى أَبَا القَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صِلہ نے حضرت عمار سے مروی کی کہ جس نے شک کے دن روزہ رکھا اُس نے ابو القاسم ﷺ کی نافرمانی کی۔

1906 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ رَمَضَانَ فَقَالَ: لاَ تَصُومُوا حَتَّى تَرَوُا الهِلاَلَ، وَلاَ تُفْطِرُوا حَتَّى تَرَوْهُ، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: روزے نہ رکھو جب تک چاند نہ دیکھ لو اور روزے رکھنا نہ چھوڑو جب تک چاند نہ دیکھ لو۔ اگر تمہارے اُوپر آسمان ابر آلود ہو تو تیس دن مکمل کرلو۔

1907 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً، فَلاَ تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا العِدَّةَ ثَلاَثِينَ

عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مہینہ اُنتیس دنوں کا بھی ہوتا ہے لہٰذا روزے نہ رکھو جب تک چاند نہ دیکھ لو۔ اگر آسمان ابر آلودہ ہو تو تیس دنوں کی گنتی مکمل کرلو۔

1908 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَخَنَسَ الإِبْهَامَ فِي الثَّالِثَةِ

ابوالولید، شعبہ، جلبہ بن سُحیم سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سُنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مہینہ اتنے اور اتنے دنوں کا ہوتا ہے اور انگوٹھے کو تین مرتبہ دبایا۔

1906- راجع الحدیث:1900' صحیح مسلم:2495' سنن نسائی:2120

1907- راجع الحدیث:1900

1908- انظر الحدیث:5302,1913' صحیح مسلم:2506

1909 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوْ قَالَ: قَالَ أَبُو القَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ غُبِّيَ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا عِدَّةَ شَعْبَانَ ثَلاَثِينَ

محمد بن زیاد سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ابو القاسم نے فرمایا کہ اُسے دیکھ کر روزے رکھا کرو اور اُسے دیکھ کر روزے چھوڑ دو اور اگر آسمان ابر آلود ہو تو تیس دنوں کی گنتی مکمل کر لیا کرو۔

1910 - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَيْفِيٍّ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آلَى مِنْ نِسَائِهِ شَهْرًا، فَلَمَّا مَضَى تِسْعَةٌ وَعِشْرُونَ يَوْمًا، غَدَا أَوْ رَاحَ فَقِيلَ لَهُ: إِنَّكَ حَلَفْتَ أَنْ لاَ تَدْخُلَ شَهْرًا، فَقَالَ: إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعَةً وَعِشْرِينَ يَوْمًا

عکرمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی ازواجِ مطہرات سے ایک مہینہ کا ایلا کیا جب اُنتیس دن گزرے تو صبح یا شام کو آپ تشریف لے گئے۔ عرض کی گئی کہ آپ نے ایک مہینہ تک اِن کے پاس نہ جانے کی قسم کھائی تھی؟ فرمایا کہ بلاشبہ مہینہ اُنتیس دنوں کا بھی ہوتا ہے۔

1911 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلاَلٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: آلَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ، وَكَانَتِ انْفَكَّتْ رِجْلُهُ، فَأَقَامَ فِي مَشْرُبَةٍ تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً، ثُمَّ نَزَلَ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ آلَيْتَ شَهْرًا، فَقَالَ: إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ

حُمید سے مروی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواجِ مطہرات سے ایک مہینہ کا ایلاء کیا اور آپ کی پاؤں مبارک میں موچ آ گئی۔ آپ اُنتیس دن اپنے بالاخانے پر تشریف فرما رہے پھر اُتر آئے۔ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے تو ایک مہینہ کی قسم کھائی تھی۔ فرمایا کہ مہینہ اُنتیس دنوں کا بھی ہوتا ہے۔

12 - بَابٌ: شَهْرَا عِيدٍ لاَ يَنْقُصَانِ

عیدین کے دونوں مہینے کم نہیں ہوتے

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: قَالَ إِسْحَاقُ: وَإِنْ كَانَ نَاقِصًا فَهُوَ تَمَامٌ وَقَالَ مُحَمَّدٌ: لاَ يَجْتَمِعَانِ كِلاَهُمَا نَاقِصٌ

امام ابو عبداللہ بخاری نے فرمایا کہ اسحاق کا قول ہے: اگر ایک ناقص ہوگا تو دوسرا پورا ہوگا۔ محمد بن سیرین نے فرمایا: یہ دونوں اکٹھے ناقص نہیں ہوتے۔

1909- صحیح مسلم: 2512، سنن نسائی: 2117,2116

1910- انظر الحدیث: 5202، صحیح مسلم: 2520,2519، سنن ابن ماجہ: 2061

1911- راجع الحدیث: 378

1912 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، قَالَ: سَمِعْتُ إِسْحَاقَ بْنَ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَحَدَّثَنِي مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "شَهْرَانِ لَا يَنْقُصَانِ شَهْرَا عِيدٍ: رَمَضَانُ، وَذُو الْحَجَّةِ"

مسدّد، معتمر، اسحاق، حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے والدِ ماجد سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ مسدّد، معتمر، خالد بن الحذّاء حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے والدِ ماجد سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: دونوں مہینے اکٹھے ناقص نہیں ہوتے، رمضان کی عید کا مہینہ اور ذوالحجہ۔

13- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ہم حساب کتاب نہیں کرتے

1913 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّا أُمَّةٌ أُمِّيَّةٌ، لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ، الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا يَعْنِي مَرَّةً تِسْعَةً وَعِشْرِينَ، وَمَرَّةً ثَلَاثِينَ

آدم، شعبہ، اسود بن قیس، سعید بن عمرو نے حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سُنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہماری جماعت اُمّیوں کی ہے، زیادہ حساب کتاب نہیں کرتے۔ مہینہ اِتنے اور اتنے روز کا ہوتا ہے یعنی کبھی اُنتیس روز کا اور کبھی تیس روز کا۔

14- بَابٌ: لَا يَتَقَدَّمُ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ وَلَا يَوْمَيْنِ

رمضان سے ایک دو دِن پہلے روزے رکھنے شروع نہ کیے جائیں

1914 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا يَتَقَدَّمَنَّ أَحَدُكُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَجُلٌ كَانَ

مُسلم بن ابراہیم، ہشام، یحییٰ بن ابوکثیر، ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی رمضان شروع ہونے سے ایک دو دن پہلے روزے نہ رکھے سوائے اُس کے جو متواتر روزے رکھ رہا ہو تو اُس دن کا روزہ رکھ

1912- صحیح مسلم:2527,2526' سنن ابو داؤد:2323' سنن ترمذی:692' سنن ابن ماجہ:1659

1913- راجع الحدیث:1908' صحیح مسلم:2508' سنن ابو داؤد:2319' سنن نسائی:2340,2319

1914- صحیح مسلم:2515' سنن ابو داؤد:2335

يَصُومُ صَوْمَهُ فَلْيَصُمْ ذَلِكَ اليَوْمَ

لے۔

15- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ جَلَّ ذِكْرُهُ:

(أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَى نِسَائِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لَهُنَّ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُونَ أَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ فَالْآنَ بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ) (البقرة: 187)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ کنز الایمان: روزوں کی راتوں میں اپنی عورتوں کے پاس جانا تمہارے لئے حلال ہوا وہ تمہاری لباس ہیں اور تم ان کے لباس اللہ نے جانا کہ تم اپنی جانوں کو خیانت میں ڈالتے تھے تو اس نے تمہاری توبہ قبول کی اور تمہیں معاف فرمایا تو اب ان سے صحبت کرو اور طلب کرو جو اللہ نے تمہارے نصیب میں لکھا ہو (پارہ ۲، البقرۃ: ۱۸۷)

1915 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ البَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: " كَانَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَائِمًا، فَحَضَرَ الإِفْطَارُ، فَنَامَ قَبْلَ أَنْ يُفْطِرَ لَمْ يَأْكُلْ لَيْلَتَهُ وَلاَ يَوْمَهُ حَتَّى يُمْسِيَ، وَإِنَّ قَيْسَ بْنَ صِرْمَةَ الأَنْصَارِيَّ كَانَ صَائِمًا، فَلَمَّا حَضَرَ الإِفْطَارُ أَتَى امْرَأَتَهُ، فَقَالَ لَهَا: أَعِنْدَكِ طَعَامٌ؟ قَالَتْ: لاَ وَلَكِنْ أَنْطَلِقُ فَأَطْلُبُ لَكَ، وَكَانَ يَوْمَهُ يَعْمَلُ، فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ، فَجَاءَتْهُ امْرَأَتُهُ، فَلَمَّا رَأَتْهُ قَالَتْ: خَيْبَةً لَكَ، فَلَمَّا انْتَصَفَ النَّهَارُ غُشِيَ عَلَيْهِ، فَذُكِرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ: (أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَى نِسَائِكُمْ) (البقرة: 187) فَفَرِحُوا بِهَا فَرَحًا شَدِيدًا، وَنَزَلَتْ: (وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الخَيْطُ الأَبْيَضُ مِنَ الخَيْطِ الأَسْوَدِ) (البقرة: 187)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ محمد مصطفیٰ ﷺ کے صحابہ میں سے جب کسی روزہ دار کے سامنے افطاری رکھی جاتی اور وہ افطار کرنے سے قبل ہی سو جاتا تو اُس رات اور دوسرے دن شام تک نہ کھا سکتا۔ چنانچہ حضرت قیس بن صرمہ انصاری روزہ دار تھے۔ جب افطاری کا وقت ہوا تو اپنی بیوی کے پاس آئے اور کہا: کیا تمہارے پاس کھانا ہے؟ انہوں نے کہا کہ نہیں میں جا کر تلاش کرتی ہوں۔ اس دن انہوں نے مزدوری کی تھی لہٰذا نیند کا غلبہ ہوا۔ اُن کی بیوی آئی اور دیکھا تو کہا: ہائے افسوس! جب آدھا دن گزرا تو یہ بے ہوش ہو گئے۔ نبی کریم ﷺ سے ذکر ہوا تو یہ آیت نازل ہوئی " ترجمہ کنز الایمان: روزوں کی راتوں میں اپنی عورتوں کے پاس جانا تمہارے لئے حلال ہوا (پارہ ۲، البقرۃ: ۱۸۷) " اس سے لوگوں کو بڑی خوشی ہوئی اور حکم نازل ہوا: " ترجمہ کنز الایمان: اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تمہارے لئے ظاہر ہو جائے سفیدی کا ڈورا سیاہی کے

1915- انظر الحدیث: 4508، سنن ابو داؤد: 2314، سنن ترمذی: 2968

16- بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى:

(وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ) (البقرة: 187)

فِيهِ الْبَرَاءُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

1916 - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: أَخْبَرَنِي حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: (حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ) (البقرة: 187) عَمَدْتُ إِلَى عِقَالٍ أَسْوَدَ، وَإِلَى عِقَالٍ أَبْيَضَ، فَجَعَلْتُهُمَا تَحْتَ وِسَادَتِي، فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ فِي اللَّيْلِ، فَلاَ يَسْتَبِينُ لِي، فَغَدَوْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرْتُ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ: إِنَّمَا ذَلِكَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ

1917 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ح حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: " أُنْزِلَتْ: (وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ، مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ) (البقرة: 187) وَلَمْ يَنْزِلْ (مِنَ الْفَجْرِ) (البقرة: 187)، فَكَانَ رِجَالٌ إِذَا أَرَادُوا الصَّوْمَ

ڈورے سے (پارہ ۲، البقرۃ: ۱۸۷)

ارشادِ ربانی ہے:

''ترجمہ کنز الایمان: اور کھاؤ اور پیئو یہاں تک کہ تمہارے لئے ظاہر ہوجائے سفیدی کا ڈورا سیاہی کے ڈورے سے (پو پھٹ کر) پھر رات آنے تک روزے پورے کرو (پارہ ۲، البقرۃ: ۱۸۷)''

اس سلسلے میں حضرت براء نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔

شعبی سے مروی ہے کہ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب آیت نازل ہوئی: ''حتیٰ کہ تمہارے لیے ظاہر ہوجائے سفید دھاگا سیاہ دھاگے میں سے۔'' تو میں نے ایک سیاہ دھاگا اور ایک سفید دھاگا لے کر انہیں اپنے سرہانے کے نیچے رکھ لیا اور میں رات بھر دیکھتا رہا لیکن مجھ پر کچھ ظاہر نہ ہوا۔ صبح میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا کہ اِس سے مراد رات کی سیاہی اور دن کی سفیدی ہے۔

سعید بن ابو مریم، ابن ابو حازم، ان کے والدِ ماجد نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے۔ سعید بن ابو مریم، ابو غسان محمد بن مطرِف، ابو حازم سے مروی ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب آیت نازل ہوئی: اور کھاؤ اور پیو حتیٰ کہ تمہارے لیے سفید دھاگا ظاہر ہوجائے سیاہ دھاگے میں سے۔'' اور مِنَ الْفَجْرِ کا لفظ نازل نہیں ہوا تھا۔ پس کوئی شخص جب روزے کا ارادہ کرتا تو اپنے پیر میں سفید

1916- انظر الحدیث: 4510,4509 'صحیح مسلم: 2528 'سنن ابو داؤد: 2349 'سنن ترمذی: 2971

1917- انظر الحدیث: 4511 'صحیح مسلم: 2530

رَبَطَ أَحَدُهُمْ فِي رِجْلِهِ الْخَيْطَ الأَبْيَضَ وَالْخَيْطَ الأَسْوَدَ، وَلَمْ يَزَلْ يَأْكُلُ حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَهُ رُؤْيَتُهُمَا، فَأَنْزَلَ اللَّهُ بَعْدُ: (مِنَ الْفَجْرِ) (البقرة: 187) فَعَلِمُوا أَنَّهُ إِنَّمَا يَعْنِي اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ"

اور سیاہ دھاگا باندھ لیتا اور جب تک اُسے یہ دونوں نظر نہ آتے تو کھاتا رہتا۔ چنانچہ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے **مِنَ الْفَجْرِ** کا لفظ نازل فرمایا تو لوگوں نے جان لیا کہ اس سے مراد رات اور دن ہیں۔

17- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ يَمْنَعَنَّكُمْ مِنْ سَحُورِكُمْ أَذَانُ بِلاَلٍ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ بلال کی اذان تمہیں سحری کھانے سے نہ روکے

1918,1919- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَالْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ بِلاَلاً كَانَ يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُؤَذِّنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ، فَإِنَّهُ لاَ يُؤَذِّنُ حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ، قَالَ الْقَاسِمُ: وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَ أَذَانِهِمَا إِلاَّ أَنْ يَرْقَى ذَا وَيَنْزِلَ ذَا

قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ حضرت بلال رات میں اذان کہا کرتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھاؤ اور پیو حتیٰ کہ ابن اُم مکتوم اذان کہیں کیونکہ وہ فجر طلوع ہونے پر ہی اذان کہتے ہیں۔ قاسم بن محمد نے فرمایا کہ ان دونوں کی اذانوں میں اتنا فرق ہی ہوا کرتا تھا کہ یہ چڑھتے اور وہ اُترتے تھے۔

18- بَابُ تَأْخِيرِ السَّحُورِ

سحری میں تاخیر کرنا

1920- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ أَتَسَحَّرُ فِي أَهْلِي، ثُمَّ تَكُونُ سُرْعَتِي أَنْ أُدْرِكَ السُّجُودَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابوحازم سے مروی ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں اپنے گھر والوں میں سحری کیا کرتا تھا۔ پھر میں جلدی کرنے لگا تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ سکوں۔

19- بَابٌ: قَدْرِ كَمْ بَيْنَ السَّحُورِ وَصَلاَةِ الْفَجْرِ

سحری اور نمازِ فجر کے درمیان کتنا وقفہ ہو

1921- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا

حضرت انس سے مروی ہے کہ حضرت زید بن

1918,1919- راجع الحديث: 622,617

1921- راجع الحديث: 575

هِشَامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: تَسَحَّرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ، قُلْتُ: كَمْ كَانَ بَيْنَ الأَذَانِ وَالسَّحُورِ؟ "قَالَ: قَدْرُ خَمْسِينَ آيَةً

ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ سحری کی اور پھر نماز کے لیے کھڑے ہوئے۔ میں نے کہا کہ اذان اور سحری میں کتنا وقفہ تھا۔ کہا کہ پچاس آیتیں پڑھنے کے برابر۔

20- بَابُ بَرَكَةِ السَّحُورِ مِنْ غَيْرِ إِيجَابٍ

سحری کی برکت جبکہ وہ واجب نہیں

لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ وَاصَلُوا وَلَمْ يُذْكَرِ السَّحُورُ

کیونکہ نبی کریم ﷺ اور آپ کے اصحاب نے وصال کے روزے بھی رکھے اور وہاں سحری کا تذکرہ نہیں۔

1922- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاصَلَ، فَوَاصَلَ النَّاسُ، فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَنَهَاهُمْ، قَالُوا: إِنَّكَ تُوَاصِلُ، قَالَ: لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِنِّي أَظَلُّ أُطْعَمُ وَأُسْقَى

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پے در پے روزے رکھے تو لوگوں نے بھی رکھے انہیں دشواری ہوئی تو آپ نے انہیں منع فرمایا: عرض کی کہ آپ تو رکھتے ہیں۔ فرمایا کہ میں تمہاری مثل نہیں ہوں، مجھے تو کھلایا پلایا جاتا ہے۔

1923- حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السَّحُورِ بَرَكَةً

عبدالعزیز بن صُہیب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سحری کھایا کرو کیونکہ سحری میں برکت ہے۔

21- بَابُ إِذَا نَوَى بِالنَّهَارِ صَوْمًا

جب دِن چڑھے روزے کی نیت کی

وَقَالَتْ أُمُّ الدَّرْدَاءِ: كَانَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يَقُولُ: عِنْدَكُمْ طَعَامٌ؟ فَإِنْ قُلْنَا: لَا، قَالَ: فَإِنِّي صَائِمٌ يَوْمِي هَذَا وَفَعَلَهُ أَبُو طَلْحَةَ، وَأَبُو هُرَيْرَةَ وَابْنُ عَبَّاسٍ، وَحُذَيْفَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

حضرت اُمِّ درداء سے مروی ہے کہ حضرت ابودرداء فرماتے: کیا تمہارے پاس کھانا ہے؟ اگر کہہ دیا جاتا کہ نہیں ہے تو فرماتے: آج میں روزے سے ہوں اور اسی طرح حضرت ابوطلحہ، حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابنِ

1922- انظر الحديث: 1962

1924 - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا يُنَادِي فِي النَّاسِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ إِنَّ مَنْ أَكَلَ فَلْيُتِمَّ أَوْ فَلْيَصُمْ، وَمَنْ لَمْ يَأْكُلْ فَلاَ يَأْكُلْ

عباس نے کیا۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو لوگوں میں منادی کرنے کے لیے عاشورہ کے دن روانہ کیا کہ جس نے کھانا کھا لیا وہ روزہ پورا کرے یا اُسے چاہیے کہ روزہ رکھے اور جس نے نہیں کھایا وہ نہ کھائے۔

22- بَابُ الصَّائِمِ يُصْبِحُ جُنُبًا

روزہ دار کا حالتِ جنابت میں صبح کرنا

1925 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الحَارِثِ بْنِ هِشَامِ بْنِ المُغِيرَةِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَأَبِي حِينَ دَخَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ، وَأُمِّ سَلَمَةَ، ح

ابوبکر بن عبدالرحمٰن سے مروی ہے کہ میں اور میرے والدِ ماجد اُس وقت حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔

1926 - وحَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، أَنَّ أَبَاهُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ، أَخْبَرَ مَرْوَانَ، أَنَّ عَائِشَةَ، وَأُمَّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُدْرِكُهُ الفَجْرُ وَهُوَ جُنُبٌ مِنْ أَهْلِهِ، ثُمَّ يَغْتَسِلُ، وَيَصُومُ، وَقَالَ مَرْوَانُ، لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الحَارِثِ، أُقْسِمُ بِاللَّهِ لَتُقَرِّعَنَّ بِهَا أَبَا هُرَيْرَةَ، وَمَرْوَانُ، يَوْمَئِذٍ عَلَى المَدِينَةِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَكَرِهَ ذَلِكَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ، ثُمَّ قُدِّرَ لَنَا أَنْ نَجْتَمِعَ بِذِي الحُلَيْفَةِ، وَكَانَتْ لِأَبِي هُرَيْرَةَ هُنَالِكَ أَرْضٌ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: لِأَبِي هُرَيْرَةَ إِنِّي ذَاكِرٌ لَكَ أَمْرًا وَلَوْلاَ مَرْوَانُ أَقْسَمَ عَلَيَّ فِيهِ لَمْ أَذْكُرْهُ لَكَ، فَذَكَرَ قَوْلَ عَائِشَةَ، وَأُمِّ سَلَمَةَ:

مروان سے مروی ہے کہ انہیں حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صبح ہوتی اور آپ اپنی کسی زوجۂ مطہرہ سے صحبت کے سبب حالتِ جنابت میں ہوتے۔ پھر غسل فرما کر روزہ رکھ لیتے۔ مروان نے عبدالرحمٰن بن حارث سے کہا کہ میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر کہتا ہوں کہ حضرت ابوہریرہ کو یہ حدیث صاف صاف سُنا دیجیے۔ مروان اُن دنوں مدینہ منورہ کا حاکم تھا۔ ابوبکر کا بیان ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن نے اِسے پسند نہ کیا۔ پھر اتفاقاً ہم ذوالحلیفہ میں اکٹھے ہوگئے اور حضرت ابوہریرہ کی وہاں زمین تھی۔ پھر حضرت عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ سے کہا کہ میں آپ سے ایک بات کا ذکر کرنے لگا ہوں اور اگر مروان نے مجھے میرے سامنے قسم نہ دی ہوتی تو میں آپ سے

1924- انظر الحدیث: 7265,2007 'صحیح مسلم: 2663' سنن نسائی: 2320

1926- انظر الحدیث: 1932,1931,1930 'صحیح مسلم: 2584' سنن ابو داؤد: 2388' سنن ترمذی: 779

فَقَالَ: كَذَلِكَ حَدَّثَنِي الفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ وَهُنَّ أَعْلَمُ وَقَالَ هَمَّامٌ، وَابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِالفِطْرِ وَالأَوَّلُ أَسْنَدُ

کبھی نہ بیان کرتا۔ پھر حضرت عائشہ اور حضرت اُمِ سلمہ کا قول بیان کیا اور کہا کہ اسی طرح حدیث بیان کی مجھ سے حضرت فضل بن عباس نے جو بہت علم رکھتے تھے اور ہمام، حضرت ابنِ عمر نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی کہ نبی کریم ﷺ روزہ ترک کرنے کا حکم فرماتے اور پہلی حدیث زیادہ قابلِ اعتماد ہے۔

23- بَابُ المُبَاشَرَةِ لِلصَّائِمِ

روزہ دار کا مباشرت کرنا

وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: يَحْرُمُ عَلَيْهِ فَرْجُهَا

حضرت عائشہ نے فرمایا کہ اُس پر عورت کی شرمگاہ حرام ہے۔

1927 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ، وَكَانَ أَمْلَكَكُمْ لِإِرْبِهِ، وَقَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ (مَآرِبُ) (طه: 18) : حَاجَةٌ . قَالَ طَاوُسٌ: (غَيْرِ أُولِي الإِرْبَةِ) (النور: 31) : الأَحْمَقُ لاَ حَاجَةَ لَهُ فِي النِّسَاءِ

اسود سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم ﷺ حالتِ روزہ بوسہ دیتے اور مباشرت بھی فرمالیا کرتے تھے اور انہیں تمہاری نسبت اپنی خواہش پر بہت زیادہ قابو تھا۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ مارب سے حاجت مراد ہے طاؤس کا قول ہے کہ أُولِي الإِرْبَةِ سے وہ احمق مراد ہے جس کو عورتوں کی حاجت نہ ہو۔

24- بَابُ القُبْلَةِ لِلصَّائِمِ

روزہ دار کا بوسہ دینا

وَقَالَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ: إِنْ نَظَرَ فَأَمْنَى يُتِمُّ صَوْمَهُ

حضرت جابر بن زید نے فرمایا کہ عورت کو دیکھ کر انزال ہو گیا تو اپنا روزہ مکمل کرے۔

1928 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ح، وحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ

محمد بن مثنیٰ، یحییٰ، ہشام، ان کے والدِ ماجد، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے مروی کی۔ عبد اللہ بن مسلمہ، امام مالک، ہشام، اُن کے والد ماجد سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ حالتِ ر... اپنی

1927- انظر الحدیث: 1928

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُقَبِّلُ بَعْضَ أَزْوَاجِهِ وَهُوَ صَائِمٌ. ثُمَّ ضَحِكَتْ

بعض ازواج مطہرات کو بوسہ دے لیا کرتے۔ پھر ہنس پڑیں۔

1929 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَتْ: بَيْنَمَا أَنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الخَمِيلَةِ، إِذْ حِضْتُ فَانْسَلَلْتُ، فَأَخَذْتُ ثِيَابَ حِيضَتِي، فَقَالَ: مَا لَكِ أَنُفِسْتِ؟، قُلْتُ: نَعَمْ، فَدَخَلْتُ مَعَهُ فِي الخَمِيلَةِ وَكَانَتْ هِيَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلَانِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ وَكَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ

زینب بنت اُمِّ سلمہ سے مروی ہے کہ اُن سے والدۂ ماجدہ نے فرمایا میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک چادر میں تھی کہ مجھے حیض شروع ہوگیا۔ میں خاموش سے نکلی اور اپنے حیض کے کپڑے پہن لیے۔ فرمایا: تمہیں کیا ہوا؟ کیا حیض شروع ہوگیا؟ عرض کی، ہاں اور آپ کے ساتھ چادر میں داخل ہوگئی۔ یہ اور رسول اللہ ﷺ ایک ہی برتن میں پانی لے کر غسل کرلیا کرتے اور آپ اُنہیں روزے کی حالت میں بوسہ دے لیا کرتے۔

25- بَابُ اغْتِسَالِ الصَّائِمِ

روزہ دار کا غسل کرنا

وَبَلَّ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ثَوْبًا، فَأَلْقَاهُ عَلَيْهِ وَهُوَ صَائِمٌ وَدَخَلَ الشَّعْبِيُّ الحَمَّامَ وَهُوَ صَائِمٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: "لاَ بَأْسَ أَنْ يَتَطَعَّمَ القِدْرَ أَوِ الشَّيْءَ" وَقَالَ الحَسَنُ: "لاَ بَأْسَ بِالْمَضْمَضَةِ، وَالتَّبَرُّدِ لِلصَّائِمِ" وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: "إِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ، فَلْيُصْبِحْ دَهِينًا مُتَرَجِّلًا" وَقَالَ أَنَسٌ: إِنَّ لِي أَبْزَنَ أَتَقَحَّمُ فِيهِ، وَأَنَا صَائِمٌ وَيُذْكَرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ اسْتَاكَ وَهُوَ صَائِمٌ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: يَسْتَاكُ أَوَّلَ النَّهَارِ، وَآخِرَهُ، وَلاَ يَبْلَعُ رِيقَهُ وَقَالَ عَطَاءٌ: إِنِ ازْدَرَدَ رِيقَهُ لاَ أَقُولُ يُفْطِرُ وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ: لاَ بَأْسَ بِالسِّوَاكِ الرَّطْبِ قِيلَ: لَهُ طَعْمٌ؟ قَالَ: وَالمَاءُ لَهُ طَعْمٌ وَأَنْتَ تُمَضْمِضُ بِهِ وَلَمْ يَرَ أَنَسٌ،

حضرت ابنِ عمر نے روزے کی حالت میں ایک کپڑا گیلا کر کے اپنے اُوپر ڈالا اور شعبی روزے کی حالت میں حمام کے اندر داخل ہوئے۔ حضرت ابنِ عباس نے فرمایا کہ ہانڈی یا کسی اور چیز کا ذائقہ چکھنے میں کوئی حرج نہیں۔ حسن بصری نے فرمایا کہ روزہ دار کے کلی کرنے اور جسم کو ٹھنڈا کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ حضرت ابنِ مسعود نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو صبح اسطرح کرے کہ تیل لگا ہوا اور کنگھی کی ہوئی ہو۔ حضرت انس نے فرمایا کہ میرا ایک حوض ہے جس کے اندر میں روزے کی حالت میں نہاتا ہوں۔ نبی کریم ﷺ کے بارے میں منقول ہے کہ آپ روزے کی حالت میں مسواک فرمالیا کرتے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ دن کے آغاز میں خواہ آخر میں مسواک کرسکتا ہے لیکن تھوک نہ

1929- راجع الحديث: 322,298

وَالْحَسَنُ، وَإِبْرَاهِيمُ بِالْكُحْلِ لِلصَّائِمِ بَأْسًا

لگے۔ عطاء کا قول ہے کہ اگر تھوک اندر چلا گیا تو میں یہ نہیں کہوں گا کہ روزہ ٹوٹ گیا۔ ابن سیرین کا قول ہے کہ تر مسواک کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ اُن سے کہا گیا کہ اس کا ذائقہ ہوتا ہے فرمایا کہ پانی کا بھی ذائقہ ہے حالانکہ تم اُس کے ساتھ کُلی کرتے ہو۔ حضرت انس، حسن بصری اور ابراہیم نخعی نے روزہ دار کے لیے سرمہ لگانے میں کوئی حرج نہیں دیکھا۔

1930 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، وَأَبِي بَكْرٍ، قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْرِكُهُ الفَجْرُ فِي رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ حُلُمٍ، فَيَغْتَسِلُ وَيَصُومُ

عُروہ اور ابوبکر سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کو فجر ہوتی، احتلام سے نہیں بلکہ صحبت سے جنابت کی حالت میں تو غسل فرماتے اور روزہ رکھ لیا کرتے۔

1931 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ سُمَيٍّ، مَوْلَى أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الحَارِثِ بْنِ هِشَامِ بْنِ المُغِيرَةِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، كُنْتُ أَنَا وَأَبِي فَذَهَبْتُ مَعَهُ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ لَيُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ جِمَاعٍ غَيْرِ احْتِلاَمٍ، ثُمَّ يَصُومُهُ،

ابوبکر بن عبدالرحمٰن سے مروی ہے کہ میں اپنے والدِ ماجد کے ساتھ گیا۔ حتیٰ کہ ہم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے فرمایا: میں گواہی دیتی ہوں کہ رسول اللہ ﷺ کو اگر احتلام سے نہیں بلکہ جماع سے جنابت کی حالت میں صبح ہوتی تو روزہ رکھ لیا کرتے۔

1932 - ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ: مِثْلَ ذَلِكَ

پھر ہم حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو انہوں نے بھی اسی طرح فرمایا۔

26- بَابُ الصَّائِمِ إِذَا أَكَلَ أَوْ شَرِبَ نَاسِيًا

روزہ دار جب بھول کر کھا پی لے

1930- صحیح مسلم:2585

1931- صحیح مسلم:2584، سنن ابو داؤد:2388، سنن ترمذی:779

1932- راجع الحدیث:1925،1926،1931

وَقَالَ عَطَاءٌ: إِنِ اسْتَنْثَرَ، فَدَخَلَ المَاءُ فِي حَلْقِهِ لاَ بَأْسَ إِنْ لَمْ يَمْلِكْ وَقَالَ الحَسَنُ: إِنْ دَخَلَ حَلْقَهُ الذُّبَابُ فَلاَ شَيْءَ عَلَيْهِ وَقَالَ الحَسَنُ، وَمُجَاهِدٌ: إِنْ جَامَعَ نَاسِيًا فَلاَ شَيْءَ عَلَيْهِ

عطاء کا قول ہے کہ اگر ناک میں پانی لیا اور حلق میں چلا گیا تو کوئی حرج نہیں جب کہ اُس پر قدرت نہ ہو۔ حسن بصری کا قول ہے کہ اگر منہ میں مکھی چلی گئی تو اُس پر کچھ بھی نہیں۔ حسن بصری اور مجاہد کا قول ہے کہ اگر بھول کر جماع کر بیٹھا تو اُس پر کچھ نہیں۔

1933- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِذَا نَسِيَ فَأَكَلَ وَشَرِبَ، فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ، فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللَّهُ وَسَقَاهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب کوئی بھول کر کھا پی لے تو اپنا روزہ مکمل کرے کیونکہ اُسے اللہ تعالیٰ نے کھلایا اور پلایا ہے۔

27-بَابُ سِوَاكِ الرَّطْبِ وَاليَابِسِ لِلصَّائِمِ

روزہ دار کا تر اور خشک مسواک کرنا

وَيُذْكَرُ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاكُ وَهُوَ صَائِمٌ مَا لاَ أُحْصِي أَوْ أَعُدُّ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " لَوْلاَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ وُضُوءٍ وَيُرْوَى نَحْوُهُ عَنْ جَابِرٍ، وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَخُصَّ الصَّائِمَ مِنْ غَيْرِهِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ وَقَالَ عَطَاءٌ، وَقَتَادَةُ: يَبْتَلِعُ رِيقَهُ

عامر بن ربیعہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو روزے کی حالت میں اتنی مرتبہ مسواک کرتے ہوئے دیکھا جس کو گن نہیں سکتا۔ حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر مجھے اپنی اُمت کی مشکل کا احساس نہ ہوتا تو میں انہیں ہر وضو کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا اور اسی طرح حضرت جابر اور حضرت زید بن خالد نے نبی کریم ﷺ سے مروی کی ہے اور اُس پر روزہ دار اور دوسروں کا فرق نہیں کیا۔ حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ منہ کو صاف کرنے والی اور رب تعالیٰ کو راضی کرنے والی ہے۔ عطاء اور قتادہ کا قول ہے کہ وہ اپنے تھوک کو نگل سکتا ہے۔

1934 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ،

عمران سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عثمان رضی

1933- انظر الحدیث:6669

1934- راجع الحدیث:159

أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ حُمْرَانَ: رَأَيْتُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، تَوَضَّأَ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ ثَلاَثًا، ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلاَثًا، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ اليُمْنَى إِلَى المَرْفِقِ ثَلاَثًا، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ اليُسْرَى إِلَى المَرْفِقِ ثَلاَثًا، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ اليُمْنَى ثَلاَثًا، ثُمَّ اليُسْرَى ثَلاَثًا، ثُمَّ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هَذَا، ثُمَّ قَالَ: مَنْ تَوَضَّأَ وُضُوئِي هَذَا، ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ لاَ يُحَدِّثُ نَفْسَهُ فِيهِمَا بِشَيْءٍ، إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

اللہ تعالیٰ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا کہ اپنے ہاتھوں پر تین مرتبہ پانی ڈالا۔ پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا۔ پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا۔ پھر داہنے ہاتھ کو کہنی تک دھویا پھر بائیں ہاتھ کو کہنی تک دھویا تین تین دفعہ۔ پھر اپنے سر کا مسح کیا۔ پھر داہنیں پیر کو تین مرتبہ دھویا۔ پھر بائیں پیر کو تین مرتبہ۔ پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے اِس وضو کی طرح ہی وضو کرتے ہوئے دیکھا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ جو میرے وضو کی طرح وضو کرکے دو رکعت نماز پڑھے اس کے دوران دل میں کوئی برا خیال نہ آئے تو اُس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

28- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ، فَلْيَسْتَنْشِقْ بِمَنْخِرِهِ المَاءَ وَلَمْ يُمَيِّزْ بَيْنَ الصَّائِمِ وَغَيْرِهِ

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب وضو کرو تو ناک کے نتھنوں میں پانی لو اور اس میں روزہ دار اور غیر روزہ دار کا فرق نہیں کیا

وَقَالَ الحَسَنُ: "لاَ بَأْسَ بِالسَّعُوطِ لِلصَّائِمِ، إِنْ لَمْ يَصِلْ إِلَى حَلْقِهِ، وَيَكْتَحِلُ وَقَالَ عَطَاءٌ: "إِنْ تَمَضْمَضَ، ثُمَّ أَفْرَغَ مَا فِي فِيهِ مِنَ المَاءِ لاَ يَضِيرُهُ إِنْ لَمْ يَزْدَرِدْ رِيقَهُ وَمَاذَا بَقِيَ فِي فِيهِ، وَلاَ يَمْضَغُ العِلْكَ، فَإِنِ ازْدَرَدَ رِيقَ العِلْكِ لاَ أَقُولُ إِنَّهُ يُفْطِرُ، وَلَكِنْ يُنْهَى عَنْهُ، فَإِنِ اسْتَنْثَرَ، فَدَخَلَ المَاءُ حَلْقَهُ لاَ بَأْسَ، لَمْ يَمْلِكْ

حسن بصری کا قول ہے کہ ناک میں دوائی ڈالنے میں کوئی مضائقہ نہیں جب کہ حلق تک نہ پہنچے اور سرمہ لگا سکتا ہے۔ عطاء کا قول ہے کہ اگر کلی کرے اور جتنا پانی منہ میں ہے اُسے نکال دے تو کوئی حرج نہیں جب کہ اپنا تھوک نہ نگلے اور جو منہ میں باقی رہ گیا ہے اور مصطگی نہ چبائے اور اگر مصطگی کا تھوک نگل گیا تو میں نہیں کہوں گا کہ روزہ ٹوٹ گیا۔ لیکن اس سے منع جائے۔ اگر ناک میں پانی لیا اور وہ حلق میں چلا گیا تو کوئی حرج نہیں کیونکہ اُس پر قدرت نہیں ہے۔

29- بَابُ إِذَا جَامَعَ فِي رَمَضَانَ

جو رمضان میں جماع کر بیٹھے

وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ: مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا

حضرت ابوہریرہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ جس نے

مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ وَلاَ مَرَضٍ، لَمْ يَقْضِهِ صِيَامُ الدَّهْرِ وَإِنْ صَامَهُ وَبِهِ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ المُسَيِّبِ، وَالشَّعْبِيُّ، وَابْنُ جُبَيْرٍ، وَإِبْرَاهِيمُ، وَقَتَادَةُ، وَحَمَّادٌ: يَقْضِي يَوْمًا مَكَانَهُ

رمضان کا روزہ بغیر کسی عذر اور مرض کے ترک کیا تو زمانے بھر کے روزے بھی اُس کا بدل نہیں ہو سکتے خواہ وہ ہمیشہ روزے رکھے۔ حضرت ابنِ مسعود نے فرمایا نیز سعید بن مسیب اور شعبی اور ابن جُبیر اور ابراہیم اور قتادہ اور حماد کا قول ہے کہ اُس کی جگہ ایک روزہ رکھے۔

1935 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ، سَمِعَ يَزِيدَ بْنَ هَارُونَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ القَاسِمِ، أَخْبَرَهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ بْنِ العَوَّامِ بْنِ خُوَيْلِدٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ، سَمِعَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، تَقُولُ: إِنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّهُ احْتَرَقَ، قَالَ: مَا لَكَ؟، قَالَ: أَصَبْتُ أَهْلِي فِي رَمَضَانَ، فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِكْتَلٍ يُدْعَى العَرَقَ، فَقَالَ: أَيْنَ المُحْتَرِقُ قَالَ: أَنَا، قَالَ: تَصَدَّقْ بِهَذَا

عبّاد بن عبداللہ بن زُبیر سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سُنا کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ وہ جل گیا۔ فرمایا کہ تمہیں کیا ہوا عرض کیا میں رمضان میں (دن کے وقت) اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھا چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھجوروں کی ایک زنبیل پیش کی گئی جس کو عرق کہا جاتا ہے۔ فرمایا کہ وہ جل جانے والا کہاں ہے؟ عرض کی کہ میں ہوں۔ فرمایا کہ اِسے صدقہ کر دو۔

30- بَابُ إِذَا جَامَعَ فِي رَمَضَانَ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَيْءٌ، فَتُصُدِّقَ عَلَيْهِ فَلْيُكَفِّرْ

جب رمضان میں جماع کر بیٹھے اور اُس کے پاس کچھ نہ ہو پس اُسے صدقہ دیا گیا تو وہ کفّارہ میں دیدے

1936 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں حاضر تھے کہ ایک شخص نے حاضرِ خدمت ہو کر عرض کی: یارسول اللہ! میں ہلاک ہو گیا۔ فرمایا کہ تمہیں کیا ہوا؟ عرض کی کہ

1935- انظر الحدیث: 6822، صحیح مسلم: 2596،2597،2598، سنن ابو داؤد: 2394،2595

1936- انظر الحدیث: 1937،2600،5368،6087،6164،6709،6710،6711،6821، صحیح مسلم: 2590،2591،2593،2594،2595، سنن ابو داؤد: 2390،2391،2392، سنن ترمذی: 724، سنن ابن ماجہ: 1671

فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ هَلَكْتُ. قَالَ: مَا لَكَ؟ قَالَ: وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي وَأَنَا صَائِمٌ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا؟ قَالَ: لَا. قَالَ: فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ، قَالَ: لَا. فَقَالَ: فَهَلْ تَجِدُ إِطْعَامَ سِتِّينَ مِسْكِينًا. قَالَ: لَا. قَالَ: فَمَكَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذَلِكَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهَا تَمْرٌ - وَالعَرَقُ المِكْتَلُ - قَالَ: أَيْنَ السَّائِلُ؟ فَقَالَ: أَنَا. قَالَ: خُذْهَا. فَتَصَدَّقْ بِهِ فَقَالَ الرَّجُلُ: أَعَلَى أَفْقَرَ مِنِّي يَا رَسُولَ اللهِ؟ فَوَاللهِ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا - يُرِيدُ الحَرَّتَيْنِ - أَهْلُ بَيْتٍ أَفْقَرُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي. فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ أَنْيَابُهُ. ثُمَّ قَالَ: أَطْعِمْهُ أَهْلَكَ

میں روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تمہیں آزاد کرنے کے لیے ایک گردن میسر ہے عرض گزار ہوا نہیں۔ فرمایا کہ کیا تم دو مہینوں کے مسلسل روزے رکھ سکتے ہو؟ عرض کی: نہیں۔ فرمایا کہ کیا تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہیں؟ عرض گزار ہوا نہیں۔ پس نبی کریم ﷺ نے کچھ دیر سکون فرمایا اور ہم وہیں حاضر تھے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک عرق پیش کیا گیا جس میں کھجوریں تھیں۔ عرق ایک پیمانہ ہے۔ فرمایا کہ سائل کہاں ہے عرض کی کہ میں ہوں فرمایا کہ انہیں لے کر خیرات کر دو۔ اس شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا اپنے سے زیادہ غریب پر؟ خدا کی قسم، اِن دونوں پتھریلے میدانوں کے درمیان کوئی گھر والے ایسے نہیں جو میرے گھر والوں سے زیادہ غریب ہوں۔ پس نبی کریم ﷺ ہنس پڑے حتیٰ کہ پچھلے دانت نظر آنے لگے۔ پھر فرمایا کہ اپنے گھر والوں کو کھلا دو۔

31- بَابُ الْمُجَامِعِ فِي رَمَضَانَ، هَلْ يُطْعِمُ أَهْلَهُ مِنَ الكَفَّارَةِ إِذَا كَانُوا مَحَاوِيجَ

رمضان میں جماع کرنے والا کیا کفّارے میں سے اپنے گھر والوں کو کھلا سکتا ہے جب کہ وہ ضرورت مند ہوں؟

1937 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنَّ الأَخِرَ وَقَعَ عَلَى امْرَأَتِهِ فِي رَمَضَانَ، فَقَالَ: أَتَجِدُ مَا تُحَرِّرُ رَقَبَةً؟ قَالَ: لَا. قَالَ: فَتَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ یہ بدقسمت روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھا؟ فرمایا کہ کیا آزاد کرنے کے لیے تمہیں ایک گردن میسر ہے؟ عرض کی: نہیں۔ فرمایا کہ تم دو مہینوں کے مسلسل روزے رکھ سکتے ہو؟ عرض کی نہیں۔ فرمایا کہ

1937- راجع الحدیث:1936

شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟ . قَالَ: لَا، قَالَ: أَفَتَجِدُ مَا تُطْعِمُ بِهِ سِتِّينَ مِسْكِينًا؟ قَالَ: لَا. قَالَ: فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ، - وَهُوَ الزَّبِيلُ - قَالَ: أَطْعِمْ هَذَا عَنْكَ قَالَ: عَلَى أَحْوَجَ مِنَّا، مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَحْوَجُ مِنَّا، قَالَ: فَأَطْعِمْهُ أَهْلَكَ

کیا تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ عرض کی: نہیں۔ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک عرق پیش کیا گیا جس میں کھجوریں تھیں۔ فرمایا کہ انہیں اپنی طرف سے کھلا دو۔ عرض کی کہ اپنے سے زیادہ حاجت مند کو؟ ان دونوں پتھریلی وادیوں کے درمیان کسی کے گھر والے ہم سے زیادہ حاجت مند نہیں۔ فرمایا تو اپنے گھر والوں ہی کو کھلا دو۔

32- بَابُ الْحِجَامَةِ وَالْقَيْءِ لِلصَّائِمِ

روزے دار کا پچھنے لگوانا اور قے کرنا

1937م - وَقَالَ لِي يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ: سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِذَا قَاءَ فَلَا يُفْطِرُ إِنَّمَا يُخْرِجُ وَلَا يُولِجُ، وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّهُ يُفْطِرُ وَالْأَوَّلُ أَصَحُّ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ، وَعِكْرِمَةُ: الصَّوْمُ مِمَّا دَخَلَ وَلَيْسَ مِمَّا خَرَجَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَحْتَجِمُ وَهُوَ صَائِمٌ، ثُمَّ تَرَكَهُ، فَكَانَ يَحْتَجِمُ بِاللَّيْلِ وَاحْتَجَمَ أَبُو مُوسَى لَيْلًا وَيُذْكَرُ عَنْ سَعْدٍ، وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ وَأُمِّ سَلَمَةَ: احْتَجَمُوا صِيَامًا وَقَالَ بُكَيْرٌ، عَنْ أُمِّ عَلْقَمَةَ: كُنَّا نَحْتَجِمُ عِنْدَ عَائِشَةَ فَلَا تَنْهَى وَيُرْوَى عَنِ الْحَسَنِ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مَرْفُوعًا فَقَالَ: أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ

یحییٰ بن سالم، معاویہ بن سلام، یحییٰ، عمرو بن حکم، ثوبان نے حضرت ابوہریرہ سے سُنا کہ قے آئے تو روزہ فاسد نہیں ہوتا کیونکہ کوئی چیز نکلتی ہے اندر تو نہیں جاتی۔ حضرت ابوہریرہ سے یہ بھی منقول ہے کہ روزہ فاسد ہو جاتا ہے اور پہلی بات زیادہ درست ہے۔ حضرت ابنِ عباس اور عکرمہ کا قول ہے کہ روزہ کسی چیز کے اندر جانے سے فاسد ہوتا ہے نکلنے سے نہیں۔ حضرت ابنِ عمر روزے کی حالت میں پچھنے لگوا لیتے۔ پھر انہوں نے ایسا کرنا چھوڑ دیا اور وہ رات کو پچھنے لگوانے لگے۔ حضرت ابوموسیٰ نے رات کو پچھنے لگوائے۔ منقول ہے کہ حضرت سعد حضرت زید بن ارقم اور حضرت اُمِ سلمہ نے روزے کی حالت میں پچھنے لگوائے۔ بکیر نے اُمِ علقمہ سے مروی کی کہ ہم حضرت عائشہ کے پاس پچھنے لگواتے اور انہوں نے منع نہ کیا۔ حسن بصری سے متعدد طرق سے مرفوعاً مروی ہے کہ پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ فاسد ہو جاتا ہے۔

1937م - وَقَالَ لِي عَيَّاشٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ الْحَسَنِ مِثْلَهُ. قِيلَ لَهُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: نَعَمْ، ثُمَّ

عیاش، عبدالاعلیٰ، یونس نے حسن سے اِسی طرح مروی کی۔ اُن سے کہا گیا کہ نبی کریم ﷺ سے؟ کہا، ہاں۔ پھر کہا کہ اللہ بہتر جانتا ہے۔

قَالَ: اللهُ أَعْلَمُ

1938 - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ، وَاحْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ

معلیٰ بن اسد، وُہیب، ایوب، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حالتِ احرام میں پچھنے لگوائے اور آپ نے روزے کی حالت میں پچھنے لگوائے۔

1939 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ

ابو معمر، عبدالوارث، ابوایوب، عکرمہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے میں پچھنے لگوائے۔

1940 - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ ثَابِتًا البُنَانِيَّ، قَالَ: سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَكُنْتُمْ تَكْرَهُونَ الحِجَامَةَ لِلصَّائِمِ؟ قَالَ: لاَ، إِلَّا مِنْ أَجْلِ الضَّعْفِ. وَزَادَ شَبَابَةُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ثابت بُنانی، نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا آپ روزہ دار کے لیے پچھنے لگوانے کو مکروہ فرماتے ہیں؟ فرمایا: نہیں مگر کمزوری کے سبب۔ شبابہ نے شعبہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دورِ مبارک میں۔

33- بَابُ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ وَالإِفْطَارِ

سفر میں روزہ رکھنا اور چھوڑنا

1941 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ، سَمِعَ ابْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَالَ لِرَجُلٍ: انْزِلْ فَاجْدَحْ لِي، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، الشَّمْسُ؟ قَالَ: انْزِلْ فَاجْدَحْ لِي، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ الشَّمْسُ؟ قَالَ: انْزِلْ فَاجْدَحْ لِي، فَنَزَلَ فَجَدَحَ لَهُ فَشَرِبَ، ثُمَّ رَمَى

ابو اسحاق شیبانی سے مروی ہے کہ حضرت ابن ابو اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو آپ نے ایک شخص سے فرمایا: اُتر کر میرے لیے ستو گھولو۔ عرض کی: یا رسول اللہ! سورج۔ فرمایا کہ اُتر کر میرے لیے ستو گھولو۔ وہ اُترا اور اُس نے آپ کے لیے ستو گھولے۔ آپ نے نوش فرمائے۔ پھر دستِ مبارک سے اِس جانب اشارہ کرکے

1938- راجع الحدیث:1835، سنن ابو داؤد:2372، سنن ترمذی:775

1939- راجع الحدیث:1938,1835

1941- انظر الحدیث:1955,1956,1958,5297، صحیح مسلم:2554,2555,2556,2557، سنن ابو داؤد:2352

بِيَدِهِ هَا هُنَا. ثُمَّ قَالَ: إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ أَقْبَلَ مِنْ هَا هُنَا، فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ. تَابَعَهُ جَرِيرٌ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ

فرمایا: جب دیکھو کہ رات اس جانب سے آرہی ہے تو روزہ دار روزہ افطار کرے۔ متابعت کی اس کی جریر اور ابوبکر بن عیاش شیبانی، حضرت ابن ابی اوفیٰ نے فرمایا کہ میں ایک سفر میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھا۔

1942 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الأَسْلَمِيَّ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَسْرُدُ الصَّوْمَ

حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! میں متواتر روزے رکھتا ہوں۔

1943 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، -زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-: أَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الأَسْلَمِيَّ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَأَصُومُ فِي السَّفَرِ؟ - وَكَانَ كَثِيرَ الصِّيَامِ - فَقَالَ: إِنْ شِئْتَ فَصُمْ، وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ہشام بن عُروہ، ان کے والدِ ماجد، نبی کریم ﷺ کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ میں سفر میں روزے رکھتا ہوں۔ وہ روزے بہت رکھتے تھے۔ فرمایا: چاہے رکھو اور چاہے نہ رکھو۔

34- بَابُ إِذَا صَامَ أَيَّامًا مِنْ رَمَضَانَ ثُمَّ سَافَرَ

جب رمضان کے کچھ روزے رکھنے کے بعد سفر کرے

1944 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ فِي رَمَضَانَ، فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ الكَدِيدَ، أَفْطَرَ، فَأَفْطَرَ النَّاسُ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: "وَالكَدِيدُ: مَاءٌ بَيْنَ

عُبید اللہ بن عبداللہ بن عُتبہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ رمضان میں رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ تشریف لے گئے اور روزہ رکھا۔ جب کدید کے مقام پر پہنچے تو روزہ افطار کرلیا اور لوگوں نے بھی افطار کیا۔ امام ابوعبداللہ بخاری نے فرمایا کہ کدید ایک چشمہ ہے عُسفان اور قدیر کے درمیان۔

1942- انظر الحدیث:1943

1943- انظر الحدیث:1942' سنن نسائی:1943

1944- انظر الحدیث: 4295,4278,4277,4276,4275,2953,1948' صحیح مسلم:2602,2601,2600,2599' سنن نسائی:2312

عُسْفَانَ وَقُدَيْدٍ"

35- باب

1945 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، أَنَّ إِسْمَاعِيلَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ، حَدَّثَهُ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فِي يَوْمٍ حَارٍّ حَتَّى يَضَعَ الرَّجُلُ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ مِنْ شِدَّةِ الحَرِّ، وَمَا فِينَا صَائِمٌ إِلَّا مَا كَانَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَابْنِ رَوَاحَةَ

باب

عبداللہ بن یوسف، یحییٰ بن حمزہ، عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر، اسماعیل بن عُبید اللہ، حضرت اُمِّ درداء سے مروی ہے کہ حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم گرمی کے دنوں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں نکلے، حتیٰ کہ گرمی کی شدت کے سبب آدمی اپنے سر پر ہاتھ رکھ لیتا تھا اور ہم میں سے کوئی روزہ دار نہیں تھا سوائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابن رواحہ کے۔

36- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ وَاشْتَدَّ الحَرُّ لَيْسَ مِنَ البِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ

1946 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الأَنْصَارِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَرَأَى زِحَامًا وَرَجُلًا قَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَا هَذَا؟، فَقَالُوا: صَائِمٌ، فَقَالَ: لَيْسَ مِنَ البِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ

جس پر گرمی کی شدّت کے باعث سایہ کیا گیا تھا اُس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سفر میں روزہ رکھنے میں بھلائی نہیں

آدم، شعبہ، محمد بن عبدالرحمٰن انصاری، محمد بن عمرو بن حسن بن علی، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے تو میں نے ایک جم غفیر دیکھا اور ایک شخص جس پر سایہ کیا گیا تھا۔ فرمایا: یہ کیا ہے؟ لوگوں عرض کی کہ یہ روزہ دار ہے۔ فرمایا کہ دورانِ سفر روزہ رکھنے میں کوئی بھلائی نہیں۔

37- بَابٌ: لَمْ يَعِبْ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِي الصَّوْمِ وَالإِفْطَارِ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ ایک دوسرے کو روزہ رکھنے اور نہ رکھنے پر ملامت نہیں کرتے تھے

1945- صحیح مسلم: 2625، سنن ابو داؤد: 2409

1946- صحیح مسلم: 2609,2608,2607، سنن ابو داؤد: 2407، سنن نسائی: 2261

1947 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَعِبِ الصَّائِمُ عَلَى المُفْطِرِ، وَلاَ المُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ

حُمید الطویل سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ سفر کرتے تو روزہ رکھنے والا نہ رکھنے والے کو اور نہ رکھنے والا رکھنے والے کو ملامت نہ کرتا تھا۔

38-بَابُ مَنْ أَفْطَرَ فِي السَّفَرِ لِيَرَاهُ النَّاسُ

جو لوگوں کو دکھانے کے لیے سفر میں روزہ نہ رکھے

1948 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ المَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ، فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ عُسْفَانَ، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَرَفَعَهُ إِلَى يَدَيْهِ لِيُرِيَهُ النَّاسَ، فَأَفْطَرَ حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ، وَذَلِكَ فِي رَمَضَانَ "، فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ: قَدْ صَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَفْطَرَ، فَمَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ

طاؤس سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ سے مکّہ مکرّمہ کے لیے تشریف لے گئے۔ آپ نے روزہ رکھا، حتیٰ کہ عُسفان پہنچے۔ پھر پانی منگایا اور لوگوں کو دکھانے کے لیے اپنے ہاتھوں میں اُٹھایا اور روزہ افطار کرلیا۔ حتیٰ کہ مکّہ مکرّمہ پہنچ گئے اور یہ رمضان کی بات ہے۔ حضرت ابنِ عباس فرمایا کرتے کہ رسول اللہ ﷺ نے روزہ رکھا ہے اور چھوڑا بھی ہے۔ پس جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے روزہ نہ رکھے۔

39-بَابُ (وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ) (البقرة:184)

طاقت رکھنے والوں پر فدیہ ہے

قَالَ ابْنُ عُمَرَ، وَسَلَمَةُ بْنُ الأَكْوَعِ: نَسَخَتْهَا (شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ القُرْآنُ هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الهُدَى وَالفُرْقَانِ، فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ، يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ اليُسْرَ وَلاَ يُرِيدُ بِكُمُ العُسْرَ، وَلِتُكْمِلُوا العِدَّةَ، وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَى مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ) (البقرة:

حضرت ابنِ عمر اور حضرت سلمہ بن اکوع نے فرمایا کہ یہ حکم اِس آیت سے منسوخ ہے: ترجمہ کنز الایمان: رمضان کا مہینہ جس میں قرآن اترا لوگوں کے لئے ہدایت اور رہنمائی اور فیصلہ کی روشن باتیں تو تم میں جو کوئی یہ مہینہ پائے ضرور اس کے روزے رکھے اور جو بیمار یا سفر میں ہو تو اتنے روزے اور دنوں میں اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر دشواری نہیں چاہتا اور اس لئے کہ تم گنتی

1948- راجع الحدیث:1944

(185

پوری کرو اور اللہ کی بڑائی بولو اس پر کہ اس نے تمہیں ہدایت کی اور کہیں تم حق گزار ہو (پارہ ۲، البقرۃ:۱۸۵)۔

وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى، حَدَّثَنَا أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَزَلَ رَمَضَانُ فَشَقَّ عَلَيْهِمْ، فَكَانَ مَنْ أَطْعَمَ كُلَّ يَوْمٍ مِسْكِينًا تَرَكَ الصَّوْمَ مِمَّنْ يُطِيقُهُ، وَرُخِّصَ لَهُمْ فِي ذَلِكَ، فَنَسَخَتْهَا: (وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ) (البقرة: 184) فَأُمِرُوا بِالصَّوْمِ

ابن نمیر، اعمش، عمرو بن مرہ، ابن ابی لیلیٰ سے مروی ہے کہ محمد مصطفیٰ ﷺ کے صحابہ نے ہم سے حدیث بیان کی کہ جب رمضان کا حکم نازل ہوا تو انہیں دشواری محسوس ہوئی لہٰذا جو مسکین کو روزانہ کھانا کھلا سکتا وہ روزہ چھوڑ دیتا کیونکہ اُنہیں اس کی اجازت دی گئی تھی۔ اُسے اس حکم نے منسوخ کیا ترجمہ کنز الایمان: اور روزہ رکھنا تمہارے لئے زیادہ بھلا ہے اگر تم جانو (پارہ ۲، البقرۃ:۱۸۴)۔ پس انہیں روزہ رکھنے کا حکم دیا گیا۔

1949- حَدَّثَنَا عَيَّاشٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَرَأَ: (فِدْيَةٌ طَعَامِ مَسَاكِينَ) قَالَ: هِيَ مَنْسُوخَةٌ

عیاش، عبدالاعلیٰ، عبید اللہ، نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے آیت پڑھی: ''مسکین کے کھانے کا فدیہ۔'' فرمایا کہ یہ منسوخ ہے۔

40- بَابٌ: مَتَى يُقْضَى قَضَاءُ رَمَضَانَ

رمضان کے روزوں کی قضا کب رکھے؟

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: "لاَ بَأْسَ أَنْ يُفَرَّقَ لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ) (البقرة: 184)" وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ المُسَيِّبِ فِي صَوْمِ العَشْرِ: لاَ يَصْلُحُ حَتَّى يَبْدَأَ بِرَمَضَانَ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: "إِذَا فَرَّطَ حَتَّى جَاءَ رَمَضَانُ آخَرُ يَصُومُهُمَا، وَلَمْ يَرَ عَلَيْهِ طَعَامًا وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مُرْسَلًا وَابْنِ عَبَّاسٍ: "أَنَّهُ يُطْعِمُ وَلَمْ يَذْكُرِ اللَّهُ الإِطْعَامَ، إِنَّمَا قَالَ: (فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ) (البقرة: 184)"

حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ متفرق روزے رکھنے میں کوئی حرج نہیں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''پس دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرو۔'' سعید بن مسیب کا قول ہے کہ دس روزے رکھنے صحیح نہیں بلکہ پہلے رمضان کے رکھے۔ ابراہیم کا قول ہے کہ غفلت سے دوسرا رمضان آگیا تو دونوں کے روزے رکھے اور اُن پر فدیہ لازم نہیں سمجھا۔ حضرت ابوہریرہ سے مرسلاً اور حضرت ابن عباس سے منقول ہے کہ وہ کھانا کھلائے جب کہ اللہ نے کھانا کھلانے کا ذکر نہیں کیا بلکہ فرمایا: ''ترجمہ کنز الایمان: تو اتنے روزے اور دنوں میں (پارہ ۲، البقرۃ:۱۸۴)۔

1949- انظر الحدیث: 4506

1950 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، تَقُولُ: كَانَ يَكُونُ عَلَيَّ الصَّوْمُ مِنْ رَمَضَانَ، فَمَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَقْضِيَ إِلَّا فِي شَعْبَانَ، قَالَ يَحْيَى: الشُّغْلُ مِنَ النَّبِيِّ أَوْ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابوسلمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سُنا کہ میرے اُوپر رمضان کے کچھ روزے تھے۔ میں وہ روزے نہ رکھ سکی مگر شعبان میں۔ یحییٰ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں مشغول رہنے کے سبب یا نبی کریم ﷺ سے وابستگی کے سبب۔

41- بَابٌ: الحَائِضُ تَتْرُكُ الصَّوْمَ وَالصَّلاَةَ

حائضہ روزے اور نماز چھوڑ دے

وَقَالَ أَبُو الزِّنَادِ: " إِنَّ السُّنَنَ وَوُجُوهَ الحَقِّ لَتَأْتِي كَثِيرًا عَلَى خِلاَفِ الرَّأْيِ، فَمَا يَجِدُ المُسْلِمُونَ بُدًّا مِنَ اتِّبَاعِهَا، مِنْ ذَلِكَ أَنَّ الحَائِضَ تَقْضِي الصِّيَامَ وَلاَ تَقْضِي الصَّلاَةَ

ابوالزناد نے فرمایا: بعض سُنتیں اور برحق طریقے ایسے ہیں جو خلاف عقل کے ہیں لیکن مسلمانوں کے لیے راستہ نہیں مگر یہی کہ اُسی طرح اُن پر عمل کرے جیسے حائضہ روزے کی قضا رکھے اور نماز کی قضا نہ پڑھے۔

1951 - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدٌ، عَنْ عِيَاضٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَيْسَ إِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ، فَذَلِكَ نُقْصَانُ دِينِهَا

ابنِ ابومریم، محمد بن جعفر، زید، عیاض، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا یہ بات نہیں کہ جب اُسے حیض آتا ہے تو نہ نماز پڑھتی ہے اور نہ روزے رکھتی ہے۔ پس یہ اُس کے دین کا نقصان ہے۔

42- بَابُ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صَوْمٌ

جو وفات پا جائے اور اُس کے اُوپر روزے باقی ہوں

وَقَالَ الحَسَنُ: إِنْ صَامَ عَنْهُ ثَلاَثُونَ رَجُلًا يَوْمًا وَاحِدًا جَازَ

حسن بصری نے فرمایا کہ اگر اُس کی طرف سے تیس آدمی ایک ہی دن کا روزہ رکھ لیں تو جائز ہے۔

1952 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ أَعْيَنَ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ عَمْرِو بْنِ

محمد بن خالد، محمد بن موسیٰ بن اعین، ان کے والدِ ماجد، عمرو بن حارث عُبید اللہ بن ابوجعفر، عُروہ نے

1950- صحیح مسلم: 3682، سنن ابو داؤد: 2399، سنن نسائی: 2318، سنن ابن ماجہ: 1669

1951- صحیح مسلم: 2050,239، سنن نسائی: 1578,1575، سنن ابن ماجہ: 1288

1952- صحیح مسلم: 2687، سنن ابو داؤد: 2400

الحَارِثِ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ، حَدَّثَهُ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ . تَابَعَهُ ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ عَمْرٍو، وَرَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ أَبِي جَعْفَرٍ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو وفات پا جائے اور اُس پر روزے باقی ہوں تو اُس کی طرف سے اُس کا ولی روزے رکھے۔ متابعت کی اِس کی ابنِ وہب نے عمرو سے اور مروی کیا اسے یحییٰ بن ایوب نے ابن جعفر سے۔

1953 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ البَطِينِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ، أَفَأَقْضِيهِ عَنْهَا؟ قَالَ: "نَعَمْ، قَالَ: فَدَيْنُ اللَّهِ أَحَقُّ أَنْ يُقْضَى". قَالَ سُلَيْمَانُ: فَقَالَ الحَكَمُ، وَسَلَمَةُ، - وَنَحْنُ جَمِيعًا جُلُوسٌ حِينَ حَدَّثَ مُسْلِمٌ بِهَذَا الحَدِيثِ - قَالاَ: سَمِعْنَا مُجَاهِدًا، يَذْكُرُ هَذَا، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي خَالِدٍ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنِ الحَكَمِ، وَمُسْلِمٍ البَطِينِ، وَسَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، وَعَطَاءٍ، وَمُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: قَالَتِ امْرَأَةٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أُخْتِي مَاتَتْ، وَقَالَ يَحْيَى، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: قَالَتِ امْرَأَةٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ، وَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ: عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنِ الحَكَمِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: قَالَتِ امْرَأَةٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

محمد بن عبدالرحیم، معاویہ بن عمرو، زائدہ، اعمش، مسلم بطین، سعید بن جبیر سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی۔ یا رسول اللہ! میری والدہ ماجدہ کا انتقال ہو گیا اور اُن کے ذمے ایک مہینہ کے روزے ہیں۔ کیا میں اُن کی طرف سے روزے رکھوں؟ فرمایا: ہاں اللہ تعالیٰ زیادہ حق دار ہے کہ اُس کا قرض ادا کیا جائے۔ سلیمان، حکم اور سلمہ، مسلم، مجاہد نے حضرت ابنِ عباس سے اِسے مروی کیا ہے۔ ابو خالد، اعمش، حکم اور مسلم بطین اور سلمہ بن کہیل، سعید بن جبیر اور عطاء اور مجاہد نے حضرت ابنِ عباس سے مروی کی کہ ایک عورت نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ میری بہن فوت ہو گئی ہے۔ یحییٰ اور ابو معاویہ، اعمش، مسلم، سعید نے حضرت ابنِ عباس سے مروی کی کہ ایک عورت نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ میری والدۂ ماجدہ فوت ہو گئی ہیں۔ عبید اللہ زید بن ابو اُنیسہ، حکم، سعید بن جبیر نے حضرت ابنِ عباس سے مروی کی کہ ایک عورت نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ میری والدہ ماجدہ فوت ہو گئی ہیں اور اُن کے ذمے نذر کے روزے باقی ہیں۔ ابو حریز،

1953- صحیح مسلم: 2688,2689,2691، سنن ترمذی: 7017، سنن ابن ماجہ: 1758

وَسَلَّمَ: إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ نَذْرٍ، وَقَالَ أَبُو حَرِيزٍ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: قَالَتِ امْرَأَةٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَاتَتْ أُمِّي وَعَلَيْهَا صَوْمُ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا

عکرمہ نے حضرت ابنِ عباس سے مروی کی ہے کہ ایک عورت نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ میری والدہ وفات پا گئی ہیں اور اُن کے ذمے پندرہ دن کے روزے ہیں۔

43- بَابٌ: مَتَى يَحِلُّ فِطْرُ الصَّائِمِ

کس وقت افطار کرنا جائز ہے؟

وَأَفْطَرَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ حِينَ غَابَ قُرْصُ الشَّمْسِ

حضرت ابوسعید خدری نے روزہ افطار کیا جب کہ سورج کا دائرہ غائب ہوگیا۔

1954 - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هَا هُنَا، وَأَدْبَرَ النَّهَارُ مِنْ هَا هُنَا، وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ

حُمیدی، سفیان، ہشام بن عُروہ، اِن کے والدِ ماجد، عاصم بن عمر بن خطاب، اُن کے والدِ محترم سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب رات اِس جانب سے آرہی ہو اور دن اس جانب سے جارہا ہو اور سورج غروب ہوجائے تو روزہ دار روزہ افطار کرلے۔

1955 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ وَهُوَ صَائِمٌ، فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ لِبَعْضِ الْقَوْمِ: يَا فُلاَنُ قُمْ فَاجْدَحْ لَنَا، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَمْسَيْتَ؟ قَالَ: انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَلَوْ أَمْسَيْتَ؟ قَالَ: انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا، قَالَ: إِنَّ عَلَيْكَ نَهَارًا، قَالَ: انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا، فَنَزَلَ فَجَدَحَ لَهُمْ، فَشَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ قَدْ أَقْبَلَ مِنْ هَا هُنَا، فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ

حضرت عبداللہ بن ابو اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک سفر میں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اور آپ روزے سے تھے۔ جب سورج غروب ہوگیا تو آپ نے ایک شخص سے فرمایا: اے فلاں! اُٹھو اور ہمارے لیے ستّو گھولو۔ عرض کی کہ یارسول اللہ! شام ہونے دیجیے۔ فرمایا کہ اُترو اور ہمارے لیے ستّو بناؤ۔ عرض کی کہ یارسول اللہ شام تو ہوجائے۔ فرمایا کہ اُترو اور ہمارے لیے ستّو گھولو۔ عرض کی کہ ابھی تو دن ہے۔ فرمایا کہ اُترو اور ہمارے لیے ستّو بناؤ۔ پس وہ اُترا اور اُن کے لیے ستّو بنائے۔ پس نبی کریم ﷺ نے نوش فرمائے پھر فرمایا کہ جب تم دیکھو کہ رات اس جانب سے آرہی ہے تو روزہ دار افطار کرے۔

1954- صحیح مسلم: 2553، سنن ابوداؤد: 2351، سنن ترمذی: 698

1955- راجع الحدیث: 1941

44- بَابٌ: يُفْطِرُ بِمَا تَيَسَّرَ مِنَ الْمَاءِ، أَوْ غَيْرِهِ

پانی وغیرہ جو میسر آئے اُسی سے افطار کر لے

1956 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ سُلَيْمَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ، فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ: انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَمْسَيْتَ، قَالَ: انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ عَلَيْكَ نَهَارًا، قَالَ: انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا، فَنَزَلَ فَجَدَحَ ثُمَّ قَالَ: إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ أَقْبَلَ مِنْ هَا هُنَا، فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ قِبَلَ الْمَشْرِقِ

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر کر رہے تھے اور آپ روزے سے تھے۔ جب سورج غروب ہوا تو فرمایا: اُترو اور ہمارے لیے ستو گھولو اس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! شام ہونے دیجیے۔ فرمایا کہ اُتر کر ہمارے لیے ستو بناؤ۔ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ابھی تو دن ہے۔ فرمایا کہ اُترو اور ہمارے لیے ستو بناؤ۔ وہ اُترا اور ستو گھولے۔ پھر فرمایا کہ جب تم دیکھو کہ رات اس جانب سے آرہی ہے تو روزہ دار روزہ افطار کر لے اور اپنی انگشتِ مبارک سے مشرق کی جانب اشارہ فرمایا۔

45- بَابُ تَعْجِيلِ الإِفْطَارِ

افطار میں جلدی کرنا

1957 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لاَ يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الفِطْرَ

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابوحازم، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ وسلم ﷺ نے فرمایا: لوگ ہمیشہ خیر سے رہیں گے جب تک افطار میں جلدی کرتے رہیں گے۔

1958 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَصَامَ حَتَّى أَمْسَى قَالَ لِرَجُلٍ: انْزِلْ فَاجْدَحْ لِي قَالَ: لَوِ انْتَظَرْتَ حَتَّى تُمْسِيَ، قَالَ:

احمد بن یونس، ابوبکر، سلیمان سے مروی ہے۔ حضرت ابن ابواوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ایک سفر میں میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھا۔ شام ہونے لگی تو آپ نے ایک آدمی سے فرمایا: اُتر کر میرے لیے ستو تیار کرو۔ اس نے عرض کی کہ کاش! آپ شام ہوجانے کا

1956- راجع الحدیث: 1941

1957- سنن ترمذی: 699

1958- راجع الحدیث: 1941، صحیح مسلم: 2557,2556,2555,2554، سنن ابو داؤد: 2352

انْزِلْ فَاجْدَحْ لِي، إِذَا رَأَيْتَ اللَّيْلَ قَدْ أَقْبَلَ مِنْ هَا هُنَا، فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ.

انتظار فرماتے۔ فرمایا کہ اتر کر میرے لیے ستو تیار کرو اور جب تم رات کو اِس جانب سے آتی ہوئی دیکھو تو روزہ دار کے افطار کرنے کا وقت ہوگیا۔

46- بَابُ إِذَا أَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ

جب کوئی روزہ افطار کرلے اور پھر سورج نظر آجائے

1959- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَتْ: أَفْطَرْنَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ غَيْمٍ، ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ قِيلَ لِهِشَامٍ: فَأُمِرُوا بِالْقَضَاءِ؟ قَالَ: لَا بُدَّ مِنْ قَضَاءٍ وَقَالَ مَعْمَرٌ: سَمِعْتُ هِشَامًا لَا أَدْرِي أَقَضَوْا أَمْ لَا

عبداللہ بن ابوشیبہ، ابواُسامہ، ہشام بن عُروہ فاطمہ بنت مُنذر سے مروی ہے کہ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ہم نے ایک ابرآلودہ دن کے اندر نبی کریم ﷺ کے دور مبارک میں روزہ افطار کرلیا اور پھر سورج نظر آگیا۔ ہشام سے کہا گیا کہ انہیں قضا کا حکم دیا گیا ہوگا؟ فرمایا کہ قضا کے سوا کیا راستہ ہے اور معمر کا بیان ہے کہ میں نے ہشام سے سنا: مجھے علم نہیں کہ انہوں نے قضا روزہ رکھا یا نہیں۔

47- بَابُ صَوْمِ الصِّبْيَانِ

بچوں کا روزے رکھنا

وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِنَشْوَانٍ فِي رَمَضَانَ: وَيْلَكَ، وَصِبْيَانُنَا صِيَامٌ، فَضَرَبَهُ

حضرت عمر نے ایک نشے باز سے رمضان میں فرمایا: تجھ پر افسوس ہے ہمارے بچّے بھی روزہ رکھتے ہیں۔ پس اُسے مارا۔

1960 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ، عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ، قَالَتْ: أَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ عَاشُورَاءَ إِلَى قُرَى الْأَنْصَارِ: مَنْ أَصْبَحَ مُفْطِرًا، فَلْيُتِمَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ وَمَنْ أَصْبَحَ صَائِمًا، فَلْيَصُمْ، قَالَتْ: فَكُنَّا نَصُومُهُ بَعْدُ، وَنُصَوِّمُ صِبْيَانَنَا، وَنَجْعَلُ لَهُمُ اللُّعْبَةَ مِنَ الْعِهْنِ،

مسدّد، بشر بن مفضل، خالد بن ذکوان سے مروی ہے کہ حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے عاشورہ کی ایک صبح کو انصار کے کسی گاؤں میں پیغام بھیجا کہ جس نے روزہ نہیں رکھا وہ باقی دن اسی طرح مکمل کرے اور جس نے روزہ رکھا ہوا ہے وہ روزے سے رہے۔ وہ فرماتی ہیں کہ اس کے بعد ہم روزہ رکھتیں اور ہمارے بچے بھی روزہ رکھتے۔ ہم نے

1959- سنن ابوداؤد: 2359، سنن ابن ماجہ: 1674

1960- صحیح مسلم: 2664

فَإِذَا بَكَى أَحَدُهُمْ عَلَى الطَّعَامِ أَعْطَيْنَاهُ ذَاكَ حَتَّى يَكُونَ عِنْدَ الإِفْطَارِ

اُن کے لیے روئی کی ایک گڑیا بنا دی تھی۔ جب اُن میں سے کوئی کھانے کے لئے روتا تو ہم اُسے وہی دیتے، حتیٰ کہ افطار کا وقت ہو جاتا۔

48- بَابُ الوِصَالِ، وَمَنْ قَالَ: لَيْسَ فِي اللَّيْلِ صِيَامٌ

وصال کے روزے جس نے کہا کہ رات میں روزہ نہیں ہے

لِقَوْلِهِ تَعَالَى: (ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ) (البقرة: 187)، وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ رَحْمَةً لَهُمْ وَإِبْقَاءً عَلَيْهِمْ، وَمَا يُكْرَهُ مِنَ التَّعَمُّقِ

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ پھر رات ہونے تک روزہ پورا کرو اور نبی کریم ﷺ نے اُن پر شفقت فرماتے ہوئے اس سے منع فرمایا ہے اور ان کی طاقت باقی رکھنے کے لیے اور اس پر ہمیشگی میں کراہت ہے۔

1961 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لاَ تُوَاصِلُوا قَالُوا: إِنَّكَ تُوَاصِلُ، قَالَ: لَسْتُ كَأَحَدٍ مِنْكُمْ إِنِّي أُطْعَمُ، وَأُسْقَى، أَوْ إِنِّي أَبِيتُ أُطْعَمُ وَأُسْقَى

مسدد، یحیٰی، شعبہ، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وصال کے روزے نہ رکھا کرو۔ لوگوں نے عرض کی کہ آپ تو وصال کے روزے رکھتے ہیں فرمایا کہ میں تم میں سے کسی کی مثل نہیں ہوں، مجھے تو کھلایا پلایا جاتا ہے یا میں رات گزارتا ہوں تو مجھے کھلایا پلایا جاتا ہے۔

1962 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ الوِصَالِ قَالُوا: إِنَّكَ تُوَاصِلُ، قَالَ: إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ إِنِّي أُطْعَمُ وَأُسْقَى

نافع سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے وصال کے روزوں سے ممانعت فرمائی ہے۔ لوگوں نے عرض کی کہ آپ تو یہ روزے رکھتے ہیں؟ فرمایا کہ میں تمہاری مثل نہیں ہوں، مجھے تو کھلایا اور پلایا جاتا ہے۔

1963 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي ابْنُ الهَادِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: لاَ تُوَاصِلُوا، فَأَيُّكُمْ إِذَا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ وصال کے روزے نہ رکھا کرو کیونکہ جب تم میں سے کوئی ملائے گا تو سحری تک ملانا پڑے گا۔ بعض لوگوں نے عرض کی کہ یارسول

1961- انظر الحدیث: 7241

1962- انظر الحدیث: 1922' صحیح مسلم: 2558' سنن ابو داؤد: 2360

1963- انظر الحدیث: 1967' سنن ابو داؤد: 2361

أَرَادَ أَنْ يُوَاصِلَ، فَلْيُوَاصِلْ حَتَّى السَّحَرِ ، قَالُوا: فَإِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: إِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِنِّي أَبِيتُ لِي مُطْعِمٌ يُطْعِمُنِي، وَسَاقٍ يَسْقِينِ

اللہ! آپ تو وصال کے روزے رکھتے ہیں؟ فرمایا کہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں۔ میں رات گزارتا ہوں تو کھلانے والا مجھے کھلاتا ہے اور پلانے والا مجھے پلاتا ہے۔

1964 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَمُحَمَّدٌ قَالاَ: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الوِصَالِ رَحْمَةً لَهُمْ ، فَقَالُوا: إِنَّكَ تُوَاصِلُ، قَالَ: إِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِنِّي يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِ ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: لَمْ يَذْكُرْ عُثْمَانُ رَحْمَةً لَهُمْ

ہشام بن عُروہ نے اپنے والدِ ماجد سے مروی کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے وصال کے روزوں سے ممانعت فرمائی فرمایا ہے لوگوں پر شفقت کے سبب۔ لوگوں نے عرض کی کہ آپ تو وصال کے روزے رکھتے ہیں؟ فرمایا کہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں۔ مجھے تو میرا رب کھلاتا اور پلاتا ہے۔ عثمان راوی نے رَحْمَةً لَّهُمْ کا ذکر نہیں کیا ہے۔

49- بَابُ التَّنْكِيلِ لِمَنْ أَكْثَرَ الوِصَالَ

زیادہ روزے رکھنے سے روکنا

رَوَاهُ أَنَسٌ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اسے حضرت انس نے نبی کریم ﷺ سے مروی کیا ہے۔

1965 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الوِصَالِ فِي الصَّوْمِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ المُسْلِمِينَ: إِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: وَأَيُّكُمْ مِثْلِي، إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِ ، فَلَمَّا أَبَوْا أَنْ يَنْتَهُوا عَنِ الوِصَالِ، وَاصَلَ بِهِمْ يَوْمًا، ثُمَّ يَوْمًا، ثُمَّ رَأَوُا الهِلاَلَ، فَقَالَ: لَوْ تَأَخَّرَ لَزِدْتُكُمْ كَالتَّنْكِيلِ لَهُمْ حِينَ

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے وصال کے روزے رکھنے سے ممانعت فرمائی فرمایا تو مسلمانوں میں سے ایک شخص نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کہ آپ تو وصال کے روزے رکھتے ہیں۔ فرمایا کہ تم میں میری مثل کون ہے؟ بیشک میں رات گزارتا ہوں تو میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔ جب آپ کے روکنے کے باوجود روزے ملانے سے نہ رُکے تو آپ نے ایک روز ملایا پھر اگلا روز ملایا تو چاند نظر آ گیا فرمایا کہ اگر یہ

1964- صحیح مسلم:2567

1965- انظر الحدیث:7299,7242,6851,1966

أَبَوْا أَنْ يَنْتَهُوا

مؤخر ہوجاتا تو میں تمہارے ساتھ زیادہ ملائے جاتا۔ یہ اس بات کی تنبیہ تھی کہ وہ حضرات روکنے سے بھی نہیں رُکے تھے۔

1966 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِيَّاكُمْ وَالوِصَالَ مَرَّتَيْنِ قِيلَ: إِنَّكَ تُوَاصِلُ، قَالَ: إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِ، فَاكْلَفُوا مِنَ العَمَلِ مَا تُطِيقُونَ

ہمام نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا کہ نبی کریم ﷺ نے دو مرتبہ فرمایا کہ وصال کے روزے نہ رکھا کرو۔ عرض کی گئی کہ آپ تو وصال کے روزے رکھتے ہیں۔ فرمایا کہ میں رات گزارتا ہوں تو میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے، اسلئے تم اُتنا ہی عمل کرو جس کی تم قدرت رکھتے ہو۔

50- بَابُ الوِصَالِ إِلَى السَّحَرِ

سحری تک مسلسل روزہ رکھنا

1967 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ، حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: لاَ تُوَاصِلُوا، فَأَيُّكُمْ أَرَادَ أَنْ يُوَاصِلَ، فَلْيُوَاصِلْ حَتَّى السَّحَرِ، قَالُوا: فَإِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِنِّي أَبِيتُ لِي مُطْعِمٌ يُطْعِمُنِي، وَسَاقٍ يَسْقِينِ

عبداللہ بن خباب سے مروی ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ تم میں سے کوئی وصال کے روزے نہ رکھے اور اگر روزے کے ساتھ روزہ ملایا تو سحری تک ملائے۔ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ تو روزے ملاتے ہیں؟ فرمایا کہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں۔ رات کو مجھے کھلانے والا کھلاتا ہے اور پلانے والا پلاتا ہے۔

51- بَابُ مَنْ أَقْسَمَ عَلَى أَخِيهِ لِيُفْطِرَ فِي التَّطَوُّعِ، وَلَمْ يَرَ عَلَيْهِ قَضَاءً إِذَا كَانَ أَوْفَقَ لَهُ

جو اپنے بھائی کو نفلی روزہ توڑنے کی قسم دے اور اُس پر قضاء نہیں جب کہ یہی اُس کے موافق ہو

1968 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا أَبُو العُمَيْسِ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي

عون بن ابوجُحیفہ سے مروی ہے کہ اُن کے والدِ ماجد نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے حضرت سلمان اور

1966- راجع الحدیث:1965

1967- راجع الحدیث:1963

1968- انظر الحدیث:6139' سنن ترمذی:2413

جُحَيْفَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ سَلْمَانَ، وَأَبِي الدَّرْدَاءِ، فَزَارَ سَلْمَانُ أَبَا الدَّرْدَاءِ، فَرَأَى أُمَّ الدَّرْدَاءِ مُتَبَذِّلَةً، فَقَالَ لَهَا: مَا شَأْنُكِ؟ قَالَتْ: أَخُوكَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ فِي الدُّنْيَا، فَجَاءَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا، فَقَالَ: كُلْ؟ قَالَ: فَإِنِّي صَائِمٌ، قَالَ: مَا أَنَا بِآكِلٍ حَتَّى تَأْكُلَ، قَالَ: فَأَكَلَ، فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ ذَهَبَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يَقُومُ، قَالَ: نَمْ، فَنَامَ، ثُمَّ ذَهَبَ يَقُومُ فَقَالَ: نَمْ، فَلَمَّا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ قَالَ: سَلْمَانُ قُمِ الآنَ، فَصَلَّيَا فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ: إِنَّ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَلِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، فَأَعْطِ كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقَ سَلْمَانُ

حضرت ابودرداء کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا۔ حضرت سلمان جب حضرت ابودرداء سے ملنے گئے تو حضرت اُمِ درداء کو غمگین دیکھا۔ فرمایا کہ آپ کو کیا ہوگیا ہے؟ کہا کہ آپ کا بھائی ابودرداء دنیا سے لاتعلق ہوگیا ہے۔ پس حضرت ابودرداء آئے اور کھانا تیار کروایا گیا اور کہا کہ آپ کھائیں کیونکہ میں روزے سے ہوں۔ انہوں نے کہا کہ میں اس وقت تک نہیں کھاؤں گا جب تک آپ نہیں کھائیں گے۔ راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے کھایا۔ جب رات ہوئی تو ابودرداء قیام کرنے لگے۔ انہوں نے کہا سوجایئے۔ وہ سو گئے پھر قیام کرنے لگے تو کہا سوجائیں۔ جب رات کا پچھلا حصہ آگیا تو حضرت سلمان نے کہا: اب کھڑے ہوجایئے اور دونوں نے نماز پڑھی۔ حضرت سلمان نے اُن سے کہا کہ آپ کے رب کا آپ پر حق ہے، آپ کی جان کا آپ پر حق ہے، آپ کے اہل و عیال کا آپ پر حق ہے۔ پس ہر حق دار کو اس کا حق دیجئے۔ پھر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس بات کا آپ سے ذکر کیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ سلمان نے سچ کہا ہے۔

52- بَابُ صَوْمِ شَعْبَانَ

شعبان کے روزے

1969 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ: لَا يُفْطِرُ، وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ: لَا يَصُومُ، فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ إِلَّا رَمَضَانَ، وَمَا رَأَيْتُهُ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِي شَعْبَانَ"

ابوسلمہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ روزے رکھتے تو ہم کہتے کہ اب چھوڑیں گے نہیں اور نہ رکھتے تو ہم کہنے لگتے کہ اب روزے نہیں رکھیں گے۔ میں نے رمضان کے سوا رسول اللہ ﷺ کو کسی پورے مہینے کے روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا اور میں نے آپ کو شعبان سے زیادہ کسی مہینے کے روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔

1969- انظر الحدیث: 6465,1970 'صحیح مسلم: 2714 'سنن ابو داؤد: 2434 'سنن نسائی: 2350

1970 - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، حَدَّثَتْهُ قَالَتْ: لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ شَهْرًا أَكْثَرَ مِنْ شَعْبَانَ، فَإِنَّهُ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ "وَكَانَ يَقُولُ: خُذُوا مِنَ العَمَلِ مَا تُطِيقُونَ، فَإِنَّ اللَّهَ لاَ يَمَلُّ حَتَّى تَمَلُّوا وَأَحَبُّ الصَّلاَةِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا دُووِمَ عَلَيْهِ وَإِنْ قَلَّتْ، وَكَانَ إِذَا صَلَّى صَلاَةً دَاوَمَ عَلَيْهَا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ شعبان سے زیادہ کسی مہینے کے روزے نہیں رکھتے تھے۔ آپ پورے شعبان کے روزے رکھتے اور فرمایا کرتے: اُتنا ہی عمل کرو جس کی تم قدرت رکھتے ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ اکتاتا نہیں جب تک تم نہ اکتا جاؤ اور نبی کریم ﷺ کو وہ نماز زیادہ پسند تھی جس پر ہمیشگی ہو خواہ وہ تھوڑی ہوتی اور آپ جب کوئی نماز پڑھتے تو اُس پر ہمیشگی فرماتے۔

53- بَابُ مَا يُذْكَرُ مِنْ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِفْطَارِهِ

نبی کریم کے روزے اور افطار کرنے کا بیان

1971 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مَا صَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا كَامِلًا قَطُّ غَيْرَ رَمَضَانَ "وَيَصُومُ حَتَّى يَقُولَ القَائِلُ: لاَ وَاللَّهِ لاَ يُفْطِرُ، وَيُفْطِرُ حَتَّى يَقُولَ القَائِلُ: لاَ وَاللَّهِ لاَ يَصُومُ"

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے رمضان کے علاوہ کبھی کسی ماہ کے پورے روزے نہیں رکھے آپ روزے رکھتے تو کہنے والا کہنے لگتا کہ خدا کی قسم، اب چھوڑیں گے نہیں اور رکھنے چھوڑ دیتے تو کہنے والا کہنے لگتا کہ خدا کی قسم، اب روزے نہیں رکھیں گے۔

1972 - حَدَّثَنِي عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ مِنَ الشَّهْرِ حَتَّى نَظُنَّ أَنْ لاَ يَصُومَ مِنْهُ، وَيَصُومُ حَتَّى نَظُنَّ أَنْ لاَ يُفْطِرَ مِنْهُ شَيْئًا، وَكَانَ لاَ تَشَاءُ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا إِلَّا

حمید نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ کسی مہینے میں روزے چھوڑتے تو ہم یہ خیال کرنے لگتے کہ اب اِس میں روزے نہیں رکھیں گے اور جب روزے رکھنے لگتے تو ہم گمان کرتے کہ اب رکھنے نہیں چھوڑیں گے اور اگر تم آپ کو رات میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھنا چاہتے تو دیکھ لیتے

1970- راجع الحدیث: 1969، صحیح مسلم: 2716، سنن نسائی: 2179

1971- صحیح مسلم: 2717، سنن ابو داؤد: 1711، سنن نسائی: 2345

1972- راجع الحدیث: 1141

رَأَيْتَهُ وَلَا نَائِمًا إِلَّا رَأَيْتَهُ وَقَالَ سُلَيْمَانُ عَنْ حُمَيْدٍ أَنَّهُ سَأَلَ أَنَسًا فِي الصَّوْمِ

اور اگر آپ کو سوتے ہوئے دیکھنا چاہتے تب بھی دیکھ لیتے۔ سلمان نے حمید سے مروی کی ہے کہ انہوں نے حضرت انس سے روزے کے بارے میں پوچھا تھا۔

1973 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ سَلَامٍ، أَخْبَرَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ صِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَا كُنْتُ أُحِبُّ أَنْ أَرَاهُ مِنَ الشَّهْرِ صَائِمًا إِلَّا رَأَيْتُهُ وَلَا مُفْطِرًا إِلَّا رَأَيْتُهُ وَلَا مِنَ اللَّيْلِ قَائِمًا إِلَّا رَأَيْتُهُ وَلَا نَائِمًا إِلَّا رَأَيْتُهُ وَلَا مَسِسْتُ خَزَّةً وَلَا حَرِيرَةً أَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا شَمِمْتُ مِسْكَةً وَلَا عَبِيرَةً أَطْيَبَ رَائِحَةً مِنْ رَائِحَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حمید سے مروی ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم ﷺ کے روزوں کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: کہ میں جس مہینے میں آپ کو روزہ دار دیکھنا چاہتا تو دیکھ لیتا اور چاہتا تو روزے چھوڑے ہوئے دیکھ لیتا اور چاہتا تو رات کو قیام کرتے ہوئے دیکھ لیتا اور چاہتا تو سوئے ہوئے دیکھ لیتا۔ اور میں نے کسی دیباج یا ریشم کو نہیں چھوا۔ جو رسول اللہ ﷺ کی ہتھیلی سے نرم ہو اور نہ مشک و عنبر کی خوشبو رسول اللہ ﷺ کی خوشبو سے بڑھ کر تھی۔

54- بَابُ حَقِّ الضَّيْفِ فِي الصَّوْمِ

روزے کے بارے میں مہمان کا حق

1974 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ يَعْنِي إِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، فَقُلْتُ: وَمَا صَوْمُ دَاوُدَ؟ قَالَ: نِصْفُ الدَّهْرِ

ابوسلمہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے۔ پھر باقی حدیث بیان کی جس میں فرمایا کہ تمہارے مہمان کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔ میں نے عرض کی کہ داؤدی روزہ کیا ہے؟ فرمایا کہ ایک روز چھوڑ کر روزہ رکھنا۔

55- بَابُ حَقِّ الْجِسْمِ فِي الصَّوْمِ

روزے کے بارے میں جسم کا حق

1975 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ

1973- راجع الحدیث: 1141

1974- راجع الحدیث: 1131، صحیح مسلم: 2723,2722، سنن نسائی: 2390

1975- راجع الحدیث: 1974

اللّٰهِ، أَخْبَرَنَا الأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ العَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ، أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَصُومُ النَّهَارَ، وَتَقُومُ اللَّيْلَ؟، فَقُلْتُ: بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: فَلاَ تَفْعَلْ صُمْ وَأَفْطِرْ، وَقُمْ وَنَمْ، فَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ بِحَسْبِكَ أَنْ تَصُومَ كُلَّ شَهْرٍ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ، فَإِنَّ لَكَ بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرَ أَمْثَالِهَا، فَإِنَّ ذَلِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ، فَشَدَّدْتُ، فَشُدِّدَ عَلَيَّ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَجِدُ قُوَّةً قَالَ: فَصُمْ صِيَامَ نَبِيِّ اللّٰهِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ وَلاَ تَزِدْ عَلَيْهِ، قُلْتُ: وَمَا كَانَ صِيَامُ نَبِيِّ اللّٰهِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ؟ قَالَ: نِصْفَ الدَّهْرِ، فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَقُولُ بَعْدَ مَا كَبِرَ: يَا لَيْتَنِي قَبِلْتُ رُخْصَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے عبداللہ! مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ تم دن کو روزے رکھتے اور رات کو قیام کرتے ہو۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیوں نہیں۔ فرمایا کہ ایسا نہ کرو بلکہ روزے رکھو اور چھوڑ بھی دیا کرو۔ قیام کرو اور سویا بھی کرو کیونکہ تمہارے جسم کا تم پر حق ہے اور تمہاری آنکھ کا تم پر حق ہے اور تمہاری بیوی کا تم پر حق ہے اور تمہارے مہمان کا تم پر حق ہے تمہارے لیے یہی کافی ہے کہ ہر مہینے میں تین روزے رکھ لیا کرو چونکہ ہر نیکی کا اجر دس گنا ہے تو یہ ہمیشہ روزے رکھنے کی مانند ہو جائے گا۔ میں نے اصرار کیا تو مجھے زیادہ کی اجازت دی گئی۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں اپنے میں زیادہ طاقت پاتا ہوں۔ فرمایا تو اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام والے روزے رکھ لو اور اُن سے زیادہ نہ رکھنا۔ میں نے عرض کی کہ اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے کس طرح تھے؟ فرمایا کہ ایک دن رکھنا اور ایک دن چھوڑ دینا۔ بڑھاپے کے ایام میں حضرت عبداللہ فرمایا کرتے کہ کاش! میں نبی کریم ﷺ کے اجازت دینے کو قبول کر لیتا۔

56- بَابُ صَوْمِ الدَّهْرِ

ہمیشہ روزے رکھنا

1976- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ المُسَيِّبِ، وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو، قَالَ: أُخْبِرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنِّي أَقُولُ: وَاللّٰهِ لَأَصُومَنَّ النَّهَارَ، وَلَأَقُومَنَّ اللَّيْلَ مَا عِشْتُ، فَقُلْتُ لَهُ: قَدْ قُلْتُهُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي قَالَ: فَإِنَّكَ لاَ تَسْتَطِيعُ ذَلِكَ، فَصُمْ وَأَفْطِرْ، وَقُمْ وَنَمْ، وَصُمْ مِنَ

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کو یہ بات بتائی گئی کہ یہ کہتا ہوں کہ میں خدا کی قسم، میں زندگی بھر دن کو روزے رکھوں گا اور رات کو قیام کیا کروں گا۔ میں نے عرض کی کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان، واقعی میں نے ایسا کہا ہے۔ فرمایا کہ تم سے ایسا نہیں ہو سکے گا لہٰذا روزے رکھو اور چھوڑا بھی

1976- صحیح مسلم: 2723,2722,2721 سنن ابو داؤد: 2427 سنن نسائی: 2390، 2391

الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ، فَإِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا، وَذٰلِكَ مِثْلُ صِيَامِ الدَّهْرِ. قُلْتُ: اِنِّي اُطِيقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ، قَالَ: فَصُمْ يَوْمًا وَاَفْطِرْ يَوْمَيْنِ. قُلْتُ: اِنِّي اُطِيقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ، قَالَ: فَصُمْ يَوْمًا وَاَفْطِرْ يَوْمًا، فَذٰلِكَ صِيَامُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَهُوَ اَفْضَلُ الصِّيَامِ. فَقُلْتُ: اِنِّي اُطِيقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ

کرو۔ قیام کرو اور سویا بھی کرو۔ ہر مہینے میں تین روزے رکھ لیا کرو تو ہر نیکی کا ثواب چونکہ دس گنا ہے تو یہ ہمیشہ کے روزوں کی طرح ہو جائینگے۔ عرض کی کہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ فرمایا تو ایک دن روزہ رکھو اور دو دن چھوڑ دیا کرو۔ عرض کی کہ میں اس سے زیادہ کی طاقت محسوس کرتا ہوں۔ فرمایا تو ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن چھوڑ دیا کرو۔ یہ داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں اور یہ سب سے افضل روزے ہیں عرض کی کہ میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت پاتا ہوں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اس سے زیادہ میں فضیلت نہیں ہے۔

57- بَابُ حَقِّ الْاَهْلِ فِي الصَّوْمِ

روزے کے بارے میں بیوی کا حق

رَوَاهُ اَبُو جُحَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس سلسلے میں حضرت ابوجُحیفہ نے نبی کریم ﷺ سے مروی کی ہے۔

1977 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، اَخْبَرَنَا اَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، سَمِعْتُ عَطَاءً، اَنَّ اَبَا الْعَبَّاسِ الشَّاعِرَ، اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: بَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنِّي اَسْرُدُ الصَّوْمَ، وَاُصَلِّي اللَّيْلَ، فَاِمَّا اَرْسَلَ اِلَيَّ وَاِمَّا لَقِيتُهُ، فَقَالَ: اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّكَ تَصُومُ وَلَا تُفْطِرُ، وَتُصَلِّي؟ فَصُمْ وَاَفْطِرْ، وَقُمْ وَنَمْ، فَاِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَظًّا، وَاِنَّ لِنَفْسِكَ وَاَهْلِكَ عَلَيْكَ حَظًّا، قَالَ: اِنِّي لَاَقْوَى لِذٰلِكَ، قَالَ: فَصُمْ صِيَامَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: وَكَيْفَ؟ قَالَ: كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا، وَلَا يَفِرُّ اِذَا لَاقَى، قَالَ: مَنْ لِي بِهٰذِهِ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ؟ - قَالَ عَطَاءٌ: لَا اَدْرِي كَيْفَ ذَكَرَ

ابوالعباس شاعر سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ کو علم ہوا کہ میں دن بھر روزہ رکھتا اور رات بھر قیام کرتا ہوں تو مجھے بلایا میں خود حاضر خدمت ہوا تو فرمایا: مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ تم روزے رکھتے ہو اور چھوڑتے نہیں ہو اور نماز پڑھتے رہتے ہو، مگر روزے رکھو اور چھوڑا بھی کرو۔ قیام کرو اور سویا بھی کرو کیونکہ تمہاری آنکھ کا تم پر حق ہے نیز تمہاری جان کا اور تمہارے اہل وعیال کا تم پر حق ہے۔ عرض کی کہ مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے فرمایا تو تم داؤد علیہ السلام والے روزے سے رکھ لیا کرو۔ عرض کی کہ وہ کس طرح ہیں فرمایا کہ وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن روزہ نہ

1977- راجع الحدیث: 1131 صحیح مسلم: 2725 سنن نسائی: 1763,1762 سنن ابن ماجہ: 1331

صِيَامَ الْأَبَدِ- قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ مَرَّتَيْنِ

رکھتے اور دشمن سے مقابلہ کے وقت پیٹھ نہ پھیرتے۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ! میرے لیے اس کا ضامن کون ہے۔ عطاء کا بیان ہے کہ ہمیشہ کے روزوں کا ذکر کس طرح ہوا۔ نبی کریم ﷺ نے دو دفعہ فرمایا: جس نے ہمیشہ روزے رکھے اُس نے گویا روزے رکھے ہی نہیں۔

58- بَابُ صَوْمِ يَوْمٍ وَإِفْطَارِ يَوْمٍ

ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن چھوڑنا

1978- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُغِيرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: صُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، قَالَ: أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ، فَمَا زَالَ حَتّٰى قَالَ: صُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا فَقَالَ: اقْرَإِ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ شَهْرٍ، قَالَ: إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ فَمَا زَالَ، حَتّٰى قَالَ: فِي ثَلَاثٍ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر ماہ میں تین روزے رکھ لیا کرو۔ عرض کی کہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ میں مسلسل یہی کہتا رہا حتیٰ کہ آپ نے فرمایا کہ ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن نہ رکھا کرو اور ایک مہینے میں قرآن مجید ختم کیا کرو۔ عرض کی کہ مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے۔ میں مسلسل یہی کہتا رہا حتیٰ کہ فرمایا تو تین دن میں۔

59- بَابُ صَوْمِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

حضرت داؤد علیہ السلام والے روزے

1979- حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْعَبَّاسِ الْمَكِّيَّ- وَكَانَ شَاعِرًا وَكَانَ لَا يُتَّهَمُ فِي حَدِيثِهِ- قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّكَ لَتَصُومُ الدَّهْرَ، وَتَقُومُ اللَّيْلَ؟ ، فَقُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: إِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ هَجَمَتْ لَهُ الْعَيْنُ، وَنَفِهَتْ لَهُ النَّفْسُ، لَا صَامَ مَنْ صَامَ الدَّهْرَ، صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهِ ، قُلْتُ: فَإِنِّي

ابو العباس مکّی سے مروی ہے جو شاعر تھے اور حدیث کے بارے میں متہم نہیں تھے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تم ہمیشہ روزے رکھتے اور ہمیشہ قیام کرتے ہو؟ عرض کی کہ ہاں۔ فرمایا کہ اگر تم ایسا کرتے رہو گے تو تمہاری آنکھوں میں گڑھے پڑ جائیں گے اور تمہارا جسم بے جان ہو جائیگا نیز اس کا کوئی روزہ نہیں جس نے ہمیشہ روزے رکھے بلکہ ہر ماہ میں تین روزے رکھنا ہمیشہ روزے رکھنے جیسا ہے۔

1978- راجع الحديث: 1131

1979- راجع الحديث: 1977,1131

أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ، قَالَ: فَصُمْ صَوْمَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا، وَلَا يَفِرُّ إِذَا لَاقَى

عرض کی ہوا کہ میں اس سے زیادہ کی قدرت رکھتا ہوں۔ فرمایا داؤد علیہ السلام والے روزے رکھ لیا کرو جو ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن نہیں رکھتے تھے اور جب دشمن سے مقابلہ ہوتا تو پیٹھ نہ پھیرتے تھے۔

1980- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ شَاهِينَ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الْمَلِيحِ، قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ أَبِيكَ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، فَحَدَّثَنَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُكِرَ لَهُ صَوْمِي، فَدَخَلَ عَلَيَّ، فَأَلْقَيْتُ لَهُ وِسَادَةً مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ، فَجَلَسَ عَلَى الْأَرْضِ، وَصَارَتِ الْوِسَادَةُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ، فَقَالَ: أَمَا يَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ؟، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: خَمْسًا، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: سَبْعًا، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: تِسْعًا، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: إِحْدَى عَشْرَةَ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا صَوْمَ فَوْقَ صَوْمِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ شَطْرَ الدَّهْرِ، صُمْ يَوْمًا، وَأَفْطِرْ يَوْمًا

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ کسی نے رسول اللہ ﷺ سے میرے روزوں کا ذکر کیا تو آپ میرے پاس تشریف لائے میں نے آپ کو چمڑے کا تکیہ پیش کیا جس میں کھجوروں کی چھال بھری ہوئی تھی۔ آپ زمین پر تشریف فرما ہوئے اور تکیے کو میرے اور اپنے درمیان رکھ لیا۔ فرمایا: کیا تمہارے لیے ہر ماہ میں تین روزے رکھنا کافی نہیں؟ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! فرمایا، پانچ۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! فرمایا کہ سات۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! فرمایا کہ نو۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! فرمایا کہ گیارہ۔ پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ داؤد علیہ السلام کے روزوں پر کوئی روزے نہیں ہیں یعنی آدھے زمانے کے روزے کہ ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن نہ رکھنا۔

60- بَابُ صِيَامِ أَيَّامِ الْبِيضِ: ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ

ایام بیض یعنی تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں تاریخ کے روزے

1981- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَوْصَانِي خَلِيلِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ: صِيَامِ

ابو عثمان سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میرے خلیل ﷺ نے مجھے تین چیزوں کی وصیت فرمائی: ہر ماہ تین روزے رکھنا۔ چاشت کی دو رکعتیں پڑھنا اور سونے سے پہلے وتر پڑھ

1980- راجع الحدیث: 1311، صحیح مسلم: 2733، سنن نسائی: 2401

1981- راجع الحدیث: 1178

ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَرَكْعَتَي الضُّحَى، وَأَنْ أُوتِرَ قَبْلَ أَنْ أَنَامَ

لینا۔

61- بَابُ مَنْ زَارَ قَوْمًا فَلَمْ يُفْطِرْ عِنْدَهُمْ

جو کسی کے پاس جائے اور نفلی روزہ نہ توڑے

1982- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنِي خَالِدٌ هُوَ ابْنُ الحَارِثِ، حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَلَى أُمِّ سُلَيْمٍ، فَأَتَتْهُ بِتَمْرٍ وَسَمْنٍ، قَالَ: أَعِيدُوا سَمْنَكُمْ فِي سِقَائِهِ، وَتَمْرَكُمْ فِي وِعَائِهِ، فَإِنِّي صَائِمٌ ثُمَّ قَامَ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ البَيْتِ، فَصَلَّى غَيْرَ المَكْتُوبَةِ، فَدَعَا لِأُمِّ سُلَيْمٍ وَأَهْلِ بَيْتِهَا، فَقَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ لِي خُوَيْصَّةً، قَالَ: مَا هِيَ؟، قَالَتْ: خَادِمُكَ أَنَسٌ، فَمَا تَرَكَ خَيْرَ آخِرَةٍ وَلاَ دُنْيَا إِلَّا دَعَا لِي بِهِ، قَالَ: اللَّهُمَّ ارْزُقْهُ مَالًا وَوَلَدًا، وَبَارِكْ لَهُ فِيهِ ، فَإِنِّي لَمِنْ أَكْثَرِ الأَنْصَارِ مَالًا، وَحَدَّثَتْنِي ابْنَتِي أُمَيْنَةُ: أَنَّهُ دُفِنَ لِصُلْبِي مَقْدَمَ حَجَّاجٍ البَصْرَةَ بِضْعٌ وَعِشْرُونَ وَمِائَةٌ،

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ حضرت اُمِّ سلیم کے پاس تشریف فرما ہوئے تو وہ کھجوریں اور گھی لے کر حاضر ہوئیں۔ فرمایا کہ گھی کو اس کے کپّے میں اور کھجوروں کو اُن کے برتن میں ڈال دو کیونکہ میرا روزہ ہے۔ پھر آپ گھر کے ایک حلقے میں کھڑے ہوئے تو نفل پڑھے اور حضرت اُمِّ سلیم اور ان کے گھر والوں کے لیے دعا کی۔ حضرت ام سلیم نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا صرف میرے لیے؟ فرمایا کہ اور کس کے لیے؟ عرض کی کہ آپ کا خادم انس بھی تو ہے۔ چنانچہ آپ نے دنیا اور آخرت کی کوئی بھلائی نہ چھوڑی مگر اس کے لیے دعا فرمائی اور کہا: اے اللہ! اسے مال اور اولاد دے اور برکت دے۔ یہی سبب ہے کہ میرے پاس انصار میں سب سے زیادہ مال ہے اور اُن کی صاحبزادی اُمینہ نے مجھے بتایا کہ انہوں نے فرمایا: حجاج کے بصرہ آنے سے قبل میری اولاد میں سے ایک سو بیس سے زیادہ افراد دفن ہو چکے تھے۔

1982م- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، قَالَ: حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ، سَمِعَ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حُمید نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا کہ نبی کریم ﷺ نے اُسی طرح فرمایا۔

62- بَابُ الصَّوْمِ مِنْ آخِرِ الشَّهْرِ

مہینے کے آخری ایام میں روزہ رکھنا

1982م- راجع الحديث: 6380,6378,6344,6334

1983 - حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ، عَنْ غَيْلَانَ، ح وحَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ، حَدَّثَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَرِيرٍ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ سَأَلَهُ - أَوْ سَأَلَ رَجُلًا وَعِمْرَانُ يَسْمَعُ - فَقَالَ: يَا أَبَا فُلَانٍ، أَمَا صُمْتَ سَرَرَ هَذَا الشَّهْرِ؟ قَالَ: - أَظُنُّهُ قَالَ: يَعْنِي رَمَضَانَ - قَالَ الرَّجُلُ: لاَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: فَإِذَا أَفْطَرْتَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ . لَمْ يَقُلِ الصَّلْتُ: أَظُنُّهُ يَعْنِي رَمَضَانَ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَقَالَ ثَابِتٌ: عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عِمْرَانَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مِنْ سَرَرِ شَعْبَانَ

صلت بن محمد، مہدی، غیلان۔ ابو النعمان، مہدی بن میمون، غیلان بن جریر، مطرف، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا یا کسی نے پوچھا اور حضرت عمران سُن رہے تھے کہ آپ نے فرمایا: اے فلاں! تم نے اس مہینے کے آخر میں روزے نہیں رکھے؟ راوی کے خیال میں رمضان کے۔ اس شخص نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! نہیں۔ فرمایا کہ جب روزہ چھوڑو تو دو دن روزے رکھو۔ صلت راوی نے أَظُنُّهُ یعنی رمضان نہیں کہا۔ امام ابو عبید اللہ بخاری نے فرمایا کہ ثابت، مُطرِف، حضرت عمران نے نبی کریم سے مِنْ سُرَرِ رَمَضَانَ مروی کیا ہے۔

63- بَابُ صَوْمِ يَوْمِ الجُمُعَةِ

جمعہ کے دن روزہ رکھنا

فَإِذَا أَصْبَحَ صَائِمًا يَوْمَ الجُمُعَةِ فَعَلَيْهِ أَنْ يُفْطِرَ، يَعْنِي: إِذَا لَمْ يَصُمْ قَبْلَهُ، وَلاَ يُرِيدُ أَنْ يَصُومَ بَعْدَهُ

جب کوئی جمعہ کے دن روزہ رکھ کر صبح کرے تو اُسے روزہ توڑ دینا چاہیے۔

1984 - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الحَمِيدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ، قَالَ: سَأَلْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الجُمُعَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ . زَادَ غَيْرُ أَبِي عَاصِمٍ، يَعْنِي: أَنْ يَنْفَرِدَ بِصَوْمٍ

محمد بن عباد سے مروی ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کیا نبی کریم ﷺ نے جمعہ کے روزے سے ممانعت فرمائی ہے؟ فرمایا: ہاں۔ ابو عاصم کے سوا دوسرے راویوں نے کہا ہے کہ جب کہ یہی ایک روزہ رکھے۔

1985 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ تم میں سے کوئی صرف جمعہ کے دن کا روزہ نہ رکھے مگر جب

1983- صحیح مسلم: 2743,2737، سنن ابو داؤد: 2328

1984- صحیح مسلم: 2677,2676، سنن ابن ماجہ: 1724

1985- صحیح مسلم: 2678، سنن ابن ماجہ: 1723

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: لاَ يَصُومَنَّ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الجُمُعَةِ إِلَّا يَوْمًا قَبْلَهُ أَوْ بَعْدَهُ

کہ اس سے پہلے یا بعد والے دن کا بھی روزہ رکھے۔

1986 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ ح وحَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمَ الجُمُعَةِ وَهِيَ صَائِمَةٌ، فَقَالَ: أَصُمْتِ أَمْسِ؟ ، قَالَتْ: لاَ، قَالَ: تُرِيدِينَ أَنْ تَصُومِي غَدًا؟ قَالَتْ: لاَ، قَالَ: فَأَفْطِرِي ،وَقَالَ حَمَّادُ بْنُ الجَعْدِ: سَمِعَ قَتَادَةَ، حَدَّثَنِي أَبُو أَيُّوبَ، أَنَّ جُوَيْرِيَةَ، حَدَّثَتْهُ: فَأَمَرَهَا فَأَفْطَرَتْ

مسدّد، یحییٰ، شعبہ، محمد، غندر، شعبہ، قتادہ، ایوب، حضرت جریر بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن اُن کے پاس تشریف لائے اور وہ روزے سے تھیں۔ فرمایا: کیا تم نے کل روزہ رکھا تھا؟ عرض کی نہیں۔ فرمایا: کیا کل روزہ رکھو گی؟ عرض کی کہ نہیں۔ فرمایا تو روزہ افطار کرلو۔ حماد بن الجعد، قتادہ، ایوب، حضرت جویریہ سے مروی ہے کہ آپ کے حکم سے انہوں نے روزہ افطار کرلیا۔

64- بَابٌ: هَلْ يَخُصُّ شَيْئًا مِنَ الأَيَّامِ

کیا روزے کے لیے دن مخصوص ہیں؟

1987 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَخْتَصُّ مِنَ الأَيَّامِ شَيْئًا؟ قَالَتْ: "لاَ، كَانَ عَمَلُهُ دِيمَةً، وَأَيُّكُمْ يُطِيقُ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطِيقُ

علقمہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں عرض کی کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے کے لیے دن مخصوص فرمار کھے تھے؟ فرمایا: نہیں بلکہ آپ کے عمل میں ہمیشگی ہوتی تھی۔ تم میں سے وہ قدرت کون رکھتا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قدرت رکھتے تھے۔

65- بَابُ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ

عرفہ کے روز کا روزہ

1988 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ مَالِكٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَيْرٌ، مَوْلَى أُمِّ الفَضْلِ، أَنَّ أُمَّ الفَضْلِ، حَدَّثَتْهُ ح وحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ، مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ عُمَيْرٍ، مَوْلَى

مسدّد، یحییٰ، امام مالک، سالم، عُمیر مولیٰ اُم الفضل، حضرت ام الفضل، عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابو النضر مولیٰ عمیر بن عبیداللہ، عمیر مولیٰ عبداللہ بن عباس، حضرت ام الفضل بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ کچھ لوگوں کو عرفہ کے دن نبی کریم

1986- سنن ابو داؤد: 2422

1987- اطراف الحدیث: 6466' صحیح مسلم: 1826' سنن ابو داؤد: 1826

1988- راجع الحدیث: 1658

عَبْدِ اللهِ بْنِ الْعَبَّاسِ، عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ، أَنَّ نَاسًا تَمَارَوْا عِنْدَهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فِي صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: هُوَ صَائِمٌ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَيْسَ بِصَائِمٍ، فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى بَعِيرِهِ، فَشَرِبَهُ

ﷺ کے روزے کے بارے میں شبہ ہوا تو کچھ نے کہا کہ آپ روزے سے ہیں اور کچھ نے کہا کہ روزے سے نہیں ہیں تو میں نے دودھ کا ایک پیالہ آپ کی خدمت میں بھیجا جبکہ آپ اونٹ پر تھے۔ پس آپ نے وہ نوش فرمالیا۔

1989 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ - أَوْ قُرِئَ عَلَيْهِ - قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو، عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّاسَ شَكُّوا فِي صِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ بِحِلَابٍ وَهُوَ وَاقِفٌ فِي الْمَوْقِفِ فَشَرِبَ مِنْهُ وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ.

کریب نے حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ لوگوں نے عرفہ کے دن نبی کریم ﷺ کے روزے سے متعلق شک کیا تو انہوں نے آپ کی خدمت میں دودھ کا پیالہ بھیجا جبکہ آپ عرفات میں کھڑے تھے۔ آپ نے اُس میں سے نوش فرمایا اور لوگ دیکھ رہے تھے۔

66- بَابُ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ

عید الفطر کے روز کا بیان

1990 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ، قَالَ: شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ: " هَذَانِ يَوْمَانِ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِهِمَا: يَوْمُ فِطْرِكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ، وَالْيَوْمُ الْآخَرُ تَأْكُلُونَ فِيهِ مِنْ نُسُكِكُمْ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: " قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: مَنْ قَالَ: مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ، فَقَدْ أَصَابَ، وَمَنْ قَالَ: مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَدْ أَصَابَ "

ابو عبید مولیٰ ابن ازہر سے مروی ہے کہ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ عید کے لیے حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اِن دونوں دنوں کا روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ ایک عید الفطر کے دن اور دوسرے جس دن تم اپنی قربانیوں کا گوشت کھاتے ہو۔

1991 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی

1989- صحیح مسلم:2631

1990- انظر الحدیث:5571' صحیح مسلم:2666' سنن ابوداؤد:2416' سنن ترمذی:771' سنن ابن ماجہ:1722

1991- راجع الحدیث:367' صحیح مسلم:2669' سنن ابوداؤد:2417' سنن ترمذی:772

وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الفِطْرِ وَالنَّحْرِ، وَعَنِ الصَّمَّاءِ، وَأَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ،

ہے کہ نبی کریم ﷺ نے عید الفطر اور قربانی کے دن روزہ رکھنے سے ممانعت فرمائی گئی ہے نیز گھوٹ مارنے سے کہ آدمی ایک ہی کپڑے میں لپٹا رہے۔

1992 - وَعَنْ صَلاَةٍ بَعْدَ الصُّبْحِ وَالعَصْرِ

نیز فجر اور نمازِ عصر کے بعد نماز پڑھنے سے۔

67- بَابُ صَوْمِ يَوْمِ النَّحْرِ

عید الاضحیٰ کے دن کا روزہ

1993 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَا، قَالَ: سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: " يُنْهَى عَنْ صِيَامَيْنِ، وَبَيْعَتَيْنِ: الفِطْرِ وَالنَّحْرِ، وَالمُلاَمَسَةِ وَالمُنَابَذَةِ"

عطاء بن میناء سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: دو روزوں اور دو تجارتوں سے ممانعت فرمائی گئی ہے یعنی عید الفطر اور عید قربانی کے روزوں سے نیز ملامسہ اور منابذہ تجارت ہے۔

1994 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا مُعَاذٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ: رَجُلٌ نَذَرَ أَنْ يَصُومَ يَوْمًا، - قَالَ: أَظُنُّهُ قَالَ: الِاثْنَيْنِ - فَوَافَقَ ذَلِكَ يَوْمَ عِيدٍ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: أَمَرَ اللَّهُ بِوَفَاءِ النَّذْرِ وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ هَذَا اليَوْمِ

زیاد بن جبیر سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ کسی شخص نے ایک دن روزہ رکھنے کی منت مانی اور میرے خیال میں پیر کے دن کی جبکہ اُس دن عید کا دن ہے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے نذر کو پوری کرنے کا حکم فرمایا اور نبی کریم ﷺ نے اسی روز روزہ رکھنے سے ممانعت فرمائی ہے۔

1995 - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ المَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ قَزَعَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: - وَكَانَ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے جنہوں نے نبی کریم کے ساتھ بارہ غزوات میں حصہ لیا تھا کہ میں نے تین چار باتیں نبی کریم ﷺ سے ایسی سنی ہیں جو مجھے بہت زیادہ پسند ہیں یعنی کوئی عورت

1992- راجع الحدیث:1991,586,368

1993- صحیح مسلم:3784

1994- انظر الحدیث:6706,6705 صحیح مسلم:2670

1995- راجع الحدیث:1197

ثِنْتَيْ عَشْرَةَ غَزْوَةً - قَالَ: سَمِعْتُ أَرْبَعًا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَعْجَبْنَنِي، قَالَ: "لَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ مَسِيرَةَ يَوْمَيْنِ إِلَّا وَمَعَهَا زَوْجُهَا أَوْ ذُو مَحْرَمٍ، وَلَا صَوْمَ فِي يَوْمَيْنِ: الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى، وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَلَا بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ، وَلَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ: مَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَمَسْجِدِ الْأَقْصَى، وَمَسْجِدِي هَذَا"

دو دن کا سفر نہ کرے مگر اپنے خاوند یا محرم کے ساتھ اور دو دنوں کا روزہ نہیں ہے یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ کا اور نمازِ فجر کے بعد نماز نہیں ہے جب تک کہ سورج طلوع نہ ہو جائے اور نمازِ عصر کے بعد نماز نہیں ہے حتیٰ کہ سورج غروب ہو جائے اور کجاوے نہ کسے جائیں مگر صرف تین مسجدوں کی جانب یعنی خانۂ کعبہ، مسجد اقصیٰ اور میری اس مسجد کی طرف۔

68- بَابُ صِيَامِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ

ایامِ تشریق کے روزے

1996 - وَقَالَ لِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ هِشَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: تَصُومُ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ بِمِنًى، وَكَانَ أَبُوهَا يَصُومُهَا

کہا مجھ سے محمد بن مثنیٰ، یحییٰ، ہشام، کو ان کے والد نے بتایا کہ حضرت عائشہ ایامِ منیٰ میں روزے رکھتی تھیں اور ان ایام کے والدِ محترم بھی ان کے روزے رکھتے تھے۔

1997 و 1998 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عِيسَى بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، وَعَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، قَالَا: لَمْ يُرَخَّصْ فِي أَيَّامِ التَّشْرِيقِ أَنْ يُصَمْنَ، إِلَّا لِمَنْ لَمْ يَجِدِ الْهَدْيَ

عُروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اور سالم نے حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ ایامِ تشریق کے روزوں کی اُسے اجازت دی گئی ہے جس کو قربانی کا جانور میسر نہ ہو۔

1999 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: الصِّيَامُ لِمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ إِلَى يَوْمِ عَرَفَةَ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا وَلَمْ يَصُمْ، صَامَ أَيَّامَ مِنًى، وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ. تَابَعَهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

سالم بن عبداللہ بن عمر سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ عرفہ کے دن کا روزہ اُس کے لیے ہے جو عمرہ کے ساتھ حج کا تمتع کرے اور اُسے قربانی کا جانور میسر نہ آئے ورنہ ایامِ منیٰ میں روزے نہ رکھے۔ ابنِ شہاب، عُروہ نے حضرت عائشہ سے اسی طرح مروی کی ہے اور متابعت کی اس کی ابراہیم بن سعد نے ابنِ شہاب سے۔

69- بَابُ صِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ

عاشورہ کا روزہ

2000- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَوْمَ عَاشُورَاءَ إِنْ شَاءَ صَامَ

سالم نے اپنے والد ماجد سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی چاہے تو عاشورہ کا روزہ رکھے۔

2001- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِصِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ، فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ كَانَ مَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ

عروہ بن زبیر سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے عاشورہ کے روزے کا حکم فرمایا تھا لیکن جب رمضان کے روزے سے فرض کر دیے گئے تو جو چاہتا یہ روزہ رکھتا اور جو چاہتا تو نہ رکھتا۔

2002- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ تَصُومُهُ قُرَيْشٌ فِي الجَاهِلِيَّةِ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُهُ، فَلَمَّا قَدِمَ المَدِينَةَ صَامَهُ، وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ، فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ تَرَكَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ، فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ، وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ زمانہ جاہلیت میں قریش عاشورے کے دن کا روزہ رکھا کرتے تھے اور رسول اللہ ﷺ بھی یہ روزہ رکھا کرتے تھے۔ جب آپ مدینہ منورہ تشریف لے آئے تب بھی یہ روزہ رکھا اور اس کے روزے کا حکم فرمایا۔ جب رمضان کے روزے فرض ہو گئے تو عاشورے کے دن کا روزہ رکھنا ترک کر دیا گیا جو چاہتا روزہ رکھتا اور جو چاہتا نہ رکھتا۔

2003- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَوْمَ عَاشُورَاءَ عَامَ حَجَّ عَلَى المِنْبَرِ يَقُولُ: يَا أَهْلَ المَدِينَةِ أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ؟ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

حمید بن عبدالرحمٰن سے مروی ہے کہ میں نے حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو عاشورہ کے دن حج کے سال منبر پر فرماتے ہوئے سُنا: اے مدینہ منورہ والو! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ یہ عاشورہ کا دن ہے اور

2000- راجع الحدیث:1892' صحیح مسلم:2642

2001- راجع الحدیث:1592

2002- راجع الحدیث:1592' سنن ابو داؤد:2442

2003- صحیح مسلم:2650,2649,2648

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: هٰذَا يَوْمُ عَاشُورَاءَ وَلَمْ يَكْتُبِ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ، وَأَنَا صَائِمٌ، فَمَنْ شَاءَ، فَلْيَصُمْ وَمَنْ شَاءَ، فَلْيُفْطِرْ

اس کا تم پر روزہ فرض نہیں کیا گیا جبکہ میں روزے سے ہوں لہٰذا جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے۔

2004 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المَدِينَةَ فَرَأَى اليَهُودَ تَصُومُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ، فَقَالَ: مَا هٰذَا؟، قَالُوا: هٰذَا يَوْمٌ صَالِحٌ هٰذَا يَوْمٌ نَجَّى اللّٰهُ بَنِي إِسْرَائِيلَ مِنْ عَدُوِّهِمْ، فَصَامَهُ مُوسَى، قَالَ: فَأَنَا أَحَقُّ بِمُوسَى مِنْكُمْ، فَصَامَهُ، وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب مدینہ منورہ میں تشریف لے گئے تو آپ نے یہود کو دیکھا کہ عاشورے کے دن کا روزہ رکھتے ہیں۔ فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ عرض کی کہ یہ اچھا دن ہے، اس دن اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو اُن کے دشمن سے نجات دی تھی تو حضرت موسیٰ نے اس کا روزہ رکھا۔ فرمایا کہ تمہاری نسبت موسیٰ سے میرا تعلق زیادہ ہے۔ پس آپ نے اس کا روزہ رکھا اور اس کے روزے کا حکم فرمایا۔

2005 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ أَبِي عُمَيْسٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ تَعُدُّهُ اليَهُودُ عِيدًا، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَصُومُوهُ أَنْتُمْ

طارق بن شہاب سے مروی ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: عاشورہ کو یہودی روز عید تصور کیا کرتے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے (مسلمانوں سے) فرمایا: تم بھی اس کا روزہ رکھو۔

2006 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى صِيَامَ يَوْمٍ فَضَّلَهُ عَلَى غَيْرِهِ إِلَّا هٰذَا اليَوْمَ، يَوْمَ عَاشُورَاءَ، وَهٰذَا الشَّهْرَ يَعْنِي شَهْرَ رَمَضَانَ

عبید اللہ بن ابو یزید سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ کو نہیں دیکھا کہ کسی دن کو دوسرے پر فضیلت دے کر روزہ رکھتے ہوں مگر اس دن یعنی روز عاشور کے دن کو اور اس مہینہ یعنی ماہِ رمضان کو۔

2004- انظر الحدیث: 4737,4680,3943,3397 صحیح مسلم: 2653

2005- انظر الحدیث: 3942 صحیح مسلم: 2656,2655

2006- صحیح مسلم: 2657 سنن نسائی: 2369

2007 - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ: "أَنْ أَذِّنْ فِي النَّاسِ: أَنَّ مَنْ كَانَ أَكَلَ فَلْيَصُمْ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ أَكَلَ فَلْيَصُمْ، فَإِنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ"

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے قبیلہ اسلم کے ایک شخص کو لوگوں میں یہ اعلان کرنے کا حکم دیا کہ جس نے جو کچھ کھا لیا ہے تو وہ باقی دن کچھ نہ کھائے اور جس نے کچھ نہیں کھایا وہ روزہ رکھے کیونکہ آج عاشور کا دن ہے۔

☆☆☆☆☆

2007- راجع الحديث:1924

بسم الله الرحمن الرحيم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

31- كِتَابُ صَلَاةِ التَّرَاوِيحِ

نماز تراویح کا بیان

1- بَابُ فَضْلِ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ

رمضان میں قیام کرنے فضیلت

2008- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِرَمَضَانَ: مَنْ قَامَهُ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

ابوسلمہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے رمضان میں ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے قیام کیا اس کے پچھلے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔

2009- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ . قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ، ثُمَّ كَانَ الأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ فِي خِلاَفَةِ أَبِي بَكْرٍ، وَصَدْرًا مِنْ خِلاَفَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے رمضان میں ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے قیام کیا تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ رسول ﷺ نے وصال فرمایا اور یہ بات اُسی طرح رہی۔ پھر حضرت ابوبکر کے عہد خلافت میں بھی یہ بات اِسی طرح رہی اور حضرت عمر کے نصف عہد خلافت تک۔

2010- وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدٍ القَارِيِّ، أَنَّهُ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، لَيْلَةً فِي رَمَضَانَ إِلَى المَسْجِدِ، فَإِذَا النَّاسُ أَوْزَاعٌ مُتَفَرِّقُونَ، يُصَلِّي الرَّجُلُ لِنَفْسِهِ، وَيُصَلِّي الرَّجُلُ فَيُصَلِّي بِصَلاَتِهِ الرَّهْطُ، فَقَالَ عُمَرُ: إِنِّي أَرَى لَوْ جَمَعْتُ هَؤُلاَءِ عَلَى قَارِئٍ وَاحِدٍ، لَكَانَ أَمْثَلَ ثُمَّ عَزَمَ،

ابن شہاب، عروہ بن زبیر، عبدالرحمٰن بن عبدالقاری سے مروی ہے کہ میں حضرت عمر کے ساتھ رمضان کی ایک رات میں مسجد کی جانب نکلا تو لوگ متفرق تھے۔ ایک آدمی تنہا نماز پڑھ رہا تھا اور ایک آدمی جماعت کے ساتھ۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ میرے خیال میں ان سب کو ایک قاری کے پیچھے اکٹھا کر دیا جائے تو بہتر ہوگا پس حضرت ابی بن کعب کے پیچھے سب کو اکٹھا کر دیا گیا۔

2008- راجع الحديث:35

2009- راجع الحديث:37,35

جَمَعَهُمْ عَلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهُ لَيْلَةً أُخْرَى، وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلاَةِ قَارِئِهِمْ، قَالَ عُمَرُ: نِعْمَ البِدْعَةُ هَذِهِ، وَالَّتِي يَنَامُونَ عَنْهَا أَفْضَلُ مِنَ الَّتِي يَقُومُونَ يُرِيدُ آخِرَ اللَّيْلِ وَكَانَ النَّاسُ يَقُومُونَ أَوَّلَهُ

پھر میں ایک دوسری رات کو اُن کے ساتھ نکلا اور لوگ قاری کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ یہ اچھی بدعت ہے کیونکہ رات کا وہ حصّہ جس میں وہ سو جاتے ہیں اُس سے بہتر ہے جس میں وہ قیام کرتے ہیں۔ مراد رات کا آخری حصّہ تھا جب کہ لوگ پہلے حصّے میں قیام کرتے تھے۔

2011 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا - زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى وَذَلِكَ فِي رَمَضَانَ

اسماعیل، امام مالک، ابنِ شہاب، عروہ بن زبیر، نبی کریم ﷺ کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان میں نماز پڑھی۔

2012 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ لَيْلَةً مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ، فَصَلَّى فِي المَسْجِدِ، وَصَلَّى رِجَالٌ بِصَلاَتِهِ، فَأَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوا، فَاجْتَمَعَ أَكْثَرُ مِنْهُمْ فَصَلَّى فَصَلَّوْا مَعَهُ، فَأَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوا، فَكَثُرَ أَهْلُ المَسْجِدِ مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى فَصَلَّوْا بِصَلاَتِهِ، فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةُ عَجَزَ المَسْجِدُ عَنْ أَهْلِهِ حَتَّى خَرَجَ لِصَلاَةِ الصُّبْحِ، فَلَمَّا قَضَى الفَجْرَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، فَتَشَهَّدَ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّهُ لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ مَكَانُكُمْ، وَلَكِنِّي خَشِيتُ أَنْ تُفْتَرَضَ عَلَيْكُمْ، فَتَعْجِزُوا عَنْهَا، فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

یحییٰ بن بکیر، لیث، عُقیل، ابنِ شہاب، عروہ سے مروی ہے کہ انہیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ آدھی رات کے وقت باہر تشریف لے گئے اور مسجد میں نماز پڑھنے لگے اور کتنے ہی لوگوں نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی۔ صبح کے وقت لوگوں نے اس کا ذکر کیا تو دوسرے دن اور زیادہ لوگوں نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی۔ صبح ہوئی تو لوگوں نے اس کا ذکر کیا۔ پس مسجد میں حاضرین کی تعداد تیسری رات اور بھی زائد گئی۔ رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور آپ نے نماز پڑھی تو لوگوں نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی۔ جب چوتھی رات آئی تو نمازی مسجد میں سما نہیں رہے تھے حتیٰ کہ آپ صبح کی نماز کے لیے تشریف لائے۔ جب نمازِ فجر پڑھ چکے تو لوگوں کی طرف توجہ فرمائی۔ چنانچہ تشہد کے بعد فرمایا: اما بعد: تمہاری موجودگی

2011- راجع الحديث: 1129,729

2012- انظر الحديث: 845,729 راجع الحديث: 924,845,729

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَمْرُ عَلَى ذَٰلِكَ

مجھ سے پوشیدہ نہیں تھی لیکن مجھے تم پر یہ فرض ہو جانے اور تمہارے عاجز آ جانے سے اندیشہ ہوا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال تک اُسی طرح معمول رہا۔

2013 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ؟ فَقَالَتْ: مَا كَانَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً، يُصَلِّي أَرْبَعًا، فَلَا تَسَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا، فَلَا تَسَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوتِرَ؟ قَالَ: يَا عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کس طرح ہوتی تھی؟ فرمایا کہ آپ رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ چار رکعتیں پڑھتے تو اُن کی خوبی اور طوالت کے بارے میں نہ پوچھو۔ پھر چار رکعتیں پڑھتے اور ان کی خوبی اور طوالت کے بارے نہ پوچھو۔ پھر تین رکعتیں پڑھتے۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں؟ فرمایا: اے عائشہ! بے شک میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا۔

☆☆☆☆☆

2013- راجع الحدیث:1147

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

32- كِتَابُ فَضْلِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

1- بَابُ فَضْلِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ، وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ، لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ، تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ أَمْرٍ، سَلَامٌ هِيَ حَتَّى مَطْلَعِ الْفَجْرِ) (القدر:2) قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: مَا كَانَ فِي الْقُرْآنِ (مَا أَدْرَاكَ) (الانفطار: 18) ": فَقَدْ أَعْلَمَهُ، وَمَا قَالَ ": (وَمَا يُدْرِيكَ) (الاحزاب: 63) ": فَإِنَّهُ لَمْ يُعْلِمْهُ"

2014 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَفِظْنَاهُ، وَإِنَّمَا حَفِظَ مِنَ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ، وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. تَابَعَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ

2- بَابُ الْتِمَاسِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ

2015 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

لیلۃ القدر کی فضیلت کا بیان

لیلۃ القدر کی فضیلت کا بیان

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ترجمہ کنز الایمان: بے شک ہم نے اسے شب قدر میں اتارا اور تم نے کیا جانا کیا شب قدر شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر اس میں فرشتے اور جبریل اترتے ہیں اپنے رب کے حکم سے ہر کام کے لئے وہ سلامتی ہے صبح چمکنے تک (پارہ ۳۰، القدر:۱۔۵) ابن عیینہ کا قول ہے کہ قرآنِ مجید میں جس کے متعلق مَا اَدْرٰكَ ہے تو وہ چیز آپ کو بتا دی گئی اور جس کے متعلق وَمَا يُدْرِيْكَ فرمایا ہے تو وہ آپ کو نہ بتائی گئی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے تو اس کے پچھلے گناہ بخش دیے جاتے ہیں اور جو شب قدر میں ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے قیام کرے تو اس کے بھی پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ متابعت کی اس کی سلیمان بن کثیر نے ابن شہاب زہری سے۔

شب قدر کو آخری سات راتوں میں تلاش کرنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ

2014- راجع الحدیث: 1901

2015- انظر الحدیث: 1158، صحیح مسلم: 2753

مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رِجَالًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أُرُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْمَنَامِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرَى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ، فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ

نبی کریم ﷺ کے بعض اصحاب کو شبِ قدر خواب میں آخری سات راتوں کے اندر دکھائی گئی۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں کہ تمہارے خواب آخری سات راتوں پر جمع ہو گئے ہیں لہٰذا جو تم میں سے اِسے تلاش کرنا چاہیے تو وہ آخری سات راتوں میں تلاش کرے۔

فائدہ: شبِ قدر اس امت محمدیہ کی خصوصیات سے ہے ہم سے پہلے کسی کو نہ ملی۔ قدر کے معنے ہیں اندازہ لگانا، عزت و عظمت و تنگی، چونکہ اس رات میں سال بھر کے ہونے والے واقعات فرشتوں کے صحیفوں میں لکھ کر انہیں دے دیئے جاتے ہیں، ملک الموت کو سال بھر میں مرنے والوں کی فہرست مل جاتی ہے، حضرت میکائیل کو تقسیم رزق کی فہرست عطا ہوتی ہے، رب تعالیٰ فرماتا ہے: "فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ"۔ نیز اس رات میں اتنے فرشتے زمین پر اترتے ہیں کہ زمین تنگ ہو جاتی ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: "تَنَزَّلُ الْمَلٰئِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا" اس لیے اسے لیلۃ القدر کہتے ہیں، نیز اس رات کی عزت و عظمت بہت زیادہ ہے، اس شب میں عبادت کرنے والا رب تعالیٰ کے ہاں عزت پاتا ہے لہٰذا اسے لیلۃ القدر کہتے ہیں۔ اس میں بہت اختلاف ہے کہ یہ رات کب ہوتی ہے۔ بعض کے خیال میں یہ مقرر نہیں کسی سال کسی مہینہ اور کسی تاریخ میں، دوسرے سال کسی مہینہ اور تاریخ میں، بعض کا خیال ہے کہ رمضان شریف میں ہوتی ہے مگر تاریخ مقرر نہیں، بعض کے خیال میں رمضان کے آخری عشرہ میں ہے، بعض کہتے ہیں کہ اس عشرہ کی طاق تاریخوں میں ہے اکیسویں تیئیسویں وغیرہ مگر زیادہ قوی قول یہ ہے کہ ان شاء اللہ شب قدر ہمیشہ ستائیسویں رمضان کی شب ہے کیونکہ لیلۃ القدر میں ۹ حرف ہیں، یہ لفظ سورۂ قدر میں تین جگہ ارشاد ہوا ہے تو تیہ ستائیس ہوتے ہیں، نیز سورۂ قدر میں تیس حرف ہیں جن میں سے ستائیسواں حرف ہے "هي" یہ ضمیر لیلۃ القدر کی طرف لوٹتی ہے۔ (روح البیان) اس کی پوری تحقیق اور اس رات میں کرنے کے اعمال ہماری کتاب "مواعظ نعیمیہ" اور "اسلامی زندگی" میں ملاحظہ کرو۔ (مراۃ المناجیح ج ۳ ص ۲۱۰)

2016 - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ، وَكَانَ لِي صَدِيقًا فَقَالَ: اعْتَكَفْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ مِنْ رَمَضَانَ، فَخَرَجَ صَبِيحَةَ عِشْرِينَ فَخَطَبَنَا، وَقَالَ: إِنِّي أُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، ثُمَّ أُنْسِيتُهَا - أَوْ نُسِّيتُهَا - فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فِي الْوَتْرِ، وَإِنِّي رَأَيْتُ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کیا۔ آپ بیس تاریخ کی صبح کو باہر تشریف لے گئے اور خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ مجھے شبِ قدر دکھائی دی گئی تو میں اُسے بھول گیا۔ یا وہ مجھے بھلا دی گئی۔ پس اُسے رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو اور میں نے دیکھا کہ میں پانی

2016- راجع الحدیث: 669

أَنِّي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ، فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلْيَرْجِعْ، فَرَجَعْنَا وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً، فَجَاءَتْ سَحَابَةٌ فَمَطَرَتْ حَتَّى سَالَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ، وَكَانَ مِنْ جَرِيدِ النَّخْلِ، وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِي الْمَاءِ وَالطِّينِ، حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ الطِّينِ فِي جَبْهَتِهِ

اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں۔ پس جس نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اعتکاف کیا ہے اسے لوٹ جانا چاہیے۔ ہم لوٹ گئے اور ہمیں آسمان پر کوئی بدلی نظر نہیں آتی تھی پھر ایک بادل آیا اور برسنے لگا۔ حتیٰ کہ مسجد کی چھت ٹپکنے لگی جو کھجور کی شاخوں کی تھی۔ نماز قائم کی گئی تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو پانی اور مٹی میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا۔ حتیٰ کہ مٹی کا نشان میں نے آپ کی مبارک پیشانی میں دیکھا گیا۔

3- بَابُ تَحَرِّي لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِي الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ

شبِ قدر کو آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرنا

فِيهِ عَنْ عُبَادَةَ

حضرت عُبادہ نے اِس کی مروی کی ہے۔

2017 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْوِتْرِ، مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ

ابوسُہیل کے والدِ ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کیا کرو۔

2018 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، وَالدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاوِرُ فِي رَمَضَانَ الْعَشْرَ الَّتِي فِي وَسَطِ الشَّهْرِ، فَإِذَا كَانَ حِينَ يُمْسِي مِنْ عِشْرِينَ لَيْلَةً تَمْضِي، وَيَسْتَقْبِلُ إِحْدَى وَعِشْرِينَ رَجَعَ إِلَى مَسْكَنِهِ، وَرَجَعَ مَنْ كَانَ يُجَاوِرُ مَعَهُ، وَأَنَّهُ أَقَامَ فِي شَهْرٍ جَاوَرَ فِيهِ اللَّيْلَةَ الَّتِي كَانَ يَرْجِعُ فِيهَا، فَخَطَبَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ جب بیسویں رات گزر جاتی اور اکیسویں آنے لگتی تو اپنے کاشانۂ اقدس کو لوٹتے اور جو آپ کے ساتھ ہوتا وہ بھی لوٹتا۔ ایک ماہِ رمضان ایسا آیا کہ اُس شب بھی آپ ٹھہرے رہے جس میں واپس لوٹا کرتے تھے تو خطبہ دیتے ہوئے لوگوں کو حکم دیا جو اللہ نے چاہا۔ پھر فرمایا: اس عشرے میں اعتکاف کیا کرتا تھا لیکن پھر مجھ پر ظاہر ہوا ہے کہ آخری عشرے میں اعتکاف

2017- انظر الحديث: 2020,2019

2018- راجع الحديث: 669

النَّاسَ، فَأَمَرَهُمْ مَا شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ قَالَ: كُنْتُ أُجَاوِرُ هَذِهِ الْعَشْرَ، ثُمَّ قَدْ بَدَا لِي أَنْ أُجَاوِرَ هَذِهِ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ، فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِي فَلْيَثْبُتْ فِي مُعْتَكَفِهِ، وَقَدْ أُرِيتُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ، ثُمَّ أُنْسِيتُهَا، فَابْتَغُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ، وَابْتَغُوهَا فِي كُلِّ وِتْرٍ، وَقَدْ رَأَيْتُنِي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ، فَاسْتَهَلَّتِ السَّمَاءُ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ فَأَمْطَرَتْ، فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فِي مُصَلَّى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ إِحْدَى وَعِشْرِينَ، فَبَصُرَتْ عَيْنِي رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَنَظَرْتُ إِلَيْهِ انْصَرَفَ مِنَ الصُّبْحِ وَوَجْهُهُ مُمْتَلِئٌ طِينًا وَمَاءً

کیا کروں۔ پس جس نے میرے ساتھ اعتکاف کیا ہے وہ اُسی طرح اعتکاف میں رہے اور مجھے شب قدر دکھائی گئی تھی، پھر بھلا دی گئی۔ پس اُسے آخری عشرے میں تلاش کرو اور ہر طاق رات میں تلاش کرو۔ میں نے دیکھا کہ میں پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں۔ اُس رات آسمان ابر آلود ہو گیا اور بارش ہوئی تو نبی کریم ﷺ کے نماز پڑھنے کی جگہ پر مسجد ٹپکنے لگی۔ وہ اکیسویں شب تھی چنانچہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا جبکہ آپ صبح کی نماز سے واپس لوٹے تو آپ کا چہرۂ انور مٹی اور پانی سے تر تھا۔

2019- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الْتَمِسُوا.

محمد بن مثنیٰ، یحییٰ، ہشام، ان کے والدِ ماجد، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تلاش کرو۔

2020- حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاوِرُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ وَيَقُولُ: تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف فرماتے اور فرمایا کرتے کہ شب قدر کو رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف بیٹھتے اور فرمایا کرتے کہ شب قدر کو رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کیا کرو۔

2021- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ

موسیٰ بن اسماعیل، وہیب، ایوب، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اُسے رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کرو۔ شب قدر نو راتیں باقی رہ جانے پر ہے یا

2019- راجع الحدیث: 2017

2020- راجع الحدیث: 2017، سنن ترمذی: 792

2021- انظر الحدیث: 2022، سنن ابو داؤد: 1381

رَمَضَانَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، فِي تَاسِعَةٍ تَبْقَى، فِي سَابِعَةٍ تَبْقَى، فِي خَامِسَةٍ تَبْقَى تَابَعَهُ عَبْدُ الوَهَّابِ، عَنْ أَيُّوبَ

سات باقی رہ جانے پر پانچ باقی رہ جانے پر۔

2022 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الأَسْوَدِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ، حَدَّثَنَا عَاصِمٌ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ، وَعِكْرِمَةَ، قَالَ: ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هِيَ فِي العَشْرِ الأَوَاخِرِ، هِيَ فِي تِسْعٍ يَمْضِينَ، أَوْ فِي سَبْعٍ يَبْقَيْنَ يَعْنِي لَيْلَةَ القَدْرِ، وَعَنْ خَالِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ التَمِسُوا فِي أَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ

عبداللہ بن ابوالاسود، عبدالواحد، عاصم، ابومجلز اور عکرمہ، حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ آخری عشرے میں ہے، نو راتیں گزر جانے پر یا سات گزر جانے پر شب قدر ہے۔ عبدالوہاب، ایوب، خالد، عکرمہ، حضرت ابنِ عباس سے مروی ہے کہ چوبیسویں رات میں تلاش کرو۔

4-بَابُ رَفْعِ مَعْرِفَةِ لَيْلَةِ القَدْرِ لِتَلاَحِي النَّاسِ

شب قدر کی معرفت کا لوگوں کی بھلائی کے لئے اٹھ جانا

2023-حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الحَارِثِ، حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، حَدَّثَنَا أَنَسٌ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخْبِرَنَا بِلَيْلَةِ القَدْرِ فَتَلاَحَى رَجُلاَنِ مِنَ المُسْلِمِينَ فَقَالَ: خَرَجْتُ لِأُخْبِرَكُمْ بِلَيْلَةِ القَدْرِ، فَتَلاَحَى فُلاَنٌ وَفُلاَنٌ، فَرُفِعَتْ وَعَسَى أَنْ يَكُونَ خَيْرًا لَكُمْ، فَالْتَمِسُوهَا فِي التَّاسِعَةِ، وَالسَّابِعَةِ، وَالخَامِسَةِ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ ہمیں شب قدر کے بارے میں بتانے کے لیے باہر تشریف لائے تو مسلمانوں میں سے دو آدمی جھگڑ رہے تھے۔ فرمایا کہ میں تمہیں شب قدر کی خبر دینے کے لیے نکلا تھا لیکن فلاں اور فلاں جھگڑ رہے تھے تو وہ اٹھالی گئی اور ممکن ہے کہ یہ تمہارے لیے بہتر ہو، لہٰذا اُسے نویں، ساتویں اور پانچویں میں تلاش کرو۔

5-بَابُ العَمَلِ فِي العَشْرِ الأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ

رمضان کے آخری عشرے میں عمل کرنا

2024 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا

مسروق سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی

2022- راجع الحدیث: 2021

2023- راجع الحدیث: 49

2024- صحیح مسلم: 2779' سنن ابوداؤد: 1376' سنن نسائی: 1638' سنن ابن ماجہ: 1768

سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ العَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَهُ، وَأَحْيَا لَيْلَهُ، وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ

اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: جب (آخری) عشرہ شروع ہوتا تو نبی کریم ﷺ لنگوٹ کس لیتے، اس کی راتوں کو زندہ رکھتے اور گھر والوں کو جگایا کرتے۔

☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

33- كِتَابُ الِاعْتِكَافِ

اعتکاف کے مسائل کا بیان

1- بَابُ الِاعْتِكَافِ فِي العَشْرِ الأَوَاخِرِ، وَالِاعْتِكَافِ فِي المَسَاجِدِ كُلِّهَا

آخری عشرے کا اعتکاف کرنا اور اعتکاف تمام مساجد میں ہوتا ہے

لِقَوْلِهِ تَعَالَى: {وَلاَ تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي المَسَاجِدِ، تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلاَ تَقْرَبُوهَا كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ} (البقرة: 187)

جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور عورتوں کو ہاتھ نہ لگاؤ جب تم مسجدوں میں اعتکاف سے ہو یہ اللہ کی حدیں ہیں ان کے پاس نہ جاؤ اللہ یوں ہی بیان کرتا ہے لوگوں سے اپنی آیتیں کہ کہیں انہیں پرہیزگاری ملے (پارہ ۲، البقرۃ: ۱۸۷)

2025- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، أَنَّ نَافِعًا، أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ العَشْرَ الأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ

اسماعیل بن عبداللہ، ابنِ وہب، یونس، نافع سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرے کا اعتکاف کیا کرتے تھے۔

اعتکاف عکف سے بنا بمعنی ٹھہرنا یا قائم رہنا رب تعالیٰ فرماتا ہے: "يَعْكُفُونَ عَلَى أَصْنَامٍ لَّهُمْ" اور فرماتا ہے: "وَأَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ فِي الْمَسٰجِدِ"۔ شریعت میں بہ نیت عبادت مسجد میں خاص ٹھہرنے کو اعتکاف کہا جاتا ہے۔ اعتکاف بڑی پرانی عبادت ہے رب تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ و اسمٰعیل علیہما السلام سے فرمایا تھا: "أَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّائِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ"۔ اعتکاف تین قسم کا ہے: اعتکاف فرض جیسے نذر مانا ہوا اعتکاف، اس میں روزہ شرط ہے اور اس کی مدت کم از کم ایک دن و رات ہے۔ اعتکاف سنت، یہ بیسویں رمضان کی عصر سے عید کا چاند دیکھنے تک ہے۔ اعتکاف نفل اس میں نہ روزہ شرط ہے نہ اس کی مدت مقرر جب بھی مسجد میں جائے تو کہہ دے میں نے اعتکاف کی نیت کی جب تک مسجد میں رہوں۔ حق یہ ہے کہ رمضان کا اعتکاف سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے کہ اگر بستی میں کسی نے نہ کیا تو سب سنت کے تارک ہوئے اگر ایک نے بھی کرلیا تو سب کی طرف سے ادا ہوگیا مرد تو جماعت والی مسجد میں ہی اعتکاف کرسکتا ہے جہاں نماز پنجگانہ باجماعت ہوتی ہو مگر عورت اپنے گھر میں کوئی جگہ صاف و پاک کرکے وہاں ہی اعتکاف کرلے جسے مسجد خانہ کہتے ہیں (لمعات مرقات) وغیرہ۔ (مراۃ المناجیح ج ۳ ص ۳۲۴)

2025- صحیح مسلم: 3773، سنن ابن ماجہ: 1773

2026 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، - زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يَعْتَكِفُ العَشْرَ الأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ، ثُمَّ اعْتَكَفَ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ

عروہ بن زُبیر نے نبی کریم ﷺ کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ حتیٰ کہ وصال ہوا اور آپ کے بعد آپ کی ازواجِ مطہرات اعتکاف کیا کرتیں۔

2027 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الحَارِثِ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ فِي العَشْرِ الأَوْسَطِ مِنْ رَمَضَانَ، فَاعْتَكَفَ عَامًا، حَتَّى إِذَا كَانَ لَيْلَةَ إِحْدَى وَعِشْرِينَ، وَهِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي يَخْرُجُ مِنْ صَبِيحَتِهَا مِنَ اعْتِكَافِهِ، قَالَ: مَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِي، فَلْيَعْتَكِفِ العَشْرَ الأَوَاخِرَ، وَقَدْ أُرِيتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ أُنْسِيتُهَا، وَقَدْ رَأَيْتُنِي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ مِنْ صَبِيحَتِهَا، فَالْتَمِسُوهَا فِي العَشْرِ الأَوَاخِرِ، وَالْتَمِسُوهَا فِي كُلِّ وِتْرٍ، فَمَطَرَتِ السَّمَاءُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَكَانَ المَسْجِدُ عَلَى عَرِيشٍ، فَوَكَفَ المَسْجِدُ، فَبَصُرَتْ عَيْنَايَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَبْهَتِهِ أَثَرُ المَاءِ وَالطِّينِ، مِنْ صُبْحِ إِحْدَى وَعِشْرِينَ

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ ایک سال جب آپ نے اعتکاف فرمایا اور اکیسویں شب آئی جس کی صبح آپ اعتکاف سے باہر تشریف لایا کرتے تھے فرمایا: جس نے میرے ساتھ اعتکاف کیا ہے اُسے چاہیے کہ آخری عشرے کا اعتکاف بھی کرے اور مجھے شبِ قدر دکھائی اور پھر بُھلا دی گئی۔ لہٰذا تم اُسے آخری عشرے کی ہر طاق رات میں تلاش کرو۔ اُسی شب بارش ہوئی اور مسجد کی چھت لکڑیوں سے بنائی گئی تھی وہ ٹپکنے لگی۔ پس میری آنکھوں نے رسول اللہ ﷺ کی مبارک پیشانی پر اکیسویں کی صبح کو مٹی اور پانی کا نشان دیکھا۔

2- بَابُ الحَائِضِ تُرَجِّلُ رَأْسَ المُعْتَكِفِ

حائضہ کا معتکف کے سر میں کنگھی کرنا

2026- صحیح مسلم: 2776، سنن ابو داؤد: 2462

2027- راجع الحدیث: 669

2028- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْغِي إِلَيَّ رَأْسَهُ وَهُوَ مُجَاوِرٌ فِي الْمَسْجِدِ، فَأُرَجِّلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنا سر مبارک میری جانب جھکا دیتے جبکہ آپ مسجد میں اعتکاف فرمائے ہوئے ہوتے تو میں کنگھی کر دیتی حالانکہ میں حائضہ ہوتی۔

3- بَابٌ: لاَ يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةٍ

معتکف گھر میں داخل نہ ہو مگر ضرورت سے

2029- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، وَعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا - زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَتْ: وَإِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُدْخِلُ عَلَيَّ رَأْسَهُ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَأُرَجِّلُهُ، وَكَانَ لاَ يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةٍ إِذَا كَانَ مُعْتَكِفًا

عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ مسجد میں ہوتے ہوئے سر مبارک میری جانب فرما دیتے تو میں اس میں کنگھی کر دیتی اور آپ بلا حاجت گھر تشریف نہ لاتے جبکہ اعتکاف میں ہوتے۔

4- بَابُ غَسْلِ الْمُعْتَكِفِ

معتکف کا سر دھونا

2030- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَاشِرُنِي وَأَنَا حَائِضٌ،

اسود سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم ﷺ مجھ سے مباشرت فرماتے حالانکہ میں حائضہ ہوتی۔

2031- وَكَانَ يُخْرِجُ رَأْسَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ، فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ

اور اپنے اعتکاف میں سر مبارک مسجد سے نکال دیتے تو میں اُسے دھو دیتی حالانکہ میں حائضہ ہوتی۔

5- بَابُ الاِعْتِكَافِ لَيْلًا

ایک رات کا اعتکاف

2032- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ

2028- راجع الحدیث: 295

2029- راجع الحدیث: 295، صحیح مسلم: 683، سنن ابو داؤد: 2468، سنن ترمذی: 804، سنن ابن ماجہ: 1776

2030- راجع الحدیث: 300

2031- راجع الحدیث: 295، صحیح مسلم: 686، سنن نسائی: 385,274

2032- صحیح مسلم: 4268

سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ عُمَرَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: كُنْتُ نَذَرْتُ فِي الجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي المَسْجِدِ الحَرَامِ، قَالَ: فَأَوْفِ بِنَذْرِكَ

حضرت عمر نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا اور عرض کی: میں نے زمانہ جاہلیت کے اندر منت مانی تھی کہ خانہ کعبہ میں ایک رات معتکف رہوں گا۔ فرمایا کہ اپنی منت پوری کرو۔

6- بَابُ اعْتِكَافِ النِّسَاءِ

عورتوں کا اعتکاف کرنا

2033- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَعْتَكِفُ فِي العَشْرِ الأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ، فَكُنْتُ أَضْرِبُ لَهُ خِبَاءً فَيُصَلِّي الصُّبْحَ ثُمَّ يَدْخُلُهُ، فَاسْتَأْذَنَتْ حَفْصَةُ عَائِشَةَ أَنْ تَضْرِبَ خِبَاءً، فَأَذِنَتْ لَهَا، فَضَرَبَتْ خِبَاءً، فَلَمَّا رَأَتْهُ زَيْنَبُ ابْنَةُ جَحْشٍ ضَرَبَتْ خِبَاءً آخَرَ، فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى الأَخْبِيَةَ، فَقَالَ: مَا هَذَا؟ فَأُخْبِرَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: آلْبِرَّ تُرَوْنَ بِهِنَّ فَتَرَكَ الِاعْتِكَافَ ذَلِكَ الشَّهْرَ، ثُمَّ اعْتَكَفَ عَشْرًا مِنْ شَوَّالٍ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ میں آپ کے لیے خیمہ نصب کر دیتی تو آپ صبح کی نماز پڑھ کر اُس میں داخل ہو جاتے۔ پس حضرت حفصہ نے حضرت عائشہ سے خیمہ نصب کرنے کی اجازت مانگی تو انہوں نے اجازت دے دی اور انہوں نے خیمہ نصب کر لیا۔ جب حضرت زینب بنت جحش نے یہ دیکھا تو انہوں نے بھی خیمہ نصب کر لیا۔ صبح نبی کریم ﷺ نے خیمے دیکھے تو فرمایا: یہ کیا ہے؟ پس آپ کو بتایا گیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: تم اِن کے ساتھ نیکی سمجھتی ہو۔ چنانچہ آپ نے اُس ماہ کا اعتکاف ترک کر دیا اور شوال کے کسی عشرے میں اعتکاف فرمایا۔

7- بَابُ الأَخْبِيَةِ فِي المَسْجِدِ

مسجد میں خیمہ نصب کرنا

2034- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ، فَلَمَّا انْصَرَفَ إِلَى المَكَانِ الَّذِي أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ إِذَا أَخْبِيَةٌ خِبَاءُ عَائِشَةَ، وَخِبَاءُ حَفْصَةَ، وَخِبَاءُ زَيْنَبَ، فَقَالَ: آلْبِرَّ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اعتکاف کا ارادہ فرمایا۔ جب اس مکان کے پاس پہنچے جس میں اعتکاف کرنے کا ارادہ تھا تو وہاں حضرت عائشہ، حضرت حفصہ اور حضرت زینب کے خیمے تھے۔ فرمایا تم کہتے ہو کہ اِن کے ساتھ بھلائی ہے۔ چنانچہ آپ واپس لوٹ گئے اور اعتکاف نہ فرمایا،

2033- صحیح مسلم: 2777' سنن ابو داؤد: 2464' سنن ترمذی: 791' سنن نسائی: 708' سنن ابن ماجہ: 1771

2034- راجع الحديث: 2033

تَقُولُونَ بِهِنَّ. ثُمَّ انْصَرَفَ، فَلَمْ يَعْتَكِفْ حَتَّى اعْتَكَفَ عَشْرًا مِنْ شَوَّالٍ

حتیٰ کہ شوال کے کسی عشرے میں اعتکاف فرمایا۔

8- بَابٌ: هَلْ يَخْرُجُ الْمُعْتَكِفُ لِحَوَائِجِهِ إِلَى بَابِ الْمَسْجِدِ

کیا معتکف اپنی حاجت کے لیے مسجد کے دروازے سے نکل سکتا ہے؟

2035- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ صَفِيَّةَ - زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزُورُهُ فِي اعْتِكَافِهِ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ، فَتَحَدَّثَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً، ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهَا يَقْلِبُهَا، حَتَّى إِذَا بَلَغَتْ بَابَ الْمَسْجِدِ عِنْدَ بَابِ أُمِّ سَلَمَةَ، مَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَسَلَّمَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَى رِسْلِكُمَا، إِنَّمَا هِيَ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ. فَقَالَا: سُبْحَانَ اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَكَبُرَ عَلَيْهِمَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الشَّيْطَانَ يَبْلُغُ مِنَ الْإِنْسَانِ مَبْلَغَ الدَّمِ، وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوبِكُمَا شَيْئًا

نبی کریم ﷺ کی زوجۂ مطہرہ حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی زیارت کے لیے حاضر ہوئیں جبکہ آپ رمضان کے آخری عشرے کے اندر اعتکاف میں تھے۔ انہوں نے تھوڑی دیر آپ کے پاس گفتگو کی، پھر واپس جانے کے لیے کھڑی ہوئیں تو نبی کریم ﷺ کھڑے ہوئے اور ان کے ساتھ چلے، حتیٰ کہ مسجد کے دروازے پر پہنچے جو دروازہ اُمِّ سلمہ کے پاس ہے تو انصار کے دو فرد گزرے۔ دونوں نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں سلام عرض کیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ٹھہرو، یہ صفیہ بنت حُیی ہیں۔ دونوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! سبحان اللہ اور انہیں اس پر تعجب ہوا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ شیطان انسان کے جسم میں خون کی طرح دوڑتا ہے لہٰذا مجھے خدشہ ہوا کہ وہ تمہارے دلوں میں کوئی بات نہ ڈال دے۔

9- بَابُ الِاعْتِكَافِ وَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبِيحَةَ عِشْرِينَ

اعتکاف اور نبی کریم ﷺ کا بیسویں کی صبح کو نکلنا

2036 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ، سَمِعَ

ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے مروی ہے کہ میں نے

2035- انظر الحديث: 2038,2039,3101,3281,6219,7171، صحیح مسلم: 5643,5644، سنن ابو داؤد: 2470,2471,4994، سنن ابن ماجہ: 1779

2036- راجع الحديث: 669

هَارُونَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قُلْتُ: هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَذْكُرُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ؟ قَالَ: نَعَمْ، اعْتَكَفْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ مِنْ رَمَضَانَ، قَالَ: فَخَرَجْنَا صَبِيحَةَ عِشْرِينَ، قَالَ: فَخَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبِيحَةَ عِشْرِينَ فَقَالَ: إِنِّي أُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، وَإِنِّي نُسِّيتُهَا، فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فِي وِتْرٍ، فَإِنِّي رَأَيْتُ أَنِّي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ، وَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَرْجِعْ ، فَرَجَعَ النَّاسُ إِلَى الْمَسْجِدِ وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً، قَالَ: فَجَاءَتْ سَحَابَةٌ فَمَطَرَتْ، وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَسَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الطِّينِ وَالْمَاءِ حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ الطِّينِ فِي أَرْنَبَتِهِ وَجَبْهَتِهِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو شب قدر کا ذکر کرتے ہوئے سُنا؟ فرمایا، ہاں ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کیا۔ ہم بیسویں کی صبح باہر نکلنے لگے تو اُس صبح کو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: مجھے شب قدر دکھائی گئی تھی لیکن مجھے بھلا دی گئی ہے۔ پس تم اسے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ اور میں نے دیکھا کہ پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں اور جس نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اعتکاف کیا ہے اُسے چاہیے کہ لوٹ آئے۔ پس لوگ مسجد کی طرف لوٹ آئے اور ہمیں آسمان میں بادل کا کوئی ٹکڑا نظر نہیں آ رہا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ ایک بدلی نظر آئی ور نماز بھی کھڑی ہوگئی۔ پس رسول اللہ ﷺ نے مٹی اور پانی میں سجدہ کیا۔ حتیٰ کہ میں نے آپ کی ناک اور پیشانی پر مٹی دیکھی۔

10- بَابُ اعْتِكَافِ الْمُسْتَحَاضَةِ

مستحاضہ کا اعتکاف کرنا

2037- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اعْتَكَفَتْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةٌ مِنْ أَزْوَاجِهِ مُسْتَحَاضَةٌ، فَكَانَتْ تَرَى الْحُمْرَةَ، وَالصُّفْرَةَ، فَرُبَّمَا وَضَعْنَا الطَّسْتَ تَحْتَهَا وَهِيَ تُصَلِّي

عکرمہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اُن کی ازواجِ مطہرات میں سے ایک نے اعتکاف کیا جنھیں استحاضہ تھا۔ وہ سرخی اور زردی دیکھتیں تو ہم ان کے نیچے طشت رکھ دیا کرتیں اور وہ نماز پڑھا کرتی تھیں۔

11- بَابُ زِيَارَةِ الْمَرْأَةِ

بیوی کا اپنے معتکف

2037- راجع الحديث:309

زَوْجِهَا فِي اعْتِكَافِهِ

2038- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الحُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ صَفِيَّةَ، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ ح وحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الحُسَيْنِ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي المَسْجِدِ وَعِنْدَهُ أَزْوَاجُهُ فَرُحْنَ، فَقَالَ لِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ لاَ تَعْجَلِي حَتَّى أَنْصَرِفَ مَعَكِ، وَكَانَ بَيْتُهَا فِي دَارِ أُسَامَةَ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهَا، فَلَقِيَهُ رَجُلاَنِ مِنَ الأَنْصَارِ فَنَظَرَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ أَجَازَا، وَقَالَ لَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَعَالَيَا إِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ، قَالاَ: سُبْحَانَ اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ، وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يُلْقِيَ فِي أَنْفُسِكُمَا شَيْئًا

شوہر کی زیارت کرنا

سعید بن عفیر، لیث، عبدالرحمٰن بن خالد، ابنِ شہاب، علی بن حسین کو نبی کریم ﷺ کی زوجۂ مطہرہ حضرت صفیہ نے بتایا عبداللہ بن محمد، ہشام، معمر، زہری، علی بن حسین سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ مسجد میں تھے اور آپ کی زوجۂ مطہرہ آپ کے پاس تھیں۔ وہ جانے لگیں تو آپ نے حضرت صفیہ سے فرمایا: ٹھہرو تاکہ میں بھی تمہارے ساتھ چلوں اور اُن کا حجرہ حضرت اُسامہ کے مکان میں تھا۔ نبی کریم ﷺ اُن کے ساتھ نکلے تو آپ کو انصار کے دو آدمی ملے۔ انہوں نے نبی کریم کو دیکھا اور آگے نکل گئے۔ نبی کریم ﷺ نے اُن دونوں سے فرمایا: اِدھر آؤ، یہ صفیہ بنت حیی ہے۔ دونوں نے کہا: یا رسول اللہ! سبحان اللہ، فرمایا کہ شیطان انسان کے جسم میں خون کی طرح گردش کرتا ہے تو مجھے خدشہ ہوا کہ مبادا وہ تمہارے دل میں کوئی وسوسہ ڈال دے۔

12- بَابٌ: هَلْ يَدْرَأُ المُعْتَكِفُ عَنْ نَفْسِهِ

2039- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَخِي، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الحُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ، أَخْبَرَتْهُ ح وحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ

کیا معتکف اپنے متعلق غلط فہمی دُور کرسکتا ہے؟

اسماعیل بن عبداللہ، ان کے بھائی، سلیمان، محمد بن ابوعتیق، ابن شہاب، علی بن حسین کو حضرت صفیہ نے بتایا۔ علی بن عبداللہ، زہری، علی بن حسین سے مروی ہے کہ حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں جبکہ آپ اعتکاف میں

2038- راجع الحديث: 2035

2039- راجع الحديث: 2035

الزُّهْرِيَّ، يُخْبِرُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الحُسَيْنِ، أَنَّ صَفِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ، فَلَمَّا رَجَعَتْ مَشَى مَعَهَا، فَأَبْصَرَهُ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ، فَلَمَّا أَبْصَرَهُ دَعَاهُ فَقَالَ: "تَعَالَ هِيَ صَفِيَّةُ - وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ: هَذِهِ صَفِيَّةُ - فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ ابْنِ آدَمَ مَجْرَى الدَّمِ". قُلْتُ لِسُفْيَانَ: أَتَتْهُ لَيْلًا قَالَ: وَهَلْ هُوَ إِلَّا لَيْلٌ

تھے۔ جب وہ لوٹنے لگیں تو آپ ان کے ساتھ چلے۔ انصار کے ایک آدمی نے آپ کو دیکھ لیا جب آپ نے اُسے دیکھا تو بلا کر فرمایا: یہ صفیہ ہیں۔ بیشک شیطان آدمی کے اندر خون کی طرح گردش کرتا ہے۔ میں (علی بن عبداللہ) نے پوچھا کہ وہ رات کے وقت آئی تھیں؟ فرمایا کہ وہ رات ہی تھی۔

13- بَابُ مَنْ خَرَجَ مِنَ اعْتِكَافِهِ عِنْدَ الصُّبْحِ

جو صبح کے وقت اپنے اعتکاف سے نکلے

2040- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ الأَحْوَلِ، خَالِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ح قَالَ سُفْيَانُ: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، ح قَالَ: وَأَظُنُّ أَنَّ ابْنَ أَبِي لَبِيدٍ، حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: اعْتَكَفْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، العَشْرَ الأَوْسَطَ، فَلَمَّا كَانَ صَبِيحَةَ عِشْرِينَ نَقَلْنَا مَتَاعَنَا، فَأَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ كَانَ اعْتَكَفَ، فَلْيَرْجِعْ إِلَى مُعْتَكَفِهِ، فَإِنِّي رَأَيْتُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ وَرَأَيْتُنِي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ، فَلَمَّا رَجَعَ إِلَى مُعْتَكَفِهِ وَهَاجَتِ السَّمَاءُ، فَمُطِرْنَا، فَوَالَّذِي بَعَثَهُ بِالحَقِّ لَقَدْ هَاجَتِ السَّمَاءُ مِنْ آخِرِ ذَلِكَ اليَوْمِ، وَكَانَ المَسْجِدُ عَرِيشًا، فَلَقَدْ رَأَيْتُ عَلَى أَنْفِهِ وَأَرْنَبَتِهِ أَثَرَ المَاءِ وَالطِّينِ

ابوسلمہ سے ابن ابولبید نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ ہم نے درمیانی عشرے میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اعتکاف فرمایا جب بیسویں کی صبح ہوئی تو ہم اپنے سامان نقل مکانی کرنے لگے۔ پس رسول اللہ ﷺ ہمارے اس تشریف لائے اور فرمایا: جس نے اعتکاف کیا تھا وہ اپنے اعتکاف کی طرف لوٹ جائے کیونکہ میں نے اُس رات (شب قدر) کو دیکھا ہے اور دیکھا ہے کہ میں کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں۔ جب آپ اعتکاف کی جگہ پر لوٹے تو آسمان ابر آلود ہو گیا اور بارش برسنے لگی۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا کہ دن کے آخری حصے میں آسمان پر ابر آیا اور مسجد کی چھت لکڑیوں کی تھی۔ جب میں نے دیکھا تو آپ کی ناک اور پیشانی پر مٹی اور پانی کے نشانات نظر آئے۔

2040- راجع الحدیث: 669

14- بَابُ الِاعْتِكَافِ فِي شَوَّالٍ

2041 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ سَلاَمٍ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَعْتَكِفُ فِي كُلِّ رَمَضَانٍ، وَإِذَا صَلَّى الغَدَاةَ دَخَلَ مَكَانَهُ الَّذِي اعْتَكَفَ فِيهِ، قَالَ: فَاسْتَأْذَنَتْهُ عَائِشَةُ أَنْ تَعْتَكِفَ، فَأَذِنَ لَهَا، فَضَرَبَتْ فِيهِ قُبَّةً، فَسَمِعَتْ بِهَا حَفْصَةُ، فَضَرَبَتْ قُبَّةً، وَسَمِعَتْ زَيْنَبُ بِهَا، فَضَرَبَتْ قُبَّةً أُخْرَى، فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الغَدَاةِ أَبْصَرَ أَرْبَعَ قِبَابٍ، فَقَالَ: «مَا هَذَا؟»، فَأُخْبِرَ خَبَرَهُنَّ، فَقَالَ: «مَا حَمَلَهُنَّ عَلَى هَذَا؟ آلْبِرُّ؟ انْزِعُوهَا فَلاَ أَرَاهَا»، فَنُزِعَتْ، فَلَمْ يَعْتَكِفْ فِي رَمَضَانَ حَتَّى اعْتَكَفَ فِي آخِرِ العَشْرِ مِنْ شَوَّالٍ

شوال میں اعتکاف کرنا

عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ رمضان میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ اور جب صبح کی نماز پڑھ لیتے اور اعتکاف کی جگہ میں داخل ہوجاتے تھے۔ حضرت عائشہ نے آپ سے اعتکاف بیٹھنے کی اجازت چاہی تو آپ نے اجازت دے دی۔ انہوں نے وہاں خیمہ لگوا لیا۔ جب حضرت حفصہ نے سنا تو انہوں نے بھی خیمہ لگوا لیا اور حضرت زینب نے سنا تو انہوں نے دوسرا خیمہ لگوا لیا۔ جب رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز سے لوٹے اور چار خیمے دیکھے تو فرمایا: یہ کیا ہے؟ صورتحال عرض کی گئی۔ فرمایا کہ یہ انہیں کس بھلائی کی سوجھی؟ یہ مجھے نظر نہ آئیں، انہیں ہٹا دو، پس وہ ہٹا دیے گئے اور آپ نے رمضان میں اعتکاف نہ فرمایا بلکہ شوال کے آخری عشرے میں اعتکاف فرمایا۔

15- بَابُ مَنْ لَمْ يَرَ عَلَيْهِ صَوْمًا إِذَا اعْتَكَفَ

2042 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَخِيهِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلاَلٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي نَذَرْتُ فِي الجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي المَسْجِدِ الحَرَامِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَوْفِ نَذْرَكَ»

جس کے نزدیک معتکف پر روزہ نہیں ہے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے زمانہ جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ مسجد حرام میں ایک رات اعتکاف کروں گا۔ نبی کریم ﷺ نے اُن سے فرمایا کہ اپنی نذر پوری کرو۔ پس انہوں نے ایک رات کا اعتکاف کیا۔

2041- راجع الحدیث: 2033

2042- صحیح مسلم: 4269، سنن ابوداؤد: 3325، سنن ترمذی: 1539، سنن نسائی: 3829، سنن ابن ماجه: 2139,1772

فَاعْتَكَفَ لَيْلَةً

16- بَابُ إِذَا نَذَرَ فِي الجَاهِلِيَّةِ أَنْ يَعْتَكِفَ ثُمَّ أَسْلَمَ

2043- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نَذَرَ فِي الجَاهِلِيَّةِ أَنْ يَعْتَكِفَ فِي المَسْجِدِ الحَرَامِ - قَالَ: أُرَاهُ قَالَ لَيْلَةً: - قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوْفِ بِنَذْرِكَ

جس نے زمانہ جاہلیت میں اعتکاف کی نذر مانی اور پھر مسلمان ہوگیا

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ زمانہ جاہلیت میں حضرت عمر نے نذر مانی تھی کہ مسجد حرام میں اعتکاف کریں گے۔ مجھے گمان ہے کہ انہوں نے ایک رات کہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اُن سے فرمایا کہ اپنی نذر پوری کرو۔ پس انہوں نے ایک رات کا اعتکاف کیا۔

17- بَابُ الاِعْتِكَافِ فِي العَشْرِ الأَوْسَطِ مِنْ رَمَضَانَ

2044- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِي كُلِّ رَمَضَانٍ عَشْرَةَ أَيَّامٍ، فَلَمَّا كَانَ العَامُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ اعْتَكَفَ عِشْرِينَ يَوْمًا

رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کرنا

ابوصالح سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ ہر رمضان میں دس روز اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ جب وہ سال آیا جس میں آپ کا وصال ہوا تھا تو آپ نے بیس دن کا اعتکاف فرمایا۔

18- بَابُ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ، ثُمَّ بَدَا لَهُ أَنْ يَخْرُجَ

2045- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الحَسَنِ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا الأَوْزَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَتْنِي عَمْرَةُ بِنْتُ عَبْدِ

جو اعتکاف کا ارادہ کرے اور پھر باہر نکل آئے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اُن سے بیان کیا کہ آپ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف فرمائیں گے۔

2043- راجع الحدیث: 2032، صحیح مسلم: 4269

2044- انظر الحدیث: 4998، سنن ابوداؤد: 2466، سنن ابن ماجه: 1769

2045- راجع الحدیث: 2033

الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، ذَكَرَ أَنْ یَعْتَكِفَ العَشْرَ الأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ فَاسْتَأْذَنَتْهُ عَائِشَةُ، فَأَذِنَ لَهَا، وَسَأَلَتْ حَفْصَةُ عَائِشَةَ أَنْ تَسْتَأْذِنَ لَهَا، فَفَعَلَتْ، فَلَمَّا رَأَتْ ذٰلِكَ زَیْنَبُ ابْنَةُ جَحْشٍ أَمَرَتْ بِبِنَاءٍ، فَبُنِیَ لَهَا قَالَتْ: وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّی انْصَرَفَ إِلَی بِنَائِهِ، فَبَصُرَ بِالأَبْنِیَةِ، فَقَالَ: مَا هٰذَا؟ قَالُوا: بِنَاءُ عَائِشَةَ، وَحَفْصَةَ، وَزَیْنَبَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: أَلْبِرَّ أَرَدْنَ بِهٰذَا، مَا أَنَا بِمُعْتَكِفٍ، فَرَجَعَ، فَلَمَّا أَفْطَرَ اعْتَكَفَ عَشْرًا مِنْ شَوَّالٍ

چنانچہ حضرت عائشہ نے بھی آپ سے اجازت مانگی تو آپ نے انہیں اجازت دے دی۔ حضرت حفصہ نے حضرت عائشہ سے کہا کہ انہیں بھی اجازت لے دی جائے۔ تو انہوں نے یہ کہہ دیا۔ جب حضرت زینب بنت جحش نے یہ دیکھا تو انہوں نے خیمہ نصب کرنے کا حکم دیا۔ اُن کے لیے خیمہ نصب کر دیا گیا۔ رسول اللہ ﷺ جب نماز سے فراغت پا کر اپنے خیمے کی جانب واپس لوٹے تو کتنے ہی خیمے دیکھے۔ فرمایا یہ کیا ہے؟ عرض کی گئی کہ حضرت عائشہ، حضرت حفصہ اور حضرت زینب کے خیمے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ اس طرح نیکی چاہتی ہیں تو میں بھی اعتکاف نہیں کرتا۔ آپ واپس لوٹ گئے اور رمضان کے بعد شوال میں دس دن کا اعتکاف فرمایا۔

19- بَابُ الْمُعْتَكِفِ یُدْخِلُ رَأْسَهُ الْبَیْتَ لِلْغُسْلِ

معتکف کا سر دھلوانے کے لیے گھر میں داخل کر دینا

2046 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ یُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَنَّهَا كَانَتْ تُرَجِّلُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، وَهِیَ حَائِضٌ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فِی المَسْجِدِ وَهِیَ فِی حُجْرَتِهَا یُنَاوِلُهَا رَأْسَهُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ وہ حائضہ ہونے کے باوجود نبی کریم ﷺ کے سر مبارک میں کنگھی کر دیا کرتیں جبکہ آپ مسجد میں اعتکاف کرتے ہوئے اندر ہوتے اور یہ اپنے حجرے میں ہوتیں تو آپ اپنا سر مبارک اُن کے قریب کر دیتے۔

☆☆☆☆☆

2046- راجع الحدیث: 296,295

بسم اللہ الرحمن الرحیم

34- كِتَابُ الْبُيُوعِ

" وَقَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: (وَأَحَلَّ اللهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا) (البقرة:275)، وَقَوْلُهُ: (إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيرُونَهَا بَيْنَكُمْ) (البقرة:282) "

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

تجارت کا بیان

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور اللہ نے حلال کیا بیع کو اور حرام کیا سُود (پارہ ۲، البقرة:۲۷۵) نیز فرمایا ترجمہ کنز الایمان: مگر یہ کہ کوئی سردست کا سودا دست بدست ہو (پارہ ۲، البقرة:۲۸۲)

1- بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَى:

(فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللهِ وَاذْكُرُوا اللهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا قُلْ مَا عِنْدَ اللهِ خَيْرٌ مِنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ وَاللهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ) (الجمعة: 11)، وَقَوْلِهِ: (لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ) (النساء:29)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ کنز الایمان: پھر جب نماز ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو بہت یاد کرو اس امید پر کہ فلاح پاؤ اور جب انہوں نے کوئی تجارت یا کھیل دیکھا اس کی طرف چل دیئے اور تمہیں خطبہ میں کھڑا چھوڑ گئے تم فرماؤ وہ جو اللہ کے پاس ہے کھیل سے اور تجارت سے بہتر ہے اور اللہ کا رزق سب سے اچھا (پارہ ۲۸، الجمعۃ:۱۰-۱۱) اور ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق نہ کھاؤ مگر یہ کہ کوئی سودا تمہاری باہمی رضامندی کا ہو (پارہ ۵، النسآء:۲۹)

2047 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّكُمْ تَقُولُونَ: إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الْحَدِيثَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَتَقُولُونَ مَا بَالُ الْمُهَاجِرِينَ، وَالْأَنْصَارِ لَا يُحَدِّثُونَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَإِنَّ إِخْوَتِي مِنَ الْمُهَاجِرِينَ كَانَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ آپ لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی حدیثیں ابوہریرہ بہت بیان کرتا ہے اور آپ کہتے ہیں کہ مہاجرین وانصار کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی حدیثیں ابوہریرہ جتنی بیان نہیں کرتے جبکہ میرے مہاجر بھائی تو بازار کے کاروبار میں مصروف رہتے ہیں اور میں پیٹ بھرنے پر رسول اللہ ﷺ کی صحبت کو لازم قرار دے لیتا ہوں۔ میں حاضر بارگاہ ہوتا ہوں جبکہ وہ

2047- راجع الحدیث:118، صحیح مسلم:6350

يَشْغَلُهُمْ صَفْقٌ بِالْأَسْوَاقِ، وَكُنْتُ أَلْزَمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مِلْءِ بَطْنِي، فَأَشْهَدُ إِذَا غَابُوا، وَأَحْفَظُ إِذَا نَسُوا، وَكَانَ يَشْغَلُ إِخْوَتِي مِنَ الْأَنْصَارِ عَمَلُ أَمْوَالِهِمْ، وَكُنْتُ امْرَأً مِسْكِينًا مِنْ مَسَاكِينِ الصُّفَّةِ، أَعِي حِينَ يَنْسَوْنَ، وَقَدْ قَالَ: رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثٍ يُحَدِّثُهُ: إِنَّهُ لَنْ يَبْسُطَ أَحَدٌ ثَوْبَهُ حَتَّى أَقْضِيَ مَقَالَتِي هَذِهِ، ثُمَّ يَجْمَعَ إِلَيْهِ ثَوْبَهُ، إِلَّا وَعَى مَا أَقُولُ . فَبَسَطْتُ نَمِرَةً عَلَيَّ، حَتَّى إِذَا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهُ جَمَعْتُهَا إِلَى صَدْرِي، فَمَا نَسِيتُ مِنْ مَقَالَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ مِنْ شَيْءٍ

غیر حاضر ہوتے ہیں اور میں یاد رکھتا ہوں جب کہ وہ بھول جاتے ہیں۔ میرے انصار بھائی اپنے کھیتوں اور باغات میں کام کاج کرتے ہیں جبکہ میں مساکین صفہ میں سے ایک مسکین شخص ہوں۔ میں یاد رکھتا ہوں جبکہ وہ بھول جاتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا کہ جو اپنا کپڑا بچھائے رکھے، حتیٰ کہ جب میں اپنی بات مکمل کروں تب اسے سمیٹ کرے تو اُسے میری باتیں یاد رہا کریں گی۔ میں نے اپنی چادر پھیلا دی تھی جو میرے اوپر تھی حتیٰ کہ جب رسول اللہ ﷺ اپنے ارشادات مکمل کر چکے تو میں نے اُسے سمیٹ لیا اور اپنے سینے سے لگا لیا۔ اُس وقت سے میں رسول اللہ ﷺ کے کسی ارشادِ گرامی کو نہیں بھولا ہوں۔

2048 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ آخَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنِي وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ، فَقَالَ سَعْدُ بْنُ الرَّبِيعِ: إِنِّي أَكْثَرُ الْأَنْصَارِ مَالًا، فَأَقْسِمُ لَكَ نِصْفَ مَالِي، وَانْظُرْ أَيَّ زَوْجَتَيَّ هَوِيتَ نَزَلْتُ لَكَ عَنْهَا، فَإِذَا حَلَّتْ، تَزَوَّجْتَهَا، قَالَ: فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: لَا حَاجَةَ لِي فِي ذَلِكَ هَلْ مِنْ سُوقٍ فِيهِ تِجَارَةٌ؟ قَالَ: سُوقُ قَيْنُقَاعٍ، قَالَ: فَغَدَا إِلَيْهِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ، فَأَتَى بِأَقِطٍ وَسَمْنٍ، قَالَ: ثُمَّ تَابَعَ الْغُدُوَّ، فَمَا لَبِثَ أَنْ جَاءَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَلَيْهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَزَوَّجْتَ؟ ، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: وَمَنْ؟ ، قَالَ: امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ، قَالَ: كَمْ

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب ہم مدینہ منورہ میں پہنچ گئے تو رسول اللہ ﷺ نے میرے اور سعد بن ربیع کے درمیان مواخات قائم فرمائی۔ حضرت سعد بن ربیع نے کہا کہ میں انصار کا مال دار شخص ہوں تو میں اپنا آدھا مال تقسیم کر دیتا ہوں اور میری دونوں بیویوں کو دیکھ لو، جو آپ کو پسند آئے میں اُس سے دست بردار ہو جاؤں گا۔ جب حلال ہو جائے تو اس سے نکاح کر لینا۔ حضرت عبدالرحمٰن نے کہا کہ مجھے اس کی حاجت نہیں، کیا یہاں کوئی تجارتی بازار ہے؟ کہا کہ قنیقاع بازار ہے، پس حضرت عبدالرحمٰن دوسرے دن اس میں گئے تو پنیر اور مکھن لے آئے۔ پھر اسکے دوسرے دن گئے۔ کچھ دنوں کے بعد حضرت عبدالرحمٰن حاضرِ خدمت ہوئے تو اُن پر زردی کا نشان تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ نکاح کر لیا ہے؟ عرض

2048- انظر الحدیث: 3780

سُقْتَ؟ ، قَالَ: زِنَةَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ - أَوْ نَوَاةً مِنْ ذَهَبٍ - فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ

گزار ہوئے جی، ہاں۔ فرمایا: کس سے؟ عرض کی کہ انصار کی ایک عورت سے۔ فرمایا کہ مہر کیا دیا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ گٹھلی کے برابر سونا۔ پس نبی کریم ﷺ نے اُن سے فرمایا کہ ولیمہ بھی کر دو خواہ ایک بکری کا ہو۔

2049- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ المَدِينَةَ فَآخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ الأَنْصَارِيِّ، وَكَانَ سَعْدٌ ذَا غِنًى، فَقَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ: أُقَاسِمُكَ مَالِي نِصْفَيْنِ وَأُزَوِّجُكَ، قَالَ: بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ، دُلُّونِي عَلَى السُّوقِ، فَمَا رَجَعَ حَتَّى اسْتَفْضَلَ أَقِطًا وَسَمْنًا، فَأَتَى بِهِ أَهْلَ مَنْزِلِهِ، فَمَكَثْنَا يَسِيرًا أَوْ مَا شَاءَ اللَّهُ، فَجَاءَ وَعَلَيْهِ وَضَرٌ مِنْ صُفْرَةٍ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَهْيَمْ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الأَنْصَارِ، قَالَ: مَا سُقْتَ إِلَيْهَا؟ قَالَ: نَوَاةً مِنْ ذَهَبٍ - أَوْ وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ - قَالَ: أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضرت عبدالرحمٰن بن عوف مدینہ منورہ میں آئے تو نبی کریم ﷺ نے اُن کے اور حضرت سعد بن ربیع انصاری کے درمیان مواخات فرمائی۔ حضرت سعد مالدار آدمی تھے۔ انہوں نے حضرت عبدالرحمٰن سے کہا کہ میں اپنا آدھا مال آپ کو تقسیم دیتا ہوں اور آپ کا نکاح کر دیتا ہوں۔ کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے اہل و عیال اور مال میں برکت دے، مجھے تو بازار بتا دو۔ وہ کچھ گھی اور پنیر بچا کر لوٹے اور اسے اپنے گھر والوں کے پاس لے آئے۔ تھوڑے دنوں بعد وہ خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو ان پر زردی کا اثر تھا۔ نبی کریم ﷺ نے اُن سے فرمایا۔ بات کیا ہے؟ عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں نے ایک انصاری عورت سے شادی کر لی ہے۔ فرمایا کہ اسے کتنا مہر دیا ہے؟ عرض کی کہ گٹھلی کے برابر سونا۔ فرمایا کہ ولیمہ بھی کر دو خواہ ایک بکری کے ساتھ۔

2050- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: " كَانَتْ عُكَاظُ، وَمَجَنَّةُ، وَذُو المَجَازِ، أَسْوَاقًا فِي الجَاهِلِيَّةِ، فَلَمَّا كَانَ الإِسْلاَمُ، فَكَأَنَّهُمْ تَأَثَّمُوا فِيهِ، فَنَزَلَتْ: (لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ) (البقرة:198) فِي مَوَاسِمِ

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ زمانہ جاہلیت میں عکاظ، مجنہ اور ذوالمجاز نامی بازار ہوتے تھے۔ جب دورِ اسلام کا آیا تو مسلمان ان بازاروں میں تجارت کرنے کو گناہ سمجھتے تو آیت نازل ہوئی: ترجمہ کنزالایمان: تم پر کچھ گناہ نہیں کہ اپنے رب کا فضل تلاش کرو (پارہ ۲، البقرۃ:۱۹۸)۔ حضرت ابنِ عباس

2050- راجع الحدیث:1770

الحج "قرأها ابن عباس

کی قرأت میں فی مواسم الحج بھی ہے۔

2- بَابٌ: الْحَلَالُ بَيِّنٌ، وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ، وَبَيْنَهُمَا مُشَبَّهَاتٌ

حلال اور حرام واضح ہیں اور اِن دونوں کے درمیان مشتبہ چیزیں ہیں

2051- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو فَرْوَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي فَرْوَةَ، سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ، سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي فَرْوَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْحَلَالُ بَيِّنٌ، وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ، وَبَيْنَهُمَا أُمُورٌ مُشْتَبِهَةٌ، فَمَنْ تَرَكَ مَا شُبِّهَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ، كَانَ لِمَا اسْتَبَانَ أَتْرَكَ، وَمَنِ اجْتَرَأَ عَلَى مَا يَشُكُّ فِيهِ مِنَ الْإِثْمِ، أَوْشَكَ أَنْ يُوَاقِعَ مَا اسْتَبَانَ، وَالْمَعَاصِي حِمَى اللَّهِ مَنْ يَرْتَعْ حَوْلَ الْحِمَى يُوشِكُ أَنْ يُوَاقِعَهُ

محمد بن مثنیٰ، ابن ابوعدی، ابن عون، شعبی، حضرت نعمان بن بشیر نے نبی کریم ﷺ سے سنا۔ علی بن عبداللہ، ابن عیینہ، ابوفروہ، شعبی، حضرت نعمان نے نبی کریم سے۔ عبداللہ بن محمد، ابن عیینہ، ابوفروہ، شعبی، حضرت نعمان بن بشیر نے نبی کریم ﷺ سے۔ محمد بن کثیر، سفیان، ابوفروہ، شعبی، حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: حلال واضح ہے اور حرام واضح ہے اور ان دونوں کے درمیان کچھ اُمور ہیں جو مشکوک ہیں۔ جو مشکوک کاموں کو ترک کرے گا وہ گناہ سے بھی بچا رہے گا اور جس نے مشکوک کاموں کو اپنایا تو وہ گناہوں میں بھی مبتلا ہو کر رہے گا۔ گناہ اللہ تعالیٰ کی چراگاہ ہیں۔ جو چراگاہ کے گرد چرائے گا تو اس میں داخل ہو جانے کا اندیشہ ہے۔

3- بَابُ تَفْسِيرِ الْمُشَبَّهَاتِ

مشتبہات کی تفسیر

وَقَالَ حَسَّانُ بْنُ أَبِي سِنَانٍ: " مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَهْوَنَ مِنَ الْوَرَعِ دَعْ مَا يَرِيبُكَ إِلَى مَا لَا يَرِيبُكَ

حسان بن ابوسنان کا قول ہے کہ ورع میں اس سے آسان اور کوئی چیز نہیں کہ مشتبہ امور کو چھوڑ دو اور انہیں کرو جو مشتبہ نہیں ہیں۔

2051- راجع الحدیث:52

2052 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ جَاءَتْ فَزَعَمَتْ أَنَّهَا أَرْضَعَتْهُمَا، فَذَكَرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ، وَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: كَيْفَ وَقَدْ قِيلَ، وَقَدْ كَانَتْ تَحْتَهُ ابْنَةُ أَبِي إِهَابٍ التَّمِيمِيِّ

حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک کالی عورت آئی اور اس نے دعویٰ کیا کہ اس نے آپ دونوں (میاں بیوی) کو دودھ پلایا ہے۔ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا تو آپ نے چہرہ پھیر لیا اور تبسم فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کیسے ہوسکتا ہے جبکہ وہ کہہ رہی ہے اور وہ ابواہاب تیمی کی بیٹی تھی۔

2053 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ عُتْبَةُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ، عَهِدَ إِلَى أَخِيهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ ابْنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ مِنِّي فَاقْبِضْهُ، قَالَتْ: فَلَمَّا كَانَ عَامَ الفَتْحِ أَخَذَهُ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَقَالَ: ابْنُ أَخِي قَدْ عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ، فَقَامَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ، فَقَالَ: أَخِي، وَابْنُ وَلِيدَةِ أَبِي، وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ، فَتَسَاوَقَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، ابْنُ أَخِي كَانَ قَدْ عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ، فَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: أَخِي، وَابْنُ وَلِيدَةِ أَبِي، وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الحَجَرُ ثُمَّ قَالَ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ - زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -: احْتَجِبِي مِنْهُ لِمَا رَأَى مِنْ شَبَهِهِ بِعُتْبَةَ فَمَا رَآهَا حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ عتبہ بن ابووقاص نے سعد بن ابووقاص سے وعدہ لیا کہ زمعہ کی لونڈی کا بیٹا میرا ہے لہٰذا اس پر قبضہ کر لینا۔ فتح مکہ کے سال سعد بن ابووقاص نے اسے پکڑ لیا اور کہا: یہ میرا بھتیجا ہے اور اس کے بارے میں مجھ سے وعدہ لیا گیا ہے۔ عبداللہ بن زمعہ کھڑے ہوئے اور کہا کہ میرا بھائی ہے کیونکہ میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے اور ان کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ دونوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوگئے۔ سعد نے عرض کی کہ یارسول اللہ! میرا بھتیجا ہے اور اس کے بارے میں مجھ سے وعدہ لیا گیا ہے۔ عبد بن زمعہ نے کہا کہ میرا بھائی ہے کیونکہ میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے اور اُن کے بستر پر ہوا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ اے عبد بن زمعہ! یہ تمہارا ہے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیٹا بستر والے کا اور زانی کے لیے پتھر۔ پھر آپ نے اپنی زوجۂ مطہرہ حضرت سودہ بنت زمعہ سے فرمایا کہ اس سے پردہ کرنا کیونکہ اس کی عتبہ سے مشابہت ہے، لہٰذا انہوں نے اللہ

2052- راجع الحدیث:88

2053- انظر الحدیث:7182,6817,6765,6749,4303,2745,2533,2421,2218

2054 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي السَّفَرِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ المِعْرَاضِ، فَقَالَ: إِذَا أَصَابَ بِحَدِّهِ فَكُلْ، وَإِذَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَقَتَلَ، فَلاَ تَأْكُلْ فَإِنَّهُ وَقِيذٌ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أُرْسِلُ كَلْبِي وَأُسَمِّي، فَأَجِدُ مَعَهُ عَلَى الصَّيْدِ كَلْبًا آخَرَ لَمْ أُسَمِّ عَلَيْهِ، وَلاَ أَدْرِي أَيُّهُمَا أَخَذَ؟ قَالَ: لاَ تَأْكُلْ، إِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلَى الآخَرِ

کی بارگاہ میں جانے تک اُسے نہیں دیکھا۔

عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے تیر کے بارے پوچھا۔ فرمایا اگر نوک کی جانب سے لگے تو کھالو اور اگر چوڑائی میں لگے تو نہ کھاؤ کیونکہ یہ موقوذہ ہے۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں کتا بھیجتا ہوں اور اس پر بسم اللہ پڑھتا ہوں۔ پس اُس کے ساتھ شکار پر دوسرا کتا پاتا ہوں جس پر میں نے بسم اللہ نہیں پڑھی اور مجھے نہیں معلوم کہ دونوں میں سے کس نے پکڑا۔ فرمایا کہ نہ کھاؤ، اس لیے کہ تم نے اپنے کتے پر بسم اللہ پڑھی اور دوسرے پر تسمیہ نہیں پڑھی۔

4- بَابُ مَا يُتَنَزَّهُ مِنَ الشُّبُهَاتِ

مشتبہ چیزوں سے بچنا

2055- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِتَمْرَةٍ مَسْقُوطَةٍ، فَقَالَ: لَوْلاَ أَنْ تَكُونَ مِنْ صَدَقَةٍ لَأَكَلْتُهَا، وَقَالَ هَمَّامٌ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: أَجِدُ تَمْرَةً سَاقِطَةً عَلَى فِرَاشِي

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک گری ہوئی کھجور کے پاس سے گزرے تو فرمایا: اگر یہ صدقہ کی نہ ہو تو اسے کھا لیتا۔ ہمام، حضرت ابوہریرہ، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں کھجوریں اپنے بستر پر گری ہوئی پاتا ہوں۔

5- بَابُ مَنْ لَمْ يَرَ الوَسَاوِسَ وَنَحْوَهَا مِنَ الشُّبُهَاتِ

بعض وسوسوں والی اور مشتبہ چیزوں کی پرواہ نہ کرنا

2056- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ، قَالَ:

عباد بن تمیم سے مروی ہے کہ ان کے چچا جان نے فرمایا: نبی کریم سے شکایت کی گئی کہ ایک شخص کو نماز میں

2054- راجع الحدیث:175

2055- انظر الحدیث:2431 صحیح مسلم:2475

2056- راجع الحدیث:137

شُكِيَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ يَجِدُ فِي الصَّلَاةِ شَيْئًا أَيَقْطَعُ الصَّلَاةَ؟ قَالَ: لَا حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا وَقَالَ ابْنُ أَبِي حَفْصَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: لَا وُضُوءَ إِلَّا فِيمَا وَجَدْتَ الرِّيحَ أَوْ سَمِعْتَ الصَّوْتَ

خدشہ محسوس ہوتا ہے تو کیا اس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے؟ فرمایا: نہیں ٹوٹتی جب تک آواز نہ سنے یا بدبو نہ آئے۔ ابنِ حفصہ نے زہری سے مروی کی ہے کہ وضو نہیں ٹوٹتا مگر جبکہ بدبو محسوس کرے یا آواز سنے۔

2057 - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الطُّفَاوِيُّ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ قَوْمًا قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ قَوْمًا يَأْتُونَنَا بِاللَّحْمِ لَا نَدْرِي أَذَكَرُوا اسْمَ اللهِ عَلَيْهِ أَمْ لَا. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَمُّوا اللهَ عَلَيْهِ وَكُلُوهُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ کچھ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! بعض لوگ ہمارے پاس گوشت لے کر آتے ہیں اور ہمیں نہیں جانتے ہوتا کہ اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہے یا نہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم اس پر اللہ کا نام لو اور کھا لیا کرو۔

6- بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: (وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا) (الجمعة: 11)

ارشادِ ربانی کہ ترجمہ کنزالایمان: اور جب انہوں نے کوئی تجارت یا کھیل دیکھا اس کی طرف چل دیئے

2058 - حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ سَالِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي جَابِرٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَقْبَلَتْ مِنَ الشَّامِ عِيرٌ تَحْمِلُ طَعَامًا، فَالْتَفَتُوا إِلَيْهَا حَتَّى مَا بَقِيَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فَنَزَلَتْ: (وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا) (الجمعة: 11)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ شام سے ایک قافلہ آ گیا جو غلہ لایا تھا تو لوگ اس کی طرف چلے گئے اور نبی کریم ﷺ کے پاس صرف بارہ آدمی رہ گئے تو وحی نازل ہوئی: ترجمہ کنزالایمان: اور جب انہوں نے کوئی تجارت یا کھیل دیکھا اس کی طرف چل دیئے (پارہ ۲۸، الجمعۃ: ۱۱)۔

7- بَابُ مَنْ لَمْ يُبَالِ مِنْ

جو اس باعث کی پرواہ نہ کرے کہ

2057- انظر الحدیث: 7398,5507

2058- راجع الحدیث: 936

حَيْثُ كَسْبَ الْمَالَ

2059 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ، لَا يُبَالِي الْمَرْءُ مَا أَخَذَ مِنْهُ، أَمِنَ الْحَلَالِ أَمْ مِنَ الْحَرَامِ

مال کہاں سے کمایا ہے؟

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لوگوں پر ایسا دور بھی آئے گا جبکہ آدمی پرواہ نہیں کرے گا کہ جو مال اُس نے حاصل کیا ہے وہ حلال ہے یا حرام۔

فائدہ: بیوع بیعٌ کی جمع ہے، بیع بوعٌ یا باعٌ سے بنا بمعنی ہاتھ لمبے کرنا، چونکہ تجارت میں خریدار اور بیوپاری ہاتھ بڑھا کر ایک دوسرے کا مال لیتے ہیں اس لیے اسے بیع کہا جاتا ہے۔ شریعت میں مال کا مال سے تبادلہ کرنا بیع کہلاتا ہے۔ کبھی پورے عقد کو بیع کہتے ہیں، کبھی فقط بیچنے کو، کبھی اس کے نتیجہ یعنی ملکیت کو بیع کہا جاتا ہے یہاں پورے عقد کے معنے میں ہے کیونکہ بیع کی بہت اقسام ہیں: بیع مطلق، بیع مقایضہ، بیع صرف، بیع سلم، تولیہ، مرابحہ، وضیعہ وغیرہ اس لیے بیوع جمع فرمایا۔ خیال رہے کہ شرعی احکام چند قسم کے ہیں: خالص حقوق اللہ، خالص حقوق العباد، عقوبات، کفارات وغیرہ مصنف نے خالص حقوق اللہ یعنی عبادات کا ذکر پہلے کیا، اب خالص حق العبد یعنی تجارتوں کا ذکر کیا، چونکہ تجارت کے فضائل براہ راست حدیث میں وارد نہیں ہوئے تھے اس لیے باب الکسب منعقد کر کے اس کے فضائل بیان کر دیئے۔

(مراۃ المناجیح ج ۴ ص ۲۶۸)

8- بَابُ التِّجَارَةِ فِي الْبَرِّ

وَقَوْلِهِ: (رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ) (النور: 37) " وَقَالَ قَتَادَةُ: كَانَ الْقَوْمُ يَتَبَايَعُونَ وَيَتَّجِرُونَ، وَلَكِنَّهُمْ إِذَا نَابَهُمْ حَقٌّ مِنْ حُقُوقِ اللَّهِ، لَمْ تُلْهِهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ، حَتَّى يُؤَدُّوهُ إِلَى اللَّهِ

خشکی میں تجارت کرنا

ارشاد خداوندی ہے کہ وہ لوگ بھی ہیں جن کو تجارت یا خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے غافل نہیں کرتی۔ قتادہ نے فرمایا کہ کچھ لوگ تھے جو خرید و فروخت اور تجارت کرتے لیکن جب اللہ کے حقوق میں سے کوئی حق آتا تو تجارت اور خرید و فروخت انہیں اللہ کی یاد سے غافل نہ کرتی اور وہ اللہ کے حق کو ادا کرتے۔

2061و2060 - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي

ابوعاصم، ابن جُریج، عمرو بن دینار، ابومنہال سے مروی ہے کہ میں صرافی کا کاروبار کرتا تو میں نے حضرت

2059- اطراف الحدیث: 2083' سنن نسائی: 4466

2060,2061- اطراف الحدیث: 2180,2181,2497,2498,3939,3940' صحیح مسلم: 4047' سنن نسائی: 4589,4590,4591

الْمِنْهَالِ، قَالَ: كُنْتُ أَتَّجِرُ فِي الصَّرْفِ، فَسَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ح وحَدَّثَنِي الفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، وَعَامِرُ بْنُ مُصْعَبٍ: أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا الْمِنْهَالِ، يَقُولُ: سَأَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ، وَزَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ عَنِ الصَّرْفِ، فَقَالاَ: كُنَّا تَاجِرَيْنِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّرْفِ، فَقَالَ: إِنْ كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَلاَ بَأْسَ، وَإِنْ كَانَ نَسَاءً فَلاَ يَصْلُحُ

زید بن ارقم سے پوچھا تو نبی کریم ﷺ۔ فضل بن یعقوب، حجاج بن محمد، ابن جریج، عمرو بن دینار اور عامر بن مصعب، ابومنہال سے مروی ہے کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صرافی کے بارے میں پوچھا تو دونوں نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں تجارت کیا کرتے تو ہم نے رسول اللہ سے صرافی کے بارے میں پوچھا۔ فرمایا کہ نقد ہو تو کوئی حرج نہیں ہے اور اُدھار ہو تو صحیح نہیں ہے۔

9- بَابُ الخُرُوجِ فِي التِّجَارَةِ

تجارت کے لیے نکلنا

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (فَانْتَشِرُوا فِي الأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ) (الجمعة: 10)

اور ارشادِ خداوندی ہے ترجمہ کنز الایمان: تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو۔

2062- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلاَمٍ، أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، أَنَّ أَبَا مُوسَى الأَشْعَرِيَّ: اسْتَأْذَنَ عَلَى عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ، وَكَأَنَّهُ كَانَ مَشْغُولًا، فَرَجَعَ أَبُو مُوسَى، فَفَرَغَ عُمَرُ، فَقَالَ: أَلَمْ أَسْمَعْ صَوْتَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ ائْذَنُوا لَهُ، قِيلَ: قَدْ رَجَعَ، فَدَعَاهُ فَقَالَ: كُنَّا نُؤْمَرُ بِذَلِكَ، فَقَالَ: تَأْتِينِي عَلَى ذَلِكَ بِالْبَيِّنَةِ، فَانْطَلَقَ إِلَى مَجْلِسِ الأَنْصَارِ، فَسَأَلَهُمْ، فَقَالُوا: لاَ يَشْهَدُ لَكَ عَلَى هَذَا إِلَّا أَصْغَرُنَا أَبُو سَعِيدٍ الخُدْرِيُّ، فَذَهَبَ بِأَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ، فَقَالَ عُمَرُ: أَخَفِيَ هَذَا عَلَيَّ مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْهَانِي الصَّفْقُ بِالأَسْوَاقِ يَعْنِي الخُرُوجَ إِلَى تِجَارَةٍ

عبید بن عمیر سے مروی ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اجازت مانگی تو انہیں اجازت نہ ملی کیونکہ وہ مصروف تھے۔ پس حضرت ابو موسیٰ واپس لوٹ گئے۔ جب حضرت عمر فارغ ہوئے تو فرمایا: کیا میں نے عبداللہ بن قیس کی آواز نہیں سنی تھی، انہیں اجازت دے دیتے۔ عرض کی گئی کہ وہ واپس لوٹ گئے۔ پس انہیں بلایا گیا تو کہا کہ ہمیں یہی حکم دیا گیا ہے۔ کہا کہ اس بات کے گواہ لائیے۔ یہ انصار کی مجلس کی جانب گئے اور پوچھا تو انہوں نے کہا: اس بات کی گواہی تو ہمارا سب سے چھوٹا، ابوسعید خدری بھی دے سکتا ہے۔ چنانچہ وہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ساتھ لے گئے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا یہ حکم مجھ پر بازار کی مشغولیت یعنی

2062- سنن ابو داؤد: 5182

تجارت کے لیے نکلنے کے سبب پوشیدہ رہا۔

10 - بَابُ التِّجَارَةِ فِي البَحْرِ

وَقَالَ مَطَرٌ: لاَ بَأْسَ بِهِ وَمَا ذَكَرَهُ اللَّهُ فِي القُرْآنِ إِلَّا بِحَقٍّ، ثُمَّ تَلاَ: ﴿وَتَرَى الفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ﴾ (النحل: 14) " وَالفُلْكُ: السُّفُنُ، الوَاحِدُ وَالجَمْعُ سَوَاءٌ " وَقَالَ مُجَاهِدٌ: تَمْخَرُ السُّفُنُ الرِّيحَ، وَلاَ تَمْخَرُ الرِّيحَ مِنَ السُّفُنِ إِلَّا الفُلْكُ العِظَامُ

تجارت کی غرض سے بحری سفر کرنا

مطر فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے جو بھی فرمایا وہ حق ہے پھر یہ آیت تلاوت کی: تم کشتیوں کو دیکھتے ہو کہ پانی کو چیرتی ہیں تاکہ تم اُس کا فضل تلاش کرو۔ اَلْفُلْكُ کشتی کو کہتے ہیں اس کا واحد اور جمع ایک جیسا ہے۔ مجاہد نے فرمایا کہ کشتیاں ہوا کو چیرتی ہیں اور ہوا کشتیوں کو نہیں چیرتی مگر بڑی کشتیوں کو۔

2063 - وَقَالَ اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ: ذَكَرَ رَجُلًا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ، خَرَجَ إِلَى البَحْرِ، فَقَضَى حَاجَتَهُ وَسَاقَ الحَدِيثَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بِهَذَا

لیث، جعفر بن ربیعہ، عبدالرحمن بن ہرمز، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا ذکر کیا وہ بحری سفر پر نکلا اور اپنی ضرورت پوری کی۔ پھر باقی حدیث بیان کی۔

11 - بَابُ ﴿وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا﴾ (الجمعة: 11)

وَقَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ: ﴿رِجَالٌ لاَ تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلاَ بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ﴾ (النور: 37) وَقَالَ قَتَادَةُ: كَانَ القَوْمُ يَتَّجِرُونَ وَلَكِنَّهُمْ كَانُوا إِذَا نَابَهُمْ حَقٌّ مِنْ حُقُوقِ اللَّهِ، لَمْ تُلْهِهِمْ تِجَارَةٌ وَلاَ بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ، حَتَّى يُؤَدُّوهُ إِلَى اللَّهِ

ب ۔ ۔ت یا کوئی کھیل دیکھتے ہیں تو اُس کی طرف دوڑتے ہیں"

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: وہ مرد بھی ہیں جنہیں تجارت اور خرید و فروخت اللہ کی یاد سے غافل نہیں کرتی۔ قتادہ نے فرمایا کہ ایک جماعت تھی جو تجارت کرتے لیکن جب وہ اللہ کے حقوق میں سے کوئی حق پاتے تو انہیں تجارت یا خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے غافل نہ کرتی اور وہ اللہ کے حق کو ادا کر دیتے۔

2064 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک

2063- راجع الحدیث:2063,1498

2064- راجع الحدیث:936

فُضَيْلٍ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَقْبَلَتْ عِيرٌ وَنَحْنُ نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ، فَانْفَضَّ النَّاسُ إِلَّا اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا، فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: (وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا، وَتَرَكُوكَ قَائِمًا) (الجمعة: 11)

قافلہ آیا اور ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز جمعہ پڑھ رہے تھے۔ چنانچہ بارہ اشخاص کے سوا سب چلے گئے تو یہ آیت نازل ہوئی: ترجمہ کنز الایمان: اور جب انہوں نے کوئی تجارت یا کھیل دیکھا اس کی طرف چل دیئے اور تمہیں خطبہ میں کھڑا چھوڑ گئے (پارہ ۲۸، الجمعۃ: ۱۱)

12- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (أَنْفِقُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ) (البقرة: 267)

ارشادِ خداوندی ہے کہ ترجمہ کنز الایمان: اپنی پاک کمائیوں میں سے کچھ دو

2065 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا أَجْرُهَا بِمَا أَنْفَقَتْ، وَلِزَوْجِهَا بِمَا كَسَبَ، وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذَلِكَ، لاَ يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ أَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب عورت اپنے گھریلو اشیائے خورونوش میں سے بغیر فساد کے خرچ کرتی ہے تو اُسے خرچ کرنے کا ثواب ملتا ہے اور اس کے خاوند کو کمانے کا اور خزانچی کو بھی اتنا ہی۔ ایک کا ثواب اُن میں سے دوسرے کے ثواب کو کم نہیں کرتا۔

2066 - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ كَسْبِ زَوْجِهَا، عَنْ غَيْرِ أَمْرِهِ، فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِهِ

ہمام نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب عورت اپنے خاوند کی کمائی سے بغیر اس کی اجازت کے خرچ کرے تو اُس کے لیے خاوند کی نسبت آدھا ثواب ہے۔

13- بَابُ مَنْ أَحَبَّ الْبَسْطَ فِي الرِّزْقِ

جو رزق میں کشادگی چاہے

2067 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ الْكِرْمَانِيُّ، حَدَّثَنَا حَسَّانُ، حَدَّثَنَا يُونُسُ، قَالَ

محمد بن یعقوب کرمانی، حسان، یونس، محمد، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں

2065- راجع الحدیث: 1425

2066- انظر الحدیث: 5360,5195,5192 صحیح مسلم: 2367 سنن ابو داؤد: 2458,1687

2067- انظر الحدیث: 5986 صحیح مسلم: 6470 سنن ابو داؤد: 1693

مُحَمَّدٌ هُوَ الزُّهْرِيُّ: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ، أَوْ يُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ، فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ

نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو اپنے رزق میں کشادگی یا عمر میں درازی کو محبوب رکھتا ہے تو اُسے چاہیے کہ صلہ رحمی کرے۔

14- بَابُ شِرَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّسِيئَةِ

نبی کریم ﷺ کا لین دین میں ادھار کرنا

2068- حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، قَالَ: ذَكَرْنَا عِنْدَ إِبْرَاهِيمَ، الرَّهْنَ فِي السَّلَمِ، فَقَالَ: حَدَّثَنِي الأَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى طَعَامًا مِنْ يَهُودِيٍّ إِلَى أَجَلٍ، وَرَهَنَهُ دِرْعًا مِنْ حَدِيدٍ

اعمش سے مروی ہے کہ ہم نے ابراہیم کے پاس بیع سلم میں رہن کے بارے میں ذکر کیا تو فرمایا کہ حدیث بیان کی مجھ سے اسود نے بحوالہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک مدت تک کے لیے کسی یہودی سے غلّہ خریدا اور اپنی لوہے کی زرّہ اُس کے پاس رہن رکھی۔

2069- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسٍ، ح حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوْشَبٍ، حَدَّثَنَا أَسْبَاطٌ أَبُو اليَسَعِ البَصْرِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ مَشَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخُبْزِ شَعِيرٍ، وَإِهَالَةٍ سَنِخَةٍ، وَلَقَدْ رَهَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْعًا لَهُ بِالْمَدِينَةِ عِنْدَ يَهُودِيٍّ، وَأَخَذَ مِنْهُ شَعِيرًا لِأَهْلِهِ

مسلم، ہشام، قتادہ، حضرت انس۔ محمد بن عبداللہ بن حوشب، اسباط، ابوالیسع، بصری، ہشام دستوائی، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ وہ جَو کی روٹی اور پُرانی چربی لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے مدینہ منورہ میں ایک یہودی کے پاس زرہ رہن رکھی ہوئی تھی اور اس سے اپنے اہل خانہ کے لیے جَو لیے تھے۔

وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَا أَمْسَى عِنْدَ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعُ بُرٍّ، وَلاَ صَاعُ حَبٍّ، وَإِنَّ عِنْدَهُ لَتِسْعَ نِسْوَةٍ

میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا کہ کوئی شام ایسی نہیں آئی جبکہ محمد مصطفےٰ ﷺ کی آل کے پاس ایک صاع گندم یا کوئی اناج ہو حالانکہ اُس وقت آپ کی نو ازواج مطہرات تھیں۔

2068- صحیح مسلم: 4092,4091,4090' سنن نسائی: 4664,4623' سنن ابن ماجہ: 2436

2069- انظر الحدیث: 2508' سنن نسائی: 4624' سنن ابن ماجہ: 2437

15-بَابُ كَسْبِ الرَّجُلِ وَعَمَلِهِ بِيَدِهِ
آدمی کا اپنے ہاتھ سے کمانا

2070 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمَّا اسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ، قَالَ: لَقَدْ عَلِمَ قَوْمِي أَنَّ حِرْفَتِي لَمْ تَكُنْ تَعْجِزُ عَنْ مَئُونَةِ أَهْلِي، وَشُغِلْتُ بِأَمْرِ المُسْلِمِينَ، فَسَيَأْكُلُ آلُ أَبِي بَكْرٍ مِنْ هَذَا المَالِ، وَيَحْتَرِفُ لِلْمُسْلِمِينَ فِيهِ

عروہ بن زبیر سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفہ بنایا گیا تو فرمایا: میری قوم کو معلوم ہے کہ میرا کاروبار میرے اہل وعیال کی کفالت سے عاجز نہیں لیکن میں مسلمانوں کے کام میں مصروف ہوگیا ہوں لہٰذا آلِ ابوبکر اِس مال سے کھائے گی اور وہ اِس میں مسلمانوں کے لیے کمائیں گے۔

2071 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الأَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَّالَ أَنْفُسِهِمْ، وَكَانَ يَكُونُ لَهُمْ أَرْوَاحٌ، فَقِيلَ لَهُمْ: لَوِ اغْتَسَلْتُمْ. رَوَاهُ هَمَّامٌ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ

عُروہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے اصحاب خود کماتے تھے اور اُن سے بُو آتی تھی۔ اُن سے کہا جاتا کہ کاش! آپ نہا لیتے۔ مروی کیا اِسے ہمام، ہشام، اُن کے والدِ ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ سے۔

2072 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ ثَوْرٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنِ المِقْدَامِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَا أَكَلَ أَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ، خَيْرًا مِنْ أَنْ يَأْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ، وَإِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ، كَانَ يَأْكُلُ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ

حضرت مقدام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی نے ہرگز اُس سے بہتر کھانا نہیں کھایا جو وہ اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھائے اور بے شک اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھایا کرتے تھے۔

2073 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

ہمام بن منبہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک داؤد علیہ السلام نہیں کھاتے تھے مگر اپنے ہاتھ کی

2071- راجع الحدیث:903

2073- انظر الحدیث:4713,3417

أَنَّ دَاوُدَ النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ، كَانَ لاَ يَأْكُلُ إِلَّا مِنْ عَمَلِ يَدِهِ

کمائی سے۔

2074- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَأَنْ يَحْتَطِبَ أَحَدُكُمْ حُزْمَةً عَلَى ظَهْرِهِ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ أَحَدًا، فَيُعْطِيَهُ أَوْ يَمْنَعَهُ

ابو عبید مولیٰ عبدالرحمٰن بن عوف نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی اپنی پیٹھ پر لکڑیاں کا گٹھا لاد کر لائے تو یہ کسی سے سوال کرنے کی نسبت بہتر ہے کہ وہ دے یا نہ دے۔

2075- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ العَوَّامِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ أَحْبُلَهُ

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کسی کا رسّی لے کر جانا اس سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں سے سوال کرے۔

16- بَابُ السُّهُولَةِ وَالسَّمَاحَةِ فِي الشِّرَاءِ وَالبَيْعِ، وَمَنْ طَلَبَ حَقًّا فَلْيَطْلُبْهُ فِي عَفَافٍ

خرید و فروخت میں سہولت اور احسان کو پیش نظر رکھنا اور نرمی کے ساتھ اپنا حق طلب کرنا

2076- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ، حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ المُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: رَحِمَ اللَّهُ رَجُلًا سَمْحًا إِذَا بَاعَ، وَإِذَا اشْتَرَى، وَإِذَا اقْتَضَى

محمد بن المنکدر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ احسان کرنے والے شخص پر رحم فرمائے جب وہ فروخت کرے، خریدے اور معاملہ کرے۔

17- بَابُ مَنْ أَنْظَرَ مُوسِرًا

جو مال دار کو مہلت دے

2077- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ،

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ

2074- راجع الحدیث: 1470، صحیح مسلم: 2399، سنن نسائی: 2583

2075- راجع الحدیث: 1471

2076- سنن ابن ماجہ: 2203

2077- انظر الحدیث: 3451،2391، صحیح مسلم: 3970،3969، سنن ابن ماجہ: 2420

حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ، أَنَّ رِبْعِيَّ بْنَ حِرَاشٍ، حَدَّثَهُ أَنَّ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، حَدَّثَهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " تَلَقَّتِ المَلاَئِكَةُ رُوحَ رَجُلٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، قَالُوا: أَعَمِلْتَ مِنَ الخَيْرِ شَيْئًا؟ قَالَ: كُنْتُ آمُرُ فِتْيَانِي أَنْ يُنْظِرُوا وَيَتَجَاوَزُوا عَنِ المُوسِرِ، قَالَ: قَالَ: فَتَجَاوَزُوا عَنْهُ ". قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَقَالَ أَبُو مَالِكٍ، عَنْ رِبْعِيٍّ: كُنْتُ أُيَسِّرُ عَلَى المُوسِرِ، وَأُنْظِرُ المُعْسِرَ ، وَتَابَعَهُ شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ المَلِكِ، عَنْ رِبْعِيٍّ، وَقَالَ أَبُو عَوَانَةَ: عَنْ عَبْدِ المَلِكِ، عَنْ رِبْعِيٍّ: أُنْظِرُ المُوسِرَ، وَأَتَجَاوَزُ عَنِ المُعْسِرِ ، وَقَالَ نُعَيْمُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ رِبْعِيٍّ: فَأَقْبَلُ مِنَ المُوسِرِ، وَأَتَجَاوَزُ عَنِ المُعْسِرِ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلے لوگوں میں سے کسی کو فرشتے ملے اور کہا کہ کیا تم نے کوئی نیکی کا کام کیا ہے؟ کہا کہ میں اپنے خادموں کو حکم دیا کرتا کہ دولت مند کو مہلت دیں اور درگزر کریں۔ پس وہ درگذر کرتے۔ ابو مالک نے ربعی سے مروی کی کہ میں دولت مند کو ڈھیل دیتا اور تنگ دست کو نظر انداز کر دیتا۔ متابعت کی اس کی شعبہ، عبدالملک، ربعی نے نیز ابوعوانہ، عبدالملک، ربعی نے فرمایا کہ دولت مند کو مہلت دو اور تنگ دست سے درگزر کرو۔ نعیم بن ابو ہند نے ربعی سے مروی کی کہ میں مالدار کو ڈھیل دیتا اور تنگ دست سے درگزر کرتا ہوں۔

18- بَابُ مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا

جو تنگ دست کو ڈھیل دے

2078- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ، حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " كَانَ تَاجِرٌ يُدَايِنُ النَّاسَ، فَإِذَا رَأَى مُعْسِرًا قَالَ لِفِتْيَانِهِ: تَجَاوَزُوا عَنْهُ، لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَتَجَاوَزَ عَنَّا، فَتَجَاوَزَ اللَّهُ عَنْهُ "

ہشام بن عمار، یحییٰ بن حمزہ، زبیدی، زہری، عبید اللہ بن عبد اللہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایک تاجر لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا جب کسی کو تنگ دست دیکھتا تو اپنے خادموں سے کہتا: اس سے درگزر کرو، شاید اللہ تعالیٰ ہم سے درگزر فرمائے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اُسے معاف کر دیا۔

19- بَابُ إِذَا بَيَّنَ البَيِّعَانِ وَلَمْ يَكْتُمَا وَنَصَحَا

جب خرید و فروخت کرنے والے صاف بات کریں، کوئی بات مخفی نہ رکھیں اور خیر خواہی کریں

وَيُذْكَرُ عَنِ العَدَّاءِ بْنِ خَالِدٍ، قَالَ: كَتَبَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَذَا مَا اشْتَرَى مُحَمَّدٌ

العداء بن خالد کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے یہ لکھ کر دیا کہ یہ چیز محمد رسول اللہ ﷺ نے عدا بن

2078- انظر الحدیث: 3480' صحیح مسلم: 3975,3974' سنن نسائی: 4709

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنَ الْعَدَّاءِ بْنِ خَالِدٍ، بَيْعَ الْمُسْلِمِ مِنَ الْمُسْلِمِ، لاَ دَاءَ وَلاَ خِبْثَةَ، وَلاَ غَائِلَةَ وَقَالَ قَتَادَةُ: الغَائِلَةُ الزِّنَا، وَالسَّرِقَةُ، وَالإِبَاقُ وَقِيلَ لِإِبْرَاهِيمَ: إِنَّ بَعْضَ النَّخَّاسِينَ يُسَمِّي آرِيَّ خُرَاسَانَ، وَسِجِسْتَانَ، فَيَقُولُ: جَاءَ أَمْسِ مِنْ خُرَاسَانَ، جَاءَ اليَوْمَ مِنْ سِجِسْتَانَ، فَكَرِهَهُ كَرَاهِيَةً شَدِيدَةً وَقَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ: لاَ يَحِلُّ لِامْرِئٍ يَبِيعُ سِلْعَةً يَعْلَمُ أَنَّ بِهَا دَاءً إِلَّا أَخْبَرَهُ

خالد سے خریدی ہے۔ یہ مسلمان کی مسلمان سے بیع کی طرح ہے جس میں کوئی عیب، بُرائی یا دھوکا نہیں ہے۔ قتادہ کا بیان ہے کہ اَلْغَائِلَۃَ سے مراد زنا، چوری اور فرار ہے۔ ابراہیم نخعی سے کہا گیا کہ بعض دلال حراسان اور سجستان سے منگوانے کا نام لیتے ہیں یعنی کہتے ہیں کہ یہ چیز کل ہی حراسان سے آئی تھی۔ یہ چیز آج ہی سجستان سے آئی ہے تو انہوں نے اسے بہت برا جانا اور حضرت عتبہ بن عامر نے فرمایا کہ کسی کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے خراب مال کو فروخت کرے مگر جب کہ اُسے خرابی بتادی ہو۔

2079 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ صَالِحٍ أَبِي الخَلِيلِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الحَارِثِ، رَفَعَهُ إِلَى حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "البَيِّعَانِ بِالخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا، - أَوْ قَالَ: حَتَّى يَتَفَرَّقَا - فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا، وَإِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا"

عبداللہ بن حارث نے حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: فروخت کرنے والا اور خریدنے والے کو جُدا ہونے تک اختیار ہے اگر دونوں نے سچائی اور صاف گوئی کو اپنایا تو اُن کی بیع میں برکت ڈالی جاتی ہے اور اگر عیب چھپایا یا دروغ گوئی کرے تو اُن کی بیع سے برکت اُٹھالی جاتی ہے۔

20-بَابُ بَيْعِ الخِلْطِ مِنَ التَّمْرِ

ملی جُلی کھجوریں بیچنا

2080 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا نُرْزَقُ تَمْرَ الجَمْعِ، وَهُوَ الخِلْطُ مِنَ التَّمْرِ، وَكُنَّا نَبِيعُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ، وَلاَ دِرْهَمَيْنِ بِدِرْهَمٍ

ابوسلمہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہمیں مختلف قسم کی کھجوریں دی جاتیں جو ملی جُلی ہوتیں۔ ہم دو صاع کھجوریں ایک صاع کے عوض فروخت کر دیا کرتے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دو صاع کے بدلے ایک صاع اور دو درہموں کے بدلے ایک درہم نہ ہو۔

2079- انظر الحدیث: 2114,2110,2108,2082' صحیح مسلم: 3836' سنن ابو داؤد: 3459' سنن ترمذی: 1246' سنن نسائی: 4476,4469

2080- صحیح مسلم: 4061' سنن ابن ماجہ: 2256

21- بَابُ مَا قِيلَ فِي اللَّحَّامِ وَالجَزَّارِ

2081 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، قَالَ: حَدَّثَنِي شَقِيقٌ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ، يُكْنَى أَبَا شُعَيْبٍ، فَقَالَ لِغُلاَمٍ لَهُ قَصَّابٍ: اجْعَلْ لِي طَعَامًا يَكْفِي خَمْسَةً، فَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَدْعُوَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ، فَإِنِّي قَدْ عَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الجُوعَ، فَدَعَاهُمْ، فَجَاءَ مَعَهُمْ رَجُلٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ هَذَا قَدْ تَبِعَنَا، فَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَأْذَنَ لَهُ فَأْذَنْ لَهُ وَإِنْ شِئْتَ أَنْ يَرْجِعَ رَجَعَ. فَقَالَ: لاَ، بَلْ قَدْ أَذِنْتُ لَهُ

گوشت فروش اور قصاب کے بارے میں حکم

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انصار میں سے ایک شخص نے جس کی کنیت ابوشعیب تھی، اپنے غلام سے کہا جو قصاب تھا کہ مجھے کھانا تیار کر دو جو پانچ آدمیوں کو کفایت کرے کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ اُن پانچ میں نبی کریم ﷺ کو دعوت دوں، اس لیے کہ میں نے آپ کے چہرۂ انور پر بھوک کے آثار دیکھے ہیں۔ پس انہیں بلایا گیا تو ایک شخص اُن کے ساتھ اور آ گیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہ ہمارے پیچھے آ گیا ہے لہٰذا اگر تم چاہو تو اسے اجازت دے دو اور اگر چاہو تو یہ واپس لوٹ جائے۔ اُس نے کہا: میں نے اُسے اجازت دے دی۔

22- بَابُ مَا يَمْحَقُ الكَذِبُ وَالكِتْمَانُ فِي البَيْعِ

2082 - حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ المُحَبَّرِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الخَلِيلِ، يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الحَارِثِ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " البَيِّعَانِ بِالخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا - أَوْ قَالَ: حَتَّى يَتَفَرَّقَا - فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا، وَإِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا "

جو جھوٹ مِلائے اور فروخت کے وقت عیب کو چھپائے

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: فروخت کرنے والے اور خریدنے والے کو اختیار ہے جب تک دونوں جدا نہ ہوں یا فرمایا حتیٰ کہ دونوں جدا ہو جائیں۔ اگر وہ سچ بولے اور صاف گو رہے تو اُن کی بیع میں برکت ڈال دی جاتی ہے اور اگر عیب چھپایا یا جھوٹ بولا تو اُن کی تجارت سے برکت اُٹھالی جاتی ہے۔

23- بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لاَ تَأْكُلُوا الرِّبَا أَضْعَافًا

اے ایمان والو! بڑھ چڑھ کر سود نہ کھاؤ

2081- انظر الحدیث: 5461,5434,2456، صحیح مسلم: 5277، سنن ترمذی: 1099

2082- راجع الحدیث: 2079

مُضَاعَفَةً وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ) (آل عمران: 130)

اور اللہ سے ڈرو تاکہ فلاح پاؤ

2083 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ، لَا يُبَالِي الْمَرْءُ بِمَا أَخَذَ الْمَالَ، أَمِنْ حَلَالٍ أَمْ مِنْ حَرَامٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں پر ایسا زمانہ ضرور آئے گا جب کہ آدمی پرواہ نہ کرے گا کہ اُس نے جو مال حاصل کیا ہے وہ حلال ہے یا حرام۔

24- بَابُ آكِلِ الرِّبَا وَشَاهِدِهِ وَكَاتِبِهِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى:

سود خور اور اس کا گواہ اور لکھنے والا، ارشادِ خداوندی ہے:

(الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا: إِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبَا، وَأَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا، فَمَنْ جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّهِ فَانْتَهَى فَلَهُ مَا سَلَفَ وَأَمْرُهُ إِلَى اللّٰهِ وَمَنْ عَادَ فَأُولٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ) (البقرة: 275)

ترجمہ کنز الایمان: وہ جو سُود کھاتے ہیں قیامت کے دن نہ کھڑے ہوں گے مگر جیسے کھڑا ہوتا ہے وہ جسے آسیب نے چھو کر مخبوط بنا دیا ہو یہ اس لئے کہ انہوں نے کہا بیع بھی تو سُود ہی کے مانند ہے اور اللہ نے حلال کیا بیع کو اور حرام کیا سُود تو جسے اس کے رب کے پاس سے نصیحت آئی اور وہ باز رہا تو اسے حلال ہے جو پہلے لے چکا اور اس کا کام خدا کے سپرد ہے اور جو اب ایسی حرکت کرے گا وہ دوزخی ہے وہ اس میں مدتوں رہیں گے (پارہ ۳، البقرۃ: ۲۷۵)

2084 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمَّا نَزَلَتْ آخِرُ الْبَقَرَةِ قَرَأَهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فِي الْمَسْجِدِ، ثُمَّ حَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ

مسروق سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: جب سورۃ البقرہ کا آخری حصہ نازل ہوا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں اُس کی تلاوت فرمائی اور شراب کی تجارت بھی حرام ہو گئی۔

2083- راجع الحدیث: 2059

2084- راجع الحدیث: 459

2085- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِي، فَأَخْرَجَانِي إِلَى أَرْضٍ مُقَدَّسَةٍ، فَانْطَلَقْنَا حَتَّى أَتَيْنَا عَلَى نَهَرٍ مِنْ دَمٍ فِيهِ رَجُلٌ قَائِمٌ وَعَلَى وَسَطِ النَّهَرِ رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيْهِ حِجَارَةٌ، فَأَقْبَلَ الرَّجُلُ الَّذِي فِي النَّهَرِ، فَإِذَا أَرَادَ الرَّجُلُ أَنْ يَخْرُجَ رَمَى الرَّجُلُ بِحَجَرٍ فِي فِيهِ، فَرَدَّهُ حَيْثُ كَانَ، فَجَعَلَ كُلَّمَا جَاءَ لِيَخْرُجَ رَمَى فِي فِيهِ بِحَجَرٍ، فَيَرْجِعُ كَمَا كَانَ، فَقُلْتُ مَا هَذَا؟ فَقَالَ: الَّذِي رَأَيْتَهُ فِي النَّهَرِ آكِلُ الرِّبَا "

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: رات میں نے دیکھا کہ دو شخص میرے پاس آئے اور مجھے ارضِ مقدسہ کی جانب لے گئے۔ ہم چلتے حتیٰ کہ خون کی ایک نہر پر پہنچے جس کے اندر نہر کے درمیان میں ایک شخص کھڑا تھا۔ دوسرا اُس کے سامنے تھا جس کے آگے پتھر تھے۔ یہ شخص آگے بڑھتا اور جب بھی نکلنے کا ارادہ کرتا ہے تو وہ اُس کے منہ پر پتھر مار کر اسی جگہ واپس لوٹا دیتا ہے۔ چنانچہ جب بھی وہ نکلنا چاہتا ہے تو یہ اُس کے منہ پر پتھر مار کر اُسی جگہ لوٹا دیتا ہے۔ میں نے کہا یہ کیا ہے؟ کہا کہ جس کو آپ نے نہر میں دیکھا وہ سود خود ہے۔

25- بَابُ مُوكِلِ الرِّبَا لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى:

سُود کھانے والا جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

{يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ لاَ تَظْلِمُونَ وَلاَ تُظْلَمُونَ وَإِنْ كَانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلَى مَيْسَرَةٍ وَأَنْ تَصَدَّقُوا خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ. وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ تُوَفَّى كُلُّ نَفْسٍ مَا كَسَبَتْ وَهُمْ لاَ يُظْلَمُونَ} قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: هَذِهِ آخِرُ آيَةٍ نَزَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور باقی سود چھوڑ دو اگر تم ایمان والے ہو۔ اگر تم ایسا نہ کرو تو اللہ اور اُس کے رسول سے لڑنے کے لیے تیار ہو جاؤ اور اگر تم توبہ کر لو تو اصل زر تمہارا ہے۔ نہ ظلم کرو اور نہ ظلم کیے جاؤ۔ اور اگر وہ تنگ دست ہوں تو آسانی تک کہ مہلت اور اگر معاف کر دو تو تمہارے لیے بہتر ہے۔ اگر تم جانتے ہو اور اس روز سے ڈرو جس میں اللہ کی طرف لوٹو گے۔ پھر ہر شخص کو اس کی کمائی کا پورا بدلہ دیا جائے گا اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ یہ آخری آیت ہے جو نبی کریم ﷺ پر نازل ہوئی۔

2086- حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ، قَالَ: رَأَيْتُ أَبِي اشْتَرَى عَبْدًا حَجَّامًا، فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

عون بن ابو جحیفہ سے مروی ہے کہ میں نے دیکھا کہ میرے والدِ محترم نے ایک پچھنے لگانے والے حجام غلام خریدا اس نے پوچھا تو فرمایا: نبی کریم نے کتے اور

2085- راجع الحدیث:845

2086- انظر الحدیث:5963,5945,5347,2238

وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَثَمَنِ الدَّمِ، وَنَهَى عَنِ الْوَاشِمَةِ وَالْمَوْشُومَةِ، وَآكِلِ الرِّبَا وَمُوكِلِهِ، وَلَعَنَ الْمُصَوِّرَ

خون کی قیمت سے منع فرمایا ہے نیز گودنے والی، گدوانے والی، سود کھانے والے، کھلانے والے کی ممانعت فرمائی اور تصویر بنانے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

فائدہ: ربو ربوٌ سے بنا بمعنی زیادتی و بڑھ جانا اسی لیے زمین کو جہاں پیداوار زیادہ ہوتی ہو ربوہ کہتے ہیں، شریعت میں ربوا اس زیادتی کو کہتے جو عوض سے خالی ہو اور نفس عقد میں مشروط ہو، جانبین میں ہم جنس و ہم وزن مال ہوں جیسے ایک سیر گندم دے کر سوا سیر لے لینا، اگر جنس یا وزن میں فرق ہو گیا تو سود نہ ہوا۔ ربو واؤ سے بھی لکھ سکتے ہیں الف سے بھی ی سے بھی مگر قرآن شریف میں صرف واؤ سے لکھا جائے گا کیونکہ قرآن شریف کی تلاوت و کتابت سب کچھ منقول ہے، سیدنا عبداللہ ابن سلام فرماتے ہیں کہ سود ستر گناہ ہیں چھوٹا گناہ ایسا ہے جیسے اپنی ماں سے زنا کرنا، ایک درہم سود کا ۳۶ زنا سے بدتر ہے، قرآن شریف میں سود خوار کو اللہ رسول سے جنگ کرنے کا اعلان دیا گیا۔ (مراۃ المناجیح ج ۴ ص ۲۱۰)

26-بَابٌ: (يَمْحَقُ اللَّهُ الرِّبَا وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ أَثِيمٍ) (البقرة: 276)

اللہ سود کو مٹاتا اور صدقات کو بڑھاتا ہے اور اللہ ناشکرے گنہگار کو پسند نہیں کرتا

2087- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ: إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: الْحَلِفُ مُنَفِّقَةٌ لِلسِّلْعَةِ، مُمْحِقَةٌ لِلْبَرَكَةِ

ابن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: قسم مال تو بکوا دیتی ہے مگر برکت کو مٹا دیتی ہے۔

27-بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْحَلِفِ فِي الْبَيْعِ

تجارت میں قسم کھانا مکروہ ہے

2088 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا أَقَامَ سِلْعَةً وَهُوَ فِي السُّوقِ، فَحَلَفَ بِاللَّهِ لَقَدْ أَعْطَى بِهَا مَا لَمْ يُعْطِ لِيُوقِعَ فِيهَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَنَزَلَتْ: (إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا) (آل عمران: 77) الآيَةَ

حضرت عبداللہ بن ابو اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص بازار میں اپنا مال لگائے ہوئے اللہ کی قسم کھا رہا تھا کہ اُسے یہ مل رہی ہے حالانکہ اُسے مِل نہیں رہی تھا بلکہ یہ کسی مسلمان کو گھیرنے کے لیے کیا تھا۔ پس وحی نازل ہوئی: ترجمہ کنز الایمان: وہ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں (پارہ ۳، آل عمران: ۷۷)۔

2087- صحیح مسلم: 4101، سنن ابو داؤد: 3335، سنن نسائی: 4473

28- بَابُ مَا قِيلَ فِي الصَّوَّاغِ

سنار کے بارے میں روایتیں

وَقَالَ طَاوُسٌ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ يُخْتَلَى خَلاَهَا. وَقَالَ العَبَّاسُ: إِلَّا الإِذْخِرَ، فَإِنَّهُ لِقَيْنِهِمْ وَبُيُوتِهِمْ، فَقَالَ: إِلَّا الإِذْخِرَ

طاؤس نے حضرت ابنِ عباس سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس کی گھاس نہ کاٹی جائے۔ حضرت عباس نے عرض کی کہ اذخر کے سوا کیونکہ وہ ہمارے سناروں اور گھروں کے کام آتی ہے۔ فرمایا اچھا اذخر کے سوا۔

2089 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ، أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلاَمُ، قَالَ: كَانَتْ لِي شَارِفٌ مِنْ نَصِيبِي مِنَ المَغْنَمِ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَانِي شَارِفًا مِنَ الخُمُسِ، فَلَمَّا أَرَدْتُ أَنْ أَبْتَنِيَ بِفَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاعَدْتُ رَجُلًا صَوَّاغًا مِنْ بَنِي قَيْنُقَاعَ أَنْ يَرْتَحِلَ مَعِي، فَنَأْتِيَ بِإِذْخِرٍ أَرَدْتُ أَنْ أَبِيعَهُ مِنَ الصَّوَّاغِينَ، وَأَسْتَعِينَ بِهِ فِي وَلِيمَةِ عُرُسِي

حضرت حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میرے پاس ایک اونٹ مالِ غنیمت کے حصے میں سے تھا اور ایک اونٹ مجھے نبی کریم ﷺ نے خمس میں سے عطا فرمایا تھا جب میں نے رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی رخصتی کا ارادہ کیا تو بنی قینقاع کے ایک آدمی شخص کو تیار کیا کہ میرے ساتھ جا کر اذخر لایا کرے اور میں اُسے سناروں کو بیچ کر اپنی شادی کے ولیمے کا بندوبست کروں۔

2090 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ مَكَّةَ، وَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلاَ لِأَحَدٍ بَعْدِي، وَإِنَّمَا حَلَّتْ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ، لاَ يُخْتَلَى خَلاَهَا، وَلاَ يُعْضَدُ شَجَرُهَا، وَلاَ يُنَفَّرُ صَيْدُهَا، وَلاَ يُلْتَقَطُ لُقَطَتُهَا إِلَّا لِمُعَرِّفٍ وَقَالَ عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ المُطَّلِبِ: إِلَّا الإِذْخِرَ، لِصَاغَتِنَا وَلِسُقُفِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے مکّہ مکرّمہ کو حرم بنایا ہے۔ یہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہیں ہوا اور نہ میرے بعد کسی کے لیے۔ یہ میرے لیے بھی دن کی ایک گھڑی کے لیے حلال ہوا تھا۔ اس کی گھاس نہ اُکھاڑی جائے اور نہ اس کا درخت کاٹا جائے اور نہ اس کا شکار بھگایا جائے اور نہ اس کی گری ہوئی چیز اُٹھائی جائے مگر تشہیر کے لیے۔ حضرت عباس بن

2089- انظر الحدیث: 5793,4003,3091,2375، صحیح مسلم: 5099، سنن ابو داؤد: 2986

2090- راجع الحدیث: 1349

بُيُوتِنَا. فَقَالَ: إِلَّا الْإِذْخِرَ . فَقَالَ عِكْرِمَةُ: هَلْ تَدْرِي مَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا؟ هُوَ أَنْ تُنَحِّيَهُ مِنَ الظِّلِّ وَتَنْزِلَ مَكَانَهُ. قَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ، عَنْ خَالِدٍ لِصَاغَتِنَا وَقُبُورِنَا

عبدالمطلب نے عرض کی کہ اذخر کے سوا کیونکہ وہ ہمارے سناروں اور گھروں کی چھتوں کے کام آتی ہے۔ فرمایا: اچھا اذخر کے سوا۔ عکرمہ نے کہا: جانتے ہو شکار کو بھگانا کیا ہے یہی کہ اسے سائے سے اُٹھا کر اس کی جگہ بیٹھ جانا۔ عبدالوہاب نے خالد سے مروی کی کہ ہمارے سناروں اور قبروں کے لیے۔

29-بَابُ ذِكْرِ الْقَيْنِ وَالْحَدَّادِ

لوہار کا ذکر

2091- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ خَبَّابٍ، قَالَ: كُنْتُ قَيْنًا فِي الجَاهِلِيَّةِ، وَكَانَ لِي عَلَى العَاصِ بْنِ وَائِلٍ دَيْنٌ، فَأَتَيْتُهُ أَتَقَاضَاهُ، قَالَ: لاَ أُعْطِيكَ حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقُلْتُ: لاَ أَكْفُرُ حَتَّى يُمِيتَكَ اللَّهُ، ثُمَّ تُبْعَثَ . قَالَ: دَعْنِي حَتَّى أَمُوتَ وَأُبْعَثَ، فَسَأُوتَى مَالًا وَوَلَدًا فَأَقْضِيكَ، فَنَزَلَتْ: (أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا. أَطَّلَعَ الغَيْبَ أَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمَنِ عَهْدًا)

حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ دور جاہلیت میں میں لوہار کا کام کرتا تھا اور عاص بن وائل پر میرا قرض تھا۔ میں اس کے پاس تقاضا کرنے گیا تو کہا: میں تجھے اس وقت تک نہیں دوں گا جب تک کہ تو محمد ﷺ کا انکار نہ کرے۔ میں نے کہا کہ میں انکار نہیں کروں گا حتیٰ کہ اللہ تجھے موت دے اور پھر دوبارہ اُٹھائے۔ اس نے کہا تو اب جانے دو، حتیٰ کہ میں مروں اور اُٹھایا جاؤں تو مال اور اولاد دیا جاؤں گا تو تیرا قرض ادا کردوں گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ترجمہ کنز الایمان: کیا تم نے اسے دیکھا جو ہماری آیتوں سے منکر ہوا اور کہتا ہے مجھے ضرور مال و اولاد ملیں گے کیا غیب کو جھانک آیا ہے یا رحمٰن کے پاس کوئی قرار رکھا ہے (پارہ ۱۶، مریم: ۷۷۔۷۸)

30-بَابُ ذِكْرِ الْخَيَّاطِ

درزی کا ذکر

2092- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

2091- انظر الحدیث: 4735,4734,4733,4732,2425,2275، صحیح مسلم: 6993، سنن ترمذی: 3162

2092- انظر الحدیث: 5439,5437,5436,5435,5433,5420,5379، صحیح مسلم: 1850، سنن ابوداؤد: 3782

مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: إِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ، قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ذَلِكَ الطَّعَامِ، فَقَرَّبَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزًا وَمَرَقًا، فِيهِ دُبَّاءٌ وَقَدِيدٌ، فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالَيِ القَصْعَةِ، قَالَ: فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّ الدُّبَّاءَ مِنْ يَوْمِئِذٍ

مروی ہے کہ ایک درزی نے رسول اللہ ﷺ کو کھانے پر دعوت دی جو آپ کے لیے تیار کروایا تھا۔ حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ میں بھی اس کھانے پر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گیا تو اُس نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں روٹی اور کدو اور گوشت والا شوربا رکھا۔ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ پیالے کے اطراف سے کدو کے ٹکڑے تلاش کرتے ہیں اُس دن سے میں ہمیشہ کدو کو پسند کرنے لگ گیا۔

31- بَابُ ذِكْرِ النَّسَّاجِ

جولاہے کا بیان

2093- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ بِبُرْدَةٍ، قَالَ: أَتَدْرُونَ مَا البُرْدَةُ؟ فَقِيلَ لَهُ: نَعَمْ، هِيَ الشَّمْلَةُ مَنْسُوجٌ فِي حَاشِيَتِهَا، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي نَسَجْتُ هَذِهِ بِيَدِي أَكْسُوكَهَا، فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا، فَخَرَجَ إِلَيْنَا وَإِنَّهَا إِزَارُهُ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ القَوْمِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ اكْسُنِيهَا. فَقَالَ: نَعَمْ. فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي المَجْلِسِ، ثُمَّ رَجَعَ، فَطَوَاهَا ثُمَّ أَرْسَلَ بِهَا إِلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ القَوْمُ: مَا أَحْسَنْتَ، سَأَلْتَهَا إِيَّاهُ، لَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّهُ لاَ يَرُدُّ سَائِلًا، فَقَالَ الرَّجُلُ: وَاللَّهِ مَا سَأَلْتُهُ إِلَّا لِتَكُونَ كَفَنِي يَوْمَ أَمُوتُ، قَالَ سَهْلٌ: فَكَانَتْ كَفَنَهُ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت بردہ لے کر حاضر خدمت ہوئی۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ بُردہ کیا ہے؟ عرض کی گئی کہ ہاں؟ ایسی چادر جس کے حاشیے پر کناری ہو۔ عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! میں نے آپ کو پہنانے کے لیے یہ اپنے ہاتھوں بُنی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے حاجت کے باعث اُسے لے لیا اور ہمارے پاس تشریف لائے، اور اس کی ازار بنا لی تھی۔ لوگوں میں سے ایک نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! یہ مجھے عطا فرما دیجئے۔ آپ نے فرمایا، اچھا اور نبی کریم ﷺ مجلس سے تشریف لے گئے پھر واپس لوٹے تو تہہ کر کے وہ اسے بھجوا دی۔ لوگوں نے اس سے کہا کہ آپ نے مانگ کر اچھا نہیں کیا جبکہ آپکو علم ہے کہ حضور ﷺ سائل کو خالی ہاتھ نہیں لوٹاتے۔ اس شخص نے کہا کہ خدا کی قسم، میں نے یہ نہیں مانگی مگر اس لیے کہ جس دن مروں تو یہ میرا کفن ہو۔ حضرت سہل فرماتے ہیں کہ وہی اس کا کفن بنی۔

2093- راجع الحدیث: 1277 سنن نسائی: 5336

32- بَابُ النَّجَّارِ

بڑھئی کا ذکر

2094 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ: أَتَى رِجَالٌ إِلَى سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ يَسْأَلُونَهُ عَنِ الْمِنْبَرِ، فَقَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى فُلاَنَةَ، امْرَأَةٍ قَدْ سَمَّاهَا سَهْلٌ: أَنْ مُرِي غُلاَمَكِ النَّجَّارَ، يَعْمَلْ لِي أَعْوَادًا، أَجْلِسُ عَلَيْهِنَّ إِذَا كَلَّمْتُ النَّاسَ، فَأَمَرَتْهُ يَعْمَلُهَا مِنْ طَرْفَاءِ الْغَابَةِ، ثُمَّ جَاءَ بِهَا، فَأَرْسَلَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا، فَأَمَرَ بِهَا فَوُضِعَتْ، فَجَلَسَ عَلَيْهِ

ابو حازم سے مروی ہے کہ کچھ لوگ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منبر کے بارے میں پوچھنے آئے تو فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے سہل نامی عورت کے لیے حکم بھیجا کہ اپنے بڑھئی غلام سے کہو کہ میرے لیے لکڑیوں کا منبر بنا دے جس پر بیٹھ کر لوگوں سے کلام کیا کروں۔ پس عورت نے اُسے جھاؤ کی لکڑی سے منبر بنانے کا حکم دیا۔ جب وہ لے کر آیا تو اس نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھجوا دیا۔ آپ کے حکم سے وہ رکھا گیا اور آپ اُس پر رونق افروز ہوئے۔

2095 - حَدَّثَنَا خَلاَّدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الأَنْصَارِ قَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلاَ أَجْعَلُ لَكَ شَيْئًا تَقْعُدُ عَلَيْهِ، فَإِنَّ لِي غُلاَمًا نَجَّارًا قَالَ: إِنْ شِئْتِ، قَالَ: فَعَمِلَتْ لَهُ الْمِنْبَرَ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ قَعَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ الَّذِي صُنِعَ، فَصَاحَتِ النَّخْلَةُ الَّتِي كَانَ يَخْطُبُ عِنْدَهَا، حَتَّى كَادَتْ تَنْشَقُّ، فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَخَذَهَا، فَضَمَّهَا إِلَيْهِ، فَجَعَلَتْ تَئِنُّ أَنِينَ الصَّبِيِّ الَّذِي يُسَكَّتُ، حَتَّى اسْتَقَرَّتْ، قَالَ: بَكَتْ عَلَى مَا كَانَتْ تَسْمَعُ مِنَ الذِّكْرِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ انصار کی ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا میں آپ کے لیے ایسی چیز نہ بنوا دوں جس پر آپ بیٹھا کریں کیونکہ میرا ایک غلام بڑھئی ہے۔ فرمایا اگر تم چاہو۔ پس آپ کے لیے منبر بنا دیا گیا۔ جب جمعہ کے دن نبی کریم ﷺ اس منبر پر رونق افروز ہوئے جو آپ کے لیے بنایا گیا تھا تو کھجور کی وہ لکڑی چیخنے لگی جس کے پاس آپ خطبہ دیا کرتے تھے اور قریب تھا کہ وہ شق ہو جاتی۔ پس نبی کریم ﷺ نیچے اُترے اور اُسے لے کر سینے سے لگا لیا۔ وہ لکڑی بچے کی طرح روئی جس کو چپ کرایا جاتا ہے، حتیٰ کہ اُسے قرار آ گیا۔ فرمایا: لکڑی اس لیے روئی کہ ذکر سنا کرتی تھی۔

33- بَابُ شِرَاءِ الإِمَامِ الحَوَائِجَ بِنَفْسِهِ

حاجت کی چیزیں خود خریدنا

2094- راجع الحدیث: 448,377

2095- راجع الحدیث: 449

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: اشْتَرَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَلًا مِنْ عُمَرَ وَاشْتَرَى ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بِنَفْسِهِ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: جَاءَ مُشْرِكٌ بِغَنَمٍ، فَاشْتَرَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ شَاةً، وَاشْتَرَى مِنْ جَابِرٍ بَعِيرًا

حضرت ابنِ عمر سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عمر سے اونٹ خریدا اور حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر سے مروی ہے کہ ایک مشرک بکریاں لے کر آیا تو نبی کریم ﷺ نے اُس سے ایک بکری اور حضرت جابر سے ایک اُونٹ خریدا۔

2096- حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اشْتَرَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا بِنَسِيئَةٍ، وَرَهَنَهُ دِرْعَهُ

اسود سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی سے اُدھار غلّہ خرید فرمایا اور اپنی زِرّہ اس کے پاس رہن رکھی۔

34- بَابُ شِرَاءِ الدَّوَابِّ وَالحُمُرِ، وَإِذَا اشْتَرَى دَابَّةً أَوْ جَمَلًا وَهُوَ عَلَيْهِ، هَلْ يَكُونُ ذَلِكَ قَبْضًا قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ

مویشی اور گدھے کی خریداری اور جب کوئی مویشی یا اونٹ کو بیچے اور اس پر سوار ہو تو کیا اترنے سے پہلے قبضہ ہو جائے گا؟

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ: بِعْنِيهِ يَعْنِي جَمَلًا صَعْبًا

حضرت ابن عمر سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عمر سے فرمایا کہ اپنا یہ سرکش اونٹ میرے ہاتھوں فروخت کر دو۔

2097- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ، فَأَبْطَأَ بِي جَمَلِي وَأَعْيَا، فَأَتَى عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: جَابِرٌ فَقُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: مَا شَأْنُكَ؟ قُلْتُ: أَبْطَأَ عَلَيَّ جَمَلِي وَأَعْيَا، فَتَخَلَّفْتُ، فَنَزَلَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ایک غزوہ میں میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھا۔ میرے اونٹ نے مجھے تاخیر کروا دی کیونکہ تھک گیا تھا۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: جابر! عرض کی: جی حضور ﷺ! فرمایا: کیا حال ہے؟ عرض کی کہ اونٹ نے تاخیر کروا دی، یہ تھک گیا ہے۔ آپ میرے پیچھے آ کر نیچے

2096- راجع الحدیث:2068

2097- صحیح مسلم:1655

يَجُنُّهُ بِمِحْجَنِهِ ثُمَّ قَالَ: ارْكَبْ، فَرَكِبْتُ، فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ أَكُفُّهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: تَزَوَّجْتَ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا قُلْتُ: بَلْ ثَيِّبًا، قَالَ: أَفَلَا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ قُلْتُ: إِنَّ لِي أَخَوَاتٍ، فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَتَزَوَّجَ امْرَأَةً تَجْمَعُهُنَّ، وَتَمْشُطُهُنَّ، وَتَقُومُ عَلَيْهِنَّ، قَالَ: أَمَّا إِنَّكَ قَادِمٌ، فَإِذَا قَدِمْتَ، فَالْكَيْسَ الْكَيْسَ، ثُمَّ قَالَ: أَتَبِيعُ جَمَلَكَ قُلْتُ: نَعَمْ، فَاشْتَرَاهُ مِنِّي بِأُوقِيَّةٍ، ثُمَّ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلِي، وَقَدِمْتُ بِالْغَدَاةِ، فَجِئْنَا إِلَى الْمَسْجِدِ فَوَجَدْتُهُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ، قَالَ: آلْآنَ قَدِمْتَ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَدَعْ جَمَلَكَ، فَادْخُلْ، فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ، فَدَخَلْتُ فَصَلَّيْتُ، فَأَمَرَ بِلَالًا أَنْ يَزِنَ لَهُ أُوقِيَّةً، فَوَزَنَ لِي بِلَالٌ، فَأَرْجَحَ لِي فِي الْمِيزَانِ، فَانْطَلَقْتُ حَتَّى وَلَّيْتُ، فَقَالَ: ادْعُ لِي جَابِرًا قُلْتُ: الْآنَ يَرُدُّ عَلَيَّ الْجَمَلَ، وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْهُ، قَالَ: خُذْ جَمَلَكَ وَلَكَ ثَمَنُهُ

اترے اور اُسے اپنی چھڑی ماری۔ پھر فرمایا کہ سوار ہو جاؤ۔ میں سوار ہوا تو اسے روکنے لگا کہ رسول اللہ ﷺ سے آگے نہ نکل جائے۔ فرمایا: تم نے شادی کر لی؟ عرض کی، جی۔ فرمایا کنواری سے یا بیوہ سے؟ عرض کی کہ بیوہ سے۔ فرمایا: لڑکی سے کیوں نہ کی کہ تم اس سے کھیلتے اور وہ تم سے کھیلتی۔ عرض کی کہ میری بہنیں ہیں۔ میں نے چاہا کہ ایسی عورت سے شادی کروں جو انہیں اکٹھی رکھے، ان کی کنگھی چوٹی کرے اور ان کی نگرانی کرے، فرمایا کہ تم پہنچنے والے ہو، جب پہنچ جاؤ تو آرام کرنا۔ پھر فرمایا: کیا تم اپنا اونٹ فروخت کرو گے؟ میں نے کہا، ہاں۔ پس آپ نے ایک اوقیہ میں وہ مجھ سے خرید فرما لیا۔ پس رسول اللہ ﷺ مجھ سے پہلے پہنچ گئے اور میں صبح کو پہنچا۔ میں مسجد کی جانب گیا تو آپ کو مسجد کے دروازے پر پایا۔ فرمایا کہ تم اب آئے ہو؟ عرض کی، جی۔ فرمایا کہ اپنے اونٹ کو چھوڑ کر اندر جاؤ اور دو رکعتیں پڑھو۔ میں اندر گیا اور نماز پڑھی تو آپ نے حضرت بلال کو حکم دیا کہ اسے ایک اوقیہ چاندی تول دو پس حضرت بلال نے میرے لیے جھکتی ہوئی تول دی۔ میں واپس جا رہا تھا تو فرمایا کہ جابر کو میرے پاس بلاؤ۔ میں نے دل میں کہا کہ اگر آپ نے اونٹ واپس کیا تو یہ میرے نزدیک سب سے ناپسندیدہ بات ہوگی۔ فرمایا: کہ اپنا اونٹ لے لو اور قیمت بھی تمہیں دے دی۔

35- بَابُ الْأَسْوَاقِ الَّتِي كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَتَبَايَعَ بِهَا النَّاسُ فِي الْإِسْلَامِ

جاہلیت کے وہ بازار جن میں زمانہ اسلام کے اندر بھی خرید و فروخت ہوتی تھی

2098 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَتْ عُكَاظُ، وَمَجَنَّةُ، وَذُو المَجَازِ أَسْوَاقًا فِي الجَاهِلِيَّةِ، فَلَمَّا كَانَ الإِسْلاَمُ تَأَثَّمُوا مِنَ التِّجَارَةِ فِيهَا، فَأَنْزَلَ اللَّهُ: (لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ) (البقرة: 198)، فِي مَوَاسِمِ الحَجِّ، قَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَذَا

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ عکاظ، مجنہ اور ذوالمجاز زمانہ جاہلیت کے بازار تھے۔ جب عہد اسلام آیا تو مسلمانوں نے اُن میں تجارت کرنا گناہ جانا۔ پس اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا: ترجمہ کنز الایمان: تم پر کچھ گناہ نہیں (پارہ ۲، البقرۃ:۱۹۸) یہ حضرت ابنِ عباس کی قرأت ہے۔

36-بَابُ شِرَاءِ الإِبِلِ الهِيمِ، أَوِ الأَجْرَبِ الهَائِمُ: المُخَالِفُ لِلْقَصْدِ فِي كُلِّ شَيْءٍ

اَلْهَائِم ہر چیز میں میانہ روی کے خلاف ارادہ کرنے کو کہتے ہیں، استسقاء اور خارش والے اونٹ کی خریداری

2099 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: قَالَ عَمْرٌو: كَانَ هَا هُنَا رَجُلٌ اسْمُهُ نَوَّاسٌ وَكَانَتْ عِنْدَهُ إِبِلٌ هِيمٌ، فَذَهَبَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فَاشْتَرَى تِلْكَ الإِبِلَ مِنْ شَرِيكٍ لَهُ فَجَاءَ إِلَيْهِ شَرِيكُهُ، فَقَالَ: بِعْنَا تِلْكَ الإِبِلَ فَقَالَ: مِمَّنْ بِعْتَهَا؟ قَالَ: مِنْ شَيْخٍ كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ: وَيْحَكَ، ذَاكَ وَاللَّهِ ابْنُ عُمَرَ، فَجَاءَهُ فَقَالَ: إِنَّ شَرِيكِي بَاعَكَ إِبِلًا هِيمًا، وَلَمْ يَعْرِفْكَ قَالَ: فَاسْتَقْهَا، قَالَ: فَلَمَّا ذَهَبَ يَسْتَاقُهَا، فَقَالَ: دَعْهَا، رَضِينَا بِقَضَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ عَدْوَى، سَمِعَ سُفْيَانُ عَمْرًا

عمرو سے مروی ہے کہ نواس نامی آدمی کے پاس استسقاء والا اونٹ تھا۔ چنانچہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جا کر اُس کے ایک شریک سے وہ اونٹ خرید لیا۔ وہ اپنے دوسرے شریک کے پاس آیا اور کہا کہ ہم نے وہ اونٹ فروخت کر دیا ہے۔ کہا کہ کس کو بیچا ہے۔ کہا کہ اس طرح کے ایک بزرگ تھے۔ کہا آپ پر افسوس! خدا کی قسم، وہ تو حضرت ابنِ عمر تھے۔ پس اس نے حاضر خدمت ہو کر عرض کی کہ میرے شریک نے استسقاء والا اونٹ آپ کے ہاتھوں فروخت کر دیا جبکہ اسے علم تھا۔ فرمایا تو اسے لے جاؤ۔ جب وہ لے کر چلا تو فرمایا: رہنے دو۔ ہم رسول اللہ ﷺ کے فیصلے پر راضی ہیں کہ چھوت کوئی چیز نہیں۔ سفیان نے عمرو سے سُنا۔

37-بَابُ بَيْعِ السِّلاَحِ فِي الفِتْنَةِ وَغَيْرِهَا

فتنہ کے دوران اسلحہ کی خرید و فروخت

2098- راجع الحديث:1770

2099- انظر الحديث:5772,5753,5094,5093,2858

وَكَرِهَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ بَيْعَهُ فِي الْفِتْنَةِ

حضرت عمران بن حصین نے فساد کے دوران اس کی خرید وفروخت کو ناپسند کیا ہے۔

2100 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرِ بْنِ أَفْلَحَ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حُنَيْنٍ، فَأَعْطَاهُ - يَعْنِي دِرْعًا - فَبِعْتُ الدِّرْعَ، فَابْتَعْتُ بِهِ مَخْرَفًا فِي بَنِي سَلِمَةَ، فَإِنَّهُ لَأَوَّلُ مَالٍ تَأَثَّلْتُهُ فِي الإِسْلاَمِ

عبداللہ بن مسلمہ، مالک بن یحییٰ بن سعید، ابن افلح، ابو محمد مولیٰ ابو قتادہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ حنین کے سال نکلے تو آپ نے مجھے ایک زرہ عنایت فرمائی جس کو فروخت کر کے میں نے بنی سلمہ میں ایک باغ خریدا اور یہ زمانہ اسلام کا میرا پہلا مال ہے۔

38- بَابٌ فِي الْعَطَّارِ وَبَيْعِ الْمِسْكِ

عطار اور مشک کی تجارت کا بیان

2101 - حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا بُرْدَةَ بْنَ أَبِي مُوسَى، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ وَالْجَلِيسِ السَّوْءِ، كَمَثَلِ صَاحِبِ الْمِسْكِ وَكِيرِ الْحَدَّادِ لاَ يَعْدَمُكَ مِنْ صَاحِبِ الْمِسْكِ إِمَّا تَشْتَرِيهِ، أَوْ تَجِدُ رِيحَهُ، وَكِيرُ الْحَدَّادِ يُحْرِقُ بَدَنَكَ، أَوْ ثَوْبَكَ، أَوْ تَجِدُ مِنْهُ رِيحًا خَبِيثَةً

موسیٰ بن اسمٰعیل، عبدالواحد، ابو بردہ بن عبداللہ، ابو بردہ بن ابو موسیٰ نے اپنے والد ماجد سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اچھے اور برے ہم نشین کی مثال خوشبو والے اور لوہار جیسی ہے کہ مشک سے کوئی فائدہ حاصل کر کے ہی واپس لوٹو گے یا تو اسے خریدو گے ورنہ خوشبو تو پاؤ گے اور لوہار کی بھٹی تمہارے جسم پر کپڑے کو جلائے گی ورنہ اس کی بدبو تو تمہیں پہنچے گی۔

39- بَابُ ذِكْرِ الْحَجَّامِ

پچھنے لگانے والے کا بیان

2102 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ابو طیبہ نے رسول اللہ ﷺ کو پچھنے لگائے

2100- انظر الحدیث: 3142,4321,4322,7170' صحیح مسلم: 4541,4542,4543' سنن ابو داؤد: 2717' سنن ترمذی: 1562,1562 تعلیقاً' سنن ابن ماجہ: 2837

2101- انظر الحدیث: 5534' صحیح مسلم: 6635

2102- انظر الحدیث: 2210,2277,2280,2281,5696' سنن ابو داؤد: 3424

عَنْهُ قَالَ: حَجَمَ أَبُو طَيْبَةَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمَرَ لَهُ بِصَاعٍ مِنْ تَمْرٍ، وَأَمَرَ أَهْلَهُ أَنْ يُخَفِّفُوا مِنْ خَرَاجِهِ

تو آپ نے حکم فرمایا کہ اسے ایک ساع کھجوریں دی جائیں اور اس کے مالکوں کو حکم دیا کہ اس کے خراج میں کمی کردیں۔

2103- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَعْطَى الَّذِي حَجَمَهُ وَلَوْ كَانَ حَرَامًا لَمْ يُعْطِهِ

عکرمہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کو پچھنے لگائے گئے اور آپ نے پچھنے لگانے والے کو اجرت دی۔ اگر یہ حرام ہوتی تو آپ عطا نہ فرماتے۔

40- بَابُ التِّجَارَةِ فِيمَا يُكْرَهُ لُبْسُهُ لِلرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ

اُن کپڑوں کی تجارت جن کا پہننا مردوں اور عورتوں کے لیے مکروہ ہے

2104- حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ حَفْصٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِحُلَّةِ حَرِيرٍ، أَوْ سِيَرَاءَ، فَرَآهَا عَلَيْهِ فَقَالَ: إِنِّي لَمْ أُرْسِلْ بِهَا إِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا، إِنَّمَا يَلْبَسُهَا مَنْ لاَ خَلاَقَ لَهُ، إِنَّمَا بَعَثْتُ إِلَيْكَ لِتَسْتَمْتِعَ بِهَا يَعْنِي تَبِيعَهَا

سالم بن عبداللہ بن عمر نے اپنے والد ماجد سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عمر کے لیے ایک ریشمی جوڑا بھیجا۔ انہوں نے وہ پہن لیا تو آپ نے فرمایا: میں نے اس لیے نہیں بھیجا تھا کہ تم اسے پہنو کیونکہ اسے وہ پہنتے ہیں جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو۔ میں نے تو یہ اس لیے بھیجا تھا کہ تم اسے فروخت کر کے نفع حاصل کرو۔

2105- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ القَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ المُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ، فَلَمَّا رَآهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى البَابِ، فَلَمْ يَدْخُلْهُ، فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الكَرَاهِيَةَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُوبُ إِلَى اللَّهِ، وَإِلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک تکیہ خریدا جس پر تصویریں تھیں۔ جب رسول اللہ ﷺ نے اُسے دیکھا تو دروازے پر کھڑے ہو گئے اور اندر داخل نہ ہوئے تو میں نے آپ کے چہرۂ انور پر ناپسندیدگی کے آثار دیکھ لیے۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں اللہ اور اس کے رسول کی طرف توبہ کرتی ہوں، مجھ سے کیا گناہ سرزد

2103- راجع الحدیث: 1835' سنن ابوداؤد: 3423

2104- راجع الحدیث: 886' صحیح مسلم: 5373

2105- انظر الحدیث: 7557,5961,5957,5181,3224' صحیح مسلم: 5500,5499

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاذَا اَذْنَبْتُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا بَالُ هٰذِهِ النُّمْرُقَةِ؟ قُلْتُ: اشْتَرَيْتُهَا لَكَ لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُعَذَّبُونَ فَيُقَالُ لَهُمْ اَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ وَقَالَ: إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ

ہوا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس تکیہ کیا کیا حال ہے؟ عرض کی کہ یہ میں نے آپ کے بیٹھنے اور ٹیک لگانے کے لیے خریدا ہے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ان تصویروں کے بنانے والوں کو بروز قیامت عذاب دیا جائے گا۔ ان سے کہا جائے گا کہ جو تم نے بنائی ہیں۔ اُن میں جان ڈالو اور فرمایا کہ جس گھر میں تصویریں ہوں اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

41- بَابٌ: صَاحِبُ السِّلْعَةِ اَحَقُّ بِالسَّوْمِ

مال والا قیمت بتانے کا زیادہ حق دار ہے

2106- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُونِي بِحَائِطِكُمْ، وَفِيهِ خِرَبٌ وَنَخْلٌ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم نے فرمایا: اے بنی نجار! مجھ سے اپنے باغ کی قیمت لے لو۔ اسکا کچھ حصہ خراب تھا اور کچھ حصے میں کھجور کے درخت تھے۔

42- بَابٌ: كَمْ يَجُوزُ الْخِيَارُ

اختیار کب تک ہے؟

2107- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعًا، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّ الْمُتَبَايِعَيْنِ بِالْخِيَارِ فِي بَيْعِهِمَا مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا، اَوْ يَكُونُ الْبَيْعُ خِيَارًا قَالَ نَافِعٌ: وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا اشْتَرَى شَيْئًا يُعْجِبُهُ فَارَقَ صَاحِبَهُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: خریدنے اور فروخت والے کو اُس وقت تک اختیار ہے جب تک دونوں جدا نہ ہوں۔ نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عمر جب کوئی چیز خریدتے اور پسند آجاتی تو فروخت کرنے والے سے جدا ہوجاتے۔

2108- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ،

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی

2106- راجع الحدیث:428

2107- انظر الحدیث:2109,2111,2112,2113,2116 صحیح مسلم:3832 سنن ترمذی:1245 سنن نسائی:4485,4486

2108- راجع الحدیث:2079

عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَفْتَرِقَا وَزَادَ أَحْمَدُ، حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَ: قَالَ هَمَّامٌ: فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِأَبِي التَّيَّاحِ، فَقَالَ: كُنْتُ مَعَ أَبِي الْخَلِيلِ، لَمَّا حَدَّثَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ بِهَذَا الْحَدِيثِ

ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: فروخت کرنے والا اور خریدنے والے کو اختیار ہے جب تک دونوں جدا نہ ہوں۔ احمد نے یہ بھی کہا: بہز، ہمام، ابوالتیاح سے مروی ہے کہ میں ابوالخلیل کے ساتھ تھا جبکہ عبداللہ بن حارث نے یہ حدیث بیان کی۔

43- بَابُ إِذَا لَمْ يُوَقِّتْ فِي الْخِيَارِ، هَلْ يَجُوزُ الْبَيْعُ

جب اختیار کی وضاحت نہ ہو تو کیا بیع جائز ہے

2109- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا، أَوْ يَقُولُ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ اخْتَرْ، وَرُبَّمَا قَالَ: أَوْ يَكُونُ بَيْعَ خِيَارٍ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بیچنے اور خریدنے والے کو جدا ہونے تک اختیار ہے یا اُن میں سے ایک اپنے ساتھی سے کہہ دے کہ تمہیں اختیار ہے اور کبھی فرمایا کہ بیع خیار ہو۔

44- بَابٌ: الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا

فروخت کرنے والے اور خریدنے والے کو جدا ہونے سے پہلے اختیار ہے

وَبِهِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَشُرَيْحٌ، وَالشَّعْبِيُّ، وَطَاوُسٌ، وَعَطَاءٌ، وَابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ

حضرت ابن عمر، شریح، شعبی، طاؤس، عطاء اور ابن ابومُلیکہ کا یہی قول ہے۔

2110 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: قَتَادَةُ أَخْبَرَنِي، عَنْ صَالِحٍ أَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ: سَمِعْتُ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا، فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُورِكَ لَهُمَا فِي

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: فروخت کرنے اور خریدنے والے کو اختیار ہے جب تک دونوں جدا نہ ہوں۔ اگر دونوں نے سچائی اور صاف گوئی کو اپنایا تو ان کی تجارت میں برکت ڈال دی جاتی ہے اور اگر انہوں نے جھوٹ بولا اور عیب چھپایا تو ان کی بیع سے برکت

2109- راجع الحدیث: 2107، صحیح مسلم: 3832، سنن ابو داؤد: 3455، سنن نسائی: 4482,4481

2110- راجع الحدیث: 2079

بَيْعِهِمَا، وَإِنْ كَذَبَا وَكَتَمَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا

اُٹھ جاتی ہے۔

2111 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الْمُتَبَايِعَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ عَلَى صَاحِبِهِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا، إِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خرید و فروخت کرنے والوں میں سے ہر ایک کو اختیار ہے، جب تک دونوں جدا نہ ہوں مگر جب کہ بیع خیار ہو۔

45- بَابٌ: إِذَا خَيَّرَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ بَعْدَ الْبَيْعِ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ

بیع کے بعد جب ایک اپنے ساتھی کو اختیار دے تو بیع واجب ہوگئی

2112 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَالَ: إِذَا تَبَايَعَ الرَّجُلَانِ، فَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا، وَكَانَا جَمِيعًا، أَوْ يُخَيِّرُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ، فَتَبَايَعَا عَلَى ذَلِكَ، فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ، وَإِنْ تَفَرَّقَا بَعْدَ أَنْ يَتَبَايَعَا وَلَمْ يَتْرُكْ وَاحِدٌ مِنْهُمَا الْبَيْعَ، فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب دو شخص باہم کوئی سودا کریں تو اُن میں سے ہر ایک کو اختیار ہے جب تک وہ جدا نہ ہوں اور دونوں نے یا ایک نے دوسرے کو اختیار دیا ہو تو بیع واجب ہوگئی اور بیع کے بعد اگر دونوں جدا ہوگئے اور ان میں سے کسی نے بیع ترک نہیں کی تو بیع واجب ہوگئی۔

46- بَابٌ إِذَا كَانَ الْبَائِعُ بِالْخِيَارِ هَلْ يَجُوزُ الْبَيْعُ

جب بائع کو اختیار ہو تو کیا بیع جائز ہوگی

2113 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: كُلُّ بَيِّعَيْنِ لَا بَيْعَ بَيْنَهُمَا حَتَّى يَتَفَرَّقَا، إِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم نے فرمایا: کوئی بیع خرید و فروخت کرنے والوں کے درمیان واقع نہیں ہوتی جب تک دونوں جدا نہ ہوجائیں سوائے بیع خیار کے۔

2111- راجع الحدیث: 2107، صحیح مسلم: 3831، سنن ابو داؤد: 3454، سنن نسائی: 4477

2112- صحیح مسلم: 3833، سنن نسائی: 4484,4483، سنن ابن ماجہ: 2181

2113- راجع الحدیث: 2107، سنن نسائی: 4489

2114- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا حَبَّانُ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا قَالَ هَمَّامٌ: وَجَدْتُ فِي كِتَابِي يَخْتَارُ - ثَلَاثَ مِرَارٍ - فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا، وَإِنْ كَذَبَا وَكَتَمَا فَعَسَى أَنْ يَرْبَحَا رِبْحًا، وَيُمْحَقَا بَرَكَةَ بَيْعِهِمَا . قَالَ: وَحَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ، يُحَدِّثُ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: خرید و فروخت کرنے والے کو اختیار ہے جب تک دونوں جدا نہ ہو جائیں۔ ہمام کا بیان ہے کہ میں نے اپنی کتاب میں لکھا دیکھا کہ تین مرتبہ اختیار ہے۔ اگر وہ سچ اور صاف گوئی کو اپنائیں تو ان کی بیع میں برکت ڈال دی جاتی ہے اور اگر دروغ گوئی کریں اور عیب چھپائیں تو ممکن ہے کہ انہیں کچھ فائدہ پہنچ جائے مگر ان کی بیع سے برکت اٹھالی جاتی ہے۔ ہمام، ابوالتیاح، عبداللہ بن حارث، حضرت حکیم بن حزام نے نبی کریم ﷺ سے مروی کی ہے۔

47- بَابُ إِذَا اشْتَرَى شَيْئًا، فَوَهَبَ مِنْ سَاعَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَتَفَرَّقَا، وَلَمْ يُنْكِرِ الْبَائِعُ عَلَى الْمُشْتَرِي، أَوِ اشْتَرَى عَبْدًا فَأَعْتَقَهُ

جب کوئی چیز خریدے تو اسی وقت ہبہ کردے اس سے پہلے کے وہ دونوں متفرق ہوں اور بائع مشتری کو انکار نہ کرے یا غلام خریدے تو اسے آزاد کردے

وَقَالَ طَاوُسٌ: فِيمَنْ يَشْتَرِي السِّلْعَةَ عَلَى الرِّضَا، ثُمَّ بَاعَهَا: وَجَبَتْ لَهُ وَالرِّبْحُ لَهُ

طاؤس نے کہا: جس نے مرضی سے سامان خریدا۔ پھر فروخت کر دیا تو منافع اس کے لیے واجب ہو گیا۔

2115- وَقَالَ لَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَمْرٌو، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَكُنْتُ عَلَى بَكْرٍ صَعْبٍ لِعُمَرَ، فَكَانَ يَغْلِبُنِي، فَيَتَقَدَّمُ أَمَامَ الْقَوْمِ، فَيَزْجُرُهُ عُمَرُ وَيَرُدُّهُ، ثُمَّ يَتَقَدَّمُ، فَيَزْجُرُهُ عُمَرُ وَيَرُدُّهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ: بِعْنِيهِ، قَالَ: هُوَ لَكَ يَا رَسُولَ

حمیدی، سفیان، عمرو، حضرت ابن عمر سے مروی ہے، کہ ہم ایک سفر میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے۔ میں حضرت عمر کے ایک سرکش اونٹ پر سوار تھا جو ہم پر غالب آجاتا تھا۔ وہ لوگوں سے آگے نکل جاتا تو حضرت عمر اُسے ڈانٹتے اور پیچھے ہٹاتے۔ نبی کریم ﷺ نے حضرت عمر سے فرمایا کہ اسے میرے ہاتھوں فروخت کر دو۔ وہ عرض کی کہ یا رسول اللہ! یہ آپ ہی کا ہے۔ فرمایا

2114- راجع الحدیث: 2079

2115- انظر الحدیث: 2610، 2611

اللّٰهِ قَالَ: بِعْنِيهِ فَبَاعَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، تَصْنَعُ بِهِ مَا شِئْتَ

کہ میرے ہاتھوں فروخت کر دو۔ پس رسول اللہ ﷺ نے وہ خرید فرمالیا۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے عبداللہ بن عمر! یہ تمہارا ہے تم اِس کے ساتھ جو چاہو کرو۔

2116 - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ: وَقَالَ اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بِعْتُ مِنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ مَالًا بِالْوَادِي بِمَالٍ لَهُ بِخَيْبَرَ، فَلَمَّا تَبَايَعْنَا رَجَعْتُ عَلَى عَقِبِي حَتَّى خَرَجْتُ مِنْ بَيْتِهِ خَشْيَةَ أَنْ يُرَادَّنِي الْبَيْعَ وَكَانَتِ السُّنَّةُ أَنَّ الْمُتَبَايِعَيْنِ بِالْخِيَارِ حَتَّى يَتَفَرَّقَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: فَلَمَّا وَجَبَ بَيْعِي وَبَيْعُهُ رَأَيْتُ أَنِّي قَدْ غَبَنْتُهُ بِأَنِّي سُقْتُهُ إِلَى أَرْضِ ثَمُودَ بِثَلَاثِ لَيَالٍ، وَسَاقَنِي إِلَى الْمَدِينَةِ بِثَلَاثِ لَيَالٍ

امام ابوعبداللہ بخاری، لیث، عبدالرحمٰن بن خالد، ابنِ شہاب، سالم بن عبداللہ، عبداللہ بن عمر سے مروی ہے کہ میں نے امیر المؤمنین حضرت عثمان کے ہاتھوں وادی والی زمین اُن کی خیبر والی زمین کے بدلے فروخت کردی۔ جب ہم سودا کر چکے تو میں الٹے پاؤں لوٹا اور اُن کے گھر سے نکل آیا کہ کہیں وہ بیع واپس نہ کردیں، حالانکہ سنت یہی تھی جدا ہونے تک دونوں کو اختیار ہے۔ جب میری اور اُس کی بیع واجب ہوگئی تو میں نے دیکھا کہ وہ نقصان میں ہیں کہ انہیں قوم ثمود والی زمین کی جانب تین روز کے سفر جتنا پیچھے دھکیل دیا اور میں مدینہ منورہ سے تین میل کے سفر جتنا قریب ہوگیا۔

48- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْخِدَاعِ فِي الْبَيْعِ

تجارت میں دھوکا دینا مکروہ ہے

2117 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلًا ذَكَرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ يُخْدَعُ فِي الْبُيُوعِ، فَقَالَ: إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ

حضرت عبداللہ ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے بیان کیا کہ تجارت میں اُسے دھوکا دیا جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ سودا کرتے وقت کہہ دیا کرو کہ دھوکا نہ دینا۔

49- بَابُ مَا ذُكِرَ فِي الْأَسْوَاقِ

بازاروں کا ذکر

وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ، لَمَّا قَدِمْنَا

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے کہا جبکہ ہم مدینہ

2116- انظر الحديث: 2107

2117- انظر الحديث: 6964,2414,2407' سنن ابوداؤد: 3500' سنن نسائی: 4496

الْمَدِينَةَ قُلْتُ: هَلْ مِنْ سُوقٍ فِيهِ تِجَارَةٌ قَالَ: سُوقُ قَيْنُقَاعَ وَقَالَ أَنَسٌ: قَالَ: عَبْدُ الرَّحْمَنِ دُلُّونِي عَلَى السُّوقِ وَقَالَ عُمَرُ: أَلْهَانِي الصَّفْقُ بِالأَسْوَاقِ.

منورہ پہنچے تو میں نے کہا کہ کوئی بازار ہے جس میں تجارت ہوتی ہو؟ جواب دیا کہ قینقاع بازار۔ حضرت انس سے مروی ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے کہا: مجھے بازار بتاؤ۔ حضرت عمر نے کہا کہ مجھے بازاروں کے کاروبار نے مشغول رکھا۔

2118 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، قَالَ: حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَغْزُو جَيْشٌ الكَعْبَةَ، فَإِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الأَرْضِ، يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَيْفَ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ، وَفِيهِمْ أَسْوَاقُهُمْ، وَمَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ؟ قَالَ: يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ، ثُمَّ يُبْعَثُونَ عَلَى نِيَّاتِهِمْ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک لشکر کعبہ پر چڑھائی کرے گا۔ جب وہ بیداء کی زمین میں ہوں گے اور ان کے اگلے اور پچھلے سب زمین میں دھنسا دیے جائیں گے۔ میں نے عرض کی کہ یارسول اللہ! ان کے اگلے اور پچھلے کس طرح دھنسائے جائیں گے جبکہ ان میں اُن کے بازار بھی ہوں گے اور جو ان میں سے نہیں ہوں گے فرمایا کہ سب اگلے اور پچھلے زمین میں دھنسائے جائیں گے اور پھر اپنی نیتوں پر اُٹھائے جائیں گے۔

2119 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " صَلاَةُ أَحَدِكُمْ فِي جَمَاعَةٍ، تَزِيدُ عَلَى صَلاَتِهِ فِي سُوقِهِ وَبَيْتِهِ بِضْعًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً، وَذَلِكَ بِأَنَّهُ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الوُضُوءَ، ثُمَّ أَتَى المَسْجِدَ لاَ يُرِيدُ إِلَّا الصَّلاَةَ، لاَ يَنْهَزُهُ إِلَّا الصَّلاَةُ، لَمْ يَخْطُ خَطْوَةً إِلَّا رُفِعَ بِهَا دَرَجَةً، أَوْ حُطَّتْ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ، وَالمَلاَئِكَةُ تُصَلِّي عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ، اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ مَا لَمْ يُحْدِثْ فِيهِ، مَا لَمْ يُؤْذِ فِيهِ، وَقَالَ: أَحَدُكُمْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری باجماعت نماز بازار یا گھر کی نماز سے بیس اور چند گنا درجے رکھتی ہے اور یہ اس لیے ہے کہ جب وہ وضو کرتا ہے تو اچھی طرح وضو کرے، پھر مسجد کو آئے اور نماز کے سوا کوئی اور قصد نہ ہو اور نماز نے ہی اُسے آمادہ کیا ہو تو ہر قدم پر اس کا ایک درجہ بلند کر دیا جاتا ہے یا اُس کے بدلے اُس کا گناہ مٹا دیا جاتا ہے اور فرشتہ تمہارے اُس آدمی کے لیے خاص رحمت کی دعا کرتا ہے جب تک وہ اپنے نماز پڑھنے کی جگہ رہتا ہے یعنی اے اللہ! اس پر خاص رحمت فرما، اے اللہ! اس پر رحم فرما۔ جب تک اس کا وضو ٹوٹے اور جب

2119- راجع الحدیث:176

فِي صَلَاةٍ مَا كَانَتِ الصَّلَاةُ تَحْبِسُهُ"

تک اُس کے ذریعے تکلیف نہ دے اور فرمایا کہ تم اُس وقت تک نماز میں ہو جب تک نماز تمہیں روکے رکھے۔

2120 - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّوقِ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا أَبَا القَاسِمِ، فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنَّمَا دَعَوْتُ هَذَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَمُّوا بِاسْمِي وَلاَ تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ بازار میں تھے تو ایک شخص نے کہا اے ابوالقاسم نبی کریم نے اُس کی جانب توجہ فرمائی تو اس نے کہا: میں نے تو اسے بلایا تھا چنانچہ نبی کریم نے فرمایا کہ میرے نام پر نام رکھ لو لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھو۔

2121 - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: دَعَا رَجُلٌ بِالْبَقِيعِ يَا أَبَا القَاسِمِ، فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: لَمْ أَعْنِكَ قَالَ: سَمُّوا بِاسْمِي، وَلاَ تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ بقیع میں ایک آدمی نے پکارا: اے ابو القاسم! نبی کریم ﷺ نے توجہ فرمائی تو کہا: میں نے آپ کو نہیں کہا۔ فرمایا کہ میرے نام پر نام رکھ لو لیکن میری کنیت نہ رکھا کرو۔

2122 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ الدَّوْسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَائِفَةِ النَّهَارِ، لاَ يُكَلِّمُنِي وَلاَ أُكَلِّمُهُ، حَتَّى أَتَى سُوقَ بَنِي قَيْنُقَاعَ، فَجَلَسَ بِفِنَاءِ بَيْتِ فَاطِمَةَ، فَقَالَ: أَثَمَّ لُكَعُ، أَثَمَّ لُكَعُ فَحَبَسَتْهُ شَيْئًا، فَظَنَنْتُ أَنَّهَا تُلْبِسُهُ سِخَابًا، أَوْ تُغَسِّلُهُ، فَجَاءَ يَشْتَدُّ حَتَّى عَانَقَهُ، وَقَبَّلَهُ وَقَالَ: اللَّهُمَّ أَحْبِبْهُ وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ، قَالَ سُفْيَانُ: قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ: أَخْبَرَنِي أَنَّهُ رَأَى نَافِعَ بْنَ

حضرت ابوہریرہ دوسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ دن کے کسی وقت نبی کریم ﷺ باہر تشریف لائے نہ آپ نے مجھ سے کوئی بات کی اور نہ میں نے آپ سے بات کی، حتیٰ کہ آپ قینقاع بازار تشریف لے گئے اور حضرت فاطمہ کے گھر کے صحن میں بیٹھ گئے اور فرمایا: کیا لڑکا ہے؟ کیا لڑکا ہے؟ میں سمجھا کہ وہ اُسے ہار پہنا رہی ہیں یا اسے نہلا رہی ہیں۔ وہ دوڑتا ہوا آیا تو آپ نے اسے سینے سے لگا لیا اور بوسہ دیا اور فرمایا: اے اللہ! اس سے محبت فرما اور اُس سے محبت فرما جو اس سے محبت کرے۔ سفیان کو عبید اللہ نے بتایا کہ انہوں نے نافع

2120- انظر الحدیث: 3537,2121

2121- راجع الحدیث: 2120

2122- انظر الحدیث: 5884، صحیح مسلم: 6206، سنن ابن ماجہ: 142

جُمَلٍ، أَوْ تَرَى رَكْعَةٍ"

بن جبیر ایک رکعت وتر پڑھتے دیکھا۔

2123- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ: أَنَّهُمْ كَانُوا يَشْتَرُونَ الطَّعَامَ مِنَ الرُّكْبَانِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَبْعَثُ عَلَيْهِمْ مَنْ يَمْنَعُهُمْ أَنْ يَبِيعُوهُ حَيْثُ اشْتَرَوْهُ حَتَّى يَنْقُلُوهُ حَيْثُ يُبَاعُ الطَّعَامُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ لوگ نبی کریم ﷺ کے زمانہ مبارک میں سواروں سے غلہ خرید لیا کرتے۔ آپ اُن کے پاس آدمی بھیج کر بیچنے سے منع فرما دیتے جب تک غلہ اُس جگہ منتقل نہ ہو جائے جہاں فروخت ہوتا ہے (منڈی میں)۔

2124- قَالَ: وَحَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْ يُبَاعَ الطَّعَامُ إِذَا اشْتَرَاهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ"

راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے غلّے فروخت سے منع فرمایا ہے جب تک اس پر قبضہ نہ کر لیا جائے۔

50- بَابُ كَرَاهِيَةِ السَّخَبِ فِي السُّوقِ

بازاروں میں شور کرنے کی کراہت

2125- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ، حَدَّثَنَا هِلاَلٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: لَقِيتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ العَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قُلْتُ: أَخْبِرْنِي عَنْ صِفَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّوْرَاةِ؟ قَالَ: " أَجَلْ، وَاللَّهِ إِنَّهُ لَمَوْصُوفٌ فِي التَّوْرَاةِ بِبَعْضِ صِفَتِهِ فِي القُرْآنِ: (يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا) (الاحزاب: 45)، وَحِرْزًا لِلْأُمِّيِّينَ، أَنْتَ عَبْدِي وَرَسُولِي، سَمَّيْتُكَ المُتَوَكِّلَ لَيْسَ بِفَظٍّ وَلاَ غَلِيظٍ، وَلاَ سَخَّابٍ فِي الأَسْوَاقِ، وَلاَ يَدْفَعُ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ، وَلَكِنْ يَعْفُو وَيَغْفِرُ، وَلَنْ يَقْبِضَهُ اللَّهُ حَتَّى يُقِيمَ بِهِ المِلَّةَ العَوْجَاءَ، بِأَنْ يَقُولُوا: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَيَفْتَحُ بِهَا أَعْيُنًا عُمْيًا، وَآذَانًا صُمًّا، وَقُلُوبًا غُلْفًا ".

عطاء بن یسار سے مروی ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا اور عرض کی کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کی وہ تعریف بتایئے جو توریت میں ہو۔ فرمایا کہ خدا کی قسم، توریت میں بھی آپ کی بعض وہ صفات بیان ہوئی ہیں جو قرآن مجید میں ہیں یعنی اے نبی! (غیب کی خبریں بتانے والے) بے شک ہم نے تمہیں بھیجا ہے گواہ بنا کر اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اور اَن پڑھوں کی جائے پناہ، تم میرے بندے اور میرے رسول ہو۔ میں نے تمہارا نام متوکل رکھا ہے کہ ترش رُو، سنگ دل اور بازاروں میں شور مچانے والے نہیں ہو اور بُرائی کا بدلہ بُرائی سے نہیں دیتے ہو بلکہ معاف اور درگذر کرتے ہو۔ اللہ تعالیٰ اُسے اپنے پاس نہیں بلائے گا حتیٰ کہ اس کے ذریعے ٹیڑھی ملت کو سیدھے کر دے اور یہ

2123- انظر الحدیث: 6852,2167,2166,2137,2131

2124- انظر الحدیث: 2136,2133,2126، راجع الحدیث: 2123

2125- انظر الحدیث: 4838

تَابَعَهُ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ هِلَالٍ، وَقَالَ سَعِيدٌ: عَنْ هِلَالٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ سَلَامٍ غُلْفٌ: كُلُّ شَيْءٍ فِي غِلَافٍ، سَيْفٌ أَغْلَفُ، وَقَوْسٌ غَلْفَاءُ، وَرَجُلٌ أَغْلَفُ: إِذَا لَمْ يَكُنْ مَخْتُونًا

کہنے لگیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس کے ذریعے اندھی آنکھوں، بہرے کانوں اور قفل لگے ہوئے دلوں کو کھول دے گا متابعت کی اِس کی عبدالعزیز بن ابوسلمہ نے ہلال سے نیز سعید، ہلال، عطاء، ابن سلام نے کہا کہ غلف ہر وہ چیز ہے جو غلاف میں ہو جیسے تلوار اور کمان۔ رَجُلٌ اَغْلَفُ جبکہ اس کا ختنہ نہ ہو۔

51- بَابُ الْكَيْلِ عَلَى الْبَائِعِ وَالْمُعْطِي

ناپ تول کی اُجرت بائع اور دینے والے پر ہے

لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَإِذَا كَالُوهُمْ أَوْ وَزَنُوهُمْ يُخْسِرُونَ) (المطففين: 3) " يَعْنِي: كَالُوا لَهُمْ وَوَزَنُوا لَهُمْ "، كَقَوْلِهِ: (يَسْمَعُونَكُمْ) (الشعراء: 72): يَسْمَعُونَ لَكُمْ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اكْتَالُوا حَتَّى تَسْتَوْفُوا وَيُذْكَرُ عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ: إِذَا بِعْتَ فَكِلْ، وَإِذَا ابْتَعْتَ فَاكْتَلْ

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جب ناپ کر یا تول کر دیں تو کم دیتے ہیں یعنی لوگوں کو ناپ یا تول کر دینا جیسے یَسْمَعُوْنَکُمْ سے مراد یَسْمَعُوْنَکُمْ ہے اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ناپ پوری کرو اور حضرت عثمان سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب تم فروخت کرو تو ناپ کر دو اور جب خریدو تو ناپ لیا کرو۔

2126 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا، فَلَا يَبِعْهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے غلّہ خریدا تو اس وقت تک بیچے نہ کرے جب تک اُس پر قبضہ نہ کرلے۔

2127 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: تُوُفِّيَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ، فَاسْتَعَنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى غُرَمَائِهِ أَنْ يَضَعُوا مِنْ دَيْنِهِ، فَطَلَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فَلَمْ يَفْعَلُوا، فَقَالَ لِي

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرام نے وفات پائی اور ان کے اوپر قرض تھا۔ میں نے قرض خواہوں کے مقابلے پر نبی کریم ﷺ سے مدد چاہی کہ وہ اپنے قرض میں سے کچھ کم کر دیں۔ نبی کریم ﷺ نے انہیں بلایا لیکن انہوں نے ایسا نہ کیا تو نبی کریم نے مجھ سے فرمایا: جاؤ اور

2126- راجع الحدیث: 2124' صحیح مسلم: 3819' سنن ابو داؤد: 3492' سنن نسائی: 4609' سنن ابن ماجہ: 2226

2127- انظر الحدیث: 2395,2396,2405,2601,2709,2781,3580,4053,6250' سنن نسائی: 3638,3639,3640

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اذْهَبْ فَصَنِّفْ تَمْرَكَ أَصْنَافًا، العَجْوَةَ عَلَى حِدَةٍ، وَعَذْقَ زَيْدٍ عَلَى حِدَةٍ، ثُمَّ أَرْسِلْ إِلَيَّ، فَفَعَلْتُ، ثُمَّ أَرْسَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَ فَجَلَسَ عَلَى أَعْلاَهُ، أَوْ فِي وَسَطِهِ، ثُمَّ قَالَ: كِلْ لِلْقَوْمِ، فَكِلْتُهُمْ حَتَّى أَوْفَيْتُهُمُ الَّذِي لَهُمْ وَبَقِيَ تَمْرِي كَأَنَّهُ لَمْ يَنْقُصْ مِنْهُ شَيْءٌ وَقَالَ فِرَاسٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ، حَدَّثَنِي جَابِرٌ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَمَا زَالَ يَكِيلُ لَهُمْ حَتَّى أَدَّاهُ. وَقَالَ هِشَامٌ: عَنْ وَهْبٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: جُذَّ لَهُ فَأَوْفِ لَهُ

ہر قسم کی کھجوریں علیحدہ رکھنا یعنی عجوہ الگ اور عذق الگ۔ پھر میرے لیے پیغام بھیج دیا۔ آپ ان کے اوپر یا درمیان میں تشریف فرما ہو گئے، پھر فرمایا کہ لوگوں کو ناپ دو۔ میں نے انہیں ناپ دیا، حتیٰ کہ سب کا قرض ادا کر دیا اور میری تمام کھجوریں بچ رہیں گویا ایک بھی کم نہ ہوئی۔ فراس، شعبی، حضرت جابر نے نبی کریم ﷺ سے مروی کی کہ وہ ناپتے رہے حتیٰ کہ سب کی ادائیگی کر دی، شام، وہب، حضرت جابر سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اُن کے لیے کھجوریں کاٹ کر انہیں ادا کر دو۔

52-بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الكَيْلِ

تول کر لینا مستحب ہے

2128- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا الوَلِيدُ، عَنْ ثَوْرٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنِ المِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: كِيلُوا طَعَامَكُمْ يُبَارَكْ لَكُمْ

ابراہیم بن موسیٰ، ولید، ثور، خالد بن معدان، حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اپنے اناج کو تول لیا کرو تمہیں برکت دی جائے گی۔

53-بَابُ بَرَكَةِ صَاعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُدِّهِ

نبی کریم ﷺ کے صاع اور مُدّ کی برکت

فِيهِ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس سلسلے میں حضرت عائشہ نے نبی کریم ﷺ سے مروی کی ہے۔

2129- حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ الأَنْصَارِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَدَعَا لَهَا، وَحَرَّمْتُ المَدِينَةَ كَمَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ،

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بے شک حضرت ابراہیم نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا اور اُس کے لیے دعا کی اور میں مدینہ منورہ کو حرم بناتا ہوں جیسے حضرت ابراہیم نے مکہ معظمہ کو حرم بنایا اور اس کے لیے دعا کی ہے اس کے مُد

2129- صحیح مسلم:3300

وَدَعَوْتُ لَهَا فِي مُدِّهَا وَصَاعِهَا مِثْلَ مَا دَعَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِمَكَّةَ

اور صاع میں جیسے ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کے لیے دعا کی۔

2130 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مِكْيَالِهِمْ، وَبَارِكْ لَهُمْ فِي صَاعِهِمْ، وَمُدِّهِمْ يَعْنِي أَهْلَ الْمَدِينَةِ

اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کہا: اے اللہ! انہیں ان کے پیمانوں میں برکت دے اور انہیں ان کے صاع اور مد میں برکت دے یعنی اہلِ مدینہ منورہ کو۔

54-بَابُ مَا يُذْكَرُ فِي بَيْعِ الطَّعَامِ وَالْحُكْرَةِ

غلّے کی تجارت اور ذخیرہ اندوزی کا بیان

2131 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ الطَّعَامَ مُجَازَفَةً، يُضْرَبُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنْ يَبِيعُوهُ حَتَّى يُؤْوُوهُ إِلَى رِحَالِهِمْ

اسحاق بن ابراہیم، ولید بن مسلم، اوزاعی، زہری، سالم سے مروی ہے کہ اُن کے والد ماجد نے فرمایا: میں نے لوگوں کو دیکھا کہ غلّے کو اندازے سے خرید لیا کرتے اور رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں انہیں مارا جاتا تھا تاکہ اس کے ٹھکانوں پر لے جا کر اُسے فروخت کیا کریں۔

2132 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَهَى أَنْ يَبِيعَ الرَّجُلُ طَعَامًا حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: كَيْفَ ذَاكَ؟ قَالَ: ذَاكَ دَرَاهِمُ بِدَرَاهِمَ وَالطَّعَامُ مُرْجَأٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ "(مُرْجَئُونَ): مُؤَخَّرُونَ"

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص غلّے کو قبضہ کرنے سے پہلے فروخت کرے۔ میں نے حضرت ابن عباس سے گزارش کی کہ یہ کیوں؟ فرمایا کہ یہ تو درہموں کے بدلے درہموں کی بیع ہے اور غلّہ تو پھر دیا جاتا ہے۔

2133 - حَدَّثَنِي أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ،

عبداللہ بن دینار نے حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ

2130- انظر الحدیث: 7331,6714، صحیح مسلم: 3312

2131- راجع الحدیث: 2123

2132- صحیح مسلم: 3817، سنن ابو داؤد: 3496، سنن نسائی: 4614,4613,4611

2133- راجع الحدیث: 2124

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلاَ يَبِعْهُ حَتَّى يَقْبِضَهُ

عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو غلّہ بیچے تو اس وقت تک فروخت نہ کرے جب تک اس پر قبضہ نہ کر لے۔

2134 - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، كَانَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، يُحَدِّثُهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ - أَنَّهُ قَالَ: مَنْ عِنْدَهُ صَرْفٌ؟ فَقَالَ طَلْحَةُ: أَنَا حَتَّى يَجِيءَ خَازِنُنَا مِنَ الغَابَةِ، قَالَ سُفْيَانُ: هُوَ الَّذِي حَفِظْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ لَيْسَ فِيهِ زِيَادَةٌ، فَقَالَ: أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَوْسِ بْنِ الحَدَثَانِ - سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُخْبِرُ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ

زہری سے مروی ہے کہ حضرت مالک بن اوس نے فرمایا: ریزگاری اس کے پاس ہے؟ حضرت طلحہ نے کہا کہ میں دے سکتا ہوں، جبکہ ہمارا خزانچی غابہ سے آ جائے۔ سفیان نے کہا کہ مجھے زہری سے اسی طرح یاد ہے اور اس میں اضافہ نہیں ہے نیز فرمایا کہ خبر دی مجھ کو حضرت مالک بن اُوس نے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سونا، سونے کے بدلے سود ہے مگر جبکہ نقد ہو۔ گندم، گندم کے بدلے سود ہے مگر جبکہ نقد ہو۔ کھجوریں، کھجوروں کے بدلے سود ہیں مگر جبکہ نقد ہوں۔ جَو، جَو کے بدلے سود ہیں مگر جبکہ نقد ہوں۔

55- بَابُ بَيْعِ الطَّعَامِ قَبْلَ أَنْ يُقْبَضَ، وَبَيْعِ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ

قبضہ کرنے سے پہلے غلّے کی فروخت

اور وہ چیز بیچنا جو اپنے پاس نہ ہو

2135 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: الَّذِي حَفِظْنَاهُ مِنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، سَمِعَ طَاوُسًا، يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: أَمَّا الَّذِي نَهَى عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ الطَّعَامُ أَنْ يُبَاعَ حَتَّى يُقْبَضَ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَلاَ أَحْسِبُ كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا مِثْلَهُ

علی بن عبداللہ، سفیان، عمرو بن دینار، طاؤس سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس سے نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا وہ غلّہ ہے جو قبضہ کرنے سے پہلے فروخت کیا جائے۔ حضرت ابنِ عباس نے فرمایا کہ میرے خیال میں ہر ایک چیز کا یہی حکم ہے۔

2136 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی

-2134 انظر الحدیث: 2174,2170' صحیح مسلم: 4035' سنن نسائی: 1243' سنن ابن ماجہ: 2260,2253

-2135 راجع الحدیث: 2132' صحیح مسلم: 3816,3815' سنن ابو داؤد: 3497' سنن ترمذی: 1291' سنن نسائی: 4612' سنن ابن ماجہ: 2227

-2136 راجع الحدیث: 2126

مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلاَ يَبِعْهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ . زَادَ إِسْمَاعِيلُ: مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلاَ يَبِعْهُ حَتَّى يَقْبِضَهُ

ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے غلہ خریدا تو اس وقت تک فروخت نہ کرے جب تک قبضہ نہ کرلے۔ اسماعیل کی مروی میں حَتّٰی یَقْبِضَهُ ہے۔

56- بَابُ مَنْ رَأَى: إِذَا اشْتَرَى طَعَامًا جِزَافًا، أَنْ لاَ يَبِيعَهُ حَتَّى يُؤْوِيَهُ إِلَى رَحْلِهِ، وَالأَدَبِ فِي ذَلِكَ

جو دیکھے کہ غلہ اندازاً بیچا جارہا ہے اور اُسے فروخت نہ کرے جب تک اپنے ٹھکانے پر نہ آئے اور اِس کا ادب

2137- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ النَّاسَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَبْتَاعُونَ جِزَافًا يَعْنِي الطَّعَامَ، يُضْرَبُونَ أَنْ يَبِيعُوهُ فِي مَكَانِهِمْ، حَتَّى يُؤْوُوهُ إِلَى رِحَالِهِمْ"

سالم بن عبداللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نے لوگوں کو دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں غلہ بیچنے پر انہیں مارا جاتا کیونکہ وہ اسے ٹھکانوں پر پہنچانے سے پہلے راستوں میں فروخت کردیا کرتے تھے۔

57- بَابُ إِذَا اشْتَرَى مَتَاعًا أَوْ دَابَّةً، فَوَضَعَهُ عِنْدَ البَائِعِ أَوْ مَاتَ قَبْلَ أَنْ يُقْبَضَ

جب کوئی چیز یا مویشی خریدا اور بائع کے پاس رکھا یا قبضہ کرنے سے پہلے مرگیا

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: مَا أَدْرَكَتِ الصَّفْقَةُ حَيًّا مَجْمُوعًا فَهُوَ مِنَ المُبْتَاعِ

حضرت ابنِ عمر نے فرمایا کہ جو بیچی ہوئی چیز کو زندہ اور صحیح سالم پائے تو وہ بیچنے والے کی ہے۔

2138- حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي المَغْرَاءِ، أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَقَلَّ يَوْمٌ كَانَ يَأْتِي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِلَّا يَأْتِي فِيهِ بَيْتَ أَبِي بَكْرٍ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ایسے دن کم ہی ہونگے کہ نبی کریم ﷺ صبح یا شام کو حضرت ابوبکر کے گھر تشریف نہ لائے ہوں۔ جب آپ کو مدینہ منورہ کی طرف نکلنے کی اجازت دی گئی تو

2137- راجع الحدیث:2123، صحیح مسلم:3825

2138- راجع الحدیث:476

اَحَدَ طَرَفَیِ النَّهَارِ، فَلَمَّا اُذِنَ لَهُ فِی الْخُرُوجِ اِلَی الْمَدِینَةِ، لَمْ یَرُعْنَا اِلَّا وَقَدْ اَتَانَا ظُهْرًا، فَخُبِّرَ بِهِ اَبُو بَكْرٍ، فَقَالَ: مَا جَاءَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی هٰذِهِ السَّاعَةِ اِلَّا لِاَمْرٍ حَدَثَ. فَلَمَّا دَخَلَ عَلَیْهِ قَالَ لِاَبِی بَكْرٍ: اَخْرِجْ مَنْ عِنْدَكَ. قَالَ: یَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّمَا هُمَا ابْنَتَایَ، یَعْنِی عَائِشَةَ وَاَسْمَاءَ. قَالَ: اَشَعَرْتَ اَنَّهُ قَدْ اُذِنَ لِی فِی الْخُرُوجِ. قَالَ: الصُّحْبَةَ یَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: الصُّحْبَةَ. قَالَ: یَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنَّ عِنْدِی نَاقَتَیْنِ اَعْدَدْتُهُمَا لِلْخُرُوجِ فَخُذْ اِحْدَاهُمَا. قَالَ: قَدْ اَخَذْتُهَا بِالثَّمَنِ

ہمیں اندیشہ ہوا کیونکہ آپ کبھی ظہر کے وقت تشریف لائے تھے۔ پس حضرت ابوبکر کو بتایا گیا۔ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کا اس وقت تشریف لانا کسی خاص سبب سے ہے۔ جب آپ اندر تشریف لائے تو حضرت ابوبکر سے فرمایا: دوسروں کو اپنے پاس سے بھیج دو۔ عرض گذار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہ دونوں تو میری بیٹیاں عائشہ اور اسماء ہیں۔ فرمایا کیا تمہیں اطلاع ہوگئی ہے کہ مجھے ہجرت کرنے کی اجازت مل گئی ہے۔ عرض کی: یا رسول اللہ! میں ساتھ ہوں۔ فرمایا: تم ساتھ ہو۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں نے ہجرت کے لیے دو اونٹنیاں تیار کر رکھی ہیں۔ اُن میں سے ایک آپ لیں۔ فرمایا کہ میں نے اُسے قیمتاً لے لیا۔

58- بَابُ لَا یَبِیعُ عَلَی بَیْعِ اَخِیهِ، وَلَا یَسُومُ عَلَی سَوْمِ اَخِیهِ، حَتّٰی یَاْذَنَ لَهُ اَوْ یَتْرُكَ

اپنے مسلمان بھائی کی بیع پر بیع اور اپنے بھائی کے مول پر مول نہ کرے مگر جب کہ اجازت دے یا چھوڑ دے

2139 - حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیلُ، قَالَ: حَدَّثَنِی مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا یَبِیعُ بَعْضُكُمْ عَلَی بَیْعِ اَخِیهِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی بھی اپنے مسلمان بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے۔

2140 - حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا سُفْیَانُ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِیُّ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ الْمُسَیِّبِ،

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

2139- انظر الحدیث: 5142,2165' صحیح مسلم: 3440' سنن ابوداؤد: 3436' سنن ترمذی: 1292' سنن نسائی: 4515,3238' سنن ابن ماجہ: 2171

2140- انظر الحدیث: 6601,5152,5144,2727,2162,2151,2148' صحیح مسلم: 3803,3444' سنن ابوداؤد: 3438,2080' سنن ترمذی: 1304,1222,1190,1134' سنن ابن ماجہ: 2175,2174,2172,1867

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ، وَلاَ تَنَاجَشُوا، وَلاَ يَبِيعُ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ، وَلاَ يَخْطُبُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ، وَلاَ تَسْأَلُ المَرْأَةُ طَلاَقَ أُخْتِهَا لِتَكْفَأَ مَا فِي إِنَائِهَا

ہے کہ شہری کی دیہاتی کے لیے بیع نہ کرے اور ملی بھگت سے بولی نہ دو اور کوئی اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے اور نہ اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر اپنا پیغام دے اور کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے کہ جو اُس کے برتن میں ہے اُسے بھی خود ہڑپ کرلے۔

59- بَابُ بَيْعِ المُزَايَدَةِ

نیلام کے ذریعے بیچنا

وَقَالَ عَطَاءٌ: أَدْرَكْتُ النَّاسَ لاَ يَرَوْنَ بَأْسًا بِبَيْعِ المَغَانِمِ فِيمَنْ يَزِيدُ

عطاء کا بیان ہے کہ میں نے لوگوں کو پایا کہ وہ مالِ غنیمت کی چیزوں کو نیلام کرنے میں کوئی حرج نہیں جانتے تھے۔

2141- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا الحُسَيْنُ المُكْتِبُ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ غُلاَمًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ، فَاحْتَاجَ، فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بِكَذَا وَكَذَا فَدَفَعَهُ إِلَيْهِ

عطاء بن ابو رباح نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ ایک شخص نے اپنے غلام کو آزاد کیا مدبر کر کے اور وہ محتاج ہوگیا۔ پس نبی کریم ﷺ نے اسے لے کر فرمایا: اسے مجھ سے کون خریدتا ہے؟ پس حضرت نعیم بن عبداللہ نے وہ اتنے میں خرید لیا اور آپ نے وہ قیمت اُسے (مالک کو) دے دی۔

60- بَابُ النَّجْشِ، وَمَنْ قَالَ: لاَ يَجُوزُ ذَلِكَ البَيْعُ

بولی دینا اور جس کے نزدیک یہ بیع جائز نہیں ہے

وَقَالَ ابْنُ أَبِي أَوْفَى: النَّاجِشُ: آكِلُ رِبًا خَائِنٌ وَهُوَ خِدَاعٌ بَاطِلٌ لاَ يَحِلُّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الخَدِيعَةُ فِي النَّارِ، مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ

ابن ابو اوفیٰ نے فرمایا کہ بولی دینے والا سود خور، خائن، دھوکے باز، اور باطل ہے جو حلال نہیں ہوتا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ دھوکا دینے والا جہنم میں ہے اور جو کوئی ایسا کام کرے جس کے بارے میں ہمارا حکم نہ ہو تو وہ مردود ہے۔

2142- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا

نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عمر رضی

2141- انظر الحدیث: 2230، 2403، 2415، 2534، 6716، 6947، 7186، صحیح مسلم: 4317

2142- انظر الحدیث: 6963، صحیح مسلم: 3797، سنن ابو داؤد: 4517، سنن ابن ماجه: 2173

مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّجْشِ

اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے بولی دینے سے ممانعت فرمائی ہے۔

61- بَابُ بَيْعِ الْغَرَرِ وَحَبَلِ الْحَبَلَةِ

بیع غرر اور بیع حبل الحبلہ

2143- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَهَى عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ، وَكَانَ بَيْعًا يَتَبَايَعُهُ أَهْلُ الجَاهِلِيَّةِ، كَانَ الرَّجُلُ يَبْتَاعُ الجَزُورَ إِلَى أَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ، ثُمَّ تُنْتَجُ الَّتِي فِي بَطْنِهَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حبل الحبلہ بیع سے ممانعت فرمائی ہے کہ زمانہ جاہلیت میں آدمی کوئی اونٹنی خریدتا کہ بچہ پیدا ہونے پر اس کی قیمت ادا کرے گا اور پھر جو اُس کے پیٹ میں ہے وہ بچہ جنے۔

62- بَابُ بَيْعِ الْمُلَامَسَةِ

بیع ملامسہ

وَقَالَ أَنَسٌ: نَهَى عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اِس سے ممانعت فرمائی ہے۔

2144- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ، أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ المُنَابَذَةِ، وَهِيَ طَرْحُ الرَّجُلِ ثَوْبَهُ بِالْبَيْعِ إِلَى الرَّجُلِ قَبْلَ أَنْ يُقَلِّبَهُ، أَوْ يَنْظُرَ إِلَيْهِ وَنَهَى عَنِ المُلَامَسَةِ، وَالمُلَامَسَةُ: لَمْسُ الثَّوْبِ لَا يُنْظَرُ إِلَيْهِ

عامر بن سعد نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منابذہ سے ممانعت فرمائی ہے اور وہ ایک آدمی کا دوسرے کی طرف پھینکنا ہے اُسے الٹ پلٹ اور اُس کی طرف دیکھے بغیر اور ملامسہ سے منع فرمایا ہے اور ملامسہ یہ ہے کہ بغیر اُس کی جانب دیکھے کپڑے کو ہاتھ لگایا جاتا ہے۔

2145- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: " نُهِيَ عَنْ لِبْسَتَيْنِ: أَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ

محمد بن سیرین سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: دو لباسوں سے منع فرمایا گیا ہے یعنی آدمی ایک کپڑے میں لپٹے اور پھر اُسے اپنے

2143- اطراف الحدیث: 3843,2256' سنن ابو داؤد: 3380' سنن نسائی: 4639

2144- راجع الحدیث: 368,367' صحیح مسلم: 3786,3785' سنن ابو داؤد: 3379' سنن نسائی: 4526,4523,4522

فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ، ثُمَّ يَرْفَعَهُ عَلَى مَنْكِبِهِ، وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ: اللِّمَاسِ وَالنِّبَاذِ"

کندھے پر ڈال لے اور دو قسم کی بیع یعنی ملامسہ و منابذہ سے۔

63- بَابُ بَيْعِ الْمُنَابَذَةِ

بیع منابذہ

وَقَالَ أَنَسٌ: نَهَى عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس سے ممانعت فرمائی ہے۔

2146 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، وَعَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَهَى عَنِ المُلاَمَسَةِ وَالمُنَابَذَةِ

اسمٰعیل، مالک، محمد بن یحییٰ بن حبان، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ملامسہ اور منابذہ (دونوں قسم کی بیع) سے ممانعت فرمائی ہے۔

2147 - حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: "نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لِبْسَتَيْنِ، وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ: المُلاَمَسَةِ وَالمُنَابَذَةِ"

عطاء بن یزید سے مروی ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے دو لباسوں اور دو قسم کی بیع یعنی ملامسہ و منابذہ سے ممانعت فرمائی ہے۔

64- بَابُ النَّهْيِ لِلْبَائِعِ أَنْ لاَ يُحَفِّلَ الإِبِلَ، وَالبَقَرَ وَالغَنَمَ وَكُلَّ مُحَفَّلَةٍ

بائع کو اونٹنی گائے اور بکری کا دودھ روکنے سے منع کیا گیا ہے ہر محفلۃ

وَالمُصَرَّاةُ: الَّتِي صُرِّيَ لَبَنُهَا وَحُقِنَ فِيهِ وَجُمِعَ، فَلَمْ يُحْلَبْ أَيَّامًا، وَأَصْلُ التَّصْرِيَةِ حَبْسُ المَاءِ، يُقَالُ مِنْهُ صَرَّيْتُ المَاءَ إِذَا حَبَسْتَهُ

اور اَلْمُصَرَّاۃُ وہ جانور ہے جس کا دودھ تھنوں میں جمع کیا جائے اور کئی دن دوہا نہ جائے۔ اَلتَّصْرِيَةُ اس کی اصل ہے یعنی پانی کو روکنا جیسے صَرَّيْتُ الْمَاءَ کہا جاتا ہے۔

2148 - حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے

2146- راجع الحدیث: 368 صحیح مسلم: 3780 سنن نسائی: 4521

2147- راجع الحدیث: 367 سنن ابوداؤد: 3377 سنن نسائی: 5356,4527,4524 سنن ابن ماجہ: 2559,2170

2148- انظر الحدیث: 2140 صحیح مسلم: 3809 سنن نسائی: 4500

جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنِ الأَعْرَجِ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " لاَ تُصَرُّوا الإِبِلَ وَالغَنَمَ، فَمَنِ ابْتَاعَهَا بَعْدُ فَإِنَّهُ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ أَنْ يَحْتَلِبَهَا: إِنْ شَاءَ أَمْسَكَ، وَإِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَصَاعَ تَمْرٍ " وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، وَمُجَاهِدٍ، وَالوَلِيدِ بْنِ رَبَاحٍ، وَمُوسَى بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَاعَ تَمْرٍ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ: صَاعًا مِنْ طَعَامٍ، وَهُوَ بِالخِيَارِ ثَلاَثًا، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: عَنِ ابْنِ سِيرِينَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، وَلَمْ يَذْكُرْ ثَلاَثًا، وَالتَّمْرُ أَكْثَرُ

کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اونٹنی یا بکری کا دودھ تھنوں میں نہ روکو۔ جس نے اُسے خریدا تو دونوں میں سے اُسے ایک بات کا اختیار ہے کہ دوہنے کے بعد چاہے تو رکھ لے اور چاہے واپس کردے اور ایک صاع کھجوریں بھی دے۔ نیز ابو صالح اور مجاہد اور ولید بن رباح اور موسیٰ بن یسار، حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم ﷺ سے مروی کی کہ ایک صاع کھجوریں جبکہ بعض نے ابن سیرین سے مروی کی ہے کہ ایک صاع اناج اور تین دن تک اختیار ہے جبکہ بعض نے ابنِ سیرین سے ایک صاع کھجوریں مروی کی ہیں اور تین کا ذکر نہیں جبکہ کھجوروں کا اکثر نے کیا ہے۔

2149 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَنِ اشْتَرَى شَاةً مُحَفَّلَةً فَرَدَّهَا، فَلْيَرُدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ " وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْ تُلَقَّى البُيُوعُ "

ابوعثمان سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جس نے دودھ روکی ہوئی بکری خریدی اور اُسے واپس دے رہا ہے تو اس کے ساتھ ایک صاع دودھ بھی دے۔ اور نبی کریم ﷺ نے تاجروں کو آگے جا کر ملنے سے منع فرمایا ہے۔

2150 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لاَ تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ، وَلاَ يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ، وَلاَ تَنَاجَشُوا، وَلاَ يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ، وَلاَ تُصَرُّوا الغَنَمَ، وَمَنِ ابْتَاعَهَا فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ أَنْ يَحْتَلِبَهَا، إِنْ رَضِيَهَا أَمْسَكَهَا، وَإِنْ سَخِطَهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قافلے والوں سے آگے جا کر نہ ملو اور ایک کی بیع پر دوسرا بیع نہ کرے۔ نہ ایک دوسرے سے بڑھ کر بولی لگاؤ، نہ شہری، دیہاتی کے لیے سودا کرے اور نہ بیچنے کے لیے بکری کا دودھ روکو اور جو خرید لے تو اُسے دونوں میں سے ایک بات کا اختیار ہے۔ اگر راضی ہے تو رکھ لے اور ناراض ہے تو واپس کر دے اور ایک صاع کھجوریں بھی دے۔

65-بَابٌ: إِنْ شَاءَ رَدَّ

اگر خریدار چاہے تو دودھ روکے ہوئے جانور

2149- انظر الحدیث: 2164' صحیح مسلم: 2149' سنن ترمذی: 1220' سنن ابن ماجہ: 2180

2150- راجع الحدیث: 2140' صحیح مسلم: 3794' سنن ابو داؤد: 3443' سنن نسائی: 4508

الْمُصَرَّاةَ وَفِي حَلْبَتِهَا صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ

2151- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي زِيَادٌ، أَنَّ ثَابِتًا، مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ اشْتَرَى غَنَمًا مُصَرَّاةً، فَاحْتَلَبَهَا، فَإِنْ رَضِيَهَا أَمْسَكَهَا، وَإِنْ سَخِطَهَا فَفِي حَلْبَتِهَا صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ

کو واپس کردے اور دودھ کے بدلے ایک صاع کھجوریں بھی ادا کرے

ثابت مولیٰ عبدالرحمٰن بن زید نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے دودھ روکی ہوئی بکری خریدی اور پھر اس کا دودھ دوہا۔ پس اگر وہ رضامند ہے تو اُسے رکھ لے اور اگر ناراض ہے تو دودھ کے بدلے میں ایک صاع کھجوریں بھی دے۔

66- بَابُ بَيْعِ الْعَبْدِ الزَّانِي

وَقَالَ شُرَيْحٌ: إِنْ شَاءَ رَدَّ مِنَ الزِّنَا

زانی غلام کی بیع

شُریح کا قول ہے کہ اگر چاہے تو زنا کے سبب لوٹا دے۔

2152- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا زَنَتِ الأَمَةُ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا وَلاَ يُثَرِّبْ، ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا، وَلاَ يُثَرِّبْ، ثُمَّ إِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ، فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعَرٍ

سعید مقبری کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب لونڈی زنا کرے اور اس کا زنا کرنا ظاہر ہوجائے تو اُسے کوڑے مارے اور ملامت نہ کرے، پھر زنا کرے تو کوڑے مارے اور ملامت نہ کرے۔ پھر تیسری مرتبہ بھی زنا کرے تو اُسے فروخت کردے خواہ بالوں کی رسّی کے عوض فروخت ہو۔

2153و2154- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللَّهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اُس لونڈی کے بارے میں پوچھا گیا جو غیر شادی

2151- راجع الحدیث:2140' سنن ابوداؤد:3455

2152- انظر الحدیث:2153,2233,2234,2555,6837,6839' صحیح مسلم:4420

2153,2154- انظر الحدیث:2232,2556,6838' صحیح مسلم:4423,4424' سنن ابوداؤد:4469' سنن ترمذی:1433' سنن ابن ماجہ:2565

عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سُئِلَ عَنِ الأَمَةِ إِذَا زَنَتْ وَلَمْ تُحْصِنْ، قَالَ: إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا، ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا، ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَبِيعُوهَا وَلَوْ بِضَفِيرٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: لاَ أَدْرِي بَعْدَ الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ

شدہ ہو کر زنا کرے۔ فرمایا اگر زنا کرے تو اُسے کوڑے مارو۔ پھر زنا کرے تو اُسے کوڑے مارو اور پھر زنا کرے تو اُسے بیچ دو خواہ ایک رسی کے عوض۔ ابن شہاب نے کہا کہ مجھے نہیں معلوم کہ آپ نے یہ تیسری بار فرمایا یا چوتھی بار۔

67-بَابُ البَيْعِ وَالشِّرَاءِ مَعَ النِّسَاءِ

عورتوں کے ساتھ خرید وفروخت کرنا

2155- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرْتُ لَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اشْتَرِي وَأَعْتِقِي، فَإِنَّمَا الوَلاَءُ لِمَنْ أَعْتَقَ، ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ العَشِيِّ، فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: مَا بَالُ أُنَاسٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ، مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَهُوَ بَاطِلٌ، وَإِنِ اشْتَرَطَ مِائَةَ شَرْطٍ شَرْطُ اللَّهِ أَحَقُّ وَأَوْثَقُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے آپ سے ذکر کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اُسے فرمایا کہ اُسے خرید لو اور آزاد کردو کیونکہ ولاء اُسی کی ہے جو آزاد کرے۔ پھر نبی کریم ﷺ شام کے وقت کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی ثناء بیان کی جو اس کی شان کے لائق ہے، پھر فرمایا: لوگوں کا کیا حال ہے کہ ایسی شرطیں عائد کرتے ہیں جو اللہ کی کتاب میں نہیں ہیں۔ جو ایسی شرط لگائے کہ اللہ کی کتاب میں نہ ہو تو وہ باطل ہے خواہ ایسی سو شرطیں ہوں کیونکہ اللہ کی شرط زیادہ سچی اور زیادہ مضبوط ہے۔

2156- حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ أَبِي عَبَّادٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعًا، يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سَاوَمَتْ بَرِيرَةَ، فَخَرَجَ إِلَى الصَّلاَةِ، فَلَمَّا جَاءَ قَالَتْ: إِنَّهُمْ أَبَوْا أَنْ يَبِيعُوهَا إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطُوا الوَلاَءَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا الوَلاَءُ لِمَنْ أَعْتَقَ قُلْتُ لِنَافِعٍ: حُرًّا كَانَ زَوْجُهَا أَوْ عَبْدًا؟

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ نے حضرت بریرہ کے بارے میں پوچھا تو آپ نماز کے لیے تشریف لے گئے۔ جب واپس تشریف لائے تو عرض کی کہ انہوں نے اُسے فروخت کرنے سے انکار کردیا مگر ولاء کی شرط کے ساتھ۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ولاء تو اُس کے لیے ہے جو آزاد کرے۔ میں (ہما) نے نافع سے کہا کہ اس کا خاوند آزاد

-2156 انظر الحدیث: 6759,6757,6752,2562,2169

فَقَالَ: مَا يُدْرِينِي

تھا یا غلام؟ فرمایا کہ مجھے علم نہیں۔

68- بَابٌ: هَلْ يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ بِغَيْرِ أَجْرٍ، وَهَلْ يُعِينُهُ أَوْ يَنْصَحُهُ

کیا شہری دیہاتی کا مال بغیر اُجرت کے فروخت کر سکتا ہے اور اس کی مدد اور خیر خواہی کر سکتا ہے؟

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِذَا اسْتَنْصَحَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ، فَلْيَنْصَحْ لَهُ وَرَخَّصَ فِيهِ عَطَاءٌ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے مشورہ لے تو اُسے مشورہ دو۔ عطاء نے اس کی اجازت دی ہے۔

2157 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، سَمِعْتُ جَرِيرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَهَادَةِ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، وَإِقَامِ الصَّلاَةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ

حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی اس بات کی گواہی دینے پر کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، اور نماز پڑھنے، زکوٰۃ دینے، امیر کی اطاعت کرنے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی پر۔

2158- حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ، وَلاَ يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ، قَالَ: فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: مَا قَوْلُهُ لاَ يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ قَالَ: لاَ يَكُونُ لَهُ سِمْسَارًا

صلت بن محمد، عبدالواحد، معمر، عبداللہ بن طاؤس ان کے والد ماجد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قافلے والوں سے آگے جا کر نہ ملو اور کبھی دیہاتی کے لیے بیع نہ کرے۔ میں (طاؤس) نے حضرت ابنِ عباس سے عرض کی: لَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا کہ اُس کا دلال نہ بنے۔

69- بَابُ مَنْ كَرِهَ أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ بِأَجْرٍ

جس کے نزدیک مکروہ ہے کہ شہری کی دیہاتی کی بیع اُجرت پر کرے

2157- راجع الحدیث: 57

2158- انظر الحدیث: 2274,2163، صحیح مسلم: 3804، سنن ابو داؤد: 3439، سنن نسائی: 4512، سنن ابن ماجہ: 2177

2159 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَبَّاحٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الحَنَفِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَبِهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار نے اپنے والدِ ماجد سے مروی کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اس سے ممانعت فرمائی ہے کہ شہری دیہاتی کے لیے بیع کرے اور یہی حضرت ابنِ عباس کا قول ہے۔

70- بَابٌ: لاَ يَشْتَرِي حَاضِرٌ لِبَادٍ بِالسَّمْسَرَةِ

شہری دیہاتی کا مال دلالی پر نہ بیچے

وَكَرِهَهُ ابْنُ سِيرِينَ، وَإِبْرَاهِيمُ لِلْبَائِعِ وَالمُشْتَرِي وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: إِنَّ العَرَبَ تَقُولُ بِعْ لِي ثَوْبًا، وَهِيَ تَعْنِي الشِّرَاءَ

ابنِ سیرین اور ابراہیم نے اِسے بائع اور مشتری کے لیے مکروہ سمجھا ہے اور ابراہیم نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی عربی بِعْ لِي ثَوْبًا کہے تو اس سے مراد خریدنا ہے۔

2160 - حَدَّثَنَا المَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ يَبْتَاعُ المَرْءُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ، وَلاَ تَنَاجَشُوا، وَلاَ يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ

سعید بن مسیّب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص اپنے بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے اور نہ بولی لگائے اور نہ شہری کسی دیہاتی کے لیے دلالی پر سودا کرے۔

2161 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا مُعَاذٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: نُهِينَا أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ

محمد بن سیرین سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہمیں ممانعت فرمائی گئی ہے کہ شہری کسی دیہاتی کے لیے دلالی پر سودا کرے۔

71- بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَلَقِّي الرُّكْبَانِ

آگے جا کر قافلے والوں سے ملنے کی ممانعت

وَأَنَّ بَيْعَهُ مَرْدُودٌ لِأَنَّ صَاحِبَهُ عَاصٍ آثِمٌ إِذَا كَانَ بِهِ عَالِمًا وَهُوَ خِدَاعٌ فِي البَيْعِ، وَالخِدَاعُ لاَ يَجُوزُ

اُس کی بیع مردود اور وہ گنہگار ہے جبکہ اِسے جانتا ہو ورنہ بیع میں دھوکا ہے اور دھوکا جائز نہیں ہے۔

2162 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ

سعید بن ابوسعید سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ

2160- راجع الحدیث:2140

2161- صحیح مسلم:3807' سنن ابوداؤد:3440,3400' سنن نسائی:4506,4505,4504

2162- راجع الحدیث:2140

الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ الْعُمَرِيُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّلَقِّي، وَأَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے: نبی کریم ﷺ نے آگے جا کر ملنے اور شہری کا دیہاتی کے لیے سودا کرنے سے منع فرمایا ہے۔

2163 - حَدَّثَنِي عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: مَا مَعْنَى قَوْلِهِ: لاَ يَبِيعَنَّ حَاضِرٌ لِبَادٍ فَقَالَ: لاَ يَكُنْ لَهُ سِمْسَارًا

ابن طاؤس سے مروی ہے کہ اُن کے والدِ ماجد نے فرمایا: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے لَا يَبِيعَنَّ حَاضِرٌ لِبَادٍ کا مطلب پوچھا تو فرمایا کہ اس کا دلال نہ بنے۔

2164 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي التَّيْمِيُّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَنِ اشْتَرَى مُحَفَّلَةً فَلْيَرُدَّ مَعَهَا صَاعًا

ابوعثمان سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جو دودھ روکی ہوئی بکری خرید بیٹھے تو اس کے ساتھ ایک صاع کھجوریں بھی دے۔

قَالَ: وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَلَقِّي الْبُيُوعِ

اور نبی کریم ﷺ نے تجارت کے لیے آگے جا کر ملنے سے منع فرمایا ہے۔

2165 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لاَ يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ، وَلاَ تَلَقَّوُا السِّلَعَ حَتَّى يُهْبَطَ بِهَا إِلَى السُّوقِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرے اور سامان کے لیے آگے جا کر نہ ملے حتیٰ کہ وہ بازار میں پہنچا دیا جائے۔

72- بَابُ مُنْتَهَى التَّلَقِّي

آگے جا کر ملنے کی انتہا

2166 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،

نافع سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ہم خریدنے کے لیے قافلے

2163- راجع الحديث:2163

2164- راجع الحديث:2163

2165- راجع الحديث:2139

2166- راجع الحديث:2123

قَالَ: كُنَّا نَتَلَقَّى الرُّكْبَانَ، فَنَشْتَرِي مِنْهُمُ الطَّعَامَ فَنَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَبِيعَهُ حَتَّى يُبْلَغَ بِهِ سُوقُ الطَّعَامِ . قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ: هَذَا فِي أَعْلَى السُّوقِ، يُبَيِّنُهُ حَدِيثُ عُبَيْدِ اللّٰهِ

والوں سے آگے جا ملتے تھے تو نبی کریم ﷺ نے ہمیں سودا کرنے سے منع فرما دیا حتیٰ کہ غلّہ بازار میں پہنچ جائے۔ امام ابوعبداللہ بخاری نے فرمایا کہ حدیث عبید اللہ کے مطابق وہ جگہ بازار کے اوپر والے سرے پر تھی۔

2167 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانُوا يَبْتَاعُونَ الطَّعَامَ فِي أَعْلَى السُّوقِ، فَيَبِيعُونَهُ فِي مَكَانِهِ، فَنَهَاهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيعُوهُ فِي مَكَانِهِ حَتَّى يَنْقُلُوهُ

نافع سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: لوگ غلّے کا سودا بازار کے اُوپر والے سرے پر کر لیتے اور اُن کے مقام پر پہنچنے پر فروخت دیا کرتے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اُن جگہوں پر بیچنے سے منع فرمایا جب تک اُسے منتقل نہ کرلیں۔

73- بَابُ إِذَا اشْتَرَطَ شُرُوطًا فِي الْبَيْعِ لاَ تَحِلُّ

بیع میں جن شرطوں کا عائد کرنا جائز نہیں ہے

2168 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: جَاءَتْنِي بَرِيرَةُ فَقَالَتْ: كَاتَبْتُ أَهْلِي عَلَى تِسْعِ أَوَاقٍ، فِي كُلِّ عَامٍ وَقِيَّةٌ، فَأَعِينِينِي، فَقُلْتُ: إِنْ أَحَبَّ أَهْلُكِ أَنْ أَعُدَّهَا لَهُمْ، وَيَكُونَ وَلاَؤُكِ لِي فَعَلْتُ، فَذَهَبَتْ بَرِيرَةُ إِلَى أَهْلِهَا، فَقَالَتْ لَهُمْ فَأَبَوْا ذَلِكَ عَلَيْهَا، فَجَاءَتْ مِنْ عِنْدِهِمْ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ، فَقَالَتْ: إِنِّي قَدْ عَرَضْتُ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ فَأَبَوْا إِلَّا أَنْ يَكُونَ الوَلاَءُ لَهُمْ، فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْبَرَتْ عَائِشَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: خُذِيهَا وَاشْتَرِطِي لَهُمُ الوَلاَءَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ میرے پاس بریرہ آئی اور کہا کہ میں نے اپنے مالکوں سے نو اوقیہ چاندی پر مکاتبت کرلی ہے اور سالانہ ایک اُوقیہ ادا کروں گی، لہٰذا میری مدد فرمائیے۔ میں نے کہا کہ اگر تمہارے مالک چاہیں تو میں پوری قیمت ادا کر دیتی ہوں لیکن ولاء میرے لیے ہوگی۔ بریرہ اپنے مالکوں کے پاس گئی اور اُن سے کہا تو انہوں نے انکار کر دیا۔ وہ ان کے پاس سے آئی تو رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے۔ اُس نے کہا کہ میں نے وہ بات اُن سے کہی تھی لیکن انہوں نے انکار کر دیا مگر جبکہ ولاء اُن کے لیے ہو۔ نبی کریم ﷺ نے سُنا اور حضرت عائشہ نے نبی کریم ﷺ کو بات بتائی۔ فرمایا کہ اُسے خرید لو

2167- انظر الحدیث:2123، سنن ابوداؤد:3494، سنن نسائی:4620

2168- راجع الحدیث:456

فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ . فَفَعَلَتْ عَائِشَةُ، ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، مَا بَالُ رِجَالٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ، مَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ، وَإِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ، قَضَاءُ اللّٰهِ أَحَقُّ، وَشَرْطُ اللّٰهِ أَوْثَقُ، وَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ

اور انہیں ولاء کی شرط کرنے دو، کیونکہ ولاء اُن کے لیے ہے جو آزاد کرے۔ پس حضرت عائشہ نے یہی کیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ لوگوں میں کھڑے ہوئے تو اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد فرمایا: امابعد، لوگوں کا کیا حال ہے جو ایسی شرطیں عائد کرتے ہیں کہ اللہ کی کتاب میں نہیں ہیں۔ جو شرط اللہ کی کتاب میں نہیں وہ باطل ہے خواہ سو شرطیں ہوں۔ اللہ کا فیصلہ زیادہ سچا اور اللہ کی شرط زیادہ مضبوط ہے۔ بیشک ولاء اُسی کے لیے ہے جو آزاد کرے۔

2169 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً فَتُعْتِقَهَا، فَقَالَ أَهْلُهَا: نَبِيعُكِهَا عَلَى أَنَّ وَلَاءَهَا لَنَا، فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: لَا يَمْنَعُكِ ذَلِكِ، فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ نے آزاد کرنے کے لیے لونڈی خریدنا چاہی۔ اُس کے مالکوں نے کہا کہ ہم تجھے اس شرط پر بیچیں گے کہ ولاء ہمارے لیے ہوگی۔ رسول اللہ ﷺ سے اس کا میں نے ذکر کیا تو فرمایا: اس سے تمہارا کیا نقصان ہے کیونکہ ولاء اس کے لیے ہے جو آزاد کرے۔

74- بَابُ بَيْعِ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ

کھجوروں کے عوض کھجوروں کی فروخت

2170 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ، سَمِعَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: گندم کے عوض گندم سود ہیں مگر جبکہ نقد ہوں۔ جَو کے عوض جَو سود ہیں مگر جبکہ نقد ہوں۔ کھجوروں کے عوض کھجوریں سود ہیں مگر جبکہ نقد ہوں۔

75- بَابُ بَيْعِ الزَّبِيبِ بِالزَّبِيبِ، وَالطَّعَامِ بِالطَّعَامِ

کشمش کے عوض کشمش اور اناج کے عوض اناج فروخت کرنا

2169- راجع الحدیث: 2156، صحیح مسلم: 3755، سنن ابو داؤد: 2915، سنن نسائی: 4658

2170- راجع الحدیث: 3134

2171- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: "أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ، وَالْمُزَابَنَةُ: بَيْعُ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا، وَبَيْعُ الزَّبِيبِ بِالْكَرْمِ كَيْلًا"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مزابنہ سے منع فرمایا ہے۔ مزابنہ یہ ہے کہ کھجوروں کے عوض کھجوریں فروخت کی جائیں اور انگوروں کے ساتھ ناپ کر کشمش فروخت کی جائیں۔

2172- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ قَالَ: وَالْمُزَابَنَةُ: أَنْ يَبِيعَ الثَّمَرَ بِكَيْلٍ: إِنْ زَادَ فَلِي، وَإِنْ نَقَصَ فَعَلَيَّ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مزابنہ سے منع فرمایا ہے۔ مزابنہ یہ ہے کہ کھجوریں تول کر فروخت کی جائیں کہ اگر زیادہ ہیں تو میرے لیے اور اگر کم ہیں تو میرے ذمے۔

2173- قَالَ: وَحَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا

راوی کا بیان ہے کہ مجھ سے حضرت زید بن ثابت نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم ﷺ نے عرایا میں اندازے کی رخصت دی ہے۔

76- بَابُ بَيْعِ الشَّعِيرِ بِالشَّعِيرِ

جَو کے عوض جَو کا سودا

2174- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ، أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ الْتَمَسَ صَرْفًا بِمِائَةِ دِينَارٍ، فَدَعَانِي طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ، فَتَرَاوَضْنَا حَتَّى اصْطَرَفَ مِنِّي، فَأَخَذَ الذَّهَبَ يُقَلِّبُهَا فِي يَدِهِ، ثُمَّ قَالَ: حَتَّى يَأْتِيَ خَازِنِي مِنَ الغَابَةِ، وَعُمَرُ يَسْمَعُ ذَلِكَ، فَقَالَ: وَاللَّهِ لاَ تُفَارِقُهُ حَتَّى تَأْخُذَ مِنْهُ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ،

حضرت مالک بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے سو دینار بھنانے کی ضرورت پڑی۔ پس مجھے حضرت طلحہ بن عبید اللہ نے بلایا اور ہم دونوں رضامند ہو گئے، حتیٰ کہ مجھ سے سونے کو لے کر وہ اپنے ہاتھ میں الٹنے پلٹنے لگے۔ پھر کہا کہ میرے خزانچی کو غابہ سے آجانے دو۔ حضرت عمر سن رہے تھے لہٰذا فرمایا: خدا کی قسم، ان سے الگ نہ ہونا، جب تک رقم نہ لے لو، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ سونے کے عوض

2171- انظر الحدیث: 2205,2185,2172، صحیح مسلم: 3870، سنن نسائی: 4548

2172- صحیح مسلم: 3874، سنن نسائی: 4547

2173- انظر الحدیث: 2380,2192,2188,2184، صحیح مسلم: 3855، سنن ترمذی: 1302,1300، سنن نسائی: 4554,4553,4552,4550,4546، سنن ابن ماجہ: 2269,2268

2174- راجع الحدیث: 3134

وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ

سونا سود ہے مگر جب کہ نقد ہو۔ گندم کے عوض گندم سود ہے مگر جبکہ نقد ہو۔ جو کے عوض جو سود ہیں مگر جبکہ نقد ہوں۔ کھجوروں کے عوض کھجوریں سود ہیں مگر جبکہ نقد ہوں۔

77- بَابُ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ

سونے کے عوض سونے کی سود

2175 - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الفَضْلِ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ، قَالَ: قَالَ أَبُو بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ، وَالفِضَّةَ بِالفِضَّةِ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ، وَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالفِضَّةِ، وَالفِضَّةَ بِالذَّهَبِ كَيْفَ شِئْتُمْ

صدقہ بن فضل، اسماعیل بن علیہ، یحییٰ بن ابو اسحاق، عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ، حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سونے کو سونے کے عوض فروخت نہ کرو مگر برابر برابر، چاندی کو چاندی کے عوض فروخت نہ کرو مگر برابر برابر مگر سونے کو چاندی کے عوض یا چاندی کو سونے کے عوض جیسے چاہو بیچ دیا کرو۔

78- بَابُ بَيْعِ الفِضَّةِ بِالفِضَّةِ

چاندی کے عوض چاندی کا سودا

2176 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا عَمِّي، حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَمِّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الخُدْرِيَّ حَدَّثَهُ مِثْلَ ذَلِكَ حَدِيثًا، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَلَقِيَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ فَقَالَ: يَا أَبَا سَعِيدٍ مَا هَذَا الَّذِي تُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: فِي الصَّرْفِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَالوَرِقُ بِالوَرِقِ مِثْلًا بِمِثْلٍ

سالم بن عبداللہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اُسی طرح مروی کی ہے جیسے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے مروی کی ہے۔ پس حضرت عبداللہ بن عمر اُن سے ملے تو کہا: اے حضرت ابوسعید! آپ رسول اللہ ﷺ سے کیا مروی کرتے ہیں؟ حضرت ابوسعید نے بھنانے کے بارے میں کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ سونا سونے کے عوض برابر برابر ہو اور چاندی، چاندی کے عوض برابر برابر ہو۔

2175- انظر الحدیث: 2182، صحیح مسلم: 4050,4049، سنن نسائی: 4593,4592

2176- انظر الحدیث: 2178,2177

2177 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لاَ تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَلاَ تُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ، وَلاَ تَبِيعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَلاَ تُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ، وَلاَ تَبِيعُوا مِنْهَا غَائِبًا بِنَاجِزٍ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سونے کے عوض سونا فروخت نہ کرو لیکن برابر برابر اور ایک کو دوسرے سے کم یا زیادہ نہ رکھو۔ چاندی کو چاندی کے عوض فروخت نہ کرو لیکن برابر برابر اور اُن میں سے ایک دوسرے سے کم و زیادہ نہ ہو اور غائب چیز کو موجودہ چیز کے عوض نہ بیچو۔

79- بَابُ بَيْعِ الدِّينَارِ بِالدِّينَارِ نَسَاءً

دینار کے بدلے دینار کا اُدھار سودا

2178,2179 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، أَنَّ أَبَا صَالِحٍ الزَّيَّاتَ، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: الدِّينَارُ بِالدِّينَارِ، وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ. فَقُلْتُ لَهُ: فَإِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ لاَ يَقُولُهُ. فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: سَأَلْتُهُ فَقُلْتُ: سَمِعْتَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَوْ وَجَدْتَهُ فِي كِتَابِ اللَّهِ؟ قَالَ كُلَّ ذَلِكَ لاَ أَقُولُ، وَأَنْتُمْ أَعْلَمُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّي، وَلَكِنْ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لاَ رِبًا إِلَّا فِي النَّسِيئَةِ

ابو صالح زیات سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ دینار کے عوض دینار اور درہم کے عوض درہم۔ میں نے (ابوصالح) ان کی خدمت میں عرض کی کہ حضرت ابنِ عباس تو ایسا نہیں فرماتے۔ حضرت ابوسعید کا بیان ہے کہ میں نے ان سے پوچھتے ہوئے کہا: آپ نے یہ بات نبی کریم ﷺ سے سنی ہے یا اللہ کی کتاب میں پائی ہے؟ کہا کہ میں ان میں سے کوئی بات نہیں کہتا بلکہ رسول اللہ ﷺ کے بارے میں آپ کو مجھ سے زیادہ معلوم ہے، ہاں مجھے حضرت اُسامہ نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا سود نہیں ہے مگر ادھار میں۔

80- بَابُ بَيْعِ الْوَرِقِ بِالذَّهَبِ نَسِيئَةً

چاندی کا سونے کے عوض اُدھار سودا

2180و2181 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْمِنْهَالِ، قَالَ: سَأَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ، وَزَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ عَنِ الصَّرْفِ،

ابوالمنہال سے مروی ہے کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صرافی کے بارے میں پوچھا تو اُن میں سے ہر ایک نے فرمایا کہ انہیں مجھ سے زیادہ علم ہے اور

2177- راجع الحدیث: 2176، صحیح مسلم: 4030، سنن ترمذی: 1241، سنن نسائی: 4585,4584

2178,2179- انظر الحدیث: 2176، صحیح مسلم: 4065,4064، سنن نسائی: 4594

2180,2181- راجع الحدیث: 2061,2060

فَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا يَقُولُ: هَذَا خَيْرٌ مِنِّي، فَكِلَاهُمَا يَقُولُ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالْوَرِقِ دَيْنًا

دونوں فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے سونے کو چاندی کے عوض ادھار فروخت سے منع فرمایا ہے۔

81-بَابُ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالْوَرِقِ يَدًا بِيَدٍ

سونے کا چاندی کے عوض نقد سودا

2182 - حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ، حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ العَوَّامِ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الفِضَّةِ بِالفِضَّةِ، وَالذَّهَبِ بِالذَّهَبِ، إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ، وَأَمَرَنَا أَنْ نَبْتَاعَ الذَّهَبَ بِالفِضَّةِ كَيْفَ شِئْنَا، وَالفِضَّةَ بِالذَّهَبِ كَيْفَ شِئْنَا

یحییٰ بن ابواسحاق نے عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ سے مروی کی ہے کہ اُن کے والد ماجد نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے چاندی کے عوض چاندی اور سونے کے عوض سونے سے منع فرمایا ہے مگر جبکہ برابر برابر ہوں اور حکم فرمایا کہ ہم سونے کو چاندی کے عوض جیسے فروخت کریں اور چاندی کو سونے کے عوض جیسے چاہیں بیچیں۔

82-بَابُ بَيْعِ المُزَابَنَةِ، وَهِيَ بَيْعُ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ، وَبَيْعُ الزَّبِيبِ بِالكَرْمِ، وَبَيْعُ العَرَايَا

بیع مزابنہ یہ کھجور کے عوض کھجور اور کشمش کے عوض انگور کا سودا ہے اور بیع عرایہ سے

قَالَ أَنَسٌ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ المُزَابَنَةِ، وَالمُحَاقَلَةِ

حضرت انس نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے مزابنہ اور محاقلہ سے ممانعت فرمائی ہے۔

2183 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لاَ تَبِيعُوا الثَّمَرَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلاَحُهُ، وَلاَ تَبِيعُوا الثَّمَرَ بِالتَّمْرِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کھجوروں کو اس وقت تک نہ بیچو جب تک وہ پک نہ جائیں اور کھجوروں کو کھجوروں کے عوض فروخت نہ کرو۔

2184 - قَالَ سَالِمٌ: وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ: " أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

سالم، عبداللہ، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے

2182- راجع الحدیث:2175

2183- راجع الحدیث:1486، صحیح مسلم:3855

2184- راجع الحدیث:2173

وَسَلَّمَ. رَخَّصَ بَعْدَ ذَلِكَ فِي بَيْعِ العَرِيَّةِ بِالرُّطَبِ، أَوْ بِالتَّمْرِ، وَلَمْ يُرَخِّصْ فِي غَيْرِهِ

بیع عریہ کی اجازت عطا فرمائی یعنی تر کھجوروں کو خشک کھجوروں کے عوض فروخت کرنے کی اور دوسری چیزوں کی اجازت نہیں دی۔

2185 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: "أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ المُزَابَنَةِ، وَالمُزَابَنَةُ: اشْتِرَاءُ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا، وَبَيْعُ الكَرْمِ بِالزَّبِيبِ كَيْلًا"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مزابنہ سے ممانعت فرمائی ہے اور مزابنہ یہ ہے کہ کھجوروں کو کھجوروں کے عوض ناپ کر فروخت کرے اور انگوروں کو کشمش کے عوض ناپ کر فروخت کرے۔

2186 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الحُصَيْنِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، مَوْلَى ابْنِ أَبِي أَحْمَدَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَهَى عَنِ المُزَابَنَةِ، وَالمُحَاقَلَةِ، وَالمُزَابَنَةُ اشْتِرَاءُ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ فِي رُءُوسِ النَّخْلِ

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، داؤد بن حصین، ابوسفیان مولیٰ ابواحمد نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مزابنہ اور محاقلہ سے ممانعت فرمائی ہے۔ مزابنہ کھجوروں کو درخت پر لگی ہوئی کھجوروں کے عوض خریدنا ہے۔

2187 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ المُحَاقَلَةِ، وَالمُزَابَنَةِ

عکرمہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے محاقلہ اور مزابنہ سے ممانعت فرمائی ہے۔

2188 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْخَصَ لِصَاحِبِ العَرِيَّةِ أَنْ يَبِيعَهَا بِخَرْصِهَا

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عریہ والے کو اندازے سے بیچنے کی اجازت عطا فرمائی ہے۔

83- بَابُ بَيْعِ الثَّمَرِ عَلَى رُءُوسِ

درخت پر لگی ہوئی کھجوریں سونے اور چاندی

2185- راجع الحدیث: 2171

2186- صحیح مسلم: 3911' سنن ابن ماجہ: 2455

2188- راجع الحدیث: 2173

النَّخْلِ بِالذَّهَبِ أَوِ الْفِضَّةِ — کے عوض فروخت کرنا

2189- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، وَأَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَطِيبَ، وَلاَ يُبَاعُ شَيْءٌ مِنْهُ إِلَّا بِالدِّينَارِ وَالدِّرْهَمِ، إِلَّا العَرَايَا

ابوالزبیر سے مروی ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے کھجوروں کو پکنے سے پہلے فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے اور اُن میں سے معمولی مقدار بھی دینار و درہم کے عوض فروخت نہ کی جائیں مگر بیع عرایہ کی صورت میں۔

2190- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الوَهَّابِ، قَالَ: سَمِعْتُ مَالِكًا، وَسَأَلَهُ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ الرَّبِيعِ، أَحَدَّثَكَ دَاوُدُ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي بَيْعِ العَرَايَا فِي خَمْسَةِ أَوْسُقٍ، أَوْ دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ؟ قَالَ: نَعَمْ

عبداللہ بن عبدالوہاب، عبید اللہ بن ربیع، امام مالک، داؤد، ابوسفیان، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ نبی کریم ﷺ نے بیع عرایا میں پانچ وسق یا پانچ وسق سے کم کی اجازت عطا فرمائی ہے؟ فرمایا، ہاں۔

2191- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: سَمِعْتُ بُشَيْرًا، قَالَ: سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ أَبِي حَثْمَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ، وَرَخَّصَ فِي العَرِيَّةِ أَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا، يَأْكُلُهَا أَهْلُهَا رُطَبًا وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً أُخْرَى: إِلَّا أَنَّهُ رَخَّصَ فِي العَرِيَّةِ يَبِيعُهَا أَهْلُهَا بِخَرْصِهَا، يَأْكُلُونَهَا رُطَبًا، قَالَ: هُوَ سَوَاءٌ قَالَ سُفْيَانُ: فَقُلْتُ لِيَحْيَى: وَأَنَا غُلاَمٌ إِنَّ أَهْلَ مَكَّةَ يَقُولُونَ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي بَيْعِ العَرَايَا فَقَالَ: وَمَا يُدْرِي أَهْلَ مَكَّةَ؟ قُلْتُ: إِنَّهُمْ يَرْوُونَهُ عَنْ جَابِرٍ،

حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کھجور کے عوض کھجور کے سودے سے منع فرمایا ہے اور عریہ میں اندازے سے فروخت کرنے کی اجازت عطا فرمائی ہے تاکہ اس کے گھر والے تازہ کھجوریں کھائیں۔ اور دوسری دفعہ سفیان نے کہا کہ عریہ میں اُس کے گھر والوں کو اندازے سے فروخت کرنے کی اجازت عطا فرمائی ہے تاکہ وہ تر کھجوریں کھائیں۔ کہا کہ یہ بھی اُسی طرح ہے۔ سفیان کا بیان ہے کہ میں نے یحییٰ سے کہا جبکہ میں لڑکا تھا کہ اہل مکہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے بیع عرایہ میں اجازت عطا فرمائی ہے۔ فرمایا کہ اہل مکہ کو کیسے علم ہوا؟

2189- راجع الحدیث: 1487' سنن ابو داؤد: 3373' سنن ابن ماجہ: 2216

2190- انظر الحدیث: 2382' صحیح مسلم: 3869' سنن ابو داؤد: 3364' سنن ترمذی: 1301' سنن نسائی: 4555

2191- انظر الحدیث: 2384' صحیح مسلم: 3864, 3865, 3866, 3867, 3868' سنن نسائی: 4556, 4557, 4558

فَسَكَتَ. قَالَ سُفْيَانُ: إِنَّمَا أَرَدْتُ أَنَّ جَابِرًا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ. قِيلَ لِسُفْيَانَ: وَلَيْسَ فِيهِ نَهْيٌ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلاحُهُ؟ قَالَ: لا

میں نے عرض کی کہ وہ حضرت جابر سے مروی کرتے ہیں۔ پس وہ خاموش ہو گئے۔ سفیان کا بیان ہے کہ میں نے یہ بتانا چاہا کہ حضرت جابر تو اہل مدینہ سے ہیں۔ سفیان سے کہا گیا کہ اس میں پکنے سے پہلے فروخت کی ممانعت نہیں؟ فرمایا، نہیں۔

84- بَابُ تَفْسِيرِ الْعَرَايَا

وَقَالَ مَالِكٌ: الْعَرِيَّةُ: أَنْ يُعْرِيَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ النَّخْلَةَ، ثُمَّ يَتَأَذَّى بِدُخُولِهِ عَلَيْهِ، فَرُخِّصَ لَهُ أَنْ يَشْتَرِيَهَا مِنْهُ بِتَمْرٍ وَقَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ: الْعَرِيَّةُ: لاَ تَكُونُ إِلَّا بِالْكَيْلِ مِنَ التَّمْرِ يَدًا بِيَدٍ لاَ يَكُونُ بِالْجِزَافِ وَمِمَّا يُقَوِّيهِ قَوْلُ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ: بِالأَوْسُقِ الْمُوَسَّقَةِ وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: فِي حَدِيثِهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: كَانَتِ الْعَرَايَا: أَنْ يُعْرِيَ الرَّجُلُ فِي مَالِهِ النَّخْلَةَ، وَالنَّخْلَتَيْنِ وَقَالَ يَزِيدُ: عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ: الْعَرَايَا: نَخْلٌ كَانَتْ تُوهَبُ لِلْمَسَاكِينِ فَلاَ يَسْتَطِيعُونَ أَنْ يَنْتَظِرُوا بِهَا، رُخِّصَ لَهُمْ أَنْ يَبِيعُوهَا بِمَا شَاءُوا مِنَ التَّمْرِ

عرایا کی تفسیر

امام مالک نے فرمایا کہ عرایا یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے کو کھجور کا درخت دے کہ اُسے بار بار آنے سے تکلیف ہوتی ہے تو اسے اجازت دی ہے کہ خشک کھجوروں کے عوض اُسے خرید لے۔ ابنِ ادریس کا قول ہے کہ عریہ کھجوریں ناپ کر ہو، نقد اور تخمینے سے نہ ہو۔ حضرت سہل بن ابوحثمہ کا قول ہے کہ وسقوں سے ناپ کر۔ ابنِ اسحاق نے اپنی حدیث میں نافع کے حوالے سے حضرت ابنِ عمر سے مروی کی کہ عرایا یہ ہے کہ کوئی اپنے باغ سے کھجور کے ایک یا دو درخت کسی کو دے۔ یزید نے سفیان بن حسین سے مروی کی کہ عرایا کھجور کا درخت ہے جو مسکینوں کے لیے ہبہ کر دیا جاتا ہے اگر وہ انتظار نہ کر سکتے ہوں تو انہیں اجازت دی ہے کہ جتنی کھجوروں کے عوض چاہے اُسے بیچ دیں۔

2192- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا أَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا كَيْلًا قَالَ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ وَالْعَرَايَا: نَخَلاَتٌ مَعْلُومَاتٌ تَأْتِيهَا فَتَشْتَرِيهَا

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ عرایا میں رسول اللہ ﷺ نے ناپ کر تخمینہ لگا کر فروخت کی اجازت عطا فرمائی ہے۔ موسیٰ بن عقبہ نے فرمایا کہ عرایا کھجور کے اُن مخصوص درختوں کو کہتے ہیں جن کے پاس آ کر آپ انہیں خرید لیں۔

2192- راجع الحديث: 2173

85- بَابُ بَیْعِ الثِّمَارِ قَبْلَ أَنْ یَبْدُوَ صَلَاحُهَا

پکنے سے پہلے پھلوں کی فروخت

2193- وَقَالَ اللَّیْثُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ کَانَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَیْرِ، یُحَدِّثُ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ مِنْ بَنِي حَارِثَةَ: أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: کَانَ النَّاسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، یَتَبَایَعُونَ الثِّمَارَ، فَإِذَا جَدَّ النَّاسُ وَحَضَرَ تَقَاضِیهِمْ، قَالَ الْمُبْتَاعُ: إِنَّهُ أَصَابَ الثَّمَرَ الدُّمَانُ، أَصَابَهُ مُرَاضٌ، أَصَابَهُ قُشَامٌ، عَاهَاتٌ یَحْتَجُّونَ بِهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا کَثُرَتْ عِنْدَهُ الْخُصُومَةُ فِي ذَلِكَ: فَإِمَّا لَا، فَلَا تَتَبَایَعُوا حَتَّی یَبْدُوَ صَلَاحُ الثَّمَرِ کَالْمَشُورَةِ یُشِیرُ بِهَا لِکَثْرَةِ خُصُومَتِهِمْ وَأَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ، أَنَّ زَیْدَ بْنَ ثَابِتٍ: لَمْ یَکُنْ یَبِیعُ ثِمَارَ أَرْضِهِ حَتَّی تَطْلُعَ الثُّرَیَّا، فَیَتَبَیَّنَ الْأَصْفَرُ مِنَ الْأَحْمَرِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ: رَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ، حَدَّثَنَا حَکَّامٌ، حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ، عَنْ زَکَرِیَّاءَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ سَهْلٍ، عَنْ زَیْدٍ

لیث، ابو الزنا، عروہ بن زبیر، سہل بن ابو حثمہ انصاری سے مروی ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں لوگ پھلوں کو فروخت کر دیا کرتے۔ جب لوگ تقاضا کرنے حاضر ہوتے تو بیچنے والا کہتا کہ اسے دُمان کی بیماری لگ گئی تھی۔ اسے مراض یا قشام کی بیماری لگ گئی تھی جب جھگڑے زیادہ آنے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اب انہیں نہ بیچا کرو جب تک پک نہ جائیں۔ یہ جھگڑوں کی کثرت کے سبب بطور مشورہ فرمایا۔ مجھے خارجہ بن زید بن ثابت نے بتایا کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی زمین کے پھلوں کو فروخت نہ کرتے جب تک پک نہ جاتے اور زرد سے سُرخ کھجوریں ظاہر نہ ہو جاتیں۔ امام ابو عبداللہ بخاری نے فرمایا کہ علی بن بحر، حکام، عنبسہ، زکریا، ابوالزناد، عروہ سہل نے اسے حضرت زید سے مروی کیا ہے۔

2194- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، نَهَی عَنْ بَیْعِ الثِّمَارِ حَتَّی یَبْدُوَ صَلَاحُهَا، نَهَی الْبَائِعَ وَالْمُبْتَاعَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بائع اور مشتری کو پھلوں کی خرید و فروخت سے ممانعت فرمائی ہے جب تک وہ پک نہ جائیں۔

2193- سنن ابو داؤد: 3372

2194- راجع الحدیث: 1486، صحیح مسلم: 3840، سنن ابو داؤد: 3367

2195- حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَهَى أَنْ تُبَاعَ ثَمَرَةُ النَّخْلِ حَتَّى تَزْهُوَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ: يَعْنِي حَتَّى تَحْمَرَّ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کھجوروں کے میووں کو پکنے سے پہلے فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے۔ امام ابو عبداللہ بخاری نے فرمایا یعنی سرخ ہونے سے پہلے۔

2196- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَلِيمِ بْنِ حَيَّانَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَا، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُبَاعَ الثَّمَرَةُ حَتَّى تُشَقِّحَ فَقِيلَ: وَمَا تُشَقِّحُ؟ قَالَ: تَحْمَارُّ وَتَصْفَارُّ وَيُؤْكَلُ مِنْهَا

سعید بن میناء سے مروی ہے کہ میں نے سنا کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے تشقیح سے پہلے کھجوروں کی فروخت سے منع فرمایا ہے کہا گیا کہ تشقیح کیا ہے؟ فرمایا کہ اتنی سرخ اور زرد ہو جائیں کہ کھائی جاسکیں۔

86- بَابُ بَيْعِ النَّخْلِ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلاَحُهَا

پکنے سے پہلے کھجوروں کی فروخت

2197- حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الهَيْثَمِ، حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلاَحُهَا، وَعَنِ النَّخْلِ حَتَّى يَزْهُوَ، قِيلَ: وَمَا يَزْهُو؟ قَالَ: يَحْمَارُّ أَوْ يَصْفَارُّ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پھلوں کو پکنے سے پہلے فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے اور کھجوروں کو زہو سے پہلے۔ کہا گیا کہ زہو کیا ہے؟ فرمایا کہ اُن کا سرخ اور زرد ہونا۔

87- بَابُ إِذَا بَاعَ الثِّمَارَ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلاَحُهَا، ثُمَّ أَصَابَتْهُ عَاهَةٌ فَهُوَ مِنَ البَائِعِ

جب پکنے سے پہلے کھجوریں فروخت کر دی جائیں اور کوئی مصیبت آجائے تو نقصان بائع پر پڑے گا

2195- راجع الحدیث: 1488

2196- راجع الحدیث: 1487 صحیح مسلم: 3889 سنن ابو داؤد: 3370

2197- راجع الحدیث: 1488

2198- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتَّى تُزْهِيَ، فَقِيلَ لَهُ: وَمَا تُزْهِي؟ قَالَ: حَتَّى تَحْمَرَّ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرَأَيْتَ إِذَا مَنَعَ اللهُ الثَّمَرَةَ، بِمَ يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ مَالَ أَخِيهِ،

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زہو سے پہلے پھلوں کی فروخت سے منع فرمایا ہے۔ اُن سے کہا گیا کہ زہو کیا ہے؟ فرمایا: حتیٰ کہ سرخ ہو جائیں۔ فرمایا: زرا دیکھو اگر اللہ تعالیٰ پھلوں کو روک لے تو تم کس چیز کی قیمت لیتے ہو۔

2199- قَالَ اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: لَوْ أَنَّ رَجُلًا ابْتَاعَ ثَمَرًا قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلاَحُهُ ثُمَّ أَصَابَتْهُ عَاهَةٌ، كَانَ مَا أَصَابَهُ عَلَى رَبِّهِ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لاَ تَتَبَايَعُوا الثَّمَرَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلاَحُهَا، وَلاَ تَبِيعُوا الثَّمَرَ بِالتَّمْرِ

فرمایا کہ ایک شخص پکنے سے پہلے پھل خریدتا ہے۔ پھر اُس پر مصیبت آ پڑتی ہے تو نقصان اُس کے مالک پر پڑے گا۔ سالم بن عبداللہ نے حضرت عبداللہ بن عمر سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پکنے سے پہلے پھلوں کو فروخت نہ کرو اور نہ کھجوروں کے عوض کھجوریں فروخت کرو۔

88- بَابُ شِرَاءِ الطَّعَامِ إِلَى أَجَلٍ

مدّت طے کر کے غلّہ خریدنا

2200- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، قَالَ: ذَكَرْنَا عِنْدَ إِبْرَاهِيمَ الرَّهْنَ فِي السَّلَفِ، فَقَالَ: لاَ بَأْسَ بِهِ، ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى طَعَامًا مِنْ يَهُودِيٍّ إِلَى أَجَلٍ، فَرَهَنَهُ دِرْعَهُ

اعمش سے مروی ہے کہ ہم نے ابراہیم نخعی کے پاس قرض میں گروی رکھنے کا ذکر کیا تو فرمایا کہ کوئی حرج نہیں ہے۔ پھر اسود کے واسطے سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی یہودی سے ایک مقررہ مدت پر غلّہ خرید فرمایا اور اپنی زِرّہ اس کے پاس رہن رکھی۔

89- بَابُ إِذَا أَرَادَ بَيْعَ تَمْرٍ بِتَمْرٍ خَيْرٍ مِنْهُ

جب کوئی عمدہ کھجوروں کے عوض کھجوریں فروخت کرنا چاہے

2198- راجع الحدیث:1488، صحیح مسلم:3955، سنن نسائی:4539

2199- راجع الحدیث:1486، صحیح مسلم:3754، سنن نسائی:4534

2200- راجع الحدیث:2068

2202و 2201 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلَى خَيْبَرَ، فَجَاءَهُ بِتَمْرٍ جَنِيبٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هٰكَذَا، قَالَ: لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا لَنَأْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هٰذَا بِالصَّاعَيْنِ، وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثَةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَفْعَلْ، بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ، ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيبًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی شخص کو خیبر کے لیے عامل بنایا۔ وہ اچھی کھجوریں لے کر آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا خیبر کی سب کھجوریں ایسی ہوتی ہیں؟ عرض کی کہ یا رسول اللہ! خدا کی قسم، نہیں۔ ہم یہ ایک صاع یا دو صاعوں کے عوض اور دو صاع تین صاعوں کے عوض خریدتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا نہ کرو بلکہ انہیں درہموں سے بیچ دیا کرو اور پھر عمدہ کھجوریں درہموں سے خرید لیا کرو۔

90- بَابُ مَنْ بَاعَ نَخْلًا قَدْ أُبِّرَتْ، أَوْ أَرْضًا مَزْرُوعَةً أَوْ بِإِجَارَةٍ

جس نے پیوند لگی کھجوریں یا زراعت والی زمین بیچی یا ٹھیکے پر دی

2203- قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ: وَقَالَ لِي إِبْرَاهِيمُ: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ، يُخْبِرُ عَنْ نَافِعٍ، مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ قَالَ: أَيُّمَا نَخْلٍ بِيعَتْ، قَدْ أُبِّرَتْ لَمْ يُذْكَرِ الثَّمَرُ، فَالثَّمَرُ لِلَّذِي أَبَّرَهَا، وَكَذٰلِكَ الْعَبْدُ، وَالْحَرْثُ، سَمَّى لَهُ نَافِعٌ هٰؤُلَاءِ الثَّلَاثَ

امام ابوعبداللہ بخاری، ابراہیم، ہشام، ابن جریج، ابن ابوملیکہ، نافع مولیٰ ابنِ عمر سے مروی ہے کہ جس نے پیوند لگے ہوئے کھجور کے درخت بیچے اور پھلوں کا ذکر نہیں کیا تو پھل اُسی کے ہیں جس نے پیوند کاری کی اور اِسی طرح غلام اور کھیتی۔ نافع نے اُن سے اِن تین چیزوں کے نام لیے۔

2204 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے پیوند لگا ہوا کھجور کا درخت فروخت کیا تو اس کے پھل پیوند لگانے

2201,2202- انظر الحدیث: 2302,4244,4246,7350,2303,4245,4247,7351' صحیح مسلم: 4075' سنن نسائی: 4567,4568

2203- انظر الحدیث: 2204,2206,2379,2716

2204- راجع الحدیث: 2203' صحیح مسلم: 3878' سنن ابوداؤد: 3434' سنن ابن ماجه: 2210

مَنْ بَاعَ نَخْلًا قَدْ أُبِّرَتْ فَثَمَرُهَا لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ

والے کے ہیں مگر جبکہ خریدار مشروط کر لے۔

91- بَابُ بَيْعِ الزَّرْعِ بِالطَّعَامِ كَيْلًا

فصل کو ناپ والے غلّے کے عوض فروخت کرنا

2205- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: " نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ: أَنْ يَبِيعَ ثَمَرَ حَائِطِهِ إِنْ كَانَ نَخْلًا بِتَمْرٍ كَيْلًا، وَإِنْ كَانَ كَرْمًا أَنْ يَبِيعَهُ بِزَبِيبٍ كَيْلًا، وَإِنْ كَانَ زَرْعًا، أَنْ يَبِيعَهُ بِكَيْلِ طَعَامٍ، وَنَهَى عَنْ ذَلِكَ كُلِّهِ"

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سے ممانعت فرمائی منع فرمایا کہ کوئی اپنے باغ کے پھل بیچے۔ اگر وہ کھجوریں ہوں تو اتنی کھجوروں کے عوض اور اگر انگور ہوں تو اتنے من کشمش کے عوض فروخت کرے اور اگر کھیتی ہو تو اتنے من غلّے کے عوض فروخت کرے۔ ان سب سے منع فرمایا۔

92- بَابُ بَيْعِ النَّخْلِ بِأَصْلِهِ

درخت سمیت کھجوروں کی فروخت

2206- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: أَيُّمَا امْرِئٍ أَبَّرَ نَخْلًا ثُمَّ بَاعَ أَصْلَهَا، فَلِلَّذِي أَبَّرَ ثَمَرُ النَّخْلِ، إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَهُ الْمُبْتَاعُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کھجور کے درخت میں پیوند لگایا۔ پھر درخت کو فروخت کر دیا تو پھل پیوند لگانے والے کا ہے مگر جب کہ خریدار مشروط کر لے۔

93- بَابُ بَيْعِ الْمُخَاضَرَةِ

بیع مخاضرہ

2207- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيُّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ، وَالْمُخَاضَرَةِ، وَالْمُلَامَسَةِ، وَالْمُنَابَذَةِ، وَالْمُزَابَنَةِ

اسحاق بن ابوطلحہ انصاری سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ، مخاضرہ، ملامسہ، منابذہ اور مزابنہ (ان طریقوں سے خرید و فروخت کرنے) کی ممانعت فرمائی ہے۔

2208- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ

2205- راجع الحدیث: 2171' صحیح مسلم: 3876' سنن ابو داؤد: 2265' سنن نسائی: 4563

2206- راجع الحدیث: 2203' صحیح مسلم: 3880' سنن نسائی: 4649' سنن ابن ماجہ: 2210م

2208- راجع الحدیث: 1488' صحیح مسلم: 3954

جَعْفَرٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ ثَمَرِ التَّمْرِ حَتَّى يَزْهُوَ. فَقُلْنَا لِأَنَسٍ: مَا زَهْوُهَا؟ قَالَ: تَحْمَرُّ وَتَصْفَرُّ، أَرَأَيْتَ إِنْ مَنَعَ اللَّهُ الثَّمَرَةَ بِمَ تَسْتَحِلُّ مَالَ أَخِيكَ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زہو سے پہلے پھلوں کی فروخت سے منع فرمایا ہے۔ ہم نے حضرت انس کی خدمت میں عرض کی کہ اس کا زہو کیا ہے۔ فرمایا کہ سرخ اور زرد ہونا۔ بتاؤ اللہ تعالیٰ پھل نہ دے تو اپنے بھائی کا مال کس چیز کے عوض حلال کرتے ہو۔

94- بَابُ بَيْعِ الْجُمَّارِ وَأَكْلِهِ

گابھے کا سودا اور اُسے کھانا

2209- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَأْكُلُ جُمَّارًا، فَقَالَ: مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةٌ كَالرَّجُلِ الْمُؤْمِنِ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَقُولَ هِيَ النَّخْلَةُ، فَإِذَا أَنَا أَحْدَثُهُمْ، قَالَ: هِيَ النَّخْلَةُ

مجاہد سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھا اور آپ گابھا تناول فرما رہے تھے۔ فرمایا کہ درختوں میں سے ایک (درخت) مردِ مومن کی طرح ہے۔ میں نے چاہا کہ کہہ دوں وہ کھجور ہے مگر میں نوعمر تھا۔ خود فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔

95- بَابُ مَنْ أَجْرَى أَمْرَ الْأَمْصَارِ عَلَى مَا يَتَعَارَفُونَ بَيْنَهُمْ: فِي الْبُيُوعِ وَالْإِجَارَةِ وَالْمِكْيَالِ وَالْوَزْنِ، وَسُنَنِهِمْ عَلَى نِيَّاتِهِمْ وَمَذَاهِبِهِمُ الْمَشْهُورَةِ

جو شہر میں تجارت، ٹھیکے اور ناپ تول میں وہی اصطلاحات اور عُرفِ عام نافذ کرے جو اُن کے درمیان معروف ہوں

وَقَالَ شُرَيْحٌ لِلْغَزَّالِينَ: سُنَّتُكُمْ بَيْنَكُمْ رِبْحًا وَقَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ، عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ: لَا بَأْسَ الْعَشَرَةُ بِأَحَدَ عَشَرَ، وَيَأْخُذُ لِلنَّفَقَةِ رِبْحًا وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِهِنْدٍ: خُذِي مَا يَكْفِيكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوفِ وَقَالَ تَعَالَى: (وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ) (النساء: 6) "

قاضی شریح نے سوت والوں سے فرمایا کہ تمہارے طریقوں کے موافق فیصلہ کیا جائے گا۔ عبدالوہاب، ایوب، محمد بن سیرین نے فرمایا کہ دس کی چیز کو گیارہ میں بیچے تو کوئی حرج نہیں اور خرچ کے عوض نفع لے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ہند سے فرمایا: اتنا خرچ لے لیا کرو جو دستور کے لحاظ سے تمہارے اور تمہاری اولاد کے

2209- راجع الحدیث: 61

وَاكْتَرَى الْحَسَنُ، مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مِرْدَاسٍ: حِمَارًا، فَقَالَ: بِكَمْ؟ قَالَ: بِدَانَقَيْنِ، فَرَكِبَهُ ثُمَّ جَاءَ مَرَّةً أُخْرَى، فَقَالَ: الحِمَارَ الحِمَارَ. فَرَكِبَهُ وَلَمْ يُشَارِطْهُ فَبَعَثَ إِلَيْهِ بِنِصْفِ دِرْهَمٍ

لیے کافی ہو اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو فقیر ہو وہ دستور کے لحاظ سے کھائے۔ حسن نے عبداللہ بن مرداس سے کرائے پر گدھا لیا اور کہا کتنے میں؟ انہوں نے کہا کہ دو دانق میں۔ پس وہ سوار ہو گئے۔ پھر دوسری مرتبہ آئے اور کہا کہ گدھے کی حاجت ہے۔ چنانچہ اُس پر سوار ہو گئے اور کچھ طے نہ کیا۔ چنانچہ اُن کی طرف نصف درہم بھیج دیا۔

2210- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: حَجَمَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو طَيْبَةَ، فَأَمَرَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَاعٍ مِنْ تَمْرٍ، وَأَمَرَ أَهْلَهُ أَنْ يُخَفِّفُوا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ابوطیبہ نے رسول اللہ ﷺ کو پچھنے لگائے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اس کو ایک صاع کھجوریں دینے کا حکم فرمایا اور اس کے مالکوں سے سفارش کی کہ اُس کے خراج میں کمی کر دیں۔

2211- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: قَالَتْ هِنْدٌ أُمُّ مُعَاوِيَةَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ، فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ أَنْ آخُذَ مِنْ مَالِهِ سِرًّا؟ قَالَ: خُذِي أَنْتِ وَبَنُوكِ مَا يَكْفِيكِ بِالْمَعْرُوفِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ہند اُمِّ معاویہ نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی کہ ابوسفیان کم خرچ آدمی ہیں۔ اگر میں چھپا کر اُن کے مال سے لے لیا کروں تو کیا مجھ پر گناہ ہوگا؟ فرمایا کہ اتنا لے لیا کرو جو دستور کے موافق تمہارے لیے اور تمہارے بیٹوں کے لیے کافی ہو۔

2212- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، ح وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلاَمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ فَرْقَدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، تَقُولُ: (وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا، فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ

اسحاق، ابن نمیر، ہشام۔ محمد، عثمان بن فرقد، ہشام بن عروہ، ان کے والد ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو مال دار ہو وہ بچے اور جو تنگ دست ہو وہ دستور کے مطابق کھالے۔ یہ آیت یتیم کے والی کے بارے میں نازل ہوئی جو اُس کی

2210- راجع الحديث: 2102

2211- انظر الحديث: 7180,7161,6641,5370,5364,5359,3825,2460

2212- انظر الحديث: 4575,2765 صحیح مسلم: 7451

كَانَ فَقِيرًا، فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ) (النساء : 6). أُنْزِلَتْ فِي وَالِي الْيَتِيمِ الَّذِي يُقِيمُ عَلَيْهِ وَيُصْلِحُ فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ فَقِيرًا أَكَلَ مِنْهُ بِالْمَعْرُوفِ

نگرانی کرتا اور اس کے مال کا بھلا چاہتا ہے کہ اگر وہ تنگ دست ہے تو اُس میں سے دستور کے موافق کھالے۔

96- بَابُ بَيْعِ الشَّرِيكِ مِنْ شَرِيكِهِ

ایک شریک کا دوسرے شریک سے سودا کرنا

2213- حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّفْعَةَ فِي كُلِّ مَالٍ لَمْ يُقْسَمْ، فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ، فَلَا شُفْعَةَ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر مال میں شفعہ کا حق مقرر فرمایا جب تک وہ تقسیم نہ ہو۔ جب حدیں قائم ہوگئیں اور طریقے بدل گئے تو شفعہ نہ رہا۔

فائدہ: شفعہ شین کے پیش سے ہے شفع سے بنا بمعنی جوڑنا ملانا اسی لیے جفت عدد کو شفع کہتے ہیں اور طاق کو وتر، رب فرماتا ہے: "وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ" سفارش کو شفاعت اور سفارشی کو شفیع کہتے ہیں کہ یہ شخص اپنے کو ملزم کے ساتھ ملا دیتا ہے، حق قرب کو شفعہ اس لیے کہتے ہیں کہ شفیع دوسری زمین خرید کر اپنی زمین سے ملاتا ہے دیگر اماموں کے ہاں صرف شرکت والے کو حق شفعہ پہنچتا ہے مگر ہمارے امام اعظم کے ہاں پڑوسی کو بھی پہنچتا ہے جسے حق جوار کہتے ہیں، اس پر حدیث صحیحہ وارد ہیں۔ ایک روایت میں امام احمد ابن حنبل بھی امام اعظم کے ساتھ ہیں فریقین کے دلائل کتب فقہ میں دیکھیے، ہم بھی ان شاء اللہ موقعہ پر عرض کریں گے۔ (از اشعہ) (مراۃ المناجیح ج ۴ ص ۵۵۹)

97- بَابُ بَيْعِ الْأَرْضِ وَالدُّورِ وَالْعُرُوضِ مُشَاعًا غَيْرَ مَقْسُومٍ

غیر منقسم زمین، گھر اور سامان کا سودا

2214- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ مَالٍ لَمْ يُقْسَمْ، فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہر مال میں شفعہ کا فیصلہ فرمایا ہے جب تک وہ تقسیم نہ کیا گیا ہو۔ جب حد قائم ہو جائیں اور طریقے بدل دیے جائیں تو شفعہ نہ رہا۔

2214م- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ

عبدالواحد نے ہم سے حدیث بیان کرتے ہوئے

2213- سنن ابو داؤد: 3513، سنن ترمذی: 1370، سنن نسائی: 4716، سنن ابن ماجہ: 2213

2214- راجع الحدیث: 2213

بِهَذَا، وَقَالَ: فِي كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ . تَابَعَهُ هِشَامٌ، عَنْ مَعْمَرٍ. قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: فِي كُلِّ مَالٍ . رَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ

فرمایا کہ ہر مال میں جو تقسیم نہ کیا گیا ہو۔ متابعت کی اس کی ہشام، معمر، عبدالرزاق نے فرمایا کہ ہر مال میں اور مروی کیا اسے عبدالرحمٰن بن اسحاق نے زہری سے۔

98- بَابُ إِذَا اشْتَرَى شَيْئًا لِغَيْرِهِ بِغَيْرِ إِذْنِهِ فَرَضِيَ

جب کسی کی چیز اس کی اجازت کے بغیر خرید لی جائے اور پھر وہ راضی ہو جائے

2215- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " خَرَجَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ يَمْشُونَ فَأَصَابَهُمُ الْمَطَرُ، فَدَخَلُوا فِي غَارٍ فِي جَبَلٍ، فَانْحَطَّتْ عَلَيْهِمْ صَخْرَةٌ، قَالَ: فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: ادْعُوا اللَّهَ بِأَفْضَلِ عَمَلٍ عَمِلْتُمُوهُ، فَقَالَ أَحَدُهُمْ: اللَّهُمَّ إِنِّي كَانَ لِي أَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ، فَكُنْتُ أَخْرُجُ فَأَرْعَى، ثُمَّ أَجِيءُ فَأَحْلُبُ فَأَجِيءُ بِالْحِلَابِ، فَآتِي بِهِ أَبَوَيَّ فَيَشْرَبَانِ، ثُمَّ أَسْقِي الصِّبْيَةَ وَأَهْلِي وَامْرَأَتِي، فَاحْتَبَسْتُ لَيْلَةً، فَجِئْتُ فَإِذَا هُمَا نَائِمَانِ، قَالَ: فَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَهُمَا، وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ رِجْلَيَّ، فَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ دَأْبِي وَدَأْبَهُمَا، حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ، اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ، فَافْرُجْ عَنَّا فُرْجَةً نَرَى مِنْهَا السَّمَاءَ، قَالَ: فَفُرِجَ عَنْهُمْ، وَقَالَ الْآخَرُ: اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي كُنْتُ أُحِبُّ امْرَأَةً مِنْ بَنَاتِ عَمِّي كَأَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرَّجُلُ النِّسَاءَ، فَقَالَتْ: لَا تَنَالُ ذَلِكَ مِنْهَا حَتَّى تُعْطِيَهَا مِائَةَ دِينَارٍ، فَسَعَيْتُ فِيهَا حَتَّى جَمَعْتُهَا، فَلَمَّا

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تین شخص نکل کر جا رہے تھے کہ انہیں بارش نے آلیا تو وہ ایک پہاڑ کے غار میں داخل ہو گئے اور ایک پتھر نے ان کا راستہ بند کر دیا۔ وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ اپنے افضل ترین عمل کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے جو آپ نے کیا ہو۔ اُن میں سے ایک نے کہا کہ اے اللہ! میرے والدین بہت بوڑھے تھے اور میں جانوروں کو چرایا کرتا تھا۔ جب میں واپس آتا تو اُن کو دوہتا اور دودھ لے کر والدین کی خدمت میں حاضر ہوتا۔ وہ پی لیتے تو پھر اپنے بیوی بچوں کو پلاتا۔ ایک رات مجھے دیر ہو گئی اور جب میں آیا تو وہ دونوں سو چکے تھے۔ میں نے انہیں جگانا پسند نہ کیا اور بچے میرے پیروں کے پاس رو رہے تھے۔ میں اور والدین اسی حال میں تھے حتیٰ کہ فجر طلوع ہو گئی! اے اللہ! اگر یہ کام تیرے نزدیک میں نے صرف تیری رضا کے لیے کیا تو پتھر کو اتنا ہٹا دے کہ ہم آسمان کو دیکھ سکیں۔ پس وہ ہٹا دیا گیا۔ دوسرے نے کہا کہ اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میں اپنے چچا کی بیٹی سے اس قدر محبت کرتا تھا جتنی کسی مرد کو عورت سے ہو سکتی ہے۔ اُس نے کہا کہ آپ کی خواہش پوری نہیں ہو سکتی جب تک سو دینار نہ دیں۔ میں

2215- انظر الحدیث: 5974,3465,2333,2272، صحیح مسلم: 6884

قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ: اتَّقِ اللَّهَ وَلاَ تَفُضَّ الْخَاتَمَ إِلَّا بِحَقِّهِ، فَقُمْتُ وَتَرَكْتُهَا، فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ، فَافْرُجْ عَنَّا فُرْجَةً، قَالَ: فَفَرَجَ عَنْهُمُ الثُّلُثَيْنِ، وَقَالَ الآخَرُ: اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي اسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا بِفَرَقٍ مِنْ ذُرَةٍ فَأَعْطَيْتُهُ، وَأَبَى ذَاكَ أَنْ يَأْخُذَ، فَعَمَدْتُ إِلَى ذَلِكَ الفَرَقِ فَزَرَعْتُهُ، حَتَّى اشْتَرَيْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَرَاعِيهَا، ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللَّهِ أَعْطِنِي حَقِّي، فَقُلْتُ: انْطَلِقْ إِلَى تِلْكَ البَقَرِ وَرَاعِيهَا فَإِنَّهَا لَكَ، فَقَالَ: أَتَسْتَهْزِئُ بِي؟ قَالَ: فَقُلْتُ: مَا أَسْتَهْزِئُ بِكَ وَلَكِنَّهَا لَكَ، اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ، فَافْرُجْ عَنَّا فَكُشِفَ عَنْهُمْ "

نے کوشش کر کے وہ جمع کر لیے اور جب اُس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان بیٹھا تو اس نے کہا: اللہ سے ڈریے اور مُہر کو بغیر حق کے نہ توڑیئے۔ میں کھڑا ہو گیا اور اسے چھوڑ دیا۔ اگر تیرے علم کے مطابق میں نے یہ عمل صرف تیری رضا کے لیے کیا تو اسے ہمارے سامنے سے ہٹا دے۔ پس وہ ان سے دو تہائی ہٹا دیا گیا۔ تیسرے نے کہا اے اللہ! تُو جانتا ہے کہ میں نے ایک فرق جوار کے بدلے ایک آدمی کو کام پر لگایا تھا جب میں اُسے دینے لگا تو اس نے لینے سے انکار کیا۔ میں نے وہ فرق جوار بو دی، جس سے گائیں اور چرواہا خرید لیا۔ پھر اس شخص نے آ کر کہا کہ اے اللہ کے بندے! میرا حق مجھے دیدو۔ میں نے کہا کہ اُن گایوں اور چرواہے کی طرف جاؤ، وہ سب کچھ تمہارا ہے۔ اس نے کہا کہ کیا آپ مجھ سے مذاق کر رہے ہیں؟ میں نے کہا: میں تم سے مذاق نہیں کرتا بلکہ وہ سب کچھ تمہارا ہے۔ اے اللہ! اگر تیرے علم کے مطابق یہ محض تیری رضا کے لیے کیا تو ہمیں اس سے نکال دے۔ تو وہ (پتھر) اُن (کے سامنے) سے ہٹ گیا۔

99- بَابُ الشِّرَاءِ وَالبَيْعِ مَعَ الْمُشْرِكِينَ وَأَهْلِ الحَرْبِ

مشرکوں اور حربیوں سے خرید و فروخت

2216- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مُشْرِكٌ مُشْعَانٌّ طَوِيلٌ بِغَنَمٍ يَسُوقُهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "بَيْعًا أَمْ عَطِيَّةً؟ - أَوْ قَالَ: - أَمْ هِبَةً"، قَالَ: لاَ، بَلْ بَيْعٌ، فَاشْتَرَى مِنْهُ شَاةً

حضرت عبدالرحمٰن بن ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے۔ پھر ایک مشرک بکریوں کو ہانکتا ہوا آیا جو بال بکھرائے ہوئے اور لمبے قد کا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سودا یا عطیہ؟ یا ہبہ فرمایا۔ اس نے کہا: نہیں بلکہ سودا۔ آپ نے اُس سے ایک بکری خرید لی فرمالی۔

2216- انظر الحدیث: 5382,2618 صحیح مسلم: 5332

100- بَابُ شِرَاءِ الْمَمْلُوكِ مِنَ الْحَرْبِيِّ وَهِبَتِهِ وَعِتْقِهِ

کافر حربی سے غلام خرید کر اُسے ہبہ یا آزاد کرنا

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَلْمَانَ: كَاتِبْ، وَكَانَ حُرًّا، فَظَلَمُوهُ وَبَاعُوهُ، وَسُبِيَ عَمَّارٌ، وَصُهَيْبٌ، وَبِلاَلٌ " وَقَالَ اللهُ تَعَالَى: (وَاللهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ، فَمَا الَّذِينَ فُضِّلُوا بِرَادِّي رِزْقِهِمْ عَلَى مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيهِ سَوَاءٌ أَفَبِنِعْمَةِ اللهِ يَجْحَدُونَ) (النحل: 71)

نبی کریم ﷺ نے حضرت سلمان سے فرمایا کہ مکاتبت کرلو۔ یہ آزاد تھے کہ لوگوں نے ظلم کر کے انہیں فروخت کر دیا اور حضرت عمار، حضرت صہیب اور حضرت بلال کو قید کیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ترجمہ کنز الایمان: اور اللہ نے تم میں ایک کو دوسرے پر رزق میں بڑائی دی تو جنہیں بڑائی دی ہے وہ اپنا رزق اپنے باندی غلاموں کو نہ پھیر دیں گے کہ وہ سب اس میں برابر ہو جائیں تو کیا اللہ کی نعمت سے مکرتے ہیں (پارہ ۱۴، النحل: ۷۱)

2217- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " هَاجَرَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ بِسَارَةَ، فَدَخَلَ بِهَا قَرْيَةً فِيهَا مَلِكٌ مِنَ الْمُلُوكِ أَوْ جَبَّارٌ مِنَ الْجَبَابِرَةِ، فَقِيلَ: دَخَلَ إِبْرَاهِيمُ بِامْرَأَةٍ هِيَ مِنْ أَحْسَنِ النِّسَاءِ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ: أَنْ يَا إِبْرَاهِيمُ مَنْ هَذِهِ الَّتِي مَعَكَ؟ قَالَ: أُخْتِي، ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهَا فَقَالَ: لاَ تُكَذِّبِي حَدِيثِي، فَإِنِّي أَخْبَرْتُهُمْ أَنَّكِ أُخْتِي، وَاللهِ إِنْ عَلَى الْأَرْضِ مُؤْمِنٌ غَيْرِي وَغَيْرُكِ، فَأَرْسَلَ بِهَا إِلَيْهِ فَقَامَ إِلَيْهَا، فَقَامَتْ تَوَضَّأُ وَتُصَلِّي، فَقَالَتْ: اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ آمَنْتُ بِكَ وَبِرَسُولِكَ، وَأَحْصَنْتُ فَرْجِي، إِلَّا عَلَى زَوْجِي فَلاَ تُسَلِّطْ عَلَيَّ الْكَافِرَ، فَغُطَّ حَتَّى رَكَضَ بِرِجْلِهِ ". قَالَ الْأَعْرَجُ: قَالَ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: " قَالَتْ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت سارہ کے ساتھ ہجرت فرمائی وہ ان کے ساتھ ایک ایسی بستی میں داخل ہوئے جس کا بادشاہ جابروں میں سے ایک جابر تھا۔ اس سے کہا گیا کہ ابراہیم ایک ایسی عورت کے ساتھ آئے ہیں جو بہت ہی خوبصورت ہے۔ اس نے آپ کی طرف پیغام بھیجا کہ اے ابراہیم! یہ تمہارے ساتھ کون ہے؟ فرمایا کہ میری بہن ہے۔ پھر آپ ان کی طرف لوٹے اور کہا کہ میری بات کو جھوٹی نہ کر دینا کیونکہ میں نے انہیں بتایا ہے کہ تم میری بہن ہو اور خدا کی قسم، زمین پر میرے اور تمہارے سوا کوئی مومن نہیں ہے۔ اس نے انہیں بلا بھیجا تو انہوں نے اٹھ کر وضو کیا اور نماز پڑھی اور کہا: اے اللہ! اگر میں تجھ پر تیرے رسول پر ایمان لائی ہوں اور اپنی شرمگاہ کو سوائے اپنے خاوند کے اوروں سے محفوظ رکھا ہے تو اس کافر کو مجھ پر

2217- انظر الحدیث: 6950,5084,3358,2635

اللَّهُمَّ إِنْ يَمُتْ يُقَالُ هِيَ قَتَلَتْهُ، فَأُرْسِلَ ثُمَّ قَامَ إِلَيْهَا، فَقَامَتْ تَوَضَّأُ تُصَلِّي، وَتَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ آمَنْتُ بِكَ وَبِرَسُولِكَ وَأَحْصَنْتُ فَرْجِي إِلَّا عَلَى زَوْجِي، فَلَا تُسَلِّطْ عَلَيَّ هَذَا الكَافِرَ، فَغُطَّ حَتَّى رَكَضَ بِرِجْلِهِ"، قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ، قَالَ أَبُو سَلَمَةَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: "فَقَالَتْ: اللَّهُمَّ إِنْ يَمُتْ فَيُقَالُ هِيَ قَتَلَتْهُ، فَأُرْسِلَ فِي الثَّانِيَةِ، أَوْ فِي الثَّالِثَةِ، فَقَالَ: وَاللَّهِ مَا أَرْسَلْتُمْ إِلَيَّ إِلَّا شَيْطَانًا، ارْجِعُوهَا إِلَى إِبْرَاهِيمَ، وَأَعْطُوهَا آجَرَ فَرَجَعَتْ إِلَى إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَالَتْ: أَشَعَرْتَ أَنَّ اللَّهَ كَبَتَ الكَافِرَ وَأَخْدَمَ وَلِيدَةً"

مسلّط نہ ہونے دینا۔ وہ گر پڑا اور ایڑیاں رگڑنے لگا۔ اعرج، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: اے اللہ! اگر یہ مر گیا تو کہا جائیگا کہ یہی اسکی قاتلہ ہے۔ پس اسے چھوڑ دیا گیا تو پھر وہ ان کیجانب بڑھا۔ انہوں نے کھڑی ہو کر وضو کیا، نماز پڑھی اور کہا: اے اللہ! اگر میں تجھ پر اور تیرے رسول پر ایمان لائی ہوں اور اپنی شرمگاہ کو سوائے اپنے خاوند کے اوروں سے بچائے رکھا ہے تو اس کافر کو مجھ پر مسلّط نہ ہونے دینا۔ وہ گر پڑا اور ایڑیاں رگڑنے لگا۔ عبدالرحمٰن، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: اے اللہ! اگر یہ مر گیا تو کہا جائے گا کہ یہی اسکی قاتلہ ہے۔ وہ دوسری مرتبہ یا تیسری مرتبہ چھوڑ دیا گیا تو کہا کہ خدا کی قسم، تم نے میرے پاس نہیں بھیجا مگر شیطان کو اسے ابراہیم کے پاس واپس لے جاؤ اور انہیں انعام بھی دیا۔ پس حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس لوٹی اور کہا: کیا آپ کو علم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کافر کو ذلیل کیا اور خدمت کے لیے لڑکی دی۔

2218 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: اخْتَصَمَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ، وَعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فِي غُلَامٍ، فَقَالَ سَعْدٌ: هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْنُ أَخِي عُتْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَهِدَ إِلَيَّ أَنَّهُ ابْنُهُ انْظُرْ إِلَى شَبَهِهِ، وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: هَذَا أَخِي يَا رَسُولَ اللَّهِ، وُلِدَ عَلَى فِرَاشِ أَبِي مِنْ وَلِيدَتِهِ، فَنَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى شَبَهِهِ، فَرَأَى شَبَهًا بَيِّنًا بِعُتْبَةَ، فَقَالَ: هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ،

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت عبد بن زمعہ کا ایک لڑکے کے متعلق میں تنازعہ ہوا۔ حضرت سعد نے کہا کہ یا رسول اللہ! یہ میرا بھتیجا ہے۔ عتبہ بن ابو وقاص نے مجھ سے عہد لیا تھا کہ یہ ان کا بیٹا ہے، اس کی صورت تو دیکھیے اور حضرت عبد بن زمعہ نے کہا کہ یا رسول اللہ! یہ میرا بھائی ہے۔ میرے باپ کے بستر پر اُن کی لونڈی سے پیدا ہوا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اُس کی صورت دیکھی تو عتبہ سے بالکل واضح مشابہت تھی۔ فرمایا کہ اے

2218- انظر الحدیث: 2053، صحیح مسلم: 3598، سنن نسائی: 3484

الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ، وَاحْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ بِنْتَ زَمْعَةَ فَلَمْ تَرَهُ سَوْدَةُ قَطُّ

عبد! یہ تمہارا ہے۔ لڑکا بستر والے کا اور زانی کے لیے پتھر۔ اے سودہ بنت زمعہ! اس سے پردہ کرنا۔ پس حضرت سودہ نے اُسے ہرگز نہ دیکھا۔

2219- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِصُهَيْبٍ: اتَّقِ اللَّهَ وَلاَ تَدَّعِ إِلَى غَيْرِ أَبِيكَ، فَقَالَ صُهَيْبٌ مَا يَسُرُّنِي أَنَّ لِي كَذَا وَكَذَا، وَأَنِّي قُلْتُ ذَلِكَ وَلَكِنِّي سُرِقْتُ وَأَنَا صَبِيٌّ

سعد نے اپنے والد ماجد سے مروی کی ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت صہیب سے کہا کہ اللہ سے ڈرو اور اپنے باپ کے سوا دوسرے کی جانب اپنے آپ کو منسوب نہ کرو۔ حضرت صہیب نے کہا کہ یہ بات مجھے پسند نہیں ہے کہ ایسا کہوں لیکن بچپن میں مجھے چرا لیا گیا تھا۔

2220- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ أُمُورًا كُنْتُ أَتَحَنَّثُ أَوْ أَتَحَنَّتُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ صِلَةٍ وَعَتَاقَةٍ وَصَدَقَةٍ، هَلْ لِي فِيهَا أَجْرٌ؟ قَالَ حَكِيمٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَسْلَمْتَ عَلَى مَا سَلَفَ لَكَ مِنْ خَيْرٍ

عُروہ بن زبیر سے مروی ہے کہ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! زمانہ جاہلیت میں نے صِلہ رحمی کر کے غلام آزاد کر کے اور صدقہ دے کر جو نیکیاں کی تھیں کیا مجھے اُن کا ثواب ملے گا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنی پچھلی نیکیوں کے سبب کی ہی مسلمان ہوئے ہو۔

101- بَابُ جُلُودِ الْمَيْتَةِ قَبْلَ أَنْ تُدْبَغَ

مردار جانوروں کی کھالوں کا حکم دباغت سے قبل

2221 - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِشَاةٍ مَيِّتَةٍ، فَقَالَ: هَلَّا اسْتَمْتَعْتُمْ بِإِهَابِهَا؟ قَالُوا: إِنَّهَا مَيِّتَةٌ، قَالَ: إِنَّمَا حَرُمَ أَكْلُهَا

زہیر بن حرب، یعقوب بن ابراہیم ان کے والدِ ماجد، صالح، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبداللہ، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ایک مردہ بکری کے پاس سے گزر ہوا تو فرمایا: اس کی کھال سے نفع کیوں نہ اٹھایا؟ لوگوں نے عرض کی کہ یہ تو مُردار ہے۔ فرمایا کہ اس کا صرف کھانا ہی حرام ہے۔

2220- راجع الحدیث:1436

2221- راجع الحدیث:1492

102- بَابُ قَتْلِ الْخِنْزِيرِ

خنزیر کو قتل کرنا

وَقَالَ جَابِرٌ: حَرَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعَ الْخِنْزِيرِ

حضرت جابر سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے خنزیر کی تجارت کو حرام فرمایا ہے۔

2222 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا، فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ، وَيَفِيضَ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، قریب ہے کہ تم میں حضرت ابنِ مریم نازل ہوں گے جو انصاف پسند ہوں گے۔ صلیب کو توڑیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ موقوف کر دیں گے اور مال اتنا زیادہ ہو جائے گا کہ کوئی لینے والا نہ ہوگا۔

103- بَابٌ: لَا يُذَابُ شَحْمُ الْمَيْتَةِ وَلَا يُبَاعُ وَدَكُهُ

مُردار کی چربی نہ پگھلائی جائے اور نہ فرضت کی جائے

رَوَاهُ جَابِرٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اسے حضرت جابر نے نبی کریم ﷺ سے مروی کیا ہے۔

2223 - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي طَاوُسٌ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: بَلَغَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَنَّ فُلَانًا بَاعَ خَمْرًا، فَقَالَ: قَاتَلَ اللّٰهُ فُلَانًا، أَلَمْ يَعْلَمْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُودَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُومُ، فَجَمَلُوهَا فَبَاعُوهَا

طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے کہ حضرت عمر کو یہ علم ہوا کہ فلاں نے شراب فروخت کی ہے تو فرمایا: اللہ تعالیٰ فلاں کو ہلاک کرے، کیا اُسے علم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہود کو غارت کرے کہ اُن پر چربی حرام کی گئی تھی لیکن وہ اُسے پگھلا کر فروخت کر دیتے۔

2224 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ

2222- انظر الحدیث: 3449,3448,2476' صحیح مسلم: 387' سنن ترمذی: 387

2223- انظر الحدیث: 3460' صحیح مسلم: 4027,4026' سنن ابن ماجه: 3383

2224- صحیح مسلم: 4029

الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَاتَلَ اللَّهُ يَهُودَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُومُ، فَبَاعُوهَا وَأَكَلُوا أَثْمَانَهَا. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: (قَاتَلَهُمُ اللَّهُ) (التوبة: 30): لَعَنَهُمْ، (قُتِلَ) (الذاريات: 10): لُعِنَ، (الْخَرَّاصُونَ) (الذاريات: 10): الْكَذَّابُونَ

تعالیٰ یہود کو غارت کرے کہ اُن پر چربی حرام کی گئی تھی تو وہ اسے فروخت کر کے اس کی قیمت کھالیا کرتے تھے۔

104- بَابُ بَيْعِ التَّصَاوِيرِ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا رُوحٌ، وَمَا يُكْرَهُ مِنْ ذَلِكَ

بے جان چیزوں کی تصویریں فروخت کرنا اور اِس کا مکروہ ہونا

2225- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، أَخْبَرَنَا عَوْفٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا أَبَا عَبَّاسٍ، إِنِّي إِنْسَانٌ إِنَّمَا مَعِيشَتِي مِنْ صَنْعَةِ يَدِي، وَإِنِّي أَصْنَعُ هَذِهِ التَّصَاوِيرَ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لاَ أُحَدِّثُكَ إِلَّا مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَنْ صَوَّرَ صُورَةً، فَإِنَّ اللَّهَ مُعَذِّبُهُ حَتَّى يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ، وَلَيْسَ بِنَافِخٍ فِيهَا أَبَدًا فَرَبَا الرَّجُلُ رَبْوَةً شَدِيدَةً، وَاصْفَرَّ وَجْهُهُ، فَقَالَ: وَيْحَكَ، إِنْ أَبَيْتَ إِلَّا أَنْ تَصْنَعَ، فَعَلَيْكَ بِهَذَا الشَّجَرِ، كُلِّ شَيْءٍ لَيْسَ فِيهِ رُوحٌ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: سَمِعَ سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، مِنَ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ، هَذَا الوَاحِدَ

سعید بن ابو الحسن سے مروی ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھا جبکہ ایک شخص آ کر عرض گزار ہوا: اے ابو العباس! میں ایسا شخص ہوں جس کا ذریعہ معاش دستکاری ہے اور میں یہ تصویریں بناتا ہوں۔ پس حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ میں تمہیں نہیں بتاؤں گا مگر وہی جو میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ جو تصویر بنائے گا اُسے اللہ تعالیٰ عذاب دے گا۔ حتیٰ کہ وہ اس میں روح پھونک دے اور وہ کبھی بھی اُس میں جان نہ ڈال سکے گا۔ چنانچہ اس شخص نے سرد آہ بھری اور اُس کا چہرہ زرد ہو گیا۔ فرمایا تم پر افسوس ہے اگر بنانا ہی ہے تو اس درخت جیسی کسی بھی بے جان چیز کی تصویر بنالیا کرو۔ امام ابو عبداللہ بخاری، سعید بن ابو عروبہ، نضر بن انس سے ایک مرتبہ سُنا۔

105- بَابُ تَحْرِيمِ التِّجَارَةِ فِي الْخَمْرِ

شراب کی تجارت کا حرام ہونا

وَقَالَ جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: حَرَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى

حضرت جابر سے مروی ہے کہ نبی کریم نے شراب

2225- انظر الحدیث: 7042,5963' صحیح مسلم: 5506

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعَ الخَمْرِ

2226 - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: لَمَّا نَزَلَتْ آيَاتُ سُورَةِ البَقَرَةِ عَنْ آخِرِهَا، خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: حُرِّمَتِ التِّجَارَةُ فِي الخَمْرِ

کی بیع کو حرام قرار دیا ہے۔

مسروق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ جب سورۂ البقرہ کی آخری آیتیں نازل ہوئیں تو نبی کریم ﷺ باہر تشریف لے گئے اور فرمایا: شراب کی بیع حرام فرمادی گئی ہے۔

106 - بَابُ إِثْمِ مَنْ بَاعَ حُرًّا

آزاد آدمی کو فروخت کرنے کا گناہ

2227 - حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ مَرْحُومٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " قَالَ اللّٰهُ: ثَلاَثَةٌ أَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ القِيَامَةِ: رَجُلٌ أَعْطَى بِي ثُمَّ غَدَرَ، وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَأَكَلَ ثَمَنَهُ، وَرَجُلٌ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا فَاسْتَوْفَى مِنْهُ وَلَمْ يُعْطِ أَجْرَهُ "

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قیامت کے دن میں تین آدمیوں کا دشمن ہوں گا۔ ایک وہ شخص جو میرے نام پر عہد کرے اور مکر اُس سے پھر جائے۔ دوسرا وہ شخص جو کسی آزاد شخص کو بیچ کر اُس کی قیمت کھائے اور تیسرا شخص وہ جو کسی کو مزدوری پر لگائے اور جب وہ کام مکمل کردے تو اُسے مزدوری نہ دے۔

000 - بَابُ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اليَهُودَ بِبَيْعِ أَرَضِيهِمْ حِينَ أَجْلاَهُمْ

فِيهِ المَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

جب آقا ﷺ نے یھود کو جلاوطن فرمایا تو انہیں انکی زمینیں بیع کرنے کا حکم فرمایا جن میں انکی قبریں تھیں

اسے مقبری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

107 - بَابُ بَيْعِ العَبِيدِ وَالحَيَوَانِ بِالحَيَوَانِ نَسِيئَةً

غلام کی بیع اور حیوان کی حیوان کے بدلے اودھار بیع کا بیان

وَاشْتَرَى ابْنُ عُمَرَ رَاحِلَةً بِأَرْبَعَةِ أَبْعِرَةٍ مَضْمُونَةٍ عَلَيْهِ يُوفِيهَا صَاحِبَهَا بِالرَّبَذَةِ وَقَالَ ابْنُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک اونٹنی کے عوض چار اونٹنیاں خریدیں اور ان کے مالک سے ضمانت لی کہ

2226- راجع الحدیث: 459

2227- انظر الحدیث: 2270، سنن ابن ماجہ: 2442

عَبَّاسٍ قَدْ يَكُونُ الْبَعِيرُ خَيْرًا مِنَ الْبَعِيرَيْنِ وَاشْتَرَى رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ بَعِيرًا بِبَعِيرَيْنِ فَأَعْطَاهُ أَحَدَهُمَا، وَقَالَ: آتِيكَ بِالْآخَرِ غَدًا رَهْوًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ: " لَا رِبَا فِي الْحَيَوَانِ: الْبَعِيرُ بِالْبَعِيرَيْنِ، وَالشَّاةُ بِالشَّاتَيْنِ إِلَى أَجَلٍ " وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ: لَا بَأْسَ بَعِيرٌ بِبَعِيرَيْنِ نَسِيئَةً

وہ زبدہ میں انہیں سپرد کردیگا۔ حضرت ابنِ عباس نے فرمایا کہ ایک اونٹ دو اونٹوں سے بہتر ہوتا ہے حضرت رافع بن خدیج نے دو اونٹنیوں کے عوض ایک اونٹ خریدا۔ ایک تو اسے دے دیا اور دوسرے کے لیے کہا کہ کل انشاء اللہ تعالیٰ لے کر ضرور حاضر ہو جاؤں گا۔ ابن مسیب نے فرمایا کہ حیوانوں میں ایک اونٹ کے عوض دو اور ایک بکری کے عوض دو بکریوں میں سود نہیں ہے خواہ ادھار ہوں۔ ابن سیرین نے فرمایا کہ دو اونٹنیوں کے عوض اُدھار ایک۔

2228۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ فِي السَّبْيِ صَفِيَّةُ فَصَارَتْ إِلَى دَحْيَةَ الْكَلْبِيِّ، ثُمَّ صَارَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ثابت سے مروی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: حضرت صفیہ قیدیوں میں تھیں۔ پس حضرت دحیہ کلبی کو ملیں اور پھر نبی کریم ﷺ کو ملیں۔

108- بَابُ بَيْعِ الرَّقِيقِ

لونڈی غلام کی بیع

2229۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ مُحَيْرِيزٍ، أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نُصِيبُ سَبْيًا، فَنُحِبُّ الْأَثْمَانَ، فَكَيْفَ تَرَى فِي الْعَزْلِ؟ فَقَالَ: أَوَإِنَّكُمْ تَفْعَلُونَ ذَلِكَ؟ لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا ذَلِكُمْ، فَإِنَّهَا لَيْسَتْ نَسَمَةٌ كَتَبَ اللَّهُ أَنْ تَخْرُجَ إِلَّا هِيَ خَارِجَةٌ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھے تو عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہم قیدی عورتوں سے صحبت کرتے ہیں اور ان کی ہم قیمتیں بھی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ لہٰذا عزل کے بارے میں آپ کا ارشاد کیا ہے؟ فرمایا کہ اگر تم ایسا کرو تو اس کا کرنا یا نہ کرنا تمہارے لیے ضروری نہیں ہے کیونکہ خدا نے جس جان کا آنا لکھا ہے وہ آ کر رہے گی۔

109- بَابُ بَيْعِ الْمُدَبَّرِ

مدبّر غلام کا سودا

2228- انظر الحدیث: 371

2229- انظر الحدیث: 2542، 4138، 5210، 6603، 7409، صحیح مسلم: 3529، 3530، سنن ابوداؤد: 2172

2230 - حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَاعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُدَبَّرَ.

عطاء سے مروی ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے ایک مدبّر غلام کو فروخت فرمایا۔

2231 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: بَاعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عمرو نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہ نے اُسے (مدبّر غلام کو) فروخت فرمایا۔

2233و2232 - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَ ابْنُ شِهَابٍ، أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ وَأَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَخْبَرَاهُ: أَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يُسْأَلُ عَنِ الأَمَةِ تَزْنِي وَلَمْ تُحْصَنْ، قَالَ: اجْلِدُوهَا، ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا، ثُمَّ بِيعُوهَا بَعْدَ الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ

حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے سُنا کہ آپ سے غیر شادی شدہ لونڈی کے زنا کرنے کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: اُسے کوڑے مارو۔ پھر زنا کرے تو کوڑے مارو اور تیسری یا چوتھی مرتبہ فرمایا کہ پھر زنا کرے تو اُسے بیچ دو۔

2234 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: إِذَا زَنَتْ أَمَةُ أَحَدِكُمْ، فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا، فَلْيَجْلِدْهَا الحَدَّ وَلاَ يُثَرِّبْ عَلَيْهَا، ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا الحَدَّ وَلاَ يُثَرِّبْ، ثُمَّ إِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ، فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعَرٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ اگر تم میں سے کسی کی لونڈی زنا کرے اور اُس کا زنا ظاہر ہوجائے تو اس پر حد جاری کرو اور اُسے ملامت نہ کرو۔ پھر زنا کرے تو اُس پر حد جاری کرو اور ملامت نہ کرو۔ پھر تیسری مرتبہ بھی زنا کرے اور اس کا زنا ظاہر ہوجائے تو اُسے فروخت کردو خواہ بالوں کی رسی کے عوض فروخت ہو۔

110 - بَابٌ: هَلْ يُسَافِرُ بِالْجَارِيَةِ قَبْلَ

کیا استبراء سے پہلے لونڈی کے

2230- راجع الحدیث: 2141 سنن ابوداؤد: 3955 سنن نسائی: 5433,4668 سنن ابن ماجہ: 2512

2231- صحیح مسلم: 4315 سنن ترمذی: 1219 سنن ابن ماجہ: 2513

2232,2233- راجع الحدیث: 2154,2153,2152

2234- راجع الحدیث: 2152

اَنْ يَسْتَبْرِئَهَا

وَلَمْ يَرَ الحَسَنُ بَأْسًا اَنْ يُقَبِّلَهَا اَوْ يُبَاشِرَهَا وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اِذَا وُهِبَتِ الوَلِيدَةُ الَّتِي تُوطَأُ، اَوْ بِيعَتْ، اَوْ عَتَقَتْ فَلْيُسْتَبْرَأْ رَحِمُهَا بِحَيْضَةٍ، وَلاَ تُسْتَبْرَأُ العَذْرَاءُ وَقَالَ عَطَاءٌ: لاَ بَأْسَ اَنْ يُصِيبَ مِنْ جَارِيَتِهِ الحَامِلِ مَا دُونَ الفَرْجِ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: (اِلَّا عَلَى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ) (المؤمنون:6)

ساتھ سفر کر سکتا ہے

اور حسن بصری کے نزدیک اس سے بوس و کنار اور مباشرت کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ حضرت ابنِ عمر نے فرمایا کہ جب لونڈی کو ہبہ کرے یا اُسے فروخت یا آزاد کرے تو وہ ایک حیض تک استبراء کرے اور کنواری استبراء نہ کرے۔ عطاء نے فرمایا کہ حاملہ لونڈی کی شرمگاہ کے سوا اور چیزوں سے فائدہ اٹھانے میں کوئی حرج نہیں اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ماسوائے اپنی بیویوں اور لونڈیوں کے۔

2235- حَدَّثَنَا عَبْدُ الغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِي عَمْرٍو، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ، فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الحِصْنَ ذُكِرَ لَهُ جَمَالُ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيِّ بْنِ اَخْطَبَ، وَقَدْ قُتِلَ زَوْجُهَا، وَكَانَتْ عَرُوسًا، فَاصْطَفَاهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ، فَخَرَجَ بِهَا حَتَّى بَلَغْنَا سَدَّ الرَّوْحَاءِ حَلَّتْ فَبَنَى بِهَا، ثُمَّ صَنَعَ حَيْسًا فِي نِطَعٍ صَغِيرٍ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: آذِنْ مَنْ حَوْلَكَ، فَكَانَتْ تِلْكَ وَلِيمَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى صَفِيَّةَ، ثُمَّ خَرَجْنَا اِلَى المَدِينَةِ قَالَ: فَرَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَوِّي لَهَا وَرَاءَهُ بِعَبَاءَةٍ، ثُمَّ يَجْلِسُ عِنْدَ بَعِيرِهِ، فَيَضَعُ رُكْبَتَهُ فَتَضَعُ صَفِيَّةُ رِجْلَهَا عَلَى رُكْبَتِهِ حَتَّى تَرْكَبَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ خیبر تشریف لے گئے تو اللہ تعالیٰ نے قلعہ کو آپ کے دستِ مبارک پر فتح کروا دیا تو آپ کے خدمت میں صفیہ بنت حُیَی بن اخطب کی خوبصورتی کا ذکر ہوا جن کا شوہر قتل کر دیا گیا تھا اور وہ حالتِ عروسی میں تھیں۔ پس رسول اللہ ﷺ نے انہیں اپنے لیے منتخب فرمالیا اور اُن کے ساتھ نکلے حتیٰ کہ سدّ الروحاء کے مقام پر پہنچے تو اُن سے زفاف فرمایا۔ پھر ایک چھوٹے سے دستر خوان پر حیس رکھوایا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے اطراف کے لوگوں کو بلاؤ۔ یہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت صفیہ کا ولیمہ کیا۔ پھر ہم مدینہ منورہ کی طرف نکلے۔ پس میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ انہیں چادر میں لپیٹے ہوئے تھے۔ پھر اونٹ کے پاس بیٹھ گئے اور اپنا گھٹنا رکھ دیا۔ حضرت صفیہ اپنا پیر آپ کے مبارک گھٹنے پر رکھ کر سوار ہو گئیں۔

-2235 راجع الحدیث: 371' سنن ابو داؤد: 2995

111- بَابُ بَيْعِ الْمَيْتَةِ وَالأَصْنَامِ

مردار اور بتوں کی خرید وفروخت

2236 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ: سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ عَامَ الفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ: إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الخَمْرِ، وَالمَيْتَةِ وَالخِنْزِيرِ وَالأَصْنَامِ. فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَرَأَيْتَ شُحُومَ المَيْتَةِ، فَإِنَّهَا يُطْلَى بِهَا السُّفُنُ، وَيُدْهَنُ بِهَا الجُلُودُ، وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ؟ فَقَالَ: لاَ، هُوَ حَرَامٌ. ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ: قَاتَلَ اللَّهُ اليَهُودَ إِنَّ اللَّهَ لَمَّا حَرَّمَ شُحُومَهَا جَمَلُوهُ، ثُمَّ بَاعُوهُ، فَأَكَلُوا ثَمَنَهُ. قَالَ أَبُو عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الحَمِيدِ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ، كَتَبَ إِلَيَّ عَطَاءٌ، سَمِعْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فتح مکہ کے سال رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا جبکہ آپ مکہ مکرمہ میں تھے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے شراب، مُردار، خنزیر اور بتوں کی خرید و فروخت کو حرام قرار دے دیا ہے۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! مُردار کی چربی کو کشتیوں میں ملتے، کھالوں پر لگاتے اور لوگ اُس سے چراغ روشن کرتے ہیں؟ فرمایا: نہیں وہ حرام ہے۔ پھر اس کے ساتھ ہی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یہود کو برباد کرے، جب اللہ نے اُن پر چربی کو حرام کیا تو وہ اُسے پگھلا کر بیچ کر دیتے اور اس کی قیمت کھا جاتے ابو عاصم نے کہا: نبی کریم ﷺ بیان کیا عبدالحمید نے ان سے یزید نے عطا نے لکھا جابر سے سنا انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی۔

112- بَابُ ثَمَنِ الكَلْبِ

کُتّے کی قیمت

2237 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الكَلْبِ، وَمَهْرِ البَغِيِّ، وَحُلْوَانِ الكَاهِنِ

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابن شہاب، ابوبکر بن ابوعبدالرحمٰن نے حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کتے کی قیمت، زانیہ کی خرچی اور کاہن کے معاوضے سے ممانعت فرمائی ہے۔

2238 - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا

عون بن ابو جُحیفہ سے مروی ہے کہ میں نے اپنے

2236- انظر الحدیث: 4633,4296' صحیح مسلم: 4024' سنن ابو داؤد: 3486' سنن ترمذی: 1297' سنن نسائی: 4683,4267' سنن ابن ماجہ: 2167

2237- انظر الحدیث: 5761,5346,2282' صحیح مسلم: 3986,3985' سنن ابو داؤد: 3481,3428' سنن ترمذی: 4303,1276,1133' سنن ابن ماجہ: 2159

2238- راجع الحدیث: 2086

شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ، قَالَ: رَأَيْتُ أَبِي اشْتَرَى حَجَّامًا، فَأَمَرَ بِمَحَاجِمِهِ فَكُسِرَتْ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ، وَثَمَنِ الْكَلْبِ، وَكَسْبِ الأَمَةِ، وَلَعَنَ الْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ، وَآكِلَ الرِّبَا، وَمُوكِلَهُ، وَلَعَنَ الْمُصَوِّرَ

والدِ ماجد کو دیکھا کہ انہوں نے ایک حجام خریدا۔ اُن سے اس بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے خون اور کتے کی قیمت نیز لونڈی کی کمائی سے منع فرمایا اور لعنت کی گودنے والی، گدوانے والی، سُود کھانے والے اور اُس کے مؤکل پر اور تصویر بنانے والے پر لعنت کی۔

☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

35- کِتَابُ السَّلَمِ

1- بَابُ السَّلَمِ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ

2239 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ، أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ، وَالنَّاسُ يُسْلِفُونَ فِي الثَّمَرِ الْعَامَ وَالْعَامَيْنِ، أَوْ قَالَ: عَامَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً، شَكَّ إِسْمَاعِيلُ، فَقَالَ: مَنْ سَلَّفَ فِي تَمْرٍ، فَلْيُسْلِفْ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ، وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ.

2239م - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، بِهَذَا: فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ، وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ.

2- بَابُ السَّلَمِ فِي وَزْنٍ مَعْلُومٍ

2240 - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يُسْلِفُونَ بِالثَّمَرِ السَّنَتَيْنِ وَالثَّلَاثَ، فَقَالَ: مَنْ أَسْلَفَ فِي شَيْءٍ، فَفِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ، وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ، إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ.

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

بیع سلم کے بیان میں

معیّن ناپ تول میں سلم کرنا

عمرو بن زرارہ، اسمٰعیل بن علیہ، ابن ابونجیح، عبداللہ بن کثیر، ابوالمنہال، ابن المنہال سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو لوگ کھجوروں میں سال دو سال کے لیے سلم کیا کرتے تھے یا دو اور تین سال فرمایا۔ اس میں اسمٰعیل کو شک ہے۔ فرمایا کہ جو کھجوروں میں سلم کرے تو معیّن تول اور معیّن وزن میں سلم کرے۔

محمد، اسمٰعیل، ابنِ نجیح سے یہ معیّن تول اور معیّن وزن روایت کیا گیا ہے۔

معیّن وزن میں سلم کرنا

صدقہ، ابن عینیہ، ابن ابونجیح، عبداللہ بن کثیر، ابوالمنہال سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو وہ لوگ کھجوروں میں دو یا تین سال کے لیے سلم کیا کرتے تھے۔ فرمایا کہ جو تم میں سے کسی چیز میں سلم کرے تو معیّن تول اور معیّن وزن میں معیّن مدت تک کرے۔

2239- صحیح مسلم: 4094,4095,4096,4097، سنن ابو داؤد: 3463، سنن ترمذی: 1311، سنن نسائی: 4630، سنن ابن ماجہ: 2280

2239م- انظر الحدیث: 2240,2241,2253

2240- راجع الحدیث: 2239

2240م- حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ، وَقَالَ: فَلْيُسْلِفْ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ، إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ

علی، سفیان، ابنِ ابو نجیح نے فرمایا کہ سلم معین تول میں معین مدت تک کرنی چاہیے۔

2241- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ، وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ، إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ

ابوالمنہال سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ (مدینہ منورہ میں) تشریف لائے تو آپ نے فرمایا: سلم میں معین تول معین وزن اور معین مدت ہونی چاہیے۔

2243و2242- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ ابْنِ أَبِي الْمُجَالِدِ، وحَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْمُجَالِدِ، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدٌ أَوْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْمُجَالِدِ قَالَ: اخْتَلَفَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ، وَأَبُو بُرْدَةَ فِي السَّلَفِ، فَبَعَثُونِي إِلَى ابْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: إِنَّا كُنَّا نُسْلِفُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ فِي الْحِنْطَةِ، وَالشَّعِيرِ، وَالزَّبِيبِ، وَالتَّمْرِ وَسَأَلْتُ ابْنَ أَبْزَى، فَقَالَ: مِثْلَ ذَلِكَ

ابوالولید، شعبہ، ابن المجالد۔ یحییٰ، وکیع، شعبہ، محمد بن ابوالمجالد، حفص بن عمر، شعبہ، محمد اور عبداللہ بن ابو المجالد سے مروی ہے کہ عبداللہ بن شداد بن الہاد اور ابوبردہ میں سلم کے بارے میں اختلاف ہو گیا تو انہوں نے مجھے حضرت ابنِ ابی اوفی کی جانب بھیجا۔ تو میں نے ان سے دریافت کیا۔ فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے زمانہ مبارک میں سلم کیا کرتے تھے، گندم، جو، کشمش اور کھجوروں میں۔ اور میں نے حضرت ابن ابزیٰ سے دریافت کیا تو انہوں نے بھی یہی فرمایا۔

3- بَابُ السَّلَمِ إِلَى مَنْ لَيْسَ عِنْدَهُ أَصْلٌ

اس سے سلم کرنا جس کے پاس راس المال نہ ہو

2245و2244- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ،

محمد بن ابوالمجالد سے مروی ہے کہ مجھے عبداللہ بن

2241- راجع الحدیث: 2239

2242,2243- انظر الحدیث: 3255,2254,2245,3244 ' سنن ابو داؤد: 3464 ' سنن نسائی: 4629,4628 ' سنن ابن ماجہ: 2282

2244,2245- انظر الحدیث: 2242

حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ، حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْمُجَالِدِ، قَالَ: بَعَثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ شَدَّادٍ وَأَبُو بُرْدَةَ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، فَقَالَا: سَلْهُ هَلْ كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْلِفُونَ فِي الحِنْطَةِ؟ قَالَ: عَبْدُ اللهِ كُنَّا نُسْلِفُ نَبِيطَ أَهْلِ الشَّأْمِ فِي الحِنْطَةِ، وَالشَّعِيرِ، وَالزَّيْتِ، فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ. قُلْتُ: إِلَى مَنْ كَانَ أَصْلُهُ عِنْدَهُ؟ قَالَ: مَا كُنَّا نَسْأَلُهُمْ عَنْ ذَلِكَ، ثُمَّ بَعَثَانِي إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْلِفُونَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَمْ نَسْأَلْهُمْ: أَلَهُمْ حَرْثٌ أَمْ لاَ؟

شداد اور ابوبردہ نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی کے پاس یہ معلوم کرنے کے لیے بھیجا کہ کیا نبی کریم ﷺ کے صحابہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ مبارک میں گندم کے اندر سلم کیا کرتے تھے؟ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم شام کے کاشتکاروں سے گندم، جو اور زیتون میں معیّن تول اور معیّن مدت پر سلم کیا کرتے تھے۔ میں نے عرض کی کہ جس کے پاس راس المال ہوتا؟ فرمایا کہ ہم اُن سے اس کے بارے میں نہیں پوچھتے تھے۔ پھر مجھے حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ کی طرف بھیجا تو میں نے اُن سے دریافت کیا فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ مبارک میں سلم کیا کرتے اور ہم اُن سے یہ نہیں پوچھتے کہ اُن کے پاس کھیتی ہے یا نہیں؟

2245م - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي مُجَالِدٍ بِهَذَا، وَقَالَ: فَنُسْلِفُهُمْ فِي الحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ، وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الوَلِيدِ، عَنْ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ، وَقَالَ: وَالزَّيْتِ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، وَقَالَ: فِي الحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالزَّبِيبِ

اسحاق، خالد بن عبداللہ، شیبانی، محمد بن ابومُجالد نے اُسے مروی کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم گندم اور جو میں سلم کیا کرتے تھے۔ عبداللہ بن ولید، سفیان، شیبانی، نے فرمایا کہ روغن زیتون میں۔ قتیبہ، جریر، شیبانی سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: گندم، جو اور کشمش میں سلم کیا کرتے تھے۔

2246 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، أَخْبَرَنَا عَمْرٌو، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا البَخْتَرِيِّ الطَّائِيَّ، قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ السَّلَمِ فِي النَّخْلِ، قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى يُؤْكَلَ مِنْهُ، وَحَتَّى يُوزَنَ فَقَالَ الرَّجُلُ: وَأَيُّ شَيْءٍ يُوزَنُ؟ قَالَ رَجُلٌ إِلَى جَانِبِهِ: حَتَّى يُحْرَزَ، وَقَالَ مُعَاذٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرٍو،

ابوالبختری طائی سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کھجور کے درخت کی سلم سے کے بارے میں پوچھا۔ فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے کھجور کے درختوں کی ممانعت فرمائی ہے جب تک کھجوریں کھانے اور وزن کرنے کے قابل نہ ہو جائیں۔ ایک شخص نے کہا کہ وزن کون سی چیز کا کیا جاتا ہے۔ اُن کے برابر والے ایک آدمی نے کہا: جبکہ تخمینہ لگانے کے

2246- اطراف الحدیث: 2250,2248 صحیح مسلم: 3851

قَالَ أَبُو الْبَخْتَرِيِّ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

قابل ہو جائیں۔ معاذ، شعبہ، عمرو، ابو البختری، حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایسا کرنے سے ممانعت فرمائی ہے۔

4- بَابُ السَّلَمِ فِي النَّخْلِ

کھجوروں میں سلم کرنا

2247و2248- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ، قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ السَّلَمِ فِي النَّخْلِ، فَقَالَ: نُهِيَ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى يَصْلُحَ، وَعَنْ بَيْعِ الْوَرِقِ نَسَاءً بِنَاجِزٍ

وَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ السَّلَمِ فِي النَّخْلِ، فَقَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى يُؤْكَلَ مِنْهُ، أَوْ يَأْكُلَ مِنْهُ وَحَتَّى يُوزَنَ

ابو البختری سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کھجور کے درختوں کی سلم کے بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ کھجور کے درختوں کے بیع سے ممانعت فرمائی گئی ہے۔ حتیٰ کہ وہ پک جائیں اور نقد چاندی کو ادھار کے بدلے بیچنے سے۔

میں نے کھجور کے درخت کی فروخت کے بارے میں حضرت ابنِ عباس سے دریافت کیا تو فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے کھجور کی فروخت سے ممانعت فرمائی ہے حتیٰ کھانے یا وزن کرنے کے لائق ہو جائیں۔

2249و2250- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ، سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ السَّلَمِ فِي النَّخْلِ، فَقَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَصْلُحَ، وَنَهَى عَنِ الْوَرِقِ بِالذَّهَبِ نَسَاءً بِنَاجِزٍ

وَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى يَأْكُلَ، أَوْ يُؤْكَلَ، وَحَتَّى يُوزَنَ قُلْتُ: وَمَا يُوزَنُ؟ قَالَ رَجُلٌ: عِنْدَهُ حَتَّى يُحْرَزَ

ابو البختری سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کھجور کی سلم کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے پھلوں کی فروخت سے منع فرمایا ہے جب تک وہ پک نہ جائیں اور نقد چاندی اُدھار سونے کے بدلے فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے۔

میں نے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا تو فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے پھلوں کو فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے جب تک کھانے یا وزن کرنے کے لائق نہ ہو جائیں۔ میں نے عرض کی کہ وزن کس طرح ہوگا؟ اُن کے پاس والے ایک شخص نے کہا کہ تخمینہ کرکے۔

2247,2248- راجع الحدیث: 2246,1486

2249,2250- راجع الحدیث: 2246,1486

5- بَابُ الْكَفِيلِ فِي السَّلَمِ

سلم میں ضمانت دینا

2251- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلاَمٍ، حَدَّثَنَا يَعْلَى، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اشْتَرَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا مِنْ يَهُودِيٍّ بِنَسِيئَةٍ، وَرَهَنَهُ دِرْعًا لَهُ مِنْ حَدِيدٍ

اسود سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک یہودی سے غلّہ ادھار خرید فرمایا اور اپنی لوہے کی زرہ اُس کے پاس رہن رکھی۔

6- بَابُ الرَّهْنِ فِي السَّلَمِ

سلم میں رہن رکھنا

2252- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، قَالَ: تَذَاكَرْنَا عِنْدَ إِبْرَاهِيمَ، الرَّهْنَ فِي السَّلَفِ، فَقَالَ: حَدَّثَنِي الأَسْوَدُ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ، وَارْتَهَنَ مِنْهُ دِرْعًا مِنْ حَدِيدٍ

اعمش سے مروی ہے کہ ہم نے ابراہیم نخعی کے پاس سلم میں رہن رکھنے کا ذکر کیا تو فرمایا کہ حدیث بیان کی مجھ سے اسود نے بواسطہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک معیّن مدت کے وعدے پر کسی یہودی سے غلہ خریدا اور اس کے بدلے لوہے کی زرہ اُس کے پاس رہن رکھی۔

7- بَابُ السَّلَمِ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ

معیّن مدت تک سلم کرنا

وَبِهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ، وَأَبُو سَعِيدٍ، وَالأَسْوَدُ، وَالحَسَنُ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: لاَ بَأْسَ فِي الطَّعَامِ المَوْصُوفِ، بِسِعْرٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ، مَا لَمْ يَكُ ذَلِكَ فِي زَرْعٍ لَمْ يَبْدُ صَلاَحُهُ

اور ایسا ہی کہا ہے حضرت ابنِ عباس، حضرت ابوسعید، اسود اور حسن بصری نے۔ حضرت ابنِ عمر کا قول ہے کہ غلّے میں کوئی حرج نہیں ہے جبکہ اس کی جنس یا نرخ اور مدت معیّن کر لی جائے اور وہ چیز کھیت میں نہیں ہونی چاہیے جس کی صلاحیت ظاہر نہ ہوئی ہو۔

2253- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي المِنْهَالِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المَدِينَةَ وَهُمْ

ابونعیم، سفیان، ابن ابو نجیح، عبداللہ بن کثیر، ابوالمنہال سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو وہ لوگ پھلوں میں دو سال اور تین سال کا سلم کیا

2251- راجع الحدیث: 2068

2252- راجع الحدیث: 2068

2253- انظر الحدیث: 2239

يُسْلِفُونَ فِي الثِّمَارِ السَّنَتَيْنِ وَالثَّلاَثَ، فَقَالَ: أَسْلِفُوا فِي الثِّمَارِ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ، وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الوَلِيدِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ، وَقَالَ: فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ، وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ

کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ پھلوں کی تول اور مدت معیّن کر کے سلم کیا کرو۔ عبداللہ بن ولید، سفیان، ابن نجیح نے فرمایا کہ تول معیّن ہو اور وزن معیّن ہو۔

2254,2255 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي مُجَالِدٍ، قَالَ: أَرْسَلَنِي أَبُو بُرْدَةَ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَّادٍ إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى، وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى، فَسَأَلْتُهُمَا عَنِ السَّلَفِ، فَقَالاَ: كُنَّا نُصِيبُ المَغَانِمَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَانَ يَأْتِينَا أَنْبَاطٌ مِنْ أَنْبَاطِ الشَّأْمِ، فَنُسْلِفُهُمْ فِي الحِنْطَةِ، وَالشَّعِيرِ، وَالزَّبِيبِ، إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى قَالَ: قُلْتُ أَكَانَ لَهُمْ زَرْعٌ أَوْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ زَرْعٌ؟ قَالاَ: مَا كُنَّا نَسْأَلُهُمْ عَنْ ذَلِكَ

محمد بن ابومجالد سے مروی ہے کہ ابو بُردہ اور عبداللہ بن شدّاد نے مجھے حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ اور حضرت عبداللہ بن ابو اوفی کے پاس سلم کے بارے میں پوچھنے کے لیے بھیجا تو دونوں حضرات رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہمیں مالِ غنیمت ملتا تھا تو شام کے کاشتکار ہمارے پاس آتے جن سے ہم مدت معیّن کر کے گندم، جَو اور کشمش کی سلم کیا کرتے۔ میں نے پوچھا کہ وہ کاشتکاری کرتے تھے یا نہیں؟ فرمایا کہ اس کے بارے میں ہم اُن سے نہیں پوچھتے تھے۔

8- بَابُ السَّلَمِ إِلَى أَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ

اُونٹنی کے بچّہ جننے تک سلم کرنا

2256 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، أَخْبَرَنَا جُوَيْرِيَةُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانُوا يَتَبَايَعُونَ الجَزُورَ إِلَى حَبَلِ الحَبَلَةِ، فَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ، فَسَّرَهُ نَافِعٌ: أَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ مَا فِي بَطْنِهَا
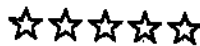
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ لوگ حبل الحبلہ کے طور پر اونٹنی فروخت کیا کرتے لیکن نبی کریم ﷺ نے اس کی ممانعت فرما دی۔ نافع نے اس کی وضاحت کی کہ اونٹنی بچّہ جَن لے جو اُس کے پیٹ میں ہے۔

☆☆☆☆☆

2254,2255- راجع الحدیث: 2242,2243

2256- راجع الحدیث: 2143

بسم الله الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

36- كِتَابُ الشُّفْعَةِ

شفعہ کے بیان میں

1- بَابٌ: الشُّفْعَةُ فِيمَا لَمْ يُقْسَمْ، فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ فَلاَ شُفْعَةَ

غیر منقسم میں شفعہ ہے، جب حد بندی ہوگئی تو شفعہ کا حق نہ رہا

2257- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ، فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ، وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلاَ شُفْعَةَ

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے مروی ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ نے ہر چیز میں شفعہ کا فیصلہ فرمایا ہے جب تک وہ تقسیم نہ ہوجائے۔ جب حدیں مقرر ہوگئیں اور راستے بدل گئے تو شفعہ کا حق نہ رہا۔

2- بَابُ عَرْضِ الشُّفْعَةِ عَلَى صَاحِبِهَا قَبْلَ البَيْعِ

بیع سے پہلے شفیع پر شفعہ کو پیش کرنا

وَقَالَ الحَكَمُ: إِذَا أَذِنَ لَهُ قَبْلَ البَيْعِ فَلاَ شُفْعَةَ لَهُ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ: مَنْ بِيعَتْ شُفْعَتُهُ وَهُوَ شَاهِدٌ لاَ يُغَيِّرُهَا، فَلاَ شُفْعَةَ لَهُ

حکم کا قول ہے کہ جب بیع سے پہلے شفیع سے اجازت لی تو اُسے شفعہ کا حق نہ رہا۔ شعبہ کا قول ہے کہ جب شفیع کی موجودگی میں چیز فروخت کی گئی اور اس نے کوئی اعتراض نہ کیا تو اُسے شفعہ کا حق نہ رہا۔

2258- حَدَّثَنَا المَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ، قَالَ: وَقَفْتُ عَلَى سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، فَجَاءَ المِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ، فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى إِحْدَى مَنْكِبَيَّ، إِذْ جَاءَ أَبُو رَافِعٍ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا سَعْدُ ابْتَعْ مِنِّي بَيْتَيَّ فِي دَارِكَ؟

عمرو بن شرید سے مروی ہے کہ میں حضرت سعد بن ابی وقاص کے پاس کھڑا تھا کہ حضرت مسور بن مخرمہ آگئے اور انہوں نے اپنا ہاتھ میرے ایک شانے پر رکھ لیا اس وقت نبی کریم ﷺ کے غلام حضرت ابورافع آگئے اور کہا: اے سعد! اپنے محلّے والے میرے دونوں مکان آپ خرید لیجیے۔ حضرت سعد نے کہا: بخدا میں تو نہیں

2257- راجع الحدیث: 2213

2258- انظر الحدیث: 6977,6978,6980,6981، سنن ابوداؤد: 3516، سنن نسائی: 4716، سنن ابن ماجہ: 2495,2498

فَقَالَ سَعْدٌ وَاللَّهِ مَا أَبْتَاعُهُمَا. فَقَالَ الْمِسْوَرُ: وَاللَّهِ لَتَبْتَاعَنَّهُمَا. فَقَالَ سَعْدٌ: وَاللَّهِ لاَ أَزِيدُكَ عَلَى أَرْبَعَةِ آلاَفٍ مُنَجَّمَةً، أَوْ مُقَطَّعَةً. قَالَ أَبُو رَافِعٍ: لَقَدْ أُعْطِيتُ بِهَا خَمْسَ مِائَةِ دِينَارٍ، وَلَوْلاَ أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْجَارُ أَحَقُّ بِسَقَبِهِ. مَا أَعْطَيْتُكَهَا بِأَرْبَعَةِ آلاَفٍ، وَأَنَا أُعْطَى بِهَا خَمْسَ مِائَةِ دِينَارٍ. فَأَعْطَاهَا إِيَّاهُ

خرید دوں گا۔ حضرت مسور نے کہا: بخدا آپ کو خرید لینے چاہئیں۔ حضرت سعد نے کہا کہ خدا کی قسم میں آپ کو چار ہزار دینار سے زیادہ ہرگز نہیں دوں گا اور وہ بھی قسطوں میں۔ حضرت ابورافع نے فرمایا کہ مجھے ان کے پانچ ہزار دینار مل رہے تھے اور اگر میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے نہ سُنا ہوتا کہ ہمسائے کو شفعہ کا زیادہ حق ہے تو آپ کو چار ہزار میں ہرگز نہ دیتا بلکہ جب کہ مجھے ان کے پانچ ہزار دینار مل رہے تھے۔ پس وہ دونوں انہیں دے دیئے۔

3- بَابٌ: أَيُّ الْجِوَارِ أَقْرَبُ؟

کون سا ہمسایہ زیادہ حق دار ہے؟

2259 - حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، ح وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ قَالَ: سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ لِي جَارَيْنِ فَإِلَى أَيِّهِمَا أُهْدِي؟ قَالَ: إِلَى أَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا

حجاج، شعبہ۔ علی بن عبداللہ، شبابہ، شعبہ، ابوعمران، حضرت طلحہ بن عبداللہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے دو ہمسائے ہیں تو میں کس کے لیے تحفہ بھیجوں؟ فرمایا کہ جس کا دروازہ تم سے زیادہ قریب ہے۔

☆☆☆☆☆

2259- اطراف الحدیث: 6020،2595 'سنن ابوداؤد: 5155

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

37- کِتَابُ الإِجَارَۃِ

مزدوری کا بیان

1-بَابُ اسْتِئْجَارُ الرَّجُلِ الصَّالِحِ

وَقَوْلُ اللّٰهِ تَعَالَى: (إِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَأْجَرْتَ الْقَوِيُّ الأَمِينُ) (القصص:26). وَالخَازِنُ الأَمِينُ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَعْمِلْ مَنْ أَرَادَهُ

مزدوری کا بیان اور نیک آدمی کو مزدوری پر لگانا

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: بے شک بہتر مزدور جس کو تم کام پر لگاؤ وہ ہے جو طاقت ور اور امانت دار ہو۔ اور خازن امانت دار ہو اور جس کا ارادہ ہو لیکن اُسے کام نہ ملے۔

2260 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي جَدِّي أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الخَازِنُ الأَمِينُ، الَّذِي يُؤَدِّي مَا أُمِرَ بِهِ طَيِّبَةً نَفْسُهُ أَحَدُ المُتَصَدِّقِينَ

محمد بن یوسف، سفیان، ابوبردہ، اِن کے دادا جان ابوبردہ، ان کے والدِ ماجد حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: امانت دار خزانچی وہ ہے جو مالک کے حکم کے موافق دِل کی سچائی سے رقم ادا کرے۔ وہ خیرات کرنے والوں میں سے ایک ہے۔

2261 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ هِلاَلٍ، حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَقْبَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِي رَجُلاَنِ مِنَ الأَشْعَرِيِّينَ، فَقُلْتُ: مَا عَلِمْتُ أَنَّهُمَا يَطْلُبَانِ العَمَلَ، فَقَالَ: لَنْ - أَوْ لاَ - نَسْتَعْمِلُ عَلَى عَمَلِنَا مَنْ أَرَادَهُ

ابوبردہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میرے ساتھ دو اشعری شخص تھے۔ میں نے عرض کی کہ مجھے یہ علم نہیں تھا کہ یہ عامل بنا چاہتے ہیں۔ فرمایا کہ جو عامل بنا چاہے ہم اُسے عامل نہیں بنایا کرتے۔

2-بَابُ رَعْيِ الغَنَمِ عَلَى قَرَارِيطَ

چند قیراط پر بکریاں چرانا

2262 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ المَكِّيُّ، حَدَّثَنَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے

2260- راجع الحدیث:1438

2261- انظر الحدیث:7172,7157,7156,7149,6923,6124,4344,4343,4341,3038، صحیح مسلم:4695، سنن ابو داؤد:4354,3579، سنن نسائی:4

2262- سنن ابن ماجہ:2149

عَمْرُو بْنُ يَحْيَى، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا بَعَثَ اللَّهُ نَبِيًّا إِلَّا رَعَى الغَنَمَ، فَقَالَ أَصْحَابُهُ: وَأَنْتَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، كُنْتُ أَرْعَاهَا عَلَى قَرَارِيطَ لِأَهْلِ مَكَّةَ

کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی مبعوث نہیں فرمایا مگر اُس نے بکریاں چرائی ہیں۔ آپ کے صحابہ نے کہا: کیا آپ نے بھی؟ فرمایا ہاں میں نے بھی چند قراط پر اہلِ مکہ کی چرائیں۔

3- بَابُ اسْتِئْجَارِ المُشْرِكِينَ عِنْدَ الضَّرُورَةِ، أَوْ: إِذَا لَمْ يُوجَدْ أَهْلُ الإِسْلاَمِ وَعَامَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهُودَ خَيْبَرَ

جب کسی مشرک کو بوقتِ ضرورت مزدوری پر رکھا جائے اور کوئی مسلمان میسر نہ ہو

اور نبی کریم ﷺ نے خیبر کے یہودیوں کو مزدوری پر رکھا۔

2263 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: " وَاسْتَأْجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ رَجُلًا مِنْ بَنِي الدِّيلِ، ثُمَّ مِنْ بَنِي عَبْدِ بْنِ عَدِيٍّ هَادِيًا خِرِّيتًا - الخِرِّيتُ: المَاهِرُ بِالهِدَايَةِ - قَدْ غَمَسَ يَمِينَ حِلْفٍ فِي آلِ العَاصِ بْنِ وَائِلٍ، وَهُوَ عَلَى دِينِ كُفَّارِ قُرَيْشٍ، فَأَمِنَاهُ فَدَفَعَا إِلَيْهِ رَاحِلَتَيْهِمَا، وَوَاعَدَاهُ غَارَ ثَوْرٍ بَعْدَ ثَلاَثِ لَيَالٍ، فَأَتَاهُمَا بِرَاحِلَتَيْهِمَا صَبِيحَةَ لَيَالٍ ثَلاَثٍ، فَارْتَحَلاَ وَانْطَلَقَ مَعَهُمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ، وَالدَّلِيلُ الدِّيلِيُّ، فَأَخَذَ بِهِمْ أَسْفَلَ مَكَّةَ وَهُوَ طَرِيقُ السَّاحِلِ"

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ اور حضرت ابوبکر نے بنی دیل کے ایک شخص کو اجیر پر رکھا اور پھر بنی عبد بن عدی سے جو راستہ بتانے میں بڑی مہارت رکھتی تھا اُس کا عاص بن وائل کے خاندان سے معاہدہ تھا اور وہ کفارِ قریش کے دین پر تھا۔ دونوں نے اُس پر اعتبار کر کے اُسے اپنی سواریاں دے دیں اور اُس سے وعدہ لیا کہ تین روز کے بعد غارِ ثور پر لے آئے۔ وہ تین روز کے بعد وعدے کے مطابق لے آیا اور اُن کے ساتھ عامر بن فہیرہ اور راستہ بتانے والا دیلی چلا جو انہیں ساحل کے راستے لے گیا۔

4- بَابُ إِذَا اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا لِيَعْمَلَ لَهُ بَعْدَ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ، أَوْ بَعْدَ شَهْرٍ، أَوْ بَعْدَ سَنَةٍ جَازَ، وَهُمَا عَلَى شَرْطِهِمَا

جب کوئی کسی کو مزدوری پر رکھے کہ تین روز یا ایک مہینہ یا ایک سال کے بعد اُس کا کام کرے گا تو جائز ہے اور جب معیّنہ مدت

2263- راجع الحدیث:476

الَّذِي اشْتَرَطَاهُ إِذَا جَاءَ الأَجَلُ

آجائے تو دونوں اپنی شرطوں پر قائم رہیں

2264- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: وَاسْتَأْجَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبُو بَكْرٍ رَجُلًا مِنْ بَنِي الدِّيلِ هَادِيًا خِرِّيتًا، وَهُوَ عَلَى دِينِ كُفَّارِ قُرَيْشٍ، فَدَفَعَا إِلَيْهِ رَاحِلَتَيْهِمَا، وَوَاعَدَاهُ غَارَ ثَوْرٍ بَعْدَ ثَلاَثِ لَيَالٍ بِرَاحِلَتَيْهِمَا صُبْحَ ثَلاَثٍ

عُروہ بن زبیر سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم ﷺ اور حضرت ابوبکر نے بنی دِیل کے ایک شخص کو راستہ بتانے کے لیے اجرت پر رکھا جو کفار قریش کے دین پر تھا اور اسے اپنی سواریاں دے دیں اور تین روز بعد صبح کے وقت غارِ ثور پر سواریاں لے کر پہنچ جانے کا اُس سے وعدہ لیا۔

5- بَابُ الأَجِيرِ فِي الغَزْوِ

غزوہ میں اجیر رکھنا

2265- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى، عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشَ العُسْرَةِ، فَكَانَ مِنْ أَوْثَقِ أَعْمَالِي فِي نَفْسِي، فَكَانَ لِي أَجِيرٌ، فَقَاتَلَ إِنْسَانًا، فَعَضَّ أَحَدُهُمَا إِصْبَعَ صَاحِبِهِ، فَانْتَزَعَ إِصْبَعَهُ، فَأَنْدَرَ ثَنِيَّتَهُ، فَسَقَطَتْ، فَانْطَلَقَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْدَرَ ثَنِيَّتَهُ، وَقَالَ: " أَفَيَدَعُ إِصْبَعَهُ فِي فِيكَ تَقْضَمُهَا - قَالَ: أَحْسِبُهُ قَالَ - كَمَا يَقْضَمُ الفَحْلُ ".

حضرت یعلی بن اُمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی معیت میں جیش العُسرت والا جہاد کیا اور میرے نزدیک وہ میری سب سے قابلِ اعتماد نیکی ہے۔ میرے ساتھ ایک اجیر بھی تھا وہ ایک شخص کے مقابل آیا تو اُن دونوں نے ایک دوسرے کی اُنگلیاں منہ میں دبالیں۔ میں نے کھینچیں تو اُس کا سامنے کا دانت گر گیا وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گیا تو آپ نے دانت کا قصاص نہ دلایا اور فرمایا کہ کیا وہ تمہارے منہ میں رہنے دیتا۔ غالباً فرمایا: تاکہ تم اُونٹ کی طرح چبا ڈالتے۔

2266- قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ جَدِّهِ، بِمِثْلِ هَذِهِ الصِّفَةِ: أَنَّ رَجُلًا

ابن جُریج، عبداللہ بن ابو مُلیکہ، اُن کے دادا جان نے اسی طرح کا واقعہ بیان کیا کہ ایک شخص نے دوسرے

2265- راجع الحديث: 1848، صحيح مسلم: 4343، 4344، 4345، سنن ابوداؤد: 4584، سنن نسائی: 4780 تا 4786

2266- راجع الحديث: 2265

عَضَّ يَدَ رَجُلٍ، فَأَنْدَرَ ثَنِيَّتَهُ. فَأَهْدَرَهَا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

کا ہاتھ کاٹا جس سے اُس کا اگلا دانت گر گیا تو حضرت ابوبکر نے اُس کا قصاص نہ دلایا۔

6- بَابُ مَنِ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا فَبَيَّنَ لَهُ الأَجَلَ وَلَمْ يُبَيِّنِ العَمَلَ

جب کسی کو اُجرت پر رکھے اور اُسے مدت بتادے لیکن کام نہ بتائے

لِقَوْلِهِ: {إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُنْكِحَكَ إِحْدَى ابْنَتَيَّ هَاتَيْنِ} (القصص: 27) إِلَى قَوْلِهِ: {وَاللَّهُ عَلَى مَا نَقُولُ وَكِيلٌ} (القصص: 28) " يَأْجُرُ فُلاَنًا: يُعْطِيهِ أَجْرًا، وَمِنْهُ فِي التَّعْزِيَةِ: أَجَرَكَ اللَّهُ "

جیسا قرآن مجید میں ہے کہ ترجمہ کنز الایمان: میں چاہتا ہوں کہ اپنی دونوں بیٹیوں میں سے ایک تمہیں بیاہ دوں اس مہر پر کہ تم آٹھ برس میری ملازمت کرو پھر اگر پورے دس برس کرلو تو تمہاری طرف سے ہے اور میں تمہیں مشقت میں ڈالنا نہیں چاہتا قریب ہے انشاء اللہ تم مجھے نیکوں میں پاؤ گے موسیٰ نے کہا یہ میرے اور آپ کے درمیان اقرار ہو چکا میں ان دونوں میں جو میعاد پوری کردوں تو مجھ پر کوئی مطالبہ نہیں اور ہمارے اس کہے پر اللہ کا ذمہ ہے (پارہ ۲۰، القصص:۲۸۔۲۷) تک۔ يَأْجُرُ فُلَانًا کا مطلب ہے اُسے مزدوری دیتا ہے اور اِسی سے ہے جو تعزیت کے موقع پر أَجَرَكَ الله کہا جاتا ہے۔

7- بَابُ إِذَا اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا، عَلَى أَنْ يُقِيمَ حَائِطًا، يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَّ جَازَ

کسی کو یُوں اجرت پر رکھے کہ جب یہ دیوار گرنے لگے تو سیدھی کھڑی کردے، یہ جائز ہے

2267 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ، وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ - يَزِيدُ أَحَدُهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ، وَغَيْرُهُمَا قَالَ: قَدْ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُهُ عَنْ سَعِيدٍ- قَالَ: قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: حَدَّثَنِي أُبَيُّ بْنُ

ابراہیم بن موسیٰ، ہشام بن یوسف، ابن جریج، یعلی بن مسلم اور عمرو بن دینار، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دونوں چلے حتیٰ کہ ایک دیوار ملی جو گرنے والی تھی۔ سعید نے ہاتھ کے اشارے سے کہا کہ اس طرح سیدھی

2267- راجع الحديث:74

كَعْبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَانْطَلَقَا، فَوَجَدَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَّ -قَالَ سَعِيدٌ: بِيَدِهِ هَكَذَا، وَرَفَعَ يَدَيْهِ- فَاسْتَقَامَ". قَالَ يَعْلَى: حَسِبْتُ أَنَّ سَعِيدًا، قَالَ: "فَمَسَحَهُ بِيَدِهِ فَاسْتَقَامَ، (لَوْ شِئْتَ لاَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا) (الكهف: 77)" قَالَ سَعِيدٌ: أَجْرًا نَأْكُلُهُ

کردی۔ یعلٰی کا بیان ہے کہ میرے خیال میں سعید نے کہا کہ اس پر ہاتھ پھیرا تو وہ سیدھی ہوگئی۔ کہا کہ اگر آپ چاہتے تو اس پر اجرت لے لیتے۔ سعید نے کہا: تاکہ اس اجرت سے کھاتے۔ (یہ حضرت موسیٰ اور حضرت خضر کی ملاقات کا واقعہ ہے جو قرآنِ مجید میں مذکور ہے)

8- بَابُ الإِجَارَةِ إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ

دوپہر تک اجرت پر رکھنا

2268 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ أَهْلِ الكِتَابَيْنِ، كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَأْجَرَ أُجَرَاءَ، فَقَالَ: مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنْ غُدْوَةَ إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ عَلَى قِيرَاطٍ؟ فَعَمِلَتِ اليَهُودُ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ إِلَى صَلاَةِ العَصْرِ عَلَى قِيرَاطٍ؟ فَعَمِلَتِ النَّصَارَى، ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنَ العَصْرِ إِلَى أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ عَلَى قِيرَاطَيْنِ؟ فَأَنْتُمْ هُمْ". فَغَضِبَتِ اليَهُودُ، وَالنَّصَارَى، فَقَالُوا: مَا لَنَا أَكْثَرَ عَمَلًا، وَأَقَلَّ عَطَاءً؟ قَالَ: هَلْ نَقَصْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ؟ قَالُوا: لاَ، قَالَ: فَذَلِكَ فَضْلِي أُوتِيهِ مَنْ أَشَاءُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہاری اور اہلِ کتاب کی مثال اس طرح ہے جیسے کسی شخص نے اجرت پر اجیر رکھے اور کہا: کون ہے جو صبح سے دوپہر تک ایک قیراط پر سرا کام کرے۔ پس یہود نے کام کیا۔ پھر کہا کہ کون ہے جو دوپہر سے نمازِ عصر تک ایک قیراط پر میرا کام کرے۔ پس نصاریٰ نے کام کیا۔ کہا کہ کون ہے جو عصر سے غروب آفتاب تک دو قیراط پر کام کرے۔ پس وہ تم ہو۔ پس یہود و نصاریٰ ناراض ہوئے اور کہا کہ ہم سے کام تو زیادہ لیا اور ہمیں اجرت کم دی۔ فرمایا کہ کیا میں نے تمہارے حق میں سے کچھ کم دیا؟ عرض کی کہ نہیں۔ فرمایا کہ یہ میرا فضل ہے جس کو چاہوں دوں۔

9- بَابُ الإِجَارَةِ إِلَى صَلاَةِ العَصْرِ

نمازِ عصر تک کام پر رکھنا

2269- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہاری اور یہود و نصاریٰ کی مثال اُس شخص کی طرح ہے جس نے کام پر آدمی لگائے اور کہا کہ کون ہے جو نصف النہار تک ایک

2268- راجع الحدیث: 557

2269- سنن ترمذی: 2871

قَالَ: "إِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَالْيَهُودُ وَالنَّصَارَى كَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عُمَّالًا، فَقَالَ: مَنْ يَعْمَلُ لِي إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ؟ فَعَمِلَتِ الْيَهُودُ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ، ثُمَّ عَمِلَتِ النَّصَارَى عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ، ثُمَّ أَنْتُمُ الَّذِينَ تَعْمَلُونَ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى مَغَارِبِ الشَّمْسِ عَلَى قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ"، فَغَضِبَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى، وَقَالُوا: نَحْنُ أَكْثَرُ عَمَلًا وَأَقَلُّ عَطَاءً، قَالَ: هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا؟ قَالُوا: لَا، فَقَالَ: فَذَلِكَ فَضْلِي أُوتِيهِ مَنْ أَشَاءُ

قیراط پر میرا کام کرے۔ پس ایک ایک قراط پر یہود نے کام کیا۔ پھر تم وہ لوگ جو جنہوں نے نماز عصر سے غروب آفتاب تک دو دو قراط پر کام کیا۔ پس یہود و نصاریٰ ناراض ہوئے اور انہوں نے کہا کہ ہم نے کام زیادہ کیا اور اجرت کم ملی۔ فرمایا کہ کیا میں نے تم پر ظلم کیا: کہ تمہارے حق سے کچھ کم دیا؟ عرض گزار ہوئے، نہیں۔ فرمایا تو یہ میرا فضل ہے، جس کو چاہوں دُوں۔

10- بَابُ إِثْمِ مَنْ مَنَعَ أَجْرَ الأَجِيرِ

مزدور کی مزدوری نہ دینے کا گناہ

2270- حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ثَلَاثَةٌ أَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، رَجُلٌ أَعْطَى بِي ثُمَّ غَدَرَ، وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَأَكَلَ ثَمَنَهُ، وَرَجُلٌ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا فَاسْتَوْفَى مِنْهُ وَلَمْ يُعْطِهِ أَجْرَهُ"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بروز قیامت میں تین آدمیوں کا دشمن ہوں گا۔ ایک وہ شخص جس نے میرے نام پر عہد کیا اور عہد شکنی کی۔ دوسرا وہ جس نے آزاد آدمی کو فروخت کر کے اُس کی قیمت کھائی اور تیسرا وہ جس نے کسی کو مزدور رکھا اور پورا کام لے کر اُسے اجرت نہ دی۔

11- بَابُ الإِجَارَةِ مِنَ العَصْرِ إِلَى اللَّيْلِ

عصر سے شام تک کے لیے اجیر رکھنا

2271- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَثَلُ الْمُسْلِمِينَ، وَالْيَهُودِ، وَالنَّصَارَى، كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَأْجَرَ قَوْمًا يَعْمَلُونَ لَهُ عَمَلًا يَوْمًا إِلَى

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں اور یہود و نصاریٰ کی مثال اس طرح ہے جیسے کسی نے کام پر آدمی رکھے جو اُس کے لیے شام تک کام کریں معین اجرت پر۔ پس بعض نے نصف النہار تک اُس کا کام کیا

2270- راجع الحديث: 2227

2271- راجع الحديث: 558

اللَّيْلِ، عَلَى أَجْرٍ مَعْلُومٍ، فَعَمِلُوا لَهُ إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ، فَقَالُوا: لاَ حَاجَةَ لَنَا إِلَى أَجْرِكَ الَّذِي شَرَطْتَ لَنَا وَمَا عَمِلْنَا بَاطِلٌ، فَقَالَ لَهُمْ: لاَ تَفْعَلُوا، أَكْمِلُوا بَقِيَّةَ عَمَلِكُمْ، وَخُذُوا أَجْرَكُمْ كَامِلًا، فَأَبَوْا، وَتَرَكُوا، وَاسْتَأْجَرَ أَجِيرَيْنِ بَعْدَهُمْ، فَقَالَ لَهُمَا: أَكْمِلاَ بَقِيَّةَ يَوْمِكُمَا هَذَا وَلَكُمَا الَّذِي شَرَطْتُ لَهُمْ مِنَ الأَجْرِ، فَعَمِلُوا حَتَّى إِذَا كَانَ حِينُ صَلاَةِ العَصْرِ، قَالاَ: لَكَ مَا عَمِلْنَا بَاطِلٌ، وَلَكَ الأَجْرُ الَّذِي جَعَلْتَ لَنَا فِيهِ، فَقَالَ لَهُمَا: أَكْمِلاَ بَقِيَّةَ عَمَلِكُمَا مَا بَقِيَ مِنَ النَّهَارِ شَيْءٌ يَسِيرٌ، فَأَبَيَا، وَاسْتَأْجَرَ قَوْمًا أَنْ يَعْمَلُوا لَهُ بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ، فَعَمِلُوا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ، وَاسْتَكْمَلُوا أَجْرَ الفَرِيقَيْنِ كِلَيْهِمَا، فَذَلِكَ مَثَلُهُمْ، وَمَثَلُ مَا قَبِلُوا مِنْ هَذَا النُّورِ"

اور کہا کہ ہمیں اجرت کی ضرورت نہیں جو شرط کی تھی اور جو ہم نے کام کیا وہ چھوڑا۔ اُس نے اُن سے کہا کہ اس طرح نہ کرو بلکہ باقی دن بھی کام کرو اور اپنی پوری اجرت لو۔ انہوں نے انکار کیا اور چھوڑ کر چلے گئے۔ اُس نے اُن کے بعد دوسرے آدمی کام پر رکھے اور اُن سے کہا کہ تم باقی دن کام کرو اور تمہیں وُہی دوں گا جو اُن سے طے کیا تھا۔ انہوں نے کام کیا لیکن جب نمازِ عصر کا وقت ہوا تو کہا ہم نے اپنا کام اور اس کی معیّن اجرت دونوں چیزیں آپ کے لیے چھوڑیں۔ اُن دونوں جماعتوں سے کہا گیا کہ اپنا کام مکمل کرلو کیونکہ تھوڑا سا دِن باقی رہ گیا ہے مگر انہوں نے انکار کردیا۔ لٰہذا باقی ماندہ دن کے لیے دوسرے آدمیوں کو کام پر رکھا تو انہوں نے کام کیا حتیٰ کہ سورج غروب ہوگیا۔ پس انہیں دوسرے دونوں جماعتوں کی اجرت بھی ملی۔ پس یہ اُن کی مثال ہے جنہوں نے اس نور کو قبول کیا۔

12- بَابُ مَنِ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا فَتَرَكَ الأَجِيرُ أَجْرَهُ، فَعَمِلَ فِيهِ المُسْتَأْجِرُ فَزَادَ، أَوْ مَنْ عَمِلَ فِي مَالِ غَيْرِهِ، فَاسْتَفْضَلَ

جو اجیر رکھے اور پھر وہ اپنی اجرت چھوڑ کر چلا جائے متاجر اُس پر محنت کر کے اُسے بڑھائے

2272- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "انْطَلَقَ ثَلاَثَةُ رَهْطٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَتَّى أَوَوُا المَبِيتَ إِلَى غَارٍ، فَدَخَلُوهُ فَانْحَدَرَتْ صَخْرَةٌ مِنَ الجَبَلِ، فَسَدَّتْ عَلَيْهِمُ الغَارَ،

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا: تم سے پہلے کے لوگوں میں سے تین آدمی جارہے تھے کہ ایک غار میں پناہ لینے کے لیے داخل ہوئے۔ پہاڑ سے ایک پتھر نے گر کر غار سے اُن کے نکلنے کا راستہ بند کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ آپ اِس پتھر سے بچ نہیں سکتے

2272- راجع الحدیث: 2215، صحیح مسلم: 6886

فَقَالُوا: إِنَّهُ لاَ يُنْجِيكُمْ مِنْ هَذِهِ الصَّخْرَةِ إِلاَّ أَنْ تَدْعُوا اللَّهَ بِصَالِحِ أَعْمَالِكُمْ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ: اللَّهُمَّ كَانَ لِي أَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ، وَكُنْتُ لاَ أَغْبِقُ قَبْلَهُمَا أَهْلًا، وَلاَ مَالًا فَنَأَى بِي فِي طَلَبِ شَيْءٍ يَوْمًا، فَلَمْ أُرِحْ عَلَيْهِمَا حَتَّى نَامَا، فَحَلَبْتُ لَهُمَا غَبُوقَهُمَا، فَوَجَدْتُهُمَا نَائِمَيْنِ وَكَرِهْتُ أَنْ أَغْبِقَ قَبْلَهُمَا أَهْلًا أَوْ مَالًا، فَلَبِثْتُ وَالْقَدَحُ عَلَى يَدَيَّ، أَنْتَظِرُ اسْتِيقَاظَهُمَا حَتَّى بَرَقَ الْفَجْرُ، فَاسْتَيْقَظَا، فَشَرِبَا غَبُوقَهُمَا، اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ، فَفَرِّجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ مِنْ هَذِهِ الصَّخْرَةِ، فَانْفَرَجَتْ شَيْئًا لاَ يَسْتَطِيعُونَ الْخُرُوجَ "، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " وَقَالَ الْآخَرُ: اللَّهُمَّ كَانَتْ لِي بِنْتُ عَمٍّ، كَانَتْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيَّ، فَأَرَدْتُهَا عَنْ نَفْسِهَا، فَامْتَنَعَتْ مِنِّي حَتَّى أَلَمَّتْ بِهَا سَنَةٌ مِنَ السِّنِينَ، فَجَاءَتْنِي، فَأَعْطَيْتُهَا عِشْرِينَ وَمِائَةَ دِينَارٍ عَلَى أَنْ تُخَلِّيَ بَيْنِي وَبَيْنَ نَفْسِهَا، فَفَعَلَتْ حَتَّى إِذَا قَدَرْتُ عَلَيْهَا، قَالَتْ: لاَ أُحِلُّ لَكَ أَنْ تَفُضَّ الْخَاتَمَ إِلَّا بِحَقِّهِ، فَتَحَرَّجْتُ مِنَ الْوُقُوعِ عَلَيْهَا، فَانْصَرَفْتُ عَنْهَا وَهِيَ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ، وَتَرَكْتُ الذَّهَبَ الَّذِي أَعْطَيْتُهَا، اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ، فَافْرُجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ، فَانْفَرَجَتِ الصَّخْرَةُ غَيْرَ أَنَّهُمْ لاَ يَسْتَطِيعُونَ الْخُرُوجَ مِنْهَا "، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " وَقَالَ الثَّالِثُ: اللَّهُمَّ إِنِّي اسْتَأْجَرْتُ أُجَرَاءَ، فَأَعْطَيْتُهُمْ أَجْرَهُمْ غَيْرَ رَجُلٍ وَاحِدٍ تَرَكَ الَّذِي لَهُ وَذَهَبَ، فَثَمَّرْتُ أَجْرَهُ حَتَّى كَثُرَتْ مِنْهُ الْأَمْوَالُ، فَجَاءَنِي بَعْدَ حِينٍ فَقَالَ: يَا

مگر اس طرح کہ اپنے کسی نیکی کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ سے دعا کرو۔ اُن میں سے ایک شخص نے کہا کہ اے اللہ میرے ماں باپ بہت بوڑھے ہوگئے تھے اور میں اُن سے پہلے اپنے گھر کے کسی فرد کو دودھ نہیں پلاتا تھا ایک روز مجھے کسی کام کے سبب زیادہ دیر ہوگئی اور وہ سو گئے۔ میں نے اُن کے لیے دودھ دوہا تو وہ سوئے ہوئے تھے جب کہ میں نے اُن سے پہلے گھر کے کسی فرد کو دودھ پلانا پسند نہ کیا۔ میں اُسی جگہ کھڑا رہا اور پیالہ میرے ہاتھ میں تھا کہ وہ جاگ کر دودھ پئیں، حتیٰ فجر ہوگئی۔ اے اللہ! اگر یہ کام میں نے تیری رضا کے لیے کیا تو اس پتھر کو ہمارے راستے سے ہٹا دے۔ پس وہ کسی قدر سرک گیا لیکن وہ نکل نہیں سکتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دوسرا یوں بولا، اے اللہ! میرے چچا کی بیٹی جس کو میں سب سے زیادہ محبوب رکھتا تھا، میرا دل اُس پر مائل تھا لیکن وہ مجھ سے کتراتی رہتی تھی۔ ایک سال اُسے حاجت کے تحت میرے پاس آنا پڑا۔ میں نے اُسے ایک سو بیس دینار دئے کہ وہ میرے اور اپنے درمیان رکاوٹ نہ ڈالے۔ جب میں اُس پر قدرت پائی تو اُس نے کہا: میں آپ کے لیے حلال نہیں ہوں لہٰذا بند مُہر کر نہ توڑیئے مگر حق کے ساتھ میں نے اِس بات کو گناہ جانا اور اُس سے ہٹ گیا۔ حالانکہ وہ مجھے سب سے محبوب تھی اور جو سونا اُسے دیا تھا وہ بھی چھوڑ دیا۔ اے اللہ! اگر یہ میں نے صرف تیری رضا کے لیے کیا تو جس مصیبت میں ہم ہیں اس سے ہمارے لیے راستہ نکال۔ چنانچہ پتھر کچھ ہٹ گیا مگر وہ نکل نہیں سکتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تیسرے شخص نے عرض کی: اے اللہ! میں نے کچھ آدمی اجرت پر لگائے تو جب انہیں مزدوری دی تو ایک نے نہ لی اور چھوڑ

عَبْدَ اللهِ أَدِّ إِلَيَّ أَجْرِي، فَقُلْتُ لَهُ: كُلُّ مَا تَرَى مِنْ أَجْرِكَ مِنَ الإِبِلِ وَالبَقَرِ وَالغَنَمِ وَالرَّقِيقِ، فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللهِ لاَ تَسْتَهْزِئُ بِي، فَقُلْتُ: إِنِّي لاَ أَسْتَهْزِئُ بِكَ، فَأَخَذَهُ كُلَّهُ، فَاسْتَاقَهُ، فَلَمْ يَتْرُكْ مِنْهُ شَيْئًا، اللَّهُمَّ فَإِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ، فَافْرُجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ، فَانْفَرَجَتِ الصَّخْرَةُ فَخَرَجُوا يَمْشُونَ"

کر چلا گیا۔ میں نے اُس کی اجرت کو کام میں لگایا جس سے بہت مال بڑھ گیا۔ ایک مدت کے بعد وہ میرے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے بندے! میرے اجرت ادا کرو۔ میں نے اُس سے کہا کہ جو تم اُونٹ گائے، بکریاں اور غلام دیکھ رہے ہو یہ سب تمہارے ہیں۔ اُس نے کہا کہ اے اللہ کے بندے! میرے ساتھ مذاق نہ کرو۔ میں نے کہا کہ میں تمہارے ساتھ مذاق نہیں کرتا۔ پس وہ لے گیا اور اُن میں سے کوئی چیز نہ چھوڑی۔ اے اللہ! اگر میں نے یہ صرف تیری رضا کے لیے کیا تو ہم جس مصیبت میں ہیں اس سے ہمیں راستہ دے۔ چنانچہ پتھر ہٹ گیا اور وہ باہر نکل آئے۔

13- بَابُ مَنْ آجَرَ نَفْسَهُ لِيَحْمِلَ عَلَى ظَهْرِهِ، ثُمَّ تَصَدَّقَ بِهِ، وَأُجْرَةِ الحَمَّالِ

جس نے اپنی پیٹھ پر بوجھ اُٹھانے کے لیے مزدوری کی، پھر اُسے خیرات کر دیا اور بوجھ اُٹھانے والے کی اُجرت

2273 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ القُرَشِيُّ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ، انْطَلَقَ أَحَدُنَا إِلَى السُّوقِ، فَيُحَامِلُ، فَيُصِيبُ المُدَّ، وَإِنَّ لِبَعْضِهِمْ لَمِائَةَ أَلْفٍ قَالَ: مَا تَرَاهُ إِلَّا نَفْسَهُ

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب ہمیں صدقہ کا حکم فرماتے تو ہم میں سے کوئی بازار کی جانب جاتا، بوجھ اُٹھاتا اور ایک مد حاصل کرتا جب کہ آج ہم میں سے کسی کو ہزار روپے حاصل ہیں۔ شقیق کے نزدیک اِس سے حضرت ابو مسعود کی ذات مراد ہے۔

14- بَابُ أَجْرِ السَّمْسَرَةِ

دلالی کی اُجرت

وَلَمْ يَرَ ابْنُ سِيرِينَ، وَعَطَاءٌ، وَإِبْرَاهِيمُ، وَالحَسَنُ بِأَجْرِ السِّمْسَارِ بَأْسًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: " لاَ بَأْسَ أَنْ يَقُولَ: بِعْ هَذَا الثَّوْبَ، فَمَا زَادَ عَلَى كَذَا

ابن سیرین، عطاء، ابن ابراہیم اور حسن بصری دلالی کی اُجرت میں حرج نہیں جانتے تھے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ ایسا کہتے ہیں کوئی خوف نہیں کہ یہ کپڑا

2273- راجع الحدیث: 1415

وَ كَذَا، فَهُوَ لَكَ" وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ: "إِذَا قَالَ: بِعْهُ بِكَذَا، فَمَا كَانَ مِنْ رِبْحٍ فَهُوَ لَكَ، أَوْ بَيْنِي وَبَيْنَكَ، فَلَا بَأْسَ بِهِ" وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمُسْلِمُونَ عِنْدَ شُرُوطِهِمْ

اتنے میں فروخت کردو اور جو زائد ملیں وہ تمہارے، ابن سیرین نے کہا کہ جب کوئی کہے یہ چیز اتنے میں بیچ اور جو زائد ملے وہ میرے اور تمہارے درمیان آدھا آدھا تو کوئی حرج نہیں ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان اپنی شرطوں کی پابندی کریں۔

2274- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُتَلَقَّى الرُّكْبَانُ، وَلَا يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ، قُلْتُ: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ: مَا قَوْلُهُ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ؛ قَالَ: لَا يَكُونُ لَهُ سِمْسَارًا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ممانعت فرمائی ہے کہ قافلے والوں سے آگے جا کر ملا جائے اور کوئی شہری کسی دیہاتی کے لیے سودا نہ کرے۔ میں نے عرض کی کہ اے ابن عباس لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ۔ کا مطلب کیا ہے؟ فرمایا کہ اُس کے لیے دلالی نہ کرے۔

15- بَابٌ: هَلْ يُؤَاجِرُ الرَّجُلُ نَفْسَهُ مِنْ مُشْرِكٍ فِي أَرْضِ الْحَرْبِ

دارالحرب میں اجرت پر کسی مشرک کا کام کرنا

2275- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، حَدَّثَنَا خَبَّابٌ، قَالَ: كُنْتُ رَجُلًا قَيْنًا، فَعَمِلْتُ لِلْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ، فَاجْتَمَعَ لِي عِنْدَهُ، فَأَتَيْتُهُ أَتَقَاضَاهُ فَقَالَ: لَا وَاللَّهِ لَا أَقْضِيكَ حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ فَقُلْتُ: أَمَا وَاللَّهِ حَتَّى تَمُوتَ ثُمَّ تُبْعَثَ فَلَا. قَالَ: وَإِنِّي لَمَيِّتٌ ثُمَّ مَبْعُوثٌ؛ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: فَإِنَّهُ سَيَكُونُ لِي ثَمَّ مَالٌ وَوَلَدٌ، فَأَقْضِيكَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: (أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا، وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا) (مريم: 77)

حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں لوہار کا کام کرتا تھا۔ میں نے عاص بن وائل کا کام کیا اور میری کتنی ہی اجرت جمع ہو گئی تو میں تقاضا کرنے اُس کے پاس گیا۔ اُس نے کہا بخدا میں نہیں دوں گا جب تک تم محمد کا انکار نہ کردو۔ میں نے کہا کہ خدا کی قسم، یہ نہیں ہوسکتا حتیٰ کہ تم مرجاؤ اور پھر اٹھائے جاؤ۔ کہا: کیا مرنے کے بعد میں اٹھایا جاؤں گا؟ میں نے کہا، ہاں کہا تو اُس وقت مجھے مال دیا جائے گا لہٰذا تمہارا قرض ادا کردوں گا۔ پس اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی: ترجمہ کنزالایمان: کیا تم نے اسے دیکھا جو ہماری آیتوں سے منکر ہوا اور کہتا ہے مجھے ضرور مال و اولاد ملیں گے (پارہ۱۶، مریم:۷۷)۔

2274- راجع الحديث: 2185,2158

2275- راجع الحديث: 2091

16- بَابُ مَا يُعْطَى فِي الرُّقْيَةِ عَلَى أَحْيَاءِ الْعَرَبِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَحَقُّ مَا أَخَذْتُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا كِتَابُ اللهِ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ: لَا يَشْتَرِطُ الْمُعَلِّمُ، إِلَّا أَنْ يُعْطَى شَيْئًا فَلْيَقْبَلْهُ وَقَالَ الْحَكَمُ: لَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا كَرِهَ أَجْرَ الْمُعَلِّمِ وَأَعْطَى الْحَسَنُ دَرَاهِمَ عَشَرَةً وَلَمْ يَرَ ابْنُ سِيرِينَ بِأَجْرِ الْقَسَّامِ بَأْسًا وَقَالَ: " كَانَ يُقَالُ، السُّحْتُ: الرِّشْوَةُ فِي الْحُكْمِ، وَكَانُوا يُعْطَوْنَ عَلَى الْخَرْصِ"

سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کرنے پر عرب کے کسی قبیلے کی طرف سے کچھ بدلہ دیا جاتا

حضرت ابنِ عباس سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ کی کتاب زیادہ حق رکھتی ہے کہ اُس پر کچھ لیا جائے۔ شعبی نے فرمایا کہ معلم کوئی شرط عائد نہ کرے مگر جو دیا جائے اُسے قبول کر لے۔ حکم کا قول ہے کہ میں نے کسی کو نہیں سنا جس نے معلّم کی اُجرت کو ناپسند کیا ہو۔ حسن بصری نے دس درہم دیئے اور ابن سیرین نے تقسیم کرنے والے کی اُجرت میں کوئی حرج شمار نہیں جانا اور کہا جاتا تھا اَلسُّحت حکم میں رشوت دینے کو کہتے ہیں اور لوگ تخمینہ لگانے کی اُجرت دیا کرتے۔

2276- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: انْطَلَقَ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفْرَةٍ سَافَرُوهَا، حَتَّى نَزَلُوا عَلَى حَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ، فَاسْتَضَافُوهُمْ فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمْ، فَلُدِغَ سَيِّدُ ذَلِكَ الْحَيِّ، فَسَعَوْا لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ لَا يَنْفَعُهُ شَيْءٌ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَوْ أَتَيْتُمْ هَؤُلَاءِ الرَّهْطَ الَّذِينَ نَزَلُوا، لَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ عِنْدَ بَعْضِهِمْ شَيْءٌ، فَأَتَوْهُمْ، فَقَالُوا: يَا أَيُّهَا الرَّهْطُ إِنَّ سَيِّدَنَا لُدِغَ، وَسَعَيْنَا لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ لَا يَنْفَعُهُ، فَهَلْ عِنْدَ أَحَدٍ مِنْكُمْ مِنْ شَيْءٍ؟ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: نَعَمْ، وَاللهِ إِنِّي لَأَرْقِي، وَلَكِنْ وَاللهِ لَقَدِ اسْتَضَفْنَاكُمْ فَلَمْ تُضَيِّفُونَا، فَمَا أَنَا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ کی ایک جماعت سفر میں نکلی تو انہوں نے عرب کے ایک قبیلے کے پاس قیام کیا۔ اُن سے مہمانی کے لیے کہا تو انہوں نے مہمان نوازی سے انکار کر دیا۔ اُس قبیلے کے سردار کو سانپ نے ڈس لیا تو انہوں نے دوڑ دھوپ کی کر مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ کچھ نے کہا کہ اِن لوگوں کے پاس جاؤ۔ جو پڑاؤ ڈالے ہوئے ہیں، شاید ان کے پاس کوئی چیز ہو۔ پس وہ اُن کے پاس آئے اور کہا کہ اے پڑاؤ والوں! ہمارے سردار کو سانپ نے ڈس لیا ہے اور ہم نے سب کچھ کر کے دیکھ لیا لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ کیا آپ میں سے کسی کے پاس کچھ ہے۔ ایک نے کہا، ہاں بخدا، میں دم کر لیتا ہوں لیکن ہم نے آپ سے میزبانی کے لیے کہا تو آپ نے مہمان

2276- انظر الحدیث: 5749,5736,5007' صحیح مسلم: 5698,5697' سنن ترمذی: 2064,2063' سنن ابن ماجہ: 2157,2156

بِرَاقٍ لَكُمْ حَتَّى تَجْعَلُوا لَنَا جُعْلًا. فَصَالَحُوهُمْ عَلَى قَطِيعٍ مِنَ الْغَنَمِ. فَانْطَلَقَ يَتْفِلُ عَلَيْهِ، وَيَقْرَأُ: الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ فَكَأَنَّمَا نُشِطَ مِنْ عِقَالٍ، فَانْطَلَقَ يَمْشِي وَمَا بِهِ قَلَبَةٌ. قَالَ: فَأَوْفَوْهُمْ جُعْلَهُمُ الَّذِي صَالَحُوهُمْ عَلَيْهِ. فَقَالَ بَعْضُهُمْ: اقْسِمُوا. فَقَالَ الَّذِي رَقَى: لَا تَفْعَلُوا حَتَّى نَأْتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَذْكُرَ لَهُ الَّذِي كَانَ، فَنَنْظُرَ مَا يَأْمُرُنَا. فَقَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا لَهُ فَقَالَ: وَمَا يُدْرِيكَ أَنَّهَا رُقْيَةٌ. ثُمَّ قَالَ: قَدْ أَصَبْتُمْ، اقْسِمُوا، وَاضْرِبُوا لِي مَعَكُمْ سَهْمًا فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: وَقَالَ شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ، سَمِعْتُ أَبَا الْمُتَوَكِّلِ، بِهَذَا

نوازی سے انکار کر دیا۔ لہٰذا میں اُس وقت تک دم نہیں کروں گا جب تک ہمارے لیے اجرت معیّن نہ کرو۔ چنانچہ کچھ بکریاں دینے پر متفق ہوگیا۔ پس وہ گئے، اُس پر تھتکارا اور سورۂ فاتحہ پڑھی تو ایسے ہوگیا جیسے کسی نے رسیاں کھول دی ہوں۔ وہ چلنے پھرنے لگا اور کوئی تکلیف نہ رہی۔ پس اُنہوں نے معیّن بکریاں ادا کردیں۔ کسی نے کہا کہ انہیں بانٹ لیجئے۔ دم کرنے والے نے کہا کہ ایسا نہ کیجیے، حتیٰ کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پہنچیں، آپ سے ذکر کریں اور دیکھیں کہ آپ کیا حکم فرماتے ہیں۔ پس رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور آپ سے ذکر کیا تو فرمایا: تمہیں کیسے علم ہوا کہ اِس کے ساتھ دم کیا جاتا ہے؟ پھر فرمایا کہ تم نے درست کیا، تقسیم کرلو اور اپنے ساتھ ایک حصّہ میرا بھی رکھنا اور رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے۔ شعبہ، ابوبشر نے ابوالمتوکل سے یہ حدیث سُنی۔

17- بَابُ ضَرِيبَةِ الْعَبْدِ، وَتَعَاهُدِ ضَرَائِبِ الْإِمَاءِ

غلام اور لونڈی کو اُس کی معیّن اجرت دینا

2277 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: حَجَمَ أَبُو طَيْبَةَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمَرَ لَهُ بِصَاعٍ - أَوْ صَاعَيْنِ - مِنْ طَعَامٍ، وَكَلَّمَ مَوَالِيَهُ فَخُفِّفَ عَنْ غَلَّتِهِ أَوْ ضَرِيبَتِهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ابوطیبہ نے نبی کریم ﷺ کو پچھنے لگائے تو آپ نے اُسے ایک صاع یا دو صاع غلّہ دینے کا حکم فرمایا اور اس کے مالکوں سے بات چیت کی تو اس کا خراج کم کر دیا گیا۔

18- بَابُ خَرَاجِ الْحَجَّامِ

پچھنے لگانے کی اُجرت

2278 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا

طاؤس سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی

2277- انظر الحدیث: 2102

2278- راجع الحدیث: 1835 'صحیح مسلم: 4017' سنن ابن ماجہ: 2162

وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَعْطَى الحَجَّامَ

اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے پچھنے لگوائے اور حجام کو اُس کی اجرت دی۔

2279- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَعْطَى الحَجَّامَ أَجْرَهُ، وَلَوْ عَلِمَ كَرَاهِيَةً لَمْ يُعْطِهِ

عکرمہ سے مروی ہے کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے پچھنے لگوائے اور حجام کو اُجرت عطا فرمائی۔ اگر آپ اِسے پسند نہ کرتے تو کبھی عطا نہ فرماتے۔

2280- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَجِمُ وَلَمْ يَكُنْ يَظْلِمُ أَحَدًا أَجْرَهُ

عکرمہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ نبی کریم ﷺ نے پچھنے لگوائے اور اجرت کے معاملے میں آپ کسی پر ظلم نہیں کرتے تھے۔

19- بَابُ مَنْ كَلَّمَ مَوَالِيَ العَبْدِ: أَنْ يُخَفِّفُوا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهِ

جو غلام کے آقاؤں سے بات کرے کہ اُس کی اجرت کم دیں

2281- حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلاَمًا حَجَّامًا، فَحَجَمَهُ وَأَمَرَ لَهُ بِصَاعٍ - أَوْ صَاعَيْنِ، أَوْ مُدٍّ أَوْ مُدَّيْنِ - وَكَلَّمَ فِيهِ، فَخُفِّفَ مِنْ ضَرِيبَتِهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک لڑکے کو بُلوا کر اُس سے پچھنے لگوائے اور اُسے ایک یا دو صاع یا ایک دو مُد دینے کا حکم فرمایا اور بات چیت کر کے اُس کے خراج میں کمی کروائی۔

20- بَابُ كَسْبِ البَغِيِّ وَالإِمَاءِ

بدکار عورت اور لونڈی کی کمائی

وَكَرِهَ إِبْرَاهِيمُ أَجْرَ النَّائِحَةِ، وَالمُغَنِّيَةِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿وَلاَ تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى البِغَاءِ، إِنْ أَرَدْنَ تَحَصُّنًا، لِتَبْتَغُوا عَرَضَ الحَيَاةِ الدُّنْيَا، وَمَنْ يُكْرِهْهُنَّ فَإِنَّ اللَّهَ مِنْ بَعْدِ إِكْرَاهِهِنَّ

ابراہیم نخعی نے رونے والی اور گانے والی کی اُجرت کو مکروہ سمجھا ہے اور ارشادِ ربانی ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور مجبور نہ کرو اپنی کنیزوں کو بدکاری پر جب کہ وہ بچنا چاہیں تاکہ تم دنیوی زندگی کا کچھ مال چاہو اور جو

2279- راجع الحديث: 1835

2280- راجع الحديث: 2102، صحیح مسلم: 5714

2281- راجع الحديث: 2102، صحیح مسلم: 4016

غَفُورٌ رَحِيمٌ) (النور: 33) وَقَالَ مُجَاهِدٌ: فَتَيَاتِكُمْ إِمَاءَكُمْ

انہیں مجبور کرے گا تو بیشک اللہ بعد اس کے کہ وہ مجبوری ہی کی حالت پر رہیں بخشنے والا مہربان ہے (پارہ ۱۸، النور: ۳۳)۔ فَتَيَاتِكُمْ یعنی تمہاری لونڈیاں۔

2282- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الكَلْبِ، وَمَهْرِ البَغِيِّ، وَحُلْوَانِ الكَاهِنِ

قتیبہ بن سعید، امام مالک، ابن شہاب، ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام، حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کتے کی قیمت نیز زانیہ اور کاہن کی اُجرت سے ممانعت فرمائی ہے۔

2283- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَسْبِ الإِمَاءِ

مسلم بن ابراہیم، شعبہ، محمد بن جحادہ، ابوحازم سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے لونڈیوں کی حرام کاری کی کمائی سے ممانعت فرمائی ہے۔

21- بَابُ عَسْبِ الفَحْلِ

نر سے جُفتی کروانے کی اُجرت

2284- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الحَكَمِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَسْبِ الفَحْلِ

نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ہے: نبی کریم ﷺ نے نر جفتی کرانے کی اُجرت سے ممانعت فرمائی ہے۔

22- بَابُ إِذَا اسْتَأْجَرَ أَرْضًا، فَمَاتَ أَحَدُهُمَا

جو ٹھیکے پر زمین لے لیکن دونوں میں سے کوئی ایک فوت ہو جائے

وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ: لَيْسَ لِأَهْلِهِ أَنْ يُخْرِجُوهُ إِلَى تَمَامِ الأَجَلِ وَقَالَ الحَكَمُ، وَالحَسَنُ، وَإِيَاسُ بْنُ مُعَاوِيَةَ: تُمْضَى الإِجَارَةُ إِلَى أَجَلِهَا وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ:

ابنِ سیرین نے کہا کہ اُس کے گھر والوں کی مدت پوری ہونے سے پہلے بے دخل کرنے کا حق نہیں ہے۔ حکم، حسن بصری اور ایاس بن معاویہ کے نزدیک اُس کی

2282- راجع الحدیث: 2237,2233

2283- انظر الحدیث: 5348' سنن ابو داؤد: 3425

2284- سنن ابو داؤد: 3429' سنن ترمذی: 1273' سنن نسائی: 4686

أَعْطَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ بِالشَّطْرِ، فَكَانَ ذَلِكَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ، وَصَدْرًا مِنْ خِلاَفَةِ عُمَرَ وَلَمْ يُذْكَرْ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ جَدَّدَا الإِجَارَةَ بَعْدَمَا قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

معیّن مدت تک جاری رہے گا۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے خیبر کی زمین ٹھیکے پر دی اور یہ نبی کریم ﷺ، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے شروع عہد خلافت میں رہی اور اِس بات کا کسی نے ذکر نہیں کیا کہ نبی کریم ﷺ کے ظاہری وصال کے بعد حضرت ابوبکر اور حضرت عمر نے اِس اجارے کی تجدید کی ہو۔

2285- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: " أَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ اليَهُودَ: أَنْ يَعْمَلُوهَا وَيَزْرَعُوهَا، وَلَهُمْ شَطْرُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا "، وَأَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ: أَنَّ المَزَارِعَ كَانَتْ تُكْرَى عَلَى شَيْءٍ، سَمَّاهُ نَافِعٌ لاَ أَحْفَظُهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کی زمین انہیں (یہودیوں کو) دی کہ وہ کام اور زراعت کریں اور پیداوار کا نصف اُن کے لیے ہوگا۔ حضرت ابنِ عمر نے انہیں بتایا کہ زمین کرائے پر دی جاتی تھی جس کا نافع نے نام لیا لیکن مجھے یاد نہ رہا۔

2286- وَأَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ حَدَّثَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كِرَاءِ المَزَارِعِ، وَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ: عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: حَتَّى أَجْلاَهُمْ عُمَرُ

اور حضرت رافع بن خدیج نے نبی کریم ﷺ سے مروی کی ہے کہ آپ نے ٹھیکے پر مزارع کو زمین دینے سے ممانعت فرمائی ہے۔ عُبید اللہ، نافع، حضرت ابنِ عمر سے مروی ہے کہ حضرت عمر نے اُنہیں جلاوطن کر دیا تھا۔

☆☆☆☆☆

2285- انظر الحدیث: 4248,3152,2720,2499,2338,2338,2331,2329,2328

2286- انظر الحدیث: 2722,2344,2332,2327 راجع الحدیث: 2285

بسم اللہ الرحمن الرحیم

38- كِتَابُ الحَوَالاتِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

حوالہ کے مسائل کا بیان

1- بَابُ الحَوَالَةِ، وَهَلْ يَرْجِعُ فِي الحَوَالَةِ؟

قرض سپرد کرنے کا بیان اور کیا سپرد کرنے میں رجوع ہو سکتا ہے؟

وَقَالَ الحَسَنُ، وَقَتَادَةُ: إِذَا كَانَ يَوْمَ أَحَالَ عَلَيْهِ مَلِيًّا جَازَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: يَتَخَارَجُ الشَّرِيكَانِ، وَأَهْلُ المِيرَاثِ، فَيَأْخُذُ هَذَا عَيْنًا وَهَذَا دَيْنًا، فَإِنْ تَوِيَ لِأَحَدِهِمَا لَمْ يَرْجِعْ عَلَى صَاحِبِهِ

حسن اور قتادہ نے کہا کہ اگر سپردگی کے دن خوشحال تھا تو جائز ہے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ شریک اور میراث پانے والے میں پانے والے میں سے ایک نقد مال اور دوسرا قرضہ لے۔ ایک دیوالیہ ہو گیا تو دوسرے سے مطالبہ نہیں کر سکتا۔

2287 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَطْلُ الغَنِيِّ ظُلْمٌ، فَإِذَا أُتْبِعَ أَحَدُكُمْ عَلَى مَلِيٍّ فَلْيَتْبَعْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مال دار کا ٹال مٹول سے کام لینا ظلم ہے اور جب کسی کا قرض تم میں سے کسی مال دار کے حوالے کیا جائے تو اُسے قبول کرنا چاہیے۔

2- بَابُ إِذَا أَحَالَ عَلَى مَلِيٍّ فَلَيْسَ لَهُ رَدٌّ

جب قرض کسی مال دار کے حوالے کیا جائے تو رد کرنا اس کے لیے مناسب نہیں ہے

2288 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ ذَكْوَانَ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَطْلُ الغَنِيِّ ظُلْمٌ، وَمَنْ أُتْبِعَ عَلَى مَلِيٍّ فَلْيَتَّبِعْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مال دار کا ٹال مٹول سے کام لینا کرنا ظلم ہے اور قرض مال دار کے حوالے کیا جائے تو قبول کرے۔

3- بَابُ إِنْ أَحَالَ دَيْنَ المَيِّتِ

جب میت کا قرض کسی کی طرف منتقل کر

2287- اطراف الحدیث: 2288، 2400، صحیح مسلم: 3978، سنن ابو داؤد: 3345، سنن نسائی: 4705

2288- راجع الحدیث: 2287، سنن ترمذی: 1308

عَلَى رَجُلٍ جَازَ

2289 - حَدَّثَنَا المَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذْ أُتِيَ بِجَنَازَةٍ، فَقَالُوا: صَلِّ عَلَيْهَا، فَقَالَ: هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ؟، قَالُوا: لاَ، قَالَ: فَهَلْ تَرَكَ شَيْئًا؟، قَالُوا: لاَ، فَصَلَّى عَلَيْهِ، ثُمَّ أُتِيَ بِجَنَازَةٍ أُخْرَى، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، صَلِّ عَلَيْهَا، قَالَ: هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ؟ قِيلَ: نَعَمْ، قَالَ: فَهَلْ تَرَكَ شَيْئًا؟، قَالُوا: ثَلاَثَةَ دَنَانِيرَ، فَصَلَّى عَلَيْهَا، ثُمَّ أُتِيَ بِالثَّالِثَةِ، فَقَالُوا: صَلِّ عَلَيْهَا، قَالَ: هَلْ تَرَكَ شَيْئًا؟، قَالُوا: لاَ، قَالَ: فَهَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ؟، قَالُوا: ثَلاَثَةُ دَنَانِيرَ، قَالَ: صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ، قَالَ أَبُو قَتَادَةَ صَلِّ عَلَيْهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَعَلَيَّ دَيْنُهُ، فَصَلَّى عَلَيْهِ

دیا جائے تو جائز ہے

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک جنازہ لایا گیا اور عرض کی گئی کہ اِس پر نماز پڑھیے۔ فرمایا: کیا اِس پر قرض ہے؟ لوگوں نے عرض کی، نہیں فرمایا کیا اِس نے کچھ چھوڑا ہے؟ عرض کی، نہیں۔ پس اُس پر نماز پڑھی۔ پھر دوسرا جنازہ آیا اور لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! اس پر نماز پڑھیے۔ فرمایا کہ کیا اِس پر قرض ہے؟ عرض کی، ہاں۔ فرمایا کہ کیا اِس نے کچھ چھوڑا ہے؟ لوگوں نے عرض کی کہ تین دینار۔ پس اُس پر نماز پڑھی۔ پھر تیسرا لایا گیا اور عرض کی گئی کہ اِس پر نماز پڑھیے۔ فرمایا کہ اس نے کچھ چھوڑا ہے؟ لوگوں نے عرض کی، نہیں، فرمایا کہ کیا اِس پر قرض ہے؟ لوگوں نے عرض کی کہ تین دینار۔ فرمایا کہ تم اپنے ساتھی پر نماز پڑھ لو۔ حضرت ابوقتادہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! اس پر نماز پڑھیے اور اِس کا قرض میں ادا کروں گا۔ پس آپ نے اُس پر نماز پڑھی۔

☆☆☆☆☆

2289- انظر الحديث:2295' سنن نسائی:1960

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

39- كِتَابُ الكَفَالَةِ

کفالت کا بیان

1- بَابُ الكَفَالَةِ فِي القَرْضِ وَالدُّيُونِ بِالأَبْدَانِ وَغَيْرِهَا

قرض اور دین میں کفالت کا بیان

2290- وَقَالَ أَبُو الزِّنَادِ: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الأَسْلَمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَعَثَهُ مُصَدِّقًا، فَوَقَعَ رَجُلٌ عَلَى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ، فَأَخَذَ حَمْزَةُ مِنَ الرَّجُلِ كَفِيلًا حَتَّى قَدِمَ عَلَى عُمَرَ، وَكَانَ عُمَرُ قَدْ جَلَدَهُ مِائَةَ جَلْدَةٍ، فَصَدَّقَهُمْ وَعَذَرَهُ بِالْجَهَالَةِ وَقَالَ جَرِيرٌ، وَالأَشْعَثُ، لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ: فِي المُرْتَدِّينَ اسْتَتِبْهُمْ وَكَفِّلْهُمْ، فَتَابُوا، وَكَفَلَهُمْ عَشَائِرُهُمْ وَقَالَ حَمَّادٌ: إِذَا تَكَفَّلَ بِنَفْسٍ فَمَاتَ فَلاَ شَيْءَ عَلَيْهِ ، وَقَالَ الحَكَمُ: يَضْمَنُ

ابوالزناد، محمد بن حمزہ بن عمرو اسلمی کے والدِ ماجد سے مروی ہے کہ حضرت عمر نے انہیں مصدق بنا کر بھیجا تو وہاں ایک شخص اپنی بیوی کی لونڈی سے صحبت کر بیٹھا۔ حمزہ نے کسی شخص کو اس کا ضامن بنا لیا اور حضرت عمر کی بارگاہ میں حاضر ہوئے جب کہ حضرت عمر اُسے سو کوڑے مار چکے تھے۔ آپ نے اُن سے تصدیق کروائی اور بے خبری کا عذر پیش کیا۔ جریر اور اشعث نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے مرتدوں کے متعلق کہا کہ اُن سے توبہ کرائیے اور اُن پر ضامن لیجیے پس انہوں نے توبہ کی اور اُن کے قبیلے والے ضامن بنے۔ حماد کا قول ہے کہ اگر کوئی ضامن بنے اور فوت ہو جائے تو اُس پر کچھ بھی نہیں ہے اور حکم کے نزدیک اُس کی طرف سے ضمانت ادا کی جائے گی۔

2291- قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ، سَأَلَ بَعْضَ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنْ يُسْلِفَهُ أَلْفَ دِينَارٍ، فَقَالَ: ائْتِنِي بِالشُّهَدَاءِ أُشْهِدُهُمْ، فَقَالَ: كَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا، قَالَ: فَأْتِنِي بِالكَفِيلِ،

امام ابو عبداللہ بخاری، لیث، جعفر بن ربیعہ، عبدالرحمٰن بن ہرمز، حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر فرمایا کہ بنی اسرائیل کے ایک شخص نے دوسرے سے ایک ہزار دینار اُدھار مانگے۔ اُس نے کہا کہ گواہ لاؤ جن سے میں گواہی لوں۔ اُس نے کہا کہ اللہ گواہی دینے کے لیے کافی ہے، اُس نے کہا کہ ضامن لاؤ۔ دوسرے نے کہا کہ ضمانت کے لیے اللہ

2291- راجع الحدیث: 1498

قَالَ: كَفَى بِاللَّهِ كَفِيلًا، قَالَ: صَدَقْتَ، فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى، فَخَرَجَ فِي الْبَحْرِ فَقَضَى حَاجَتَهُ، ثُمَّ الْتَمَسَ مَرْكَبًا يَرْكَبُهَا يَقْدَمُ عَلَيْهِ لِلْأَجَلِ الَّذِي أَجَّلَهُ، فَلَمْ يَجِدْ مَرْكَبًا، فَأَخَذَ خَشَبَةً فَنَقَرَهَا، فَأَدْخَلَ فِيهَا أَلْفَ دِينَارٍ وَصَحِيفَةً مِنْهُ إِلَى صَاحِبِهِ، ثُمَّ زَجَّجَ مَوْضِعَهَا، ثُمَّ أَتَى بِهَا إِلَى الْبَحْرِ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنِّي كُنْتُ تَسَلَّفْتُ فُلَانًا أَلْفَ دِينَارٍ، فَسَأَلَنِي كَفِيلًا، فَقُلْتُ: كَفَى بِاللَّهِ كَفِيلًا، فَرَضِيَ بِكَ، وَسَأَلَنِي شَهِيدًا، فَقُلْتُ: كَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا، فَرَضِيَ بِكَ، وَأَنِّي جَهَدْتُ أَنْ أَجِدَ مَرْكَبًا أَبْعَثُ إِلَيْهِ الَّذِي لَهُ فَلَمْ أَقْدِرْ، وَإِنِّي أَسْتَوْدِعُكَهَا، فَرَمَى بِهَا فِي الْبَحْرِ حَتَّى وَلَجَتْ فِيهِ، ثُمَّ انْصَرَفَ وَهُوَ فِي ذَلِكَ يَلْتَمِسُ مَرْكَبًا يَخْرُجُ إِلَى بَلَدِهِ، فَخَرَجَ الرَّجُلُ الَّذِي كَانَ أَسْلَفَهُ يَنْظُرُ لَعَلَّ مَرْكَبًا قَدْ جَاءَ بِمَالِهِ، فَإِذَا بِالْخَشَبَةِ الَّتِي فِيهَا الْمَالُ، فَأَخَذَهَا لِأَهْلِهِ حَطَبًا، فَلَمَّا نَشَرَهَا وَجَدَ الْمَالَ وَالصَّحِيفَةَ، ثُمَّ قَدِمَ الَّذِي كَانَ أَسْلَفَهُ، فَأَتَى بِالْأَلْفِ دِينَارٍ، فَقَالَ: وَاللَّهِ مَا زِلْتُ جَاهِدًا فِي طَلَبِ مَرْكَبٍ لِآتِيَكَ بِمَالِكَ، فَمَا وَجَدْتُ مَرْكَبًا قَبْلَ الَّذِي أَتَيْتُ فِيهِ، قَالَ: هَلْ كُنْتَ بَعَثْتَ إِلَيَّ بِشَيْءٍ؟ قَالَ: أُخْبِرُكَ أَنِّي لَمْ أَجِدْ مَرْكَبًا قَبْلَ الَّذِي جِئْتُ فِيهِ، قَالَ: فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ أَدَّى عَنْكَ الَّذِي بَعَثْتَ فِي الْخَشَبَةِ، فَانْصَرِفْ بِالْأَلْفِ الدِّينَارِ رَاشِدًا"

کافی ہے۔ کہا آپ سچ کہتے ہیں اور ایک مدت تک کے لیے اُسے رقم دے دی۔ وہ بحری سفر پر نکلا اور اپنی حاجت پوری کر لی۔ پھر سواری تلاش کرنے لگا کہ اُس پر سوار ہو کر معیّن مدت تک پہنچ جائے لیکن کوئی سواری نہ ملی تو اُس نے ایک لکڑی لی اور وہ اندر سے کھوکھلی کی۔ اُس میں ہزار دینار رکھے اور اپنے ساتھی کے لیے رقعہ لکھا۔ پھر اُس کا منہ بند کر کے دریا تک آیا اور کہا: اے اللہ! تجھے علم ہے کہ میں نے فلاں سے ایک ہزار دینار اُدھار لیے تو اُس نے مجھ سے ضامن مانگا تھا۔ میں نے کہا کہ اللہ کافی ضامن ہے تو وہ تجھ پر راضی ہو گیا۔ پھر اُس نے گواہ مانگا تو میں نے کہا کہ اللہ کافی گواہ ہے تو وہ تجھ پر راضی ہو گیا۔ میں نے سواری تلاش کرنے کی کوشش کی کہ یہ رقم اُس تک پہنچا دُوں لیکن کچھ نہ کر پایا۔ میں انہیں تیرے حوالے کرتا ہوں اور سمندر میں پھینک دی حتیٰ کہ وہ بہہ گئی۔ پھر وہ واپس لوٹ آیا اور سواری تلاش کرتا رہا کہ اپنے شہر کو جائے ایک روز قرض خواہ باہر نکلا کہ شاید کوئی جہاز اُس کا مال لے کر آیا ہو تو رقم والی لکڑی ملی جو اُس نے لے لی کہ گھر والی اِس کا ایندھن بنا لے گی۔ جب اُسے چیرا تو نقدی اور خط برآمد ہوا۔ پھر قرض لینے والا آیا اور ہزار دینار لایا اور کہا کہ خدا کی قسم ہیں برابر سواری کی کوشش کرتا رہا کہ تمہارے پاس مال پہنچا دُوں لیکن سواری نہ ملی جس سے میں پہلے آ جاتا۔ قرض خواہ نے کہا: کیا آپ نے کوئی چیز میری طرف بھیجی تھی؟ کہا کہ جس سواری سے میں آیا ہوں اس سے پہلے مجھے کوئی سواری نہ ملی۔ کہا کہ جو کچھ تم نے لکڑی کے ذریعے بھیجا وہ اللہ تعالیٰ نے مجھ تک پہنچا دیا۔ پس وہ اپنے ہزار دینار بخوشی واپس لے گیا۔

2- بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: (وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ فَآتُوهُمْ نَصِيبَهُمْ)

2292- حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ إِدْرِيسَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: (وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ) (النساء: 33)، قَالَ: وَرَثَةً: (وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ) قَالَ: " كَانَ المُهَاجِرُونَ لَمَّا قَدِمُوا المَدِينَةَ، يَرِثُ المُهَاجِرُ الأَنْصَارِيَّ دُونَ ذَوِي رَحِمِهِ، لِلْأُخُوَّةِ الَّتِي آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمْ، فَلَمَّا نَزَلَتْ: (وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ) (النساء: 33) نَسَخَتْ "، ثُمَّ قَالَ: (وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ) إِلَّا النَّصْرَ، وَالرِّفَادَةَ، وَالنَّصِيحَةَ، وَقَدْ ذَهَبَ المِيرَاثُ، وَيُوصِي لَهُ

2293- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فَآخَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ

2294- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ، حَدَّثَنَا عَاصِمٌ، قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَبَلَغَكَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لاَ حِلْفَ فِي الإِسْلاَمِ فَقَالَ: قَدْ حَالَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ

ارشادِ ربانی: ترجمہ کنز الایمان: "اور وہ جن سے تمہارا حلف بندھ چکا انہیں اُن کا حصّہ دو"

سعید بن جُبیر سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ اور وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ کے بارے میں فرمایا کہ مہاجر جب مدینہ منورہ میں آئے تو مہاجر انصاری کا وارث ہوتا۔ ذی رحم حضرات کے علاوہ اُس بھائی چارے کے سبب جو نبی کریم ﷺ نے اُن کے درمیان قائم فرمائی تھی۔ جب آیت وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ نازل ہوئی تو وہ بات منسوخ ہوگئی۔ پھر فرمایا اَلَّذِينَ عَقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ تو مدد، تعاون اور خیر خواہی کرنا رہ گیا لیکن میراث کی بات گئی، ہاں اُس کے لیے وصیت کردی جاتی۔

حُمید سے مروی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب عبدالرحمٰن بن عوف آئے تو رسول اللہ ﷺ نے اُن کے اور سعد بن ربیع کے درمیان رشتہ مواخات قائم فرمایا۔

عاصم سے مروی ہے کہ میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں نے کی ہوا کہ مجھے آپ سے کے بارے میں یہ بات پہنچی ہے کہ اسلام میں کوئی حلف نہیں ہے۔ فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے جو قریش اور انصار کے درمیان حلف کروایا وہ میرے غریب خانے میں ہوا

2292- انظر الحدیث: 6747,4580 سنن ابو داؤد: 2922

2294- انظر الحدیث: 7340,6083 صحیح مسلم: 6410 سنن ابو داؤد: 2926

قُرَيْشٍ وَالْأَنْصَارِ فِي دَارِي

تھا۔

3- بَابُ مَنْ تَكَفَّلَ عَنْ مَيِّتٍ دَيْنًا، فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَرْجِعَ

جو کسی میّت کے قرض کی ذمہ داری لے تو اُسے پھرنے کا حق نہیں ہے

وَبِهِ قَالَ الْحَسَنُ

حسن بصری کا یہی قول ہے۔

2295 - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِجَنَازَةٍ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهَا، فَقَالَ: هَلْ عَلَيْهِ مِنْ دَيْنٍ؟، قَالُوا: لاَ، فَصَلَّى عَلَيْهِ، ثُمَّ أُتِيَ بِجَنَازَةٍ أُخْرَى، فَقَالَ: هَلْ عَلَيْهِ مِنْ دَيْنٍ؟، قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ، قَالَ: أَبُو قَتَادَةَ عَلَيَّ دَيْنُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَصَلَّى عَلَيْهِ

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک جنازہ لایا گیا تاکہ اُس پر نماز پڑھی جائے۔ فرمایا: کیا اِس پر کوئی قرض ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے۔ نہیں تو اُس پر نماز پڑھی۔ پھر دوسرا جنازہ لایا گیا تو فرمایا: کیا اِس پر قرض ہے لوگوں نے عرض کی، ہاں۔ فرمایا کہ اپنے ساتھی پر نماز پڑھو۔ حضرت ابوقتادہ نے عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ اس کا قرض مجھ پر۔ پس اُس پر نماز پڑھی۔

2296 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَمْرٌو، سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ قَدْ جَاءَ مَالُ البَحْرَيْنِ قَدْ أَعْطَيْتُكَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا، فَلَمْ يَجِئْ مَالُ البَحْرَيْنِ حَتَّى قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا جَاءَ مَالُ البَحْرَيْنِ أَمَرَ أَبُو بَكْرٍ فَنَادَى: مَنْ كَانَ لَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَةٌ أَوْ دَيْنٌ فَلْيَأْتِنَا، فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي: كَذَا وَكَذَا، فَحَثَى لِي حَثْيَةً، فَعَدَدْتُهَا، فَإِذَا هِيَ خَمْسُ مِائَةٍ، وَقَالَ: خُذْ مِثْلَيْهَا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر بحرین کا مال آ گیا تو اُس میں سے میں تمہیں اتنا دوں گا۔ ابھی بحرین کا مال آیا نہیں تھا کہ نبی کریم ﷺ کا وصال ہو گیا۔ جب بحرین کا مال آیا تو حضرت ابوبکر نے منادی کرنے کا حکم دیا کہ جس سے نبی کریم ﷺ نے کوئی وعدہ فرمایا ہو یا جس کا قرض ہو تو ہمارے پاس آئے چنانچہ میں نے حاضر ہو کر عرض کی کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے یوں فرمایا تھا۔ آپ نے مجھے مٹھی بھر کر دی۔ میں نے گنے تو پانچ سو تھے۔ فرمایا کہ اتنے ہی اور لے لو۔

4- بَابُ جِوَارِ أَبِي بَكْرٍ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ

نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں

2295- راجع الحدیث: 2289

2296- انظر الحدیث: 2598، 2683، 3137، 3164، 4383، صحیح مسلم: 5977، 5978

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَقْدِهٖ

2297- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: لَمْ أَعْقِلْ أَبَوَيَّ قَطُّ إِلَّا وَهُمَا يَدِينَانِ الدِّينَ، وَقَالَ أَبُو صَالِحٍ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمْ أَعْقِلْ أَبَوَيَّ قَطُّ إِلَّا وَهُمَا يَدِينَانِ الدِّينَ، وَلَمْ يَمُرَّ عَلَيْنَا يَوْمٌ إِلَّا يَأْتِينَا فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَيِ النَّهَارِ، بُكْرَةً وَعَشِيَّةً، فَلَمَّا ابْتُلِيَ الْمُسْلِمُونَ، خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ مُهَاجِرًا قِبَلَ الْحَبَشَةِ، حَتَّى إِذَا بَلَغَ بَرْكَ الْغِمَادِ لَقِيَهُ ابْنُ الدَّغِنَةِ، وَهُوَ سَيِّدُ الْقَارَةِ، فَقَالَ: أَيْنَ تُرِيدُ يَا أَبَا بَكْرٍ؟ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَخْرَجَنِي قَوْمِي، فَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَسِيحَ فِي الْأَرْضِ، فَأَعْبُدَ رَبِّي، قَالَ ابْنُ الدَّغِنَةِ: إِنَّ مِثْلَكَ لَا يَخْرُجُ وَلَا يُخْرَجُ فَإِنَّكَ تَكْسِبُ الْمَعْدُومَ، وَتَصِلُ الرَّحِمَ، وَتَحْمِلُ الْكَلَّ، وَتَقْرِي الضَّيْفَ، وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ، وَأَنَا لَكَ جَارٌ، فَارْجِعْ فَاعْبُدْ رَبَّكَ بِبِلَادِكَ، فَارْتَحَلَ ابْنُ الدَّغِنَةِ، فَرَجَعَ مَعَ أَبِي بَكْرٍ، فَطَافَ فِي أَشْرَافِ كُفَّارِ قُرَيْشٍ، فَقَالَ لَهُمْ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ لَا يَخْرُجُ مِثْلُهُ وَلَا يُخْرَجُ أَتُخْرِجُونَ رَجُلًا يُكْسِبُ الْمَعْدُومَ، وَيَصِلُ الرَّحِمَ، وَيَحْمِلُ الْكَلَّ، وَيَقْرِي الضَّيْفَ، وَيُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ، فَأَنْفَذَتْ قُرَيْشٌ جِوَارَ ابْنِ الدَّغِنَةِ، وَآمَنُوا أَبَا بَكْرٍ، وَقَالُوا لِابْنِ الدَّغِنَةِ: مُرْ أَبَا بَكْرٍ، فَلْيَعْبُدْ

حضرت ابوبکر کا پناہ دینا اور عہد کرنا

عُروہ بن زُبیر سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: جب سے میں نے شعور کو پہنچی تو اپنے والدین کو دین حق پر عمل پیرا پایا۔ اور کوئی دن ہم پر ایسا نہیں گزرا مگر اُس کے دونوں کناروں میں سے صبح یا شام کو رسول ﷺ ہمارے پاس تشریف لاتے تھے۔ جب مسلمان زیادہ اذیت میں مبتلا ہوئے ہوئے تو حضرت ابوبکر ہجرت کے قصد سے حبشہ کی جانب نکلے، حتیٰ کہ جب برک الغماد کے مقام پر پہنچے تو ابن الدغنہ ملا جو قارہ کا سردار تھا۔ اُس نے کہا کہ اے ابوبکر! کہاں کا ارادہ ہے؟ حضرت ابوبکر نے کہا کہ میری قوم نے مجھے نکال دیا ہے اسلئے زمین میں پھر کر اپنے رب کی عبادت کرنا چاہتا ہوں ابن الدغنہ نے کہا کہ آپ جیسا نہ نکلتا ہے نہ اُسے نکالا جاتا ہے کیونکہ آپ محروموں کے لیے کماتے، صلہ رحمی کرتے عاجز کا بوجھ اُٹھاتے، مہمان نوازی کرتے اور مصیبت میں دستگیری کرتے ہیں لہٰذا میں آپ کو پناہ دیتا ہوں آپ لوٹ چلیں اور اپنے شہر میں اپنے رب کی عبادت کریں۔ پس ابن الدغنہ اپنے ساتھ حضرت ابوبکر کو لے آیا اور قریش کے سرداروں کے پاس گیا اور کہا کہ ابوبکر جیسا آدمی نہ نکلتا ہے اور نہ نکالا جاتا ہے۔ کیا آپ ایسے آدمی کو نکالتے ہیں جو ناداروں کے لیے کماتا، صلہ رحمی کرتا، کمزوروں کا بوجھ اُٹھاتا، مہمان نوازی کرتا اور حقداروں زدہ کی مدد کرتا ہے۔ پس قریش نے ابن الدغنہ کی امان کو برقرار رکھتے ہوئے حضرت ابوبکر کو امان دے دی اور ابن الدغنہ سے کہا کہ ابوبکر سے کہہ دیجیے کہ

2297- راجع الحدیث: 476

رَبَّهُ فِي دَارِهِ فَلْيُصَلِّ، وَلْيَقْرَأْ مَا شَاءَ، وَلاَ يُؤْذِينَا بِذَلِكَ، وَلاَ يَسْتَعْلِنْ بِهِ، فَإِنَّا قَدْ خَشِينَا أَنْ يَفْتِنَ أَبْنَاءَنَا وَنِسَاءَنَا. قَالَ ذَلِكَ ابْنُ الدَّغِنَةِ لِأَبِي بَكْرٍ، فَطَفِقَ أَبُو بَكْرٍ يَعْبُدُ رَبَّهُ فِي دَارِهِ، وَلاَ يَسْتَعْلِنُ بِالصَّلاَةِ، وَلاَ القِرَاءَةِ فِي غَيْرِ دَارِهِ، ثُمَّ بَدَا لِأَبِي بَكْرٍ، فَابْتَنَى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهِ وَبَرَزَ، فَكَانَ يُصَلِّي فِيهِ، وَيَقْرَأُ القُرْآنَ، فَيَتَقَصَّفُ عَلَيْهِ نِسَاءُ المُشْرِكِينَ وَأَبْنَاؤُهُمْ، يَعْجَبُونَ وَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَجُلًا بَكَّاءً، لاَ يَمْلِكُ دَمْعَهُ حِينَ يَقْرَأُ القُرْآنَ، فَأَفْزَعَ ذَلِكَ أَشْرَافَ قُرَيْشٍ مِنَ المُشْرِكِينَ، فَأَرْسَلُوا إِلَى ابْنِ الدَّغِنَةِ، فَقَدِمَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا لَهُ: إِنَّا كُنَّا أَجَرْنَا أَبَا بَكْرٍ عَلَى أَنْ يَعْبُدَ رَبَّهُ فِي دَارِهِ، وَإِنَّهُ جَاوَزَ ذَلِكَ، فَابْتَنَى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهِ، وَأَعْلَنَ الصَّلاَةَ وَالقِرَاءَةَ، وَقَدْ خَشِينَا أَنْ يَفْتِنَ أَبْنَاءَنَا وَنِسَاءَنَا، فَأْتِهِ، فَإِنْ أَحَبَّ أَنْ يَقْتَصِرَ عَلَى أَنْ يَعْبُدَ رَبَّهُ فِي دَارِهِ فَعَلَ، وَإِنْ أَبَى إِلَّا أَنْ يُعْلِنَ ذَلِكَ، فَسَلْهُ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْكَ ذِمَّتَكَ، فَإِنَّا كَرِهْنَا أَنْ نُخْفِرَكَ، وَلَسْنَا مُقِرِّينَ لِأَبِي بَكْرٍ الِاسْتِعْلاَنَ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَأَتَى ابْنُ الدَّغِنَةِ أَبَا بَكْرٍ، فَقَالَ: قَدْ عَلِمْتَ الَّذِي عَقَدْتُ لَكَ عَلَيْهِ، فَإِمَّا أَنْ تَقْتَصِرَ عَلَى ذَلِكَ، وَإِمَّا أَنْ تَرُدَّ إِلَيَّ ذِمَّتِي، فَإِنِّي لاَ أُحِبُّ أَنْ تَسْمَعَ العَرَبُ، أَنِّي أُخْفِرْتُ فِي رَجُلٍ عَقَدْتُ لَهُ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنِّي أَرُدُّ إِلَيْكَ جِوَارَكَ، وَأَرْضَى بِجِوَارِ اللَّهِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ بِمَكَّةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ أُرِيتُ دَارَ هِجْرَتِكُمْ، رَأَيْتُ سَبْخَةً ذَاتَ نَخْلٍ بَيْنَ لاَبَتَيْنِ، وَهُمَا الحَرَّتَانِ، فَهَاجَرَ مَنْ هَاجَرَ قِبَلَ

وہ گھر کے اندر اپنے رب کی عبادت کیا کریں، وہاں جتنی چاہیں نماز پڑھیں اور قرأت کریں اور ان کے ذریعے ہمیں ازیت نہ پہنچائیں اور یہ کام علانیہ نہ کریں کیونکہ ہمیں اندیشہ ہے کہ ہمارے بیٹے اور عورتیں فتنے میں پڑ جائیں گے۔ ابن الدغنہ نے ساری بات حضرت ابوبکر سے کہہ دی کہ گھر میں اپنے رب کی عبادت کریں اور علانیہ نماز اور قرأت نہ پڑھیں اور نہ دوسرے گھر میں۔ پھر حضرت ابوبکر نے اپنے گھر کے صحن میں ایک مسجد بنالی اور باہر نکل کر اُس میں نماز پڑھنے اور قرآنِ مجید کی تلاوت کرنے لگے۔ چنانچہ مشرکوں کی عورتیں اور اُن کے بیٹے تعجب سے اُن کے پاس آ کھڑے ہوتے اور حضرت ابوبکر بہت رونے والے تھے جو قرأت کے وقت اپنے آنسوؤں کو قابو میں نہیں رکھ سکتے تھے۔ سردارانِ قریش کو اندیشہ لاحق ہوا اور انہوں نے ابن الدغنہ کو بلایا۔ وہ ان کے پاس آیا تو انہوں نے کہا کہ ہم نے ابوبکر کو امان دی تھی کہ وہ اپنے گھر میں اپنے رب کی عبادت کریں لیکن انہوں نے تجاوز کر کے اپنے گھر کے صحن میں مسجد بنالی ہے اور علانیہ نماز اور قرأت کرنے لگے ہیں جب کہ اندیشہ ہے کہ کہیں ہمارے بیٹے اور ہماری عورتیں فتنے میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ پس اگر وہ چاہیں تو اپنے گھر میں اپنے رب کی عبادت کرنے پر اکتفا کریں اور اگر انکار کریں تو اس کا اعلان کر دیا جائے کہ وہ آپ کا ذمہ واپس کر دیں کیونکہ ہم آپ کا ذمہ توڑنا بھی ناپسند کرتے ہیں اور ابوبکر کو علانیہ عبادت کرنے کی اجازت بھی نہیں دے سکتے۔ حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ ابن الدغنہ نے حضرت ابوبکر کے پاس آ کر کہا کہ آپ جانتے ہیں کہ میں نے اس شرط پر آپ سے عہد کیا تھا ورنہ آپ میرا ذمہ واپس

الْمَدِينَةِ حِينَ ذَكَرَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرَجَعَ إِلَى الْمَدِينَةِ بَعْضُ مَنْ كَانَ هَاجَرَ إِلَى أَرْضِ الْحَبَشَةِ، وَتَجَهَّزَ أَبُو بَكْرٍ مُهَاجِرًا، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَى رِسْلِكَ، فَإِنِّي أَرْجُو أَنْ يُؤْذَنَ لِي، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هَلْ تَرْجُو ذَلِكَ بِأَبِي أَنْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَحَبَسَ أَبُو بَكْرٍ نَفْسَهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَصْحَبَهُ، وَعَلَفَ رَاحِلَتَيْنِ كَانَتَا عِنْدَهُ وَرَقَ السَّمُرِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ

کرویں کیونکہ میں یہ نہیں چاہتا کہ اہل عرب یہ سنیں کہ میں نے ایک آدمی کا ذمہ لیا اور وہ توڑ دیا گیا۔ حضرت ابوبکر نے کہا کہ میں تمہارا ذمہ واپس دیتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری پر خوش ہوں اور رسول اللہ ﷺ اُن دنوں مکہ مکرمہ میں تھے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے تمہاری ہجرت کی جگہ دکھائی گئی ہے جو کھجوروں والی شور زمین ہے دو پہاڑیوں کے درمیان۔ پس جو رسول اللہ ﷺ کے مدینہ منورہ کا ذکر کرنے سے پہلے ہجرت کر گئے تھے وہ بھی مدینہ منورہ کو لوٹ آئے، اس کے بعد کہ وہ حبشہ کی جانب ہجرت کر گئے تھے۔ حضرت ابوبکر نے بھی ہجرت کی تیاری کر لی تھی لیکن رسول اللہ ﷺ نے اُن سے فرمایا کہ ٹھہرے رہو کیونکہ مجھے بھی اجازت ملنے کی اُمید ہے۔ حضرت ابوبکر نے عرض کی کہ میرے اباجان آپ پر قربان، کیا آپ کو بھی اس کی اُمید ہے؟ فرمایا: ہاں پس رسول اللہ ﷺ کا ساتھ دینے کے لیے حضرت ابوبکر ٹھہرے رہے اور دو اُونٹ جو اُن کے لیے پاس تھے انہیں چار ماہ تک سمر کے پتے کھلاتے رہے۔

5- بَابُ الدَّيْنِ

قرض کا بیان

2298- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، "أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يُؤْتَى بِالرَّجُلِ الْمُتَوَفَّى عَلَيْهِ الدَّيْنُ فَيَسْأَلُ، هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهِ فَضْلًا؟ فَإِنْ حُدِّثَ أَنَّهُ تَرَكَ لِدَيْنِهِ وَفَاءً صَلَّى، وَإِلَّا، قَالَ لِلْمُسْلِمِينَ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں جب کوئی جنازہ لایا جاتا تو آپ پوچھتے کیا اس کے پاس قرض ادا کرنے کے لیے کچھ ہے؟ لوگ ہاں کرتے تو رسول اللہ ﷺ نماز پڑھا دیتے ورنہ مسلمانوں سے فرماتے کہ اپنے بھائی پر نماز پڑھو۔ جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو کثرت سے مال

2298- انظر الحدیث: 2398، 2399، 4781، 5371، 6731، 6745، 6763؛ صحیح مسلم: 4134؛ سنن ترمذی: 1070

صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ. فَلَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْفُتُوحَ، قَالَ: أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ، فَمَنْ تُوُفِّيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَتَرَكَ دَيْنًا فَعَلَيَّ قَضَاؤُهُ، وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ".

دے دیا تو فرمایا کہ میں مسلمانوں کا اُن کی جانوں سے بھی زیادہ مالک ہوں۔ پس جو مسلمانوں میں سے فوت ہو جائے اور قرض چھوڑے تو یہ مجھ پر ہے اور جو مال چھوڑے تو وہ اُس کے وارثوں کے لیے ہے۔

☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

40- کِتَابُ الوَکَالَةِ

وکالت کا بیان

1- بَابُ وَكَالَةِ الشَّرِيكِ الشَّرِيكَ فِي القِسْمَةِ وَغَيْرِهَا

تقسیم وغیرہ میں شریک کی وکالت

وَقَدْ أَشْرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا فِي هَدْيِهِ، ثُمَّ أَمَرَهُ بِقِسْمَتِهَا

نبی کریم ﷺ نے اپنی ہدی میں حضرت علی کو شریک کیا اور پھر اُنہیں تقسیم کرنے کا حکم دیا۔

2299- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِجِلاَلِ البُدْنِ الَّتِي نُحِرَتْ، وَبِجُلُودِهَا

عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے قربانی کے اُونٹ کی جھول خیرات کرنے کا حکم دیا اور اُس کی کھال بھی۔

2300- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي الخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا عَلَى صَحَابَتِهِ، فَبَقِيَ عَتُودٌ، فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ضَحِّ بِهِ أَنْتَ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ میں تقسیم کرنے کے لیے اُنہیں کچھ بکریاں عطا فرمائیں تو بکری کا ایک بچہ باقی رہ گیا۔ اُس کا نبی کریم ﷺ سے ذکر ہوا تو فرمایا: اُسے ذبح کرلو۔

2- بَابُ إِذَا وَكَّلَ المُسْلِمُ حَرْبِيًّا فِي دَارِ الحَرْبِ، أَوْ فِي دَارِ الإِسْلاَمِ جَازَ

جب مسلمان کسی حربی کو دارالحرب یا دارالاسلام میں وکیل بنالے تو جائز ہے

2301- حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ المَاجِشُونِ، عَنْ صَالِحِ بْنِ

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے اُمیّہ بن خلف کے لیے خط لکھا کہ

2299- راجع الحدیث: 1707

2300- انظر الحدیث: 5555,5547,2500 صحیح مسلم: 5057 سنن ترمذی: 1500 سنن نسائی: 4391 سنن ابن ماجہ: 3138

2301- انظر الحدیث: 3971

إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَاتَبْتُ أُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ كِتَابًا، بِأَنْ يَحْفَظَنِي فِي صَاغِيَتِي بِمَكَّةَ، وَأَحْفَظَهُ فِي صَاغِيَتِهِ بِالْمَدِينَةِ، فَلَمَّا ذَكَرْتُ الرَّحْمَنَ قَالَ: لاَ أَعْرِفُ الرَّحْمَنَ، كَاتِبْنِي بِاسْمِكَ الَّذِي كَانَ فِي الجَاهِلِيَّةِ، فَكَاتَبْتُهُ: عَبْدَ عَمْرٍو، فَلَمَّا كَانَ فِي يَوْمِ بَدْرٍ، خَرَجْتُ إِلَى جَبَلٍ لِأُحْرِزَهُ حِينَ نَامَ النَّاسُ، فَأَبْصَرَهُ بِلاَلٌ، فَخَرَجَ حَتَّى وَقَفَ عَلَى مَجْلِسٍ مِنَ الأَنْصَارِ، فَقَالَ أُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ: لاَ نَجَوْتُ إِنْ نَجَا أُمَيَّةُ، فَخَرَجَ مَعَهُ فَرِيقٌ مِنَ الأَنْصَارِ فِي آثَارِنَا، فَلَمَّا خَشِيتُ أَنْ يَلْحَقُونَا، خَلَّفْتُ لَهُمُ ابْنَهُ لِأَشْغَلَهُمْ فَقَتَلُوهُ، ثُمَّ أَبَوْا حَتَّى يَتْبَعُونَا، وَكَانَ رَجُلًا ثَقِيلًا، فَلَمَّا أَدْرَكُونَا، قُلْتُ لَهُ: ابْرُكْ فَبَرَكَ، فَأَلْقَيْتُ عَلَيْهِ نَفْسِي لِأَمْنَعَهُ، فَتَخَلَّلُوهُ بِالسُّيُوفِ مِنْ تَحْتِي حَتَّى قَتَلُوهُ، وَأَصَابَ أَحَدُهُمْ رِجْلِي بِسَيْفِهِ، وَكَانَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ يُرِينَا ذَلِكَ الأَثَرَ فِي ظَهْرِ قَدَمِهِ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: سَمِعَ يُوسُفُ صَالِحًا، وَإِبْرَاهِيمُ أَبَاهُ

مکہ مکرمہ میں میرے سامان کی حفاظت کرے اور میں مدینہ منورہ میں اُس کے سامان کی حفاظت کروں۔ جب میں نے لفظ الرحمٰن کا ذکر کیا تو اُس نے کہا کہ میں رحمٰن کو نہیں جانتا، آپ اپنا وہی نام لکھیں جو زمانہ جاہلیت میں تھا۔ پس میں نے عبدِ عمرو لکھا جب غزوۂ بدر کا روز آیا تو میں اسکو بچانے کے لیے ایسے پہاڑ کی جانب لے گیا جب کہ لوگ سوئے ہوئے تھے۔ پس حضرت بلال نے اُسے دیکھ لیا۔ پس وہ نکلے اور انصار کی ایک مجلس میں جا کھڑے ہوئے۔ کہا کہ یہ اُمیہ بن خلف ہے۔ اگر یہ بچ گیا تو میں نہیں بچ سکوں گا۔ تو اُن کے ساتھ کچھ انصاری ہمارے نشانات دیکھتے ہوئے نکل کھڑے ہوئے۔ جب مجھے خوف ہوا کہ ہم سے وہ آملیں گے تو میں نے اُس کے بیٹے کو پیچھے چھوڑ دیا تاکہ اُس کے ساتھ مشغول رہیں مگر اُسے قتل کر دیا گیا اور ہمیں تلاش کرنے لگے اور وہ بھاری بھرکم آدمی تھا۔ جب وہ ہم تک پہنچ گئے تو میں نے اُس سے بیٹھنے کے لیے کہا تو وہ بیٹھ گیا۔ اُسے بچانے کے لیے میں اُس کے اُوپر گر گیا۔ اُنہوں نے میرے نیچے سے اُسے تلواریں ماریں اور قتل کر دیا اور تلوار کا ایک زخم میرے پیر میں بھی لگا اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اپنے پیر کی پشت پر وہ نشان ہمیں دکھایا کرتے تھے۔

3- بَابُ الوَكَالَةِ فِي الصَّرْفِ وَالمِيزَانِ

وَقَدْ وَكَّلَ عُمَرُ، وَابْنُ عُمَرَ فِي الصَّرْفِ

صرافی اور تول میں کسی کو وکیل بنانا

حضرت عمر اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم نے صرافی میں وکیل بنایا تھا۔

2303و2302- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ،

حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابوہریرہ رضی

2302,2303- انظر الحدیث: 2202,2201' راجع الحدیث: 2201

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلَى خَيْبَرَ، فَجَاءَهُمْ بِتَمْرٍ جَنِيبٍ، فَقَالَ: أَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هَكَذَا. فَقَالَ: إِنَّا لَنَأْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هَذَا بِالصَّاعَيْنِ، وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثَةِ، فَقَالَ: لَا تَفْعَلْ، بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ، ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيبًا. وَقَالَ فِي الْمِيزَانِ مِثْلَ ذَلِكَ

اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو خیبر کا عامل بنایا تو وہ عمدہ کھجوریں لے کر آیا۔ فرمایا کہ کیا خیبر کی سب کھجوریں ایسی ہوتی ہیں؟ عرض کی کہ ہم یہ ایک صاع کھجوریں دو صاع کے بدلے اور دو صاع کھجوریں تین صاع کے بدلے لیتے ہیں۔ فرمایا کہ ایسا نہ کیا کرو بلکہ سب کو درہموں کے عوض فروخت کر دیا کرو اور پھر عمدہ کھجوریں درہموں سے خرید لیا کرو اور فرمایا کہ وزن کے بارے میں بھی یہی حکم ہے۔ ابو عبداللہ نے فرمایا یوسف نے صالح سے حنا اور ابراہیم نے اپنے والد سے۔

4- بَابُ إِذَا أَبْصَرَ الرَّاعِي أَوِ الوَكِيلُ شَاةً تَمُوتُ، أَوْ شَيْئًا يَفْسُدُ، ذَبَحَ وَأَصْلَحَ مَا يَخَافُ عَلَيْهِ الفَسَادَ

جب چرواہا یا وکیل کسی بکری کو مرتی ہوئی یا کسی چیز کو خراب ہوتی دیکھے تو بگڑنے کے خوف سے ذبح یا درست کر دے

2304 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، سَمِعَ الْمُعْتَمِرَ، أَنْبَأَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ كَانَتْ لَهُمْ غَنَمٌ تَرْعَى بِسَلْعٍ، فَأَبْصَرَتْ جَارِيَةٌ لَنَا بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِنَا مَوْتًا، فَكَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا بِهِ، فَقَالَ لَهُمْ: لَا تَأْكُلُوا حَتَّى أَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَوْ أُرْسِلَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَسْأَلُهُ، وَأَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَاكَ، أَوْ أَرْسَلَ، فَأَمَرَهُ بِأَكْلِهَا قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ: فَيُعْجِبُنِي أَنَّهَا أَمَةٌ، وَأَنَّهَا ذَبَحَتْ تَابَعَهُ عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ

ابنِ کعب بن مالک نے اپنے والدِ ماجد سے مروی کی ہے کہ ہماری بکریاں سلع کے مقام پر چر رہی تھیں۔ ہماری بکریوں میں سے ہماری لونڈی نے ایک بکری کو دیکھا جو قریب المرگ تھی تو ایک پتھر توڑ کر اس کے ساتھ ذبح کر ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ اِسے نہ کھاؤ حتیٰ کہ نبی کریم ﷺ سے دریافت نہ کر لوں۔ پس انہوں نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کرنے کے لیے کسی کو بھیجا اور اس نے نبی کریم ﷺ سے اُس کے بارے میں پوچھا تو آپ نے اُسے کھا لینے کا حکم فرمایا۔ عبید اللہ کا بیان ہے کہ مجھے لونڈی کے ذبح کرنے پر تعجب ہے۔ عبدہ نے عُبید اللہ سے اِس کی متابعت کی ہے۔

5- بَابٌ: وَكَالَةُ الشَّاهِدِ

حاضر یا غائب کی

2304- انظر الحدیث: 5504,5502,5501 سنن ابن ماجہ: 3182

وَالْغَائِبِ جَائِزَةٌ

وَكَتَبَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو إِلَى قَهْرَمَانِهِ وَهُوَ غَائِبٌ عَنْهُ: أَنْ يُزَكِّيَ عَنْ أَهْلِهِ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ

2305 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِنٌّ مِنَ الإِبِلِ، فَجَاءَهُ يَتَقَاضَاهُ، فَقَالَ: أَعْطُوهُ، فَطَلَبُوا سِنَّهُ، فَلَمْ يَجِدُوا لَهُ إِلَّا سِنًّا فَوْقَهَا، فَقَالَ: أَعْطُوهُ، فَقَالَ: أَوْفَيْتَنِي أَوْفَى اللّٰهُ بِكَ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ خِيَارَكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً

وکالت جائز ہے

حضرت عبداللہ بن عمرو نے اپنے وکیل کے لیے لکھا جو موجود نہیں تھا کہ اِن کے گھر کے چھوٹے بڑوں کی طرف سے صدقہ فطر ادا کردے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص کا نبی کریم ﷺ کے ذمے ایک خاص عمر کا اُونٹ تھا۔ وہ تقاضا کرنے آیا تو آپ نے لوگوں سے فرمایا کہ اِسے دے دو۔ لوگوں نے تلاش کیا تو اُتنی عمر کا نہ مِلا، ہاں اُس سے زائد عمر کا مِلا۔ فرمایا کہ یہی دے دو۔ اُس نے کہا کہ آپ نے مجھے پورا حق دیا اللہ تعالیٰ آپ کو پورا دے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے بہتر وہ ہے جو ادا کرنے میں اچھا۔

6- بَابُ الْوَكَالَةِ فِي قَضَاءِ الدُّيُونِ

2306 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَاضَاهُ، فَأَغْلَظَ فَهَمَّ بِهِ أَصْحَابُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعُوهُ، فَإِنَّ لِصَاحِبِ الحَقِّ مَقَالًا، ثُمَّ قَالَ: أَعْطُوهُ سِنًّا مِثْلَ سِنِّهِ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِلَّا أَمْثَلَ مِنْ سِنِّهِ، فَقَالَ: أَعْطُوهُ، فَإِنَّ مِنْ خَيْرِكُمْ أَحْسَنَكُمْ قَضَاءً

قرض کی ادائیگی میں وکیل بنانا

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ سے تقاضا کرنے آیا تو اُس نے سختی کی۔ آپ کے صحابہ نے اُسے مارنا پیٹنا چاہا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اِسے جانے دو کیونکہ قرض خواہ کو کہنے کا حق ہوتا ہے۔ پھر فرمایا کہ اِسے اُتنی ہی عمر کا اُونٹ دے دو۔ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ اُس سے زیادہ عمر کا تو ہے۔ فرمایا۔ وہی دے دو کیونکہ تم میں سے بہتر وہ ہے جو اچھی طرح ادا کرے۔

7- بَابُ إِذَا وَهَبَ شَيْئًا لِوَكِيلٍ

جب کسی قوم کے وکیل یا شفیع کے لیے کوئی چیز

2305- انظر الحدیث: 2609,2606,2401,2393,2392,2306، صحیح مسلم: 2305، سنن ترمذی: 1317,1316، سنن نسائی: 4707,4632، سنن ابن ماجه: 2423

2306- راجع الحدیث: 2305

اَوْ شَفِيعٍ قَوْمٍ جَازَ

لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِوَفْدِ هَوَازِنَ حِينَ سَأَلُوهُ الْمَغَانِمَ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَصِيبِي لَكُمْ

ہبہ کی جائے تو جائز ہے

جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہوازن کے وفد سے فرمایا جب انہوں نے غنیمتوں کا سوال کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہیں اپنا حصّہ دے سکتا ہوں۔

2307,2308 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: وَزَعَمَ عُرْوَةُ، أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الحَكَمِ، وَالمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ، أَخْبَرَاهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ حِينَ جَاءَهُ وَفْدُ هَوَازِنَ مُسْلِمِينَ، فَسَأَلُوهُ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أَحَبُّ الحَدِيثِ إِلَيَّ أَصْدَقُهُ، فَاخْتَارُوا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ: إِمَّا السَّبْيَ، وَإِمَّا المَالَ، وَقَدْ كُنْتُ اسْتَأْنَيْتُ بِهِمْ "، وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتَظَرَهُمْ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً حِينَ قَفَلَ مِنَ الطَّائِفِ، فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ رَادٍّ إِلَيْهِمْ إِلَّا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ، قَالُوا: فَإِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي المُسْلِمِينَ، فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ إِخْوَانَكُمْ هَؤُلاَءِ قَدْ جَاءُونَا تَائِبِينَ، وَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّ إِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ، فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُطَيِّبَ بِذَلِكَ فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَظِّهِ حَتَّى نُعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُفِيءُ

عُروہ نے حضرت مروان بن حکم اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے جب کہ ہوازن کا وفد مسلمان ہوکر آیا ہوا تھا تو انہوں نے اپنا مال اور اپنے قیدی واپس کرنے کا سوال کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ مجھے وہ بات زیادہ پسند ہے جو زیادہ سچی ہو، تم دونوں میں سے ایک چیز لے سکتے ہو، قیدی یا مال۔ میں تو اُن کا انتظار کرتا رہا تھا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُن کا طائف سے واپس لوٹتے وقت دس دنوں سے زیادہ انتظار کرتے رہے تھے۔ جب اُن پر واضح ہوگیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں ایک ہی چیز واپس دیں گے تو انہوں نے کہا کہ ہمیں ہمارے قیدی دے دیجیے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں میں کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی جو اُس کی شان کے لائق ہے۔ پھر فرمایا کہ تمہارے یہ بھائی تمہارے پاس توبہ کرکے آئے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ ان کے قیدی انہیں دے دوں۔ پس جو تم میں سے اپنی خوشی سے دینا چاہے وہ یوں کرلے ورنہ جو چاہے اُس کو اُس کا حصّہ فی کے مال سے دے دیا جائے گا جو اللہ تعالیٰ ہمیں پہلی دفعہ عطا فرمائے۔ لوگوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر دل کی خوشی سے دیتے ہیں۔

2307,2308 - انظر الحدیث: 7177,7176,4319,4318,3132,3131,2608,2607,2584, 2583,2540,2539' سنن ابو داؤد: 2693

اللّٰهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ: قَدْ طَيَّبْنَا ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمْ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّا لَا نَدْرِي مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ فِي ذٰلِكَ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ، فَارْجِعُوا حَتّٰى يَرْفَعُوا إِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ أَمْرَكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ، فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ، ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ: أَنَّهُمْ قَدْ طَيَّبُوا وَأَذِنُوا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہمیں نہیں جانتے کہ کون خوشی سے کہہ رہا ہے اور کون دیکھا دیکھی۔ تم چلے جاؤ، حتیٰ کہ تمہارے سردار آ کر ہمیں بتائیں۔ پس لوگ واپس لوٹ گئے اور اپنے سرداروں سے بات کی۔ چنانچہ وہ واپس آئے اور انہوں نے بتایا کہ لوگ خوشی سے اجازت دے رہے ہیں۔

8- بَابُ إِذَا وَكَّلَ رَجُلٌ رَجُلًا أَنْ يُعْطِيَ شَيْئًا، وَلَمْ يُبَيِّنْ كَمْ يُعْطِي، فَأَعْطَى عَلَى مَا يَتَعَارَفُهُ النَّاسُ

جب کسی کو کچھ دینے کے لیے وکیل بنایا جائے اور بتایا نہ جائے کہ کتنا دے تو لوگوں کے عرف کے مطابق دے

2309- حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، وَغَيْرِهِ، يَزِيدُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ، وَلَمْ يُبَلِّغْهُ كُلُّهُمْ رَجُلٌ وَاحِدٌ مِنْهُمْ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَكُنْتُ عَلَى جَمَلٍ ثَفَالٍ إِنَّمَا هُوَ فِي آخِرِ الْقَوْمِ، فَمَرَّ بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَنْ هٰذَا؟، قُلْتُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: مَا لَكَ؟، قُلْتُ: إِنِّي عَلَى جَمَلٍ ثَفَالٍ، قَالَ: أَمَعَكَ قَضِيبٌ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: أَعْطِنِيهِ، فَأَعْطَيْتُهُ، فَضَرَبَهُ، فَزَجَرَهُ، فَكَانَ مِنْ ذٰلِكَ الْمَكَانِ مِنْ أَوَّلِ الْقَوْمِ، قَالَ: بِعْنِيهِ، فَقُلْتُ: بَلْ، هُوَ لَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: بَلْ بِعْنِيهِ قَدْ أَخَذْتُهُ بِأَرْبَعَةِ دَنَانِيرَ، وَلَكَ ظَهْرُهُ إِلَى الْمَدِينَةِ، فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ أَخَذْتُ أَرْتَحِلُ، قَالَ: أَيْنَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ایک سفر کے دوران میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھا اور میں سست رفتار اُونٹ پر سوار تھا جو لوگوں سے پیچھے رہ گیا تھا۔ پس نبی کریم ﷺ میرے پاس سے گزرے اور فرمایا: کون ہو؟ عرض کی کہ میں جابر بن عبداللہ ہوں۔ فرمایا کہ تمہیں کیا ہو ہے؟ عرض کی کہ میں سست رفتار اُونٹ پر سوار ہوں فرمایا کہ کیا تمہارے پاس چھڑی ہے؟ میں نے کہا، ہاں۔ فرمایا تو مجھے دو۔ میں نے پیش کر دی۔ آپ نے اُسے مارا اور ڈانٹا۔ پس وہ اُس وقت سب لوگوں سے آگے نکل گیا۔ فرمایا کہ یہ میرے ہاتھوں فروخت دو؟ میں عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ یہ آپ ہی کا ہے۔ فرمایا کہ میرے ہاتھوں فروخت دو اور میں نے اِسے چار سو دینار میں خرید لیا اور تم مدینہ منورہ تک اِس پر سوار رہو۔ جب ہم مدینہ

-2309 صحیح مسلم: 4083

تُرِيدُ؟ ، قُلْتُ: تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً قَدْ خَلاَ مِنْهَا، قَالَ: فَهَلَّا جَارِيَةً تُلاَعِبُهَا وَتُلاَعِبُكَ ، قُلْتُ: إِنَّ أَبِي تُوُفِّيَ، وَتَرَكَ بَنَاتٍ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَنْكِحَ امْرَأَةً قَدْ جَرَّبَتْ خَلاَ مِنْهَا، قَالَ: فَذَلِكَ ، فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ، قَالَ: يَا بِلاَلُ، اقْضِهِ وَزِدْهُ ، فَأَعْطَاهُ أَرْبَعَةَ دَنَانِيرَ، وَزَادَهُ قِيرَاطًا، قَالَ جَابِرٌ: لاَ تُفَارِقُنِي زِيَادَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ يَكُنِ الْقِيرَاطُ يُفَارِقُ جِرَابَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

منورہ کے قریب پہنچے تو میں اپنے مکان کی جانب جانے لگا۔ فرمایا کہاں کا ارادہ ہے؟ عرض کی کہ ایک عورت سے شادی کی ہے جو بیوہ تھی۔ فرمایا کہ کنواری لڑکی سے کیوں نہ کی کہ تم سے کھیلتی اور تم اُس سے کھیلتے۔ عرض کی کہ میرے والدِ محترم فوت ہو گئے اور کئی بیٹیاں چھوڑی ہیں، لہٰذا میں نے چاہا کہ کسی تجربہ کار اور بیوہ عورت سے شادی کروں۔ فرمایا: یہ بات ہے جب ہم مدینہ پہنچ گئے تو فرمایا اے بلال! کچھ زیادہ دینا۔ پس انہوں نے مجھے چار سو دینار اور کچھ قیراط زیادہ دیئے۔ حضرت جابر نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے جو زیادہ عطا فرمایا تھا وہ مجھ سے کبھی جدا نہیں ہوتا اور وہ قیراط جابر بن عبداللہ کی تھیلی سے جدا نہیں ہوتے۔

9- بَابُ وَكَالَةِ الْمَرْأَةِ الْإِمَامَ فِي النِّكَاحِ

نکاح میں عورت کا حاکم کو وکیل بنانا

2310 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي قَدْ وَهَبْتُ لَكَ مِنْ نَفْسِي، فَقَالَ رَجُلٌ: زَوِّجْنِيهَا، قَالَ: قَدْ زَوَّجْنَاكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ یا رسول اللہ میں نے اپنی جان آپ کے لیے ہبہ کر دی۔ ایک شخص نے عرض کی کہ اس کا نکاح میرے ساتھ کر دیجیے۔ فرمایا کہ تمہارے قرآن جاننے کے عوض میں نے اِسے تمہارے نکاح میں دیا۔

10- بَابُ إِذَا وَكَّلَ رَجُلًا، فَتَرَكَ الْوَكِيلُ شَيْئًا فَأَجَازَهُ الْمُوَكِّلُ فَهُوَ جَائِزٌ، وَإِنْ أَقْرَضَهُ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى جَازَ

جب کسی کو وکیل بنایا جائے اور وکیل کوئی چیز چھوڑ دے لیکن موکل اُسے اجازت دے تو جائز ہے

2310- انظر الحديث: 7417,5871,5150,5149,5141,5135,5132,5126,5121,5087, 5030,5029 'سنن ابو داؤد: 2111 'سنن ترمذی: 1114 'سنن نسائی: 3359

2311 - وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ أَبُو عَمْرٍو، حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: وَكَّلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَكَاةِ رَمَضَانَ، فَأَتَانِي آتٍ فَجَعَلَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ، وَقُلْتُ: وَاللَّهِ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنِّي مُحْتَاجٌ وَعَلَيَّ عِيَالٌ وَلِي حَاجَةٌ شَدِيدَةٌ، قَالَ: فَخَلَّيْتُ عَنْهُ، فَأَصْبَحْتُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ الْبَارِحَةَ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، شَكَا حَاجَةً شَدِيدَةً، وَعِيَالًا، فَرَحِمْتُهُ، فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ، قَالَ: أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ، وَسَيَعُودُ، فَعَرَفْتُ أَنَّهُ سَيَعُودُ، لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ سَيَعُودُ، فَرَصَدْتُهُ، فَجَاءَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ، فَأَخَذْتُهُ، فَقُلْتُ: لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: دَعْنِي فَإِنِّي مُحْتَاجٌ وَعَلَيَّ عِيَالٌ، لَا أَعُودُ، فَرَحِمْتُهُ، فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ، فَأَصْبَحْتُ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ شَكَا حَاجَةً شَدِيدَةً، وَعِيَالًا، فَرَحِمْتُهُ، فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ، قَالَ: أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُودُ، فَرَصَدْتُهُ الثَّالِثَةَ، فَجَاءَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ، فَأَخَذْتُهُ، فَقُلْتُ: لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ، وَهَذَا آخِرُ ثَلَاثِ مَرَّاتٍ، أَنَّكَ تَزْعُمُ لَا تَعُودُ، ثُمَّ تَعُودُ قَالَ: دَعْنِي أُعَلِّمْكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللَّهُ بِهَا، قُلْتُ: مَا هُوَ؟ قَالَ: إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ، فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ: (اللَّهُ لَا إِلَهَ

عثمان بن ہشیم ابوعمرو عوف، محمد بن سیرین، حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے زکوٰۃ رمضان کی حفاظت پر مقرر فرمایا۔ پس ایک آنے والا آیا اور اناج میں سے لینے لگا۔ میں نے اُسے پکڑ لیا اور کہا خدا کی قسم میں ضرور تمہیں رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کروں گا۔ اُس نے کہا کہ میں نادار ہوں اور میرے بچے ہیں اور مجھے شدید حاجت ہے۔ پس میں نے اُسے چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے ابوہریرہ! رات تم نے اپنی قیدی کا کیا کیا؟ عرض کی کہ یا رسول اللہ اُس نے شدید ضرورت اور بچوں کی شکایت کی تو مجھے ترس آ گیا۔ لہٰذا میں نے اُسے چھوڑ دیا۔ فرمایا کہ اُس نے تم سے جھوٹ بولا ہے اور وہ پھر آئے گا۔ پس میں نے جان لیا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے فرمانے کے مطابق ضرور آئے گا۔ چنانچہ وہ پھر آیا اور اناج میں سے لے جانے لگا تو میں نے اُسے پکڑ لیا۔ کہا کہ میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ضرور پیش کروں گا۔ کہا کہ مجھے چھوڑ دو، میں نادار اور بال بچے دار ہوں۔ پھر نہیں آؤں گا۔ پس مجھے ترس آ گیا اور میں نے اُسے چھوڑ دیا۔ صبح کو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ ابوہریرہ! اپنے قیدی کا کیا کیا؟ عرض کی کہ یا رسول اللہ! اُس نے شدید ضرورت اور بال بچوں کی شکایت کی تو مجھے ترس آ گیا اور اُسے چھوڑ دیا۔ فرمایا کہ اُس نے تم سے غلط کہا ہے اور وہ پھر آئے گا۔ پس میں تیسری رات اس کا منتظر رہا تو وہ آ کر اناج لینے لگا۔ پس میں نے اُسے پکڑ لیا اور کہا کہ میں تجھے ضرور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے جاؤں گا کیونکہ آج آخری اور تیسری رات ہے۔ تم ہر

2311- انظر الحدیث: 5010,3275

إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ) (البقرة: 255)، حَتَّى تَخْتِمَ الآيَةَ، فَإِنَّكَ لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللَّهِ حَافِظٌ، وَلَا يَقْرَبَنَّكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ، فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ، فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ الْبَارِحَةَ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، زَعَمَ أَنَّهُ يُعَلِّمُنِي كَلِمَاتٍ يَنْفَعُنِي اللَّهُ بِهَا، فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ قَالَ: مَا هِيَ، قُلْتُ: قَالَ لِي: إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ مِنْ أَوَّلِهَا حَتَّى تَخْتِمَ الآيَةَ: (اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ) (البقرة: 255)، وَقَالَ لِي: لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللَّهِ حَافِظٌ، وَلَا يَقْرَبَكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ - وَكَانُوا أَحْرَصَ شَيْءٍ عَلَى الْخَيْرِ - فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَا إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوبٌ، تَعْلَمُ مَنْ تُخَاطِبُ مُنْذُ ثَلَاثِ لَيَالٍ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: لَا، قَالَ: ذَاكَ شَيْطَانٌ

مرتبہ کہتے رہے کہ اب نہیں آؤں گا مگر آتے رہے۔ کہا کہ مجھے چھوڑ دو، میں آپ کو ایسے الفاظ سکھا دیتا ہوں جو آپ کو نفع دیں گے میں نے کہا وہ کیا ہیں؟ کہا کہ جب تم اپنے بستر پر جاؤ تو آیۃ الکرسی آخر تک پڑھ لیا کرو تو ساری رات تم اللہ کی حفاظت میں رہو گے اور صبح تک شیطان تمہارے نزدیک نہیں آ سکے گا۔ پس میں نے اُسے چھوڑ دیا۔ صبح کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم نے اپنے رات کے چور کا کیا بنایا؟ عرض کی ہوا کہ یا رسول اللہ! اُس نے مجھے ایسے کلمے سکھانے کا دعویٰ کیا جو مجھے اللہ کے پاس فائدہ دیں تو میں نے اُسے چھوڑ دیا۔ فرمایا کہ وہ کیا ہیں؟ عرض کی: اُس نے کہا کہ جب تم بستر پر جاؤ تو اوّل سے آخر تک آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرو تو تم برابر اللہ کی حفاظت میں رہو گے اور صبح تک شیطان تمہارے نزدیک نہیں آئے گا اور وہ حضرات نیکیوں کے بڑے حریص تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بات اُس نے سچی کہی ہے جب کہ آپ وہ جھوٹا ہے۔ اے ابو ہریرہ! جانتے ہو یہ تین راتوں تک کون تم سے مخاطب ہوتا۔ رہا؟ عرض کی نہیں۔ فرمایا کہ وہ شیطان تھا۔

11- بَابٌ: إِذَا بَاعَ الْوَكِيلُ شَيْئًا فَاسِدًا، فَبَيْعُهُ مَرْدُودٌ

جب وکیل کوئی فاسد چیز فروخت کرے تو اُس کی بیع مردود ہے

2312- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ هُوَ ابْنُ سَلَّامٍ، عَنْ يَحْيَى، قَالَ: سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَبْدِ الْغَافِرِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ بِلَالٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ بَرْنِيٍّ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حضرت بلال برنی کھجوریں لے کر حاضر ہوئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ یہ کہاں سے آئی ہیں؟ حضرت بلال نے عرض کی کہ میرے پاس رڈی کھجوریں تھیں تو میں نے وہ

2312- صحیح مسلم: 4059، سنن نسائی: 4571

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَيْنَ هَذَا؟ ، قَالَ بِلَالٌ: كَانَ عِنْدَنَا تَمْرٌ رَدِيٌّ، فَبِعْتُ مِنْهُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ، لِنُطْعِمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ: أَوَّهْ أَوَّهْ، عَيْنُ الرِّبَا عَيْنُ الرِّبَا، لَا تَفْعَلْ، وَلَكِنْ إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَشْتَرِيَ فَبِعِ التَّمْرَ بِبَيْعٍ آخَرَ، ثُمَّ اشْتَرِهِ

دو صاع کے عوض ایک صاع کے حساب سے بیچ دیں تا کہ یہ آپ کو کھلاؤں۔ اُس وقت نبی کریم ﷺ نے فرمایا: توبہ توبہ، یہ تو بالکل سُود ہے، یہ تو عین سُود ہے۔ جب تم خریدنے کا قصد کرو تو اپنی فروخت دو اور پھر دوسری خریدلو۔

12- بَابُ الْوَكَالَةِ فِي الْوَقْفِ وَنَفَقَتِهِ، وَأَنْ يُطْعِمَ صَدِيقًا لَهُ وَيَأْكُلَ بِالْمَعْرُوفِ

وقف میں وکالت اور نفقہ میں اور یہ کہ کوئی اپنی دوست کو کھلائے تو عرف کے مطابق کھائے

2313- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، قَالَ فِي صَدَقَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَيْسَ عَلَى الْوَلِيِّ جُنَاحٌ أَنْ يَأْكُلَ وَيُؤْكِلَ صَدِيقًا لَهُ غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالًا فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ هُوَ يَلِي صَدَقَةَ عُمَرَ، يُهْدِي لِنَاسٍ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ كَانَ يَنْزِلُ عَلَيْهِمْ

عمرو سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مالِ زکوٰۃ کے بارے میں فرمایا کہ متولی کے لیے گناہ نہیں ہے جب کہ وہ کھائے اور اپنے دوست کو کھلائے جب کہ لوٹنے والا نہ ہو۔ حضرت عمر کی جانب سے حضرت ابن عمر صدقات کے متولی تھے تو وہ جہاں اُترتے اہلِ مکہ کے لیے تحائف بھیجا کرتے تھے۔

13- بَابُ الْوَكَالَةِ فِي الْحُدُودِ

حدود میں وکالت کرنا

2314و2315- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَاغْدُ يَا أُنَيْسُ إِلَى امْرَأَةِ هَذَا، فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا

حضرت زید بن خالد اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ اے اُنیس! صبح کو اُس عورت کے پاس جانا۔ اگر وہ اعتراف کرے تو اُسے سنگسار کر دینا۔

2313- انظر الحدیث: 2777,2773,2772,2764,2737

2314 , 2315- انظر الحدیث: 7278,7260,7258,7193,6859,6842,6835,6833, 6827,6633,2724,2695 صحیح مسلم: 4410 سنن ابو داؤد: 4445 سنن ترمذی: 1433 سنن نسائی: 5426,5425 سنن ابن ماجہ: 2549

2316 - حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الحَارِثِ، قَالَ: جِيءَ بِالنُّعَيْمَانِ، أَوْ ابْنِ النُّعَيْمَانِ، شَارِبًا فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ فِي البَيْتِ أَنْ يَضْرِبُوا قَالَ: فَكُنْتُ أَنَا فِيمَنْ ضَرَبَهُ، فَضَرَبْنَاهُ بِالنِّعَالِ، وَالجَرِيدِ

حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نعیمان یا ابن نعیمان کو شراب کی حالت میں لایا گیا تو جتنے بھی لوگ گھر میں تھے انہیں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ اُسے ملیں۔ راوی کا بیان ہے کہ میں بھی مارنے والوں میں تھا۔ ہم نے اُسے جوتوں اور تھپڑوں سے پیٹا۔

14- بَابُ الوَكَالَةِ فِي البُدْنِ وَتَعَاهُدِهَا

قربانی کے جانوروں کی وکالت اور اُن کی نگرانی کرنا

2317 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَا فَتَلْتُ قَلاَئِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ، ثُمَّ قَلَّدَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ، ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ أَبِي، فَلَمْ يَحْرُمْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ أَحَلَّهُ اللَّهُ لَهُ، حَتَّى نُحِرَ الهَدْيُ

عمرہ بنت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اُن سے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کی ہدی کے لیے قلاوے اپنے ہاتھ سے بٹے۔ پھر انہیں اپنے والدِ محترم کے ساتھ بھیجا تو رسول اللہ ﷺ پر کوئی چیز حرام نہیں ہوئی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے انہیں کسی چیز کے قلاوے پہنائے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو قربانی ذبح ہونے تک حلال رکھا۔

15- بَابُ إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِوَكِيلِهِ: ضَعْهُ حَيْثُ أَرَاكَ اللَّهُ، وَقَالَ الوَكِيلُ: قَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ

جب آدمی اپنے وکیل سے کہے کہ جہاں سمجھو اِسے خرچ کرو اور وکیل کہے کہ میں نے آپ کی بات سُن لی ہے

2318 - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: كَانَ أَبُو طَلْحَةَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مدینہ منورہ کے اندر حضرت ابوطلحہ سب سے مال دار شخص تھے اور اپنے سارے مال میں انہیں بیرحاء

2316- انظر الحدیث: 6775,6774

2317- راجع الحدیث: 1700,1696

2318- راجع الحدیث: 2312,1461

أَكْثَرَ الأَنْصَارِ بِالْمَدِينَةِ مَالًا، وَكَانَ أَحَبَّ أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرُحَاءَ، وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طَيِّبٍ، فَلَمَّا نَزَلَتْ: (لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ) (سورة: آل عمران، آية رقم: 92) قَامَ أَبُو طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ فِي كِتَابِهِ: (لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ) (سورة: آل عمران، آية رقم: 92) وَإِنَّ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَاءَ، وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلَّهِ أَرْجُو بِرَّهَا، وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللَّهِ، فَضَعْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ حَيْثُ شِئْتَ، فَقَالَ: بَخٍ ذَلِكَ مَالٌ رَابِحٌ ذَلِكَ مَالٌ رَابِحٌ قَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ فِيهَا، وَأَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الأَقْرَبِينَ. قَالَ: أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَبَنِي عَمِّهِ، تَابَعَهُ إِسْمَاعِيلُ، عَنْ مَالِكٍ، وَقَالَ رَوْحٌ عَنْ مَالِكٍ: رَابِحٌ

باغ سب سے پسند تھا جو مسجدِ نبوی کے سامنے تھا اور رسول اللہ ﷺ اُس میں تشریف لے جاتے اور اس کا عمدہ پانی پیا کرتے تھے جب آیت لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ نازل ہوئی تو حضرت ابوطلحہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی ہوئے: بے شک اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے کہ تم ہرگز بھائی کو نہیں پا سکتے جب تک تم اپنی پیاری چیز میں سے خرچ نہ کرو جب کہ مجھے اپنے تمام مالوں میں بیرحاء سب سے زیادہ محبوب ہے۔ یہ اللہ کی راہ میں صدقہ ہے۔ میں اللہ کے پاس اس کی بھلائی اور زادِ راہ چاہتا ہوں۔ پس یارسول اللہ! جہاں مرضی ہو اِسے خرچ فرمائیے۔ فرمایا کہ بہت خوب، یہ مال نفع بخش ہے، یہ مال نفع بخش ہے۔ میں نے سُن لیا جو تم نے کہا۔ میرے خیال میں تم اِسے اپنے قرابت داروں کو دے دو۔ عرض کی یا رسول اللہ! میں نے یہی کر دیا۔ پس حضرت ابوطلحہ نے اُسے اپنے اقارب اور چچازاد بھائیوں میں تقسیم کر دیا۔ اسماعیل نے امام مالک سے اس کی متابعت کی ہے اور روح نے امام مالک سے لفظ رائج مروی کیا ہے۔

16- بَابُ وَكَالَةِ الأَمِينِ فِي الْخِزَانَةِ وَنَحْوِهَا

خزانے وغیرہ کی امانت کا کسی کو وکیل بنانا

2319- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاَءِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " الْخَازِنُ الأَمِينُ، الَّذِي يُنْفِقُ - وَرُبَّمَا قَالَ: الَّذِي يُعْطِي - مَا أُمِرَ بِهِ كَامِلًا مُوَفَّرًا، طَيِّبًا نَفْسُهُ، إِلَى الَّذِي أُمِرَ بِهِ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقَيْنِ "

ابوبردہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: خزانچی خرچ کرنے میں امانت دار ہوتا ہے۔ کبھی فرمایا کہ وہی دیتا ہے جو اُسے حکم دیا جاتا ہے، پورا، بھرپور اور دل کی خوشی سے، جس کو دینے کا اُسے حکم دیا جاتا ہے اور وہ بھی صدقہ کرنے والوں میں سے ایک ہوتا ہے۔

2319- راجع الحدیث: 1438

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

41- کِتَابُ الْمُزَارَعَةِ

1- بَابُ فَضْلِ الزَّرْعِ وَالْغَرْسِ إِذَا أُكِلَ مِنْهُ

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى: (أَفَرَأَيْتُمْ مَا تَحْرُثُونَ، أَأَنْتُمْ تَزْرَعُونَهُ أَمْ نَحْنُ الزَّارِعُونَ، لَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَاهُ حُطَامًا) (الواقعة:64)

2320- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا، أَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا، فَيَأْكُلُ مِنْهُ طَيْرٌ أَوْ إِنْسَانٌ أَوْ بَهِيمَةٌ، إِلَّا كَانَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ وَقَالَ لَنَا مُسْلِمٌ: حَدَّثَنَا أَبَانُ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، حَدَّثَنَا أَنَسٌ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

2- بَابُ مَا يُحَذَّرُ مِنْ عَوَاقِبِ الِاشْتِغَالِ بِآلَةِ الزَّرْعِ، أَوْ مُجَاوَزَةِ الْحَدِّ الَّذِي أُمِرَ بِهِ

2321- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَالِمٍ الْحِمْصِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ الْأَلْهَانِيُّ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ، قَالَ: وَرَأَى سِكَّةً وَشَيْئًا مِنْ آلَةِ الْحَرْثِ، فَقَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

مزارعت کا بیان

کاشتکاری کرنا اور پھل دار درخت لگانے کی فضیلت جب کہ اُس سے لوگ کھائیں

ارشادِ ربانی ہے: کیا تم نے دیکھے جو تم کھیتی کرتے ہو۔ کیا اُسے تم اُگاتے ہو یا ہم اُگاتے ہیں؟ اگر ہم چاہیں تو اُسے بیکار کر دیں۔ (الواقعہ: ۶۴۔۶۶)

قتیبہ بن سعد، ابوعوانہ۔ عبدالرحمٰن بن مبارک، ابوعوانہ، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو پھل دار درخت لگاتا یا کاشتکاری کرتا ہے اور اس میں سے پرندے، انسان اور مویشی کھاتے ہیں تو وہ اُس کی طرف سے صدقہ لکھا جاتا ہے۔ مسلم، ابان، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اِسے نبی کریم ﷺ سے مروی کیا ہے۔

آلاتِ زراعت اور کاشتکاری میں حد سے زیادہ مشغول ہو جانا بُرا ہے

محمد بن زیاد الہانی سے مروی ہے کہ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب کہ ہل اور زراعت کے دوسرے آلات دیکھے تو فرمایا کہ میں نے نبی کریم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ یہ کسی گھر میں داخل نہیں ہوتے

2320- انظر الحدیث:6012، صحیح مسلم:3950، سنن ترمذی:1382

2321- انظر الحدیث:2141

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَدْخُلُ هٰذَا بَيْتَ قَوْمٍ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الذُّلَّ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ: وَاسْمُ أَبِي أُمَامَةَ صُدَيُّ بْنُ عَجْلَانَ

مگر اُس میں ذلّت داخل ہو جاتی ہے۔

3- بَابُ اقْتِنَاءِ الْكَلْبِ لِلْحَرْثِ

کھیت کی نگرانی کے لیے کُتا رکھنا

2322 - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَمْسَكَ كَلْبًا، فَإِنَّهُ يَنْقُصُ كُلَّ يَوْمٍ مِنْ عَمَلِهِ قِيرَاطٌ، إِلَّا كَلْبَ حَرْثٍ أَوْ مَاشِيَةٍ. قَالَ ابْنُ سِيرِينَ، وَأَبُو صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِلَّا كَلْبَ غَنَمٍ أَوْ حَرْثٍ أَوْ صَيْدٍ. وَقَالَ أَبُو حَازِمٍ: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ مَاشِيَةٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: جس نے کُتا رکھا اُس کے اعمال میں سے ایک قیراط نیکیاں روزانہ کم ہوتی رہیں گی مگر جب کہ کُتا زراعت یا مویشیوں کی نگرانی کے لیے رکھا ہو۔ ابنِ سیرین اور ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ سے مروی کی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب کہ کُتا بکریوں کاشت اور شکار کے لیے رکھا ہو۔ ابو حازم، حضرت ابوہریرہ، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو کُتا شکار یا مویشیوں کے لیے ہو۔

2323 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ، أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ، حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ سُفْيَانَ بْنَ أَبِي زُهَيْرٍ، رَجُلًا مِنْ أَزْدِ شَنُوءَةَ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا لَا يُغْنِي عَنْهُ زَرْعًا، وَلَا ضَرْعًا نَقَصَ كُلَّ يَوْمٍ مِنْ عَمَلِهِ قِيرَاطٌ قُلْتُ: أَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: إِي وَرَبِّ هٰذَا الْمَسْجِدِ

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، یزید بن خصیفہ، سائب بن یزید نے حضرت سفیان بن ابوزُہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا جو قبیلہ ازدشنوہ کے ایک فرد اور نبی کریم ﷺ کے صحابہ سے ایک تھے کہ جس نے کُتا پالا اور وہ کاشتکاری یا مویشیوں کی حفاظت کے لیے نہ ہو تو اُس کے اعمال سے روزانہ ایک قیراط نیکیاں کم ہوتی رہیں گی۔ میں نے (سائب) عرض گزار ہوا کہ کیا یہ بات آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سُنی ہے؟ فرمایا، ہاں اِس مسجد کے رب کی قسم۔

4- بَابُ اسْتِعْمَالِ الْبَقَرِ لِلْحِرَاثَةِ

بیل کو کاشتکاری میں استعمال کرنا

2322- انظر الحدیث: 3324، صحیح مسلم: 4008

2323- انظر الحدیث: 3325، صحیح مسلم: 4013,4012، سنن نسائی: 4296، سنن ابن ماجہ: 3206

2324- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " بَيْنَمَا رَجُلٌ رَاكِبٌ عَلَى بَقَرَةٍ الْتَفَتَتْ إِلَيْهِ فَقَالَتْ: لَمْ أُخْلَقْ لِهَذَا، خُلِقْتُ لِلْحِرَاثَةِ "، قَالَ: " آمَنْتُ بِهِ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَأَخَذَ الذِّئْبُ شَاةً فَتَبِعَهَا الرَّاعِي، فَقَالَ لَهُ الذِّئْبُ: مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ، يَوْمَ لاَ رَاعِيَ لَهَا غَيْرِي "، قَالَ: آمَنْتُ بِهِ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ: وَمَا هُمَا يَوْمَئِذٍ فِي الْقَوْمِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایک شخص بیل پر سوار تھا کہ بیل نے اُس کی جانب دیکھ کر کہا: مجھے اس لیے پیدا نہیں کیا بلکہ کھیتی باڑی کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔ فرمایا کہ میں اس پر یقین رکھتا ہوں اور ابوبکر و عمر بھی اور ایک بھیڑیے نے بکری پکڑ لی۔ چرواہے نے اُس کا تعاقب کیا تو بھیڑیے نے کہا: اُن دنوں انہیں کون چھڑوائے گا جب میرے سوا ان کا کوئی چرواہا نہیں ہوگا۔ فرمایا کہ میں اس پر یقین رکھتا ہوں اور ابوبکر و عمر بھی۔ ابوسلمہ کا بیان ہے کہ وہ دونوں اُس وقت لوگوں میں موجود نہیں تھے۔

5- بَابُ إِذَا قَالَ: اكْفِنِي مَئُونَةَ النَّخْلِ وَغَيْرِهِ وَتُشْرِكُنِي فِي الثَّمَرِ

جب کوئی کہے کہ تم میرے کھجور کے درختوں میں محنت کرو اور پھلوں میں تم میرے شریک ہو

2325 - حَدَّثَنَا الحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَتِ الأَنْصَارُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْسِمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ إِخْوَانِنَا النَّخِيلَ، قَالَ: لاَ فَقَالُوا: تَكْفُونَا المَئُونَةَ، وَنَشْرَكُكُمْ فِي الثَّمَرَةِ، قَالُوا: سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں انصار نے عرض کی: ہمارے اور ہمارے مہاجر بھائیوں کے درمیان کھجور کے درخت تقسیم فرما دیجیے۔ فرمایا نہیں بلکہ یہ کہو کہ محنت آپ کریں اور پھلوں میں آپ ہمارے ساتھ شریک رہیں۔ عرض کی کہ ہمیں یہ حکم منظور ہے۔

6- بَابُ قَطْعِ الشَّجَرِ وَالنَّخْلِ

درختوں اور کھجوروں کو کاٹنا

وَقَالَ أَنَسٌ: أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّخْلِ فَقُطِعَ

حضرت انس سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کھجوروں کو کاٹنے کا حکم فرمایا تو وہ کاٹ دیئے گئے۔

2324- صحیح مسلم:6136 سنن ترمذی:3677

2325- انظر الحدیث:3782,2719

2326۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ، وَقَطَعَ، وَهِيَ البُوَيْرَةُ، وَلَهَا يَقُولُ حَسَّانُ:

(البحر الوافر)

وَهَانَ عَلَى سَرَاةِ بَنِي لُؤَيٍّ ... حَرِيقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيرُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بنی نضیر کے کھجور جلائے اور کاٹے اور یہ بویرہ باغ تھا جس کے بارے میں حضرت حسان نے کہا تھا: بنی لوی کے سرداروں کا غالب آنا بویرہ کی آگ نے سہل کر دیا جو بھڑک رہی ہے۔

7۔ بَابٌ:

ٹھیکے پر زمین دینا

2327۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ الأَنْصَارِيِّ، سَمِعَ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ، قَالَ: كُنَّا أَكْثَرَ أَهْلِ المَدِينَةِ مُزْدَرَعًا، كُنَّا نُكْرِي الأَرْضَ بِالنَّاحِيَةِ مِنْهَا مُسَمًّى لِسَيِّدِ الأَرْضِ، قَالَ: فَمِمَّا يُصَابُ ذَلِكَ وَتَسْلَمُ الأَرْضُ، وَمِمَّا يُصَابُ الأَرْضُ وَيَسْلَمُ ذَلِكَ، فَنُهِينَا، وَأَمَّا الذَّهَبُ وَالوَرِقُ فَلَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ

حنظلہ بن قیس انصاری نے سنا کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اہل مدینہ میں ہماری زرعی زمین سب سے زیادہ تھی اور ہم اُسے بٹائی پر دیا کرتے تھے، یُوں کہ پیداوار کا ایک حصّہ مالکِ زمین کا ہوگا اور ایک محنت کرنے والے کا کبھی اِس حصّے پر مصیبت آجاتی اور وہ پچھتاتا اور کبھی اُس زمین پر مصیبت آتی اور یہ سلامت رہتی، لہٰذا اس سے ہمیں منع کر دیا گیا اور اُن دنوں سونے چاندی سے ٹھیکے پر نہیں دی جاتی تھی۔

8۔ بَابُ المُزَارَعَةِ بِالشَّطْرِ وَنَحْوِهِ

نصف یا کم وبیش بٹائی پر کاشتکاری کرنا

وَقَالَ قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ: عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، قَالَ: مَا بِالْمَدِينَةِ أَهْلُ بَيْتِ هِجْرَةٍ إِلَّا يَزْرَعُونَ عَلَى الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَزَارَعَ عَلِيٌّ، وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ العَزِيزِ، وَالقَاسِمُ، وَعُرْوَةُ، وَآلُ أَبِي بَكْرٍ، وَآلُ عُمَرَ، وَآلُ عَلِيٍّ، وَابْنُ سِيرِينَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الأَسْوَدِ: كُنْتُ

اور قیس بن مسلم سے مروی ہے کہ ابوجعفر نے فرمایا: مدینہ منورہ میں مہاجرین کا کوئی گھر ایسا نہیں تھا جو تہائی یا چوتھائی پر کاشتکاری نہ کرتا ہو مثلاً حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت سعد بن مالک حضرت عبداللہ بن مسعود، عمر بن عبدالعزیز، قاسم، عروہ، خاندانِ ابوبکر، خاندانِ عمر، خاندانِ علی اور ابن سیرین کاشتکاری کرتے۔ عبدالرحمٰن

2326- انظر الحدیث: 4884,4032,4031,3021

2327- انظر الحدیث: 2286' صحیح مسلم: 3930,3929,3928' سنن ابو داؤد: 3393,3392' سنن نسائی: 3911,3910,3909,3908' سنن ابن ماجہ: 2458

أُشَارِكُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيدَ فِي الزَّرْعِ وَعَامَلَ عُمَرُ النَّاسَ عَلَى إِنْ جَاءَ عُمَرُ بِالْبَذْرِ مِنْ عِنْدِهِ فَلَهُ الشَّطْرُ، وَإِنْ جَاءُوا بِالْبَذْرِ فَلَهُمْ كَذَا وَقَالَ الْحَسَنُ: لَا بَأْسَ أَنْ تَكُونَ الْأَرْضُ لِأَحَدِهِمَا، فَيُنْفِقَانِ جَمِيعًا، فَمَا خَرَجَ فَهُوَ بَيْنَهُمَا وَرَأَى ذٰلِكَ الزُّهْرِيُّ وَقَالَ الْحَسَنُ: لَا بَأْسَ أَنْ يُجْتَنَى الْقُطْنُ عَلَى النِّصْفِ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ، وَابْنُ سِيرِينَ، وَعَطَاءٌ، وَالْحَكَمُ، وَالزُّهْرِيُّ، وَقَتَادَةُ: لَا بَأْسَ أَنْ يُعْطِيَ الثَّوْبَ بِالثُّلُثِ أَوِ الرُّبُعِ وَنَحْوِهِ وَقَالَ مَعْمَرٌ: لَا بَأْسَ أَنْ تَكُونَ الْمَاشِيَةُ عَلَى الثُّلُثِ، وَالرُّبُعِ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى

بن اسود نے کہا کہ میں کاشتکاری میں عبدالرحمٰن بن یزید کا شریک تھا۔ حضرت عمر نے لوگوں سے اِس شرط پر معاملہ کیا کہ اگر وہ بیج دیں گے تو نصف پیداوار اُن کی ہوگی اور یہ بیج دیں گے تو نصف اِن کا ہوگا۔ حسن کا قول ہے کہ زمین اگر ایک کی ہو اور دونوں اُس پر خرچ کریں اور جو اُس سے پیداوار حاصل ہو اُسے دونوں تقسیم کر لیں تو کوئی حرج نہیں اور یہی رائے زہری کی ہے۔ حسن کے نزدیک کوئی حرج نہیں ہے کہ رُوئی آدھی لینے کی شرط پر چُنی جائے۔ ابراہیم، ابن سیرین، عطاء حکم، زہری اور قتادہ کا قول ہے کہ تہائی یا چوتھائی وغیرہ حصے پر کپڑا دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ معمر کا قول ہے کہ مدت معین کر کے تہائی چوتھائی حصے پر مویشی دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

2328 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَخْبَرَهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ، فَكَانَ يُعْطِي أَزْوَاجَهُ مِائَةَ وَسْقٍ، ثَمَانُونَ وَسْقَ تَمْرٍ، وَعِشْرُونَ وَسْقَ شَعِيرٍ، فَقَسَمَ عُمَرُ خَيْبَرَ فَخَيَّرَ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنْ يُقْطِعَ لَهُنَّ مِنَ الْمَاءِ وَالْأَرْضِ، أَوْ يُمْضِيَ لَهُنَّ، فَمِنْهُنَّ مَنِ اخْتَارَ الْأَرْضَ، وَمِنْهُنَّ مَنِ اخْتَارَ الْوَسْقَ، وَكَانَتْ عَائِشَةُ اخْتَارَتِ الْأَرْضَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے خیبر کا نصف پر معاملہ طے کیا جو بھی پھل اور کاشتکاری سے حاصل ہو۔ آپ سو وسق اپنی ازواجِ مطہرات کو دیا کرتے یعنی اسّی وسق کھجوریں اور بیس وسق جَو۔ جب حضرت عمر نے خیبر کو تقسیم کیا تو نبی کریم ﷺ کی ازواجِ مطہرات کو اختیار دیا کہ اُنہیں پانی اور زمین کا حصہ دے دیا جائے یا وہی حصہ برقرار رکھا جائے چنانچہ اُن میں سے بعض نے زمین پسند کی اور بعض نے سابقہ حصہ جب کہ حضرت عائشہ نے زمین کا حصہ پسند کیا۔

9- بَابُ إِذَا لَمْ يَشْتَرِطِ السِّنِينَ فِي الْمُزَارَعَةِ

جب مزارعت میں سالوں کی شرط نہ ہو

2328- انظر الحدیث: 2285

2329 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: عَامَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے خیبر کا نصف پر معاملہ کیا جو بھی اُس میں پھلوں اور کاشتکاری سے حاصل ہو۔

10- بَابٌ

بٹائی پر زمین دینا

2330 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ عَمْرٌو: قُلْتُ لِطَاوُسٍ: لَوْ تَرَكْتَ المُخَابَرَةَ فَإِنَّهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهُ، قَالَ: أَيْ عَمْرُو إِنِّي أُعْطِيهِمْ وَأُغْنِيهِمْ وَإِنَّ أَعْلَمَهُمْ، أَخْبَرَنِي يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْهَ عَنْهُ وَلَكِنْ، قَالَ: أَنْ يَمْنَحَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهِ خَرْجًا مَعْلُومًا

عمرو کا بیان ہے کہ میں نے طاؤس سے کہا کہ کاش! آپ بٹائی پر زمین دینا چھوڑ دیتے، کیونکہ لوگوں کا خیال ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اِس سے ممانعت فرمائی ہے۔ فرمایا کہ اے عمرو! میں انہیں دیتا ہوں اور انہیں بے نیاز کر دیتا ہوں جب کہ اُن میں سب سے بڑے عالم یعنی حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مجھے بتایا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اِس سے ممانعت نہیں فرمائی بلکہ فرمایا ہے کہ تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو مفت دے یہ اُس کے عوض کچھ مقرر کر کے لینے سے بہتر ہے۔

11- بَابُ الْمُزَارَعَةِ مَعَ الْيَهُودِ

یہود کے ساتھ مزارعت

2331 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَى خَيْبَرَ الْيَهُودَ، عَلَى أَنْ يَعْمَلُوهَا وَيَزْرَعُوهَا، وَلَهُمْ شَطْرُ مَا خَرَجَ مِنْهَا

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کی زمین یہودیوں کو دی کہ وہ اُس میں محنت اور کھیتی باڑی کریں اور پیداوار سے نصف اُن کے لیے ہوگا۔

12- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ

مزارعت میں جو

2329- صحیح مسلم:3939، سنن ابو داؤد:3408، سنن ترمذی:1383، سنن ابن ماجہ:2467

2330- انظر الحدیث:2634,2342، صحیح مسلم:3936,3935,3934، سنن ابو داؤد:3389، سنن ترمذی:1385، سنن نسائی:3882، سنن ابن ماجہ:2464,2456

2331- انظر الحدیث:4248,2285

الشُّرُوطِ فِي الْمُزَارَعَةِ

2332- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى، سَمِعَ حَنْظَلَةَ الزُّرَقِيَّ، عَنْ رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا أَكْثَرَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ حَقْلًا، وَكَانَ أَحَدُنَا يُكْرِي أَرْضَهُ، فَيَقُولُ: هَذِهِ الْقِطْعَةُ لِي وَهَذِهِ لَكَ، فَرُبَّمَا أَخْرَجَتْ ذِهِ وَلَمْ تُخْرِجْ ذِهِ فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

شرطیں مکروہ ہیں

حضرت رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اہلِ مدینہ میں ہماری زراعت سب سے زیادہ تھی۔ ہم میں سے کوئی اپنی زمین دوسرے کو کرائے پر دیتا تو کہتا کہ یہ ٹکڑا میرا ہوگا اور یہ تمہارا۔ بعض اوقات اس میں پیداوار ہوتی اور اُس میں نہ ہوتی پس نبی کریم ﷺ نے انہیں منع ممانعت فرمادی۔

13- بَابُ إِذَا زَرَعَ بِمَالِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ، وَكَانَ فِي ذَلِكَ صَلاَحٌ لَهُمْ

لوگوں کی اجازت کے بغیر اُن کی زمین میں کاشت کرنا اور اِس سے اُن کے ساتھ بھلائی مقصود ہو

2333- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "بَيْنَمَا ثَلاَثَةُ نَفَرٍ يَمْشُونَ، أَخَذَهُمُ الْمَطَرُ، فَأَوَوْا إِلَى غَارٍ فِي جَبَلٍ، فَانْحَطَّتْ عَلَى فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ، فَانْطَبَقَتْ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: انْظُرُوا أَعْمَالًا عَمِلْتُمُوهَا صَالِحَةً لِلَّهِ، فَادْعُوا اللَّهَ بِهَا لَعَلَّهُ يُفَرِّجُهَا عَنْكُمْ، قَالَ أَحَدُهُمْ: اللَّهُمَّ إِنَّهُ كَانَ لِي وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ، وَلِي صِبْيَةٌ صِغَارٌ، كُنْتُ أَرْعَى عَلَيْهِمْ، فَإِذَا رُحْتُ عَلَيْهِمْ حَلَبْتُ، فَبَدَأْتُ بِوَالِدَيَّ أَسْقِيهِمَا قَبْلَ بَنِيَّ، وَإِنِّي اسْتَأْخَرْتُ ذَاتَ يَوْمٍ، فَلَمْ آتِ حَتَّى أَمْسَيْتُ، فَوَجَدْتُهُمَا نَامَا، فَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ أَحْلُبُ، فَقُمْتُ عِنْدَ رُءُوسِهِمَا أَكْرَهُ أَنْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تین آدمی سفر میں جارہے تھے کہ انہیں بارش نے آلیا انہوں نے ایک غار میں پناہ لی تو پہاڑ سے ایک بڑا سا پتھر اُس غار کے منہ پر آگیا اور اُن کا راستہ بند ہوگیا تو وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ اپنی ایسی نیکی کو دیکھیے جو آپ نے کی ہو اور اُس کے وسیلے اللہ سے دعا کیجیے کہ شاید اسے آپ کے سامنے سے ہٹا دے۔ اُن میں سے ایک نے کہا کہ اے اللہ! میرے والدین بہت بوڑھے تھے اور میرے بچے بہت چھوٹے تھے۔ میں اُن کے لیے بکریاں چراتا اور جب انہیں دُوہتا تو بچوں سے پہلے والدین کو پلاتا۔ ایک دن مجھے دیر ہوگئی اور رات گئے گھر پہنچا تو وہ دونوں سو چکے تھے۔ میں نے دودھ دوہا اور اُن کے سروں کے پاس کھڑا رہا۔ میں نے اُنہیں جگانا پسند کیا اور اُن سے پہلے

2332- راجع الحدیث: 2327,2286

2333- راجع الحدیث: 2215

أُوقِظَهُمَا، وَأَكْرَهُ أَنْ أَسْقِيَ الصِّبْيَةَ، وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَيَّ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ، فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُهُ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ، فَافْرُجْ لَنَا فُرْجَةً نَرَى مِنْهَا السَّمَاءَ، فَفَرَجَ اللَّهُ، فَرَأَوُا السَّمَاءَ، وَقَالَ الآخَرُ: اللَّهُمَّ إِنَّهَا كَانَتْ لِي بِنْتُ عَمٍّ أَحْبَبْتُهَا كَأَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ، فَطَلَبْتُ مِنْهَا، فَأَبَتْ عَلَيَّ حَتَّى أَتَيْتُهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ، فَبَغَيْتُ حَتَّى جَمَعْتُهَا، فَلَمَّا وَقَعْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا، قَالَتْ: يَا عَبْدَ اللَّهِ اتَّقِ اللَّهَ، وَلاَ تَفْتَحِ الخَاتَمَ إِلَّا بِحَقِّهِ، فَقُمْتُ، فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُهُ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ، فَافْرُجْ عَنَّا فُرْجَةً، فَفَرَجَ، وَقَالَ الثَّالِثُ: اللَّهُمَّ إِنِّي اسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا بِفَرَقِ أَرُزٍّ، فَلَمَّا قَضَى عَمَلَهُ، قَالَ: أَعْطِنِي حَقِّي، فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ، فَرَغِبَ عَنْهُ، فَلَمْ أَزَلْ أَزْرَعُهُ حَتَّى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَرَاعِيَهَا، فَجَاءَنِي فَقَالَ: اتَّقِ اللَّهَ، فَقُلْتُ: اذْهَبْ إِلَى ذَلِكَ البَقَرِ وَرُعَاتِهَا، فَخُذْ، فَقَالَ: اتَّقِ اللَّهَ وَلاَ تَسْتَهْزِئْ بِي، فَقُلْتُ: إِنِّي لاَ أَسْتَهْزِئُ بِكَ، فَخُذْ، فَأَخَذَهُ، فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ، فَافْرُجْ مَا بَقِيَ، فَفَرَجَ اللَّهُ "، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ: فَسَعَيْتُ

بچوں کو پلانا بھی بُرا لگا جو میرے پیروں کے پاس گڑگڑا رہے تھے۔ حتیٰ کہ فجر طلوع ہوگئی۔ اگر تیرے علم کے مطابق میں نے یہ صرف تیری رضا کے لیے کیا تو اِسے اِتنا ہٹا دے کہ ہم آسمان کو دیکھ لیں۔ پس اللہ نے اُسے ہٹا دیا اور وہ آسمان دیکھنے لگے۔ دوسرے نے کہا کہ اے اللہ! میرے چچا کی بیٹی تھی جس سے میں بہت محبت کرتا تھا جتنی کوئی مرد کسی عورت سے کرسکتا ہے۔ میں نے اُس سے کچھ غرض طلب کی لیکن اُس نے انکار کردیا جب تک میں اُسے سَو دینار نہ دُوں میں نے کوشش کر کے وہ جمع کیے اور جب اُس کی ٹانگوں کے درمیان بیٹھا تو اُس نے کہا: اے اللہ کے بندے! اللہ سے ڈر اور مُہر کو نہ کھول مگر حق کے ساتھ پس میں کھڑا ہوگیا۔ اگر تیرے علم کے مطابق یہ میں نے صرف تیری رضا کے لیے کیا ہے تو ہمیں راستہ عطا فرما۔ پس کچھ راستہ کھل گیا۔ تیسرے نے کہا کہ اے اللہ میں نے ایک فرق چاولوں کے عوض ایک شخص کو مزدوری پر رکھا۔ جب اُس نے کام مکمل کرلیا تو مجھ سے کہا کہ مجھے میرا حق دیجیے۔ میں اُسے دینے لگا تو وہ منہ موڑ کر چلا گیا۔ میں اُس سے برابر کاشت کرتا رہا حتیٰ کہ گائیں جمع کرلیں اور چرواہے۔ وہ میرے پاس آیا اور کہا: اللہ سے ڈریئے۔ میں نے کہا کہ اُن گایوں اور چرواہوں کی طرف جاؤ اور انہیں لے لو۔ کہا اللہ سے ڈریئے اور مجھ سے مذاق نہ کیجیے۔ میں نے کہا کہ میں تم سے مذاق نہیں کرتا بلکہ انہیں لے لو۔ پس اُس نے لے لیے۔ اگر تیرے علم کے مطابق یہ میں نے صرف تیری رضا کے لیے کیا تو اِسے پوری طرح ہٹا دے۔ چنانچہ اللہ نے اُسے ہٹا دیا۔ امام ابوعبداللہ بخاری ابن عقبہ، نافع کی مروی میں لفظ فَسَعَيْتُ ہے۔

14- بَابُ أَوْقَافِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَرْضِ الْخَرَاجِ وَمُزَارَعَتِهِمْ، وَمُعَامَلَتِهِمْ

نبی کریم ﷺ کے صحابہ کے اوقاف، خراجی زمین اور مزارعت وغیرہ

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ: تَصَدَّقْ بِأَصْلِهِ لَا يُبَاعُ، وَلَكِنْ يُنْفَقُ ثَمَرُهُ فَتَصَدَّقَ بِهِ

نبی کریم ﷺ نے حضرت عمر سے فرمایا کہ اصل زمین وقف کردو تاکہ بک نہ سکے اور اُس کے پھل کھاتے رہو۔ چنانچہ انہوں نے وہ وقف کردی۔

2334- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَوْلَا آخِرُ المُسْلِمِينَ، مَا فَتَحْتُ قَرْيَةً إِلَّا قَسَمْتُهَا بَيْنَ أَهْلِهَا، كَمَا قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اگر مجھے بعد میں آنے والے مسلمانوں کا خیال نہ ہوتا تو ہم جس شہر کو بھی فتح کرتے اُس کی زمین اُس کے باشندوں میں یوں تقسیم کردیتے جیسے نبی کریم ﷺ نے خیبر کو تقسیم فرمایا تھا۔

15- بَابُ مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَوَاتًا

جس نے بنجر زمین کو آباد کیا

وَرَأَى ذَلِكَ عَلِيٌّ فِي أَرْضِ الخَرَابِ بِالكُوفَةِ مَوَاتٌ وَقَالَ عُمَرُ: مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَيِّتَةً فَهِيَ لَهُ وَيُرْوَى عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: فِي غَيْرِ حَقِّ مُسْلِمٍ، وَلَيْسَ لِعِرْقِ ظَالِمٍ فِيهِ حَقٌّ وَيُرْوَى فِيهِ عَنْ جَابِرٍ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت علی نے کوفہ کی خراب زمین کے بارے میں یہی حکم دیا تھا۔ حضرت عمر نے حکم دیا تھا کہ جو بنجر زمین کو آباد کرے گا وہ اُسی کی ہوگی۔ حضرت عمرو بن عوف سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو کسی مسلمان کا حق نہ ہو اور نہ اُس میں کسی ظالمانہ رویّہ کا دخل ہو اور اِس بارے میں حضرت جابر نے بھی نبی کریم ﷺ سے مروی کی ہے۔

2335- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَعْمَرَ أَرْضًا لَيْسَتْ لِأَحَدٍ فَهُوَ أَحَقُّ، قَالَ عُرْوَةُ: قَضَى بِهِ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي خِلَافَتِهِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے ایسی زمین آباد کی جو کسی کی ملکیت نہ ہو تو وہ اُسی کی ہے۔ عُروہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے اپنے زمانہ خلافت میں یہی فیصلہ فرمایا۔

2334- سنن ابو داؤد: 3020

16- بَابٌ

2336- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيَ وَهُوَ فِي مُعَرَّسِهِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ فِي بَطْنِ الْوَادِي، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّكَ بِبَطْحَاءَ مُبَارَكَةٍ، فَقَالَ مُوسَى: وَقَدْ أَنَاخَ بِنَا سَالِمٌ بِالْمُنَاخِ الَّذِي كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يُنِيخُ بِهِ، يَتَحَرَّى مُعَرَّسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ أَسْفَلُ مِنَ الْمَسْجِدِ الَّذِي بِبَطْنِ الْوَادِي، بَيْنَهُ وَبَيْنَ الطَّرِيقِ وَسَطٌ مِنْ ذَلِكَ

ذوالحلیفہ میں مبارک ترین جگہ

سالم بن عبداللہ بن عمر نے اپنے والدِ ماجد سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے خواب دیکھا جب کہ آپ ذوالحلیفہ کی وادی کے درمیان میں نشیبی جگہ پر تھے تو آپ سے کہا گیا کہ آپ مبارک وادی میں ہیں۔ موسیٰ راوی کا بیان ہے کہ سالم نے ہمارے ساتھ اُسی جگہ اُونٹنی بٹھائی جہاں حضرت عبداللہ بٹھایا کرتے اور وہ رسول اللہ ﷺ کے بٹھانے کی جگہ کو خاص طور پر تلاش کیا کرتے جو وادی کے درمیان والی مسجد کے نیچے کی جانب ہے یعنی اُس کے اور راستے کے درمیان میں۔

2337- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اللَّيْلَةَ أَتَانِي آتٍ مِنْ رَبِّي، وَهُوَ بِالْعَقِيقِ، أَنْ صَلِّ فِي هَذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ، وَقُلْ: عُمْرَةٌ فِي حَجَّةٍ"

حضرت ابن عباس نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: رات عقیق کے مقام پر میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا میرے پاس آیا اور کہا کہ اِس مبارک وادی میں نماز پڑھیے اور فرما دیجیے کہ حج میں عمرہ داخل ہو گیا۔

17- بَابُ إِذَا قَالَ رَبُّ الأَرْضِ: أُقِرُّكَ مَا أَقَرَّكَ اللَّهُ، وَلَمْ يَذْكُرْ أَجَلًا مَعْلُومًا، فَهُمَا عَلَى تَرَاضِيهِمَا

جب زمین والا کہے کہ ہم تمہیں اُس وقت تک برقرار رکھیں گے جب تک اللہ چاہے گا اور کوئی مدت معیّن نہ کی تو وہ دونوں کی مرضی تک ہے

2338- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا مُوسَى، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنِ

احمد بن مقدام، فُضیل بن سلیمان، موسیٰ، نافع، حضرت ابنِ عمر سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

2336- راجع الحدیث: 1535,483

2337- راجع الحدیث: 1534

2338- انظر الحدیث: 2285' صحیح مسلم: 3944

ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

2338م - وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَجْلَى اليَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ أَرْضِ الحِجَازِ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا ظَهَرَ عَلَى خَيْبَرَ أَرَادَ إِخْرَاجَ اليَهُودِ مِنْهَا، وَكَانَتِ الأَرْضُ حِينَ ظَهَرَ عَلَيْهَا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِلْمُسْلِمِينَ، وَأَرَادَ إِخْرَاجَ اليَهُودِ مِنْهَا، فَسَأَلَتِ اليَهُودُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُقِرَّهُمْ بِهَا، أَنْ يَكْفُوا عَمَلَهَا، وَلَهُمْ نِصْفُ الثَّمَرِ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نُقِرُّكُمْ بِهَا عَلَى ذَلِكَ مَا شِئْنَا، فَقَرُّوا بِهَا حَتَّى أَجْلاَهُمْ عُمَرُ إِلَى تَيْمَاءَ وَأَرِيحَاءَ.

عبدالرزاق، ابن جُریج موسیٰ بن عقبہ، نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر نے سرزمین حجاز سے یہود و نصاریٰ کو جلا وطن کر دیا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے جب خیبر کو فتح کر لیا تو یہود کو اُس سے نکالنے کا ارادہ فرمایا کیونکہ جب اُس پر اللہ، اُس کے رسول اور مسلمانوں کا غلبہ ہو گیا تو یہود کو اُس سے نکالنا چاہا۔ یہود نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی کہ اُنہیں زمینوں پر برقرار رکھا جائے کہ وہ اُن میں محنت کریں اور پیداوار کا نصف حصہ پائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہم تمہیں جب تک چاہیں برقرار رکھیں گے۔ پس انہیں برقرار رکھا حتیٰ کہ حضرت عمر نے اُنہیں تیما اور اریحاء کی طرف جلاوطن کر دیا تھا۔

18- بَابُ مَا كَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوَاسِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِي الزِّرَاعَةِ وَالثَّمَرَةِ

نبی کریم ﷺ کے صحابہ ایک دوسرے کی کاشتکاری اور پھلوں میں مدد کیا کرتے تھے

2339- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا الأَوْزَاعِيُّ، عَنْ أَبِي النَّجَاشِيِّ مَوْلَى رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ عَمِّهِ ظُهَيْرِ بْنِ رَافِعٍ، قَالَ ظُهَيْرٌ: لَقَدْ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَمْرٍ كَانَ بِنَا رَافِقًا، قُلْتُ: مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَهُوَ حَقٌّ، قَالَ: دَعَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

رافع بن خدیج بن رافع نے اپنے چچا ظُہیر بن رافع سے مروی کی ہے کہ حضرت ظُہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اِس کام سے منع فرمایا ہے جو ہمارے لیے فائدہ مند تھا۔ میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے جو فرمایا وہ درست ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے بلا کر فرمایا کہ تم اپنے کھیتوں کا کیا کرتے ہو؟ میں نے عرض کی کہ ہم انہیں

2339- انظر الحدیث: 3926، سنن نسائی: 3933، سنن ابن ماجہ: 2459

وَسَلَّمَ، قَالَ: مَا تَصْنَعُونَ بِمَحَاقِلِكُمْ؟ ، قُلْتُ: نُؤَاجِرُهَا عَلَى الرُّبُعِ، وَعَلَى الأَوْسُقِ مِنَ التَّمْرِ وَالشَّعِيرِ، قَالَ: لاَ تَفْعَلُوا، ازْرَعُوهَا، أَوْ أَزْرِعُوهَا، أَوْ أَمْسِكُوهَا قَالَ رَافِعٌ: قُلْتُ: سَمْعًا وَطَاعَةً

چوتھائی بٹائی پر دیتے ہیں چند کھجوروں یا جو کے چند وسق پر۔ فرمایا کہ یوں نہ کرو بلکہ خود کاشت کرو یا کاشت کراؤ یا پڑی رہنے دو۔ رافع نے عرض کی کہ میں نے سنا اور مانا۔

2340 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا الأَوْزَاعِيُّ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانُوا يَزْرَعُونَهَا بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَالنِّصْفِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ، فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيَمْنَحْهَا، فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ، فَلْيُمْسِكْ أَرْضَهُ.

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ لوگ تہائی چوتھائی اور نصف حصے پر کھیتی باڑی کیا کرتے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس کے پاس زمین ہو وہ خود کھیتی باڑی کرے یا دوسرے کو مفت دے۔ اگر ایسا نہ کر سکے تو اپنی زمین کو پڑی رہنے دے۔

2341 - وَقَالَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو تَوْبَةَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ، فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيَمْنَحْهَا أَخَاهُ، فَإِنْ أَبَى، فَلْيُمْسِكْ أَرْضَهُ

ربیع بن نافع نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کے پاس زمین ہو وہ خود کھیتی باڑی کرے یا اپنے بھائی کو کرنے دے اور اگر وہ انکار کرے تو پڑی رہنے دے۔

2342 - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، قَالَ: ذَكَرْتُهُ لِطَاوُسٍ، فَقَالَ: يُزْرِعُ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَمْ يَنْهَ عَنْهُ وَلَكِنْ قَالَ: أَنْ يَمْنَحَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ شَيْئًا مَعْلُومًا

طاؤس سے مروی ہے کہ وہ کھیتی باڑی کرے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے اس سے منع نہیں کیا بلکہ فرمایا ہے کہ تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو مفت دے یہ کچھ معین چیز لینے سے بہتر ہے۔

2343 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: كَانَ يُكْرِي مَزَارِعَهُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى

نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنی زمین کرائے پر دیا کرتے نبی کریم ﷺ کے زمانہ مبارک میں اور حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت

2340- انظر الحدیث: 2632' صحیح مسلم: 3895' سنن نسائی: 3885' سنن ابن ماجہ: 2451

2341- صحیح مسلم: 3908' سنن ابن ماجہ: 2452

2342- راجع الحدیث: 2330

2343- راجع الحدیث: 2345,2285

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ، وَصَدْرًا مِنْ إِمَارَةِ مُعَاوِيَةَ

عثمان اور حضرت معاویہ کے ابتدائی زمانہ تک۔

2344- ثُمَّ حُدِّثَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ فَذَهَبَ ابْنُ عُمَرَ إِلَى رَافِعٍ، فَذَهَبْتُ مَعَهُ، فَسَأَلَهُ، فَقَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: قَدْ عَلِمْتَ أَنَّا كُنَّا نُكْرِي مَزَارِعَنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا عَلَى الْأَرْبِعَاءِ، وَبِشَيْءٍ مِنَ التِّبْنِ

پھر اُن سے حضرت رافع بن خدیج کی حدیث بیان کی گئی کہ نبی کریم ﷺ نے کرائے پر زمین دینے سے ممانعت فرمائی ہے۔ پس حضرت ابنِ عمر حضرت رافع کے پاس گئے اور میں اُن کے ساتھ گیا تو اُن سے پوچھا۔ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے کرائے پر زمین دینے سے ممانعت فرمائی ہے۔ حضرت ابنِ عمر نے فرمایا: آپ کو علم ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں ہم اپنی زمین کرائے پر دیا کرتے یعنی چوتھا حصّہ اور کچھ گھاس کے عوض۔

2345- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي سَالِمٌ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنْتُ أَعْلَمُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْأَرْضَ تُكْرَى. ثُمَّ خَشِيَ عَبْدُ اللّٰهِ أَنْ يَكُونَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَحْدَثَ فِي ذَلِكَ شَيْئًا لَمْ يَكُنْ يَعْلَمُهُ فَتَرَكَ كِرَاءَ الْأَرْضِ

سالم سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا مجھے اچھی طرح علم ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں زمین کرائے پر دی جاتی تھی پھر حضرت عبداللہ خوف زدہ ہوئے کہ ممکن ہے بعد میں نبی کریم ﷺ نے کوئی ایسا حکم دیا ہو جو انھیں معلوم نہ ہو لہٰذا کرائے پر زمین دینی ترک کر دی۔

19- بَابُ كِرَاءِ الْأَرْضِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

زمین کو سونے چاندی کے عوض ٹھیکے پر دینا

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: "إِنَّ أَمْثَلَ مَا أَنْتُمْ صَانِعُونَ: أَنْ تَسْتَأْجِرُوا الْأَرْضَ الْبَيْضَاءَ، مِنَ السَّنَةِ إِلَى السَّنَةِ

حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ جو تم کرتے ہو اس میں بہتر یہ ہے کہ اپنی خالی زمین کو ایک ایک سال کے لیے دے دیا کرو۔

2346و2347- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ

حنظلہ بن قیس نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ

2344- انظر الحدیث: 2286، راجع الحدیث: 2285

2345- راجع الحدیث: 2343,2285

2346,2347- انظر الحدیث: 4013، صحیح مسلم: 3918,3917، سنن ابوداؤد: 3396,3395،

حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَمَّايَ، أَنَّهُمْ كَانُوا يُكْرُونَ الأَرْضَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا يَنْبُتُ عَلَى الأَرْبِعَاءِ أَوْ شَيْءٍ يَسْتَثْنِيهِ صَاحِبُ الأَرْضِ فَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ . فَقُلْتُ لِرَافِعٍ: فَكَيْفَ هِيَ بِالدِّينَارِ وَالدِّرْهَمِ؟ فَقَالَ رَافِعٌ: لَيْسَ بِهَا بَأْسٌ بِالدِّينَارِ وَالدِّرْهَمِ ، وَقَالَ اللَّيْثُ: وَكَانَ الَّذِي نُهِيَ عَنْ ذَلِكَ مَا لَوْ نَظَرَ فِيهِ ذَوُو الفَهْمِ بِالحَلاَلِ وَالحَرَامِ لَمْ يُجِيزُوهُ لِمَا فِيهِ مِنَ المُخَاطَرَةِ

تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ مبارک میں زمین کرائے پر دی جاتی تھی کہ زمین کا مالک چوتھائی حصّہ یا زمین کا کچھ ٹکڑا مستثنیٰ کر لیتا۔ پس نبی کریم ﷺ نے اِس سے ممانعت فرمادی۔ حضرت رافع سے کہا گیا کہ یہ دینار و درہم کے عوض کیسا ہے؟ پس حضرت رافع نے فرمایا کہ دینار و درہم کے عوض تو کوئی حرج نہیں ہے۔ لیث نے فرمایا کہ جس چیز سے منع کیا گیا ہے اگر کوئی حلال وحرام کی سمجھ رکھنے والا غور کرے تو اُسے جائز قرار نہیں دے گا کیونکہ اُس میں دھوکا ہے۔

20- بَابٌ

ایک جنتی کی خواہش کہ وہ کاشتکاری کرے

2348- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ، حَدَّثَنَا هِلاَلٌ، ح وحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ، حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَوْمًا يُحَدِّثُ، وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ البَادِيَةِ: " أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الجَنَّةِ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ فِي الزَّرْعِ، فَقَالَ لَهُ: أَلَسْتَ فِيمَا شِئْتَ؟ قَالَ: بَلَى، وَلَكِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَزْرَعَ، قَالَ: فَبَذَرَ، فَبَادَرَ الطَّرْفَ نَبَاتُهُ وَاسْتِوَاؤُهُ وَاسْتِحْصَادُهُ، فَكَانَ أَمْثَالَ الجِبَالِ، فَيَقُولُ اللَّهُ: دُونَكَ يَا ابْنَ آدَمَ، فَإِنَّهُ لاَ يُشْبِعُكَ شَيْءٌ ". فَقَالَ الأَعْرَابِيُّ: وَاللَّهِ لاَ تَجِدُهُ إِلَّا قُرَشِيًّا، أَوْ أَنْصَارِيًّا، فَإِنَّهُمْ أَصْحَابُ زَرْعٍ، وَأَمَّا نَحْنُ فَلَسْنَا بِأَصْحَابِ زَرْعٍ، فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ بیان فرما رہے تھے اور آپ کے پاس ایک اعرابی تھا کہ اہلِ جنت میں سے ایک شخص اپنے رب سے کاشتکاری کی اجازت چاہے گا۔ فرمائے گا کہ کیا تو اپنی اِس حالت میں خوش نہیں؟ عرض گزار ہوگا کہ کیوں نہیں لیکن چاہتا ہوں کہ کاشتکاری کروں۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ بیج ڈالے گا، فصل اُگے گی، بڑی ہوگی اور کاٹنے کے لائق ہوجائے گی اور پہاڑ کے برابر اناج ہوجائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے ابن آدم تجھے کوئی چیز سیر نہیں کرسکتی۔ اعرابی نے کہا کہ خدا کی قسم، وہ کوئی قرشی یا انصاری ہوگا کیونکہ یہی کھیتی باڑی کرتے ہیں جب کہ ہم تو کھیتی باڑی کرتے ہی نہیں۔ پس نبی کریم ﷺ ہنس پڑے۔

سنن نسائی: 3904,3905,3906,3907,3918,3919، سنن ابن ماجہ: 2465

2348- انظر الحدیث: 7519

21- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغَرْسِ

2349 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ قَالَ "إِنَّا كُنَّا نَفْرَحُ بِيَوْمِ الْجُمُعَةِ، كَانَتْ لَنَا عَجُوزٌ تَأْخُذُ مِنْ أُصُولِ سِلْقٍ لَنَا كُنَّا نَغْرِسُهُ فِي أَرْبِعَائِنَا، فَتَجْعَلُهُ فِي قِدْرٍ لَهَا، فَتَجْعَلُ فِيهِ حَبَّاتٍ مِنْ شَعِيرٍ - لاَ أَعْلَمُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: - لَيْسَ فِيهِ شَحْمٌ، وَلاَ وَدَكٌ، فَإِذَا صَلَّيْنَا الْجُمُعَةَ زُرْنَاهَا فَقَرَّبَتْهُ إِلَيْنَا، فَكُنَّا نَفْرَحُ بِيَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ، وَمَا كُنَّا نَتَغَدَّى وَلاَ نَقِيلُ، إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ"

2350 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: يَقُولُونَ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الحَدِيثَ، وَاللَّهُ المَوْعِدُ، وَيَقُولُونَ: مَا لِلْمُهَاجِرِينَ وَالأَنْصَارِ لاَ يُحَدِّثُونَ مِثْلَ أَحَادِيثِهِ؟ وَإِنَّ إِخْوَتِي مِنَ المُهَاجِرِينَ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالأَسْوَاقِ، وَإِنَّ إِخْوَتِي مِنَ الأَنْصَارِ كَانَ يَشْغَلُهُمْ عَمَلُ أَمْوَالِهِمْ، وَكُنْتُ امْرَأً مِسْكِينًا، أَلْزَمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مِلْءِ بَطْنِي، فَأَحْضُرُ حِينَ يَغِيبُونَ، وَأَعِي حِينَ يَنْسَوْنَ، وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا: لَنْ يَبْسُطَ أَحَدٌ مِنْكُمْ ثَوْبَهُ حَتَّى أَقْضِيَ مَقَالَتِي هَذِهِ، ثُمَّ يَجْمَعَهُ إِلَى صَدْرِهِ فَيَنْسَى مِنْ مَقَالَتِي شَيْئًا أَبَدًا فَبَسَطْتُ نَمِرَةً لَيْسَ عَلَيَّ ثَوْبٌ غَيْرُهَا، حَتَّى قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى

درخت لگانے کا بیان

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم جمعہ کے دن خوش ہوتے کیونکہ ایک بوڑھی اماں چقندر کی جڑیں لیا کرتیں جو ہم کیاریوں میں لگایا کرتے تھے۔ پس انہیں ہانڈی میں ڈالتیں اور اُس میں جو کے چند دانے ڈال دیتیں۔ مجھے علم نہیں لیکن انہوں نے فرمایا کہ اُس میں چربی یا چکناہٹ نہ ہوتی۔ جب ہم نماز جمعہ پڑھ لیتے تو اُس کی زیارت کرتے۔ وہ ہمیں عنایت فرماتیں۔ پس اُس کے سبب ہم جمعہ کے دن خوش ہوتے اور ہم اس کے بعد دوپہر کا کھانا کھاتے اور قیلولہ کیا کرتے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ لوگوں کا کہنا ہے کہ ابو ہریرہ کثرت سے حدیثیں مروی کرتا ہے حالانکہ وہ بھی خدا کے حضور جائے گا جب کہ مہاجرین و انصار اُس کے برابر مروی نہیں کرتے حالانکہ ہمارے مہاجر بھائی بازار میں مصروف رہتے اور میرے انصاری بھائی اپنی کاشت کاری میں مشغول رہتے جب کہ میں مسکین شخص تھا اور پیٹ بھر جانے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر رہتا۔ پس وہ غیر حاضر ہوتے تو میں حاضر رہتا اور وہ بھول جاتے تو میں یاد رکھتا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن فرمایا کہ تم میں سے جو آج اپنا کپڑا پھیلائے رکھے حتیٰ کہ میں اپنی بات مکمل کروں پھر اُسے اکٹھا کر کے اپنے سینے سے لگالے تو کبھی میری کوئی بات نہیں بھولے گا۔ میں نے اپنی چادر پھیلا دی اور اُس کے سوا میرے اُوپر کوئی اور کپڑا نہ تھا۔ حتیٰ کہ

2349- راجع الحدیث: 938

2350- راجع الحدیث: 118

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهُ ثُمَّ جَمَعْتُهَا إِلَى صَدْرِي، فَوَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ، مَا نَسِيتُ مِنْ مَقَالَتِهِ تِلْكَ إِلَى يَوْمِي هَذَا، وَاللّٰهِ لَوْلَا آيَتَانِ فِي كِتَابِ اللّٰهِ مَا حَدَّثْتُكُمْ شَيْئًا أَبَدًا: (إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى) (البقرۃ: 159) إِلَى قَوْلِهِ (الرَّحِيمُ) (البقرۃ:160)

نبی کریم ﷺ نے اپنا ارشادِ گرامی مکمل فرمالیا۔ پھر میں نے اُسے اکٹھا کر کے اپنے سینے سے لگالیا۔ پس قسم اُس ذات کی جس نے حضور ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا میں آپ کے ارشادات میں سے اُس دن سے آج تک کوئی بات نہیں بھولا۔ خدا کی قسم اگر اللہ کی کتاب میں دو آیتیں نہ ہوتیں تو میں آپ سے کبھی کوئی حدیث بیان نہ کرتا یعنی: بے شک جو لوگ اُسے چھپاتے ہیں جو ہم نے نازل کیا ہے نشانیوں ...... تا الرَّحِیمُ۔

☆☆☆☆☆

بسم الله الرحمن الرحيم

42- كِتَابُ الْمُسَاقَاةِ

000- بَابٌ فِي الشُّرْبِ

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: (وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ أَفَلَا يُؤْمِنُونَ) (الانبياء: 30)، وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ: (أَفَرَأَيْتُمُ الْمَاءَ الَّذِي تَشْرَبُونَ، أَأَنْتُمْ أَنْزَلْتُمُوهُ مِنَ الْمُزْنِ أَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُونَ، لَوْ نَشَاءُ جَعَلْنَاهُ أُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُونَ) (الواقعة: 69) " الْأُجَاجُ: الْمُرُّ، الْمُزْنُ: السَّحَابُ "

1- بَابٌ فِي الشُّرْبِ، وَمَنْ رَأَى صَدَقَةَ الْمَاءِ وَهِبَتَهُ وَوَصِيَّتَهُ جَائِزَةً، مَقْسُومًا كَانَ أَوْ غَيْرَ مَقْسُومٍ

وَقَالَ عُثْمَانُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يَشْتَرِي بِئْرَ رُومَةَ، فَيَكُونُ دَلْوُهُ فِيهَا كَدِلَاءِ الْمُسْلِمِينَ فَاشْتَرَاهَا عُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

2351- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ، فَشَرِبَ مِنْهُ، وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ أَصْغَرُ الْقَوْمِ، وَالْأَشْيَاخُ عَنْ يَسَارِهِ، فَقَالَ: يَا غُلَامُ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أُعْطِيَهُ الْأَشْيَاخَ، قَالَ: مَا كُنْتُ لِأُوثِرَ بِفَضْلِي مِنْكَ أَحَدًا يَا رَسُولَ اللهِ،

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

پانی پلانے کا بیان

پانی پلانے کا بیان

ارشادِ ربانی ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور ہم نے ہر جاندار چیز پانی سے بنائی تو کیا وہ ایمان لائیں گے (پارہ ۱۷، الانبیاء: ۳۰) اور ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنز الایمان: تو بھلا بتاؤ تو وہ پانی جو پیتے ہو کیا تم نے اسے بادل سے اتارا یا ہم ہیں اتارنے والے ہم چاہیں تو اسے کھاری کر دیں پھر کیوں نہیں شکر کرتے (پارہ ۱۸، الواقعہ: ۶۸-۷۰)۔ اَلْاُجَاج کڑوا اور اَلْمُزْن بادل۔

پانی پلانا اور جس کے نزدیک پانی کا صدقہ، ہبہ اور وصیت جائز ہے خواہ وہ تقسیم شدہ ہو یا غیر تقسیم شدہ

حضرت عثمان سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو بئر رومہ کو خریدے اور اُس کا ڈول بھی اُس میں مسلمانوں کے ڈول کی طرح ہو۔ پس حضرت عثمان نے اُسے خرید لیا۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک پیالہ پیش کیا گیا تو آپ نے اُس میں سے نوش فرمایا اور آپ کے داہنی طرف ایک نوعمر لڑکا تھا اور عمر رسیدہ حضرات بائیں جانب تھے۔ فرمایا کہ اے لڑکے! کیا تم اجازت دیتے ہو کہ میں یہ عمر رسیدہ لوگوں کو دے دوں؟ عرض کی کہ یا رسول اللہ میں آپ سے بچی ہوئی چیز میں کسی کو ترجیح نہیں

2351- انظر الحدیث: 5620,2605,2602,2451,2366

فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ

دیتا۔ پس آپ نے اُسی کو دے دیا۔

2352- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهَا حُلِبَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ دَاجِنٌ، وَهِيَ فِي دَارِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، وَشِيبَ لَبَنُهَا بِمَاءٍ مِنَ الْبِئْرِ الَّتِي فِي دَارِ أَنَسٍ، فَأَعْطَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَدَحَ، فَشَرِبَ مِنْهُ حَتَّى إِذَا نَزَعَ الْقَدَحَ مِنْ فِيهِ، وَعَلَى يَسَارِهِ أَبُو بَكْرٍ، وَعَنْ يَمِينِهِ أَعْرَابِيٌّ، فَقَالَ عُمَرُ: وَخَافَ أَنْ يُعْطِيَهُ الْأَعْرَابِيَّ: أَعْطِ أَبَا بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ عِنْدَكَ، فَأَعْطَاهُ الْأَعْرَابِيَّ الَّذِي عَلَى يَمِينِهِ، ثُمَّ قَالَ: الْأَيْمَنَ فَالْأَيْمَنَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک بکری دُوہی گئی جو حضرت انس کے گھر میں بندھی رہتی تھی اور اُس میں اس کنوئیں کا پانی ملایا گیا جو حضرت انس کے گھر میں تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیالہ دیا گیا تو آپ نے اُس میں سے نوش فرمایا اور جب پیالہ منہ سے ہٹایا تو بائیں جانب حضرت ابوبکر اور داہنی طرف ایک اعرابی تھا۔ حضرت عمر نے اِس اندیشے سے عرض کی کہ مبادا اعرابی کو عطا نہ فرمادیں کہ یا رسول اللہ! حضرت ابوبکر کو دے دیجیے جو آپ کے پاس ہیں آپ نے وہ اعرابی کو دے دیا جو داہنی جانب تھا اور فرمایا کہ دائیں جانب والا زیادہ حق دار ہے۔

2- بَابُ مَنْ قَالَ: إِنَّ صَاحِبَ الْمَاءِ أَحَقُّ بِالْمَاءِ حَتَّى يَرْوَى لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ

جس نے کہا کہ پانی والے کا اُس پر زیادہ حق ہے حتیٰ کہ وہ سیراب کرلے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اضافی پانی کو نہ روکا جائے

2353- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُمْنَعَ بِهِ الْكَلَأُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی اضافی پانی سے نہ روکے تاکہ اس کے سبب آئندہ گھاس پھونس سے روکنے لگے۔

2354- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ،

یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، ابن مسیب اور ابوسلمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی

2352- انظر الحدیث: 5619,5612,2571

2353- انظر الحدیث: 6962,2354 صحیح مسلم: 3982 سنن ترمذی: 1272

2354- راجع الحدیث: 2353

وَأَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لاَ تَمْنَعُوا فَضْلَ المَاءِ لِتَمْنَعُوا بِهِ فَضْلَ الكَلَإِ

ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ اضافی پانی سے نہ روکو تا کہ اضافی گھاس سے نہ روکنے لگ جاؤ۔

3- بَابُ مَنْ حَفَرَ بِئْرًا فِي مِلْكِهِ لَمْ يَضْمَنْ

جو اپنی زمین میں کنواں کھودے تو وہ کسی کے گرنے کا ذمہ دار نہیں ہے

2355- حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ، أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: المَعْدِنُ جُبَارٌ، وَالبِئْرُ جُبَارٌ، وَالعَجْمَاءُ جُبَارٌ، وَفِي الرِّكَازِ الخُمُسُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کان میں گرنے والے کا تاوان نہیں، کنوئیں میں گرنے والے کا تاوان نہیں جانور کے مارے ہوئے کا تاوان نہیں اور رکاز میں پانچواں حصہ ہے۔

4- بَابُ الخُصُومَةِ فِي البِئْرِ وَالقَضَاءِ فِيهَا

کنوئیں کے بارے میں تنازعہ اور اُس کا فیصلہ

2356و2357- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ، هُوَ عَلَيْهَا فَاجِرٌ، لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: (إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا) (آل عمران: 77) الآيَةَ، فَجَاءَ الأَشْعَثُ، فَقَالَ: مَا حَدَّثَكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ فِيَّ أُنْزِلَتْ هَذِهِ الآيَةُ، كَانَتْ لِي بِئْرٌ فِي أَرْضِ ابْنِ عَمٍّ لِي، فَقَالَ لِي: شُهُودَكَ. قُلْتُ: مَا لِي شُهُودٌ، قَالَ: فَيَمِينُهُ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِذًا يَحْلِفَ، فَذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الحَدِيثَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ ذَلِكَ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو قسم کھائے جس کے ذریعے کسی کا مال کھا جائے اور اُس میں جھوٹا ہو تو اللہ سے اسی حالت میں ملے گا کہ وہ اُس پر ناراض ہوگا۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائی: ''ترجمہ کنز الایمان: وہ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں (پارہ ۳، آل عمران: ۷۷)۔'' پس اشعث آئے اور کہا کہ آپ سے ابو عبدالرحمٰن نے اُس آیت کے بارے میں کیا فرمایا جو میرے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ میرے چچا زاد بھائی کی زمین میں میرا کنواں تھا تو آپ نے مجھ سے فرمایا: گواہ لاؤ میں نے عرض کی کہ میرے پاس گواہ نہیں ہے۔ فرمایا تو وہ قسم

2356,2357- انظر الحديث: 7445,7183,6676,6659,4549,2676,2673,2669,2666,

2515,2416، صحيح مسلم:353

تَصْدِيقًا لَهُ

کھائے گا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ! وہ تو قسم کھا جائے گا۔ نبی کریم ﷺ نے اِس کا ذکر کیا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی تصدیق میں یہ حکم نازل فرمایا۔

5-بَابُ إِثْمِ مَنْ مَنَعَ ابْنَ السَّبِيلِ مِنَ الْمَاءِ

مسافروں کو پانی سے روکنے کا گناہ

2358- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، عَنِ الأَعْمَشِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " ثَلاَثَةٌ لاَ يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ القِيَامَةِ، وَلاَ يُزَكِّيهِمْ، وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ، رَجُلٌ كَانَ لَهُ فَضْلُ مَاءٍ بِالطَّرِيقِ، فَمَنَعَهُ مِنَ ابْنِ السَّبِيلِ، وَرَجُلٌ بَايَعَ إِمَامًا لاَ يُبَايِعُهُ إِلَّا لِدُنْيَا، فَإِنْ أَعْطَاهُ مِنْهَا رَضِيَ، وَإِنْ لَمْ يُعْطِهِ مِنْهَا سَخِطَ، وَرَجُلٌ أَقَامَ سِلْعَتَهُ بَعْدَ العَصْرِ، فَقَالَ: وَاللَّهِ الَّذِي لاَ إِلَهَ غَيْرُهُ لَقَدْ أَعْطَيْتُ بِهَا كَذَا وَكَذَا، فَصَدَّقَهُ رَجُلٌ " ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ الآيَةَ: (إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا) (آل عمران: 77)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین شخص ایسے ہیں کہ روزِ قیامت جن کی جانب اللہ تعالیٰ نگاہِ رحمت نہیں فرمائے گا، نہ انہیں پاک کرے گا اور اُن کے لیے دردناک عذاب ہے۔ ایک وہ جس کے پاس اضافی پانی ہو اور وہ مسافروں کو نہ پینے دے دوسرا وہ جو حاکم سے دنیا کی خاطر بیعت کرے۔ اگر وہ دے تو اُس سے راضی رہے اور اگر نہ دے تو ناراض ہو جائے۔ تیسرا وہ جو اپنے سامان کو عصر کے بعد فروخت کرے اور قسم کھا کر کہے کہ اُس خدا کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں مجھے اِس چیز کی اتنی قیمت دی جا رہی تھی اور دوسرا شخص اُسے سچا جان لے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی۔ بے شک جو اللہ کے اور اپنی قسموں کو حقیر پونجی کے بدلے بیچتے ہیں۔

6-بَابُ سَكْرِ الأَنْهَارِ

نہر کا پانی روکنا

2359و2360- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ حَدَّثَهُ: أَنَّ رَجُلًا مِنَ الأَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِرَاجِ الحَرَّةِ، الَّتِي

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ایک انصاری کا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حضرت زبیر سے تنازعہ ہوا، نہری پانی کے بارے میں جس سے کھجور کے درختوں کو پانی دیا کرتے تھے۔ انصاری کا مطالبہ تھا کہ پانی کو حسبِ منشا آنے دیا

2359,2360- انظر الحدیث: 2361,2362,2708,4585' صحیح مسلم: 6065' سنن ابو داؤد: 3637' سنن ترمذی: 1363,3027' سنن نسائی: 5431' سنن ابن ماجہ: 15

يَسْقُونَ بِهَا النَّخْلَ، فَقَالَ الأَنْصَارِيُّ: سَرِّحِ المَاءَ يَمُرُّ، فَأَبَى عَلَيْهِ؟ فَاخْتَصَمَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ: أَسْقِ يَا زُبَيْرُ، ثُمَّ أَرْسِلِ المَاءَ إِلَى جَارِكَ. فَغَضِبَ الأَنْصَارِيُّ، فَقَالَ: أَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ، فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: اسْقِ يَا زُبَيْرُ، ثُمَّ احْبِسِ المَاءَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الجَدْرِ. فَقَالَ الزُّبَيْرُ: "وَاللهِ إِنِّي لَأَحْسِبُ هَذِهِ الآيَةَ نَزَلَتْ فِي ذَلِكَ: (فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ) (النساء: 65)"

جائے۔ معاملہ نبی کریم ﷺ کی خدمت پیش ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت زبیر سے فرمایا: اے زبیر! تم سیراب کر کے اپنے ہمسائے کی طرف پانی چھوڑ دینا۔ انصاری کو جوش آیا اور کہا کہ وہ آپ کے پھوپھی زاد جو ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے چہرۂ مبارک کا رنگ متغیر ہو گیا۔ پھر فرمایا کہ اے زبیر! خوب سیراب کرنا حتیٰ کہ پانی منڈیروں تک پہنچ جائے۔ حضرت زبیر کا بیان ہے کہ خدا کی قسم، میرے خیال میں آیت **فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ**۔ اسی بارے میں نازل ہوئی ہے۔

7- بَابُ شُرْبِ الأَعْلَى قَبْلَ الأَسْفَلِ

بلند زمین کو نشیب سے پہلے سیراب کرنا

2361 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، قَالَ: خَاصَمَ الزُّبَيْرَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا زُبَيْرُ اسْقِ، ثُمَّ أَرْسِلْ. فَقَالَ الأَنْصَارِيُّ: إِنَّهُ ابْنُ عَمَّتِكَ، فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اسْقِ يَا زُبَيْرُ، ثُمَّ يَبْلُغُ المَاءُ الجَدْرَ، ثُمَّ أَمْسِكْ فَقَالَ الزُّبَيْرُ: "فَأَحْسِبُ هَذِهِ الآيَةَ نَزَلَتْ فِي ذَلِكَ: (فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ) (النساء: 65)"

عروہ سے مروی ہے کہ حضرت زبیر اور ایک انصاری کا تنازعہ ہو گیا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے زبیر! سیراب کر کے چھوڑ دینا انصاری نے کہا: چونکہ وہ آپ کے پھوپھی زاد ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اے زبیر! سیراب کر کے روکے رکھنا حتیٰ کہ پانی منڈیروں تک پہنچ جائے، حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آیت **فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ** میرے خیال میں اسی بارے میں نازل ہوئی تھی۔

8- بَابُ شُرْبِ الأَعْلَى إِلَى الكَعْبَيْنِ

بلند زمین والے کا ٹخنوں تک سیراب کرنا

2362 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ سَلَامٍ، أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ الحَرَّانِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ

عروہ بن زبیر سے مروی ہے کہ انصار کا ایک شخص حضرت زبیر سے نہری پانی پر جھگڑا جس سے کھجور کے

2361- راجع الحديث: 2360

2362- راجع الحديث: 2360

قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الأَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ فِي شِرَاجٍ مِنَ الحَرَّةِ يَسْقِي بِهَا النَّخْلَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْقِ يَا زُبَيْرُ، فَأَمَرَهُ بِالْمَعْرُوفِ، ثُمَّ أَرْسِلْ إِلَى جَارِكَ فَقَالَ الأَنْصَارِيُّ: أَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ، فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: اسْقِ، ثُمَّ احْبِسْ، يَرْجِعَ المَاءُ إِلَى الجَدْرِ، وَاسْتَوْعَى لَهُ حَقَّهُ فَقَالَ الزُّبَيْرُ: "وَاللَّهِ إِنَّ هَذِهِ الآيَةَ أُنْزِلَتْ فِي ذَلِكَ: (فَلاَ وَرَبِّكَ لاَ يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ) (النساء: 65)" قَالَ لِي ابْنُ شِهَابٍ: فَقَدَّرَتِ الأَنْصَارُ وَالنَّاسُ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْقِ، ثُمَّ احْبِسْ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الجَدْرِ وَكَانَ ذَلِكَ إِلَى الكَعْبَيْنِ

درختوں کو سیراب کیا جاتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے زبیر! تم عرف کے مطابق سیراب کر کے پھر اپنے ہمسائے کے لیے چھوڑ دو۔ انصاری نے کہا: کیونکہ یہ آپ کے پھوپھی زاد ہیں۔ پس رسول اللہ ﷺ کے چہرے کا رنگ متغیر ہو گیا اور فرمایا کہ سیراب کر کے روک لوحتیٰ کہ پانی منڈیروں کے برابر ہو جائے اور اپنا پورا حق لو۔ حضرت زبیر نے فرمایا کہ خدا کی قسم، یہ آیت: فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ اسی بارے میں نازل فرمائی گئی تھی۔ ابن شہاب نے کہا کہ انصار اور دوسرے لوگوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ کے ارشاد: ''سیراب کرو اور پھر روک لوحتیٰ کہ منڈیروں تک ہو جائے۔'' سے مراد ہے کہ ٹخنوں تک ہو جائے۔

9- بَابُ فَضْلِ سَقْيِ المَاءِ

پانی پلانے کی فضیلت

2363- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "بَيْنَا رَجُلٌ يَمْشِي، فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ العَطَشُ، فَنَزَلَ بِئْرًا، فَشَرِبَ مِنْهَا، ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا هُوَ بِكَلْبٍ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرَى مِنَ العَطَشِ، فَقَالَ: لَقَدْ بَلَغَ هَذَا مِثْلُ الَّذِي بَلَغَ بِي، فَمَلَأَ خُفَّهُ، ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِفِيهِ، ثُمَّ رَقِيَ، فَسَقَى الكَلْبَ، فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ، فَغَفَرَ لَهُ"، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَإِنَّ لَنَا فِي البَهَائِمِ أَجْرًا؟ قَالَ: فِي كُلِّ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ تَابَعَهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، وَالرَّبِيعُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک شخص جا رہا تھا کہ اُسے سخت پیاس لگی۔ وہ ایک کنوئیں میں اُترا اور اُس سے پانی پیا۔ جب باہر نکلا تو ایک کُتے کو ہانپتے دیکھا جو پیاس سے مٹی چاٹ رہا تھا۔ دل میں کہا کہ اِسے بھی اُسی طرح لگی ہو گی جیسے مجھے پیاس لگی تھی۔ اُس نے اپنا موزہ بھرا اور منہ میں لے کر نکلا اور کُتے کو پلایا۔ اللہ تعالیٰ نے اُس کی نیکی قبول کی اور اسکی مغفرت فرما دی۔ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا جانوروں میں بھی ہمیں ثواب ملتا ہے؟ فرمایا کہ ہر جان دار پر ثواب ملتا ہے۔ متابعت کی اِس کی حماد بن سلمہ اور ربیع بن مسلم نے محمد بن

2363- راجع الحدیث: 173، صحیح مسلم: 5820، سنن ابو داؤد: 2550

2364- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلاَةَ الكُسُوفِ فَقَالَ: " دَنَتْ مِنِّي النَّارُ، حَتَّى قُلْتُ: أَيْ رَبِّ وَأَنَا مَعَهُمْ، فَإِذَا امْرَأَةٌ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ: تَخْدِشُهَا هِرَّةٌ قَالَ: مَا شَأْنُ هَذِهِ؟ قَالُوا: حَبَسَتْهَا حَتَّى مَاتَتْ جُوعًا "

زیادہ ہے۔

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نمازِ کسوف پڑھی تو فرمایا: دوزخ میرے قریب کی گئی تو میں نے عرض کی: یارب! کیا میں اُن کے ساتھ ہوں؟ اِسی دوران ایک عورت دیکھی جس کو بلی نوچ رہی تھی۔ میں نے کہا کہ یہ کیوں؟ لوگوں نے کہا کہ اس نے باندھ رکھی تھی حتیٰ کہ بھوکی مرگئی۔

2365- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عُذِّبَتِ امْرَأَةٌ فِي هِرَّةٍ حَبَسَتْهَا حَتَّى مَاتَتْ جُوعًا، فَدَخَلَتْ فِيهَا النَّارَ قَالَ: فَقَالَ: وَاللَّهُ أَعْلَمُ: لاَ أَنْتِ أَطْعَمْتِهَا وَلاَ سَقَيْتِهَا حِينَ حَبَسْتِيهَا، وَلاَ أَنْتِ أَرْسَلْتِهَا، فَأَكَلَتْ مِنْ خَشَاشِ الأَرْضِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک عورت عذاب دی گئی کہ اُس نے بلی باندھی ہوئی تھی کہ وہ بھوکی مرگئی تو یہ جہنم میں داخل کی گئی۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ اسے کھلاتی پلاتی نہ تھی بلکہ باندھے رکھتی اور نہ چھوڑتی کہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھالیا کرتی۔

10- بَابُ مَنْ رَأَى أَنَّ صَاحِبَ الحَوْضِ وَالقِرْبَةِ أَحَقُّ بِمَائِهِ

جس کے نزدیک حوض اور مشک والا اپنے پانی کا زیادہ حقدار ہے

2366- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ فَشَرِبَ، وَعَنْ يَمِينِهِ غُلاَمٌ هُوَ أَحْدَثُ القَوْمِ وَالأَشْيَاخُ عَنْ يَسَارِهِ قَالَ: يَا غُلاَمُ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أُعْطِيَ الأَشْيَاخَ، فَقَالَ: مَا كُنْتُ لِأُوثِرَ بِنَصِيبِي مِنْكَ أَحَدًا يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں ایک پیالہ پیش کیا گیا۔ آپ نے نوش فرمایا کہ داہنی طرف کم عمر لڑکا اور بزرگ بائیں جانب تھے۔ فرمایا: اے لڑکے! اگر تم اجازت دو تو میں یہ بڑوں کو دے دوں؟ عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ سے جو نصیب ہو اُس سے بارے میں کسی کو اپنے اُوپر ترجیح نہیں دیتا تو آپ نے اُسی کو دے

2364- راجع الحدیث: 745

2365- انظر الحدیث: 3482,3318

2366- انظر الحدیث: 2351، صحیح مسلم: 5261

دیا۔

2367- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَأَذُودَنَّ رِجَالًا عَنْ حَوْضِي، كَمَا تُذَادُ الغَرِيبَةُ مِنَ الإِبِلِ عَنِ الحَوْضِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قسم اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میں اپنے حوض سے کچھ لوگوں کو ایسے روکوں کا جیسے اجنبی اُونٹوں کو حوض سے روکا جاتا ہے۔ تَذُوْدَانِ روکے جاتے ہیں۔

2368- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ، وَكَثِيرِ بْنِ كَثِيرٍ - يَزِيدُ أَحَدُهُمَا عَلَى الآخَرِ - عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَرْحَمُ اللَّهُ أُمَّ إِسْمَاعِيلَ، لَوْ تَرَكَتْ زَمْزَمَ - أَوْ قَالَ: لَوْ لَمْ تَغْرِفْ مِنَ المَاءِ - لَكَانَتْ عَيْنًا مَعِينًا "، وَأَقْبَلَ جُرْهُمُ فَقَالُوا: أَتَأْذَنِينَ أَنْ نَنْزِلَ عِنْدَكِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، وَلاَ حَقَّ لَكُمْ فِي المَاءِ، قَالُوا: نَعَمْ

عبداللہ بن محمد، عبدالرزاق، معمر، ایوب اور کثیر بن کثیر، سعید بن جُبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ حضرت اسماعیل کی والدہ ماجدہ پر رحم فرمائے اگر وہ زمزم کو چھوڑ نہ دیتیں یا پانی میں سے چلّو نہ بھرتے تو وہ ایک بہتا ہوا چشمہ ہوتا۔ جُرہم آئے اور کہا: کیا آپ ہمیں اجازت دیتی ہیں کہ اِس کے پاس آباد ہوجائیں۔ فرمایا، ہاں لیکن آپ لوگوں کا پانی پر حق نہیں ہوگا۔ انہوں نے کہا، اچھا۔

2369- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " ثَلاَثَةٌ لاَ يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ القِيَامَةِ، وَلاَ يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ: رَجُلٌ حَلَفَ عَلَى سِلْعَةٍ لَقَدْ أَعْطَى بِهَا أَكْثَرَ مِمَّا أَعْطَى وَهُوَ كَاذِبٌ، وَرَجُلٌ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ كَاذِبَةٍ بَعْدَ العَصْرِ، لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ، وَرَجُلٌ مَنَعَ فَضْلَ مَاءٍ فَيَقُولُ اللَّهُ: اليَوْمَ أَمْنَعُكَ فَضْلِي كَمَا مَنَعْتَ فَضْلَ مَا لَمْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تین شخص ایسے ہیں جن سے بروزِ قیامت اللہ تعالیٰ کلام نہیں فرمائے گا اور نہ اُن کی جانب نگاہِ رحمت کرے گا۔ ایک وہ آدمی جو اپنی چیز کے بارے میں قسم کھائے کہ مجھے اس سے زیادہ قیمت مل رہی تھی اور وہ جھوٹ بول رہا ہو۔ دوسرا وہ شخص جو عصر کے بعد جھوٹی قسم کھائے تاکہ اپنے مسلمان بھائی کا مال کھا جائے۔ تیسرا وہ شخص جو اضافی پانی کو روکے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جیسے تو اضافی پانی کو روکتا تھا آج میں تجھ

2367- صحیح مسلم: 5949

2368- انظر الحدیث: 3365,3364,3363,3362

2369- راجع الحدیث: 2358، صحیح مسلم: 295

تَعْمَلْ يَدَاكَ". قَالَ عَلِيٌّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، غَيْرَ مَرَّةٍ، عَنْ عَمْرٍو، سَمِعَ أَبَا صَالِحٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سے اپنا فضل روکتا ہوں حالانکہ وہ تُو نے پیدا نہیں کیا تھا۔ علی، سفیان، عمرو ابو صالح نے اِسے مرفوعاً مروی کیا ہے۔

11- بَابٌ: لاَ حِمَى إِلَّا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نہیں ہے کوئی چراگاہ مگر اللہ اور اُس کے رسول کی

2370- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ، قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لاَ حِمَى إِلَّا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ وَقَالَ: بَلَغَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمَى النَّقِيعَ، وَأَنَّ عُمَرَ حَمَى السَّرَفَ وَالرَّبَذَةَ

یحییٰ بن بُکیر، لیث، یونس، ابن شہاب، عُبید اللہ بن عبداللہ بن عُتبہ حضرت ابن عباس، حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں ہے چراگاہ مگر اللہ اور اُس کے رسول کے لیے۔ راوی کا بیان ہے کہ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بقیع کو چراگاہ بنایا اور حضرت عمر نے شرف اور ربذہ کو۔

12- بَابُ شُرْبِ النَّاسِ وَالدَّوَابِّ مِنَ الأَنْهَارِ

آدمیوں اور جانوروں کا نہروں سے پانی پینا

2371- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " الخَيْلُ لِرَجُلٍ أَجْرٌ، وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ، وَعَلَى رَجُلٍ وِزْرٌ، فَأَمَّا الَّذِي لَهُ أَجْرٌ: فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَأَطَالَ بِهَا فِي مَرْجٍ أَوْ رَوْضَةٍ، فَمَا أَصَابَتْ فِي طِيَلِهَا ذَلِكَ مِنَ المَرْجِ أَوِ الرَّوْضَةِ كَانَتْ لَهُ حَسَنَاتٍ، وَلَوْ أَنَّهُ انْقَطَعَ طِيَلُهَا، فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ كَانَتْ آثَارُهَا، وَأَرْوَاثُهَا حَسَنَاتٍ لَهُ، وَلَوْ أَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهَرٍ،

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گھوڑا ایک شخص کے لیے اجر ہے، دوسرے کے لیے پردہ اور تیسرے کے لیے بوجھ ہے۔ اجر اُس شخص کے لیے ہے جس نے راہِ خدا میں گھوڑا باندھا۔ پس وہ باغ یا چراگاہ میں اُس کی رسّی دراز کر دیتا ہے تو رسّی کے مطابق جہاں تک وہ چرے گا اُتنا ہی مالک کو اجر ملے گا اور اگر وہ رسی توڑ کر ایک دو بلندیاں طے کر جائے تو ہر قدم کے مطابق مالک کو اجر ملے گا اور اگر وہ نہر کے پاس سے گزرے اور پانی پی لے اگرچہ اُس کا ارادہ پلانے کا نہ تھا، تب بھی مالک کو ثواب

2370- انظر الحدیث: 3013، سنن ابو داؤد: 3083

2371- انظر الحدیث: 7356,4963,4962,3646,2860، صحیح مسلم: 2288,2287

فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَمْ يُرِدْ أَنْ يَسْقِيَ كَانَ ذَلِكَ حَسَنَاتٍ لَهُ، فَهِيَ لِذَلِكَ أَجْرٌ، وَرَجُلٌ رَبَطَهَا تَغَنِّيًا وَتَعَفُّفًا ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللَّهِ فِي رِقَابِهَا وَلاَ ظُهُورِهَا، فَهِيَ لِذَلِكَ سِتْرٌ، وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَرِيَاءً وَنِوَاءً لِأَهْلِ الإِسْلاَمِ، فَهِيَ عَلَى ذَلِكَ وِزْرٌ "

وَسُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الحُمُرِ، فَقَالَ: " مَا أُنْزِلَ عَلَيَّ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا هَذِهِ الآيَةُ الجَامِعَةُ الفَاذَّةُ: (فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ، وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ) (الزلزلة:8) "

ملے گا۔ دوسرا شخص خود کو مال دار ظاہر کرنے اور سوال سے بچنے کے لیے گھوڑا رکھتا ہے اور اُس کی گردن اور پیٹھ پر اللہ تعالیٰ کے حق کو نہیں بھولتا تو یہ اُس کے لیے پردہ ہے اور جو شخص فخریہ یا شیخی مارنے کے لیے یا مسلمانوں کی دشمنی میں گھوڑا رکھے تو یہ اُس پر بوجھ ہوگا۔

رسول اللہ ﷺ سے گدھے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: اس کے بارے میں مجھ پر کوئی چیز نازل نہیں کی گئی مگر اِس جامع اور بے مثل آیت کے کہ: **فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ**۔

2372- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى المُنْبَعِثِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلَهُ عَنِ اللُّقَطَةِ، فَقَالَ: اعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا، ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً، فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا فَشَأْنَكَ بِهَا قَالَ: فَضَالَّةُ الغَنَمِ؟ قَالَ: هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ، قَالَ: فَضَالَّةُ الإِبِلِ؟ قَالَ: مَا لَكَ وَلَهَا، مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا، تَرِدُ المَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے گری پڑی چیز کے بارے میں پوچھا۔ فرمایا کہ اُس کی تھیلی اور مہر کو پہچان لو، پھر ایک سال تک اُس کی تشہیر کرو۔ اگر اس کا مالک آجائے تو ٹھیک ورنہ جو چاہو کرو۔ گم شدہ بکری کے بارے میں عرض کی تو فرمایا: وہ تمہارے لیے یا تمہارے بھائی کے لیے یا بھیڑیئے کے لیے ہے۔ گم شدہ اُونٹ کے بارے میں عرض کی گئی تو فرمایا: تمہیں اُس سے کیا مطلب۔ اُس کا مشکیزہ اور پناہ گاہ اُس کے ساتھ ہے، وہ پانی پر جائے گا اور درختوں کے پتے کھائے گا حتیٰ کہ اُس کا مالک اُسے پالے گا۔

13- بَابُ بَيْعِ الحَطَبِ وَالكَلَإِ

ایندھن اور سوکھی گھاس کی خرید و فروخت

2373- حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ العَوَّامِ رَضِيَ

حضرت زبیر العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی رسی

-2372 انظر الحدیث: 91

-2373 راجع الحدیث: 2373,1471

اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ أَحْبُلًا، فَيَأْخُذَ حُزْمَةً مِنْ حَطَبٍ، فَيَبِيعَ، فَيَكُفَّ اللَّهُ بِهِ وَجْهَهُ، خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ، أُعْطِيَ أَمْ مُنِعَ

لے کر لکڑیوں کا گٹھا لائے اور اُسے فروخت کرے کہ اللہ اُس کی عزت کو بچائے تو یہ لوگوں سے سوال کرنے کی نسبت بہتر ہے کہ کوئی دے یا نہ دے۔

2374- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَأَنْ يَحْتَطِبَ أَحَدُكُمْ حُزْمَةً عَلَى ظَهْرِهِ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ أَحَدًا فَيُعْطِيَهُ أَوْ يَمْنَعَهُ

ابوعبید مولیٰ عبدالرحمٰن ابن عوف نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی لکڑیوں کا گٹھا اپنی پیٹھ پر لاد کر لائے تو یہ اُس کے لیے بہتر ہے کہ کسی سے بھیک مانگے کہ چاہے وہ دے یا نہ دے۔

2375- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، أَنَّهُ قَالَ: أَصَبْتُ شَارِفًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَغْنَمٍ يَوْمَ بَدْرٍ، قَالَ: وَأَعْطَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَارِفًا أُخْرَى، فَأَنَخْتُهُمَا يَوْمًا عِنْدَ بَابِ رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ، وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَحْمِلَ عَلَيْهِمَا إِذْخِرًا لِأَبِيعَهُ، وَمَعِي صَائِغٌ مِنْ بَنِي قَيْنُقَاعَ، فَأَسْتَعِينَ بِهِ عَلَى وَلِيمَةِ فَاطِمَةَ، وَحَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ المُطَّلِبِ يَشْرَبُ فِي ذَلِكَ البَيْتِ مَعَهُ قَيْنَةٌ، فَقَالَتْ:

(البحر الوافر)

أَلَا يَا حَمْزُ لِلشُّرُفِ النِّوَاءِ

فَثَارَ إِلَيْهِمَا حَمْزَةُ بِالسَّيْفِ فَجَبَّ أَسْنِمَتَهُمَا،

حضرت حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت علی نے فرمایا مجھے بدر کے مالِ غنیمت سے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک اونٹنی ملی اور ایک اُونٹنی مجھے رسول اللہ ﷺ نے عطا فرمائی۔ ایک دن میں نے انہیں ایک انصاری کے دروازے کے پاس بٹھا دیا۔ میرا ارادہ تھا کہ بیچنے کے لیے اُن پر اذخر لاؤں اور میرے ساتھ بنی قینقاع کا ایک سنار تھا تاکہ اُس سے حضرت فاطمہ کے ولیمہ میں مدد لُوں جب کہ حضرت حمزہ اُسی گھر میں شراب پی رہے تھے اور اُن کے پاس ایک گانے والی تھی۔ اُس نے کہا: اے حمزہ! فربہ اُونٹنیاں لے لو۔ حضرت حمزہ تلوار لے کر اُن پر جھپٹے اور اُن کے کوہان اور کولھے کاٹ دیئے، پھر اُن کے کلیجے نکال لیے۔ میں نے ابنِ شہاب سے کہا کہ کوہانوں کا کیا کیا؟ فرمایا کہ وہ کاٹ دیئے گئے۔ ابنِ شہاب کا بیان ہے کہ حضرت علی نے فرمایا: میں نے یہ بہت ہی ہیبتناک منظر دیکھا۔ میں نبی

2374- راجع الحدیث: 2074،1470

2375- راجع الحدیث: 2089

وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا، ثُمَّ أَخَذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا. - قُلْتُ لِابْنِ شِهَابٍ: وَمِنَ السَّنَامِ؟ قَالَ: قَدْ جَبَّ أَسْنِمَتَهُمَا، فَذَهَبَ بِهَا. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: - قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: فَنَظَرْتُ إِلَى مَنْظَرٍ أَفْظَعَنِي، فَأَتَيْتُ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ، فَأَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ، فَخَرَجَ وَمَعَهُ زَيْدٌ، فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ، فَدَخَلَ عَلَى حَمْزَةَ، فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِ، فَرَفَعَ حَمْزَةُ بَصَرَهُ، وَقَالَ: هَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عَبِيدٌ لِآبَائِي، فَرَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَهْقِرُ حَتَّى خَرَجَ عَنْهُمْ، وَذَلِكَ قَبْلَ تَحْرِيمِ الْخَمْرِ

کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُن کے پاس حضرت زید بن حارثہ تھے۔ میں نے آپ کو قصہ بتایا تو آپ نکلے اور آپ کے ساتھ حضرت زید تھے۔ آپ حمزہ کے پاس گئے اور بہت ناراض ہوئے۔ پس حضرت حمزہ نے نگاہیں اُٹھا کر کہا: شاید تم میرے باپ دادا کے غلام ہو۔ پس رسول اللہ ﷺ واپس لوٹ آئے اور یہ شراب کی حُرمت نازل ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے۔

14- بَابُ الْقَطَائِعِ

جاگیریں لکھنا

2376 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقْطِعَ مِنَ الْبَحْرَيْنِ، فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ: حَتَّى تُقْطِعَ لِإِخْوَانِنَا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ مِثْلَ الَّذِي تُقْطِعُ لَنَا، قَالَ: سَتَرَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً، فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بحرین میں جاگیریں لکھنے کا قصد فرمایا۔ انصار نے عرض کی کہ جب تک ہمارے مہاجر بھائیوں کو نہ دی جائیں جیسے ہمیں عطا فرمائی ہیں۔ فرمایا کہ میرے بعد تم ترجیح دیکھو گے تو مجھ سے ملنے تک صبر کرنا۔

15- بَابُ كِتَابَةِ الْقَطَائِعِ

جاگیریں لکھ کر دینا

2377 - وَقَالَ اللَّيْثُ: عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارَ لِيُقْطِعَ لَهُمْ بِالْبَحْرَيْنِ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنْ فَعَلْتَ فَاكْتُبْ لِإِخْوَانِنَا مِنْ قُرَيْشٍ بِمِثْلِهَا، فَلَمْ يَكُنْ ذَلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

حضرت انس سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بحرین میں جاگیریں دینے کے لیے انصار کو بلایا۔ انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! اگر آپ نے یہی کرنا ہے تو ہمارے قریشی بھائیوں کے لیے لکھ دیجیے حالانکہ وہ نبی کریم ﷺ کے پاس نہ تھے، فرمایا کہ عنقریب تم

2376- اطرافہ الحدیث: 3794,3163,2377

2377- راجع الحدیث: 2376

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً. فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي

میرے بعد ترجیح دیکھو گے۔ تو مجھ سے ملنے تک صبر کرنا۔

16 - بَابُ حَلَبِ الإِبِلِ عَلَى المَاءِ

اُونٹنیوں کو پانی کے قریب دُوہنا

2378 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ المُنْذِرِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ هِلاَلِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مِنْ حَقِّ الإِبِلِ أَنْ تُحْلَبَ عَلَى المَاءِ

ابراہیم بن مُنذِر، محمد بن فلیح، ان کے والد ماجد، ہلال بن علی، عبدالرحمٰن بن ابوعمرہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اُونٹنیوں کا حق ہے کہ انہیں پانی کے پاس دوہا جائے۔

17 - بَابُ الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ مَمَرٌّ أَوْ شِرْبٌ فِي حَائِطٍ أَوْ فِي نَخْلٍ

وہ آدمی جس کے باغ میں سے گزرگاہ یا پانی پینے کی چیز ہو

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ بَاعَ نَخْلًا بَعْدَ أَنْ تُؤَبَّرَ فَثَمَرَتُهَا لِلْبَائِعِ، فَلِلْبَائِعِ المَمَرُّ وَالسَّقْيُ حَتَّى يَرْفَعَ، وَكَذَلِكَ رَبُّ العَرِيَّةِ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو پیوند کاری کے بعد درخت فروخت کرے تو پھل فروخت کرنے والے کے ہیں اور گزرگاہ اور چشمہ بھی فروخت کرنے والے کا ہے۔ جب تک وہ ختم نہ ہو اور یہی حکم عریہ میں ہے۔

2379 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنِ ابْتَاعَ نَخْلًا بَعْدَ أَنْ تُؤَبَّرَ، فَثَمَرَتُهَا لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ المُبْتَاعُ، وَمَنِ ابْتَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ، فَمَالُهُ لِلَّذِي بَاعَهُ، إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ المُبْتَاعُ. وَعَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ فِي العَبْدِ

سالم بن عبداللہ کے والدِ ماجد نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ جس نے پیوند لگا ہوا کھجور کا درخت بیچا تو پھل فروخت کرنے والے کا ہے مگر جب کہ خریدار شرط کرے اور جس نے غلام خریدا جس کے پاس مال ہے تو وہ مال فروخت کرنے والے کا ہے مگر جب خریدار شرط کرلے۔ امام مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت عمر سے غلام کے بارے میں اِسی طرح مروی کی ہے۔

2380 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ

-2378 انظر الحديث: 1402

-2379 راجع الحديث: 2203' صحيح مسلم: 3882' سنن ترمذی: 1244' سنن ابن ماجه: 2211

-2380 راجع الحديث: 2173

سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، قَالَ: رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُبَاعَ العَرَايَا بِخَرْصِهَا تَمْرًا

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے عرایا میں تخمینہ لگا کر کھجوریں فروخت کرنے کی اجازت عطا فرمائی ہے۔

2381- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ المُخَابَرَةِ، وَالمُحَاقَلَةِ، وَعَنِ المُزَابَنَةِ، وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلاَحُهَا، وَأَنْ لاَ تُبَاعَ إِلَّا بِالدِّينَارِ وَالدِّرْهَمِ، إِلَّا العَرَايَا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مخابرہ، محاقلہ، مزابنہ اور صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے کھجوروں کی فروخت سے منع فرمایا ہے اور یہ کہ درخت پر لگا ہوا پھل دینار و درہم کے عوض فروخت نہ کیا بیچا جائے ماسوائے عرایا کے۔

2382- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ مَوْلَى ابْنِ أَبِي أَحْمَدَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْعِ العَرَايَا بِخَرْصِهَا مِنَ التَّمْرِ، فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ، أَوْ فِي خَمْسَةِ أَوْسُقٍ شَكَّ دَاوُدُ فِي ذَلِكَ

ابوسفیان مولیٰ ابو احمد سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے بیع عرایا میں کھجوروں کو تخمینہ لگا کر فروخت کرنے کی اجازت دی ہے جب کہ وہ پانچ وسق سے کم یا پانچ وسق ہوں۔ اسمیں داؤد راوی کو شک ہے۔

2383و2384- حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي الوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ مَوْلَى بَنِي حَارِثَةَ، أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ، وَسَهْلَ بْنَ أَبِي حَثْمَةَ، حَدَّثَاهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ المُزَابَنَةِ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ، إِلَّا أَصْحَابَ العَرَايَا، فَإِنَّهُ أَذِنَ لَهُمْ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي بُشَيْرٌ مِثْلَهُ

بشیر بن یسار مولیٰ بنی حارثہ نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مزابنہ میں درخت پر لگی ہوئی کھجوروں کو ٹوٹی ہوئی کھجوروں کے عوض فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے، ماسوائے عرایا کی صورت کے کہ اُن کو اجازت دی ہے۔ ابنِ اسحاق نے کہا کہ مجھ سے بُشیر نے اِسی طرح حدیث بیان کی۔

2381- راجع الحدیث: 2487,2183

2382- انظر الحدیث: 2191,2190

2383,2384- راجع الحدیث: 2191

بسم اللہ الرحمن الرحیم

43- كِتَاب فِي الِاسْتِقْرَاضِ وَأَدَاءِ الدُّيُونِ وَالحَجْرِ وَالتَّفْلِيسِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

قرض لینے، قرض ادا کرنے، اختیار روکنے اور مفلس ہوجانے کا بیان

1- بَابُ مَنِ اشْتَرَى بِالدَّيْنِ وَلَيْسَ عِنْدَهُ ثَمَنُهُ، أَوْ لَيْسَ بِحَضْرَتِهِ

جوکوئی چیز اُدھار خریدے خواہ اُس کے پاس قیمت ہو یا اُس وقت موجود نہ ہو

2385 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنِ المُغِيرَةِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَيْفَ تَرَى بَعِيرَكَ أَتَبِيعُنِيهِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَبِعْتُهُ إِيَّاهُ، فَلَمَّا قَدِمَ المَدِينَةَ، غَدَوْتُ إِلَيْهِ بِالْبَعِيرِ، فَأَعْطَانِي ثَمَنَهُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں ایک غزوہ میں شریک ہوا تو فرمایا: کیا تم یہ مناسب سمجھتے ہو کہ اپنا اُونٹ میرے ہاتھوں فروخت کردو۔ میں نے اقرار کیا اور وہ فروخت کردیا۔ جب مدینہ منورہ پہنچا تو صبح کو اُونٹ لے کر حاضر ہوا۔ آپ نے مجھے اُس کی قیمت عطا فرمائی۔

2386 - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، قَالَ: تَذَاكَرْنَا عِنْدَ إِبْرَاهِيمَ، الرَّهْنَ فِي السَّلَمِ، فَقَالَ: حَدَّثَنِي الأَسْوَدُ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى طَعَامًا مِنْ يَهُودِيٍّ إِلَى أَجَلٍ، وَرَهَنَهُ دِرْعًا مِنْ حَدِيدٍ

اعمش سے مروی ہے کہ ہم نے ابراہیم کے پاس سلم میں رہن کا ذکر کیا تو فرمایا کہ مجھ سے حدیث بیان کی اسود نے بواسطہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی یہودی سے مدت معیّن کر کے غلہ اور اپنی لوہے کی زِرہ اُس کے پاس رہن رکھی۔

2385- راجع الحدیث:443، صحیح مسلم:4074,4075,4076، سنن ابو داؤد:3505، سنن ترمذی:1253، سنن نسائی:4651,4652

2386- راجع الحدیث:2068

2- بَابُ مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيدُ أَدَاءَهَا أَوْ إِتْلاَفَهَا

2387 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الأُوَيْسِيُّ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلاَلٍ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي الغَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيدُ أَدَاءَهَا أَدَّى اللَّهُ عَنْهُ، وَمَنْ أَخَذَ يُرِيدُ إِتْلاَفَهَا أَتْلَفَهُ اللَّهُ

جو لوگوں کا مال لے اور نیت ادا کرنا یا ہڑپ کرنا ہو

عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی، سلیمان بن بلال، ثور بن زید، ابوالغیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو لوگوں کا مال ادا کرنے کے ارادے سے لیتا ہے اللہ اُس سے ادا کرواتا ہے اور جو ضائع کرنے کے ارادے سے لے تو اللہ اُس سے ضائع کرواتا ہے۔

3- بَابُ أَدَاءِ الدَّيْنِ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا، وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالعَدْلِ، إِنَّ اللَّهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهِ، إِنَّ اللَّهَ كَانَ سَمِيعًا بَصِيرًا) (النساء:58)

قرض ادا کرنا

ارشادِ ربانی ہے: ترجمہ کنز الایمان: بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں جن کی ہیں انہیں سپرد کرو اور یہ کہ جب تم لوگوں میں فیصلہ کرو تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو بے شک اللہ تمہیں کیا ہی خوب نصیحت فرماتا ہے بے شک اللہ سنتا دیکھتا ہے (پارہ۵، النسآء:۵۸)۔

2388 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا أَبْصَرَ - يَعْنِي أُحُدًا - قَالَ: مَا أُحِبُّ أَنَّهُ تَحَوَّلَ لِي ذَهَبًا، يَمْكُثُ عِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ فَوْقَ ثَلاَثٍ، إِلَّا دِينَارًا أُرْصِدُهُ لِدَيْنٍ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ الأَكْثَرِينَ هُمُ الأَقَلُّونَ، إِلَّا مَنْ قَالَ بِالْمَالِ هَكَذَا وَهَكَذَا، - وَأَشَارَ أَبُو شِهَابٍ بَيْنَ يَدَيْهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ - وَقَلِيلٌ مَا هُمْ، وَقَالَ: مَكَانَكَ، وَتَقَدَّمَ غَيْرَ بَعِيدٍ فَسَمِعْتُ صَوْتًا، فَأَرَدْتُ أَنْ آتِيَهُ،

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھا۔ جب آپ نے اُحد پہاڑ کو دیکھا تو فرمایا: میں نہیں چاہتا کہ یہ میرے لیے سونے میں تبدیل ہو جائے۔ اس میں سے ایک دینار میرے پاس تین دن سے زیادہ رہے مگر وہ دینار جو میں قرض ادا کرنے کے لیے رکھ چھوڑوں۔ بے شک مالدار زیادہ غریب ہوں گے سوائے اُن کے جو مال کو اِس طرح خرچ کرتے رہیں اور ابوشہاب نے اپنے آگے اور دائیں بائیں اشارہ کیا جبکہ ایسے کم ہیں اور فرمایا کہ اپنی جگہ پر رہنا پھر آگے بڑھے۔ کچھ دیر کے بعد ایک آواز سُنی۔

2387- سنن ابن ماجہ: 2411

2388- راجع الحدیث: 1237، صحیح مسلم: 2302,2301، سنن ترمذی: 2644

ثُمَّ ذَکَرْتُ قَوْلَهُ: مَکَانَكَ حَتَّى آتِيَكَ . فَلَمَّا جَاءَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ الَّذِي سَمِعْتُ - أَوْ قَالَ: الصَّوْتُ الَّذِي سَمِعْتُ؟ - قَالَ: وَهَلْ سَمِعْتَ؟ ، قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: " أَتَانِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَالَ: مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِكَ لاَ يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الجَنَّةَ "، قُلْتُ: وَإِنْ فَعَلَ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: نَعَمْ

میں نے حاضر ہونے کا ارادہ کیا لیکن آپ کا ارشاد کہ اپنی جگہ رہنا، یاد آ گیا۔ جب واپس تشریف لائے تو عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے ایک آواز سُنی تھی۔ فرمایا: ہاں میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے تھے اور کہا کہ جو آپ کی اُمت سے فوت ہوا اور خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو تو جنت میں داخل ہوگا۔ میں نے کہا: خواہ وہ ایسے کام بھی کرتا ہو؟ کہا، ہاں۔

2389 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ شَبِيبِ بْنِ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ يُونُسَ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ كَانَ لِي مِثْلُ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا يَسُرُّنِي أَنْ لاَ يَمُرَّ عَلَيَّ ثَلاَثٌ، وَعِنْدِي مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا شَيْءٌ أُرْصِدُهُ لِدَيْنٍ رَوَاهُ صَالِحٌ، وَعُقَيْلٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ

عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میرے پاس احد پہاڑ جتنا بھی سونا ہو تو مجھے یہ بات ناپسند ہے کہ میرے پاس اُس پر تین دن گزر جائیں مگر جو کچھ میں قرض ادا کرنے کے لیے رکھ لوں۔ اِسے صالح اور عقیل نے زہری سے مروی کیا ہے۔

4- بَابُ اسْتِقْرَاضِ الإِبِلِ

اُونٹ قرض لینا

2390 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، أَخْبَرَنَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ، بِمِنًى يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا تَقَاضَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَغْلَظَ لَهُ فَهَمَّ بِهِ أَصْحَابُهُ، فَقَالَ: دَعُوهُ، فَإِنَّ لِصَاحِبِ الحَقِّ مَقَالًا، وَاشْتَرُوا لَهُ بَعِيرًا فَأَعْطُوهُ إِيَّاهُ وَقَالُوا: لاَ نَجِدُ إِلَّا أَفْضَلَ مِنْ سِنِّهِ، قَالَ: اشْتَرُوهُ، فَأَعْطُوهُ إِيَّاهُ فَإِنَّ خَيْرَكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً

ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک آدمی نے مطالبہ کیا اور آپ سے سختی برتی اور آپ کے صحابہ اُس پر ٹوٹ پڑے۔ فرمایا کہ اِسے چھوڑو کیونکہ حق والے کو بولنے کا حق ہے۔ اِسے اُسی طرح کا اُونٹ خرید کر دے دو۔ عرض کی کہ وہ نہیں بلکہ اُس سے زیادہ عمر کا ملتا ہے۔ فرمایا کہ وہی خرید کر دے دو کیونکہ تم میں سے بہتر وہ ہے جو اچھی طرح ادا کرے۔

5- بَابُ حُسْنِ التَّقَاضِي

اچھے طریقے سے مطالبہ کرنا

2391 - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی

2390- راجع الحدیث:2305

2391- انظر الحدیث:2077

عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " مَاتَ رَجُلٌ، فَقِيلَ لَهُ، قَالَ: كُنْتُ أُبَايِعُ النَّاسَ، فَأَتَجَوَّزُ عَنِ المُوسِرِ، وَأُخَفِّفُ عَنِ المُعْسِرِ، فَغُفِرَ لَهُ " قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ: سَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ ایک شخص مر گیا تو اُس سے کہا گیا: تو کیا کہا کرتا تھا؟ عرض کی کہ میں لوگوں سے تجارت کرتا تو مال دار سے درگزر کرتا اور تنگ دست کو مہلت دیتا۔ پس اُسے بخش دیا گیا۔ حضرت ابومسعود نے اِسے نبی کریم ﷺ سے سُنا ہے۔

6- بَابُ هَلْ يُعْطَى أَكْبَرَ مِنْ سِنِّهِ

کیا بدلے میں زیادہ عمر کا جانور دیا جا سکتا ہے

2392- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَاضَاهُ بَعِيرًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَعْطُوهُ. فَقَالُوا: مَا نَجِدُ إِلَّا سِنًّا أَفْضَلَ مِنْ سِنِّهِ، فَقَالَ الرَّجُلُ: أَوْفَيْتَنِي أَوْفَاكَ اللَّهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَعْطُوهُ، فَإِنَّ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ أَحْسَنَهُمْ قَضَاءً

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اسے دے دو۔ لوگوں نے عرض کی کہ ہمیں نہیں مِلا مگر اُس سے بہتر عمر کا۔ اُس شخص نے کہا کہ آپ مجھے پورا دیں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کو پورا دے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دے دو کیونکہ بہتر وہ ہے جو اچھی طرح ادا کرتا ہے۔

7- بَابُ حُسْنِ الْقَضَاءِ

احسن طریقے سے قرض ادا کرنا

2393- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِنٌّ مِنَ الإِبِلِ، فَجَاءَهُ يَتَقَاضَاهُ، فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَعْطُوهُ. فَطَلَبُوا سِنَّهُ، فَلَمْ يَجِدُوا لَهُ إِلَّا سِنًّا فَوْقَهَا، فَقَالَ: أَعْطُوهُ. فَقَالَ: أَوْفَيْتَنِي وَفَّى اللَّهُ بِكَ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص کا نبی کریم ﷺ کی طرف ایک خاص عمر کا اُونٹ تھا۔ وہ تقاضا کرنے آیا تو نبی کریم نے فرمایا: اِسے دے دو۔ لوگوں نے اُسی عمر کا تلاش کیا لیکن نہ مِلا مگر اُس سے زیادہ عمر کا فرمایا: وہی دے دو اُس آدمی نے کہا: آپ مجھے پورا دیں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کو پورا حق دے گا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے بہتر وہ ہے جو

2392- راجع الحديث: 2305

2393- راجع الحديث: 2305

وَسَلَّمَ: إِنَّ خِيَارَكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً

اچھی طرح ادا کرے۔

2394- حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، حَدَّثَنَا مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي المَسْجِدِ - قَالَ مِسْعَرٌ: أُرَاهُ قَالَ: ضُحًى - فَقَالَ: صَلِّ رَكْعَتَيْنِ، وَكَانَ لِي عَلَيْهِ دَيْنٌ، فَقَضَانِي وَزَادَنِي

حضرت جابر بن عبداللہ رضیا للہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا جب کہ آپ مسجد میں تھے مسعر نے کہا کہ بوقتِ چاشت فرمایا کہ دو رکعتیں پڑھ لو اور میرا آپ پر قرض تھا۔ آپ نے ادا فرمایا اور زیادہ دیا۔

8- بَابٌ: إِذَا قَضَى دُونَ حَقِّهِ أَوْ حَلَّلَهُ فَهُوَ جَائِزٌ

جو اُس کے حق سے کم ادا کرے یا قرض خواہ معاف کردے تو جائز ہے

2395 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَخْبَرَهُ: أَنَّ أَبَاهُ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ شَهِيدًا، وَعَلَيْهِ دَيْنٌ، فَاشْتَدَّ الغُرَمَاءُ فِي حُقُوقِهِمْ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلَهُمْ أَنْ يَقْبَلُوا تَمْرَ حَائِطِي وَيُحَلِّلُوا أَبِي، فَأَبَوْا، فَلَمْ يُعْطِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَائِطِي، وَقَالَ: سَنَغْدُو عَلَيْكَ، فَغَدَا عَلَيْنَا حِينَ أَصْبَحَ، فَطَافَ فِي النَّخْلِ وَدَعَا فِي ثَمَرِهَا بِالْبَرَكَةِ، فَجَدَدْتُهَا، فَقَضَيْتُهُمْ، وَبَقِيَ لَنَا مِنْ تَمْرِهَا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ میرے والدِ محترم غزوۂ اُحد کے دن شہید کردیئے گئے تھے اور اُن کے اُوپر قرض تھا تو قرض خواہوں نے اپنے حقوق میں سختی کی۔ میں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی کہ وہ میرے باغ کی کھجوریں لے لیں اور باقی معاف کردیں۔ انہوں نے انکار کیا تو نبی کریم ﷺ نے انہیں میرا باغ نہ دیا اور فرمایا کہ صبح ہم تمہارے پاس آئیں گے۔ صبح کو آپ ہمارے پاس تشریف لائے، باغ میں پھرے، اور اُس کے پھلوں میں برکت کی دعا فرمائی۔ پس میں نے پھل کاٹے تو میں نے اُن کا قرض ادا کردیا اور ہمارے لیے کھجوریں بچ رہیں۔

9- بَابُ إِذَا قَاصَّ أَوْ جَازَفَهُ فِي الدَّيْنِ تَمْرًا بِتَمْرٍ أَوْ غَيْرِهِ

جب بات کرے اور قرض کی کھجوروں کے عوض کھجوریں وغیرہ اُسے دے

2394- راجع الحدیث:443

2395- راجع الحدیث:2127

2396- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا أَنَسٌ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّ أَبَاهُ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ عَلَيْهِ ثَلاَثِينَ وَسْقًا لِرَجُلٍ مِنَ اليَهُودِ، فَاسْتَنْظَرَهُ جَابِرٌ، فَأَبَى أَنْ يُنْظِرَهُ، فَكَلَّمَ جَابِرٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَشْفَعَ لَهُ إِلَيْهِ، فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَلَّمَ اليَهُودِيَّ لِيَأْخُذَ ثَمَرَ نَخْلِهِ بِالَّذِي لَهُ فَأَبَى، فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخْلَ، فَمَشَى فِيهَا، ثُمَّ قَالَ لِجَابِرٍ: جُدَّ لَهُ فَأَوْفِ لَهُ الَّذِي لَهُ فَجَدَّهُ بَعْدَمَا رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَوْفَاهُ ثَلاَثِينَ وَسْقًا، وَفَضَلَتْ لَهُ سَبْعَةَ عَشَرَ وَسْقًا، فَجَاءَ جَابِرٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخْبِرَهُ بِالَّذِي كَانَ، فَوَجَدَهُ يُصَلِّي العَصْرَ، فَلَمَّا انْصَرَفَ أَخْبَرَهُ بِالفَضْلِ، فَقَالَ: أَخْبِرْ ذَلِكَ ابْنَ الخَطَّابِ، فَذَهَبَ جَابِرٌ إِلَى عُمَرَ فَأَخْبَرَهُ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: لَقَدْ عَلِمْتُ حِينَ مَشَى فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُبَارَكَنَّ فِيهَا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ اُن کے والدِ ماجد نے وفات پائی اور ان پر ایک یہودی کا تیس وسق قرض باقی تھا۔ حضرت جابر نے مہلت مانگی تو اس نے مہلت دینے سے انکار کردیا۔ حضرت جابر بن عبداللہ نے سفارش کرنے کی عرض کی۔ رسول اللہ تشریف لے گئے اور یہودی سے بات کی کہ اپنے قرض کے عوض میں باغ کا پھل لے لو تو اُس نے انکار کردیا۔ پس رسول اللہ ﷺ باغ میں داخل ہوئے اور چہل قدمی فرمائی۔ حضرت جابر سے فرمایا کہ کھجوریں اُتار لو۔ پس انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے واپس لوٹنے کے بعد کھجوریں توڑیں۔ اُسے پوری تیس وسق ادا کردیں اور سترہ وسق بچ رہیں۔ رسول اللہ ﷺ کو بتانے کے لیے حضرت جابر حاضرِ خدمت ہوئے تو آپ کو نمازِ عصر پڑھتا ہوا پایا۔ جب فارغ ہوئے تو آپ سے باقی بچ کا ذکر کیا۔ فرمایا کہ یہ ابنِ خطاب کو بھی بتا دو۔ حضرت جابر حضرت عمر کے پاس گئے اور انہیں بتایا تو حضرت عمر نے اُن سے کہا: میں تو اُسی وقت جان گیا تھا جب رسول اللہ ﷺ اُس میں چہل قدمی فرما رہے تھے کہ اُس میں برکت ہوگی۔

10- بَابُ مَنِ اسْتَعَاذَ مِنَ الدَّيْنِ

جو قرض سے پناہ مانگے

2397- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، ح وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ

ابو الیمان، شعیب، زہری۔ اسماعیل، اُن کے بھائی، سلیمان محمد بن ابوعتیق، ابن شہاب، عُروہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں دعا مانگتے ہوئے کہا کرتے: اے اللہ! میں گناہوں اور قرض میں پھنسنے سے تیری پناہ چاہتا

2396- راجع الحدیث: 2127، سنن ابو داؤد: 2884، سنن نسائی: 3642، سنن ابن ماجہ: 2434

2397- راجع الحدیث: 832

يَدْعُو فِي الصَّلَاةِ وَيَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ . فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ: مَا أَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيذُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِنَ الْمَغْرَمِ؟ قَالَ: إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ، وَوَعَدَ فَأَخْلَفَ

ہوں۔ ایک شخص نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ قرض سے اکثر پناہ مانگتے ہیں۔ فرمایا کہ مقروض شخص بات کرے تو جھوٹ بولتا اور وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرتا ہے۔

11- بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى مَنْ تَرَكَ دَيْنًا

مقروض کی نمازِ جنازہ

2398- حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ، وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا فَإِلَيْنَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے مال چھوڑا وہ اُس کے وارثوں کے لیے ہے اور جس نے قرض چھوڑا وہ ہمارے اُوپر ہے۔

2399- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ، حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَأَنَا أَوْلَى بِهِ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ، اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ: (النَّبِيُّ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ) (الاحزاب: 6) فَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ مَاتَ وَتَرَكَ مَالًا فَلْيَرِثْهُ عَصَبَتُهُ مَنْ كَانُوا، وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيَاعًا، فَلْيَأْتِنِي فَأَنَا مَوْلاَهُ"

عبدالرحمٰن بن ابوعمرہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کوئی مومن نہیں مگر میں دنیا اور آخرت میں اس کا سب سے قریبی ہوں۔ اگر تم چاہو تو یہ پڑھ لو: یہ نبی ایمان والوں سے اُن کی جانوں کی نسبت زیادہ قریب ہے (۳۳:۶) پس جو مسلمان مرجائے اور مال چھوڑے تو وہ اُس کے عصبہ کا ہے اور جو قرض یا بال بچے چھوڑے تو وہ میرے پاس آئیں کہ اُن کا مددگار میں ہوں۔

12- بَابٌ: مَطْلُ الغَنِيِّ ظُلْمٌ

مال دار کا ٹال مٹول سے کام لینا ظلم ہے

2400- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، أَخِي وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَطْلُ الغَنِيِّ ظُلْمٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مال دار آدمی کا ٹال مٹول سے کام لینا ظلم ہے۔

2398- صحیح مسلم: 4138,4137، سنن ابو داؤد: 2955

2399- راجع الحدیث: 2298

2400- راجع الحدیث: 2287

13- بَابٌ: لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالٌ

صاحبِ حق کو تقاضا کرنے کا حق ہے

وَيُذْكَرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيُّ الوَاجِدِ يُحِلُّ عُقُوبَتَهُ وَعِرْضَهُ قَالَ سُفْيَانُ: " عِرْضُهُ يَقُولُ: مَطَلْتَنِي وَعُقُوبَتُهُ الحَبْسُ "

منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مال دار کا لیت ولعل کرنا اُس کی سزا اور بے عزتی کو قریب لے آتا ہے۔ سفیان کا قول ہے کہ بے عزتی یہ کہنا ہے کہ تم دیر کر رہے ہو اور سزا قید بھی ہو سکتی ہے۔

2401 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يَتَقَاضَاهُ، فَأَغْلَظَ لَهُ، فَهَمَّ بِهِ أَصْحَابُهُ، فَقَالَ: دَعُوهُ، فَإِنَّ لِصَاحِبِ الحَقِّ مَقَالًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ سے تقاضا کرنے آیا اور آپ پر سختی کی تو آپ کے صحابہ اُس پر ٹوٹ پڑے۔ فرمایا کہ اِسے جانے دو کیونکہ صاحبِ حق کو بولنے کا حق ہے۔

14- بَابٌ: إِذَا وَجَدَ مَالَهُ عِنْدَ مُفْلِسٍ فِي البَيْعِ، وَالقَرْضِ وَالوَدِيعَةِ، فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ

اگر کوئی کسی مفلس کے پاس اپنا مال بیع، قرض یا امانت کی صورت میں پائے تو وہ اُس کا زیادہ حقدار ہے

وَقَالَ الحَسَنُ: إِذَا أَفْلَسَ وَتَبَيَّنَ، لَمْ يَجُزْ عِتْقُهُ وَلاَ بَيْعُهُ وَلاَ شِرَاؤُهُ وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ المُسَيِّبِ: قَضَى عُثْمَانُ مَنِ اقْتَضَى مِنْ حَقِّهِ قَبْلَ أَنْ يُفْلِسَ فَهُوَ لَهُ، وَمَنْ عَرَفَ مَتَاعَهُ بِعَيْنِهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ

حسن نے فرمایا: جب دیوالیہ ہو جائے اور مشہور ہو جائے تو اُس کے لیے آزاد کرنا، خرید و فروخت جائز نہیں۔ سعید بن مسیب کا قول ہے کہ حضرت عثمان نے فیصلہ فرمایا کہ جس نے مفلس ہونے سے پہلے اپنے حق سے لے لیا تو وہ اُسی کا ہے اور جو اپنے سامان کو اُسی شکل میں پہچان لے تو وہی اُس کا زیادہ حقدار ہے۔

2402- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ العَزِيزِ، أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الحَارِثِ بْنِ

احمد بن یونس، زُہیر، یحییٰ بن سعید، ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم، عمر بن عبدالعزیز، ابوبکر عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یا میں نے

2401- راجع الحدیث: 2401,2305

2402- صحیح مسلم: 3965,3963 سنن ابو داؤد: 3522,3521,3520,3519 سنن ترمذی: 1262 سنن نسائی: 4691,4690 سنن ابن ماجہ: 2350,2358

هِشَامٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَوْ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَقُولُ: مَنْ أَدْرَكَ مَالَهُ بِعَيْنِهِ عِنْدَ رَجُلٍ - أَوْ إِنْسَانٍ - قَدْ أَفْلَسَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنْ غَيْرِهِ

رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ جو اپنے مال کو کسی شخص یا انسان کے پاس پائے جب کہ وہ دیوالیہ ہو گیا ہو تو دوسرے کی نسبت وہی اُس مال کا زیادہ حقدار ہے۔

15- بَابُ مَنْ أَخَّرَ الغَرِيمَ إِلَى الغَدِ أَوْ نَحْوِهِ، وَلَمْ يَرَ ذَلِكَ مَطْلًا

جو قرض خواہوں سے کل پرسوں کی مہلت لے اور اُس کا مقصد ٹال مٹول نہ ہو

وَقَالَ جَابِرٌ: اشْتَدَّ الغُرَمَاءُ فِي حُقُوقِهِمْ فِي دَيْنِ أَبِي، فَسَأَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْبَلُوا ثَمَرَ حَائِطِي، فَأَبَوْا، فَلَمْ يُعْطِهِمُ الحَائِطَ وَلَمْ يَكْسِرْهُ لَهُمْ، وَقَالَ: سَأَغْدُو عَلَيْكَ غَدًا، فَغَدَا عَلَيْنَا حِينَ أَصْبَحَ، فَدَعَا فِي ثَمَرِهَا بِالْبَرَكَةِ، فَقَضَيْتُهُمْ

حضرت جابر سے مروی ہے کہ قرض خواہوں نے اپنا حق لینے میں سختی کی جواُن کا میرے والدِ ماجد پر قرض تھا۔ پس نبی کریم ﷺ نے اُن سے کہا کہ میرے باغ کا پھل قبول کرلیں تو انہوں نے انکار کردیا۔ آپ نے انہیں باغ نہ دیا اور نہ ان کے لیے پھل تڑوائے۔ اگلے روز دوسرے دن آپ صبح کے وقت ہمارے پاس تشریف لائے اور اُس کے پھلوں میں برکت کی دعا کی تو میں نے اُن کا سارا قرض ادا کر دیا۔

16- بَابُ مَنْ بَاعَ مَالَ المُفْلِسِ - أَوِ المُعْدِمِ - فَقَسَمَهُ بَيْنَ الغُرَمَاءِ - أَوْ أَعْطَاهُ - حَتَّى يُنْفِقَ عَلَى نَفْسِهِ

جو مفلس یا دیوالیے کا مال فروخت کر کے قرض خواہوں میں تقسیم کر دے یا اُسی کو عطا کر دے کہ اپنے اُوپر خرچ کر لے

2403- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ المُعَلِّمُ، حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَعْتَقَ رَجُلٌ غُلاَمًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي؟ فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، فَأَخَذَ ثَمَنَهُ، فَدَفَعَهُ إِلَيْهِ

عطا بن ابورباح سے مروی ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ایک شخص نے اپنے غلام کو آزاد کر دیا جس کو مدبر کیا ہوا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اِسے مجھ سے کون خریدتا ہے؟ حضرت نعیم بن عبداللہ نے اُسے خرید لیا تو آپ نے قیمت لے کر اُس شخص کو دے دی۔

2403- راجع الحدیث: 2403,2141

17 - بَابُ إِذَا أَقْرَضَهُ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى، أَوْ أَجَّلَهُ فِي البَيْعِ

قَالَ ابْنُ عُمَرَ فِي القَرْضِ إِلَى أَجَلٍ: لاَ بَأْسَ بِهِ، وَإِنْ أُعْطِيَ أَفْضَلَ مِنْ دَرَاهِمِهِ، مَا لَمْ يَشْتَرِطْ وَقَالَ عَطَاءٌ، وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: هُوَ إِلَى أَجَلِهِ فِي القَرْضِ

2404 - وَقَالَ اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ، سَأَلَ بَعْضَ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنْ يُسْلِفَهُ، فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى، فَذَكَرَ الحَدِيثَ

مقررہ مدت کے وعدے پر قرض دینا یا بیع کرنا

حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ مدت معین کر کے قرض لینے میں کوئی حرج نہیں اگرچہ زیادہ درہم دیئے جائیں مگر شرط نہ کی ہو۔ عطاء اور عمرو بن دینار نے فرمایا کہ قرض میں مدت کی پابندی کی جائے۔

لیث، جعفر بن ربیعہ، عبدالرحمٰن بن ہرمز، حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا ذکر کیا جس نے بنی اسرائیل کے کسی شخص سے قرض مانگا تو اُس نے معین مدت کے وعدے پر دے دیا۔

18 - بَابُ الشَّفَاعَةِ فِي وَضْعِ الدَّيْنِ

2405 - حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أُصِيبَ عَبْدُ اللَّهِ، وَتَرَكَ عِيَالًا وَدَيْنًا، فَطَلَبْتُ إِلَى أَصْحَابِ الدَّيْنِ أَنْ يَضَعُوا بَعْضًا مِنْ دَيْنِهِ فَأَبَوْا، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَشْفَعْتُ بِهِ عَلَيْهِمْ، فَأَبَوْا، فَقَالَ: صَنِّفْ تَمْرَكَ كُلَّ شَيْءٍ مِنْهُ عَلَى حِدَتِهِ، عِذْقَ ابْنِ زَيْدٍ عَلَى حِدَةٍ، وَاللِّينَ عَلَى حِدَةٍ، وَالعَجْوَةَ عَلَى حِدَةٍ، ثُمَّ أَحْضِرْهُمْ حَتَّى آتِيَكَ . فَفَعَلْتُ، ثُمَّ جَاءَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَعَدَ عَلَيْهِ، وَكَالَ لِكُلِّ رَجُلٍ حَتَّى اسْتَوْفَى، وَبَقِيَ التَّمْرُ كَمَا هُوَ، كَأَنَّهُ لَمْ يُمَسَّ

قرض میں کمی کرنے کی سفارش کرنا

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضرت عبداللہ شہید کر دیئے گئے جنہوں نے بال بچے اور قرض چھوڑا۔ میں نے نبی کریم ﷺ کے صحابہ سے سفارش کروائی لیکن قرض خواہ نہ مانے۔ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا لیکن وہ پھر بھی نہ مانے۔ آپ نے فرمایا کہ ہر قسم کی کھجوروں کا الگ ڈھیر لگانا یعنی عذق بن زید کا الگ ڈھیر، لین کا الگ اور عجوہ کا الگ۔ پھر انہیں بلا لینا حتیٰ کہ میں آجاؤں۔ میں نے یہی کیا پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے اور اُن پر تشریف فرما ہوگئے۔ پس ہر ایک کو ناپ کر دیں حتیٰ کہ سارا قرض ادا ہوگیا اور جتنی تھیں سب کھجوریں باقی بچ

2404- راجع الحدیث:1298

2405- راجع الحدیث:2127

رہیں گویا انہیں ہاتھ ہی نہیں لگایا۔

2406 - وَغَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَاضِحٍ لَنَا، فَأَزْحَفَ الجَمَلُ، فَتَخَلَّفَ عَلَيَّ، فَوَكَزَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَلْفِهِ، قَالَ: بِعْنِيهِ وَلَكَ ظَهْرُهُ إِلَى المَدِينَةِ، فَلَمَّا دَنَوْنَا اسْتَأْذَنْتُ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ، قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَمَا تَزَوَّجْتَ: بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا"، قُلْتُ: ثَيِّبًا، أُصِيبَ عَبْدُ اللَّهِ، وَتَرَكَ جَوَارِيَ صِغَارًا، فَتَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا تُعَلِّمُهُنَّ وَتُؤَدِّبُهُنَّ، ثُمَّ قَالَ: ائْتِ أَهْلَكَ، فَقَدِمْتُ، فَأَخْبَرْتُ خَالِي بِبَيْعِ الجَمَلِ، فَلاَمَنِي، فَأَخْبَرْتُهُ بِإِعْيَاءِ الجَمَلِ، وَبِالَّذِي كَانَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَكْزِهِ إِيَّاهُ، فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَوْتُ إِلَيْهِ بِالْجَمَلِ، فَأَعْطَانِي ثَمَنَ الجَمَلِ وَالجَمَلَ، وَسَهْمِي مَعَ القَوْمِ

اور میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ پانی بھرنے والے اُونٹ پر سوار ہو کر ایک غزوہ میں شریک ہوا۔ اُونٹ تھک گیا اور میں پیچھے رہ گیا۔ پس نبی کریم ﷺ نے اُسے پیچھے سے چھڑی ماری۔ فرمایا کہ اسے میرے ہاتھوں فروخت کر دو اور مدینہ منورہ تک اس پر سوار رہنا۔ جب قریب پہنچ گئے تو میں نے اجازت مانگی اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! میری ابھی شادی ہوئی ہے۔ فرمایا کنواری سے یا بیوہ سے؟ عرض کی کہ میرے والدِ ماجد حضرت عبداللہ شہید ہو گئے اور چھوٹی بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ میں نے بیوہ سے شادی کی تاکہ وہ انہیں علم و ادب سکھائے۔ پھر فرمایا کہ اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ۔ میں نے اپنے ماموں جان کو اونٹ بیچنے کے بارے بتایا تو انہوں نے مجھے ملامت کی۔ میں نے انہیں اُونٹ کے تھک جانے کے بارے میں بتایا اور جو نبی کریم ﷺ نے کیا تھا اونٹ اُسے چھڑی ماری تھی۔ جب نبی کریم مدینہ منورہ پہنچ گئے تو دوسری صبح کو میں اُونٹ لے کر حاضر خدمت ہوا۔ آپ نے مجھے اونٹ کی قیمت اور اونٹ بھی عطا کر دیا اور دیگر مسلمانوں کے ساتھ مجھے حصّہ دیا۔

19 - بَابُ مَا يُنْهَى عَنْ إِضَاعَةِ المَالِ

مال ضائع کرنے کی ممانعت

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {وَاللَّهُ لاَ يُحِبُّ الفَسَادَ} (البقرة: 205) وَ {لاَ يُصْلِحُ عَمَلَ المُفْسِدِينَ} (يونس: 81) وَقَالَ فِي قَوْلِهِ: {أَصَلَوَاتُكَ تَأْمُرُكَ أَنْ نَتْرُكَ مَا يَعْبُدُ آبَاؤُنَا أَوْ أَنْ نَفْعَلَ فِي أَمْوَالِنَا مَا نَشَاءُ} وَقَالَ: {وَلاَ تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمْ} (النساء: 5) وَالحَجْرِ فِي ذَلِكَ، وَمَا يُنْهَى عَنِ الخِدَاعِ

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور اللہ فساد سے راضی نہیں (پارہ ۲، بقرۃ: ۲۰۵) ترجمہ کنز الایمان: اب اللہ اسے باطل کر دے گا اللہ مفسدوں کا کام نہیں بناتا (پارہ ۱۱، یونس: ۸۱) اور فرمایا ترجمہ کنز الایمان: کیا تمہاری نماز تمہیں یہ حکم دیتی ہے کہ ہم اپنے باپ دادا کے خداؤں کو چھوڑ دیں یا اپنے مال میں جو

2406- راجع الحدیث: 2127,443

چاہیں نہ کریں (پارہ ۱۲، ھود : ۸۷) اور فرمایا ترجمہ کنز الایمان: اور بے عقلوں کو ان کے مال نہ دو (پارہ ۴، النسآء :۵) اور اس سلسلے میں دھوکا دینے کی ممانعت۔

2407 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي أُخْدَعُ فِي البُيُوعِ، فَقَالَ: "إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لاَ خِلاَبَةَ" فَكَانَ الرَّجُلُ يَقُولُهُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کی: مجھے تجارت میں دھوکا دیا جاتا ہے آپ نے فرمایا کہ جب تجارت کرو تو کہہ دیا کرو کہ دھوکا نہ دینا۔ وہ آدمی یہی کہہ دیا کرتا۔

2408 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَى المُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، عَنِ المُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ: عُقُوقَ الأُمَّهَاتِ، وَوَأْدَ البَنَاتِ، وَمَنَعَ وَهَاتِ، وَكَرِهَ لَكُمْ قِيلَ وَقَالَ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ، وَإِضَاعَةَ المَالِ"

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حرام فرمایا ہے تمہارے اوپر ماؤں کی نافرمانی بیٹیوں کو زندہ درگور کرنا اور استعمال کی چیزیں نہ دینا اور ناپسند فرمایا ہے تمہارے لیے اگر مگر زیادہ سوال اور مال کو تلف کرنا۔

20- بَابٌ: العَبْدُ رَاعٍ فِي مَالِ سَيِّدِهِ، وَلاَ يَعْمَلُ إِلَّا بِإِذْنِهِ

غلام اپنے آقا کے مال کا نگران ہے اور تصرف نہ کرے مگر اُس کی اجازت سے

2409- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ: سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: كُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، فَالإِمَامُ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا: تم میں سے ہر ایک حاکم ہے اور اپنے ماتحتوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔ امام حاکم ہے اور اس سے اپنے ماتحتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا شوہر اپنے گھر والوں کا حاکم ہے اس سے اس

2407- راجع الحدیث:2117، صحیح مسلم:3839

2408- راجع الحدیث:1477,844

2409- راجع الحدیث:893

عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ فِي أَهْلِهِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالْمَرْأَةُ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا رَاعِيَةٌ وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا، وَالْخَادِمُ فِي مَالِ سَيِّدِهِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ . قَالَ: فَسَمِعْتُ هَؤُلَاءِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَحْسِبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَالرَّجُلُ فِي مَالِ أَبِيهِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ

بارے میں پوچھا جائیگا اور عورت اپنے خاوند کے گھر میں حاکم ہے اور اس سے اپنے ماتحتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ نوکر اپنے آقا کے مال میں حاکم ہے اور وہ ماتحتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ اُن کا بیان ہے کہ یہ باتیں تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سُنیں اور میرے خیال میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آدمی اپنے باپ کے مال میں حاکم ہے اور اپنے ماتحتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا پس ہر ایک حاکم ہے اور ہر ایک سے اُس کے ماتحتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

☆☆☆☆☆

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

44- كِتَابُ الْخُصُومَاتِ

جھگڑوں کا بیان

1- بَابُ مَا يُذْكَرُ فِي الْإِشْخَاصِ وَالْخُصُومَةِ بَيْنَ الْمُسْلِمِ وَالْيَهُودِ

مقروض کو گرفتار کر کے لے جانے کا بیان اور مسلمانوں اور یہودیوں کے درمیان دشمنی

2410 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ: أَخْبَرَنِي قَالَ: سَمِعْتُ النَّزَّالَ بْنَ سَبْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَجُلًا قَرَأَ آيَةً، سَمِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَهَا، فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ، فَأَتَيْتُ بِهِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: كِلَاكُمَا مُحْسِنٌ، قَالَ شُعْبَةُ: أَظُنُّهُ قَالَ: لَا تَخْتَلِفُوا، فَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ اخْتَلَفُوا فَهَلَكُوا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے کوئی آیت تلاوت کی جب کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے اُس کے خلاف سُنی تھی۔ پس میں نے اُس کا ہاتھ پکڑا اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے آیا۔ آپ نے فرمایا کہ تم دونوں خوب ہو۔ شعبہ کا بیان ہے کہ میرے خیال میں آپ نے فرمایا کہ اختلاف نہ کرو تم سے پہلے اختلاف کے سبب ہلاک ہو گئے تھے۔

2411 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلَانِ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَرَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ، قَالَ الْمُسْلِمُ: وَالَّذِي اصْطَفَى مُحَمَّدًا عَلَى الْعَالَمِينَ، فَقَالَ الْيَهُودِيُّ: وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْعَالَمِينَ، فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهُ عِنْدَ ذَلِكَ، فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُودِيِّ، فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ مِنْ أَمْرِهِ وَأَمْرِ الْمُسْلِمِ، فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمَ، فَسَأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ، فَأَخْبَرَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُخَيِّرُونِي عَلَى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ دو آدمیوں میں تو تکار ہوئی جن میں سے ایک مسلمان اور دوسرا یہودی تھا۔ مسلمان نے کہا کہ اُس ذات کی قسم، جس نے حضرت محمد کو تمام اہل جہان سے ممتاز کیا۔ یہودی نے کہا کہ اُس ذات کی قسم جس نے حضرت موسیٰ کو تمام اہل جہان سے ممتاز کیا۔ اس پر مسلمان نے ہاتھ اُٹھایا اور یہودی کے منہ پر طمانچہ مارا۔ پس یہودی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور جو واقعہ اُس کے اور مسلمان کے درمیان ہوا تھا وہ عرض کیا۔ پس نبی کریم ﷺ نے مسلمان کو بلایا اور اُس سے یہ بات دریافت فرمائی۔ اُس نے عرض کر دی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مجھے حضرت موسیٰ پر ترجیح نہ دو کیونکہ بروز

2411- انظر الحدیث: 3408، 3414، 3476، 4813، 5063، 6517، 6518، 7428، 7477، صحیح مسلم: 6103، سنن ابو داؤد: 4671

مُوسَى، فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَأَصْعَقُ مَعَهُمْ، فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ، فَإِذَا مُوسَى بَاطِشٌ جَانِبَ الْعَرْشِ، فَلاَ أَدْرِي أَكَانَ فِيمَنْ صَعِقَ، فَأَفَاقَ قَبْلِي أَوْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللَّهُ

قیامت جب لوگ بے ہوش ہوں گے تو میں بھی اُن کے ساتھ بے ہوش ہو جاؤں گا۔ سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا تو حضرت موسیٰ عرش کا پایہ پکڑے ہوں گے۔ میں نہیں جانتا کہ وہ بے ہوش ہونے والوں میں مجھ سے پہلے ہوش میں آئے یا اُن میں تھے جنھیں اللہ تعالیٰ نے مستثنیٰ رکھا۔

2412- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ جَاءَ يَهُودِيٌّ، فَقَالَ: يَا أَبَا الْقَاسِمِ ضَرَبَ وَجْهِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِكَ، فَقَالَ: مَنْ؟ ". قَالَ: رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ، قَالَ: ادْعُوهُ . فَقَالَ: أَضَرَبْتَهُ؟ . قَالَ: سَمِعْتُهُ بِالسُّوقِ يَحْلِفُ: وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْبَشَرِ، قُلْتُ: أَيْ خَبِيثُ، عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخَذَتْنِي غَضْبَةٌ ضَرَبْتُ وَجْهَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ تُخَيِّرُوا بَيْنَ الأَنْبِيَاءِ، فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الأَرْضُ، فَإِذَا أَنَا بِمُوسَى آخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ، فَلاَ أَدْرِي أَكَانَ فِيمَنْ صَعِقَ، أَمْ حُوسِبَ بِصَعْقَةِ الأُولَى

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے کہ ایک یہودی نے حاضر خدمت ہو کر عرض کی: اے ابو القاسم! آپ کے ایک صحابی نے مجھے تھپڑ مارا ہے۔ فرمایا: کس نے؟ عرض کی کہ ایک انصاری نے۔ فرمایا کہ اُسے بلاؤ۔ فرمایا کہ تم نے اِسے مارا؟ عرض کی کہ میں نے اِسے بازار میں قسم کھاتے سنا کہ اُس ذات کی قسم جس نے حضرت موسیٰ کو نوعِ بشر میں ممتاز کیا۔ میں نے کہا اے خبیث! کیا محمد مصطفیٰ پر بھی؟ پس مجھے غصہ آیا اور میں نے اِس کے منہ پر تھپڑ مارا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: انبیاء کے درمیان امتیاز پیدا نہ کرو کیونکہ لوگ بروز قیامت بے ہوش ہوں گے۔ پس سب سے پہلے میرے لیے زمین شق ہوگی تو حضرت موسیٰ عرش کا پایہ پکڑے ہوئے ہوں گے۔ مجھے علم نہیں کہ وہ بے ہوش ہوئے یا ان کا (طور پر) پہلا بے ہوش ہونا ہی شمار ہوگا۔

2413- حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ يَهُودِيًّا رَضَّ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ کسی یہودی نے ایک لونڈی کا سر دو پتھروں کے درمیان

2412- انظر الحدیث: 7427,6917,6916,4638,3398 صحیح مسلم: 6106,6105 سنن ابو داؤد: 4668

2413- انظر الحدیث: 6885,6884,6879,6877,6876,5295,2746 صحیح مسلم: 4341 سنن ابو داؤد: 4527 سنن ترمذی: 4756 سنن ابن ماجہ: 2665

رَأْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ، قِيلَ مَنْ فَعَلَ هَذَا بِكِ، أَفُلَانٌ، أَفُلَانٌ؟ حَتَّى سُمِّيَ الْيَهُودِيُّ، فَأَوْمَأَتْ بِرَأْسِهَا، فَأُخِذَ الْيَهُودِيُّ فَاعْتَرَفَ، فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُضَّ رَأْسُهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ

کچل دیا۔ اُس سے کہا گیا کہ تیرے ساتھ یہ کس نے کیا؟ کیا فلاں نے یا فلاں نے! جب یہودی کا نام لیا گیا تو اُس نے سر سے اشارہ کیا۔ یہودی پکڑا گیا اور اُس نے اعتراف کرلیا تو نبی کریم ﷺ نے حکم فرمایا تو اُس کا سر دو پتھروں کے درمیان کچلا گیا۔

2- بَابُ مَنْ رَدَّ أَمْرَ السَّفِيهِ وَالضَّعِيفِ الْعَقْلِ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ حَجَرَ عَلَيْهِ الْإِمَامُ

جس نے پاگل اور کم عقل کے معاملے کو رد کیا ہوا گرچہ حاکم نے اُسے منع نہ کیا ہو

وَيُذْكَرُ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ عَلَى الْمُتَصَدِّقِ قَبْلَ النَّهْيِ، ثُمَّ نَهَاهُ وَقَالَ مَالِكٌ: إِذَا كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى رَجُلٍ مَالٌ، وَلَهُ عَبْدٌ لَا شَيْءَ لَهُ غَيْرُهُ فَأَعْتَقَهُ، لَمْ يَجُزْ عِتْقُهُ

جابر سے منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے زکوٰۃ وصول کرنے والے کو مال واپس دے دیا اور پھر اُسے منع کر دیا۔ امام مالک نے فرمایا کہ ایک شخص کا دوسرے پر قرض ہو اور مقروض ہو اور مقروض کے پاس ایک غلام کے سوا کچھ نہ ہو تو اُس کو بیچنا جائز نہیں ہے۔

3- باب وَمَنْ بَاعَ عَلَى الضَّعِيفِ وَنَحْوِهِ، فَدَفَعَ ثَمَنَهُ إِلَيْهِ، وَأَمَرَهُ بِالْإِصْلَاحِ وَالْقِيَامِ بِشَأْنِهِ، فَإِنْ أَفْسَدَ بَعْدُ مَنَعَهُ "لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ إِضَاعَةِ الْمَالِ وَقَالَ لِلَّذِي يُخْدَعُ فِي الْبَيْعِ: إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ وَلَمْ يَأْخُذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَهُ

جو کمزور وغیرہ کی کوئی چیز فروخت کر کے قیمت ادا کر دے اور اُسے سنبھالنے اور حفاظت کرنے کا حکم دے، اگر وہ منع کرنے کے بعد بھی خراب کردے جب کہ نبی کریم ﷺ نے مال کو تلف کرنے سے منع فرمایا ہے اور اُس شخص سے فرمایا جس کو تجارت میں دھوکا دیا جاتا تھا کہ کہہ دیا کرنا: دھوکا نہ دینا اور نبی کریم ﷺ نے اُس کا مال نہیں لیا

2414- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ،

عبداللہ بن دینار نے سُنا کہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ایک شخص کو تجارت میں دھوکا دے

2414- راجع الحدیث: 2117

قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَجُلٌ يُخْدَعُ فِي الْبَيْعِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لاَ خِلاَبَةَ فَكَانَ يَقُولُهُ

دیا جاتا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے اُس سے فرمایا: جب سودا کرو تو کہہ دیا کرنا کہ دھوکا نہ دینا چنانچہ وہ یہی کہہ دیا کرتا۔

2415- حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ: رَجُلًا أَعْتَقَ عَبْدًا لَهُ، لَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ، فَرَدَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَابْتَاعَهُ مِنْهُ نُعَيْمُ بْنُ النَّحَّامِ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے غلام آزاد کیا جس کے سوا اِس کے پاس مال نہ تھا۔ نبی کریم ﷺ نے اُسے واپس لوٹا لیا جس کو نعیم بن نحام نے خرید لیا۔

4- بَابُ كَلاَمِ الْخُصُومِ بَعْضِهِمْ فِي بَعْضٍ

فریقین کا ایک دوسرے کے بارے میں گفتگو کرنا

2416و2417 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ، وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ، لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ، لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ قَالَ: فَقَالَ الأَشْعَثُ: فِيَّ وَاللَّهِ كَانَ ذَلِكَ، كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ مِنَ اليَهُودِ أَرْضٌ فَجَحَدَنِي، فَقَدَّمْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَكَ بَيِّنَةٌ، قُلْتُ: لاَ، قَالَ: فَقَالَ لِلْيَهُودِيِّ: احْلِفْ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِذًا يَحْلِفَ وَيَذْهَبَ بِمَالِي، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: (إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا) (آل عمران: 77) إِلَى آخِرِ الآيَةِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: جو قسم کھائے اور اُس میں جھوٹا ہوتا کہ ایسا کر کے کسی مسلمان کا مال کھا جائے تو وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا اور وہ ناراض ہوگا حضرت اشعث کا بیان ہے کہ خدا کی قسم، یہ میرے بارے میں ہے کیونکہ میری اور ایک یہودی کی زمین تھی اُس نے میرے حق سے انکار کیا۔ میں اُسے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لے آیا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تمہارے پاس گواہ ہیں عرض کی نہیں۔ چنانچہ یہودی سے فرمایا کہ قسم کھاؤ؟ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! یہ تو قسم کھا کر میرا مال ہڑپ کر جائے گا۔ پس اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا: ترجمہ کنز الایمان: وہ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں (پارہ ۳، آل عمران: ۷۷)۔

2415- راجع الحدیث: 2141

2416,2417- راجع الحدیث: 2357,2358

2418 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّهُ تَقَاضَى ابْنَ أَبِي حَدْرَدٍ دَيْنًا كَانَ لَهُ عَلَيْهِ فِي الْمَسْجِدِ فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا حَتَّى سَمِعَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمَا حَتَّى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهِ، فَنَادَى: يَا كَعْبُ، قَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: ضَعْ مِنْ دَيْنِكَ هَذَا، فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ - أَيِ الشَّطْرَ - قَالَ: لَقَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: قُمْ فَاقْضِهِ

عبداللہ بن کعب بن مالک سے مروی ہے کہ حضرت کعب نے مسجد میں حضرت ابن ابوحدود سے اپنے قرض کا مطالبہ کیا جو اُن پر تھا تو دونوں کی آوازیں بلند ہوگئیں، حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ نے درِ دولت سے سُنا۔ آپ نکلنے لگے اور حجرے کا پردہ ہٹا کر آواز دی کہ اے کعب! عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں۔ فرمایا کہ اپنے قرض میں سے آدھا چھوڑ دو۔ یہ اشارے سے بتایا عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! میں نے یہی کر دیا۔ فرمایا کہ اُٹھو اور باقی قرض ادا کردو۔

2419 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ، أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ، يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَؤُهَا، وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأَنِيهَا، وَكِدْتُ أَنْ أَعْجَلَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَمْهَلْتُهُ حَتَّى انْصَرَفَ، ثُمَّ لَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ، فَجِئْتُ بِهِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَأْتَنِيهَا، فَقَالَ لِي: أَرْسِلْهُ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: اقْرَأْ، فَقَرَأَ، قَالَ: هَكَذَا أُنْزِلَتْ، ثُمَّ قَالَ لِي: اقْرَأْ، فَقَرَأْتُ، فَقَالَ: هَكَذَا أُنْزِلَتْ إِنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ، فَاقْرَءُوا مِنْهُ مَا تَيَسَّرَ

عبدالرحمٰن بن عبدالقاری سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ میں نے ہشام بن حکیم بن حزام سے سورۂ الفرقان اُس کے خلاف سُنی جیسے مجھے رسول اللہ ﷺ نے پڑھائی تھی۔ قریب تھا کہ میں اُن پر جھپٹ پڑتا لیکن میں نے انہیں مہلت دی۔ جب وہ نماز پڑھ چکے تو میں اُن کے گلے میں چادر ڈال کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے گیا اور عرض کی کہ میں نے انہیں اُس کے خلاف پڑھتے ہوئے سُنا جیسے آپ نے مجھے پڑھائی۔ فرمایا کہ انہیں چھوڑ دو۔ پھر فرمایا کہ پڑھو۔ انہوں نے پڑھی فرمایا کہ اِسی طرح نازل ہوئی ہے۔ پھر مجھ سے فرمایا کہ پڑھو۔ پھر میں نے پڑھی تو فرمایا کہ اِسی طرح نازل ہوئی ہے۔ بے شک قرآنِ مجید سات قراتوں میں نازل ہوا ہے لہٰذا اُسی طریقے پر پڑھو جو تمہارے لیے آسان ہو۔

2418- راجع الحدیث: 457

2419- انظر الحدیث: 7550,6936,5041,4992' صحیح مسلم: 1898,1897,1896' سنن ابو داؤد: 1475' سنن ترمذی: 2943' سنن نسائی: 937,936,935

5- بَابُ إِخْرَاجِ أَهْلِ الْمَعَاصِي وَالْخُصُومِ مِنَ الْبُيُوتِ بَعْدَ الْمَعْرِفَةِ

وَقَدْ أَخْرَجَ عُمَرُ أُخْتَ أَبِي بَكْرٍ حِينَ نَاحَتْ

2420 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِالصَّلاَةِ فَتُقَامَ، ثُمَّ أُخَالِفَ إِلَى مَنَازِلِ قَوْمٍ لاَ يَشْهَدُونَ الصَّلاَةَ، فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ

مجرموں اور جھگڑنے والوں کو گھروں سے نکال دینا

حضرت عمر نے حضرت ابوبکر کی بہن کو ماتم کرنے پر نکال دیا تھا۔

حُمید بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے قصد کیا کہ کسی کو نماز پڑھانے کے لیے کھڑا ہونے کا حکم دوں۔ پھر اُن لوگوں کے گھروں کی طرف جاؤں جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے اور انہیں اُن کے گھر جلا دوں۔

6- بَابُ دَعْوَى الْوَصِيِّ لِلْمَيِّتِ

2421 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ عَبْدَ بْنَ زَمْعَةَ، وَسَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ، اخْتَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ابْنِ أَمَةِ زَمْعَةَ، فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَوْصَانِي أَخِي إِذَا قَدِمْتُ أَنْ أَنْظُرَ ابْنَ أَمَةِ زَمْعَةَ، فَأَقْبِضَهُ، فَإِنَّهُ ابْنِي، وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: أَخِي وَابْنُ أَمَةِ أَبِي، وُلِدَ عَلَى فِرَاشِ أَبِي، فَرَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَبَهًا بَيِّنًا بِعُتْبَةَ، فَقَالَ: هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ، الوَلَدُ لِلْفِرَاشِ، وَاحْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ

میت کے وصی کا دعویٰ کرنا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت عبد بن زمعہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص کا زمعہ کی لونڈی کے بیٹے سے بارے میں تنازعہ ہوا۔ حضرت سعد نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میرے بھائی نے مجھے وصیت کی تھی کہ جب تم مکہ مکرمہ پہنچو اور زمعہ کی لونڈی کے بیٹے کو دیکھو تو اُسے اپنے قبضے میں لے لینا کیونکہ وہ میرا بیٹا ہے۔ حضرت عبد بن زمعہ نے عرض کی کہ میرا بھائی ہے، میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے اور میرے باپ کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اُس کی واضح مشابہت دیکھی تو فرمایا کہ اے عبد بن زمعہ! یہ تمہارا ہے کیونکہ بیٹا بستر والے کا ہے اور اے سودہ! اس سے پردہ کرنا۔

7- بَابُ التَّوَثُّقِ مِمَّنْ تُخْشَى مَعَرَّتُهُ

وَقَيَّدَ ابْنُ عَبَّاسٍ عِكْرِمَةَ عَلَى تَعْلِيمِ

جس سے نقصان کا اندیشہ ہو اُسے باندھ کر رکھنا

حضرت ابنِ عباس نے قرآن کی تعلیم اور سُنن و

2421- راجع الحدیث: 2053 صحیح مسلم: 3599 سنن ابوداؤد: 2273 سنن نسائی: 2487 سنن ابن ماجہ: 2004

الْقُرْآنِ وَالسُّنَنِ وَالْفَرَائِضِ

فرائض کے لیے عکرمہ کو مقید رکھنا۔

2422 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ، فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ بْنُ أُثَالٍ سَيِّدُ أَهْلِ الْيَمَامَةِ، فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ. قَالَ: عِنْدِي يَا مُحَمَّدُ خَيْرٌ. فَذَكَرَ الْحَدِيثَ، قَالَ: أَطْلِقُوا ثُمَامَةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ سوار نجد کی طرف روانہ فرمائے۔ وہ بنی حنیفہ کے ایک شخص کو پکڑ کر لائے، جس کو ثمامہ بن اثال کہا جاتا تھا اور جو یمامہ والوں کا سردار تھا۔ چنانچہ اُسے مسجد کے ایک ستون سے باندھ دیا۔ رسول اللہ اُس کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اے ثمامہ! تمہارے پاس کیا ہے؟ عرض کی کہ اے محمد! مال ہے۔ پھر باقی حدیث بیان کی۔ فرمایا کہ ثمامہ کو چھوڑ دو۔

8- بَابُ الرَّبْطِ وَالْحَبْسِ فِي الْحَرَمِ

حرم میں کسی کو باندھنا یا قید کرنا

وَاشْتَرَى نَافِعُ بْنُ عَبْدِ الْحَارِثِ دَارًا لِلسِّجْنِ بِمَكَّةَ مِنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ عَلَى أَنَّ عُمَرَ إِنْ رَضِيَ فَالْبَيْعُ بَيْعُهُ وَإِنْ لَمْ يَرْضَ عُمَرُ فَلِصَفْوَانَ أَرْبَعُ مِائَةِ دِينَارٍ وَسَجَنَ ابْنُ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ

نافع بن عبدالحارث نے مکّہ مکرمہ میں ایک گھر جیل خانہ بنانے کے لیے صفوان بن اُمیہ سے ایک گھر خریدا کہ اگر حضرت عمر راضی ہوئے تو سودا رہے گا اور حضرت عمر راضی نہ ہوئے تو چار سو دینار صفوان کے۔ حضرت ابنِ زبیر نے مکّہ معظمہ میں لوگوں کو قید کیا۔

2423 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ، سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: "بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ، فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ، يُقَالُ لَهُ: ثُمَامَةُ بْنُ أُثَالٍ، فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ"

سعید بن ابوسعید نے سُنا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا نبی کریم ﷺ نے کچھ سوار یمن کی جانب بھیجے۔ پس وہ بنی حنیفہ کے ایک شخص کو لے کر آئے جس کو ثمامہ بن اثال کہا جاتا تھا پس اُسے مسجد کے ایک ستون سے باندھ دیا گیا۔

9- بَابٌ فِي الْمُلَازَمَةِ

مقروض کا پیچھا کرتے رہنا

2424 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ،

یحییٰ بن بکیر، لیث، جعفر بن ربیعہ، عبدالرحمٰن بن

2422- راجع الحدیث:462

2423- راجع الحدیث:462

2424- راجع الحدیث:457

حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ - وَقَالَ غَيْرُهُ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ - قَالَ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ الأَنْصَارِيِّ، عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ كَانَ لَهُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَدْرَدٍ الأَسْلَمِيِّ دَيْنٌ، فَلَقِيَهُ، فَلَزِمَهُ فَتَكَلَّمَا حَتَّى ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا، فَمَرَّ بِهِمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا كَعْبُ وَأَشَارَ بِيَدِهِ، كَأَنَّهُ يَقُولُ: النِّصْفَ، فَأَخَذَ نِصْفَ مَا عَلَيْهِ وَتَرَكَ نِصْفًا

ہرمز، عبداللہ بن کعب بن مالک انصاری سے مروی ہے کہ حضرت کعب بن مالک کا حضرت عبداللہ بن ابوحدآد اسلمی پر قرض تھا۔ اُن سے ملاقات ہوئی تھی پیچھے لگ گئے، دونوں کی بات چیت ہوئی حتیٰ کہ آوازیں بلند ہوگئیں۔ نبی کریم ﷺ اُن کے پاس سے گزرے تو فرمایا: اے کعب! اور ہاتھ سے اشارے کیا گویا نصف کے لیے فرماتے ہیں۔ پس انہوں نے نصف قرضہ لے لیا اور نصف چھوڑ دیا۔

10- بَابُ التَّقَاضِي

قرض کا مطالبہ کرنا

2425 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ خَبَّابٍ، قَالَ: كُنْتُ قَيْنًا فِي الجَاهِلِيَّةِ، وَكَانَ لِي عَلَى العَاصِ بْنِ وَائِلٍ دَرَاهِمُ، فَأَتَيْتُهُ أَتَقَاضَاهُ، فَقَالَ: لاَ أَقْضِيكَ حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ، فَقُلْتُ: لاَ، وَاللَّهِ لاَ أَكْفُرُ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتَّى يُمِيتَكَ اللَّهُ ثُمَّ يَبْعَثَكَ، قَالَ: فَدَعْنِي حَتَّى أَمُوتَ، ثُمَّ أُبْعَثَ فَأُوتَى مَالًا وَوَلَدًا، ثُمَّ أَقْضِيَكَ فَنَزَلَتْ: (أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ: لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا) (مریم: 77) الآيَةَ

حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ زمانہ جاہلیت کے میں میں لوہار کا کام کیا کرتا تھا۔ میرے عاص بن وائل پر کچھ درہم تھے۔ میں اُس کے پاس مطالبہ کرنے گیا تو اُس نے کہا: نہیں دوں گا جب تک محمد کا انکار نہ کردو۔ میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ تجھے موت دے کر دوبارہ زندہ کردے میں تب بھی محمد مصطفیٰ ﷺ کا انکار نہیں کروں گا۔ کہا جانے دو حتیٰ کہ مجھے موت دے کر دوبارہ اُٹھایا جائے تو میں مال اور اولاد دیا جاؤں گا، اُس وقت تمہارا قرض ادا کردوں گا۔ اُس وقت یہ آیت نازل کی گئی: ترجمہ کنزالایمان: کیا تم نے اسے دیکھا جو ہماری آیتوں سے منکر ہوا اور کہتا ہے مجھے ضرور مال و اولاد ملیں گے (پارہ ۱۶، مریم: ۷۷)۔

☆☆☆☆☆

2425- راجع الحدیث: 2091

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

45- كِتَاب فِي اللُّقَطَةِ

گری پڑی چیز کا بیان

1- بَاب إِذَا أَخْبَرَهُ رَبُّ اللُّقَطَةِ بِالْعَلَامَةِ دَفَعَ إِلَيْهِ

جب مالک صحیح نشانیاں بتادے تو مال اُسے دے دیا جائے

2426- حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَلَمَةَ، سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ غَفَلَةَ، قَالَ: لَقِيتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ: أَخَذْتُ صُرَّةً مِائَةَ دِينَارٍ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: عَرِّفْهَا حَوْلًا، فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا، فَلَمْ أَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهَا، ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ: عَرِّفْهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا، فَلَمْ أَجِدْ، ثُمَّ أَتَيْتُهُ ثَلَاثًا، فَقَالَ: احْفَظْ وِعَاءَهَا وَعَدَدَهَا وَوِكَاءَهَا، فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا، وَإِلَّا فَاسْتَمْتِعْ بِهَا، فَاسْتَمْتَعْتُ، فَلَقِيتُهُ بَعْدُ بِمَكَّةَ، فَقَالَ: لَا أَدْرِي ثَلَاثَةَ أَحْوَالٍ، أَوْ حَوْلًا وَاحِدًا

محمد بن بشار نے سُوید بن غفلہ سے مروی کی ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے سَو دیناروں کی تھیلی لی اور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوگیا۔ فرمایا کہ ایک سال تشہیر کرو۔ میں نے سال بھر تشہیر کی لیکن اُسے پہچاننے والا نہ مِلا۔ اسی طرح تیسری بار جب حاضر ہوا تو فرمایا کہ اِن کے برتن، گنتی اور مہر کو یاد رکھنا۔ اگر اِن کا مالک آجائے تو ٹھیک ورنہ نفع اُٹھاؤ۔ میں نے نفع اُٹھایا۔ اِس کے بعد میں اُن سے مکہ مکرمہ میں ملا تو فرمایا: مجھے علم نہیں کہ تین کہ تین سال یا ایک سال۔

2- بَاب ضَالَّةِ الْإِبِلِ

گم شدہ اُونٹ

2427- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ رَبِيعَةَ، حَدَّثَنِي يَزِيدُ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلَهُ عَمَّا يَلْتَقِطُهُ، فَقَالَ: عَرِّفْهَا سَنَةً، ثُمَّ

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر آپ سے گری پڑی چیز کے بارے میں پوچھا۔ فرمایا کہ سال بھر اُس کی تشہیر کرو۔ پھر اُس کی تھیلی اور مہر کو یاد رکھو۔ اگر کوئی آکر نشانیاں بتائے تو ٹھیک ورنہ

2426- انظر الحدیث: 2437، صحیح مسلم: 4483,4482,4481، سنن ابو داؤد: 1703,1702، سنن ترمذی: 1374، سنن ابن ماجہ: 2506

2427- راجع الحدیث: 91، صحیح مسلم: 4474,4473، سنن ابو داؤد: 1708,1707,1705,1704، سنن ترمذی: 1372، سنن ابن ماجہ: 2504

احْفَظْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا، فَإِنْ جَاءَ أَحَدٌ يُخْبِرُكَ بِهَا، وَإِلَّا فَاسْتَنْفِقْهَا قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَضَالَّةُ الْغَنَمِ؟ قَالَ: لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ، قَالَ: ضَالَّةُ الإِبِلِ؟ فَتَمَعَّرَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَا لَكَ وَلَهَا، مَعَهَا حِذَاؤُهَا وَسِقَاؤُهَا تَرِدُ الْمَاءَ، وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ

اُسے خرچ کرلو۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ! گُم شدہ بکری؟ فرمایا کہ وہ تمہارے لیے ہے یا تمہارے بھائی کے لیے یا بھیڑیئے کے لیے۔ عرض کی کہ گُم شدہ اُونٹ؟ نبی کریم ﷺ کے چہرۂ انور کا رنگ متغیر ہو گیا اور فرمایا: تمہیں اُس سے کیا تعلق! اُس کا توشہ دان اور مشکیزہ اُس کے ساتھ ہے۔ پانی پیے گا اور درخت کھائے گا۔

3- بَابُ ضَالَّةِ الْغَنَمِ

گم شدہ بکری

2428- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ، أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُولُ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَةِ، فَزَعَمَ أَنَّهُ قَالَ: اعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا، ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً - يَقُولُ يَزِيدُ: "إِنْ لَمْ تُعْرَفْ اسْتَنْفَقَ بِهَا صَاحِبُهَا، وَكَانَتْ وَدِيعَةً عِنْدَهُ، قَالَ يَحْيَى: فَهَذَا الَّذِي لَا أَدْرِي أَفِي حَدِيثِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ، أَمْ شَيْءٌ مِنْ عِنْدِهِ؟ - ثُمَّ قَالَ: كَيْفَ تَرَى فِي ضَالَّةِ الْغَنَمِ؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ - قَالَ يَزِيدُ: وَهِيَ تُعَرَّفُ أَيْضًا - ثُمَّ قَالَ: كَيْفَ تَرَى فِي ضَالَّةِ الإِبِلِ؟ قَالَ: فَقَالَ: دَعْهَا فَإِنَّ مَعَهَا حِذَاءَهَا وَسِقَاءَهَا، تَرِدُ الْمَاءَ، وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتَّى يَجِدَهَا رَبُّهَا

حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ سے گری پڑی چیز کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا اُس کی تھیلی اور اُس کی مہر کو پہچان لو، پھر سال بھر اُس کی تشہیر کرو۔ یزید کہتے کہ اگر کوئی نہ پہچانے تو پانے والا خرچ کرلے اور وہ اُس کے پاس امانت ہوگی۔ یحییٰ کا بیان ہے کہ مجھے علم نہیں کہ یہ بات رسول اللہ ﷺ کی حدیث میں ہے یا کچھ اپنے پاس سے کہا ہے۔ پھر اس نے عرض کی کہ گم شدہ بکری کا کیا حکم ہے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ وہ تمہارے لیے یا تمہارے بھائی کے لیے یا بھیڑیئے کے لیے ہے۔ یزید نے کہا کہ اُس کی بھی تشہیر کرے۔ پھر عرض کی کہ گم شدہ اُونٹ کا کیا حکم ہے؟ فرمایا: اُسے چھوڑ و کیونکہ اُس کا توشہ دان اور مشکیزہ اُس کے ساتھ ہے۔ پانی کے پاس جائے گا اور درخت کھائے گا حتیٰ کہ اُس کا مالک اُسے پالے گا۔

4- بَابُ إِذَا لَمْ يُوجَدْ صَاحِبُ اللُّقَطَةِ بَعْدَ سَنَةٍ فَهِيَ لِمَنْ وَجَدَهَا

جب گرے ہوئے مال والا سال تک نہ ملے تو یہ پانے والے کا ہے

2428- راجع الحدیث: 91

2429 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلَهُ عَنِ اللُّقَطَةِ، فَقَالَ: اعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا، ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً، فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا فَشَأْنَكَ بِهَا . قَالَ: فَضَالَّةُ الْغَنَمِ؟ قَالَ: هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ . قَالَ: فَضَالَّةُ الْإِبِلِ؟ قَالَ: مَا لَكَ وَلَهَا، مَعَهَا سِقَاؤُهَا، وَحِذَاؤُهَا تَرِدُ الْمَاءَ، وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا

حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر آپ سے گری پڑی چیز کے بارے میں پوچھا۔ فرمایا کہ اُس کی تھیلی اور مہر کو پہچان لو، ھر اُس کی سال بھر تشہیر کرو۔ اگر اُس کا مالک آجائے تو ٹھیرا ورنہ تمہیں اختیار ہے۔ عرض کی کہ گم شدہ بکری؟ فرمایا کہ وہ تمہارے لیے یا تمہارے بھائی کے لیے یا بھیڑیئے کے لیے ہے۔ عرض کی کہ گم شدہ اُونٹ؟ فرمایا کہ تمہیں اُس سے کیا جب کہ اُس کا توشہ دان اور مشکیزہ اُس کے پاس ہے۔ پانی پر گزرے گا، درختوں کے پتے کھائے گا، حتیٰ کہ اُس کا مالک اُسے پالے گا۔

5- بَابُ إِذَا وَجَدَ خَشَبَةً فِي الْبَحْرِ أَوْ سَوْطًا أَوْ نَحْوَهُ

جب دریا میں لکڑی یا کوڑا یا اسکی مثل پایا جائے

2430 - وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ: فَخَرَجَ يَنْظُرُ لَعَلَّ مَرْكَبًا قَدْ جَاءَ بِمَالِهِ، فَإِذَا هُوَ بِالْخَشَبَةِ، فَأَخَذَهَا لِأَهْلِهِ حَطَبًا، فَلَمَّا نَشَرَهَا وَجَدَ الْمَالَ وَالصَّحِيفَةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا ذکر فرمایا۔ پھر باقی حدیث بیان کی۔ وہ باہر نکلا تاکہ دیکھے کہ کوئی جہاز اُس کا مال لے کر آیا ہو۔ اُس نے ایک لکڑی دیکھی تو گھر کے ایندھن کے لیے لے لی۔ جب اُسے پھاڑا تو اپنا مال اور رقعہ پایا۔

6- بَابُ إِذَا وَجَدَ تَمْرَةً فِي الطَّرِيقِ

جب کوئی راستے میں کھجور پائے

2431 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم راستے میں پڑی ہوئی کھجور کے پاس

2429- راجع الحديث: 2427,91

2430- راجع الحديث: 1498

2431- راجع الحديث: 2055

اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرَةٍ فِي الطَّرِيقِ، قَالَ: لَوْلاَ أَنِّي أَخَافُ أَنْ تَكُونَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَأَكَلْتُهَا

سے گزرے تو فرمایا: اگر مجھے خدشہ نہ ہوتا کہ مبادا یہ صدقے کی ہو تو میں اسے کھالیتا۔

2432- وَقَالَ يَحْيَى: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ، وَقَالَ زَائِدَةُ: عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ طَلْحَةَ، حَدَّثَنَا أَنَسٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنِّي لَأَنْقَلِبُ إِلَى أَهْلِي، فَأَجِدُ التَّمْرَةَ سَاقِطَةً عَلَى فِرَاشِي، فَأَرْفَعُهَا لِآكُلَهَا، ثُمَّ أَخْشَى أَنْ تَكُونَ صَدَقَةً، فَأُلْقِيهَا

یحییٰ، سفیان، منصور۔ زائد، منصور، طلحہ، حضرت انس۔ محمد بن مقاتل، عبداللہ، معمر، ہمام بن منبہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں اپنے گھر والوں کی طرف لوٹتا ہوں تو اپنے بستر پر کھجور پڑی ہوئی پاتا ہوں۔ پس اُسے کھانے کے لیے اُٹھالیتا ہوں۔ پھر اندیشہ کرتے ہوئے کہ مبادا صدقہ کی ہو ڈال دیتا ہوں۔

7- بَابٌ كَيْفَ تُعَرَّفُ لُقَطَةُ أَهْلِ مَكَّةَ

اہلِ مکّہ کی گری پڑی چیز کی کس طرح تشہیر کیا جائے؟

وَقَالَ طَاوُسٌ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لاَ يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهَا إِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا وَقَالَ خَالِدٌ: عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لاَ تُلْتَقَطُ لُقَطَتُهَا إِلَّا لِمُعَرِّفٍ

طاؤس نے حضرت ابن عباس سے مروی کی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اُس کی گری پڑی چیز اٹھائی نہ جائے مگر تشہیر کے لیے۔

2433- وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لاَ يُعْضَدُ عِضَاهُهَا، وَلاَ يُنَفَّرُ صَيْدُهَا، وَلاَ تَحِلُّ لُقَطَتُهَا، إِلَّا لِمُنْشِدٍ، وَلاَ يُخْتَلَى خَلاَهَا فَقَالَ عَبَّاسٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِلَّا الإِذْخِرَ، فَقَالَ: إِلَّا الإِذْخِرَ

حضرت ابنِ عباس سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اُس کی گری پڑی چیز نہ اُٹھائی جائے مگر تشہیر کرنے کے لیے۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اُس کا درخت نہ کاٹا جائے اور نہ اُس کا شکار بھڑکایا جائے اور نہ اُس کی گری پڑی چیز اُٹھائی جائے مگر اعلان کرنے کے لیے اور نہ اُس کی گھاس کاٹی جائے۔ حضرت

2433- راجع الحدیث: 1349 سنن نسائی: 2892

عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! اذخر کے سوا۔ فرمایا کہ اچھا اذخر کے سوا۔

2434- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَامَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الفِيلَ، وَسَلَّطَ عَلَيْهَا رَسُولَهُ وَالمُؤْمِنِينَ، فَإِنَّهَا لاَ تَحِلُّ لِأَحَدٍ كَانَ قَبْلِي، وَإِنَّهَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ، وَإِنَّهَا لاَ تَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِي، فَلاَ يُنَفَّرُ صَيْدُهَا، وَلاَ يُخْتَلَى شَوْكُهَا، وَلاَ تَحِلُّ سَاقِطَتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ، وَمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ، إِمَّا أَنْ يُفْدَى وَإِمَّا أَنْ يُقِيدَ، فَقَالَ العَبَّاسُ: إِلَّا الإِذْخِرَ، فَإِنَّا نَجْعَلُهُ لِقُبُورِنَا وَبُيُوتِنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِلَّا الإِذْخِرَ فَقَامَ أَبُو شَاهٍ - رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ اليَمَنِ - فَقَالَ: اكْتُبُوا لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اكْتُبُوا لِأَبِي شَاهٍ. قُلْتُ لِلْأَوْزَاعِيِّ: مَا قَوْلُهُ اكْتُبُوا لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: هَذِهِ الخُطْبَةَ الَّتِي سَمِعَهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو مکہ مکرمہ پر فتح دی تو آپ لوگوں میں کھڑے ہوئے اور فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے مکہ معظمہ سے ہاتھیوں کو روکا اور اپنے رسول کو اُس پر غالب کیا اور اہلِ ایمان کو۔ پس مجھ سے پہلے یہ کسی کے لیے حلال نہیں ہوا اور میرے لیے بھی دن کی ایک گھڑی کے لیے حلال ہوا اور میرے بعد کسی کے لیے بھی حلال نہیں ہوگا۔ پس اس کا شکار نہ بھڑکایا جائے اور نہ اِس کا کانٹا توڑا جائے اور نہ اِس کی گری پڑی چیز حلال ہے مگر تشہیر کرنے کے لیے جس کا کوئی آدمی قتل کر دیا جائے تو اُسے دو میں سے ایک کا اختیار ہے۔ فدیہ لے یا بدلہ۔ حضرت عباس نے عرض کی کہ اذخر کے سوا کیونکہ اِسے ہم اپنی قبروں اور گھروں میں استعمال کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اذخر کے سوا۔ اہلِ یمن سے ابوشاہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میرے لیے لکھوا دیجیے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اِسے ابوشاہ کے لیے لکھ دو۔ میں نے اوزاعی سے کہا کہ یا رسول اللہ میرے لیے لکھوا دیجیے کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا کہ وہ خطبہ جو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سُنا تھا۔

8- بَابُ لاَ تُحْتَلَبُ مَاشِيَةُ أَحَدٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِ

کسی کا مویشی بغیر اجازت کے نہ دوہا جائے

2434- راجع الحدیث: 112' صحیح مسلم: 3292' سنن ابوداؤد: 3650,3649,2017' سنن ترمذی: 2667,1405' سنن نسائی: 4801,4800,4799' سنن ابن ماجہ: 2624

2435 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لاَ يَحْلُبَنَّ أَحَدٌ مَاشِيَةَ امْرِءٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِ، أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ تُؤْتَى مَشْرُبَتُهُ، فَتُكْسَرَ خِزَانَتُهُ، فَيُنْتَقَلَ طَعَامُهُ فَإِنَّمَا تَخْزُنُ لَهُمْ ضُرُوعُ مَوَاشِيهِمْ أَطْعِمَاتِهِمْ، فَلاَ يَحْلُبَنَّ أَحَدٌ مَاشِيَةَ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِهِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی کسی کے مویشی کو اُس کی اجازت کے بغیر نہ دُوہے۔ کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ کوئی تمہارے گودام میں آکر کوٹھے کو توڑ ڈالے اور اناج لے جائے۔ مویشیوں کے تھن اناج کے خزانے ہیں۔ لہٰذا کسی کے مویشی کو اُس کی اجازت کے بغیر نہ دوہا جائے۔

9- بَابُ إِذَا جَاءَ صَاحِبُ اللُّقَطَةِ بَعْدَ سَنَةٍ رَدَّهَا عَلَيْهِ، لِأَنَّهَا وَدِيعَةٌ عِنْدَهُ

جب سال کے بعد گرے پڑے مال کا مالک آئے تو اُسے واپس لوٹائے کیونکہ یہ اُس کے پاس امانت ہے

2436 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى المُنْبَعِثِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الجُهَنِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَةِ، قَالَ: عَرِّفْهَا سَنَةً، ثُمَّ اعْرِفْ وِكَاءَهَا وَعِفَاصَهَا، ثُمَّ اسْتَنْفِقْ بِهَا، فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، فَضَالَّةُ الغَنَمِ؟ قَالَ: خُذْهَا، فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، فَضَالَّةُ الإِبِلِ؟ قَالَ: فَغَضِبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ - أَوِ احْمَرَّ وَجْهُهُ - ثُمَّ قَالَ: مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا حِذَاؤُهَا، وَسِقَاؤُهَا، حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے گری پڑی چیز کے بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ سال بھر تک اُس کی تشہیر کرو اور اُس کی تھیلی اور مہر کو پہچان لو۔ پھر اُسے خرچ کرلو۔ اگر اُس کا مالک آجائے تو اُسے ادا کردو۔ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! گم شدہ بکری؟ فرمایا کہ اُسے پکڑلو کیونکہ وہ تمہارے لیے یا تمہارے بھائی کے لیے یا بھیڑیئے کے لیے ہے۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ! گم شدہ اُونٹ؟ پس رسول اللہ ﷺ خفگی فرمائی حتیٰ کہ رخسار مبارک سرخ ہوگئے یا چہرۂ انور سرخ ہوگیا اور فرمایا: تمہیں اُس سے کیا؟ اُس کا توشہ دان اور مشکیزہ اُس کے ساتھ ہے، حتیٰ کہ اُس کا مالک اُسے پالے گا۔

2435- سنن ابو داؤد: 2623' سنن ابن ماجہ: 4486

2436- راجع الحدیث: 2427,91

10-بَابٌ: هَلْ يَأْخُذُ اللُّقَطَةَ وَلَا يَدَعُهَا تَضِيعُ حَتَّى لَا يَأْخُذَهَا مَنْ لَا يَسْتَحِقُّ

کیا گری پڑی چیز اِس لئے اُٹھائی جائے کہ تلف نہ ہو اور کسی نا اہل کے ہاتھ نہ آ جائے

2437 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ غَفَلَةَ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ سَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ وَزَيْدِ بْنِ صُوحَانَ فِي غَزَاةٍ، فَوَجَدْتُ سَوْطًا، فَقَالَا لِي: أَلْقِهِ، قُلْتُ: لَا، وَلَكِنْ إِنْ وَجَدْتُ صَاحِبَهُ، وَإِلَّا اسْتَمْتَعْتُ بِهِ، فَلَمَّا رَجَعْنَا حَجَجْنَا، فَمَرَرْتُ بِالْمَدِينَةِ، فَسَأَلْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ: وَجَدْتُ صُرَّةً عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا مِائَةُ دِينَارٍ، فَأَتَيْتُ بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: عَرِّفْهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا، ثُمَّ أَتَيْتُ، فَقَالَ: عَرِّفْهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا، ثُمَّ أَتَيْتُهُ، فَقَالَ: عَرِّفْهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا، ثُمَّ أَتَيْتُهُ الرَّابِعَةَ: فَقَالَ: اعْرِفْ عِدَّتَهَا، وَوِكَاءَهَا وَوِعَاءَهَا، فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا، وَإِلَّا اسْتَمْتِعْ بِهَا

سُوید بن غفلہ سے مروی ہے کہ میں ایک غزوہ میں سلمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان کے ساتھ تھا تو مجھے ایک کوڑا ملا۔ مجھ سے کہا کہ اسے ڈال دو۔ میں نے کہا نہیں بلکہ اس کے مالک کو تلاش کروں گا ورنہ خود نفع حاصل کروں گا۔ لوٹتے وقت ہم نے حج کیا اور میں مدینہ منورہ سے گزرا تو میں نے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا فرمایا: مجھے نبی کریم ﷺ کے زمانہ مبارک میں ایک تھیلی ملی جس میں دینار تھے۔ میں انہیں لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: سال بھر تشہیر کرو۔ میں نے سال بھر تشہیر کی۔ تیسری بار حاضر ہوا تو فرمایا کہ سال پھر تشہیر کرو۔ چنانچہ سال پھر تشہیر کی پھر چوتھی مرتبہ حاضر ہوا تو فرمایا کہ تعداد گن لو اور ان کا برتن اور مہر بھی پہچان لو۔ اگر اِن کا مالک آ جائے تو ٹھیک ورنہ فائدہ حاصل کرو۔

2437م - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سَلَمَةَ، بِهَذَا قَالَ: فَلَقِيتُهُ بَعْدُ بِمَكَّةَ، فَقَالَ: لَا أَدْرِي أَثَلَاثَةَ أَحْوَالٍ أَوْ حَوْلًا وَاحِدًا

شعبہ نے اسے سلمہ سے مروی کرتے ہوئے کہا کہ اس کے بعد وہ مجھے مکہ مکرمہ میں ملا۔ چنانچہ فرمایا مجھے علم نہیں کہ تین سال یا صرف ایک سال۔

11-بَابُ مَنْ عَرَّفَ اللُّقَطَةَ وَلَمْ يَدْفَعْهَا إِلَى السُّلْطَانِ

جس نے گری پڑی چیز کی خوب تشہیر کی اور وہ حاکم کے سپرد نہ کی

2437م- راجع الحدیث: 2426

2438 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ رَبِيعَةَ، عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ أَعْرَابِيًّا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَةِ، قَالَ: عَرِّفْهَا سَنَةً، فَإِنْ جَاءَ أَحَدٌ يُخْبِرُكَ بِعِفَاصِهَا، وَوِكَائِهَا، وَإِلَّا فَاسْتَنْفِقْ بِهَا . وَسَأَلَهُ عَنْ ضَالَّةِ الإِبِلِ؟ فَتَمَعَّرَ وَجْهُهُ، وَقَالَ: مَا لَكَ وَلَهَا، مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا تَرِدُ المَاءَ، وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ، دَعْهَا حَتَّى يَجِدَهَا رَبُّهَا وَسَأَلَهُ عَنْ ضَالَّةِ الغَنَمِ؟ فَقَالَ: هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ

حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی نے نبی کریم ﷺ سے گری پڑی چیز کے بارے میں پوچھا فرمایا کہ سال بھر اُس کی تشہیر کرو۔ اگر کوئی آ کر اُس کے برتن اور مہر کی پہچان بتائے تو ٹھیک ورنہ اُسے خرچ کرلو۔ گم شدہ اُونٹ کے بارے میں پوچھا تو چہرہ انور کا رنگ بدل گیا اور فرمایا: تمہیں اُس سے کیا؟ اُس کا توشہ دان اور مشکیزہ اُس کے پاس ہے۔ پانی پر جائے گا اور درختوں کے پتے کھائے گا۔ چھوڑے رکھو حتیٰ کہ اس کا مالک اُسے پالے۔ گم شدہ بکری کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: وہ تمہارے لیے یا تمہارے بھائی کے لیے یا بھیڑیئے کے لیے ہے۔

12- باب

چرواہے سے دودھ مانگنا

2439 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا النَّضْرُ، أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي البَرَاءُ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، ح وحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ البَرَاءِ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: انْطَلَقْتُ فَإِذَا أَنَا بِرَاعِي غَنَمٍ يَسُوقُ غَنَمَهُ، فَقُلْتُ: لِمَنْ أَنْتَ؟، قَالَ: لِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَسَمَّاهُ، فَعَرَفْتُهُ، فَقُلْتُ: هَلْ فِي غَنَمِكَ مِنْ لَبَنٍ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، فَقُلْتُ: هَلْ أَنْتَ حَالِبٌ لِي؟ قَالَ: نَعَمْ، فَأَمَرْتُهُ، فَاعْتَقَلَ شَاةً مِنْ غَنَمِهِ، ثُمَّ أَمَرْتُهُ أَنْ يَنْفُضَ ضَرْعَهَا مِنَ الغُبَارِ، ثُمَّ أَمَرْتُهُ أَنْ يَنْفُضَ كَفَّيْهِ، فَقَالَ: هَكَذَا ضَرَبَ إِحْدَى كَفَّيْهِ بِالأُخْرَى، فَحَلَبَ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ، وَقَدْ جَعَلْتُ

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دو سندوں کے ساتھ مروی ہے۔ میں چلا حتیٰ کہ ایک چرواہا اپنی بکریوں کو ہانک رہا تھا۔ میں نے کہا کہ تم کون ہو؟ اُس نے قریش کے ایک شخص کا نام لیا جس کو میں جانتا تھا کہ اس کا۔ میں نے کہا: کیا تمہاری کوئی بکری دودھ دیتی ہے؟ کہا ہاں۔ میں نے کہا: کیا تم ہمارے لیے دودھ نکال دو گے! کہا، ہاں میں نے اُسے تھنوں کو دھونے اور ہاتھوں کو غبار سے صاف کرنے کا حکم دیا اُس نے ایک ہاتھ دوسرے پر مارا اور ایک پیالہ دودھ نکالا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کے لیے ایک چھاگل رکھی ہوئی تھی جس کا منہ باندھ رکھا تھا۔ میں نے دودھ پر پانی ڈالا۔ حتیٰ کہ نیچے تک ٹھنڈا ہوگیا۔ میں لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمتمیں حاضر ہوگیا اور عرض کی: یارسول اللہ! نوش فرمائیے۔ آپ نے

2438- راجع الحدیث: 2427,91

2439- انظر الحدیث: 5607,3917,3908,3652,3615، صحیح مسلم: 7438,5207,5206

لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِدَاوَةٌ عَلَى فَمِهَا خِرْقَةٌ، فَصَبَبْتُ عَلَى اللَّبَنِ حَتَّى بَرَدَ أَسْفَلُهُ، فَانْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: اشْرَبْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيتُ

نوش فرمایا کہ میں خوش ہو گیا۔

☆☆☆☆☆

بسم الله الرحمن الرحيم

46- كِتَابُ الْمَظَالِمِ وَالْغَصْبِ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَلَا تَحْسَبَنَّ اللَّهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ إِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيهِ الْأَبْصَارُ مُهْطِعِينَ مُقْنِعِي رُءُوسِهِمْ) (ابراهيم: 43) رَافِعِي، الْمُقْنِعُ وَالْمُقْمِحُ وَاحِدٌ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: (مُهْطِعِينَ) (ابراهيم: 43) مُدِيمِي النَّظَرِ. وَيُقَالُ مُسْرِعِينَ. (لَا يَرْتَدُّ إِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ وَأَفْئِدَتُهُمْ هَوَاءٌ) (ابراهيم: 43) يَعْنِي جُوفًا لَا عُقُولَ لَهُمْ (وَأَنْذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَأْتِيهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُولُ الَّذِينَ ظَلَمُوا: رَبَّنَا أَخِّرْنَا إِلَى أَجَلٍ قَرِيبٍ نُجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ أَوَلَمْ تَكُونُوا أَقْسَمْتُمْ مِنْ قَبْلُ مَا لَكُمْ مِنْ زَوَالٍ، وَسَكَنْتُمْ فِي مَسَاكِنِ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ، وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْأَمْثَالَ، وَقَدْ مَكَرُوا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللَّهِ مَكْرُهُمْ، وَإِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُولَ مِنْهُ الْجِبَالُ) (ابراهيم: 45) (فَلَا تَحْسَبَنَّ اللَّهَ مُخْلِفَ وَعْدِهِ رُسُلَهُ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ ذُو انْتِقَامٍ)

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ظلم اور لوٹ مار کا بیان

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: اور اللہ کو اُس سے غافل نہ سمجھنا جو ظالم کرتے ہیں۔ بے شک وہ انہیں اُس روز کے لیے مہلت دے رہا ہے جس روز آنکھیں پتھرا جائیں گی۔ سروں کو جھکائے ہوئے دوڑ رہے ہوں گے اَلْمُقْنِعُ اور اَلْقُمْحُ ایک ہیں۔

مجاہد کا قول ہے کہ مُهْطِعِينَ سے ٹکٹکی باندھنا مراد ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ تیز دوڑنے والے۔ وہ آنکھیں نہیں جھپکیں گے۔ هَوَآءٌ وہ جوف جو عقل سے خالی ہوں۔ اور لوگوں کو اُس دن سے ڈراؤ جس روز اُن کے پاس عذاب آئے گا تو ظالم کہیں گے اے ہمارے رب! ہمیں تھوڑی سی دیر کی مہلت دے۔ ہم تیری دعوت کو قبول کریں گے اور رسول کی پیروی کریں گے۔ کیا اس سے پہلے تم نے قسم کھائی تھی کہ تمہیں زوال نہیں ہوگا اور تم اُن کے گھروں میں رہے جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا اور تم پر واضح ہو گیا جو ہم نے اُن کے ساتھ کیسا کیا اور تمہارے لیے مثالیں بیان کیں اور انہوں نے اپنے مکر کیے جب کہ سب تدبیریں اللہ کے پاس ہیں اور اگرچہ اُن کے فریبوں سے پہاڑ ٹل جائیں اور یہ گمان نہ کرنا کہ اللہ اُس کے خلاف کرنے والا ہے جو اُس نے اپنے رسولوں سے وعدے کیے۔ بے شک اللہ غالب اور انتقام لینے والا ہے۔

1- باب قصاص المظالم

مظالم کا بدلہ

2440 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " إِذَا خَلَصَ الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّارِ حُبِسُوا بِقَنْطَرَةٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، فَيَتَقَاصُّونَ مَظَالِمَ كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا حَتَّى إِذَا نُقُّوا وَهُذِّبُوا، أُذِنَ لَهُمْ بِدُخُولِ الْجَنَّةِ، فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَأَحَدُهُمْ بِمَسْكَنِهِ فِي الْجَنَّةِ أَدَلُّ بِمَنْزِلِهِ كَانَ فِي الدُّنْيَا، وَقَالَ يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ قَتَادَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو الْمُتَوَكِّلِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بعض مومن دوزخ سے چھٹکارا پائیں گے تو جنت اور دوزخ کے درمیان ایک پُل پر روک لیے جائیں گے اور دنیا میں جو ایک دوسرے پر ظلم وستم کیے ہوں گے اُن کا بدلہ لیا جائے گا جب کہ وہ پاک ہو گئے ہوں گے اور جنت میں داخل ہونے کی اجازت مل گئی ہوگی۔ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے، جنت میں ہر ایک کا گھر اُس کے دنیا والے گھر سے بہتر ہوگا۔ یونس بن محمد، شیبان، قتادہ نے اسے ابوالمتوکل سے مروی کیا۔

2- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ) (هود:18)

ارشادِ خداوندی ہے کہ ترجمہ کنز الایمان: "ارے ظالموں پر خدا کی لعنت"

2441 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، قَالَ: أَخْبَرَنِي قَتَادَةُ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ الْمَازِنِيِّ، قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا أَمْشِي، مَعَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا آخِذٌ بِيَدِهِ، إِذْ عَرَضَ رَجُلٌ، فَقَالَ: كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي النَّجْوَى؟ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " إِنَّ اللَّهَ يُدْنِي الْمُؤْمِنَ، فَيَضَعُ عَلَيْهِ كَنَفَهُ وَيَسْتُرُهُ، فَيَقُولُ: أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا، أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ أَيْ رَبِّ، حَتَّى إِذَا قَرَّرَهُ بِذُنُوبِهِ، وَرَأَى فِي نَفْسِهِ أَنَّهُ هَلَكَ، قَالَ: سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا، وَأَنَا أَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ، فَيُعْطَى كِتَابَ حَسَنَاتِهِ، وَأَمَّا الْكَافِرُ وَالْمُنَافِقُونَ،

صفوان بن محرز مازنی سے مروی ہے کہ میں حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ اُن کا ہاتھ تھامے چل رہا تھا تو ایک شخص نے اُن کی بارگاہ میں عرض کی۔ آپ نے سرگوشی کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے کیا سنا ہے؟ فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ اللہ تعالیٰ مومن کو قریب کرے گا اور پردہ ڈال کر چھپائے گا۔ فرمائے گا: کیا تو نے فلاں گناہ کیا؟ عرض کرے گا: ہاں حتیٰ کہ سارے گناہوں کا اعتراف کرے گا اور سوچے گا کہ ہلاک ہو گیا۔ فرمائے گا کہ میں نے دنیا میں تیری پردہ پوشی کی اور آج تجھے بخش دیا اور اُسے نیکیوں کی کتاب دے دی جائے گی لیکن جو کافر اور منافق ہیں اُن کے بارے میں گواہ کہیں گے: ترجمہ کنز

2440- انظر الحديث: 6535

2441- انظر الحديث: 7514,6070,4685' صحيح مسلم: 6946' سنن ابن ماجه: 183

فَيَقُولُ الْاَشْهَادُ: (هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ) (هود: 18)"

الایمان: یہ ہیں جنھوں نے اپنے رب پر جھوٹ بولا تھا ارے ظالموں پر خدا کی لعنت (پارہ ۱۲، ہود: ۱۸)۔

3- بَابٌ: لَا يَظْلِمُ الْمُسْلِمُ الْمُسْلِمَ وَلَا يُسْلِمُهُ

کوئی مسلمان نہ کسی پر ظلم کرے اور نہ اُسے ظالم کے حوالے کرے

2442- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ سَالِمًا اَخْبَرَهُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَخْبَرَهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ، وَمَنْ كَانَ فِيْ حَاجَةِ اَخِيْهِ كَانَ اللّٰهُ فِيْ حَاجَتِهِ، وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً، فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ اُس پر ظلم کرے اور نہ اُسے ظالم کے سپرد کرے۔ جو اپنے بھائی کی حاجت روائی میں لگا رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کی حاجت روائی میں رہتا ہے۔ جو کسی مسلمان سے مصیبت کو دُور کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے مصیبتوں میں سے اُس کی ایک مصیبت دُور کرے گا اور جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اُس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔

4- بَابٌ: اَعِنْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا

اپنے مسلمان بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم

2443- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَنَسٍ، وَحُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ، سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا

عُبید اللہ بن ابوبکر بن انس اور حمید الطویل نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے مسلمان بھائی کی مدد کرو خواہ ظالم ہو یا مظلوم۔

2444- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے مسلمان بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ لوگ عرض کی کہ ہم مظلوم کی

2442- صحیح مسلم: 6521، سنن ابو داؤد: 4893، سنن ترمذی: 2426

2443- انظر الحدیث: 2444، 6952

2444- راجع الحدیث: 2443

مَظْلُومًا قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَذَا نَنْصُرُهُ مَظْلُومًا، فَكَيْفَ نَنْصُرُهُ ظَالِمًا؟ قَالَ: تَأْخُذُ فَوْقَ يَدَيْهِ

مدد کس طرح لیکن ظالم کی مدد کیسے کریں فرمایا کہ اس کے ہاتھ پکڑ لو۔

5- بَابُ نَصْرِ الْمَظْلُومِ

مظلوم کی مدد

2445 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ سُوَيْدٍ، سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: " أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ، وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ فَذَكَرَ: عِيَادَةَ الْمَرِيضِ، وَاتِّبَاعَ الْجَنَائِزِ، وَتَشْمِيتَ الْعَاطِسِ، وَرَدَّ السَّلاَمِ، وَنَصْرَ الْمَظْلُومِ، وَإِجَابَةَ الدَّاعِي، وَإِبْرَارَ الْمُقْسِمِ "

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا اور سات باتوں سے منع فرمایا: پس انہوں نے مریض کی عیادت کرنے، جنازے کے پیچھے جانے، چھینکنے والے کو جواب دینے، سلام کا جواب دینے، مظلوم کی مدد کرنے، دعوت کو قبول کرنے اور قسم کو سچی کر دکھانے کا ذکر کیا۔

2446 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاَءِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سارے مسلمان ایک دیوار کی طرح ہیں جس کا ایک حصہ دوسرے کو قوت دیتا ہے اور آپ نے اپنی انگلیوں میں اُنگلیاں ڈالیں۔

6- بَابُ الِانْتِصَارِ مِنَ الظَّالِمِ

ظالم سے بدلہ لینا

لِقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ: (لاَ يُحِبُّ اللَّهُ الجَهْرَ بِالسُّوءِ مِنَ القَوْلِ إِلَّا مَنْ ظُلِمَ، وَكَانَ اللَّهُ سَمِيعًا عَلِيمًا) (النساء: 148) (وَالَّذِينَ إِذَا أَصَابَهُمُ البَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُونَ) (الشورى: 39) قَالَ إِبْرَاهِيمُ: كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يُسْتَذَلُّوا، فَإِذَا قَدَرُوا عَفَوْا

جیسا کہ ارشادِ خداوندی ہے: ترجمہ کنز الایمان: اللہ پسند نہیں کرتا بُری بات کا اعلان کرنا مگر مظلوم سے اور اللہ سنتا جانتا ہے (پارہ ۶، النسآء: ۱۴۸) ترجمہ کنز الایمان: اور وہ کہ جب انہیں بغاوت پہنچے بدلہ لیتے ہیں (پارہ ۲۵، الشوریٰ: ۳۹)۔ ابراہیم نے کہا کہ اسلاف ذلت کو ناپسند کرتے اور جب قابو پاتے تو معاف کر دیتے۔

2445- راجع الحديث: 1239

2446- راجع الحديث: 481

7-بَابُ عَفْوِ المَظْلُومِ

لِقَوْلِهِ تَعَالَى: (إِنْ تُبْدُوا خَيْرًا أَوْ تُخْفُوهُ أَوْ تَعْفُوا عَنْ سُوءٍ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيرًا) (النساء: 149) (وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِثْلُهَا، فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ، إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ، وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهِ فَأُولَئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِنْ سَبِيلٍ، إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَظْلِمُونَ النَّاسَ، وَيَبْغُونَ فِي الأَرْضِ بِغَيْرِ الحَقِّ، أُولَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ، وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذَلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الأُمُورِ) (الشورى: 41) ، (وَتَرَى الظَّالِمِينَ لَمَّا رَأَوُا العَذَابَ يَقُولُونَ هَلْ إِلَى مَرَدٍّ مِنْ سَبِيلٍ) (الشورى:44)

مظلوم کا معاف کر دینا

جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے: ترجمہ کنز الایمان: اگر تم کوئی بھلائی اعلانیہ کرو یا چھپ کر یا کسی کی برائی سے درگزر رو تو بے شک اللہ معاف کرنے والا قدرت والا ہے (پارہ ۶، النسآء: ۱۴۹) ترجمہ کنز الایمان: اور برائی کا بدلہ اسی کی برابر برائی ہے تو جس نے معاف کیا اور کام سنوارا تو اس کا اجر اللہ پر ہے بیشک وہ دوست نہیں رکھتا ظالموں کو اور بے شک جس نے اپنی مظلومی پر بدلہ لیا ان پر کچھ مواخذہ کی راہ نہیں مواخذہ تو انہیں پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور زمین میں ناحق سرکشی پھیلاتے ہیں ان کے لئے دردناک عذاب ہے اور بیشک جس نے صبر کیا اور بخش دیا تو یہ ضرور ہمت کے کام ہیں اور جسے اللہ گمراہ کرے اس کا کوئی رفیق نہیں اللہ کے مقابل اور تم ظالموں کو دیکھو گے کہ جب عذاب دیکھیں گے کہیں گے کیا واپس جانے کا کوئی راستہ ہے (پارہ ۲۵، الشوریٰ: ۴۰_۴۴)

8-بَابٌ: الظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ القِيَامَةِ

2447- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ المَاجِشُونُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ القِيَامَةِ

ظلم قیامت میں تاریکیوں کی شکل میں ہوگا

احمد بن یونس، عبدالعزیز ماجشون، عبداللہ بن دینار، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ظلم قیامت کے دن تاریکیوں کی صورت میں ہوگا۔

9-بَابُ الاِتِّقَاءِ وَالحَذَرِ

مظلوم کی بددعا سے

2447- صحیح مسلم:6520، سنن ترمذی:2030

مِنْ دَعْوَةِ الْمَظْلُومِ

ڈرنا اور بچنا

2448- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ إِسْحَاقَ الْمَكِّيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَيْفِيٍّ، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ، فَقَالَ: اتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ، فَإِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللَّهِ حِجَابٌ

یحییٰ بن موسیٰ، وکیع، زکریا بن اسحاق مکی، یحییٰ بن عبداللہ بن صیفی ابومعبد مولیٰ ابن عباس، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل کو یمن کی جانب بھیجتے ہوئے فرمایا: مظلوم کی بددعا سے بچنا کیونکہ اُس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہوتا۔

10- بَابُ مَنْ كَانَتْ لَهُ مَظْلَمَةٌ عِنْدَ الرَّجُلِ فَحَلَّلَهَا لَهُ، هَلْ يُبَيِّنُ مَظْلَمَتَهُ

جس نے کسی پر ظلم کیا اور مظلوم نے اُسے معاف کر دیا تو کیا اُس ظلم کو بیان کرے؟

2449- حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَتْ لَهُ مَظْلَمَةٌ لِأَخِيهِ مِنْ عِرْضِهِ أَوْ شَيْءٍ، فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْيَوْمَ، قَبْلَ أَنْ لَا يَكُونَ دِينَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ، إِنْ كَانَ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ أُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلَمَتِهِ، وَإِنْ لَمْ تَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ أُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِهِ فَحُمِلَ عَلَيْهِ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: " قَالَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ: إِنَّمَا سُمِّيَ الْمَقْبُرِيَّ لِأَنَّهُ كَانَ نَزَلَ نَاحِيَةَ الْمَقَابِرِ ". قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: " وَسَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ: هُوَ مَوْلَى بَنِي لَيْثٍ، وَهُوَ سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ وَاسْمُ أَبِي سَعِيدٍ كَيْسَانُ "

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی کی عزت یا کسی اور چیز پر زیادتی کی ہو تو چاہیے کہ آج ہی معافی حاصل کرلے اُس دن سے پہلے جس دن دینار و درہم پاس نہیں ہوں گے۔ اگر اُس کے پاس نیک اعمال ہوئے تو ظلم کے برابر اُن میں سے لے لیے جائیں گے اور اگر نیکیاں نہ ہوئیں تو ظلم کے برابر مظلوم کے گناہ اُس پر ڈال دیئے جائیں گے۔ امام ابوعبداللہ بخاری کا بیان ہے کہ اسماعیل بن ابواُویس نے فرمایا کہ مقبری کا یہ نام اس لیے پڑا کہ وہ قبروں کے پاس رہتے تھے۔ امام بخاری نے فرمایا کہ سعید مقبری دراصل بنی لیث کے آزاد کردہ تھے۔ یہ سعید بن ابوسعید ہیں اور اِن کے والدِ ماجد کا نام سعید کیسان ہے۔

11- بَابُ إِذَا حَلَّلَهُ مِنْ ظُلْمِهِ

جب کوئی کسی کے ظلم کو معاف کردے

2448- راجع الحدیث:1395

فَلَا رُجُوعَ فِيهِ

2450- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: فِي هَذِهِ الآيَةِ: (وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا) (النساء: 128) قَالَتْ: "الرَّجُلُ تَكُونُ عِنْدَهُ المَرْأَةُ لَيْسَ بِمُسْتَكْثِرٍ مِنْهَا، يُرِيدُ أَنْ يُفَارِقَهَا، فَتَقُولُ: أَجْعَلُكَ مِنْ شَأْنِي فِي حِلٍّ، فَنَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ فِي ذَلِكَ"

تو اب رجوع نہیں کرسکتا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اَنّ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا کے بارے میں فرمایا کہ جس شخص کے نکاح میں کوئی عورت ہو اور وہ اُس کے پاس زیادہ نہ جائے بلکہ اُسے چھوڑنا چاہتا ہو تو عورت اُس سے کہہ دے کہ میں اپنا حق معاف کرتی ہوں یہ آیت اِسی بارے میں نازل ہوئی ہے۔

12- بَابُ إِذَا أَذِنَ لَهُ أَوْ أَحَلَّهُ، وَلَمْ يُبَيِّنْ كَمْ هُوَ

2451- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي حَازِمِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِشَرَابٍ، فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلاَمٌ وَعَنْ يَسَارِهِ الأَشْيَاخُ، فَقَالَ لِلْغُلاَمِ: أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أُعْطِيَ هَؤُلاَءِ؟ فَقَالَ الغُلاَمُ: لاَ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ، لاَ أُوثِرُ بِنَصِيبِي مِنْكَ أَحَدًا، قَالَ: فَتَلَّهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدِهِ

جب کوئی کسی کو اجازت یا معافی دے اور واضح نہ کرے کہ وہ کتنی؟

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ کی خدمت میں پینے کی کوئی چیز پیش کی گئی تو آپ نے اس میں سے نوش فرمائی۔ آپ کے داہنی جانب ایک لڑکا اور بائیں طرف بزرگ تھے۔ آپ نے لڑکے سے فرمایا کہ کیا تم مجھے اجازت دیتے ہو کہ میں انہیں دے دوں؟ لڑکے نے عرض کی کہ یا رسول اللہ خدا کی قسم نہیں میں آپ سے ملنے والے اپنے حصّے میں کسی کو بھی اپنے اُوپر ترجیح نہیں دُوں گا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے وہ (پیالہ) اُس کے ہاتھ میں دے دیا۔

13- بَابُ إِثْمِ مَنْ ظَلَمَ شَيْئًا مِنَ الأَرْضِ

2452- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي طَلْحَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عَبْدَ

ظلماً زمین دبا لینے کا گناہ

ابو الیمان، شعیب، زُہری، طلحہ بن عبداللہ، عبدالرحمٰن بن عمرو بن سہل، حضرت سعید بن زید رضی اللہ

2450- انظر الحدیث: 5206,4601,2694

2451- انظر الحدیث: 2351 صحیح مسلم: 5260

2452- انظر الحدیث: 3198

الرَّحْمٰنِ بْنَ عَمْرِو بْنِ سَهْلٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ ظَلَمَ مِنَ الأَرْضِ شَيْئًا طُوِّقَهُ مِنْ سَبْعِ أَرَضِينَ

تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ جس نے ظلماً سے کچھ زمین دبائی تو اُتنی کا ساتویں زمین تک اُسے طوق پہنایا جائے گا۔

2453 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ، حَدَّثَهُ أَنَّهُ كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أُنَاسٍ خُصُومَةٌ فَذَكَرَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، فَقَالَتْ: يَا أَبَا سَلَمَةَ اجْتَنِبِ الأَرْضَ، فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ ظَلَمَ قِيدَ شِبْرٍ مِنَ الأَرْضِ طُوِّقَهُ مِنْ سَبْعِ أَرَضِينَ

ابو معمر، عبدالوارث، حسین، یحییٰ بن ابوکثیر، محمد بن ابراہیم، محمد بن ابراہیم، ابوسلمہ سے مروی ہے کہ اُن کے اور بعض لوگوں کے درمیان جھگڑا تھا۔ پس حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ذکر ہوا تو فرمایا: جس نے ظلماً ایک بالشت زمین دبائی تو وہ ساتویں زمین تک اُس کے گلے میں طوق پہنائی جائے گی۔

2454 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَخَذَ مِنَ الأَرْضِ شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهِ خُسِفَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى سَبْعِ أَرَضِينَ

ابو معمر، عبدالوارث، عبداللہ بن مبارک، موسیٰ بن عقبہ، سالم نے اپنے والدِ ماجد سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے زمین کا کوئی حصہ بغیر حق کے دیا یا تو قیامت کے دن اُسے ساتویں زمین تک دھنسایا جائے گا۔

14 - بَابُ إِذَا أَذِنَ إِنْسَانٌ لِآخَرَ شَيْئًا جَازَ

جب کوئی شخص دوسرے کو کسی بات کی اجازت دے تو جائز ہے

2455 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ جَبَلَةَ، كُنَّا بِالْمَدِينَةِ فِي بَعْضِ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَأَصَابَنَا سَنَةٌ، فَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَرْزُقُنَا التَّمْرَ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَمُرُّ بِنَا فَيَقُولُ: إِنَّ

جبلہ سے مروی ہے کہ ہم بعض اہل عراق کے ساتھ مدینہ منورہ میں تھے تو ہم قحط میں پھنس گئے۔ حضرت ابنِ زبیر ہمیں کھانے کو کھجوریں دیا کرتے۔ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہمارے پاس سے گزرتے تو فرماتے۔

2453- صحیح مسلم: 4114,4113

2454- انظر الحدیث: 3196

2455- انظر الحدیث: 5446,2490,2489 'صحیح مسلم: 3503,3502,3501 'سنن ابوداؤد: 3834 'سنن ترمذی: 1814 'سنن ابن ماجہ: 3331

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْإِقْرَانِ، إِلَّا أَنْ يَسْتَأْذِنَ الرَّجُلُ مِنْكُمْ أَخَاهُ

رسول اللہ ﷺ نے دو کھجوریں ملانے سے منع فرمایا مگر جب کہ تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو اجازت دے۔

2456 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ، أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُو شُعَيْبٍ، كَانَ لَهُ غُلَامٌ لَحَّامٌ، فَقَالَ لَهُ أَبُو شُعَيْبٍ: اصْنَعْ لِي طَعَامَ خَمْسَةٍ لَعَلِّي أَدْعُو النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ، وَأَبْصَرَ فِي وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُوعَ، فَدَعَاهُ فَتَبِعَهُمْ رَجُلٌ لَمْ يُدْعَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ هَذَا قَدِ اتَّبَعَنَا، أَتَأْذَنُ لَهُ؟، قَالَ: نَعَمْ

حضرت ابومسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ابوشعیب نامی ایک انصاری کا غلام گوشت فروش تھا۔ ابوشعیب نے اُس سے کہا کہ پانچ آدمیوں کا کھانا تیار کردو تاکہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ پانچ حضرات کی دعوت کردوں انہوں نے نبی کریم ﷺ کے چہرے پر بھوک کے آثار دیکھ کر دعوت کی۔ اُن کے پیچھے ایک بن بلایا شخص آنے لگا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ ہمارے پیچھے آرہا ہے، کیا تم اِسے اجازت دیتے ہو؟ عرض کی، ہاں۔

15- بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى: (وَهُوَ أَلَدُّ الْخِصَامِ) (البقرة:204)

ارشادِ خداوندی ہے کہ ترجمہ کنزالایمان: اور وہ سب سے بڑا جھگڑالو ہے

2457 - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ أَبْغَضَ الرِّجَالِ إِلَى اللّٰهِ الْأَلَدُّ الْخَصِمُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو سب سے ناپسند وہ ہے جو بہت جھگڑالو ہو۔

16- بَابُ إِثْمِ مَنْ خَاصَمَ فِي بَاطِلٍ، وَهُوَ يَعْلَمُهُ

جانتے بوجھتے کرنا جائز بات پر جھگڑنے کا گناہ

2458 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ زَيْنَبَ

زینب بنت اُمِ سلمہ سے مروی ہے کہ اُنہیں اُن کی والدہ ماجدہ یعنی نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ رسول اللہ نے اُن

2456- راجع الحدیث:2081

2457- انظر الحدیث:7188,4523' صحیح مسلم:6722' سنن ترمذی:2976' سنن نسائی:5438

2458- انظر الحدیث:7185,7181,7169,6967,2680' صحیح مسلم:4451,4450,4448' سنن ابو داؤد:3583' سنن ترمذی:1339' سنن نسائی:5437' سنن ابن ماجہ:1317

بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ، أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّهَا أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهَا، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ سَمِعَ خُصُومَةً بِبَابِ حُجْرَتِهِ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ: إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، وَإِنَّهُ يَأْتِينِي الخَصْمُ، فَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ، فَأَحْسِبُ أَنَّهُ صَدَقَ، فَأَقْضِيَ لَهُ بِذَلِكَ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ مُسْلِمٍ، فَإِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ، فَلْيَأْخُذْهَا أَوْ فَلْيَتْرُكْهَا

کے حجرے کے دروازے پر جھگڑا سنا تو اُن کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: میں بھی ایک بشر ہوں اور تم اپنے جھگڑے میرے پاس لاتے ہو اور ہوسکتا ہے کہ ایک تم میں سے دوسرے سے اچھا بیان کرنے والا ہو اور میں اُسے سچا جان کر اُس کے حق میں فیصلہ کر دوں۔ تو جس کے لیے میں کسی کے حق کو دینے کا فیصلہ کروں وہ آگ کا ایک ٹکڑا ہے۔ پس چاہے اُسے لے یا چھوڑ دے۔

17- بَابٌ: إِذَا خَاصَمَ فَجَرَ

جب جھگڑے تو بدکلامی کرے

2459- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا - أَوْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْ أَرْبَعَةٍ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ - حَتَّى يَدَعَهَا: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ، وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ "

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس میں چار باتیں ہوں وہ منافق ہے یا جس میں چاروں میں سے کوئی ایک خصلت ہو تو اُس میں نفاق کا اُتنا ہی حصہ ہے، حتیٰ کہ اُسے چھوڑ دے یعنی جب بات کرے تو جھوٹ بولے، وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے، معاہدہ کرے تو توڑ ڈالے اور جھگڑے تو بدکلامی کرے۔

18- بَابُ قِصَاصِ المَظْلُومِ إِذَا وَجَدَ مَالَ ظَالِمِهِ

مظلوم جب ظالم کا مال پائے تو کیا قصاص کے طور پر لے سکتا ہے؟

وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ: " يُقَاصُّهُ، وَقَرَأَ: {وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُمْ بِهِ} (النحل: 126)

ابن سیرین نے فرمایا کہ حق کے مطابق لے اور آیت پڑھی۔ ترجمہ کنز الایمان: اور اگر تم سزا دو تو ویسی ہی سزا دو جیسی تمہیں تکلیف پہنچائی تھی۔

2460- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا،

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ہند بنت عتبہ بن ربیعہ نے حاضر خدمت ہو کر عرض

2459- راجع الحدیث: 34

2460- راجع الحدیث: 2211

قَالَتْ: جَاءَتْ هِنْدُ بِنْتُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مِسِّيكٌ، فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ أَنْ أُطْعِمَ مِنَ الَّذِي لَهُ عِيَالَنَا؟ فَقَالَ: لاَ حَرَجَ عَلَيْكِ أَنْ تُطْعِمِيهِمْ بِالْمَعْرُوفِ

کی کہ یا رسول اللہ! ابوسفیان کنجوس آدمی ہیں، اُن کے مال میں سے اگر اپنے بچوں کو کھلاؤں تو کوئی حرج تو نہیں؟ فرمایا کہ عرف کے مطابق کھلاؤ تو کوئی حرج نہیں۔

2461- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: قُلْنَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّكَ تَبْعَثُنَا، فَنَنْزِلُ بِقَوْمٍ لاَ يَقْرُونَا، فَمَا تَرَى فِيهِ؟ فَقَالَ لَنَا: إِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَأُمِرَ لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِي لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوا، فَإِنْ لَمْ يَفْعَلُوا، فَخُذُوا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی کہ آپ ہمیں روانہ فرماتے ہیں تو ہم ایسی قوم کے پاس بھی جا اُترتے ہیں جو ہماری مہمان نوازی نہیں کرتے۔ اِس کے بارے میں کیا حکم ہے۔ پس ہم سے فرمایا کہ اگر تم کسی قوم کے پاس اُترو تو اُن سے مہمان کے حق کے لیے کہو کہ وہ قبول کریں اور اگر ایسا نہ کریں تو اُن سے مہمان کا حق وصول کرو۔

19- بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّقَائِفِ

سائبانوں کا بیان

وَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ

نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ سقیفہ بنی ساعدہ میں تشریف فرما ہوئے۔

2462- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، وَأَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، أَخْبَرَهُ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، قَالَ حِينَ تَوَفَّى اللَّهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ الأَنْصَارَ اجْتَمَعُوا فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ. فَقُلْتُ لِأَبِي بَكْرٍ: انْطَلِقْ بِنَا فَجِئْنَاهُمْ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ"

یحییٰ بن سلیمان، ابن وہب، امام مالک، یونس، ابن شہاب، عُبید اللہ بن عبداللہ بن عُتبہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو وفات دی تو انصار بنی ساعدہ کے سائبان میں جمع ہوگئے۔ میں نے حضرت ابوبکر سے کہا کہ ہمارے ساتھ چلیے۔ پس ہم اُس کے ساتھ سقیفہ بنی ساعدہ میں گئے۔

20- بَابٌ: لاَ يَمْنَعُ جَارٌ جَارَهُ

ایک پڑوسی دوسرے کو اپنی دیوار میں

2461- انظر الحدیث: 6137 صحیح مسلم: 4488 سنن ابو داؤد: 3752 سنن ترمذی: 1589 سنن ابن ماجہ: 3676

2462- صحیح مسلم: 4395,4394 سنن ابو داؤد: 4418 سنن ترمذی: 1432 سنن ابن ماجہ: 2553

أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَةً فِي جِدَارِهِ

2463 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لاَ يَمْنَعْ جَارٌ جَارَهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَهُ فِي جِدَارِهِ. ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ: مَا لِي أَرَاكُمْ عَنْهَا مُعْرِضِينَ، وَاللهِ لأَرْمِيَنَّ بِهَا بَيْنَ أَكْتَافِكُمْ

کھونٹی گاڑنے سے منع نہ کرے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی پڑوسی اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار میں کھونٹی گاڑنے سے منع نہ کرے۔ پھر حضرت ابوہریرہ فرمایا کرتے: میں آپ کو اس سے روگردانی کرتے ہوئے دیکھتا ہوں، لہٰذا خدا کی قسم، یہ حکم ضرور بتاتا رہوں گا۔

21- بَابُ صَبِّ الخَمْرِ فِي الطَّرِيقِ

2464 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَبُو يَحْيَى، أَخْبَرَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، كُنْتُ سَاقِيَ القَوْمِ فِي مَنْزِلِ أَبِي طَلْحَةَ، وَكَانَ خَمْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ الفَضِيخَ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنَادِيًا يُنَادِي: أَلاَ إِنَّ الخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ قَالَ: فَقَالَ لِي أَبُو طَلْحَةَ: اخْرُجْ فَأَهْرِقْهَا، فَخَرَجْتُ فَهَرَقْتُهَا، فَجَرَتْ فِي سِكَكِ المَدِينَةِ، فَقَالَ بَعْضُ القَوْمِ: قَدْ قُتِلَ قَوْمٌ وَهِيَ فِي بُطُونِهِمْ، فَأَنْزَلَ اللهُ: {لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا} (المائدة: 93) الآيَةَ

راستے میں شراب بہانا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضرت ابوطلحہ کے گھر پر لوگوں کو شراب پلا رہا تھا اور اُن دنوں وہ کھجور کی پیتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ندا کرنے والے کو یہ منادی کرنے کا حکم دیا: خبردار ہو جائے کہ شراب حرام قرار دے دی گئی ہے۔" حضرت ابوطلحہ نے مجھ سے فرمایا کہ باہر جا کر اسے بہا دو۔ پس میں نے وہ بہا دی۔ وہ مدینہ منورہ کی گلیوں میں بہتی تھی۔ بعض تو یوں کہتے تھے جیسے کوئی قوم قتل کر دی ہو اور یہ اُن کی پیٹوں میں تھی۔ پس اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی: ترجمہ کنز الایمان: جو ایمان لائے اور نیک کام کیے ان پر کچھ گناہ نہیں جو کچھ انہوں نے چکھا (پارہ ۷، المائدہ: ۹۳)۔

22- بَابُ أَفْنِيَةِ الدُّورِ وَالجُلُوسِ فِيهَا، وَالجُلُوسِ عَلَى الصُّعُدَاتِ

وَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَابْتَنَى أَبُو بَكْرٍ مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهِ يُصَلِّي فِيهِ، وَيَقْرَأُ القُرْآنَ، فَيَتَقَصَّفُ

گھروں کے صحنوں اور راستوں میں بیٹھنا

حضرت عائشہ نے فرمایا: حضرت ابوبکر نے اپنے گھر کے صحن میں مسجد بنائی جس میں وہ نماز پڑھتے اور

2463- صحیح مسلم: 4106، سنن ابوداؤد: 3634، سنن ترمذی: 1353، سنن ابن ماجہ: 2335

2464- انظر الحدیث: 4617, 4620, 5580, 5582, 5583, 5584, 5600, 5622, 7253، صحیح مسلم: 5103، سنن ابوداؤد: 3673

عَلَيْهِ نِسَاءُ الْمُشْرِكِينَ وَأَبْنَاؤُهُمْ يَعْجَبُونَ مِنْهُ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ بِمَكَّةَ

قرآنِ مجید کی تلاوت کیا کرتے۔ مشرکوں کی عورتیں اور بیٹے اُن کے پاس جمع ہوکر متعجب ہوئے اُن دنوں نبی کریم ﷺ مکہ مکرمہ میں تھے۔

2465 - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ عَلَى الطُّرُقَاتِ. فَقَالُوا: مَا لَنَا بُدٌّ، إِنَّمَا هِيَ مَجَالِسُنَا نَتَحَدَّثُ فِيهَا، قَالَ: فَإِذَا أَبَيْتُمْ إِلَّا الْمَجَالِسَ، فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهَا. قَالُوا: وَمَا حَقُّ الطَّرِيقِ؟ قَالَ: غَضُّ الْبَصَرِ، وَكَفُّ الْأَذَى، وَرَدُّ السَّلَامِ، وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ، وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: راستوں میں بیٹھنے سے اجتناب کرو۔ لوگوں نے عرض کی کہ اس کے بغیر تو چارہ نہیں کیونکہ ہم اپنی مجلسوں میں باتیں کرتے اور اُن میں رات گزارتے ہیں۔ فرمایا تو راستے کو اُس کا حق دیا کرو۔ عرض کی کہ راستے کا حق کیا ہے؟ فرمایا کہ نگاہ نیچی رکھنا، اذیت دینے سے رُکنا، سلام کا جواب دینا اچھائی کا حکم دینا اور بُرے کاموں سے روکنا۔

23- بَابُ الْآبَارِ عَلَى الطُّرُقِ إِذَا لَمْ يُتَأَذَّ بِهَا

راستے میں کنواں کھودنا جب کہ کسی کو اُس سے تکلیف نہ ہو

2466 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "بَيْنَا رَجُلٌ بِطَرِيقٍ، اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ، فَوَجَدَ بِئْرًا، فَنَزَلَ فِيهَا، فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ، فَإِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ، يَأْكُلُ الثَّرَى مِنَ الْعَطَشِ، فَقَالَ الرَّجُلُ: لَقَدْ بَلَغَ هَذَا الْكَلْبَ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِي كَانَ بَلَغَ مِنِّي، فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَأَ خُفَّهُ مَاءً، فَسَقَى الْكَلْبَ، فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ". قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَإِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ لَأَجْرًا؟

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص کسی راستے میں جارہا تھا کہ اُسے سخت پیاس لگی اُسے کنواں ملا، اُس میں اُترا، پانی پیا اور باہر نکل آیا۔ دیکھا تو ایک کتا ہانپ رہا ہے جو پیاس کے مارے کیچڑ چاٹ رہا تھا۔ اُس آدمی نے سوچا کہ اِس کتے کو بھی پیاس اُسی طرح ستا کررہی ہوگی جیسے مجھے ستا کررہی تھی۔ پس وہ کنوئیں میں اُترا موزے میں پانی بھرا اور کتے کو پلا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اِسے قبول کیا اور اُسے بخش دیا۔ لوگوں نے عرض کی کہ یارسول اللہ کیا جانوروں کے ساتھ سلوک پر ہمارے لیے اجر ہے؟

2465- انظر الحدیث: 6229 صحیح مسلم: 5614,5529,5528 سنن ابوداؤد: 4815

2466- انظر الحدیث: 173

فَقَالَ: فِي كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ

فرمایا کہ ہر جاندار کے ساتھ سلوک کرنے کا اجر ہے۔

24-بَابُ إِمَاطَةِ الأَذَى

تکلیف دہ چیز کو راستے سے ہٹانا

وَقَالَ هَمَّامٌ: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُمِيطُ الأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ

ہمام نے حضرت ابو ہریرہ سے مروی کی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تکلیف دہ چیز کو راستے سے ہٹانا صدقہ ہے۔

25-بَابُ الغُرْفَةِ وَالعُلِّيَّةِ المُشْرِفَةِ وَغَيْرِ المُشْرِفَةِ فِي السُّطُوحِ وَغَيْرِهَا

بالاخانوں میں اونچے اور نیچے جھروکے اور روشن دان وغیرہ رکھنا

2467-حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُطُمٍ مِنْ آطَامِ المَدِينَةِ، ثُمَّ قَالَ: هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى؟ إِنِّي أَرَى مَوَاقِعَ الفِتَنِ خِلاَلَ بُيُوتِكُمْ كَمَوَاقِعِ القَطْرِ

حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ کے ٹیلوں میں سے ایک ٹیلے پر چڑھے پھر فرمایا: کیا تم دیکھتے ہو جو میں فتنوں کو تمہارے گھروں میں گرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں جیسے بارش برستی ہے۔

2468-حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمْ أَزَلْ حَرِيصًا عَلَى أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ المَرْأَتَيْنِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَيْنِ قَالَ اللَّهُ لَهُمَا: (إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا) (التحريم: 4) فَحَجَجْتُ مَعَهُ، فَعَدَلَ وَعَدَلْتُ مَعَهُ بِالإِدَاوَةِ، فَتَبَرَّزَ حَتَّى جَاءَ، فَسَكَبْتُ عَلَى يَدَيْهِ مِنَ الإِدَاوَةِ فَتَوَضَّأَ، فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ، مَنِ المَرْأَتَانِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَانِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ مجھے یہ جستجو تھی کہ حضرت عمر سے نبی کریم ﷺ کی اُن دو ازواجِ مطہرات کے بارے میں پوچھوں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ترجمہ کنز الایمان: نبی کی دونوں بیبیو! اگر اللہ کی طرف تم رجوع کرو (پارہ ۲۸، التحریم: ۴)۔ میں نے اُن کے ساتھ حج کیا۔ وہ راستے سے ہٹے تو میں بھی چھاگل لے کر اُن کے ساتھ ہٹ گیا۔ وہ حاجت سے فارغ ہو کر آئے تو میں نے اُن کے ہاتھوں پر چھاگل سے پانی ڈالا۔ میں نے عرض کی کہ اے امیر المومنین! نبی کریم ﷺ کی ازواجِ مطہرات میں سے وہ دو کون سی تھیں جن کے بارے اللہ تعالیٰ نے

2467- راجع الحديث:1878، صحيح مسلم:7174,7175

2468- راجع الحديث:89

قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمَا: (إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا) (التحريم: 4)؛ فَقَالَ: وَاعَجَبِي لَكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ، عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ، ثُمَّ اسْتَقْبَلَ عُمَرُ الحَدِيثَ يَسُوقُهُ، فَقَالَ: إِنِّي كُنْتُ وَجَارٌ لِي مِنَ الأَنْصَارِ فِي بَنِي أُمَيَّةَ بْنِ زَيْدٍ، وَهِيَ مِنْ عَوَالِي المَدِينَةِ، وَكُنَّا نَتَنَاوَبُ النُّزُولَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَنْزِلُ يَوْمًا وَأَنْزِلُ يَوْمًا، فَإِذَا نَزَلْتُ جِئْتُهُ مِنْ خَبَرِ ذَلِكَ اليَوْمِ مِنَ الأَمْرِ وَغَيْرِهِ، وَإِذَا نَزَلَ فَعَلَ مِثْلَهُ، وَكُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَاءَ، فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى الأَنْصَارِ إِذَا هُمْ قَوْمٌ تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ، فَطَفِقَ نِسَاؤُنَا يَأْخُذْنَ مِنْ أَدَبِ نِسَاءِ الأَنْصَارِ، فَصِحْتُ عَلَى امْرَأَتِي، فَرَاجَعَتْنِي، فَأَنْكَرْتُ أَنْ تُرَاجِعَنِي، فَقَالَتْ: وَلِمَ تُنْكِرُ أَنْ أُرَاجِعَكَ، فَوَاللهِ إِنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُرَاجِعْنَهُ، وَإِنَّ إِحْدَاهُنَّ لَتَهْجُرُهُ اليَوْمَ حَتَّى اللَّيْلِ، فَأَفْزَعَنِي، فَقُلْتُ: خَابَتْ مَنْ فَعَلَ مِنْهُنَّ بِعَظِيمٍ، ثُمَّ جَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي، فَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ، فَقُلْتُ: أَيْ حَفْصَةُ أَتُغَاضِبُ إِحْدَاكُنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اليَوْمَ حَتَّى اللَّيْلِ؟ فَقَالَتْ: نَعَمْ، فَقُلْتُ: خَابَتْ وَخَسِرَتْ أَفَتَأْمَنُ أَنْ يَغْضَبَ اللهُ لِغَضَبِ رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَهْلِكِينَ لاَ تَسْتَكْثِرِي عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلاَ تُرَاجِعِيهِ فِي شَيْءٍ، وَلاَ تَهْجُرِيهِ، وَاسْأَلِينِي مَا بَدَا لَكِ، وَلاَ يَغُرَّنَّكِ أَنْ كَانَتْ جَارَتُكِ هِيَ أَوْضَأَ مِنْكِ، وَأَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يُرِيدُ عَائِشَةَ - وَكُنَّا تَحَدَّثْنَا أَنَّ غَسَّانَ تُنْعِلُ النِّعَالَ لِغَزْوِنَا، فَنَزَلَ

إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللهِ فرمایا ہے؟ فرمایا کہ اے ابن عباس! تم پر تعجب ہے وہ عائشہ اور حفصہ تھیں۔ پھر حضرت عمر متوجہ ہوئے اور حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا: میں اور میرا انصاری ہمسایہ بنی اُمیہ بن زید میں رہتے تھے جو مدینہ منورہ کی اضافی بستی ہے اور ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں باری باری حاضر ہوا کرتے۔ ایک دن وہ جاتے اور ایک دن میں۔ جب میں جاتا تو اُس دن کے تمام حالات اُسے بتاتا۔ ہم قریشی لوگ عورتوں پر غالب رہتے تھے۔ جب ہم انصار کے پاس آئے تو وہ ایسے ہیں کہ اُن کی عورتیں اُن پر غالب ہیں ہماری عورتوں نے بھی انصار کی عورتوں کا رنگ پکڑنا شروع کر دیا ہے۔ میں نے اپنی بیوی کو ڈانٹا تو اُس نے، جواب دیتے ہوئے اُس نے کہا کہ میرا جواب دینا آپ کو ناگوار گزرتا ہے حالانکہ خدا کی قسم، نبی کریم ﷺ کی ازواجِ مطہرات آپ کو جواب دیتی ہیں اور اُن میں سے ایک تو شام تک پورا دن آپ کو چھوڑے رہی۔ میں گھبرا گیا اور کہا کہ جس نے ایسا کیا وہ تو بڑے خسارے میں ہے۔ پھر میں نے کپڑے پہنے اور حفصہ کے پاس گیا کہا اے حفصہ! کیا تم میں سے کوئی رسول اللہ ﷺ کو شام تک پورا دن ناراض رکھتی ہے؟ اُس نے کہا: ہاں۔ میں نے کہا، وہ تو خسارے میں پڑ گئی۔ کیا تم اِس بات سے نڈر ہو کہ جس سے رسول اللہ ﷺ ناراض ہوں۔ یُوں تم ہلاک ہو جاؤ گی۔ رسول اللہ ﷺ کے سامنے زیادہ بولتے، آپ کو جواب دینے اور آپ کو ناراض چھوڑنے سے بچو اور جو ضرورت ہو مجھ سے مانگ لیا کرو اور اپنی ہمسائی کا مقابلہ نہ کرنا کیونکہ وہ تم سے خوبصورت اور رسول اللہ ﷺ کو زیادہ محبوب ہے، میری مراد عائشہ تھیں اور ہم باتیں کیا کرتے تھے کہ

صَاحِبِي يَوْمَ نَوْبَتِهِ فَرَجَعَ عِشَاءً، فَضَرَبَ بَابِي ضَرْبًا شَدِيدًا، وَقَالَ: أَنَائِمٌ هُوَ، فَفَزِعْتُ، فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ، وَقَالَ: حَدَثَ أَمْرٌ عَظِيمٌ، قُلْتُ: مَا هُوَ؟ أَجَاءَتْ غَسَّانُ؟ قَالَ: لاَ، بَلْ أَعْظَمُ مِنْهُ وَأَطْوَلُ طَلَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ، قَالَ: قَدْ خَابَتْ حَفْصَةُ وَخَسِرَتْ، كُنْتُ أَظُنُّ أَنَّ هَذَا يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ، فَجَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي، فَصَلَّيْتُ صَلاَةَ الفَجْرِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَخَلَ مَشْرُبَةً لَهُ، فَاعْتَزَلَ فِيهَا، فَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ، فَإِذَا هِيَ تَبْكِي، قُلْتُ: مَا يُبْكِيكِ؟ أَوَلَمْ أَكُنْ حَذَّرْتُكِ، أَطَلَّقَكُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: لاَ أَدْرِي هُوَ ذَا فِي المَشْرُبَةِ، فَخَرَجْتُ، فَجِئْتُ المِنْبَرَ، فَإِذَا حَوْلَهُ رَهْطٌ يَبْكِي بَعْضُهُمْ، فَجَلَسْتُ مَعَهُمْ قَلِيلًا، ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ، فَجِئْتُ المَشْرُبَةَ الَّتِي هُوَ فِيهَا، فَقُلْتُ لِغُلاَمٍ لَهُ أَسْوَدَ: اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ، فَدَخَلَ، فَكَلَّمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ: ذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَتَ، فَانْصَرَفْتُ، حَتَّى جَلَسْتُ مَعَ الرَّهْطِ الَّذِينَ عِنْدَ المِنْبَرِ، ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ، فَجِئْتُ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ، فَجَلَسْتُ مَعَ الرَّهْطِ الَّذِينَ عِنْدَ المِنْبَرِ، ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ، فَجِئْتُ الغُلاَمَ فَقُلْتُ: اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ، فَلَمَّا وَلَّيْتُ مُنْصَرِفًا، فَإِذَا الغُلاَمُ يَدْعُونِي قَالَ: أَذِنَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ، فَإِذَا هُوَ مُضْطَجِعٌ عَلَى رِمَالِ حَصِيرٍ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فِرَاشٌ، قَدْ أَثَّرَ الرِّمَالُ بِجَنْبِهِ مُتَّكِئٌ عَلَى وِسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، ثُمَّ قُلْتُ وَأَنَا قَائِمٌ: طَلَّقْتَ

ہم سے لڑنے کے لیے غسانی اپنے گھوڑوں کو نعلیں لگوا رہے ہیں۔ اپنی باری کے روز میرا ساتھی عشاء کے وقت واپس لوٹا اور دن سے میرا دروازہ پیٹا اور کہا کیا وہ سور ہے ہیں؟ میں گھبرایا ہوا اس کی طرف چلا۔ کہا بہت بڑی بات ہوگئی ہے۔ میں نے کہا: کیا ہوا، کیا غسانی آ گئے؟ کہا، نہیں بلکہ اس سے بھی بڑی کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواجِ مطہرات کو طلاق دے دی ہے۔ میں نے کہا کہ حفصہ تو بڑے نقصان میں رہی اور مجھے اندیشہ تھا کہ یہی ہو کر رہے گا۔ میں نے کپڑے پہنے اور فجر کی نماز نبی کریم ﷺ کے ساتھ پڑھی۔ آپ اپنے بالا خانے میں داخل ہو گئے جس میں اکیلے رہتے۔ میں حفصہ کے پاس گیا تو وہ رو رہی تھی۔ میں نے کہا: کیوں روتی ہو، کیا میں نے اِن باتوں سے بچنے کے لیے نہیں کہا تھا؟ کیا رسول اللہ ﷺ نے طلاق دے دی ہے؟ اُس نے کہا: مجھے تو معلوم نہیں، حضور ﷺ اس وقت بالا خانے میں ہیں۔ میں نکلا اور منبر کے پاس آیا جس کے گرد کچھ لوگ تھے اور بعض رو رہے تھے۔ میں تھوڑی دیر ان کے پاس بیٹھا اور پھر مجھ پر غم نے غلبہ کیا تو میں بالا خانے کے پاس آیا جس میں آپ تھے۔ میں نے ایک حبشی غلام سے کہا کہ عمر کے لیے اجازت مانگو۔ وہ گیا اور نبی کریم ﷺ سے عرض کر کے واپس آیا اور کہا: میں نے آپ کا ذکر کیا مگر خاموش رہے۔ میں واپس آ گیا اور منبر کے پاس والے حضرات کے پاس بیٹھ گے۔ دوبارہ رنج والم نے غلبہ کیا تو گیا اور وہی کچھ ہوا۔ پس میں اُسی جماعت کے پاس بیٹھ گیا جو منبر کے پاس تھا پھر افسوس نے مجھ پر غلبہ کیا تو میں تیسری بار غلام کے پاس گیا اور کہا کہ عمر کے لیے اجازت مانگو۔ اس نے اُسی طرح کہا۔ میں واپس لوٹا تو

نِسَاءَكَ. فَرَفَعَ بَصَرَهُ إِلَيَّ فَقَالَ: لَا. ثُمَّ قُلْتُ وَأَنَا قَائِمٌ: أَسْتَأْنِسُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوْ رَأَيْتَنِي وَكُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَاءَ. فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى قَوْمٍ تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ. فَذَكَرَهُ فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ثُمَّ قُلْتُ: لَوْ رَأَيْتَنِي، وَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ. فَقُلْتُ: لَا يَغُرَّنَّكِ أَنْ كَانَتْ جَارَتُكِ هِيَ أَوْضَأَ مِنْكِ، وَأَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يُرِيدُ عَائِشَةَ - فَتَبَسَّمَ أُخْرَى، فَجَلَسْتُ حِينَ رَأَيْتُهُ تَبَسَّمَ. ثُمَّ رَفَعْتُ بَصَرِي فِي بَيْتِهِ. فَوَاللّٰهِ مَا رَأَيْتُ فِيهِ شَيْئًا يَرُدُّ الْبَصَرَ غَيْرَ أَهَبَةٍ ثَلَاثَةٍ. فَقُلْتُ: ادْعُ اللّٰهَ فَلْيُوَسِّعْ عَلَى أُمَّتِكَ، فَإِنَّ فَارِسَ وَالرُّومَ وُسِّعَ عَلَيْهِمْ، وَأُعْطُوا الدُّنْيَا وَهُمْ لَا يَعْبُدُونَ اللّٰهَ. وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ: أَوَفِي شَكٍّ أَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ أُولَئِكَ قَوْمٌ عُجِّلَتْ لَهُمْ طَيِّبَاتُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اسْتَغْفِرْ لِي. فَاعْتَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ الْحَدِيثِ حِينَ أَفْشَتْهُ حَفْصَةُ إِلَى عَائِشَةَ. وَكَانَ قَدْ قَالَ: مَا أَنَا بِدَاخِلٍ عَلَيْهِنَّ شَهْرًا مِنْ شِدَّةِ مَوْجَدَتِهِ عَلَيْهِنَّ، حِينَ عَاتَبَهُ اللّٰهُ. فَلَمَّا مَضَتْ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ، دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ. فَبَدَأَ بِهَا، فَقَالَتْ لَهُ: عَائِشَةُ إِنَّكَ أَقْسَمْتَ أَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا، وَإِنَّا أَصْبَحْنَا لِتِسْعٍ وَعِشْرِينَ لَيْلَةً أَعُدُّهَا عَدًّا. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ. وَكَانَ ذَلِكَ الشَّهْرُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ. قَالَتْ عَائِشَةُ: فَأُنْزِلَتْ: آيَةُ التَّخْيِيرِ فَبَدَأَ بِي أَوَّلَ امْرَأَةٍ. فَقَالَ: إِنِّي ذَاكِرٌ لَكِ أَمْرًا، وَلَا عَلَيْكِ أَنْ لَا تَعْجَلِي حَتَّى تَسْتَأْمِرِي أَبَوَيْكِ. قَالَتْ:

غلام مجھے بُلا رہا تھا۔ کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے آپ کو اجازت دے دی ہے۔ میں حاضر خدمت ہوا تو آپ ایک چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے۔ آپ کے اور چٹائی کے درمیان کوئی چیز نہ تھی۔ چٹائی کے نشانات آپ کے جسمِ اطہر پر تھے۔ چمڑے کے تکیے سے ٹیک لگائی ہوئی تھی جس میں کھجور کی چھال تھی۔ میں نے سلام عرض کیا اور پھر کھڑے کھڑے کہا: آپ نے اپنی ازواج مطہرات کو طلاق دے دی ہے؟ فرمایا، نہیں۔ میں نے مانوس کرنے کے لیے کھڑے کھڑے کہا: یا رسول اللہ! آپ دیکھتے ہیں کہ ہم قریشی لوگ عورتوں پر غالب رہتے جب ہم ایسے لوگوں کے پاس آگئے جن پر اُن کی عورتیں غالب ہیں۔ پھر باقی بات عرض کی تو نبی کریم ﷺ مُسکرائے۔ پھر میں نے عرض کی، کاش! آپ ملاحظہ فرماتے کہ میں حفصہ کے پاس گیا اور اُس سے کہا: تم ناراض نہ ہونا کیونکہ تمہاری ہمسائی تم سے خوب صورت اور نبی کریم ﷺ کو زیادہ محبوب ہے میری مراد عائشہ تھیں آپ دوبارہ مسکرائے۔ جب میں نے آپ کو تبسم ریز دیکھا تو بیٹھ گیا۔ میں نے کاشانہ اقدس میں دیکھا تو خدا کی قسم، مجھے تین کھالوں کے سوا کچھ نظر نہ آیا۔ عرض گزار ہوا کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے آپ کی اُمت پر وسعت فرمائے کیونکہ ایران اور روم کے لیے کشادگی کر کے انہیں دنیا دی ہے حالانکہ وہ اللہ کی عبادت نہیں کرتے۔ آپ ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ فرمایا کہ اے ابن خطاب! کیا تمہیں اس میں شک ہے کہ ان کی بظاہر نیکیوں کا صلہ دنیا میں مل رہا ہے۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ! میرے لیے دعائے مغفرت کیجیے۔ نبی کریم ﷺ نے ایک راز کی وجہ سے علحیدگی فرمائی ہوئی تھے جو حفصہ

قَدْ أَعْلَمُ أَنَّ أَبَوَيَّ لَمْ يَكُونَا يَأْمُرَانِي بِفِرَاقِكَ. ثُمَّ قَالَ: "إِنَّ اللَّهَ قَالَ: {يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ} (الاحزاب: 28) إِلَى قَوْلِهِ {عَظِيمًا} (النساء: 27)". قُلْتُ: أَفِي هَذَا أَسْتَأْمِرُ أَبَوَيَّ، فَإِنِّي أُرِيدُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الآخِرَةَ، ثُمَّ خَيَّرَ نِسَاءَهُ، فَقُلْنَ مِثْلَ مَا قَالَتْ عَائِشَةُ

نے عائشہ کو بتا دیا تھا۔ شدت غم کے سبب آپ نے کہا تھا کہ میں ایک ماہ ان کے پاس نہ جاؤں گا جب کہ اللہ تعالیٰ نے عتاب فرمایا۔ جب ۲۹ دن گزرے تو آپ عائشہ کے پاس تشریف لے گئے اور اُن سے آغاز فرمایا۔ حضرت عائشہ نے عرض کی کہ آپ نے تو قسم کھائی تھی کہ ایک ماہ ہمارے پاس تشریف نہیں لائیں گے حالانکہ میں گنتی رہی ہوں کہ ابھی ۲۹ دن ہوئے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مہینہ ۲۹ دن کا بھی ہوتا ہے اور یہ مہینہ ۲۹ کا ہے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ اختیار دینے کی آیت نازل ہوئی تو آپ نے مجھ سے آغاز فرماتے ہوئے فرمایا: میں تم سے ایک بات کہنے لگا ہوں اور جلدی کی حاجت نہیں بلکہ اپنے والدین سے مشورہ کر لینا۔ وہ فرماتی ہیں: میں جانتی تھی کہ میرے والدین مجھے جدائی کے لیے نہیں کہیں گے۔ پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ترجمہ کنز الایمان: اے غیب بتانے والے (نبی) اپنی بیبیوں سے فرمادے اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی آرائش چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں مال دوں اور اچھی طرح چھوڑ دوں اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول اور آخرت کا گھر چاہتی ہو تو بیشک اللہ نے تمہاری نیکی والیوں کے لئے بڑا اجر تیار کر رکھا ہے (پارہ ۲۱، الاحزاب: ۲۸-۲۹) عرض کی کہ اس بارے میں اپنے والدین سے کیا مشورہ کروں جب کہ میں تو اللہ، اُس کے رسول اور آخرت کے گھر کو اختیار کرنے کا ارادہ رکھتی ہوں پھر آپ نے باقی ازواج مطہرات کو بھی اختیار دیا اور انہوں نے حضرت عائشہ کی طرح ہی کہا۔

2469- حَدَّثَنَا ابْنُ سَلاَمٍ، حَدَّثَنَا الفَزَارِيُّ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات سے ایک ماہ

2469- راجع الحديث: 378

آلَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ شَهْرًا، وَكَانَتِ انْفَكَّتْ قَدَمُهُ، فَجَلَسَ فِي عُلِّيَّةٍ لَهُ، فَجَاءَ عُمَرُ فَقَالَ: أَطَلَّقْتَ نِسَاءَكَ؟ قَالَ: لاَ، وَلَكِنِّي آلَيْتُ مِنْهُنَّ شَهْرًا، فَمَكَثَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ، ثُمَّ نَزَلَ، فَدَخَلَ عَلَى نِسَائِهِ

کا ایلا فرمایا اور آپ کے پیر مبارک میں موچ آ گئی تھی، لہٰذا اپنے بالا خانے میں تشریف فرما ہوئے۔ حضرت عمر نے حاضر ہو کر عرض کی کہ کیا ازواجِ مطہرات کو طلاق دے دی ہے؟ فرمایا نہیں بلکہ ایک ماہ کا اُن سے ایلا کیا ہے۔ پس اُنتیس دن رہ کر نیچے تشریف لائے اور اپنی ازواجِ مطہرات کے پاس تشریف لے گئے۔

26- بَابُ مَنْ عَقَلَ بَعِيرَهُ عَلَى الْبَلاَطِ أَوْ بَابِ الْمَسْجِدِ

جو اپنے اونٹ کو بلاط یا مسجد کے دروازے پر باندھ دے

2470 - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ، حَدَّثَنَا أَبُو الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيُّ، قَالَ: أَتَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: "دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ، فَدَخَلْتُ إِلَيْهِ، وَعَقَلْتُ الْجَمَلَ فِي نَاحِيَةِ الْبَلاَطِ، فَقُلْتُ: هَذَا جَمَلُكَ، فَخَرَجَ فَجَعَلَ يُطِيفُ بِالْجَمَلِ، قَالَ: الثَّمَنُ وَالْجَمَلُ لَكَ

حضرت جابر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ مسجد میں تشریف لائے اور میں آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور اُونٹ کو بلاط کے کونے میں باندھ کر عرض کی کہ یہ آپ کا اونٹ ہے اور اُونٹ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: قیمت اور اُونٹ دونوں تمہارے لیے ہیں۔

27- بَابُ الْوُقُوفِ وَالْبَوْلِ عِنْدَ سُبَاطَةِ قَوْمٍ

کسی قوم کی کوڑی کے پاس ٹھہرنا اور پیشاب کرنا

2471- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ: لَقَدْ أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبَاطَةَ قَوْمٍ، فَبَالَ قَائِمًا

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا یا فرمایا کہ نبی کریم ﷺ ایک قوم کی کوڑی پر آئے اور کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔

28- بَابُ مَنْ أَخَذَ الْغُصْنَ، وَمَا يُؤْذِي النَّاسَ فِي

جو لوگوں کو ازیت دینے والی شاخ کو لے کر راستے سے

2470- راجع الحدیث:443، صحیح مسلم:4080

2471- راجع الحدیث:224

الطَّرِيقِ، فَرَمَى بِهِ

دُور پھینک دے

2472 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ، وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيقِ، فَأَخَذَهُ، فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ، فَغَفَرَ لَهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک شخص کسی راستے پر جارہا تھا کہ ایک کانٹے دار ٹہنی دیکھی تو اُسے لے لیا۔ اللہ تعالیٰ نے اِسے قبول فرمایا اور اُسے بخش دیا۔

29- بَابُ إِذَا اخْتَلَفُوا فِي الطَّرِيقِ الْمِيتَاءِ: وَهِيَ الرَّحْبَةُ تَكُونُ بَيْنَ الطَّرِيقِ، ثُمَّ يُرِيدُ أَهْلُهَا الْبُنْيَانَ، فَتُرِكَ مِنْهَا الطَّرِيقُ سَبْعَةَ أَذْرُعٍ

جب راستہ عام میں اختلاف رائے پیدا ہو جائے اور وہ جگہ راستے میں پڑتی ہو، مالک وہاں عمارت بنانا چاہیں تو سات گز زمین اُس میں سے راستے کے لیے چھوڑ دیں

2473 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ خِرِّيتٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَشَاجَرُوا فِي الطَّرِيقِ بِسَبْعَةِ أَذْرُعٍ

موسیٰ بن اسماعیل، جریر بن حازم، زُبیر بن خریت، عکرمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فیصلہ فرمایا: جب راستے کے بارے میں تنازعہ ہو تو اس کے لیے سات گز زمین چھوڑ دی جائے۔

30- بَابُ النُّهْبَى بِغَيْرِ إِذْنِ صَاحِبِهِ

مالک کی اجازت کے بغیر لوٹنا

وَقَالَ عُبَادَةُ: بَايَعْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لاَ نَنْتَهِبَ

حضرت عبادہ سے مروی ہے کہ ہم نے نبی کریم ﷺ سے بیعت کی کہ ہم لوٹ مار نہ کریں گے۔

2474 - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ، سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ الأَنْصَارِيَّ - وَهُوَ جَدُّهُ أَبُو أُمِّهِ - قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النُّهْبَى وَالْمُثْلَةِ

حضرت عبداللہ بن یزید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے جو اُن (عدی بن ثابت) کے نانا جان تھے کہ نبی کریم ﷺ نے غارت گری اور مثلہ کرنے سے ممانعت فرمائی ہے۔

2472- راجع الحدیث:652

2474- انظر الحدیث:5516

2475- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، حَدَّثَنَا عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلاَ يَشْرَبُ الخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلاَ يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلاَ يَنْتَهِبُ نُهْبَةً، يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ فِيهَا أَبْصَارَهُمْ حِينَ يَنْتَهِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَعَنْ سَعِيدٍ، وَأَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ إِلَّا النُّهْبَةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کوئی زانی زنا کرتے وقت مومن نہیں ہوتا اور کوئی شرابی شراب پیتے وقت مومن نہیں ہوتا اور کوئی چور چوری کرتے وقت مومن نہیں ہوتا اور نہ کوئی ڈاکہ ڈالنے والا ایسا ہے کہ لوگ اُس کی طرف نگاہ اُٹھا کر دیکھیں اور وہ مومن ہو۔ سعید اور ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ سے مروی کی کہ نبی کریم ﷺ نے یونہی فرمایا سوائے ڈاکہ زنی کے۔

31- بَابُ كَسْرِ الصَّلِيبِ وَقَتْلِ الخِنْزِيرِ

صلیب کو توڑنا اور خنزیر کو قتل کرنا

2476- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ المُسَيِّبِ، سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا، فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلَ الخِنْزِيرَ، وَيَضَعَ الجِزْيَةَ، وَيَفِيضَ المَالُ، حَتَّى لاَ يَقْبَلَهُ أَحَدٌ

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ تم میں عیسیٰ بن مریم نازل ہوں گے جو انصاف پسند حاکم ہوں گے۔ صلیب کو توڑیں گے۔ خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ موقوف کردیں گے۔ مال اِتنا زیادہ ہوجائے گا کہ کوئی اُسے قبول نہیں کرے گا۔

32- بَابٌ: هَلْ تُكْسَرُ الدِّنَانُ الَّتِي فِيهَا الخَمْرُ، أَوْ تُخَرَّقُ الزِّقَاقُ، فَإِنْ كَسَرَ صَنَمًا، أَوْ صَلِيبًا، أَوْ طُنْبُورًا، أَوْ مَا لاَ يُنْتَفَعُ بِخَشَبِهِ

کیا شراب کے گھڑے توڑ دیئے جائیں اور مشک پھاڑ دی جائے؟ اگر کوئی بُت صلیب یا طنبور کو توڑ دے یا غیر مفید مال کو لکڑی سے

2475- صحیح مسلم: 201,200، سنن ابن ماجہ: 3939

2476- راجع الحدیث: 2222، صحیح مسلم: 388

وَأُتِيَ شُرَيْحٌ فِي طُنْبُورٍ كُسِرَ، فَلَمْ يَقْضِ فِيهِ بِشَيْءٍ

قاضی شُریح کے پاس طنبورے کا ایک مقدمہ لایا گیا تو انہوں نے کوئی فیصلہ نہ کیا۔

2477- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نِيرَانًا تُوقَدُ يَوْمَ خَيْبَرَ، قَالَ: عَلَى مَا تُوقَدُ هَذِهِ النِّيرَانُ؟ قَالُوا عَلَى الحُمُرِ الإِنْسِيَّةِ، قَالَ: اكْسِرُوهَا، وَأَهْرِقُوهَا، قَالُوا: أَلاَ نُهَرِيقُهَا، وَنَغْسِلُهَا، قَالَ: اغْسِلُوا، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: "كَانَ ابْنُ أَبِي أُوَيْسٍ يَقُولُ: الحُمُرِ الأَنْسِيَّةِ بِنَصْبِ الأَلِفِ وَالنُّونِ"

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے خیبر کے روز آگ جلتی ہوئی دیکھی۔ فرمایا کہ یہ کیوں جلائی ہوئی ہے؟ لوگوں نے عرض کی کہ پالتو گدھوں کے گوشت کے لیے فرمایا کہ ہانڈیاں توڑ دو اور اُسے بہا دو۔ ابو عبداللہ نے فرمایا: ابن ابی اویس فرماتے تھے الأَنْسِيَّةِ الف اور نون کے نصب کے ساتھ ہے۔

2478 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ، وَحَوْلَ الكَعْبَةِ ثَلاَثُ مِائَةٍ وَسِتُّونَ نُصُبًا، فَجَعَلَ يَطْعُنُهَا بِعُودٍ فِي يَدِهِ، وَجَعَلَ يَقُولُ: " (جَاءَ الحَقُّ، وَزَهَقَ (الاسراء: 81) البَاطِلُ" الآيَةَ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو خانہ کعبہ کے گرد تین سو ساٹھ بت تھے۔ آپ کے ہاتھوں میں ایک لکڑی تھی جس سے انہیں مارتے اور فرماتے جاتے۔ ترجمہ کنز الایمان: حق آیا اور باطل مٹ گیا (پارہ ۱۵، بنی اسرائیل: ۸۱)

2479- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ المُنْذِرِ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ القَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ القَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّهَا كَانَتِ اتَّخَذَتْ عَلَى سَهْوَةٍ لَهَا سِتْرًا فِيهِ تَمَاثِيلُ، فَهَتَكَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے حجرے کے سامنے ایک پردہ لٹکا لیا تھا جس پر تصویریں تھیں۔ تو نبی کریم ﷺ نے اُسے پھاڑ دیا۔ پس انہوں نے اُس کے دو گدے بنا لیے جو گھر میں رہتے اور آپ اُن پر بیٹھتے۔

2477- انظر الحدیث: 4196، 5497، 6148، 6331، 6891، صحیح مسلم: 4644، 4993، 4994، سنن ابن ماجہ: 3195

2478- انظر الحدیث: 4287، 4720، صحیح مسلم: 4601، 4602، سنن ترمذی: 3138

2479- انظر الحدیث: 5954، 5955، 6109

وَسَلَّمَ، فَاتَّخَذْتُ مِنْهُ نُمْرُقَتَيْنِ، فَكَانَتَا فِي الْبَيْتِ يَجْلِسُ عَلَيْهِمَا

33- بَابُ مَنْ قَاتَلَ دُونَ مَالِهِ

جو اپنے مال کی حفاظت میں لڑے

2480 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ هُوَ ابْنُ أَبِي أَيُّوبَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الأَسْوَدِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ

عکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا: جو اپنے مال کی حفاظت کرتا ہوا مارا جائے وہ شہید ہے۔

34- بَابُ إِذَا كَسَرَ قَصْعَةً أَوْ شَيْئًا لِغَيْرِهِ

جب کوئی کسی کا پیالہ یا اور چیز توڑ دے

2481 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهِ، فَأَرْسَلَتْ إِحْدَى أُمَّهَاتِ المُؤْمِنِينَ مَعَ خَادِمٍ بِقَصْعَةٍ فِيهَا طَعَامٌ، فَضَرَبَتْ بِيَدِهَا، فَكَسَرَتِ القَصْعَةَ، فَضَمَّهَا وَجَعَلَ فِيهَا الطَّعَامَ، وَقَالَ: كُلُوا وَحَبَسَ الرَّسُولَ وَالقَصْعَةَ حَتَّى فَرَغُوا، فَدَفَعَ القَصْعَةَ الصَّحِيحَةَ، وَحَبَسَ المَكْسُورَةَ. وَقَالَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، حَدَّثَنَا أَنَسٌ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنی کسی زوجہ مطہرہ کے پاس تھے کہ امہات المؤمنین میں سے دوسری نے خادم کے ہاتھوں پیالہ بھیجا جس میں کھانا تھا۔ پہلی نے ہاتھ مار کر پیالے کو توڑ دیا۔ آپ نے مِلا کر اُس میں کھانا رکھا اور فرمایا لانے والے اور پیالے کو روک لو۔ جب وہ فارغ ہو گئے تو درست پیالہ لوٹایا اور ٹوٹا ہوا رکھ لیا۔ ابن ابومریم، یحییٰ بن ایوب، حُمید، حضرت انس نے اسے نبی کریم ﷺ سے مروی کیا ہے۔

35- بَابٌ: إِذَا هَدَمَ حَائِطًا فَلْيَبْنِ مِثْلَهُ

جب کوئی دیوار گرا دے تو اُسی جیسی بنا کر دے

2480- سنن نسائی: 4098،4097

2481- انظر الحدیث: 5225، سنن ابو داؤد: 3567

2482 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " كَانَ رَجُلٌ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ يُقَالُ لَهُ جُرَيْجٌ يُصَلِّي، فَجَاءَتْهُ أُمُّهُ، فَدَعَتْهُ، فَأَبَى أَنْ يُجِيبَهَا، فَقَالَ: أُجِيبُهَا أَوْ أُصَلِّي، ثُمَّ أَتَتْهُ فَقَالَتْ: اللَّهُمَّ لاَ تُمِتْهُ حَتَّى تُرِيَهُ وُجُوهَ المُومِسَاتِ، وَكَانَ جُرَيْجٌ فِي صَوْمَعَتِهِ، فَقَالَتِ امْرَأَةٌ: لَأَفْتِنَنَّ جُرَيْجًا، فَتَعَرَّضَتْ لَهُ، فَكَلَّمَتْهُ فَأَبَى، فَأَتَتْ رَاعِيًا، فَأَمْكَنَتْهُ مِنْ نَفْسِهَا، فَوَلَدَتْ غُلاَمًا فَقَالَتْ: هُوَ مِنْ جُرَيْجٍ، فَأَتَوْهُ، وَكَسَرُوا صَوْمَعَتَهُ، فَأَنْزَلُوهُ وَسَبُّوهُ، فَتَوَضَّأَ وَصَلَّى ثُمَّ أَتَى الغُلاَمَ، فَقَالَ: مَنْ أَبُوكَ يَا غُلاَمُ؟ قَالَ: الرَّاعِي، قَالُوا: نَبْنِي صَوْمَعَتَكَ مِنْ ذَهَبٍ، قَالَ: لاَ، إِلَّا مِنْ طِينٍ "

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس کو جُریج کہا جاتا تھا وہ نماز پڑھ رہا تھا کہ اُس کی والدہ آئی اور اُسے بلانے لگی اس نے جواب نہ دیا اور دل میں سوچا کہ جواب دُوں یا نماز پڑھوں۔ وہ پھر آئی اور کہا: اے اللہ! اِسے موت نہ دینا حتیٰ کہ فاحشہ عورت کو دیکھ لے۔ جُریج نماز پڑھ رہا تھا کہ ایک عورت نے کہا: جُریج کو میں پھنساؤں گی۔ وہ سامنے گئی اور غرض بیان کی لیکن اُس نے انکار کر دیا۔ وہ ایک چرواہے کے پاس گئی اور اپنے آپ کو اُس کے حوالے کر دیا۔ پس لڑکا جنا اور کہا کہ وہ جُریج کا ہے۔ لوگ آئے تو اس کے عبادت خانے کو مسمار کر دیا اور اُسے نکال کر گالی گلوچ کی۔ اُس نے وضو کیا اور نماز پڑھی۔ پھر لڑکے کے پاس آیا اور کہا اے لڑکے تیرا باپ کون ہے؟ اُس نے کہا: چرواہا۔ لوگوں نے کہا کہ ہم آپ کا عبادت خانہ سونے سے بنا دیتے ہیں۔ اُس نے کہا: نہیں صرف مٹی سے۔

☆☆☆☆☆

2482- راجع الحدیث: 1206، صحیح مسلم: 6456

بسم اللہ الرحمن الرحیم

47- کِتَابُ الشَّرِکَةِ

1- بَابُ الشَّرِکَةِ فِی الطَّعَامِ وَالنَّهْدِ وَالْعُرُوضِ

وَکَیْفَ قِسْمَةُ مَا یُکَالُ وَیُوزَنُ مُجَازَفَةً اَوْ قَبْضَةً قَبْضَةً. لَمَّا لَمْ یَرَ الْمُسْلِمُونَ فِی النَّهْدِ بَاْسًا اَنْ یَاْکُلَ هٰذَا بَعْضًا وَهٰذَا بَعْضًا، وَکَذٰلِكَ مُجَازَفَةُ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْقِرَانُ فِی التَّمْرِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

کھانے میں شرکت کا بیان

کھانے، توشہ اور سامان میں شرکت

جو چیزیں ناپی یا تولی جاتی ہیں انہیں کس طرح تقسیم کیا جائے۔ تخمینے سے یا مٹھی بھر بھر کے جبکہ مسلمان توشہ میں کوئی حرج نہ جانتے ہوں کہ کوئی ایک چیز کو کھا لے اور دوسرا دوسری چیز کو۔ اسی طرح سونے اور چاندی کے تخمینے کا حکم ہے اور کھجوروں کو ملانے کا۔

2483- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوسُفَ، اَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ وَهْبِ بْنِ کَیْسَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّهُ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا قِبَلَ السَّاحِلِ، فَاَمَّرَ عَلَیْهِمْ اَبَا عُبَیْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَهُمْ ثَلَاثُ مِائَةٍ، وَاَنَا فِیهِمْ، فَخَرَجْنَا حَتّٰی اِذَا کُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِیقِ فَنِیَ الزَّادُ، فَاَمَرَ اَبُو عُبَیْدَةَ بِاَزْوَادِ ذٰلِكَ الْجَیْشِ، فَجُمِعَ ذٰلِكَ کُلُّهُ فَکَانَ مِزْوَدَیْ تَمْرٍ، فَکَانَ یُقَوِّتُنَا کُلَّ یَوْمٍ قَلِیلًا قَلِیلًا حَتّٰی فَنِیَ، فَلَمْ یَکُنْ یُصِیبُنَا اِلَّا تَمْرَةٌ تَمْرَةٌ، فَقُلْتُ: وَمَا تُغْنِی تَمْرَةٌ، فَقَالَ: لَقَدْ وَجَدْنَا فَقْدَهَا حِینَ فَنِیَتْ، قَالَ: ثُمَّ انْتَهَیْنَا اِلَی الْبَحْرِ، فَاِذَا حُوتٌ مِثْلُ الظَّرِبِ، فَاَکَلَ مِنْهُ ذٰلِكَ الْجَیْشُ ثَمَانِیَ عَشْرَةَ لَیْلَةً، ثُمَّ اَمَرَ اَبُو عُبَیْدَةَ بِضِلَعَیْنِ مِنْ اَضْلَاعِهِ، فَنُصِبَا ثُمَّ اَمَرَ بِرَاحِلَةٍ، فَرُحِلَتْ ثُمَّ مَرَّتْ تَحْتَهُمَا فَلَمْ تُصِبْهُمَا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے ساحل کی جانب ایک لشکر روانہ فرمایا اور حضرت ابوعبیدہ ابن الجراح کو اُن پر مقرر فرمایا۔ وہ تین سو کی تعداد میں تھے اور میں بھی اُن میں شامل تھا۔ ہم نکلے حتیٰ کہ راستے ہی میں تھے کہ ہمارا زادِ راہ ختم ہوگیا۔ حضرت ابوعبیدہ نے حکم دیا کہ سب اپنا توشہ جمع کروادیں۔ پس سارا توشہ مل کر دو تھیلے ہوا ہمیں روزانہ تھوڑا سا کھانے کو ملتا یعنی ہمیں نہ ملتی مگر ایک ایک کھجور۔ میں نے عرض کی کہ ایک کھجور سے کیا بنتا ہوگا؟ فرمایا کہ اُس کی اہمیت کی ہمیں تب قدر ہوئی جب وہ بھی ختم ہوگئیں۔ پھر ہم سمندر تک پہنچ گئے تو چھوٹی پہاڑی جتنی ایک مچھلی ملی۔ لشکر نے اُس میں اٹھارہ دن تک کھایا پھر حضرت ابوعبیدہ نے اُس کی دو پسلیاں کھڑی کرنے کا حکم دیا۔ پھر ایک اُونٹ کو نیچے سے گزارنے نے حکم دیا تو وہ اُن سے مس ہوئے بغیر گزر گیا۔

-2483 انظر الحدیث: 2983، 4360، 4361، 4362، 5493، 5494 صحیح مسلم: 4977، 4978، 4979 سنن ترمذی: 2475 سنن نسائی: 4362 سنن ابن ماجہ: 4159

2484 - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَرْحُومٍ، حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَفَّتْ أَزْوَادُ القَوْمِ، وَأَمْلَقُوا، فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَحْرِ إِبِلِهِمْ، فَأَذِنَ لَهُمْ، فَلَقِيَهُمْ عُمَرُ، فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ: مَا بَقَاؤُكُمْ بَعْدَ إِبِلِكُمْ، فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا بَقَاؤُهُمْ بَعْدَ إِبِلِهِمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَادِ فِي النَّاسِ، فَيَأْتُونَ بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ، فَبُسِطَ لِذَلِكَ نِطَعٌ، وَجَعَلُوهُ عَلَى النِّطَعِ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا وَبَرَّكَ عَلَيْهِ، ثُمَّ دَعَاهُمْ بِأَوْعِيَتِهِمْ، فَاحْتَثَى النَّاسُ حَتَّى فَرَغُوا، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ

حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ لوگوں کے توشے ختم ہوگئے اور وہ خالی ہاتھ ہوگئے تو لوگ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ اپنے اُونٹ ذبح کریں تو آپ نے انہیں اجازت دے دی۔ انہیں حضرت عمر ملے اور انہیں بتایا تو کہنے لگے کہ اونٹوں کے بغیر کیسے گزارہ کرو گے؟ پس انہوں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! اپنے اُونٹوں کے بعد لوگ کیسے گزر کریں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں میں منادی کروا دو کہ اپنا بچا ہوا توشہ لے آئیں چنانچہ ایک دستر خوان بچھا دیا اور اُس پر وہ سارا جمع کردیا۔ پس رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور اُس پر دعائے برکت فرمائی۔ پھر لوگوں کو بلایا تو وہ اپنے برتن بھر کرلے گئے اور سب فارغ ہوگئے آپ نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور میں اُس کا رسول ہوں۔

2485 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو النَّجَاشِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ العَصْرَ، فَنَنْحَرُ جَزُورًا، فَتُقْسَمُ عَشْرَ قِسَمٍ، فَنَأْكُلُ لَحْمًا نَضِيجًا قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ

ابوالنجاشی سے مروی ہے کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ نمازِ عصر پڑھتے۔ پھر اُونٹ ذبح کیا جاتا اور اُس کا گوشت دس جگہ تقسیم کیا جاتا۔ ہم سورج غروب ہونے سے پہلے اُسے پکا کر کھا لیا کرتے تھے۔

2486 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ العَلاَءِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى،

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اشعریوں کا جب

2484- انظر الحدیث: 2982

2485- صحیح مسلم: 1415,1414

2486- صحیح مسلم: 6358

قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الأَشْعَرِيِّينَ إِذَا أَرْمَلُوا فِي الغَزْوِ، أَوْ قَلَّ طَعَامُ عِيَالِهِمْ بِالْمَدِينَةِ جَمَعُوا مَا كَانَ عِنْدَهُمْ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ اقْتَسَمُوهُ بَيْنَهُمْ فِي إِنَاءٍ وَاحِدٍ بِالسَّوِيَّةِ، فَهُمْ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ

جہاد میں توشہ ختم ہونے لگتا یا مدینہ منورہ میں اُن کا سامان غذا تھوڑا رہ جائے تو وہ سارے بچے ہوئے کو ایک کپڑے میں جمع کرتے ہیں اور پھر ایک برتن کے ساتھ آپس میں بانٹ کر لیتے ہیں۔ پس وہ مجھ سے ہیں اور میں اُن سے ہوں۔

2-بَابٌ: مَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ، فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ فِي الصَّدَقَةِ

جو مال دو حصّے داروں کا ہو تو دونوں زکوٰۃ میں برابر برابر شمار کرلیں

2487- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ المُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَنَسٍ، أَنَّ أَنَسًا، حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: كَتَبَ لَهُ فَرِيضَةَ الصَّدَقَةِ، الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ، فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ

ثمامہ بن عبداللہ بن انس نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ حضرت ابوبکر نے اُن کے لیے فرض زکوٰۃ لکھ کر بھیجی جو رسول اللہ ﷺ نے مقرر فرمائی ہے۔ فرمایا کہ جس مال میں دو حصّے دار ہوں تو دونوں شریک اپنے اپنے حصّوں کے مطابق اپنی اپنی زکوٰۃ شمار کرلیں۔

3-بَابُ قِسْمَةِ الغَنَمِ

بکریاں تقسیم کرنا

2488- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الحَكَمِ الأَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الحُلَيْفَةِ، فَأَصَابَ النَّاسَ جُوعٌ، فَأَصَابُوا إِبِلًا وَغَنَمًا، قَالَ: وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُخْرَيَاتِ القَوْمِ، فَعَجِلُوا، وَذَبَحُوا، وَنَصَبُوا القُدُورَ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالقُدُورِ،

عبایہ بن رفاعہ بن رافع بن خدیج نے اپنے دادا جان سے مروی کی ہے کہ ہم ذوالحلیفہ میں نبی کریم کے ساتھ تھے۔ لوگ بھوک میں مبتلا ہوگئے تو انہوں نے اُونٹ اور بکریاں ذبح کرلیں جب کہ نبی کریم ﷺ پیچھے والے لوگوں کے ساتھ تھے۔ انہوں نے جلدی سے ذبح کرکے ہانڈیاں چڑھادیں۔ نبی کریم ﷺ نے حکم فرمایا تو ہانڈیاں اُلٹ دی گئیں۔ پھر مال تقسیم کیا تو دس بکریوں کو ایک اُونٹ کے برابر شمار کیا۔ اُن میں سے ایک

2487- راجع الحدیث: 1650

2488- صحیح مسلم: 5065, 5066, 5067, 5069' سنن ابوداؤد: 2821' سنن ترمذی: 1491, 1492, 1600' سنن ابن ماجہ: 3183, 3137, 3178' راجع الحدیث: 2455

فَأُكْفِئَتْ، ثُمَّ قَسَمَ، فَعَدَلَ عَشَرَةً مِنَ الغَنَمِ بِبَعِيرٍ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ، فَطَلَبُوهُ، فَأَعْيَاهُمْ وَكَانَ فِي القَوْمِ خَيْلٌ يَسِيرَةٌ، فَأَهْوَى رَجُلٌ مِنْهُمْ بِسَهْمٍ، فَحَبَسَهُ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ لِهَذِهِ البَهَائِمِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الوَحْشِ، فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوا بِهِ هَكَذَا . فَقَالَ جَدِّي: إِنَّا نَرْجُو - أَوْ نَخَافُ - العَدُوَّ غَدًا، وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى، أَفَنَذْبَحُ بِالقَصَبِ؟ قَالَ: "مَا أَنْهَرَ الدَّمَ، وَذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ فَكُلُوهُ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ، وَسَأُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذَلِكَ: أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ، وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الحَبَشَةِ"

اُونٹ بھاگ نکلا۔ لوگوں نے وہ پکڑنا چاہا لیکن عاجز رہے اور ان دونوں کے گھوڑے تھے۔ پس ایک شخص نے اُسے تیر مارا تو اللہ تعالیٰ نے اُسے ٹھہرا دیا۔ فرمایا کہ اِن جانوروں میں کو جنگلی جانوروں کی طرح ہوتے ہیں جب تم انہیں قابو نہ کرسکو تو ایسا ہی کیا کرو۔ دادا جان نے فرمایا کہ آنے والے دن دشمن سے ٹکراؤ ہونے کی توقع اور اندیشہ تھا جب کہ ہمارے پاس چُھری نہیں تھی۔ ہم نے عرض کی کہ کیا ہم بانس کی لکڑی سے ذبح کر سکتے ہیں؟ فرمایا کہ جو چیز خون بہادے اور اللہ کا نام لیا گیا ہو اُسے کھالو جب کہ وہ دانت اور ناخن نہ ہو اور میں تمہیں ان کے بارے میں بتاتا ہوں کہ دانت تو ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے۔

4- بَابُ القِرَانِ فِي التَّمْرِ بَيْنَ الشُّرَكَاءِ حَتَّى يَسْتَأْذِنَ أَصْحَابَهُ

مشترکہ کھجوروں میں سے دو ملا کر نہ کھائے جب تک اُس کا ساتھی اجازت نہ دے

2489 - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا جَبَلَةُ بْنُ سُحَيْمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْرُنَ الرَّجُلُ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ جَمِيعًا، حَتَّى يَسْتَأْذِنَ أَصْحَابَهُ

جبلہ بن سحیم سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سُنا کہ نبی کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی ہے کہ کوئی شخص دو کھجوریں مِلا کر کھائے جب تک اپنے ساتھی سے اجازت حاصل نہ کرلے۔

2490- حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ جَبَلَةَ، قَالَ: كُنَّا بِالْمَدِينَةِ، فَأَصَابَتْنَا سَنَةٌ، فَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَرْزُقُنَا التَّمْرَ، وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَمُرُّ بِنَا فَيَقُولُ: لاَ تَقْرُنُوا، فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الإِقْرَانِ، إِلَّا أَنْ يَسْتَأْذِنَ الرَّجُلُ

جبلہ سے مروی ہے کہ ہم مدینہ منورہ میں تھے اور قحط میں مبتلا ہوگئے تو حضرت ابن زبیر ہمیں کھانے کے لیے کھجوریں دیا کرتے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہمارے پاس سے گزرتے تو فرماتے: ملاتا نہیں کیونکہ نبی کریم نے دو کھجوریں مِلا کر کھانے سے ممانعت فرمائی

2489- راجع الحديث:2455

2490- راجع الحديث:2455

مِنْكُمْ أَخَاهُ

ہے مگر یہ کہ آدمی اپنے بھائی سے اجازت حاصل کر لے۔

5- بَابُ تَقْوِيمِ الأَشْيَاءِ بَيْنَ الشُّرَكَاءِ بِقِيمَةِ عَدْلٍ

چیزوں کو ساجھیوں میں مناسب قیمت کے ساتھ تقسیم کرنا

2491- حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَنْ أَعْتَقَ شِقْصًا لَهُ مِنْ عَبْدٍ، أَوْ شِرْكًا، أَوْ قَالَ: نَصِيبًا، وَكَانَ لَهُ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَهُ بِقِيمَةِ الْعَدْلِ فَهُوَ عَتِيقٌ، وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ "، قَالَ: لاَ أَدْرِي قَوْلُهُ: عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ، قَوْلٌ مِنْ نَافِعٍ أَوْ فِي الحَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے مشترک غلام سے اپنے ساجھے کا آزاد کیا یا اپنا حصہ آزاد کیا اور اس (شخص) کے پاس اتنی رقم ہو جو اس کی انصاف سے معیّن کردہ قیمت کے برابر ہو تو آزاد ہے ورنہ وہ اتنا ہی آزاد ہوگا جتنا اس شخص نے آزاد کیا۔ کہا (ایوب راوی نے) کہ مجھے یہ نہیں معلوم کہ "اتنا ہی حصہ آزاد ہوگا جتنا اس شخص نے آزاد کیا۔" یہ نافع کا قول ہے یا نبی کریم ﷺ کی حدیث کا حصہ ہے۔

2492- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَعْتَقَ شَقِيصًا مِنْ مَمْلُوكِهِ، فَعَلَيْهِ خَلاَصُهُ فِي مَالِهِ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ، قُوِّمَ المَمْلُوكُ قِيمَةَ عَدْلٍ، ثُمَّ اسْتُسْعِيَ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ

بشیر بن نہیک نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے مشترک غلام کو اپنے حصّے کا آزاد کر دیا تو اس کے لیے ضروری ہے کہ اس کے مال میں سے غلام کو پوری آزادی دلائے۔ اگر غلام کے پاس مال نہ ہو تو غلام کی انصاف کے ساتھ قیمت لگائی جائے گی اور مزدوری کرواتے ہوئے اسے مشقت میں نہیں ڈالا جائے گا۔

6- بَابٌ: هَلْ يُقْرَعُ فِي القِسْمَةِ وَالِاسْتِهَامِ فِيهِ

کیا تقسیم کرنے اور حصّہ لینے میں قرعہ اندازی کی جائے

2491- انظر الحدیث: 2525,2524,2524,2522,2521,2503' صحیح مسلم: 4304,3750' سنن ابو داؤد: 3942,3941

2492- انظر الحدیث: 2527,2526,2504' صحیح مسلم: 3754,3753,3752,3751' سنن ابو داؤد: 3939,3934' سنن ترمذی: 1348' سنن ابن ماجہ: 2527

2493 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ، قَالَ: سَمِعْتُ عَامِرًا، يَقُولُ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " مَثَلُ القَائِمِ عَلَى حُدُودِ اللَّهِ وَالوَاقِعِ فِيهَا، كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَهَمُوا عَلَى سَفِينَةٍ، فَأَصَابَ بَعْضُهُمْ أَعْلاَهَا وَبَعْضُهُمْ أَسْفَلَهَا، فَكَانَ الَّذِينَ فِي أَسْفَلِهَا إِذَا اسْتَقَوْا مِنَ المَاءِ مَرُّوا عَلَى مَنْ فَوْقَهُمْ، فَقَالُوا: لَوْ أَنَّا خَرَقْنَا فِي نَصِيبِنَا خَرْقًا وَلَمْ نُؤْذِ مَنْ فَوْقَنَا، فَإِنْ يَتْرُكُوهُمْ وَمَا أَرَادُوا هَلَكُوا جَمِيعًا، وَإِنْ أَخَذُوا عَلَى أَيْدِيهِمْ نَجَوْا، وَنَجَوْا جَمِيعًا"

عامر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی حدوں کو قائم رکھنے والوں اور توڑنے والوں کی مثال ایسی ہے جیسے کشتی کے سواروں نے اپنا حصّہ تقسیم کرلیا۔ بعض کے حصّے میں اوپر والا حصّہ آیا اور بعض کے حصّے میں نیچے والا۔ پس جو لوگ نیچے تھے انہیں پانی لینے کے لیے اوپر والوں کے پاس جانا پڑتا تھا انہوں نے کہا کہ کیوں نہ ہم اپنے حصّے میں سوراخ کرلیں اور اوپر والوں کے پاس جانے کی تکلیف سے بچیں پس اگر وہ انہیں ان کے ارادے پر چھوڑے رہیں تو سب ہلاک ہوجائیں اور اگر ان کے ہاتھ پکڑلیں تو بچ جائیں یا سب بچ جائیں۔

7- بَابُ شَرِكَةِ اليَتِيمِ وَأَهْلِ المِيرَاثِ

یتیم اور اہلِ میراث کی شرکت

2494 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ العَامِرِيُّ الأُوَيْسِيُّ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ، أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا) (النساء: 3) إِلَى (وَرُبَاعَ) (النساء: 3)، فَقَالَتْ: يَا ابْنَ أُخْتِي هِيَ اليَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا تُشَارِكُهُ فِي مَالِهِ، فَيُعْجِبُهُ مَالُهَا وَجَمَالُهَا، فَيُرِيدُ وَلِيُّهَا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا،

عبدالعزیز بن عبداللہ عامری اُویسی، ابراہیم بن سعد، صالح ابن شہاب، عروہ نے حضرت عائشہ سے پوچھا۔لیث، یونس، ابن شہاب عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ارشادِ خداوندی ترجمہ کنز الایمان: اور اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ یتیم لڑکیوں میں انصاف نہ کروگے تو نکاح میں لاؤ جو عورتیں تمہیں خوش آئیں دو ۲ دو ۲ اور تین ۳ تین ۳ اور چار ۴ چار ۴ (پارہ ۴، النساء: ۳) کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ اے بھانجے! یہ اس یتیم لڑکی کے بارے میں ہیں جو اپنے ولی کی حفاظت میں ہو اور وہ اس کے مال میں شریک ہو۔

2493- اطراف الحدیث: 2686' سنن ترمذی: 2173

2494- صحیح مسلم: 7444' سنن ابو داؤد: 2068' سنن نسائی: 3346

بِغَيْرِ أَنْ يُقْسِطَ فِي صَدَاقِهَا، فَيُعْطِيَهَا مِثْلَ مَا يُعْطِيهَا غَيْرُهُ فَنُهُوا أَنْ يُنْكِحُوهُنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ، وَيَبْلُغُوا بِهِنَّ أَعْلَى سُنَّتِهِنَّ مِنَ الصَّدَاقِ، وَأُمِرُوا أَنْ يَنْكِحُوا مَا طَابَ لَهُمْ مِنَ النِّسَاءِ سِوَاهُنَّ قَالَ عُرْوَةُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ اسْتَفْتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ هَذِهِ الآيَةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ: "(وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ) (النساء : 127) إِلَى قَوْلِهِ (وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ) (النساء: 127) " وَالَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ أَنَّهُ يُتْلَى عَلَيْكُمْ فِي الكِتَابِ الآيَةُ الأُولَى، الَّتِي قَالَ فِيهَا: (وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي اليَتَامَى، فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ) (النساء: 3)، قَالَتْ عَائِشَةُ: وَقَوْلُ اللَّهِ فِي الآيَةِ الأُخْرَى: (وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ) (النساء : 127) يَعْنِي هِيَ رَغْبَةُ أَحَدِكُمْ لِيَتِيمَتِهِ الَّتِي تَكُونُ فِي حَجْرِهِ، حِينَ تَكُونُ قَلِيلَةَ المَالِ وَالجَمَالِ، فَنُهُوا أَنْ يَنْكِحُوا مَا رَغِبُوا فِي مَالِهَا وَجَمَالِهَا مِنْ يَتَامَى النِّسَاءِ إِلَّا بِالقِسْطِ، مِنْ أَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ

پس اس کے مال اور جمال کے باعث ولی اس سے نکاح کرنا چاہے لیکن انصاف کے ساتھ پورا مہر نہ دینا چاہے جتنا کہ اسے دوسرے لوگ دیتے ہوں۔ پس ان کے ساتھ نکاح کرنے سے ممانعت فرمادی گئی، ماسوائے اس کے کہ ان کے ساتھ انصاف کیا جائے اور ان کی حیثیت کے مطابق انہیں پورا مہر دیا جائے اور ایسے لوگوں کو حکم دیا گیا کہ ان کے سوا جن عورتوں سے چاہیں نکاح کرلیں۔ عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ اس آیت کے بعد لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے فتویٰ پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا اور تم سے عورتوں کے بارے میں فتویٰ پوچھتے ہیں تم فرمادو کہ اللہ تمہیں ان کا فتویٰ دیتا ہے اور وہ جو تم پر قرآن میں پڑھا جاتا ہے اُن یتیم لڑکیوں کے بارے میں کہ تم انہیں نہیں دیتے جو ان کا مقرر ہے اور انہیں نکاح میں بھی لانے سے منہ پھیرتے ہو (پارہ ۵، النسآء: ۱۲۷) اور یہ جو اللہ تعالیٰ نے يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ فرمایا ہے تو یہ اسی پہلی آیت کے بارے میں ہے کہ "اور اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ یتیم لڑکیوں میں انصاف نہ کرو گے تو نکاح میں لاؤ جو عورتیں تمہیں خوش آئیں (پارہ ۴، النسآء: ۳)۔" اور دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ "اور انہیں نکاح میں بھی لانے سے منہ پھیرتے ہو۔" یعنی تمہاری رغبت تو یہ ہے کہ اگر کسی کی نگرانی میں یتیم لڑکی ہو جو مال اور جمال میں کم ہو تو اس کے ساتھ نکاح نہیں کرتے (لہٰذا ایسی یتیم لڑکیوں کے ساتھ نکاح کرنے سے بھی منع فرمادیا گیا جو مال اور جمال والی ہوں، ماسوائے اس کے کہ انہیں انصاف کے ساتھ پورا مہر دیا جائے۔

8- بَابُ الشَّرِكَةِ فِي الأَرَضِينَ وَغَيْرِهَا

زمین وغیرہ میں شرکت

2495 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: إِنَّمَا جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّفْعَةَ فِي كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ، فَإِذَا وَقَعَتِ الحُدُودُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلاَ شُفْعَةَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ہر زمین میں حق شفعہ مقرر فرمایا ہے جب تک تقسیم نہ کی جائے، حدیں قائم نہ کی جائیں اور طریقے تبدیل نہ کر دیئے جائیں۔ ورنہ پھر شفعہ نہیں ہوتا۔

9- بَابُ إِذَا اقْتَسَمَ الشُّرَكَاءُ الدُّورَ وَغَيْرَهَا، فَلَيْسَ لَهُمْ رُجُوعٌ وَلاَ شُفْعَةٌ

جب شرکاء گھر کو تقسیم کر لیں تو واپس لوٹانے اور شفعہ کرنے کا حق نہیں

2496 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ، فَإِذَا وَقَعَتِ الحُدُودُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ، فَلاَ شُفْعَةَ

ابوسلمہ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہر چیز میں شفعہ کا فیصلہ فرمایا جب تک تقسیم نہ کی جائے، حد بندی نہ کی جائے اور طریقے تبدیل نہ کر دیئے جائیں ورنہ شفعہ نہیں ہے۔

10- بَابُ الِاشْتِرَاكِ فِي الذَّهَبِ وَالفِضَّةِ وَمَا يَكُونُ فِيهِ الصَّرْفُ

سونے چاندی میں شرکت اور جو چیز مصرف میں آئے

2497و2498 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ عُثْمَانَ يَعْنِي ابْنَ الأَسْوَدِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي مُسْلِمٍ، قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا المِنْهَالِ، عَنِ الصَّرْفِ يَدًا بِيَدٍ، فَقَالَ: اشْتَرَيْتُ أَنَا وَشَرِيكٌ لِي شَيْئًا يَدًا بِيَدٍ وَنَسِيئَةً، فَجَاءَنَا البَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ، فَسَأَلْنَاهُ، فَقَالَ: فَعَلْتُ أَنَا وَشَرِيكِي زَيْدُ

سلیمان بن ابومسلم کا بیان ہے کہ میں نے ابو المنہال سے نقد تجارت کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے اور میرے ایک ساجھی نے ایک چیز نقد خریدی اور ایک ادھار تو ہمارے پاس حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لے آئے پس ہم نے ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے اور میرے

2495- راجع الحدیث:2213

2496- راجع الحدیث:2213

2497,2498- راجع الحدیث:2061,2060

بْنُ أَرْقَمَ وَسَأَلْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ: " مَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَخُذُوهُ وَمَا كَانَ نَسِيئَةً فَذَرُوهُ

ساجھی حضرت زید بن ارقم نے اس کے متعلق نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ جو نقد ہوا سے لے لو اور جو ادھار ہوا سے چھوڑ دو۔

11- بَابُ مُشَارَكَةِ الذِّمِّيِّ وَالمُشْرِكِينَ فِي المُزَارَعَةِ

زراعت میں ذمیوں اور مشرکوں کی مشارکت

2499- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ اليَهُودَ أَنْ يَعْمَلُوهَا وَيَزْرَعُوهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے یہودیوں کو خیبر کی زمین عطا فرمائی کہ وہ اس میں کام کریں اور کاشتکاری کرتے رہیں جس کے بدلے پیداوار کا نصف ان کے لیے ہوگا۔

12- بَابُ قِسْمَةِ الغَنَمِ وَالعَدْلِ فِيهَا

بکریوں کو تقسیم کرنا اور ان میں انصاف

2500- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: " أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا عَلَى صَحَابَتِهِ ضَحَايَا، فَبَقِيَ عَتُودٌ فَذَكَرَهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: ضَحِّ بِهِ أَنْتَ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں بکریاں عطا فرمائیں کہ انہیں ذبح کر کے صحابہ کرام میں ان کا گوشت تقسیم کر دیا جائے، چنانچہ ایک بچہ باقی بچ رہا تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا پس آپ نے فرمایا کہ اسے تم اپنے لیے ذبح کر لو۔

13- بَابُ الشَّرِكَةِ فِي الطَّعَامِ وَغَيْرِهِ

کھانے وغیرہ میں شرکت

وَيُذْكَرُ أَنَّ رَجُلًا سَاوَمَ شَيْئًا فَغَمَزَهُ آخَرُ، فَرَأَى عُمَرُ أَنَّ لَهُ شَرِكَةً

منقول ہے کہ ایک شخص نے سودا کیا تو دوسرے نے اُسے آنکھ کا اشارہ کیا۔ حضرت عمر اسے دیکھ کر سمجھ گئے کہ یہ اس کا شریک ہے۔

2502و2501- حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الفَرَجِ

زہرہ بن معبد نے اپنے جدِّ امجد حضرت عبداللہ بن

2499- راجع الحديث:2285

2500- راجع الحديث:2500

2501،2502- انظر الحديث:7210

قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدٌ، عَنْ زُهْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِشَامٍ، وَكَانَ قَدْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذَهَبَتْ بِهِ أُمُّهُ زَيْنَبُ بِنْتُ حُمَيْدٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ بَايِعْهُ، فَقَالَ: هُوَ صَغِيرٌ فَمَسَحَ رَأْسَهُ وَدَعَا لَهُ وَعَنْ زُهْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ، أَنَّهُ كَانَ يَخْرُجُ بِهِ جَدُّهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هِشَامٍ إِلَى السُّوقِ، فَيَشْتَرِي الطَّعَامَ، فَيَلْقَاهُ ابْنُ عُمَرَ، وَابْنُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فَيَقُولاَنِ لَهُ: أَشْرِكْنَا فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ دَعَا لَكَ بِالْبَرَكَةِ، فَيَشْرَكُهُمْ، فَرُبَّمَا أَصَابَ الرَّاحِلَةَ كَمَا هِيَ، فَيَبْعَثُ بِهَا إِلَى الْمَنْزِلِ

ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے جنہوں نے نبی کریم ﷺ کا مبارک زمانہ پایا اور ان کی والدہ ماجدہ حضرت زینب بنت حمید انہیں لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں، پھر عرض کی کہ یا رسول اللہ! اسے بیعت کر لیجیے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ کم عمر ہے پھر ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور ان کے لیے دُعا کی۔ چنانچہ زہرہ بن معبد کا بیان ہے کہ ان کے جدِّ امجد حضرت عبداللہ ہشام جب انہیں لے کر بازار جاتے اور غلہ خریدتے تو انہیں حضرت ابن عمر اور حضرت ابن زبیر مل جاتے تو وہ حضرات کہتے کہ ہمیں بھی شریک کر لو کیونکہ ان کے لیے نبی کریم ﷺ نے برکت کی دُعا کی تھی پس یہ انہیں شریک کر لیتے تو اکثر اوقات وہ اونٹ بھر غلہ نفع کماتے اور پھر اسے گھر بھیج دیتے۔

14- بَابُ الشَّرِكَةِ فِي الرَّقِيقِ

لونڈی غلام میں شرکت

2503 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي مَمْلُوكٍ، وَجَبَ عَلَيْهِ أَنْ يُعْتِقَ كُلَّهُ، إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ قَدْرَ ثَمَنِهِ، يُقَامُ قِيمَةَ عَدْلٍ، وَيُعْطَى شُرَكَاؤُهُ حِصَّتَهُمْ، وَيُخَلَّى سَبِيلُ الْمُعْتَقِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو کسی غلام کو اپنے حصے کا آزاد کرے تو اس کے لیے لازم ہے کہ اگر اس کے پاس مال ہو تو سارا ہی آزاد کرے یعنی جو اس کی قیمت انصاف کے ساتھ معیّن کی گئی ہو اور شریکوں کو ان کے حصے دے کر اس کی غلامی کا راستہ صاف کر دیا جائے۔

2504 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَعْتَقَ شِقْصًا لَهُ فِي عَبْدٍ، أُعْتِقَ كُلُّهُ، إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ، وَإِلَّا يُسْتَسْعَ غَيْرَ

بشیر بن نہیک نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو کسی غلام کو اپنے حصے کا آزاد کرے تو اگر اس کے پاس مال ہے تو پورا ہی آزاد کر دے ورنہ اسے مزدوری کے وقت مشقت میں مبتلا نہ کیا جائے۔

2503- راجع الحدیث: 2491، سنن ابوداؤد: 3945

2504- راجع الحدیث: 2492

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

15- بَابُ الِاشْتِرَاكِ فِي الهَدْيِ وَالبُدْنِ، وَإِذَا أَشْرَكَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي هَدْيِهِ بَعْدَ مَا أَهْدَى

2506و2505- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ المَلِكِ بْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، وَعَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، قَالاَ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ صُبْحَ رَابِعَةٍ مِنْ ذِي الحِجَّةِ مُهِلِّينَ بِالحَجِّ، لاَ يَخْلِطُهُمْ شَيْءٌ، فَلَمَّا قَدِمْنَا أَمَرَنَا، فَجَعَلْنَاهَا عُمْرَةً وَأَنْ نَحِلَّ إِلَى نِسَائِنَا، فَفَشَتْ فِي ذَلِكَ القَالَةُ قَالَ عَطَاءٌ: فَقَالَ جَابِرٌ: فَيَرُوحُ أَحَدُنَا إِلَى مِنًى، وَذَكَرُهُ يَقْطُرُ مَنِيًّا، فَقَالَ جَابِرٌ بِكَفِّهِ، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ خَطِيبًا، فَقَالَ: بَلَغَنِي أَنَّ أَقْوَامًا يَقُولُونَ كَذَا وَكَذَا، وَاللَّهِ لَأَنَا أَبَرُّ وَأَتْقَى لِلَّهِ مِنْهُمْ، وَلَوْ أَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا أَهْدَيْتُ، وَلَوْلاَ أَنَّ مَعِي الهَدْيَ لَأَحْلَلْتُ فَقَامَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هِيَ لَنَا أَوْ لِلْأَبَدِ؟ فَقَالَ: لاَ، بَلْ لِلْأَبَدِ قَالَ: وَجَاءَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ أَحَدُهُمَا: يَقُولُ لَبَّيْكَ بِمَا أَهَلَّ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: وَقَالَ الآخَرُ: لَبَّيْكَ بِحَجَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقِيمَ عَلَى إِحْرَامِهِ، وَأَشْرَكَهُ فِي الهَدْيِ

قربانی کے جانوروں اور اونٹوں میں شریک ہونا اور جب ایک شخص دوسرے کا اس وقت شریک ہو جبکہ قربانی کا جانور روانہ کر دیا ہو

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ۴ ذی الحجہ کی صبح کو (مکہ مکرمہ میں) وارد ہوئے اور حج کا احرام باندھا ہوا تھا جبکہ اس کے ساتھ دوسری چیز (عمرہ) کو شامل نہیں کیا تھا جب ہم پہنچ گئے تو ہمیں حکم فرمایا کہ اسے عمرہ بنا لیں اور اپنی عورتوں سے صحبت کر لیں تو صحابۂ کرام میں اس بات پر چہ چا ہونے لگا۔ عطاء کا بیان ہے کہ حضرت جابر نے بتایا کہ ہم میں سے بعض تو اس حالت میں منیٰ جائیں گے کہ ان کی شرمگاہوں سے منی ٹپک رہی ہوگی۔ حضرت جابر نے اپنی ہتھیلی کے ساتھ اشارہ کیا جب یہ بات نبی کریم ﷺ تک پہنچی تو آپ خطبہ دینے کھڑے ہوئے اور فرمایا۔ مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ کچھ لوگ ایسا اور ایسا کہتے ہیں حالانکہ خدا کی قسم میں اُن سے زیادہ نیک اور خدا سے زیادہ ڈرنے والا ہوں۔ اگر مجھے اپنے معاملے کا پہلے علم ہوتا جواب ہوا تو میں قربانی کا جانور نہ بھیجتا اور اگر میرے پاس قربانی کا جانور نہ ہوتا تو میں احرام کھول دیتا پس حضرت سراقہ بن مالک بن جعشم نے کھڑے ہو کر عرض کی کہ یارسول اللہ! یہ رعایت صرف ہمارے لیے ہے؟ فرمایا کہ ہمیشہ کے لیے ہے۔ حضرت جابر نے کہا کہ حضرت علی بن ابوطالب آ گئے ان میں سے ایک نے کہا کہ وہ کہتے ہیں کہ میں اسی کو لبیک کہتا ہوں جس کا

2505،2506- راجع الحدیث: 1557،1085 صحیح مسلم: 2935 سنن نسائی: 2872

رسول اللہ ﷺ نے احرام باندھا ہے۔ دوسرے نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی طرح حج کے لیے لبیک کہتا ہوں پس نبی کریم ﷺ نے حکم فرمایا کہ وہ اپنے احرام پر قائم رہیں اور انہیں قربانی میں شریک کرلیا۔

16- بَابُ مَنْ عَدَلَ عَشْرًا مِنَ الْغَنَمِ بِجَزُورٍ فِي الْقَسْمِ

جس نے تقسیم کے وقت دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر قرار دیا

2507 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ مِنْ تِهَامَةَ، فَأَصَبْنَا غَنَمًا وَإِبِلًا، فَعَجِلَ الْقَوْمُ، فَأَغْلَوْا بِهَا الْقُدُورَ، فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمَرَ بِهَا، فَأُكْفِئَتْ ثُمَّ عَدَلَ عَشْرًا مِنَ الْغَنَمِ بِجَزُورٍ، ثُمَّ إِنَّ بَعِيرًا نَدَّ وَلَيْسَ فِي الْقَوْمِ إِلَّا خَيْلٌ يَسِيرَةٌ، فَرَمَاهُ رَجُلٌ، فَحَبَسَهُ بِسَهْمٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ لِهَذِهِ الْبَهَائِمِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ، فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا، فَاصْنَعُوا بِهِ هَكَذَا قَالَ: قَالَ جَدِّي: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا نَرْجُو - أَوْ نَخَافُ - أَنْ نَلْقَى الْعَدُوَّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى، فَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ؟ فَقَالَ: " اعْجَلْ - أَوْ أَرْنِي - مَا أَنْهَرَ الدَّمَ، وَذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ، فَكُلُوا لَيْسَ السِّنَّ، وَالظُّفُرَ، وَسَأُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذَلِكَ، أَمَّا السِّنُّ: فَعَظْمٌ، وَأَمَّا الظُّفُرُ: فَمُدَى الْحَبَشَةِ "

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ہمراہ تہامہ کے مقام ذی الحلیفہ میں تھے تو ہمیں غنیمت میں بکریاں ملیں اور اونٹ لوگوں نے عجلت سے کام لیتے ہوئے ہانڈیوں میں ان کا گوشت (پکنے کے لیے) چڑھا دیا جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو آپ کے حکم سے انہیں انڈیل دیا گیا پھر آپ نے دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر شمار فرمایا۔ چنانچہ ایک اونٹ بھاگ کھڑا ہوا اور لوگوں میں گھڑسوار کم ہوتے تھے پس ایک شخص نے اسے تیر مارا اور تیر کے ساتھ اسے روک لیا چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مویشی بھی جنگلی جانوروں کی طرح وحشی ہو جاتے ہیں لہٰذا جس پر تم قابو نہ پاسکو تو اس کے ساتھ ایسا ہی کیا کرو۔ عبایہ بن رفاع کا بیان ہے کہ میرے جدِّ امجد نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہمیں امید اور اندیشہ ہے کہ کل ہمارا دشمن سے ٹکراؤ ہوگا لیکن ہمارے پاس چھری نہیں ہے تو کیا ہم بانس کی لکڑی سے ذبح کرسکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ جلدی کرو یا دیکھ لو جو چیز خون بہادے اور اس پر اللہ کا نام لیا جائے تو کھالو ماسوائے دانت اور ناخن کے اور میں تمہیں اس کا سبب بتاتا ہوں کہ دانت تو ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے۔

2507- راجع الحدیث: 2488

بسم الله الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

48- كِتَابُ الرَّهْنِ

رہن کا بیان

1- بَابُ الرَّهْنِ فِي الْحَضَرِ

حالتِ اقامت میں رہن رکھنا

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: (وَإِنْ كُنْتُمْ عَلَى سَفَرٍ وَلَمْ تَجِدُوا كَاتِبًا فَرِهَانٌ مَقْبُوضَةٌ) (البقرة:283)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنز الایمان: اور اگر تم سفر میں ہو اور لکھنے والا نہ پاؤ تو گرو ہو قبضہ دیا ہوا (پارہ ۳، بقرۃ: ۲۸۳)۔

2508- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: وَلَقَدْ رَهَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْعَهُ بِشَعِيرٍ، وَمَشَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخُبْزِ شَعِيرٍ وَإِهَالَةٍ سَنِخَةٍ، وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَا أَصْبَحَ لِآلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِلَّا صَاعٌ، وَلَا أَمْسَى وَإِنَّهُمْ لَتِسْعَةُ أَبْيَاتٍ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی زرہ جو کے عوض گروی رکھی اور میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں جو کی روٹیاں اور متغیر چربی لے کر حاضر ہوا تو میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ آج کل آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اناج نہیں ہے ماسوائے ایک صاع کے حالانکہ گھر نو ہیں۔

2- بَابُ مَنْ رَهَنَ دِرْعَهُ

جس نے اپنی زرہ گروی رکھی

2509- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، قَالَ: تَذَاكَرْنَا عِنْدَ إِبْرَاهِيمَ الرَّهْنَ وَالقَبِيلَ فِي السَّلَفِ، فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ، حَدَّثَنَا الأَسْوَدُ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا إِلَى أَجَلٍ، وَرَهَنَهُ دِرْعَهُ

اعمش کا بیان ہے کہ ہم نے ابراہیم نخعی کے پاس ذکر کیا کہ اسلاف کا رہن کے بارے میں کیا معمول تھا تو ابراہیم نخعی نے بتایا کہ اسود نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی یہودی سے اناج خریدا اور معیّن مدت تک اپنی زرہ اس کے پاس گروی رکھی۔

3- بَابُ رَهْنِ السِّلَاحِ

ہتھیار گروی رکھنا

2510 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعـ[illegible]ـا کا بیان

2508- راجع الحدیث: 2069' سنن نسائی: 2624' سنن ابن ماجہ: 1215

2509- راجع الحدیث: 2068

2510- انظر الحدیث: 4037,3032,3031' صحیح مسلم: 4640' سنن ابوداؤد: 2768

سُفْيَانُ، قَالَ: عَمْرٌو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الأَشْرَفِ، فَإِنَّهُ قَدْ آذَى اللّٰهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ: أَنَا، فَأَتَاهُ، فَقَالَ: أَرَدْنَا أَنْ تُسْلِفَنَا، وَسْقًا أَوْ وَسْقَيْنِ، فَقَالَ: ارْهَنُونِي نِسَاءَكُمْ، قَالُوا: كَيْفَ نَرْهَنُكَ نِسَاءَنَا وَأَنْتَ أَجْمَلُ العَرَبِ؟ قَالَ: فَارْهَنُونِي أَبْنَاءَكُمْ، قَالُوا: كَيْفَ نَرْهَنُ أَبْنَاءَنَا، فَيُسَبُّ أَحَدُهُمْ، فَيُقَالُ: رُهِنَ بِوَسْقٍ، أَوْ وَسْقَيْنِ؟ هَذَا عَارٌ عَلَيْنَا، وَلَكِنَّا نَرْهَنُكَ اللَّأْمَةَ - قَالَ سُفْيَانُ: يَعْنِي السِّلاَحَ - فَوَعَدَهُ أَنْ يَأْتِيَهُ، فَقَتَلُوهُ ثُمَّ أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ

ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کعب بن اشرف کے متعلق فرمایا کیونکہ اس نے اللہ اور اس کے رسول کو اذیت پہنچائی تھی پس حضرت محمد بن مسلمہ نے عرض کی کہ یہ خدمت میں انجام دوں گا اور اس کے پاس جا کر ایک دو وسق اناج لینے کا ارادہ ظاہر کروں گا پس انہوں نے اس سے ایک دو وسق اناج ادھار لینے کا ارادہ ظاہر کیا اس نے کہا کہ اپنی عورتوں کو گروی رکھ دو۔ کہا کہ ہم اپنی عورتوں کو کس وجہ سے گروی رکھیں جبکہ عرب کے حسین ترین لوگ آپ ہیں۔ اس نے کہا تو اپنے بیٹوں کو گروی رکھ دو۔ کہا کہ ہم بیٹوں کو کس طرح گروی رکھیں کہ ہر کوئی گالی دے گا کہ ایک دو وسق اناج کے عوض گروی رکھے گئے ہیں تو ہمارے لیے ندامت کا سبب ہوگا ہاں ہم اپنے ہتھیار گروی رکھ دیں گے۔ پس یہ واپس آنے کا وعدہ کر کے چلے آئے اور پھر اسے قتل کر دیا پھر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر واقعہ عرض کر دیا۔

4- بَابٌ: الرَّهْنُ مَرْكُوبٌ وَمَحْلُوبٌ

سواری کا جانور اور دودھ کا جانور گروی رکھنا

وَقَالَ مُغِيرَةُ: عَنْ إِبْرَاهِيمَ: تُرْكَبُ الضَّالَّةُ بِقَدْرِ عَلَفِهَا، وَتُحْلَبُ بِقَدْرِ عَلَفِهَا، وَالرَّهْنُ مِثْلُهُ

مغیرہ نے ابراہیم نخعی سے نقل کیا کہ کھوئے ہوئے جانور پر چارے کے حساب سے سواری کی جائے اور چارے کے مطابق دودھ نکالا جائے اور رہن میں بھی یہی حکم ہے۔

2511- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: الرَّهْنُ يُرْكَبُ بِنَفَقَتِهِ، وَيُشْرَبُ لَبَنُ الدَّرِّ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مرہونہ جانور پر خرچ کے مطابق سواری کی جائے گی اور دودھ دینے والے جانور کا دودھ پیا جائے گا جبکہ وہ گروی رکھا ہوا ہو۔

2511- انظر الحدیث: 2512، سنن ابو داؤد: 3526، سنن ترمذی: 1254، سنن ابن ماجہ: 2440

2512- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّاءُ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الرَّهْنُ يُرْكَبُ بِنَفَقَتِهِ، إِذَا كَانَ مَرْهُونًا، وَلَبَنُ الدَّرِّ يُشْرَبُ بِنَفَقَتِهِ، إِذَا كَانَ مَرْهُونًا، وَعَلَى الَّذِي يَرْكَبُ وَيَشْرَبُ النَّفَقَةُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جانور پر خرچ کے مطابق سواری کی جائے گی جبکہ اسے گروی رکھا ہوا ہو اور خرچہ کے مطابق جانور کا دودھ پیا جائے گا جبکہ وہ گروی رکھا ہوا ہو لیکن خرچہ سواری کرنے اور دودھ پینے والے پر ہے۔

5- بَابُ الرَّهْنِ عِنْدَ الْيَهُودِ وَغَيْرِهِمْ

یہود وغیرہ کے پاس رہن رکھنا

2513 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اشْتَرَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا، وَرَهَنَهُ دِرْعَهُ

اسود کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی سے غلہ خریدا اور اپنی زرہ اس کے پاس رہن رکھی۔

6- بَابُ إِذَا اخْتَلَفَ الرَّاهِنُ وَالْمُرْتَهِنُ وَنَحْوُهُ، فَالْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِي، وَالْيَمِينُ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ

جب راہن اور مرتہن میں اختلاف ہو تو مدّعیٰ علیہ کی پوزیشن

2514- حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَكَتَبَ إِلَيَّ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى أَنَّ الْيَمِينَ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ

نافع بن عمر کا بیان ہے کہ ابن ابی ملیکہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے لیے لکھا تو انہوں نے جواباً تحریر فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے فیصلہ فرمایا ہے کہ قسم مدعیٰ علیہ پر ہے۔

2516و2515 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، قَالَ:

ابووائل کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جو قسم کھا جائے وہ اپنے مال کا

2512- راجع الحدیث:2511

2513- راجع الحدیث:2512

2514- انظر الحدیث:4552,2668' صحیح مسلم:4446,4445' سنن ابوداؤد:3619' سنن ترمذی:1342'

سنن نسائی:5440' سنن ابن ماجہ:2321

2515,2516- راجع الحدیث:2357,2356

قَالَ عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ يَسْتَحِقُّ بِهَا مَالًا وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ، لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَصْدِيقَ ذَلِكَ: (إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا) (آل عمران: 77) فَقَرَأَ إِلَى (عَذَابٌ أَلِيمٌ) (آل عمران: 77)، ثُمَّ إِنَّ الأَشْعَثَ بْنَ قَيْسٍ خَرَجَ إِلَيْنَا، فَقَالَ مَا يُحَدِّثُكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ؟ قَالَ: فَحَدَّثْنَاهُ، قَالَ: فَقَالَ: صَدَقَ، لَفِيَّ وَاللَّهِ أُنْزِلَتْ، كَانَتْ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ خُصُومَةٌ فِي بِئْرٍ، فَاخْتَصَمْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ: شَاهِدَاكَ أَوْ يَمِينُهُ، قُلْتُ: إِنَّهُ إِذًا يَحْلِفَ وَلاَ يُبَالِي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ يَسْتَحِقُّ بِهَا مَالًا، وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ، لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَصْدِيقَ ذَلِكَ، ثُمَّ اقْتَرَأَ هَذِهِ الآيَةَ: (إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا) (آل عمران: 77) إِلَى (وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ) (آل عمران: 77)

حقدار ہو جاتا ہے اور اگر وہ قسم میں جھوٹا ہو تو اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر ناراض ہو گا پس اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق میں یہ آیت نازل فرمائی۔ ''ترجمہ کنز الایمان: وہ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں (پارہ ۳، آل عمران: ۷۷)۔'' سورۂ آل عمران، آیت ۷۷ پھر اشعث بن قیس ہمارے پاس تشریف لائے اور دریافت کیا کہ ابوعبدالرحمٰن تم سے کیا فرما رہے تھے؟ ابووائل کا بیان ہے کہ جو انہوں نے فرمایا تھا وہ ہم نے ان سے بیان کر دیا فرمایا کہ حقیقت تو یہ ہے کہ یہ آیت میرے متعلق نازل ہوئی کیونکہ خدا کی قسم ایک شخص کے ساتھ میرا کنوئیں کے بارے میں تنازعہ تھا ہم نے اپنا جھگڑا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ گواہ پیش کر دو یا وہ قسم دے گا۔ میں عرض گزار ہوا کہ وہ تو قسم کھانے میں کوئی جھجک محسوس نہیں کرے گا چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو قسم کھا جائے وہ مال کا مستحق ہو جاتا ہے اور وہ قسم میں اگر جھوٹا ہے تو اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا وہ اس پر ناراض ہو گا پس اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق فرمائی اور پھر یہ آیت تلاوت کی۔ وہ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں۔ (سورۂ آل عمران، آیت ۷۷)

☆☆☆☆☆

بسم الله الرحمن الرحیم

49- كِتَابُ الْعِتْقِ

1- بَابٌ فِي الْعِتْقِ وَفَضْلِهِ

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: (فَكُّ رَقَبَةٍ، أَوْ إِطْعَامٌ فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ، يَتِيمًا ذَا مَقْرَبَةٍ) (البلد:14)

2517- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي وَاقِدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ مَرْجَانَةَ - صَاحِبُ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ - قَالَ: قَالَ لِي أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّمَا رَجُلٍ أَعْتَقَ امْرَأً مُسْلِمًا، اسْتَنْقَذَ اللَّهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ قَالَ سَعِيدُ بْنُ مَرْجَانَةَ: فَانْطَلَقْتُ بِهِ إِلَى عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، فَعَمَدَ عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِلَى عَبْدٍ لَهُ قَدْ أَعْطَاهُ بِهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَشَرَةَ آلاَفِ دِرْهَمٍ أَوْ أَلْفَ دِينَارٍ، فَأَعْتَقَهُ

2- بَابٌ: أَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ

2518- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي مُرَاوِحٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ العَمَلِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: إِيمَانٌ بِاللَّهِ، وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِهِ. قُلْتُ: فَأَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: أَعْلاَهَا ثَمَنًا، وَأَنْفَسُهَا عِنْدَ أَهْلِهَا. قُلْتُ:

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

آزاد کرنے کا بیان

غلام آزاد کرنے کی فضیلت

ارشادِ ربانی ہے ترجمہ کنز الایمان: کسی بندے کی گردن چھڑانا یا بھوک کے دن کھانا دینا رشتہ دار یتیم کو (پارہ ۳۰، البلد: ۱۳-۱۵)

امام زین العابدین کے مصاحب سعید بن مرجانہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی مسلمان غلام کو آزاد کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کے بدلے آزاد کرنے والے کے ہر عضو کو دوزخ سے بچائے گا۔ سعید بن مرجانہ کا بیان ہے کہ پھر میں حضرت علی بن حسین کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو انہوں نے اپنے ایک غلام کو آزاد کرنے کا ارادہ فرمایا جس کے عبداللہ بن جعفر انہیں دس ہزار درہم یا ایک ہزار دینار دیتے تھے لیکن انہوں نے اسے آزاد کر دیا۔

کس غلام کا آزاد کرنا افضل ہے

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی کہ کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے فرمایا کہ اللہ پر ایمان لانا اور راہِ خدا میں جہاد کرنا۔ میں نے عرض کی کہ کون سے غلام کا آزاد کرنا افضل ہے؟ فرمایا کہ جو قیمت میں زیادہ اور مالکوں کا پسندیدہ ہو۔ میں عرض گزار ہوا کہ اگر ایسا نہ کرسکوں؟

2517- انظر الحدیث: 6715' صحیح مسلم: 3775,3774' سنن ترمذی: 1541

2518- صحیح مسلم: 247,246' سنن نسائی: 3129' سنن ابن ماجہ: 2523

فَإِنْ لَمْ أَفْعَلْ؟ قَالَ: تُعِينُ ضَايِعًا، أَوْ تَصْنَعُ لِأَخْرَقَ. قَالَ: فَإِنْ لَمْ أَفْعَلْ؟ قَالَ: تَدَعُ النَّاسَ مِنَ الشَّرِّ، فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ تَصَدَّقُ بِهَا عَلَى نَفْسِكَ

فرمایا کہ کسی کاریگر کی مدد کرو یا کسی بے ہنر کا کام درست کر دو۔ عرض کی کہ اگر یہ بھی نہ کر سکوں؟ فرمایا کہ لوگوں کو اپنے شر سے بچائے رکھو کیونکہ یہ بھی ایک صدقہ ہے جو تم اپنی جان کے لیے دو گے۔

3- بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْعَتَاقَةِ فِي الْكُسُوفِ أَوِ الْآيَاتِ

غلام آزاد کرنا سورج گرہن اور دوسری علامتوں کے کے وقت مستحب ہے

2519 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَتْ: أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَتَاقَةِ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ . تَابَعَهُ عَلِيٌّ عَنِ الدَّرَاوَرْدِيِّ، عَنْ هِشَامٍ

فاطمہ بنت مُنذر کا بیان ہے کہ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے سورج گرہن کے وقت غلام آزاد کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ اسی طرح علی، دراوردی نے ہشام سے مروی کی ہے۔

2520 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، حَدَّثَنَا عَثَّامٌ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَتْ: كُنَّا نُؤْمَرُ عِنْدَ الْخُسُوفِ بِالْعَتَاقَةِ

فاطمہ بنت مُنذر کا بیان ہے کہ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ چاند گرہن کے وقت ہمیں غلام آزاد کرنے کا حکم دیا جاتا۔

4- بَابُ إِذَا أَعْتَقَ عَبْدًا بَيْنَ اثْنَيْنِ، أَوْ أَمَةً بَيْنَ الشُّرَكَاءِ

جب دو آدمیوں کے مشترک غلام یا مشترک لونڈی کو آزاد کیا جائے

2521 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَعْتَقَ عَبْدًا بَيْنَ اثْنَيْنِ، فَإِنْ كَانَ مُوسِرًا قُوِّمَ عَلَيْهِ ثُمَّ يُعْتَقُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو ایسے غلام کو آزاد کرے جو دو آدمیوں میں مشترک ہو تو اگر وہ گنجائش والا ہے تو انصاف سے قیمت ادا کر کے غلام کو آزاد کر دے۔

2519- راجع الحدیث: 1054,86

2520- راجع الحدیث: 1054,86

2521- انظر الحدیث: 2491، صحیح مسلم: 4305، سنن ابو داؤد: 3947

2522 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي عَبْدٍ، فَكَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ العَبْدِ قُوِّمَ العَبْدُ عَلَيْهِ قِيمَةَ عَدْلٍ، فَأَعْطَى شُرَكَاءَهُ حِصَصَهُمْ، وَعَتَقَ عَلَيْهِ العَبْدُ، وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی غلام میں اپنا حصہ آزاد کیا تو اگر اس کے پاس اتنا مال ہو کہ انصاف کے ساتھ غلام کی قیمت معیّن کی جائے تو یہ ادا کر سکے۔ اس صورت میں وہ دوسرے شرکاء کو ان کے حصے ادا کر کے اسے آزاد کردے ورنہ غلام اتنا ہی آزاد ہوگا جتنا اس نے کیا ہے۔

2523 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي مَمْلُوكٍ، فَعَلَيْهِ عِتْقُهُ كُلُّهُ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَهُ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ يُقَوَّمُ عَلَيْهِ قِيمَةَ عَدْلٍ، فَأُعْتِقَ مِنْهُ مَا أَعْتَقَ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے کسی غلام میں سے اتنا آزاد کیا جتنا کہ اس کا حصہ ہے تو اس کے لیے لازم ہے کہ اس سارے کو آزاد کرے جبکہ اس کے پاس اتنا مال ہو کہ اس کی واقعی قیمت ادا کر سکے اگر اس کے پاس اتنا مال نہ ہو جس کے ساتھ اس کی منصفانہ قیمت ادا کی جا سکے تو پھر اتنا ہی آزاد کردے جتنا کہ اس نے آزاد کیا۔

2523م - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا بِشْرٌ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ اخْتَصَرَهُ

مسدد، بشر نے عبید اللہ سے اس حدیث کو مختصراً مروی کیا ہے۔

2524 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا لَهُ فِي مَمْلُوكٍ أَوْ شِرْكًا لَهُ فِي عَبْدٍ، وَكَانَ لَهُ مِنَ المَالِ مَا يَبْلُغُ قِيمَتَهُ بِقِيمَةِ العَدْلِ، فَهُوَ عَتِيقٌ قَالَ نَافِعٌ: وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ، قَالَ أَيُّوبُ: لاَ أَدْرِي أَشَيْءٌ قَالَهُ نَافِعٌ، أَوْ شَيْءٌ فِي الحَدِيثِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم نے فرمایا جس نے کسی مملوک میں اپنا حصہ آزاد کیا یا کسی غلام میں اپنا حصہ اور اس کے پاس اتنا مال ہو جو غلام کی منصفانہ قیمت کو پہنچ جائے تو اسے آزاد کروا دے۔ نافع کا قول ہے کہ ورنہ اسی کا حصہ آزاد ہوگا۔ ایوب راوی کا بیان ہے کہ مجھے علم نہیں کہ یہ بات نافع نے کہی ہے یا حدیث میں ہے۔

2522- راجع الحدیث: 2491' صحیح مسلم: 4301' سنن ابن ماجہ: 2528

2523م- راجع الحدیث: 2491

2524- راجع الحدیث: 2491

2525 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مِقْدَامٍ، حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا " أَنَّهُ كَانَ يُفْتِي فِي العَبْدِ أَوِ الأَمَةِ يَكُونُ بَيْنَ شُرَكَاءَ، فَيُعْتِقُ أَحَدُهُمْ نَصِيبَهُ مِنْهُ يَقُولُ: قَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ عِتْقُهُ كُلِّهِ إِذَا كَانَ لِلَّذِي أَعْتَقَ مِنَ المَالِ مَا يَبْلُغُ يُقَوَّمُ مِنْ مَالِهِ قِيمَةَ العَدْلِ، وَيُدْفَعُ إِلَى الشُّرَكَاءِ أَنْصِبَاؤُهُمْ، وَيُخَلَّى سَبِيلُ المُعْتَقِ " يُخْبِرُ ذَلِكَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرَوَاهُ اللَّيْثُ، وَابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، وَابْنُ إِسْحَاقَ، وَجُوَيْرِيَةُ، وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْتَصَرًا

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس غلام یا لونڈی کے بارے میں فتویٰ دیا کرتے جو مشترکہ ہو پھر ایک ان میں سے اپنے حصے کا آزاد کرنا چاہے۔ وہ فرمایا کرتے کہ اس شخص پر واجب ہے کہ اسے مکمل آزاد کروائے جبکہ اس کے پاس اتنا مال ہو کہ اس کی منصفانہ قیمت ادا کی جا سکے اور وہ اپنے مال سے دوسرے شرکاء کو ان کے حصے ادا کر سکے اور غلام کو آزاد کر کے اس کا راستہ صاف کر دے۔ حضرت ابن عمر اس کو نبی کریم ﷺ سے مروی کیا کرتے۔ لیث، ابن ذئب اور ابن اسحٰق اور جویریہ اور یحییٰ بن سعید اور اسمٰعیل بن نافع۔ حضرت ابن عمر نے اسے مختصراً نبی کریم ﷺ سے مروی کیا ہے۔

5- بَابُ إِذَا أَعْتَقَ نَصِيبًا فِي عَبْدٍ، وَلَيْسَ لَهُ مَالٌ، اسْتُسْعِيَ العَبْدُ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ، عَلَى نَحْوِ الكِتَابَةِ

جب کسی نے غلام کو اپنے حصے کا آزاد کیا اور اس کے پاس مال نہ ہو تو غلام سے کام لیتے وقت مشقت میں نہ ڈالا جائے بلکہ مکاتبت کی طرح ہو

2526 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ ابْنُ أَبِي رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، سَمِعْتُ قَتَادَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي النَّضْرُ بْنُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَعْتَقَ شَقِيصًا مِنْ عَبْدٍ،

احمد بن ابو رجاء، یحییٰ بن آدم، جریر بن حازم قتادہ، نضر بن انس بن مالک، بشیر بن نہیک، حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے غلام میں سے اپنے حصے کا آزاد کیا۔

2525- راجع الحدیث: 2491، صحیح مسلم: 3750، سنن ابو داؤد: 3745,3744

2526- راجع الحدیث: 2492

2527- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا - أَوْ شَقِيصًا - فِي مَمْلُوكٍ، فَخَلاَصُهُ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ، وَإِلَّا قُوِّمَ عَلَيْهِ، فَاسْتُسْعِيَ بِهِ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ تَابَعَهُ حَجَّاجُ بْنُ حَجَّاجٍ، وَأَبَانُ، وَمُوسَى بْنُ خَلَفٍ، عَنْ قَتَادَةَ اخْتَصَرَهُ شُعْبَةُ

یزید بن زریع، سعید، قتادہ، نضر بن انس، بشیر بن نہیک، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی غلام کو اپنے حصّے کا آزاد کیا تو اس کے لیے لازم ہے کہ اُسے اپنے مال کے ذریعے آزاد کروا دے جبکہ اس کے پاس مال ہو ورنہ اس کی قیمت لگائی جائے گی اور اس سے مزدوری کروائی جائے گی لیکن مشقت کے ساتھ نہیں۔ اسی طرح حجاج بن حجاج اور ابان اور موسیٰ بن خلف نے قتادہ سے مروی کی اور شعبہ نے اسے اختصار کے ساتھ مروی کیا ہے۔

6- بَابُ الخَطَإِ وَالنِّسْيَانِ فِي العَتَاقَةِ وَالطَّلاَقِ وَنَحْوِهِ، وَلاَ عَتَاقَةَ إِلَّا لِوَجْهِ اللَّهِ

آزاد کرنے اور طلاق دینے میں غلطی اور بھول آزاد کرنا صرف رضائے الٰہی کے لیے ہے

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى وَلاَ نِيَّةَ لِلنَّاسِي وَالمُخْطِئِ"

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر ایک کو اس کی نیت کا پھل ملے گا جبکہ بھولنے اور غلطی کرنے والے کی کوئی نیت نہیں ہوتی۔

2528- حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ تَجَاوَزَ لِي عَنْ أُمَّتِي مَا وَسْوَسَتْ بِهِ صُدُورُهَا، مَا لَمْ تَعْمَلْ أَوْ تَكَلَّمْ

زرارہ بن ابو اوفی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری امت سے درگزر فرمائی جو ان کے دلوں میں وسوسے آتے ہیں جب تک وہ ان کے مطابق عمل یا کلام نہ کریں۔

2529- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ

علقمہ بن وقاص لیثی نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

2527- راجع الحدیث: 2504,2492

2528- انظر الحدیث: 6664,5269 'صحیح مسلم: 329,328,327 'سنن ابو داؤد: 2209 'سنن ترمذی: 1183 'سنن نسائی: 3415,3434 'سنن ابن ماجہ: 2044,2040

2529- راجع الحدیث: 1

التَّيْمِيِّ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ، وَلِامْرِئٍ مَا نَوَى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا، فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ

فرمایا: اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اور ہر آدمی کو نیت کا پھل ملے گا۔ پس جس کی ہجرت اللہ اور رسول کے لیے ہے تو وہ ہجرت اللہ اور رسول کی طرف شمار ہوگی اور جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت سے شادی کرنے کی غرض سے ہے تو وہ اسی چیز کی طرف ہجرت شمار ہوگی جس کی طرف ہجرت کی۔

7- بَابُ إِذَا قَالَ رَجُلٌ لِعَبْدِهِ: هُوَ لِلَّهِ، وَنَوَى العِتْقَ، وَالإِشْهَادِ فِي العِتْقِ

جب کوئی اپنے غلام سے کہے کہ وہ اللہ کے لیے ہے اور آزاد کرنے میں نیت اور گواہوں کا ہونا

2530- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ لَمَّا أَقْبَلَ يُرِيدُ الإِسْلاَمَ، وَمَعَهُ غُلاَمُهُ ضَلَّ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِنْ صَاحِبِهِ، فَأَقْبَلَ بَعْدَ ذَلِكَ وَأَبُو هُرَيْرَةَ جَالِسٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ هَذَا غُلاَمُكَ قَدْ أَتَاكَ، فَقَالَ: أَمَا إِنِّي أُشْهِدُكَ أَنَّهُ حُرٌّ، قَالَ: فَهُوَ حِينَ يَقُولُ:

(البحر الطويل)

يَا لَيْلَةً مِنْ طُولِهَا وَعَنَائِهَا ... عَلَى أَنَّهَا مِنْ دَارَةِ الكُفْرِ نَجَّتِ

قیس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب وہ دارالاسلام (مدینہ منورہ) کی جانب روانہ ہوئے تو ان کا غلام ان کے ساتھ تھا راستے میں دونوں ایک دوسرے سے بچھڑ گئے جب اس کے بعد وہ پہنچ گئے تو حضرت ابوہریرہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ اے ابوہریرہ! تمہارا غلام تمہارے پاس آگیا۔ عرض کی کہ میں حضور ﷺ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ یہ آزاد ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ ان دنوں وہ کہا کرتے تھے۔

غم کی رات طویل تھی، ہر جانب مشکلات تھیں
سینکڑوں بار شکر، کہ کفر کے گھر سے ہمیں نجات ملی

2531- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ

قیس کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے (ہجرت کرتے ہوئے) راستے میں

2530- انظر الحدیث: 4393,2532,2531

2531- راجع الحدیث: 2530

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ فِي الطَّرِيقِ:

(البحر الطويل)

يَا لَيْلَةً مِنْ طُولِهَا وَعَنَائِهَا ... عَلَى أَنَّهَا مِنْ دَارَةِ الْكُفْرِ نَجَّتِ

قَالَ: وَأَبَقَ مِنِّي غُلاَمٌ لِي فِي الطَّرِيقِ، قَالَ: فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَايَعْتُهُ فَبَيْنَا أَنَا عِنْدَهُ إِذْ طَلَعَ الْغُلاَمُ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ هَذَا غُلاَمُكَ فَقُلْتُ: هُوَ حُرٌّ لِوَجْهِ اللهِ، فَأَعْتَقْتُهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: لَمْ يَقُلْ أَبُو كُرَيْبٍ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ حُرٌّ

کہا۔

غم کی رات طویل تھی، ہر جانب مشکلات تھیں
سینکڑوں بار شکر، کہ کفر کے گھر سے ہمیں نجات ملی

فرمایا کہ راستے میں میرا غلام مجھ سے بچھڑ گیا۔ ان کا بیان ہے کہ جب میں نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور آپ سے بیعت کی تو میں آپ کے پاس ہی تھا کہ غلام نمودار ہوا۔ چنانچہ رسول اللہ نے مجھ سے فرمایا۔ اے ابوہریرہ! یہ تمہارا غلام میں نے عرض کی کہ یہ رضائے الٰہی کے لیے آزاد ہے پس میں نے اسے آزاد کر دیا۔ ابوکریب نے ابو اسامہ سے آزاد ہے کا لفظ مروی نہیں کیا۔

2532 - حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، قَالَ: لَمَّا أَقْبَلَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَمَعَهُ غُلاَمُهُ وَهُوَ يَطْلُبُ الإِسْلاَمَ، فَضَلَّ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ بِهَذَا، وَقَالَ: أَمَا إِنِّي أُشْهِدُكَ أَنَّهُ لِلَّهِ

قیس بن ابوحازم کا بیان ہے کہ جب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہجرت کی اور وہ دارالاسلام پہنچنا چاہتے تھے تو ان کا غلام ساتھ تھا۔ راستے میں دونوں ایک دوسرے سے بچھڑ گئے انہوں نے کہا کہ میں حضور ﷺ کو گواہ بناتا ہوں کہ وہ اللہ کے لیے (آزاد) ہے۔

8- بَابُ أُمِّ الْوَلَدِ

اُمِّ ولد کا بیان

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ تَلِدَ الأَمَةُ رَبَّهَا

حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم ﷺ سے مروی کی ہے کہ قیامت کی علامات میں سے ہے کہ لونڈی اپنے آقا کو جنے گی۔

2533- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: إِنَّ عُتْبَةَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ عَهِدَ إِلَى أَخِيهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنْ يَقْبِضَ إِلَيْهِ

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ حضرت عتبہ بن ابووقاص نے اپنے بھائی حضرت سعد بن ابووقاص سے عہد لیا کہ زمعہ کی لونڈی کے بیٹے کو اپنی قبضہ میں لے لینا۔ حضرت

2532- راجع الحديث:2530

2533- راجع الحديث:2053

ابْنُ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ. قَالَ عُتْبَةُ: إِنَّهُ ابْنِي، فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الفَتْحِ، أَخَذَ سَعْدٌ ابْنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ، فَأَقْبَلَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَقْبَلَ مَعَهُ بِعَبْدِ بْنِ زَمْعَةَ، فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَذَا ابْنُ أَخِي عَهِدَ إِلَيَّ أَنَّهُ ابْنُهُ فَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَذَا أَخِي ابْنُ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ، وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ، فَنَظَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ابْنِ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ، فَإِذَا هُوَ أَشْبَهُ النَّاسِ بِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ، مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ وُلِدَ عَلَى فِرَاشِ أَبِيهِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: احْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ بِنْتَ زَمْعَةَ مِمَّا رَأَى مِنْ شَبَهِهِ بِعُتْبَةَ، وَكَانَتْ سَوْدَةُ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عتبہ نے کہا کہ وہ میرا بیٹا ہے۔ جب زمانہ فتح میں رسول اللہ ﷺ (مکہ مکرمہ) رونق افروز ہوئے تو حضرت سعد نے زمعہ کی لونڈی کے بیٹے کو اپنے قبضے میں لے لیا اور اسے لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور ان کے ساتھ حضرت عبد بن زمعہ بھی حاضر ہوئے۔ چنانچہ حضرت سعد نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! یہ میرا بھتیجا ہے جس کے بارے میں مجھ سے عہد لیا گیا تھا۔ عبد بن زمعہ نے عرض کی یا رسول اللہ! یہ میرا بھائی ہے کیونکہ میرے والد زمعہ کی لونڈی کا بیٹا ہے اور ان کے بستر پر ہی اس کی ولادت ہوئی ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے زمعہ کی لونڈی کے بیٹے کو دیکھا تو وہ تمام لوگوں سے اس (حضرت عتبہ) کے ساتھ زیادہ مشابہت رکھتا تھا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ اے عبد بن زمعہ یہ تمہارا ہے کیونکہ تمہارے باپ کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ اسے سودہ بنت زمعہ! تم اس سے پردہ کرنا کیونکہ آپ نے اسے عتبہ کے مشابہ دیکھا تھا اور حضرت سودہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ تھیں۔

9- بَابُ بَيْعِ المُدَبَّرِ

مدبر کی بیع

2534- حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَعْتَقَ رَجُلٌ مِنَّا عَبْدًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ، فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِ فَبَاعَهُ قَالَ جَابِرٌ: مَاتَ الغُلاَمُ عَامَ أَوَّلَ

عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ہم میں سے ایک شخص نے اپنے غلام کو مدبر (مرنے کے بعد آزاد) کیا۔ نبی کریم ﷺ نے اسے بلا کر بیچ دیا وہ غلام پہلے سال ہی مر گیا۔

10- بَابُ بَيْعِ الوَلاَءِ وَهِبَتِهِ

ولاء کی فروخت اور اس کا ہبہ کرنا

2534- راجع الحدیث: 2141

2535 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ، وَعَنْ هِبَتِهِ

عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے پہلے ولاء کی بیع اور اسے ہبہ کرنے سے ممانعت فرمائی۔

2536 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اشْتَرَيْتُ بَرِيرَةَ، فَاشْتَرَطَ أَهْلُهَا وَلَاءَهَا، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَعْتِقِيهَا، فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْطَى الْوَرِقَ، فَأَعْتَقْتُهَا، فَدَعَاهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخَيَّرَهَا مِنْ زَوْجِهَا، فَقَالَتْ: لَوْ أَعْطَانِي كَذَا وَكَذَا مَا ثَبَتُّ عِنْدَهُ، فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا

اسود کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے بریرہ کو خریدا تو اس کے مالکوں نے ولاء کی شرط رکھی پس میں نے اس بات کا نبی کریم ﷺ سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ اسے آزاد کردو کیونکہ ولاء تو اس کے لیے ہے جس نے قیمت دی۔ چنانچہ میں نے اسے آزاد کردیا تو نبی کریم ﷺ نے اسے بلایا اور اس کے شوہر کے بارے میں اسے اختیار دیا اس نے عرض کی کہ اگر وہ مجھے اتنا مال بھی دے تب بھی اس کے پاس نہ رہوں اور اس نے بغیر خاوند رہنا پسند کیا۔

11- بَابُ إِذَا أُسِرَ أَخُو الرَّجُلِ، أَوْ عَمُّهُ، هَلْ يُفَادَى إِذَا كَانَ مُشْرِكًا

جب کسی کا بھائی یا چچا قید ہو جائے، اگر وہ مشرک ہو تو کیا اس کا فدیہ دیا جا سکتا ہے؟

وَقَالَ أَنَسٌ: قَالَ العَبَّاسُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَادَيْتُ نَفْسِي، وَفَادَيْتُ عَقِيلًا وَكَانَ عَلِيٌّ لَهُ نَصِيبٌ فِي تِلْكَ الغَنِيمَةِ الَّتِي أَصَابَ مِنْ أَخِيهِ عَقِيلٍ وَعَمِّهِ عَبَّاسٍ

حضرت انس کا بیان ہے کہ حضرت عباس نے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی کہ میں نے اپنا اور عقیل کا فدیہ دیا اور حضرت علی کا اس میں حصہ تھا جو انہیں اپنے بھائی عقیل اور اپنے چچا حضرت عباس سے ملا تھا۔

2537 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسٌ رَضِيَ

ابن شہاب نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ انصار کے کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ اگر آپ

2535- اطراف الحدیث: 6756' صحیح مسلم: 3768' سنن ابو داؤد: 2919' سنن ترمذی: 1236' سنن نسائی: 4673' سنن ابن ماجہ: 2747

2536- سنن ترمذی: 1256' سنن نسائی: 4656,3449

2537- اطراف الحدیث: 4018,3048

اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رِجَالًا مِنَ الْاَنْصَارِ اسْتَأْذَنُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: ائْذَنْ لَنَا، فَلْنَتْرُكْ لِابْنِ اُخْتِنَا عَبَّاسٍ فِدَاءَهُ، فَقَالَ: لَا تَدَعُونَ مِنْهُ دِرْهَمًا

اجازت عطا فرمائیں تو ہم اپنے بھانجے عباس کا فدیہ معاف کردیں؟ آپ نے فرمایا کہ ان کی طرف ایک درہم بھی نہ چھوڑو۔

12- بَابُ عِتْقِ الْمُشْرِكِ

مشرک غلام کو آزاد کرنا

2538- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، اَخْبَرَنِي اَبِي، اَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَعْتَقَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِائَةَ رَقَبَةٍ، وَحَمَلَ عَلَى مِائَةِ بَعِيرٍ، فَلَمَّا اَسْلَمَ حَمَلَ عَلَى مِائَةِ بَعِيرٍ، وَاَعْتَقَ مِائَةَ رَقَبَةٍ، قَالَ: فَسَاَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَرَاَيْتَ اَشْيَاءَ كُنْتُ اَصْنَعُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ كُنْتُ اَتَحَنَّثُ بِهَا - يَعْنِي اَتَبَرَّرُ بِهَا -؟ قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَسْلَمْتَ عَلَى مَا سَلَفَ لَكَ مِنْ خَيْرٍ

ہشام کا بیان ہے کہ مجھے میرے والد ماجد عروہ بن زبیر نے بتایا کہ حضرت حکیم بن حزام نے دور جاہلیت میں سو غلام آزاد کیے اور سو اونٹ سواری کے لیے دیے تھے۔ جب یہ دائرہ اسلام میں آئے ہوئے تو سو اونٹ خدا کے لیے دیئے اور سو غلام آزاد کیے۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ سے پوچھا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! ان کے متعلق ارشاد فرمایئے کہ میں حالت کفر میں جو نیک کام کیا کرتا تھا اور ان سے میرا مقصود ثواب حاصل کرنا ہوتا تھا؟ ان کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم نے اسلام قبول کرلیا تو گزشتہ نیکیوں کا ثواب بھی ملے گا۔

13- بَابُ مَنْ مَلَكَ مِنَ الْعَرَبِ رَقِيقًا، فَوَهَبَ وَبَاعَ وَجَامَعَ وَفَدَى وَسَبَى الذُّرِّيَّةَ

جو کسی عربی کا مالک ہوجائے تو اس کو ہبہ کرنے، فروخت کرنے، جماع کرنے، فدیہ دینے اور اس کے بچوں کو قید کرنے کا بیان

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: (ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَمْلُوكًا لَا يَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ، وَمَنْ رَزَقْنَاهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَجَهْرًا، هَلْ يَسْتَوُونَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ) (النحل: 75)

ارشاد ربانی ہے: ترجمہ کنز الایمان: اللہ نے ایک کہاوت بیان فرمائی ایک بندہ ہے دوسرے کی مِلک آپ کچھ مقدور نہیں رکھتا اور ایک وہ جسے ہم نے اپنی طرف سے اچھی روزی عطا فرمائی تو وہ اس میں سے خرچ کرتا

2538- راجع الحدیث: 1436

ہے چھپے اور ظاہر کیا وہ برابر ہو جائیں گے سب خوبیاں اللہ کو ہیں بلکہ ان میں اکثر کو خبر نہیں (پارہ ۱۴، النحل: ۷۵)

2540و2539 - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، ذَكَرَ عُرْوَةُ أَنَّ مَرْوَانَ، وَالمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ، أَخْبَرَاهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ حِينَ جَاءَهُ وَفْدُ هَوَازِنَ، فَسَأَلُوهُ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ، فَقَالَ: " إِنَّ مَعِي مَنْ تَرَوْنَ، وَأَحَبُّ الحَدِيثِ إِلَيَّ أَصْدَقُهُ، فَاخْتَارُوا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ: إِمَّا المَالَ وَإِمَّا السَّبْيَ، وَقَدْ كُنْتُ اسْتَأْنَيْتُ بِهِمْ "، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتَظَرَهُمْ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً حِينَ قَفَلَ مِنَ الطَّائِفِ، فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ رَادٍّ إِلَيْهِمْ إِلَّا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ، قَالُوا: فَإِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ، فَأَثْنَى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ إِخْوَانَكُمْ قَدْ جَاءُونَا تَائِبِينَ، وَإِنِّي رَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّ إِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ، فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُطَيِّبَ ذَلِكَ فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَظِّهِ حَتَّى نُعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُفِيءُ اللهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ، فَقَالَ النَّاسُ: طَيَّبْنَا لَكَ ذَلِكَ، قَالَ: إِنَّا لاَ نَدْرِي مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ، فَارْجِعُوا حَتَّى يَرْفَعَ إِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ أَمْرَكُمْ، فَرَجَعَ النَّاسُ، فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ، ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْبَرُوهُ: أَنَّهُمْ طَيَّبُوا وَأَذِنُوا، فَهَذَا الَّذِي بَلَغَنَا عَنْ سَبْيِ هَوَازِنَ، وَقَالَ أَنَسٌ: قَالَ عَبَّاسٌ

عروہ بن زبیر کو مروان اور حضرت مسور بن مخزمہ نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ کھڑے ہوئے جب آپ کی بارگاہ میں ہوازن کا وفد حاضر ہوا اور انہوں نے اپنے مال اور قیدیوں کو واپس لوٹانے کا تقاضہ کیا تو آپ نے فرمایا کہ میرے ساتھیوں کو تم دیکھتے ہو اور مجھے سب سے درست بات بہت ہی پسند ہے لہٰذا تم مال یا قیدیوں میں سے ایک چیز اختیار کرلو اور میں نے اسی لیے تقسیم میں دیر کی ہے اور نبی کریم ﷺ نے ان کا دس سے بھی زیادہ دنوں تک انتظار کیا جبکہ آپ طائف سے بھی لوٹ آئے جب ان لوگوں پر واضح ہوگیا کہ نبی کریم ﷺ انہیں ایک ہی چیز واپس دیں گے تو انہوں نے عرض کی کہ ہمارے قیدی چھوڑ دیجیے۔ پس نبی کریم ﷺ لوگوں کے درمیان قیام فرما ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی شان حمد وثناء بیان کر کے فرمایا۔ امابعد، تمہارے یہ بھائی تائب ہو کر میرے پاس آئے ہیں۔ میں ان کے قیدی واپس لوٹانے چاہتا ہوں۔ پس جو تم میں سے خوشالی سے آزاد کرنا چاہے تو اسے چاہیے کہ ایسا کردے اور جو اپنا حصہ رکھنا چاہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ جو ہمیں فئے کا مال سب پہلے عطا فرمائے تو ہم اس کی قیمت ادا کردیں لہٰذا ایسا کرے۔ چنانچہ لوگوں نے خوشالی سے آزاد کرنے کے لیے کہہ دیا۔ فرمایا کہ ہمیں اجازت دینے والوں اور نہ دینے والا کا کوئی علم نہیں ہوا لہٰذا تم واپس جاؤ اور بتا کر ہمارے پاس اپنے معروف لوگوں کو بھیجو۔ پس لوگ واپس چلے گئے اپنے معروف لوگوں سے بات چیت کی اور وہ نبی کریم ﷺ

2539,2540- راجع الحدیث: 2308,2307

لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَادَيْتُ نَفْسِي، وَفَادَيْتُ عَقِيلًا

کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور آپ کو بتایا کہ وہ خوشالی سے اجازت دے رہے ہیں۔ یہ خبر ہے جو ہوازن کے قیدیوں کے متعلق ہم تک پہنچی اور حضرت انس کا بیان ہے کہ حضرت عباس نے نبی کریم کی خدمت میں گزارش کی کہ میں نے اپنا اور عقیل کا فدیہ دیا۔

2541 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ، قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى نَافِعٍ، فَكَتَبَ إِلَيَّ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغَارَ عَلَى بَنِي المُصْطَلِقِ وَهُمْ غَارُّونَ، وَأَنْعَامُهُمْ تُسْقَى عَلَى المَاءِ، فَقَتَلَ مُقَاتِلَتَهُمْ، وَسَبَى ذَرَارِيَّهُمْ، وَأَصَابَ يَوْمَئِذٍ جُوَيْرِيَةَ، حَدَّثَنِي بِهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، وَكَانَ فِي ذَلِكَ الجَيْشِ

نافع نے ابن عوم کے لیے لکھا کہ نبی کریم ﷺ نے بنی مصطلق پر چڑھائی کی جبکہ وہ غافل تھے اور ان کے جانوروں کو پانی پلایا جا رہا تھا۔ پس ان میں جولڑنے کے قابل تھے انہیں قتل کر دیا گیا نیز عورتوں اور بچوں کو قیدی بنالیا گیا اور حضرت جویریہ اسی دن حاصل ہوئی تھیں۔ یہ حدیث مجھ سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان کی اور وہ اس لشکر میں شامل تھے۔

2542 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ، قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ بَنِي المُصْطَلِقِ، فَأَصَبْنَا سَبْيًا مِنْ سَبْيِ العَرَبِ، فَاشْتَهَيْنَا النِّسَاءَ، فَاشْتَدَّتْ عَلَيْنَا العُزْبَةُ، وَأَحْبَبْنَا العَزْلَ، فَسَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَا عَلَيْكُمْ أَنْ لاَ تَفْعَلُوا مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَائِنَةٍ إِلَى يَوْمِ القِيَامَةِ إِلَّا وَهِيَ كَائِنَةٌ

ابن محیریز کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھ کر ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ غزوہ بنی مصطلق کے لیے نکلے تو عرب کے چند قیدی ہمارے ہاتھ لگے اور ہمیں عورتوں کی خواہش تھی کیونکہ غیر شادی شدہ زندگی نے ہمیں تنگ کر رکھا تھا لہٰذا ہم نے عزل کرنے کا ارادہ کیا اور رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا فرمایا کہ اگر ایسا نہ کرو تو کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ جو جان قیامت تک پیدا ہونے والی ہے وہ ضرور پیدا ہو کر رہے گی۔

2543 - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ القَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي

زہیر بن حرب، جریر، عمارہ بن قعقاع، ابوزرعہ، حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ میں ہمیشہ بنی تمیم سے

2541- صحیح مسلم:4494

2542- راجع الحدیث:2229

2543- انظر الحدیث:4366،صحیح مسلم:6398

هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَا أَزَالُ أُحِبُّ بَنِي تَمِيمٍ، وَحَدَّثَنِي ابْنُ سَلَامٍ، أَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الحَمِيدِ، عَنِ المُغِيرَةِ، عَنِ الحَارِثِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَعَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: مَا زِلْتُ أُحِبُّ بَنِي تَمِيمٍ مُنْذُ ثَلَاثٍ، سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِيهِمْ، سَمِعْتُهُ يَقُولُ: هُمْ أَشَدُّ أُمَّتِي عَلَى الدَّجَّالِ، قَالَ: وَجَاءَتْ صَدَقَاتُهُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَذِهِ صَدَقَاتُ قَوْمِنَا، وَكَانَتْ سَبِيَّةٌ مِنْهُمْ عِنْدَ عَائِشَةَ، فَقَالَ: أَعْتِقِيهَا فَإِنَّهَا مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ

محبت کرتا رہوں گا ابن اسلام، جریر بن عبدالحمید، مغیرہ، حارث، ابوزرعہ، حضرت ابوہریرہ، عمارہ، ابوزرعہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں بنی تمیم سے تین باتوں کی وجہ سے ہمیشہ محبت کرتا رہوں گا جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ وہ میری امت میں دجال پر سب سے سخت ہیں ان کا بیان ہے کہ ایک دفعہ ان کے صدقات کا مال آیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ ہماری قوم کے صدقات ہیں اور ان میں سے ایک آدمی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا غلام تھا تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ اس کو آزاد کردو کیونکہ یہ اولادِ اسمٰعیل ہے۔

14- بَابُ فَضْلِ مَنْ أَدَّبَ جَارِيَتَهُ وَعَلَّمَهَا

اپنی لونڈی کو ادب سکھانے اور تعلیم دینے کی فضیلت

2544 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ فُضَيْلٍ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَتْ لَهُ جَارِيَةٌ فَعَالَهَا، فَأَحْسَنَ إِلَيْهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا كَانَ لَهُ أَجْرَانِ

ابوبردہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے پاس لونڈی ہو اور وہ اس کی عمدہ انداز سے تربیت کرے پھر اسے آزاد کر کے اس سے شادی کرلے تو اس کے لیے دُگنا اجر ہے۔

15- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: العَبِيدُ إِخْوَانُكُمْ فَأَطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ

حضور ﷺ نے فرمایا کہ غلام تمہارے بھائی ہیں انہیں وہی کھلاؤ جو تم خود کھاتے ہو

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: (وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور اللہ

2544- راجع الحدیث: 97، صحیح مسلم: 3484، سنن ابوداؤد: 2053، سنن نسائی: 3345

شَيْئًا، وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا، وَبِذِي الْقُرْبَى، وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَى، وَالْجَارِ الْجُنُبِ، وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ، وَابْنِ السَّبِيلِ، وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ، إِنَّ اللَّهَ لاَ يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُورًا) (النساء : 36) قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: (ذِي الْقُرْبَى) (النساء : 36) : " الْقَرِيبُ، وَالْجُنُبُ: الْغَرِيبُ، الْجَارُ الْجُنُبُ: يَعْنِي الصَّاحِبَ فِي السَّفَرِ "

کی بندگی کرو اور اس کا شریک کسی کو نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ سے بھلائی کرو اور رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور پاس کے ہمسائے اور دور کے ہمسائے اور کروٹ کے ساتھی اور راہ گیر اور اپنی باندی غلام سے بے شک اللہ کو خوش نہیں آتا کوئی اترانے والا بڑائی مارنے والا (پارہ ۵، النسآء: ۳۶) ذِي الْقُرْبَى نسبی قرب۔ الْجُنُبِ الْقَرِيبِ قریبی ہمسایہ۔ الْجُنُبُ رفیق سفر۔

2545 - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا وَاصِلٌ الأَحْدَبُ، قَالَ: سَمِعْتُ الْمَعْرُورَ بْنَ سُوَيْدٍ، قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا ذَرٍّ الْغِفَارِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ، وَعَلَى غُلاَمِهِ حُلَّةٌ، فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ: إِنِّي سَابَبْتُ رَجُلًا، فَشَكَانِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَعَيَّرْتَهُ بِأُمِّهِ ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ إِخْوَانَكُمْ خَوَلُكُمْ جَعَلَهُمُ اللَّهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ، فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدِهِ، فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ، وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ، وَلاَ تُكَلِّفُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ، فَإِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَأَعِينُوهُمْ

معرور بن سوید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے جو جوڑا پہنا ہوا تھا ان کے غلام نے بھی اسی طرح کا جوڑا پہن رکھا تھا۔ ان سے اس کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ میں نے ایک آدمی کو گالی دی تو اس نے نبی کریم ﷺ سے میری شکایت کی۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تم نے اسے ماں کی گالی دی ہے پھر فرمایا کہ یہ تمہارے بھائی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے تمہاری تحویل میں دیا ہے۔ جس کا کوئی بھائی اس کی تحویل میں ہو تو اسے بھی وہی کھلائے جو خود کھاتا ہو اور اسے بھی وہی پہنائے جو خود پہنتا ہو اور ان سے ایسا دشوار کام نہ لو جو وہ کر نہ سکیں۔ اگر انہیں کسی دشوار کام پر لگاؤ تو خود بھی ان کی مدد کرو۔

16- بَابُ الْعَبْدِ إِذَا أَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ وَنَصَحَ سَيِّدَهُ

جو غلام اپنے رب کی عمدہ عبادت کرے اور اپنے آقا کی بھلائی چاہے

2546 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ

2545- راجع الحدیث:30

2546- انظر الحدیث:2550 صحیح مسلم:4294 سنن ابوداؤد:5169

مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْعَبْدُ إِذَا نَصَحَ سَيِّدَهُ وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ، كَانَ لَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو غلام اپنے آقا کی بھلائی کا خواہاں رہے اور اپنے رب کی عمدہ انداز سے عبادت کرتا رہے تو اس کے لیے دُگنا اجر ہے۔

2547 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ صَالِحٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّمَا رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ جَارِيَةٌ، فَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ تَأْدِيبَهَا، وَأَعْتَقَهَا، وَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ، وَأَيُّمَا عَبْدٍ أَدَّى حَقَّ اللَّهِ وَحَقَّ مَوَالِيهِ فَلَهُ أَجْرَانِ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ جس کے پاس لونڈی ہو پھر وہ اسے عمدہ طریقے سے ادب سکھائے اور آزاد کر کے اس کے ساتھ شادی کر لے تو اس کے لیے دُگنا اجر ہے اور جو غلام اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرے اور اپنے آقاؤں کا حق بھی، تو اس کے لیے بھی دُگنا اجر ہے۔

2548- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ يَقُولُ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِلْعَبْدِ الْمَمْلُوكِ الصَّالِحِ أَجْرَانِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلاَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَالْحَجُّ وَبِرُّ أُمِّي، لَأَحْبَبْتُ أَنْ أَمُوتَ وَأَنَا مَمْلُوكٌ

سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ نیک غلام کے لیے دُگنا اجر ہے۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر اللہ کی راہ میں جہاد کرنا، حج کرنا اور ماں کے ساتھ بھلائی نیکی کرنا نہ ہوتی تو ایسی حالت میں مرنا پسند کرتا کہ میں غلام ہوتا۔

2549 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نِعْمَ مَا لأَحَدِهِمْ يُحْسِنُ عِبَادَةَ رَبِّهِ وَيَنْصَحُ لِسَيِّدِهِ

ابو صالح نے حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس شخص کی کیا ہی بات ہے جو اپنے رب کی عمدہ انداز میں عبادت کرے اور اپنے آقا کی بھلائی چاہے۔

17- بَابُ كَرَاهِيَةِ التَّطَاوُلِ عَلَى الرَّقِيقِ، وَقَوْلِهِ:

غلام پر ہاتھ اٹھانا ناپسندیدہ ہے، نیز عبدی یا امتی

2547- راجع الحدیث:97

2548- صحیح مسلم:4297،4296

عَبْدِي أَوْ أَمَتِي
کہنے کا بیان

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: (وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ) (النور: 32)، وَقَالَ: (عَبْدًا مَمْلُوكًا) (النحل: 75)، (وَأَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَى الْبَابِ) (يوسف:25)، وَقَالَ: (مِنْ فَتَيَاتِكُمُ الْمُؤْمِنَاتِ) (النساء:25) وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ وَ (اذْكُرْنِي عِنْدَ رَبِّكَ) (يوسف:42) عِنْدَ سَيِّدِكَ، وَمَنْ سَيِّدُكُمْ

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ترجمہ کنز الایمان: اور اپنے لائق بندوں اور کنیزوں کا (پارہ ۱۸، النور: ۳۲) ترجمہ کنز الایمان: ایک بندہ ہے دوسرے کی مِلک (پارہ ۱۴، النحل: ۷۵) ترجمہ کنز الایمان: دونوں کو عورت کا میاں دروازے کے پاس مِلا (پارہ ۱۲، یوسف: ۲۵) ترجمہ کنز الایمان: تمہارے ہاتھ کی مِلک میں ایمان والی کنیزیں (پارہ ۵، النسآء: ۲۵) اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اپنے سردار کے لئے کھڑے ہو جاؤ ترجمہ کنز الایمان: اپنے رب (بادشاہ) کے پاس میرا ذکر کرنا (پارہ ۱۲، یوسف: ۴۲) اور تمھارا بادشاہ یا سردار کون ہے؟

2550 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا نَصَحَ الْعَبْدُ سَيِّدَهُ، وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ كَانَ لَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب غلام اپنے سردار کی خیر خواہی چاہے اور اپنے رب کی عمدہ طریقے سے عبادت کرے تو اس کے لیے دُگنا اجر ہے۔

2551 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْمَمْلُوكُ الَّذِي يُحْسِنُ عِبَادَةَ رَبِّهِ، وَيُؤَدِّي إِلَى سَيِّدِهِ الَّذِي لَهُ عَلَيْهِ مِنَ الْحَقِّ، وَالنَّصِيحَةِ وَالطَّاعَةِ لَهُ أَجْرَانِ

ابو بردہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وہ غلام جو اپنے رب کی عمدہ طریقے سے عبادت کرتا ہے اور اس کے آقا کا جو حق ہے اسے عمدہ انداز میں ادا کرتا ہے اور خیر خواہی و فرمانبرداری کرتا ہے تو اس کے لیے دُگنا اجر ہے۔

2552 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا

ہمام بن منبہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ تم

-2550 راجع الحدیث:2546، صحیح مسلم:4295

-2551 راجع الحدیث:97

-2552 صحیح مسلم:5838

هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَالَ: "لاَ يَقُلْ أَحَدُكُمْ: أَطْعِمْ رَبَّكَ وَضِّئْ رَبَّكَ، اسْقِ رَبَّكَ، وَلْيَقُلْ: سَيِّدِي مَوْلاَيَ، وَلاَ يَقُلْ أَحَدُكُمْ: عَبْدِي أَمَتِي، وَلْيَقُلْ: فَتَايَ وَفَتَاتِي وَغُلاَمِي"

میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ اپنے رب کو کھانا کھلا، اپنے رب کو وضو کروا، اپنے رب کو پلا، بلکہ میرا سردار اور میرا آقا کہنا چاہیے اور تم میں سے کوئی عبدی یا امتی نہ کہے بلکہ میرا خادم۔ میری خادمہ اور میرا غلام کہنا چاہیے۔

2553- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا لَهُ مِنَ العَبْدِ، فَكَانَ لَهُ مِنَ المَالِ مَا يَبْلُغُ قِيمَتَهُ، يُقَوَّمُ عَلَيْهِ قِيمَةَ عَدْلٍ، وَأُعْتِقَ مِنْ مَالِهِ، وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو کسی غلام سے اپنا حصّہ آزاد کرے اور اس کے پاس اتنا مال ہو جو اس کی منصفانہ قیمت کو پہنچ جائے تو وہ اس کے مال سے آزاد کیا جائے گا ورنہ صرف اتنا حصّہ ہی آزاد ہوگا۔

2554- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُلُّكُمْ رَاعٍ فَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، فَالأَمِيرُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ، وَالمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ بَعْلِهَا وَوَلَدِهِ وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُمْ، وَالعَبْدُ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُ، أَلاَ فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور اس سے اس کے ماتحتوں کے متعلق پوچھا جائے گا پس حکم لوگوں کا نگران ہے اور اس سے ان لوگوں کے بارے میں پوچھ گچھ ہوگی۔ آدمی اپنے گھر والوں کا نگران ہے اور اس سے ان کے بارے میں پوچھا جائے گا عورت اپنے خاوند کے گھر اور اولاد کی نگران ہے اور اس سے ان کے متعلق پوچھا جائے گا اور غلام اپنے آقا کے مال کا نگران ہے اور اس سے اس کے متعلق پوچھا جائے گا۔ خبردار ہو جاؤ کہ تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ایک سے اس کے ماتحتوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔

2556و2555- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ،

حضرت ابو ہریرہ اور حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

2553- صحیح مسلم: 4303

2554- راجع الحدیث: 893 'صحیح مسلم: 2554

2555,2556- راجع الحدیث: 2154,2153

سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَزَيْدَ بْنَ خَالِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا زَنَتِ الأَمَةُ فَاجْلِدُوهَا، ثُمَّ إِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا، ثُمَّ إِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا - فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ - بِيعُوهَا وَلَوْ بِضَفِيرٍ

جب لونڈی زنا کرائے تو اسے کوڑے مارو، پھر اگر زنا کرائے تو اسے کوڑے مارو پھر زنا کرائے تو اسے کوڑے مارو اور تیسری یا چوتھی مرتبہ اسے بیچ کردو خواہ ایک رسی کے بدل فروخت ہو۔

18- بَابُ إِذَا أَتَاهُ خَادِمُهُ بِطَعَامِهِ

جب کسی کا خادم کھانا لے کر آئے

2557 - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ، سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَتَى أَحَدَكُمْ خَادِمُهُ بِطَعَامِهِ، فَإِنْ لَمْ يُجْلِسْهُ مَعَهُ، فَلْيُنَاوِلْهُ لُقْمَةً أَوْ لُقْمَتَيْنِ أَوْ أُكْلَةً أَوْ أُكْلَتَيْنِ، فَإِنَّهُ وَلِيَ عِلاَجَهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کا خادم اس کے پاس کھانا لے کر آئے تو اگر کسی سبب سے اسے نہ روک سکے تو اسے ایک دو لقمے دے دینے چاہئیں کیونکہ اس نے مشقت اٹھائی ہے۔

19- بَابٌ: العَبْدُ رَاعٍ فِي مَالِ سَيِّدِهِ

غلام اپنے آقا کے مال کا نگران ہے

وَنَسَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المَالَ إِلَى السَّيِّدِ

اور حضور ﷺ نے مال کی نسبت آقا کی جانب کی ہے۔

2558- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ: سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: كُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، فَالإِمَامُ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ فِي أَهْلِهِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالمَرْأَةُ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا رَاعِيَةٌ وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا، وَالخَادِمُ فِي مَالِ سَيِّدِهِ رَاعٍ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور اس سے زیر نگرانی چیزوں کے متعلق سوال ہوگا۔ پس امام نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا اور آدمی اپنے اہل و عیال کا نگران ہے اور اس سے اپنے ماتحت افراد کے متعلق سوال کیا جائے گا اور خادم اپنے سردار کے مال کا نگران ہے اور اس سے اسکی زیر نگرانی چیزوں کے متعلق سوال کیا جائے گا۔

-2557 انظر الحدیث: 5460

-2558 راجع الحدیث: 893' انظر الحدیث: 2409

وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، قَالَ: فَسَمِعْتُ هَؤُلَاءِ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَحْسِبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَالرَّجُلُ فِي مَالِ أَبِيهِ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ

حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ میں نے یہ ساری بات نبی کریم ﷺ سے سُنی ہے اور میرے خیال میں نبی کریم ﷺ نے یہ بھی فرمایا اور آدمی اپنے باپ کے مال کا نگران ہے اور اس سے زیر نگرانی چیزوں کے متعلق سوال کیا جائے گا پس تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اس کی تحویل کے متعلق سوال کیا جائے گا۔

20- بَابُ إِذَا ضَرَبَ الْعَبْدَ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ

جب غلام کو مارے تو چہرے پر مارنے سے بچے

2559- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، قَالَ: وَأَخْبَرَنِي ابْنُ فُلَانٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ

محمد بن عبید اللہ، ابن وہب، مالک بن انس، ابن فلاں، سعید مقبری، ان کے والد حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم ﷺ سے مروی کی ہے۔ عبد اللہ بن محمد، عبدالرزاق، معمر، ہمام، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی اپنے غلام کے ساتھ لڑے تو اس کے چہرے پر مارنے سے بچنا چاہیے۔

☆☆☆☆☆

بسم الله الرحمن الرحيم

50- كِتَابُ الْمُكَاتَب

1- بَابُ الْمُكَاتِبِ، وَنُجُومِهِ فِي كُلِّ سَنَةٍ نَجْمٌ

وَقَوْلِهِ: (وَالَّذِينَ يَبْتَغُونَ الْكِتَابَ مِمَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ، فَكَاتِبُوهُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا، وَآتُوهُمْ مِنْ مَالِ اللَّهِ الَّذِي آتَاكُمْ) (النور: 33) وَقَالَ رَوْحٌ: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَوَاجِبٌ عَلَيَّ إِذَا عَلِمْتُ لَهُ مَالًا، أَنْ أُكَاتِبَهُ؟ قَالَ: مَا أُرَاهُ إِلَّا وَاجِبًا وَقَالَهُ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قُلْتُ لِعَطَاءٍ: تَأْثُرُهُ عَنْ أَحَدٍ، قَالَ: لاَ ثُمَّ أَخْبَرَنِي أَنَّ مُوسَى بْنَ أَنَسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ سِيرِينَ، سَأَلَ أَنَسًا، الْمُكَاتَبَةَ - وَكَانَ كَثِيرَ الْمَالِ - فَأَبَى، فَانْطَلَقَ إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ: كَاتِبْهُ فَأَبَى، فَضَرَبَهُ بِالدِّرَّةِ " وَيَتْلُو عُمَرُ: (فَكَاتِبُوهُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا) (النور: 33) فَكَاتَبَهُ"

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

مکاتبت کا بیان

اپنے مکاتب غلام پر تہمت لگانے کا گناہ

مکاتب کی قسطوں کا بیان اور سالانہ ایک قسط ہے

ارشادِ ربانی ہے ترجمہ کنز الایمان: اور تمہارے ہاتھ کی مِلک باندی غلاموں میں سے جو یہ چاہیں کہ کچھ مال کمانے کی شرط پر انہیں آزادی لکھ دو تو لکھ دو اگر ان میں کچھ بھلائی جانو اور اس پر ان کی مدد کرو اللہ کے مال سے جو تم کو دیا (پارہ ۱۸، النور: ۳۳) روح، ابن جریج نے عطاء سے کہا کہ کیا یہ میرے اوپر واجب ہے کہ غلام کے پاس مال دیکھ کر اسے مکاتب کردوں؟ فرمایا کہ میں واجب ہی سمجھتا ہوں۔ عمرو بن دینار نے عطاء سے کہا کہ کیا آپ اسے کسی سے مروی کرتے ہیں؟ جواب دیا کہ نہیں۔ پھر مجھے بتایا کہ موسیٰ بن انس نے انہیں خبر دی کہ سیرین نے حضرت انس سے مکاتبت کا سوال کیا اور وہ مالدار تھے مگر مکاتبت سے انکار کر دیا تو یہ حضرت عمر کے پاس چلے گئے۔ انہوں نے فرمایا کہ مکاتبت کرلو تو انہوں نے انکار کردیا پس انہوں نے دُرّے سے مارا اور یہ آیت تلاوت کی۔ ''ترجمہ کنز الایمان: مال کمانے کی شرط پر انہیں آزادی لکھ دو تو لکھ دو اگر ان میں کچھ بھلائی جانو (پارہ ۱۸، النور: ۳۳) پس انہوں نے مکاتبت کرلی۔

2560 - وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ عُرْوَةُ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: إِنَّ بَرِيرَةَ دَخَلَتْ عَلَيْهَا تَسْتَعِينُهَا فِي كِتَابَتِهَا، وَعَلَيْهَا خَمْسَةُ أَوَاقٍ نُجِّمَتْ عَلَيْهَا فِي خَمْسِ

لیث، یونس، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ بریرہ ان کے پاس آئی جو اپنی مکاتبت میں ان سے معاونت کی طلب گار تھی کیونکہ اس پر پانچ اوقیہ چاندی پانچ قسطوں میں

2560- راجع الحدیث: 456 'صحیح مسلم: 3757

سِنِينَ، فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ وَنَفِسَتْ فِيهَا: أَرَأَيْتِ إِنْ عَدَدْتُ لَهُمْ عَدَّةً وَاحِدَةً أَيَبِيعُكِ أَهْلُكِ، فَأُعْتِقَكِ، فَيَكُونَ وَلاَؤُكِ لِي، فَذَهَبَتْ بَرِيرَةُ إِلَى أَهْلِهَا، فَعَرَضَتْ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ، فَقَالُوا: لاَ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ لَنَا الوَلاَءُ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اشْتَرِيهَا، فَأَعْتِقِيهَا، فَإِنَّمَا الوَلاَءُ لِمَنْ أَعْتَقَ، ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَا بَالُ رِجَالٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ، مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ، فَهُوَ بَاطِلٌ شَرْطُ اللَّهِ أَحَقُّ وَأَوْثَقُ

مقرر کی گئی تھی۔ حضرت عائشہ نے اس سے فرمایا کہ اگر میں یک مُشت ادا کردوں تو کیا تمہارے مالک تمہیں فروخت کر دیں گے؟ تاکہ میں تمہیں آزاد کردوں اور تمہاری ولاء میرے لیے ہو۔ پس بریرہ اپنے مالکوں کے پاس گئی اور انہیں یہ بات بتائی۔ انہوں نے کہا کہ ولاء ہمارے لیے ہوگی۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میں رسول ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور میں نے اس بات کا آپ سے ذکر کیا تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ اسے خرید کر آزاد کردو کیونکہ ولاء تو اسی کے لیے ہے جو آزاد کرے پھر رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور آپ نے فرمایا کہ لوگوں کا کیا حال ہے جبکہ وہ ایسی شرطیں رکھتے ہیں جو اللہ کی کتاب میں نہیں ہیں حالانکہ جو شرط اللہ کی کتاب میں نہ ہو وہ باطل ہے اور اللہ کی شرط زیادہ سچی اور زیادہ مضبوط ہے۔

2- بَابُ مَا يَجُوزُ مِنْ شُرُوطِ المُكَاتَبِ، وَمَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ

مکاتب سے کیا شرط کرنا جائز ہے اور جو ایسی شرط رکھے کہ اللہ کی کتاب میں نہ ہو تو وہ باطل ہے

فِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بارے میں حضرت ابن عمر نے رسول خدا سے مروی کی ہے۔

2561 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ بَرِيرَةَ جَاءَتْ تَسْتَعِينُهَا فِي كِتَابَتِهَا، وَلَمْ تَكُنْ قَضَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا، قَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ: ارْجِعِي إِلَى أَهْلِكِ، فَإِنْ أَحَبُّوا أَنْ أَقْضِيَ

عروہ کو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ ان کے پاس بریرہ آئی تاکہ اپنی مکاتبت میں ان سے تعاون حاصل کرے اور اس نے اپنی کتابت کی رقم سے کچھ بھی ادا نہیں کیا تھا۔ حضرت عائشہ نے اس سے کہا کہ اپنے مالکوں کے پاس جاؤ اگر وہ پسند کریں تو کتابت میں

2561- راجع الحدیث: 456' صحیح مسلم: 3756' سنن ابوداؤد: 3929' سنن ترمذی: 2124' سنن نسائی: 4670,4669

عَنْكِ كِتَابَتَكِ وَيَكُونَ وَلاَؤُكِ لِي، فَعَلْتُ، فَذَكَرَتْ ذَٰلِكَ بَرِيرَةُ لِأَهْلِهَا، فَأَبَوْا، وَقَالُوا: إِنْ شَاءَتْ أَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكِ، فَلْتَفْعَلْ وَيَكُونَ وَلاَؤُكِ لَنَا، فَذَكَرَتْ ذَٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ابْتَاعِي، فَأَعْتِقِي فَإِنَّمَا الْوَلاَءُ لِمَنْ أَعْتَقَ قَالَ: ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَا بَالُ أُنَاسٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَلَيْسَ لَهُ، وَإِنْ شَرَطَ مِائَةَ مَرَّةٍ شَرْطُ اللّٰهِ أَحَقُّ وَأَوْثَقُ

ادا کر دیتی ہوں اور ولاء میرے لیے ہوگی جبکہ میں ایسا کر دوں پس بریرہ نے اپنے مالکوں سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے انکار کر دیا اور کہا کہ اگر وہ ثواب کی نیت سے ایسا کرنا چاہتی ہیں تو کر دیں لیکن ولاء ہمارے لیے ہوگی پس انہوں نے اس بات کا رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ اسے خرید کر آزاد کر دو کیونکہ ولاء تو اس کے لیے ہے جو آزاد کرے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ لوگوں کا کیا حال ہے جو ایسی شرطیں عائد کرتے ہیں کہ اللہ کی کتاب میں نہیں ہیں اگر ایسی شرط سو مرتبہ بھی رکھی جائے تو اس کے لیے لاحاصل ہے کیونکہ اللہ کی شرط زیادہ سچی اور زیادہ مضبوط ہے۔

2562 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَرَادَتْ عَائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ أَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً لِتُعْتِقَهَا، فَقَالَ أَهْلُهَا: عَلَى أَنَّ وَلاَءَهَا لَنَا، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ يَمْنَعُكِ ذَٰلِكِ، فَإِنَّمَا الْوَلاَءُ لِمَنْ أَعْتَقَ

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ اُم المومنین حضرت عائشہ نے آزاد کرنے کے لیے ایک لونڈی خریدنے کا قصد کیا اس کے مالکوں نے کہا کہ اس شرط پر کہ ولاء ہمارے لیے ہوگی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس شرط سے تمہارے لیے کوئی رکاوٹ نہیں کیونکہ ولاء اسی کے لیے ہے جو آزاد کرے۔

3- بَابُ اسْتِعَانَةِ الْمُكَاتَبِ وَسُؤَالِهِ النَّاسَ

مکاتب کا تعاون چاہنا اور لوگوں سے سوال کرنا

2563 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: جَاءَتْ بَرِيرَةُ، فَقَالَتْ: إِنِّي كَاتَبْتُ أَهْلِي عَلَى تِسْعِ أَوَاقٍ فِي كُلِّ عَامٍ وَقِيَّةٌ، فَأَعِينِينِي، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: إِنْ أَحَبَّ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ بریرہ میرے پاس آئی اور کہا کہ میں نے نو اوقیہ چاندی کے بدلے مکاتبت کر لی ہے کہ سالانہ ایک اوقیہ چاندی ادا کی جائے گی۔ پس میری مدد کیجیے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ اگر تمہارے مالک پسند کریں تو میں

-2562 راجع الحدیث: 2169

-2563 راجع الحدیث: 456، صحیح مسلم: 3759، سنن ابو داؤد: 2233، سنن ترمذی: 1154، سنن نسائی: 3451

أَهْلَكِ أَنْ أَعُدَّهَا لَهُمْ عَدَّةً وَاحِدَةً وَأُعْتِقَكِ، فَعَلْتُ، وَيَكُونَ وَلاَؤُكِ لِي. فَذَهَبَتْ إِلَى أَهْلِهَا فَأَبَوْا ذَلِكَ عَلَيْهَا، فَقَالَتْ: إِنِّي قَدْ عَرَضْتُ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ فَأَبَوْا، إِلَّا أَنْ يَكُونَ الوَلاَءُ لَهُمْ، فَسَمِعَ بِذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلَنِي فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: «خُذِيهَا، فَأَعْتِقِيهَا، وَاشْتَرِطِي لَهُمُ الوَلاَءَ، فَإِنَّمَا الوَلاَءُ لِمَنْ أَعْتَقَ» ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: " أَمَّا بَعْدُ، فَمَا بَالُ رِجَالٍ مِنْكُمْ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ، فَأَيُّمَا شَرْطٍ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَهُوَ بَاطِلٌ، وَإِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ، فَقَضَاءُ اللَّهِ أَحَقُّ وَشَرْطُ اللَّهِ أَوْثَقُ، مَا بَالُ رِجَالٍ مِنْكُمْ يَقُولُ أَحَدُهُمْ: أَعْتِقْ يَا فُلاَنُ وَلِيَ الوَلاَءُ، إِنَّمَا الوَلاَءُ لِمَنْ أَعْتَقَ "

یک مشت ادائیگی کر کے تمہیں آزاد کر دیتی ہوں اور ایسا کرنے پر تمہاری ولاء میرے لیے ہوگی پس وہ اپنے مالکوں کے پاس گئی تو انہوں نے اس بات سے انکار کیا۔ بریرہ نے کہا کہ میں نے یہ بات ان کے سامنے رکھی تو انہوں نے انکار کیا ماسوائے اس شرط کے کہ وَلاء اس کے لیے ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ سُنا تو مجھ سے دریافت فرمایا میں نے ساری بات عرض کر دی فرمایا کہ اسے لے کر آزاد کر دو اور ان کی شرط منظور کر لو کیونکہ ولاء تو اس کے لیے ہے جو آزاد کرے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ لوگوں میں کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کر کے فرمایا۔ لوگوں کا کیا حال ہے جو ایسی شرطیں عائد کرتے ہیں کہ وہ اللہ کی کتاب میں نہیں ہیں اور جو شرط اللہ کی کتاب میں نہ ہو وہ باطل ہے خواہ وہ سو شرطیں ہوں کیونکہ اللہ کا فیصلہ زیادہ سچا اور اللہ کی شرط زیادہ مضبوط ہے لوگوں کا کیا حال ہے جبکہ تم میں سے کوئی یہ کہتا ہے کہ اے فلاں! تُو آزاد کر دے اور ولاء میرے لیے ہوگی حالانکہ ولاء اس کے لیے جو آزاد کرے۔

4- بَابُ بَيْعِ المُكَاتَبِ إِذَا رَضِيَ

مکاتب کی بیع جبکہ وہ راضی ہو

وَقَالَتْ عَائِشَةُ: هُوَ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: مَا بَقِيَ عَلَيْهِ دِرْهَمٌ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: هُوَ عَبْدٌ إِنْ عَاشَ وَإِنْ مَاتَ وَإِنْ جَنَى مَا بَقِيَ عَلَيْهِ شَيْءٌ

حضرت عائشہ نے فرمایا کہ غلام کے ذمہ جب تک کچھ بھی باقی رہے وہ غلام ہے۔ حضرت زید بن ثابت نے فرمایا کہ جب تک ایک درہم بھی باقی رہے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ وہ زندہ ہو یا مردہ، غلام ہے جب تک اس کی طرف کچھ بھی باقی رہے۔

2564- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ بَرِيرَةَ جَاءَتْ تَسْتَعِينُ عَائِشَةَ أُمَّ

عمرہ بنت عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ اُمّ المومنین عائشہ صدیقہ سے مدد حاصل کرنے کی نیت سے بریرہ ان کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ انہوں نے اس سے فرمایا کہ اگر

2564- راجع الحديث:456

المُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: فَقَالَتْ لَهَا: إِنْ أَحَبَّ أَهْلُكِ أَنْ أَصُبَّ لَهُمْ ثَمَنَكِ صَبَّةً وَاحِدَةً، فَأُعْتِقَكِ، فَعَلْتُ، فَذَكَرَتْ بَرِيرَةُ ذَلِكَ لِأَهْلِهَا، فَقَالُوا: لاَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ وَلاَؤُكِ لَنَا. قَالَ مَالِكٌ: قَالَ يَحْيَى: فَزَعَمَتْ عَمْرَةُ أَنَّ عَائِشَةَ ذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اشْتَرِيهَا وَأَعْتِقِيهَا، فَإِنَّمَا الوَلاَءُ لِمَنْ أَعْتَقَ

تمہارے مالک چاہیں تو میں قیمت یک مشت ادا کر دوں اور ایسا کر کے تمہیں آزاد کر دوں بریرہ نے اس بات کا اپنے مالکوں سے ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ ولاء ہمارے لیے ہوگی۔ عمرہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ نے اس بات کا رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ اسے خرید کر آزاد کر دو کیونکہ ولاء تو اسی کے لیے ہے جو آزاد کرے۔

5- بَابُ إِذَا قَالَ المُكَاتَبُ: اشْتَرِنِي وَأَعْتِقْنِي، فَاشْتَرَاهُ لِذَلِكَ

جب مکاتب کسی سے کہے کہ مجھے خرید کر آزاد کر دو اور وہ اسی لیے خریدے

2565 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي أَيْمَنُ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فَقُلْتُ: كُنْتُ غُلاَمًا لِعُتْبَةَ بْنِ أَبِي لَهَبٍ وَمَاتَ وَوَرِثَنِي بَنُوهُ، وَإِنَّهُمْ بَاعُونِي مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عَمْرِو بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ المَخْزُومِيِّ، فَأَعْتَقَنِي ابْنُ أَبِي عَمْرٍو وَاشْتَرَطَ بَنُو عُتْبَةَ الوَلاَءَ، فَقَالَتْ: دَخَلَتْ بَرِيرَةُ وَهِيَ مُكَاتَبَةٌ، فَقَالَتْ: اشْتَرِينِي وَأَعْتِقِينِي، قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَتْ: لاَ يَبِيعُونِي حَتَّى يَشْتَرِطُوا وَلاَئِي، فَقَالَتْ: لاَ حَاجَةَ لِي بِذَلِكَ، فَسَمِعَ بِذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَوْ بَلَغَهُ - فَذَكَرَ لِعَائِشَةَ فَذَكَرَتْ عَائِشَةُ مَا قَالَتْ لَهَا: فَقَالَ: اشْتَرِيهَا، وَأَعْتِقِيهَا، وَدَعِيهِمْ يَشْتَرِطُونَ مَا شَاءُوا فَاشْتَرَتْهَا عَائِشَةُ، فَأَعْتَقَتْهَا وَاشْتَرَطَ أَهْلُهَا الوَلاَءَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الوَلاَءُ لِمَنْ أَعْتَقَ، وَإِنِ اشْتَرَطُوا مِائَةَ شَرْطٍ

ایمن نے کہا کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے کہا کہ میں عتبہ بن ابولہب کے پاس تھا۔ وہ مر گیا تو میں اس کے بیٹوں کو وراثت میں ملا۔ انہوں نے مجھے ابن ابی عمرو کے ہاتھوں فروخت کر دیا تو ابن ابی عمرو نے مجھے آزاد کر دیا اور بنو عتبہ نے ولاء کی شرط رکھی تھی۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ بریرہ میرے پاس آئی تھی اور اس نے مکاتبت کی ہوئی تھی تو اس نے کہا کہ مجھے خرید کر آزاد کر دو۔ انہوں نے ہاں کر لی اس نے کہا کہ وہ اس وقت تک نہیں بیچیں گے جب تک ولاء کی شرط اپنے لیے نہ رکھیں۔ انہوں نے فرمایا کہ مجھے تو اس بات کی ضرورت نہیں ہے پس یہ بات نبی کریم ﷺ نے سن لی یا آپ تک پہنچی تو آپ نے حضرت عائشہ سے فرمایا یا حضرت عائشہ نے ذکر کیا جو بریرہ نے بتایا تھا آپ نے فرمایا کہ اسے خرید کر آزاد کر دو اور اس کے مالکوں کو شرط رکھنے دو اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ولاء تو اسی کے لیے ہے جو آزاد کرے اور اس کے خلاف خواہ کوئی سو شرطیں رکھتا پھرے۔

2565- راجع الحدیث: 456

بسم الله الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

51- كِتَابُ الهِبَةِ وَفَضْلِهَا وَالتَّحْرِيضِ عَلَيْهَا

ہبہ کا بیان

1- بَابُ الهِبَةِ وَفَضْلِهَا وَالتَّحْرِيضِ عَلَيْهَا

ہبہ کرنے کی فضیلت اور اس کی رغبت دلانا

2566- حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ المَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَا نِسَاءَ المُسْلِمَاتِ، لاَ تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا، وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے مسلمان عورتو! کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن کو حقیر نہ جانے (اور اس کے لیے کچھ بھیجے) خواہ وہ بکری کا کھر ہی کیوں نہ ہو۔

2567- حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الأُوَيْسِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ لِعُرْوَةَ: ابْنَ أُخْتِي إِنْ كُنَّا لَنَنْظُرُ إِلَى الهِلاَلِ، ثُمَّ الهِلاَلِ، ثَلاَثَةَ أَهِلَّةٍ فِي شَهْرَيْنِ، وَمَا أُوقِدَتْ فِي أَبْيَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَارٌ، فَقُلْتُ يَا خَالَةُ: مَا كَانَ يُعِيشُكُمْ؟ قَالَتْ: "الأَسْوَدَانِ: التَّمْرُ وَالمَاءُ، إِلَّا أَنَّهُ قَدْ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِيرَانٌ مِنَ الأَنْصَارِ، كَانَتْ لَهُمْ مَنَائِحُ، وَكَانُوا يَمْنَحُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَلْبَانِهِمْ،

عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ انہوں نے عروہ سے فرمایا۔ اے بھانجے! ہم ایک چاند کا انتظار، پھر دوسرے چاند کا، پھر تیسرے چاند کا اور یوں متواتر دو مہینے گزر جاتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں میں آگ نہ جلائی جاتی میں نے عرض کی کہ خالہ جان! پھر آپ زندہ کس طرح رہتی تھیں؟ فرمایا دو کالی چیزیں یعنی کھجور اور پانی سے، ماسوائے اس کے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے انصاری پڑوسی تھے۔ ان کے پاس چند دودھ والی بکریاں تھیں، چنانچہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اپنی بکریوں کے دودھ سے بھیج دیتے تو آپ ہمیں پلا دیتے۔

2566- انظر الحدیث: 6017

2567- انظر الحدیث: 6458، 6459، صحیح مسلم: 7378

فَيَسْقِينَا"

2- بَابُ الْقَلِيلِ مِنَ الْهِبَةِ

2568- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ دُعِيتُ إِلَى ذِرَاعٍ أَوْ كُرَاعٍ لَأَجَبْتُ، وَلَوْ أُهْدِيَ إِلَيَّ ذِرَاعٌ أَوْ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ

تھوڑی چیز ہبہ کرنا

ابو حازم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر مجھے ایک دستی یا کھر کے لیے دعوت دی جاتی تو میں پسند کروں گا۔ اگر بطور ہدیہ میرے لیے دستی یا کھر ہی بھیجا جائے تو میں ضرور قبول کرلوں گا۔

3- بَابُ مَنِ اسْتَوْهَبَ مِنْ أَصْحَابِهِ شَيْئًا

وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اضْرِبُوا لِي مَعَكُمْ سَهْمًا

2569- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَ إِلَى امْرَأَةٍ مِنَ المُهَاجِرِينَ، وَكَانَ لَهَا غُلاَمٌ نَجَّارٌ، قَالَ لَهَا: مُرِي عَبْدَكِ فَلْيَعْمَلْ لَنَا أَعْوَادَ المِنْبَرِ، فَأَمَرَتْ عَبْدَهَا، فَذَهَبَ فَقَطَعَ مِنَ الطَّرْفَاءِ، فَصَنَعَ لَهُ مِنْبَرًا، فَلَمَّا قَضَاهُ، أَرْسَلَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَدْ قَضَاهُ، قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرْسِلِي بِهِ إِلَيَّ، فَجَاءُوا بِهِ، فَاحْتَمَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَضَعَهُ حَيْثُ تَرَوْنَ

جو اپنے دوستوں سے کوئی چیز مانگے

حضرت ابوسعید سے مروی ہے کہ رسولِ خدا نے فرمایا اپنے ساتھ میرا حصّہ بھی رکھنا۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت سہل کے ذریعے ایک مہاجر عورت کے لیے کہلا بھیجا، جس کا غلام بڑھئی کا کام کرتا تھا کہ اپنے غلام سے کہو کہ وہ ہمارے لیے منبر تیار کردے۔ چنانچہ اس نے اپنے غلام کو حکم دیا تو وہ جنگل کی طرف گیا اور جھاؤ کی لکڑی کاٹ کر آپ کے لیے منبر تیار کردیا۔ جب وہ بنا چکا تو عورت نے نبی کریم ﷺ کے لیے پیغام بھیجا کہ منبر تیار ہوگیا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسے میرے پاس بھیج دو۔ پس لوگ اسے اٹھا کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لے آئے اور اسے وہاں رکھ دیا گیا جس جگہ آپ حضرات دیکھ رہے ہیں۔

2568- انظر الحديث: 5178

2569- راجع الحديث: 377

2570- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ السَّلَمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ يَوْمًا جَالِسًا مَعَ رِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنْزِلٍ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَازِلٌ أَمَامَنَا وَالقَوْمُ مُحْرِمُونَ وَأَنَا غَيْرُ مُحْرِمٍ، فَأَبْصَرُوا حِمَارًا وَحْشِيًّا، وَأَنَا مَشْغُولٌ أَخْصِفُ نَعْلِي، فَلَمْ يُؤْذِنُونِي بِهِ، وَأَحَبُّوا لَوْ أَنِّي أَبْصَرْتُهُ، وَالتَفَتُّ، فَأَبْصَرْتُهُ فَقُمْتُ إِلَى الفَرَسِ، فَأَسْرَجْتُهُ ثُمَّ رَكِبْتُ، وَنَسِيتُ السَّوْطَ وَالرُّمْحَ، فَقُلْتُ لَهُمْ: نَاوِلُونِي السَّوْطَ وَالرُّمْحَ، فَقَالُوا: لاَ وَاللَّهِ لاَ نُعِينُكَ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ، فَغَضِبْتُ، فَنَزَلْتُ، فَأَخَذْتُهُمَا، ثُمَّ رَكِبْتُ فَشَدَدْتُ عَلَى الحِمَارِ فَعَقَرْتُهُ، ثُمَّ جِئْتُ بِهِ وَقَدْ مَاتَ، فَوَقَعُوا فِيهِ يَأْكُلُونَهُ، ثُمَّ إِنَّهُمْ شَكُّوا فِي أَكْلِهِمْ إِيَّاهُ وَهُمْ حُرُمٌ، فَرُحْنَا وَخَبَأْتُ العَضُدَ مَعِي، فَأَدْرَكْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ: «مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ؟»، فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَنَاوَلْتُهُ العَضُدَ، فَأَكَلَهَا حَتَّى نَفِدَهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ، فَحَدَّثَنِي بِهِ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ صحابہ کے ساتھ مکہ مکرمہ کے راستے میں ایک منزل پر بیٹھا ہوا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے آگے قیام فرما تھے اور لوگوں نے احرام باندھا ہوا تھا جبکہ میں غیر محرم تھا۔ پس ہم نے ایک جنگلی گدھا (گورخر) دیکھا اور میں اپنی جوتی گانٹھنے میں مصروف تھا۔ لوگوں نے مجھے اس کے بارے میں کچھ نہ بتایا حالانکہ وہ دل سے چاہتے تھے کہ کہیں میں اسے دیکھ لوں پس میں نے اُدھر توجہ کی تو اسے دیکھ لیا میں اپنے گھوڑے کی طرف کھڑا ہوا، اس پر زین کسی پھر سوار ہوگیا لیکن اپنا کوڑا اور نیزہ بھول گیا پس میں نے ان سے کوڑا اور نیزہ پکڑانے کے لیے کہا انہوں نے جواب دیا کہ خدا کی قسم ہم آپ کی کسی چیز سے مدد نہیں کریں گے چنانچہ مجھے غصہ آیا پس میں اُترا اور دونوں چیزیں لے کر سوار ہوگیا۔ پس میں نے گورخر پر حملہ کر کے اسے پچھاڑ لیا۔ پھر ذبح کر کے اسے لے آیا پھر وہ لوگوں کے سامنے رکھ دیا تو وہ کھانے لگے۔ پھر انہیں اس کے کھانے کے متعلق شک ہوا کیونکہ انہوں نے احرام باندھا ہوا تھا۔ ہم روانہ ہوگئے اور اس کا ایک بازو میں نے اپنے پاس چھپا رکھا تھا جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ گئے تو ہم نے اس بارے میں عرض کی۔ فرمایا کہ کیا تمہارے پاس اس میں سے کچھ ہے؟ میں نے اثبات میں جواب دیا اور وہ بازو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیا۔ پس آپ نے وہ تناول فرمایا حتیٰ کہ وہ ختم ہوگیا اور آپ نے احرام باندھا ہوا تھا۔ اس کی زید بن اسلم، عطاء بن یسار نے حضرت ابوقتادہ سے۔

2570- صحیح مسلم: 2850، سنن نسائی: 4356

4- بَابُ مَنِ اسْتَسْقَى

وَقَالَ سَهْلٌ: قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْقِنِي

2571- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلاَلٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو طُوَالَةَ اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دَارِنَا هَذِهِ فَاسْتَسْقَى، فَحَلَبْنَا لَهُ شَاةً لَنَا، ثُمَّ شُبْتُهُ مِنْ مَاءِ بِئْرِنَا هَذِهِ، فَأَعْطَيْتُهُ، وَأَبُو بَكْرٍ عَنْ يَسَارِهِ، وَعُمَرُ تُجَاهَهُ، وَأَعْرَابِيٌّ عَنْ يَمِينِهِ، فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ عُمَرُ: هَذَا أَبُو بَكْرٍ، فَأَعْطَى الأَعْرَابِيَّ فَضْلَهُ، ثُمَّ قَالَ: الأَيْمَنُونَ الأَيْمَنُونَ، أَلاَ فَيَمِّنُوا قَالَ أَنَسٌ: فَهِيَ سُنَّةٌ، فَهِيَ سُنَّةٌ، ثَلاَثَ مَرَّاتٍ

جس نے پانی مانگا

حضرت سہل کا بیان ہے کہ حضور ﷺ نے مجھ سے فرمایا: پانی لاؤ۔

عبداللہ بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے اسی غریب خانے میں رونق افروز ہوئے اور پانی مانگا ہم نے آپ کے لیے ایک بکری کو دوہا پھر اس میں اپنے اس کنویں کا پانی ملایا اور آپ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ حضرت ابوبکر آپ کے بائیں طرف حضرت عمر سامنے اور ایک اعرابی داہنی طرف تھا۔ جب آپ فارغ ہوئے تو حضرت عمر نے عرض کی کہ یہ حضرت ابوبکر ہیں چنانچہ آپ نے اعرابی کو دیا اور فرمایا کہ داہنی جانب والے، داہنی طرف والے والوں کو یاد رکھو اس وقت سے یہی دستور ہے یہ آپ نے تین مرتبہ فرمایا۔

5- بَابُ قَبُولِ هَدِيَّةِ الصَّيْدِ

وَقَبِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَبِي قَتَادَةَ عَضُدَ الصَّيْدِ

2572- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: " أَنْفَجْنَا أَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ، فَسَعَى القَوْمُ، فَلَغَبُوا، فَأَدْرَكْتُهَا، فَأَخَذْتُهَا، فَأَتَيْتُ بِهَا أَبَا طَلْحَةَ، فَذَبَحَهَا وَبَعَثَ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَرِكِهَا أَوْ

شکار کا ہدیہ قبول کرنا

نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوقتادہ سے شکار کی دستی قبول فرمائی۔

ہشام بن زید بن انس بن مالک کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے ایک خرگوش کو مرّ الظہران کے مقام پر دوڑایا لوگ اس کے پیچھے بھاگتے بھاگتے تھک گئے تو میں نے اسے پکڑ لیا اور لے کر حضرت ابوطلحہ کی خدمت میں حاضر ہو گیا انہوں نے اسے ذبح کیا اور اس کی سرین یا دونوں رانیں رسول

2571- راجع الحدیث: 2352' صحیح مسلم: 5259

2572- انظر الحدیث: 5535,5489' صحیح مسلم: 5022' سنن ابوداؤد: 3791' سنن ترمذی: 1789' سنن نسائی: 4322' سنن ابن ماجہ: 3243

فَخِذَيْهَا - قَالَ: فَخِذَيْهَا لاَ شَكَّ فِيهِ - فَقَبِلَهُ"، قُلْتُ: وَأَكَلَ مِنْهُ؟ قَالَ: وَأَكَلَ مِنْهُ، ثُمَّ قَالَ بَعْدُ: قَبِلَهُ

اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیج دیں ان کا بیان ہے کہ کوئی شک نہیں کہ آپ نے انہیں قبول فرمالیا۔ میں نے عرض کی کہ اس میں سے تناول فرمایا؟ فرمایا کہ اس میں سے کھایا اور پھر فرمایا کہ اسے قبول فرمالیا تھا۔

6- بَابُ قَبُولِ الهَدِيَّةِ

ہدیہ قبول کرنا

2573 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ: أَنَّهُ أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَحْشِيًّا وَهُوَ بِالأَبْوَاءِ، أَوْ بِوَدَّانَ، فَرَدَّ عَلَيْهِ، فَلَمَّا رَأَى مَا فِي وَجْهِهِ قَالَ: أَمَا إِنَّا لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ إِلَّا أَنَّا حُرُمٌ

عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ حضرت صعب بن جثامہ نے رسول اللہ کی خدمت میں بطور ہدیہ گورخر بھیجا جبکہ آپ ابواء یا ودان کے مقام پر تھے۔ چنانچہ آپ نے اسے واپس لوٹا دیا جب آپ نے ان کے چہروں کو ملاحظہ فرمایا تو فرمایا میں اسے تمہاری طرف کبھی نہ واپس لوٹاتا لیکن میں حالت احرام میں ہوں۔

7- بَابُ قَبُولِ الهَدِيَّةِ

ہدیہ قبول کرنا

2574 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّاسَ كَانُوا يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ، يَبْتَغُونَ بِهَا - أَوْ يَبْتَغُونَ بِذَلِكَ - مَرْضَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ لوگ اپنے ہدیے بھیجنے کے لیے حضرت عائشہ کی باری کا انتظار کیا کرتے تھے اور اس عمل سے ان کا مقصد رسول اللہ ﷺ کی خوشنودی کا حصول ہوتا تھا۔

2575 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ إِيَاسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَهْدَتْ أُمُّ حُفَيْدٍ خَالَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حضرت ابن عباس کی خالہ حضرت اُمِ حُفید نے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں پنیر، گھی اور گوہ کا ہدیہ بھیجا۔ پس نبی کریم ﷺ نے پنیر اور

2573- راجع الحدیث: 1825

2574- انظر الحدیث: 3775,2581,2580' صحیح مسلم: 6239

2575- انظر الحدیث: 7358,5402,5389' صحیح مسلم: 5022' سنن ابو داؤد: 3791' سنن ترمذی: 1789'
سنن نسائی: 4323' سنن ابن ماجہ: 3243

وَسَلَّمَ أَقِطًا وَسَمْنًا وَأَضُبًّا، فَأَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الأَقِطِ وَالسَّمْنِ، وَتَرَكَ الضَّبَّ تَقَذُّرًا .قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَأُكِلَ عَلَى مَائِدَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَوْ كَانَ حَرَامًا مَا أُكِلَ عَلَى مَائِدَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

گھی میں سے کھایا اور کراہت کے سبب گوہ کو چھوڑ دیا۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ اسے (گوہ کو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دسترخوان پر کھایا گیا اور اگر وہ حرام ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دستر پر نہ کھائی جاتی۔

2576- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ المُنْذِرِ، حَدَّثَنَا مَعْنٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُتِيَ بِطَعَامٍ سَأَلَ عَنْهُ: أَهَدِيَّةٌ أَمْ صَدَقَةٌ؟ ، فَإِنْ قِيلَ صَدَقَةٌ، قَالَ لِأَصْحَابِهِ: كُلُوا ، وَلَمْ يَأْكُلْ، وَإِنْ قِيلَ هَدِيَّةٌ، ضَرَبَ بِيَدِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَكَلَ مَعَهُمْ

محمد بن زیاد کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں جب کھانا پیش کیا جاتا تو آپ دریافت فرمالیتے کہ یہ ہدیہ ہے یا صدقہ۔ اگر یہ کہا جاتا کہ صدقہ ہے تو اپنے صحابہ سے فرماتے کہ کھالو اور خود تناول نہ فرماتے اور اگر کہا جاتا کہ ہدیہ ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہاتھ بڑھا دیتے اور لوگوں کے ساتھ تناول فرماتے۔

2577- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ، فَقِيلَ: تُصُدِّقَ عَلَى بَرِيرَةَ، قَالَ: هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت پیش کیا گیا اور کہا گیا کہ یہ بریرہ کو صدقہ کے طور پر دیا گیا تھا۔ فرمایا کہ یہ اس کے لیے صدقہ اور ہمارے لیے ہدیہ ہے۔

2578- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ القَاسِمِ، قَالَ: سَمِعْتُهُ مِنْهُ، عَنِ القَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ، وَأَنَّهُمُ اشْتَرَطُوا وَلاَءَهَا، فَذُكِرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اشْتَرِيهَا، فَأَعْتِقِيهَا، فَإِنَّمَا الوَلاَءُ لِمَنْ أَعْتَقَ ، وَأُهْدِيَ لَهَا لَحْمٌ، فَقِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَذَا تُصُدِّقَ عَلَى بَرِيرَةَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى

قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ انہوں نے بریرہ کو خریدنے کا ارادہ کیا تو مالکوں نے ولاء کی شرط رکھی پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے خرید کر آزاد کر دو کیونکہ ولاء تو اسی کے لیے ہے جو آزاد کرے اور اس (بریرہ) کے لیے گوشت بھیجا گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بریرہ کو بطور صدقہ دیا گیا ہے لہٰذا اس کے لیے صدقہ اور ہمارے لیے ہدیہ ہے اور عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ اسے ان کے شوہر کی

2578- صحیح مسلم: 3762,3761,2485 سنن نسائی: 4657,3454,3453

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ، وَلَنَا هَدِيَّةٌ وَخُيِّرَتْ. قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: زَوْجُهَا حُرٌّ أَوْ عَبْدٌ؟ قَالَ شُعْبَةُ: سَأَلْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ عَنْ زَوْجِهَا. قَالَ: لَا أَدْرِي أَحُرٌّ أَمْ عَبْدٌ

بارے میں اختیار دیا گیا جو آزاد تھا یا غلام۔ شعبہ کا بیان ہے کہ میں نے عبدالرحمٰن سے اس کے خاوند کے بارے میں پوچھا فرمایا کہ مجھے نہیں معلوم کہ وہ آزاد تھا یا غلام۔

2579 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الحَسَنِ، أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ خَالِدٍ الحَذَّاءِ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ، قَالَتْ: دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا. فَقَالَ: عِنْدَكُمْ شَيْءٌ. قَالَتْ: لَا، إِلَّا شَيْءٌ بَعَثَتْ بِهِ أُمُّ عَطِيَّةَ. مِنَ الشَّاةِ الَّتِي بَعَثْتَ إِلَيْهَا مِنَ الصَّدَقَةِ. قَالَ: إِنَّهَا قَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا

حفصہ بنت سیرین کا بیان ہے کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ حضرت عائشہ کے پاس نبی کریم ﷺ جلوہ فرما ہوئے اور فرمایا کیا تمہارے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے؟ عرض کی نہیں ماسوائے اس گوشت کے جو امِ عطیہ نے اس (بریرہ) کے لیے بطور صدقہ بھیجا ہے۔ فرمایا کہ صدقہ تو اپنی جگہ پر جا پہنچا۔

8- بَابُ مَنْ أَهْدَى إِلَى صَاحِبِهِ وَتَحَرَّى بَعْضَ نِسَائِهِ دُونَ بَعْضٍ

جو اپنے صاحب کے لیے تحفہ بھیجے اور تحفہ بھیجتے وقت اس کی خاص بیوی کی باری کا لحاظ رکھے

2580 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمِي وَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: إِنَّ صَوَاحِبِي اجْتَمَعْنَ. فَذَكَرَتْ لَهُ. فَأَعْرَضَ عَنْهَا

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ لوگ میری باری کے دن اپنے ہدیے بھیجا کرتے۔ حضرت ام سلمہ نے بتایا کہ میری سوکنیں جمع ہوئیں اور انہوں نے حضور ﷺ سے اس بات کا ذکر کیا لیکن آپ نے جواب سے اعراض فرمایا۔

2581 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَنَّ نِسَاءَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ازواجِ مطہرات کے دو گروہ تھے۔ ایک گروہ حضرت

2579- راجع الحدیث:1446

2580- راجع الحدیث:2574' سنن ترمذی:3879

2581- راجع الحدیث: 2574' صحیح مسلم: 6240, 6241' سنن ترمذی: 3879 تعلیقاً' سنن نسائی:3954,3955

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ حِزْبَيْنِ، فَحِزْبٌ فِيهِ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ وَصَفِيَّةُ وَسَوْدَةُ، وَالْحِزْبُ الْآخَرُ أُمُّ سَلَمَةَ وَسَائِرُ نِسَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ قَدْ عَلِمُوا حُبَّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ، فَإِذَا كَانَتْ عِنْدَ أَحَدِهِمْ هَدِيَّةٌ يُرِيدُ أَنْ يُهْدِيَهَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَخَّرَهَا حَتَّى إِذَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ، بَعَثَ صَاحِبُ الْهَدِيَّةِ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ، فَكَلَّمَ حِزْبُ أُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ لَهَا: كَلِّمِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُ النَّاسَ، فَيَقُولُ: مَنْ أَرَادَ أَنْ يُهْدِيَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً، فَلْيُهْدِهِ إِلَيْهِ حَيْثُ كَانَ مِنْ بُيُوتِ نِسَائِهِ، فَكَلَّمَتْهُ أُمُّ سَلَمَةَ بِمَا قُلْنَ، فَلَمْ يَقُلْ لَهَا شَيْئًا، فَسَأَلْنَهَا، فَقَالَتْ: مَا قَالَ لِي شَيْئًا، فَقُلْنَ لَهَا، فَكَلِّمِيهِ قَالَتْ: فَكَلَّمَتْهُ حِينَ دَارَ إِلَيْهَا أَيْضًا، فَلَمْ يَقُلْ لَهَا شَيْئًا، فَسَأَلْنَهَا، فَقَالَتْ: مَا قَالَ لِي شَيْئًا، فَقُلْنَ لَهَا: كَلِّمِيهِ حَتَّى يُكَلِّمَكِ، فَدَارَ إِلَيْهَا فَكَلَّمَتْهُ، فَقَالَ لَهَا: لَا تُؤْذِينِي فِي عَائِشَةَ فَإِنَّ الْوَحْيَ لَمْ يَأْتِنِي وَأَنَا فِي ثَوْبِ امْرَأَةٍ، إِلَّا عَائِشَةَ، قَالَتْ: فَقَالَتْ: أَتُوبُ إِلَى اللّٰهِ مِنْ أَذَاكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، ثُمَّ إِنَّهُنَّ دَعَوْنَ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَرْسَلَتْ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ: إِنَّ نِسَاءَكَ يَنْشُدْنَكَ اللّٰهَ الْعَدْلَ فِي بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ، فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ: يَا بُنَيَّةُ أَلَا تُحِبِّينَ مَا أُحِبُّ؟ قَالَتْ: بَلَى، فَرَجَعَتْ إِلَيْهِنَّ، فَأَخْبَرَتْهُنَّ، فَقُلْنَ: ارْجِعِي إِلَيْهِ، فَأَبَتْ أَنْ تَرْجِعَ،

عائشہ، حضرت حفصہ، حضرت صفیہ اور حضرت سودہ پر مشتمل تھا اور دوسرے میں حضرت ام سلمہ اور رسول اللہ ﷺ کی باقی ازواجِ مطہرات تھیں جبکہ مسلمانوں کو حضرت عائشہ سے رسول اللہ ﷺ کی محبت کا علم تھا۔ جب ان میں سے کسی کے پاس ہدیہ ہوتا اور وہ اسے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجنا چاہتا تو اسے رکھ چھوڑتا۔ حتیٰ کہ جب رسول اللہ ﷺ حضرت عائشہ کے گھر میں جلوہ فرما ہوتے تو ہدیہ بھیجنے والا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حضرت عائشہ کے گھر اپنا ہدیہ بھیجتا۔ پس حضرت ام سلمہ کے گروہ نے آپس میں گفتگو کی اور حضرت امِ سلمہ سے کہا کہ آپ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کریں کہ حضور ﷺ لوگوں سے یہ فرما دیں کہ جو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ہدیہ پیش کرنا چاہے وہ بھیج دیا کرے اگرچہ آپ اپنی ازواجِ مطہرات میں سے کسی کے گھر رونق افروز کیوں نہ ہوں۔ پس حضرت اُمِ سلمہ نے اسی طرح عرض کر دیا جیسا کہ ان سے کہا گیا تھا تو آپ نے انہیں کوئی جواب نہیں دیا۔ چنانچہ انہوں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے بتا دیا کہ حضور ﷺ نے مجھ سے کچھ بھی نہیں فرمایا چنانچہ انہوں نے کہا کہ پھر عرض کرنا۔ حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ اپنی باری کے دن انہوں نے پھر بات کی لیکن آپ نے انہیں کوئی جواب نہیں دیا۔ انہوں نے ان سے پوچھا تو کہا کہ مجھ سے کچھ بھی نہیں کہا انہوں نے کہا کہ پھر عرض کرنا حتیٰ کہ کچھ ارشاد فرمائیں پس جب ان کی باری آئی تو یہ پھر عرض گزار ہوئیں۔ آپ نے ان سے فرمایا کہ مجھے عائشہ کے بارے میں اذیت نہ دو کیونکہ میرے پاس وحی نہیں آتی جب میں اپنی کسی بیوی کے کپڑوں میں ہوں

فَأَرْسَلْنَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ، فَأَتَتْهُ، فَأَغْلَظَتْ، وَقَالَتْ: إِنَّ نِسَاءَكَ يَنْشُدْنَكَ اللَّهَ العَدْلَ فِي بِنْتِ ابْنِ أَبِي قُحَافَةَ. فَرَفَعَتْ صَوْتَهَا حَتَّى تَنَاوَلَتْ عَائِشَةَ وَهِيَ قَاعِدَةٌ فَسَبَّتْهَا، حَتَّى إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَنْظُرُ إِلَى عَائِشَةَ، هَلْ تَكَلَّمُ، قَالَ: فَتَكَلَّمَتْ عَائِشَةُ تَرُدُّ عَلَى زَيْنَبَ حَتَّى أَسْكَتَتْهَا، قَالَتْ: فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَائِشَةَ، وَقَالَ: إِنَّهَا بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ. قَالَ البُخَارِيُّ: الكَلاَمُ الأَخِيرُ قِصَّةُ فَاطِمَةَ. يُذْكَرُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَقَالَ أَبُو مَرْوَانَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عُرْوَةَ: كَانَ النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ. وَعَنْ هِشَامٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ، وَرَجُلٍ مِنَ المَوَالِي، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، قَالَتْ عَائِشَةُ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَاسْتَأْذَنَتْ فَاطِمَةُ

سوائے عائشہ کے۔ حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں آپ کو تکلیف دینے سے توبہ کرتی ہوں پھر انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ کو بلایا اور انہیں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں یہ کہنے کے لیے بھیجا کہ آپ کی ازواجِ مطہرات خدا کا واسطہ دیتی ہیں کہ ابوبکر کی بیٹی کے بارے میں انصاف فرمایئے چنانچہ انہوں نے عرض کی تو آپ نے فرمایا: اے بیٹی! کیا جس سے میں محبت کرتا ہوں تمہیں اس سے محبت نہیں؟ عرض کی کہ کیوں نہیں۔ پس یہ ان کے پاس واپس گئیں اور انہیں جواب بتا دیا۔ انہوں نے پھر واپس جانے کے لیے کہا تو یہ انکار کر گئیں پھر انہوں نے حضرت زینب بنت جحش کو بھیجا وہ حاضرِ خدمت ہوئیں اور قدرے گرم لہجے میں عرض گزار ہوئیں کہ آپ کی بیویاں اللہ کا واسطہ دے کر عرض کرتی ہیں کہ ابن ابوقحافہ کی بیٹی کے بارے میں انصاف فرمایئے اور ان کی آواز اونچی ہوگئی حتیٰ کہ حضرت عائشہ پر برس پڑیں جو وہاں بیٹھی ہوئی تھیں اور انہیں بُرا بھلا کہا تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ کی جانب دیکھا کہ یہ کیا کہتی ہیں۔ حضرت عائشہ نے بھی کہا اور حضرت زینب کو جواب دیا، حتیٰ کہ انہیں خاموش کر دیا گیا اور نبی کریم ﷺ نے حضرت عائشہ صدیقہ کی جانب دیکھتے ہوئے فرمایا کہ یہ ابوبکر کی بیٹی ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ حضرت فاطمہ کے واقعے میں آخری بات منقول ہے ہشام بن عروہ ایک شخص، زہری، محمد بن عبدالرحمٰن سے اور ابومروان، ہشام، عروہ سے مروی ہے کہ لوگ اپنے ہدیے بھیجنے کے لیے حضرت عائشہ کی باری کا انتظار کیا کرتے تھے اور ہشام ایک قرشی، ایک موالی سے

زہری، محمد بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام، حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس تھی کہ حضرت فاطمہ نے اندر آنے کی اجازت مانگی۔

9- بَابُ مَا لَا يُرَدُّ مِنَ الهَدِيَّةِ

جو ہدیہ واپس نہ کیا جائے

2582 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ الأَنْصَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَيْهِ فَنَاوَلَنِي طِيبًا، قَالَ: كَانَ أَنَسٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لاَ يَرُدُّ الطِّيبَ قَالَ: وَزَعَمَ أَنَسٌ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لاَ يَرُدُّ الطِّيبَ

عزرہ بن ثابت انصاری کا بیان ہے کہ میں ثمامہ بن عبداللہ کے پاس گیا تو انہوں نے مجھے خوشبو دی اور فرمایا کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ خوشبو لوٹایا نہیں کیا کرتے اور حضرت انس کا کہنا ہے کہ نبی کریم ﷺ خوشبو لوٹایا نہیں فرمایا کرتے تھے۔

10- بَابُ مَنْ رَأَى الهِبَةَ الغَائِبَةَ جَائِزَةً

جو غائب چیز کے ہبہ کرنے کو جائز سمجھے

2583و2584 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: ذَكَرَ عُرْوَةُ، أَنَّ المِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، وَمَرْوَانَ، أَخْبَرَاهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ جَاءَهُ وَفْدُ هَوَازِنَ، قَامَ فِي النَّاسِ، فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ إِخْوَانَكُمْ جَاءُونَا تَائِبِينَ، وَإِنِّي رَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّ إِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ، فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُطَيِّبَ ذَلِكَ، فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَظِّهِ حَتَّى نُعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُفِيءُ اللَّهُ عَلَيْنَا . فَقَالَ النَّاسُ: طَيَّبْنَا لَكَ

عروہ کا بیان ہے کہ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مروان نے انہیں بتایا کہ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں جب ہوازن کا وفد حاضر ہوا تو آپ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے پھر اللہ تعالیٰ کی ثنا بیان کی جو اس کے لائق ہے پھر فرمایا۔ امابعد، تمہارے یہ بھائی ہمارے پاس تائب ہو کر آئے ہیں اور میں یہ مناسب جانتا ہوں کہ ان کے قیدی انہیں واپس دے دوں۔ پس جو تم میں سے خوش دلی سے ایسا کرنا چاہتا ہے تو وہ کر دے اور جو اپنا حصہ باقی رکھنا چاہتا ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں سب سے پہلے جو فئے کا مال عطا فرمائے اس میں سے ہم اسے دے دیں۔ لوگوں نے عرض کی کہ ہم خوشی سے آپ کو اجازت دیتے ہیں۔

2582- سنن ترمذی: 2789، سنن نسائی: 5273

2583,2584- انظر الحدیث: 2308,2307، راجع الحدیث: 2307

11- بَابُ الْمُكَافَأَةِ فِي الْهِبَةِ

2585 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ الهَدِيَّةَ وَيُثِيبُ عَلَيْهَا . لَمْ يَذْكُرْ وَكِيعٌ، وَمُحَاضِرٌ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ "

ہبہ کا بدلہ لینا

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ ہدیہ کو قبول فرماتے اور اس کا بدلہ دیا کرتے تھے وکیع اور محاضر اسے ہشام، عروہ اور حضرت عائشہ کی سند سے مروی نہیں کرتے۔

12- بَابُ الهِبَةِ لِلْوَلَدِ، وَإِذَا أَعْطَى بَعْضَ وَلَدِهِ شَيْئًا لَمْ يَجُزْ، حَتَّى يَعْدِلَ بَيْنَهُمْ وَيُعْطِيَ الآخَرِينَ مِثْلَهُ، وَلاَ يُشْهَدُ عَلَيْهِ

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اعْدِلُوا بَيْنَ أَوْلاَدِكُمْ فِي العَطِيَّةِ وَهَلْ لِلْوَالِدِ أَنْ يَرْجِعَ فِي عَطِيَّتِهِ وَمَا يَأْكُلُ مِنْ مَالِ وَلَدِهِ بِالْمَعْرُوفِ، وَلاَ يَتَعَدَّى " وَاشْتَرَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عُمَرَ بَعِيرًا ثُمَّ أَعْطَاهُ ابْنَ عُمَرَ، وَقَالَ: اصْنَعْ بِهِ مَا شِئْتَ

بیٹے کے لیے ہبہ کرنا جب کوئی اپنے بیٹے کو کوئی چیز دے تو جائز نہیں حتیٰ کہ بیٹوں میں انصاف کرے اور دوسروں کو بھی اتنا ہی دے اور اس پر کوئی گواہی نہ دے

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اپنی اولاد کے درمیان عطیات میں انصاف کرو اور کیا والدین عطا کر کے واپس لے سکتے ہیں؟ اور اپنی اولاد کے مال سے رواج کے مطابق کھا سکتے ہیں لیکن حد سے نہ بڑھا جائے نبی کریم ﷺ نے حضرت عمر سے ایک اونٹ خریدا پھر وہ حضرت ابن عمر کو دے کر فرمایا کہ اس کا جو چاہو کرو۔

2586 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَمُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، أَنَّ أَبَاهُ أَتَى بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي هَذَا غُلاَمًا، فَقَالَ: أَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَ مِثْلَهُ ، قَالَ: لاَ، قَالَ فَارْجِعْهُ

حمید بن عبدالرحمٰن اور محمد بن نعمان بن بشیر نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ ان کے والد ماجد انہیں لے کر رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ میں نے اپنے اس بیٹے کو غلام دے دیا ہے۔ فرمایا کہ کیا تم نے اپنے ہر بیٹے کو ایسا ہی دیا ہے؟ عرض کی کہ نہیں۔ فرمایا تو اسے واپس کرو۔

2585- سنن ابو داؤد: 3536 'سنن ترمذی: 1953

2586- انظر الحدیث: 2650,2587 'صحیح مسلم: 4155,4154,4153 'سنن ترمذی: 1367 'سنن نسائی: 3677,3676,3675,3674 'سنن ابن ماجہ: 2376

13- بَابُ الإِشْهَادِ فِي الْهِبَةِ

2587 - حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عَامِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ: أَعْطَانِي أَبِي عَطِيَّةً، فَقَالَتْ عَمْرَةُ بِنْتُ رَوَاحَةَ: لاَ أَرْضَى حَتَّى تُشْهِدَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنِّي أَعْطَيْتُ ابْنِي مِنْ عَمْرَةَ بِنْتِ رَوَاحَةَ عَطِيَّةً، فَأَمَرَتْنِي أَنْ أُشْهِدَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: أَعْطَيْتَ سَائِرَ وَلَدِكَ مِثْلَ هَذَا؟، قَالَ: لاَ، قَالَ: فَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْدِلُوا بَيْنَ أَوْلاَدِكُمْ، قَالَ: فَرَجَعَ فَرَدَّ عَطِيَّتَهُ

ہبہ میں گواہ بنانا

عامر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ وہ منبر پر فرماتے تھے کہ میرے والد ماجد نے مجھے ایک عطیہ دیا۔ پس حضرت عمرہ بنت رواحہ نے کہا کہ میں اس وقت راضی نہیں جب تک رسول اللہ ﷺ کو گواہ نہ انہوں نے عرض کی کہ میں نے اپنے بیٹے کو جو عمرہ بنت رواحہ سے ہے ایک عطیہ دیا ہے یا رسول اللہ! وہ مجھ سے کہتی ہیں کہ آپ کو گواہ بناؤ۔ فرمایا کہ کیا تم نے اپنے تمام بیٹوں کو ایسا ہی دیا ہے؟ عرض کی کہ نہیں۔ فرمایا تو اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد کے درمیان انصاف کرو پس وہ واپس لوٹ آئے اور اپنا عطیہ واپس لے لیا۔

14- بَابُ هِبَةِ الرَّجُلِ لِامْرَأَتِهِ وَالْمَرْأَةِ لِزَوْجِهَا

قَالَ إِبْرَاهِيمُ: جَائِزَةٌ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ العَزِيزِ: لاَ يَرْجِعَانِ وَاسْتَأْذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ فِي أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: العَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: فِيمَنْ قَالَ لِامْرَأَتِهِ: هَبِي لِي بَعْضَ صَدَاقِكِ أَوْ كُلَّهُ، ثُمَّ لَمْ يَمْكُثْ إِلَّا يَسِيرًا حَتَّى طَلَّقَهَا فَرَجَعَتْ فِيهِ، قَالَ: يَرُدُّ إِلَيْهَا إِنْ كَانَ خَلَبَهَا، وَإِنْ كَانَتْ أَعْطَتْهُ عَنْ طِيبِ نَفْسٍ لَيْسَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَمْرِهِ خَدِيعَةٌ، جَازَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: (فَإِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ

خاوند کا بیوی کو اور بیوی کا خاوند کو ہبہ کرنا

ابراہیم نے کہا: جائز ہے اور عمر بن عبدالعزیز نے کہا کہ وہ دونوں واپس نہیں لوٹائیں گے اور نبی کریم ﷺ نے اپنی ازواجِ مطہرات سے اجازت طلب فرمائی کہ مرض کی حالت میں حضرت عائشہ کے گھر میں قیام فرمائیں اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہبہ کی ہوئی چیز کو واپس لوٹانے والا قے کو چاٹنے والے کی طرح ہے۔ زہری نے اس شخص کے بارے میں کہا جس نے اپنی بیوی سے کہا کہ اپنے مہر کا کچھ حصہ یا سارا مجھے ہبہ کر دو۔ پھر تھوڑے عرصے بعد وہ اسے طلاق دے دیتا ہے تو عورت ہبہ سے پھر جاتی ہے انہوں نے فرمایا کہ

2587- راجع الحدیث: 2586' صحیح مسلم: 4162,4156' سنن ابو داؤد: 3542' سنن نسائی: 3684,3683, 3682,3681' سنن ابن ماجہ: 2375

نَفْسًا فَكُلُوهُ) (النساء:4)

اسے پورا مہر دیا جائے گا جبکہ اس نے دھوکا دیا ہو اور اگر اس نے خوشی سے معاف کیا ہو اور خاوند کے دل میں بھی کوئی چالاکی نہ تھی تو جائز ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ کنزالایمان: پھر اگر وہ اپنے دل کی خوشی سے مہر میں سے تمہیں کچھ دے دیں (پارہ ۴، النسآء: ۴)۔

2588- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاشْتَدَّ وَجَعُهُ اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِي، فَأَذِنَّ لَهُ فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلَاهُ الأَرْضَ، وَكَانَ بَيْنَ العَبَّاسِ وَبَيْنَ رَجُلٍ آخَرَ. فَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ: فَذَكَرْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا قَالَتْ عَائِشَةُ، فَقَالَ لِي: وَهَلْ تَدْرِي مَنِ الرَّجُلُ الَّذِي لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةُ؟ قُلْتُ: لاَ. قَالَ: هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ

عبید اللہ بن عبداللہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ جب نبی کریم ﷺ پرنڈھالی تشریف لائی اور آپ کے مرض میں شدت ہوئی تو آپ نے اس حالت میں میرے گھر میں قیام فرمانے کی اجازت طلب کی تو انہوں نے اجازت دے دی۔ پس آپ دو آدمیوں کے درمیان (سہارا لے کر) تشریف لائے اور آپ کے پاؤں زمین کے ساتھ لگ رہے تھے اور آپ حضرت عباس اور ایک دوسرے شخص کے درمیان تھے۔ عبید اللہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس سے اس کا ذکر کیا جو حضرت عائشہ نے فرمایا تھا تو انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تمہیں اس شخص کا نام معلوم ہے جس کا حضرت عائشہ نے نام نہیں لیا۔ میں نے کہا کہ نہیں۔ فرمایا کہ وہ حضرت علی بن ابو طالب تھے۔

2589- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: العَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالكَلْبِ يَقِيءُ ثُمَّ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اپنی ہبہ کی ہوئی چیز کو واپس لینے والا کتے کی طرح ہے جو قے کر کے پھر اسے کھالیتا ہے۔

15- بَابُ هِبَةِ المَرْأَةِ لِغَيْرِ زَوْجِهَا وَعِتْقِهَا، إِذَا كَانَ لَهَا زَوْجٌ فَهُوَ جَائِزٌ،

عورت کا شوہر کے ہوتے ہوئے دوسرے کو ہبہ کرنا اور آزاد کرنا یہ جائز ہے جبکہ عورت

2588- راجع الحديث: 198

2589- انظر الحديث: 6975,2622,2621' صحیح مسلم: 4152' سنن نسائی: 3703,3693

إِذَا لَمْ تَكُنْ سَفِيهَةً، فَإِذَا كَانَتْ سَفِيهَةً لَمْ يَجُزْ

احمق نہ ہو اگر عورت احمق ہو تو جائز نہیں ہے

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: {وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمْ} (النساء:5)

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ "ترجمہ کنز الایمان: اور بے عقلوں کو ان کے مال نہ دو (پارہ ۴، النسآء:۵)

2590 - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لِي مَالٌ إِلَّا مَا أَدْخَلَ عَلَيَّ الزُّبَيْرُ، فَأَتَصَدَّقُ؟ قَالَ: تَصَدَّقِي، وَلَا تُوعِي فَيُوعَى عَلَيْكِ

عباد بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! میرے پاس مال نہیں ہے مگر وہی جو مجھے حضرت زبیر نے دیا ہے تو کیا میں اس میں سے خیرات کیا کروں؟ فرمایا کہ خیرات کرو اور روک کر نہ رکھو ورنہ تمہیں دنیا بھی روک لیا جائے گا۔

2591 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَنْفِقِي، وَلَا تُحْصِي، فَيُحْصِيَ اللَّهُ عَلَيْكِ، وَلَا تُوعِي، فَيُوعِيَ اللَّهُ عَلَيْكِ

فاطمہ نے حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ خرچ کرو اور شمار کر کے نہ دو ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تمہیں شمار کر کے دے گا اور ہاتھ نہ روکو ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تم سے اپنا ہاتھ روک لے گا۔

2592 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ اللَّيْثِ، عَنْ يَزِيدَ، عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ مَيْمُونَةَ بِنْتَ الحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ، أَنَّهَا أَعْتَقَتْ وَلِيدَةً وَلَمْ تَسْتَأْذِنِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُهَا الَّذِي يَدُورُ عَلَيْهَا فِيهِ، قَالَتْ: أَشَعَرْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنِّي أَعْتَقْتُ وَلِيدَتِي، قَالَ: أَوَفَعَلْتِ؟، قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: أَمَا إِنَّكِ لَوْ أَعْطَيْتِهَا أَخْوَالَكِ كَانَ أَعْظَمَ لِأَجْرِكِ، وَقَالَ بَكْرُ بْنُ مُضَرَ: عَنْ عَمْرٍو، عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ

کریب مولیٰ ابن عباس کو حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ انہوں نے ایک لونڈی آزاد کی اور نبی کریم ﷺ سے اجازت نہ لی۔ جب ان کی باری کا روز آیا تو عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا آپ کو علم ہے کہ میں نے اپنی لونڈی کو آزاد کر دیا ہے؟ فرمایا کیا تم یہ کام کر چکی ہو؟ عرض کی کہ ہاں۔ فرمایا کہ اگر تم اسے اپنے ماموں کو دیتیں تو تمہیں بہت زیادہ اجر ملتا۔ بکر بن مُضر عمرو، بکیر نے کریب سے مروی کی ہے کہ حضرت میمونہ نے اسے آزاد کر دیا تھا۔

2590- راجع الحديث:1434

2591- راجع الحديث:1433

2592- انظر الحديث:2594، صحيح مسلم:2314

كُرَيْبٍ إِنَّ مَيْمُونَةَ أَعْتَقَتْ

2593- حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ، وَكَانَ يَقْسِمُ لِكُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا، غَيْرَ أَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ وَهَبَتْ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَبْتَغِي بِذَلِكَ رِضَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر کا قصد فرماتے تو اپنی ازواجِ مطہرات کے درمیان قرعہ اندازی فرماتے کہ آپ کے ساتھ جانے کے لیے کس کا نام نکلتا ہے اور آپ نے ان کے درمیان ایک رات دن کی باری مقرر فرمائی ہوئی تھی، ماسوائے اس کے کہ حضرت سودہ بنت زمعہ نے اپنی باری حضرت عائشہ زوجہ نبی کریم کو دی ہوئی تھی اور اس سے ان کا مقصود رسول اللہ ﷺ کی خوشنودی حاصل کرنا تھا۔

16- بَابُ بِمَنْ يُبْدَأُ بِالْهَدِيَّةِ

کس سے ہدیہ کا آغاز کیا جائے؟

2594- وَقَالَ بَكْرٌ: عَنْ عَمْرٍو، عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، إِنَّ مَيْمُونَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقَتْ وَلِيدَةً لَهَا، فَقَالَ لَهَا: وَلَوْ وَصَلْتِ بَعْضَ أَخْوَالِكِ كَانَ أَعْظَمَ لِأَجْرِكِ

بکر، عمرو، بکیر، کُریب مولیٰ ابن عباس کا بیان ہے کہ حضرت میمونہ زوجہ نبی کریم ﷺ نے اپنی لونڈی آزاد کردی تو آپ نے ان سے فرمایا کہ اگر تم اپنے کسی ماموں کو دیتیں تو تمہیں بہت زیادہ اجر ملتا۔

2595- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ- رَجُلٍ مِنْ بَنِي تَيْمِ بْنِ مُرَّةَ- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ لِي جَارَيْنِ فَإِلَى أَيِّهِمَا أُهْدِي؟ قَالَ: إِلَى أَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا

بنی تیم بن مرہ کے فرد طلحہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! میری دو پڑوسن ہیں تو میں ان میں سے کس کے لیے ہدیہ بھیجوں؟ فرمایا کہ ان میں سے جس کا دروازہ تمہارے زیادہ نزدیک ہو۔

17- بَابُ مَنْ لَمْ يَقْبَلِ

جو کسی وجہ سے ہدیہ

2593- انظر الحدیث: ,4749,4750,4757,5212,6662,6679,7369,7370,7500,7545 2637,2661,2688,2879,4025,4141,4680 سنن ابو داؤد: 2318

2594- راجع الحدیث: 2592

2595- راجع الحدیث: 2259

الهَدِيَّةَ لِعِلَّةٍ

قبول نہ کرے

وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ العَزِيزِ: كَانَتِ الهَدِيَّةُ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً، وَاليَوْمَ رِشْوَةٌ

عمر بن عبدالعزیز کا بیان ہے کہ ہدیہ تو رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ہدیہ ہوتا تھا اور آج تو رشوت ہے۔

2596- حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ اللَّيْثِيَّ - وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يُخْبِرُ أَنَّهُ أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارَ وَحْشٍ وَهُوَ بِالأَبْوَاءِ - أَوْ بِوَدَّانَ - وَهُوَ مُحْرِمٌ، فَرَدَّهُ، قَالَ صَعْبٌ: فَلَمَّا عَرَفَ فِي وَجْهِي رَدَّهُ هَدِيَّتِي قَالَ: لَيْسَ بِنَا رَدٌّ عَلَيْكَ وَلَكِنَّا حُرُمٌ

حضرت عبداللہ بن عباس نے حضرت صعب بن جثامہ لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا جو نبی کریم ﷺ کے صحابہ سے تھے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں وحشی گدھے کے گوشت کا ہدیہ پیش کیا جبکہ آپ ابواء یا ودّان کے مقام پر حالتِ احرام میں تھے تو حضور ﷺ نے اسے واپس کر دیا حضرت صعب کا بیان ہے کہ ہدیہ واپس ہونے کے سبب جب حضور ﷺ نے میرے چہرے کی حالت ملاحظہ فرمائی تو فرمایا میں تمہارے تحفے کو کبھی منع نہ کرتا لیکن میں احرام کی حالت میں ہوں۔

2597- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنَ الأَزْدِ، يُقَالُ لَهُ ابْنُ الأُتْبِيَّةِ عَلَى الصَّدَقَةِ، فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ: هَذَا لَكُمْ وَهَذَا أُهْدِيَ لِي، قَالَ: فَهَلَّا جَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ أَوْ بَيْتِ أُمِّهِ، فَيَنْظُرَ يُهْدَى لَهُ أَمْ لاَ؟ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لاَ يَأْخُذُ أَحَدٌ مِنْهُ شَيْئًا إِلَّا جَاءَ بِهِ يَوْمَ القِيَامَةِ يَحْمِلُهُ عَلَى رَقَبَتِهِ، إِنْ كَانَ بَعِيرًا لَهُ رُغَاءٌ، أَوْ بَقَرَةً لَهَا خُوَارٌ، أَوْ شَاةً تَيْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ بِيَدِهِ حَتَّى رَأَيْنَا عُفْرَةَ إِبْطَيْهِ: اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ، اللَّهُمَّ هَلْ

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے قبیلہ ازد کے ایک آدمی کو جسے ابن اتبیہ کہا جاتا ہے صدقہ وصول کرنے کے لیے عامل بنا کر بھیجا۔ جب وہ واپس لوٹا تو کہا کہ یہ مال آپ کا ہے اور یہ مجھے ہدیئے ملے ہیں۔ فرمایا اچھا تم اپنے باپ کے گھر میں بیٹھ رہتے یا اپنی ماں کے گھر میں، پھر دیکھتے کہ کوئی تمہیں لا کر دیتا ہے یا نہیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے تم میں سے کوئی شخص اس میں سے نہیں لے گا مگر بروز قیامت اسے اپنی گردن پر اٹھا کر حاضر ہوگا۔ اگر وہ اونٹ ہوا تو بلبلاتا ہوگا۔ گائے ہوئی تو ڈکراتی ہوگی اور

2596- راجع الحديث:1825

2597- راجع الحديث:925

بَلَّغْتُ ثَلاثًا

بکری ہوئی تو میاتی ہوگی۔ پھر اپنا ہاتھ بلند فرمایا حتیٰ کہ ہم نے بغلوں کی سفیدی دیکھ لی اور تین دفعہ فرمایا کہ اے اللہ! کیا میں نے تیرا حکم پہنچا دیا؟

18- بَابُ إِذَا وَهَبَ هِبَةً أَوْ وَعَدَ عِدَةً ثُمَّ مَاتَ قَبْلَ أَنْ تَصِلَ إِلَيْهِ

جب کوئی ہبہ یا وعدہ کرے اور چیز دینے سے پہلے فوت ہو جائے

وَقَالَ عَبِيدَةُ: إِنْ مَاتَ وَكَانَتْ فُصِلَتِ الْهَدِيَّةُ، وَالْمُهْدَى لَهُ حَيٌّ فَهِيَ لِوَرَثَتِهِ، وَإِنْ لَمْ تَكُنْ فُصِلَتْ فَهِيَ لِوَرَثَةِ الَّذِي أَهْدَى وَقَالَ الْحَسَنُ: أَيُّهُمَا مَاتَ قَبْلُ فَهِيَ لِوَرَثَةِ الْمُهْدَى لَهُ، إِذَا قَبَضَهَا الرَّسُولُ

عبیدہ کا قول ہے کہ اگر ہبہ کرنے والا فوت ہو جائے تو ہدیہ علیحدہ کر دیا جائے گا اور موہوب لہٗ زندہ ہو تو اس کے وارثوں کے لیے ہے اور اگر علیحدہ نہ کیا ہو تو ہبہ کرنے والے کے وارثوں کے لیے ہوگا حسن بصری کا قول ہے کہ دونوں میں سے خواہ کوئی پہلے فوت ہو جائے وہ موہوب لہٗ کے وارثوں کا ہوگا جبکہ قاصد نے اس پر قبضہ کر لیا ہو۔

2598- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ، سَمِعْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ أَعْطَيْتُكَ هَكَذَا - ثَلاثًا، فَلَمْ يَقْدَمْ حَتَّى تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمَرَ أَبُو بَكْرٍ مُنَادِيًا فَنَادَى مَنْ كَانَ لَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَةٌ أَوْ دَيْنٌ، فَلْيَأْتِنَا، فَأَتَيْتُهُ، فَقُلْتُ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَدَنِي فَحَثَى لِي ثَلاثًا

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ اگر بحرین کا مال آ گیا تو میں تمہیں اتنا دوں گا تین دفعہ فرمایا: وہ مال نبی کریم ﷺ کے وصال تک نہ آیا۔ پس حضرت ابوبکر نے ایک منادی کو حکم دیا تو اس نے منادی کی کہ جس سے نبی کریم ﷺ نے وعدہ فرمایا یا قرض دینا ہو تو وہ ہمارے پاس آ جائے پس میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا پس مجھے تین لپ بھر کر دیں۔

19- بَابٌ: كَيْفَ يُقْبَضُ الْعَبْدُ وَالْمَتَاعُ

غلام اور سامان پر کس طرح قبضہ کیا جائے

2598- راجع الحدیث: 2296

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: كُنْتُ عَلَى بَكْرٍ صَعْبٍ، فَاشْتَرَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ اللهِ

حضرت ابن عمرؓ کا بیان ہے کہ میں ایک سرکش اونٹ پر سوار تھا تو اس کو نبی کریم ﷺ نے خرید لیا اور فرمایا کہ اے عبداللہ! یہ تمہارا ہے۔

2599 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَسَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِيَةً، وَلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ مِنْهَا شَيْئًا، فَقَالَ مَخْرَمَةُ: يَا بُنَيَّ، انْطَلِقْ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ، فَقَالَ: ادْخُلْ، فَادْعُهُ لِي، قَالَ: فَدَعَوْتُهُ لَهُ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْهَا، فَقَالَ: خَبَأْنَا هَذَا لَكَ، قَالَ: فَنَظَرَ إِلَيْهِ، فَقَالَ: رَضِيَ مَخْرَمَةُ

ابن ابی ملیکہ کا بیان ہے کہ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے قبائیں تقسیم فرمائیں اور ان میں سے حضرت مخرمہ کو کچھ نہ دیا۔ پس حضرت مخرمہ نے فرمایا کہ اے بیٹے! رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں میرے ساتھ چلو پس میں ان کے ساتھ گیا۔ فرمایا کہ اندر جا کر حضور ﷺ کو میرے پاس بلا لاؤ ان کا بیان ہے کہ میں حضور ﷺ کو بلانے گیا آپ ان کے پاس تشریف لائے اور آپ کے اوپر ان میں سے ایک قبا تھی فرمایا کہ یہ ہم نے تمہارے لیے رکھ چھوڑی تھی راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے اس کی طرف دیکھا تو حضور ﷺ نے فرمایا مخرمہ راضی ہو گیا۔

20- بَابُ إِذَا وَهَبَ هِبَةً فَقَبَضَهَا الآخَرُ وَلَمْ يَقُلْ قَبِلْتُ

کسی نے کوئی چیز ہبہ کی، دوسرے نے قبضہ کر لیا اور یہ نہ کہا کہ میں نے قبول کی

2600 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: هَلَكْتُ، فَقَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: وَقَعْتُ بِأَهْلِي فِي رَمَضَانَ، قَالَ: تَجِدُ رَقَبَةً؟ قَالَ: لاَ، قَالَ: فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟

حمید بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میں ہلاک ہو گیا فرمایا کہ تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ عرض کی کہ میں روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھا۔ فرمایا کہ کیا غلام آزاد کر دو گے؟ عرض کی کہ نہیں۔ فرمایا کہ کیا تم اتنی طاقت رکھتے ہو کہ مسلسل دو ماہ کے روزے رکھو؟

2599- انظر الحدیث: 6132,5862,5800,3127,2657 صحیح مسلم: 2429,2428 سنن ابو داؤد: 4028 سنن ترمذی: 2818 سنن نسائی: 5339

2600- راجع الحدیث: 1936

قَالَ: لَا، قَالَ: فَتَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ بِعَرَقٍ، وَالعَرَقُ المِكْتَلُ فِيهِ تَمْرٌ، فَقَالَ: اذْهَبْ بِهَذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ، قَالَ: عَلَى أَحْوَجَ مِنَّا يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالحَقِّ مَا بَيْنَ لاَبَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَحْوَجُ مِنَّا، قَالَ: اذْهَبْ فَأَطْعِمْهُ أَهْلَكَ

عرض کی کہ نہیں۔ فرمایا کہ کیا تمہاری استطاعت ہے کہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو؟ عرض کی کہ نہیں پس ایک انصاری عرق میں کھجوریں لے کر حاضرِ خدمت ہوگیا۔ عرق کھجوریں ناپنے کا ایک پیمانہ ہوتا تھا فرمایا کہ انہیں لے جاؤ اور خیرات کر آؤ۔ عرض کی کیا یا رسول اللہ! کیا اپنے سے زیادہ حاجت مندوں کو دوں؟ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ان دونوں پتھریلی زمینوں کے درمیان ہم سے زیادہ ضرورت مند اور کوئی نہیں فرمایا تو لے جاؤ اور اپنے گھر والوں کو کھلا دو۔

21- بَابُ إِذَا وَهَبَ دَيْنًا عَلَى رَجُلٍ

جب کوئی اپنا قرضہ کسی کو ہبہ کرے

قَالَ شُعْبَةُ عَنِ الحَكَمِ: هُوَ جَائِزٌ وَوَهَبَ الحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ لِرَجُلٍ دَيْنَهُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَ لَهُ عَلَيْهِ حَقٌّ، فَلْيُعْطِهِ أَوْ لِيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ فَقَالَ جَابِرٌ: قُتِلَ أَبِي وَعَلَيْهِ دَيْنٌ، فَسَأَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُرَمَاءَهُ أَنْ يَقْبَلُوا ثَمَرَ حَائِطِي وَيُحَلِّلُوا أَبِي

شعبہ نے حکم سے نقل کیا کہ یہ جائز ہے اور حضرت حسن بن علی علیہما السلام نے اپنا قرضہ ہبہ کیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس پر کسی کا قرضہ ہو تو ادا کر دے یا معاف کروا لے۔ حضرت جابر کا بیان ہے کہ میرے والد ماجد کو شہید کر دیا گیا اور ان پر قرض تھا تو نبی کریم ﷺ نے قرض خواہوں سے دریافت فرمایا کہ وہ میرے باغ کی کھجوریں قبول کر لیں یا میرے باپ کا قرض معاف کر دیں۔

2601 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَخْبَرَهُ: أَنَّ أَبَاهُ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ شَهِيدًا، فَاشْتَدَّ الغُرَمَاءُ فِي حُقُوقِهِمْ، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمْتُهُ، فَسَأَلَهُمْ أَنْ يَقْبَلُوا ثَمَرَ حَائِطِي،

ابن کعب بن مالک کا بیان ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں بتایا کہ ان کے والد کو غزوۂ احد میں شہید کر دیا گیا تھا پس قرض خواہوں نے اپنے حقوق کے تقاضے میں شدت دکھائی تو میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ ان سے پوچھیے کہ میرے باغ کا پھل (کھجوریں) لے کر میرے والد کا بوجھ ہلکا کر دیں۔ انہوں نے انکار کر دیا تو رسول

2601- راجع الحدیث: 2395,2127

وَيُحَلِّلُوا أَبِي، فَأَبَوْا، فَلَمْ يُعْطِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَائِطِي وَلَمْ يَكْسِرْهُ لَهُمْ، وَلَكِنْ قَالَ: سَأَغْدُو عَلَيْكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ، فَغَدَا عَلَيْنَا حِينَ أَصْبَحَ، فَطَافَ فِي النَّخْلِ وَدَعَا فِي ثَمَرِهِ بِالْبَرَكَةِ، فَجَدَدْتُهَا فَقَضَيْتُهُمْ حُقُوقَهُمْ، وَبَقِيَ لَنَا مِنْ ثَمَرِهَا بَقِيَّةٌ، ثُمَّ جِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ، فَأَخْبَرْتُهُ بِذَلِكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ: اسْمَعْ، وَهُوَ جَالِسٌ، يَا عُمَرُ، فَقَالَ: أَلَّا يَكُونُ؟ قَدْ عَلِمْنَا أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ، وَاللَّهِ إِنَّكَ لَرَسُولُ اللَّهِ

اللہ ﷺ نے انہیں میرا باغ نہ دیا اور نہ ان کے لیے پھل تڑوایا بلکہ فرمایا کہ میں کل تمہارے پاس آؤں گا دوسرے روز علی الصبح آپ تشریف لے آئے ایک درخت کے گرد چکر لگائے اور اس کے پھلوں کے لیے دعائے برکت کی پس میں نے انہیں توڑا تو میں نے ان کے حقوق انہیں ادا کر دیئے اور ہمارے لیے بھی کافی کھجوریں باقی بچ رہیں پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ تشریف فرما ہوئے تھے تو میں نے یہ بات آپ کو بتا دی۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر سے فرمایا جو وہاں بیٹھے ہوئے تھے کہ اے عمر! سنو انہوں نے کی ہوئے کہ ایسا کیوں نہ ہوتا اور ہمیں معلوم ہے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں بخدا آپ ضرور اللہ کے رسول ہیں۔

22- بَابُ هِبَةِ الْوَاحِدِ لِلْجَمَاعَةِ

ایک چیز چند آدمیوں کو ہبہ کرنا

وَقَالَتْ أَسْمَاءُ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَابْنِ أَبِي عَتِيقٍ: " وَرِثْتُ عَنْ أُخْتِي عَائِشَةَ مَالًا بِالْغَابَةِ، وَقَدْ أَعْطَانِي بِهِ مُعَاوِيَةُ مِائَةَ أَلْفٍ، فَهُوَ لَكُمَا

حضرت اسماء نے قاسم بن محمد اور ابن ابی عتیق سے کہا کہ مجھے اپنی بہن حضرت عائشہ سے غابہ میں جو ترکہ ملا اور حضرت معاویہ جس کے مجھے ایک لاکھ درہم دیتے تھے وہ تم دونوں کے لیے ہے۔

2602- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِشَرَابٍ، فَشَرِبَ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلاَمٌ وَعَنْ يَسَارِهِ الأَشْيَاخُ، فَقَالَ لِلْغُلاَمِ: إِنْ أَذِنْتَ لِي أَعْطَيْتُ هَؤُلاَءِ، فَقَالَ: مَا كُنْتُ لِأُوثِرَ بِنَصِيبِي مِنْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَدًا، فَتَلَّهُ فِي يَدِهِ

ابو حازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں مشروب پیش کیا گیا تو آپ نے نوش فرمایا جبکہ آپ کے داہنی طرف ایک لڑکا اور بائیں جانب عمر رسیدہ حضرات تھے۔ آپ نے لڑکے سے فرمایا کہ اگر تم مجھے اجازت دو تو انہیں دے دوں۔ اس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں آپ کی عطا کے بارے میں کسی کو اپنی ذات پر ترجیح نہیں دوں گا پس وہ اس کے ہاتھ میں دے دیا گیا۔

2602- راجع الحدیث: 2351

23- بَابُ الْهِبَةِ الْمَقْبُوضَةِ وَغَيْرِ الْمَقْبُوضَةِ، وَالْمَقْسُومَةِ وَغَيْرِ الْمَقْسُومَةِ

مقبوضہ غیر مقبوضہ، تقسیم شدہ اور غیر تقسیم شدہ چیز کا ہبہ کرنا

وَقَدْ وَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ لِهَوَازِنَ مَا غَنِمُوا مِنْهُمْ وَهُوَ غَيْرُ مَقْسُومٍ

نبی کریم نے اپنے اصحاب کو ہوازن کی غنیمت دی اور وہ تقسیم نہیں فرمائی تھی۔

2603 - حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ مُحَارِبٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَضَانِي وَزَادَنِي

ثابت، مسعر، محارب، حضرت جابر فرماتے ہیں کہ میں مسجد میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے میرا قرضہ چکا کر مزید عطا فرمایا۔

2604 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَارِبٍ، سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: بِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِيرًا فِي سَفَرٍ، فَلَمَّا أَتَيْنَا الْمَدِينَةَ قَالَ: ائْتِ الْمَسْجِدَ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ فَوَزَنَ - قَالَ شُعْبَةُ: أُرَاهُ فَوَزَنَ لِي - فَأَرْجَحَ، فَمَا زَالَ مَعِي مِنْهَا شَيْءٌ حَتَّى أَصَابَهَا أَهْلُ الشَّأْمِ يَوْمَ الْحَرَّةِ

محارب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ دوران سفر نے نبی کریم ﷺ سے ایک اونٹ کا سودا کیا جب ہم مدینہ منورہ میں آگئے تو فرمایا کہ مسجد میں آنا، پھر دو رکعتیں پڑھیں اور قیمت تول دی شعبہ کا بیان ہے کہ میرے خیال میں قیمت تول دی اور مزید عطا فرمایا اس میں سے کچھ حصہ میرے پاس ہمیشہ رہا حتیٰ کہ یوم الحرہ میں اسے اہلِ شام نے چھین لیا۔

2605 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِشَرَابٍ، وَعَنْ يَمِينِهِ غُلاَمٌ، وَعَنْ يَسَارِهِ أَشْيَاخٌ، فَقَالَ لِلْغُلاَمِ: أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أُعْطِيَ هَؤُلاَءِ، فَقَالَ الْغُلاَمُ: لاَ وَاللَّهِ لاَ أُوثِرُ بِنَصِيبِي مِنْكَ أَحَدًا، فَتَلَّهُ فِي يَدِهِ

ابوحازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کے ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ یہاں مشروب پیش کیا گیا آپ کے داہنی طرف ایک طرف اور بائیں طرف عمر رسیدہ حضرات تھے پس آپ نے لڑکے سے فرمایا کہ کیا تم مجھے اجازت دیتے ہو کہ مشروب انہیں دے دوں؟ لڑکے نے عرض کی کہ خدا کی

2603- راجع الحدیث:443

2604- راجع الحدیث:443

2605- راجع الحدیث:2451,2351

قسم آپ سے عطا والے اپنے حصے کے بارے میں کسی کو اپنے اوپر ترجیح نہیں دوں گا پس وہ اس کے ہاتھ میں دے دیا گیا۔

2606- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ جَبَلَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سَلَمَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ، فَهَمَّ بِهِ أَصْحَابُهُ، فَقَالَ: دَعُوهُ، فَإِنَّ لِصَاحِبِ الحَقِّ مَقَالًا ، وَقَالَ: اشْتَرُوا لَهُ سِنًّا، فَأَعْطُوهَا إِيَّاهُ فَقَالُوا: إِنَّا لاَ نَجِدُ سِنًّا إِلَّا سِنًّا هِيَ أَفْضَلُ مِنْ سِنِّهِ، قَالَ: فَاشْتَرُوهَا، فَأَعْطُوهَا إِيَّاهُ، فَإِنَّ مِنْ خَيْرِكُمْ أَحْسَنَكُمْ قَضَاءً

ابو سلمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کسی آدمی کا رسول اللہ پر قرض تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اس پر جھپٹنے کو تھے تو آپ نے فرمایا کہ جانے دو کیونکہ حقدار کو بولنے کا حق ہے اور فرمایا کہ اتنی ہی عمر کا اسے اونٹ دے دو انہوں نے عرض کی کہ اتنی عمر کا اونٹ تو نہیں ملتا مگر زیادہ عمر کا ملتا ہے فرمایا کہ وہی خرید کر اسے دے دو کیونکہ تم میں بہتر شخص وہ ہے جو خوبی کے ساتھ ادا کرتا ہے۔

24- بَابُ إِذَا وَهَبَ جَمَاعَةٌ لِقَوْمٍ

جب چند آدمی کوئی چیز کسی قوم کو ہبہ کریں

2607و2608- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الحَكَمِ، وَالمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ، أَخْبَرَاهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حِينَ جَاءَهُ وَفْدُ هَوَازِنَ مُسْلِمِينَ، فَسَأَلُوهُ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ، فَقَالَ لَهُمْ: " مَعِي مَنْ تَرَوْنَ وَأَحَبُّ الحَدِيثِ إِلَيَّ أَصْدَقُهُ، فَاخْتَارُوا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ: إِمَّا السَّبْيَ وَإِمَّا المَالَ، وَقَدْ كُنْتُ اسْتَأْنَيْتُ "، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتَظَرَهُمْ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً حِينَ قَفَلَ مِنَ الطَّائِفِ، فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ رَادٍّ إِلَيْهِمْ إِلَّا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ،

عروہ کا بیان ہے کہ مروان اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مسلمان ہو کر جب ہوازن کا وفد حاضر ہوا اور انہوں نے اپنا مال اور اپنے قیدی واپس لوٹانے کا مطالبہ کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے ساتھیوں کو تم دیکھ رہے ہو اور مجھے سب سے پسند وہ بات ہے جو زیادہ سچی ہو لہٰذا ایک چیز اختیار کر لو، مال یا قیدی اور اسی لیے میں تمہارا منتظر تھا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا دس روز سے زیادہ انتظار فرمایا حتیٰ کہ طائف سے واپس لوٹ آئے جب ان پر اچھی طرح واضح ہو گیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دونوں میں سے ایک ہی چیز واپس لوٹائیں

2606- راجع الحدیث: 2305

2607,2608- راجع الحدیث: 2308,2307

قَالُوا: فَإِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا. فَقَامَ فِي الْمُسْلِمِينَ، فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ. ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ إِخْوَانَكُمْ هَؤُلَاءِ جَاءُونَا تَائِبِينَ وَإِنِّي رَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّ إِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ. فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُطَيِّبَ ذَلِكَ، فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَظِّهِ حَتَّى نُعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُفِيءُ اللَّهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ. فَقَالَ النَّاسُ: طَيَّبْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَهُمْ. فَقَالَ لَهُمْ: إِنَّا لَا نَدْرِي مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ فِيهِ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ، فَارْجِعُوا حَتَّى يَرْفَعَ إِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ أَمْرَكُمْ. فَرَجَعَ النَّاسُ، فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ. ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُمْ طَيَّبُوا، وَأَذِنُوا وَهَذَا الَّذِي بَلَغَنَا مِنْ سَبْيِ هَوَازِنَ. هَذَا آخِرُ قَوْلِ الزُّهْرِيِّ يَعْنِي فَهَذَا الَّذِي بَلَغَنَا

گے تو عرض کی کہ ہمارے قیدی لوٹا دیجیے پس آپ مسلمانوں میں کھڑے ہوئے اللہ تعالیٰ کی ثنا بیان کی جو اس کی شان کے لائق ہے پھر فرمایا۔ اما بعد، تمہارے یہ بھائی ہمارے تائب ہوکر آئے ہیں اور میرا ارادہ ہے کہ ان کے قیدی انہیں واپس دے دوں پس جو تم میں سے پسند کرے وہ خوشی سے ایسا کردے اور جو اپنا حصہ رکھنا چاہے تو ہم اسے معاوضہ دے دیں گے جو بھی سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے ہمیں فئے کا مال عطا فرمایا اور وہ ایسا کرے لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہم انہیں آزاد کرنے پر راضی ہیں آپ نے ان سے فرمایا کہ ہمیں نہیں جانتے کہ کس نے اجازت دی اور کس نے نہ دی لہٰذا تم چلے جاؤ اور اس بارے میں بتا کر اپنے معروف لوگوں سے بات چیت کی۔ پھر وہ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور آپ کو بتایا کہ وہ بخوشی اجازت دے رہے ہیں۔ یہ ہے خبر جو ہوازن کے قیدیوں کے بارے میں ہم تک پہنچی یہ آخری قول زہری کا ہے یعنی فَهَذَا الَّذِي بَلَغَنَا۔

25- بَابُ مَنْ أُهْدِيَ لَهُ هَدِيَّةٌ وَعِنْدَهُ جُلَسَاؤُهُ، فَهُوَ أَحَقُّ

جس کو ہدیہ دیا جائے اور اس کے پاس لوگ بیٹھے ہوں تو حقدار وہی ہے

وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ جُلَسَاءَهُ شُرَكَاءُ وَلَمْ يَصِحَّ"

بیان کیا گیا ہے کہ ابن عباس سے سے روایت کیا گیا کہ ان کی مجلس میں بیٹھنے والے شریک تھے اور یہ صحیح نہیں۔

2609- حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کسی سے ایک اونٹ قرض لیا قرض خواہ آیا اور اس نے شدت سے تقاضا کیا۔

2609- راجع الحدیث: 2305

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَخَذَ سِنًّا، فَجَاءَ صَاحِبُهُ يَتَقَاضَاهُ، فَقَالُوا لَهُ: فَقَالَ: إِنَّ لِصَاحِبِ الحَقِّ مَقَالًا ، ثُمَّ قَضَاهُ أَفْضَلَ مِنْ سِنِّهِ، وَقَالَ: أَفْضَلُكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً

آپ نے فرمایا کہ حقدار کو بات کرنے کا حق ہے پھر اسے بہتر اونٹ دے کر فرمایا کہ تم میں سے افضل وہ ہے جو اچھے طریقے سے ادا کرتا ہے۔

2610- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَكَانَ عَلَى بَكْرٍ لِعُمَرَ صَعْبٍ، فَكَانَ يَتَقَدَّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَقُولُ أَبُوهُ: يَا عَبْدَ اللَّهِ، لاَ يَتَقَدَّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدٌ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِعْنِيهِ ، فَقَالَ عُمَرُ: هُوَ لَكَ، فَاشْتَرَاهُ، ثُمَّ قَالَ: هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ اللَّهِ، فَاصْنَعْ بِهِ مَا شِئْتَ

عمرو بن دینار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ ایک سفر میں وہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے اور وہ حضرت عمر کے ایک سرکش اونٹ پر سوار تھے اور وہ نبی کریم ﷺ سے آگے بڑھ جاتا تھا۔ پس میرے والدِ محترم نے فرمایا کہ اے عبداللہ! نبی کریم ﷺ سے تو کوئی آگے نہیں بڑھتا۔ نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا کہ یہ مجھے فروخت کر دو۔ حضرت عمر نے عرض کی کہ یہ آپ ہی کا ہے پس آپ نے اسے خرید لیا پھر فرمایا۔ اے عبداللہ! یہ تمہارا ہے۔ پس اس کا جو چاہو کرو۔

26- بَابُ إِذَا وَهَبَ بَعِيرًا لِرَجُلٍ وَهُوَ رَاكِبُهُ فَهُوَ جَائِزٌ

جب کسی آدمی کو اونٹ ہبہ کیا اور وہ اس پر سوار ہو، تو جائز ہے

2611 - وَقَالَ الحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَمْرٌو، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، وَكُنْتُ عَلَى بَكْرٍ صَعْبٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ: بِعْنِيهِ ، فَابْتَاعَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ اللَّهِ

حمیدی، سفیان، عمرو، حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ ایک سفر میں ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے اور میں ایک سرکش اونٹ پر سوار تھا تو نبی کریم ﷺ نے حضرت عمر سے فرمایا کہ اسے میرے ہاتھوں بیچ دو۔ چنانچہ آپ نے اسے خرید لیا پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ اے عبداللہ! یہ تمہارے لیے ہے۔

27- بَابُ هَدِيَّةِ مَا يُكْرَهُ لُبْسُهَا

وہ ہدیہ جس کا پہننا پسند نہ ہو

2612 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ

2610- راجع الحدیث:2115

2611- راجع الحدیث:2115

مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: رَأَى عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ حُلَّةً سِيَرَاءَ عِنْدَ بَابِ المَسْجِدِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَوِ اشْتَرَيْتَهَا، فَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الجُمُعَةِ وَلِلْوَفْدِ، قَالَ: إِنَّمَا يَلْبَسُهَا مَنْ لاَ خَلاَقَ لَهُ فِي الآخِرَةِ . ثُمَّ جَاءَتْ حُلَلٌ، فَأَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ مِنْهَا حُلَّةً، وَقَالَ: أَكَسَوْتَنِيهَا، وَقُلْتَ فِي حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَا قُلْتَ؟ فَقَالَ: إِنِّي لَمْ أَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا . فَكَسَاهَا عُمَرُ أَخًا لَهُ بِمَكَّةَ مُشْرِكًا

عنہما نے فرمایا حضرت عمر نے ایک ریشمی حُلّہ مسجد کے دروازے پر فروخت ہوتا ہوا دیکھا تو عرض کی کہ یا رسول! کاش آپ اسے خرید لیں تاکہ جمعہ اور وفد کے موقعہ پر پہنا کریں۔ فرمایا کہ انہیں وہی پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو پھر حُلّے آئے تو رسول اللہ نے حضرت عمر ﷺ کو ان میں سے ایک حُلّہ دیا۔ عرض کی کہ آپ مجھے پہناتے ہیں جبکہ آپ نے حُلّہ عطارد کے بارے میں ایسا فرمایا تھا۔ فرمایا کہ میں نے تمہیں یہ پہننے کے لیے نہیں دیا ہے پس حضرت عمر نے وہ اپنے اس مشرک بھائی کو پہنا دیا جو مکّہ مکرمہ میں تھا۔

2613 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَبُو جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ فَاطِمَةَ، فَلَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهَا، وَجَاءَ عَلِيٌّ، فَذَكَرَتْ لَهُ ذَلِكَ، فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ عَلَى بَابِهَا سِتْرًا مَوْشِيًّا ، فَقَالَ: مَا لِي وَلِلدُّنْيَا فَأَتَاهَا عَلِيٌّ، فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهَا، فَقَالَتْ: لِيَأْمُرْنِي فِيهِ بِمَا شَاءَ، قَالَ: تُرْسِلُ بِهِ إِلَى فُلاَنٍ، أَهْلِ بَيْتٍ بِهِمْ حَاجَةٌ

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ حضرت فاطمہ کے گھر تشریف لے گئے لیکن اندر داخل نہ ہوئے۔ جب حضرت علی آئے تو حضرت فاطمہ نے ان سے ذکر کیا۔ پس انہوں نے نبی کریم ﷺ سے ذکر کیا تو فرمایا کہ میں نے اس کے دروازے پر دھاری دار پردہ دیکھا ہے۔ بھلا مجھے دنیا سے کیا رغبت۔ پس حضرت علی آئے اور ان سے اس کا ذکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ حضور ﷺ اس بارے میں جو چاہیں فرما سکتے ہیں۔ حضرت علی نے کہا کہ اسے اہلِ بیت کے فلاں فرد کے لیے بھیج دیجیے اس کی انہیں زیادہ ضرورت ہے۔

2614 - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ المَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَهْدَى إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةَ سِيَرَاءَ،

زید بن وہب کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم نے میری جانب ایک ریشمی حُلّہ ہدیئے کے طور پر بھیجا تو میں نے اسے پہن لیا۔ میں نے حضور ﷺ کے چہرۂ انور پر خفگی کے آثار

2613- سنن ابو داؤد: 4149

2614- انظر الحدیث: 5840,5366 صحیح مسلم: 5390

فَلْيَشَقَّهَا. فَرَأَيْتُ الغَضَبَ فِي وَجْهِهِ فَشَقَقْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي

دیکھے تو اسے پھاڑ کر اپنی قریبی عورتوں میں تقسیم کر دیا۔

28- بَابُ قَبُولِ الهَدِيَّةِ مِنَ المُشْرِكِينَ

مشرکوں کا ہدیہ قبول کرنا

وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " هَاجَرَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ بِسَارَةَ، فَدَخَلَ قَرْيَةً فِيهَا مَلِكٌ أَوْ جَبَّارٌ، فَقَالَ: أَعْطُوهَا آجَرَ " وَأُهْدِيَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ فِيهَا سُمٌّ وَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ: أَهْدَى مَلِكُ أَيْلَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةً بَيْضَاءَ، وَكَسَاهُ بُرْدًا، وَكَتَبَ لَهُ بِبَحْرِهِمْ

حضرت ابو ہریرہ نے نبی کریم ﷺ سے مروی کی ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت سارا کے ساتھ ہجرت کی تو ایسے گاؤں میں داخل ہوئے جہاں کا بادشاہ ظالم جابر تھا۔ اس نے کہا کہ انہیں ہاجرہ دے دو اور حضرت کی بارگاہ میں بکری کا زہر آلود گوشت پیش کیا گیا۔ ابوحمید کا بیان ہے کہ ایلہ کے بادشاہ نے حضور ﷺ کے لیے سفید خچر کا ہدیہ پیش کیا تو آپ نے اسے چادر عطا فرمائی اور ان کے دریا کا کچھ حصہ اس کے لیے لکھ دیا۔

2615 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ قَتَادَةَ، حَدَّثَنَا أَنَسٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: أُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُبَّةُ سُنْدُسٍ، وَكَانَ يَنْهَى عَنِ الحَرِيرِ، فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْهَا، فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَمَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الجَنَّةِ أَحْسَنُ مِنْ هَذَا

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں سُندس کا جبہ پیش کیا گیا اور آپ ریشم سے ممانعت فرمایا کرتے تھے لوگ اس پر بڑے متعجب تھے تو آپ نے فرمایا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے زیادہ خوبصورت ہیں۔

2616 - وَقَالَ سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ: إِنَّ أُكَيْدِرَ دُومَةَ أَهْدَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سعید، قتادہ نے حضرت انس سے مروی کی ہے کہ دُومہ کے اکیدر نے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں ہدیہ بھیجا تھا۔

2617 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الوَهَّابِ،

ہشام بن زید نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ

2615- انظر الحدیث: 3248,2616، صحیح مسلم: 6301

2616- راجع الحدیث: 2615

2617- صحیح مسلم: 5670,5669، سنن ابوداؤد: 4508

حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الحَارِثِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ يَهُودِيَّةً أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ مَسْمُومَةٍ، فَأَكَلَ مِنْهَا، فَجِيءَ بِهَا فَقِيلَ: أَلاَ نَقْتُلُهَا، قَالَ: لاَ ، فَمَا زِلْتُ أَعْرِفُهَا فِي لَهَوَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ ایک یہودی عورت نے نبی کریم کی بارگاہ میں بکری کا زہر آلود گوشت پیش کیا تو آپ نے اس میں سے تناول فرمایا پھر اسے لایا گیا اور کہا گیا کہ اس کو قتل کر دیں۔ راوی کا بیان ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے تالو میں ہمیشہ اس کا اثر دیکھتا رہا۔

2618- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا المُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلاَثِينَ وَمِائَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ مَعَ أَحَدٍ مِنْكُمْ طَعَامٌ؟ ، فَإِذَا مَعَ رَجُلٍ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ أَوْ نَحْوُهُ، فَعُجِنَ، ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مُشْرِكٌ، مُشْعَانٌّ طَوِيلٌ، بِغَنَمٍ يَسُوقُهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "بَيْعًا أَمْ عَطِيَّةً، أَوْ قَالَ: أَمْ هِبَةً؟ "، قَالَ: لاَ بَلْ بَيْعٌ، فَاشْتَرَى مِنْهُ شَاةً، فَصُنِعَتْ، وَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَوَادِ البَطْنِ أَنْ يُشْوَى، وَايْمُ اللَّهِ مَا فِي الثَّلاَثِينَ وَالمِائَةِ إِلَّا قَدْ حَزَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ حُزَّةً مِنْ سَوَادِ بَطْنِهَا، إِنْ كَانَ شَاهِدًا أَعْطَاهَا إِيَّاهُ، وَإِنْ كَانَ غَائِبًا خَبَأَ لَهُ، فَجَعَلَ مِنْهَا قَصْعَتَيْنِ، فَأَكَلُوا أَجْمَعُونَ وَشَبِعْنَا، فَفَضَلَتِ القَصْعَتَانِ، فَحَمَلْنَاهُ عَلَى البَعِيرِ، أَوْ كَمَا قَالَ

ابو عثمان کا بیان ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ہم ایک سو تیس افراد نبی ﷺ کے ساتھ تھے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم میں سے کسی کے پاس کھانا ہے؟ ایک شخص کے پاس صاع کے لگ بھگ آٹا تھا تو وہ گوندھا گیا۔ پھر ایک مشرک، بکھرے ہوئے بالوں والا، طویل قامت شخص ریوڑ کو ہانکتا ہوا آ گیا۔ نبی کریم ﷺ نے اس سے بکری فروخت کرنے یا عطیہ دینے کے لیے پوچھا فرمایا کہ ہبہ۔ اس نے کہا نہیں بلکہ فروخت کرتا ہوں تو اس سے ایک بکری خرید لی۔ پھر اسے بنایا گیا اور نبی کریم ﷺ نے کلیجی بھوننے کا حکم فرمایا۔ خدا کی قسم ایک سو تیس افراد میں سے ایک بھی باقی نہ بچا جس کو نبی کریم ﷺ نے کلیجی میں سے حصہ نہ دیا ہو۔ اگر کوئی حاضر تھا تو اسے حصہ دے دیا گیا اور جو حاضر نہ تھا اس کے لیے حصہ رکھ دیا گیا پھر اسے دو برتنوں میں ڈال لیا۔ پس تمام لوگوں نے پیٹ بھر ہو کر کھا لیا اور دو برتنوں میں گوشت بچ رہا جو ہم نے اونٹ پر لاد لیا یا جو کچھ فرمایا۔

29- بَابُ الهَدِيَّةِ لِلْمُشْرِكِينَ

مشرکوں کے لیے ہدیہ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (لاَ يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ، وَلَمْ يُخْرِجُوكُمْ مِنْ

ارشاد ربانی ہے: ترجمہ کنز الایمان: پھر اللہ تمہیں ان سے منع نہیں کرتا جو تم سے دین میں نہ لڑے اور تمہیں

2618- راجع الحدیث:2216

دِيَارِكُمْ أَنْ تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ) (الممتحنة:8)

تمہارے گھروں سے نہ نکالا کہ ان کے ساتھ احسان کرو اور ان سے انصاف کا برتاؤ برتو بیشک انصاف والے اللہ کو محبوب ہیں۔ (پارہ ۲۸، الممتحنہ: ۸)

2619- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلاَلٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: رَأَى عُمَرُ حُلَّةً عَلَى رَجُلٍ تُبَاعُ، فَقَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ابْتَعْ هَذِهِ الحُلَّةَ تَلْبَسْهَا يَوْمَ الجُمُعَةِ، وَإِذَا جَاءَكَ الوَفْدُ؟ فَقَالَ: إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذَا مَنْ لاَ خَلاَقَ لَهُ فِي الآخِرَةِ ، فَأُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا بِحُلَلٍ، فَأَرْسَلَ إِلَى عُمَرَ مِنْهَا بِحُلَّةٍ، فَقَالَ عُمَرُ: كَيْفَ أَلْبَسُهَا وَقَدْ قُلْتَ فِيهَا مَا قُلْتَ؟ قَالَ: إِنِّي لَمْ أَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا تَبِيعُهَا، أَوْ تَكْسُوهَا ، فَأَرْسَلَ بِهَا عُمَرُ إِلَى أَخٍ لَهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حضرت عمر نے ایک آدمی کو ریشمی حلّہ فروخت کرتے ہوئے دیکھا تو نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی کہ اس حلے کو خرید کر جمعہ کے دن پہنا کیجیے اور جب وفد آیا کریں۔ فرمایا کہ اسے وہ پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں کچھ حلّے لائے گئے تو آپ نے ان میں سے ایک حلّہ حضرت عمر کے لیے بھیج دیا۔ حضرت عمر نے عرض کی کہ میں اسے کیسے پہنوں جبکہ ان کے بارے میں آپ نے ایسا فرمایا ہے فرمایا کہ میں نے یہ تمہارے پہننے کے لیے نہیں دیا بلکہ اسے بیچ دو یا کسی کو پہنا دو۔ پس حضرت عمر نے وہ مکہ مکرمہ میں اپنے اس بھائی کے لیے بھیج دیا جو ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے۔

2620- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَتْ: قَدِمَتْ عَلَيَّ أُمِّي وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَفْتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قُلْتُ: وَهِيَ رَاغِبَةٌ، أَفَأَصِلُ أُمِّي؟ قَالَ: نَعَمْ صِلِي أُمَّكِ

عروہ کا بیان ہے کہ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں میری والدہ میرے پاس آئی جبکہ وہ مشرکہ تھی۔ پس میں نے رسول اللہ ﷺ سے فتویٰ پوچھا اور عرض کردیا کہ وہ اسلام کی طرف راغب ہیں تو کیا میں اپنی والدہ سے صِلہ رحمی کروں؟ فرمایا کہ ہاں اپنی والدہ سے صلہ رحمی کرو۔

30- بَابٌ: لاَ يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَرْجِعَ فِي هِبَتِهِ وَصَدَقَتِهِ

کسی کے لیے جائز نہیں کہ اپنی ہبہ کی ہوئی چیز اور صدقہ کو واپس لے

2619- انظر الحدیث: 886

2620- انظر الحدیث: 5979,5978,3183 صحیح مسلم: 2322,2321 سنن ابو داؤد: 1668

2621 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، وَشُعْبَةُ، قَالاَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: العَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالعَائِدِ فِي قَيْئِهِ

سعید بن مسیب نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اپنی ہبہ کی ہوئی چیز کو واپس لینے والا اپنی قے چاٹنے والے کی طرح ہے۔

2622 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ، الَّذِي يَعُودُ فِي هِبَتِهِ كَالكَلْبِ يَرْجِعُ فِي قَيْئِهِ

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہ بری مثال ہمارے لیے نہیں ہے کہ جو اپنی ہبہ کی ہوئی چیز کو واپس لوٹائے وہ کتّے کی طرح ہے جو اپنی قے چاٹ لیتا ہے۔

2623 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَأَضَاعَهُ الَّذِي كَانَ عِنْدَهُ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهُ مِنْهُ، وَظَنَنْتُ أَنَّهُ بَائِعُهُ بِرُخْصٍ، فَسَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: لاَ تَشْتَرِهِ وَإِنْ أَعْطَاكَهُ بِدِرْهَمٍ وَاحِدٍ فَإِنَّ العَائِدَ فِي صَدَقَتِهِ كَالكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ

زید بن اسلم کے والد ماجد نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے ایک شخص کو راہِ خدا میں جہاد کرنے کے لیے گھوڑا دیا تو جس کے وہ پاس تھا اس نے اسے خراب کر دیا پس میں نے ارادہ کیا کہ اس سے خرید لوں اور مجھے خیال تھا کہ وہ سستا فروخت کرنے والا ہے۔ پس میں نے اس کے متعلق نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا تو فرمایا کہ اسے نہ خرید و خواہ وہ تمہیں ایک ہی درہم میں دے کیونکہ اپنے صدقے کو واپس لوٹانے والا کتے کی طرح ہے جو اپنی قے چاٹ لیتا ہے۔

31- بَابٌ

ہبہ کی گواہی ایک بھی کافی ہے

2624 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَهُمْ قَالَ:

ابن جریج نے عبداللہ بن عبیداللہ بن ابی ملیکہ سے مروی کی ہے کہ بنی صہیب مولیٰ ابن جدعان نے دو

2621- راجع الحدیث: 2589' صحیح مسلم: 4151,4150,4149,4148,4147,4146' سنن ابو داؤد: 3538' سنن نسائی: 3699,3698,3697,3696,3695' سنن ابن ماجہ: 2391,2385

2622- انظر الحدیث: 2589' سنن نسائی: 3700

2623- راجع الحدیث: 1490

أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، أَنَّ بَنِي صُهَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ جُدْعَانَ، ادَّعَوْا بَيْتَيْنِ وَحُجْرَةً، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَى ذَلِكَ صُهَيْبًا، فَقَالَ مَرْوَانُ: مَنْ يَشْهَدُ لَكُمَا عَلَى ذَلِكَ، قَالُوا ابْنُ عُمَرَ: فَدَعَاهُ، فَشَهِدَ لَأَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُهَيْبًا بَيْتَيْنِ وَحُجْرَةً، فَقَضَى مَرْوَانُ بِشَهَادَتِهِ لَهُمْ

گھروں اور ایک حجرے کا دعویٰ کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ صہیب کو عطا فرمائے تھے پس مروان نے کہا کہ تمہارے اس دعوے کی گواہی کون دیتا ہے انہوں نے کہا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ پس انہیں بلایا گیا تو انہوں نے شہادت دی کہ یقیناً رسول اللہ ﷺ نے صہیب کو دو مکان اور ایک حجرہ عطا فرمایا تھا پس مروان نے ان کی شہادت پر ان لوگوں کے حق میں فیصلہ کر دیا۔

32-بَابُ مَا قِيلَ فِي الْعُمْرَى وَالرُّقْبَى

عمریٰ اور رقبیٰ کے بارے میں اقوال

أَعْمَرْتُهُ الدَّارَ فَهِيَ عُمْرَى، جَعَلْتُهَا لَهُ، (اسْتَعْمَرَكُمْ فِيهَا) (هود:61): جَعَلَكُمْ عُمَّارًا

میں نے تم کو گھر میں عمر بھر کے لیے بسا دیا۔ یہ عمریٰ ہے کہ میں نے اسے اس کے لیے کر دیا اور اِسْتَعْمَرَكُمْ فِيهَا یعنی تمہیں زمین میں بسایا۔

2625 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَى، أَنَّهَا لِمَنْ وُهِبَتْ لَهُ

ابوسلمہ کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے عمریٰ کے بارے میں فیصلہ فرمایا کہ یہ اسی کا ہے جس کو ہبہ کیا گیا ہے۔

2626 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، قَالَ: حَدَّثَنِي النَّضْرُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْعُمْرَى جَائِزَةٌ وَقَالَ عَطَاءٌ: حَدَّثَنِي جَابِرٌ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

بشیر بن نہیک نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ عمریٰ جائز ہے۔ عطاء، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے اسی طرح مروی کی ہے۔

2625- صحیح مسلم: 4170,4169,4168,4167,4166,4165,4164' سنن ابوداؤد: 3554, 3550 , 3552 , 3553' سنن ترمذی: 3148' سنن نسائی: 3751,3750,3749, 3748,3747,3745,3744' سنن ابن ماجہ: 2380

2626- صحیح مسلم: 2470 , 2626 , 4178 , 4179' سنن ابوداؤد: 3548' سنن نسائی: 3762,3759,3757,3732

33- بَابُ مَنِ اسْتَعَارَ مِنَ النَّاسِ الفَرَسَ وَالدَّابَّةَ وَغَيْرَهَا

2627 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا، يَقُولُ: كَانَ فَزَعٌ بِالْمَدِينَةِ، فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا مِنْ أَبِي طَلْحَةَ يُقَالُ لَهُ المَنْدُوبُ، فَرَكِبَ، فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ: مَا رَأَيْنَا مِنْ شَيْءٍ، وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا

جس نے لوگوں سے عاریتاً گھوڑا لیا

قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس کو فرماتے ہوئے سنا کہ مدینہ منورہ میں حملے کا خطرہ محسوس ہوا تو نبی کریم ﷺ نے حضرت ابو طلحہ سے عاریتاً گھوڑا لیا جس کو مندوب کہتے تھے اور سوار ہو گئے جب آپ واپس لوٹے تو فرمایا کہ ہم نے تو کوئی ایسی چیز نہیں دیکھی اور ہم نے تو اسے (گھوڑے کو) دریا کی طرح پایا ہے۔

34- بَابُ الاِسْتِعَارَةِ لِلْعَرُوسِ عِنْدَ البِنَاءِ

2628 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، وَعَلَيْهَا دِرْعُ قِطْرٍ، ثَمَنُ خَمْسَةِ دَرَاهِمَ، فَقَالَتْ: ارْفَعْ بَصَرَكَ إِلَى جَارِيَتِي انْظُرْ إِلَيْهَا، فَإِنَّهَا تُزْهَى أَنْ تَلْبَسَهُ فِي البَيْتِ، وَقَدْ كَانَ لِي مِنْهُنَّ دِرْعٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَا كَانَتِ امْرَأَةٌ تُقَيَّنُ بِالْمَدِينَةِ إِلَّا أَرْسَلَتْ إِلَيَّ تَسْتَعِيرُهُ

دلہن کے لیے زفاف کے موقع پر کوئی چیز عاریتاً لینا

عبدالواحد ابن ایمن نے اپنے والد ماجد سے مروی کی ہے کہ وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ انہوں نے قطر کا کُرتہ پہنا ہوا تھا جس کی قیمت پانچ درہم تھی انہوں نے فرمایا کہ میری اس لونڈی کو دیکھو کہ یہ مجھے گھر میں ایسا کُرتہ پہننے سے منع کرتی ہے حالانکہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں میرے پاس ان میں سے کرتا ہوتا تھا۔ جب مدینہ منورہ میں کسی عورت کو آراستہ کرنے کی ضرورت ہوتی تو وہ مجھ سے ادھار منگوالیا جاتا تھا۔

35- بَابُ فَضْلِ المَنِيحَةِ

2629 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: نِعْمَ المَنِيحَةُ اللِّقْحَةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةً، وَالشَّاةُ الصَّفِيُّ تَغْدُو بِإِنَاءٍ، وَتَرُوحُ بِإِنَاءٍ

دودھ دینے والے جانور کی فضیلت

اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیسا اچھا عطیہ ہے دودھ دینے والی صاف اونٹنی اور دودھ دینے والی صاف بکری جو صبح کو برتن بھر دیں اور شام کو بھی برتن بھر دیں۔

2627- صحیح مسلم: 5963,5962، سنن ابو داؤد: 1988، سنن ترمذی: 1685،

2629م - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ وَإِسْمَاعِيلُ، عَنْ مَالِكٍ، قَالَ: نِعْمَ الصَّدَقَةُ

عبداللہ بن یوسف، اسمٰعیل، مالک کی مروی میں نعم الصدقة ہے۔

2630 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُونَ الْمَدِينَةَ مِنْ مَكَّةَ، وَلَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ - يَعْنِي شَيْئًا - وَكَانَتِ الْأَنْصَارُ أَهْلَ الْأَرْضِ وَالْعَقَارِ، فَقَاسَمَهُمُ الْأَنْصَارُ عَلَى أَنْ يُعْطُوهُمْ ثِمَارَ أَمْوَالِهِمْ كُلَّ عَامٍ، وَيَكْفُوهُمُ الْعَمَلَ وَالْمَئُونَةَ، وَكَانَتْ أُمُّهُ أُمُّ أَنَسٍ أُمُّ سُلَيْمٍ كَانَتْ أُمَّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، فَكَانَتْ أَعْطَتْ أُمُّ أَنَسٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِذَاقًا فَأَعْطَاهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّ أَيْمَنَ مَوْلَاتَهُ أُمَّ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ - قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَأَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ - أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا فَرَغَ مِنْ قَتْلِ أَهْلِ خَيْبَرَ، فَانْصَرَفَ إِلَى الْمَدِينَةِ رَدَّ الْمُهَاجِرُونَ إِلَى الْأَنْصَارِ مَنَائِحَهُمُ الَّتِي كَانُوا مَنَحُوهُمْ مِنْ ثِمَارِهِمْ، فَرَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أُمِّهِ عِذَاقَهَا، وَأَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّ أَيْمَنَ مَكَانَهُنَّ مِنْ حَائِطِهِ. وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ شَبِيبٍ: أَخْبَرَنَا أَبِي، عَنْ يُونُسَ بِهَذَا، وَقَالَ: مَكَانَهُنَّ مِنْ خَالِصِهِ

ابن شہاب کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب مہاجرین مکّہ مکرمہ سے مدینہ منورہ میں آئے تو ان کے پاس کوئی چیز نہ تھی اور انصار صاحب زمین وجائداد تھے۔ انصار نے اپنی زمین انہیں دے دی کہ سالانہ پھل لیا کریں اور اس میں محنت کیا کریں اور حضرت انس کی والدہ ماجدہ امِ سلیم جو عبداللہ بن ابوطلحہ کی والدہ بھی ہیں، پس حضرت انس کی والدہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کھجور کے چند درخت پیش کر رکھے تھے اور رسول اللہ ﷺ نے وہ امِ ایمن کو عطا فرما دیئے تھے جو حضرت اسامہ بن زید کی مولاۃ تھیں ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے حضرت انس بن مالک نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ جب جنگ خیبر سے فارغ ہوئے اور مدینہ منورہ پہنچے تو مہاجرین نے انصار کو ان کی جائیدادیں واپس کر دیں جو انہیں کھیتی باڑی کے لیے انہوں نے دی تھیں۔ چنانچہ حضرت انس کی والدہ کو بھی نبی کریم ﷺ نے ان کے درخت واپس کر دیئے اور ام ایمن کو اپنے پاس سے نبی کریم ﷺ نے اپنے باغ سے چند درخت عطا فرما دیئے۔ احمد بن شبیب، ان کے والد، یونس نے اسی طرح مروی کی ہے لیکن اس میں مَكَانَهُنَّ مِنْ خَالِصِهِ ہے۔

2631 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ،

کبشہ سلولی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ

2629م- انظر الحدیث: 5608

2630- انظر الحدیث: 4120,4030,3128 صحیح مسلم: 4578

2631- سنن ابو داؤد: 1683

عَنْ أَبِي كَبْشَةَ السَّلُولِيِّ، سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرْبَعُونَ خَصْلَةً أَعْلاَهُنَّ مَنِيحَةُ العَنْزِ، مَا مِنْ عَامِلٍ يَعْمَلُ بِخَصْلَةٍ مِنْهَا رَجَاءَ ثَوَابِهَا، وَتَصْدِيقَ مَوْعُودِهَا، إِلَّا أَدْخَلَهُ اللَّهُ بِهَا الجَنَّةَ قَالَ حَسَّانُ: فَعَدَدْنَا مَا دُونَ مَنِيحَةِ العَنْزِ، مِنْ رَدِّ السَّلاَمِ، وَتَشْمِيتِ العَاطِسِ، وَإِمَاطَةِ الأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ، وَنَحْوِهِ فَمَا اسْتَطَعْنَا أَنْ نَبْلُغَ خَمْسَ عَشْرَةَ خَصْلَةً

نے فرمایا: چالیس اچھی عادتوں میں سے سب سے عمدہ عادت کسی کو دودھ کی بکری دینا ہے اور جوان عادتوں کے مطابق عمل کرے، ثواب کی نیت سے اور وعدہ کرنے والے کو سچا سمجھتے ہوئے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کرے گا۔ حضرت حسان کا بیان ہے کہ ہم دودھ والی بکری کو دینے کے علاوہ جن عادتوں کو شمار کر سکے وہ یہ ہیں۔ سلام کا جواب دینا، چھینکنے والے کو جواب دینا، راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا وغیرہ اور ہم پندرہ سے زیادہ عادات کو شمار نہیں کر سکے۔

2632 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَطَاءٌ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَتْ لِرِجَالٍ مِنَّا فُضُولُ أَرَضِينَ، فَقَالُوا: نُؤَاجِرُهَا بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَالنِّصْفِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ، فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيَمْنَحْهَا أَخَاهُ، فَإِنْ أَبَى، فَلْيُمْسِكْ أَرْضَهُ

عطاء کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم میں سے کچھ حضرات کے پاس اضافی زمینیں تھیں تو انہوں نے کہا کہ ہم انہیں تہائی، چوتھائی اور نصف اجرت پر دیتے ہیں۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس کے پاس زمین ہے تو اس کو چاہیے کہ خود زراعت کرے یا اپنے بھائی کو دے دے۔ اگر وہ لینے سے انکار کرے تو اپنی زمین کو روک رکھے۔

2633 - وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ، حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ، قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلَهُ عَنِ الهِجْرَةِ، فَقَالَ: وَيْحَكَ إِنَّ الهِجْرَةَ شَأْنُهَا شَدِيدٌ، فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَتُعْطِي صَدَقَتَهَا؟، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَهَلْ تَمْنَحُ مِنْهَا شَيْئًا؟، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَتَحْلُبُهَا يَوْمَ وِرْدِهَا؟، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَاعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ البِحَارِ، فَإِنَّ اللَّهَ لَنْ يَتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا

محمد بن یوسف، اوزاعی، زہری، عطاء بن یزید، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی نے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر ہجرت کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: تیری خرابی ہو، ہجرت کا مرحلہ بڑا مشکل ہے۔ کیا تمہارے پاس کوئی اونٹ ہے؟ کہا کہ ہاں۔ فرمایا: کیا تو اسے خیرات کرتا ہے؟ کہا، ہاں۔ فرمایا کہ کیا اونٹنی کچھ دودھ دیتی ہے؟ عرض کی کہ ہاں۔ فرمایا کہ اسے پانی پلانے کے وقت دوہتے ہو؟ عرض کی کہ ہاں۔ فرمایا تو دریا کے

2632- راجع الحديث: 2340، انظر الحديث: 4340

2633- راجع الحديث: 1452

اس بار اپنا کام کرتے رہو کیونکہ اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال میں سے ذرا بھی ضائع نہیں کرے گا۔

2634 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ طَاوُسٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي - أَعْلَمُهُمْ بِذَاكَ يَعْنِي - ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى أَرْضٍ تَهْتَزُّ زَرْعًا، فَقَالَ: لِمَنْ هَذِهِ؟، فَقَالُوا: اكْتَرَاهَا فُلاَنٌ، فَقَالَ: أَمَا إِنَّهُ لَوْ مَنَحَهَا إِيَّاهُ كَانَ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهَا أَجْرًا مَعْلُومًا

طاؤس کا بیان ہے کہ مجھے سب سے بڑے عالم یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ ایسی زمین کی جانب تشریف لے گئے جس میں فصلیں لہلہا رہی تھیں۔ فرمایا کہ یہ کس کی ہے لوگوں نے عرض کی کہ فلاں نے کرائے پر لی ہے۔ فرمایا کہ اگر وہ کسی کو خیرات کر دیتا تو اس کے لیے معین کرایہ لینے سے زیادہ بہتر ہوتا۔

36- بَابُ إِذَا قَالَ: أَخْدَمْتُكَ هَذِهِ الجَارِيَةَ، عَلَى مَا يَتَعَارَفُ النَّاسُ، فَهُوَ جَائِزٌ

اگر کوئی کہے کہ میں نے رواج کے مطابق خدمت کرنے کیلئے تجھے یہ لونڈی دی تو جائز ہے

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: هَذِهِ عَارِيَّةٌ وَإِنْ قَالَ: كَسَوْتُكَ هَذَا الثَّوْبَ، فَهُوَ هِبَةٌ"

کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ عاریت ہے اور اگر کہے کہ میں نے تجھے یہ کپڑا پہنایا تو یہ ہبہ کرنا ہے۔

2635 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " هَاجَرَ إِبْرَاهِيمُ بِسَارَةَ، فَأَعْطَوْهَا آجَرَ، فَرَجَعَتْ، فَقَالَتْ: أَشَعَرْتَ أَنَّ اللَّهَ كَبَتَ الكَافِرَ وَأَخْدَمَ وَلِيدَةً "، وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَأَخْدَمَهَا هَاجَرَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت ابراہیم نے حضرت سارہ کے ساتھ ہجرت کی تو اس نے انہیں حضرت ہاجرہ دیں۔ کہا کہ کیا آپ کو علم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کافر کو ذلیل کیا اور خدمت کے لئے لونڈی دی۔ ابن سیرین، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے مروی کی ہے کہ ان کی خدمت کے لیے حضرت ہاجرہ دیں۔

37- بَابُ إِذَا حَمَلَ رَجُلًا عَلَى فَرَسٍ، فَهُوَ كَالعُمْرَى وَالصَّدَقَةِ

جب کوئی سواری کے لئے گھوڑا دے تو وہ عُمریٰ اور صدقہ کی طرح ہے

2634- راجع الحدیث:2330

2635- راجع الحدیث:2217

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: لَهُ أَنْ يَرْجِعَ فِيهَا

بعض لوگوں کا قول ہے کہ اس میں رجوع کا اختیار ہے۔

2636 - حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ مَالِكًا، يَسْأَلُ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَرَأَيْتُهُ يُبَاعُ، فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: لاَ تَشْتَرِهِ، وَلاَ تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ

زید بن اسلم نے اپنے والد ماجد کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے راہ خدا میں کسی کو سواری کے لئے گھوڑا دیا۔ پس میں نے دیکھا کہ وہ بک رہا ہے۔ پس میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو فرمایا کہ اسے نہ خریدو اور اپنے صدقے کو واپس نہ لوٹائے۔

☆☆☆☆☆

2636- راجع الحديث:1490